لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

القرآن الحکیم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میرمسئول ومحرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

...اشاعت

...لاوڈ اسٹریٹ

...لکتہ

جلد ٤

...تہ : چہارشنبہ ۹ و ۱۶ صفر ۱۳۳۲ ہجری ۱

Calcutta : Wednesday, January 7 & 14, 1914

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly ,, ,, 4 - 12

الہلال

جلد ٤ — چہارشنبہ ۹ و ۱٦ صفر ۱۳۳۲ ہجری

Calcutta : Wednesday, January 7 & 14, 1914

افکار وحوادث

صحبت دوشین

بالتفات نیرزم، در آرزو چه نزاع ؟
نشاط خاطر مفلس زکیمیا طلبي ست

بالاخر ڈسمبر کا آخري هفته آیا اور متضاد امیدوں اور متخالف آرزؤں کے هجوم میں آگرہ کي صحبتیں شروع هوئیں - کامل چھه دن تک کانفرنس اور لیگ کي مجلس آرائیوں نے تماشائیان کارکو مشغول نظارہ رکھا اور پھر بغیر کسي معرکۂ کارزار کے گرم هوے اور بغیر جدال و قتال کي صف بندیوں کے، بالاخر یه آغاز شورش، اختتام سکون تک پہنچا :

همچو عیدے که در ایام بہار آمد و رفت !

هنگامه فرمایان کارکیلیے اب پھر سال بھر تک میدان سرمشقي و طیاري باز هے :

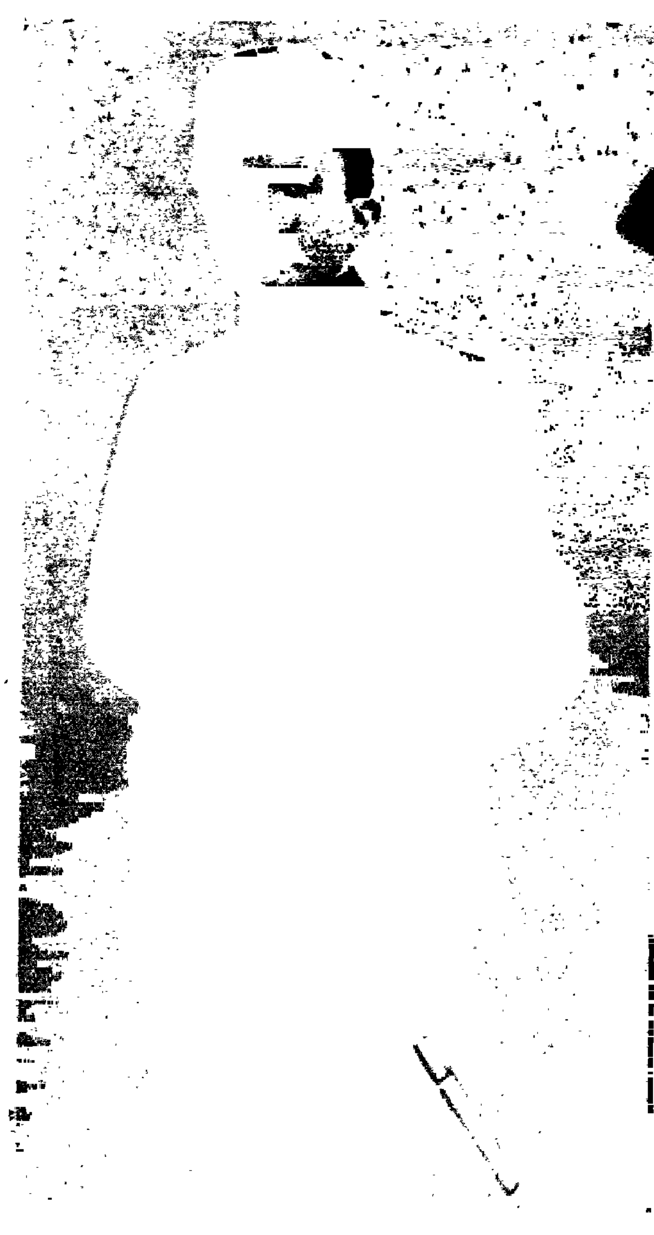
میان غالب و واعظ نزاع شد ساقي
بیا به لابه که هیجان قوۃ غضبي ست

اس فقیر کا ارادہ امسال آگرہ جانے کا نه تھا، بعض مصالح و ضروریات کي بنا پر انڈین نیشنل کانگریس کرانچي کي شرکت کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور ۲۷ تک پہنچ جانے کي نسبت تار بھي دیدیا تھا :

اللہ رے گمرهي رہ بت خانه چھوڑ کر
مومن چلا هے کعبے کو ایک پارسا کے ساتھه !

لیکن روانگي سے چند دن پہلے یکایک اشاعت اسلام کے مسئلۂ کا خیال هوا، اور سونچا که اس اجتماع سے اگر اس تحریک کي تجدید و اشاعت کا کام نکل آے تو بسا غنیمت هے - نیز بہت سے خطوط بھي پہنچے که ابکے لیگ میں آخري میدان رزم گرم هونے والا هے - وہ حریفان قدیم جو نو مشقان کارکي شورش طبعیوں سے گھبرا کر عزلت گزیں سے هوگئے تھے، اب باهر نکلیں گے، اور اپني قوت بازو کے کرشمے دکھلائیں گے !

بہانۂ بخود آغاز کردہ در جنگ ست !



انور پاشا جدید وزیر جنگ

... اور ... فرما...
... ۱۲
... ۱۳
... شیعه و ... ۱٦
... ۲۰
... ۲۰
... ۲۱
... تسہد و تذکرۂ ... ۲۲
... ۲۳
... انگریزي بصورت ... ۲٤
... پر ... نظر ... ۲۵
... ۲۷
... مسلم لیگ کي ... ۲۹
... جدید وزیر جنگ ۱
۲
۳
۵
٦
۷
۸
۱۱

...ال کا پہلا نمبر

... دفعۃ بعض اسباب ایسے پیش آئے ... نه نکل سکا - اب دونوں نمبر ...

... چندہ ڈسمبر تک ختم هوگیا، ... آخري ... هے جو روانه کیا جائیگا - اس ... چندہ کیلیے وي - پي کی اجازت دیدي یا ... جاري رهیگا، ورنه رجسٹر سے نام خارج

(منیجر)

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر ... ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو پته کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے تکت آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -
(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکهیے -
(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کي شکایت نه فرمائیں
(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

52

ضرورت هے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت هے جو انگریزي اور حساب میں خاص مهارت رکهتا هو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق اور مذهبي تعلیم سے بهي واقفیت رکهتا هو - تنخواه چالیس روپیه ماهوار معه جاے آسایش و خوراک - انکي نگراني میں شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رهے جائنگے - نگهداشت و ... کا وعده -

... خط و کتابت میر اسلم خان جنرل کنرکٹر - برینٹ لیج - سول لائن - ناگپور - کے پته سے هوني چاهئیے -

اشتهارات کیلیے ایک ... فرصت

ایک ... دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که اپنا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نهیں هیں - لیکن ساتهه هي اس امر کي واقعیت سے بهي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپي هوي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کي جماعت کون رکهتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پهر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام ... اور قصبه خریدار کے گهر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شهر کے اندر خود اپني آنکهوں سے دیکهه لیں -

اس کي وقعت ' ان اشتهارات کو بهي رفیع بنا دیتي هے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتهارات ' یورپ کے جدید فن اشتهار نویسي کے اصول و صرف اسي میں چهپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتهار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے -

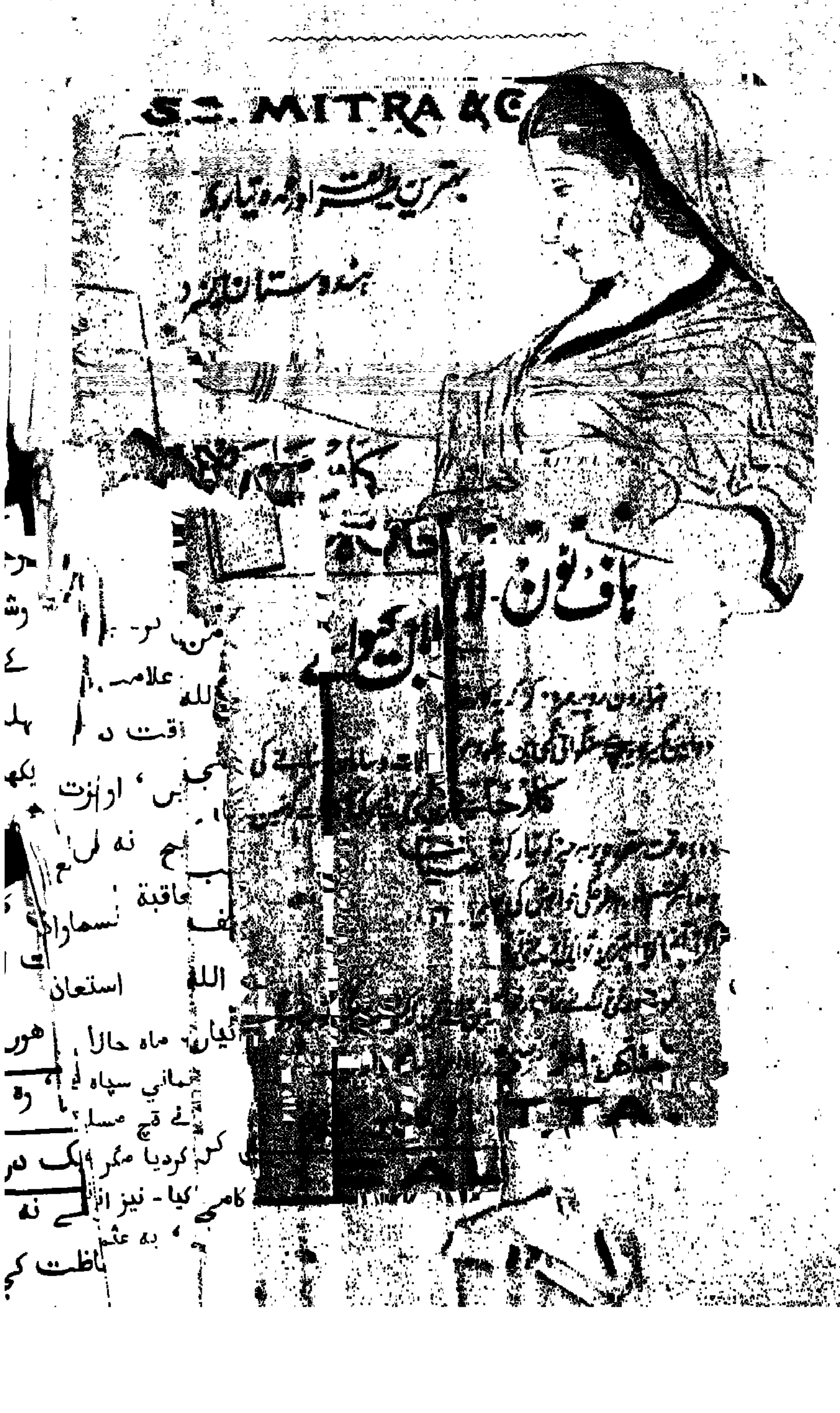
منیجر الهلال ... پرنٹنگ هاوس -
۷/۱ - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته -

36

خضاب سیه تاب

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی کي لینا پسند نهیں کرتے جو سچي بات هے اسکے کهنے میں توقف بهي نهیں ' خواه کوئي سچا کہے جهوٹا حق تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتی هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکهنے میں آتي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبه لگانا ہوگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے اور قیام کم هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بروز بڑهتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے ' پهیکا پڑتا هي نهیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں مختصر یه که همارا کهنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ خود کهلائیگا که اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب پر تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندهنے کي ضرورت نه دهونے کي حاجت لگانیکے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه محصول ڈاک بذمه خریدار - زیاده کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹره داسه مرت سر



تحقیقت ا باتوں سے کچھه بھي حاصل نہیں ' اور
اسمیں صرف ہوتا ھے بھتـر ھے که آسے فکـر کار میں
...

کـرام کو یاد ھ که مسلم یونیورسٹي فاونڈیشن کمیٹي
اجلاس علي کے بعد اس عاجز نے ایک حرف بھي
و نتائج یا اع فتح و شکست کي نسبت نہیں لکھا
پہلے اجلاس لکھا کا جو حال رھا تھا ' اور پھر مجوزہ یونیورسٹي
کے شکست جو حالات پیش آئے تھے ' اور پھر باوجود
مخالفانه ' گڈہ کے اجلاس میں جو کھلي کامیابي
واز کو ھوئي ' اُن سب کي بنا پر صرف مجھي کو یه
تھا که اگر ه کہنا پسند کرتا تو کہتا -

نے ایک حرف بھي نہیں لکھا اور نه جلسے میں کہا
پر اور حکمتی الامکان صرف ظواھر امور ھي پر لگانا
امن و صلح کے ساتھه ھم سب ایک نتیجه تـک پہنچ
چہے که کھلے ایک دوسرے کو مبارک باد دیں -

نشته ... متعلق ... آخرین ... ہونگے ... کچھه ... اجلاسے ... طرح ... ھیں ... که وه ... خواه ... اخبارات ... میں ... موجود ... حزب ... میں ھو

دین سے ' امني و اختلاف سے عموماً احتراز کیا اور
من خواهش متصل ظاهر کي - اگر یه اپنے ضعف کے
نتیجا تو ان کے رازوں کے جاننے کا ھمارے پاس کوئي
ہیں ' اگر یه حسن نیت و صداقت فکر کا نتیجه ھے
جار خوشي کي جاے کم ھے - شکایت کے ساتھه شکر
اور محنت کے ساتھه تحسین کي آمیزش عقلمندي
خدا ھري نیتوں کو پاک کرے اور ارادوں میں
ملک ملت کي خدمت کو اپنے اغراض کا آله نه
دنیا کے خواهشمند ھوں پر دین پر دنـیا کو
سکیں - لیکن نوک کا خاتمه اور رنجشوں کا انسداد ھو '
بار ر ایک دکان

ظاھ ... ا کا دوسرا دور

جهاز ویلونا کے ساحل پر لنگر انداز ھوا ' جهاز میں دو
سر بھي تھے - جهاز سے لوگوں نے اترنا چاھا مگر مقامي
انھیں اترنے نـدیا اور فوجي قانون (مارشل لا) کا
گروھي میں یه مہم تھي ' اترنے پر اصـرار بھی
سے اپنے تعلق کے متعلق نہایت سختي سے انکار
میں ھے -

پرستي ... اسکے ... مر کا خاتمه ... لمحه ... غوں کے

مسافـــر تـــرک

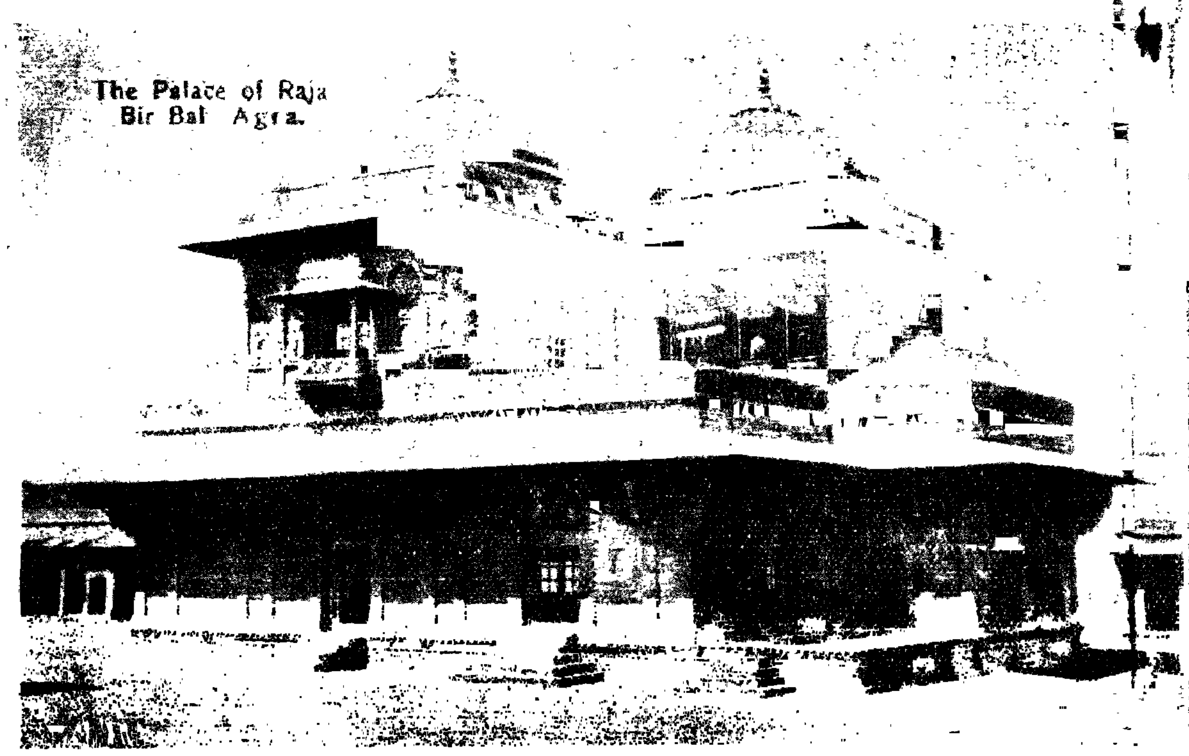
الہلال نمبر ۲۵ جلد گذشته میں ھم نے طلب اعانت کے نام سے ایک غریب الدیار ترک مسافر کا ذکر کیا تھا جنکا نام حمدي بے ھے اور جو کچھه عرصے سے کلکته میں مقیم ھیں - اُس نوٹ میں بوجه اجمال کافي حالات شائع نہوسکے - اب انھوں نے عربي میں ایک مراسلة لکھکر دي ھے که درج کردي جاے اور اسمیں اپنے ضروري حالات بیان کیے ھیں - وہ لکھتے ھیں :

حضرت منشي الهلال المنیر -

تحیة و سلاماً و بعد فاشکرکم علی ما کتبتـم عني في العدد ۲۵ من جریدتـکم الغراء وادعوا الله بان یجزل لـکم العطاء علی ان عاونتم ابن سبیل معدم لا ولي لـه الا الله -

لکني اری ان ما کتبتم لا یشفي الغله فهل تسمحون لی بان اردف بیانـکم باخر و جیز یکشف القناع عن امري ؟

انا التعس البائس تـرکي ابن خمس و خمسین سنـة ' مسقط راسي سلانیک ' و حرفتي خدمة الحکومة و لقد خدمت الدولیة العلیة فی الاستانه و بعض البـلاد العربیـة الی امد مدید -



محل راجـه بیربل (فتـح پور) سیکري - آگره

کنت في سلانیک لمـا اشهـر الیونان الحرب علی الدولة العلیـة فلمـا دخل هولاء سلانیک ' و هم حینئـذ اشـبـه بالوحوش الضاریة بل الکلاب العادیه منهم بالانسان - سامـوا المسلمین بانـواع العذاب من السلب والنهب ممـا یطول شرحه ' مع انکم عارفوه بواسطة الجرائد العربیه و الترکیة و المکاتبین الافرنجین -

فلما بلغ سیل الزبي و لم یبق ملجأ ' اضطررت الی المهاجـرة مع عائلتي فاتیت مصر حاسباً عسی ان نجد هنا ما نسد به رمقنا ونصون بـه اعراضنا - لکن انفق رائدي فلـم الف ما ینقذنا من هذا الفقر المدقع ' فقصدت الهند املاً انه سیفتح علی باب هنا فاني کنت طالما سمعت من خصبه و ثروته و اتساع ابواب الارتزاق فیه لـکن یا للـه ! لـم یکن حظي ها هنا با حسن منه في مصر ' فاني ها هنا منذ بضعة اشهر و لم ازل في اسر العدم و البطالة ' فلا عندي مال فا قوم به اود حیاتي و حیات عائلتي ' ولا شغل فاکتسب به المال !

ان مسلمی الهند الکرام یوثر منهم السماحة و السخاء و مواساة الفقراء و الغربا و انا ابن سبیل بعید عن الاخوان و الخلان ' معدم المال ' صاحب العیال ' کاسف الحال ' کثیر البلبال ' فارفع الیهم سوالي بواسطة جریدتکم الغرا ' فیا ایها الاخوان الکرام ! هل فیکم من یواسیني بالنذر الیسیر مما رزقکم الله ؟ و اعلموا ان المسلمین في اموالهم حق للسائل و المحروم ' و انکم لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون -

(سید محمد حمدي بے
مسافر خانه حاجی موسی سیٹھه - کلکته)

خیال هوا که جن لوگوں نے شکست ضعف کے نظارے سے همیشه عبرت حاصل کي هے ' اب چلیں اور انکے اعلان فتح کے نتائج کا بهي تماشا دیکهه لیں - اگر یه تمام شور و هنگامه صرف اسي لیے هے که لیگ پر قبضه کیا جاے' تو جنگ کي ضرورت کیا هے ؟ کم از کم میں تو بغیر جنگ کے بهي دینے کیلیے طیار هوں بشرطیکه فکر و دماغ کو چهوڑ دیں :

بــملـک هستــي مــا رو نهــاده سلطــا نے
که ما به صلــح دهیم ' او به جنگ مي طلبد !

~~~~~~~~~~

بهر حال لیگ کے جلسے منعقد هوے ' اور بغیر کسی کرسي کے ٹوٹنے اور بغیر کسي شانے کے زخمي هوے' اسطرح ختم بهي هوگئے که واپسي کے وقت هر شخص اُسي طرح صحیــح و سالم نظــر آتا تها ' جیسا که شرکت سے پہلے تها - نه تو رائٹ انریبل سید امیر علي کا قصه چهیڑا جاسکا ' نه لندن مسلم لیگ کے حقوق کي بحث نکلي ' نه " سیلف گورنمنت " کے نصب العین پر معرکه آرائي هوسکي - اگر ارادے تهے تو ناکام رهے' اگر امیدیں تهیں تو نا مراد هوئیں' اگر طیاریاں تهیں تو بے سود نکلیں - وہ تغیرات جنکي بنا حق اور سچائی پر هوتي هے' بغیر مقابلے کے جسطرح کامیاب هوتے هیں' ضرور هے که سعي و مقابلے کے بعد بهي کامیاب هوں - اب اسکا کون فیصله کرے که فتح کسے هوي اور شکست کسے ؟ اور جنگ کي طیاریاں کس نے کي تهیں اور صلح کا آرزومند کون تها ؟ نحن نحکم بالظواهر- بهرحال اس سے تو کــوئي انــکار نهیں کرسکتــا که عاقبت کارحــق کیلیے هے اور فتح یابي سعي باطل کوکبهي نهیں ملسکتي - و ان الله لا یفلح الظالمون - پس اگر کسي گروہ کا مقصد باطل سے جنگ آرائي کا اراده تها تو یقیناً اسے شکست ملني تهي اور ملي ' اور اگر کسي کے ساتهه حق و صداقت تهي تو اسکے لیے فتح یابي تهي اور فتح یابي هي هوئي : فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون :

وانه لحسرة علی ' الکافرین وانه هوالحق الیقین' فسبــح باسم ربــک العظیـــم ! (۶۹ : ۸)

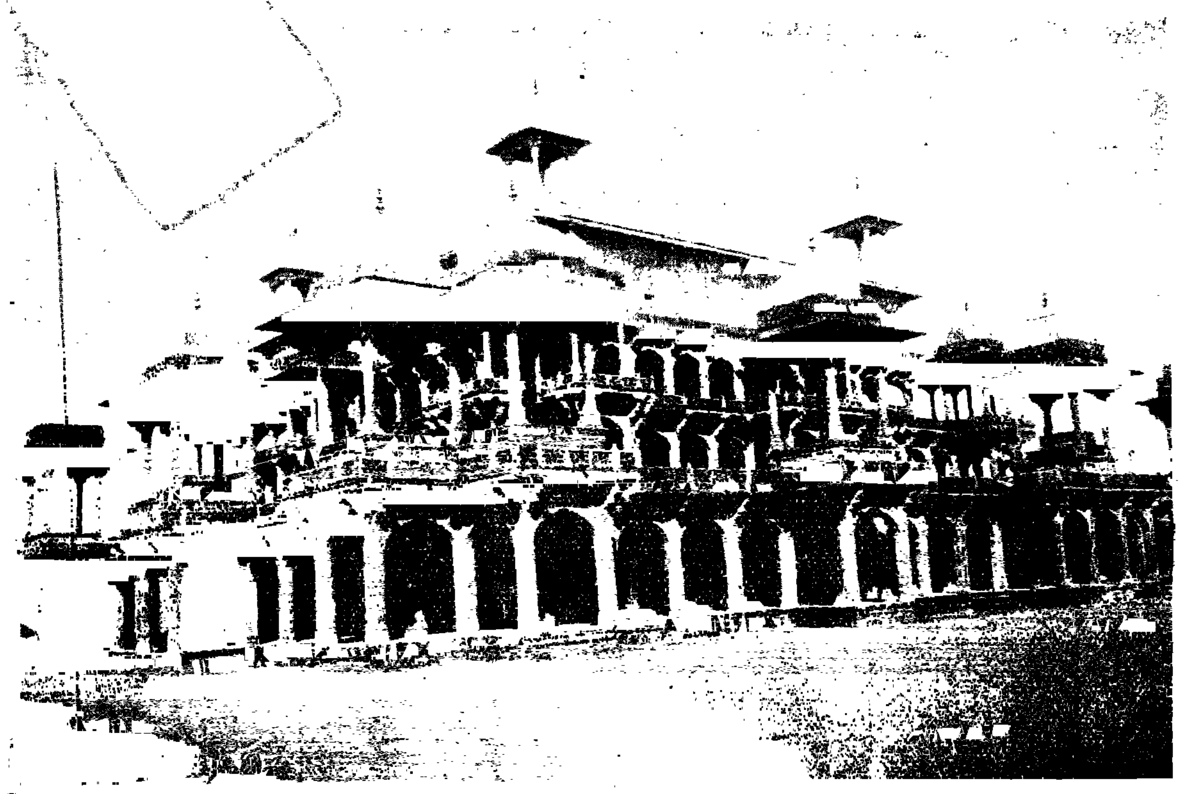
اور اسمیں کچهه شک نهیں که یه جو کچهه که هوا' اسمیں اُن کافروں کیلیے حسرت هے (جو هماري ذلت و رسوائي کے دیکهنے کے منتظر تهے) اور اسمیں بهي کچهه شک نهیں که یه ایک یقیني صداقت کا ظهور هے - پس اپنے پروردگار کي حمد کرو جس نے معاندین و مفسدین کو ناکام رکها !

~~~~~~~~~~

کچهه عرصے سے جو تغیرات قوم کے سیاسي معتقدات میں هوے هیں' ایک گروہ هے جو همیشه اُنهیں جهٹلاتا هے اور محض ایک فوري هیجان' چند اشخاص کي وقتي کامیابي ' اور بغیر کسي محکم اور

واقعي عقیدے کے ایک شورش نا جائز هے' یعني اسطرح وہ چاهتا هے که حکومت ملکي تحریک کي پامالي کیلیے جو اسکے که وہ کرے' خود هي اس خدمت کو

وجوہ انجام دیدے : و اتخذوا من دون الله اسلیے وہ هر موقعه پر سعي کرتا هے که اس افساد سیاسي سے شکست دے - کئي یه گویا آخري تجربه تها - مثل سابق کے اس کردیا که یه تغیرات محض سطح کي لهریں کي جنبش نے پیدا کردیا هو' بلکه ته سے اُسکے استعمال اور کام لینے میں بهت (جو پچهلے گروہ سے صورت میں تو طرح اغراض شخصیه کے پرستار هـ چونکه اصولاً یه تغیر حق اور اس سے سر ٹکرانا لا حاصل هے که اس سے جو شے ٹک



مشهور عمارت سکندرہ (آگرہ) کا ایک نظارہ !

به تقریب اجتماع کانفرنس و لیگ آگرہ

و لا هم یذ کرون ! (۹ : ۱۲۷)

~~~~~~~~~~

اس بارے میں بعض حضرات کي حالت وہ هر موقعه پر پہلے خود هي راز دارانه انتظام هیں اور مخفي مشورے شروع هوجاتے الشیطان لیحزن الذیــن آمنــوا و لیس (۵۸ : ۱۲) لیکن جب موقعه آتا هے ا علانیه اور غیر مشتبه قوت کے آگے انکے ثابت هوتے هیں ' تو پهر بجاے اسکے که ا و شرمسار هوں' بلا تامل کهنا شروع کردیتے جماعت نے بڑي بڑي سازشیں اور طیاریا که انکي ایک نه چلي ' اور نهایت امن اختتام کو پهنچیں !

انکے مقابلے میں دوسرا گروہ هے جو ا هے اور طرح طرح کے ذلت بخش طریقو و نامرادي کا طعنه دیتا هے -
~~~~~~~~~~

والنهار والفلک

تب ... موت ... کته سرایــان عشق خـاموش اند
که حرف نازک و اصحاب پنبه درگوش اند

اللال ' یا دعوة الهیۂ امر با لمعروف و نهي عن المنکر کي زندگی کے دوسرے سال کا یه عهد وسطی ہے - تین ششماهي جلدیں مرتب هوچکي هیں اور یه چوتهي ششماهي جلد ہے جس کا اولین نمبر شائع هورها ہے : فالحمد لله في البدایة و الانتها ' و الشکر له في السراء و الضراء و نسال الله ان یرزقنا ' کمال الحسنی ' و سعادة العقبی ' و خیر الاخـرة و الاولی !

رب ادخلنـــي مدخل صـدق و اخرجنـــي مخرج صدق ' واجعل لي من لدنك سلطاناً نصیراً (۱۷ : ۷)

اے پروردگار ! اس سفر میں جو میں نے اختیارکیا ہے ' ایک بهتر مقام تک پهنچائیو ' اور دشمنوں کے هجوم سے نکالیو تو فتح وکامیابي کے ساتهه نکالیو - اورگو میں ضعیف و ناتوان هوں ' پر تو مجهے ارزار حق و باطل میں فتح یابي کے ساتهه غلبه دیجیو !

فیضي حریف مجلس رندان بود مدام
هرگـز قدم ز دائرہ بیـروں نمـاندہ است

قارئین کرام کو یا ... هوگا کہ ... ئي سنہ ۱۹۱۲ ... جب الهلال کا پهلا نمبر شائع هوا ہے ' تو ... کے مقالۂ افتتاحیه کا خاتمه ... ان دعائیه سطور ... پر تها ...

... ی و ... کے کان ... سنے کی ... مستعد ... که ... " ا م ... ان ... المضط ... جب ... سے ... کچه ... قلب ... انت ...

کو جگه نه ملي ' اُسے کامیابي کیلیے کیوں باقي رکها جاے ؟

ام حسب الذین اجترحوا السئیـات ان نجعلهـم کا لذین آمنوا و عملـوا الصالحات سواء محیاهم و ممـاتهـم ؟ سـاء ما یحکمون ! (۴۵ : ۲۶)

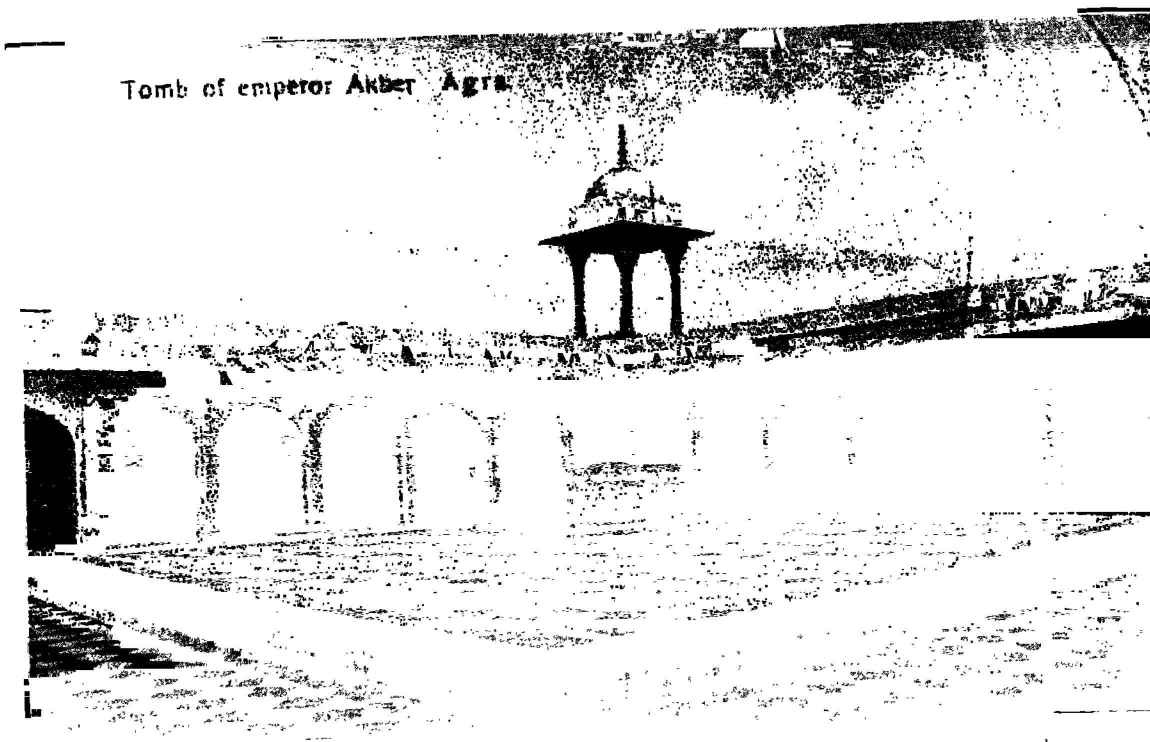
جولوگ که اعمال بد کے مرتکب هوتے هیں ' کیا انهوں نے یه سمجهه رکها ہے که هم اُنهیں اُن جیسا کردینگے جو صاحب ایمان و اعمال صالحه هیں ؟ اور یه که ان دونوں کي زندگي اور موت ایک هي طرح کي هوگي ؟ کبهي نهیں ' ایسا هونا ناممکن ہے "

دیڑہ سال کا زمانه گذرا که یه دعاء ایک قلب مضطر سے اٹهي تهي :

و امن یجیب المضطر اذا دعـاہ و یکشف السوء و یجعـله خلفاء الارض ؟ ء الــه مع الله ' قلیلا ما تذکرون ! (۲۷ : ۶۲) -

اور خدا کے سوا کون ہے جو ایک مضطر قلب کي پکار کو سنے ' اُسکے دکهه کو دور کرے ' اور زمین پر اسے اپنے خـلافت بخشے ؟ تمهاري فطرة خود اسکي شهادت دے رهي ہے پر افسوس که بهت کم هیں جو فکر و عبرت سے کام لیتے هوں !

دمے ز صـدق بر آور ' که آرزو بخشاں
هزار گنج اجابت بیک دعـا بخشند !



مقبـرہ اکبـر اعظـم - (اکبـرا باد)
به تقـریب اجتمـاع آگـرہ

صدق و کذب ' حق و باطل ' فتح و شکست ' کامیابي و نامرادي ' اور موت و حیات کا یه ایک فیصله تها جو الهلال نے خود هي علی الاعلان کردیا تها - اگر دل کاکهوٹ تها تو وہ بهي برسر بازار آگیا تها ' اور اگـر نیت کـي سچائي تهي تو وہ بهي راز مخفي نهیں رهي تهي - زندگي اگر ملنے والي تهي تو میں نے خود هي اسکا طریقه بتلا دیا تها ' اور موت اگر مقدر تهي تو خود هي اپني موت کا اعـلان بهي کر دیا تها ' پر وہ جو جسطرح قدیر و مقتدر ہے ' اسي طرح حکیم و مدبر بهي ہے ' جس طرح قهار و منتقم ہے ' اسي طرح لطیف و کارساز بهي ہے ' اور جو یقیناً اُن لوگوں کے ساتهه بد معامله نهیں جو هر طرف سے کٹکر صرف اُسي سے معامله کرنے والے هیں ' بالاخر اپني توفیق و نصرت کے ساتهه آیا ' اور اُس نے ظاهر هوکر بتلا دیا که اسکا دست اعانت فرما کس کے ساتهه ہے ؟ اور یه که حق و باطل ' دونوں کے دعوے اور ... لانات یکساں نهیں هوسکتے - ایمـان و نفاق ' دونوں کو اسکي بارگاہ سے یکساں مقبولیت نهیں ملسکتي - سچائي اور جهوٹ ' دونوں اسکي سرپرستي کے مستحق نهیں هو سکتے :

افمن کان مومنـاً کمن کان فاسقـاً ؟ لا یستون - (۳۲ : ۱۹)

کیا وہ جو مومن و مخلص ہے ' ایک فاسق و نافرمـان بندے کي طـرح هوسکتا ہے ؟ کبهي نهیں !

اسلیے که اعمال کي کامیابي و نامـرادي اور نتائج کا حصول یا محرومي ' ضـرور ہے که دونوں قسم کے کاموں کو ایک دوسرے سے الگ کردے که یه ایک قدرتی اور الهی مکافات عمل ہے ...

او ... حال ... بے خبر نهیں اور هر آن ... " کي ٹکٹکي لگائي هوئي هیں ' ... دعوة ... یه ... اُسکي ملة مرحومه اور اُس کے ... کلي ... سچي تپش میرے دل میں موجود اور اگر واقعي اسکي راہ میں فدویت اور خود ... وشي ایک آگ ... ' جسمیں برسوں سے بغیر دهویں کے جل رها هوں ' تو ... فضل و لطف سے مجهے اتني مهلت ... فرماے که ان بعض مقاصد کے نتائج اپنے ... ذیکهه سکوں - لیکن اگر میرے تمام کام محض ایک ... ور ایک دکاندارانه مشغله هیں جنمیں قومي ... ظاهر ... سے ... سے گرم بازاري پیدا کرنا ... دنیا کو طرح طرح ... پرستي ... بنادیا ہے - اسکا ... اپني جگه پر سنبهل ... اسکے ... اپني نشر فرمائي سے اُسے میرے تمام کاموں ... کا خاتمه کردے ' اور ... سعادت و هدایتیابي کي لذت ... ار درختوں کي ... لمحه ... بهي ... ں کے سبز ... خشک درختوں کا ... ہے ' مگر ... ص اور صداقت ...

بسم الله الرحمن الرحيم

فـاتحـــة السنـــة الثـالثـــة

المجلـــد الــرابـــع

الحمد لله الذي بعث النبيين - مبشرين و منذرين - و انزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس في ما اختلفوا فيه ' وما اختلف فيه الا الذين ارتوه من بعد ما جاءتهم البينات بغياً بينهم ' فهدى الله الذين آمنوا لما اختلفوا فيه من الحق باذنه ' و الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم -

و الحمد لله الذي انزل الذكر تبياناً لكل شيء و هدى و رحمة لقوم يو منون - و اختص هذه الامة بانه لا تزال فيها طائفة على الحق لا يضرهم من خذلهم و لا من خالفهم حتى ياتي امره و هم ظاهرون - يدعون من ضل الى الهدى ' و يبصرون بنور الله اهل العمى ' و يحيون بكتا به الموتى ' و يصبرون منهم على الاذى ' فهم اولياء الله حقاً ' لا خوف عليهم و لا هم يحزنون

فكم من قتيل لا بليس قد احيوه ' وكم من ضال لا يعلم طريق رشده ' قد هدوه ' وكم من مبتدع في دين الله بشهب الحق قد رموه ' جهاداً في الله و ابتغاء مرضاته ' و بياناً لحججه على العالمين و بيناته ' و طلباً للزلفى لديه و نيل رضوانه ' فاولائك على هدى من ربهم و اولائك هم المفلحون!

فسبحان من له في كل شيء على علمه و حكمته اعدل شاهد - و لولم يكن الا ان فاضل بين عباده في مراتب الكمال و الفضل حتى عدل آلا لاف المولفة منهم بالرجل الواحد ' ذلك ليعلم عباده انه انزل التوفيق منازله ' و وضع الفضل مواضعه و انه يختص برحمته من يشاء ' و الله ذو الفضل العظيم !

و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له كلمة قامت بها الارض و السماوات ' وفطر الله عليها جميع المخلوقات ' و عليها اسست الملة ' و نصبت القبلة ' و لاجل حفظها جردت سيوف الجهاد ' و بها امر الله سبحانه جميع العباد ' فهي فطرة الله التي فطر الناس عليها ' و مفتاح عبوديته التي دعا الامم على السن رسله اليها ' و هي كلمة الاسلام ' و مفتاح دار السلام ' و اساس الفرض و السنة ' و من كان اخر كلامه " لا اله الا الله " دخل الجنة -

و اشهد ان الحلال ما حلله ' والحرام ما حرمه ' و الدين ما شرعه ' و ان الساعة آتية لا ريب فيها ' و ان الله يبعث من في القبور -

و اشهد ان محمداً عبده المصطفى و نبيه المرتضى - ورسوله الصادق المصدوق الذي لا ينطق عن الهوى - ان هو الا وحي يوحى - ارسله رحمة للعالمين - و قدوة للعاملين - و محجة للسالكين - و حجـة على المعاندين - و حسرة على الكافرين - بعثه لايمان مناديا - و الى دار السلام داعيا - و للخليقة هاديا - ولكتابه تاليا - وفي مرضاته ساعيا - و بالمعروف آمرا و عن المنكر نا هيا - ارسله بالهدى و دين الحق بين يدي الساعة بشيرا و نذيرا - و داعيا الى الله باذنه وسراجاً منيـرا - وانزل عليه كتا به المبين - الفارق بين الهدى والضلال و الغي و الرشاد و الشك و اليقين - فشرح له صدره - ووضع عنه وزره - و رفع له ذكره - و جعل الذلة و الصغار على من خالف امره - وافترض على العباد طاعته و محبته والقيام بحقوقه - و سد الطرق كلها اليه - فلم يفتح لا حد الا من طريقه - فدعا الى الله و دينه سرا و جهـارا - و اذن بذلك بين اظهر الامة ليلاً و نهـارا - الى ان طلع فجر الاسلام و اشرقت شمس الايمان - و علت كلمة الرحمان - و بطلت دعوة الشيطان - و اضاءت بنور رسالته الارض بعد ظلماتها و تالفت به القلوب بعد تفرقها و شتاتهـا - و امتلاءت به الارض نوراً و ابتهاجا - و دخل النـاس في دين الله افواجا - فلما اكمل الله به الدين المبين - و اتم به النعمة على عباده المومنين - استاثر به و نقله الى الرفيق الا على - و المحل الاسنى و قد ترك امته على الواضحة الغراء - والمحجة البيضاء - فسلك آله و اصحابه و اتباعه على اثره الى جنات النعيم و عدل الراغبون عن هديه الى طرق الجحيم - ليهلك من هلك عن بينة - و يحيا من حي عن بينة - و ان الله لسميع عليم -

فصلى الله عليه و على آله الطيبين الطاهرين - و اصحابه و اتباعه المهتدين - صلوة دائمـة بدوام ربوبيته -

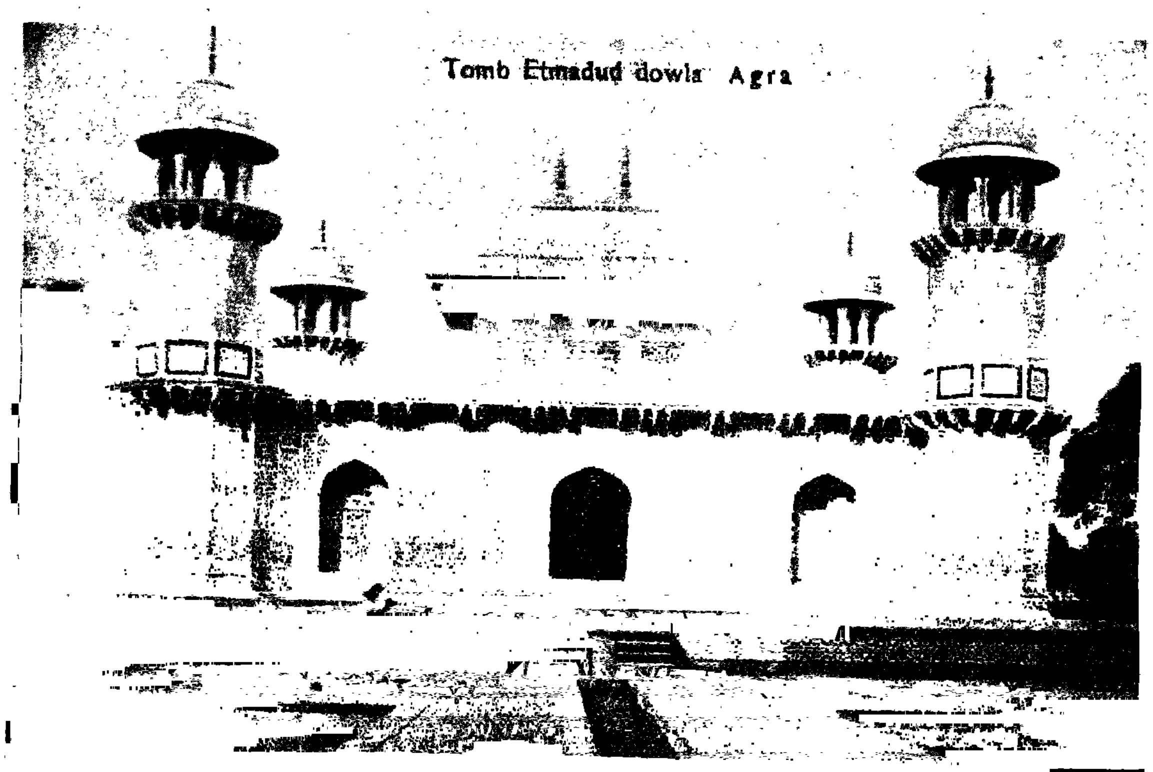
و استغفره من الذنوب التي تحول بين القلب و هداه - و اعوذ با لله من شر نفسي وسيئات عملي التي طيارها في مولاه - بـذنوبه و خطاياه - و نسال الله تعالى ان يجعل لنا بجوده الذي هو سبب الوجود نورا ' يهدينا الاقبال بنا الى الاصغاء اليه - و يدلنا على حسن معاملة والقوة على النفاذ في طاعته - وان يجعلنا من جملة من ضمن من غائلة الشيطان - حيث قال : أن عبـادي ليس لـك عليهـم سلطان - و جعلهم الشيطان و ذريتـه ، حيث قال : فبعزتك لاغوينهم اجمعين - الا عبادك المخلصين -

و السلام على الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اولائك الذين هداهم الله - اولائـك هم اولوا الالباب -

والنهار والفلك التي تجري في البحر بما ينفع الناس، وما انزل الله من السماء من ماء فاحيا به الارض بعد موتها وبث فيها من كل دابة، وتصريف الرياح والسحاب المسخر بين السماء والارض؛ لايات لقوم يعقلون! (۲ : ۲۱۲)

جهازوں کے آمد و رشد میں جو سطح سمندر پر تیرتے هوے جاتے هیں اور جنسے انسانوں کے نهایت قیمتي منافع و فوائد وابسته هیں، بارش کے اُس پاني میں جو الله تعالی اوپر سے آتارتا هے اور جس سے زمین مرنے کے بعد پهر زنده هو کر لهلها اُٹهتي هے، ان هر طرح کے جانوروں میں جو سطح ارضي پر پهیل گئے هیں، اور نیز هواؤنکے چلنے میں اور زمین و آسمان کے اندر گهرے هوے بادلوں کے ٹکڑوں میں، غرضکه ان تمام تولیدات ارضیه اور انقلابات سماویه میں الله کي قدرت و حکمت اور عبرت و موعظة کي بڑي بڑي نشانیاں هیں اُن لوگوں کیلیے، جو عقل و فکر سے کام لیتے هیں!"

اگر زمین کي حیات نباتاتي کا ذکر کیا هے تو اس سے في الحقیقة ... دل کي زندگي مراد هے - اگر اختلاف ظلمت و نور پر توجه دلائي هے تو یه روح کي هدایت و ضلالت کے انقلاب کي تمثیل هے، اگر انسان کے رزق و اغذیه کے پیدا وار کي مثال بیان کي تو في الحقيقت اُس ... الله کي ربوبیت روحاني و معنوي چهپي هوئي هے اور سمجهانا مقصود هے که جو رب الارباب انسان کي غذاء جسماني کا یه سب کچهه سامان رکهتا هے، کیونکر ممکن هے که اسکي روحاني غذا کا انتظام نه کرے؟



مقبره اعتماد الدوله - (آگره)

یه روحاني غذا کیا هے؟ یه هدایت و سعادت انساني کي دعوة الهیه هے جس کے لیے في الحقیقت روح انساني بهوکي پیاسي هوتي هے، اور جس طرح جسم حیواني مدتوں کي بهوک اور پیاس کے بعد بیقرار و مضطر هوکر غذا کو پکارتا هے، اسي طرح ضلالت کي شدت اور هدایت کا فقدان بهي روح انساني کو ایک معنوي جوع و عطش میں مبتلا کردیتا هے اور وه اپني زندگي کیلیے اپني غذا کو دیوانه وار پکارنے لگتي هے - پس وقت آتا هے که اُس حکیم علی الاطلاق، اُس فاطر الارض و السماوات، اُس مدبر الامر و الاشیا، اور اُس مسبب الاسباب حقیقي کي ربوبیت ظاهر هوتي هے جس نے انسان کي حیات جسماني کیلیے تمام دنیا کو طرح طرح کے اغذیه و ثمرات کي بخشش سے ایک خوان کرم بنادیا هے - اسکا دست مخفي غذاے روحاني کا بیج بوتا هے، اور اپني نشو فرمائي سے اُسے یکایک سربلند و بالا قامت بنا دیتا هے - پهر اسکي سعادت و هدایت کي نعمتوں سے زمین کے بڑے بڑے ٹکڑے بهر جاتے هیں اور اُس بخشش کي دعوت سے ارض الهي گونج اُٹهتي هے:

امن خلق السماوات والارض و انزل لکم من السماء ماء فانبتنا به حدائق ذات بهجة، ما کان لکم ان تنبتوا شجرها، ء إله مع الله؟ بل هم قوم یعدلون! (۲۷ : ۶۱)

"کون هے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا؟ اور کون هے جس نے اوپر سے پاني برسایا؟ اور پهر جب پاني برسا تو اسکي آبیاري سے نهایت حسین و شاداب باغ و چمن پیدا کیے؟ (حالانکه) تمهارے بس کي یه بات نه تهي که تم اُن کے درختوں کو اُگا سکو؟ کیا خدا کے سوا ان کاموں کا کرنے والا اور بهي کوئي معبود هے؟ هرگز نهیں مگر یه نا سمجهه لوگ هیں که نا حق گمراه هو رهے هیں!"

یه انسان کي روحاني غذا کا وه تخم صالح هے، جس کي کاشت ارض قلب و معني میں انبیا و مرسلین کے هاتهوں هوتي هے، اور پهر مختلف ازمنۂ ضلالت و ادوار مظلمه میں انکے متبعین و مطیعین آتے هیں، جو اس سنت انبیا کي تجدید و احیا کرتے هیں، اور چونکه اطاعت خدا و رسول کي راه سے انکو شرف "معیت" و نسبت "متابعت" حاصل هوجاتي هے، اسلیے وه سب کچهه انکے هاتهوں ظاهر هوتا هے، جو انکے مطاع و متبوع کے هاتهوں ظاهر هوا هے:

و من یطع الله والرسول فاولئك مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین، وحسن اولائك رفیقا (۴ : ۷۱)

ترجمه — اور جو لوگ هر طرف سے کٹکر صرف الله اور اسکے رسول کے مطیع هوگئے تو بے شک وه اُن لوگوں کے ساتهي هونگے جنکو الله نے اپني نعمتوں کے نزول کیلیے دنیا میں چن لیا هے - اور جنمیں پہلي جماعت انبیا کي، پهر صدیقین کي، پهر شهدا اور صالحین امت کي هے اور حق یه هے که اس معیت سے بڑهکر اور کونسي معیت هوسکتي هے؟

(تمثیل اعمال انسانیه و دعوة الهیه)

انسان کي زندگي اور زندگي کے کاروبار کي بهترین مثال اُس پاني کي سي هے جو موسم برشکال میں آسمان سے گرتا هے، اور یه در اصل قرآن کریم کے امثلۂ حکمیه میں سے ایک عجیب و غریب تمثیل هے، جسپر میں آج ارباب فکر کو توجه دلاتا هوں کیونکه توجه دلانے کا وقت آگیا هے - فرمایا که:

انما مثل الحیاة الدنیا کماء انزلناه من السماء (۱۰ : ۲۵)

در حقیقة ... دنیا اور دنیا کے کاروبار کي زندگي کي مثال اُس پاني کي سي هے جسے هم ابر سے برساتے هیں -

اما الــذين امنوا وعملوا لصالحات فــلهـم جنت المأوى نــزلاً بــمــا كانوا يعملون - واما الــذين فسقوا فماوا هم النار' كلما ارادوا ان يخرجوا منـهـا أعيدوا فيها وقيل لهـم ذوقوا عذاب النار' الذي كــنــتـم به تكــذبون - (۱۹:۳۲)

" (پس) جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ اختیار کیے' تو انکے لیے کامیابی و فیروز مندي کي بہشت ہے' جہاں وہ اپني حیات سرمدي بسر کرینگے - مگر جن لوگوں نے احکام الہي سے سرتابي کي تو انکے لیے ناکامي و خسران کي آگ کے سوا اور کچھہ نہیں - وہ جب کبھي چاہیں گے کہ اس ذلت سے باہر نکلیں اور نکلنے کیلیے قدم بڑھائیں گے تو پھر اُسي میں دھکیل دیے جائینگے' اور اُنسے کہا جائیگا کہ اس آگ کا عــذاب اب اچھي طرح چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے "

گذشتہ دو ششماہي جلدوں کے مقالات افتتاحیہ میں اس عاجز نے دعوۃ ربانی کے کاروبار الہي کي طرف مختلف پہلوؤں سے توجہ دلائي ہے' اور اُس فضل مخصوصۂ امۃ مرحومہ کا تذکرہ کیا ہے جسکي بنا پر ہمیشہ حکمت الہیہ نے تعلیم قراني کے احیاء و تجدید کیلیے گمراہي و تاریکي کے سخت سے سخت دور میں بھي امر بالمعروف و نہي عن المنکر کے چراغ ہدایت روشن کیے ہیں - لیکن تا ہم الہـلال کے اولین نمبر کي اس دعا اور اسکے اُن عجیب و غریب نتـائج کي طرف کبھي توجہ نہ دلائي گئي جسکي نیرنگیاں اپــنــي مــوجــودہ حیات عمل کے ہر دن بلکہ ہر لمحہ میں دیکھہ رہا ہوں' اور بہت سي باتیں ایسي ہوتي ہیں جنکے لیے خاموشي گویائي سے زیادہ پر امن ہے -

مدار صحبت ما بر حدیث زیر لبي ست
کہ اہل شوق عوام اند و گفتگو عربیست

مصلحت بھي یہي تھي - کیونکہ وقت محض ابتدائي اور ارباب نظر کي بصیرت افزائي کیلیے بعض سخت ابتلا موجود تھے - لیکن آج وقت آگیا ہے کہ اس دعاء افتتاحي کو پھر دھراؤں' اور اسکي بنا پر جو حالات و مشاہدات ارباب ایمان و ایقان کے مطالعہ کیلیے موجود ہیں' انکو واضح و آشکارا کردوں - اسکے لیے ایک مختصر تمہیـد ہوگي اور پھر اصــل مطلب : وذکر' فان الــذکری تنفع المومنین (۵۱ : ۵۵)

گویند مگو سعدي چندیں سخن عشقش '
مي گویم و بعــد از من گویند بدستا نہا

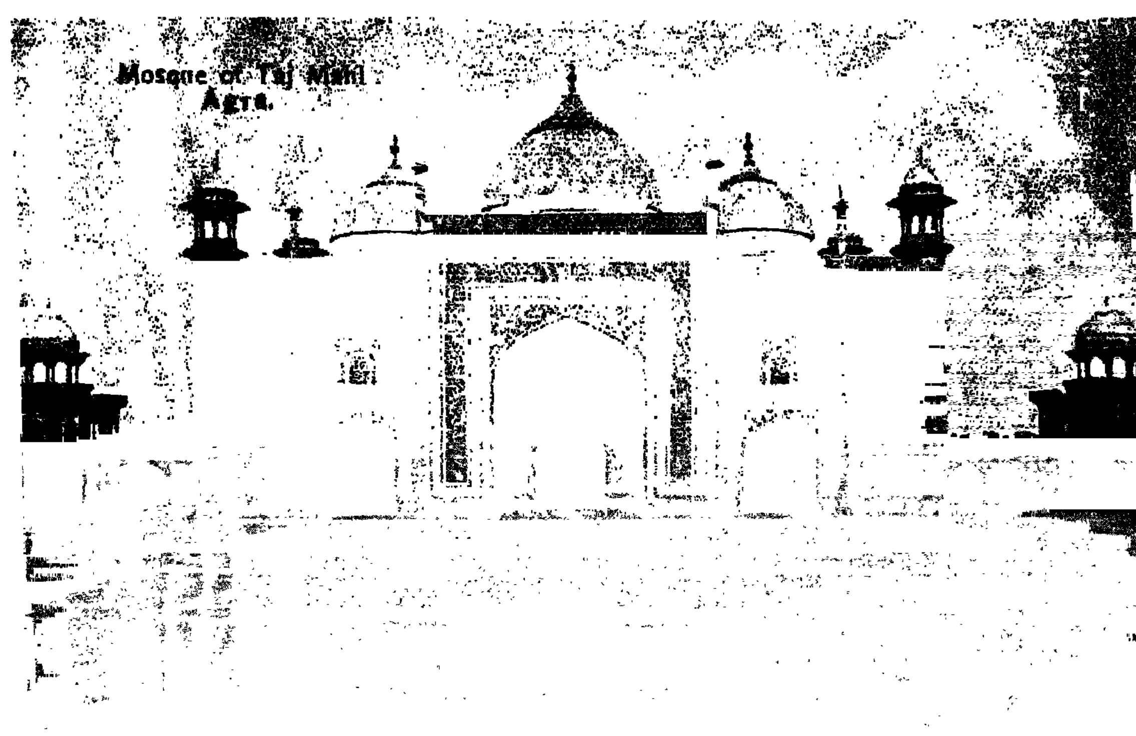
(طریق تمثیل و امثال قرانیہ)

تعلیمات الہامیہ میں ہمیشہ تمثیل کي زبان اختیار کي گئي ہے کیونکہ طبیعت انساني محسوسات ... بہت جلد نتائج و مقاصد تک پہنچ جاتي ہے اور ... الہیہ و خفایاء حکمیہ کے درس و تفہیم میں تمثیل و تشبیہ سے کام لینا ناگزیر ہے - یہي سبب ہے کہ تورات ... صحائف تمثیلوں کي زبان میں مرتب ہوے ہیں اور ... ہمیشہ تمثیل ہي کو اپنے مواعظ کا وسیلہ بنایا' اور اسي ... ہے کہ قران کریم کا بھي بڑا حصہ تمثیلوں ہي پر مشتمل ... فی الحقیقۃ ... اسکے بلند ترین معارف و سرائر اُسکي تہ ہي میں پوشیدہ ہیں :

و لقد ضربنا في هذ القران من کل مثل لعلهم يتذکرون - (۲۹ : ۳۹)

اور ہم نے اس قران مجید میں ہر طرح کي مثالیں بیان کیں - تا کہ شـا یـد یہ لوگ ... سمجھیں اور غور کریں

قران کریم کو پڑھو تو کہیں اختلاف لیل و نہار کا ذکر ہے' کہیں ملکوت السماوات والارض کي طرف اشارہ' کہیں آسمان کي تبدیلیوں' بارش کے آثار' برق و رعد کي گرج' اور طوفان آب و باد کي شورش کي طرف توجہ دلائي ہے' کہیں ان چار پایوں کا ذکر ہے جنکے ذکر ... میں ... و علیها ... طبع ... فطرۃ اللہ ... کوئي ... دار السلام' ... الحقیقۃ ... بعث ... اعمال کے ... انسان ... کے عیب ... مطر کر' ... لکھي ... سکر ... علیہ ... کرو ...



مسجد تــاج آگرہ کا صحن
بتقریب اجتماع آگرہ

اور پھر کہیں اُن تولیدات ... و بحریہ کا بیان ہے جو ... طرح کے فوائد و منافع جمعیۃ بشریہ حاصل کرتي ہے - و پھولوں کے اختلاف الوان و اثال پر اُس نے ... دیا ہے' ریاح' انبساط سحاب' نشوو نماء ارض' طلوع و غروب نجوم کو اُس نے بار بار دھرایا ہے' اعلی الخصوص ان رحمہ ... نتائج عجیبہ کو مختلف پہلو اور مختلف موقعوں پر عقل و فکر کے آگے پیش کیا ہے -

لیکن فی الحقیقۃ ... سب کي سب تمثیلیں ہیں جنکے نقاب صورت کے اندر ایک اور ہي جمال مستور ہے' اور انکے الفاظ و ہر تمثیل سے کسي ... و حکمت اور موعظۃ و بصیرت روحانیہ کا درس ... یعني ہر حقیقت روحانیۃ ... کي ... دینا مقصود ہے جسماني کو ممثل قرار دیا ہے' اس سے اشبہ و امثل ایک ... انقلاب مادي سے ... ہر انقلاب قلبي کیلیے ایک ... تمثیل کا کام لیا ہے' ولکن : ما يعقلها الا العالمون ان في خلق السماوات والارض و اختلاف الليل ... " بیشک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں رات اور دن کے اختلاف میں'

مقالات

احتسـاب عمــومي

غفلت و تساهـل علماء حـق

مولانا و مخدومنا !!

السلام عليكم - آپ کے مجلۀ مقبولۀ الهلال میں طریق تسمیه و تذکرۀ خواتین کے زیر عنوان احتساب دیني کي نهایت اهم اور ضروري بحث چهڑ گئي هے - میں اجازت چاهتا هوں که اس ضروري مسئله پر اپنے ناچیز خیالات کا اظهار کروں - آپ فرماتے هیں که "اسلامي سوسائٹي میں احتساب عمومي کي قوت ایک زمانے میں اپنے پورے اثر کے ساتهه کار فرما تهي مگر اب وه ناپید هے' اور یهي فقدان احتساب یعني سوسائٹي کے دباؤ کا باقي نه رهنا بد عملي اور ترک اخـلاق حسنه کا اصلي سبب هے" بالکل بجا اور درست - لیکن کیا میں یه پوچهنے کي جرأت کرسکتا هوں که یه احتساب عمومي یا احتساب انفرادي یعني ایک فرد قوم کا دباؤ دوسري فرد قوم پر جو زمانۀ سلف میں اسلامي سوسائٹي میں پوري قوت کے ساتهه موجود تها اور اب نهیں هے' کیوں جاتا رها ؟ اس قوت کے بے اثر اور زائل هوجانے کي آخر کوئي وجه تو ضرور هوني چاهیے ؟ جدید تعلیم یافته اصحاب کي دیني احکام سے بے پروائي ایک بڑا سبب هے' مگر کیا خود اس بے پروائي کے بروے کار آنے کي بهي کوئي وجه بتائي جا سکتي هے ؟ میں جدید تعلیم یافته اصحاب کي طرف سے کوئي جواب اس الزام کا پیش کرنا نهیں چاهتا' نه اونکي بریت کي کوشش اس مضمون پر قلم اوٹهانے کا باعث هے - یه درحقیقت اونکي ایک سخت غلطي اور بد بختي هے که اونهوں نے اوس مکمل اور وسیع نظام مذهبي کے احکام کے معاشرتي حصه کو جو انساني زندگي کے هر شعبه اور صیغه میں یکساں طور پر کار آمد اور مفید تها' یورپ کي کورانه تقلید اور بیجا انقیاد پر قربان کردیا - لیکن یه سوال پهر باقي ره جاتا هے که ایسا کیوں هوا ؟ یه ایک کهلي هوئي بات هے که انسان غالب اور فاتح قوم کي هر ادا پر شیفـته هوتا هے اور اوسکي نقل اوتارنے کي هر صورت سے کوشش کرتا هے - لیکن نقل نقل هي هوتي هے' اور نقال اون تمام خوبیوں کو جنکي وه نقل اوتارنا چاهتا هے' اپنے اندر پیدا کرنے سے مجبور هوا کرتا هے - پس اس نقالی کي ابتدائي روک تهام اونهیں افراد کے ذمه هوا کرتي هے اور فطرتاً هوني چاهیے' جو غالب اور فاتح قوم کي هر ادا میں دلفریبي اور محبوبی کي شان دیکهنے کے سحر سے مسحور نهیں هیں - ظاهر هے که یهٔ فرقه صرف علماے دین کا هے جنهیں سچي اسـلامي تربیت کي خوبیوں کا پورا احساس هے اور هوسکتا هے - پس اس قسم کي خرابیوں کا جو یورپ کي کورانه تقلید سے پیدا هوتي هیں روکنا اسي برگذیده گروه کے ذمه بطور فرض کے عاید هوتا هے -

کها جاتا هے که یه مقدس اور برگزیده فرقه اپنے فرائض کي ادائـگي سے غافل نهیں هے - مجهے اس بـات سے انـکار نهیں که یه فرقه جهاں تـک امکان میں هے ایسي کوشش ضرور کرتا هے مگر یه نوجوان تعلیم یافته طبقه اسقدر ضدي اور متمرد هے که وه اونکي نصیحت کو سننے تـک کے لیے تیار نهیں هے' عمل کرنا تو کجا ؟ لیکن میرا سوال اب تـک حل نهیں هوا - کیا اس ضد اور تمرد کے پیدا هونے کي کوئي وجه نهیں تلاش کي جا سکتي ؟ کیا انساني تمدن کي تاریخ همیشه سے یهي سبق دیتي آئي هے که عام طور پر لوگ نصیحتوں کے سننے اور گره میں بانده لینے کے مشتاق رهے هیں ؟ اور کیا یه صرف اسي زمانه کي خصوصیت هے که نصیحت کي طرف لوگ توجه نهیں کرتے ؟ میرا خیال هے که شاید همیشه سے نوع انسان کا ایک حصه اس امر کا عادي رها هے که اوسکو نصیحت کي جاے اور وه نصیحت پر کار بند نه هو - پهر کیا یه بات تسلیم کي جائے که اگر وه هادیان برحق جو الهام رباني کو دنیا میں پهیلانے آئے تهے باوجود اس کے که اونکي نصیحتوں پر اکثر عمل نهیں کیا گیا' اپنے فرض سے سبکدوش سمجهے جاتے هیں محض اس بنا پر که انهوں نے دعوت حق کا کام انجام دیدیا' تو اس زمانے کے مقتدایان مذهب بهي اپنے فرض سے سبکدوش تصور کیے جائیں' جبکه وه اپنا فرض انجام دے چکے ؟

یعني کیا اگر لوگ اوامر و نواهي پر کار بنـد نهیں هیں یا هونا نهیں چاهتے' تو اسمیں مقـتدایان مـذهب کا کوئي قصور نهیں ؟ میں اس نتیجے کو تسلیم کرنے کے لیے بالکل تیار هوں اگر صرف یه ثابت کردیا جاے که مقتدایان مذهب نے اپنا فرض اوسي صورت سے انجام دیا جیسا کـه چاهیے تها - اگر در حقیقت وه منشاء الـهام رباني کے موافق تبلیغ احکام کررهے هیں' تو واقعي نتیجے کا بار اون کے ذمـه باقي نهیں رهتا' وه خود اپنے فـرض منصبي سے سبکدوش هوچکے' کامیابي کے وه ذمه دار نهیں هیں -

لیکن میرا خیال هے که اون لوگوں کو جنهیں یه دعوی هے که وه اسلام کے پیرو هیں مگر وه احکام اسلام کي پروا نهیں کرتے' الزام دینے کے ساتهه هي همیں یه بهي ضرور خیال کرنا ضروري هے که آیا مقتدایان مذهب نے جنکا فرض تبلیغ احکام اسلام تها' اپنے فرائض کي ادائگي میں کوتاهي کي یا نهیں ؟ یهاں پر کوتاهی سے مراد صرف عدم تبلیغ هي نهیں هے' کیونکه بظاهر اسکا ثبوت ذرا مشکل معلوم هوتا هے اور میں اپنے مضمون کے مبحث سے دور جا پڑونـگا اگر میں اس بحث کو اوٹهاؤں' بلکه میرا مقصد اس موقعه پر یه ظاهر کرنا هے که تبلیغ کے عملي کام میں جن امور کے ملحوظ رکهنے کي ضرورت تهي' وه ملحوظ رکهے گئے یا نهیں ؟ بلا شبه سوسائٹي خود ایک زبردست مصلح هے' بشرطیه اون اصول کا عملدرآمد اوس میں جاري هو جن پر عمل کرنا اوسکي ترقي کے لیے ضـروري هے - اگر ایسا عملدرآمد جاري نهیں هے' تو اصول في نفسه اپني پابندي پر افراد کو مجبور نهیں کرسکتے - یه ظاهر هے که مسلمان اپنے سوشیل معاملات میں بهي مذهب هي کا منه دیکهتے هیں' اور اس حقیقت سے انکار کرنا کفر هے که اسلام نے معاشرتي زندگي کے لیے ایک مکمل دستورالعمل تیار کردیا هے' مگر في زماننا اصول کا عمل

پس يه پاني هے جو برستا هے ' اور دهقان اپني جهوليوں ميں بيج ليکر آتا هے تا که زمين کے سپرد کردے - پهر بيج بويا جاتا هے اور پاني اسکو گلاکر اسکے اندر سے ايک شاخ حيات پيدا کرتا هے - ابتدا ميں وہ ايک نهايت ضعيف و حقير وجود هوتا هے' جس کو هوا کي حرکت هلاديتي هے اور پاني کا زور زمين پر جهکا ديتا هے' مگر آفتاب اپني شعاعوں سے اسے گرم کرتا ' اور زمين اپني بخشش کو اسکے ليے کهولديتي هے - يهاں تک که وہ بڑهتا هے اور پهيلتا هے ' زمين کے اندر اسکے ريشے دور دور تک چلے جاتے هيں ' بلندي پر اسکي شاخيں اور ڈالياں قوت و استواري کے نشه ميں جهومنے لگتي هيں ' انسانوں کے قافلے اسکے سايے ميں اترتے هيں ' اور طيور کے غول اسکي ڈاليوں پر اپنے آشيانے بناتے هيں !

ان الله فالق الحب والنوى' يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي' ذلکم الله ' فاني يوفکون ؟ (٩٥ : ٦)

ترجمه — بيشک خدا هي هے جو زمين کے اندر بيج کے دانے کو (جبکه وہ محض اميد و بيم کے عالم ميں هوتا هے) پهاڑ کر اميد و کاميابي کا ايک قوي درخت پيدا کر ديتا هے - وهي زندگي کو موت سے اور موت سے زندگي کو نکالتا هے - يهي عجائب کار و نيرنگ ساز تمهارا خدا هے پهر تم کدهر بهکے جا رهے هو ؟

(موت اور حيات کے بيج)

پر ان ميں بعض بيج ايسے هوتے هيں جو گو اپنے پهولنے اور پهلنے کيليے وہ سب کچهه پاتے هيں جو اس کام کيليے آسمان اور زمين دے سکتا هے' ليکن خود انکي زندگي کے اندر هي انکي موت چهپي هوتي هے' اور انکا اٹهنا هي انکے گرنے کا پيام هوتا هے - دهقان هل جوتتا هے ' زمين کو درست کرتا هے ' پهر اچهے وقت اور بهتر موسم ميں بيج بوتا هے' اور اسکي پرورش کيليے رات اور دن طرح طرح کي محنتيں اور مشقتيں گورا کرتا هے - انکو ٹهيک ٹهيک پاني بهي ملتا هے ' اور افتاب کي حرارت بهي انکے ساتهه بخل نهيں کرتي - وہ کبهي کبهي پهوٹتے بهي هيں اور چند کونپليں بهي زمين سے باهر سر نکال ليتي هيں -

تاهم اميدوں کي اس روشني ميں مايوسي کي ايک ايسي تاريکي چهپي هوتي هے جو يکايک ظاهر هوکر پهيلتي هے' اور کچهه ايسے اسباب فراهم هوجاتے هيں ' جنکي وجه سے دهقان مغرور کي تمام تخم پاشي ضائع' اور اسکي تمام محنت اکارت جاتي هے !

اسي حالت کي طرف اشاره کيا هے جبکه فرمايا که :

حتى اذا اخذت الارض زخرفها و ازينت' و ظن اهلها انهم قادرون عليها ' اتاها امرنا ليلاً او نهاراً ' فجعلناها حصيدا کان لم تغن بالامس' کذلک نفصل الايات لقوم يتفکرون ! (١٠ : ٢٥)

يهاں تک که جب زمين نے فصل سے اپنا سنگها رکرليا اور نشو و نما کي اميدوں سے اچهي طرح بن سنور گئي ' اور کهيت والوں نے سمجها که اب وہ اسپر قابو پاگئے که جب چاهينگے آ کے کات لينگے ' تو ناگاه يکا يک رات يا دن کے وقت همارا حکم عذاب سپرآ نازل هوا - پس هم نے اسکا ايسا ستراؤ کرديا که گويا کل کے دن کهيت ميں اسکا نام و نشان بهي نه تها !!

ليکن ايک قسم اس تخم پاشي کي هوتي هے جس کا هر دانه بار آور' جسکي هر محنت نتيجه خيز' جسکي هر آرزو اميد پرور' اور جس کي هر چيز نشو و افزايش کي دولت سے مالا مال هوتي هے - وہ جب بويا جاتا هے تو سرتا سر نقصان هوتا هے - قيمتي دانے هوتے هيں جو خاک کے ذروں ميں چهپا ديے جاتے هيں' اور زنده انسانوں کي محنت و مشقت هوتي هے جو محض زمين اور مٹي پر لگا دي جاتي هے - جو کچهه صرف کيا جاتا هے وہ نقد هوتا هے ' پر جس چيز کي اميد هوتي هے' وہ بالکل موهوم هوتي هے - نشو و نما کيليے بارش کي ضرورت هے مگر اسپر قبضه نهيں' عمده موسم کے تمام اسباب و وسائل مطلوب هيں' ليکن انکا يقين نهيں - گويا قمار خانۂ عمل کي ايک بازي هوتي هے جو لگائي جاتي هے اور تمام امور فلاح بکلي اپنے قبضۂ تصرف سے باهر اور محض مستقبل اور اتفاق و تصادف کے هاتهه ميں هوتے هيں' تا هم جب موسم گذرتا هے او روقت ظاهر هوتا هے تو فطرة الهيه اپني نصرت و توفيق کے عجايب دکهلاتي هے ' اور هر طرف سے اسباب موافق اور وسائل مويد فراهم هونا شروع هوجاتے هيں - آفتاب اپني حرارت کا آتشکده وقف بخشش کرديتا هے' آسمان اور اسکے بادل گويا دهقان خوش طالع کے تابع و مطيع هوجاتے هيں اور جب اور جتني ضرورت پاني کي هوتي هے' اسکي زمين کو فوراً ميسر آجاتا هے - هوا کے جهونکے آتے هيں تو گويا نشو و نمو کے فرشتے هوتے هيں جو کهيت کے ذره ذره کو پيام زندگي پهنچا ديتے هيں - زمين بهي اپني تمام مخفي دولت نمو اگلنے لگتي هے اور اس طرح اپني فياضي کا دروازه کهول ديتي هے گويا اسکے بعد کيليے اور کچهه باقي نه رکهيگي - يهاں تک که اراده کيليے ظهور کا ' سعي کيليے نتيجه کا ' اميد کيليے کاميابي کا ' دعا کيليے قبوليت کا ' صداء نصرت کيليے جواب اعانت کا ' تلاش کار کيليے نظارۂ مقصود کا ' آغاز کيليے اتمام کا ' اور دعوى و اعلان کيليے ظهور حجت و براهين کا آخري وقت آجاتا هے' اور وهي سر زمين خشک و وحشت زار' جس پر ايک فصل پہلے دهقان مضطر کي محنتوں نے اميد و بيم اور اضطرار دعا و انابت کے عالم ميں هل جوتا تها' اور جو ايک کام کررها تها پر نهيں جانتا تها که کل کو اسکي محنتيں شرمندۂ نامرادي هونگي يا دولت مراد سے مالا مال؟ حيات نباتاتي کي ايک جنت النعيم بن جاتي هے ' جس ميں هر طرف مکافات عمل اور نتائج اعمال کے مناظر جميله و مشاهدات حسينه' سر سبز پتوں اور شاداب شاخوں کي صورت ميں چشم و بصيرة کو دعوت تحير ديتے هيں: فتبارک الله احسن الخالقين !



محلسراے شاهي قلعه آگره
ثمن برج

البقية تتلى

انتقاد

اردو علم ادب اور ایک فرمانروا مصنف

علیا حضرۃ نواب سلطان جہاں بیگم بالقابہا فرنفرماے بھوپال

ذوق علم اور امارت و ریاست ' ایک وجود میں بہت کم جمع ہوے ھیں - اگر تمام دنیا کي تاریخ سے امثال علم و کمال یکجا جمع کیے جائیں تو معلوم ہوگا کہ علم کو فقر و افلاس سے ایک خاص مناسبت رهي ھے - اسکا جمال مقدس همیشہ جسم خاک آلود ' بوریاے شکستہ' اور گلیم صد پیوند کے ساتھہ جلوہ آرا ہوا ھے اور تخت حکومت اور ایوان عیش و راحت کو بہت کم اسکي هم آغوشي نصیب ہوئي ھے :

به سوزعشق شاهاں را چه کار ست؟
که سنگ لعل خالي از شرار ست !

اللھم احیني مسکیناً ' و امتني مسکیناً ' و احشرني في زمرۃ المساکین -

تاهم مبدۂ فیاض کي بخشش و سخا کي کوئي حد نہیں - بعض ایسے شاندار مستثنیات بھي اس کلیہ میں موجود ھیں جنکا وجود دربار شاهي و اجلال اور مجلس علم و کمال' دونوں کیلیے موجب افتخار رها ھے :

و ما احسن الدین والدنیا لو اجتمعا

خصوصیت کے ساتھہ تاریخ اسلام اس امتیاز خاص سے سرفراز رهي ھے - اسلام کي علم پروري نے جو روح علمي اپنے پیروؤں میں پیدا کردي تھي ' اُسکي کار فرمائیوں کو تخت حکومت کي مشغولیتیں نہ روک سکیں - وہ امراؤ شاهان اسلام جو صبح کو دربار شاهي میں نظم ممالک اور فتح بلدان کے احکام و اوامر نافذ کرتے تھے' ایک وقت آتا تھا کہ تخت حکومت کي جگہ فرش مجلس پر' اور نیام شمشیر کي جگہ قلمدان تصنیف و تالیف کے سامنے' اوراق کتب اور اجزاء صحائف کي جمع و تدوین میں مصروف هوجاتے تھے !

ابو هاشم خالد بن یزید بن معاویہ نے فن کیمیا (کیمسٹري) اور طب میں کتابیں تصنیف کیں - قاضي ابن خلکان نے اسکا ترجمہ لکھا ھے اور ابن الندیم نے کتاب الحرارت اور کتاب الصحیفہ اسکي تصنیفات میں سے دیکھي تھي - خلیفہ المعتز عباسي ایک اول درجہ کا ادیب و مصنف تھا - نوح ساماني کي تصنیف کا ذکر کیا گیا ھے - صاحب ابن عباد کي شہرت اسقدر ھے کہ تذکرہ کي ضرورت نہیں - ابو الفداء کي تاریخ مشہور ھے - جمال الدین قفطي نے تاریخ الحکما ایوان امارت میں لکھي - سلطان محمد فاتح عثماني کي ایک تصنیف قسطنطنیہ میں ابتک موجود ھے - پادشاهوں کي خود نوشتہ سوانح عمریاں (اٹو بائیو گریفي) فارسي علم ادب کا ایک امتیاز خاص تسلیم کیا گیا ھے - تزک بابري اور جهانگیري همارے پاس موجود ھیں -

تصنیف و تالیف سے قطع نظر کرکے اگر محض علم و فن کے لحاظ سے دیکھا جاے' تو تاریخ اسلام سے صدها خلفا و امرا کے نام چھانٹے جاسکتے ھیں اور بلا خوف تغلیط دعوا کیا جاسکتا ھے کہ علم و امارت کے اجتماع کي مثالیں جسقدر تاریخ اسلام پیش کرسکتي ھے' دنیا کي کوئي متمدن قوم نہیں پیش کرسکتي -



اردو علم ادب کي ایک فرمانروا مصنفۂ محترمہ :
علیا حضرۃ بیگم صاحبہ بھوپال بالقابہا

لیکن انقلاب کا یہ کیسا درد انگیز منظر ھے کہ جس قوم نے تلوار کے سائے اور تخت کي خود فراموشیوں میں بھي حیات علمي بسر کي ہو' آج اسکے مدارس و جوامع کے صحن اور علم و فن کي مجـالس ذوق علمي سے خالي ھیں' اور ایوان و دربار سے کیا امید کیجیے کہ خـود همارے مدرسے اور دار العلوم ھي اب مصنف پیدا کرنے سے عاجز ہوگئے ھیں :

آہ کي ابتداے عشـق میں هم
ہوگئے خـاک انتہا ھے یـہ

و ما ظلمهم الله و لکن کانوا انفسهم یظلمون !

(فرمانرواے بھوپال)

لیکن الحمد للہ کہ ایک نظیر موجودہ عالم اسلامي میں ایسي موجود ھے' جو ریاست و ملک راني کے ساتھہ شوق علم اور ذوق تصنیف و تالیف کو بھي جمع کرتي ھے' اور مزید براں یہ کہ وہ صنف رجال میں سے نہیں ھے جس کو اپنے تقدم کا همیشہ غرور بیجا رها ھے' بلکہ اُس صنف اُناث میں سے ھے جسکو دماغي و ذهني اشغال سے همیشہ معذور سمجھا گیا ھے ' اور في الحقیقت اگر ایسي هي چند مثالیں هر دور میں ملتي رهیں تو بقول متنبي کے :

افضلت النساء علی الرجال

في الحقیقت یہ وجود گرامي آج نہ صرف هندوستان بلکہ تمام عالم اسلامي کے [illegible] موجب [illegible] افتخار ھے - حضور عالیہ کي ذاتي قابلیت و لیاقت ' [illegible] نظم ریاست ' سیـاست داني و کار فرمائي' جوش [illegible] و اسلام خواهي' علم پروري و جود و سخا' اعمال خیریہ و کار هاے حسنہ ' ایسے اوصاف جلیلہ و عظیمہ ھیں '

در آمد اس صورت سے هو رها هے که وہ اکثر سوسائٹي ميں جاري هو هي نہيں سکتے ' کيونکه جس صورت سے وہ عملدر آمد کے ليے پيش کئے جاتے هيں وہ صورت اکثر نا قابل العمل هوتي هے - ميرا يه مطلب هرگز نہيں هے که هر شخص کي خواهش کے مطابق احکام مذهبي ميں تنسيخ و ترميم کردي جاے ' حاشا و کلا - مگر هر موقعه کي اهميت کے لحاظ سے هر کام کا کم و بيش ضروري يا غير ضروري هونا تو اسلام کے عملي نظام کا ايک بڑا خاصه هے - تعجب هے که جو لوگ اسلام کي خالص تعليم کي ترويج کے مدعي هيں ' وہ سب سے زيادہ اس تناسب اور اعتدال کي طرف سے چشم پوشي کرتے هيں ' جسپر احکام اسلام کا قابل عمل هونا منحصر هے ' اور جسکي بنا پرخود اسلام محاسن و معائب کے مختلف مدارج اهميت پر روشني ڈالتا هے -

دنيا ميں قوانين کے عملدر آمد اور انکو جزو زندگي بنانے کے ليے سب سے زيادہ ضروري اور اهم بات يه هے که چھوٹے اور بڑے جرائم کے ليے مختلف سزائيں مقرر کي جائيں ' تاکه جو طبيعتيں اسقدر بگڑي هوئي نہيں هيں که وہ بڑي سے بڑي سزا کو بھي بے پروائي سے ديکھيں ' انپر بڑي سزاؤں کا خوف اور اثر قائم رهے - اسلام نے بھي صغائر اور کبائر کي تفصيل اسي اصول کو مد نظر رکھکر کي هے ' ليکن اس زمانے کے مقتدايان مذهب کا يه حساب هے که ان کے نزديک چھوٹے سے چھوٹا جرم اور بڑے سے بڑا جرم مجرم کے دائرۂ اسلام سے خارج هوجانے کے معامله ميں قريب قريب يکساں اثر رکھتا هے -

تھوڑي دير کے ليے اوس سوسائٹي کا تصور باندھيے جہاں دفعه ۳۴ - پوليس ايکٹ کي خلاف ورزي کے ارتکاب پر بھي وهي سزا دي جاتي هے ' جو قتل عمد پر دي جاني چاهيے ' تو آپ کے سامنے اوس احتساب کي تصوير کھچ جائيگي ' جس کي اسوقت اسلامي سوسائٹي ميں جاري رکھ جانے کي کوشش کي جا رهي هے -

نه صرف معمولي واعظ بلکه بعض ايسے علما بھي جن کا تبحر اور تفقه مسلم هے ' اس قسم کي باتيں کہنے ميں ذرا تامل نہيں کرتے که کوٹ پتلون پہننا يا ميز پر کھانا کھانا انسان کے کفر کي کافي سند هے -

پھر جب دائرۂ اسلام اسقدر تنگ هے ' جس سے انسان کا باهر هوجانا هر چھوٹي سے چھوٹي خلاف ورزي مسائل فروعي و فقهي پر لازم آتا هے ' اور جمهور عوام اپنے مقدس علما کي تقليد ميں اسي بات کے قائل هيں ' تو احتساب عمومي کي وہ قوت کيونکر باقي رہ سکتي هے جو زمانۂ سلف ميں موجود تھي ؟ جب ايسے صغائر کے ارتکاب پر بلکه ايسے افعال پر جنهيں بعض حالتوں ميں صغائر ميں شمار کرنا بھي مشکل هے بلکه محض بے ضرر اور گناہ وثواب کے خيال سے بالکل بے تعلق هونے کي وجه سے مذهبي احتساب کے دائرے کے اندر بھي واقع نہيں هيں ' کوئي شخص مسلم سوسائٹي ميں عزت کا مستحق نہيں رہ سکتا ياکم ازکم جمهور عوام کي نظر ميں مبغوض هوجاتا هے ' تو اوسے احتساب کا انديشه کہاں تک باقي رہ سکتا هے ' اور ان افعال کے ارتکاب سے جو در حقيقت صغائر بلکه کبائر ميں داخل هيں ' اوسے کون سي رکاوٹ اور کونسا دباؤ مانع آسکتا هے ؟

پس احتساب کي قوت کا زائل هوجانا در حقيقت نتيجه هے اس کے غلط استعمال کا ' يعني احتساب بيجا کي شدت کي وجه سے ان موقعوں پر جہاں اوسکا اثر في الواقع قوي هونا چاهيے تها ' وهاں بھي وہ مضمحل هوگيا هے - اور ان لوگوں کو جو آزادي عمل کو اپني خواهشات نفساني کے ليے ايک آڑ بنانا چاهتے هيں ' ايک حيله هاتھه آگيا هے که وہ يوں بھي اسلامي سوسائٹي ميں عزت کي نظر سے نہيں ديکھے جاسکتے - پھر کيوں اپنے عيش ونفس پرستي ميں خلل ڈاليں ؟ ميرے نزديک يه نتيجه اس امر کا هے که علماے دين نے تبليغ و اشاعت کا عملي فرض بجا لانا ترک کرديا هے ورنه تناسب کا وہ احساس جو صرف عمل کا نتيجه هے اس صورت سے مفقود نه هو جاتا اور ان کے پيش نظر هميشه يه بات رهتي که اساسي اصول کو محفوظ رکھتے هوے اکثر فروعي معاملات ميں رفق و مدارات سے وہ کام نکلتا هے جو شدت و غلظت سے کبھي نہيں نکل سکتا ' اور غالباً بہت زمانه نہيں گذريگا که علماے دين کو يه بات بجبر تسليم کرني پڑيگي جسے وہ اب به خوشي تسليم نہيں کرتے ' کيونکه اس وقت هم تاريخ اسلام کے ايک جديد دور ميں داخل هو رهے هيں ' اور مستقبل اميدوں سے بھرا هوا هے - اشاعت اسلام کے عملي فرائض کا احساس پيدا هوتا جاتا هے ' اور اوس بات کي طرف اب توجه کو مبذول کرنے کے ليے ايک سامان غيب سے پيدا هوگيا هے جسپر اس عاجز نے رساله يد بيضا ميں جو ميري زير نگراني نکلنے والا ايک ماهوار رساله تها ' سنه ۱۹۰۹ ع ميں پروفيسر فلنٹ کي کتاب " تھي ازم " کے ترجمه کے مقدمه ميں توجه دلائي تھي يعني يه که اسلام کے همه گير اصول کي روشني کو بلاد مغرب تک پهونچانے کا وقت اب قريب آگيا هے - خداوند تعالی مدد کرے - آمين -

عبد الغفار - اختر - بي - اے (عليگ)

الهلال :

آپنے نهايت سنجيدگي سے ايک نهايت هي اهم اور اقدم مسئله پر بحث کي هے فجزاکم الله - ليکن ساتھه هي متعجب هوں که ان تمام تحريرات سے کيوں آپ بے خبر رهے جو آغاز اشاعت الهلال سے اس بارے ميں نکل چکي هيں اور جن ميں نهايت واضح طور پر اس عاجز نے اپنے خيالات ظاهر کيے هيں - بهر حال آئنده نمبر ميں اسکي نسبت عرض کرونگا -

مذاکرۂ علمیہ

غرائب الافلاک

او ملکـــوت السماوات

صفحـة من علم الفلـک الحديث

او لم ينظروا في ملكوت السماوات والارض و ما خلق الله من شی ؟

گرميوں کي راتوں ميں جبکه آسمان ابر و غبار سے صاف اور چھوٹے بڑے ستاروں سے جگمگا رها هو ' تو کون ايسا بيدل هے جسکي نظر ايک بار اس باصرہ نواز جمال طبيعي کي طرف نه اُتهه جائيگي ؟ ان ديکھنے والوں ميں کتنے هي ايسے هونگے جو ايک بار تو ضرور اپنے دل سے پوچهه ليتے هونگے که :

چيست اين گنبد طلسمين کار ؟

ليکن اگر آج جبکه فطرة کے نواميس و اسرار کے کشف و ادراک ميں انسان کو اسدرجه توغل و انهماک هے ' همارے دلوں ميں يه خيال پيدا هوتا هے تو آج سے بهت پہلے اسوقت بهي لوگوں کے دلوں ميں يه خيال پيدا هو چکا هے ' جبکه نواميس طبيعة سے انسان کے جهل اور عدم ارتقاء فکري کا يه حال تها که وہ هر اثر طبيعي کے ليے ايک علحدہ خدا مانتا تها ' اور اسطرح اسکے هزارها خود ساختـه معبود تهے ' جنکے هياکل و معابد ميں اسکا سر نياز خم اور دست دعا بلند هوتا تها !

* * *

حيوان اور انسان ' دونوں ايک هي شے کو ديکهتے هيں - وہ شے اگر حيوان کيليے ضرورت کي هوتي هے اور اسکو اسوقت اس شے کي حاجت بهي هوتي هے تو وہ رکتا هے اور اس سے متمتع هوتا هے ' ورنه ايک غلط انداز نظر ڈالتا هوا گذر جاتا هے -

ليکن انسان بهرحال رکتا هے اور سونچتا هے که يه کيا هے ؟ کہاں سے آئي ؟ کيوں کر آئي ؟ وغيرہ وغيرہ -

يهي شے هے جسکو " تجسس و تفحص " کہتے هيں ' اور يهي انسان کے تمام علوم و معارف کا سر چشمه ' اور اسکے مساعی و مجاهدات فکر يه کا محرک اصلي هے اور اسي ليے قران کريم نے جا بجا تدبر و تفکر پر زور ديا هے -

ليکن يه کيسي عجيب بات هے که اس تجسس کے عمل کا آغاز زمين اور اسکے قرب و جوار کي اشياء کے بدلے سب سے پہلے آسمان سے هوتا هے !

تم نے ديکها هوگا که بچے جب پوري طرح بولنے لگتے هيں اور اپني ماں کي آغوش ميں شب کو صحن ميں بيٹهتے هيں ' تو کون و ما في الکون کے متعلق انکے سوالات کا آغاز آسمان اور ستاروں هي سے هوتا هے - وہ پوچهتے هيں که " آسمان کيا هے " ؟ کيا ستارے اسميں جڑے هوے هيں ؟ چاند بهي جڑا هے ؟ چاند کيا چلتا هے ؟ کيا اسکے بهي هماري طرح پانوں هيں ؟

اسکے مقابله ميں آب و آتش ' خاک و باد ' اشجار و اثمار ' حيوانات و جمادات ' يعني جو چيزيں زمين کے متعلق هيں ' انکي نسبت سوال کي نوبت بمشکل سن شعور تک پهنچنے کے بعد آتي هوگي -

نوع کا دماغ بالکل افراد کے دماغ کے مشابه هوتا هے - پس جسطرح که افراد کے دماغ پہلے سماء و ما في السماء کي تحقيق کي طرف متوجه هوتے هيں ' اسيطرح غالباً نوع کا دماغ بهي سب سے پہلے سماء و ما في السماء کي طرف متوجه هوا -

وجه تقدم خواہ صرف يهي هو ' يا اسکے علاوہ اور اسباب بهي هوں ' مگر تاريخ علوم کا يه ايک مسلمه مسئله هے که انسان کا قديم ترين سرمايۂ علمي آسمان هي کے متعلق هے -

* * *

دنيا کے قديم ترين لوا برداران علم هندوستاني ' مصري ' اور کلداني هيں اور تاريخ علوم کا يه ايک اهم مبحث رها هے که انميں سے شرف اوليت کا حقدار کون هے ؟

اس بحث کا نه تو يه موقع هے اور نه ضرورت هے اسليے هم اسکو قلم انداز کرتے هيں - شرف اوليت خواہ کسي کو حاصل هو مگر تينوں قوموں ميں علوم فلکيه نهايت ترقي کر چکے تهے - انکے جانشين يوناني هوے - يونانيوں ميں بهي علوم فلکيه کي گرم بازاري رهي -

ان تمام امم پيشين نے علوم فلکيه کي بيحد خدمت کي ' اور بعض مسائل تو ايسے دريافت کيے که اگر آج با اين همه تقدم علوم و توسع ذرائع اکتشاف ' وہ مسائل دريافت هوتے ' تو علمي دنيا صدا هاے تحسين و آفرين سے گونج اتهتي -

ان اسلاف کے دريافت کردہ بعض قواعد ايسے هيں جن سے گو اسوقت کسي وجه خاص سے صحيح نتائج نه نکالے جاسکيں ' مگر وہ قواعد بجاے خود بالکل صحيح اور بهترين قواعد هيں ' اور آج همارے بهت سے مسائل کا مبني و اساس -

مثلاً زمين ' آفتاب ' اور ماهتاب کو لو - زمين سے يه دونوں ستارے بهت دور هيں مگر ان دونوں کے بعد ميں کيا نسبت هے ؟ ارسترافس نے آج سے دو هزار دو سو برس پہلے قياس سے کہا تها کـه يـه نسبت انيس اور ايک کي هے - يعني چاند زمين سے جسقدر دور هے ' سورج اس سے ۱۹ گونه زيادہ دور هے - هرچند کـه ارسترفس کا يـه قياس صحيح نہيں ' آفتاب و ماهتاب کے بعد ميں اس سے کهيں زيادہ نسبت هے ' مگر با اين همه جس قاعدہ کي بنا پر اس نے يـه نتيجـه نکالا تها ' وہ قاعدہ بالکل صحيح اور اسدرجه دقيق و غامض هے که اس زمانه کے فلکيين ميں سے عوام ايک طرف ' خواص کا ذهن بهي شايد وهاں تک نه پهنچتا -

* * *

تمام علوم کي طرح علم الفلک پر بهي تقدم و تاخر ' اور ترقي تنزل کے مختلف دور گزر رهے هيں - ايک زمانه وہ تها که اوج

جنمیں سے هر ایک وصف بجاے خود کسي انسان کے شرف و امتیاز کیلیے بهترین وسیله هو سکتا هے - ان سب پر مستزاد یه که وه به حیثیت ایک مصنفه و اهل قلم کے بهي جلوہ افروز هیں ' اور مسلسل تین مفید و دلچسپ کتابیں انکي تالیفات میں سے چهپ کر شایع هو چکي هیں -

هر کام کي قیمت اسکے عوارض و اضافي حالات کي نسبت سے قرار دي جاتي هے - اگر ایک فقیر علم ' مدرسه و خانقاه کے حجرے میں بیٹهکر ' دنیا کے تمام تفکرات و ترددات سے قطع تعلق کرکے ' تصنیف و تالیف میں مصروف هے تو اسکے اشغال علمیه کے نتائج جسقدر بهي اعلی و اکمل هوں ' هونے هي چاهئیں - و لکل فن رجال -

لیکن ایک فرماں رواے ریاست لاکهوں مخلوقات الهي کي نگراني و خدمت گذاري اور ایک پورے خطۂ ارضي کے نظم و اداره کے ساتهه اگر ایک صفحه بهي تالیف کرکے پیش کردے ' تو هزار درجه اس سے کہیں زیاده موجب استحسان و شرف و احترام هے !

میں ریاست بهوپال کي خدمات دیني و قومي کا تذکره نهیں کرونگا ' کیونکه یه امر اب اس درجه واضح و آشکارا هے که محتاج تفصیل نهیں - هر شخص جو موجوده قومي و دیني و علمي کاموں کے حالات سنتا رهتا هے ' اس سے بے خبر نهیں هے که اس ایک هي آفتاب جود و سخا کي روشني کس کس گوشے کو منور نهیں کر رهي ؟

رشک آیدم به روشني دیده هاے خلق
دانسته ام که از اثر گرد راه کیست ؟

حق یه هے که حق سبحانـه و تعالی کي یه ایک بهت بڑي بخشش توفیق هے جو فرمانروائے بهوپال کو مرحمت هوئي هے - دولت و قوت ایک امانت الهي هے ' جو صرف اسلیے هے تاکه ایک خادم و امانت دار کي طرح اسکي نگراني کي جائے ' اور اسکو بندگان الهي کي خدمت اور مرضات الهیه کي راه میں خرچ کیا جائے ' اور جس خوش طالع کو امارت و ریاست کے ساتهه اسکے استعمال صحیح کي بهي قابلیت عطا هو ' اس سے بڑهکر اس آسمان کے نیچے کوئي خوش بخت نهیں - زاهدان شب زنده دار جو صائم الدهر اور دائم نوافل گـذار هوں ' مجاهـدین في سبیل الله جو اپنے نفوس کو حفظ کلمۂ حق و صداقت کي راه میں قربان کریں ' علماء شریعت اور صوفیاء طریقت ' جو اپني خدمات علم و تفقه اور ارشاد و هدایت سے خلق الله کو سعادت اندوز فرمائیں ' یـه سب کے سب بهي اُن مدارج عالیه اور فضائل الهیه سے محروم هیں ' جو اُس خوش نصیب کو حاصل هونگے -

پس اصل یه هے که اگر حق تعالے نے سرکار عالیه کو خدمت ملک و ملت کي توفیق مرحمت فرمائي هے ' تو اسکے لیے قوم کو جتنا انکا شکر گذار هونا چاهیے ' اُس سے کہیں زیاده خود انکو الله کا شکر گـذار هونا چاهیے ' اور انسان کو چاهیے که انسانوں کي مـدح کم کرے پر خـداے قدوس کي حمد و ثنـا زیاده بجـا لاے -

ولئن شکرتم لازیدنـکم ' ولئن کفرتم ' ان عذابي لشدید -

تمام ملـک انکي سچي مدح سے گونج رها هے ' مگر میں مدح مزید کي جگه یه عرض کرونگا که وه اور زیاده شکر نعمت بجا لائیں ' اور سعي فرمائیں که اس سے بهي زیاده کارهاے خیر انکي ذات شاهانه سے تعمیر و رونق پائیں - وقت هے که انکي توجه عالي کسي عظیم الشان دیني خدمت کي طـرف مبذول هو که ملت بیضاء اپني غربت اولی میں مبتلا هوگئي هے ' اور ایسے افراد عالیه کي از بس محتاج هے -

بهـر حال سر دست مقصود حضور عالـیه کي تصنیفات هیں جن میں سب سے پہلے ضخیم و مطول خود نوشته سوانح عمري یا تـزک سلطاني هے ' اور دو تازہ مطبوعات تربیت اطفال اور حفظان صحت کے متعلق هیں -

اردو عـلم ادب اپنے صف مصنفین میں ایک ایسے وجود گرامي کي موجودگي پـر جسقدر شـادماں و نشاط کار هو ' کـم هے - سوانح عمري کے مطالعه کا ابتک مجهے موقعه نهیں ملا - سر دست آخري رسائل کے متعلق آینده نمبر میں کچهه عرض کرونگا :

ولـو کان الـنساء کـمـن ذکـرنـا
لفضلت الـنساء علی الـرجـال !

بـڑي جنتـري سنـه ۱۹۱۴

قیمت ایک روپیه نامي پریس - کانپور

جناب منشي رحمت الله صاحب رعد کے نامي پریس اور انکي خوشنما و دلچسپ تقویم نے اپني صوري و معنوي خوبیوں کے لحاظ سے جو شهرت تمام ملک بلکه بیرون هند تـک میں حاصل کرلي هے ' وه محتاج بیان نهیں -

هر سال ملـک کو انکي تقویم کا انتظار هوتا هے ' انهوں نے سنگي طباعة کے جو نمونے اپني مطبوعات علي الخصوص سالانه تقویم کي رنگین تصاویر اور مطلا و مذهب مینا کاري میں دکهلاے هیں ' وه انکي طبع صنیع اور کمال فن پر گواهي دیتے هیں -

نئے سال کي جنتري بهي مرتب هوکر شائع هوگئي هے - افسوس هے که باوجود خاموش اور پر سکون زندگي کے وه مسجد کانپور کے الـم ناک حوادث سے محفوظ نه رهسکے ' اور اسکي پریشانیوں کي وجه سے تقویم کي ترتیب و اشاعت میں دیر هوگئي -

سال تمام کا سب سے بڑا حادثه مسجد مچهلي بازار کانپور کا واقعه تها اسلیے ابتـدا میں اسکي تصویر دي هے - معمولي تقویمي جداول و مطالب کے حسب معمول تاریخي حصه عـلاوه تاریخ افغانستان کا باتصویر هے - مصوري و نقاشي کے متعلق ایک نهایت دلچسپ مضمون درج کیا هے اور انگریزي کے با تصویر جغرافي نقشوں کے اصول پر تمام قطعات ارض کے نقشے بهي دیے هیں ' جنمیں اُن ممالک کي مشهور بحري و ارضي پیداوار ' عمارتیں ' بحور و انهار ' اور خصوصیات ملکي دکهلاے گئے هیں جو نهایت دلچسپ هیں -

نمایش دستکاري خواتین هند

اعـــلان

نمایش مندرجـه عنوان جـکا انعقاد ۱۶ مارچ سے ۲۹ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع تک علیا حضرت دام اقبالها نے منظور فرمایا تها - وه اب بوجه قربت زمانه ورز فصل بجاے تواریخ مذکوره کے یکم مارچ سے دهم مارچ سنـه مذکور تـک منعقد هوگي بغرض آگاهي هر خاص و عام اس طرح سے که نمایش مذکوره نمایش اسپان کے ساتهه ساتهه منعقد هو اطلاع دیجاتي هے - فقط -

حسب الحکم فرمان رواے بهوپال
اوده نراین - بسریا
چیف سکریٹري فرمان رواے بهوپال

کے هر رخ کا عکس ان آلات تصـویر پر پڑتا رهے ' اسطرح بغیر رصد گاهوں میں بیٹھنے کي زحمت گوارا کیے وہ تمام باتیں معلوم هو جاتي هیں جو کئي کئي دن تـک بیٹھنے کے بعد معلوم هوتي تهیں - یه آلات تصویر ستاروں کي هر نقل و حرکت کي تصویر لیلیتے هیں - گویا اب یهي آلات تصویر ان علماء راصدین کي قائم مقامي کرتے هیں جو رصد گاهوں میں لیل ونهار مراقب رها کرتے تهے !

اس طریقه سے علاوہ اقتصاد وقت و محنت کے ایک بڑا فائدہ یه هوا که ستارہ خواہ کتني هي دور هو' اُسکا نور چاهے جسقدر هي کم هو' اور حرکت و تغیر خواہ کتني هي خفیف هو' مگـر لوح تصویر پر هر نقل و حرکت پوري پوري آ جاتي هے اور وہ دقیق و تاریک چیزیں جو آنکهه کے دست رس سے باهر تهیں اور اسلیے رهجاتي تهیں' اب کسي طرح نہیں رهسکتیں !

* * *

فن آلات سازي کي ترقي نے وہ وہ محیر العقول کرشمے دکهاے هیں که اگر آج سے چند صدیاں پہلے یه آلات هوتے تو صاحب آلات ساحر یا شعبدہ باز سمجها جاتا - اگر آج سو برس پہلے کے لوگ زندہ هو جائیں اور دنیا کے موجودہ حالات دیکهیں ' تو غالباً اپنے آپ کو عالم خواب یا کسي طلسم کدہ میں سمجهیں' کیونکه آج اسرار و نوامیس طبیعت کے انکشاف اور آلات کي ترقي سے جو حیرت انگیز کام انجام پا رهے هیں ' ان تـک اسلاف کا وہ مخیله بهي نه پهنچا تها ' جو ساحروں اور اجنه کي هوش ربا داستانیں تصنیف کیا کرتا تها -

ترقي آلات کي ایک مثال وہ آله هے ' جس کو رنـگ نما (Spectrascope) (۱) کہتے هیں - اس آله سے نور کے مختلف رنگ جدا کیے جاتے اور ان رنگوں کے امتحان واختبار سے اس جسم منور کے مادہ کا سراغ لگایا جاتا هے - مثلاً ایک جسم منور مسي هے ' تو اسکے نور کي تحلیل سے سبز خطوط پیدا هونگے ' یا اگر زنگ کا هے تو نیلگوں خطوط پیدا هونگے - وقس علي ذلک -

اس آله " رنگ نما " سے یه بهي معلوم هوجاتا هے که اس جسم منور کا قوام جامد هے یا کوئي گیس ؟ اور آیا وہ کسي گیس کے لفافه میں ملفوف هے یا نہیں ؟

* * *

جسطرح ٹرین کي سیٹي سے اسکے قرب وبعد اور سمت کا اندازہ هو جاتا هے ' اسیطرح اجرام سماویه کے نور سے انکي سمت وسرعت رفتار کا بهي علم هو جاتا هے - صرف شعاعوں یا انکے عکس کو دیکهکے علماء فلک معلوم کرلیتے هیں که یه ستارہ آ رها هے یا جا رها هے ' اور نیز یه که اسکي رفتار سریع هے یا بطي ؟ غرضکه اجرام سماویه کے متعلق هماري معلومات کا ایک بڑا ذریعه انکا نور هے - صرف ایک نور سے هم انکے مادۂ قوام' سمت رفتار' اور سرعت و بطي سیر کو معلوم کرلیتے هیں - لیکن اس آله " رنگ نما " سے استفادہ آسان نہیں ' کیونکه اس سے صرف خطوط نظر آتے هیں' اور ان خطوط سے عناصر کا اندازہ کیا جاتا هے - بعض عنصر مثلاً لوهے سے متعدد اور مختلف اللون خطوط پیدا هوتے هیں - مگر چاندي کے خطوط اُس سے مختلف اور سونے کے اُن دونوں سے متبائن هوتے هیں - پس اصلي نقطه کار اس امر کي تمیز هے که کون خط کس عنصر کے سبب سے پیدا هوا هے؟ اور آیا یه متعدد خطوط کسي ایک عنصر کا نتیجه هیں یا چند عناصر کے ' اور وہ عناصر کون کون هیں ؟

اسکے لیے ضرورت هے که راصد (رصد گاہ سے مطالعۂ فلک کرنے والا) تجربه کار' دقیق التمیز' اور صادق التخمین هو-

اس آله " رنگ نما " کے استعمال سے معلوم هوا هے که ستارہ شعري' جو هم سے کئي ملین پر هے' في ثانیه ۲۶ میل کے حساب سے هم سے دور هوتا هے' ڈیڑهه دن تـک یهي حالت رهتي هے' اسکے بعد اسي شرح رفتار سے وہ قریب هونا شروع هوتا هے -

علماء فلک نے پچاس ملین تصویریں ایسے ستارونکي لي هیں جو مختلف مجامع میں منقسم هیں ' خود مجامع کي بهي دو قسمیں هیں - آله " رنگ نما " سے معلوم هوتا هے که ان دونوں قسموں کي سمتیں بالکل مقابل و محاذي هیں -

* * *

یه بهي دریافت هوا هے که همارا نظام شمسي یعني آفتاب مع اپنے تمام سیاروں کے ۱۳ میل في ثانیه کے حساب سے سماک رامح کي طرف بڑهرها هے ' اور جسطرح همارا نظام سماک رامح سے ملنے کے لیے اسکي طرف جا رها هے ' اسیطـرح خود سمـاک رامح بهي همارے نظام شمسي کي طرف بسرعت تمام آ رها هے -

قدیم علم الفلـک میں صرف ایک آفتاب مانا جاتا تها ' مگر موجودہ علمـاء نے جـدیـد آلات رصـدیه کي مـدد سے ایک هزار ملین آفتاب دریافت کیے هیں - یه تمام آفتاب مع اپنے سیارات کے اس فضاے بسیط میں گردش کرتے رهتے هیں - جب کبهي دو آفتابوں میں تجاذب هوتا هے اور وہ قریب آ جاتے هیں تو اُنکي رفتار ۴ سو میل في ثانیه هوجاتي هے - اس حساب سے وہ ایک گهنٹه سے کم میں مقابل بهي هو جاتے هیں اور جدا بهي هو جاتے هیں -

آفتابوں کي کثرت ' انکي گردش ' اور تجاذب و تقارب کے وقت انکي سرعت رفـتار کي بنا پر علماء فلک کا خیال هے که دو آفتاب خواہ کتنے هي دور هوں' مگر انکا تصادم هر وقت ممکن هے - اور ظاهر هے که جسوقت دو ایسے آفتابوں میں جو ۴ سو میل في ثانیه کے حساب سے چل رهے هوں ' تصادم هوگا تو کیسي قیامت برپا هوگي !

* * *

یه هیں ان صدها غرائب افلاک میں سے چند عجائب' جو جدید علم الفلک نے همیں بتائے - پس اگر علم الفلک اپنے قدیمي مرکز پر رهتا تو یه تمام حقایق اسیطرح همیشه مستور و مخفي رهتے جسطرح که اس دور جدید سے پہلے تک رهے -

هم نے جو کچهه لکها هے دراصل جدید علم الفلک کے بحر ذخار میں ایک قطرہ سے بهي کم هے - انشاء الله آیندہ بشرط فرصت کسیقدر تفصیل سے لکهینـگے اور " هئیة جدیدۂ و قران "ک‍ا موضوع تو ابهي بالکل باقي هے -

(۱) یه نام دو لفظوں سے مرکب هے - ایک اسپیکٹرا اور دوسرا اسکوپ - اسپیکٹرا جمع هے اسپیکٹرم کي جو ایک لاطیني نژاد کلمه هے - اسپیکٹرم کے لغوي معني هیں وہ مختلف رنـگ جو آنکهیں بند کرنے کے بعد نظر آتے هیں - مگر اصطلاح میں نور کے ان رنگوں کو کہتے هیں ' جو ایک مثلث آله کے ذریعـه سے ' جسے (Priam) کہتے هیں جدا کرکے اس طرح دکهائے جاتے هیں' گویا وہ کسي جالي پر پهیلا دیے گئے هیں - اسکوپ کے معني هیں " نما " - پس اسپیکٹرا سکوپ کے لفظي معني هوے " الوان نور نما " اور یهي اس آله کي تعریف هے -

لیکن " الوان نور نما " کي ترکیب طویل و ثقیل تهي - اگر نور حذف کردیا جائے اور الوان کو رنـگ سے بدلدیا جائے تو یه " رنـگ نما " هوسکتا هے - یه ترکیب سبک وسهل هے اور بآساني زبانوں پر جاري هوسکتي هے - اسي لیے میں نے صرف رنگ نما کو اختیار کیا - البته اس صورت میں معني لغوي معني اصطلاحي سے کسیقدر عام هونگے مگر تداول و استعمال سے اس نقص کي تلافي هوجائیگي اور تهوڑے عرصے کے بعد " رنگ نما " سے بهي اسیطرح خاص آله متبادر هونے لگیگا ' جسطرح که آج خورد بین ' دوربین' مرغ باد نما ' وغیرہ سے خاص خاص آلات هي متبادر هوتے هیں (تفصیل کے لیے دیکهو مقاله مصطلحات علوم مندرجه الهلال جلد ۳ - نمبر-۱۶) منه -

ترقي پر تھا - نئے ستاروں کے اکتشاف ' مقدار رفتار ' سمت رفتار ' ایام طلوع و غروب وغیرہ وغیرہ مسائل کي تحقیقات سے اسکے سرمایہ میں اضافـہ ھوتا رھتا تھا - پھر وہ زمانـہ آیاکـہ تنزل شروع ھوا ' یہاں تک کـہ بالاخر رفتار ترقي جمود و سکون سے بدلگئي - اسوقت کے علم الفلک کا سرمایہ صرف اسلاف کے آراء و افکار تھے -

یہي حالت رھي یہاں تک کہ گلیلیو ایطالي (Galiles) پیدا ھوا - گلیلیو نے اس جمود کو حرکت سے بدلا اور اس انقلاب عظیم کي داغ بیل ڈالي جو ھم اسوقت دیکھہ رھے ھیں -

* * *

در اصل اس انقلاب کا سبب وہ چھوٹي سي دوربین تھي جو اس نے سنہ ۱۶۰۶ ع میں بنائي تھي -

اس دوربین سے اس نے ستاروں کے دیکھنے میں مدد لي - اس تجربـہ میں جب اسکو کامیابي ھوئي تو اسي اصول پر اس نے ایک بڑي دوربین بنائي - اس بڑي دوربین کا پہلا کارنامہ یہ ھے کہ مشتري کے گرد گردش کرنے والے چاند نظر آگئے -

گلیلیو کي دوربین ایک خاص حد تک بڑھائي جا سکتي تھي - پس اگر آلات رصدیہ کي ترقي اس دوربین تک آ کے رک جاتي ' تو یقیناً یہ انقلاب اسقدر عظمت و وسعت اختیار نہ کر سکتا -

لیکن بند ٹوٹ چکا تھا اور عرصہ کے رکے ھوے پاني میں حرکت شروع ھوگئي تھي ' یہ قاعدہ ھے کہ جب کسي جمود طویل کے بعد حرکت شروع ھوتي ھے تو پھر بغیر کسي شدید امتداد کے وہ نہیں رک سکتي - چند ھي سال گزرے تھے کہ اسي اصول پر بلور سے دوربینیں بنائي گئیں جو بہت زیادہ بڑھائي جا سکتي تھیں ' چنانچہ اسي زمانہ میں ھرشل نے اتني بڑي دوربین بنائي ' جسکا چونگا ۴۰ قدم (فیت) لمبا تھا - اس دوربین سے اس نے وہ ستارے دیکھے ' جو گو حجم میں آفتاب سے بہت زیادہ بڑے ھیں مگر با ایں ھمہ بعد مسافت کي وجہ سے کروڑوں سال میں انکي روشني ھم تک پہنچتي ھے - یہ یاد رکھنا چاھیے کہ نور کي رفتار فی ثانیہ (سکنڈ) دو لاکھہ میل ھے -

* * *

دوربین کي اس غیر معمولي ترقي نے اکتشافات کا دروازہ کھولدیا ' اور ایسے ایسے عجیب و غریب حقائق ھئیۃ بے نقاب ھوے ' جنکا وھم و گمان بھي قدما کو نہ تھا -

تم نے بارھا تاروں بھري رات میں چھوٹے چھوٹے صدھا ستارے بکھرے ھوے دیکھے ھونگے ' مگر شاید کبھي تمھیں انکي اصلي حقیقت کا وھم بھي نہ ھوا ھوگا ؟

یہ ترقي یافتہ دوربینیں بتاتي ھیں کہ یہ ستارے جو ھمیں اسقدر صغیر الحجم مثل نقطے کے نظر آتے ھیں ' در اصل ھمارے آفتاب کي طرح بڑے بڑے آفتاب ھیں - انمیں سے بعض ایک ھیں اور بعض دو کا مجموعہ - - انکے رنگ اور رنگ کي طرح انکا مادہ قوام یا مایہ خمیر بھي مختلف ھے - بعض کا قوام گیس سے ھے اور بعض چھوٹے چھوٹے ذرات سے مرکب ھیں -

اسیطرح ایک ستارہ ھے جسے عرب " غول " کہتے ھیں - اس ستارہ کي یہ حالت ھے کہ کبھي کبھي اسقدر ماند پڑجاتا ھے کہ بمشکل نظر آتا ھے - عنترہ عبسي ایک مشہور شہسوار اور نبرد آزما عربي شاعر ھے - وہ کہتا ھے :

والغـول بین یدي یظھـر تـارۃ
ویکاد یخفي مثل ضوء المشعل

ترجمہ — اور ستارہ غول کبھي تو اسقدر پر نور ھوتا ھے کہ خوب ظاھر و واضح نظر آتا ھے ' اور کبھي اسقدر ماند ھوجاتا ھے کہ مشعل کی روشني کي طرح معلوم ھوتا ھے کہ چھپ جانے کو ھے -

اس تغیر ظلمت و نور کے اسباب پہلے غیر معلوم تھے مگر اب تحقیق ھوگئے ھیں - اصل یہ ھے کہ جسطرح ھماري زمین کے گرد چاند گردش کرتا ھے ' اسي طرح اس ستارے کے گرد بھي ایک اور ستارہ گردش کرتا ھے - یہ دوسرا ستارہ خود روشن نہیں ھے بلکہ تاریک ھے - اسلیے جب وہ گردش کرتے کرتے غول کے اس حصے کے سامنے آجاتا ھے جو ھماري زمین کے بالمقابل ھے تو غول کا نور کم ھوجاتا ھے اور ھماري نظر سے قریباً مخفي و مستور ھوجاتا ھے - پھر یہ دوسرا ستارہ جسقدر ھٹتا جاتا ھے ' اتنا ھي غول بھي نظر آتا جاتا ھے ' یہاں تک کہ بالکل درخشاں اور جگمگاتا ھوا نمایاں ھوجاتا ھے -

ستارہ " قطب " در اصل چار ستاروں کا مجموعہ ھے ' انمیں سے تین تو نہایت درخشاں ھیں اور ایک کسیقدر کم روشن ھے -

" رجل الجبـار " در اصل دو آفتـاب ھیں - اسمیں سے ایک سفید اور ایک نیلگوں ھے -

* * *

تم نے دیکھا ھوگا کہ شب کو چھٹکے ھوے تاروں میں چند ستاروں کے گچھے یا جھرمٹ نظر آتے ھیں - موجودہ تحقیق یـہ ھے کہ اس قسم کے ستارے کم از کم ایک لاکھہ ۴۰ ھزار ھیں - بلکہ اغلب یہ ھے کہ تمام ستاروں میں سے ایک ثلث اسیطرح مزدوج ھیں -

جسطـرح ھمارا عالـم شمسي ھے ' اسیطـرح ان نجوم مزدوجہ کے بھي عوالم شمسیہ ھیں - بالفاظ واضح تر جسطرح ھمارے عالم میں ایک آفتاب ھے - وہ اپني جگہ پر ساکن ھے ' اسکے گرد تمام دوسرے سیارے گردش کر رھے ھیں ' اسیطرح ان نجوم مزدوجہ میں بھي ایک ستارہ مثل مرکز کے اپني جگہ پر قائم ھے اور باقي ستارے اسکے گرد پھر رھے ھیں - البتہ ھمارے عالم اور ان ستاروں کے عوالم میں فرق یہ ھے کہ ھمارے عالم کے ستاروں کے حجم میں باھم بہت فرق ھے - مثلا ھمارا آفتاب مشتري سے ۱۰۴۷ گونہ بڑا ھے ' اور اپنے تمام سیارات و اقمار سے ۷۴۶ گونہ - مگر ان نجوم مزدوجہ کے عالموں میں شاید اسقدر تفاوت نہیں ' وھاں بڑے سے بڑا ستارہ چھوٹے سے چھوٹے ستارے سے چارگونہ بڑا ھے -

بعض علماء کہتے ھیں کہ اغلب یہ ھے کہ ان ستاروں میں سے ھر ستارہ ھمارے آفتاب کی مانند ھے ' یعني اتنا ھي یا اس سے زیادہ بڑا ھے ' اور اسکے گرد دیگر سیارات گردش کرتے ھیں - اس خیال کا جزء اول یعني کبر حجم تو ایک غیر مختلف فیـہ مسئلہ ھے - البتہ دوسرا جزء یعني اسکے گرد ستاروں کي گردش البتہ ایک حد تک محل نظر ھے - کیونکہ اسکے ثبوت کي کوئي دلیل نہیں ' اور برعکس اسکي نفي کي تائید میں دلائل ملتے ھیں -

* * *

پہلے رصد کا قاعدہ یہ تھا کہ رصد گاہ میں بیٹھکے آسمان کي طرف دیکھتے رھتے تھے - ظاھر ھے کہ یہ طریقہ کسقدر وقت ضائع کرنے والا اور موجب تعب و دقت تھا ' مگر اختراعات کي کثرت اور آلات و ادوات کے توفر نے جہاں اور بہت سي انساني مصائب کو کم کیا ' وھاں اس علمي مصیبت کو بھي آسان کر دیا -

علماء نے رصد گاھوں میں بیٹھنا کم کر دیا ' اسکے بدلے دوربینوں کو اسطرح رکھا کہ وہ ستاروں کے ساتھہ ساتھہ گھومتي جائیں - پھر ان دوربینوں سے الات تصویر کو اسطرح ملا دیا کہ وہ بھي دوربینوں کے ساتھہ ساتھہ گھومتے رھیں ' اور اجرام سماویہ

ور بے معني خيالات شيـعيان اثنا عشري کے مقابل ميں حجت پـکڑنا آپ هي ايسے عـقلمند آدمي کا کام هوسکتا هے - آپ کو معلوم هے که شيـعيان اثنا عشري دين کو عين عقل اور عقل کو عين دين سمجھتے هيں ' اور سوا عـقل کے کسي دوسري شے کو اپنے اوپر حجت نهيں گردانتے ' با اين همه ان کي کثرت کا يه حال که ايک بڑا حصه معمورۂ ارض کا مجموع من حيث المجموع ان کے افراد سے آباد و معمور هے ' اور به افضال ايزدي يهي گـروه صاحب ملـک و قوت و سطوت و شوکت هيں - نه صرف ممالـک اسلامي ميں بلکه هر بر اعظم ميں حتے که يورپ ميں بهي - کيا آپ کو خبر نهيں که قسطنطنيه اور البانيا ميں بالخصوص لوگ بيحد مائل به تشيع هيں (مـلاحظه هو سفر نامـه آنريبل خواجه غلام الثقلين) اور روز افزوں تعداد شيعه مذهب اختيار کر رهي هے ؟ کيا يه شيعه تبريه يا صالحيه يا سليمانيه هيں ؟ يه فرقے اب سے صدها سال پيشتر فنا هوچکے -

آگے چلکر نهج البلاغة جلد ۲ - ۷ کي عبارت کا حواله ديتے هيں - اس حواله کو ديکهکر مجھے سخت تعجب آميز هنسي آئی کيونکه بظاهر مجھے آپ ايک ايسے شخص معلوم هوتے هيں جو برخلاف علماے اهل خلاف کے بظاهر شيعوں کي کبهي کبهي کچھه مختصرات ديکهه ليا کرتے هيں - چونکه بعض اوقات اجلاء بديهيات کي طرف بهي توجه دلانے کي ضرورت هوتي هے اس غرض سے عرض کرتا هوں که مهربان من ! آپ کو معلوم هونا چاهيے کـه نهج البلاغة شيعوں کے کتب اربعه ميں داخل نهيں هے بلکه وه ايک ادب کي کتاب هے ' جو بطور بياض شريف رضي عليه الرحمة نے بلحاظ اپنے مذاق ادب و عربيت کے جناب امير عليه السلام کے چند خطب و خطوط و کلمات حکمت و سياسيات سے منتخب فرما کر جمع فرمائي تهي - يهي وجه هے که اکثر مقامات پر مبتدا محذوف هے ' صرف خبر سے انتخاب شروع هوا هے ' اور نيز يهي سبب هے که اسناد اس ميں محذوف هے ' کيونکه وه کوئي حديث کي کتاب نهيں هے بلکه علم ادب کي ' اسي وجه سے وه اکثر ان خطوط کو بهي نقل فرما ديتے هيں جو بطريق اهل سنت انهيں پهونچے تهے - اسي قبيل سے يه فقره معلومه بهي هے جسے آپنے به کمال فخر و مباهات نهج البلاغة سے نقـل فرمايا هے - مکرم بنده ! يه فقرات ايک خط کے هيں جو جناب امير عليه السلام نے معاويه کو لکها تها ' اور اس ميں مسلمات قوم کے موافق الزامي حجت معاويه اور اسکے اتباع پر اپنے خليفه برحق هونے کي قائم فرمائي هے نه که تحقيقي - معاذ الله حضرت کي شان اول فلاسفه اسلام هونے کي حيثيت سے کهيں زياده اس سے اجل و ارفع تهي که وه اسے تحقيقي جواب خيال فرما سکيں - نعـوذ بالله بفرض محال اگر ايسا هوتا توسب سے پہلے ميں انکي امامت و خلافت سے دست بردار هوجاتا -

يه خيال صرف ميرا هي نهيں هے بلکه ابن ابي الحديد معتزلي جيسے مشهور فيلسوف و متکلم و مورخ شارح نهج البلاغة کا بهي هے - حسن اتفاق ديکهيے که يهي خـط بجنسه نصر ابن مزاحـم منـقري يتيمي نے کتاب القصص ميں اپني ذاتي سند سے نقل کيا هے جسکے رجال سب مشاهير محدثين اهل سنت هيں اور کوئي بهي شيعه نهيں هے ' نه خود نصر ابن مزاحم هي شيعه هے ' اور ابن حبان سا شديد التعنت ' امام جرح و التعديل ' دشمن اهل بيت اطهار عليهم السلام نے اسے اپني کتاب الثقات ميں درج کر ديا هے -

آگے چل کر آپ خلافت کو فروع دين سے قرار دے کر اسکے فروعي ثابت کرنے کے بمقابل شيعوں کے درپے هوے هيں ' گويا که آپ شيعوں پر الزامي حجت قائم کرنا چاهتے هيں - اس مقام پر مجھے پيشتر سے زياده هنسي آئي - مقام انصاف هے - اگر اتفاقاً خلافت آپکے نزديک فروع دين سے هے تو پهر آجتـک يه نزاع شيعه و سني کي کيوں منجر به کشت و خون و تاخت و تاراج هورهي هے ؟ شيعوں سے قطع نظر فرمائيے کيونکه وه هرگز اسے فروع دين سے نهيں مانتے ' اور نه جب تـک حجيت عقل کے قائل هيں هرگز مانينگے - وه اسے اُصول دين بلکه دين کا جزو اهم و اقدم خيال کرتے هيں ' اور اسي بنياد پر ضرورت امام معصوم منصوص منصوب من الله کے قائل هيں اور اسي پر عقل نے انهيں مجبور کيا هے شيعوں کا عموماً اور خاصةً ميرا بضرورت عقل وهي خيال هے جو اقتساسي شاعر مجھه سے پيشتر مستنصر عباسي کے زمانه ميں فرما گيا هے :

ان کان احمد خير المرسلين فذا
خير الوصيين او کل الحديث هبا

اس مقام پر يه ذکر کر دينا خالي از لطافت نه هوگا که يه آخري شعر اقتساسي کي ايک نظم کا هے جو اس نے اس موقع پر في البديهه مستنصر عباسي کے سامنے پڑهي تهي ' جب وه حضرت سلمان فارسي رضي الله تعالى عنه کي زيارت کے واسطے مدائن ميں آيا تها ' اقتساسي شاعر اس کے همراه تها ' اسوقت مستنصر کو خيال جناب امير عليه السلام کے اس معجزه طي الارض کا گذرا جو نهايت مشهور هے که حضرت حسب خواهش حضرت سلمان فارسي رضي الله تعالى عنه بر وقت انتقال آن جناب کے في الفور بمعجزه طي الارض مدينه سے مدائن تشريف لاے ' جهاں حضرت سلمان حضرت عمر کي طرف سے گورنر مقرر تهے ' اور حضرت نے به نفس نفيس کل انتظام ان کي تجهيز و تکفين اپنے دست حق پرست سے فرمايا ' اور انهيں دفن فرما کر پهر اوسي شب کو قبل از نماز صبح مدينه ميں داخل هوگئے - يه خيال کر کے مستنصر نے طنزاً اقتساسي سے کہا که يه بالکل غلات شيعه کي تراش معلوم هوتي هے - في الفور اقتساسي کهڑا هو گيا اور کهنے لگا :

انکـرت ليلـة اذ صار الـوصي الى
ارض المـدائـن لمـا ان لهـا طلبا
و غسل الطهـر سلمـاناً و عـاد الى
عراس يثرب والاصبـاح ما وجبـا
و قلت ذلك من قول الغـلاة وما
ذنب الغـلاة اذا لـم يوردو کـذبا
فاصف قبل رد الطـرف من سبـاء
بعرش بلقيس داني يخرق الحجبا
فانت في آصف لم تغل فيه بلى
في حيـدر انا غال ' ان ذا عجبـا
ان کان احمد خير المـرسلين فـذا
خير الوصيين او کل الحديث هبـا

خير يه تو ايک لطيفه بطور جملۂ معترضه درميان ميں آگيا - مقصود اس سے يه هے که امام منصوص منصوب من الله کا بعد نبي منصوب هونا اسي قدر بضرورت عقل معلوم هے جس قدر که نبي کا مبعوث برسالت هونا ' پس اگر نعوذ بالله تعالى آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم نے جناب امير عليه السلام پر نص جلي نهيں فرمائي هوتي تو هم کو قطعـاً انکي نبوت سے انکار هوتا ' اور جس خدا نے انهيں منصوب و منصوص فرمانے کي پيغمبـر عليـه السلام کو تاکيدي هدايت نه فرمائي هوتي اسکي خدائي سے بضرورت عقل هم کو انکا کرنا پڑتا ' مگر يه سب فروض باطله هيں ' ورنه وهي عقل جس سے

مراسلة و مناظرة

اتحاد شيعه و اهل سنت

از جناب مولانا شيخ فدا حسين صاحب پروفيسر دينيات محمدن كالج علي گڈه

نصحت فلم افلح و غشوا فافلحوا
فــاوردنــي نصحي بــدار هــوان
فان عشت لم انصح و ان مت فالعنوا
ذوى النصح من بعدي لكل لسان

قطعه مذكوره بالا كا مصداق اتم ميري ذات هے اور بس - ميں نے اپنے مضمون منطبعه الهلال بابت ٣ ماه ستمبر سنه ١٣ ميں كس قدر اهتمام بليغ مذهبي مناظرات كے انسداد ميں كيا تها ' اور سني اور شيعوں كي فيما بين اتفاق و اتحاد قلبي نه كه ظاهري كي ضرورت ظاهــر كي' اور مخصوص اپنے فــرقــه كو دعوت صلــح و مصالحت دي - پهر كيا اسكا يهي نتيجه تها جو مولوي خادم حسين صــاحب كے هاتهوں مجهے مــلا ؟ اگر مولوي خــادم حسين صاحب سنيوں كي آڑ پكڑ كر اور اپنے تئيں سني ظاهر كرکے ميرے مضمون كا جواب نه ديتے تو ميں هرگز انكي تحرير كا جواب نه ديتا - ميں نے شيعه سنيوں كے درميان اتفاق كي دعوت دي تهي - قادياني اور شيعوں كے درميان نهيں' مگر چونكه انهوں نے اپنے تئيں سنيوں كے لباس ميں جلوه ديا هے اس خيال سے كه مبادا ساده مزاج سنيوں كو انكي اس تحرير سے مزيد نفرت و وحشت شيعوں كي طرف سے پيدا هوجاے ' لامحاله محض حسبة لله اعلاء كلمة الله و احقاق حق كيليے چند سطور لكهتا هوں ' ورنه بے نتيجه قيل و قال و سوال و جواب مقصود نهيں -

مولوي صاحب نے اول ميرے كل مضمون كا خلاصه نهايت هي قابليت كے ساتهــه تحريــر فرمايا هے - ازاں بعد اتفاق كو ديني و ملي ميں تقسيم كيا هے ' اور پهر ديني اتفاق كي تقسيم اصولي و فروعي ميں كي هے ' مگر حد و تعريف هر قسم كي بالكل محذوف اور پهر اصولي قسم اتفاق كو فريقين ميں موجود بتايا هے ' ليكن مجهے ان كي اس راے سے بالكل اختلاف هے ' مشكل يه هے كه اصولي اتفاق كي كچهه تعريف نهيں لــكهي هے - المعني في بطن الشاعر كا حال هے - رجما بالغيب كيا لكها جاے مگر تاهم اتنا ضرور عرض كرونگا كه مولوي صاحب كے وسعت معرفت و اطلاع سے بهت بعيد هے كه وه اصولي اتفاق كو بين الــفريقين موجود بتاتے هيں - توحيد ' نبوت ' صفات ثبوتيــه و سلبيه ' معاد و قرآن وغيره ' ديگر تفاصيل ميں ضرور اختــلاف اور سخت اختــلاف هے ' اگر مولوي صــاحب نهيں واقف هيں تو سخت مقام افسوس هے ' مگر با خبر حضرات علماء اهل سنت سے يه امر پوشيده نهيں هے -

رها فروعي اتفاق تو اسكا بهي يهي حــال هے كــه وه ايک مجهول المعني لفظ هے جس كي نه تعريف هے نه حد هے ' ليكن يه جمله سخت عجيب هے كه :

" با وجود علماء فريقين كي جانفشاں كوششوں كے الخ " -

معلوم نهيں وه فروعي اتفاق كس شے كا نام هے جس كے ليے اتني كوششيں كي گئيں اور وه كون كون علماء فريقين تهے ' جنهوں نے معلوم نهيں كب يا كس زمانه ميں كيا كيا كوششيں فرمائي تهيں كــه بارجود ان كے پهر بهي بقول آپ كے سيلاب افتــراق نه رک سكا ؟

آگے چل كر ملي اور سياسي اتفاق كے ذيل ميں تحرير فرماتے هيں :

" كيا هى اچها هو اگر هم فروعي اختلافات الخ "

سبحان الله جب آپ ميري دعوت صلح بين الفريقين كي تحرير تک كو تهنڈے دل سے نه ديكهه سكے اور با وصف اس كے كه اس ميں كوئى شائبه سخت كلامي يا دل آزاري يا مناظره مذهبي كا نه تها اس كے جواب ميں خواه مخواه ايک دور از كار سخت دل آزار مذهبي مناظره كي بنياد قائم كردي ' جس كا نتيجه يه هے كه اگر صلح هوتي بهي هو تو نه هوسكے' تو پهر يقولوں ما لا يفعلوں كا مصداق بننے سے كيا فائده ' اور اس قدر وقت عزيز فضول مذهبي چهيڑ چهاڑ ميں ضائع كرنے سے كيا حاصل ؟

آگے چل كر آپ مشهد مقدس و علماء تبريز كي شهادت كا ذكر فــرماتے هوے لكهتے هيں كه " علمــاء نجف نے ايک فــرمان واجب الاذعان الخ "

از براے خدا انصافاً فرمائيے كه اگر علماء نجف نے كوئي ايسا فــرمــان واجب الاذعان جاري فرمايا اور بفــرض محال اس كا كچهه اثر نه هوا تو انهوں نے كيا برا كيا ؟ ميں نے بهي دعوت اتحاد كي تهي - قبل اس كے كه كسي شيعه كے طرف سے كوئي آواز اتفاق يا اختلاف كي بلند هو ' آپ هي نے سب سے پہلے دروازه افتراق و اختلاف كا مسلمانوں پر كهول ديا - حضرات اهل سنت كے علماء كرام سے تو اتنا بهي نه هوا كه اپنے بهائيوں اور اتباع كو شيعوں كے ساتهه اتفاق و اتحاد كي هدايت تحريری و تقريري فرماتے اور سختي كے ساتهه دعوت دي هوتي' پهر اگر علماء عراق نے ايسا كيا اور كچهه اثر نه هوا تو يه فرمائيے كه شيعوں سے قطع نظر فرما كر اهل سنت كو كهاں تک معذور ركهيں گے ؟ اگر شيعوں نے بقول آپ كے تبديلي نهيں دكهلائي حالانكه يه خيال باطل هے جسكے شواهد بطلان سے علي گڈه كالج و مسلم يونيورسٹي و جنــگ بلقان و مقدمه كانپــور علي رؤس الاشهاد زبــان حال سے شهادت دے رهے هيں ' پهر بهي ميں آپ سے پوچهتا هوں كه سني حضرات نے شيعوں كے ساتهه طرز عمل ميں كيا تبديلي دكهلائي ؟ اگر دكهلائي هو تو وه بتلائي جائے اور اگر نهيں دكهلائي هو تو آپ اپني ذات كو ملامت كيجيے -

آگے چلكر آپ ميرے مضمون كے بعض مطالب پر روشني ڈالنے كا دعوى فرماتے هيں - ازانجمله نمبر (١) ميں تحرير فرماتے هيں -

" اگــر نيت بخيــر هــو تو اس ميں اتفاق راے الــخ "

اسي كے معني خواه مخواه مذهبي مناظره كو درميان ميں لانا هے ' جس سے ميرے نفس مضمون كو كچهه لگاؤ نهيں - آپ كا كيا ذكر هے - هندوستان كے ايک ايک بچه كو معلوم هے كه هندوستان ميں لفظ شيعه سے مراد شيعيان اثنا عشري هيں - هندوستان ميں نه زيدي رهتے هيں ' جو بغداد ميں اثنا عشريوں كے كرورويں حصه سے بهي كــم هيں - نه تبري يا سليمــاني يا صالحــي جو حشرات الارض كي طرح باغواے شيطاني مثل برساتي كيڑوں كے ايک خاص فصل ميں پيدا هوئے اور برباد و فنا بهي هوگئے - همارے اصحاب اماميه اثنا عشريه هميشه انهيں كافر و نجس بدتر از سگ و خوک سمجها كيے ' اور كلاب ممطوره كے لقب سے ملقب كرتے رهے - فــرق بائده كے مهل

مقصد حاصل نہوگا ' تو لا محالہ اس مقصد مشترک کي اهميت عظمت اور محبوبيت و کشش آپکو مجبور کريگي کہ باهمي جھگڑوں کو ختم کرديں ' يعني اُس کے عشق کا جذبۂ قوي آپکے تمام جذبات نزاع و جدال پر غالب آجاے گا ' اور جمال مقصد کے نظارے کی محويت خود بخود هر طرف سے هٹا کر صرف اپنے هي طرف کھینچ ليگي ! و لنعم ما قيل :

لـو يسمعون کمـا سمعت کـلامها
خـروا لـعـزة سجـدا و رکـوعـا !

اگر اسـلام کے تمام فرقوں کو نفس اسـلام عزيز هے تو وہ اپنے تمام جھگڑوں کو يقينا اسکي حفاظت و اشاعت کي راہ ميں ترک کرديںگے ' ور اگر اعلاء کلمۂ اسلام سے بڑھکر انکو خلافۂ شيخين اور امامت و وصيت علي و حسنين (رضي الله عنهم) و وجوب تقليد و عمل بالحديث ' امين بالجہر ' و وضع اليدين علی الصدر او تحت السرہ کے مشاجرات محبوب و عزيز هونگے تو يقيناً وہ اُنکي پرستش ميں سرشار رهيں گے ' اور نفس اسلام کے بقا و حفظ پر اختلاف عقائد و تفريق باهمي کو ترجيح دينگے ' فوا اسفا علی ما فرطتم في جنب الله !

و قال فريد الدين العطار :

ز نادانــي دل پر جهل و پر مکر
گرفتـار علي ماندي و بوبکـر
چو يکدم زين تخيل مي نرستي
ندانم تا خـدا را کے پرسـتي ؟

مجھے ذرا مہلت ملے تو چاهتا هوں کہ ايک تاريخ مسلمانوں کے باهمي جنـگ و جدال کي مرتب کروں ' جسميں دکھلايا جاے کہ صدر اول سے ليکر اس وقت تـک مختلف فرقوں کے باهمي نزاع و جدل نے مختلف قرون و سنين ميں اسلام کي اخلاقي و سياسي قوت کو کيسے کيسے جاں گسل و پر از هلاکت نقصانات سے دوچار کيا هے ؟ شايد اسکا مطالعہ لوگوں کيليے موجب عبرت هو ' اگر ۔ سي تاريخ مرتب کي گئي ' تو بہ صورت اجمال و ايجاز بھي دو تين جلدوں سے کم نہوگي کہ يہ داستان الم بہت طول طويل هے :

سہ چيز ست آنـکہ پايانے ندارد :
شب من ' درد من ' افسانۂ من !

ان الذين فرقوا دينهم و کانوا شيعا لست منهم في شئ انما امرهم الی الله ' ثم ينبئهم بما کانوا يفعلون (۶ : ۱۵۹)

مولانا فدا حسين صاحب کے مضمون کے متعلق چند امور کا عرض کرنا ضروري سمجھتا هوں :

(۱) انهوں نے اپني تحرير ميں اسپر زور ديا تھا کہ باستثناء خلفاء راشدين ' جن لوگوں کو شيعہ برا سمجھتے هيں ' سني بھي برا سمجھيں - اس عالم تعميم و اطلاق نے بحث کي صورت بدل دي ' ليکن ميں جہاں تـک سمجھتا هوں اسميں سوء نيت نہيں بلکہ سوء تعبير کا قصور هے - غالباً مولانا فدا حسين کا اس سے مقصد يہ هرگز نہ تھا کہ ازواج مطہرات کو بھي اهل سنت برا کہنے لگيں - انکا اشارہ زيادہ تر بالعموم امراء بنو اميہ و آل مروان کي طرف تھا کہ بہت سے سني انکي مدح سرائي کو بھي داخل مفہوم سنيت سمجھتے هيں -

(۲) انهوں نے حضرات شيخين رضي الله عنهما کي تعريف کي هے اور اپنے هم مشربوں کو روکا هے کہ اُنهيں برا نہ سمجھيں - يہ بے تعصبي و حقيقت شعاري نہايت مستحسن اور قابل صد تحسين هے ' اور ميں سمجھتا هوں کہ جن حضرات نے انکا رد لکھا هے ' ضرور تھا کہ وہ جرح کے ساتھہ حق تعديل بھي ادا کرتے -

(۳) انهوں نے اسپر بھي زور ديا تھا کہ اهل سنت خارجيوں کو اپنے سے علحدہ کرديں - جہاں تک ميں سمجھتا هوں ' خارجيوں سے انکا مقصد وہ لوگ هيں جو باوجود ادعاء تسنن ' يزيد و شمر اور ابن زيادہ کے فضائل و مناقب بيان کرتے هيں ' اور اُس گذشتہ فرقے کو زندہ کرنا چاهتے هيں ' جو بقول علامہ ابن تيميہ ' يزيد کي نبوت کا قائل تھا !

(۴) البتہ مولوي صاحب کا يہ فرمانا کہ تمام اهل سنت عزا داري کے وہ تمام طريقے اختيار کرليں ' جو برادران شيعہ اختيار کرتے هيں ' ميري سمجھہ ميں نہيں آتا - فرض کيجيے کہ ايک سني اپنے علم و تحقيق کي بنا پر جانتا هے کہ فلاں طريقہ سے عزا و ماتم کرنا شارع نے ممنوع فرمايا هے - تو ايسي صورت ميں وہ کيونکر اسميں شرکت کرے ؟ البتہ مجالس ذکر شہادت کا منعقد کرنا ' کتب مقتل و سوانح کا پڑھنا ' گريہ و زاري کرنا ' وغيرہ وغيرہ ايسے امور هيں جو خواص اهل سنت تک کرتے هيں ' اور صاحب تحفہ تـک کا اسپر عمل تھا -

(۵) نہج البلاغة کي نسبت ميں سمجھتا هوں کہ ايسے شواهد مل سکتے هيں جن سے ثابت هوگا کہ علمـاء شيعہ نے هميشہ اسے ايک ادبي و حکمي حيثيت سے بہت زيادہ درجہ ديا هے اور اسکے اقوال کو حجت مانا هے - اگر ضرورت هوئي تو ميں کتابوں کي طرف رجوع کرونگا - مقامات ياد هيں - حوالے کي ضرورت هے -

(۶) اصل يہ هے کہ جو تحريريں اتحاد و اتفاق کي غرض سے لکھي جائيں ' اُن ميں متنازعہ فيہ مسائـل کا تذکرہ هونا هي نہ چاهيے ' ورنہ پھر قال و اقـول شروع هو جاتا هے - خـلافت کے منصوص من الله هونے کا اگر آپ ذکر نـہ چھيڑ ديتے تو سرے سے يہ بحث هي شروع نہ هوتي - ميں اسے تسليم کرتا هوں کہ حضرات شيعہ کے اعتقاد ميں خلافت اصول دين ميں سے هے نہ کہ فروع - نيز وجوب عدل و صفات باري تعالی ميں بھي اهل سنت اشاعرہ ' شيعہ و معتزلہ سے مختلف هيں - اهل سنت سے اگر مقصود اشاعرہ هوں تو انکي کتابيں موجود هيں اور وہ خلافت کو خلافت من حيث النبوت يا اصلاً في الدين تسليم نہيں کرتيں - اصل يہ هے کہ معاف فرمائيگا ' يہ بحث هي ساري کي ساري سياسي تھي ' اب کيا هوگيا ؟ ميں تو اب ان کيا کہيے کہ کيا سے مناقشات کے موقع پر مرحوم غالب کے حکم پر عمل کرتا هوں :

بحث و جـدل بجـاے ماں ' ميکدہ جوے کانـدراں
کس نفس از جمل نزد ' کس سخن از فدک نخواست

(۷) اس تحرير ميں ايک موقع پر لکھا هے کہ " آجکل بھي تمام دنياے اسلام ميں حتی کہ يورپ ميں بھي شيعہ هي صاحب شوکت و عظمت و داراء کثرت نفوس هيں " يہ صحيح نہيں - البانيا ميں نصيري فرقے کے قبائل هيں ' مگر انکو شيعہ اثنا عشري کہنا درست نہيں ' قسطنطنيہ ميں سوا اهل ايران کے شيعہ بہت کم هيں - خواجہ غلام الثقلين صاحب کا تو يہ بيان هے کہ ايران ميں زيادہ تر بہائيت اندر هي اندر کام کر رهي هے -

(۸) اس راہ ميں سب سے بڑھکر اقدم کام يہ هے کہ رسم تبرہ کا استيصال کلي کر ديا جاے اور مثل حضرة مغفور حجة الله خراساني کے (جنکي شہادت في الحقيقة ... موجودہ عهد کے عظيم ترين ضائعات اسلاميہ ميں سے هے) علماء شيعہ حرمت تبرہ کا اعلان کرديں - جب تـک يہ نہوگا ' اتحاد محال ' خواب و خيال -

هم نے خدا كو جانا' اسي عقل سے ضرورت نبي كي بهي پهچاني' اور اسي عقل سے ضرورت امام معلوم منصوص من الله كي ماننا پڑي - اب آپ فرمائيے كه جب آپ اسے فروع دين سے خيال كرتے هيں تو اصل دين نه هوئي ' پهر آپ حضرت خلفاء راشدين كي امامت كو كيوں زبردستي لوگوں سے منواتے هيں' بحديكه جو انكي امامت و خلافت كا منكر هو اسے كيا كيا كچهه كہا كرتے هيں ' اوركم ازكم ناجي نهيں سمجهتے ' يا كافر خيال كرتے هيں ' اور اگر انهيں برا كہا جاے تو العظمة لله - كيا يه سب هنگامه محض فروعي هونے كي بنا پر هے ؟ هرگز نهيں بقول غالب مرحوم:

پهر يه هنگامه اے خدا كيا هے ؟

آپ لوگ زباني طور پر مسئله خلافت كو فروعي قرار ديتے هيں' مگر دل سے اصولي سے بڑه كر سمجهتے هيں' اس زبردستي كا كيا علاج؟

اس پر طره يه كه اپني اظهار وسعت نظر كے خيال سے آپ نے جناب علامه ابن مثيم عليه الرحمة كي شرح نهج البلاغه سے ايك عبارت نقل كي هے - سبحان الله كيا شيعه جناب ابن مثيم كو بهي امام معصوم سمجهتے هيں ؟ يا اپ كا خيال هے كه عقل كے مقابله ميں ابن مثيم عليه الرحمة كے قول كے سامنے وه سر تسليم خم كرديں گے ؟ حالانكه در اصل وه عبارت بهي ذره برابر آپ كو نافع نهيں هے ' كيونكه اس ميں اسكے ليے كوئي نص نهيں هے جو خلافت مصطلح عليها بين الشيعه اور بضرورت عقل واجب على الله و علي الرسول هے ' وه فروع دين سے هے' بلكه لفظ خلافت بهي نهيں' ولايت قصيرة الامد كا ذكر هے ' جو محض دنياوي سلطنت تسليم فرما كر ايسا ارشاد هوا هے' اور همين بهي اس ولايت كے جو خلفاء راشدين كو حاصل تهي دنياوي هونے ميں اورغير دين هونے ميں كچهه كلام نهيں هے بلكه اس كو دين سے كچهه علاقه هي نه تها اور نه اب هے - هماري مصطلح عليها خلافت كوئي اور هي شے هے ' جس پر هم جس قدر سختي كے ساتهه معتقد هيں زيبا هے' مگر آپ كا اپني مصطلح عليها خلافت كے ليے اس درجه سخت و صلب هونا اور اس كي حمايت ميں جان و مال و عرض و ناموس تك كو قربان كر دينا اور پهر زبان سے فروعي فروعي كہے جانا كس قدر عقلاً نازيبا هے -

جناب ابن مثيم عليه الرحمة سے گذر كر آپ نے ابن ابي الحديد معتزلي كي عبارت سے بهي استشهاد فرمايا هے - سبحان الله و بحمده ! كيوں جناب ' كيا ابن ابي الحديد بهي شيعوں كے امام هيں ' جن كے كلام سے هم پر حجت لائي جاتي هے ؟ البته وه ان شيعوں ميں سے تهے جنكي بابت ميں شيعه هوكر كہتا هوں كه ايك آنكهه ميري سني هے اور دوسري شيعه - ابن ابی الحديد اُن سنيوں ميں سے هے جنكا محبت اهل بيت اطهار پر ايمان هے اور جو اس محبت ميں شيعوں كو بهي محبت كي نگاه سے ديكهتے هيں ' وه خود اپنے ايك قصيده علويه ميں فرماتے هيں :

و احب ديـن الاعتـزال و انني
اهوى لاجلك كل من يتشيـع

پهر اگر اس نے ايسا لكهه ديا تو هم سے كيا تعلق اور هم پر اس كا كلام كيونكر حجت هوسكتا هے ؟ اصل يه هے كه هم پر بجز دليل عقلي كسي كا كلام حجت نهيں -

ترجمه و اردو تفسير كبير

جسكي نصف قيمت اعانۂ مہاجرين عثمانيه ميں شامل كي جائيگي - قيمت حصۂ اول ۲ - روپيه - ادارۂ الہلال سے طلب كيجيے -

اعلان:

بڑي مصيبت يه هے كه مناظره بڑهتا جاتا هے اور صورت اتحاد ناپيد تر هو جاتي هے -

بهت سے لوگ جو اتحاد كے يه معني سمجهتے هيں كه مناظرات و مباحثات روك ديے جائيں ' ميں اسكا قائل نهيں - اگر حسن نيت كے ساتهه مناظرات جاري رهيں تو اس سے كشف حقيقت و احقاق حق كي راه ميں مدد ملتي هے - ليكن ميں جس كام كو كر رها هوں' اسميں نه تو اسكي فرصت هے نه گنجايش اور نه ضرورت - اگر توفيق الہي اسكے اتمام ميں موفق هو تو ضمناً يه تمام مقاصد اُس ايك هي مقصد سے حاصل هو جائينگے -

الہلال ميں ميں نے جناب مولانا فدا حسين صاحب كي تحرير درج كردي گو اسكے بعض حصوں سے مجهے اختلاف تها - مقصود يه تها كه شايد اتحاد فريقين كے مبحث پر كوئي مفيد بحث شروع هوجاے - ليكن ديكهتا هوں تو اب وهي عام انداز كا مناظره شروع هوگيا هے' اور وه مضيع وقت ' و مضر مصلحت ' و موجب ازدياد نزاع و شقاق هے نه كه وسيلۂ اتحاد -

چونكه مولانا فدا حسين صاحب كي تحرير شائع هوئي تهي ' اسليے ضرور تها كه اسكے مخالف جو تحريرات آئي هيں وه بهي شائع كي جائيں ' مضامين تو بهت سے آے ليكن صرف دو شائع كردیے گئے - اب ايك كا جواب الجواب بهي شائع كرديتا هوں اور يه آخري تحرير اس باب ميں هے - آينده كوئي تحرير شائع نهوگي - اولين تحرير كي اشاعت كے بعد هي متعدد حضرات فريقين نے لكها كه اس طرح كي تحريرات شائع نه كي جائيں كه الهلال كا مقام دوسرا هے' ليكن ميں نے مناسب سمجها كه بے طرفانه و بے تعصبانه ' دونوں طرح كے ايك دو مضمون شائع هوجائيں -

ميرا اراده تها كه بعد اندراج مراسلات و مكاتيب ' خود اپنے خيالات بهي به تفصيل اس موضوع پر ظاهر كرونگا' ليكن حيران هوں نه كس كس چيز كو لكهوں ؟ هر اهم موضوع بحث كافي توجه كا طالب اور وقت اپني قدرتي مقدار ميں كمي و بيشي كرنے كا عادي نهيں -

كسي دوسري جگه چند سطريں اتحاد فرق اسلاميه پر لكهي هيں اُنهيں بغور ملاحظه فرمائيے - اسميں شك نهيں كه اگر باهم متضاد اعتقادات كا استيصال كلي هوجائے تو يه اتحاد اصلي و حقيقي هوگا - اسكا طريقه هميں بتلا ديا گيا هے : فان تنازعتم في شي فردوه الى الله والرسول - مگر بدبختانه بحالت موجوده ايسا هونا قريب قريب محال هے -

پس اتحاد كي صرف ايك هي ممكن صورت هے اور وه يهي هے كه چند مقاصد كو مشترك قرار ديكر اسكے ليے سب كا متفق هو جانا ' اور پهر اپنے اپنے مخصوص اعتقادات پر بغير تعصب جاهلانه قائم رهنا ' اگر شيعه اور سني كم ازكم باهم ايك ايسا معاهده كرليں اور سچے دل سے اُسپر عمل بهي كريں تو اسلامي دنيا كي اولين مصيبت عظيمه كا خاتمه هے ' اور كچهه عجب نهيں كه آگے چلكر خود بخود كسي دوسرے حقيقي اتحاد كي راه كهل جاے -

ميں ايك نهايت هي اهم اور دقيق مطلب عرض كر رها هوں ' غور كيجيے - اگر آپ لوگ باهم ايك دوسرے سے لڑ رهے هوں' مگر ساتهه هي ايك مشترك مقصد محبوب و عزيز بهي اپنے سامنے ركهتے هوں ' اور نيز آپ پر واضح هو جاے كه جب تك آپ سب كے سب متفق هوكر اور اپني باهمي جنگ آرائي ترك كر كے اسكے ليے ساعي نهونگے '

حکومت یونان کو روانه کردو ' چنانچه گذشته پانچ دن سے اس فرقه کي هر عورت اس فراهمي میں مصروف هے - اپنے هر یوناني آشنا سے بوقت رخصت اعانت ملي کے نام سے کچهه نه کچهه طلب کیا جاتا هے ' اور جمع شـده رقم هر گهـر سے دوسري صبح کو بلا خیانت مس اورنیـا اور میـڈیم زلو رشڈي نمبر ۹۲ و نمبر ۵۱۳ کو سپرد کردیجاتي هے - کل صبح تـک اس کل رقم کي مقـدار جو اور نیالي رالي کمپني غلطه کو تفویض کي هے' ۱۴۸۰ غرش اور ایک طلائي گهڑي هے - میڈم رالو نمبر ۵۱۳ بیمار هے - اسنے ابهي تـک کوئي رقم جمع نہیں کرائي هے - بوقت داخله رقم عرض کیا جائےگا -

اضافۂ قیمت الهـــلال

الهـلال کي اشاعت ۴ محرم الحرام سنه ۱۳۳۲ هجري اور ۱۱ ماه مذکور میں ایـڈیٹر صاحب کي جانب سے دو مضمون شـذرات کے نیچے " صدا بصحرا " اور " بعض مسایل مهمه " کے عنوان سے شایع هوے هیں - میں نے اس امر کي جانچ کي تهي که پبلـک کي طـرف سے ایڈیٹر الهـــلال کي آواز پر کسنے کیا خیال ظاهر کیا ' جسکو نهایت دبي زبان سے ایڈیٹر نے بهت هي قابلیت کے ساتهه چاها هے یعني ضخامت الهـلال اونکي جولاني طبع اور کثرت افـکار کے مقابله میں بهت کم هے ' اور هر هفته مضامین ایڈیٹر کے منشاء کے موافق درج هونے سے رهجاتے هیں -

اسکے علاوه کاغذ ' سیاهي ' ٹایپ کي عمدگي ' اور کمپـوز کرنیوالونکي قلت ' ایڈیٹر کي محنت سے قطع نظر کرکے بهي ضرور عام توجه کے قابـل مسئـله بن گیا هے - میـري اس راے سے عام هندوستاني ناظـرین یقیناً متفق هونـگے که اسوقت هندوستان میں جسقدر اردو جرائـد شایع هو رهے هیں اونکے دیکهتے هوے الهـــلال هي ایک ایسا پرچه هے' جسکا هر وقت شوق کے ساتهه انتظار رهتا هے - همارے ملکي بهائیوں کي سخت بد قسمتي هوگي که ایسے پرچه کو اپني نا قدرداني اور لا پرواهي سے با وصف اسکے که وه اوسکي خوبیوں کو تسلیم کرچکے هیں ' مالي امداد نه دیکر کمزور یا قلیل الاشاعت یا اوسکے موجوده طریق اشاعت میں کمي پیدا کردیں - یه میرے کورے الفاظ هي نہیں هیں بلـکه میں عملاً اپني هر تجویز کي پیروي اور اوسکے عمل در آمد پر تیار هوں - لهـذا هر دو مضامین متذکرة الصدر کے دیکهنے کے بعد میري راے یه قرار پائي هے که الهلال کي ضخامت موجوده اشاعت کے مقابله میں ڈیوڑهي کردیجاوے ' اور سالانه چنده میں ۷ روپیه اضافه کرکے پندره روپیه سال قرار پاے اور میں پیشگي ایک سال کا چنده جس روز سے یه انتظام عمل پذیر هو انشاء الله تعالی همیشه دینے کیلیے موجود هوں فقط -

سید محمد علي ' افسوس - وکیل ٹونـک از سرونج مالوه

حضرت مولانا دامت برکاتکـم -

السلام علیکم و رحمة الله " صدا به صحرا " کے عنوان سے دو تین هفته قبل جو مضمون " الهـــلال " میں طبع هوا تها ' اوسکے جواب میں ایک انکسار نامه ارسال خدمت اقدس کیا تها اور عرض کیا تها که الهلال کا سالانه چنده دس اور باره روپیه هونا چاهیے - ممکن هے که وه عریضه ملاحظه میں آیا هو - مجهے انتظار هے که پبلک سکا تصفیه کسطرح کرتي هے ؟

میرا چنده ختم هوچکا هے' سال نو کا چنده بذریعه مني آڈر ارسال خدمت گرامي کیا گیا هے ' اور میں نے دو روپے زیاده بهیجے هیں یعني دس رپے روانه کئے هیں ' امید هے که اضافه کرده چنده قبول فرمایا جائیگا کیونکه الهلال جس خاص اهتمام اور حسن و خوبي کے ساتهه اشاعت پاتا هے اس لحاظ سے اوسکا آٹهه روپیه چنده محض نا کافي هے - خریداران الهلال سے ضرور توقع هے که وه نهایت کشاده دلي کے ساتهه بلا کسی ترغیب انتظار کے بطور خود چنده کے اضافه میں تقدیم کرکے ایک بزرگ ترین فرض دیني و اخلاقي کو پورا کرینگے اور اپني ملي زندگي کا ثبوت دینگے -

ایزد متعال سے میري همیشه یهي دعا رهتي هے که وه آپکي عمر اور صحت میں ترقي دے ' اور اوسکي نصرت و حفاظت شامل حال رهے آمین -

خادم خریدار نمبر (۱۹۲۰)

قابل صد تکریم جناب مولانا صاحب دام فیضکم

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - اس بات کے ظاهر کرنے یا کهنے کي شاید کوئي ضرورت نه هوگي که جناب کس خوش اسلوبي اور اعلی قابلیت سے اخبار الهلال نکال رهے هیں ' جو نه صرف همیں بیروني صحیح خبر هي بهم پهونچاتا هے بلکه اگر سچ پوچهیے تو اس نے همارے اخلاق' مذهبي حالت' اور مذاق کي درستگي میں بهت زیاده امداد دي هے - خدا آپکے ارادوں میں استقلال اور کامیـابي عطا فرماوے -

چونکه اب تیسري جلد ختم هونیوالي هے ' اور بهت سے اصحاب کا پچهلا چنده پورا هوکر نئے سرے سے اخبار جاري کرنیکا وقت هوگا اسلیے اگر جناب اخبار کا چنده بجاے ۸ روپیه کے ۱۰ روپیه کردیں ' تو شاید نامناسب نه هوگا - بلکه میں امید کرتا هوں که شایقین بڑي خوشي سے قبول کرینـگے' کیونکه اب یه امر پبلـک اور قاریین اخبار پر بخوبی روشن هوگیا هے که آپکو اِس کام میں چه جائیکه مالي منفعت هو الٹا نقصان هے - میري تو یه خواهش هے که خواه آپ ۱۰ روپیه کا اعلان بهي نه کریں' تب بهي شایقین کو چاهیے که جدید چنده خود بخود دس روپیه ارسال کردیں - فقط والسلام -

نعمت علي از لودیانه

حضرت مولانا دامت برکاتـکم

السلام علیکم و رحمة الله - الهلال مورخه ۴ محرم الحرام نمبر ۲۳ میں " صدا به صحرا " کے عنوان سے حضرت نے الهلال کے جن مصارف کے طرف اشاره فرمایا هے' ضرور هے که خریداران الهلال بهت جلد اس طرف متوجه هوجائیں - الهلال جس غیر معمولي اهتمـام اور ظاهري و باطني حسن و خوبي کے ساتهه طبـع هوا کرتا هے وه قاریین سے مخفي نہیں هے ' اور پهر الهلال کي همیں جسقدر احتیاج هے' سب جانتے هیں - اسلیے خریداران الهلال کا فرض اولین هے که وه چنده میں اضافه کردیں -

اگرچه حضرت نے صراحت نہیں فرمائي که کسقدر اضافه هونا چاهیے تاهم یه همارا فرض دیني هے که جمله حالات پر غور کرکے کوئي مناسب شرح مقرر کردیں' میري راے تو یه هے که سالانه چنده اقل درجه باره روپیه هو ' تاکه حضرت کے ذاتي خساره میں کچهه کمي هو ' اور گونه اطمینان کے ساتهه اپنے مهتم بالشان مقاصد کي اشاعت میں مصروف رهیں -

جو اصحاب سردست اسقـدر زیادتي کا بار نہیں اوٹها سکتے - اونهیں اقل درجه دس روپیه سالانه دینا چاهیے - بهرحال قوم پر لازم هے که وه الهلال کي مدد کرے اور اپني زندگي کا ثبوت دے ' ورنه بے حسي اور بهي ذلیل کرائیگي - مجهے یقین هے که الهلال کي بے لاگ اور بے لوث قومي خدمات کسي مسلمان کو اوسکي معاونت سے محروم نه رکهینگے -

خریدار نمبر (۱۹۲۰) (از حیدرآباد دکن)

مراسلات

انگلستان میں تبلیغ اسلام

از داعي اسلام خواجه کمال الدین - وو کنگ

لارڈ هیڈلے بالقابه کا مشرف باسلام هونا نهایت با برکت ثابت هوا - آپ کے علاوہ تین اور اعلی طبقه کے اراکین نے اسلام قبول کیا -

(۱) ایک نهایت اعلی طبقه کي لیڈي جو انگلستان کے ایک ڈیوک کي اقرب عزیزہ هیں - نام کے اعلان کا ابهي وقت نهیں آیا -	زینب
(۲) وایي کونٹ کـگ دي لوئٹر فرانسیسي لوا‌ے کونٹ -	مواهب الرحمن شیخ صلاح الدین دي کوئٹر -
(۳) مسٹر جر کوائب جو ایک روسي امیرزادہ هیں انـکا اسلام بہت نتیجه خیز هے جسکے متعلق پهر لکهونگا -	عطـاء الـرحمـن شیخ جلال الدین محمد -

اسکے علاوہ ذیل کے نومسلم و نومسلمه طبقۂ متوسطه سے تعلق رکهتے هیں -

(اصلی نام)	(اسلامي نام)
مسز کلفورڈ	عائشه
مسز والو لیٹ ابراهیم	فاطمه ابراهیم
مسز مي	امة الرحمن قمر النسا
کپتان استیڈلي مسکوریڈ	عبد الرحمن
مس للي رینسم	امة الهیه حلیمه
مسز جسفورڈ	ابهي نام کوئي تجویز نهیں هوا صرف خط کے ذریعه اسلام قبول کیا هے ' ملاقات بهي نهیں هوئي -

انکے علاوہ سیف الرحمن شیخ رحمت الله فاروق المعروف لارڈ هیڈلے بالقابه کے چار فرزند جو ابهي کم عمر هیں ' اور باقي نو مسلموں کے سات بچے هیں ' جنمیں سے دو چار ۱۶ سال کے لگ بهگ هیں - اللهم زد فزد -

بات یه هے که اسلام کو بهیانـک سے بهیانـک صورت میں یهاں پیش کیا جا چکا هے - لارڈ هیڈلے کے اعلان اور اُنکے مضامین نے یک لخت لوگوں کو متوجه کردیا هے - یه لوگ عیسائیت سے تو سخت بیزار هیں لیکن ایسے مذهب کے بهي متلاشي هیں جو معقولیت اپنے اندر رکهتا هو - اُن اصحاب کي طرف سر دست توجه کرنا میں ضروري نهیں سمجهتا جو دهریت کے هاتهه بک گئے هیں میرے نصب العین وہ هیں جو مـذهب کي ضـرورت کو تو مقدم سمجهتے هیں اور عیسائیت سے بیزار هیں ' اور اُن لوگوں کي تعداد لـکهوکها تـک هے - همت ' استقلال ' تواتر ' دعا ' اخلاص ' جان توڑ محنت اور ان سب کے بعد توکل اور نصر من الله و فتح قریب -

مکتـــوب آستانۂ علیه

از مراسله نـگار خصوصي

گذشته هفته کے ترکي اخبارات کے مطالعه سے آپ کو معلوم هوا هوگا که حکومت یونان ایک ڈریڈ ناٹ موسومه قسطنطنیه انگلستان کے ایک کارخانه میں بنوا نے کا آڈر دیچکي هے - رقم کي ادائي کا اس صورت سے قرا داد هوا هے که مجموعي رقم کے تین حصوں میں سے ایک حصه تو خاص حکومت یونان ادا کریگي ' اور مابقي دو حصے وہ یوناني افراد ' جو حکومت عثمانیه کي رعایا هیں قسطنطنیه کي کسي بینک کے ذریعه ادا کریں گے ' رچپانچه‌قر کے علاقه جات میں نهایت احتیاط و سرگرمي اور بهت هي خفیه طریقوں سے یوناني قوم کے با اثر افراد سے لیکر ادنے طبقه تک کا هر شخص اس کام کے واسطے رقم جمع کر رها هے ' اور آثار سے ثابت هوتا هے که زیادہ سے زیادہ دو ماہ کے اندر مطلوبه رقم جمع هو جائیگي - ترکي خفیه پولیس کے ایک افسر کي رپوٹ کا خلاصه درج ذیل هے - اس کے ملاحظـه سے واضح هـوگا که آج کل یوناني قوم ترکي حکومت کے مٹانے کي فکر کس انهماک کے ساتهه کر رهي هے ' اور اس سرگرمي کا کیا نتیجه نکلنے والا هے - جس کا اظهار اس قوم کے ذلیل سے ذلیل درجه اور پیشه کے لوگ کررهے هیں - عثماني جمعیة بحریه (دونا کا جمعیت) اور مدافعه ملیه جمعیة دو سال سے صرف اسلامبول هي میں نهیں بلکه ملک کے هر هر گوشه سے رقم جمع کر رهي تهي ' مگر کچهه تو مسلمـانوں کي ناعاقبت اندیشي اور کچهه افـلاس کي بدولت اس وقت تـک ایک رشـادیه ڈریڈ ناٹ کے واسطے بهي کافي رقم جمع نهیں کر سکي -

اُدهر اس چهوٹي سي مخالف قوم کا یهه حال هے که دو ماہ کے اندر کافي سے زیادہ رقم کا جمع کر لینا بالکل یقیني هے - غافل مسلمانوں ! بے پروا مسلمانوں !! اگر هماري غفلت کا یهي حال هے تو وہ زمانه قریب هے که هماري مسجدوں پر صلیب چڑهائي جاے -

انسپکٹر خفیه پولیس غلطه کي رپورٹ مورخه ۷ محرم کا ایک حصه

سپاهي نمبر ۸۲ کي رپورٹ دیرروزہ کي بنـیاد پر آج میں نے حلقه نمبر ۱۸ کا دورہ کیا اکتشافات درج ذیل هیں :-

ڈي مي تریس کمپني پیرا اور والي کمپني غلطه کے کارکنوں کے ذریعه محوله بالا حلقه کي تمام یوناني رنڈیوں کو ایک هفته سے آمادہ کیا گیا هے که جس طرح اور یوناني تجار ' کمیشن ایجنٹ ' کشتي بان ' اور مختلف صناع قسطنطنیه اعظم اسمي ڈریڈناٹ کے واسطے رقم فراهم کر رهے هیں ' تمهارا بهي ملي فریضه هے که تم بهي جسقدر ممکن هو ' رقم جمع کر کے مندرجه بالا کمپني کے ذریعه

خواه محصنات هوں يا غير محصنه ' اپنا اصلي نام ظاهر كريں اور اُسي نام سے انكا بالاعلان تذكره بهي كيا جاے - اگر وه مضامين نهيں تو انكے نيچے خود انكے نام كو درج كرنا چاهيے ' نه كه انكے شوهر اور والد كے نام كو - يهي اسلام كي ساده و اصلي تعليم هے - يهي خاندان نبوت كا اُسوۂ حسنه هے - يهي صحابۂ كرام و تابعين و جميع سلف صالحين كا طرز عمل هے ' اور اسي پر آج تمام اسلامي ممالك ميں مثل عرب و حجاز ' مصر و شام ' مراكش و مغرب ' اور جميع بلاد عثمانيه ميں عمل كيا جا رها هے - اور كوئي وجه نهيں كه مسلمانان هند هندوستان كي رسم و رواج سے اس درجه مقيد هوں كه ان تمام نظائر و شواهد سے چشم پوشي كرليں -

برادران هنود معاف فرمائيں اگر ميں كهوں كه اسلام هندوستان ميں آكر اور تمام مقامات سے بهت زياده مسخ هوا - عربي سادگي اور عجمي تكلف و تصنع ' ان دونوں عنصروں سے پہلے هي مركب هوچكا تها ' اسپر هندوستان كي بت پرستي اور اقوام وثنيه كے رسم و رواج كے اضافه نے ايك ايسي صورت بنادي كه آج اصلاح اعمال و جزئيات اعمال كا كام هندوستان ميں اور تمام ممالك اسلاميه سے زياده تر مشكل هوگيا هے اور چهوٹي چهوٹي باتوں كے اندر بهي هندوستان كي رسم رواج كا كوئي نه كوئي عظيم الشان بت چهپا هوا هے - عورتوں كے ناموں كے مخفي ركهنے كا خيال بهي ايك ايسي هي رسم هے - بهتر هے كه اس سے جلد كناره كشي كي جاے -

ابهي هندوستاني رسم و رواج كے بت سے نجات نهيں ملي تهي كه تقليد فرنگ كا ايك نيا بتكده آباد كيا گيا هے - ارباب توحيد كو چاهيے كه دونوں كي پرستش سے رهائي حاصل كريں:

هم كعبۂ و هم بتكده سنگ ره ما بود
رفتيـــم و صنم بر سر محراب شكستيم

مسئـلـۂ تبليغ اســـلام

اور اخـتـلاف فرق اسـلاميه

•

خواجه كمال الدين بي - اے

•

بزرگ من و محسن قوم تسليم - الهلال كے جديد نمبر ميں آپنے " اجتماع عظيم " كي سرخي سے تبليغ اسلام كے متعلق جو كارروائي درج كي هے اور جسميں آپكي تقرير بهي درج هے اُس سے يه پايا جاتا هے كه جناب محترم خواجه كمال الدين صاحب كو مالي مدد ديجاوے - چنانچه فوراً اس پر غور كرنے كے بعد چند دوست اس بات كے ليے تيار هوگئے كه لكهنـؤ ميں بهي چنـده جمع كيا جاوے ' اور اپنے خيال كو قائم كركے چنده وصول كرنيكے ليے روانه هوگئے - ليكن پبلك ميں جو خيالات هيں اُنكے سننے كے سوا اور كچهه هاتهه نه آيا - مجبوراً خاموش هوكر بيٹهه رهے ' اب خيال يه هے كه ايك مستقل اصول قرار ديكر اس كے ليے كوشاں هوںگے - ليكن جو سوالات هيں وه درج كيے جاتے هيں:

(۱) كيا خواجه كمال الدين قادياني نهيں هيں ؟ اگر نهيں تو كيا لارڈ هيڈلے بالقابه قادياني نهيں هوے ؟

(۲) كيا اشاعت و تبليغ اسلام خواجه صاحب كے ذريعه سے كيجاويگي ؟

پس استدعا هے كه اپنے خيالات كا اظهار بذريعه اخبـار فرمائيے كه آپكے خيالات مرزا صـاحب قادياني كو مسيح موعود تسليم كرنے ميں كهانتـك وسعت ركهتے هيں ' اور احمدي گروه كي شركت اشاعت اسلام ميں مضر هے يا نهيں ؟ (مختار احمد خاں از لكهنؤ)

علاج:

عزيز من ! آجتـك اشاعت اسلام كو جس چيز نے روكا هے ' يقين كيجيے كه يهي تفرق و تشتت فرق اسلاميه اور عدم تشكيل وحدۃ اسلاميه هے - اسلام نے پہلے هي دن اسكا سد باب كردينا چاها تها - حيث قال : ولا تكونوا كالذين تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاءهم البينات ' اولئك لهم عذاب عظيم (۳ : ۱۰۵) اور اختلاف كا علاج بهي بتلا ديا تها : فان تنازعتم فى شي ' فردوه الى الله و الرسول ان كنتم تومنون بالله و اليوم الاخر ' ذلك خير و احسن تاويلا (۴ : ۵۹)

ليكن تفريق هوئي اور جو مصيبت مسلمانوں پر آني تهي آئي ' ازانجمله يه كه اسلام كي جو تبليغي قوت صدر اول ميں مشارق و مغارب كو مسخر كر رهي تهي ' وه بالكل رك گئي اور مسلمانوں كي قوت بجاے اشاعت توحيد كے ' باهمي جنـگ و جدال ميں صـرف هونے لـگي - اسي كا نتيجه بغـداد كا قتـل عام ' دولت عباسيه كا انقراض ' اور اسلامي تمدن و علوم كا خاتمه تها جو حملۂ تاتار سے وقوع ميں آيا - تلك الحملة التي كانت اول صدمة ' صدعت بناء قوة المسلمين صدعاً ' لم يلتم من بعده و يعد كما كان !

يقين كيجيے كه اگر شهادت حضرة عثمان رضي الله عنه كے بعد سے باهمي نزاعات كا سلسله شروع نه هوا هوتا جو اب تـك روبه ترقي هے ' تو آج تمام آباد كرۂ ارضي پر صرف ايك هي قوم و ملت هوتي اور وه صرف ملت اسلامي تهي ' كيونكه يه وعدۂ الهي تها ' و لن يخلف الله وعده و انما هم المخلفون : وما كان ربك ليهلك القرى بظلم و اهلها مصلحون (۱۱ : ۱۱۷)

ليكن كيا اب بهي وقت نهيں آيا هے كه آنكهيں كهليں اور دين الهي كي عزت كو اپنے اعمال مظلمه سے اور زياده ذليل و رسوا نه كريں ؟ كيا گذشته غفلت انتها كيليے كافي نهيں هے كه مزيد سرشاري كيليے لوگ بيقرار هيں ؟ پهر كيا هے كه موجوده دور مصائب و فلاكت كے احساس كا ادعا بهي كيا جاتا هے ' اور ساتهه هي اپني قديمي خصوصيات جنگ و نزاع سے هٹنے كا اراده بهي نهيں هے ؟ افلم يدبرو القول ' ام جاء هم مالم يات آباء هم الاولين ؟ (۲۳ : ۶۸)

ميں ايك لمحه كيليے بهي اس اتفاق و اتحاد كا قائل نهيں كه لوگ اپنے اپنے عقائد سے دست بردار هوجائيں جنكو وه اپنے نزديك حق و صحيح سمجهتے هيں - يه يا تو نفاق هے يا مداهنت في الدين ' اور يا پهر " ردوه الى الله والرسول " كا نتيجه ' ليكن بظاهر اسكي اميد نهيں اور ويسے فضل الهي كوئي خارق عادت دكهلا دے تو يه دوسري بات هے -

اب سوال يه هے كه حفظ شريعت و ملت اور اشاعت اسلام جيسے مشترك مقاصد كے كام كو اسي باهمي اختلافات كي نذر كرديا جاے يا كوئي صورت عمل بهي پيدا كي جاے ؟

اگر اشاعت اسلام كا كام هر فرقه اپنا فرض سمجهتا هے ' تو كوئي وجه نهيں كه هر فرقه اسميں شريك نهو -

•

(اصول اتحاد فرق اسلاميه)

اسكي صورت صرف يه هے كه هم لوگ اپنے عقائد كي ايك اصولي تقسيم كرديں - چند اوليات كو مشترك قرار ديں اور باقي امور كو مخصوص -

اسئلة واجوبتها

(۱)

طــريق تسميۂ و تــذكــره خــواتين

(از جناب مرزا عرفان علي صاحب ريٹائر ڈپٹي کلکٹر - آگره)

مكــرم و معظــم دام مجــد كــم - تسليم

مجھکو جناب سے نياز حاصل نہيں مگر جناب كي عظمت و شان علمي هر دل ميں جاگزيں هے -

يوں تو معمولاً الهــلال بدر درخشاں كي طرح هر هفته چمكتا هے' مگر ۳ ڈسمبر كا پرچه بعض ايسے دل چسپ مضامين كا مجموعه هے جس سے غلامان اسلام كو خاص واسطه هے -

سچ يه هے كه هم مسلمان هيں اور همارا مسلمــان هونا هماري طرز معاشرت سے ظاهر هونا چاهيے' كيونكه سب سے پہلا ثبوت يهي هے ' يه نہيں كه هم قسميں كها كها كر كسي كو باور كراديں كه هم پيروے اسلام هيں -

تقرير طويل هوئي جاتي هے ' مجھے صرف دو باتيں پرچه متذكره بالا كے متعلق عرض كرني هيں' ان كو اس نظر سے عرض كرتا هوں كه جناب انكو كسي پرچــه آينده ميں صاف كرديں تاكه كوئي شــك باقي نــه رهے -

اول يه كه " طريق تذكره و تسميۂ خواتين " كي نسبت الهلال نے صفحه ۴۲۶ كے اول كالم ميں جهاں اپني راے ظاهر كي هے' وهاں يه فقره بهي لكها هے كه " اور جس نام سے اُسنے (عورت نے) جلسه نكاح ميں اپنے شوهر كي رفاقت دائمي كا اقرار كيا " اس ميں رفاقت دائمي كے اقرار كو اچهي طرح نہيں سمجها - اس سے آپكي مراد كيا هے ؟ براه عنايت صراحت مزيــد فرما ديجيے - دوم مضمون كا جو لب لباب هے' اور جو اُسكا ماحصل هے ' اُس سے مجھے پورا اتفاق هے اور ميں تو اس خيال كا شخص هوں كه اپنے نام كے ساتهه مسٹر كا لكها جانا بهي گوارا نہيں كــرتا - آپكو ياد هوگا كه ميں نے جب آپكے مطبوعــه ليبل كو درست كيا هے تو مسٹر كا لفظ قلمزد كر كے مرزا لكهديا تها ' مگر شوهر كے نام كے ساتهه زوجه كو خطاب كرنا عقلي دلايل سے معيوب نہيں' اور شرعي بهي كوئي حكم نہيں' پس اعتراض كے قابل كيوں قرار ديا جاتا هے ؟ يه همنے مانا كه مسز نه كهو تو اهليه ' اهلخانه ' زوجه ' بيگم صاحبه ' خاتون خانه و ديگر خطابات سے مثــلاً بهو بيگم ' بڑي بهو ' ممتاز محل وغيره كهنا كيا برا هے ' اور كيا اعتراض اسپر هو سكتا هے ؟ اسي سلسله ميں ميں اتنا اور بهي عرض كرونــگا كه تحقير و تصغير پر ايك نظر ڈالتے هوے ديكهيے كه اگر ايك غريب كي لڑكي فاطمه نامي ايك امير كبير اهل علم كي زوجه هو جاے تو كيا اُسكي عزت افزائي اسميں نہيں كه وه اپنے شوهر كے نام كے ساتهه موسوم كيجاوے ' اور بجاے فاطمه كہلانے كے نواب بيگم ' بيگم صاحبه ' يا اهليه محترمه ذيجاه كہلاوے ؟

اب ميں زياده سمع خراشي نه كرونگا ' اس تكليف دهي كو معاف فرمائيــگا - غالباً آپ آل انــڈيا محمڈن كانفرنس آگره ميں تشريف فرماهونــگے ' اسوقت زيارت سے مشرف هونگا- انشاء الله تعالے -

---

الهلال :

توجه فرمائي كا شكريه -

(۱) " جلسۂ نكاح ميں جس نام سے اُس نے الخ " اس كا مطلب تو صاف واضح تها - يعنے وهي اصلي نام جو اُس وقت ليا گيا ' اور جس نام كے ساتهه اُس نے اپنے شوهر كي دائمي رفاقت كا اقرار كيا - دائمي رفاقت سے نكاح مدني مراد هے -

(۲) ميرا مقصود يه تها كه مسز وغيره كا خيال محض يورپ كي تقليد سے پيدا هوا هے ' او ر عورت كے نام كو چهپانا اور اسكے اعلان كو موجب حيا سمجهنا ايك ايسي رسم هے جسكي شريعت ميں كوئي اصليت نہيں ' نيز خاندان نبوت و صحابۂ كرام كا طرز عمل بكلي اسكے خلاف - باقي با صطلاح فقه جواز و عدم جواز كي يهاں كوئي بحث نه تهي ' اور جب ايك قدرتي طريقه اظهار نام حقيقي كا موجود هے تو كونسي ضرورت هے كه مصنوعي طريقے ايجاد كيے جائيں ؟ كيوں ايك مرد اپنے نام سے پكارا جاے' اور كيوں عورت نه پكاري جاے ؟

اس مبحث ميں قابل غور امر يه هے كه " بيگم صاحبه فلاں ' زوجۂ فلاں ' اهليۂ فلاں' بهو بيگم' تاج دلہن" وغيره وغيره تراكيب سے اعلان و تسميه كا خيال كيوں پيدا هوتا هے ؟

دو حال سے خالي نہيں :

يا تو اسليے كه عورتوں كا نام ظاهر كرنا بر بناے رسم و رواج معيوب سمجها جاتا هے' اور گو هر مصنوعي نام بهي مثل علم كے هو جاتا هے ' ليكن رسم و رواج كي پرستش اجازت اعلان نہيں ديتي -

اور يا پهر بر بناے تقليد فرنگ كه "مسز" كي جگه "بيگم" وغيره كي جستجو هے -

اول صورت ميں شرعي امتناع كا يه پهلو نكلتا هے كه جس چيز كے اظهار سے شارع نے نہيں روكا او ر نه كوئي عملي نمونه دكهلايا ' محض رسم كي وجه سے اسپر اصرار كيا جاے اور اسطرح رسم و رواج كو حقيقت شرعيه پر ترجيح دي جاے -

ياد ركهيے كه جب كسي غير شرعي امر پر رسماً سخت اصرار كيا جاے تو ضروري هے كه اسكو شدت و سختي كے ساتهه روكا جاے - كيونكه اس طرح غير شرعي امور كا مثل احكام شرع كے واجب الانقياد هو جانا ممكن هے ' اور همارے اعمال ميں اسكي صدها مثاليں موجود هيں -

آپنے فقها كے اقوال پڑهے هونگے كه اگر كسي فعل مباح كو اس اصرار كے ساتهه لوگ بجا لائيں كه اسكے واجب و فرض سمجهے جانے كا خوف هو تو اس حالت ميں ايسے مباحات كا ترك واجب هے' حفظاً لاحكام الشريعة و الحقيقة -

دوسري صورت كي نسبت اُس مضمون ميں تفصيلاً عرض كرچكا هوں - يورپ ميں يه حالت عورتوں كے گــذشته مسيحي اُسر و مملوكية كا بقيه هے' اور اسكي تقليد كرنا يه معني ركهتا هے كه اسلام كي بخشي هوئي حريت كو تقليد مسيحيت پر قربان كرديا جاے - ضمناً اس سے يه نتيجه نكلتا هے كه آپ كسي نه كسي وجه سے عورت كو حق اعلان ذاتي دينا نہيں چاهتے - حالانكه اسلام نے ديا هے - تمام عبادات و معاملات ميں مسلمان عورت مثل مرد كے حق ذاتي كے ساتهه ايك وجود مستقل تسليم كي گئي هے - پهر ايسا كرنا كب درست هوسكتا هے ؟

يهي وجوه هيں جنكي بنا پر اس عاجز كي راے عام طرز عمل كے خلاف هے' اور اسكو ضروري سمجهتا هوں كه مسلمان خواتين

حلال :

جو عبارت آپنے نقل کي هے اُسکا مطلب صرف اسقدر هے که کهانڈ کے صاف کرنے کي چيزوں ميں سے ايک شے سور کي هڈي بهي هے اور يه بالکل ٹهيک هے ' ليکن حلت و حرمت کيليے علاوه ديگر مباحث فقهيه کے' يه سوال باقي رهجاتا هے که جو شکر هم استعمال کرتے هيں' ايا وه بهي اسي سے صاف کي جاتي هے يا نهيں ؟

ايک زمانے ميں مجهے خود اسکا خيال هوا تها اور ميں نے تحقيق کيا تها - مجهے معلوم هوا تها که بهت سے طريقے هيں ' منجمله انکے ايک يه چيز بهي هے ' ليکن ضروري نهيں که وهي استعمال ميں لائي جاے -

بهر حال يورپ کي بنائي هوئي چيزوں کا بالعموم مشتبه هونا اور هر طرح کي حـــلال و حرام اشيا سے انکا ممزوج هوسکنا امر معلوم هے ' اور گو حضرات علما اسکو باصطلاح فقه متاخرين " عموم بلوی " سے تعبير کرکے خاموش هو رهيں مگر ميں اسے کافي نهيں سمجهتا' اور اسکا اصل علاج يه هے که ملک ميں اُن اشيا کا بدل مهيا کيا جاے -

آپ صرف ايک شکر هي پر کيوں زور ديتے هيں ؟ مجهسے پوچهيے تو ايک بڑي فهرست پيش نظر رکهتا هوں - ليکن پهر کيا فائده؟ سلطان احتياج کي قوت سب پر غالب هے' کتنے هيں جو وسائل راحت و لذائذ کو موجود پا کر پهر اس سے بر بناے اتقا احتراز کريں گے ؟ اصل علاج کيليے کوشش کيجيے - صاف اور عمده قند کا بنانا بهت آسان هے - يه اُن مصنوعات ميں سے نهيں هے جنکے ليے ملک طيار نهو ليکن آجتـک ايک کارخانه بهي نه بن سکا - پچهلے دنوں شيعـه کانفرنس ميں کوئي صاحب اسکے ليے کمپني بنا رهے تهے يا بنا چکے هيں ' ليکن معلوم نهيں که پهر کيا نتيجه نکلا ؟

ميں اُن بزرگوں سے متفق نهيں هوں جو کهتے هيں که جب تک ملک ميں هر طرح کي ديسي چيزيں نه مليں اُس وقت تـک سوديشي اوربائي کاٹ کا نام نه لو ' کيونکه جب تـک اُسکا حس پيدا نهوگا ' کارخانوں اور مصنوعات وطنيه کا انتظام بهي نهوگا - تا هم يه تو ايک بديهي امر هے که جب تـک هر ولايتي چيز کا بدل ملـک ميں مهيا نه هوجائے ' اُس وقت تـک کچهه بهي نهيں هوسکتا -

الحمد لله که حق سبحانه نے آپکو اور آپکے احباب مومنين کو توفيق دي که بر بناے اشتباه اُسے ترک کر ديا - اور ترک بهر حال اولی و احوط هے -

بستر مرگ پر ايک نظر الوداعي ! (از ايران)

چند ماه ميں نوجوان شاه ايران احمد شاه ' اپنے اسلاف کے تخت پر سرير آرا ' اور اسدن کي شام کو تاجپوش هونے والا هے جس دن ناظم سلطنت ناصر الملک ابو القاسم اوسکے هاتهه عنان حکومت ديديگا - اسليے ان حالات کا مطالعه ' جو اسوقت ايران ميں پهيلے هوے هيں ' نيز اس صورت حال کا امتحان ' جس سے نوجون شـاه ايران کو دو چار هونا پڑيگا ' يقينـاً موجب عبرت و بصيرت هونگے - ايران کے بستر مرگ پر يه گويا ايک الوداعي نظر هے جسکا يقيناً وه حقدار هے -

سنه ۱۹۰۶ کا انقلاب اور ۳۰ - اگست سنه ۱۹۰۷ کا معاهده انگلستان و روس ' يه دونوں واقعات دو ايسے سياسي کار فرما حالات پيدا کرتے هيں ' جنکے ليے کسي نه کسي حل کا دريافت هونا ضروري هے - يه دونوں واقعات ' جو وقوع ميں قريباً متحد الوقت مگر در اصل ايک دوسرے سے بالکل عليحده هيں ' ملـک کي آينده قسمتوں ميں اسقدر وسيع حصه رکهتے هيں که انکے مجموعي اثر کي وجهه سے انکو نهايت قريبي طور پر باهم وابسته سمجهنا پڑتا هے - اُسليے مناسب سمجهتا هوں که ان دونوں سوالات پر بحث حسب تفصيل ذيل علحده علحده اجزاء ميں کيجائے :—

(۱) دستوري حکومت -

(۲) معاهده انگلستان و روس -

(۳) نتائج -

شاه ايران جب تـک اپني رعايا کي خواهش کے آگے سرنگوں هونے اور انکو آئيني حکومت کے متعلق فرمان دينے پر مجبور نهيں هوا ' اسوقت تـک وه برابر کسي طريقه ' کسي اصول ' يا کسي سياسي فرد عمل کے بغير حکومت کرتا رها - سچ يه هے که يه طريقۀ حکومت اسقدر برا نه تها که کوئي شخص اسکو نظام کے بالکل نهونے کا الزام ديسکے - (گو يکسر طوائف الملوکي اور ظلم راني تهي - الهلال)

جو کچهه هو ' نتـائج کے مضرت رساں استبداد کی حيثيت ' ماليات حکومت ميں کامل ابتري کي حيثيت سے کم محسوس کي گئي -

ايراني قوم کے بهترين عنصر شاه کي اس حالت کو بے پروائي کے ساتهه نهيں ديکهه سکتے تهے - امراء اور ارباب دماغ اسليے متحد هوے که شاه کو حکومت کي کسي منتظم شکل پر مجبور کريں -

ايراني ارباب فکر کو ' جنميں سے اکثر نے يورپ ميں تعليم پائي تهي ' آئيني حکومت کے اس حيثيت سے ناگزير هونے کا يقين تها که ملک کي نجات کي ليے يهي ايک آخري اميد هے -

گو امراء نے اپنے حقوق کو خطره ميں پڑتے هوے نفرت کے ساتهه ديکها ' مگر شاه کي استبدادي حکومت کو هلا دينے کے ليے ارباب انقلاب کے ساتهه اس اميد ميں شريک هوگئے که بعد کو بوقت فرصت طاقت پر قبضه کرکے سلطنت کو اپنے حسب دلخواه

اب دیکھیے کہ تمـام مـدعیان اسلام فرقوں کے مشتـرک عقائد و مقاصد کیا کیا هیں جن سے کسي کو انکار نہیں -

مثلاً کـلمۂ توحید و اقرار رسالـت ' اعـلان و اشاعـت قرآن ' حفظ بلاد و ثغور اسلامیۃ ' دفع کفار و اعداء اسلام ' یا اسي طـرح کے بعض دیگــر امــور -

اسکے مقابلے میں اپنے مخصوص عقائد کو بھي اپنے ذهن میں رکھہ لیں - مثلاً خلافت و امامت اوصیاء ' وجوب و عدم وجوب عدل ' تکفیر و عدم تکفیر فساق ' صحت انعقاد خلافت راشدہ ' وجوب تقلید شخصي و عمل بالحدیث ' مہدویت و مسیحیت مرزا صاحب قادیاني و انکار ازاں ' وغیرہ وغیرہ -

اسکے بعد آئندہ کیلیے طرز عمل یہ هو کہ جب کبھي موقعہ اُن مشترک عقائد و مقاصد کا آے تو هر قائل کلمۂ توحید خدمت و شرکت کیلیے مستعد هو جاے' اور اپنے تمام باهمي نزاعات و مناقشات کو فراموش و نسیـاً منسیـا کرکے اسطرح تمام اهل قبلہ متحد و متفق هوجائیں ' گویا ایک هي خاندان کے فرزند ' اور ایک هي شجرۂ محبت و اخوت کے برگ و بار هیں -

لیکن اسکے بعد جب اپنے اپنے مخصوص عقائد و اعمال کے حدود میں آ جائیں تو بلا کسي مداهنت و نفاق کے اپنے اپنے عقائد پر نہایت مضبوطي و استواري کے ساتھہ قائم رهیں' اور شوق سے هر جماعت اپنے اُن عقائد کا احقاق کرے' جسکو وہ حق سمجھتي هے - مناظرہ کي مجلسیں منعقد کریں ' رسائل و کتب شائع کریں ' اپني اپني جانب لوگوں کو بـلائیں ' کوئي اس سے نہیں روکتا اور نہ کسي کے روکے یہ باتیں رک سکتي هیں -

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلـم حفظ ملت و مصلحہ... وقت کي بنا پر مدینہ کے یہودیوں سے معاهدۂ امن کرلیتے تھے' تو هزار تعجب هے هم پر کہ هم حفظ اسلام یا تبلیغ توحید کیلیے اپنے مخالف فرقہ کو شرکت کار کا موقعہ نہ دیں اور متحد نہوسکیں !

یہ نہ مداهنت هے اور نہ تمام مختلف عقائد کو ایک جگہ جمع کردینا ' بلکہ متعصب سے متعصب فرقے بھي اگر آنکھہ کھولکر دنیا کو دیکھیں ' اور وقت کي مصیبت کو سمجھیں تو اس طرح کے محدود و مشروط اتحـاد کو ایک لمحہ کیلیے بھي اپني فریقانہ هستي کیلیے مضر نہ پائیں گے -

میں تو اب صرف ایسے هي اتحاد کا متمني هوں ' نہ کہ اُس اتحـاد عقـائد کے خوش آیند خواب کا ' جسکي تعبیـر آجتک نہ ملسکي -

(جـواب سـوالات)

یہاں تک تو میں نے اصولي طور پر اس مسئلہ کي نسبت اپنا خیال ظاهر کردیا کہ مستقل طور پر لکھنے کا موقع نہیں ملتا اور ضمني مواقع هي کو غنیمت سمجھکر اپنے خیالات قلمبند کردیا کرتا هوں - اب اسکے بعد امور مسئولہ عنہا کا جواب سن لیجیے :

(۱) مجھے معلوم هے کہ خواجہ کمال الدین صاحب احمدي هیں -

(۲) لارڈ هیڈلے کي نسبت مجھے معلوم نہیں - ابھي تو وہ غریب مسلمان هي هوا هے' اگر یہ جھگڑے اسکے آگے کیے گئے تو وہ حیران هوکر پوچھے گا کہ کہاں جاؤں ؟ مسلمان هونے کے بعد بھي نجات نہیں ملتي اور هر فرقہ دوسرے فرقہ کي تکفیر کررها هے ؟

(۳) میں الحمد للہ اپنے انـدر اتني ایماني قوت رکھتا هوں کہ جس امر کو حق تسلیم کرلوں اُسکا اُسي وقت اعلان بھي کردوں ' پس میري نسبت یـہ سوال محض عبث هے - نہ تو میں کسي شخص کو مہدي یقین کرتا هوں نہ مسیـح موعود ' میں اعتقـاد توحید و رسالت ' اور عمل صالح کو نجات کیلیے کافي سمجھتا هوں - اسکے سوا مجھے اور کچھہ معلوم نہیں - قرآن کریم مسلمانوں کا حقیقي امام هے : وکل شي احصیناہ في امام مبین -

(۴) خواجہ کمال الدین یا کوئي شخص اگر اشاعت اسلام کي خدمت مقدس انجام دے' تو تمام مسلمانوں کو اُن کا ساتھہ دینـا چاهیے اور بس' یہي میرا مقصد هے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے زیادہ سمجھنے کا کسي کو کیا حق هے ؟

(۵) خواجہ صاحب کي نسبت مجھے یقین هے کہ وہ خلوص و ایثار کے ساتھہ اس خدمت میں مصروف هیں' اور بہترین وقت سمجھتا هوں کہ اس وقت پوري قوت سے اس کام کو شروع کیا جاے' اور ایک عظیم الشان تبلیغي مجلس قائم کي جاے - مسلمانوں کو چاهیے کہ وہ اس اقدام سے متاثر هو کر راہ کار اختیار کریں' نہ کہ اس کام کو صرف ایک هي فرقہ کے هاتھہ میں چھوڑ دیں - وہ مسلمان جو باهمي نزاع کے قصہ کو چھیڑ کر اس کام کي مخالفت کرینگے ' نیز قادیان کے وہ متشددین جو عامۂ اهل اسلام کي تکفیر کرکے مخالف جذبات کو مشتعل کرینگے ' دونوں گروہ عند اللہ جوابدہ هونگے اس نقصان عظیم کے ' جو خدا نخواستہ موجودہ تحریک کے قائم نہ رهنے کي صورت میں متصور هے - و نسا ل اللہ تعالي ان یوفقنا و سائر اخواننا المسلمین لما یحبہ و یرضاہ - و تلک الدار الاخرۃ نجعلها للذین لا یریدون في الارض علواً ولا فسادا ' والعـاقبۃ للمتقین -

حکم استعمال قند انگریزی بصورت اشتباہ

ایک دن میں یہ کتاب پڑھہ رہا تھا :

The Geography of Commerce, by Spencer Trotter M. D.
Edited by Chusman, A. Harrick Ph. D.
Published 1909.

پڑھتے پڑھتے اسکے صفحہ ۱۱۵ - پر یہ فقرہ زیر سرخي :
Hog and Hog producst (سور اور سور کي پیدا وار کے متـعلق)
میرے نظر سے گذرا - فقرہ یہ هے :

"The fat is made in to beard; the bones are ground up for use as fertilizer; or when burnut to charcoal are used in the Sugar refining process."

مجمـلا فقـرہ کا مطلب یہ هے کہ سور کي هڈیوں کو کوئلہ بنا کر مصري کے صاف کرنے میں استعمال کرتے هیں -

جو خیال اس فقـرہ کو پڑھکر ایک مسلمان کے دل میں پیدا هوسکتا هے' اسکا آپ پورے طور پر اندازہ کرسکتے هیں - میں نے اور میرے چند ایک دو اور هـم خیال دوستوں نے استعمال مصري کو یکدم ترک کردیا - گو اس سے تـکلیف تو هوتي هے مگر هم سب اس تـکلیف کو برداشت کرنیکے لیے تیار هیں بشرطیکہ همارے مذهب میں خلل نہ واقع هو -

یہاں کے چنـد علما سے بھي دریافت کیا گیا' مگر کوئي تشفي بخش جواب نہیں ملا - لہذا آپکي طرف رجوع کرنا پڑا کیونکہ آپکي علمي و دیني لیاقت اور قابلیت مسلمہ هے اور نیز آپکا بیش قیمت رسالہ الهلال کا بہت سا حصہ انهي امور پر مشتمل هوتا هے - مہرباني کرکے آپ جلد اسکے متعلق ایک قیمتي راے اپنے اس بیش قیمت رسالہ میں شائع کرادیں تاکہ میرے اور میرے دیگر مسلمان برادران ملت کي تشفي هوجاوے -

عبد الصمد بي - اے سکینڈ ماسٹر گورنمنٹ هائي اسکول کوئٹہ

میں سے بعض تو یہاں تـک بڑھجاتے ھیں کہ اسکو ناقابل قرار دیتے ھیں اور کہتے ھیں کہ اس نے ان لوگوں کو دھوکا دیا ' جو اسکي نظامت کو امن و ترقي کي تمہید خیال کرتے تھے -

مگر یہ الزامات درحقیقت بہت بیجا ھیں -

ھم کو یہ یاد رکھنا چاھیے کہ ناظم نے آکسفورڈ میں تربیت پائي ھے' اور یہ کہ دستوري حکومت کے اصول کے متعلق اسکا تخیل ماخوذ ھے ان بہترین سرچشموں سے جو بیلیال کے کمروں میں ھیں ' اور ان مثالوں سے جو انگلستان کي سیاسي تاریخ پیش کرتي ھے -

اس کہنے کے بعد کوئي یقین کرسکتا ھے کہ ایک ایسا شخص جسمیں قوم کي قیمت کا یقین اسدرجہ سرایت کرگیا ھو' خود اپنے آپ کو دھوکا دیگا ' اور ایسے رئیسوں اور جماعتوں سے اپني خواھشوں کو بجبر منظور کرائیگا ' جن پر اسے براے نام اقتدار حاصل ھے ؟ ھمیں یہ واقعہ نظر انداز نہ کرنا چاھیے کہ ایراني دستور ملک کي ضرورتوں کے لحاظ سے نہیں ' بلکہ اسوقت صرف اس حیثیت سے بنایا گیا تھا کہ وہ شاہ کي خود مختارانہ طاقت کے مقابلہ میں مدافعت کا ایک ذریعہ ھو - اسلیے یہ اساس حکومت ھي جھوٹي ھے ' اور دستوري کار روائیوں کو مفلوج بنا دیتي ھے -

ایک افسوسناک صداقت یہ ھے کہ اس فالج کے نتائج جو سابق حکومت کي وجہ سے نو جوان ایرانیوں کے دلوں پر گرا تھا ' ناقابلیت اور فلاح عام کے کاموں سے نفرت کي شکل میں منعکس ھو رھے ھیں -

بہر حال یہ ھیں وہ حالات جسمیں سلطان احمد شاہ کہ نوجوان و عجلت پسند ھے' اپنے اسلاف کے ڈگمگا تے ھوے تخت پر بیٹھیگا -

الهلال:

یہ نیر ایسٹ کے مراسلہ نگار کا مضمون ھے - ایران کي موجودہ بد بختي کي اصلي علت یہ نہ تھي کہ دستوري حکومت آسے راس نہ آئي - بلاشبہ ایران اسکے لیے تیـار نہ تھا ' تاھم اصلي شے دستوري انقلاب کے بعد روس کا محمد علي کو آلۂ کار بنانا اور اسکے ھاتھوں قوم کو تباہ کرانا ' پھر سر ایڈورڈ گرے کا اوس کے ساتھہ سازشي اتحاد اور بالآخر اسکي قسمت کي گذشتہ تقسیم ھے -

بریدِ فرنگ

اقتراعیـات انگلستان

جد و جہد حریت - ایثار و جاں نثاري - ثبات و اقدام عمل !

تاریخ انگلستان میں اقتراعیات (سفر یجزم) کي تحریک ھندوستان کے لیے ایک بصیرت بخش و عبرت انگیز واقعہ ھے' خصوصاً انکا ثبات و استقـلال کہ یہ جنس گرانمایہ و اکسیر کامیـابي یہاں کے مردوں میں بھي کم یاب بلکہ نایاب ھے -

کوئي ھفتہ ایسا نہیں گزرتا کہ ولایتي ڈاک میں انکے تازہ واقعات نہ ھوتے ھوں بلکہ ابتو انگلستان کے اخبارات میں اور عنوانات کي طرح اقتراعیات بھي ایک مستقل عنوان ھوگیا ھے - حسب معمول گـذشتہ ھفـتہ کی ڈاک میں بھي چند تازہ واقعات آئے ھیں -

* * *

مسز پانکھرسٹ کے نام سے تو قاریین کرام نا آشنا نہ ھونگے - یہ وھي خاتون ھے جو اقتراعیات میں سے فوجي جماعت کي سر خیل ھے - اسکي آتشیں تقریریں ' گرفتاري ' قید ' اور ترک خور و نوش کي عبرت پرور اور سبق آموز داستانیں بارھا آپ سن چکے ھیں - یہ مجاھدہ راہ حریت جو غالباً آیندہ تاریخ انگلستان کي ایک ھیروئن اور کرامویل کي طرح عورتوں کي آزادي کے لیے ضرب المثل ھوگي' آج اپني نفاق و مداھنت سے غیر آلود آزادي کیوجہ سے ارباب حکومت کي نظروں میں پیکر بغـاوت سمجھي جاتي ھے' اور انگلستان میں جسکو اپنے حریت زار و احرار پرور ھونے پر اسقدر ناز ھے' اسے چین سے رھنا نصیب نہیں ھوتا -

پیرس سے واپسي میں جب وہ وکٹوریا اسٹیشن پر پہنچي تو فوراً گرفتا کرلي گئي -

مگر وہ معمولي خاتون نہ تھي نہ اسکي گرفتاري کے لیے ایک وردي پوش کانسٹبل کا ھاتھہ میں ھتکڑي لیے ھوے موجود ھونا کافي ھوتا - وہ جہاد و حریت کي ایک دیوي ھے جسکي پرستش انگلستان کی تمـام اقتراعیـات کرتي ھیں' اور جسکي قربانگاہ پر اپنا سر چڑھانا ھر سفریجٹ عورت اپني سعادت سمجھتي ھے - اسلیے اسکي گرفتـاري کے واسطے مخصوص اور پر اسرار انتظـامات کیے گئے تھے -

* * *

وکٹوریا اسٹـیشن کا پلیٹ فارم ایک وسیع پلیٹ فارم ھے - اسکے ایک سرے پر جہاں بعد مسافت کي وجہ سے روشني اور اشخاص دونوں کي کمي تھي ' یہ گرفتاري عمل میں آئي ' اسلیے گرفتاري کے وقت مظاھرہ کے نام سے ایک آواز بھي بلند نہیں ھوئي - حالانکہ اگر کوئي دوسرا موقعہ ھوتا تو ایک محشر و ھنگامہ بپا ھوجاتا - ایک موٹر کار پوشیدہ طور پر تیار کھڑي تھي - مسز پانکھرسٹ کو اسمیں بٹھا کر پولیس فوراً اسٹیشن سے روانہ ھوگئي -

موٹر کار کي رفتار غیر معمولي طور پر تیز تھي -

گرفتاري کے وقت مسز پانکھرسٹ نے کسي قسم کا مقابلہ یا مقاومت نہ کي ' کیونکہ وہ ان آئیني ھتکڑیوں کو اپني کلائیوں کے لیے مرصع طلائي زیور سے زیادہ رونق بخش و عزت دہ سمجھتي ھے ' مگر

طوائف الملوکي (Oligarchy) یا کسي ایسي سلطنت کے قالب میں ڈھال لینگے' جسمیں چند امراء حکومت فرمانروائي کرتے هوں (یه صحیح نهیں - الہـلال)

قوم - یہاں خصوصیت کے ساتھه اس سے مراد کاشتکار هیں - آساني سے اس تحریک میں شریک هوگئي' کیونکه اسکے بھولے اور سادے دلوں میں آزادي کے معني ' جسکے استعمال کے قابل وہ ابھي نه تھے' خاصکر ٹیکس کے بار سے نجات تھي !

ان تینوں عناصر کو جو هنگامي طور پر متحد تھے' خلیق مگر مسرف مظفر الدین شاہ اور اسکے کم نظر اور حیله طراز وزراء سے اپني خواهشوں کے لکھوا لینے میں کچھه بھي دقت نه هوئي - ۵ - اگست سنه ۱۹۰۶ع کو شاہ نے مقبول عام دباؤ میں آکے ایران کیلیے پارلیمنٹ کي منظوري دیدي - ۹ ستمبر کو قوانین انتخاب شائع هوے' اور ۷ - اکتوبر کو مظفر الدین شاہ نے جبکه وہ بستر مرگ پر تھا ' ایران کي پارلیمنٹ کا افتتاح کیا -

پہلا قومي مجمع فوراً شاهنشاهي کے دستوري قانون کے بنانے میں مشغول هوگیا - امراء باهم منقسم تھے - اسلیے انہوں نے مجلس کي رهنمائي ارباب دماغ کے هاتھوں میں چلے جانے دي -

گو یه موخر الذکر اپني نیت میں مخلص تھے' مگر انہوں نے ان اصول کو نامکمل طور پر جذب کیا تھا ' جو اس آزادي کي بنیاد تھے جس سے آج مغربي تمدني بہرہ اندوز هو رها ھے - نوآموزي کے جوش میں انہوں نے تاریخ کو فراموش کرنے کي سنگین غلطي کي ' اور اس فریب امید کي پرورش کي که ایک قوم ' جسکا بیشتر حصه محض جاهل اور بالکل غیر تربیت یافته ھے ' وقت کي سست رفتار تدریجي ترقي کے بغیر کامل دنیاوي مجہولیت سے گزر کے منظم آزادي تـک پہنچ سکتا ھے -

انہوں نے اس کا بھي خیال نہیں کیا که اگرچه چند ضروري اصلاحات پر اصرار ناگزیر ھے مگر شاہ کي حکومت کي بیخکني ' اور ملـک میں بجبر ایک ایسے اساسي اور جمہوري انقلاب کا پیدا کرنا کسقدر خطرناک هوگا ' جو یورپ کي سب سے زیادہ تربیت یافته قوم کے لیے بھي لائق پذیرائي نہیں' اور ایراني قوم کي سیاسي تعلیم کے مبلغ کے لحاظ سے تو بالکل خارج از تناسب ھے -

ایک " دستور " جو اس روح اور اس طریقه پر ترتیب دیا گیا هو' اسکي زندگي کے اختتام کے متعلق کوئي شک باقي نہیں رهسکتا !

نئي حکومت کے آغاز هي میں یه ثابت هوگیا - بغیر کسي متعین فرد عمل ' اور بغیر کسي طاقت یا دباو کے' حکومت پر ایک ایسي غیر منظم مجلس چھا گئي ' جو ابتدائي دستوري حقوق سے ناواقفیت کے عالم میں طاقت کا دعوائے باطل کرنے لگي تھي -

سیاسي کلب صرف اسلیے قائم هوے که اپني خواهشوں پر دوسروں کو مجبور کیا جاے - اخبارات جو مفید هوتے اگر کم و بیش کم عمر هوتے' حریت کو فوضویت (انارکي) کے ساتھه مدغم کرکے تباہ کن اصول کي تعلیم دینے لگے -

شاہ نه نوجوان ' شتاب کار' اور اس حقوق سے تمتع کے لیے بیچین تھا جو اسکے اباء و اجداد کو حاصل تھے ' نه اپنے حقوق سے دست برداري کا ارادہ کرسکا ' اور نه اس نے ایسا کرنا چاها اس پر یہ مستزاد هوا که اسکي خود رائي نے ان لوگوں کو بھي اس سے علحدہ کردیا جو اب تـک نا طرفدار تھے - اسوقت سے اسکے لیے کوئي امید باقي نه رهي تھي' اور بالاخر اس خون تشنه ' اور انقلابي حکومت کا خاتمه جلا وطني نے کیا - اسوقت سے ایران پا بزنجیر هوے بغیر اپني قسمت کي نگراني کر سکتا تھا -

خانه جنگي کے حادثه کے بعد یه معلوم هوتا تھا که صلح و اتفاق کا دور پیش نظر ھے اور قوم کي دوبارہ زندگي کے آغاز نے ان تمام لوگوں کو مدد کي دعوت دي ھے جو دستوري حکومت کي واپسي کے لیے لڑے هیں - مگر اس صلح کي عمر تھوڑي تھي - خود ارباب دستور میں اختلاف نمودار هوا جو اپني خیالي خواهشوں کو بزور منظور کرانا چاهتے تھے -

ان بے انتظامیوں کے باوجود مجلس کا انتخاب هوا اور وکلا نے مختلف جماعتیں ترتیب دیں -

یه سیاسي سوالات نه تھے جنکي وجه سے بالاخر انکو غم سے دو چار هونا پڑا - بلـکه یه شخصي مصالح تھے - آخر کار معاملات ایسے نقطے تـک پہنچگئے' جہاں کثرت اپني خواهشوں کے منظور کرانے میں قلت پر کامیاب هوئي اور وزراء بجاے اسکے که موزوں قومي پالیسي کي اشاعت ' یا ضروري اصلاحات کے نفاذ کي کوشش کرتے ' ان پر جماعتیں حکمراني کرنے لگیں -

یه حالت تھي جبکه ناصر الملک نظامت کا بارگراں اٹھانے کے لیے بلایا گیا -

ناصر الملک ایک تربیت یافته' اکسفورڈ کا ایم - اے ' قابل ' تجربه کار ' هوشیار ' اور ایماندار آدمي ھے - اسے ملک کي ضرورتیں اور وہ فرد عمل معلوم تھي ' جو ترتیب پاني چاهیے - مگر جسطرح اسے یه معلوم تھا ' اسیطرح وہ یه بھي جانتا تھا که قانون دستور ' جسکي بنا پر وہ نگراني اپنے ذمے لینے والا تھا' ایک ایسا هتیار ھے ' جو صرف بادشاہ کي خود مختاري کو نیست و نابود کرنے کے لیے بنایا گیا ھے' اور اسلیے وہ ایک ایسا قانون ھے' جس نے خود اس سے بھي هتیار لیکے اسکي یه حالت کردي ھے که سامان مدافعت سے تو تہیدست مگر سازش و مجبوري سے رو در رو ھے !

صرف فرض کا خیال اس پر غالب آیا' گو وہ نظامت کے قبول کرنے میں تردد سے لبریز اور ان مشکلات کے متعلق دھوکے میں نه تھا جو اسکو پیش آنے والے تھے -

دوسروں کو یه دکھانے کے لیے که جو لوگ حکمراني کے لیے بلائے جائیں' خواہ وہ حکمراني کسي درجه کي هو' انہیں حکومت کے اصول کا علم ضروري ھے ' اس نے (ناصر الملک نے) مسلسل وزرا اور وکلا کے ساتھه کام کیا -

انکو غیر سرکاري نوعیت کي صحبتـوں میں جمع کیا اور کوشش کي که مختلف جماعتوں کے بالاشتراک کام کرنے کے لیے ایک بنیاد تیار کردے تاکه آیندہ وہ متحدہ طور پر ایک ایسا نقشه ترتیب دیں جو ضروري اور اهم اصلاحات کا کفیل هو -

اس امر کي تصدیق کے لیے که ناصر الملک نے کس جوش اعتقاد اور ترک نفسانیت کے ساتھه اس مشن کو اپنے هاتھه میں لیا ھے' اسے کام کرتے هوے دیکھنا چاهیے -

ایراني اپني اس خوش قسمتي پر که انکا سرگروہ ایک ایسا شخص ھے جو اس قدر روشن خیال اور اس درجه بے لوثي کے ساتھه ملک کي بہبودي میں منہمک ھے' اپنے آپ کو آج تک کبھی زیادہ صحیح مبارکباد نه دیسکے ' اور نه کوئي اعتماد اس اعتماد سے بہتر حالت میں کیا گیا' تا هم عدم مفاهمت اور باقاعدہ عداوت نے ناظم کي بہادرانه کوششوں کو بیکار کردیا اور اسطرح اس آخري اُمید کو بھي مٹادیا جو دستوري حکومت کي قوت کے متعلق تھي -

اکثر سنتے هیں که ناظم کو کمزوري اور اپنے اختیـارات کے محسوس کرانے میں ناکامي کا الزام دیا جاتا ھے ' اور ان نقادوں

میـــر مجلس آل انـڈیـا مسلم لیـگ کي افتتاحي تقـریـر

آنريبل سر ابراهيم رحمت الله نائٹ ممبر امپيريئل کونسل نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس منعقد آگرہ میں ۳۰ - دسمبر کو جو پریسیڈنشل ایڈریس پڑھا اس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ھے :—

حضرات ! مسلم لیگ کے اس سالانہ جلسہ میں آپ نے مجھہ کو بطور صدر دعوت دیکر میري جو عزت افزائي فرمائي ھے ' اس کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ھوں - میں اس امر کا صاف صاف معترف ھوں کہ ...... یہ سب سے بڑي عزت ھے ' اور اس وجہ سے اسکي قدر میري نظر میں آور بھي زیادہ بڑھہ جاتي ھے کہ یہ عزت مجھہ کو بلا تحریک غیرے ملي ھے -

ایک ایسے وقت میں جیسا کہ یہ ھے ' جب کہ نہایت ھي زوروں کے ساتھہ اختلاف رائے واقع ھوا ھے ' اور یہ خیـال عام طور پر پھیلا ھوا ھے کہ مسلمانوں میں سیـاسي نظر سے دیکھتے ھوے دو راھیں قائم ھوگئي ھیں - ایسے وقت میں مجھکو یقین ھے کہ آپ اس امر کا اچھي طرح احساس فرمائینگے کہ آپ کے صـدر کي حالت کس قدر پیچیدہ ھے ؟

حضرات آپ نے جس مشکل کام کے انجام دینے کے لیے مجھکو طلب فرمایا ھے اسے میں نے بطور فرض منصبي منظور کیا ' اور میں نے یہ خدمت اس لیے اپنے ذمہ لي ھے کہ مجھہ کو اس امر کا یقین واثق ھے کہ آپ میرے ان فرائض کے ادا کرنے میں پوري پوري مدد اور اعانت فرمائیں گے ' اور مسلمان ھونے کي حیثیت سے ھم سب پر جو ذمہ داري عائد ھے اس میں آپ حصہ لیں گے - آج هندوستان کے مختلف مقامات سے مسلمانوں کے جو قائم مقام حضرات بہت بڑي تکلیف گوارا فرما کر یہاں اس جلسے میں تشریف فرما ھوے ھیں - یـہ امر میرے خیال میں اس بات کي حتمي دلـیل ھے کہ ھماري قوم میں رفاہ عام اور سیاسي زندگي کي قومي روح موجود ھے - مجھے اطمینان ھے کہ میں آپ لوگوں پر بے خطر بھروسہ کرسکتا ھوں ' اس بارہ میں کہ میں جو صمیم قلب سے ان مشکلات کو جو ھمارے در پیش ھیں ' سلجھانے کي کوشش کرنا چاھتا ھوں - اس میں آپ لوگ میرا ھاتھہ بٹائیں گے ' اور مائل بمصالح رھینگے تاکہ نتیجہ یہ ھو کہ بعوض پھوٹ کے ھم پھر سے مستحکم ھوجائیں ' اور ھـم میں ایسي توانائي پیدا ھوجاے ' اور ھم ایسا طریق عمل اختیار کریں جس سے ھمارے دلي مقاصد میں تـرقي ھوتي چلي جاے -

تمام ایسي انجمنوں میں جیسي ھماري یہ انجمن ھے اختلاف رائے واقع ھونا ضروري ھے - مختلف ذھن کے لوگ جب متحد مسائل پر اپني توجہ مبـذول کرتے ھیں ' اور اس کے مختلف پہلوؤں پر کافي اور آزادانہ بحث ھوتي ھے ' تو راسخ نتیجہ برآمد ھوتا ھے ' اور عام دلچسپي کا باعث ھوتا ھے - چونکہ میرے ایسے خیالات ھیں ' اس لیے ھماري بہبودي و ترقي کے مسائل پر جو کچھہ معقـول بحث ھو میں دل سے خیـر مقـدم کـرتا ھوں مگر اتنا لحاظ ضروري ھے کہ جب کسي امر کا فیصلہ ھوچکا ' تو سب کو بہ طیب خاطر منظور کرلینا چاھیے ' اور سب کو اسي کے مطابق سعي بلیغ سے عمل کرنا چاھیے -

اس دستور العمل کے لازمي طور پر یہ معني نہیں ھیں کہ جو فیصلہ ایک مرتبہ ھوگیا اسپر نظر ثاني نہ کیجاے - کوئي دستور العمل اس جمہوري زمانہ میں بنایا نہیں جاسکتا ' جو مثل قوانین میدي اور " ایران قدیم " اٹل اور دائمي ھوں - میري مراد یہ ھے کہ جو فیصلہ کیا جاے وہ دستور العمل ھو جاے - اس زمانہ تـک جب تـک کہ عام اھل الراے تبدیل خیـالات ' تقاضاے وقت ' مزید تجربہ ' اظہار نقص و عیب ' جو پیشتر خیـال میں نہ آسکا یا اسي طرح کے اور وجوہ کے لحاظ سے اس کو بدل نہ دیں -

وجوہ مذکورۂ بالا کے پاے جانے کے وقت سابق فیصلوں پر بھي نظر کي جاے - سب سے زیادہ اور ضروري امر تو مجھے یہ معلوم ھوتا ھے کہ تمام مباحثے غیر شخصي اور غیر جانبداري کے اصول پر ھوا کریں ' اور جو لوگ مخالفت میں اپنے تئیں قلت الراے پائیں اُنکو چاھیے کہ کثرت الراے کے صاف اور غیر مبہم فیصلوں کو بہ طیب خاطر منظور کرلیں ' اور اخلاصمندي سے تقلید سلوک عسکري کرکے عام مقصود کے پیشرفت کي کوشش میں شریک رھیں ' اسي طریقہ پر جیسا کہ فیصلہ ھوچکا ھو -

جب تـک ھمارے قومي مقصود کے پیشرفت کے ایسے اس طرح سے ھم کاربند نہ ھوں ' تب تـک مجھے اندیشہ ھے کہ ھماري ترقي میں سخت رکاوٹ رھیگي ' اور بہت سخت مشکلوں کا پے در پے سامنا کرنا ھوگا - لہذا اے حاضرین با تمکین ! میں آپ سے التماس کرتا ھوں ' اور آپکے ذریعہ تمام مسلمان قوم سے التماس کرتا ھوں کہ ھمـاري رفاہ عام کے لیے عالي حوصلگي تحمـل اور مخلصانہ شرکت سے مشغول کار رھینگے -

اگر ھم اسطرحپر تمام شخصي خیالات کو الـگ رکھہ کے کار بند رھیں گے ' اور ھمارے ذھن میں صرف قومي فائدہ کا خیال ھوگا ' تو ھماري ترقي نہ فقط یقیني ھوگي بلکہ اتني رفتار سے ھوگي جو ھم میں سے عجلت پسند اصحاب کو بھي تشفي بخش ھوگي -

کانپور کي مسجد

آپ سب صاحب اس امر سے واقف ھیں کہ مسلمانان هند کے دلوں پر مسئلـہ مسجد کانپـور نے بہت بڑا اثر کیا ' اور آپکو یہ معلوم کرکے نہایت ھي اطمینان اور تشفي ھوئی ھوگي کہ ھمارے معزز اور ھر دلعزیز وائسرائے اعلی حضرت لارڈ ھارڈنگ بہادر نے دور اندیشانہ سیاسي قابلیت سے اسکا فیصلہ باحسن الوجوہ فرما دیا -

حضور وائسرائے نے اپنے جدید پایۂ تخت هند یعني دھلي میں داخلۂ سرکاري کے موقع پر جن شریفانہ خیالات کا اظہار کیا تھا - وہ میں آپ کو یاد دلانے کي اجازت چاھتا ھوں - حضور موصوف اس وقت جدید لیجسلیٹو کونسل کے صدر تھے - جسکا اجلاس پہلي مرتبہ دھلي میں ھوا ' اس موقع پر آپ نے اپني یادگاري تقریر میں بیان فرمایا تھا کہ :

بہر حال اصل قصور کے بارے میں میرا جو کچھہ خیال ھو - مگر میں صرف آپ کو اور تمام باشندگان هند کو یقین دلانا چاھتا ھوں کہ یہ واقعہ کسي طور پر بھي میري رائے پر کسي قسم کا اثر نہ ڈالیگا ' جس طور پر میں نے گذشتہ دو سال میں کام کیا ھے ' اسي طرح آیندہ بھي میں اپني طرز حکومت بدلے بغیر عمل کرونگا ' اور اس طریقہ سے میں سر مو تجاوز نہ کرونگا " -

کیا کوئي کہنے کي جـرأت کرسکتا ھے کہ حضور لارڈ ھارڈنـگ نے اس موقع پر اھل هند سے جو مدبرانہ وعدے کیے تھے ' ان پر وہ صداقت کے ساتھہ قائم نہیں رھے ؟ اس پدرانہ شفقت نے جو انھوں نے ھمارے ھم وطنوں سے ظاھر کي ھے - صحیح طور پر لوگوں کے دلوں پر فتح پا لي ھے - یہ واقعہ صرف اس ملـک کا تاریخي

گرفتاري کے بعد اسنے پوليس سے پوچها : "کيا تم بتا سکتے هو که ميں کيوں گرفتار کي گئي هوں؟ ابهي تو ميرا لائسنس ختم نهيں هوا هے ؟" اسکے جواب ميں پوليس نے کہا: "تم نے ان شـرائط کو پورا نهيں کيا جنکي بنا پر چهوڑي گئي تهيں' اسليے پهر گرفتار کي گئي هو"

عدم ايفاء شرائط سے مراد غالباً مسز پانکهرست کي وه تقرير هے جو اس نے پيرس ميں کي تهي -

* * *

مگر هميشه کي طرح يه گرفتاري بهي زياده عرصه تـک نه رهسکي اور پوليس کو مجبوراً چهوڑنا پڑا -

مسز پانکهرست چهـار شنبه کو هالوے کے قيـد خانے سے چهوڑي گئي ' اور ابهي چند دنوں لندن ميں رهکے پهر سوئٹزرليند روانه هوگي -

* * *

جس خوش نصيب بچے نے آزادي و سر فروشي کي آغوش ميں پرورش پائي هو' اسکے متعلق يه کهنـا فضـول هے که وه کيسا هوگا ؟

مسز پانکهرست کي طرح انکي صاحبزادياں بهي اس جهاد حريت و حقوق ميں اپني ماں کے دوش بدوش هيں -

مس سلويا پانکهرست ڈسمبر کے دوسرے هفته ميں سه شنبه کو شوريڈچ ٹاون هال ميں گرفتار هوئي تهي - گرفتاري کے بعد اپني ماں کي طرح اس نے بهي کهانا پينا چهوڑ ديا - اس سے اسکي حالت اسقدر نازک هوگئي که پوليس کو مجبوراً چهوڑ دينا پڑا - يه بهي هالوے کے قيد خانے ميں تهي اور وهاں سے دوشنبه کي شام کو چهوڑي گئي -

مسز پانکهرست کي دوسري لڑکي مس کرائسٹيبل پانکهرست هے - وه بهي اپني ماں اور بهن کي طرح سرگرم جهاد هے اور اسي جرم ميں جلا وطن هوکے آجکل پيرس ميں مقيم هے -

* * *

ليکن يه تو اقتراعي ليڈروں کا ذکر تها جنکا کام يه هے که قول اور عمل سے اپني جماعت کي اس روح کو تازه رکهيں جسکي بدولت يه معرکه آرائياں هو رهي هيں' ورنه اصلي کام کرنے والے تو اور هي هيں - جيسا که تمام منتظم و کارکن جماعتوں کا قاعده هے -

اقتراعيات نے استعمال قوت کي جو صورتيں اختيار کي هيں' انميں سے ايک صورت آگ لگانا بهي هے - آج انگلستان ميں کتنے هي مکان هيں جو ان اقتراعيات کے هاتهوں آتشزدگي کا لقمه هوچکے هيں-

ليکن اگر مرد با ايں همه ضرر رساني اپني جگهه پر قائم هيں تو ان خاتونوں نے بهي سر رشته استقلال اپنے هاتهه سے نهيں ديا هے - وه بهي اپنے کام ميں لگي هوئي هيں اور برابر وه حرکتيں کيے جاتي هيں جنکو اگرچه اب تک مرد برداشت کر رهے هيں مگر شايد هميشه برداشت نه کرسکينگے -

مسرس فونس ' ايليٹ اينڈکو ڈيونپورٹ کي ايک مشهور چوب فروش کمپني هے - اسکے گودام کے احاطے کا رقبه ايک ايکڑ هے - اس وسيع احاطے ميں ايک هزار لکڑي جمع تهي - دوشنبه کي صبح کو دفعةً آگ لگي اور تهوڑي هي دير ميں تمام احاطے کے اندر پهيلگئي - آگ کے بجهانے کي سخت کوشش کي گئي مگر ناکامي هوئي اور يه شعلے اس احاطے سے نکلکے قرب و جوار ميں پهيلنے لگے - تهوڑي دور پر فينه رونڈ آبوٹس (ايک قسم کا پهيا هے جس پر لڑکے چڑهتے هيں) اور چند کاروانس (ايک قسم کي گاڑي هے) رکهے هوے تهے - ايک رونڈ آبوٹ ميں جسکي قيمت ۲ هزار پونڈ تهي' آگ لگ گئي - کل نقصان کا تخمينه ۱۰ هزار پونڈ هوا هے -

اس آتشزدگي کے بعد گورنمنٹ کو ايک گمنام خط موصول هوا جسميں لکها تها : " يه آگ هم اقتراعي عورتوں نے لگائي هے اور ياد رکهو که جب تک تم همارے مطالبات پورے نه کروگے' هم اسيطرح تمهاري راحت و آرام اور جان و مال ميں آگ لگاتے رهينگے" -

* * *

مسز پانکهرست کي گرفتاري ايسي بات نه تهي که اس سے اقتراعيات ميں جنبش اور فدويت و اقدام کي کوئي مثال تازه ظاهر نه هوتي -

دوشنبه کو رچمونڈ پوليس کورٹ ميں مسز بولٹر پيش هوئيں - مسز موصوف پر يه الزام تها که انهوں نے رچمونڈ ميٹرو پولیٹين پوليس اسٹيشن کي کهڑکياں توڑ ڈالي هيں - انهوں نے اپنے اظهار ميں الزام کا اعتراف کيا اور کها :

" اسکے دو سبب هيں' اول اور سب سے اهم وجه تو يه هے که تم نے اس حريت کي ديوي مسز پانکهرست کو گرفتار کيا هے جو ترک خورد و نوش کے واقعات سے نهايت نحيف و نزار هوگئي هے -

اس خبر نے مجهه ميں ايک غير معمولي هيجان پيدا کرديا ' ميري پهلي خواهش يه تهي که جسطرح ممکن هو ميں انکو قيد خانے سے نکال لاوں ' مگر مجهے نظر آيا که ميں اپني اس خواهش ميں کامياب نهيں هوسکتي' پهر ميں نے خيال کيا که اگر ميں اس ميں کامياب نهيں هوسکتي تو مجهے بهي قيد خانے کے باهر نه رهنا چاهيے - ليکن اگر ميں تمهارے پاس آتي اور قيد هونے کي خواهش ظاهر کرتي ' تو تم ميري اس خواهش کو پورا نه کرتے اور مجنون سمجهکے پاگل خانے بهيجديتے ' اسليے ميں نے سونچا که مجهے کوئي ايسا جرم کرنا چاهيے جسکي سزا قيد هو' چنانچه ميں آئي اور آکے ان کهڑکيوں کو توڑا - دوسري وجه اسکي وه مرض هے جو مردوں ميں پهيلا هوا هے "

مسز بولٹر نے اس مرض کي تشريح نهيں کي -

عدالت نے ان پر ۴۰ شلنگ جرمانه اور در صورت عدم ادائيگي ۱۰ دن قيد کي سزا دي - مسز بولٹر مصر تهيں که وه قيد خانے جائينگي ' کيونکه اسي غرض سے انهوں نے کهڑکياں توڑي هيں مگر انکے شوهر نے انکي طرف سے جرمانه ادا کرديا اور عدالت نے اسکو قبول کر ليا - چلتے وقت مسز بولٹر نے عدالت کو مخاطب کرکے کها : " ميں نهيں سمجهتي که مجهے کيا سزا دي گئي ؟ کيونکه جرمانه تو ميرے شوهر نے ادا کيا - ميري سمجهه ميں يه بهي نهيں آيا که ان سے کيوں يه جرمانه ليا گيا ؟ حالانکه وه تو ميرے همخيال نهيں - اگرچه ويسے نهايت اچهے شوهر هيں "

عدالت نے اسکا کچهه جواب نهيں ديا اور مسٹر بولٹر اپني بيوي کو اپنے گهر لے آئے -

الهلال کي ايجنسي

هندوستان کے تمام اردو' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهـلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو ايجنسي کي درخواست بهيجيے -

ں سے اظہار امتنان اور وفاداري کا باعث ہوتا ھے ' جو سلطنـ... لستان کي بے بہا بضاعت ھے - آیا یہ رائے بلاشبہ پایۂ ثبوت کو یں پہونچتي ھے کہ تمام ھندوستان کے اسلامي قوم کے جلسوں ر انجمنوں نے جو متعدد رزولیوشن پاس کئے ھیں ' اُن سے صاف ھر ھے کہ حضور وائسرائے بہادر کا عمل کس قدر عالمگیر تھا - کسي ں یہ خواھش نہیں ھے کہ گورنمنٹ فوراً ایک شورش کے سامنے ـا سر جھکادے - بلکہ ھمارا منتہاے منشاء یہ ھے کہ ھماري ضداشت پر منصفانہ توجہ مبذول کي جائے ' اور جب کسي رکاري عہدہ دار کے حکم کي ترمیم و تنسیخ کي ضرورت ثابت و جائے تو ویسا عمل در آمد کرنے سے کسر شان کے خیالي خوف ب وجہ سے باز نہ رھا جاے ' کیا کوئي شخص یہ کہسکتا ھے کہ ھمارا طالبہ کسي وجہ سے نا معقول ھے ؟ (باقي آیندہ)

مشاهیر اسلام رعایتي قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲) ضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الهي حمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ ایتي ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۷) حضرت میر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد اللہ ن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ۱۲] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام باني مجدد الفثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین کریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ (۱۷) حضرت امام خاري ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ عایتي ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۰) واب محسن الملک مرحوم ۳ نہ رعایتي ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوي ذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ ۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۶ انہ رعایتي ۲ نہ (۲۶) حضرت شبلي رحمۃ اللہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۷] رشن معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انہ رعایتي ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ - سب مشاهیر اسلام قریباً دو ھزار صفحہ کي قیمت یکجا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) یاد رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ۶ - انہ (۴۱) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رھبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتي ۶ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھ ھزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپیہ ۷ انہ [۴۶] ھشت بہشت اردو خواجگان چشت اهل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموزالاطبا ھندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے ھیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ھوا ھے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ھے انکي نام بھي لکھدئے ھیں - علم طب کي لاجواب کتاب ھے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ھے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] البحران اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازي کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ -

ملنے کا پتہ ــــ منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

زندہ درگور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتي ھیں' زمانۂ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کردیتي ھیں ' کیساھي ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي ھیں ' اور ھمارا دعوی ھے کہ چالیس روز حسب ھدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ھوگي جو بیان سے باھر ھے - ٹوٹے ھوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چھرے پر رونق لاتي ھے - علاوہ اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھي عدیم النظیر ھیں ' ھر خریدار کو دوائي کے ھمراہ بالکل مفت بعض ایسي ھدایات بھي دیجاتي ھیں ' جو بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ھے - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ -

ا ۰ تھر

منیجر کارخانۂ حبوب کاپا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

اعـلان

جنـاب محمد صفا بک صاحب جریدۃ العدل نے [دلیل الاستانہ] نام ایک کتاب نہایت محنت و جانفشاني سے لکھي ھے ' جسمیں تمام سلاطین آل عثمان مع امیر المومنین و خلیفہ رسول رب العالمین مولانا سلطان محمد خاں پنجم و شہزادگان موجود الوقت و دیگر مشاهیر خدام ملت کي تصاویر مختصر حالات کے ساتھہ درج ھیں -

اسکے سوا محلات شاھي مشہور مساجد نظارت جنگ حربیہ یونیورسٹي اور دنیا میں لاثاني قدرتي مناظر حسن کي پریوں یعني استامبول کی پہاڑیونکے نقشے بھي دکھائے گئے ھیں - تصاویر و نقشجات کا مجموعہ ۳۰۰ سے زیادہ ھیں -

اس کتاب کے مطالعہ سے گویا آپ گھر بیٹھے ھوے مقام خلافت کے لوگوں کي زیارت اور قسطنطنیہ کي دلفریب خوبصورتي کو دیکھکر فتبارک اللہ احسن الخالقین کہینگے - مولف کا دعوی ھے کہ آجتک کسي نے خواہ ایشیائي ھو یا یوروپین فرنگي ' ایسي جامع کتاب نہیں لکھي - باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف تین روپیہ چھہ آنہ مع محصول ڈاک رکھي گئي ھے ' جو ذیل کے پتہ پر مؤلف موصوف سے مل سکتي ھے -

محمد صفابک مالک و اڈیٹر جریدۃ العدل - قسطنطنیہ

واقعه هونے کي غرض سے قابل قدر نهيں هے ' مگر وه سبق جو اس قسم کي طرز سلطنت سکهاتي هے - و برطانيه عظمى اور هندوستان دونوں کے ليے ايک نعمت غير مترقبه هے - حضور لارڈ هارڈنگ نے اس امر کو ثابت کرديا هے که پدرانه همدردي صرف لفظوں هي سے نهيں (جن کا هم کو پہلے بهت سا تجربه هوچکا هے) مفيد هوسکتي - بلکه عملي طور پر کام لينے سے مطلب براري هوتي هے -

ميرے ليے يه امر هميشه تعجب انگيز هے که کيوں برطانوي اهل عمله هندوستان ميں اس امر کي مدبرانه کوشش نهيں کرتے جس کے ذريعه وه عملي طور پر همدردي اور غور کرکے اس ملک کے باشندوں کے دلوں پر فتح پاليں - کيا ميں ان سے يه کهنے کي جرأت کرسکتا هوں که يه طريقه اختيار کرنا ان کے ليے کس قدر آسان هے ؟ هندوستانيوں کے نماياں خصائص سے ايک يه بهي هے که ان ميں احسان شناسي کا ماده بهت ترقي کرگيا هے - گذشته کشمکش کے زمانه ميں کتني مرتبه هندوستاني انگريزوں کے بچاؤ کے ليے ميدان ميں آئے هيں ' اور کتنے موقعوں پر انهوں نے انگريزوں کو بچانے کے ليے اپني جانيں تک ان پر قربان نهيں کردي هيں -

اگر هند کے سرکاري اهل عمله واقعي ايسي کوشش کريں که اپنا فرض منصبي سمجهکر هندوستان کے متعلقه مسائل پر هندوستان هي کے نقطۂ خيال سے غور کريں ' اور اگر وه هميشه يه امر ملحوظ رکهيں تو وه هندوستانيوں کے وجدان کي ايسي تسخير کرسکتے هيں که جو کسي اور ذريعه سے هرگز نهيں هوسکتي - هم پهر وه فريادين نه سنينگے ' جو هميشه همارے کانوں ميں اس ملک کي گورنمنت کي روز افزوں شکايتوں کے باره ميں گونجا کرتي هيں - يهي وه طرز عمل هے جو لارڈ هارڈنگ نے اپنے پيش نظر رکها هے ' اور جسے وه عمل ميں لانا چاهتے هيں ' اور جس نے انکو هندوستانيوں ميں اسقدر هر دلعزيز بناديا هے -

کيا هندوستان کے ديگر اهل عمله اسپر نه دل سے عمل پيرا هونگے ؟ اگر ايسا هوا تو صرف يهي نه هوگا که ان کا راسته صاف هو جائيگا ' بلکه هندوستانيوں کے ان خادمان ملک کا بهي راسته صاف هوجائيگا ' جو بارجود سخت رکاوٹوں کے اهل عمله پر يه امر ثابت کرنے کي کوشش کررهے هيں که همدردي اور غور و خوض کا اثر کس قدر قوي هے -

عـذر کمزوري

ايک فرقه هرزه سرا ايسا هے جس نے پہلے بهي ايسا کها هے - اور پهر بهي ايسا کهيگا که خير يه سب باتيں رعايا کي تاليف قلوب کے ليے تو بهت خوب هيں - ليکن سلطنت برطانيه کي شان و اقتدار کا لحاظ کهاں ؟ اگر گورنمنت سرکاري انتظامات کے مخالف هر ايک شورش کے آگے سر جهکايا کرے' تو حکومت کا کام ناممکن هو جائيگا - اور ايسي حالت ميں تو يه بهتر هے که اهل برطانيه اس ملک سے اپنا بوريا بدهنا باندھ کر چل ديں - برطانيه قوم کي طرف موجوده تنفر کا زياده تر باعث يهي فرقه غير ذمه دار لوگوں کا هے - اگرچه اس کے افراد برطانيه قوم سے هي کيوں نه هوں' يهي لوگ هيں جو ايسا خيال کرتے هيں که بهترين دستور العمل پنجۂ آهنين هے ' اور جو باعث هوئے اُن روزافزوں اشکالات کا جو سرکاري عمله کو در پيش آتي هيں -

ذرا هم ٹهنڈے دل سے منصفانه طور پر ان لوگوں کي پکار پر تو غور کريں که وه کس نتيجه تک پهونچتي هے - اس کے معني تو صرف يه هوسکتے هيں که اگر کسي سرکاري عمله نے ايک مرتبه کوئي فيصله کرديا اور جيسا که اکثر هوتا هے ' بغير ان ذمه دار اصحاب سے مشوره ليے جو ان لوگوں ميں رهتے هيں ' جنکو ان فيصلوں کا اثر بهگتنا پڑتا هے ' اور اپنے فيصله پر يک طرفه اظهارات پيش کرکے گورنمنت کي منظوري لے لي ' تو پهر وه فيصله کبهي رد نه کيا جائيگا - اگر وه فيصله لوگوں کو منظور نه هو تو دو هي باضابطه طريقے ان کے ليے هيں - ايک يه که وه گورنمنت کو عرضداشت پيش کريں' اور اس ميں يه بتلائيں که وه فيصله کس قدر ضرر رساں هے ' اور نظر ثاني کي درخواست کريں ' اور دوسرا يه هے که مجلسيں کرکرکے اجلاس کونسل ميں سوالات دائر کرکرکے اور اخبارات کے ذريعه سے شورش جاري رکهيں -

اگر يه آفت زده لوگ پہلے علاج کي طرف رجوع کريں ' تو اکثر يه هوتا هے که سرکاري عمله کا فيصله کے ساتهه تعلق هے - ان ميں کوئي واقعي مخالفت فيصله سے نهيں پائي گئي - اور اگر دوسرے طريقے کے مطابق شورش جاري رکهي جائے' تو يه ادعا کيا جاتا هے که يه شورش چند غير قانع لوگوں کي ساخت و پرداخت هے' اور وه خواه مخواه بيچارے عوام الناس کو برانگيخته کرتے پهرتے هيں - حالانکه وه لوگ گورنمنت کے فيصلوں کو به طيب خاطر منظور کرنيکو تيار هيں' اور جب عذر لنگ ثابت هوگيا ' اور سرکاري اهل عمله مجبور هوئے که اقبال کريں که هاں شورش بے بنياد نه تهي ' اور داد رسي کرنا ضروري معلوم هوا تو بهي بڑے زوروں سے يه بات پيش کي جاتي هے که فيصله کي تبديلي نه هونا چاهيے - اس ليے که اگر ايسا کيا جائيگا تو گورنمنٹ کي کمزوري سمجهي جائيگي ' اور سرکاري عهده داروں کا اقتدار بالکل جاتا رهيگا - لهذا سخت کوشش کي جاتي هے ' که فيصلۂ سابق برقرار رهے ' جس کے لازمي معنے يه هوتے هيں که ايسا دستور العمل قائم کيا جائے که جب کبهي کوئي سرکاري عهده دار کوئي فيصله کرے ' تو وه اٹل هو - ايسى حالت ميں سوال پيدا هوتا هے که آيا وه لوگ جو سرکاري عهده داروں کے احکام اور فيصلوں کي نظر ثاني اور ترميم کرانا چاهتے هيں ' کيا کريں ؟ خوش قسمتي سے يهاں بهت سے اعلى عهده دار هيں ' جو اس قسم کا عذر پيش نهيں کرتے ' بلکه نازک اور مشکل مسائل کو دانشمندانه اور مدبرانه طور پر سلجهاتے رهتے هيں ' اور اس طرح برطانيه اور هندوستان کي نهايت قابل قدر خدمت کرتے هيں

مجهے يقين هے که آپ ميري رائے سے متفق هونگے که ايسے عهده داروں ميں سب سے ممتاز آجکل هندوستان ميں حضور لارڈ هارڈنگ بهادر هيں ' اور ان کا عمل نه صرف اعتراض سے بري هے ' بلکه نهايت قابل تحسين هے -

ميں سخت حيران هوں که وه نکته چين حضرات جو وقتاً فوقتا عذر کمزوري پيش کرتے هيں ' آيا وه اس کے مفهوم تک بهي پهونچے هيں يا نهيں ؟ ميري دانست ميں تو اسکے صرف يهي معني هو سکتے هيں که هندوستان ميں سلطنت برطانيه ايسي ضعيف بنياد پر قائم هے که کسي عهده دار کے فيصله يا حکم کے خلاف لوگ اگر معقول داد خواهي کريں اور حکام بالا سے داد رسي کريں تو يه فعل اس بنياد کو ايسا صدمه پهونچاتا هے که چند ايسے صدمے اسکو ڈهادينے کے ليے کافي هيں - کيا کوئي حقيقت اور اس سے زياده دور از صداقت هوسکتي هے ؟ هند ميں سلطنت برطانيه کي بنياد ذاتي قوت ' نيک سلوک ' انصاف طبعي اور عدل گستري پر قائم هے - ايک منصفانه سلوک خواه اسکو ترحم سے تعبير کر ليجيے کسي حالت ميں بنائے سلطنت برطانيه کو مضر نهيں پڑ سکتا - بلکه ميري رائے ميں مزيد پشتي بان کا کام ديتا هے' اور لوگوں کے

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک ننھی چیز ہے جو بڑے شوق سے کھائی جاتی ہے۔ یہ عرق پودینہ ہے۔ ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے۔ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے۔ رنگ بھی پتیوں کے ایسا سبز ہے۔ اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے۔ مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا ۔ درد شکم ۔ بدہضمی اور متلی ۔ اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۸ ۔ آنہ محصول ڈاک ۵ ۔ آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے ۔

نوٹ ـــ ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے۔



[١٩]

موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل ۔ چربی ۔ مسکہ ۔ گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے ۔ لیکن سائنس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا ۔ یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے ۔ اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں ۔ جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے ۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ١٠ آنہ علاوہ محصولڈاک ۔

[illegible]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے ۔ ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات علم طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے ۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں [illegible] عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار ۔ موسمی بخار ۔ باری کا بخار ۔ پھرکر آنے والا بخار ۔ اور وہ بخار جسمیں ورم جگر اور طحال بھی [illegible] [illegible]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پہلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں ۔ اور اگر اسکی [illegible] نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے ۔ بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے ۔ اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو ۔ ٣٠ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے ۔ مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے ۔ قیمت فی شیشی ۴ ۔ آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ ۔ آنہ ۔

بھی ہو گئی ہوں ۔ اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو ۔ ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے ۔ اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو ۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ۔ کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو ۔ تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں ۔ اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں ۔

قیمت بڑی بوتل ۔ ایک روپیہ ۔ چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ ۔ آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

[illegible]

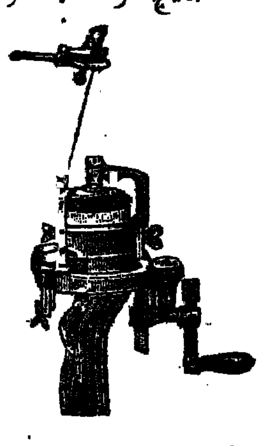
ایم ۔ ایس ۔ عبد الغنی کیمسٹ ۔ [illegible]

کولو ٹولہ اسٹریٹ ۔ کلکتہ

47 گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد، عورتیں، لڑکے، فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کرسکتے ہیں ۔ تلاش ملازمت کی حاجت نہیں [illegible] قلیل تنخواہ کی ضرورت ۔ ایک سے ٣٠ روپیہ تک روزانہ ۔ خرچ [illegible] نام ۔ چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں ۔ یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھ بھیجا جائیگا ۔ پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے ۔

تھوڑے سے یعنی ١٢ روپیہ بٹل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین پر لگائیے ۔ پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں ۔ اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ١٥٥ ۔ کو منگالیں



تو ٣ روپے ۔ اور اس سے بھی کچھ زیادہ حاصل [illegible] ہیں ۔ اگر [illegible] سے بھی زیادہ چاہیں تو چھ سو کی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی [illegible] تیار کی جاتی ہے اور ٣ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے ۔

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں ۔ نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون، جو ضروری ہوں، ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں ۔ تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے ۔ کام ختم ہوا، آپ نے روانہ کیا، اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

[illegible] کمپنی ۔ نمبر ٢٠ کالج اسٹریٹ ۔ کلکتہ

[illegible] کمپنی ۔ نمبر [illegible] بازار ۔ ڈھاکہ

حُسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں۔ اور یہ گویا قبول عام ہوئی۔ اب رہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ اُس شے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر۔ اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہم دیگر یعنی انجمن افراد مختلف ایک شے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہوں تو۔ ایسی شے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے بھی جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اقتباس سے ثابت کیا جا سکتا ہے ÷

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب وقار الملک بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو درحقیقت بہترین خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب۔ **اکبر** الہ آبادی۔ فرماتے ہیں۔ "زیتون۔ (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بسانا بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے۔ کیا بھینی بھینی دلکش خوشبو ہے "سر دست لیبل پر لگانیکے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا کیسا اچھا ہے ÷ ہوا یہی ست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے

جناب شمس العلما ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی "تاج روغن گیسو دراز انسانی جسم کے اندرونی اجزاء۔ اعصاب و نباطات وغیرہ کو خشکی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسلئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں زاید خوبی یہ بھی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو بھی ہے۔ گر لطیف۔ اور نیند لانے میں تو عجیب الاثر چیز ہے"

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال۔ ایم۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور "یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خوشرنگ اور معطر تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا"

جناب مولانا **عبد الحلیم صاحب** شرر لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ شرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے۔ جو نہایت مفرح۔ شیرین۔ اور مستقل ہے۔ کئی دن تک قائم رہتی ہے۔ ہمارے اکثر مُبصر اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا ہے"

جناب مولوی **محمد عبد الغفار** خانصاحب اختر بی۔ اے۔ سکرٹیری میونسپل بورڈ غازی آباد "اس تیل میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں۔ جن سے عام طور پر بازاری روغن خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام بلیغ انہوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے۔ اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ (تاج مینوفیکچری نے) ایسی ذہانت دکھلائی ہے۔ جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کے لئے قابل تقلید ہے"

چند مشہور اطبائے عہد کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہنچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئل کے شورومز نگار خانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو فوراً دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے کہ نوم راحت کیلئے محرک کہنی بجا ہیں"

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زیڈ۔ اے **احمد** صاحب ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس فرماتے ہیں۔ "تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت عمدگی سے صاف کر کے ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت ادویہ ٹھیک عجیب لفریب اختلاف پر مبنی ہے اور جو انسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا دائمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ "تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید۔ سکرٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں انکی نسبت میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلے اور ہمارے موروثی طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے روح آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کر کے ایک نہایت لطیف و دل کش خوشبو میں بسا دیا ہے جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور اُسکے مفید ہونے کا معترف ہوں"

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کے تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور جلد ۲۔ نمبر ۹۰۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہیئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

روزانہ وطن لاہور۔ جلد ۲ نمبر ۳۰۷۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "تاج ہیر آئل ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کر چکا ہے۔ اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے"

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اصلی سارٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے"

روزانہ اودھ اخبار لکھنو۔ جلد ۵۵ ۹۲/۱ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہے اور مرطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا"

اردوئے معلّی علی گڈھ۔ نمبر ۴ جلد ۵۔ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تین مختلف قسم کے تیل نمونے ملے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانیوالی۔ انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے و نیز نظر کو بڑھانیوالی دوائیں شامل ہیں اور جنہیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دیگئی ہے۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان"

مندرجہ بالا خیالات کا اثر معلوم آپ پر کیا ہو۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکا آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں پس ضرور ہے کہ آپکی توجہ کو بھی ادھر منعطف ہونا چاہیئے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام خوشبو کے مفید تر روغن گیسو ہیں۔



تاج روغن بادام و بنفشہ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن
فی شیشی عہ / فی شیشی عہ
تاج روغن آملہ و بنولہ
فی شیشی ۱۲ / ار

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو ہر فی شیشی۔ کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

الناشر
مینجر۔ دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۳ صفر ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۳

Calcutta: Wednesday, January 21, 1914.



قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

خیالات آزاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نو
سید محمد خان بہادر - آئي - ایس - او - (جنکا فرضي نام ۳۵ بر
سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور قلم ظرافت رق
نتیجہ اور اپني عام شہرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے
انشا میں اپنا آپ ہي نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھ
سرمہ کش دیدۂ اولا بصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایا
پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیاني اور معجز کلام
سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمري آزاد ۱۲
علاوہ محصول -

سید فضل الرحمن نمبر ۹۲ ڈالتلا لین کلکتہ -

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن)

مصنفۂ مسٹر بي - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالي -

مچھلي بازار کانپور کے واقعہ کي نہایت مشرح و مفص
حالت ' میونسپلٹي کي کاروائي ' مسجد کا انہدام ' واقعہ جا
۳ - اگست ' عدالت کي کاروائي ' اور آخر معاملات کانپور
حضور وایسراے کا حکم - بہ تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح
جمع کیے ہیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالي خود کانپور میں موجود ت
اسمیں بہت سے واقعات ایسے بھي ملینگے جن سے پبلک اب تک
واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شایع ہوئي ہے - اسکے نفع کا ایک
حصہ مسلمانوں کے کسي قومي کام میں دیدیا جائیگا - درمیا
میں جابجا متعدد فوٹو موجود ہے - تمام درخواستیں پتۂ ذیل
آني چاھئیں - اور الہلال کا حوالہ دیا جاے - قیمت ایک روپیہ *

بی - کے - داس - گپتا - بنگالي آفس - بہو بازار اسٹریٹ - کلکتہ

مکمل فہرست مفت ملا ... فرماوین

شال | چادرین | آافت | الوان | دُھسہ | زرقلي پارچات | اوني پارچات | ابراشیدی

دی کشمیر کواپریٹو سوسائٹی سری نگر کشمیر

لوئیان | گلوبند | ٹوپیان | ریشمي تھان | پوستین | نمدے | گھبے | نقاشي

مشک نافہ | زعفران | جدوار | ممیرہ | سلاجیت | زیرہ

55

ایک مسلمان ڈاکٹر

(پنشن یافتہ سب اسسٹنٹ سرجن) کسي ایسے مقام پر بود
و باش کرنا چاھتا ہے جہاں وہ انگریزي دوا خانہ کھولکر علاج معالجہ
سے اپني گذران کر سکے - ابتداء اگر ڈاکٹري یا غیر ڈاکٹري خدمت کا
... تلم معاوضہ ملسکے تو سہارے کو کافي ہوگا - بفضلہ تعالی اپنے
کام میں ہوشیار ' بیس سال کا تجربہ محنتي ' دیانت دار ' ہر کام
میں مستعد ' انگریزي کي لیاقت انٹرنس تک ' ڈاکٹري میں
سوا سو روپیہ ماھوار تک تنخواہ پائي ہے - علاوہ ڈاکٹري کے ایک
بڑي تجارتي ... خانہ کا عرصہ تک منتظم رہا - اگر کوئي صاحب مطلع
کرینگے کہ ان ... کسي دوسرے قصبہ یا موضع میں ایک ڈاکٹر کے
پریکٹس کی گنجایش ہے یا ضرورت ہے تو باعث مشکوري ہوگا -

پتہ

ڈاکٹر ... - مقام آرون - براہ گونا - ریاست گوالیار - وسط ھند

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندي - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ

۳ - ۱۵ سائز ھنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتي - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فایٹ (پتاي) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسي حرکت سے بند نہ ہوگي - گارنٹي ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹي لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پیٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والي - گارنٹي ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ -

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.



AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly „ „ 4 - 12

الهلال

3

مدير مسئول و محرر خصوصي
احمد المكنى بابي الكلام الدهلوي

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

تیلیفون نمبر ٦۴٨

قیمت
سالانه ٨ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ١٢ آنه

نمبر ٣ | کلکته : چهارشنبه ٢٣ صفر ١٣٣٢ هجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, January 21, 1914.

فهرست

آخر الانباء ١
شذرات ٢
مقالات افتتاحيه (فاتحة السنة الثالثة ٢) ٥
مدارس اسلاميه (ندوة العلما) ٩
مقالات (تاج انگلستان اور خزينۂ اسلام کا ايک گوهر) ١١
انتقاد (تندرستي) ١٣
شئون عثمانيه (حکومۃ حاليه آستانه) ١٥
بريد فرنگ (جديد سرويا) ١٦
رئيس مجلس آل انڈيا مسلم ليگ کي افتتاحي تقرير (٢) ١٧
تصاوير (آثار هند) صفحه خاص

آخر الانباء

اس هفتے جنوبي افريقه کے هندوستانيوں کے متعلق کوئي اهم خبر نهيں آئي - مقاومت مجهول بدستور موقوف هے اور گو بعض هندوستانيوں کي راے هے که اس سلسله کے دوباره شروع کرنے کا وقت آگيا هے ' مگر ريورينڈ انڈريوز کا بيان هے که رئيس الاحرار مسٹر گاندهي کهتے هيں که وه اپنے هموطنوں کو شخصي طور پر يه نصيحت کرينگے که ابهي مقاومت مجهول شروع کرکے يونين گورنمنٹ کے مشکلات ميں اضافه نه کريں -

ايک طرف تو مسٹر گاندهي اسدرجه امن پسندي و صلح جوئي کا اظهار کررهے هيں دوسري طرف جنرل بوتها نے اپني جوهانسبرگ کي اسپيچ ميں هندوستانيوں کے مسئله کا ذکر کرتے هوے يه اعلان کيا که جنوبي افريقه ميں تمام گورے اس موضوع پر يکدل اور يکخيال هيں که نه تو هندوستاني مطالبات کے آگے سر تسليم خم کرينگے اور نه بيروني مداخلت هونے پائيگي -

جنوبي افريقه ميں ريلوے ملازمين کا اسٹرائک اس طرح شروع هوا که اسٹاف کی تحقيق کے متعلق گورنمنٹ نے ملازمين ريلوے کا مطالبه منظور نهيں کيا ' اس پر انهوں نے اسٹرائک کردي هے - اسٹرائک کا آغاز اورنج کالوني سے هوا ' مگر بعد کو ٹرانسوال ميں بهي پهيل گئي - اسٹرائک والوں نے پٹوريا اور لپ انر دسرسلي کي درمياني لائن اور ٹرانسوال ميں ڈاينامیٹ سے ٹرينوں کے اڑانے کي کوشش کي :- پهلي کوشش ناکام رهي ' کيونکه زبرست ٹرين کے آنے سے ڈاينامیٹ ديکهه ليا گيا - دوسري کوشش ميں انکو کاميابي هوئي مگر صرف اسقدر که انجن اور لائن کو صدمه پهونچا - کوئي جان ضائع نهيں هوئي -

اسٹرائک کو فرو کرنے کے ليے گورنمنٹ نهايت سرگرمي سے کوشش کررهي هے - مزدوري پيشه جماعت کے سات ليڈر گرفتار کرليے گئے هيں ' جوهانسبرگ کي فيڈريشن آف ٹريڈ نے ان ماخوذين کي رهائي کا مطالبه کيا هے اور يه دهمکي دي هے که اگر انکو رها نه کيا گيا تو عام اسٹرائک هوجائيگي - ليکن جب ٹريڈ هال ميں اسکے متعلق لوگوں کي راے معلوم کي گئي تو عام اسٹرائک کي تائيد ميں بهت کم هاتهه اٹهے گرچه ماخوذين کي رهائي کي تائيد ميں اٹهنے والے هاتهه بهت تهے -

شذرات

زر اعانۂ مسجد کانپور

افسوس که کانپور فنڈ کے متعلق ابتک بعض لوگوں کا يه خيال هے که چونکه مقدمات ختم هوگئے ' اسليے اب روپيه کي ضرورت نهيں رهي ' اور وه جمع شده روپيه کے مصارف کے متعلق طرح طرح کے خيالات ظاهر کرتے هيں - چنانچه بعض مراسلات اس بارے ميں دفتر الهلال تک پهنچي هيں -

ليکن هم سمجهتے هيں که يه خيال بهت محدود هے اور تقريباً تمام مسلمان جنهوں نے اس فنڈ کي فراهمي ميں حصه وافر ليا هے ' مسٹر مظهر الحق بيرسٹر ایٹ لا کے اس خيال سے بالکل متفق هيں که يه روپيه بدستور مسجد کانپور کے نام سے جمع رهے ' اور جس نيت سے ديا گيا هے ' اسي ميں خرچ هو - مستحقين حادثۂ ١١ - اگست کيليے دو سو روپيه ماهوار اعانت کي ضرورت هے ' اور بهت سے بچوں کي تعليم و تربيت کے مصارف اسکے علاوه هيں - پس يهي مناسب طريق کار هے که اس روپيه کو بالکل محفوظ رکها جاے اور صرف اسکي آمدني سے کانپور کے مصيبت زدگان کي ماهوار اعانت هو -

اسطرح ايک کافي رقم سے گويا قومي بيت المال کي بهي تاسيس هوجائيگي ' اور روپيه هميشه جمع نهيں هوتا -

پس ميں تو اس راے پر بالکل مطمئن هوں اور چاهتا هوں که بعض متعمدين کانپور و لکهنو کي ايک کميٹي بطور ٹرسٹيوں کے منتخب هوجاے تاکه صرف مسٹر مظهر الحق کي شخصي ذمه داري باقي نه رهے -

الهلال کي فهرست زراعانه کي کل رقم ٢٧٧٨ روپيه ٣ - آنه هے - مولوي شمس الهدى صاحب نے بانکي پور سے پندره روپيه بعد کو بهيجے تهے جو درج نهيں هوے تهے - اسکے اضافه کے بعد ٢٧٩٣ - تين آنه هوے -

ايک ريشمي اچکن جو پٹنه سے ايک بزرگ نے بهيجي تهي باقي هے - اسے فروخت کرديا جائيگا -

اس ميزان ميں پانچ سو روپيه مسجد مسوري کے جلسے کے شامل نهيں هيں جنکے اعلان سے فهرست کهولي گئي تهي - کيونکه وهاں جسقدر روپيه جمع هوا ' ميرے آنے کے بعد براه راست بهيجديا گيا -

اب هم يه تمام روپيه مسٹر مظهر الحق کو بهيجديتے هيں -

اطـــلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو پته کي تبديلي کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکهيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري کے نمبر کا حواله ضرور ديں ورنه عدم تعميل حکم کي شکايت نه فرماويں

(۶) مني آدر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خريداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کريں -

معفا ؤ مولفة القلوب ' اور بهت سے منافقين و مفسدين بهي شامل رهوگئے : واذا لقو الذين آمنوا ' قالو آمنا ' واذا خلوا الى شياطينهم ' الوا انا معكم ' انما نحن مستهزؤن - اور بظاهر ايک ايسي حالت مروع هوگئي جو خاموشي و افسردگي کا يقين دلانے لگي - بس سي وقت کا انتظار کيا جا رها تها ' چونکه وه آگيا ' اسليے اب اصلي اِدے اور منصوبے ظاهر هونا شروع هوگئے هيں ' جنکے اولين جربے کي قسط زميندار پريس کا خاتمه هے اور آنے والے واقعات بهي غفلت مزيد کے منتظر هيں : وما تخفي صدورهم اکبر' د بينا لکم الايات ان کنتم تعقلون (۳ : ۱۱۴)

اصول کي محبت فروعات کے مناقشات سے بالا تر هے ' اور حقيقت کے سوال کے سامنے اشخاص و مخصوص حالات کي بحث اقي نهيں رهتي - پس اس وقت همارے سامنے زميندار نامي خبار کي محض ضبطي کا سوال نهيں هے جسکا مالک و ايڈيٹر يک شخص خاص هے اور جسميں بهت سے لوگ مضامين لکهتے تهے' بلکه يه ايک حق و قانون' اور عدالة و حريت کا مسئله هے' اور اُن اِقعات و حوادث کا جو اسکي تهه ميں پوشيده هيں - ميرے وستوں کو معلوم هے که ميں شخصاً زميندار کي بهت سي کمزوريوں سے نه صرف شاکي بلکه واقعي طور پر متالم و متاذي تها - ميں اسکے طرز تحرير و انشاء مضامين کو پسند نهيں کرتا تها - مجهے اسميں بهت زياده عاميت اور سوقيت نظر آتي تهي - اسميں عوام کے مذاق کو بهت زياده دخل تها اور حقيقت کبهي کبهي اسکے استيلاء سے دب بهي جاتي تهي - اشخاص کي بحث کے انهماک کو ميں پسند نهيں کرتا ' اور چاهتا هوں که هر شخص نکته چيني و احتساب کي بنياد صرف اصول کے وعظ پر رکهے ' اور اُسکے ضمن ميں اگر اشخاص کي بحث ناگزير هو تو مضائقه نهيں ' ليکن زميندار ميں اشخاص کا مسئله حد اعتدال سے گذر گيا تها ' اور بسا اوقات جس عاميانه و سوقيانه انداز ميں داد ظرافت دي جاتي تهي' اس سے اخبار بيں پبلک کے مذاق کو نقصان پهنچنے کا انديشه تها -

معهذا بعض اهم مسائل کے متعلق اسکي غلطياں بهي شديد تهيں - مسئلۂ کانپور کے فيصلے پر جس طرح اُس نے خوشي ظاهر کي اور جو مضامين لکهے' انهوں نے فيصله کي صورت اصلي کے خلاف ايک دوسري صورت لوگوں کے ذهن ميں پيدا کر دي -

اسکے مقامي اور معاصرانه نزاعات بهي هميشه مجهے دکهه پهنچاتے رهے -

تاهم اس سے کوئي شخص انکار نهيں کرسکتا که اسکي نيکياں اُسکي غلطيوں سے زياده تهيں ' اور اسکا فائده اُن بعض نقصانات سے بهت عظيم و اعم تها ' جو اسکي غلطيوں اور کمزوريوں سے پيدا هوسکتے تهے - اگر اسکي نسبت کها جاے که : خلطوا عملاً صالحا و اخر سئيا - تو اسکے پاس اسقدر ذخيرۂ حسنات بهي موجود هے جو اُسکے کفارے کيليے کافي هوسکتا هے :

وانما الحسنات يذهبن السئيات ! اور نيکياں برائيوں کو محو کر ديتي هيں -

---

روزانه زميندار کي اشاعت سے پہلے اخبار بيني صرف طبقۂ خواص ميں محدود تهي' اور عام بيداري و احساس کے پيدا هونے ميں يه ايک ايسا مانع عظيم تها ' جسکي وجه سے کوئي تحريک اور کوئي آواز عام قوت و اثر پيدا نهيں کرسکتي تهي - جنگ طرابلس نے قوم کے تمام طبقات کو خبروں کا شائق بنايا ' اور زميندار کي عام مقبوليت شروع هوگئی - اسکي اشاعت بيس بيس هزار روزانه تک پهنچي ' اور اسکي ارزاني اور عام فهم هونے نے اُسے عام دکانداروں اور بازار کے بيٹهنے والوں تک پهنچاديا - هر شخص جو اردو عبارت پڑهسکتا هے' علے الصباح اس طرح زميندار کا خواهشمند هوتا تها ' گويا يورپ اور امريکه کا ايک تعليم يافته عادتاً صبح کے وقت مطالعه اخبار کيليے بيقرار هے - اس نے گو ابتدا ميں هندوستان کے معاملات کے متعلق کچهه نه لکها اور مسلمانوں کي سياسي حالت پر بهي کوئي توجه نه کي' تاهم اس نے جن جن معاملات کو لکها' ازادي اور جرأت کے ساتهه لکها ' اور اپنے پڑهنے والوں ميں يقيناً زندگي کي ايک روح پيدا کردي -

اُسکے بعد حالات ميں مزيد تغيرات هوے اور زميندار نے بيرون هند کے اسلامي مسائل کے علاوه هندوستان کے سياسي مسائل کے متعلق بهي لکهنا شروع کيا - گو اس سے بے اعتداليان هوئي هوں ليکن اسميں شک نهيں که اصولاً اس نے هميشه آزادي کے ساتهه اظهار خيال کي سعي کي -

وه روزانه تها اور متفرق فروخت هوتا تها - ايک پيسه يا دو پيسه ديکر هر شخص اُسے خريد لے سکتا تها - گذشته دو سال کے تغيرات و حالات نے خود بخود اُسے مقبول عام بنا ديا تها' قوم کے هر طبقه ميں روزانه پڑها جاتا تها - ان تمام اسباب کي وجه سے وه ايک بهت بڑي قوت تهي جو حسن اتفاق سے پيدا هوگئي تهي ' اور ايک ايسا وسيلۂ وحيد تها جسکے ذريعه هر روز هزاروں مسلمانوں کے اندر بيک وقت زندگي پيدا کي جاسکتي تهي - اس قسم کے وسائل هر وقت حاصل نهيں هوسکتے' اور نه تغيرات و حوادث کا موسم هميشه رها کرتا هے -

پس " زميندار " کا بند هونا في الحقيقت مسلمانان هند کيليے ايک عظيم ترين ضائعات مليه ميں سے هے' اور تمام قوم عند الله اُس غفلت کيليے جوابده هے جس نے حريف قوي پنجه کو ايسا کرنے کي فرصت دي ' اور پهر اسکے ليے بالکل خاموش اور مردوں کي سي بے حسي گوارا کرلي -

---

وقت نازک اور موسم مخالف هے - غفلت کے جهونکے چلنے لگے هيں' اور جهنجهوڑنے والے هاتهه بے حرکت سے هوگئے هيں - حريف قوي و شاطر' مقابل فريب خورده' دسائس و مطامع دلفريب' اور ايمان کي آزمايش امتحان طلب هے- سفر صرف ابهي شروع هي هوا هے ' اور تجربے کے زاد راه سے مسافر تهي دست هيں - نهو که قدرت کي بخشي هوئي ايک هي فرصت هشياري ضائع کردي جاے ' نهو که وه' جو برسوں کي جگه مهينوں ميں حاصل هوا تها' پهر غفلت و سرشاري پر قربان کرديا جاے - فالحذر! الحذر! الحذر ايها المسلمون الغافلون ! ولا تکونوا کالذين قالوا سمعنا وهم لا يسمعون ! !

هـمـه انـدرز من بتـو اينست
که تو طفلي و خانه رنگين ست !

پهر کوئي هے جو اس غفلت موت آور' اس سرشاري مسموم' اس سکون ممات ' اور اس عمل السحر باطـل کے پردے کو چاک کردے ؟ فاين شرف الاسلام واين مجد المسلمين ؟ هل فقد المسلمون کل ذالک ؟ ام علي قلوب اقفالها ؟

بـال بـکشا و صفير از شجر طـوبی زن
حيف باشد چو تو مرغے که اسير قفسی !

آج ڈيڑهـه سال کا زمانه گـذر گيا که ميں تمهارے سامنے هوں - ميں نے هميشه اپني فـريادیں بلند کي هيں ' اور هميشه وه سب

انـــا لله و انـــا اليــــه راجــ ـعون ! !

اللــه اللــه ايهـا المسلمــون ! هل بعد هذ الذل تسكتــون ؟

أبلغكــم رسالــة ربي و انا لكم ناصــح اميــن !

اے لوگو ! میں تمھیں اپنے پروردگار کا حکم سناتا ھوں اور یقین کرو کہ میں تمھارے لیے ایک دیانت دار ناصح ھوں -
میں کبھی اعلان حق میں خیانت نہ کرونگا - (۷۰ : ٦٥)

زمیــندار پریس لاھور سے دو ھــزار روپیہ کي ضمانت لي گئي تھي - اسکے بعد دس ھزار کي طلب کی گئي - اب وہ دس ھزار بھي ضبط کرلیے گئے اور پریس کا تمام سامان اور مشینیں بھي ' جنکي قیمت کا پندرہ ھزار تک تخمینہ کیا گیا ھے - بنیاد چند مضامین قرار دیے گئے ھیں جو اجودھیا کے واقعۂ عید اضحیٰ پر نکلے تھے ' اور ایک مضمون مسٹر ظفر علي خان کا جو انھوں نے لندن سے لکھکر بھیجا تھا - ھندوستان کي فیاض و عادل گورنمنٹوں کي یہ انصاف پروري ھے کہ وہ پریس ایکٹ کے احکام نافذ کرتے ھوئے کبھي کبھي جرم کي نوعیت سے بھي مجرموں کو مطلع کردیتي ھیں ' ورنہ سچ یہ ھے کہ " حق و آزادي " کے دو قدرتي جرموں کي موجودگي کے بعد آور کسي جرم کے قرار دینے کي ضرورت ھي کیا ھے ؟

وجودک ذنب ' لا یقاس بہ ذنب

پھر آج ھمالـہ کے اس جانب بسنے والوں میں سے کون ھے جو مجرم نہیں ھے ؟

ملکوں اور قوموں کي تاریخوں میں ایک وقت آتا ھے جبکہ انسانوں کیلیے زندگي کي خواھش معصیت ھوجاتي ھے ' اور زندہ رھنے سے بڑھکر آور کوئي جرم نہیں ھوتا -

جبکہ اونچي اونچي دیواروں اور آھني دروازوں کي آبادي بڑھجاتی ھے اور آھن گرکي صنعت کي سب سے زیادہ مانگ ھوتي ھے - جبکہ درختوں کي ٹہنیوں میں رسیاں لٹکائي جاتي ھیں ' اور جبکہ لکڑي کے تختے بنائے جاتے ھیں تا کہ اُن پر فرزندان آدم کھڑے ھوں - یہ وقت آتا ھے اور انقلاب امم کے ایک قدرتي قانون کے ماتحت گذر جاتا ھے ' اور پھر بربادي و ھلاکت کا ھر وہ بیج جو زمین میں ڈالا گیا تھا ' نئے موسم کے شروع ھوتے ھي زندگي اور حیات قائم و دائم کا پھل پیدا کر دیتا ھے !

ھندوستان بھي ایک ملک ھے جہاں قومیں بستي ھیں اور وہ سب کچھہ اپنے اندر رکھتي ھیں ' جو انسانوں کے دلوں کے اندر ھوتا ھے - یہاں بھي انسان ھیں جنکو زندگي محبوب اور زندگي کي قوت مطلوب ھے - یہاں کے بسنے والوں کے پہلو میں بھي دل ھے ' جو عزت کا خواھاں اور ذلت سے نفور ھے - یہاں کے رھنے والے بھي اُس متاع عزیز ' اُس جنس گرامي ' اور اُس شاھد محبوب حق و حریت کے عشق کا حق رکھتے ھیں ' جسکو اس آسمان کے نیچے ھر آدم کے فرزند نے چاھا ھے اور اُسکے جمال مقدس کي ھواداري میں اپني قیمتي سے قیمتي چیزوں کي بھي قـرباني کردي ھے - پس کوئي وجہ نہیں کہ جو کچھہ ھر جگہ ھوا ھے ' اور جسکو انسانوں کي جمـاعتوں نے ھر جگہ جھیلا ھے ' اُس سے ھندوستان مستثنیٰ کردیا جائے ؟ کیا سبب ھے کہ سفر حیات ملي و فلاح ملکي کي قدرتي منزلوں سے گذرے بغیر وہ وھاں پہنچ جائے جہاں پہنچنے کیلیے ھمیشہ سے یکساں شرطیں قوموں کے سامنے پیش کی گئي ھیں ؟

پھر اگر یہ سب کچھہ سچ ھے تو ابھي تو اُن باتوں کا وقت نہیں آیا - کیا ھے جو ابتک ھوا ھے ' اور کونسي منزل ھے جہاں سے کاروان ھند کو گذر جانے کا فخر حاصل ھے ؟ اگر نظر بلندي پر ھے تو سامنے کي گري ھوئي چیزوں کو کیوں دیکھو ؟ میں نے ھمیشہ تم سے سچ کہا ھے اور آج بھي میں تم سے سچ سچ کہتا ھوں کہ یہ جو کچھہ کہ ھوا اور ھو رھا ھے ' یقین کرو کہ اسکے مقابلے میں بہت ھي حقیر و معمولي ھے جو کچھہ کہ ھونا چاھیے ' اور جو کہ اپنے وقت پر ھوگا - لیکن : و ان ادري اقریب ام بعید ما توعدون !

تاریخ کي زبان کو کوئي بند نہیں کر سکتا ' اور وہ جو سبق دیتي ھے وہ صرف ایک ھي قسم کا ھے - دنیا میں بہت سي حقیقتیں ایسي ھیں جنکو انسان جانتا ھے اور اُن پر یقین رکھنے کیلیے مجبور ھوتا ھے ' تاھم انکي صداؤں کو سننا پسند نہیں کرتا ' اور چاھتا ھے کہ لوگوں کي زبانوں سے نہ نکلیں - لیکن وقت آتا ھے جب وہ سننے پر مجبور ھوتا ھے ' اور زبان سے اٹھي ھوئي صدائیں نہیں بلکہ واقعات کے اجتماع و ھجوم سے پیدا شدہ طاقتیں اسکے کانوں کو کھولکر بجلي کي کڑک اور بادل کي گرج کي طرح سب کچھہ سنادیتي ھیں : فھل ینظرون الا سنة الاولین ؟ فلن تجد لسنت اللہ تبدیلا ' ولن تجد لسنت اللہ تحویلا (۳۵ : ۴۱)

تعجب ھمیشہ اُس واقعہ پر ھوتا ھے جو نادر و غریب ھو ' اور شکایت ھمیشہ اس سے ھوتي ھے جس سے توقع ھو - مجھکو نہ تو اس واقعہ پر تعجب ھوا اور نہ شکایت پیدا ھوئي - میرے سامنے تاریخ ھے اور قوموں کي سرگذشتیں ھیں - مجھے معلــوم ھے کہ طاقت نے ھمیشہ غرور کیا ھے ' اور حکومتوں نے ھمیشہ حق و حیات کے سائلوں کو ایسا ھي جواب دیا ھے - میں روز اول ھي سے جانتا تھا کہ یہ سب کچھہ یکے بعد دیگرے ھونے والا ھے ' اور وقت اور موسم کے تغیر کا انتظام کیا جا رھا ھے - جنگ طرابلس کے بعد ھي بلقان کا ماتم شروع ھوا ' اور وہ ابھي جاري ھي تھا کہ مسجد کانپور کے واقعہ نے حیات ملي و حس غفلت کي بخشش سے تمام قوم کو مالا مال کردیا - پس ضرور تھا کہ تغافل سے کام لیا جائے ' اور ایک شاطرانہ حکمت تھي کہ رفق و مدارا سے وقت کي طاقت کو پہلے ضعیف کردیا جائے - پس اسکے لیے تمام سروسامان مہیا کیا گیا اور کہا گیا کہ ھم نرمي کرتے ھیں ' ھمارے ساتھہ بھي نرمي کي جائے : ودوا لوتدھن فیدھنون ! جبکہ کوششیں کارگر ھوگئیں تو بہت سے

الهلال

۲۲ صفر سنه ۱۳۳۲

فاتحـة السنـة الثـالثة

المجلـــد الرابـع

(۲)

انسان كي ساري مصيبت اس ميں هے كه وه جن چيزوں كو تمـام عمر ديكهتـا اور جانتا هے' كبهي انپر غور و فـكر نهيں كـرتا' پر هميشه اُن چيزوں كي تلاش ميں رهتا هے جنهيں وه نهيں جانتا' حالانكه اگر وه فكر زيادہ اور تلاش كم كرے تو يه بهتر هے اس سے كه تلاش لا حاصل هو اور حقيقة سے جهل - و لله درالشاعر:

هـر كس نـه شناسندۂ راز ست و گـرنه
اينها همه راز ست كه معلوم عوام است !

قران كريم بهي يهي كهتا هے :

وكاين من آية في السماوات و الارض يمرون عليها وهـم عنها معرضون (۱۲ : ۱۰۵)	" آسمان و زمين ميں حكمت الهي كي كتني هي نشانياں هيں جن پر سے لوگ بے سونچے گزر جاتے هيں پر افسوس كه غور نهيں كرتے ! "

قران كريم بار بار اسي ليے بارش اور زمين كي حيات نباتاتي پر توجه دلاتا هے كه گويه سامنے كي باتيں هيں جنهيں هر انسان ديكهتا اور كرتا هے' ليكن انكے اندر حكمت الهيه كے جو عجائب و مواعظ پوشيده هيں' انپر كوئي غور نهيں كرتا -

صرف اسي ايک بات پر غور كرو كه قدرت الهي كي يه كيسي نصرت اور فيضان فطرة كي يه كيسي فياضي هے ؟ كس بے چارگي اور بيكسي كے عالم ميں تم زمين سے اپنا معامله شروع كرتے هو اور كس طرح مجبور و بے بس هوتے هو جب اپني دولت تخم اسكے حوالے كر ديتے هو؟ كون كهه سكتا هے كه اسكا نتيجه كيا هوگا اور يه جو محنت كي جا رهي هے' كن نتائج سے دو چار هوگي ؟ ليكن جب نصرت الهي موفق هوتي هے اور دانے بار آور هوكر اُٹهتے هيں' تو نتائج اعمال كا كيسا عجيب منظر تمهارے سامنے هوتا هے ؟ كس كي حكمت هوتي هے جو ايک سياه اور خشک دانے سے سرسبز و ثمر دار شاخيں پيدا كر ديتي هے ؟ اور يه كس كا كارو بار هے جو ايک خشک دانه ليتا هے پر اسكے معاوضے ميں هزاروں ترو تازه دانے واپس كرديتـا هے ؟ پهر كون هے جو مضطر دلوں كي پكاركو سنتـا' اور مضطرب هاتهوں سے پهينكے هوے دانوں پر اپني قبوليت كي مخفي چادر ڈالديتا هے' اور اس طرح ان ميں سے هر چهوٹے سے چهوٹے دانے كي پرورش كرتا هے كه كل كو وهي بڑے سے بڑا درخت بنكر حيرت افزاے انظار و افكار هوجاتا هے ؟

امن خلق السماوات و الارض و انـزل لـكـم من السماء ماء فانبتنا بـه حدائق ذات بهجـة ما كان لكـم ان تنبتوا شجرها' الـه مـع الله؟ بـل هـم قـوم يـعدلـون (۲۷ : ٦١)	كون هے جس نے آسمانوں اور زمين كو پيدا كيا اور آسمان سے تمهارے ليے پاني برسايا' پهر اُس كي آبياري سے (كيسے كيسے) حسين و شاداب باغ و چمن پيدا هوگئے' حالانكه تم

انسانوں كي قوت سے بالكل باهر تها كه اُن كے درختوں كو نشوؤ نما ديتے ؟ كيا الله كے سوا آور بهي كوئي هے ؟ هرگز نهيں !

(قوت الهي اور عمل شيطاني كے دو بيج)

يهي تمثيل انسان كي زندگي اور اسكے كار و بار كي هے كه :

انما مثل الحيـاة الدنيا كماء انزلناه من السماء - حيات دنيوي كي مثال بارش كے پاني كي سي هے جو زمين پر گرتا هے - پهر بهت سے بيج اس سے زندگي حاصل كرتے هيں اور بهت سے ضائع جاتے هيں - ايک مشهور حديث نبوي هے كه: الدنيا مزرعة الاخرة - دنيا آخـرة كيليے مثل ايک كهيتي كے هے' جسميں آج دانے بوے جـاتے هيں اور كـل كو اسكي فصل كاٹي جائيگي - در اصـل يه ايک اشـارۂ لطيف هے مكافات عمل كے قانون طبيعي كي طرف كه فطـرة كے ساتهه جو كچهه كيا جاتا هے' ويسا هي جواب اسكي طرف سے ملتا هے ! وقال في المثنوي المعنوي :

از مكافات عمـل غافـل مشو
گنـدم از گندم برويـد جو ز جو

ياد ركهو كه انساني كاروبار كے وه تمام اعلانات جو حق و صداقت سے خالي هوں' شيطان كے هاتهه سے ڈالے هوے بيج هيں' جو اسليے انسانوں كے انـدر سے كام كرتا هے تاكه ضـلالت اور گمراهي كا پهل پيدا كرے - ليكن دنيا ميں گمراهي كا پهل تو پيدا هوسكتا هے پر اسكي جڑ كبهي بهي مستحكم نهيں هوسكتي' اور يه يقيني هے كه شيطاني تخم' باوجود قواء ابليسيه كي عظيم الشان مادي طاقتوں كے بالاخر نشوؤ نماء الهى سے محروم رهے :

ومـن يتخـذ الشيطـان وليـا مـن دون اللـه فقـد خسـر خسـرانا مبينـا - يعـد هـم و يمنيهم وما يعـدهم الشيطان إلا غـــرورا (۴ : ۱۱۹)	اور جو شخص صداقت الهي كو چهوڑ كر شيطان سے اپنا رشته پيدا كريگا تو ياد ركهو كه وه صريح نامرادي و ناكامي ميں آگيا - شيطان ان سے كاميابي كے وعدے

كرتا اور اميديں دلاتا هے ليكن شيطان كا وعده نرا دهوكا هي دهوكا هے !

پس دنيا في الحقيقت ايک زراعت گاه هے' اور انسان كے اعـمال اور ارادے مثل اُس بيج كے هيں جو بار آور هونے كيليے اُسميں ڈالے جائيں - پهر ديكهو كه ان ميں ايک بيج تو عمل باطل و ضلالت كا هوتا هے جو صـداقت الهي كي روح القدس سے خالي هوتا هے - انسان بڑے بڑے ارادوں كے ساتهه اسے بوتا هے' اور تمام انساني تدبيريں عـمل ميں لائي جاتي هيں تاكه كاميابي و فتح يابي كا پهل لاے - اسباب و وسائل دنيويه ميں سے هر چيز اسكے ليے مهيا هوتي هے' اور انسان اور انساني قوتيں جس قدر بهي انتهائي سعي و كوشش كرسكتي هيں' اسكے ليے كرنے ميں قصور نهيں كرتيں - تاهم اسكي مثال اس بد نصيب دانے كي سي هوتي هے جس كو دهقان مغرور نے بڑے بڑے دعووں كے ساتهه زمين ميں ڈالا' پر نه تو زمين نے اُسے قبول كيا كه اپني آغوش ميں لے' اور نه آسمان كي بخشش اُسپر مهربان هوئي كه اُسكي آبياري كرے - هر كوشش جو اُسكے ليے كي گئي مردود هوئي' اور هر محنت جو اُسكے ليے برداشت كي گئي بے نتيجه نكلي - كيونكه اُس نے چاها كه وه حق و ايمان كا كارو بار كرنے والوں كي طرح كاروبار كرے' پر نه تو اُس نے حق كو چاها اور نه حق هي نے اسكے رشتے كو قبول كيا - پهر وه' جو حق كو دوست ركهتا اور باطل كو پيار نهيں كرتا' كيسے ممكن هے كه باطل

کچهه تم کو بتلا دینا چاها هے جو میرے دل نے مجهے بتلایا هے - میں تم سے سچ سچ کہتا هوں که میں نے کبهي بهي حق کے کہنے میں تامل نہیں کیا ' اور کبهي بهي میرا نفس اپنے فوائد اور اپني ذاتي تحفظ کے مطامع دکهـلا کر مجهے رام نه کرسکا - میرے آگے دنیوي عزت کے حصول اور دولت و جاه سے مالا مال هونے کي بہت سي راهیں آئیں ' اور اگر میں صرف تهوري سي غیر محسوس تبدیلي بهي اپني روش میں کردیتا ' تو حق پرستي کے دعوؤں کو باقي رکهکر بهي دنیا حاصل کرسکتا تها - پر خدا نے میرے دل کو همیشه اپني قدوس انگلیوں میں اس طرح رکها که چند لمحوں کے فاني تزلزل کومستثنی کردینے کے بعد ' میں اسکے تخت جلال و عظمت کي قسم کها سکتا هوں که میں نے کبهي اپنے ذاتي فائده کیلیے اپني روش سے ایک رائي برابر بهي اعراض کرنا پسند نہیں کیا - اور میرے دل کے سچے ناز اور جائز فخر کے لیے یه بس کرتا هے که مجهے حق کي راستبازانه پرستش کي توفیق ملي -

میں نے کبهي نصیحت کرنے میں خیانت نه کي اور آئنده کي مادي عقوبتوں کا تصور میرے لیے کبهي بهي مہیب نہیں هوا - میں نے اکثر وقت سے پہلے غفلت کو دور کرنا چاها ' اور اکثر عین وقت پر بیدار کرنے کي کوشش کي - آج بهي میں حالت کو دیکهه رها هوں ' اور خاموشي کو گناه اور اعراض کو کفر سمجهتا هوں ' کیونکه نتائج قریب اور آنے والا وقت موجوده سے زیاده آزمایش طلب هے - میں آج پهر اپني صـدا بلنـد کرتا هوں ' اور هر شخص کو جو ملت کا درد ' زندگي کي خواهش ' اور حاصل کرده متاع کے ضائع نہونے کا خواهشمند هے ' اپنے دل کے درد اور دکهه کي آواز میں دعوت دیتا هوں که غفلت و سرشاري کا اور زیاده یقین نه دلائیں ' اور اس موقعه پر " زمیندار " کے مسئله کو موجوده تحریک کے قیام کے حقیقي مسائل میں سے سمجهیں - اُس زبان وقوت سے جو خدانے دي هے حیف هے اگر آج کام نه لیا گیا - بعض لوگ جو خاموش هیں اور افسردگي کو گہرا اور پائدار کرنے میں شریک هو رهے هیں ' انکي جانب نه دیکهو که انکا ایمان اتني هي قیمت رکهتا تها جو آنهیں ملگئي ' اور وه اسپر قانع هیں - یه کوئي وفاداري اور غیر وفاداري کا سوال نہیں هے - یه باغیـانه ایجي تیشن یا شورش مخفي کا مسئله نہیں هے - یه محض ایک قانوني مسئله ' ایک جابرانه قانون کا نفاذ و عمل ' اور بعض گورنمنٹوں کے نا عاقبت اندیشانه اقدامات کے خـلاف قوت حق و عدل کے ساتهه احتجـاج کرنا هے اور بس -

میں جانتا هوں که وقت اور موسم میں ایک سطحي تبدیلي هوئي هے ' اور فتنهٔ وقت نے بظاهر کامیابي سي حاصل کرلي هے - اخبارات خاموش کیے گئے هیں ' اور بعض مدعیان حریت کو بهي سمجها دیا گیا هے که انکے لیے خاموشي هي میں امن هے - پس ایسي حالت میں جو شخص عام پبلک کے اصلي خیالات کي ترجماني کریگا ' اور حق و قانون کي عزت کیلیے قلم و زبان سے کام لیگا ' اسکي نسبت کہا جایگا که یهي ایک تنها شخص هے جو ایجي ٹیشن کے فرضي عفریت کو دوباره دعوت دے رها هے -

تاهم باوجود اس علم کے میں اپنے اندر باطل اندیشي کي ایسي قوت نہیں پاتا که دیکهوں اور چپ رهوں ' اور جو کچهه که لاکهوں دلوں کے اندر هے ' اسکو اپني زبان و قلم پر جگه نه دوں - وه سکون و امن جو مسئلهٔ کانپور کے بعد شروع هوگیا تها ' اسي کا یه غلط فائده هے جو اٹهایا جا رها هے ' اور جو لوگ امن کے بعد پهر تشدد کا بیج بوتے هیں ' اسکے پهل کي کڑواهٹ سے انهیں منهه نہیں بنانا چاهیے - آج علی الاعلان میـري پـکار هے که مسلمان اپني زندگي کے ولولوں سے هاتهه نہیں دهو چکے ' انهیں چاهیے که زمیندار کے مسئله کے متعلق پوري قوت ' پورے اتحاد ' سچے جوش ' مگر باقاعده و با امن طریقه سے اپني صدائیں بلند کریں ' اور اُس وقت تک دم نه لیں جب تک اس ضبطي کے حکم پر نظر ثاني نه کي جاے -

ساتهه هي پریس ایکٹ کے بے امان حملوں سے دفاع کیلیے بهي هندو مسلمانوں کو متحده کوشش کرني چاهیے ورنه یاد رهے که ملک کي سیاسي ترقي کا مسئله سالها سال کیلیے صرف اس ایک ایکٹ کے نتائج قاهره کي بدولت رهجائیگا -

---

آخر میں گورنمنٹ کے متعلق صرف اسقدر کهدینا کافي هوگا که مسئلهٔ کانپور کے بعد عام طور پر ایک خاموشي سي شروع هوگئي تهي ' اور بعض الهام سرایان حکومت لوگوں کو نصیحتیں کرتے تهے که وه گورنمنٹ کے ساتهه نرمي کریں ' تاکه وه بهي نرمي کرسکے - لیکن زمیندار پریس کي ضبطي کا واقعـه وه نیا قدم هے جو سکون کے بعد بے چیني پیدا کرنے کیلیے اٹهایا گیا هے : ولا تفسدو في الارض بعد اصلاحها - اگر پنجاب گورنمنٹ کو اس تشدد کیلیے چهوڑ دیا گیا اور اس میں مداخلت نه کي گئي ' تو پهر پبلک کي بے چیني کي پوري ذمه داري خود گورنمنٹ هي پر هوگي -

گورنمنٹ دنیا کي تاریخ اور قوموں اور ملکوں کے تغیرات کے قدرتي اصولوں سے کیوں غافل هو رهي هے ؟ کیا وه نہیں جانتي که اس گیند کو جتنے زور سے پٹکا جائیگا ' اتنا هي وه اور قوت سے اچهلیگا ؟ چشمے کا پاني رکاوٹ پاکر اور اُبلتا هے ' اور آگ کے بجهانے کیلیے پاني کي ضرورت هوتي هے نه که تیل کي - دلوں کا طوفان صرف کسي اخبار کے دفتر هي میں نہیں هے جسکے بند کر دینے کے بعد فضا صاف هو جائیگي - اگر حق اور حق کي پیدا کي هوئي زندگي چند پریسوں کے بند کر دینے کے بعد مر جا سکتي هے تو بہتر هے که اسکا بهي تجربه هو جاے - میزیني کے چلے جانے کے بعد اٹلي چپ نہیں هوگئي تهي :

اولم یسیروا في الارض فینظروا کیف کان عاقبـة الـذین من قبلهم و کانوا اشد منهـم قوة ' و ما کان الله لیعجزه من شی في السماوات و لا في الارض ' انه کان علیمـا قـدیرا - ولو یواخذ الله الناس بما کسبوا ما ترک علی ظهرها من دابة ' و لکن یوخرهم الی اجل مسمی ' فاذا جاء اجلهـم فان الله کان بصیـــرا (۳۵ : ۴۵)

پهر کیا یه غافل زمین پر چلتے پهرتے نہیں که گذشته قوموں کے حالات و آثار کا مطالعه کریں اور سونچیں که اُن قوموں اور طاقتوں کو انکي غفلت و زیادتي کا کیسا نتیجه بهگتنا پڑا ' حالانکه وه قوت و تعداد میں انسے بهي بڑهي هوئي تهیں ؟ یاد رکهو که الله تعالی کو (جو حق کا حامي اور زیادتي کا انصاف کرنے والا هے) دنیا کي کوئي بهي طاقت عاجز نہیں کر سکتي - وه سب کے حال سے واقف اور هـر بات کي قدرت رکهنے والا هے - اگر وه لوگوں کو انکے ظلم و زیادتي کے پاداش میں فوراً پکڑتا تو روے زمین پر کسي جاندار هستي کو بهي باقي نه چهوڑتا - لیکن یه اسکا قانون هے که وه اپنے هر کام کو اسباب وعلل کي ترتیب و طبیعي تدریج کے ساتهه انجام دیتا هے ' اور اسي لیے وه ایک وقت مقرره تک ظالموں کو مہلت دیتا هے - پهر جب اُنکا وه وقت آ پهنچیگا تو خود بخود تم انقلاب حالت کو دیکهه لوگے بیشک الله تعالی اپنے بندوں کے هر عمل نیک و بد کو دیکهه رها هے -

اثار هند

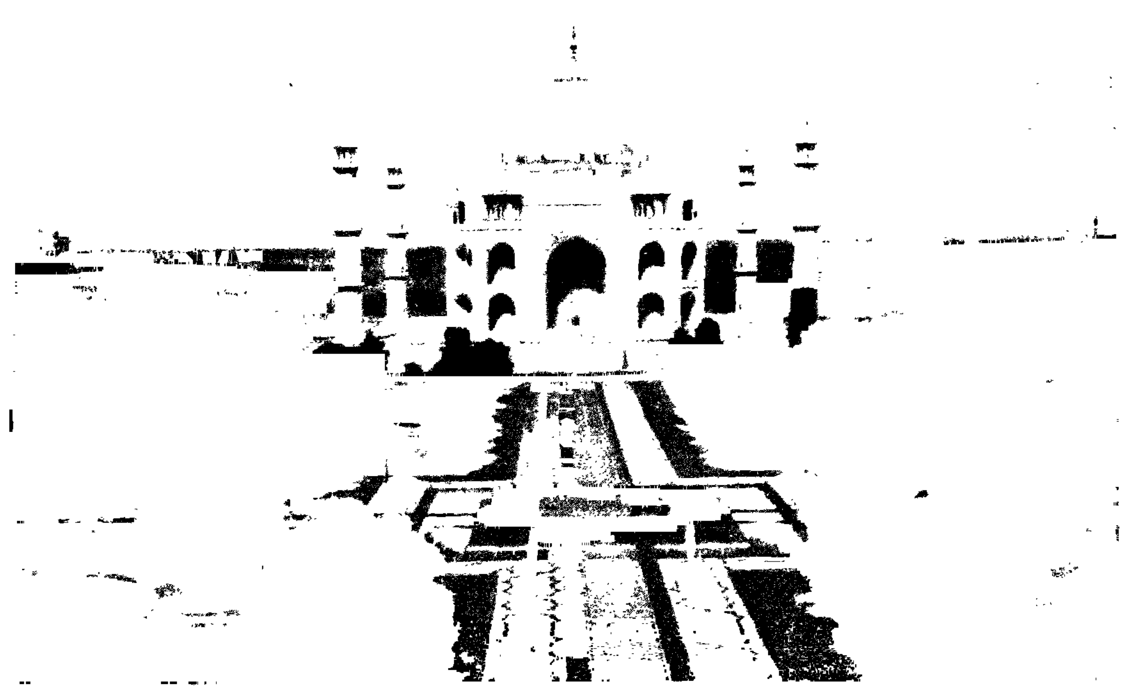
تلک اثارنا تدل علینا
فاسئلوا بعدنا عن الاثار!



صاحب قران اعظم (شاهجهاں)
جس کي تعميرات سے هندوستان ميں حسن و استحکام کا ايک نيا دور شروع هوا



ارجمند بانو بيگم (ممتاز محل)
جسکي آرام گاه " روضهٔ تاج " هے



جمال هند يا حسن " تاج " کا ايک بيروني منظر!
جو شاهجهاں کي تمام تعميرات ميں ايک اول درجے کي يادگار هے !

به تقريب اجتماع آگره ۲۶ دسمبر ۱۹۱۳

پرستي کے دعوؤں کے ساتهه بهي وهي سب کچهه کرے ' جو حاملان حـق اور حلقه بگوشان صدق کے ساتهه کـرتا هے ؟ افنجعل المسلمين کالمجرمين ؟ ما لکم ايف تحکمون ؟

تم ميں سے کون ايسا هے جو روشني اور تاريکي ميں تميز نه کرے ' اور کون هے جو رات اور دن ' دونوں کو يکساں بتلاے ؟ هر شخص جو حواس رکهتا اور آنکهوں سے ديکهه سکتا هے ' کبهي بهي روشني اور تاريکي کي تفريق ميں غلطي نهيں کر سکتا - پهر اگر ايسا هي هے تو سمجهه لو که حق و باطل کا فيصله بهي هوگيا - جب تم که انسان هو' روشني اور تاريکي ' دونوں کے ليے ايک هي راے نهيں رکهتے ' تو وہ جو خدا ' اور نيکيوں اور ربوبيتوں کا سرچشمه هے' کيونکر حق اور باطل ' دونوں کے دعووں اور اعلانوں کو ايک هي طرح پهولنے اور پهلـنے ديسکتا هے ؟ اگر ايسا هو تو دنيا سے امان اُتهه جاے' اور انسان کي شرير روح کبهي بهي سچ کا ساتهه نه دے - دنيا جو خداے حق و صداقت کي هے' هميشه کے ليے شيطان ضلالت کو نهيں بخشدي جا سکتي !

قـل هـل يستـــوي الاعمی و البصير؟ ام هل تستـــوي الظلمـــات والنور؟ (۱۳ : ۱۷)	کيا ايک اندها اور ايک ديکهنے والا ' دونوں يکساں هيں ؟ اور کيا تاريکي اور روشني ' دونوں ايک هي طرح هو سکتے هيں ؟ کبهي نهيں !

(قانون نصرت حق و خـذلان باطل)

قرآن کريم نے اس حقيقت الهي پر جس قدر زور ديا هے' وہ اور کسي بيان کو نصيب نهيں هوا - اُن ارباب نظر و فکر کو جو قرآن کريم کا تدبر و تفکر کے ساتهه مطالعه کرتے هيں' ميں توجه دلاتا هوں که اس حقيقت کو زير نگاہ رکهکر اُسپر نظر ڈاليں - وہ ديکهيں گے که يه حقيقت اسکي تمام موعظة و تذکير کيليے بجاے ايک اصل جليل و اساسي کے هے ' جس پر اسکي اکثر تمثيليں اور تقريباً تمام قصص و حکايات متفرع هوتي هيں -

سورۂ ابراهيم ميں اُن لوگوں کے اعمال باطله کي مثال دي جنکے دل نور ايمان و صداقت سے محروم هيں :

اعمالهـم کرماد اشتدت بـه الـــريح في يـــوم عـــاصف ' لا يقـــدرون مما کسبوا علی شي ' ذلك هو الضلال البعيد ! (۱۴ : ۲۱)	انکے اعمال باطله کي مثال راکهه کے ڈهير کي سي هے که آندهي کے دن اُسے هوا لے اُڑي - جو کچهه محنت ومشقت انهوں نے کي هے ' اسميں سے کچهه بهي انکے هاتهه نهيں آئيگا - يهي وہ نامرادي هے جو انتها درجه کي نامرادي هوتي هے !

اعمال باطله اور اراده هاے سيئۂ و مفسدہ کي ناکامي و نامرادي کي کيسي پر تاثير مثال هے جو اس آية کريمه ميں دي گئي هے ؟ فرمايا که راکهه کے ايک ڈهير کا تصور کرو جو کسي جگه اکٹهي کي گئي هو' پهر سونچو که آندهيوں کے چلنے کا دن آيا اور زور سے ايک آندهي اٹهي جو اسپر سے گـذر گئي - ايسي حالت ميں اُسکا کيا حشر هوگا اور وہ قائم رهسکے گا يا نهيں ؟ هر شخص جانتا هے که اُسے جواب ميں کيا کهنا چاهيے -

سورۂ نور کے پانچويں رکوع ميں جهاں هدايت الهي کي روشني و نورانيت کے ظهور و قيام کي مشهور مثال دي هے ' اسکے بعد هي اعمال باطله و شيطانيه کي نسبت فرمايا :

اعمالهـم کسراب بقيعـة يحسبه الظمـــان ماء ' حتی اذاجاءہ لـم يجده شيئًا - (۲۴ : ۳۹)	انکے اعمال باطله کي مثال ايسي هے جيسے کسي چٹيل ميدان ميں چمکتا هوا ريت که پياسا ديکهتا هے تو اُسے پاني سمجهتا هے ليکن جب اسکے پاس آيا تو کچهه بهي نه پايا !

سورۂ رعد کے آغاز ميں فرمايا که " له دعوة الحق " صرف اا هي کيليے حق کي دعوت هے ' اور جو اسے چهوڑ کر باطل پرستي طرف جاتے هيں ' انکي مثال يه هے که :

کباسط کفيه الی المـــاء ليبلغ فاہ وما هو ببالغه ' وما دعاء الکافرين الا في ضلال (۱۳ : ۱۵)	" جيسے ايک شخص اپنے دونوں ها پاني کے طرف پهيلاے تاکه پاني آ سے آپ اُسکے منه ميں اُڑ کر آ جا حالانکه وہ اسطرح کبهی بهي آنے

نهيں - اور يقين کرو که باطل پرستوں کي پکار بهٹـکتي رهتي هے اسکي قبوليت کيليے کهيں بهي قرار نهيں "

اسليے نه کون هے جسے وہ پکاريں گے ؟ کون هے جو انکي سنے گا کون هے جو انکي نصرت و اعانت کيليے اپنـا هاتهه بڑهائيـگا ؟ خداء قدوس که فريادوں کو سنتا ' اضطرابوں کو تسکين ديتا ' نيک ارادوں کو شرمندگي سے بچاتا ' اعلان حق کو استيلاے باطل محفوظ رکهتا ' اور هر سچائي کے بيج کو اپنے هاتهوں سے پاني دے دے کر سرسبز کرتا هے ' اسکے تعلق اور رشتے سے تو انکے خالي هيں ' اور اسکے دروازے کو چهوڑ کر انهوں نے شيطان ضلالت دامن پکڑ ليا هے - ممکن هے که وہ زبان سے خدا پرستي کا دعوا کر هوں' ليکن جبکه انکي دعوت ' حق کي جگه باطل کي هے ' ا انکي کوشش سچائي کي جگه کذب و فساد کيليے هے ' تو وہ اس پاک اور قدوس هستي سے رشته رکهنے والے نهيں هو سکتے' ج صرف حق هي کا سرپرست اور صرف صداقت هي کا مددگار هے

اللــه ولي الذين امنـــوا يخـــرجهـم من الظلمات الی النـــور ' والذين کفروا اوليـــاءهـــم الـطـــاغـــوت يخرجونهم من النور الی الظلمـــات ' اولائـــک اصحاب النار هـــم فيها خالدون (۲ : ۲۵۸)	" الله ارباب حق و ايمان کا مددگا هے - وہ اُنهيں تاريکيوں سے نکال روشني ميں لاتا هے - مگر جو لوگ ک حق سے روگرداني کرنے والے هيں اُنکے حمايتي شياطين هيں جو انهي روشني سے نکالکر تاريکي ميں دهکيلتے هيں - يهي لوگ اصحاب النار هيں ج کبهي اصحاب الجنة کي سي کاميابي

نهيں پا سکتے ' اور وہ هميشه عذاب الهي ميں گرفتار رهينگے "

اگر ميں ان تمثيلوں کو جمع کروں جن ميں حق و باطل کي اس اختلاف حالت کي طرف اشارہ کيا گيا هے ' اگر ميں ان تمام آيتوں کو يک جا کروں جن ميں " اصحاب الجنة " اور " اصحاب النار " کي اصطلاح الهي ميں کامياب و نامراد کاموں کي تقسيم کي گئي هے ' اگر ميں اُن تمام مواعيد الهيه و تصريحات بينۂ قرانيه کو نقل کروں جن ميں حق کے بيج کو سرسبزي و شادابي کي ' اور ضلالت کے تخم شيطاني کو عاقبت کار ناکامي و نامرادي کي کهلے کهلے لفظوں ميں بشارت و نذارت دي گئي هے' تو الهلال کي ايک پوري ششماهي جلد صرف اسي بيان سے مرتب هوجاے - مختصر يه هے که قران کريم نے اس قانون الهي کا بار بار اعلان کرديا هے که :

افمن اسس بنيانه علی تقوی من الله و رضوان خير' ام من اسس بنيانه علی شفا جرف هار فانهار به في نار جهنم ؟ والله لا يهدی القوم الظالمين - (۹ : ۱۱۰)	" بهلا جو شخص خدا کے خوف اور اُس کي رضا جوئي پر اپنے کاموں کي بنياد رکهے' وہ بهتـر هے يا وہ ' جو کسي گرنے والي گهاٹي کے کنارے اپنا مکان بنـانا شروع کرے اور پهـر وہ اُسے آتش جهنم ميں لے گرے ؟ ياد رکهو که الله ان لوگوں پر کاميابي کي

راہ نهيں کهولتا جنهوں نے حق و عدل سے روگرداني کي هے "

زيادہ نهيں تو صرف انهيں چند آيتوں پر غور کرو که قلوب صافيه کيليے ارشادات ربانيه کا ايک لفظ بهي بهت هے - علی الخصوص

آخري آيت جو سورۂ توبہ کے اُس موقعہ کي ہے' جہاں " مسجد ضرار " اور بعض رؤساء منافقين کي سعي باطل کا ذکر کيا گيا ہے کہ وہ مسلمانوں ميں تفرقہ ڈالنا چاہتے تيے' اور ايک مسجد بنا کر اسکے ذريعہ اپنے کفر مخفي کا کاروبار شروع کرنا چاہتے تيے - خدا نے آنحضرۃ صلی اللہ عليہ وسلم کو وہاں تشريف ليجانے سے روکا کہ " لا تقم فيه ابدا " اُن لوگوں کے ساتھہ ہرگز شريک نہو جنھوں نے اپنے کاموں کي بنا دعوۃ باطلہ پر رکھي ہے !

پھر اسکے بعد يہ آيت ہے جسميں ايک سوال کے طور پر اس حقيقت کو واضح کيا ہے کہ کاميابي و فتح مندي صرف اسي عمل و دعوۃ کيليے ہوسکتي ہے جسکي بنا مرضات الهيہ پر رکھي گئي ہو - اسکي بنياد ايسي محکم ہوگي ' گويا پہاڑ کي کسي چٹان پر رکھي گئي ہے' اور خدا اپني نصرت کي مدد سے اس بنياد کے اغاز کو تکميل کي تعمير و رونق تک پہنچاديگا - ليکن جو کام کہ رضاء الهي اور حق و صدق سے خالي ہے ' اُسکي مثال اُس بنياد کي سي ہے جو کسي غار کے کنارے پر رکھي گئي ہو اور اسکي زمين بھي بالکل کھوکھلي ہو - خواہ معمار کتني ہي محنت و جانفشاني اور صرف قوت و وقت کريگا ' ليکن کبھي بھي وہاں بنياد قائم نہو گي ' اور اگر چند اينٹيں کھڑي ہو بھي گئيں تو معاً غار کے اندر گر پڑينگي اور اپنے ساتھہ اپنے بنانے والوں کو بھي لے جائينگي -

چنانچہ ايسا ہي ہوا اور مسجد ضرار کا فتنہ ذرا بھي کاميابي حاصل نہ کرسکا : لا يزال بنيانهم الذي بنوا ' ريبة في قلوبهم' الا ان تقطع قلوبهم ' والله عليم حكيم (۹ : ۱۱۱)

ذلك بان الله مولى الذين آمنوا ' وان الكافرين لا مولى لهم (۴۷ : ۱۱)

" ايسا ہونا اس قانون الهي کي بنا پر ہے کہ ارباب ايمان و حق کا سرپرست تو خدا تعالى ہے ' اور وہ جو باطل پرستي و ضلالت کے داعي ہيں' انکا کوئي مدد گار نہيں جو انکے کاموں کي مدد کرے "

(کلمۂ خبيثہ و کلمۂ طيبہ)

پس در حقيقت حق و باطل کے دو بيج ہيں جو ہميشہ اس دنيا ميں بوئے جاتے ہيں - ان ميں ايک بيج ضلالت عالم و فساد في الارض کا ہوتا ہے' اسليے وہ شيطان کے ہاتھوں سے ڈالا ہوا بيج ہے' اور اُسيکا قائم کيا ہوا کلمۂ خبيثہ و باطلہ - وہ انسانوں کے اندر سے اپنا کار و بار زراعت شروع کرتا ہے' اور چاہتا ہے کہ بہت جلد گمراہي کے پھل سے عالم کو معمور کردے - پر اسکي پہچان يہ ہے کہ ہر ايسا تخم ابليسي ضرور ہے کہ خدا کی مدد اور نصرت سے محروم رہے' اور اسکي توفيق فرمائي کي وہ غيبي رحمتيں (کہ ملائکۂ نصرت کا نزول اُنھي سے عبارت ہے) کبھي بھي اُسے ميسر نہ آئيں - اسکا حال خدا نے خود ہي بتلا ديا ہے :

و مثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار (۱۴ : ۲۹)

" کلمۂ خبيثہ کي مثـال ايک درخت خبيث کي سي ہے جو حق و صداقت کي قوت سے محروم ہے ' اور جسکي بے ثباتي کا يہ حال ہے کہ جب چاہا اُسے اکھاڑ کر پھينک ديا - اسميں ذرا بھي استحکام و ثبات نہيں "

اسکا بيج بار آور ہوسکتا ہے' پر پھل نہيں لا سکتا ' اور اکثر ايسا ہوتا ہے کہ زمين کے اندر ہي اندر سڑ کر ضائع ہو جاتا ہے اور اُسے باہر نکلنے کي مہلت ہي نہيں دي جاتي - چنانچہ سورۂ بقر ميں اعمال خير و شر کي مثال ديتے ہوئے فرمايا :

فمثله كمثل صفوان عليه تراب ' فاصابه وابل ' فتركه صلدا ' لا يقدرون على شي مما كسبوا ' والله لا يهدي القوم الكافرين ! (۲ : ۲۶۴)

" پس اُسکي مثال ايک سنگي چٹان کي سي ہے جسپر تھوڑي سي مٹي جم گئي ہے - زور سے پاني برسا اور اُسے بہا کر لے گيا - جو کچھہ انھوں نے کيا تھا ' اُس ميں سے اُنھيں کچھہ بھي ہاتھہ نہ آيا اور اصل يہ ہے کہ جو لوگ فرمان الهي سے سرتابي کرکے کذب و فساد کا ساتھہ ديتے ہيں ' خدا انپر حق کي راہ نہيں کھولتا "

يعني وہ ذرا سي مٹي کي تہہ جو کسي چٹان پر بيٹھہ گئي ہو' کيا ہستي اور ثبات رکھتي ہے ؟ پاني کا ايک ہلکا ساچھينٹا بھي اُسکي موت کے ليے کافي ہوتا ہے جو اُسے معاً بہا کر ليجاتا ہے - بعينہ يہي حال دعوۃ شيطاني کے بيج کا بھي ہے جو اول تو زمين ميں اپنے ليے کوئي جگہ پا ہي نہيں سکتا ' اور پا بھي جاے تو اسپر جم کر ٹہر نہيں سکتا -

ليکن ايک اور بيج ہے جو گو اُسي طرح' اور اُنھي حالتوں ميں بويا جاتا ہے جيسا کہ پہلا بيج' ليکن اسکي زندگي کا ہر دور پہلے بيج سے بالکل مختلف ہوتا ہے - يہ کلمۂ طيبہ کا تخم صالح ہے جسکو خدا کا دست قدرس بوتا ہے' تا کہ اُس سے حق و ارشاد اور ہدايت و سعادت انساني کا شجرۂ طيبۂ مبارکہ پيدا ہو' اور پھر اپني کاميابي و فتح مندي کے پھل سے اپني زمين کي گود بھر دے - اس سے مقصود وہ تمام اعمال حقہ و صادقہ اور اعلانات ربانيہ و الهيہ ہيں جو خدا کي راستبازي اور عدالت کو قائم کرنے اور اعمال شيطانيہ کي تاريکي و ضلالت سے بندگان الهي کو نجات دلانے کيليے' نيت صالح اور ارادۂ صادق کے ساتھہ ظہور ميں آتي ہيں - جنکے اندر مرضات الهيہ کا عشق مخفي' اور لقاء رجہ رب کا شوق مستور ہوتا ہے - جنکو انساني قوتوں کا اعتماد اور مادي ساز و سامان کا گھمنڈ ظہور ميں نہيں لاتا ' بلکہ محض تحريک الهي کا ايک جذبۂ ملکوتي ہوتا ہے جو خود ہي آتا ہے' اور خود ہي اپنے چہرے سے نقاب اُٹھاتا ہے - پس وہ ايک درخت ہوتا ہے جسکا بيج بھي خدا ہي بوتا ہے ' جسکي آبپاشي بھي اُسي کے ہاتھوں سے ہوتي ہے' اور آخر ميں اُسکا پھل بھي وہي اُتارتا ہے - چونکہ اُسکي زندگي خود اُسکے اندر پوشيدہ ہوتي ہے ' اسليے وہ بغير کسي باہر کي اعانت کے خود ہي بڑھتا اور خود ہي پھيلتا ہے - اسکي ابتدا بھي عجيب ہوتي ہے اور انتہا بھي - ابتدا س ليے کہ وہ اس قوت سے اُٹھتا اور بڑھتا ہے کہ زمين کے اوپر اور آسمانوں سے آنے والي ' کوئي بھي قوت اُسکے اُٹھان کو روک نہيں سکتي - اور انتہا اسليے کہ اُسکي جڑ ايسي مضبوط اور محکم ہوتي ہے ' گويا زمين کے آخر تک اسکے ريشے پہنچ گئے ہيں ' اور پہاڑ کی کسي چٹان کي طرح اسے زمين کي سطح سے جوڑ ديا گيا ہے :

الم تر كيف ضرب الله مثلاً ؟ كلمة طيبة كشجرة طيبة ' اصلها ثابت وفرعها في السماء تؤتي اكلها كل حين باذن ربها ' ويضرب الله الامثال للناس لعلهم يتذكرون - (۱۴ : ۲۵)

" آيا تم نہيں ديکھتے کہ خدانے کلمۂ طيبہ کي کيسي عمدہ مثال دي ہے ؟ اسکي مثال ايسي ہے گويا ايک پاک و مقدس درخت - اُسکي جڑ تو زمين ميں قائم و محکم اور ٹہنياں آسمان ميں پھيلي ہوئيں ! اپنے پروردگار کے قانون کے مطابق وہ ہر وقت پھل لاتا رہتا ہے' اور اللہ يہ مثاليں بيان کرتا ہے تا کہ لوگ سونچيں اور غور کريں "

ديکھو ! اس آية کريمہ ميں کلمۂ طيبۂ الهيہ کي مثال ديتے ہوے (کہ في الحقيقت اس سے مقصود دعوۃ الی الحق ہے) ايک درخت کا ذکر کيا ' اور اسکا وصف يہ بيان کيا کہ اسکي جڑ ثابت و محکم اور ٹہنياں بلندي پر پھيلي ہوئي ہيں - اس سے معلوم

مدارس اسلامیه

نـــدوة العلـــما

اجمال تاریخي - عروج و زوال - انقلابات ماضیه -
حالت موجوده - و نظر به مستقبل

(ا)

بہت سي باتیں ایسي هیں جنهیں انسان سونچتا ھے تو کہتا ھے که انهوني اور ناممکن هیں ' اگر ایسا هوا ' تو نہیں معلوم کیا کچھه هو گذریگا ؟

لیکن جب انکا وقت آتا ھے اور اسباب فراهم هو جاتے هیں ' تو اس طرح ظہور میں آجاتے هیں گویا انکا ظہور دنیا میں کچھه بھي اثر نہیں رکھتا تھا ' اور مثل تغیرات عادیه کے ایک قدرتي تغیر تھا ' جو ظہور میں بھي آیا اور گذر بھي گیا ! حجر بن اوس نے ایک دوسرے پیرایه میں اسي کو لکھا ھے که :

فان ما تحذرین ' قد وقع !

دارالعلوم ندوة العلما کے متعلق برسوں سے بعض ایسے مناقشات و منافسات موجود تھے جنکي وجه سے کسي نه کسي تغیر کي توقع همیشه کي جاتي تھي ' تاهم یه تو کسي کے وهم و گمان میں بھي نه تھا که ندوه کے آخري تغیرات وقوع میں آئینگے ' اور تمام ملک اسدرجـه بے توجهي برتیگا ' گویا آسے ندوه ' ندوے کے مقاصد ' اسکي بست ساله تاریخ ' اور اُس معتد به رقم کي کچھه پروا هي نہیں ھے ' جو اُسکي جیبوں سے نکلکر اسپر صرف هو چکي ھے !

پھر یه زمانه وه پچھلا عهد غفلت نه تھا جبکه تمام قومي کام محض اشخاص کے اعتماد و حسن ظن پر چھوڑ دیے جاتے تھے ' اور نکته چیني ناجائز ' اور احتساب جرم سمجھا جاتا تھا - بلکه یه وه عهد تغیر و انقلاب تھا جسکو گذشته استبداد شخصي کے اختتام اور نئے دور جمهوریة کا باب افتتاح کہا جاتا ھے ' اور جبکه هر چھوٹے سے چھوٹے معاملے پر بھي اخبارات اسقدر هنگامه آرائی کرتے هیں گویا طاقت و حکومت کا سررشته بالکل انهي کے قبضۂ تصرف میں ھے -

رازداري اب کسي معاملے میں گوارا نہیں - پرسش و احتساب کي شدت سے لوگ شاکي هیں ' اور ارباب کار اسکے تواتر و عدم انقطاع سے گھبرا اُٹھے هیں - کالجوں کے سکریٹریوں سے پوچھا جاتا ھے که کیوں وه ایسي راے رکھتے هیں جو جمهور کي راے نہیں ھے ؟ افسران مدارس کو مجبور کیا جاتا ھے که وه بتلائیں که کیوں انهوں نے فلاں حکم جاري کیا ' اور کیوں فلاں عقیدے کو بغیر کسي دلیل معقول کے وه رکھتے یا بغاے حکم قرار دیتے هیں ؟ اخبارات ایک دوسرے کو الزام دیتے هیں ' اور کہتے هیں که قومي حقوق کے تحفظ کیلیے یه محض ایک جمهوري فوائد کا کام ھے جو کر رھے هیں - رازدارانه مراسلات و مکاتیب کو کسي نه کسي طرح حاصل کر کے شائع کیا جاتا ھے ' اور کہا جاتا ھے که اگر یه سب کچھه قوم کے متعلق اور قوم کے مقرر کرده ارکان کار کے متعلق هیں تو کوئي وجه نہیں که قوم اس سے بے خبر رھے !

اگر في الحقیقت یه سب کچھه سچ ھے تو پھر نـدوة العلما کے طرف سے یعنے مسلمانان هند کے قومي کاموں میں سے ایک عظیم الشان اور مایۂ صد امید و امال کام کي طرف سے کیوں بکلي غفلت برتي جاے جبکه اسکي تعلیمي ' مالي ' اور انتظامي حالت علی الاعلان توجه کي طالب ' بحث و مذاکره کیلیے مضطر ' نقد و اختبار کي آرزو مند ' اور اعانت و توجه کیلیے فریادي و فغاں سنج ھے ؟ یه کیا ھے که هفتوں پر هفتے اور مہینوں پر مہینے گذرتے جاتے هیں اور نه تو کوئي کان اسکے لیے کھلتا ھے جو اُسکي سنے ' اور نه کوئي آنکھه اسکي طرف اٹھتي ھے که اُسکي حالت پر روے ' اور نه کوئي قلم اُسکے لیے حرکت کرتا ھے که قوم کو اُسپر توجه دلاے - یہاں تک که وقت جو اپني طبیعي رفتار میں کسي کیلیے رعایت نہیں رکھتا ' بے خبري میں گذرتا جاتا ھے ' اور قریب ھے که لوگ اس افسانے کو اس طرح بھلا دیں که کانه لم یکن شیئا مذ کورا ! !

غمت بشهر شبیخوں زنـاں به بنگـه خلق
عسس بخانۂ و شه در حرمسرا خفتست

اس سے بھي بڑھکر یه که ندوة العلما ابتداے تاسیس سے تمام قوم میں ایک مشهور ترین موضوع بحث رها ھے - لوگوں نے موافق و مخالف ' جس درجه اسپر بحث کي ھے ' شاید علي گڈه کے کاموں کے سوا اور کسي پر نہیں کي - درمیان میں سر انٹوني میکڈانل کي مخالفت اور سیاسي سوء ظن نے اُسے بالکل گمنام اور بے اثر کردیا تھا ' لیکن اسکے بعد سعي و کوشش کا ایک نیا دور شروع هوا ' سب سے پہلے ریاست بھوپال سے پھر بہاولپور سے اعانت هوئي ' اُسکے بعد گورنمنٹ بھي متوجه هوئي ' یہانتک که زمین ملي اور ماهوار گرانٹ کا اعلان هوا - ان تغیرات کے بعد قوم میں پھر از سر نو ایک عام توجه پیدا هوگئي اور دهلي و لکھنؤ کے جلسے بھي بہت شاندار اور پر اثر هوے - باوجود ان حالات کے یه کیا ھے که جس وجود کي پرورش میں ایسي کچھه دلچسپي لي جاتي تھي ' اب اسکے بستر مرگ کي طـرف کوئي جھانک کر دیکھنا بھي پسند نہیں کرتا ؟ پھر کیا دنیا سوگئي ھے یا ندوه کي قسمت بیدار نہیں ؟

انـد کے اے ناله امشب بے اثر مي بـینمت
آنکه هر شب مي شنید از من مگر بیدار نیست ؟

اسمیں شک نہیں که اس غفلت اور بے توجهي کیلیے کچھه ایسے اسباب و وسائل یکے بعد دیگرے فراهم هوگئے جنکي وجه سے لوگ باوجود حس حالت کے اپنا وقت صرف نه کرسکے ' تاهم غفلت کیلیے کتنے هي معقول عذر کیوں نہوں ' پھر بھي غفلت غفلت هي ھے اور یقیناً مستحق ملامت و سرزنش -

سب سے پہلا سبب تو عام جذبات و قواے عمل کي وه مسلسل مشغولیت ھے ' جو گذشتـه دو سال سے متصل جاري ھے - جنگ طـرابلس کے بعد هي جنـگ بلقان شروع هوگئي ' اور مصائب اسلامي کے هجوم نے تمام قوم کو یکسر وقف ماتم و عزا داري بنا دیا - پھـر عین اُس وقت جبکـه ندوے کے معاملات تـه و بالا هو رھے تھے ' مسجد کانپور کا حادثۂ خونین وقوع میں آیا اور یه ایک ایسا فزع اکبر تھا جس نے تمام اقلام و افکار کو بجا طور پر صرف اپنے هي نظارۂ الم اور افسانه سرائي کي کئي ماه کیلیے دعوت دیدي - اس اثنا میں بعض مضامین لـکھے گئے ' اور بعض اخبارات نے بحث و مذاکره کا دروازه بھي کھولنا چاها (جنمیں معاصر امرتسر سب سے زیاده مستحق تحسین و تشکر ھے) تاهم ۱۱ - اگست کے حادثۂ مچھلي بازار کانپور کے مقدس مجروحوں کي چیخیں کچھه ایسي زهـره گـداز تھیں ' اور صحن مسجد کي خونچکاں لاشوں کا نظاره اس درجه المناک تھا ' جس نے نه تو کسي کان کو مهلت دي که ندوه کي صدا کو سنے ' اور نه کسي آنکھه کو اجازت ملي که جاں فروشان کانپور کو چھوڑ کر لکھنؤ کے اِن حیات نفساني کے جھگڑوں کا نظاره کرے -

هوا که کلمۂ طیبه کا بیج جب اُگتا ہے اور برگ وبار لاتا ہے' تو ضرور ہے که اسمیں دونوں باتیں پائي جائیں - اُسکي جڑ بھي مضبوط ہو اوراُسکي شاخیں بھی پھیلي ہوئي ہوں - جڑ کي مضبوطي سے مقصود یه ہے که اُس دعوۃ حق کي بنیاد ایسي محکم و ثابت ہو جسے کوئی طاقت نه ہلاسکے' اور " فرعها في السماء " سے مقصود یه ہے که تھوڑے وقت کے اندر اُس دعوت کا اثر اور فیضان نہایت بلندي و رفعت تک پہنچے اور نہایت دور دور تک پھیل جاے - کیونکه ایک بڑے پھنارر درخت کي شاخیں بلند بھي ہوتي ہیں اور دور دور تک بھي پھیل جاتي ہیں -

یه خدا کا بویا ہوا بیج ہے جسے کوئي ضائع نہیں کرسکتا' پس وہ بڑھتا بھي ہے اور پھیلتا بھي ہے - انسان کي کوششیں سب کچھه کرسکتي ہیں' لیکن ایک حقیر و خشک دانے کو سرسبز کرنا صرف مدبرات ارضي و سماوي کے مالک ہي کے ہاتھه ہے - پس وہ اُسے سرسبز کرتا ہے تاکه اسکي شاخوں کا سایه وسیع ہو' اور اُسے کامیاب کرتا ہے تاکه اس سے ہدایت کا پھل پیدا ہو - وہ جبکه بویا جاتا ہے تو نہایت حقیر و ذلیل ہوتا ہے' لیکن جب پیدا ہوتا ہے' تو اسکي شاخیں قیمتي اور شاداب پھلوں کے بوجھه سے جھک جھک جاتي ہیں - خـدا اور انسان کے کاموں میں یہي فرق ہے که پہلے کي ابتدا ہمیشه غربت و حقارت سے' پر وسط و اختتام عظمت وکامیابي پر ہوتا ہے' لیکن دوسرا شروع تو شوکت و عظمت کے اعلانات سے ہوتا ہے' لیکن خاتمه ہمیشه ناکامي و نامرادي پر ہوتا ہے -

ایسے ہي کاموں کے بیج ہیں جنکي کشت کاري کا پیمانۂ محصول قران کریم نے بتلادیا ہے - حیث قال :

کمثل حبة انبتت	اُس کي مثال اُس دانے کي سي ہے جو
سبع سنابل' في	بویا گیا تو اُس سے ابتدا میں سات بالیں
کل سنبلـه مايـة	پیدا ہوئیں' پھر ہر بال میں سے سو دانے پیدا
حبة' و الله یضاعف	ہوے' حالانکه وہ جب بویا گیا تھا تو ایک
من یشاء' واللـــه	ہي دانه تھا ! الله جس کو چاہتا ہے برکت
واســـع علیـــم -	دیتا ہے اور اُسکا فضل نہایت وسیع اور اسکا
(۲ : ۲۶۱)	علم کامل ہے -

(دعوۃ الهیئۃ الہلال)

پس الہلال' اور الہلال کي دعوت بھي ایک بیج تھا' جو ابسے ڈیڑھه برس پہلے بویا گیا - دین جلیل حنیف کے داعي اول' حضرت ابراهیم خلیل علی نبینا و علیه الصلوۃ والسلام نے جب خانۂ کعبه کي بنیاد رکھي ہے تو دعا مانگي تھي :

ربنـا تقبل منا انك	اے پرور دگار! اس کام کو جو تیـرے
انت السمیع العلیـم !	لیے کر رہا ہوں' قبول کرلے - بیشک
	تو ہي دعاؤں کا سننے والا اور نیتوں کا جاننے والا ہے !

وہ ذرہ جو آفتاب کي روشني میں اوڑتا ہوا نظر آتا ہے' خواہ کتنا ہي حقیر ہو' تاہم آفتاب کی نسبت کا حقدار ضرور ہے - اسی طرح دعوت الہي کي یه تعمیر بھي اُسي آفتـاب درخشندہ حقانیت کا ایک ذرہ' اور اُسي کے قائم کیے ہوے دین حنیف کي خدمت کا ایک عاجز ارادہ تھا :

گرچه خوردیم نسبتے ست بزرگ
ذرۂ آفتـــاب تـابـانیـم !

یه کاروبار قدرت کا کچھه عجیب کرشمه ہے که خدا نے وہ کلمات دعائیه اس عاجز کي زبان پرجاري کردیے جو الہلال کي پہلي اشاعت کے مقالۂ افتتاحیه میں شائع ہوے ہیں اور جس کو اس مضمون کے آغاز میں بھي نقل کرچکا ہوں اور یہاں پھر نقل کرونگا :

" اگر خدا مجھه میں سچائي اور خلوص کي کوئي سرگرمي دیکھتا ہے' اگر اُسکي ملت مرحومه اور اُسکے کلمۂ حق کي خدمت کي کوئي سچي تپش میرے دل میں موجود ہے' اور اگر واقعي اُس کي راہ میں فدویت اور خود فروشي کي ایک آگ ہے' جس میں برسوں سے بغیر دھویں کے جل رہا ہوں' تو اپنے فضل و لطف سے مجھے اتني مہلت عطا فرماے که اپنے بعض مقاصد کے نتائج اپنے سامنے دیکھه سکوں - لیکن اگر یه میرے تمام کام محض ایک تجارتي کاروبار اور ایک دوکاندارانه مشغله ہے' جسمیں قومي خدمت کے نام سے گرم بازاري پیدا کرنا چاہتا ہوں تو قبل اسکے که میں اپني جگه پر سنبھل سکوں' وہ میري عمر کا خاتمه کردے' اور میرے تمام کاموں کو ایک دن بلکه ایک لمحے کیلیے بھي کامیابي کي لذت چکھنے نه دے ! " الخ

اگر میرا کوئي اعتقاد آپکے دل میں جگه نہیں پاتا تو کم از کم مجھے تو اسکے اظہار سے نه روکیے - اس وقت میرے ہاتھه میں قلم اور سامنے کاغذ کے اوراق ہیں - اگر تمام دنیا کي طاقتیں اور تمام نوع انساني کا ادراک و تعقل ایک جگه جمع ہو کر میرے سامنے آے اور چاہے که میں قلم و کاغذ کي موجودگي کا اعتقاد نه رکھوں - تو کیا میں اس شے کے اعتـقاد سے باز آجـاؤنگا جو میرے ہاتھه میں محسوس' اور میري آنکھوں کے آگے مرئی ہے ؟

یقین کیجیے که ٹھیک ٹھیک اسي طرح میں اس دعا اور اسکے عجائب اعمال کو بھي اپنے سامنے دیکھه رہا ہوں - میرے لیے بالکل آسان ہے که میں چاند اور سورج کي ہستي سے انکار کردوں' مگر یه تو کسي طـرح بھي ممکن نہیں که اس دعـا کي ہستي سے منـکر ہو سکوں -

یه میري دعوت کي صداقت و غیر صداقت کا ایک بنیادي فیصله تھا' جو اسنے میري زبان پر اول ہي روز جاري کیا تاکه اسکي صداقت کے اعلان کي ایک نشاني ہو' اور پھر اسي کے مطابق فیصله بھي کردیا - باوجود اُن تمام انتہائي بے سروسامانیوں کے جو دنیا کے سامنے ہیں' باوجود اُن تمام موانع اور مزاحمتوں کے جن سے لوگ بے خبر نہیں ہیں اور جن میں سے ہر مزاحمت کو اگر ایک ایک سطر میں بھي لکھوں' جب بھي کئي سو سطروں کي ایک کتاب بن جاے' اور پھر باوجود ایک قوي ترین گروہ مخالفین منکرین و معاندین مفسدین کي موجودگي کے اور ہر دم سرگرم مخالفت و تعاند رہنے کے' الحمد لله که میں زنـدۂ و سلامت مشغول کار ہوں - میرے کار و بار دعوت کي کوئي سعي ضائع نه گئي' میرے جہـد عمل کا کوئي قدم رائگاں نه اٹھا - میري دعوت اپنا کام کرچکي ہے - میں نے جو مانگا تھا وہ مجھے حاصل ہوگیا ہے - مجھے مہلت بھي دي گئي اور اسباب بھي مرحمت ہوئے - میں نے اپنے بعض مقاصـد کے نتائج کو اپنے سامنے دیکھنا چاہا اور وہ پہلي ششماہي کے گذرنے کے بعد ہي دکھـلا دیے گئے - مجھه میں اگر کوئي تپش تھي تو وہ بغیر بھڑکے نه رہي' اور اگر میرے دل میں کوئي ذرۂ خلوص تھا' تو میرے خدا نے اُسے ضائع نه کیا - اُس نے بتلادیا که یه اُسي کا بویا ہوا بیج ہے جسکو وہ خود ہي پرورش کرنا چاہتا ہے - اور " کلمۂ طیبۂ " کا ایک " شجرۂ مبارکه " ہے جسے کوئي دنیوي طـاقت ضـائع نہیں کر سکتي - پس جیسا که اُسکے کاموں کا ہمیشه قاعدہ رہا ہے' یه بیج برسوں کي جگه مہینوں میں بڑھا' اور مہینوں کي جگہه دنوں کے اندر پھیلا - اسکي جڑ جس طرح زمین کے اندر پھیلي' اُسي طرح اسکي ٹہنیاں آسمان میں مرتفع ہوکر پھیل گئیں - اسکي ہر شاخ نے پھل پایا' اور اُسکا ہر پھل اپني شیریني و حلاوت سے دلوں کو مرغوب ہوا - میں بدیوں سے آلودہ ہوں مگر میري پکار بدي کی نه تھي - پس میري دعوت کے ساتھه وہي سلوک کیا گیا جو ہر نیکي کے کام کے ساتھه ہونا چاہیے ! اصلها ثابت و فرعها في السماء' تؤتي اکلها کل حین باذن ربه' و یضرب الله الامثال للناس لعلهم یتذکرون -

مقالات

کم - جب ندوة العلما کے معاملات گذشتہ قصۂ مضمون جہاد کے
ے آگے بڑھے تو میں مسئلۂ کانپور میں بالکل غرق تھا' اور بالکل
لت نہ تھی کہ کسی دوسری طرف متوجہ ہوں -

الہلال ایک ہفتہ وار رسالہ ہے - اُسکی گنجایش محدود اور ابواب
ناوین مختلفہ کا التزام ضروری - اسلیے جب کبھی کوئی ایک
مسئلۂ اہم سامنے آجاتا ہے' تو ساری کی ساری گنجایش اسی میں
ف ہو جاتی ہے -

در اصل ہر طرح کی تحریک کے کاموں کیلیے سب سے زیادہ
زوں روزانہ اخبارات ہیں' جنکے لیے روز صبح کو ایک مبسوط
نگ آرٹیکل کا میدان تازہ موجود ہوتا ہے' اور وہ گویا ہر ہفتہ
بار وہ مہلت و گنجایش پاتے ہیں جو ہفتہ وار رسائل کو صرف
ف ہی بار ملتی ہے -

ی ضرور تھا کہ قوم میں جو بعض روزانہ اخبارات موجود ہیں اور
ا بڑا حصہ محض فضول صفحات پری کی چیزوں بلکہ ہزلیات
رافات تک میں ضائع جاتا ہے' اس مسئلہ پر توجہ کرتے اور
ی اہمیت کو محسوس کرتے - لیکن افسوس ہے کہ ایسا
ں ہوا -

تاہم میں معذرت و شرمساری کے ساتھہ اقرار کرتا ہوں کہ یہ
ت ضرور تھی اور ہوئی - چونکہ میں جانتا تھا کہ اس مسئلہ
ے اب صرف چند نوٹوں یا ایک مضمون کا لکھدینا کافی نہیں
بلکہ ایک پورے سلسلے کی ضرورت ہے' اسلیے ہمیشہ یہ خیال
ے متوقف ہو جاتا تھا کہ بعض تحریکوں سے فراغت ہو لے تو
سلسلہ شروع کروں' حتی کہ کئی ماہ گذر گئے - چونکہ اس مسئلہ
میں اپنے عقیدے میں اہم سمجھتا ہوں - سوال ندوے کا
ں بلکہ اسکے مقاصد کا ہے' اور بحث اصول کی شروع ہو گئی ہے
ہ اشخاص کی' لہذا اب مزید توقف کرنا عند اللہ خیانت
عصیت ہے' اور ضرور ہے کہ بقدر سعی اسکے لیے کوشش کی
ے -

قاریین کرام کو یاد ہوگا کہ جب الہلال شائع ہوا ہے تو اسکے
ابواب مضامین کی سرخیاں عرصے تک لوح کے چوتھے صفحے پر
تی رہی ہیں - ان میں ایک عنوان " مدارس اسلامیہ " کا بھی
اور مقصود یہ تھا کہ اسکے نیچے چند کالموں کو اسلامی مدارس
متعلق بحث و مذاکرہ کیلیے مخصوص کردیا جائیگا' لیکن عدم
ب کار و عدم حصول اعانت تحریر و فرصت سے ابتک اسکا سلسلہ
ع نہو سکا -

لیکن اب " مدارس اسلامیہ " کا باب بھی آغاز جلد چہارم سے
ع کیا جاتا ہے - سب سے پہلے " دار العلوم ندوة العلما لکھنو " کے
ق ایک سلسلۂ مضامین شایع ہوگا - جعلہ اللہ نافعا للمسلمین'
توفیقی الا بفضلہ و کرمہ !

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی
ئی - قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

تاج انگلستان اور خزینۂ اسلام کا ایک گوہر

داستان مسقط

(اجمال تاریخی اور طبیعی حدود)

مسقط ایک سرحدی اور ساحلی شہر ہے جو دریاے عمان کے ساحل پر عرض میں ۲۳ درجہ اور ۳۷ دقیقہ جانب شمال' اور طول میں ۵۶ درجہ اور ۱۵ دقیقہ جانب مشرق واقع ہے - اسکی آبادی قریباً ۳۵ ہزار ہے - اسکی بندرگاہ نہایت عمدہ اور مستحکم ہے - اس بندرگاہ کی تحصین و قلعہ بندی عرصہ ہوا پرتکالیوں نے کی تھی - اسوقت اسکی تجارت بمبئی اور خلیج فارس سے ہے اور نہایت سرسبز و کامیاب ہے - اسکے قریب ایک دوسری بندرگاہ ہے جسکو مطرح کہتے ہیں - مطرح بھی اسی کے متعلق سمجھا جاتا ہے -

سنہ ۱۵۰۷ ع میں بوکر نے مسقط کو فتح کیا' تو پرتکالی اس پر قابض ہوگئے - سنہ ۱۶۴۸ ع تک برابر پرتکالیوں کا قبضہ رہا - اسکے بعد مسقط انکے ہاتھوں سے نکلگیا - پرتکالیوں کے قبضے سے نکلنے کے بعد مسقط پر انقلاب و تغیر کے مختلف دور گذرتے رہے - آخر میں انگریزی نفوذ پھیلنا شروع ہوا' اور یہاں تک پھیلا کہ بالاخر انگریزوں نے اسکے متعلق احتلال (قبضۂ غیر قانونی : Occopation) کا اعلان کردیا' اور اب وہ بجاے ایک آزاد و خود مختار اسلامی ریاست ہونے کے' برطانی شاہنشاہی کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے !

(عہد عروج)

سید سعید بن سلطان کے عہد میں مسقط کی حالت یادگار تھی - مسقط اسوقت ایک ایسی ریاست کا صدر مقام تھا' جو خلیج فارس پر قرب و جوار کے ساحلی مقامات سے لیکے جزیرہ بحرین تک پھیلی ہوئی تھی - قوت و شوکت کا یہ عالم تھا کہ گو اہل بحرین نے بارہا اسکے مقابلے میں علم جنگ بلند کیا' مگر کبھی فتحیاب و غالب نہ ہوے -

اس ریاست کی وسعت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو لنجہ اور بندر عباس' وغیرہ وہ ایرانی مقامات' جو خلیج فارس پر واقع ہیں' اسکی قلمرو میں شامل تھے' دوسری طرف مشرقی افریقہ کے ساحلی مقامات مثل لامو' منباسہ' القز بحہ' بندر اسلام' ہنز وان' جزیرۂ خضراء' زنجبار وغیرہ وغیرہ -

اس عہد میں اس ریاست کے دو صدر مقام تھے' ایک مسقط' دوسرا زنجبار - مسقط دریاے عمان و خلیج فارس کے شہروں کا صدر مقام تھا' اور زنجبار افریقی شہروں کا مرکز -

سید سعید بن سلطان ایک عاقبت اندیش اور انجام بیں آدمی تھا - اس نے اپنے آپ کو متعدد با صولت و شوکت سلطنتوں میں محصور اور انکے نفوذ و اثر کو اپنی قلمرو میں پھیلتے ہوے دیکھا تو والی بصرہ' فرانس' اور انگلستان سے اپنی خود مختاری کی حفاظت کا معاہدہ کیا - فرانس نے اس معاہدہ کا یہاں تک خیال کیا کہ اسکو " سلطان العرب " کا خطاب دیا !

اسکے بعد هي جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کا مسئله شروع هوگیا - پهرلیگ کے جهگڑے رهے - آنریبل سید امیر علي اور آل انڈیا مسلم لیگ کي معرکه آرایئوں کا لوگ انتظار کرنے لگے - غرضکه یکے بعد دیگرے ایک نه ایک ایسي چیز ضرور رهي جس نے لوگوں کي توجه کو اپني جانب مشغول رکها - ان میں بعض واقعي توجه طلب تهیں، مثلاً مسئله اسلامیه کانپور، اور بعض ترک بهي کي جا سکتي تهیں - مثلاً حکایت لیگ لندن و هند ' لیکن بهر حال ندوہ سے تغافل و غفلت کیلیے سب نے حجاباً مستورا کا کام دیا !

بیچاره ان اسیر که امید وار تست !

اصل یه هے که اسمیں شک نہیں که قوم کے عام و متوسط طبقه کے اندر ایک اصولي اور حقیقي تغیر خیالات میں یقیني هوا هے اور نسبتاً ایک واقعي بیداري ضرور هے جو پیدا هوگئي هے -

لیکن مصیبت یه هے که اس بیداري سے کام لینے والے مفقود هیں ' اور کوئي کارکن جماعت اب تک هم میں پیدا نہیں هوئي هے جو کاموں کو تقسیم کرے هر وقت اور هر کام کیلیے مستعد رهے - صرف چند اشخاص هیں جو اگر هر کام کو اپنے هاتهوں میں لے لیں اور هر موقعه پر تحریک و دعوت کیلیے مستعد رهیں ' تو پبلک اپني قوت کا اظہار کر سکتي هے' اور اسکا مصرف اُسے معلوم هو سکتا هے ' ورنه ایک عام خاموشي اور سناٹا چها جاتا هے - لیکن یه ظاهر هے که ایک ترقي خواه قوم کي صدها ضروریات و احتیاجات کیلیے صرف چند افراد هي کیونکر کافي هوسکتے هیں ' اور یه کس طرح ممکن هے که ایک هي شخص کانپور کے واقعه پر بهي صرف وقت کرے - اصلاح و ترقي کي صداؤں کو بهي جاري رکهے - قومي درسگاهوں کي بهي خبر لیتا رهے ' اور جلسوں اور انجمنوں کیلیے بهي ایک دائم نگراں و محتسب هو ؟ پهر قلم بهي اسکے هاتهه سے نه چهوٹے ' زبان بهي خاموش نهو ' دماغ بهي مشغول فکر رهے ' اور قدم بهي تگ و پو سے نه تهکیں ؟

مي خواهي و تند و ' تیز و ' وانگه بسیار !
این باده فروش هست ' ساقي کوثر نیست !

یه یقیني هے که اگر اس طرح حالات پیش نه آتے اور ندوہ کا مسئله قوم کے سامنے آتا' اور وقت پر لوگوں کو بحث و مذاکرات کا موقعه دیا جاتا ' تو ایک عام هلچل مچ جاتي ' اور قطعاً عام راے کي قوت ایسي شکل اختیار کرلیتي که یه معامله صرف اشخاص کے هاتهوں میں نه رهسکتا -

تاهم عذر تغافل کیلیے یه اسباب کیسے هي قوي هوں لیکن یه کوئي اچهي حالت نہیں هے ' اور غالباً موجوده تغیر حالت کے بعد اُس وقت تک قدرتي طور پر رهیگي ' جب تک که عام راے میں اس هیجان انقلاب کے بعد نظم و باقاعدگي نه آجائیگي اور ایک مستعد اور وسیع کارکن جماعت هر موقعه و وقت پر کام کرنے کیلیے مستعد نه هوجائیگي - قوم میں اس وقت قوت راے اور استعداد اعلان قوت ' دونوں موجود هیں ' مگر کارکن آدمیوں کي کمي هے جو اِن دونوں چیزونسے کام لیں ' اور چونکه ملکي و قومي تغیرات حالات میں همیشه ایسا هوا هے ' اسلیے امید هے که آنے والا وقت خود اسکا علاج کردیگا -

هماري موجوده حالت ایسي هو رهي هے که جماعتي کاروبار اور ترقي و اصلاح کي کوئي شاخ بهي ایسي نہیں جو مکمل هو ' اور اب تک تمام کاموں کا سررشتۂ اختیار و تصرف صرف اشخاص هي کے هاتهوں میں رها هے - پس چاهیے که غفلت کیلیے کوئي عذر مقبول نهو که غفلت اب همارے لیے موت کے هم معني هے ' اور هجوم اشغال و تعدد امور کي بهي کبهي شکایت نهو ' کیونکه ابهي همیں نہیں معلوم کتنے وسیع زمانے تک کیلیے متصل کام کرنا هے ' اور حیات قومي کي تعمیر میں ایک لمحه کا توقف بهي حرام هے - هم پر کاموں کا همیشه هجوم رهیگا - همارے کانوں میں همیشه هر طرف سے صداے کار آئیگي اور همیشه ایک هي وقت اور ایک هي موسم میں بهت سي زمینوں کو درست کرنا اور مختلف قسم کي تخم ریزیاں کرني پڑینگي - بهت ممکن بلکه ضروري هےکه ایک هي وقت میں همیں بهت سي نئي عمارتیں بناني بهي پڑیں ' اور بهت سے غلط نقشوں کو مٹانا بهي پڑے - کچهه بعید نہیں که ایک هي وقت کے اندر همیں هندوستان سے باهر کے اسلامي مصائب کیلیے بهي ماتم کرنا پڑے' اور خود هندوستان کے اندر کے بهي کاموں کي صدا هاے توجه و اعانت کو سننا پڑے - ایسا همیشه هوگا که ایک طرف کسي حق دیني و سیاسي کي پامالي کیلیے دوڑنا پڑیگا اور اُسي وقت دوسري طرف کسي تعلیمي اور قومي کام کي درستگي و حفاظت کیلیے جانا پڑیگا - یه سچ هے که ایک هي وقت میں بهت سے کام نہیں هوسکتے' اور انسانوں کا دماغ اس بارے میں نہایت نازک واقع هوا هے که اکثر گهبرا اُٹهتا هے اور تهک کر کچهه دیر سوجانے کیلیے انگڑائیاں لینے لگتا هے - تا هم اگر زنده رهنا هے اور زندگي کي طلب هے' تو ضرور هے که زندوں کي طرح یه سب کچهه کرنا پڑیگا اور موت و حیات کا قانون الهي کبهي بهي همارے عذروں کو نه سنیگا - خواه کتناهي مشکل هو' کیسي هي متاعب و مصائب سے دوچار هونا پڑے ' کتنا هي عسیر العمل اور ناممکن سا معلوم هو ' لیکن اگر هم هر وقت اپنے تمام معاملات کي خبر لینے اور هر کام کي فریاد اعانت کو جواب دینے کي اپنے اندر استعداد و قوت پیدا نه کرینگے' اور ایک هي وقت کے اندر بهت سے کاموں کا هجوم دیکهکر' یا یکے بعد دیگرے پیش آنے والے مسائل کا تسلسل و تواتر دیکهکر گهبرا اُٹهیں گے ' تو پهر اُن امیدوں کو اپنے دلوں میں جگه دینے کا همیں کیا حق هے جو ایک پوري گري هوئي عمارت کے هر حصے کو تعمیر کرکے ' خرابۂ موت کے بعد ' عمران و حیات کے قیام کي آرزومند هیں ؟ قومي حیات کا محل اس طرح تعمیر نہیں هوسکتا که پہلے دیواریں کهڑي هوجائیں ' پهر اسکي محرابیں اور اطراف و جوانب بهي طیار هوجائیں گے - کشاکش حیات و ممات اور تسابق اقوام کي کشمکش میں فرصت و مهلت کا سکون بغیر خواب ممات کے ممکن نہیں - یہاں تو هر دم اور هر لمحه کام کیے جاییے ' اور ایک هي وقت میں اس عمارت کے هر حصے کي خبر لیجیے - یه نهو که دروازه بن رها هے مگر پشت کي طیار کرده دیواریں گر رهي هیں ! اس عالم میں جو کهوگیا وه پهر نہیں ملتا ' اور جو وقت غفلت میں کٹا ' پهر اُسکي تلافي کي مهلت نہیں دي جاتي :

هاں ره عشق ست و کج گشتن ندارد باز گشت
جرم را ایں جا عقوبت هست و استغفار نیست !

(الهـلال اور مسئلۂ ندوه)

ضرور هے که خود الهلال بهي اس غفلت کیلیے جوابده هو که کیوں ندوة العلما کے متعلق برابر خاموش و غافل رها ؟

جیسا که ابهي کهه چکاهوں ' غفلت هر حال میں مستحق سرزنش هے اور عذر اسکي شدت کو کم کرسکتا هے پر سیاه کو سفید نہیں کرسکتا - تاهم غور کیجیے تو الهلال کس کس کام کو کرے اور صرف وهي ایک کیوں کرے ؟

میں اپنے حس و نظر کے هاتهوں سخت گرفتار الم هوں - هر شے مجهے نظر آتي هے' اور هر ضرورت کو الحمد لله که محسوس کرتا هوں' لیکن نه تو وقت پر تسلط هے اور نه طبیعي قوة عمل پر حق

تقـــاد

تنـــدرستي

دفتر ظل السلطـان - بهوپال

مسئله حفظـان صحت و تربيت منـزل و تهـذيب معاشرت

يا ايها الذين امنوا ! قوا انفسکم و اهليکـم نارا !

گذشته اشاعت ميں هم هرهائينس بيگم صاحبه بهوپال کے سلسله تصنيفات کا ذکر کرچکے هيں - اس سلسلے ميں سب سے پہلے انکي مفيد ترين تصنيف " تندرستي " پر نظر ڈالتے هيں -

کتاب کي لوح پر لکها هے که " عليا حضرة بيگـم صاحبه بهوپال بالقابها نے متعدد انگريزي کتب حفظـان صحت وغيره سے مطالب اخـذ کرکے اور اپني اعلى معلومات و مفيد تجارب شـامل کرکے تاليف فرمايا "

کتاب عمده کاغذ اور عمده چهپائي کے ساتهه چهپي هے - ۱۵۲ صفحے اصل کتاب کے هيں - عبارت نهايت صاف و سليس هے اور طبي ترتيب مطالب کے مطابق ابواب و فصول ميں منقسم -

کتاب کا موضوع يه هے که اردو زبان ميں علم طب کے اصول پر وه مطالب جمع ليے جائيں ' جنکے مطالعه سے هر شخص اپني اور اپنے خاندان کي زندگي کيليے صحت و تندرستي اور قوت و توانائي حاصل کرسکے ' اور في الحقيقت کسي قوم کي حيات دماغي و ارتقاء ذهني کيليے پهلي چيز صحت اور قوت جسماني هے -

مصنفۂ عاليه ديباچه ميں لکهتي هيں :

" ميں نے يورپ کے سفر ميں وهاں کے لوگوں کو خواه وه کسي طبقه کے هوں اُصول وقواعد حفظان صحت کا پابند پايا ' اور بارها مجهکو اپنے هندوستان کي حالت پر افسوس آيا - همارے ملک ميں عاليشان محلوں ميں بهي وه صفائي نهيں هوتي ' جو وهاں کے ايک غريب مزدور کے چهوٹے سے مکان ميں نظر آتي هے -

وهاں عورتوں ميں جن پر قدرت نے خانه داري اور اولاد کي تربيت جسماني وروحاني کا فرض عائـد کيا هے اس فرض کے ادا کرنے کي قابليت بهي پيدا کرائي جاتي هے ' اور تمام عورتيں بغير امتياز مراتب حفظان صحت ' تيمار داري ' اور خانه داري کي تعليم حاصل کرتي هيں اور اُس کے فوائد سے مستفيد هوتي هيں -

وهاں کے مصنف ' عالم ' ڈاکٹر ' ايسي تصنيفات و تاليفات کو اپنـا ضروري و قومي فرض تصور کرتے هيں ' اور اپني قابليت و محنت سے ملک کو فائده پهنچاتے هيں -

ان هي اغراض کے ليے متعدد رسالے اور اخبارات شائع هوتے هيں اور يه تعليم يافته خواتين اُن کو نهايت دلچسپي کے ساتهه مطالعه کرتي هيں - ليکن همارے هاں بالکل برعکس حالت هے - حالانکه يه مسئله عام طور پر تسليم کيا جاتا هے که نرسري (تيمارداري) مڈ وائفري (دايه گري) ڈاکٹري اور حفظان صحت کي تعليم عورتوں کے ليے بدرجۂ اتم ضروري چيز هے' اور خواه کيسے هي اعلى مرتبه کي عورت کيوں نه هو' اُس کو بهي زند گي ميں متعدد مرتبه ان باتوں کے جاننے کي ضرورت لاحق هوتي هے "

اسکے بعد ايک نهايت هي اهم مطلب کي طرف توجه دلائي هے جو تمام ملک کيليے مستحق غور و فکر هے :

" گورنمنٹ آف انڈيا هر سال ايک معقول رقم حفظان صحت پر خرچ کرتي هے' ليکن اُس سے کس طرح اصلي فائده حاصل هوسکتا هے جبکه عورتيں حفظان صحت کے اصول سے ناواقف هوں' اور کيونکر ممکن هے که جب تـک مکان ' لباس ' غذا ' اور اسي طرح کے دوسرے امور ميں اُن اصول کو نه اختيار کيا جائے ' کسي گورنمنٹ يا حکومت کي تدابير مفيد هوسکتي هيں "

انهوں نے يه بالکل صحيح لکها هے که :

" کسي جگهه کا هيلتهه ڈپارٹمنٹ (محکمۂ حفظان صحت) سڑکوں کوچوں ' اور گليوں کي صفائي تو کرا سکتا هے ' کنُووں ' چشموں وغيره کي نگراني رکهه سکتا هے' اشياء و اجناس خوردني کي اچهائي و برائي کو ديکهه سکتا هے' ليکن مکان کے اندر کي غلاظت ' اور پاني کي حفاظت ' غذا کے پکانے ' اور رکهنے کا انتظام کيونکر کر سکتا هے ؟ هر ايک جگه شفاخانے کهولے جاتے هيں ' لائق ڈاکٹر مقرر هوتے هيں ' ميڈيکل ڈپارٹمنٹ (محکمۂ طبي) عمده قسم کي ادويه مهيا کرتا هے' ليکن يه کس طرح ممکن هے که گهروں ميں تيمارداري کا بهي انتظـام کرے ؟ صدها مريض شفقت کرنے والي ماؤں ' محبت کرنے والي بيٹيوں ' دلسوز بهنوں ' اور همدرد بيويوں کے هاتهوں محض تيمـارداری سے نابلد هونے کے باعث سخت سے سخت تکاليف اُٹهاتے اور اب گور پهنچ جاتے هيں " الخ

يه سچ هے که هندوستان کا بجٹ همارے هاتهه ميں نهيں هے اور گورنمنٹ سب سے زياده کم جس کام پر روپيه خرچ کرتي هے وه تعليم اور حفظان صحت هے ' اور يه بهي سچ هے که هندوستان کي ميونسپلٹياں يوروپين کوارٹرز کي صفائي کا جسقدر اهتمام کرتي هيں ' ديسي آبادي کا نهيں کرتيں ' تاهم ميں نے اکثر اس بات کو سونچا هے که کيا يه صرف گورنمنٹ هي کا قصور هے يا آبادي کا بهي ؟

اصل يه هے که جو لوگ صاف اور تندرست رهنا چاهتے هيں ' اُنهيں اُس سے کوئي شے نهيں روک سکتي - گورنمنٹ قوانين نافذ کرديگي اور ميونسپلٹي راستوں کو صاف رکهيگي' ليکن همارے دماغ ميں صفائي کا حس کون پيدا کريگا ؟ يه چيزيں وسائل و معاون هيں ليکن اصل کار نهيں - جب تـک هم خود صفائي کيليے ويسے هي مضطرب نهونگے جيسے که انگريز هيں ' اُس وقت تک نه تو هماري سڑکيں صاف رهسکتي هيں ' اور نه همارے گهروں ميں حفظ صحت و صفائي کے اصول پر عمل هوسکتا هے -

حقيقت يه هے که آج ملک ميں اصلاح اور عمل کا جو هنگامه بپا هے ' اسکے شور و غل ميں بهت سے حقيقي کاموں کي صدائيں دبي جارهي هيں -

کسي قوم کے صحيح معنوں ميں شايسته هونے کے ليے اسکي معاشرتي حالت اور تربيت منزلي کو جس درجه دخل عظيم هے ' اسکا هر شخص اعتراف کرتا هے ' ليکن کتنے هيں جو اس راه کے ابتدائي کاموں کو بهي واقعيت کے ساتهه انجام دے رهے هيں ؟ هماري زندگي کا يه حال هے که هم نے يورپ سے وه لباس تو سيکهه ليا هے جو بهت قيمتي' بهت خوش قطع' اور بهت شاندار هے - يقيناً هم جب کبهي بازار ميں سے گذرتے هيں يا کسي جلسے ميں نظر آتے هيں ' تو از سر تا پا مجسمۂ تهذيب و مدنية هوتے هيں' ليکن اگر وهي شخص جو هميں کچهه دير پہلے اس شان تهذيب آرا ميں ديکهه چکا هے' همارا تعاقب کرے اور گهر کے اندر کي زندگي کو ديکهے ' تو بدنظمي و بد سليقگي ' بد تهذيبي و بے ترتيبي ' کوڑے کرکٹ کے ڈهير اور کثافت و غلاظت کے آثار کے ساتهه ' منزلي وحشت و حيوانيت کا ايک پورا نمونه ديکهکر متحير رهجائيگا -

سید سعید بن سلطان کے ساتھہ ان فرنگي حلیفوں اور ھمسازوں کے علاوہ ‘ جنکے یہاں سب سے زیادہ آسان کام نقض عہد ھے‘ ایک اور حلیف بھي تھا جو کبھي بے وفائي یا بد عہدي نہیں کرتا - یعني قـــوت -

اسوقت ریاست کے پاس ایک قوي و باشوکت بیڑا تھا جو بحر ھـــند ‘ بحر عمان ‘ اور خلیج فارس میں گردش کرتا رھتا تھا -

وسیع حدود اور جنگي طاقت کے علاوہ ملک کي اندروني حالت بھي عمدہ تھي - اس عہد میں رعایا کو اسقدر امن و امان اور عیش و آرام حاصل تھا کہ نہ تو کبھي اس سے پہلے انکو نصیب ھوا اور نہ کبھي اسکے بعد -

(سید سعید کي وفات اور تقسیم)

سید سعید در حقیقت ملک کے حق میں ایک وجود سعادت و خوش نصیبي تھا - جب تـــک وہ زندہ رھا ‘ ملک میں سرسبزي اور ترقي کا دور دورہ رھا - مگر اس کے مرتے ھي ریاست کا ستارہ گردش میں آگیا - اولین مصیبت تو یہ نازل ھوئي کہ ملک کے دو تکڑے ھوگئے - ایک حصہ عربي اور دوسرا حصہ افریقي - افریقي حصہ سید ماجد اور اسکے بعد سید برغش کو ملا - عربي حصہ سید ثویني کو ملا - سید ثویني کا بیٹا سید سالم تھا - سید سالم نے اپنے باپ کو قتل کرڈالا اور خود تخت حکومت پر بیٹھگیا -

(بـــد بخت سالـــم)

تاج و تخت کے لیے سید سالم نے اس جرم کا ارتکاب کیا جو اس دنیا میں قسادت و شقاوت کي انتہائي مثال ھوسکتي ھے ! اس نے حکومت کي قیمت میں اپني عزیز ترین متاع یعني انسانیت بھي دیدي ‘ اور یہ گوارا کیا کہ وہ انسان کے بدلے ایک انسان صورت درندہ ھو -

مگر اس بدبخت نادان کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس مرغ زرین بال کو وہ اسقدر گراں قیمت خرید رھا ھے ‘ وہ اسکے پاس ٹھہرنے والا نہیں - وہ چاھتا تھا کہ اس کے سر پر تاج سلطاني ھو‘ مگر کاش اسکو معلوم ھوتا کہ کارساز قدرت نے اس سر کے لیے خاک مذلت و مسکنت مقدر فرمائي ھے !

سید سالم ‘ پدر کش اور بدبخت سید سالم تخت حکومت پر بیٹھا ‘ مگر اسکے بیٹھتے ھي شومي و نحوست تمام ملک پر چھاگئي - ھر طرف فتنہ کي آگ بھڑک اٹھي - امن و سکون ‘ طمانیت و خاطر جمعي ‘ اور سرسبزي و خوش عیشي ‘ سب رخصت ھوگئے اور اسکے بدلے نہب و سلب اور جنگ و جدل نے ملک کو یکسر نمونۂ جہنم بنادیا:

وکم اھلکنا من قریۃ بطرت معیشتھا ‘ فتلک مساکنھم لم تسکن من بعد ھم الا قلیلا ‘ وکنا نحن الوارثین ! (۲۸ :

سید سالم میں اتني جرأت ضرور تھي کہ وہ ایک شنیع ترین فعل کا مرتکب ھوسکا ‘ پر افسوس کہ اس کے دماغ میں اسقدر تدبیر اور اسکے بازؤں میں اسقدر قوت نہ تھي کہ اس آگ کو بجھا بھي سکتا جو ملک میں ھر طرف پھیلي ھوئي تھي - بالاخر اسے وہ تخت خالي کرنا پڑا ‘ جسکے لیے اس نے اپنے آپ کو جامۂ انسـانیت سے عاري کیا تھا ! فذاقت وبال امرھا ‘ وکان عاقبۃ امرھا خسرا !

(سید ترکي و عبد الحمید)

سید سالم کا حقیقي بھائي سید ترکي اٹھا اور اس طرح اٹھا کہ تمام مملکت پر چھا گیا -

اس تسلط نے چـــند ھي روز بعد سید ترکي کو اپنے دوسرے بھائي سید عبد الحمید سے برسر پیکار ھونا پڑا -

یہ جنگ انگریزوں کي شہ سے ھوئي تھي - انگریزوں نے اسمیں سید عبد المجید کو علانیہ مدد دي - اسلیے اب سید عبد المجید اور سید ترکي کا مقابلہ نہ تھا ‘ بلکہ انگریزوں اور سید ترکي کا مقابلہ تھا - سید ترکي کو شکست ھوئي ‘ اور وہ انگریزي جہا میں قید ھو کے بمبئي لایا گیا - یہاں ایک طویل عرصہ تک نظر بند رھا -

سید عبد المجید سے عرب خوش نہ تھے کیونکہ وہ محض گوشت و استخوان کا پیکر تھا جو محض اس ڈور کي جنبش پر حرکت کرتا تھا جسکا سرا انگریزوں کے ھاتھہ میں تھا ‘ اور انگریز اس فرصت کو غنیمت سمجھکے اپنے قدم خوب جمار ھے تھے -

اسلیے سر برآوردگان عمان نے مخفي طور پر سید ترکي کو عمان آنے کي دعوت دي ‘ اور وعدہ کیا کہ وہ ھر ممکن مدد دینگے - اس مخفي دعوت پر سید ترکي بمبئي سے ایک عورت کے بھیس میں پھر عمان پہنچا -

حسن اتفاق کہ جسوقت سید ترکي عمان پہنچا ‘ اسوقت سید عبد المجید عمان سے باھر شکار میں مشغول تھا - ارکان و عمائد سلطنت نے بالاتفاق اسکو تخت پر بٹھا دیا ‘ اور شہر کے ناکوں پر فوج متعین کرکے یہ حکم دیدیا کہ اگر سید عبد المجید اندر آنا چاھے تو آنے نہ دیا جائے -

سید عبد المجید جب شکار سے واپس آیا تو شہر کے ناکوں پر فوج دیکھي ‘ اندر داخل ھونا چاھا تو فوج نے مزاحمت کي ‘ آخر مجبوراً اندروني علاقوں میں چلا گیا ‘ اور جمیعت کے فراھم کرنے میں مصروف ھو گیا -

جمعیت فراھم کرکے نکلا مگر اس نزاع کا فیصلہ تلوار کے بدلے ۶۰ ھزار ڈالر نے کردیا ‘ جسکو لیکے وہ اپنے دعوي حکومت سے دست بردار ھوگیا -

(انگـــریزي سیـــاست)

مگر یہ ۶۰ ھزار ڈالر کہاں سے آئے ؟

اسکا جواب انگریزوں کے دھاء سیاسي کي ایک حیرت انگیز داستان ھے - یاد ھوگا کہ سید عبد المجید کو لڑوانے والے انگریز ھي تھے ‘ مگر جب انہوں نے یہ دیکھا کہ اھل ملک اس سے ناخوش ھیں‘ اگر اسکے حکمران رھنے پر اصرار کیا گیا ‘ اور باشندوں کے خلاف سید عبد المجید کو علانیہ مدد دي گئي ‘ تو انگریزي نفوذ کے قدم اکھڑ جائینگے ‘ تو وہ فوراً سانپ کي طرح پلٹ گئے ‘ اور یا تو سید ترکي کو بمبئي میں نظر بند کیا تھا ‘ یا پھر اسدرجہ اس پر مہربان ھوگئے کہ اسکي طرف سے ۶۰ ھزار ڈالر سید عبد المجید کو دیدیے ! !

سید ترکي کو یہ نوازش اسلیے منظور کرنا پڑي کہ خود اسکے پاس کیا تھا جو دیتا ؟ اور اھل ملک بھي اسقدر کثیر مالي فدیہ دینے کے لیے تیار نہ تھے -

بہر حال سید ترکي کو کسي نہ کسي طرح اپنے حریف سے نجات ملي -

وفات سے چند دن پہلے سید ترکي کو راس الحد کے قریب ایک اور ملکي شورش کا مقابلہ کرنا پڑا جسکے فرو کرنے کے لیے اوس نے اپنے محبوب فرزند امیر فیصل کو روانہ کیا - امیر فیصل نے جو بعد کو سلطان فیصل ھوا ‘ باغیوں کو شکست دي ‘ اور ایک انگریزي جہاز کي بدولت شدائد سفر بحري سے نجات پاکے عمان واپس آگیا -

(البقیۃ تتلي) .

شئون عثمانیه

تمام ملک کو شکر گذار هونا چاهیے سرکار عالیۂ بهوپال ادامها الله العزو الاقبال کا ' جنهوں نے " تندرستي " نامي کتاب اسي مقصد کو پیش نظر رکهکر مرتب فرمائي ' اور گو اس موضوع پر اردو میں پہلے بهي بعض رسائل لکهے گئے هیں ' مگر جن مستند ذرائع ' کامل مطالب ' بهتر ترتیب ' اور عمده زبان و عبارت میں یه کتاب مرتب هوئي هے ' اسکے لحاظ سے بلا شبه اردو میں اولین کتاب هے -

کتاب تین بابوں میں منقسم هے - پهلا باب حفظان صحت کي ضروري هدایات پر مشتمل هے ' اور مختلف سرخیوں کے نیچے ضروریات سته ' اور مکان ' لباس ' غسل و حمام ' ورزش ' استراحت وغیره کے متعلق تمام ضروري معلومات جمع کي هیں -

دوسرا باب متعدي امراض اور انکے حفظ و دفع کے متعلق هے - اسمیں طاعون ' هیضه ' چیچک ' پیچش ' وغیره کو علحده علحده بیان کیا گیا هے -

تیسرا باب تیمار داري کے عنوان سے هے اور در اصل کتاب کا اهم حصه یهي هے - اسمیں متعدد عنوانات هیں ' اور هر عنوان کامل غور و فکر کے بعد لکها گیا هے - مریض کا کمره ' دوائیں ' لباس ' صفائي ' غسل ' ٹکور ' پلٹس ' پلستر ' جونکیں لگانا ' فصد ' مسهل ' مالش ' غذا ' بعض انگریزي غذاوں کي ترکیب ' ڈس انفیکٹ کا طریقه ' غرضکه تمام ضروري امور به تفصیل تمام بیان کیے گئے هیں -

اس قسم کي کتابوں کیلیے جنکا مقصد عام مطالعه هو ' سب سے بڑا مسئله زبان اور طرز عبارت کا هوتا هے - طبي مسائل میں بعض مطالب پیچیده هوتے هیں ' اور جب تک اونکو اسطرح نه بیان کیا جاے که بغیر کسي مدد کے خود بخود قاري سمجهه لے ' اس وقت تک کتاب کا نفع کامل و عام نهیں هوسکتا -

" تندرستي " اس اعتبار سے ایک عمده نمونه هے - اسکي عبارت نهایت سلیس اور صاف هے - عربي و انگریزي الفاظ سے معرا هے ' اور سهل و زود فهم طریق تفهیم و درس مطالب کیلیے ایک مثال سمجهي جا سکتي هے -

ضرور تها که انگریزي اسماء و اصطلاحات طبیه آئیں - بعض انگریزي غذاؤں اور دواؤں کا ذکر کرنا بهي ناگزیر تها ' مگر اسکے لیے تمام کتاب میں یه التزام کیا گیا هے که هر انگریزي لفظ کا ترجمه متن یا حاشیه میں دیدیا هے ' اور اگر نام و اصطلاحات هیں تو انهیں انگریزي حروف میں بهي لکهدیا هے تاکه صحیح تلفظ کے ساتهه بولي جائیں ' اور بر وقت ان اشیا کے حصول میں غلط تلفظ سے اشتباه نه پیدا هو جاے -

یه کتاب دفتر " ظل السطان " بهوپال کو دیدي گئي هے تاکه اسکي قیمت سے تعلیم ڈاکٹري کے وظائف دیے جائیں اور یه نفع مزید هے - قیمت مجلد کي ۱۳ - آنه ورنه ۸ - آنه هے - هر اس شخص کا جو اردو زبان میں لکهي هوئي عبارت پڑهه لے سکتا هے ' فرض هے که اس کتاب کو منگوائے ' پڑهے ' اور اپنے گهر میں رکهے - علی الخصوص لڑکیوں کے لیے تو اسکا درس و مطالعه مثل فرائض دینیه و شرعیه کے هے : یا ایها الذین آمنوا ! قوا انفسکم و اهلیکم نارا !!

ومۂ حالیۂ آستانه

(از مراسله نگار الموید در آستانه)

آجکل یهاں کي پبلک اور سیاسي حلقوں میں اس گفتگو کے علاوه اور کوئي تذکره نهیں ' جسکا محور دول یورپ کے دو مجموعوں یعني انگلستان ' روس اور فرانس ' اور جرمني ' اطالیا ' اور آسٹریا کي باهمي منافست و رقابت ' اور چند ایسے امور کے متعلق مباحثه و گفتگو هے جنکا عکس آپکو یورپ اور یهاں کے اخبارات کے آئینه میں نظر آتا هو گا -

جرمني کے اخبارات کي طرف توجه کیجیے تو وه یه کهه رهے هیں که " عثماني بیڑے پر انگریزوں کا اسقدر توجه کرنا ایسي بات نهیں جس پر سکوت مناسب هو - آرمسٹرونگ کے کارخانے کے ساتهه دولت عثمانیه کے معاهدے نے آستانه سے بندرگاه اور اسکي بحري تجارت کو خاص طور پر انگریزوں کے هاتهه میں دیدیا هے ' آستانه میں انگریزوں کي بحري تجارت تمام دوسري قوموں کي بحري تجارت پر فائق و غالب هے - ایسي حالت میں بحري معاملات میں انگریزي اثر ' اور وه تمام معاملات ' جنکا تعلق عثماني بیڑے سے هے ' ایک خروش و هنگامه بپا کیے بغیر نهیں گزر سکتے "

ایک طرف تو جرمن اخبارات یه کهتے هیں ' دوسري طرف مفاهمت ثلاثي کے سفراء وزیر اعظم کے پاس آتے هیں ' اور سرکاري طور پر دریافت کرتے هیں که " یه جرمن جنرل ' جسکو اول عثماني آرمي کور کي کمان دیگئي هے ' اسکا پوزیشن کیا هوگا ؟ قوانین استثنائي اور قلعوں پر ' اور بالاخر خود قسطنطنیه کے استقلال پر ' اسکا اختیار کهاں تک هوگا ؟ "

باب عالي ان دونوں فریق کے مصالح میں توفیق و جمع کي کوشش کر رها هے - حق سبحانه و تعالی ارباب حکومت کو اس شے کي توفیق دے ' جسمیں خلافت اسلامیه کي بهبودي هو -

لیکن اس جرمن جنگي مشن کے واسطے سے لوگوں میں یه خبر گرم هے که عثماني فوج میں جرمن افسروں کي تعداد بتدریج ۴ سو تک پهنچ جائیگي - غالباً اس مشن کو یه اطلاع جرمن ذرائع سے ملي هوگي -

(جاوید بک اور محرر زایت کی گفتگو)

اخبار زایت (برلن) کا اڈیٹر جاوید بک سے برلن میں ملا تها - جاوید بک نے اس سے کها که " جرمن مشرقي بنک اور فرانسیسي وکلا میں عراق اور ما بین النهرین کي ریلوے لائن کے متعلق گفتگو هو رهي هے - اگر ان مفاوضات کي رفتار عمده رهي ' جب بهي ایک ماه سے پہلے ختم نه هوگي - غالباً فرانسیسوں کو دیار بکر میں ریلوے کے امتیاز (لائسنس) کے علاوه ارکنه میں بهي ریلوے لائن کا امتیاز ملیگا " اسکے بعد جاوید بک نے اپني گفتگو کا رخ عراق کي بابت انگریزي و عثمانی اتفاق کي طرف پهیر کے کها :

یه میں عام لوگوں کي حالت نہیں بیان کر رها هوں بلکه میرے سامنے اُن تعلیم یافته' تہذیب و تمدن فرما ' اور از فرق تا بقدم فرنگي مآب حضرات کي معشیت منزلي موجود ھے' جو همیشه ملک کے افلاس مدني پر نوحه و بکا کرتے رهتے هیں - بے شک ان میں بہت سے ایسے خواص و رؤسا یا اعلی ملازمتوں پر پہنچے هوے اشخــاص بهي هیں ' جنهوں نے انگریزي طرز معاشرت اختیــار کرلي ھے ' اور انکے مکان کا ڈرائنگ روم اور ڈاینینگ هال نہایت مکمل اور آراسته ھے - لیکن اس سے کیا حاصل ؟ کیونکه اگر آسي ڈرائنگ روم کے خوش منظر سواد سے نکلکر انکے زنانخانے کي طرف قدم بڑهائیے تو پهر نظر آجاے که انکي معیشت منزلي کي اصلي تصویر کیسي ھے ؟

میں جو نئے تعلیم یافته حضرات کا همیشه شاکي رهتا هوں تو اسکي بڑي وجه یه ھے که اِنکي هر گذشته خوبي کو اُنسے دور پاتا هوں' اور اُسکي جگهه کوئي نئي خوبي مجهے نظر نہیں آتي - هماري گذشته مشرقي معاشرت ' اوضاع و اطوار' اخلاق و عادات ' طریق بود و ماند ' یه سب کے سب انهوں نے ضائع کردیے - اخلاق و تمدن کے بعد مذهب کا نمبر آیا ' اور جدید تعلیم و تہذیب کے مندر پر مذهب کي بهي قرباني چڑهائي گئي - خیر' مضــائقه نہیں - خرید و فروخت کا معامله ھے اور متاع بے بہا هاتهه آتي هو تو دل وجاں تک کو اسکي قیمت میں لگا دیتے هیں - لیکن سوال یه ھے که یه سب کچهه دیکر وہ کونسي چیز ھے جو هاتهه آئي ؟

علم ؟ نہیں - اخلاق ؟ نہیں - تہذیب معاشرت ؟ نہیں - ایک پوري انگریزي زندگي ؟ نہیں - ایک اچهي مخلوط معاشرت ؟ یه بهي نہیں ! پهر یه کیا بد بختي ھے که جیب اور هاتهه دونوں خالي هیں ؟

آیندہ و گذشتــه تمنــــا و حســرت ست
یک " کاشکے" بود که بصد جا نوشته ایم !

انگریزي تمدن کي تقلید نے ایک معیشتي طوائف الملوکي پیدا کردي ھے لیکن ابتک کوئي زندگي پیدا نہیں هوئي - انگریزي تہذیب کے معني صرف کالر کي چمک اور پتلوں کا بے شکن هونا هي نہیں ھے - انکے گهر کي صفائي اور نظم و باقاعدگي ' تقسیم ضروریات حیات و مکان اور ضبط اوقات ' تہذیب ذاتي اور حسن معیشت منزلي وغیرہ وغیرہ' یه چیزیں هیں' جنهوں نے انکے گهر کو ایک بہشت حیــات بنا دیا ھے - اسکے لیے وہ چند ظاهر فریب چیزیں مطلوب نہیں هیں جو تمهارے جسموں اور زبانوں پر نظر آتي هیں ' کیونکه یقین کرو که اُن میں کچهه بهي نہیں ھے - اصلي چیــز گهر کي با قاعدہ زندگي ھے' اور بغیر اسکے ممکن نہیں که هم میں محض تعلیم عمومي کي جگه حقیقي تربیت ذاتي اور تہذیب شخصي پیدا هو ' یعنے هر شخص اپني ذات سے اپني حسیات و داعیات میں صفائي کیلیے مضطر ' با قاعدگي کا خوگر' نظم و سلیقه کا عادي ' اور اپنے هر کام میں جمال و حسن کار کا خواهشمند هوجاے - اس راہ میں سب سے مقدم عورتوں کي تربیت نه که محض تعلیم ھے - عورت هي گهر کي اقلیم حیات کي ملکه ھے ' اور شہر کي خوشحالي و رونق شہریار کي قابلیت و لیاقت پر موقوف ھے :

ضائع آں کشور که سلطانیش نیست !

میں نے همیشه هندوستان کي تمام اُن قوموں میں جو نئے تمدن کي راہ سے ترقي کرنا چاهتي هیں ' پارسیوں کي قوم کو سب سے زیادہ مستحق تعریف سمجها ھے - انهوں نے صرف یهي نہیں کیا که کالجوں کي ڈگریوں کي سند جیب میں ' اور ایک عمدہ سوٹ جسم پر ڈال لیا ' بلکه اپني سوشیل لائف میں بهي یکسر تبدیلي کردي' اور فوراً تمام قوم ایک منظـم و با قاعـدہ طـرز معاشرت اختیار کرکے یک رنگ و یک حالت هوگئي - هندوستان میں اگر کوئي دوسري جماعت اس وصف کے لحــاظ سے پارسیوں کے بعد قابل تذکرہ ھے تو وہ صرف بنگال کے برهمو خاندان هیں' اور میں اپني ذاتي واقفیت کي بنا پر کہه سکتا هوں که انکي معیشت منزلي اور قوموں کیلیے یقیناً موجب رشک ھے -

عورتوں کي تعلیم کیلیے بڑا هنگامه مچایا جاتا ھے - کہتے هیں که وقت آگیا که انهیں انگریزي زبان و علوم کي بهي تعلیم دي جاے - اسمیں شک نہیں که اسلام نے مردوں اور عورتوں' دونوں کیلیے یکساں طور پر تحصیل علوم و السنه کا دروازہ باز رکها ھے' اور اصولا میں کوئي وجه نہیں پاتا که عورتوں کیلیے کسي خاص زبان یا علم کي تحصیل ناجائز بتلائي جاے - لیکن اصول دوسري چیز ھے اور وقت و گرد و پیش کے حالات دوسري چیز هیں - اگر عورت نے انگریزي زبان سیکهه لي تو کیا هوا ' اور نه سیکهي تو کیا هوا ؟ اصلي چیز تربیت اور گهر کي معیشت کے نظم و ادارہ کي قابلیت ھے' اور وہ کسي خاص زبان کے جاننے پر موقوف نہیں - دیکهنا یه ھے که پچاس برس کي نئي ترقي و تعلیم نے جن لوگوں کو تہذیب و شائستگي کا ماتم گذار بنا دیا ھے' انهوں نے اس وقت تک اپني عورتوں کو گهر کي زندگي درست کرنے' حفظ صحت کے ضروري اصولوں پر عمل کرنے' اور تہذیب و صفائي اور نظم و سلیقه سے زندگي بسر کرنے کے لائق بنا دیا ھے که اب اُنکے ساتهه کتب خانے کے کمرے میں بیٹهکر شیکسپیر اور گولڈ اسمتهه کے متعلق صحبت کرنے کے خواهشمند هیں ؟

میں تو کہتا هوں که چهوڑیے انگریزي زبان کي تعلیم اور علـم و ادب کے کسي اعلی نصاب کو - خــدا را اپني عورتوں کو ابهي اتنا هي سمجها دیجیے که پان کي پیک سے گهر کي دیواروں اور صحن کے گوشوں کو لاله زار نه بنائیں ' اور ڈرائنگ روم کي کرسیوں سے کتهه اور چونے کي انگلیاں نه پونچهیں' اور نیز یه که بچوں کا علاج کرنے دیں تاکه وہ ضائع هونے سے بچ جائیں -

جو مہذب اور فرنگي مآب پیکران تہذیب اس عفریت پان کے خونریز حملوں سے اپنے گهر' اپنے لباس' اور اپنے سامان کي حفاظت نه کر سکیں ' انکے لیے یه بحث چنداں ضروري نہیں ھے که عورتوں کو انگریزي پڑهائي جاے یا نه پڑهائي جاے !

اصــل یه ھے که ابــتدا سے هماري تعلیم کي بنــیاد هي ٹیڑهي پڑگئي ھے اور اسي میں اب عورتوں کو بهي گرفتار کرنا چاهتے هیں - محض یونیورسٹي کي تعلیم تربیت نفس و جسم کیلیے بیکار ھے' اور تہذیب وشائستگي دیکها دیکهي اور محض تقلید کے ایک بہیمي ولوله سے حاصل نہیں هوسکتي - میرا رونا اخلاق اور مذهب کے بلند و اعلی خصائل کیلیے نہیں ھے - میں تو تعلیم یافته لوگوں کو تہذیب و شائستگي کي چهوٹي چهوٹي باتوں سے بهي عاري پاتا هوں - اگر انکا مایهٔ ناز انگریزوں کي تقلید ھے تو خدا کیلیے پوري اور کامل تقلید کریں - ایک شخص نہایت قیمتي انگریزي لباس سے ملبوس ھے' چهري اور کانٹے سے کهانے کا شائق ' لیکن کهانے کے ضروري اداب و تہذیب سے اسدرجه عاري که میز پر کے دوسرے لوگوں کو اسکي وجه سے شرمندہ هونا پڑتا ھے - گهر میں جائیے تو ایک گوشه بهي صاف بیٹهنے کیلیے میسر نہیں - جب حالت یه ھے تو پهر انگریزي تقلید کو کیا کہیے اور اس سے حاصل کیا ؟

اب اسکا علاج ایک هي ھے ' یعنے ملک کو تہذیب معاشرت اور حفظان صحت کي خاصة تعلیم دینا ' اور علی الخصوص عورتوں کي تعلیم و مطالعه کیلیے اس قسم کي کتابوں کا مرتب کرنا -

ڈاکوؤں کا سا برتاؤ کریگي ' اور اسلیے جہاں کہیں گرفتار کریگي ' بغیر تحقیقات کے پھانسي دیدیگي - کیونکہ مقدونیہ کو اب با قاعدہ غارتگروں کي شکار گاہ نہ رھنا چاھیے -

چند نئي سڑکیں ابھي بني ھیں اور ریلوے کا جال ' فوجوں کے بے امن و سکون رقبوں کے اندر جلد پہنچنے اور ملک کي تجارتي ترقي میں مدد دیگا - جب نئي یوناني ریلوے تیار ھو جائیگي تو سرویا کو اڈریا تک اور نیز ایجین تک رسائي حاصل ھو جائیگي ' اور ڈینوب پر ایک پل جو سروي اور یوناني ریلوے لائنوں کو ملادیگا ' رومانی تجارت کے بہاؤ کو سروي نہر میں لے آئیگا - اس سے سر سبزي کا ایک ایسا دور شروع ھوجائیگا جو " بلغاري ساختہ " یا مسلمان اھل مقدونیہ کي بلغاري یا ترکي حکومت کي خون شدہ امیدوں کے افسوس کو زائل کردیگا -

اسوقت بلغاریا شکستہ اور قریباً بے بس ھے ' اور اگر وھي اکیلي یہ چاھتي ھوتي کہ یہ تصفیہ آخري نہ ھو تو سرویا کے متعلق خیال کیا جاسکتا تھا کہ وہ غیر متعین زمانے تک امن و امان میں رھسکتي ھے ' کیونکہ اس باب میں رومانیا اور یونان کے مصالح بعینہ وھي ھیں جو سرویا کے ھیں -

مگر بد قسمتي سے یہاں یقین کیا جاتا ھے کہ دول عظمي میں ایک طاقت یعني آسٹریا نہیں چاھتي کہ بلقان کي موجودہ حالت استوار و مستحکم ھو - گذشتہ زمانہ میں اسٹریا سرویا کي راہ میں بارھا مشکلات پیدا کرچکي ھے ' اور یہ معلوم ھوتا ھے کہ وہ اس پالیسي کو جاري رکھنا بلکہ اس پر زور دینا چاھتي ھے - یہ تسلیم کیا جاتا ھے کہ وائنا میں ایم - پیپچش کي سفارت کا کوئي نتیجہ نہیں نکلا ' اور اسٹریا تلي ھوئي ھے کہ وہ اپني جنوبي سرحد پر ایک خوش ساخت اور قوي تر سرویا کي بالیدگي کو روکیگي -

بلیک درنگ کے جن مقامات پر سرویا نے قبضہ کرلیا تھا ' ان کي واپسي کے متعلق اعلان آخرین (الٹیمیٹم) ابھي تک بلغراد کے ارباب سیاست کے کانوں میں گونج رھا ھے ' اور اُنھیں یقین ھے کہ البانیا کے لیے آسٹریا نے رائفلیں اور روپیہ بہم پہنچایا ھے ' اور یہ کہ اسي کے ایجینٹ نے سروي اور جبلي قلمروں میں یورشوں کي تحریک کي ھے -

بلغراد سے سیو پار جانے والے مسافروں کے متعلق ابھي تک یہ فرض کیا جاتا ھے کہ انھیں ھیضہ کي ھوا لگي ھے اور اسلیے وہ روکے جاتے ھیں اور تکلیف دہ تکلفات انکے ساتھ کیے جاتے ھیں حالانکہ اب عملاً بیماري کا استیصال ھوگیا ھے -

آسٹریا کا یہ دعوی ھے کہ اسے سالونیکا اپنے مال کے لیجانے کے ایک مخصوص ٹیرف (فہرست اشیا مع محصول در آمد یا برآمد) ملنا چاھیے اور غالباً سروي حکومت اسکو منظور کرلیگي - لیکن اگر آسٹریا نے سروي قلمرو میں رومن کیتھولک البانیوں کي حفاظت کا دعوی پیش کیا تو غالباً وہ نہایت سختي کے ساتھ نا منظور کیا جائیگا اور بہت ممکن ھے کہ پیچیدگیاں پیدا ھوجائیں -

(مراسلہ نگار خصوصي)

الهـلال کي ایجنسي

ھندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الهـلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

رئیس مجلس آل انڈیا مسلم لیگ کي افتتاحي تقریر

(۲)

(شان و اقتـــدار)

دوسرے پامال شدہ لفظ " شان و اقتدار " کے بارے میں بحث کرنے میں میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا - گذشتہ ایام میں اس لفظ کے خیال پر کام لینے کي وجہ سے عمدہ محسوسات کي کس قدر قرباني ھوئي ھے ؟ حتی کہ مسٹر مانٹگو بھي اس پامال شدہ لفظ سے متاثر ھوئے بغیر نہ رہ سکے - چنانچہ انھوں نے مندرجۂ ذیل پر معني الفاظ میں اس مضمون پر مجلس عامۂ انگلستان میں بحث فرمائي ھے :

" لاریب ایک وقت ایسا تھا کہ اس امر پر غور کرنا اس مجلس کا نہایت ھي اھم فرض تھا کہ ھندوستان میں اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لحاظ سے گورنمنٹ کي کارروائي حد سے تجاوز نہ کرجاے - شان قائم رکھنے کے خیال سے جو سلطنت کي جاتي ھے اس کي انتہائي درجہ میں یہ حالت ھوتي ھے کہ جو لوگ حکومت کرتے ھیں وہ صرف اپنے بالا افسروں کے رو برو مسئول ھوتے ھیں ' اور بہ طور استحقاق کسي محکوم کو یہ دعوی نہیں رھتا کہ کسي حاکم کے افعال کے خلاف داد خواہ ھو - مثلاً اگر حاکم قوم میں سے کوئي فرد کسي محکوم پر ظلم کرے تو کوئي سوال اس قسم کا پیدا نہ ھوگا کہ اُس ظلم کي داد خواھي کے لیے حاکم مستوجب سزا ٹھہرے - قابل غور امر صرف یہي رھیگا کہ آیا ظالم کو سزادینے اور اس طرح سے حاکم جماعت میں کوئي نقص قبول کرنے سے شان کو زیادہ نقصان پہونچتا ھے - یا اسے سزا نہ دینے سے اور محکوم جس پناہ کا مستحق ھے - اور جو ایک کارگر حکومت کے لیے ضروري ھے اس سے تغافل کرنے سے پہنچتا ھے -

میں یہ نہیں کہتا کہ اس طرح کي حکومت ھندوستان میں جاري کي گئي - اسلیے کہ برطانیہ کي خلق ' برطانیہ کي عمومي راے اور برطانوي پارلیمنٹ نے اس کي مضرت کو دور رکھا - خیر جس قسم کا اطمینان حکومت ھندوستان پر تھا - اس کا قائم مقام وہ اطمینان ھوتا جاتا تھا - جو ھمارے بے لاگ انصاف اور قرت اور حق شناس حکومتي کارروائي پر ھوتا جاتا ھے - لیکن اب بھي مجھے ایسا معلوم ھوتا ھے کہ شان حکومت کے بارے میں وافر لغویات کہے جاتے ھیں - آپ خواہ اسے ایک مفید ماحصل سے تعبیر کریں ' جو سلطنت برطانیہ اور ھندوستان کے تعلیم یافتہ افراد کے درمیان قائم ھے - کہیں ایسا نہ ھو کہ آپ میرے مفہوم کے سمجھنے میں غلطي کریں ' اور میرا روے سخن خاصکر اُن اصحاب کي طرف ھے جو میرے کلام پر اس چار دیواري کے باھر نکتہ چیني کرینگے ' اقتدار سے میري مراد گورنمنٹ کا وہ اصول ھے جس کا میں ابھي ذکر کرچکا ھوں - جس سے سلب ذمہ داري اور غرور پیدا ھو' میں اس سے وہ ناموري مراد نہیں لیتا جو مستحکم اور ذي شان حکومت کي وجہ سے حاصل ھوتي ھے ' اور جسکو کوئي گورنمنٹ نظر انداز نہیں کرسکتي -

یہ تقریر ھاؤس آف کامنس میں سنہ ۱۹۱۱ع میں کي گئي تھي - لیکن اس کے دو سال بعد جب حضور وایسراے بہادر نے اپني سیاسي قابلیت سے مسجد کانپور کا معقول فیصلہ کرکے مسلمانوں کے زخمي محسوسات پر مرھم رکھي تو انھي کے ھموطنوں نے ان پر " مقتدر شان " پر ضرب شدید لگانے کا الزام عائد کیا -

” هاں انگریز نہر دجله میں کچهه جہاز چلائینگے‘ جسکے سرمایه میں انکے سرمایه داروں کا حصه پچاس فیصدي هو گا - عثمانیوں کا حصه تیس فیصدي هوگا - باقي بیس فیصدي جرمني کا حصه هوگا -

یه صحیح نہیں که شام‘ عراق ‘ اور عرب میں متّي کے تیل کے تمام چشموں کا امتیاز انگیریزوں نے لیلیا هے‘ کیونکه دولت عثمانیه نے صرف انهي چشموں کا ٹهیکا دیا هے‘ جو بغداد میں جرمن مشرقي بنـک کے جوار میں واقع هیں - دولت عثمانیه اس امر سے بہت بچتي هے که وہ یکایک کوئي بہت بڑا امتیاز کسي سلطنت کو دیدے“ اسکے بعد انهوں نے عام قرضوں کے ریاستہاے بلقان پر تقسیم کرنے کا ذکر کیا اور کہا :

” یه صحیح نہیں که تمام قرضوں کا انداہ ۵۰ کرور هوا هے اسکي صحیح مقدار پیرس کي مالي کانفرنس کے بعد معلوم هوگي - ریاستہاے بلقان پر تقسیم قرض کے متعلق جو خبریں شائع هوئي هیں وہ في الجملہ صحیح هیں - یونان ان شہروں کے بار میں سے ۶۰ فیصدي لیگا جو اس نے هم سے لیے هیں - بلغاریا ۱۸ فیصدي ‘ سـرویا ۱۷ فیصدي ‘ البانیا ساڑهے چار فیصدي‘ اور جبل اسود ۱ ۶/۱۰ فیصدي لیگا - “

(جـدیـــد قـــرض)

جنگ طرابلس سے لیکے اسوقت تک دولت عثمانیه نے جسقدر قرض لیے هیں ‘ انکي مجموعي تعداد ۲ کرور ۸۰ لاکهه ۳۰ هزار پونڈ هے - اکتوبر سنه ۱۹۱۳ ع کو عثماني خزانه سے مالي مصارف کے لیے جسقدر رقم مطلوب تهي ‘ اسکي تعداد ۲ کرور ۴۹ لاکهه ۶۰ هزار پونـڈ تهي - کیونکـه جن قرضوں کے وعـدے پورے هوچکے هیں اور وہ دیے جا چکے هیں‘ انکي تعداد کچهه اوپر تین ملین پونڈ هے -

فقط ان دو آخري سالوں میں دولت عثمانیه نے ۳۳ قرض لیے - ان ۳۳ قرضوں میں سے ۶ قرض اس نے محکمه قرض عام سے لیے ‘ جنکي مقدار ۳ لاکهه ۳۰ هزار پونڈ هے - اس میں ۳۰ هزار پونـڈ تو دیے جا چکے هیں اور مابقي اس قرض میں سے دیا جائیگا جو سب سے پہلے دولت عمثانیه کو ملیگا -

۵۸ لاکهه پونڈ دولت عثمانیه نے عثماني بنک سے لیے هیں جنمیں سے ۷ لاکهه ۳۰ هزار تو ادا هوگئے هیں ‘ اور باقي ابهي واجب الاداء هیں - عثماني بنک کے بعض قرض بحساب ۷ فیصدي هیں اور بعض بحساب نو فیصدي -

محکمه مناره هاے روشني دولت عثمانیه سے اپنے قرضوں کي ادایگي چاهتا تها جنکي مقدار ۴۰۶۹ و ۱۵۳ پونڈ تهي - مگر اپریل میں دولت عثمانیه نے اس سے تجدید امتیاز کے مقابله میں بحساب ۷ فیصدي ۵ لاکهه پونڈ اور قرض لے لیا -

مارچ سنه ۱۹۱۳ ع میں دولت عثمانیه نے مشرقي عثماني بنـک سے بحساب ساڑهے چهه فیصدي ۲۹ لاکهه ۳۰ هزار پونڈ قرض لیے‘ جسمیں سے ۸۰ هـزار ادا هوے هیں - باقي ابهي واجب الاداء هیں -

اواخر سنه ۱۹۰۱۱ ع میں عثماني اهلي بنک سے دولت عثمانیه نے ۲۰ لاکهه ۵۰ هزار پونڈ جنگي جهازوں کي قیمت دینے کے لیے قرض لیے تهي ‘ جنمیں سے ۶ لاکهه ۹۶ هزار دیچکي اور باقي ابهي دینا هے -

اسکے بعد پهر فرروزي سنه ۱۹۰۱۲ ع میں اس بنک اور سلانیک کے بنک سے ایک ساتهه ۱۶ لاکهه ۵۰ هزار پونڈ بحساب ۹ فیصدي

بريد فرنگ

جـــدید سرویـا

[ٹائمـز ۱۹ دسمبر]

تمام سروي امن و سکون کے لیے چیخ رهے هیں ‘ کیونکه سرویه کی مسلسل فتوحات کے نتائج نے انکي قلمرو کو دو چند کر دیا هے اب سرویوں کو جس شے کي ضرورت هے وہ امن و سکون هے جس کي وجه سے وہ نو الحاق ممالک کو اپنے اندر جذب کر سکیں -

سرویوں کو یقین هے که اگر مقدونیه کو انکے قبضه میں اسطرح رهنے دیا جاے که کوئي انکا منازع و حریف نه هو‘ تو ۱۰ یا ۱۵ سال میں تمام مقدونیه والے بخوشي سروي هو جائیںگے - وہ مقدونیہ کے بلغاري عنصر کو اصلي بلغاري نہیں بلکه ”بلغاري ساخته‘ مقدوني“ خیال کرتے هیں - انکا دعوی هے که گذشته ۴۰ سال میں بلغاري مبلغین اپنے حریف یعني غیر بلغاري مبلغین سے زیادہ سرگرم اور زیادہ کامیاب رهے هیں -

گذشته زمانے میں مقدونیه والوں کو اپني قومیت کے انتخاب کا اسیطرح اختیـار تها‘ جسطرح که انگریزوں کو اسطرف محض میلان طبع کي وجـه سے اپني سیاسي جماعت کے انتخاب کرنے کا اختیار هوتا هے - ظاهر هے که انکے لیے مادي طور پر مفید هوگا که وہ سروي قومیت اختیار کر لیں اور انتظامي عہدے تلاش کریں ‘ لیکن ساتهه هي یه یاد رکهنا چاهیے که حکومت سرویا انکو پراني سلطنت کے اشخاص سے معمور کرنے کے لیے کچهه زیادہ بے چین نہیں هے -

ضروري سکون کي راہ میں اصلي پتهر وہ بلغاري جرگے هیں ‘ جنکي یورشیں مقدونیه میں البانیا اور السنت کي راہ سے هوتی رهتي هیں ‘ آنکے متعلق یقین کیا جاتا هے که دوسري جنـگ کے زمانے میں بکثرت بلغاري بهاگنے والوں نے وهاں پناہ لي ‘ اور اب بهي بلغاریه سے روزانه ڈینیوب اور ٹریست کي راہ سے آرهے هیں - سروي حکومت اپنے اس ارادے کو پوشیدہ نہیں رکهتي که وہ ان کے ساتهه

(بقیه پہلے کالم کا)

قرض لیے‘ جسمیں سے صرف ۸۰ هزار پونڈ ابهي واپس دیے هیں -

ریجي کي کمپني سے دولت عثمانیه نے ۱۷ لاکهه پونڈ قرض لیے هیں جنمیں سے صرف ۸۰ هزار ادا کیے هیں -

فرانسیسي بنک سے ۱۱ لاکهه ۹۰ هزار بحساب ۶ فیصدي اور ۴ لاکهه ۲۸ هزار بحساب ۷ فیصدي قرض لیے هیں‘ اور سب ابهي واجب الاداء هیں -

سوتیۃ ناسیونال اور انتر بریج کمپني نے علاوہ اپنے واجب الاداء قرض کے ۷۵ لاکهه کے عثماني پرامیسري نوٹ بهي لیے هیں -

قرضوں کي ان هولناک فهرست کو پڑهو‘ اور انکے ساتهه ان قرضونکو ملاؤ جو جنگ طرابلس کے آغاز سے پہلے لیے گئے تهے‘ اور پهر سونچو که اگر بلاد عثمانیه میں تمهیں وہ مدني و عمراني ترقي نظر نہیں آتي جو فرانس اور انگلستان میں نظر آتي هے‘ تو اسکے لیے دولت عثمانیه کس درجه معذور بهي هے - اور جنـگوں کي وجه سے جو فقر مالي چها گیا هے‘ وہ کس درجه لاعلاج هے ؟

.ا وہ کیسي هي خفیف هوکہیں جمع هوگئے هوں ' اور منتشر
نے کے حکم کي نافرماني کے مرتکب هوئے هوں ؟ جسکي وجه
ں اوقات صرف یه هوتي هے که وہ منتشر هونے پر راضي
ونیکے باوجود بهي تعمیل حکم سے مجبور هوتے هیں - کیا یه
خواست کچهه بہت زیادہ هے ؟ که هر افسر خواہ وہ کتنا هي
ا هو - اور گورنمنت کي ملازمت میں اسکي کتني هي وقعت هو -
میشه اس علم کو اپني آنکهه کے سامنے رکهے که ایسے معاملات میں
لی حکام کي اندها دهند تائید کے بجائے اُسے ایک آزاد عدالت
اطمینان کرنا پڑیگا که غیر مسلح آدمیوں کي جان لینے میں وہ
ر بر واقعات حق بجانب تها - جیسا که میں نے پہلے جتا دیا هے '
انوني حکومت کي نیک نامي اور ان افسروں کے فایدہ کے لیے
نپر فیر کا حکم دینے کي ذمه داري قانوناً عاید هے ' اور عوام الناس
ي نفع رساني کي غرض سے وہ پابندي جو میں نے بتائي هے -
اید هوني لازمي هے - "

(هندوستان کے سول عہدہ دار)

کانپور کے واقعه کے فیصله میں جو معیار حکمراني کا حضور
رڈ هارڈنگ بہادر نے همارے سامنے پیش کیا هے وہ وزیر هند
رڈ کریو کي تازہ ایجاد کي طرف هماري توجه مبذول کرتا هے -
میرا اشارہ انکي اس تجویز کي طرف هے که تمام وہ نوجوان جو
هندوستان کے سرکاري عہدوں پر ملازمت اختیار کریں اُن سے لارڈ
ممدوح " رهایت هال " میں ملاقات کرکے چند کلمات پند و
نصیحت اُن کے گوشگذار کریں - میرا خیال یه هے که یه موقع زیادہ
فایدہ رساں شکل اختیار کرتا - اگر لارڈ ممدوح سول سروس کے ایوان
میں داخل هونے والوں کو دهلیز هي میں یه حقیقت ذهن نشیں
کر دیا کریں که وہ هندوستان میں حکومت کرنے کے لیے نہیں بلکه
خدمت کرنے کے لیے جاتے هیں - آئي - سي - ایس کے جو تین
حروف ان کے ساتهه عمر بهر لگے رهیں گے - جسپر وہ جایز طور پر
فخر کر سکتے هیں وہ مخفف هیں تین الفاظ کے جس کے معني
هیں " خادمان هند " اور جس میں کسي قسم کي حکومت کا
شائبه بهي نہیں پایا جاتا - اگر ممبران سول سروس هر وقت اسکو
پیش نظر رکهیں که وہ خادمان هند هیں اور خواہ عہدہ داري کے
زمانه میں خواہ ملازمت سے سبکدوش هونیکے بعد هندوستان کے
نمک خوار هیں ' اور جیسا که مانٹیگو نے پارلیمنٹ میں ان دنوں
کہا هے انہیں اس ملک کي بہبودي کے لیے هندوستان کي رعایا کے
ساتهه شامل هوکر کوشش کرني چاهیے - نه صرف ایسے طریق سے جو
ان کو بہتر معلوم هوتے هوں بلکه ایسے طریق سے جو ان کي رعایا
کي نظروں میں بهي انسب معلوم هوں - اس صورت میں
اس ملک کي حکمراني کا کام نہایت آسان هو جائیگا ' اور هندوستان
کي ترقي سرعت اور سکون سے هوگي ' اور بے اطمیناني اور تنفر بین
الاقوام کي بیخکني هو جائیگي - سالہا سال کے عرصه میں میں نے
اپني زندگي کا معتدبه حصه علاقه بمبئي کے رفاہ عام کے کاموں
میں صرف کیا هے ' مجهے متعدد سویلینوں سے ملاقات اور رفاقت
کرنے کا موقع ملا هے ' اور ان میں سے بہت سے میرے دوست هیں -
عام طور پر میں نے ان کي دیانتداري ' صداقت ' اعلی قابلیت اور
فرایض کے انہماک کو قابل تسلیم پایا - آیا ان سے یه امید رکهنا
حد سے زیادہ هوگا که وہ ان هندوستاني خادمان ملک کا زیادہ لحاظ
رکهیں ' جو اپنا بہت سا وقت ملک کي خدمت گذاري میں صرف
کرتے هیں ' اور جنکي اس خدمت گذاري سے کوئي شخصي غرض
نہیں هے ' اور ان پر خود غرضي کي تہمت لگانے سے باز رهیں ' اور
ان کي آراء کو وقعت کي نظر سے دیکهیں ' اور اس امر کے قبول
کرنے پر آمادہ رهیں که ممکن هے که مسئله زیر بحث کا دوسرا پہلو
ایسا هے که جسکي وجه سے کوئي دوسرا طریقه اختیار کرنے کي
ضرورت هو -

میں کہه چکا هوں که سویلین جیسا که اُن کے نام سے ظاهر هے
خادمان هند هیں - جس طرح که هم اپنے وطن کے خادم هیں -
فرق صرف یه هے که ان کو ان کي خدمت کا معاوضه ملتا هے ' اور هم
ان لوگوں میں سے هیں جو ملک کي خدمت کے لیے مامور
تو هیں ' مگر تنخواہ دار نہیں -

مجهے حیرت هے که عالیدماغ اور وہ افراد جو اپني تجارت '
حرفت اور صنعت میں نہایت کامیابي کے ساتهه مشغول هیں -
کثیر التعداد میں ایثار نفس کرکے اور سخت حوصله شکن موانع کا
مقابله کرکے ملک کي خدمت گذاري کے لیے آمادہ رهتے هیں -
کیا اس سے بڑهکر کوئي ثبوت ایسے لوگوں کي استوار حب الوطني
کا مل سکتا هے جو اپنے بے بہا وقت اور زر کو صرف کرکے
حتی الامکان کوشش کرتے هیں که هندوستان کي سلطنت باحسن
وجوہ قایم رهے - میري رائے میں ایسے آدمیوں کا فرقه سلطنت
کے لیے قابل قدر بضاعت هے ' اور اس فرقه نے اپنے ذمه بذات خود
جو خدمت لے لي هے اس کے لیے وہ هر طرح سے مستحق حوصله
افزائي هے ' اگر ان کي ذات پر کسي قسم کا شبه یا بے اعتمادي ظاهر
کي جائیگي تو اس کا نتیجه یه هوگا که حالت موجودہ میں
مشکلات کا اضافه هوجائے گا -

(البقیة تتلي)

هندوستاني دوا خانه دهلي

حضور وایسراے پر جو نکته چینی هوتي هے اس پر اس سے بڑهکر تنقید نہیں هوسکتي که اس قسم کي نکته چینی کرنے والے "مقتدر شان" کے ایسے آرزومند هیں که ان کا خیال هے که اسکي عمارت هندوستان میں "مس ماڈ ایلن" کے مجمع عام میں رقص سے بهي متزلزل هو جائیگي -

(گولیـاں چـلانا)

اس دانشمندانه تجویز کي تعمیل کي گئي جو حضور وایسراے نے جب که وہ تشریف فرماے کانپور هوئے تهے پیش کي گئي تهي ' اور جس کي وجه سے اس سوال کا تصفیه هوا هے - اس بارہ میں کچهه زیادہ عرض کرنا نہیں چاهتا ' بهر حال اس سوال کا ایک ایسا پہلو هے جسپر کچهه نه کچهه بحث کي ضرورت هے - اگر اس واقعه کا صرف مسجد کانپور هي سے تعلق هوتا تو میں اس کا ذکر بهي نه کرتا - مگر چونکه اس کا آینده واقعات سے ایک گهرا تعلق هے اس لیے میں اس کے بارہ میں کچهه کہے بغیر بهي نہیں رہ سکتا -

میں آپ کي توجه اس بات کي طرف منعطف کراتا هوں که موجودہ قانون نے بعض حالتوں میں سرکاري افسروں کو رعایا پر فیر کرنیکے فیاضانه اختیارات دے رکهے هیں ' اور گذشته چند سال میں کئی ایسے واقعه هوچکے هیں که اس اختیار کے استعمال کا نتیجه نقصان جان کي صورت میں نمودار هوا هے - اس بات کے تسلیم کرنے میں تامل نہیں هونا چاهیے کـه امن و امان قائـم کرنے کي غـرض سے بعض حالتوں میں افسروں کو پرجوش مجمعوں پر فیر کرنے کا اختیار رهنا چاهیے - لیکن اس کے ساتهه هي جب نقصان جان کا سوال هے تو سخت سے سخت احتیاطي تـدابیر بهي لازمي هیں - یقیناً کوئي معمولي حالت عام رعایا کے خلاف یاد رکهنا چاهیے که هندوستانیوں کا خواہ کتـنا هي مجمع هو وہ غیر مسلح هوتا هے ' اور حقیقةً اس میں پولیس یا دوسرے لوگوں کو نقصان پهنچانے کي انتهائي محدود قابلیت هوتي هے - اب یه بات فوراً مان لیني پڑیگي که یه اختیار صـرف ایسے موقعوں کے لیے مخصوص هونا چاهیے که جهاں مجمع کو منـتشر کرنے یا قابو میں لانے کي انتهائي کوششیں ناکام ثابت هوچکي هوں - اس مسئله پر بهت کچهه اختلاف رائے هوگا - اس لیے فیر کا حـکم دینے والے افسر اور عـام رعایا کے فایدہ کے لیے میري رائے میں کسي ایسي شرط کا اضافـه ضروري هے جس سے با وثوق طور پر صحیح واقعات کي تحقیقات کي جاسکے ' اس لیے میں اس بات پر زور دیتا هوں که گورنمنت هنـد ایک مستـقل حـکم جاري کردے که فیر هونے سے مناسب عرصـه کے اندر ایک آزاد تحقیقاتي کمیشن معامله کي تفتیش کے لیے مقرر کیا جائیگا جس میں هنـدوستاني عنصر بهي کافي طور پر موجود هوگا - اس کمیشن کو اختیار هوگا که شهادت لے اور ان وجوہ کي بابت رپورٹ کرے جنکي بنا پر فیر کرنے کا حکم دیا گیا - صـرف یهي بات که هر ایسے موقع پر جهاں آتشباري سے کام لیا جائے ایک تحقیقاتي کمیشن مقرر کیا جائیگا ان افسروں پر امتناعي اثر ڈالیگا جن پر قانوناً نقصان جان کي ذمه داري عاید هوتي هوگي ' اور عام پبلک میں یه اعتماد پیدا هوجائیگا که ایسے اختـیارات کے استعمال کے بعد آزادانه تحقیقاتي کمیشن کے ذریعه تحقیقات هوگي - اس لیے حکام اور رعایا دونوں کے فایـدہ کي غرض سے اس قاعـدہ کا جاري هونا ضروري هے - ایسي تحقیقات حکام کو سخت مخالفانه نکته چیني سے بچائے گي جس کے هـدف ملامت وہ نقصان جان کي صورت میں ضرور هونگے - برطـانیه عظمی میں جمهوري اصول کي زیادہ تـرقي کے باعث فایر کرنے پر سخت پا بندیاں عاید هیں - پچهلے دنوں ڈبلن میں جو فسادات هوئے ان میں پولیس کے کئي شخصوں کو ایسا سخت صـدمه پهنچا که هسپتال جانے پر مجبور هوئے - یهاں یه بات قابل لحاظ هے که عام برطانوي هندي قانون اسلحه کي سخت پا بندیوں میں جکڑے هوئے نہیں هیں ' اور برطانوي مجمعوں میں بهت سے آدمیوں کے پاس هتهیار هوا کرتے هیں - لیکن تاهم فیر اسي وقت کیا جاتا هے جبکه دوسري تمام تدابیر بیکار ثابت هوچکتي هیں - ریوٹر کے تاروں میں سے حسب ذیل اقتباسات صاف ظاهر کردینگے که جب برطانیه کلاں میں: یهاں سے بهي زیادہ نازک حالت هوجاتي هے تو کیا هوتا هے ؟

" لندن ٣١ - اگست - کل شب کو جو فساد هوا ' اس میں دو سو شهري اور تیس پولیس والے زخمي هوئے - ایک هسپتال میں مرچکا هے -

" لندن یکم ستمبر - کل ڈبلن میں فساد جاري رها اور دو سو مجروح هسپتال میں پڑے هیں - بیان کیا جاتا هے که پولیس کے حمله کے وقت جو لارکن کي گرفتاري کے موقع پر واقع هوا بهت سے بوڑهے ' مرد ' عورتیں اور بچے جو گرجا سے واپس آرهے تهے پولیس کے ڈنڈوں سے مضروب هوئے - لارڈ میر نے اپنے اس ارادہ کا اعلان کیا هے که وہ پولیس کے چال چلن کي تحقیقات کي تحریک کرینگے -

" لندن ٢٢ - ستمبر - کل شام ڈبلن میں هڑتالیوں کے جلوس کے سلسله میں سخت فساد هوا - مجمع نے حمله کرکے ٹرام گاڑیوں کو توڑ پهوڑ دیا ' اور پولیس سے خوب جم کر مقابله هونے لگا ' جس میں ڈنڈے ' پتهر اور بوتلوں کا نهایت آزادي سے استعمال کیا گیا ' بهت سے فسادي هسپتال میں پهنچائے گئے ' اور کئي پولیس والے زخمي هوئے هیں - "

یه سب کچهه هوا مگر مجمع پر کوئي فیر نہیں کیا گیا - لیکن هندوستان میں حالت اس سے بالکل مختلف هے - ایک پرجوش مجمع کے پـاس اینٹوں اور لاٹهیوں کے سوا حملـه آوري کا اور کوئي مهلک اسلحه نہیں هوتا ' اور ویسے بهي عام طور پر هندوستان کے آدمي امن و امان کي ضرورت کو خصوصیت سے سمجهنے والے واقع هوئے هیں - ایسے ملـک میں مجمع پر فیر کرکے کسي کي جان لینـا انگلستان کے مقـابله میں نهایت هي سنـگین معامله هے - لهذا یهاں اتلاف جان کے معاملات میں آزادانه تحقیقات کے قاعدہ کا اجراء از بس ضروري هے - میں اهل برطانیه اور گورنمنت برطانیه سے اعتماد تائید کے ساتهه اپیل کرتا هوں که وہ اس مشورہ پر جو میں نے هر ایک کے بهلے کے لیے دیا هے عمل کریں ' اور میرے اعتماد کي خاص وجه یه هے که برطانوي پالیسی رجحان همدردي انساني کي طرف هے - گورنمنت نے حفاظت جان کي بهترین تدابیر اختیار کرنے میں کبهي تامل نہیں کیا هے ' خواہ وہ تدابیر کیسي غیر هر دلعزیز کیوں نه هوں - قحط کے زمانه میں قحط زدوں کي جانیں بچانے کے لیے بڑے بڑے کیمپ قایم کرنے کي سرکاري پالیسي احاطه ستایش سے بالا تر هے - گورنمنت نے باوجود مخالفت کے ملـک کے طول و عرض میں حفظ صحت کي تدابیر نهایت سرگرمي سے جاري کي هیں ' اور ان کا مقصد بهي تندرستي اور حفاظت جان هے - بلکه جان کي حفاظت کے لیے گورنمنت نے هندي رعایا کے مذهب ' حقوق اور آزادي میں مداخلت نه کرنے کا اصول بهي چهوڑ دیا هے - میرا مطلب رسم ستي کي موقوفي سے هے ' حالانکه ستي کي رسم بهت مقدس هے - مگر برٹش گورنمنت نے لوگوں کي جان بچانے کے لیے اس قسم کي قرباني کے خلاف قانون بنانے سے دریغ نہیں کیا - کیا ایسي گورنمنت سے یه درخواست کرنا کچهـه بهت زیادہ هے که وہ ان لوگوں کي جان بچـانے کے لیے کافي اور مناسب انتظام کرے ' جو کسي جوش انگیز وجه سے

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائده کرتا هے هر ایک اهل رعیال والے کو گهر میں رکهنا چاهیے - تازي ولایتي پودینه کي هري پتیوں سے یه عرق بنا هے - رنگ بهي پتوں کے ایسا سبز هے - اور خوشبو بهي تازي پتیوں کي سي هے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نهایت مفید اور اکسیر هے : نفخ هو جانا ' کهٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمي اور متلي - ٹهنا کم هونا ریاح کي علامت وغیره کو فوراً دور کرتا هے -

قیمت في شیشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فهرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشهور دوا فروش کے یہاں ملتا هے -



... کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کی ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے

قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

[illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے سے قبل بذریعه اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کهانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نهیں هوئي تو هیضه هوجاتا هے - بیماري بڑھ جانے سے سنبهالنا مشکل هوتا هے - اس سے بهتر هے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساتهه رکهو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري هے' اور هیضه کي اس سے زیاده مفید کوئي دوسري دوا نهیں هے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتهي هے - قیمت في شیشي ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

بهي هو گئي هوں - اور اعصا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑھ جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

ال ... و ... ڈر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اسکی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نهیں هیں - لیکن ساتهه هي اس امر کي واقعیت سے بهي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپي هوي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکهتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پهر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محله اور قصبه خریدار کے گهر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شهر کے اندر خود اپني آنکهوں سے دیکهه لیں -

اس کي وقعت ' ان اشتهارات کو بهی رفیع بنا دیتي هے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتهارات ' یورپ کے جدید فن اشتهار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چهپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتهار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے -

منیجر الهلال ۱/۷ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -

حُسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شئے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں۔ اور یہ قبول عام ہوئی۔ اب رہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ اُس شئے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہم و ہیہ۔ یعنی انجمن افراد مختلف ایک شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو۔ ایسی شئے یقیناً حُسنِ قبول کی حد سے آگے بھی جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفاقات سے ثابت کیا جا سکتا ہے ÷

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ "تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے اپنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو دُ صرف بھینی بھینی خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر سید **اکبر حسین** صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں۔
"زیتون۔ (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بسایا تو بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لایق تعریف ہے کیا بھینی بھینی دلکش خوشبو ہے" سر دست لیبل پر لگانیکے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا کیل اچھا ہے + ہوا بھی سست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے

جناب شمس العلما ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی "تاج روغن گیسو دراز انسانی جسم کے اندرونی اجزا۔ اعصاب و رباطات وغیرہ کو خشکی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں زاید خوبی یہ بھی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو مہکاتی ہے۔ گرلطیف۔ اور عینک والے میں تو عجیب الاثر چیز ہے"

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد **اقبال** صاحب اقبال۔ ایم۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور "یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خوشرنگ و معطر تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا"

جناب مولانا **عبد الحلیم صاحب** شرر لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ مشرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے۔ جو نہایت مفرح شیریں۔ اور مستقل ہے۔ کئی دن تک قایم رہتی ہے۔ ہمارے اکثر معتبر اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا"

جناب مولوی محمد **عبد الغفار** خانصاحب اختر بی۔ اے۔ سکرٹیری میونسپل بورڈ غازی آباد "اس تیل میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں۔ جن سے عام طور پر بازار کے مروجہ مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام بلیغ انہوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے۔ اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ تاج مینوفیکچری نے ایسی ذہانت دکھلائی ہے۔ جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کے لئے قابل تقلید ہے"

چند مشہور اطبائے عہد کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اُسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئل کے مشہور کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو تر دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے کہ نوم راحت کیلئے محرک کہنی بیجا نہیں"

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زیڈ۔ **احمد** صاحب ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس فرماتے ہیں۔
"تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت عمدگی سے صاف کرکے اور ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت اور مہک عجیب لفریب اختلاف پر مبنی ہے اور جو انسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا دایمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔
"تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید۔ سکرٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں انکی نسبت میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلے اور ہمارے موروثی طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے روح آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہرسہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور اُسکے مُفید ہونے کا معترف ہوں"

چند مستند اخبارات ہند کا حُسنِ قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کے تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۳۔ نمبر ۹۰۔ ۳۰ اپریل ۱۹۱۳ء حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آرائش و زیبائش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

روزانہ وطن لاہور۔ جلد ۲ نمبر ۳۰۷۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "تاج ہیر آئل ڈاکٹروں حکیموں۔ اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کر چکا ہے اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے"

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو تر رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اصلی سارٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے"

روزانہ اودھ اخبار لکھنو۔ جلد ۵۵ نمبر ۹۲۔ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہے اور مرطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا"

اردوئے معلٰی علی گڈھ۔ نمبر ۴ جلد ۵۔ ۱ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تین مختلف قسم کے تیل تو ایسے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانے والی۔ انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے و نیز نظر کو بڑھانے والی دوائیں شامل ہیں اور جنہیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دی گئی ہے۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا"

مندرجہ بالا خیالات کا اثر نہ معلوم آپ پر کیا ہو۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکا آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں پس ضرور ہے کہ آپکی توجہ کو بھی ادھر منعطف ہونا چاہیئے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام و خوشبو کے مُفید تر روغن گیسو ہیں۔



تاج روغن بادام و بنفشہ۔ فی شیشی عہ ۔ **تاج روغن زیتون و یاسمن** فی شیشی عہ

تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی ۱۲ ار

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو ہر فی شیشی۔ کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن تقریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش۔ کہ جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

المشتہر
مینجر دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUB.G. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

الہلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

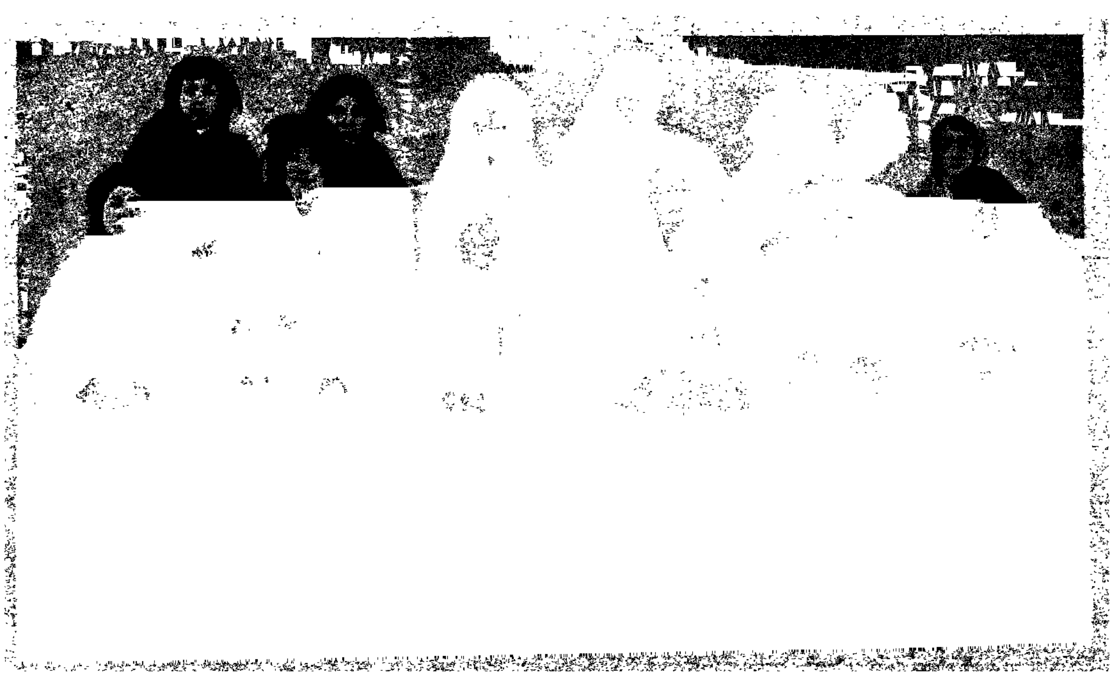
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

نمبر ۴ — جلد ۴

کلکتہ : چہارشنبہ یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری

Calcutta : Wednesday, January 28, 1914.



ایک یورپین کے تازہ خط کا تر…ه

آپکے جو (ع - ی - ن - ک) مجھے بھیجی ہے بجمیع الوجوہ قابل تشفی ہے مجھے بڑی مسرت ہوئی - میں بلا تامل کہتا ہوں کہ مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز سودگران عینک نہایت معتبر اور راستباز ہیں ' اس دوکان کی خصوصیت یہ ہے کہ چیز بکفایت اور عمدہ ملتی ہے -

ٹی - چورلٹن - سروے جنرل آف انڈیا آفس کلکتہ -

زندگی کا لطف آنکھوںکے دم تک ہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں ' تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے تاکہ ہمارے تجربہ کار ڈاکٹروں کی صلاح سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بکفایت بذریعہ وی - پی کے ارسال خدمت کیجائے - اسپر بھی اگر آپ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگی -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز
ممتحن چشم سوداگران عینک و گھڑی وغیرہ
نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

اهل … م کو … ژده

کیا آپ ملک برھما میں اپنی کتاب میرے ذریعہ …
کرنا چاھتے ھیں ؟ اگر منظور ھوتو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و …
طے فرمائیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسی
نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن

مصنفۂ مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگا…

مچھلی بازار کانپور کے واقعہ کی نہایت مشرح و … حالت ' میونسپلٹی کی کارروائی ' مسجد کا انہدام ' واقعہ … ۳ - اگست ' عدالت کی کارروائی ' اور آخر معاملات کا … حضور وایسراے کا حکم - یہ تمام حالات نہایت تفصیل و تش… جمع کیے ھیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالی خود کانپور میں مو… اسمیں بہت سے واقعات ایسے بھی ملینگے جن سے پبلک اب… واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شایع ہوئی ہے - اسکے نفع … حصہ مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - … میں جابجا متعدد فوٹو موجود ہے - تمام درخواستیں پتۂ … آنی چاھئیں - اور الھلال کا حوالہ دیا جاے - قیمت ایک رو…

[illegible]

بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بہو بازار اسٹریٹ -

مکمل فہرست مفت طلب فرماوین

دی کشمیر کواپریٹو
سوسائٹی
سری نگر - کشمیر

شال | چادریں | تافت | الوان | دھسہ | ریشمی پارچات | اونی پارچات | ابریشمی

لوئیان | گلوبند | ٹوپیان | ریشمی تھان | پوستین | نمدے | گھبے | نقاشی

مشک نافہ | زعفران | جدوار | ممیرہ | سلاجیت | زیرہ

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت دیس - ; سچا ٹائم - گارنٹی ایک سا… محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو…

۳ - ۱۵ سائز ھنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدا… دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹی معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فایت (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسی حرکت نہ ھوگی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پیٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آ…

المشتھر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly ,, ,, 1 4-2

الهلال

مير مسئول و مدير خصوصي

احمد المكلام الدهلوي

مقام اشاعت

۷ - ۱ مكلاوڈ اسٹريٹ

کلکته

ٹيليفون نمبر ۶۴۸

قيمت

سالانه ۸ روپيه

ششماهي ٤ روپيه ١٢ آنه

نمبر ٤ — کلکته : چهارشنبه يکم ربيع الاول ۱۳۳۲ هجرى — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, January 28, 1914.

فهرست

الاسبوع	۱
شذرات (حادثۂ زميندار پريس لاهور)	۲
مقالۂ افتتاحيه (ندوة العلماء)	۵
مقالات (تاج انگلستان اور خزينۂ اسلام کا ايک گوهر)	۹
,, (مکتوب آستانه)	۱۱
مطبوعات جديده (افاده)	۱۲
مراسلات (ندوه اور قوم کي سرد مهري)	۱۳
,, (آل انڈيا محمڈن ايجوکيشنل کانفرنس)	۲۰
اقتراعيات عثمانيه	۱۴
جزائر فلي پائن	۱۵
مذاکرۂ علميه (آثار عرب)	۱۷
بريد فرنگ (سنه ۱۹۱۳ - اور هلال)	۱۹

تصاوير

سيد جمال الدين - اسد آبادي	۶
شيخ محمد عبده - مصري	۷
بلقيس خانم هوائي جهاز ميں	۱۴
بلقيس خانم هوائي جهاز کے لباس ميں	۱۴
اقتراعيات عثمانيه کي ايک جماعت	۱۴
جزائر فلي پائن کے باغات	۱۵
جزيرۂ مورو (فلي پائن) کا ايک مکان	۱۵
سيد محمد وجيهه افندي شيخ الاسلام جزائر فلي پائن	۱۵
سنه ۱۹۱۳ع	۱۹

الاسبوع

مسٹر گاندهي اور يونين گورنمنٹ کي مراسلت شائع هو گئي هے - ماحصل يه هے که مقاومت مجهول کميشن کي رپورٹ تک ملتوي رهيگي - ماخوذين چهوڑ دیے جائينگے - نه هندوستانيوں کي طرف سے بد سلوکي پر زور ديا جائيگا اور نه گورنمنٹ اپني صفائي کے گواه پيش کريگي -

مسٹر گاندهي خود تو گواهي نهيں دينگے تاهم وه سربنجمين کو مدد دينگے -

ڈبلو - جي - آر - مسٹر دنگ ايک مشهور کاشتکار نيشکر هے - اس پر بڈن کي هندوستانيوں کي طرف سے رولم ميں يه دعوى دائر کيا گيا هے که موجوده اسٹرائک ميں اس نے جسماني نقصان پهنچانے کا اراده کيا تها - ملزم اقرار کرتا هے که اس نے کيا تها مگر اسکے بعد اتنا اور بهي اضافه کرتا هے که ميں نے از راه مدافعت کيا تها ! سچ هے - حکمراں قوم کے افراد کے حملے هميشه مدافعت هي کے ليے هوتے هيں !

روز انه اخبارات ميں آپ نے پڑها هوگا که مزدوري پيشه جماعت کے ليڈروں ميں مسٹر کريسويل بهي گرفتار هوے تهے - مسٹر کريسويل نے ايک پمفلٹ شائع کيا تها جسميں انهوں نے اسٹرائک کرنے والوں کو ثبات و استقامت کي دعوت دي تهي - عدالت نے يه تسليم کيا که اس پمفلٹ کا مقصد اس سے زياده نه تها - مگر با ايں همه انکو ايک ماه قيد محض کي سزا ديگئي !

جوهانسبرگ کے ايک تار سے معلوم هوتا هے موجوده اسٹرائک سے في هفته ايک لاکهه پونڈ کا نقصان هو رها هے - يه نقصان فوجي قانون کے مصارف کے علاوه هے جسکي تعداد ڈيڑ لاکهه هفته وار هے -

ٹرکوں کے موجوده افلاس مالي کي اصلي دوا اقتصادي اصلاح هے، مگر بد قسمتي سے وه هميشه اس سے غافل رهنے پر مجبور هوے - ليکن اب معلوم هوتا هے وه اسطرف

شذرات

اسلاميه اسکول بريلي

اسلاميه اسکول بريلي کي حالت چند در چند وجوه سے ردي هو رهي تهي - سب سے پہلے اسکے مکان کا مسئله پيدا هو گيا تها، پهر اسکے افلاس مالي کي مصيبت بهي نهايت شديد تهي - پچهلے دنوں بعض احباب بريلي سے اسکے حالات هميں معلوم هوے تهے اور اراده تها که اسکي نسبت الهلال ميں لکها جاے -

ليکن اب ايک خط سے يه معلوم کرکے نهايت مسرت هوئي که هز هائينس نواب صاحب رامپور نے اسکي حالت پر توجه فرمائي اور دس هزار روپيه کے عطيه سے مسلمانان بريلي کي تعليم کو زنده کرديا - فجزاهم الله عن الاسلام والمسلمين خيرالجزاء -

دولت و رياست ايک سب سے بڑا عطيۂ الهي هے بشرطيکه وه اسي کي راه ميں صرف هو، اور اسکي راه اسکے بندوں کي خدمت کي راه ميں پوشيده هے - آج ملک ميں کارهاے خيريه کيليے دولت کي اتني کمي نهيں هے جتني ان دست هاے کرم کي کمي هے جو اسکا اصلي مصرف سمجهيں، اور اسکا صحيح استعمال کريں - ايسي حالت ميں همارا فرض هونا چاهيے که جب کهيں سے دولت کے صحيح استعمال، اور خدمت خلق الله کي سچي مثال کي صدا آے تو فوراً اسکا استقبال کريں، اور عزت و مدح کي وه بڑي سے بڑي جگهه ديں، جو اسکا اصلي حق هے -

هم کو بريلي کے اسکول کا حال معلوم هے، نيز مسلمانان بريلي کي تعليمي ضروريات کا - هم سمجهتے هيں که هز هائينس کا يه عطيه ايک نهايت قيمتي اور بر وقت فياضي هے جسکے ليے قوم کو انکا شکر گذار هونا چاهيے -

متوجه هوے هيں - غير اسلامي دکانوں کے بائيکاٹ کي جو تحريک شروع هوئي تهي وه ابهي جاري هے - ۲۰ ماه حال کے تار سے معلوم هوتا هے که ايک يوناني حلوائي کي دکان کي کهڑکياں توڑ ڈالي گئيں، اور غير مسلم دوکانوں سے خريد نے والوں کو سخت ملامت کي گئي -

عثماني بيڑے ميں جو اضافے هوے هيں، انکے حالات تو آپ پڑهچکے هيں - اسکے جواب ميں يونانيوں نے بهي چند جهاز خريدنا چاهے تهے مگر اس خيال ميں کاميابي نهيں هوئي، ليکن اگر يوناني بيڑے ميں جهازوں کا اضافه نهيں هوسکا تو برباد کن کشتيوں کا اضافه تو هو گيا - ۲۳ کا تار هے که کيل سے ۶ تارپيڈ کشتياں يونان روانه هو گئيں -

اسماعيل کمال بے ايک قديم و مشهور فتنه پرداز الباني هے - يه اسيکي کوششيں تهيں جنهوں نے يورپ کو اپنے ارادے ميں کامياب کيا اور گو البانيا ميں مسلمانوں کي آبادي ۵ فيصدي هے مگر با ايں همه وه هلال کے سايه سے محروم کيا گيا -

اسماعيل کي يه اسلام سوز کوششيں صرف البانيا کا حکمراں بننے کے ليے تهيں - يورپ نے چاها تها که وه چند روز تک اپني اس ديرينه تمنا کا لطف اٹهالے ليکن حالات نے ساتهه نه ديا - ۲۳ کا تار هے که اسماعيل نے البانيا کي صدارت سے استعفا ديديا - کميشن نے فيضي بے وزير داخليه کو انکي جگه مقرر کيا هے، اور اسکي اطلاع تار کے ذريعه الکيسن اور بيروت ميں ديدي هے -

اسي تاريخ کے دوسرے تار سے معلوم هوتا هے که الباني جرگوں نے ايپرس اور البانيا کے ان ديهاتوں کو تاراج کرنا شروع کرديا هے، جو يونان نے خالي کيے هيں - کميشن نے مسلم پوليس کے ايک بٹالين کو ان خوفزده مقامات پر جانے کا حکم ديا هے

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں ' ورنه بعد کو کوئي پرچه چار آنے حساب سے قيمت لي جائيگي -

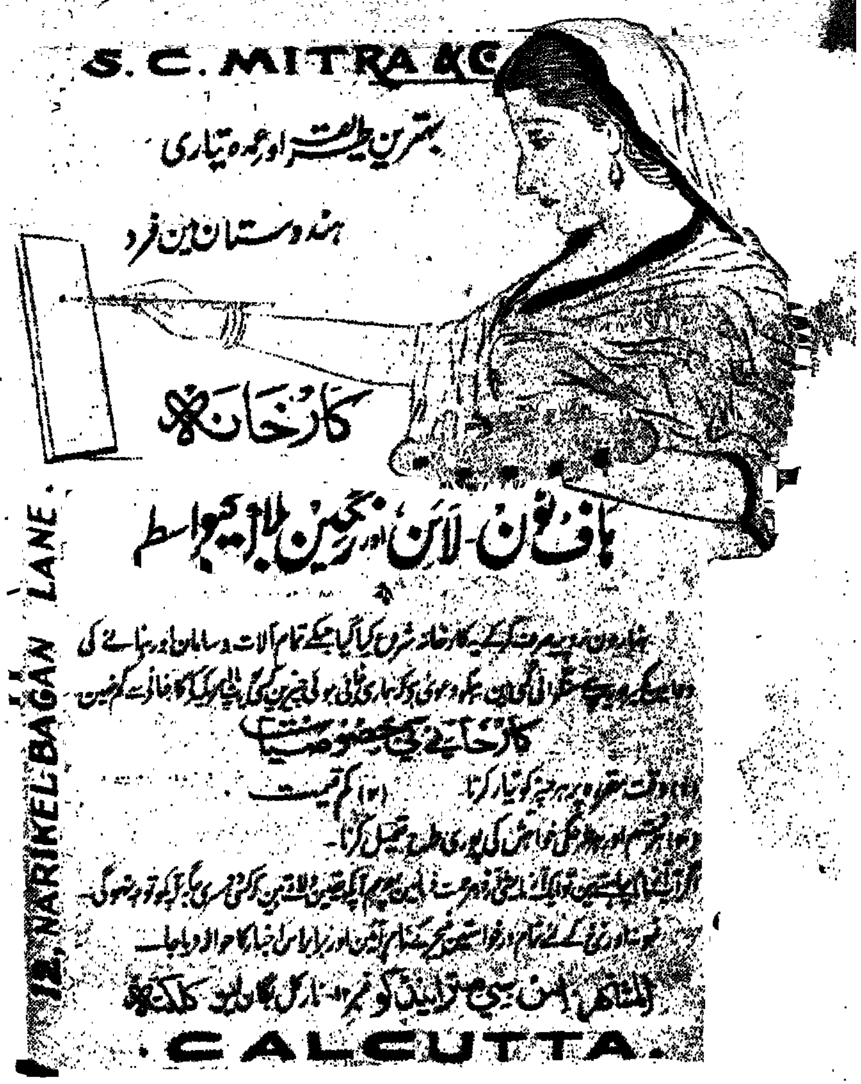
(۲) اگر کسي صاحب کو پته کي تبديلي کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکهيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري کے نمبر کا حواله ضرور ديں ورنه عدم تعميل حکم کي شکايت نه فرماويں

(۶) مني آدر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خريداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کريں -



• خيالات آزاد

جو اودهه پنچ کے مشهور اور مقبول نامه نگار عاليجناب نو سيد محمد خان بهادر - آئي - ايس - او - (جنکا فرضي نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات ميں مولانا آزاد رها هے) کے پر زور قلم ظرافت رقم نتيجه اور اپني عام شهرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے انشا ميں اپنا آپ هي نظير هے بار ديگر نهايت آب و تاب سے چهپ سرمه کش ديدۀ اولالابصار هے - ذيل کے پتے سے بذريعه ويلو پے ايبل پارسل طلب فرمائيے اور مصنف کي جادو بياني اور معجز کلام سے فائده اٹهائيے خيالات آزاد ۱ روپيه ۴ آنه - سوانحعمري آزاد ۱۲ علاوه محصول -

سيد فضل الرحمن نمبر ۶۲ تالتلا لين - کلکته

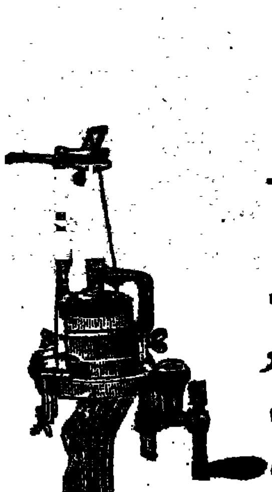
ان مستورات کيوں اپني بيش قيمت وقت کو ضائع کرتي هيں ؟ 47

گهر بيٹهے روپيه پيدا کريں !!!!

ايک يورپين خاتون جو مسلمان هوگئي هيں شريف خاندان ميں جاکر سکها سکتي هيں - يه انتظام کمپني کے طرفسے هے -

ايک سے تيس روپيه تک روزانه

پراسپکٹس ايک آنه کا ٹکٹ بهيجکر طلب فرمائيے



مرد ' عورتيں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات ميں روپيه پيدا کرسکتے هيں - تلاش ملازمت کي حاجت نهيں اور نه قليل تنخواه کي ضرورت - ايک سے ۳۰ روپيه تک روزانه - خرچ ' براے نام - چيزيں دور تک بهيجي جاسکتي هيں - يه سب باتيں همارا رساله بغير اعانت استاد بآساني سکها ديتا هے جو مشين کے ساته بهيجا جائيگا -

تهوڑے سے يعني ۱۲ روپيه بٹل نت کٹنگ (يعني سپاري تراش) مشين پر لگائيے - پهر اس سے ايک روپيه روزانه حاصل کرسکتے هيں - اور اگر کهيں آپ آدرشه کي خود باف موزے کي مشين ۱۵۵ - کو منگاليں تو ۳ روپے - اور اس سے بهي کچهه زياده حاصل کرسکتے هيں - اگر اس سے بهي زياده چاهيے تو چهه سو کي ايک مشين منگاليں جس سے موزه اور گنجي دونو تيار کي جاتي هے اور ۳۰ روپيه - روزانه بلا تکلف حاصل کرليں يه مشين موزے اور هر طرح کي بنيائين (گنجي) وغيره بنتي هے -

هم آپ کي بنائي هوئي چيزوں کے خريدنے کي ذمه داري ليتے هيں - نيز اس بات کي که قيمت بلا کم و کاست ديدي جائيگي !

هرقسم کے کاتے هوئے اون ' جو ضروري هوں ' هم محض تاجرانه نرخ پر مهيا کرديتے هيں - تاکه روپيوں کا آپ کو انتظار هي کرنا نه پڑے کام ختم هوا ' آپ نے روانه کيا ' اور آسي دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف يه که ساته هي بننے کے ليے اور چيزيں بهي بهيج دي گئيں

آدرشه نيٹنگ ' کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹريٹ - کلکته

سب ايجنٹ شاهنشاه اينڈ کمپني - نمبر ۸۰ نظير بازار - ڈهاکه

بنگالیوں کي تحریک جب شروع هوئي تو بهتر تها که تقسیم ـگال کا اُسے بهانه نه دیا جاتا اور غیر مدبر لارڈ کرزن کي جگه مدبر دانا لارڈ هارڈنگ کي پالیسي اختیار کي جاتي - لیکن ایسا نهیں یا گیا - سختي اور قوة سے هر آواز کو بند کر دینا چاها ' اور قانون کے و بیجا استعمال کي غلط و نا کام قدرت نے یه غلط مشوره دیا که خت جڑ سے اکهاڑ کر پهینک دیا جاسکتا هے - پس اخبارات بند ـے ' پریس ضبط کیے گئے ' جلسوں کو روکا گیا ' شهر کے اندر نقاد مجالس کا قانون نافذ کیا گیا ' اور هر مجسٹریٹ اور هر حاکم لع کو اپنے انتهائي اختیارات کي نمایش کیلیے چهوڑ دیا گیا -

لیکن اسکا کیا نتیجه نکلا ؟ اگر مقصد حاصل هو جاتا تو یه اچها ' مگر کیا مقصد حاصل هو؟ کیا پهوڑے کو دبانے کي کوشش سے یه بں هوا که جو ماده باهر نکلکر بهتا وه اندر هي اندر پکنے لگا ؟ مانا که شاني اور منهه بے داغ هوگیا ' مگر کپڑے کے اندر کي چهپي هوئی نهه پهوڑوں سے بهر بهي توگئي ؟

وه آگ جو شکوۂ و شکایت کا دهواں بنکر دهیمي پڑجاتي ' ب دبا دي گئي تو گندهک کے آتش فشاں مادے کی طرح اندر ب اندر کهولنے لگي - پهر ایسا هوا که یکایک بهونچال آے ' اور زلزلوں ، دیواروں کو ٹکرا دیا اور بنیادوں کو هلا هلا کر گرا دیا - آج دس ں سے طاقت اور هشیاري اپني انتهائي قوتوں کو صرف کرچکي ، ' لیکن نه تو اُس اندروني اتش افشاني کا سراغ لگتا هے ' اور نه ئي پاني ایسا میسر آتا هے جس سے پورے طور پر وه آگ بجهائي سکے - ملک کي تمام امن خواه عقول یکسر مضطرب اور عاجز هیں -

همدرد و غمگسار پادشاه آیا ' مگر افسوس که مرض کے مهلک ر جانے کے بعد اُسکا علاج کیا گیا - تقسیم بنگال کی منسوخي گویا ں آگ پر بعد از وقت پاني کا ڈالنا تها - مگر کل تک کے واقعات . پوچها جاسکتا هے که وه بجهه گئي هے یا ابهي باقی هے ؟

کیونکه اگر آگ زمین کے اوپر هوگي تو بجهائي جا سکیگی ' پر اگر ـنے غلطي سے اُسے نیچے جانے دیا تو پهر وه چلی جائیگي ' اور تو تمهارا هاتهه وهاں تک پهنچ سکے گا نه خاک ڈال سکو ' اور تم اُسے دیکهه سکوگے که اسپر پاني چهڑکو !

برخلاف اسکے موجوده اسلامي تحریک ایک پر امن اور عافیت راه حرکت تهي ' جو ابتدا میں تو عام مصائب اسلامیه کي وجه ، نمایاں هوئي ' اور پهر اندرون هند کے بعض حوادث کے متعلق مي بیداري و اتحاد کي صورت میں ظاهر هونے لگي - چونکه اسکے وں کو بند کرنے کي کوشش نهیں کي گئی ' اور اُس طرح کي ختي اور تشدد کا سلوک ابتدا میں نهیں هوا جیسا که اس سے ، هوچکا هے - اسکا نتیجه یه نکلا که باوجود انتهاء جوش و خروش ر مذهبي درد و الم کے ' تمام هندوستان میں ایک واقعه بهي اب ک ایسا نهیں هوا ' جسکي نسبت کها جاسکے که یه امن اور وفاداري ومت کے منافي هے !

مثلاً هلال احمر کے جلسے هر جگه هوتے تهے ' اور لوگ هندوستان باهر کے اسلامي مصائب پر ماتم کرتے تهے - انهوں نے ماتم کیا ' ولیوشن پاس کیے ' اور رو دهو کے متفرق هوگئے - لیکن اگر ومت کي طرف سے کهلي رکاوٹیں پیدا کي جاتیں ' جلسے روکے تے ' اخبارات کو بند کردیا جاتا ' تو دنیا دیکهه لیتي که کیا نتائج تے ' اور یهي جوش جو صرف اجتماع و انعقاد مجالس کي صورت تیار کرکے ختم هو جاتا تها ' کیسي خطرناک حالت پیدا کرلیتا ؟

کیونکه جوش خواه کسي قسم کا جوش هو ' لیکن دبانے سے پرورش پاتا ' اندر هی اندر کهولتا ' اور پهر کبهي نه کبهي پهوٹتا هے -

پس گورنمنٹ کیلیے بهترین حکمت عملي یهي تهی که وه اسلامي تحریک کے ساتهه بندش اور رکاوٹ کي پالیسي کا نهیں بلکه تسامح اور فیاضي کي دانشمندي کا سلوک کرتي - کیونکه نه تو اسمیں غیر وفاداري کي آمیزش هے اور نه بغاوت کا بیج - وه صرف اپني اصلاح کرنا چاهتي هے ' اور اپني حکومت کو ایک کانسٹي ٹیوشنل گورنمنٹ یقین کرکے بعض حکام کی بیجا سختیوں کیلیے فریادي هے -

اسي کانپور کے واقعه کو دیکهو ! کیا وه بهتر تها جو سر جمیس مسٹن نے کیا ' یا وه ' جو لارڈ هارڈنگ نے ؟ پہلے نے بهڑکایا اور دوسرے کي دانشمندي نے بهڑکتے هوے کو یکایک بجها دیا -

اب هر طرف سکوت تها اور خاموشي ' لیکن زمیندار پریس کا واقعه وه نیا قدم هے جو خود گورنمنٹ پنجاب نے بڑهایا هے -

تاهم اس غفلت آباد حکومت میں ایک آنکهه هے جو تدبیر و دانش کي سچي روشني سے منور ' اور حکمت و عاقبت بیني کی بصیرت سے مجلی هے - وه ' جس نے دهلي میں زخم و خون کا جواب صبر و تحمل سے ' اور دشمني کے پیغام کو محبت کے جواب سے سنا - جو ۱۴ - اگست کو کانپور آیا تا که زندانیان بے جرمي کو امن کا پیغام سناے اور اس نے کها که میں پدرانه محبت کے لهجے میں تم سے کهتا اور تمهارے پانؤں کي بیڑیاں کهولتا هوں -

وه کون ؟

دانشمند لارڈ هارڈنگ !

وقت هے که وه اپنے زمانۂ حکومت کي سب سے آخري مگر حکومت کیلیے سب سے بڑي نیکي انجام دے -

لیکن اگر ایسا هوا تو یه گورنمنٹ کیلیے عافیت اور بهتري هوگی ' اور اُسکي خیر خواهي اگر منظور هو تو صرف اسي مشورے میں سچائي هے جو دیا جاتا هے - ورنه جیسا که لکهه چکا هوں ' موجوده تحریک کي علی الرغم حکومت پرورش کیلیے تو واقعات کا نیا سلسله مهلک هونے کی جگهه یقیناً حیات بخش هے -

مجهے همیشه حیرت هوتي هے که دنیا کے بعض مسلم اور معلوم حقائق کے اعلان و تذکره سے باوجود علم و واقفیت کے لوگ کیوں گهبراتے هیں ؟ یه جو کچهه که میں کهه رها هوں یه بهي ایک ایسي هی تلخ مگر غیر متزلزل حقیقت هے - دنیا کي تمام قوموں کي تاریخوں کو پڑهو - یورپ کے متمدن ترین ممالک کي گذشته چار پانچ صدیوں پر نظر ڈالو - اگر ان سب کے لیے وقت و مهلت کا عذر هو تو مشرق کے قریبي حوادث و تغیرات کو دیکهو ' کیا هر جگهه اور هر مرتبه ایسا هي نهیں هوا هے که زندگي کي گرمي کو بربادي کي آگ سمجهه کر جبر و تشدد کا پاني ڈالا گیا هے اور وهي پاني تیل کا سا اثر پیدا کر کے بجهانے کي جگهه اور مشتعل کرتا رها هے ؟ یه سچ هے که هوا چراغ کي لو کو بجها دیتي هے مگر کیا یه بهي سچ نهیں هے که انگیٹهي کے شعلوں کو بهڑکا بهي دیتي هے ؟

پهر وه لوگ جو وه کچهه کرتے هیں جس سے بهڑک پیدا هو ' گورنمنٹ کے خیرخواه هیں ' یا وه جو ایسا مشوره دیتے هیں جس سے شعله افروزي کي جگهه سکون و امن پیدا هو ؟ فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

حادثـــۂ "زمینـــدار پریس" لاهـــور

شـکست صلح

وهـــم بـــدؤ کـــم اول مـــرة !

اتخشونهـم ؟ فاللـه احق ان تخشوه ان کنتـم مومنین !

تاثیـر آه و ناله مسلـم ' ولے مترس
مارا هنوز عربده باخویشتن بسے ست !

واقعۂ "زمیندار پریس" لاهور میں فی الحقیقت ارباب بصیرة کیلیے بہت سي عبرتیں پوشیده هیں جنہیں یکے بعد دیگرے بیان کرونگا ' گو انکا بیان کرنا بعض لوگوں کیلیے کتنا هی موجب غیظ و غضب هو : قل موتوا بغیظکم ' ان الله علیم بـذات الصـدور (۳ : ۱۱۵) میں آن لوگوں کو کبھي بھي اپنے سے خوش نہیں رکھه سکتا جنکي نسبت مجھے یقین ہے که انکي خوشی خدا کي خوشي کے خلاف هے - پھر یه مغرور نادان کیوں ایسا چاهتے هیں ؟ مسیح اپنے پیروؤں سے یقیناً زیاده حکیم تھا جبکه اُس نے کہا که ایک نوکر دو آقاؤں کو خوش نہیں کرسکتا - پس ایک راه کا اختیار کرنا ناگزیر هے !

ولن ترضی عنك الیهود و لا النصاری حتی تتبع ملتهم ' قل ان هـــدی اللـه هو الهدی ' و لئن اتبعت اهـواءهم بعـد الذي جاءک من العلم ' مالك من الله من ولي و لا نصیـر (۲ : ۱۱۴)

اور تم سے یہود اور نصاری کبھي بھي خوش نہونگے جب تـک نه اُنھي کا طریقه اختیار نه کرلو - پس اُن لوگوں سے کہدو که الله کي هدایت تو وهي هدایت هے جس پر هم چل رهے هیں - اور اگر تم نے بعد اسکے که تمھارے پاس علم صحیح موجود هے ' اُنکي خواهشوں کي پیروي کي تو پھر جان لو که تم کو الله کے غضب سے بچانے والا نه تو کوئي دوست هوگا اور نه کوئي مددگار !

سب سے پہلے تو میں اس واقعه کے اندر ایک عظیم الشان احسان الهي کي بشارت دیکھتا هوں ' اور سچ یه هے که اُس حق نواز قدوس کا کوئي کام ارباب حق کیلیے مصلحت و حکمت سے خالي نہیں هوتا - قوموں اور جماعتوں کے حس و غیرت اور جوش حیات کي پرورش کیلیے جبر و تشدد مثل اُس پاني کے هے جو کسي خشک و افسرده درخت کي جڑ پر ڈالا جاے - یه پاني جس مقدار میں اُسے میسر آتا هے ' ٹھیک ٹھیک اُسي کے مطابق اُسکي نشوونما بھي هوتي هے -

خدا کي یہي مرضي معلوم هوتي هے که اب هندوستان کے مسلمـان جـاگیں ' اور اس طرح جـاگیں که پھر اُنھیں کوئي نه سلا سکے - خدا کي آواز اسکے کاموں سے نکلتي هے اور اُسکي مشیت کي زبان تغیرات و حوادث عالم کي زبان هے - اگر ایسا نهوتا تو اسباب و بواعث مسلسل نه هوتے ' اور تنبیه و غفلت شکني کے تازیانے اس طرح یکے بعد دیگرے نه پڑتے -

جنگ طرابلس نے زمین طیار کي اور تقسیم بنگاله کي منسوخي نے اسمیں بیج ڈالا - اب پاني کي ضرورت تھي جو برسے ' اور آفتاب کي ضرورت تھي جو گرمي پہنچاے - پس جنگ بلقان نے بارش خونین سے سیراب کیا ' اور اسکے بعد هي مچھلي بازار کانپور کے افق پر آفتاب مظالم نے سرخ نقاب اوڑھکر اپنا چہرۂ لاله گوں دکھلادیا - یه سب کچھه اس بیج کي پرورش کیلیے کافي تھا ' لیکن کیا کیجیے که دهقان کي غفلت بھي شدید تھي اور دزدان زراعت سے کمین گاهیں بھي خالي نه تھیں - پس ضرور تھا که خود قدرت الهي هی اسکا سامان کرتي ' اور جس پاني کے برسے بغیر یه بیج بارآور نہیں هوسکتا ' اسکي آبپاشي نه رکتي -

چنانچه ایسا هي هوا اور زمینـدار پریس کي ضبطي سے اس بارش نشو فرما کي ابتدا هوگئي هے - جیسا که برستا رها هے ' ویسا هي اب بھي برسیگا ' اور جیسا که همیشه هوا هے ' اب بھي وه سب کچھه هوگا - عقلمند کیلیے دانائي هے ' پر نادان کیلیے غفلت لکھي جا چکي هے ' اور روشني دیکھتي هے ' مگر تاریکي کیلیے کچھه بھي نہیں :

پس اگر آنکھیں هیں تو دیکھیں ' اگر کان هیں تو سنیں ' اور اگر دل هیں تو سمجھیں : وهو الذي جعل لکم السمع والابصار والافئده ' قلیلا ما تـذکرون !

حادثۂ مسجد کانپور کے بعد غفلت کے سرد جھونکے چلنے لگے تھے ' خدا نے چاها که ایسا نهو ' کیونکه اسکي مرضي یہي معلوم هوتي هے که اب ایسا نهوگا - پس اس نے تمھاري پشت غفلت پر ایک اور تازیانه لگایا ' اور تمھارے دل غفلت سرشت کو ایک آور مهلت بیداري دیني چاهي - اسکي هر بخشي هوئي فرصت کو تم نے ضائع کیا هے ' اسکي هر دي هوئي قوة عمل کو جو ادھر تین سال کے اندر تمھیں عطا هوئي ' نذر غفلت و ناداني کیا گیا هے ' اور وقت کي هر صدائے کار جواب عمل سے محروم واپس کردي گئي هے - لیکن کچھه ضرور نہیں که همیشه ایسا هي هو - اگر تمھاري غفلت شدید هے تو خدا کا تازیانۂ بیداري بھي کچھه کم شدید نہیں - یه تمھاري غفلت اور وقت کي هشیاري کا مقابله هے - آخر میں تمھیں هارنا هي پڑیگا - کب تک ایسا هوگا که اُٹھوگے اور پھر لیٹوگے ؟ کھڑے هوگے اور پھر گروگے ؟ اگر اٹھانے والا هاتھه قوي هے تو وه تمھیں بستر پر لوٹنے کي جگه زمین پر دوڑا هي کر چھوڑیگا !

لیکن افسوس هے که اس حقیقت کے سمجھنے کي هم سے زیاده ضرورت همارې گورنمنٹ کو تھي ' مگر تاریخ عالم بتلاتي هے که جب هونے والا هوتا هے ' اور آنے والا وقت آتا هے تو جاننے والے ناسمجھه ' اور دیکھنے والے کور هوجاتے هیں - افسوس که گورنمنٹ میں صوبوں اور شہروں کے حکام کا عنصر اصلي قوام حکومت هے ' اور حکومت کي اعلی قوتیں وقت کي اصلي حالت اور ملک کے حقیقي دکھه سے بے خبر رکھي جاتي هیں -

هندوستان میں آج دو تحریکیں موجود هیں : ایک وطني تحریک هے جو هندوستان کي سب سے بڑي کثیر التعداد قوم میں پیدا هوئي ' اور اسکا مرکز بنگال هے - دوسري اسلامي تحریک مسلمانان هند کي بیداري کي هے ' جو اب اپني غفلت کي ضائع کرده جگه جلد جلد چلکر کسي طرح حاصل کرنا چاهتي هے - کیا یه بهتر نہیں هے که پچھلے کیلیے پہلے سے عبرت پکڑي جاے ؟

الهلال

یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری

ر س سلامیه

ن دوة العلما

(اور مسئلۂ اصلاح و احیاء ملت)

(۲)

(الهـــلال اور مسئلـــۂ نـــدوہ)

میں ندوہ کے مسئله پر کئي نمبروں میں ایک مفصل تحریر
نا چاهتا هوں - میرا مقصود اصلي اُسکي موجودہ حالت هي
ں هے اور نه اشخاص کا کوئي سوال - ضرورت اسکي هے که ندوہ
ں هستي' اسکي ضرورت و عدم ضرورت' اور اسکے بقا کے طریق
سائل پر ایک آخري نظر ڈالي جاے -

میں یه بهي ظاهر کر دینا چاهتا هوں که ندوہ کے موجودہ مسائل
، اگرچه زیر نظر موضوع کو بحث و اختبار کي آخري منزل
ک پہنچا دیا هے' لیکن في الحقیقت میرے لیے اُن میں کوئي
ب تحریک نہیں هے - اگر یه گذشته حالات ظاهر نه هوتے' جب بهي
ں اس موضوع کو اُسي طرح بحث و فیصله طلب سمجهتا'
سا که اب سمجهتا هوں - البته یه ضرور هے که بستر مرض کا هر
، یکساں نہیں هوتا' اور اِسي لیے علاج کا فرض و عمل بهي
یشه بدلتا رهتا هے - کبهي نبض پر هاتهه رکهنے اور
خه لکهدینے هي پر معالج کا کام ختم هوجاتا هے' لیکن کبهي
ورت هوتي هے که آلات جراحي کا کیس بهي کهولا جاے' کیونکه
مواد اندر پیدا هوگیا هے وہ نه تو اب خشک هو سکتا هے اور نه
، عمل مهلک سے باز آ سکتا هے -

پس اگر گذشته تغیرات پیش نه آتے جب بهي میں کسي نه
ي وقت ندوہ پر لکهتا' اور ٹهیک ٹهیک رهي سب کچهه کہتا جو
کهونگا - اگر گواهي کي ضرورت هو تو میں متعدد ناموں کو پیش
کتا هوں جو اس امر کي شهادت دینگے که ایسے چار پانچ برس پہلے
ہ و دارالعلوم کے متعلق کیا رائے رکهتا تها' اور کس طرح بار
چاهتا اور کہتا تها که خاموشي مهلک اور دفع وقت و تسامح مرض
ري هے - چاهیے که ایک مرتبه اوپر کے دبیز کپڑے اُتار کر ندوہ
سینۂ و پشت کي هڈیاں دکهلا دي جائیں - لیکن همیشه مجهے
ں سے روکا گیا اور کہا گیا که اس سے اصل کار کا نقصان متصور' اور
اح و فلاح بصورت دیگر متوقع هے - میں نہایت رنج کے ساتهه کہتا
ں که روکنے والے جناب مولانا شبلي نعماني تهے' جو سمجهتے تهے
بغیر کسي مخالفانه رویه کے اختیار کیے مقصد اصلي حاصل کیا
سکتا هے - حالانکه یه ایک کبهي نه پورا هونے والا حسن ظن تها -

دهلي میں جب نـدوۃ العلما کا جلسه هوا تو میں موجود تها - میں سچ کہتا هوں که آج جس نظر سے ندوہ کو دیکهه رها هوں' بعینه اسي نظر سے اس وقت بهي دیکهتا تها - مجهکو پورا یقین تها که جب تک ایک مرتبه فیصله کن وقت نه آئیگا' اس وقت تک ندوے کي زندگي همیشه خطرے میں رهیگي - مولانا کو یاد هوگا که میں نے مولوي عبدالاحد مالک مجتبائي پریس اور متعدد اشخاص کي موجودگي میں کہا تها که تسامح و التوا کي بنا پر کب تک بنیاد اور اُصول کے سوال سے غفلت کي جائیگي؟ ایک پیمفلٹ لکهنا چاهیے اور اسمیں شرح و بسط کے ساتهه ندوہ کي زندگي کے مسئله کو صاف کردینا چاهیے تاکه ایک مرتبه یاس و امید کا فیصله هوجائے -

میري یہي رائے بغیر کسي تزلزل کے اُسکے بعد بهي رهي لیکن کہا گیا که نئے انتخابات هونگے' ارکان کے تعداد اور قائم مقامي کا سوال چهیڑ جائیگا اور اس طرح خود بخود یه حالت بغیر کسي هنگامے کے درست هوجائیگي -

(" دفع الوقتي " اور " التوا ")

دنیا میں تمام کام کسي حقیقت اور اصول کے ماتحت هوتے هیں' لیکن ندوہ کي حالت ابتدا سے عجیب رهی هے - مقصد کي رفعت و علو کا تو یه حال که آج تمام عالم اسلامی میں اصلاح و ترقي کي جتني تحریکیں هیں' اُن سب میں کوئی مقصد بهي اس درجه صحیح و حقیقي اور متیقن الفلاح نہیں جیسا که ندوہ کا - لیکن طریق کار کا یه عالم که نه تو اسے کوئي متفق عقیدہ حاصل اور نه کوئي متحد اصول موجود - صرف " دفع الوقتي " اور " التوا " کے دو نو ایجاد طریق عمل تهے' جن پر اسکے تمام کام چل رهے تهے - یعني همیشه اسکي زندگي کے اساسی سوال کو آیندہ کیلیے ملتوي کردینا' اور اس التوا سے فرصت حاصل کر کے تهوڑا بہت کام کر لینا!

گویا شاہ عالم کے اس بہت مشهور شعر کا مطلب صرف ندوہ هي نے سمجها تها :

اپنـــو آرام سے گـــذرتـــي هے
عاقبت کي خبر خـــدا جانے

اُسکي حالت بالکل اُس غفلت سرشت مریض کي سي تهي جو فرصت حاصل کو فکر آیندہ پر ترجیح دے' اور محض اس لیے که مرض اپنا عمل هـلاکت بتدریج انجام دینا چاهتا هے' همیشه عمل جراحي کو کل پر ٹالتا رهے - یه ضرور هے که پهوڑا اُسے مہلت دیگا کیونکه هڈي کے گلنے کا عمل ایک دن میں انجام نہیں پاتا' لیکن ساتهه هي وہ وقت بهي ضرور آئیگا جبکه حالت لا علاج اور نشتر کا عمل بهي بے سود هوجائیگا!

چنانچه وہ وقت آگیا اور نہیں آیا تو صرف چند دنوں هي کي دیر هے : فاني وجدتها قریباً ان انتم تجدونها بعیدا!

جب الهلال شائع هوا تو میں نے ارادہ کیا که ندوے کے مسئلے پر بهي ایک سلسلۂ مضامین شروع کروں حالانکه اس وقت تک موجودہ قصے شروع بهي نہیں هوے تهے' لیکن کچهه مشیت الهي ایسي هي تهي که لکهنے کي مہلت نه ملي' حتی که مدارس اسلامیه کا باب بهي شروع نهو سکا -

پس ایسا سمجهنا بالکل غلط هوگا که موجودہ حالات کي بنا پر میں نے ندوہ کے متعلق بعض رائیں قائم کی هیں اور انہیں شائع کرنا چاهتا هوں' بلکه سچ یه هے که اگر یه تغیرات پیش نه بهي آتے جب بهي میں اپنے پیش نظر کاموں میں سے ایک ضروري کام

مســاجد اسلاميــه و مجــالس سياسيــه

روزانه معاصر دهلي سے معلوم هوتا هے که مساجد میں انعقاد مجالس کا مسئله پهر چهڑ گیا هے -

شاید کوئي کمیٹي قائم هوئي هے جسکا مقصد یه هے که دهلي میں ایک مسلم هال تعمیر کیا جاے - یه مقصد بهت اچها هے اور هر جگه ایسا هي هونا چاهیے - لیکن ساتهه هي یه تو کچهه ضرور نهیں که هر عمل صواب کے ساتهه ایک غلطي بهي ضرور کي جاے ؟

مسلم هال کي ضرورت کے اعلان کیلیے جو اشتهار شائع هوا هے ' اسمیں لکها هے که چونکه مساجد میں هر طرح کي سیاسي و تعلیمي مجلسیں منعقد نهیں هوسکتیں ' اور وهاں عبادت کے سوا اور کسي کام کي شرعاً اجازت نهیں ' اسلیے مسلم هال بنانا چاهیے -

مسلم هال بنانے کي تجویز ایک صحیح تجویز هے ' مگر افسوس که جو اسکي وجه بتلائي گئي هے وه غلط هے ' اور بغیر اس غلطي کے بهي مسلم هال بن سکتا تها -

دهلي میں مسلم هال اگر بن جاے تو اسکا نفع اُس نقصان عظیم کے مقابلے میں بهت کم هوگا جو اس غلط فهمي کے خدا نخواسته قائم هوجانے سے مسلمانوں کو متصور هے -

مسلم هال اگر نهیں بنتا تو جانے دیجیے ' مگر خدا کیلیے اسلامي تعلیم و احکام کے متعلق غلط فهمیاں تو پیدا نه کیجیے -

میں اس امر کي علت سمجهنے سے همیشه عاجز رهتا هوں که جو لوگ مذهب اور مذهب کے احکام سے بے خبر هیں ' انکو کونسي ایسي شدید مجبوري پیش آتي هے که مذهبي فتوا دیں ؟

میں نے اس مسئله پر الهلال میں چار پانچ مقالات افتتاحیه مسلسل لکهے تهے مگر وه صرف تصریحات قرانیه پر مبني تهے - آج پهر چند سطریں لکهونگا -

ان لوگوں کا بیان هے که مساجد صرف عبادت الهي کیلیے هیں - یه بالکل تهیک هے : ان المساجد لله - لیکن اس سے یه نتیجه کهاں نکلتا هے که مساجد میں اغراض صادقه و حقه کیلیے اجتماع مسلمین جائز نهیں ؟ بلکه حقیقت یه هے که جب تم نے یه تسلیم کر لیا که مسجد الله کي عبادت کیلیے هے ' تو ضمناً یه بهي مان لیا که مسلمانوں کے حقوق دیني و سیاسي و فوائد تعلیمي و اخلاقي کیلیے سعي و اجتماع بهي وهیں هوسکتا هے - کیونکه اسلام صرف جسم کے رکوع و سجود هي کو عبادت نهیں کهتا ' بلکه راستبازي و صداقت ' اور حق پرستي و عدالة کا هر کام اسکے نزدیک مفهوم عبادت میں شامل هے -

بهتر هے که اس بارے میں آنحضرة صلی الله علیه وسلم اور خلفاء راشدین کا اُسوۂ حسنه تلاش کریں - عصر نبوت میں مسجد نبوي ایک عام اجتماع گاه اسلام و مسلمین تهي جس میں هر طرح کے معاملات انجام پاتے تهے - میں شواهد کتب سے اسکے نظائر بکثرت پیش کرسکتا هوں که آنحضرة صلی الله علیه وسلم نے مسجد هي میں تمام سیاسي مجامع منعقد کیے ' مسجد هي میں جنگ کي طیاریوں کے خطبے دیے ' مسجد هي ایک عدالت کده تهي جهاں مقدمات فیصل هوتے تهے ' اور اسي کا صحن دار الشوری تها جسمیں مهاجرین و انصار سے مهمات امور سیاسیه پر مشورے لیے جاتے تهے - کتب سیر و حدیث ابهي دنیا سے نابود نهیں هوئي هیں اور علم ابهي مسلمانوں میں باقي هے - تعجب هے که لوگ غلط دعووں کے کرنے میں کیوں اس درجه بے باک هیں ؟

کم از کم لوگ زاد المعاد اور طبري هي کو پڑهلیں - نه صرف یه که انحضرة نے مسجد میں سیاسي اجتماعات کیے بلکه یه که اسلام کے بڑے بڑے مهمات امور مسجد نبوي هي کي مجالس میں طے پائے - فدیۂ اسیران بدر ' جنگ احد میں مدینه سے نکلنا ' غزوۂ خندق کي محصوري ' حمله آوروں سے مدینه کي ایک ثلث پیداوار پر صلح کرلینے کا مسئله ' مسئلۂ حدیبیه ' یه اور اسي طرح کے بے شمار مسائل هیں جو مسجد نبوي هي میں طے پاے تهے -

خلفاء راشدین کا زمانه اسلام کي ایک کامل ترین عملي تصویر تهي ' اور اُس زمانه میں مسجد نبوي تهیک تهیک مدینه کا ایک " مسلم هال " تهي - عام قاعده یه تها که جب کبهي کوئي اهم واقعه پیش آتا تو موذن نکلتا اور پکارتا " الصلوة جامعه " یه سنکر تمام لوگ گهروں سے نکلتے اور مسجد نبوي میں جمع هوجاتے پهر خلیفۂ وقت کهڑے هوکر خطبه دیتا اور اس معامله کو بیان کرتا ملکوں پر حمله و دفاع کے مشورے یهیں هوئے ' فتح کي خوشخبري یهیں سنائي گئي ' ذمیوں کے حقوق پر یهیں بحث هوئي ' جزیه کا مسئله یهیں طے پایا ' مختلف مسائل دینیه پر یهیں بحثیں هوئیں احادیث کي تحقیق و تنقیح یهیں کي گئي ' والیان ولایت سے باز پرس کي گئي تو مسجد هي میں ' حقوق و دعاوي کا فیصله هوا تو اسي مسجد میں ' حکومت سے ناراضگي و رضا کے اظهار کي مجلسیں بهي یهیں هوئیں ' اور حکام و عمال کا تقرر اور انکي رپورٹیں بهي یهیں پیش هوئیں -

اتنا هي نهیں بلکه مسجد نبوي فی الحقیقت ایک دائمي انجمن تهي - علامۂ بلاذري لکهتے هیں :

كان للمها جرين مجلس في المسجد ' فكان عمر يجلس معهم ويحدثهم عماينتهي اليه من امر الافاق (فتوح البلدان صفحــه : ۳۱)	مسجد نبوي میں مهاجرین کي ایک مجلس تهي - حضرت عمر انکے پاس بیٹهتے تهے اور ملک کے جو واقعات اُن تک پهنچتے تهے ' ان کو بیان کرتے تهے -

مورخ طبري بلکه جمیع مورخین نے لکها هے که جب حضرة عمر رضي الله عنه نے مسجد نبوي کو وسیع کیا تو ایک خاص چبوترا اسلیے بنایا تا که لوگ وهاں بیٹهکر صحبت کرسکیں -

اگر مسجد کا عبادت کیلیے مخصوص هونا یه معني رکهتا هے که نماز و اعتکاف کے سوا وهاں اور کچهه نهو ' تو علاوه ان تمام شواهد معتبره تاریخ و حدیث و سیر و اعمال صحابۂ کرام کے ' صحیح ترمذي کي اُس حدیث کا لوگ کیا جواب دینگے جسمیں حضرة عائشه فرماتي هیں که " كان رسول الله ينصب لحسان (بن ثابت) منبراً فی المسجد فيقوم عليه يهجو الكفار " یعني انحضرة صلی الله علیه وسلم مسجد میں منبر نصب کرتے تهے اور اسپر حسان بن ثابت کهڑے هوکر اپنے وه قصائد سناتے تهے جنمیں کفار کي هجو اور برائیاں هوتي تهیں !

اگر مسجد میں کفار و اعداء اسلام کي هجو نظم میں جائز تهي تو کیا آج نثر میں حرام هوگئي ؟ فاین تذهبون ؟

معلوم نهیں لوگوں کا " سیاست " سے کیا مقصود هے ؟ کیا قتال مرتدین ' مسئلۂ جزیه ' عمال و حکام کا تقرر ' امراے فوج کا انتخاب تقسیم غنیمت ' سنۂ هجري کا تعین ' ترتیب دیوان و دفاتر تجارت غیر قومي کا محصول ' وغیره وغیره ملکي مسائل نهیں هیں اگر هیں تو میں اسکا ثبوت دینے کیلیے موجود هوں که یه مسجد کي هي مجالس میں طے پاتے تهے -

مسجد هي مسلمانوں کے هر طرح کے اجتماعات دینیه و سیاسیه کي اصلي جگه هے اور یه نا ممکن هے که هم مسلمان اسکو فراموش کرسکیں - مسلمانوں کیلیے اسوۂ حسنه آنحضرة اور صحابۂ کرام هیں نه که کسي مسجد کي کمیٹي ' یا کسي شهر کے چند بڑے آدمیوں کے ترهات و اباطیل -

شیخ عبد الله الشرقاوي نے اپني تاریخ " تحفة الناظرین "
شیخ عبد الرحمن جبرتي نے " عجـائب الآثار في التراجم
لاخبار " میں نہایت تفصیل سے یه حالات بیان کیے هیں - یه
ون شخص ازهر کے شیوخ میں سے تھے - فرانسیسوں نے مصر
یے جو پارلیمنٹ باسم " دیوان " بنائي تهي ' اسکے ممبر بهی
" اور همیشه انکے اکابر و علماء سے ملتے رهتے تھے - " عجائب الآثار
تاریخ ابن اثیر کے حاشیه پر چهپي تهي - اب مصر میں علحده
ي چهپ گئي هے -

(مصـــر میں نئي تحـــریک)

اسي عجائب الآثار سے معلوم هوتا هے که فرانسیسیوں کے اس
ساله قیام اور غیر حاکمانه و غیر متعصبانه رفق و مدارا سے علماء
مر و شام کو موقعه ملا که وه
رپ کی تمدنی و علمي
یات کا اندازه کریں اور آن
ں سے بعض نے اندازه کیا -
خ جبرتي بار بار لکهتا هے که
نسیسي لوگ عجیب و غریب
ں " انهوں نے نئے علوم
اد کیے هیں اور اسمیں
ي شک نہیں که علوم عقلیه
ں وه هم سے بہت بڑهگئے
ں - انهـوں نے عجیب
یب آلات ایجاد کیے هیں
سے بہت سي کار آمد باتیں
روں میں معلوم هوجاتي
ں - میں ایک دن انکي
دگاه میں گیا ' جہاں علم
ئت اور زمین کي کرویت
حرکت کے متعلق انکے بعض
ما نے تقریریں کیں اور علم
اضي کے متعلق بہت سي
ب باتیں بتلائیں " وغیره
یره - و من شاء التفصیل
رجع الیه -

دهائي تین سال کے بعد
لستان نے ترکي کے ساتهه
کر ایک جنگي بیڑه اسکندریه
ج دیا - فرانس میں نپولین
پہلا دور بهي ختم هوگیا تها - بالاخر فرانسیسي مصر سے چلے
لیکن مصر و شام میں نئے تمدن و انقلاب کي تحریک کي
ادیں پڑگئیں -

آسکے بعد ترکي میں سلطان عبد المجید نے ایک قدم آگے
ایا ' اور گل خانه کا مشهور اصلاحي " فرمان شریف " نافذ هوا -
مر میں علي پاشا نے گذشته فرانسیسي اثر کو اور زیاده قوي کیا اور
رسالیات " کا سلسله شروع کیا - ارسالیات کا مقصد یه تها که مصر
تعلیـم یافته اشخـاص یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں درس
علیم کي غرض سے بهیجے جائیں - رفاعه بک رافع طهطاوي اور
الله مراش آسي زمانے میں فرانس اور آسٹریا گئے - یه دونوں
اء مصر میں سے تھے -

(وسط ایشیا و ترکستـان)

ادهر روس کا اقتدار وسط ایشیا میں سرعت بسرعت عروج پر
تها ' اور ترکستان کا بڑا حصه جو چهوٹي چهوٹي اسلامي ریاستوں
میں منقسم هوگیا تها ' آپس کے نزاع اور خانه جنگیوں کي وجه
سے خود بخود روسي امپائر میں جذب هوتا جاتا تها -

روسیوں کے اختلاط و معاشرت نے وهاں کے لوگوں میں سے بهي
بعض ذکي الحس طبیعتوں کے اندر مقابلۂ حالت کي تحریک کي'
اور کچهه لوگ اصلاح و تغیر کي دعوت میں مصروف هوگئے -

(مغـرب اقصی)

افریقه میں مصر کے علاوه ایک اور حصه بهي تها جہاں فرانس
کي همسائگي کام کررهي تهي ' اور اُسکے سیاسي نفوذ نے مغربي
تمدن کے مطالعۂ و تاثر کے
ذرائع پیدا کردیے تھے - یه
اندلس کے جلا وطن مسلمانوں
کا گوشۂ پناه اور عربي حکمراني
کا آخري نقشقدم' یعني مراکش
تها - اور اسکے ساتهه هي الجزائر
اور تیونس کي خود مختار
عثماني ولایات بهي تهیں -
اِن تمـام مقـامـات میـں
فرانسیسیـوں کے سیـــاسي
دسائس پیهم کامیابیاں حاصل
کر رهے تھے اور انکا سلسلـه
اٹهارهویں صدي کي ابتدا هي
سے قائم تها - ضرور تها که یہاں
بهي کچهه لوگ نو عروج اقوام
کي ترقیات سے متاثر هوکر اصلاح
حالت کا خیال پیدا کرتے '
چنانچه ایسا هي هوا -



شیخ العصر و استاذ الامام - الشیخ محمد عبده المصري
(جو دعوت و اصلاح دیني کے ایک مشهور رکن تھے -)

(هندوستـان)

ان تمام ممالک میں سب
سے زیاده انقلاب و تغیـر کے
اسبا ب (باستثنائے مصر)
هندوستان میں فراهم هوے '
جہاں یورپ کي زیاده آمد
و رفت پنـدرهویـں صـدي
عیسوي سے شـروع هوگئي
تهي ' اور پهر سترهویں کے
اختتام سے انگریزي تسلط نے علانیه کام کرنا شروع کردیا تهـا - واقعۂ
پلاسي کو اگر انـگریزي حکومت کا پہلا دن قرار دیا جاے تو اس
صورت میں بهي پوري اٹهارهویں صدي انقلاب حکومت میں گذر
جاتي هے -

اس اعتبار سے هندوستان کو تمام دیگر اسلامي ممالک میں
ایک خاص خصوصیت حاصل تهي - جن جن ملکوں میں یورپ کا
تمدن پہنچا ' وهاں اسلامي حکومتیں قائم تهیں' اور گو آن میں سے
بعض براے نام رهگئي تهیں تاهم ملک کا نشۂ حکومت ابهي باقي
تها - اسلیے بہت مشکل تها که اس عالم میں اپنے تنزل اور نئي
قوموں کے عروج کا حس پیدا هوتا - بر خلاف هندوستان کے که یہاں
خود یورپ کي ایک عظیم الشان قوم کي حکومت قائم هوگئي تهي'

مسئلهٔ ندوه کو بھی سمجھتا تھا ' اور کسی نه کسی وقت ضرور اسکو لکھتا - البته جیسا که کہه چکا هوں ' بستر مرض اور بستر نزع ' دونوں کے ساتھه علاج کا یکساں سلوک نہیں هوسکتا -

ندوه کی تعمیر هی میں خرابی مضمر تھی ' لیکن وه وقت گذر گیا اور کئی دورونکے گذرنے کے بعد مولانا شبلی کی معتمدی سے نیا دور شروع هوا - اسوقت جو کچھه کیا جاتا وه نسخه نویسی و پرهیز میں داخل تھا - پھر کچھه زمانه گذرا اور ایک وقت آیا که نشتر کی ضرورت هوئی - وه وقت بھی گذر گیا - اب معلوم نہیں که کیا کرنا چاهیے ؟ بہرحال مایوسی کیسی هی اپنی آخری منزل میں کیوں نہو ' لیکن پھر بھی سعی غفلت سے بہتر ہے :

چوں دمبدم عنایت توفیق ممکن ست
در تنگ نائے نزع نه کوشد کسے چرا ؟

(مسئلهٔ اصلاح اور قرون اخیرهٔ اسلامیه)

ندوة العلما کی حقیقت یه ہے که گذشته قرون اخیره میں مسلمانوں کے امراض تنزل کے دفع و علاج کیلیے جو بے شمار نسخے لکھے گئے ' منجمله انکے ایک نسخه ندوة العلما کی تحریک بھی ہے -

اسلیے ضروری تھا که سب سے پہلے ایک نظر اُن تمام نسخوں پر ڈالی جاتی ' یعنی قرون اخیره میں جس قدر مشہور تحریکیں اصلاح و تغیر کی پیدا هوئیں ' اُن سب پر بحث کی جاتی ' اور دیکھا جاتا که ندوه کو اُن سب میں کونسا درجه حاصل ہے ؟ لیکن وه ایک موضوع مستقل ہے اور اگر بالتفصیل اسے چھیڑا گیا تو اصلی مبحث رهجائیگا - پس صرف ایک تمہیدی اشاره کرکے ندوه کی جانب متوجه هوجاؤنگا -

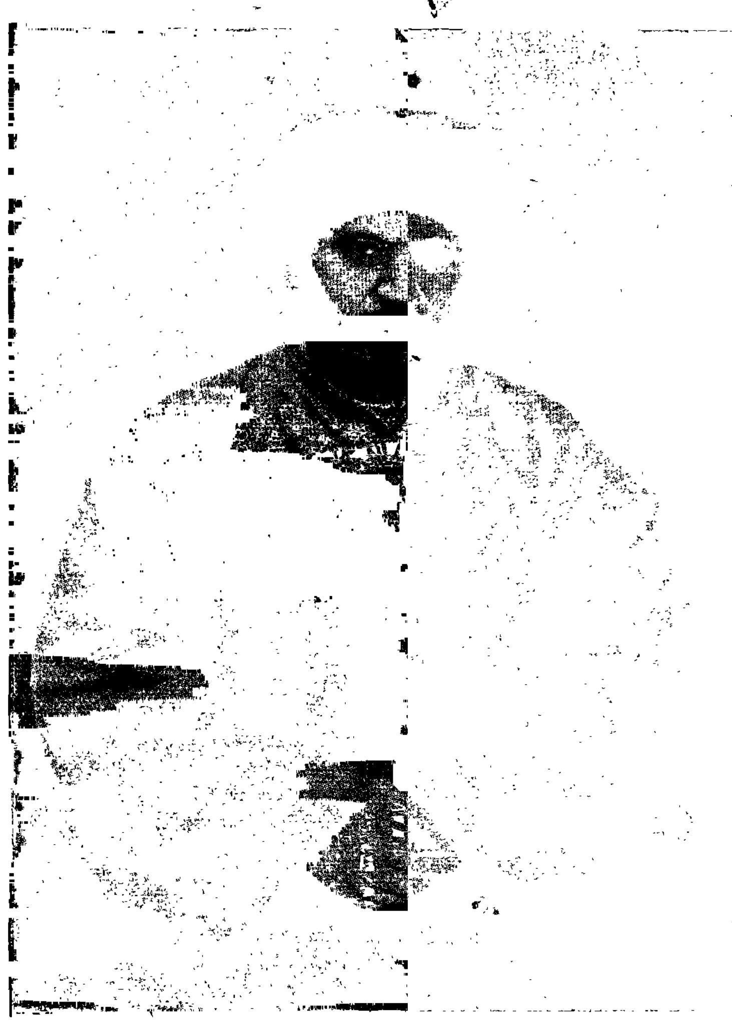
گذشته نصف صدی تمام مشرقی ممالک میں اصلاح و تغیرات کی تاسیس و تحرک کا ایک دور گذرا ہے ' جو یکسر اسی مشغله میں بسر هوا - نئی عمارت گو کوئی نہیں بنی لیکن نقشے صدها کھینچے گئے ' اور کام گو بہت کم هوا لیکن کام کرنے کا شور و غل هر جگه رها -

اس صدی کے آغاز هی میں یورپ کا سیاسی و تمدنی عروج اور مشرق کا تنزل پوری طرح نمایاں هوگیا تھا - یورپ کی متمدن قومیں اپنی جدید ترقیات کے ذخائر لیکر تقریباً تمام بڑے بڑے مشرقی ممالک میں پہنچ گئی تھیں ' اور اکثر مقامات میں تو انکا سیاسی اقتدار هی انکے تمدن کی نمایش کر رها تھا -

قوموں اور ملکوں کے عروج و زوال کے هر ایسے موسم میں همیشه کچھه لوگ وقت سے پہلے بیدار هوجاتے هیں ' اور جبکه تمام ملک خواب غفلت میں سرشار هوتا ہے تو هشیاری و بیداری کی صدائیں انکے اندر سے اُٹھنے لگتی هیں -

(مبدء تحریک و دعوت)

اسلامی ممالک کے تمام حصے اگرچه یکساں غفلت و بے خبری میں آنے والے مہالک و مصائب کا انتظار کررهے تھے ' اور اس انقلاب عظیم کی طاقت سے بے خبر تھے جو یکایک یورپ کے تمدنی اقتدار سے نکلکر تمام عالم کو مغلوب کر دینے والا تھا - تاهم چونکه یوروپین اقوام سے اختلاط و تعارف شروع هوگیا تھا ' اسلیے قدرتی طور پر بعض ذکی الحس اور صاحب فکر طبائع وقت کے اثرات سے متاثر هوئیں اور اپنی حالت کا انکے عروج و اقتدار سے مقابله کرنے لگیں - اس طرح تغیر و اصلاح کی تحریکوں کا ایک سلسله شروع هوگیا جس کا محرک اصلی تو مغربی تمدن کے اقتدار کا انفعالی اثر تھا لیکن اس اثرنے مایوسی کی جگه سعی و کوشش کے جذبات پیدا کردیے تھے ' اور ترقی کا مطالعه ' تنزل کے اسباب و بواعث کے کشف و حس کا ذریعه بنگیا تھا -



المصلح العظیم ' والمرشد الحکیم ' السید جمال الدین اسد ابادی - طاب الله مضجعه -

(جو دعوت و اصلاح کی قسم سیاسی کا ایک بزرگ ترین داعی تھا)

میں سمجھتا هوں که اسکی ابتدا اٹھارهوں صدی عیسوی کے پہلے عشره سے هوئی جبکه سلطان محمود خان مصلح نے بعض جدید اصلاحات حکماً جاری کیں ' پھر سنه ۱۸۰۵ میں نپولین بونا پارٹ نے مصر پر قبضه کیا اور تین برس تک فرانسیسی فوج مصر میں مقیم رهی - فرانس نے دو علمی مہمیں فوج کے همراه روانه کی تھیں ' اور ایک جماعت علماء هیئت و هندسه کی بھی اس غرض سے آئی تھی تاکه دریاے نیل کا منبع دریافت کرے - نیز بولاق میں ایک رصدگاه بھی طیار هوئی تھی - مصر پہنچکر فرانسیسیوں نے غلبهٔ و تسلط کی جگه نفاق و مدارا کی ایک عجیب پالیسی اختیار کی - مصر میں داخل هوتے هی انهوں نے معلوم کرلیا که ممالیک و چرکس امرا کے ظلم اور فسق و فجور سے لوگ عاجز آگئے هیں ' اور ترکی والیوں کی غفلت نے انہیں خودمختار کردیا ہے - پس انہوں نے عربی میں اعلانات شائع کیے ' جنمیں حمد و نعت کے بعد سلطان قسطنطنیه کی خلافة کا اعتراف اور بقاے خلافة عثمانیه کیلیے دعا تھی ' اور اسکے بعد لکھا تھا که هم اسلیے آئے هیں تاکه ان غلام امرا کے ظلم سے لوگوں کو نجات دلائیں ' اور سلطان المعظم کی زیر خلافت و حکومت اهل مصر کی خدمت کریں -

نپولین جامع ازهر میں آیا اور مسلمان هوکر نماز پڑھی - اسکے جانے کے بعد فرانسیسیوں نے ایک عارضی فوجی حکومت قائم کی جسکا نائب السلطنت سلومن جاک تھا - یه بھی مسلمان هوگیا اور عبد الله جاک کے لقب سے اپنے تئیں مشہور کیا اسنے - ایک مصریه مسلمه سے نکاح کرلیا تھا جس سے دو لڑکے بھی پیدا هوے - انکے نام اسلامی رکھے گئے ' اور شیخ عبد الله شرقاوی اور دیگر شیوخ ازهر نے عقیقه وغیره کی تقریب میں شرکت کی !

مقالات

اج انگلستان اور خزینۂ اسلام کا ایک گوهر

داستـان مسـقط

(۲)

(سیـد فیصـل)

سید ترکي کے بعد سید فیصل هندوستاني تجار کے انتخاب اور کومت برطانیه کي رضا سے امیر عمان هوا - اس کے زمانے میں یاست عمان کي بد قسمتي کا ایک نیا دور شروع هوا -

معاملات عمان میں پہلے تو دول یورپ میں سے صرف دو سلطنتیں انس اور انکلستان حصه لیتي تهیں ' مگر سنه ۱۸۸۶ ع میں ک تیسري سلطنت بهي شریک هوگئي جو پہلي دونوں سلطنتوں ی حریف قدیم هے ' یعني عظیم الشان جرمني -

جرمني کی شرکت سے (ایک انگریز کاتب سیاسي کي زبان یں) " معامله پیچیده سے پیچیده تر هوگیا " - اب عمان ایک هڈي ي جو انگلستان کے گلے میں پهسگئي تهي - نه تو اسکا اوگلنا ممکن ا ' کیونکه وه ایک بحري استیشن هے ' اگر حریف لے اڑے تو هندوستان ریا کي طرف سے خطره میں پڑ جائیگا اور جزیره نماے عرب پر قبضه ی اسکیم برهم هوجائیگي ' اور نه نگلنا هي ممکن تها ' کیونکه جرمني پنجۂ فولادي هر وقت گلا دبانے کے لیے مستعد تها -

لیکن یہاں بهي انگریزوں کے دهاء سیاسي نے مدد کي - رمني سے گفتـگو کرکے یه طے کیا که ریاست کے دو حصے کر دیے ائیں - ایک حصه انگریزي حمایت میں هو ' دوسرا حصه جرمني ی حمایت میں -

چنانچه انگریزي حمایت میں محمره ' بحرین ' کویت ' مسقط یره آئے - اس تصفیه کي پختگي سنه ۱۸۹۰ ع میں ایک معاهده ے ذریعه سے هوگئي -

اس معاهده کے بعد انگریزي سیاست کے لیے میدان صاف ا - اس نے اپني پوري قوت و سرگرمي کے ساتهه کام شروع کیا ' سکا نتیجه یه نکلا که آج ۲۴ سال کے بعد ان تمام مقامات کے شیوخ امراء ایک باجگذار والي ریاست سے زیاده نهیں !

(اباحت و تـنـفر)

فرنگیوں کا قاعده هے که جہاں جاتے هیں ' وهاں کے باشندوں کے ے سب سے پہلے آزادي کا تحفه لیکے جاتے هیں - لیکن اس آزادي کے عني کیا هیں ؟ اخـلاق و آداب اور مذهب و هیئت اجتماعي کي دشوں سے آزادي ' یعني بالفاظ واضح تر فسق و فجور ' رندي و مستي ' و تنصر و تفرنج کي اجازت - جب اس آزادي کي بدولت باشندوں ی اخـلاقي اور مـذهبي حالت خراب هوجاتي هے تو پهر بتدریج ا قوائے عمل کی اعانت سے اس ملک پر قابض هوجاتے هیں -

لیکن انگریز عمان میں اس آزادي کے بدلے چند بند شوں کا حفه لیکر گئے -

اگرچه یه فرنگي خود ایشیا والوں کے ساتهه غلاموں سے بهي بدتر لوک کر رهے هیں ' مگر تا هم وه جہاں جاتے هیں ' انکي کوشش هوتي ے که وهاں انسانیت کو غلامي کے عذاب سے نجات دلائیں - کیونکه کوشش ایسي هے که اگر کوئي فرنگي سلطنت کسي ایشیائي لطنت کو اسکے لیے مجبور کرے تو دوسري فرنگي سلطنت اس سے پرس نهیں کرسکتي -

انگریزوں کو یه معلوم هوچکا تها که امیر مسقط کمزور هوگیا هے ' مگر وه یه بهي دیکهنا چاهتے تهے که امتحان میں یه ضعف کہاں تک مفید مطلب ثابت هوتا هے ؟

عرب عمان میں ابهی تـک مغربي خیالات کي هوا نهیں چلي تهي - وه برده فروشي کو جائز سمجهتے تهے ' اسکي ممانعت کے معني یه تهے که انهیں امیر مسلم اس تجارت سے بجبر روکتا هے ' جس سے خود خدا نے نهیں روکا - جو لوگ عربوں کے مزاج سے واقف هیں وه جانتے هیں که انکے لیے اس قسم کا استبداد کسقدر هیجان انگیز هے ؟ پس انسداد برده فروشي کا مطالبه امیر مسقط کے ضعف و انقیاد کي ایک عمده آزمایش تهي -

(انسداد برده فروشي)

انگریزوں نے امیر سے فرمایش کي که آینده اسکي قلمرو میں برده فروشي نه هو - امیر کے لیے سواے تسلیم کے چـاره کار کیا تها ؟ کیا وه انگریزوں کا مقابله کرسکتا تها ؟ شاید ' اگر تمام قبائل اسکے ساتهه هوتے ' مگر جنگي دخاني جهازوں کے جواب میں اسکے پاس کیا تها ؟ وهي پراني وضع کي باد باني اور ڈانڈوں والي کشتیاں ! اسے دهمکایا گیا که اگر اس نے ذرا بهي انـکار کیا تو معاً انگریزي جهاز گولا باري شروع کردینگے جو ساحل سے تهوڑے هي فاصله پر پهریرے اڑا رهے تهے - بهر حال یه فرمایش مجبوراً اسے منظور کرنا پڑي -

اس مطالبه میں کامیابي آینده کیلیے گونا گوں و اشد شدید مطالبات کا باعث هوئي -

(مـزید مـطالبات)

قوموں کي خود مختاري اور آزادي انکے جنـگي قوی کے ساتهه وابسته هے ' اور جنگي قوی کا وجود اسلحه کے وجود تـک هے - پس کسي قوم سے هتیار لے لینے کے معني یه هیں که اس سے اسکي آزادي اور خود مختاري لیجا رهي هے جسکے بعد صرف غلامانه زندگي هي رهجاتي هے جو في الحقیقت موت سے بهي بدتر هے -

مگر اس اولین کوشش میں کامیابي سے انگریزوں کا حوصله اتنا بڑهگیا که انهوں نے امیر مسقط سے انسداد اسلحه فروشي کا بهي مطالبه کیا - امیر انـگریزوں کي بحري طاقت سے مرعوب هو چکا تها اسلیے اس مطالبه کے آگے بهي که ملـک کے استقلال و حریت کے لیے پیغام فنا تها ' اسکي گردن فوراً جهک گئي !

پهر تو انگریزوں نے خوب پیر پهیلائے ' اور اس خـالص عربي و اسلامي ریاست میں اپني حریت ملي و اخلاقي کا مطالبه کیا جو ظاهر هے که نا منظور نهیں هوسکتا تها - اس آزادي کے ملتے هي تمام مسقط جو انگریزي نفوذ کا مرکز هے ' میخانوں ' عفت فروشي کے ذلتکدوں ' اور مبشرین و مبلغین نصرانیت کي خانقاهوں سے اسطرح معمور هوگیا ' گویا ایک اسـلامي سلطنت کے بدلے ایـک پوري فرنگي سلطنت کا صدر مقام هے !

(عـــام شورش)

اس سے قبائل عرب میں ایک عام برهمي پهیل گئي -

شیخ عبد الله سالمي (۱) پہلا شخص هے جس نے اس حالت سے فائده اٹهانا چاها - شیخ عبد الله کا وطن ضبیه هے مگر وه رهتا قابله میں هے - قابله کے شیخ کا نام عیسی بن

(۱) شیخ سالم کے متعلق جو کچهه کہا گیا هے وه اس تحریر سے ماخوذ هے جو معاصر قاهره ' المنار نے سلیمان آفندي صاحب الریاض کي روایت سے شائع کي هے -

اور لوگ مجبور هوگئے تھے کہ انکے آگے جھکیں ' اُنسے ربط و اختلاط پیدا کریں ' انکي ملازمتوں کو قبول کریں ' انکے ساتھه سیر و سیاحت کریں ' اور اس طرح جبراً انکي تمــام خوبیوں اور تمام برائیوں کو دیکھیں -

اسي کا نتیجه تھا که به نسبت دیگر ممالک اسلامیه و مشرقیه کے هندوستان میں اصلاح و تغیر کا حس زیاده قوي اور زیاده عام هوا -

(دعوت تغیر و اصلاح کي اصولي تقسیم)

غرضکه گذشته ایک صدي کے اندر بالعموم اور نصف صدي کے اندر خاصتاً بیک وقت و بیک هیئت ' تقریباً تمام اسلامي ممالک میں اصلاح و تغیر کي تحریکیں پیدا هوئیں - ان سب کا سرچشمه اقوام یورپ کے عــروج کا انفعالي اثر' اور اس کي تحریک سے اپني روبه تسفل و تدني حالت کا احساس تھا ' اور اسي بنا پر یه تمــام تحریکیں اصلاح ملت کي اُس دعوت سے بالکل مختلف تھیں ' جو بغیر یورپ کے اثر و تقلید کے ' محض حس حقیقت و جذبۂ صحیحۂ احیاء و تجدید کي تحریک سے قرون اخیرۂ اسلامیه میں پیدا هوئیں - میرے اعتقاد میں انقلاب حالت کا حقیقي اور اصلي سر چشمه صرف وهي تحریکیں تھیں لیکن اُنکا ذکر میں اس جگهه کرنا نہیں چاهتا -

بنیاد اگرچــه ان سب کي ایک هي تھي اور مقصد بھي ایک هي ' یعنے مسلمانوں کے اندر اُن تمام وسائل ارتقاء ذهني و مادي کو پیدا کرنا جنکي وجه سے وہ دوبارہ اپني کھوئي هوئي عزت حاصل کریں - لیکن چونکه هر دعوت تغیر اپنے مخصوص حالات و اطراف سے متاثر هوکر اٹھتي تھي اسلیے ضروري تھا که طریق اصلاح و عمل میں اختلاف هوتا -

(طرق ثلاثۂ دعوت و اصلاح)

میں اصولاً انکو تین قسموں میں تقسیم کرتا هوں :

(١)

وہ تحریکیں جنکي بنیاد سیاست پر رکھی گئي - یعنے سب سے پہلے مسلمانوں میں ایک سیاسي تغیر پیدا کیا جاے ' بقیه اسلامي حکومتوں کو متحد و باهمدگر مربوط بنا یا جاے ' اُن تمام نزاعات باهمي کو دور کیا جاے جنکي وجه سے اسلام کسي سیاسي مرکز وحید سے محروم هے' یه وغیرہ وغیرہ ' اصلاحات سیاسیه انکے مقصد مهمه مین داخل هیں -

مشهور امیر نظام (ایران) کا یهي مسلک تھا - مدحت پاشا ابوالاحرار قسطنطنیه اور اسکے هم مشرب معاصرین ' مثلاً مصطفی فاضل پاشا ' رشید پاشا ' ضیا پاشا ' علي سعاوي آفندي ' سید امین عالی پاشا ' فواد پاشا ' اور عمر پاشا وغیرہ کي تحریکیں اسي اصول پر مبني تھیں - ان سب کے بعد سید جمال الدین اسد آبادي کا ظهور هوا ' جس نے اس طریق اصلاح کو اپنے پیشروؤں سے بھي زیاده قوي اور سریع العمل بنادینا چاها - في الحقیقت اسکا وجود اس دور آخر میں قوة انقلاب و تغیر کي ایک بخشش فوق العاده اور آیة من ایات الله تھا ! طاب الله مضجعه وجعل الجنة مثواه -

(٢)

دوسري قسم ان تحریکوں کي هے جنکي بنیاد تمدن جدیدۂ فرنگ کي تحصیل و اتباع پر هے - اس اصول اصلاح کا محرک و مبدء اگرچه محض تقلید هے لیکن تقلید نے ایک مقلدانه اجتهاد کي صورت اختیار کرلی هے - انسان کا قاعده هے که جب کسي شخص کو اپنے سے بهتر حالت میں پاتا هے تو اپني بهتري کیلیے اُسے پهلا خیال بھي هوتا هے که اُسکي سي باتیں اختیار کرکے اپنے تئیں بھي ویسا بنا لے - جذبۂ فطریۂ محاکات کا بھي منشا هے - پس اصلاح کا یه اصول بهت ساده و قدرتي تھا جسے بغیر کسي کاوش فکر و اجتهاد کے هر شخص اختیار کرلے سکتا تھا - یه ایک کھلي هوئي بات تھي که اقوام مشرقیه کي غفلت اور نو عروج اقوام کي بیداري نے پہلي قوموں کو علوم و فنون اور تمام ارکان ضرورۂ مدنیة سے محروم کردیا ' اور اخرالذکر اقوام قوة تمدن و علوم ' و کثرت صناعة و فنون سے تمام عــالم پر مسلط هوگئیں - پس ان مصلحین کیلیے یه راہ اصلاح اختیار کرني بالکل آسان اور سهل الاعتقاد تھي که اپني اصــلاح کي بنیاد تمدن یورپ کے اخــذ و حصول پر رکھیں اور اُن تمام چیزوں کو دور کریں جو اس مقصد کي تکمیل میں حائل هیں -

اس تحریک کے لیے شیخ محمد عبده مصري نے ایک مرتبه بهت اچھا نام وضع کیا تھا - میں بھي اسي اصطلاح سے اسے تعبیر کرونگا یعنے " الاصلاح الافرنجي "

شیخ محمد بیرم التونسی صاحب الافادة و الاعتبار اسي اصول کا داعي تھا مگر یہاں کے لوگ انکے نام سے بهت کم واقف هیں - اس نے گیاره جلدوں میں اپنا سفر نامــه لـکھا تھا جو چھپ گیا هے - اسمیں بهت تفصیل سے ان امور پر بحث کي هے' اور اپني وزارت تیونس کے زمــانے میں عملي طــور پر بھي اسی بنیاد پر تعلیم و تاسیس مدارس و مجامع کی کوشش کي - جامع زیتوني جو في الحقیقت آج ازهر کے بعد عــالم اسلامی میں علوم اسلامیه کي سب سے بڑي یونیورسٹي اور طــریق تــعلیم و نتائج میں اس سے بهتر و انفع هے' اسمیں شیخ موصوف نے فرانسیسي زبان اور علوم جدیده کی کتابیں داخل کیں' اور تمام اعلی ملازمتوں کیلیے شرط قراردي که فرانسیسي زبان و علوم سے واقفیت هو-

سید خیرالدین پاشا صاحب اقوم المسالــک جو بانی تیونس کا وزیر تھا ' اور پھر سلطان عبد الحمید نے بھي کچھه دنوں کیلیے اُسے ترکي کا صدر اعظم بنا یا تھا ' اسي اصول پر اصلاح کرنا چاهتا تھا - تیونس میں اس نے بڑے بڑے کام اسي اصول پر انجام دیے -

ابراهیم پاشا دوم خدیو مصر کو بھي کهه سکتے هیں که اس صنف کے معتدل و محتاط مصلحین میں شامل تھا " ارسالیات خارجه " کا (یعني ممالک یورپ میں اخذ علوم کیلیے لوگوں کو بھیجنے کا) سلسله اُس نے نهایت فیاضي کے ساتھه وسیع کیا ' اور مختلف مجالس تراجم و نقل علوم حدیثه کي قائم کیں - مدارس امیرۂ مصریه کي بھي اولین بنیاد اُسي نے ڈالي تھي جو آج تمام بلاد مصریه میں تعلیم انگریزي کا وسیلۂ وحید هیں -

اسي طرح تمام مصلحین مصریه مثلاً علی پاشا مبارک ' رفاعه بــک رافع طهطاوي ' محمود پاشا فلکي ' فتح الله مراش ' وغیرہ اسي اصول کے واعظ تھے - اسماعیل پاشا خدیو مصر کو بھي اسي اصول کا ایک نا سمجهه اور مسرف واعظ سمجهنا چاهیے -

هندوستان میں سر سید احمد خان مرحوم کي تحریک بھي اسي قسم میں داخل هے اور اس اصول نے تیونس کے بعد سب سے زیاده کامیاب صورت هندوستان هي میں حاصل کي -

(البقیة تتلی)

مكتوب آستانۂ علیه

هرکه فیکٹري همایوني (ق...hih...یه) کے حضرت شاکر افندي آپ کے اخبار کے مضامین کا ترجمه مجهه سے سنتے رهتے هیں' اور ان کو جسقدر آپ کي ذات سے انس و محبت اور عقیدت هوگئي هے اسکا اظهار نا ممکن هے - آج انهوں نے ایک مضمون آپ کے اخبار میں روانه کرنے کے واسطے بزبان ترکي مجهے دیا تها جسکا ترجمه کرکے روانه کرتا هوں - یه ظاهر کردینا ضروري هے که جو کیفیت اصل مضمون میں هے میں اسکا ویسا ترجمه نهیں کرسکا هوں - سات آٹهه مهینے میں اس سے بهتر ترجمه کرنا مجهه جیسے جاهل آدمي سے ناممکن هے - زیاده نیاز -

خـادم عبـد القیـوم بیگ

الهــــلال ! (کی تعریف میں)

اسـلام کے عاشق ! حریت کے پرستار ! میں تسلیم کرتا هوں که اپني ملت مظلوم کي خدمت کر رها هے - جسم هي سے نهیں نه روح و دل سے کر رها هے - اپنے آرام کي فکـر نهیں' مگر اپنے [...]ل وطن کي راحت کا تو خواهاں هے ! پیـروان اسلام کو آن کي [...]دائي حریت و مساوات کي حالت میں دیکهنے کیلیے تیري [...]ںهوں میں اضطرار کي چمک هے اگرچه شب بیداري کي بدولت [...]ري آنکهیں بے نور هوگئي هیں ! تو فقیروں کي همدردي [...]رتا هے کیونـکه تو دولت فقر سے مالامال هے - تو ملت فروش [...]یروں کي پروا نهیں کرتا' اسلیے که تجهے استغنا کے خزانے دیدیے هیں -

تو سنیگا ؟ میں تجهسے خواهش کروں ؟ تجهسے تمنا کروں ؟ تجهکو [...]ر کراؤں ؟ تجهسے منت کروں ؟ گو عالم اسلامي کا هرگوشه تجهه [...]سے خادمان ملت کیلیے بیقرار و منتظر هے' مگر سب سے زیاده [...]را وطن' آه میرا وطن عـزیز و محبوب' تجهه جیسے شیدائي' تجهه جیسے جانفروش کا زیاده حقدار هے - بسملوں کے ساتهـه تڑپ اور دل زخم خورده رکهتا هے تو زخمیوں کی بستي ڈهونڈهــه ! قبرستان میں تیري آواز کون سنیگا ؟ مردوں کے مرگهٹ سے زندے کي پکار کب جواب پائیگي ؟ آ ! ادهر آ ! - دریا کي رواني کي طرح به سرعت آ ! - بجلي کی کڑک کي طرح هوش افگن آ ! - برسنے والے بادل کي طرح سرگرم رفتار هو ! زمین خشک اور پیاسي هے' اور دهقان کیلیے مهلت کا ضائع کرنا معصیت هے -

تو آئیگا - هاں تو آئیگا - تو ایک دن ضرور آئیگا اور شاید خود بخود آئیگا - کیونکه تیرے اهل وطن تجهے نهیں پهچانتے' اور کیونکه حلقه بگوشان اسلام کا کوئي وطن نهیں - دشمنان حریت' اعداء حقانیت تیري مقدس تعلیمات سے لرزاں هیں - هاں یاد رکهه که تو آئیگا' اور ایک جلا هوا دل اپنے ساتهه لائیگا - تیري خوں فشاں آنکهیں اشکبار هونگي جب که تو آئیگا !

قلم کی برچهي تیرے هاتهه میں هے - سیف زباني کے جوهر دکهـا رها هے اور میدان کارزار عمل گرم هے - کهاں ؟ ترکي میں' میرے وطن محبوب و مقدس میں - قریب ترین زمانه میں' میں ایسا دیکهه رها هوں -

درد ملت کي تصویر ابوالکلام ! مرثیه خوان ملت ابوالکلام ! تو آئیگا هماري پراني روایات همکو یاد دلائیگا' کیونکه یه تیري عین فطرت هے اور تو اسیواسطے پیدا کیا گیا هے - پس چمک اور چمکا ! گرج اور دهلا دے ! پهر تو وه سب کچهه دیکهیگا جیسا که تو دیکهنا چاهتا هے' کیونکه بارش کیلیے موسم اور ارض صالح' دونوں کي ضرورت هے - تیرے علم صداقت' تیرے لواے حریت' تیرے برق انتقام کے سایے میں اناطولیه کے وه جوان هونگے جنکے رنگ گلاب کو شرماتے هیں' چوڑے چوڑے سینے هیں' اور ان سینوں میں اسلامیت کا مقدس خون بهرا هوا دل هے -

یه قوي اور لمبے لمبے هاتهوں والے بے خوف اناطولي جنکی مائیں اُن کي جسارت و تهوري پر ناز کرتي هیں' اور جنکي سب سے بڑي آرزو دنیا میں یه هے که وه راه اسلم میں شهید هوں' لا تعد و لا تحصی تیرے ساتهه هونگے - یهي هیں جو فطرتاً صرف تجهه ایسے پرستاران ملت هي کے فدائي هوسکتے هیں - یه وه فدائي هونگے جنکے لب مدت سے دریاے طونه کے سرد اور شیریں پاني پینے کے خواهشمند هیں - جو اب بهي ویانا کا محاصره کرسکتے هیں اگر انکي الهی قوتوں کا کوئي محاصره نه کرے - جو اب بهي فـرانس کے سواحل کو پهر تـکبیر کي آوازوں سے لرزا دینا چاهتے هیں' بشرطیکه کوئی مقدس صداے لاهوتي انکے دلوں کو بهي ایک لرزش اسـلامیت سے لرزا دے -

پهر کیا تو ان کي ایسي حسین' ایسي جمیل آرزؤں کي قدر نهیں کریگا ؟ یه ایک رهبر کے طالب هیں - ان کو راسته بتادے اور راستے پر لگادے - کیا تو ایسا نهیں کریگا ؟

بلقان کي زمین پر' طرابلس کے ریگستـان پر' شهدا کا خون سوکهنے سے پہلے' معصوم بچوں کي هڈیاں گلنے سے پہلے' بیوه عورتوں کے هلاک گریه هوجانے سے پہلے' آ' اے اپني دولت سعي کو ضائع کرنے والے آ ! !

میری آنکهیں تیري فرش راه هونگي ! میرے لب قدمبوسی کا شرف حاصل کرنیکے آرزو مند هیں -

شـــاکر

فابریقه هماني - هرکه (ق...hih...یه)

(بقیه صفحه ۱۰ کا)

[...]ریز تو موقع کے منتظر هي تهے - انهوں نے فوراً چهه هولناک [...]گي جهاز اور ایک سو سپاه بهیج دي اور آینده هر قسم کی مدد [...]وعده بهي کیا' نیز هدایت کي که خشکي میں ایک گهنٹه کي [...]سافت سے آگے نه بڑهنا -

انگریزي فوج نے چند قلعوں میں بیٹهکے امام کي فوج کا [...]قابله کیا اور بالاخر اسکو شکست دیکے خود سیاه و سفید کي [...]الـک بن بیٹهي - جب انگریزوں کے قدم اچهي طرح جمگئے [...]ر معاملات پوري طرح انکے هاتهوں میں آگئے تو انهوں نے [...]دوباره امن و نظام قائم کیا -

اسوقت اگرچه سید فیصل امیر هے مگر درحقیقت تمام معاملات [...]نگریزوں کے هاتهه میں هیں - وهي یهاں کے سیاه و سفید کے مالک [...]یں - سید فیصل ایک تنخواه دار ملازم هے جسکي مرضي بهي هے [...]و انگریزوں کي مرضي هے - وه نه اپني راے سے کوئي حکم دیسکتا [...]ے اور نه کسي حکم کو روک سکتا هے -

یه هے وه عمان' جسکي آزادي حفاظت کا عهد سنه ۱۸۴۳ ع [...]یں اور پهر دوباره سنه ۱۸۸۶ میں کیا گیا تها ! یا ایها الذین آمنوا [...]ن تطیعوا الـذین کفروا' یریدوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسـرین' [...]ن الله مولاکم و هو خیر الناصرین (۳ : ۹۵)

صالح هے - اس نے شرقیه کے لوگوں کو بیعت کي دعوت دي - اس بیعت کا مقصد یه تها که سید فیصل امام شرعي هو بادشاه نه هو' یعني اگر اسکا کوئي حکم یا معاهده خلاف شریعت هو تو وه رعایا پر واجب العمل نه هوگا بلکه اسکي پاداش میں وه خود مسند خلافت سے اتار دیا جائیگا - لا طاعة لمخلوق في معصیة الخالق -

سب سے پہلے قابله کے شیخ نے اسکے هاتهه پر بیعت کي -

شیخ سالم نے اپنے اس ارادے کي اطلاع سید فیصل کو دي - سید فیصل نے جواب دیا که وه امام بهي هے اور بادشاه بهي هے - وه اپني قلمرو میں بالکل آزاد هے یعمل مایشا و یقول ما یرید !

شیخ سالم اور شیخ عیسی کو جب یه جواب موصول هوا تو سخت غصه آیا - ان دونوں شیخوں اور انکے ساتهه انکے همخیالوں نے باهم ملکر تمام میخانوں' عفت فروشوں' مبلغین وغیره وغیره کے متعلق چند مطالبات سید فیصل کے سامنے پیش کیے - اسکے جواب میں سید فیصل نے کہا که انسان آزاد پیدا کیا گیا هے' پس میں اسکو مقید نہیں کرسکتا -

(دعـــوت و بیعـــت)

اس خشک و قطعي جـواب کے بعد سمائـم میں شیخ عبد الله سالمي' شیخ عیسی بن صالح' اور شیخ عبد الله بن سعید نے پوشیده طور پر ایک مجلس شوری منعقد کي' اور یه طے کیا که شیخ عبد الله بن حمید کو بهیجا جائے - وه تمام عمان میں گشت کرکے سید فیصل سے جنگ کے لیے بیعت لیں -

حسب قرار داد شیخ بن حمید گئے' اور تمام قبائل میں صلح کرا کے انمیں دوستانه تعلقات مستحکم کیے اور عهد لیا که وه سید فیصل سے بیک جسم و جان هو کے لڑینگے - اس مہم سے فارغ هوکے شیخ بن حمید تنوف آئے - تنوف ایک چهوٹا سا شہر هے جو نزوه کے قریب واقع هے - تنوف میں یہاں کے شیخ حمیر امـامي سے ملے - شیخ حمیر امامي کے حکم سے تمام علماء اباضیه (خوارج) جمع هوے اور اس باب میں مشوره هوا - مشوره میں طے پایا که ایک امام مقرر کرکے اسکے هاتهوں پر بیعت کیجائے - چنانچه شیخ سالم بن راشد خروسي کے هاتهه پر بیعت کي گئی - بیعت کے بعد یه لوگ پوشیده طور پر نزوه آئے - اور وهاں کے باشندوںکو امام کے هاتهه پر بیعت کي دعوت دي - اسکے دعوت کے جواب میں بہت سے لوگوں نے امام کے هاتهه پر بیعت کي - ان بیعت کرنیوالوں میں بنوریام اور بنو کنود پیش پیش تهے -

(مقابلـــه اور جنـگ)

سید سیف بن احمد جو نزوه کے امیر اور خاندان بن سعید کے ممبر تهے' یه خبر پهنچي تو وه ان لوگوں کو روکنے کے لیے حمله آور هوے - سخت جنگ هوئي - بہت لوگ کام آئے - خاص بنوسعید میں سے ۲۵ سے زیاده آدمي ضائع هوے - خود والي زخمي هوا اور بالاخر نزوه مسخر هوگیا - یا یوں کہو که اپنے باشندوں کے ضعف اور حمله آوروں کي قوت کي وجه سے نزوه نے اپنے آپ کو حمله آوروںکے حواله کردیا - قلعه حصیده سے والي کي فوج نکلگئي اور انکي جگهه امام کي فوج وهاں قیام پذیر هوئي -

یه حالت دیکهکے والي ایک مسجد میں پناه گزیں هوا - لوگ وهاں پهنچے اور اس سے کہا که امام کي اطاعت قبول کرے ورنه اُسے گرفتار کرلینگے اور پهر اسکے ساتهه ایک اسیر جنگ کا سا برتاؤ کیا جائیگا - والي نے ایک گهنٹے کي مهلت مانگي - مهلت دیگئي اور اس نے خود کشي کرلي -

نزوه میں امام نے زمام حکومت اپنے هاتهه میں لي' اور جب قـدم جمگئے' تو بیت سلیط والوں سے کہلا بهیجا که " اطاعت کرو ورنه جنـگ" انهوں نے اطاعت قبول کي - امـام اپني فوج کے دو حصے کرکے آگے بڑها - ایک حصه نے بڑهکے اطوز اور دوسرے حصه نے رستاق کا رخ کیا -

فوج جونهي رستاق پهنچي' فوراً لوگوں نے بلا معارضت و مقاومت اطاعت قبول کرلي - یہاں سے فوج بلاد حزم کي طرف بڑهي - یہاں والوں نے بهي اطاعت قبول کرلي - بلاد حزم سے ولایت عوبي آئي' یہاں بهي کسي نے مقاومت نه کي -

برکة الموز والي فوج وهاں سے کامیاب هو کے ولایت ترکي میں آئي اور یہاں کے والي سے کہا که " اگر تم هم سے ملجاوگے تو هم تم کو امام بنا دینگے " اس سبز باغ کو دیکهکر اس نے قلعه کي کنجیاں حواله کردیں - لوگوں نے فوراً اسکے سر پر ایک عمامه باندهکے کہا: " لو! مستعد هو جاؤ! همارے امام کے بعد اسکے جانشیں بننا ! "

(سیـــد فیصـــل اور امـــام)

سید فیصل کو جب یه حال معلوم هوا تو اُس نے ایک هزار فوج جمع کي اور اپنے بیٹے نادر کو اس پر سپه سالار بنا کے امام کے مقابله کے لیے روانه کیا - نادر یه جمعیت لیکے چلا - جب امام کے جدید مرکز سمائـم کے قریب پهنـچا تو فوج کا بیشتر حصـه امـام کي فوج سے جا ملا نادر کے ساتهه بلوص اور بنو سعید میں سے کچهه لوگ رهگئے جنکي مجموعه تعداد ۷۰ آدمیوں سے زیاده نه تهي - یه حالت دیکهکر وه مجبوراً سمائم کے قلعه میں پناه گـزیں هوگیا اور محصور هوکے اس قلعه کي توپوں سے فائده اٹها تا رها -

یہـاں کے قبائل سے نادر کو ذرا بهي مدد نه ملي کیونکه قریباً سب کے سب امام سے ملگئے تهے - مگر امام کو اس محاصره سے کوئي فائده نه هوا - نادر قلعه میں بیٹها شدید گوله باري سے امام کي فوج کو پامال کرتا رها - امام نے جب یه رنـگ دیکها تو اُسکو علی حاله چهوڑ کے شہر کا نہایت سخت محاصره کرلیا تاکه سید نادر قلعه سے نکلکے بهاگ نه جائے -

امام کے ساتهه جو شیوخ تهے' وه فوجیں لیکے مختلف اطراف و جوانب ملک میں پهیلگئے - شیخ حمیر فوج لیکے سمائم سفلي کے طرف گئے - شیخ عیسی شہر سرور گئے - سرور والوں نے اطاعت قبول کرلي - خود امام شیخ عبد الله کو لیکے سمائم علیا گیا اور نادر کو گهیرے پڑا رها' مگر جب دیکها که اس محاصره کا کوئي نتیجه نہیں نکلتا تو قلعه سے پندره منٹ کے فاصلے پر ایک سرنگ کهودي اور اسمیں آگ لگادي - اس سے قلعه کا ایک حصه تو اُڑ گیا مگر کسي کو کوئي نقصان نہیں پهنچا - دوباره پهر بارود بهر کے آگ لگائي تو بارود کا اثر خود امام کي جماعت کي طرف پلٹ پڑا اور بہت سي جانیں کام آئیں -

شیخ عیسی اپني فوج کو لیے اندرون ملک میں بڑهتا گیا - جہاں جہاں سے گزرتا تها' وهاں کے لوگوں سے بیعت لیتا جاتا تها - یہاں تک که شہر فنکا پهنچا - اتنے میں سید فیصل نے اسکے مقابله کے لیے ایک لشکر گراں بهیجا - یه لشکر جب خوشا تک پهنچا' تو شیخ عیسی اسکو دیکھے بغیر صرف اسکي آمد کي خبر سنکے سیب چلا آیا -

رستاق پر جو فوج قابض هوگئي تهي' وه بڑهتي هوئي عوانی آئي - یہاں سید فیصل کے لڑکے سید حمود اور سید حمد اور انکے ساتهه سید هلال والي برکه تها - جب فوج کو آتے دیکها تو یه لوگ بهاگے - امام نے شہر پر قبضه کرلیا' سرکاري فوج کو نکال دیا' اور ذخائر و اسلحه جسقدر موجود تهے وه سب کے سب قبائل کے هاتهه فروخت کردیے -

(فتـــح اور موجـــوده حالت)

چالیس دن تک جنگ جاري رهي - جب سید فیصل نے دیکها که اب تاب مقابله نہیں تو اس نے انگریزوں سے مدد مانگي

مراسلات

نـــدوه اور قوم کي سرد مهـــری

یه واقعه بهي عجائبــات عــالم میں سے ھے که جس قوم نے ندوۃ العلما کا خیر مقدم مرحبــا اور بارک الله کے پرجوش نعروں سے کیا هو' آج اسیکي جانب سے ایسي سرد مهریونــکا ثبوت مل رها هو جسکي کچهه انتها نهیں - کیا وہ نعرہ ھائے مبارکباد و شادماني اسلیے تهے که قوم نے ندوہ کو ایک بهت ضروري اور امید افزا شے خیال کیا تها ؟ اور کیا یه افسردگي اور بے اعتنائي اب اسلیے ھے که قوم کے نزدیک ندوہ اب وہ ندوہ نهیں رها ' یا قوم کي وہ تمــام ضرورتیں جو ندوہ سے وابسته تهیں پوري هوچکیں ؟ یا یه که اس تبدیل نظامت سے قوم کچهه بد دل سي هوگئي ھے ؟ بهر حال قوم کي سرد مهریونکے وجوہ چاھے جو کچهه بهي هوں' میں یه ضرور عرض کرنے کي جرأت کرونگا که قوم نـــدوہ کي جانب سے غافل ھے ' اور اگر اسي طـرح غفلت شعاري سے کام لیا گیا تو قوم کو اپني جگهه پر یه یقین کرلینا چاهیے که اب تک جو کچهه بهي اسنے ندوہ کیلیے کیا ' اسمیں مطلقاً کسي خلوص و همدردي کا شــائبه نه تها - قوم نے نـــدوہ کو صــرف ایک طلسمي کهیل سمجها تها جسکے تماشــه بینوں کي تعداد میں اضافه کیا گیا ' اس سے زیادہ اور کچهه نهیں - ورنه یه غفلت نهیں تو اور کیا ھے که آج نـــدوہ میں ایک انقلاب عظیم پیدا هوگیا ھے اور قوم ٹس سے مس تـک نهیں ؟ اگر چنـــد انجمنوں نے مولانــا شبلي صاحب کے قطع تعلق پر اظهار ناراضي کا رزو لیوشن پاس کرکے اراکین نـــدوۃ العــلما کے پاس بهیجدیا تو کیا یـــه کها جــاسکتا ھے که قومي دلچسپي کیلیے یه کافي تها ' اور اسکو قومي دلچسپي کهه سکتے هیں؟ هرگز نهیں ' میں قوم سے پوچهتا هوں که کیا اسیقدر همدردي ندوہ کے بقا اور بهبود کیلیے کافي ھے ؟ اور پهر ندوہ کے حق میں اسکا کیا اثر مرتب هوا ؟ یه تو صرف ایک رسمي طریقه تها جسکو چند افراد قوم نے ادا کردیا - اس میں کونسي همدردي اور کون سا مبارک خلوص پایا گیا ؟

قوم کي اصلي همدردي اور اسکا سچا خلوص اس وقت هوتا جبکه بهي خواهاں ندوہ کسي مقام پر مجتمع هوتے ' اسکي نا کامیوں کے اسباب پر غور فرماتے ' اسکے فلاح اور بهبودي کے وسائل کي تلاش کرتے ' اور ایک کامیاب اور امید افزا روش اختیار کرکے نـــدوہ کو اسکے اصلي مقاصد و اغراض میں فایز المرام بنانے کي کوشش کرتے -

یه ایک حد تک ممکن ھے که صحیح هو که اگر بعد علحدگي علامۂ شبلي اراکین ندوۃ العلما نے انکي جگهه پر ایک ناظم کو منتخب کرلیا ھے تو کیا ضـــرور ھے که قوم اسپر اعتماد نکرے ؟ میں کهتا هوں که قوم ضرور اعتماد کرے ' لیکن یه اعتماد یومنون بالغیب نهو' کیونکه وہ ملک مقرب نهیں ' کوئي وحي منزل نهیں ' کوئي رسول نهیں ' بلکه کچهه بهي نهیں - کم از کم اتنا تو ضرور هو که قوم اسکے حالات سے واقف هو - اسکے فضائـــل علمیه و دینیه سے آشنا هو - یه کسقدر حیرت انگیز اور افسوسناک امر ھے که ایک ایسي مجلس کا جسکے مقاصد عظیم الشان هوں اور جسکي کامیابي بهي یقیني هو' اور جسکا عزم وحید یه هو که قوم کي تمام وہ ضرورتیں جو ایک مدت سے مدفون اور قحط الرجال سے قریب الفنا هو چکي هیں ' دوبارہ زندہ اور بار آور کیجائیں ' اســکا میر مجلس ایک ایسا شخص کیا جاتا ھے جس کے نام سے قوم کے کان بهي آشنا نهیں - لیکن ایسا کیوں هوا ؟ صرف اسلیے هوا که قوم کي آنکهیں ندوہ کیطرف سے بند هیں ' اور اسلیے هوا که اب وہ دل نهیں رهے جن میں همدردي اور خلوص کے جذبات تهے اور وہ هاتهه نهیں رهے جو همیشه بڑهنے کیلیے طیار اور مستعد رهتے تهے ' اور وہ دماغ نهیں رهے جن میں قومي ضروریات پوشیدہ رهتي تهیں اور انکے تمام حقوق کي نگهداشت کي جاتي تهي - یـــه کسقدر تعجب بالاے تعجب ھے که ناظم کا انتخاب صرف چند اشخاص کے هاتهوں سے هو جاتا ھے ' اور قوم سے پوچها تک نهیں جاتا ؟ ناظم کو کیا پڑي ھے که قوم کے حصول آرا کا لحاظ کرے ' اسکو ایک مغتنم موقع ملتا ھے اور ایک غیر معمولي قدر و قدرت چنـــد منٹوں میں هاتهه آجــاتي ھے ' وہ خوش خوش مسند نظامت پر جلوہ آرا هو جاتا ھے ' اور پهر اسکا جو کچهه بهي جي چاھے کر گذرتا ھے -

میں حیران هوں که کس منه اور کس زبان سے کها جاتا ھے که هم میں بیداري اور قومیت کا احساس ھے ؟ اگر یهي بیداري اور احساس ھے تو میں سچ عرض کرتا هوں که یهه ایک نوم الحیات ھے جسکو غلط فهمي سے آپ بیـــداري تصور کیے بیٹـــهے هیں - خـــدارا سونچیے اور اپني ضروریات پر ایک گهري نظر ڈالکر ندوہ کے فلاح اور بهبودي کے اسبــاب فراهم کرنے میں سرگـــرم هو جائیے ! و ما علینا الا البلاغ - والسلام

ایـــم - احمد - از بارہ بنـــکي

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبري

یه گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکهتي هیں' زمانۂ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کردیتي هیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي هیں ' اور همارا دعوی ھے که چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بیان سے باهر ھے - ٹوٹے هوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چهرے پر رونق لاتي ھے - علاوہ اسکے اشتها کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر هیں ' هر خریدار کو دوا کے همراہ بالکل مفت بعض ایسي هدایات بهي دیجاتي هیں ' جو بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ھے - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول بذمه خریدار چهه شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیه ۸ آنه

آ ۱۱

منیجر کارخانۂ حبوب کا یا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

مطبوعات جدیده

افــــادہ

قیمت سالانہ ۲ - روپیہ مع محصول - سول لائن - آگرہ

یہ اردو کا ایک جدید ماهوار رسالہ ہے جو نہایت نفیس کاغذ اور عمدہ چهپائي کے ساتهہ گذشتہ نومبر سے نکلنا شروع هوا ہے - جناب نواب حاجي محمد اسمعیل خان صاحب اسکے مدیر اور ایڈیٹر هیں - غالباً مقصد اشاعت یہ ہے کہ ملک میں جو تعلیمي اور سیاسي کام هو رہے هیں انپر ماهوار بحث کي جاے ' اور اوسکے علاوہ " دوسرے قسم کي بهي سوشیل' مارل ' اور تاریخي مضامین" شائع کیے جائیں -

نــواب صاحب اردو کے قــدیمي اهــل قلم هیں جبــکہ اردو کے لکهنے ولے بہت کم تهے اور نہ اسقدر رسائل و اخبار نکلتے تهے - علي گدہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں عرصے تک انکے مضامین نکــلے هیں اور مشہور رسالہ " معارف " کے بهي وہ نہ صرف مالک تهے بلکہ ایڈیٹري میں بهي شریک تهے - امید ہے کہ انکي ایڈیٹري میں یہ نیا رسلہ ترقي کریگا ' اور دیگر اهل قلم بهي انکي اعانت کرینگے -

نومبر کا نمبر بطور نمونے کے شائع کیا گیا ہے اسلیے اسمیں صرف وہ مضامین جمع کردیے هیں جو بعض اخبارات میں شائع هوے تهے' مگر دسمبر کے نمبر میں متعــدد مستقل مضامین هیں اور پہــلا مضمون جو ایجوکیشنل کانفرنس کے متعلق ہے' نہایت مفید نقد ومشورہ پر مشتمل ہے اور ارباب کارکیلیے قابــل توجہ' بشرطیکہ وہ توجہ کرنا چاهیں -

نواب صــاحب کے سیاسي افکار و آرا سے آجکل بڑا طبقہ قوم کا مخالف ہے' اور یہ امر بهي آشکارا ہے کہ وہ الهـــلال کے کاموں سے خوش نہیں هیں' تاهم میں یہ کہنے سے کسي طرح باز نہیں رهسکتا کہ نواب صاحب جس استقلال اور یک رنگي سے اپنے سیاسي عقائد پر قائــم هیں ' اور جس غیر متزلزل لب و لہجــہ میں همیشہ اپنے خیالات ظاهر کرتے رهتے هیں ' میں اپنے عقیدے میں اُسے نہایت قابل تعریف وتحسین سمجهتا هوں -

زمانے کے خیالات یکسر پلٹ گئے هیں اور وقت کے طوفان نے بڑے بڑے محکم ستونوں کو بهی اپني جگہ سے هلا دیا ہے - جو لوگ پچهلي صحبتوں کے مشہور رکن سمجهے جاتے تهے اور کل تــک اپنے گذشتہ اصولوں کا وعظ کررهے تهے' انهوں نے بهي زمانے کا رنــگ دیکهکر بالاخر اپني جگہ چهوڑي' اور زیادہ نہیں تو نئے خیالات و عقائد کي طرف دو چار قدم تو ضرور بڑهہ آئے ' مگر تاهم لوگ دیکهہ رهے هیں کہ نواب صاحب ممدوح اپنے خیالات پر اُسي استحکام و استواري سے قائم هیں جس طرح گذشتہ عهد میں تهے' اور هر موقعہ پر بلا تامل اور بلا خوف تحقیر و تضحیک اپني قدیمي راے ظاهر کرتے رهتے هیں -

لوگ همیشہ انکے خیالات کي مخالفت کرتے هیں اور شاید هي کسي شخص کے سیاسي خیالات کو اسدرجہ عام طور پر مذموم سمجها گیا هو' جس قدر نواب صاحب کي تحریرات کو - عموماً انکي تحریرات کو حکام کي خوشامد اور انتها درجہ کي خوشامد سے تعبیر کیا جاتا ہے' تاهم وہ اسکی کچهہ پروا نہیں کرتے اور اپنے خیالات برابر ظاهر کرتے رهتے هیں -

میں نے کسي قدر تفصیل سے اس امر کو اسلیے لکها کہ میں انکے استقلال میں آجکل کے لوگوں کیلیے ایک بڑي عبرت پاتا هوں - انکو خوشامد اور غلامي کا الزام دیا جاتا ہے - میں چاهتا هوں کہ کاش آجکل کے مدعیان حریت کي آزادي میں بهي ویسا هي استقلال غیر متغیر اور استقامت محکم پیدا هو جاے ' جسقدر ثبات و یک رنگي نواب صاحب کي خوشامد اور غلامي میں ہے !

اگر ایسا هو تو پهر مصیبتوں کا خاتمہ ہے - یاد رکهو کہ کفر هو یا ایمان' پهلي چیز استقامت ہے ' اور ایمان نفاق آلود سے ثبات کفر بهر حال بهتر ہے :

دو دل بودن درین رہ سخت تر عیبیست سالک را
خجل هستــم ز کفر خود کہ دارد بوے ایمــاں هم !

اُس حریت کے ادعا کو لیکر کیا کیجیے جسمیں ایک ادنی سی آزمایش کي بهي تاب نہ هو؟ و للہ در الشاعر:

وفــاداري بشــرط استــواري اصــل ایمــاں ہے
مرے بتخانے میں تو کعبے میں گاڑو برهمن کو

میں جانتا هوں کہ جمود فکر اور استقامت راے ' دو مختلف چیزیں هیں' اور جس طرح ثبات راے ایک عمدہ جوهر اخلاقي ہے' اُسي طرح طلب حق اور اعتراف گمرهي بهي بنیاد هدایت وسعادت ہے - لیکن اگر ایک شخص کو اپني غلطي محسوس نہیں هوتي اور اسلیے اپني غلط راے پر صداقت سے قائم ہے' تو اُسکي راے کي تو پوري سختي سے تغلیــط کیجیے' مگر ساتهہ هي اُسکی استقامت کي پوري فیاضي سے تعریف بهي کیجیے' اور بن پڑے تو اپنے حق کے قیام کیلیے اُسکے باطل کے ثبات سے سبق لیجیے !

اگر افادہ کو تمام اردو اخبار و رسائل اور قومي کاموں پر انتقاد و بحث کیلیے مخصوص کردیا جاے تو یہ بہت بهتر هوگا ' کیونکہ اس قسم کا کوئي اردو رسالہ ملــک میں نہیں ہے -

چهپائي لکهائي اور ضخامت کے اعتبار سے قیمت نہایت کم ہے اور امید ہے کہ لوگ اسکي قدرداني میں بخل نہ کرینگے کیونکہ ملک میں سنجیدہ رسائل کي ضرورت شدید ہے ' اور گو انکے سیاسي آرا سے هم لوگوں کو اختلاف هو تاهم رسالے کے دیگر حصص کے فوائد میں تو کلام نہیں -

هندوستاني دوا خانہ دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگي ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتهہ بہت مشہور هوچکا ہے - صدها دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني هوئي هیں) حاذق الملــک کے خانــداني مجربات (جو صرف اِس کارخانــہ سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار' صفائي ' ستهرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف هوگا کہ :

هندوستاني دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هي کارخانہ ہے

فہرست ادویہ مفت (خط کا پتــہ)

منیجر هندوستاني دوا خانہ - دهلي

جـــزائـــر فـلـي پـائـن

شیخ الاسلام کا تقرر اور دعوۃ دینیه کي تحریک

الشیخ محمد وجیهه النـابلسي



(جزائر فلي پائن کے باغات کا ایک منظر)



(جزیرہ مورو (فلي پائن) کا ایک مکان)

الهلال کي کسي گذشته اشاعت میں جزائر فلي پائن کے مسلمانوں کا تذکرہ به تفصیل هوچکا ہے - قارئین کرام کو یاد هوگا که مسلمانان جزائر مذکورہ نے اپنے امریکن گورنر میجر ... لي کو اپنا وکیل بنا کر قسطنطنیه بھیجا تھا، اور اُس نے پیشگاہ خلافة ... یه میں انکي جـانب سے مندرجۂ ذیل مواد عرض کیے تھے :

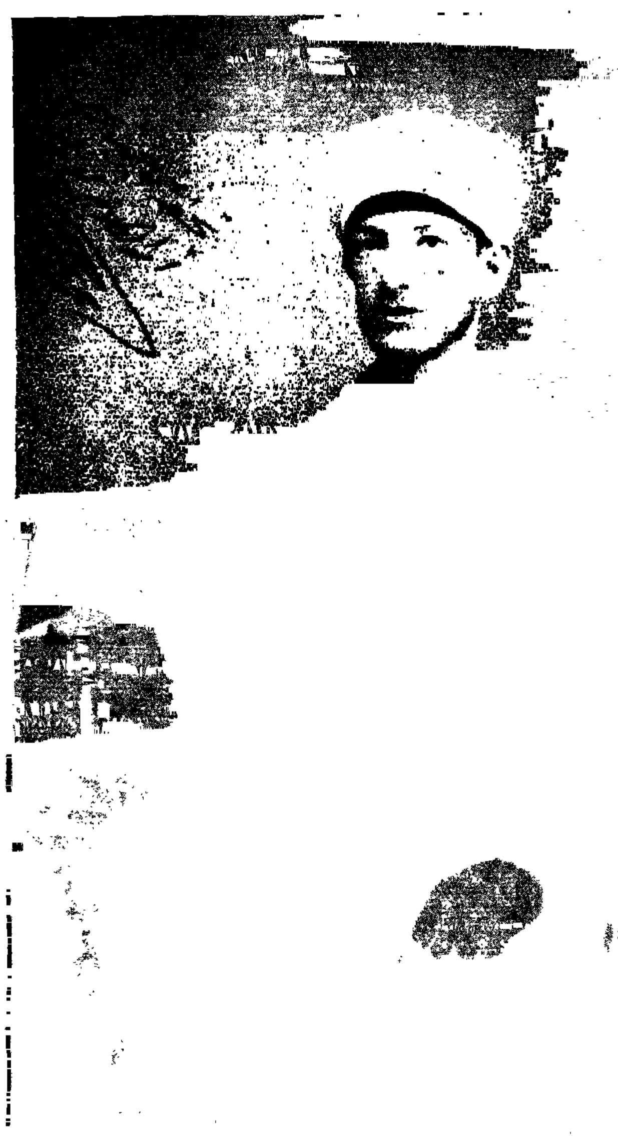
" مسلمانان فلي پائن نے مجھے بھیجا ہے تاکه میں ان کي جانب سے سلطان المعظم کے رئیس دیني اور خلیفـة المسلمین هونے کي حیثیت کا اعتراف کروں، اور اطمینان دلاؤں که ریاست هاے متحدہ امریکه ان کے مذهبي امور میں کسي طرح کي مداخلت کرنا نہیں چاهتي بلکه انکي دیني حالت کي اصلاح و ترقي کي خواهشمند ہے -

نیز وہ چاهتے هیں که پیشـگاہ خلافت سے انکے لیے ایک شیخ الاسلام مقرر کرکے بھیجا جاے جو انکے مذهبي اعمال و اعتقاد کي اصلاح کرے، اور انکي نگراني میں وہ ایک سچے مسلمان هونے کا درجه حاصل کرسکیں - حکومت امریکه نے انکي اس خواهش کو معقول قرار دیا ہے اور وہ اپنے صرف و تنخواہ سے ایک ایسے رئیس دیني کے تقرر کي بدل خواهشمند ہے "

سلـطان المعظم نے انکي درخواست کو منظور فرمایا اور جزائر فلي پائن کیلیے " شیخ الاسلام " کا ایک عہدہ قرار دیا گیا جسکے مصارف حکومة امریکه دیگي، اور جو اپني ریاست دیني میں بکلي آزاد و خود مختار هوگا -

چنانچه اس عہدۂ جلیله پر سب سے پہلے جو بزرگ مامور هوے، وہ حضرة الشیخ، السید محمد وجیه افندي النـابلسي امین الفتـاوی مشیخۃ اسلامیه هیں -

تمام امور ضروریه کے طے پا جانے کے بعد وہ آستانے سے بعزم جزائر روانه هوگئے - ۱۴ - دسمبر کو بمبئي پہنچے - وهاں سے دهلي آئے - دهلي سے علیگڈہ، علي گـڈہ سے دیوبنـد گئے - پھر چند دنوں به تقریب اجتماع اسلامي آگرہ میں تشریف فرما رهے - وهاں سے کلکته اور رنگون هوتے هوے غالباً فلي پائن روانه هوگئے هیں -



السید محمد وجیهه افندي، شیخ الاسلام جزائر فلي پائن

آگرہ میں مجھے سید موصوف سے شرف نیاز حاصل هوا، اور دو تین مفصـل صحبتیں مختلف شئـون و مسائل اسلامیه و سیاسیه پر هوئیں - وہ ایک نوجوان فاضل هیں جنکا اصل وطن نابلس (اطراف شـام) ہے، مگر پرورش قسطنطنیه میں پائي ہے، اور علوم دینیـه کي تحصیل و تکمیـل کے ساتھ فرانسیسي اور (غالباً) جرمن زبان کو بھي حاصل کیا ہے - ترکي کے توطن کي وجه سے ترکي زبان مثل مادري زبان کے بولتے هیں، اور عربي بطور زبان ثاني کے مگر صحیح و فصیح -

میں نے انھیں ایک فاضل، وسیع المعلومات، اور ایک عالم منور الفکر و روشن خیال پا یا - انکے خیالات میں جمود نہیں ہے، مگر ساتھ هي غیر معتدل آزادي بھي نہیں ہے - عہد حمیدي کا ذکر آیا تو انھوں نے اسکے استبداد و جبر کو مخالف کتاب و سنت بتلا یا، لیکن نئے عہد عثماني کي بے اعتدالیاں بیان کي گئیں تو انکو بھي انھوں نے تسلیم کیا -

دعوۃ و اصلاح کے مسئله میں وہ بالکل الهلال کے مشرب سے متفق

اقدامات عثمانیه

ایـک عثـماني طیـــارہ

شوکت بلقیس خانم

انـگلستان کي نئي ڈاک کے اخـبارات میں مس فـریهوک (Miss Frehauke) کا تـذکرہ نهـایت فخر و مبـاهات کے ساتهه کیا گیا ھے جس نے ایک هوائي جهاز میں کچهه دور تک سفر کیا -

یورپ میں ایسا هونا کچهه بهي عجیب نهیں' بلکه ایک ایسي معمولي بات ھے جسکا تذکرہ بهي ضروري نه تها - البته حال میں ایک نو جوان ترک خاتون شوکت بلقیس خانم کا هوائي جهاز میں اوڑنا اور ادرنه سے قسطنطنیه تــک آنا' یقینـاً ایسا واقعه تها جسپر فرانس کے تمام اخبارات و رسائل نے بجا طور پر تعجب کیا -

خانم موصوفه ایک نو جوان تــعلیم یافته خاتون اور فتحي بک کي بیوي هیں - پچهلے دنوں جو مشهور انجمن خواتین عثمانیه کي اعانۀ حکومت کیلیے قائم هوئي تهي' اسکي تاسیس میں سب سے زیادہ حصـہ انهوں نے لیا تها - انـقلاب دستوري کے بعد باعانۀ



احمد رضا بک جو جمعیۃ طلب حقوق نسواں کیلیے قائم هوئي تهي' جسکے دو عــظیم الشان جلسے منعــقد هو کر تمام یورپ میں مشهور هوگئے تهے' اور جسکي اعانت کا سلطان المعظم نے به نفس نفیس وعــدہ کیا تها' اسکے ارکان مشهورہ میں سے ایک رکن رکین یهي بلقیس خانم تهیں -

انکے اس مردانه وار طیــران هوا نے تمام ترکي میں شهرت حاصل کرلي ھے' اور متعدد مقامات سے عورتوں کي انجمنوں نے انکے لیے تحائف بهیجے هیں - اوڑنے سے پہلے اور بعد' خواتین عثمانیه کے دو جلسے منعقــد هوے' جسمیں بڑے بڑے اعیـان و مشاهیر کي خواتین شریک تهیں - بلقیس خانم نے ایک فصیح و بلیغ تقریر کي اور کها :

" وقت آگیا ھے که اپني ملت کے زوال و ادبار کے ماتم میں هم عورتیں بهي مساویانه حصه لیں' کیونکه هر بات میں هم اپنا مساویانه حق مردوں سے طلب کرتي هیں "

انهوں نے کها که:

" هوائي جهاز میں بیٹهکر کچهه دور تــک جانا اب متمدن عالم کي ایک نهایت هي معمولي اور عامۃ الورود بات هوگئي ھے - اسمیں کوئي ندرت نهیں - پس میں نے جو یه ارادہ کیا تو اسلیے نهیں که یه کوئي عجیب اور نادر واقعه هوگا' بلـکه صرف اس غــرض سے که



بلقیس خانم هوائي جهاز میں

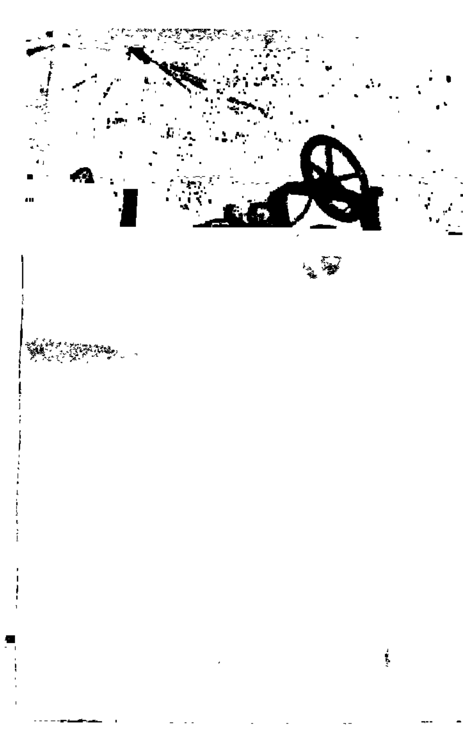
همت اور اقـدام عملي کي ایک نظیر قائم کروں - وہ میري ملت محبوب و محترم کیلیے اولوالعـزمانه اعمال کا محرک' اور بـلند نظرانه مقاصد کیلیے داعي هو"

خـانم موصوفه کي اس دلیري نے تمام خواتین عثـمانیه میں ایک تازہ روح عمل پهونک دي ھے - صرف عورتیں هي نهیں بلکه مردوں پر بهي اسکا همت افزا اثر پڑا ھے - انهوں نے اپنے ساتهه بهت سے چهپے هوئے اوراق رکهه لیے تهے جو هر آبادي پرسے گذرتے هوئے پهینکتي جـاتي تهیں - اُن میں سے بعض پر طلب غیرت و حمیت کے جملے تهے' بعض پر دعائیه فقرے' اور اکثر اوراق پر تو یه لکها تهـا که " ملـۃ نجیبۀ عثمـانیه کے نام' غیرت' حمیت' صـداقت' اور عمل کا پیام مقدس !! "

یه گویا دارالخلافـۃ عثمانیـه کا ایک اِفتراعي واقعه ھے - لیکن جو با قاعدہ اور منظم آزادي بوجه اپني حکومت هونے کے وهاں جدید نسل کي عورتوں کو ملي ھے' امیـد ھے که وہ ابهي عرصے تــک اُنهیں بے اعتدالانه آزادي کے نقائـص سے محفوظ و مصـئون رکهیگي -

گذشته ڈاک کے تمام عثماني جرائد و رسائل نے اس واقعه کي تشهیر و تعظیم میں حصه لیا ھے' اور مصور رسائل نے اس دلیرانـه سفر فضائي کے مختلف حصونـکي تصویریں شائع کي هیں - علی الخصوص معاصر محترم آستانه " شهبال " اور " رسمللي " جنکي اشـاعـات کا بـڑا حصه اسي واقعـه کے رسوم و صـورو سے پـر ھے - هم بهي تین مختلف تصـویریں معـاصرین آستـانه سے نقل کرتے هیں -

دو تصویریں تو خود خانم موصوفه اور هوائي جهاز کي هیں' اور ایک تصـویر اُس مجلس خـواتین کي جو اُس موقعه پر منعقد هوئي تهي -



بلقیس خانم هوائي جهاز کے لباس میں

مذاكرهٔ علميه

آثـار عرب - احمد زكي بك

مصر کے موجودہ تعلیم یافتہ اشخاص سے مجھے ہمیشہ بے اعتقادي رهي هے ' الا دو شخص ' ایک قاسم امین بک مرحوم صاحب تحریر المراۃ ' اور دوسرے احمد زكي بک صاحب السفر الي المؤتمر والدنيا في باريس وغيرہ -

پچھلے دنوں احمد زکي بک نے جامعہ مصریہ میں اثار عرب پر تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا ' جسمیں مختلف مواضیع ادب و تاریخ و علوم و علم اللسان پر نہایت وسعت نظر و دقت رائے سے بحث کي تھي - اب اُن سب کا مجموعہ شائع ہو گیا ہے - آج انکي ایک تقریر کا تھوڑا سا حصہ درج کیا جاتا ہے جو زیادہ خشک اور علمي نہیں ہے تا کہ عام طور پر دلچسپي سے پڑھا جاے (ایڈیٹر) -

حضرات !

سب سے پہلے میں عربي طریقہ پر سلام کرتا هوں اور هر شخص سے فرداً فرداً کہتا هوں کہ " سلام علیک " اسکے بعد میں اسلامي طریقہ پر سلام کرتا هوں اور کہتا هوں " السلام علیکم " -

اس سلام مزدوج کے بعد میں وہ لفظ استعمال کرتا هوں جو اهل فرنگ نے عربوں سے لیا هے اور جسے بلحاظ معني اصلي کے میں آپ سے کہتا هوں ' یعني " Salamlek " -

حضرات ! اهل یورپ تو اس تیسرے لفظ کو تملق و تذلل اور انتہاء خضوع و خشوع کے لیے استعمال کرتے هیں ' مگر در حقیقت یہ لفظ اس اثر کا همیں پتہ دیتا هے جو اسلامي تمدن نے یورپ کي مغربي قوموں پر ایک زمانے میں ڈالا تھا -

کیا اس عالم کي یہ سنت جاریہ نہیں ' کیا تمدن کا یہ قاعدہ نہیں کہ جب مختلف و متبائن قومیں باهم ملتي هیں اور ایک کو دوسرے سے سابقہ پڑتا هے ' تو ضرور اس سے ایک کا اثر دوسرے پر پڑتا هے ' اور یہ اثر اسقدر قوي هوتا هے کہ بالاخر عام اور خاص ' دونوں قسم کے حالات میں ظاهر هوتا هے ؟ اس تاثیر کا سر چشمہ تمدن کي قوت هے - غالب و چیرہ دست قوم معراج تمدن کے جسقدر بلند زینے پر هوگي ' اور مغلوب قوم پر اسکو جسقدر تسلط و اقتدار حاصل هوگا ' اسي نسبت سے یہ اثر بھي کمزور و ضعیف اور قوي و استوار هوگا -

کسي قوم میں جب تمدن پھیلتا هے ' تو ضرور اسکے افراد بھي اس بسیط زمین پر پھیلتے هیں اور دوسري قوموں پر غالب هوجاتے هیں - قبائل جو اسکے جوار میں یا اسکے ساتھہ رهتے هیں ' اسکا کہنا مانتے هیں ' ان پر فوراً اُس قوم کو یک گونہ حکومت حاصل هوجاتي هے یہ حکومت ظاهري نہ هو بلکہ معنوي هو - جو لوگ تفکر و تامل کام فرماتے هیں انہیں اس حکومت معنوي کے آثار تجارت ' زراعت ' صنعت ' اخلاق و عادات ' علوم و معارف ' بلکہ لهو ولعب ' ظرافت و مزاح ' وقار و رندي ' غرضکہ زندگي و تمدن کے هر شاخ و مظهر میں اسطرح نظر آجاتے هیں ' جسطرح صبح کي پیشاني یا دن کي روشني نصف النهار میں !

اجتماع و تمدن کے اس بدیهي قانون کے ثبوت کے لیے میں آپ کو دور نہیں لیجاتا - صرف اتنا کہتا هوں کہ آپ ذرا اپنے گرد و پیش پر ایک نظر ڈالیں - کیا آپ نہیں دیکھتے کہ هم میں سے ایک شخص جو اپني مادري زبان بھي اچھي طرح بول نہیں سکتا اور (اسکے نزدیک) اسکي بدقسمتي سے خدا نے اسکو کسي عجمي زبان میں استعمال و انہماک کا موقع بھي نہیں دیا ' مگر با ایں همہ جب وہ اپنے کسي دوست اور هم چشم سے ملتا هے تو فوراً کہتا هے : " بونجور موں شیر بوں سیوار " (یہ ایک فرانسیسي کلمۂ مزاج پرسي و تعارف هے جو اب فرنگي مآب مصریوں میں بجاے کیف حالک کے جاري هوگیا هے ' اور انکي تقلید سے اسکا استعمال اسقدر بڑھگیا هے کہ عام طور پر هر شخص بولنے لگا هے حتی کہ سلام علیک تک متروک هے ! - الهلال) کیا یہ امر اب قطعي نہیں کہ عنقریب وہ دن آنے والا هے جبکہ همارے لڑکے گھروں میں بھي گوڈ مارننگ گوڈ نائٹ مائي ڈیر ' کہا کرینگے -

نہیں ' وہ دن تو آگیا - اب تو گھروں میں بھي همارے لڑکوں کي زبان سے یهي نکلتا هے -

لعمري (اپني عمر کي قسم) ' یہ نفوس کا ضعف ' مزاج کي کمزوري ' اور اخلاق کي پستي هے - یہ حرکت علما کے نزدیک تنگ ظرفي هے اور نیم علما کے نزدیک خود نمائي - رهے جاهل تو انکے لیے اسقدر کہدینا کافي هے کہ وہ جاهل هیں !

میرے نزدیک اس تنگ ظرفي اور خود نمائي ' دونوں کے خلاف اخلاقي جنگ کرنا چاهیے تاکہ هم اپني قومیت اور زبان کو محفوظ رکھہ سکیں ' اور اپنے ملک کے زندہ کرنے کے متعلق هماري کوششیں کامیاب هوں -

لیکن آج شب کي صحبت کا میرا موضوع مجھے مجبور کرتا هے کہ میں بہت سے مقامات پر عربي الفاظ کے بدلے غیر عربي الفاظ استعمال کروں ' یہ اسلیے تاکہ ان پس ماندہ آثار اور لازوال مآثر کو بیان کرسکوں جو همارے آباء و اجداد یورپ کي قوموں میں اپنے بعد چھوڑ آئے هیں - (اسکے بعد خطیب نے فرانسیسي زبان کا ایک فقرہ لکھا هے مگر وہ هم نے اسلیے خذف کردیا کہ قارئین الهلال میں بمشکل کچھہ لوگ ایسے هونگے جنکے لیے وہ چند اصوات مرتبہ سے زیادہ هو - الهلال)

آپ نقش حیرت بنجائینگے جب میں آپ سے کہونگا کہ (Ebahi) اور (Ahuri) یہ دونوں فرانسیسي لفظ خالص عربي اصل سے مشتق هیں - پہلا لفظ (Ebahi) جسکے معني پریشان و حیران کے هیں ' اور اسي طرح اطالي زبان کا یہ فعل (baire) جو اسکے هم معني هے ' دونوں عرب کے اس قول سے نکلا هے کہ " فلاں مائر بائر " یعني حیران و پریشان هیں - دوسرا لفظ یعني (Ahuri) جسکے معني مبهوت و مرعوب هونیکے هیں ' وہ بھي اس جملے سے نکلا هے کہ " بهرت فلاناً فانبهرا " کیا اب بھي کسیکو حیرت و تعجب هے ؟ حالانکہ جب سبب ظاهر هو جاے تو تعجب دفع هوتا جاتا هے ' اور اشتقاق جسقدر واضح هے وہ تو ظاهر هي هے -

اس فرانسیسي فقرہ میں میں نے ایک لفظ (Sauche) استعمال کیا تھا - یہ لفظ بھي عربي نژاد هے - اگر اطالي لہجہ میں اسکا تلفظ کریں تو " سوکي " هوگا ' اور اگر هم اطالي زبان میں اسکے هم معني لفظ تلاش کریں تو همیں دو لفظ (Zicca) اور (Zocco) ملینگے ' اور اگر اب هم اسکے بعد یہ آیت تلاوت کریں : کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوي علی (سوقہ) یعجب الزراع تو اسکا مشتق منہ واضح هو جائیگا (یعني لفظ سوق) -

هیں مجھے پوري امید ھے که انشاء الله العزیز انکا قیام جزائر فلي پائن میں ایک قوي حرکت دیني پیدا کر دیگا - مسئلۂ تبلیغ اسلام کے متعلق میں نے بہت سے مطالب ضروریه انکي خدمت میں عرض کیے هیں -

ایک ایسے دور دراز مقام کے قیام کو منظور کرنا ھي انکے ایثار نفس کي دلیل بین ھے - انهوں نے اس دیني خدمت کیلیے تنخواہ لینا بھي گوارا نہیں کیا - صرف پچاس پونڈ ماهانه اپنے مصارف کیلیے لینگے ' اور قسطنطنیه میں انکے اهل و عیال کیلیے ٣٠ پاؤنڈ ماهانه پہنچتے رهینگے -

انهوں نے کرنل فنلے سے یه طے کر لیا ھے که وہ تبلیغ اسلام کے بارے میں بالکل آزاد و خود مختار هونگے - عربي تعلیم کے نشر و اشاعت میں حکومت محلیه انهیں مدد دیگي - خطبه میں سلطان المعظم کا نام لیا جایگا ' اور اُنکے تمام احکام و اوامر دربار خلافة کے احکام تصور کیے جائینگے -

جزائر فیلي پاین میں مسلمانوں کي آبادي پانچ لاکھه سے زیادہ ھے - انکے علاوہ قدیمي بت پرستي بھي باقي ھے جو بہت تھوڑي سعي سے مبدل به اسلام هو سکتي ھے -

هندوستان کے مسلمانوں کے لیے یه سمجھنا مشکل هوگا که دولة برطانیه جو کچھه اپنے سات سے دس کروڑ مسلمان رعایا کیلیے نہیں کر سکتي ' اس سے کہیں زیادہ ریاست هاے متحدۂ امریکه صرف پانچ لاکھه نفوس اسلامیه کیلیے کر رهي ھے - وہ خود اپني معرفت سے انکے لیے ایک شیخ الاسلام مقرر کراتي ھے اور سلطان المعظم کے تحت ریاست دیني انهیں سپرد کر دیتي ھے - انگلستان کیلیے (بقول ٹائمس) ایک وحشي گورے کے خون کے آگے تمام مسلمان رعایاے هند کا اضطراب اور ایک عظیم الشان اسلامي حکومت کي تباهي کوئي شے نہیں ' مگر غنیمت ھے که امریکه ایسا نہیں سمجھتي !

حال میں سر ولیم ویڈر برن کي ایک چٹھي اخبار نیشن میں شائع هوئي ھے جسمیں انهي جزائر فلي پائن کا ذکر ھے اور امریکه کے طرز حکومت سے گورنمنٹ هند کا مقابله کیا ھے - وہ لکھتے هیں :

" امریکه کے پریسیڈنٹ ولسن کا رویه اهل برطانیه کیلیے قابل غور و عبرت ھے - جب هندوستان کي کونسل میں مسٹر گوکھلے کا بل جبري تعلیم کے متعلق نامنظور هوا تو اسي وقت بیان کیا گیا تھا که جزائر فلي پائن میں امریکن گورنمنٹ نے میونسپلٹیوں کے ذریعه جبري تعلیم رائج کر دي ھے ' اور اسکا نتیجه یه ھے که برٹش انڈیا کے مقابله میں وهاں طلبا کي تعداد دس حصه زیادہ نظر آتي ھے !

پریسیڈنٹ ولسن نے علانیه وعدہ کیا ھے که امریکن گورنمنٹ بہت جلد ان جزائر کو آزادي عطا کر دیگي ' مگر هندوستان کو ابتک کوئي ایسي امید نہیں دلائي گئي ! ! "

زمیندار ریلیف فنڈ ڈیپوٹیشن

بسرپرستي علامه عبد الله عمادي ایڈیٹر زمیندار بغرض فراهمي چندہ ٢١ جنوري کو لاهور سے روانه هوگا - همیں اپنے مسلمان بھائیوں سے پوري توقع ھے که حتی الامکان اس ڈیپوٹیشن کي حوصله افزائي سے اپنے قومي اخبار (زمیندار) کے ساتھه سچي همدردي اور محبت کا عملي ثبوت دینے سے دریغ نہیں فرمائیں گے -

منیجر زمیندار

مشاهیر اسلام رعایتي قیمت پر

(١) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ٣ آنه رعایتي ١ آنه (٢) حضرت بابا فرید شکر گنج ٣ آنه رعایتي ١ آنه (٣) حضرت محبوب الہي رحمة الله علیه ٢ آنه رعایتي ٣ پیسه (٤) حضرت خواجه حافظ شیرازي ٢ آن رعایتي ٣ پیسه (٥) حضرت خواجه شاہ سلیمان تونسوي ٣ آنه رعایتي ١ آن (٦) حضرت شاہ بوعلي قلندر پاني پتي ٣ آنه رعایتي ١ آنه (٧) حضرت امیر خسرو ٢ آنه رعایتي ٣ پیسه (٨) حضرت سرمد شهید ٣ آنه رعایتي ١ آ (٩) حضرت غوث الاعظم جیلاني ٣ انه رعایتي ١ انه (١٠) حضرت عبد الل بن عمر ٣ انه رعایتي ١ آنه [١١] حضرت سلمان فارسي ٢ آنه رعایتي ٣ پیس [١٢] حضرت خواجه حسن بصري ٣ آنه رعایتي ١ آنه [١٣] حضرت اما رباني مجدد الف ثاني ٢ آنه رعایتي ٣ پیسه (١٤) حضرت شیخ بهالدین ذکریا ملتاني ٢ آنه رعایتي ٣ پیسه (١٥) حضرت شیخ سنوسي ٣ آنه رعایتي ١ آنه (١٦) حضرت عمر خیام ٣ آنه رعایتي ١ انه (١٧) حضرت اما بخاري ٥ آنه رعایتي ٢ آنه (١٨) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ٤ آ رعایتي ٦ پیسه (١٩) شمس العلما ازاد دهلوي ٣ انه رعایتي ١ انه (٢٠ نواب محسن الملک مرحوم ٣ انه رعایتي ١ انه (٢١) شمس العلما مولوي نذیر احمد ٣ انه رعایتي ١ انه (٢٢) آنریبل سرسید مرحوم ٥ رعایتي ٢ ا (٢٣) رائٹ انریبل سید امیر علي ٢ انه رعایتي ٣ پیسه (٢٤) حضرت شهبا رحمة الله علیه ٥ آنه رعایتي ٢ آنه (٢٥) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ٥ انه رعایتي ٢ انه (٢٦) حضرت شبلي رحمة الله ٢ انه رعایتي ٣ پیسه [٢٧ کرشن معظم ٢ آنه رعایتي ٣ پیسه [٢٨] حضرت ابو سعید ابو الخیر ٢ ا رعایتي ٣ پیسه [٢٩] حضرت مخدوم صابر کلیري ٢ انه رعایتي ٣ پیسه [٣٠ حضرت ابونجیب سهروردي ٢ انه رعایتي ٣ پیسه [٣١] حضرت خالدبن ولید ٥ انه رعایتي ٢ انه [٣٢] حضرت امام غزالي ٦ انه رعایتي ٢ انه ٢ پیس [٣٣] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ٥ انه رعایتي ٢ ا [٣٤] حضرت امام حنبل ٤ انه رعایتي ٦ پیسه [٣٥] حضرت امام شافعي ٦ انه رعایتي ١٠ پیسه [٣٦] حضرت امام جنید ٢ انه رعایتي ٣ پیس (٣٧) حضرت عمر بن عبد العزیز ٥ - آنه - رعایتي ٢ - آنه (٣٨) حضرت خواج قطب الدین بختیار کاکي ٣ - آنه رعایتي ١ - آنه (٣٩) حضرت خواج معین الدین چشتي ٥ - آنه - رعایتي ٢ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هز صفحه کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ٢ روپیه ٨ - انه - (٤٠) ی رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ١٢ - انه رعایتي ٦ - انه (٤١) آئی خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ٥ انه - رعایتي ٣ - انه - [٤٢] حالات حضرت مولانا روم ١٢ - آنه - رعایتي ٦ - انه - [٤٣ حالات حضرت شمس تبریز ٩ - انه - رعایتي ٣ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [٤٤] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ١ روپیه ٨ انه [٤٥] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیڑھه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ٦ روپیه ٧ انه [٤٦] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت حالات اور ارشادات ٢ روپیه ٨ انه [٤٧] رموز الاطبا هندوستان بھر کے تم مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوس ایڈیشن طبع هوا ھے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ھے انکے نام بھي لکھدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب ھے اسکي اصلي قیمت چھه روپیه ھے اور رعایتي ٣ روپیه ٨ انه [٤٨] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ٢ انه رعایتي ٣ پیسه [٤٩] صابون سازي کا رساله ٢ ا رعایتي ٣ پیسه -

ملنے کا پته ـــ منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

بريد فرنگ

سنہ ۱۳ - اور هـــلال

قديم و جديد مسئله شرقيه

(از گريفگ ۲۷ دسمبر)

انيس سو باره نے همیں پرانے " مسئلـه شرقيـه " کا خاتمه دکهایا اور انيس سو تيره نے اپني طنز آميز فياضي سے ایک نیا مسئله شرقيه " ايجاد کردیا - یهي شے اس سال کي اصلي مزيت اور ديرپـا خصوصيت هے جسکي رجـه سے یـه سال یورپ کي تـاريخ میں همیشه مشهور و معروف رهيگا -

اس لحاظ سے یه سال نه صرف برا تها ' بلکه بلا ادنی مبـالغه کے ایـک مضرت رساں سـال تها - بلقان میں یورپ کي بزدلي اور شدید بربريت کي کامیابي سے جو کچهه هوا ' ارباب سیاست کے لیے امید کي برباد شده صورت هے ' اور اصحاب خـيـال (Idealist) کے لیے اس فـريب کا انکشاف جسمیں وه اب تـک مبتلا تهے - مگر یه اسکي اکیلي برائي نہیں کیونکـه یه اپنے انـدر اور بهي برائیاں رکهتا هے -

اس نے آینده کے بے گناه لوگوں کے لیے ایک ایسا بوجهه ترکـه میں چهوڑا هے ' جسکا فیصله وه همیشه کے لیے کـرسکتا تها اور صـرف اسیقدر نہیں بلکه اس بوجهه کے ساتهه مزید پیچیدگیاں بهي - سر ایڈ ورڈ گرے ' میں حکم دیتے هیں کہ هم شکر کریں که جنگ یورپ سے بچگئے - سر ایڈورڈ گرے کا یه قول تو بالکل غیر فاني ڈک کے انداز میں هے ' یه اسکے اس دائمي تسلي کي دوسري شکل که " جب تک خوش بختي کي شمع میں روح کي آگ روشن هے اور دوستي کا بازو پر نہیں جهاڑتا ' اسوقت تک مهر و عنایت میں تفریق کي کیا پروا ؟ "

بدقسمتي سے اس صورت خاص میں زندگي کي شمع بڑي حد تک بے حیائي کي شمع هے -

اور رها " بین القومي دوستي کا بازو " تو اسکي اصلي فکر یه هے که ان غیر " زنده دل " جنگي تیـاریوں کي عظیم الشان وسعت پوشیده رکها جائے جو هر سلطنت دوسرے کے لیے کررهي هے !

بیشک هم اس سال جنگ سے بچگئے هیں اور شاید آینده سال تک بچے رهیں ' مگر نو حلقه بگوش قوموں کا آه و زاري کرنا ' دول کي نا جائز خواهشوں کے لیے نئے رقیبوں کا پیدا هونا ' اور اسلحه بندي میں دول کي منافست کا وسیع اور تیز هونا ' یه چیزیں اس صلح کي داستان سنائیگي جس پر سر ایڈ ورڈ گرے کو اسقدر ناز هے

ذرا اور زیاده قریب سے ۱۹۱۳ کے ترکه کو دیکهیں ! گذشته سال تو معقول امیدواري میں ختم هوا تها - بلغاري قسطنطنیه کے دروازه پر تهے - ترک اپنے آخري یورپي خندقوں میں چهپے هوے تهے - سرویا اور بلغاریا کا عهد نامه اتحاد اپنے ان دفعات کے ساتهه ابهي تـک صحیح و سالم تها جو مفتوحه زمینوں کي قومیت کے اصول پر تقسیم کے متعلق تهیں - یورپ کي سیاست کا یه شعار تها که بلقان بلقانیوں کے لیے هے ' اور اس شعار کي پیروي بلکه اسکے معنی کي تصویر کشي کے لیے دول نے البانیه کے آزاد کرنے کا فیصله کرلیا تها - ایشیا میں ایک مستحکم اور دوباره پیدا هونے والي ترکی کے مستقبل نے بظاهر وزیر اعظموں کي تمام قیمتي اور تازگي بخش فیاضي کو مشغول کر لیا تها ' اور انهوں نے ترکي کي اس نئی قلمرو کي حفـاظت کے لیے جزائر ایجین کي قسمت کا فیصله اپنے هاتهوں میں لیلیا تها - ان تمام باتوں سے ایک للچانے والي امید پیدا هوئی ' اور اس توقع کي پوري پوري تصـدیق هوگئی که بالاخـر یورپ کے وجـدان (کانشنس) سے مسئـله شـرقیه کا اثر اتر جائیگا -



یه صحیح هے که اس زرد هلال کا گردش کرتا هوا آسمان ' ابر سے صاف نه تها -

لیکن یه بهي تو معلوم هوتا تها که صبح طوفان کي علامتیں اگر درحقیقت غفلت و بے پرواهي کے قـابل نہیں ' تو انکا انتظام هوسکتا هے -

افسوس ! یورپ کي فـیاضـي اور اسکی همت ' دونوں فریب ثابت هوئیں - اسکا مصنوعي اتحاد ضروري تصفیه کے بجبر نفـاذ کرنے کے قـابل نـه نکـلا ' اور اسلیے سنـه ۱۹۱۲ ع کي درخشاں امیدیں خون کے سمندر میں حل هو گئیں ' اور انـکي یه گم گشتگي عهدنامه بخارست کي بے شرم خشک مزاجي کي صورت میں قلمبند کي گئي !!

غرض سال گذشته کے تمـام نتـائج کي فهرست اسطرح بنـائي جاسکتي هے :

(۱) مسئلهٔ مقدونیه ایک ایسي صورت میں دوباره زنده هوا هے جو " عثماني مظالم " کے زمانے سے بے انتها زیاده خطرناک هے -

(۲) ایک نیا مسئله البانیـا پیدا هوا هے جس نے بلقان کي معمولا پریشان سیاست کے لیے بے چیني کے نئے عناصر فراهم کردیے اور یورپ کے توازن دول کے خوشگوار میدان میں زلزله ڈالدیا -

(۳) ڈنیوب کے جنوب پر ایک بلغاري (Alsace) تخت نشیں هوا هے -

(۴) اور آخر میں یه که دول عظمی کي جوع الارض نے اپنے کو کمزور باب عالي کے ایشیائي ممالک پر محدود کرلیا هے ' جهاں

اصل یه هے که اهل یورپ نے زراعت کے متعلق بہت سي چیزیں عربوں سے سیکھیں جیساکه هم آگے بیان کرینگے - ان امور کے ساتھه انکے اسماء بھي اپني زبان میں داخل کرلیے ' لیکن یه اسماء کبھي بحالت مفرد لیے اور کبھي بحالت جمع - Sonche جو اسوقت زیر بحث هے ' انہوں نے لفظ (سرق) سے لیا هے جو جمع هے ساق کي - اسکے بعد اسمیں تحریف کي اور اسکو سطح زمین سے زیر زمین لیگئے اور بیخ و بن کے معني میں استعمال کرنے لگے - پھر اس تصرف و تحریف کا دائرہ اور وسیع کیا اور اسکو ان تمام معاني میں استعمال کرنے لگے جن میں که لفظ جرثومه استعمال کیا جاتا هے -

هزارها الفاظ هیں جو همیں یه بتاتے هیں که عربوں نے اهل یورپ پر اپنے اثر کا جو نقش بتھایا تھا وہ اسقدر پائدار تھا که آج تک باقي هے - هاں یه صحیح هے که قصر تمدن کو زمانے اور حوادث کے هاتھوں نے مسمار کردیا ' مگر اسکے کھنڈر ابتک قائم هیں جو اپني خاموش آواز میں شاعر سے باتیں کرتے هیں ' مسافر کا دامن دل کھینچتے هیں ' اور دلوں میں گزرنے والے خیالات سے سرگوشیاں کرتے هوے عربوں کے ان ماثر و مفاخر کي داستانیں بیان کرتے هیں جو کل تک تھے مگر آج نہیں هیں !

آج میں آپکے سامنے ایسے الفاظ کے متعلق اپني معلومات کا ایک حصه بیان کرونگا ' جو فرانسیسي (اور اسکے مختلف لہجوں یعنے ڈائلیکٹ میں جو فرانس کے بعض حصوں میں رایج هیں) اطالي (اور اسکے ان مختلف لہجوں میں جو جزیرہ نماے اطالیه اور اس سے ملحق جزائر میں پیدا هوے) اسپیني اور پرتگالي میں (اور ان دونوں کے ان لہجوں میں جو اندلس میں پیدا هوے اور حسب قانون نشو و ارتقاء اب نیست و نابود هوگئے) موجود هیں -

میں نے ابھي آپ سے کہا که ساغترف (خطیب نے اس مضمون کے لیے که " میں اپني معلومات کا تھوڑا سا حصه بیان کرونگا " یه الفاظ استعمال کیے هیں : " ساغترف لکم " ولکن ما اعلم انه ماخوذ عن العربیه - الہلال)

مگر اس لفظ سے اسوقت تک آگے نه بڑھونگا جب تک که آپ کو یه نه بتالوں که اهل یورپ نے (Carafe) اسي لفظ سے نکالا هے - (Carafe) تو فرانسیسي هے ' مگر یہي لفظ بتغیر بعض حروف اطالي میں (Caraff) صقلیه میں (Carabba) اور اسپیني میں (Carrafa) هے - گو ان تمام قوموں کے تلفظ میں اختلاف هے مگر یه امر ان سب میں مشترک هے - ان سب نے مصدر کا استعمال اسم کے معني میں کیا هے - چنانچه انکے یہاں اسکے معني هیں ایک شیشے کا برتن جسمیں پاني یا شراب رکھي جاتي هے (یعني وائن گلاس - - الہلال) -

میں ایک ایسے میدان میں اترنا نہیں چاهتا جسکا میں مرد نہیں - انگریزي کے متعلق میري واقفیت محدود ' جرمني کے متعلق اسکا عدم وجود برابر ' یوناني کے متعلق اس صفر کے برابر جو رقم کے دهني طرف لکھا جاتا هے ' علی هذا وہ تمام زبانیں جنھوں نے ٹھیک اسیطرح علوم اور روزانه زندگي کے متعلق الفاظ کا ایک کثیر ذخیرہ عربي سے لیا ' جسطرح که آج هم بے سوچے سمجھے انکے هزارها الفاظ استعمال کررهے هیں ' اور هماري اس بے پرواهي کا یه عالم هے که بہت سے ایسے الفاظ کیلیے بھي انکے دست نگر هیں جنکے هم معني الفاظ هماري زبان میں موجود هیں - یہاں ان الفاظ کا ذکر نہیں جنکو ارباب علم و فضل مخصوص اغراض یا ایسي نو ایجاد اشیاء کے لیے وضع کرتے هیں ' جو پہلے غیر معروف و معلوم تھیں - یه الفاظ تو تمام بني نوع انسان کي ملک هیں ' هر شخص انکے استعمال کا حق رکھتا هے - اس عالم میں یہي سنت الہیه هے - البته کبھي انکا سر چشمه هم تھے ' آج دوسرے هیں : و تلک الایام نداولہا بین الناس -

مجھے امید هے (استغفر الله میں کیا کہه رها هوں) نہیں همارا فرض هے که هم تمام عربي بولنے والے سب ملکے ایک هوجائیں ' اور اسباب ترقي پیدا کرنے کے لیے اپنے علوم کي تجدد اور اپني زبان کے زندہ کرنے کي پیہم کوشش کریں - علوم کي تجدد اور احیاء لغت کا صرف وهي طریق وحید هے جس پر چلکر هم ا[پنے] نامور آباء و اجداد کي طرح لوگوں میں بلند مرتبه حا[صل] کر سکتے هیں -

اے حضرات ! یه عاجز جو اسوقت آپکے سامنے بول رها هے ' ایک بار افتتاح جامعۂ مصریه کي تقریب میں اعلی حضرت عبا[س] حلمي (خدیو مصر) کے سامنے تقریر کرچکا هے - اس تق[ریر] میں میں نے بیان کیا تھا که مسلمان جو اوج ترقي پر پہنچ[ے] تو صرف اسلیے که انھوں نے اس امر الہي کے بموجب بحري ا[ور] بري سفر کیے جو ان پر فرض کرتا هے که وہ طلب رزق کے لیـ[ـے] کوشش کریں اور اس وسیع کرہ زمین میں سفر کریں - یه معا[لوم] هے که رزق دو قسم کے هیں - ایک مادي اور دوسرا اخلاقي (غالباً یه اِس آیت کریمه کي طرف اشارہ هے : فانتشروا فی الارض و ابتغوا من فضل الله - الہلال)

اس حکیمانه آیت پر همارے اسلاف نے عمل کیا ' اور وہ اس در[جه] پر پہنچے - هم نے اس آیت کے بر عکس کیا ' هماري یه حالت هوگئي !

حضرات ! هم سب نے همیشه دیکھا هے که گرمي آئي اور مصریوں [نے] کہنا شروع کیا : چلو ' گرمي کا موسم بسر کرنے یورپ چلیں - یه گرمي کا سفر ائلاف قریش کے لیے تھا ! (یه اشارہ هے واقعۂ نزول سو[رۂ] لائیلاف کي طرف - الہلال) مگر وہ یه بھولگئے که گرمیوں میں قریش کا سفر تجارت سے مال و دولت حاصل کرنے اور سفر کے فوائد و نتائ[ج] سے متمتع هونے کے لیے تھا - آہ ! هماري قوم کا بیشتر حصه جس [غرض] غرض کے لیے یورپ بھاگتا هے ' اور جو کچھه وهاں کرتا هے ' اسکو تو [تم] خوب جانتے هو - یه لوگ خفافاً یا ثقالاً (هلکے یا بوجھه سے بھاري) کس عالم میں هیں ؟ افسوس ' همیشه خفافاً جاتے هیں ' مگر جیب میں وہ شے هوتي هے جسکا وزن تو هلکا مگر قیمت گراں هوتي هے ' یعني نوٹ ' اور اسطرح اس شاعر کي گویا تکذیب کرتے هیں جس نے اپنے ممدوح سے کہا تھا :

اهدیتني ورقاً لم تہدني ورقا
قل لي بلا ورق ما ینفع الورق ؟

(یعني تم نے مجھے کاغذ بھیجا مگر چاندي نه بھیجي - بتاؤ بے چاندي کے کاغذ کس کام کا ؟)

اگر یه شاعر اسوقت زندہ هوتا تو کبھي اپنے ممدوح کو اسطرح نه لکھتا ' بلکه اس سے کسي هنڈي پر دستخط کرا لیتا یا جس بنک میں اسکے ممدوح کا روپیه هوتا اسکے نام ایک چک لیلیتا -

یادش بخیر - چک (چ کو عربي میں شین سے بدلدیتے هیں اسلیے خطیب نے چک کو شک کہا هے - الہلال) بھي عربي لفظ هے جو فارسي سے عربي میں آیا هے - یه در اصل صک هے اور اسکي جمع هے صکوک - اهل یورپ نے ان هزارها تجارتي اور زراعتي الفاظ کے ساتھه جو انہوں نے عربي زبان سے لیے هیں ' لفظ صک کو بھي لیا - اور Cheque کہنے لگے (غالباً فرنچ میں " س " کو " Ch " لکھتے هیں - انگریزي میں بھي چک کا املاء یہي هے - حالانکه " ص " کے لیے انگریزي میں " Ch " نہیں استعمال کیا جاتا - مگر یه یاد رکھنا چاهیے که انگریزي میں یه لفظ فرنچ کے واسطه سے آیا هے - الہـلال -)

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - دي لیٹ بیرسٹــر ایٹ لا کی میــڈیکل جیــورس پــروڈنس

یعنی طب متعلقــه مقــدمـات عــدالت پــر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے که کتاب مذکور کي نسبت کچھه لکھا جاے یه بتا دینا مناسب معلوم ھوتا ھے که میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ھے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجه تالیف بیان کرتے ھوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ھیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ھے جس میں قانون اور طب کے باھمي تعلقات سے بحث کي جاتي ھے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ھیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ھیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ھیں غرض مختصر طور پر یه کہا جاسکتا ھے که میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ھے جس کے ذریعه سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ھے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ھے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ھوتي ھے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زھر خوراني وغیرہ کے مقدمات ھیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ھونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ھے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ھیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نه ھو تو اس کا نتیجه یه ھوتا ھے که کسي بے گناہ کو سزا ھوجاتي ھے اصل مجرم رھا کردیا جاتا ھے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماھر نہیں ھے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ھوتے ھیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ھمیشه مقدمات کے خراب ھوجانیکا اندیشه لگا رھتا ھے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات سے آگاھي حاصل ھوتي ھے بلکه ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ھوجاتي ھے جنپر

عــدل و انصاف کا انحصار ھے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ھیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ھیں ' جسکي وجه سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ھے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ھیں جو فوجداري مقدمات میں ھمیشه در پیش رھتے ھیں مثلاً

مقــدمات قــتــل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ھلاکت کي جوابــدھي (۳) شہادت قرینه (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ھونا (۸) پھانسي یا گــلا گھوٹنا وغیرہ -

عــورتــوں کے مــتــعــلــق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچه کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاھر ھوتے ھیں ان کا بیان -

امــــور مختلفه کے متعلق

(۱) زندگي کا بیمه (۲) جنون (۳) زھر خوراني وغیرۃ -

ان تمام ابواب کے ساتھه قانوني نظائر بھي مندرج ھیں جن کي وجه سے ھر مسئله کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ھوگئي ھے ' اور ساتھه ھي ساتھه اس کا بھي پته چل جاتا ھے که ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ھیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاھر ھوتي ھے - مشکل سے مشکل مسئلة کو بھي اس طرح بیان کیا ھے که وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ھر انسان کي سمجھه میں آتا ھے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ھیں که بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذھن نشیں ھو جاتے ھیں -

مدت ھوئي که اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ھوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ھے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ھر طرح جامع و مکمل ھو -

خدا کا شکر ھے که یه کمي پوري ھوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ھوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ھمه داني کے اعتبار سے تمام ھندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ھے که قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ھدایت اور خضر رھنما سمجھه کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یه کتاب نہایت اعلی اھتمام کے ساتھه مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ھے اور (۳۸۰) صفحے ھیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیه مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیه علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ھے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد دکن سے مل سکتي ھے -

مــولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتــابیں

(از مــولانا شبلــي نعمــاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ھیں که ان کے ھاتھه کي دو سطریں ھات آجاتي ھیں تو اھل نظر آنکھوں سے لگاتے ھیں که ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافه ھوگیا - اھل ملک کي خــوش قسمتي ھے که مــولوي عبــد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجه کي تصنیفیں آج کل شائع ھوئي ھیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ھے - یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھه یه خصوصیت بھي رکھتا ھے که اس میں جو انتخابي اشعار ھیں ' اعلی درجه کے ھیں ' ورنه آزاد کے متعلق یه عام شکایت ھے که ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانه عامرہ اور ید بیضا میں انھوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ھے - اکثر ادنی درجه کے اشعار ھیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات ھیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تــک ھندوستان میں پیدا ھوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ھیں جو ھــزاروں اوراق کے اُلٹنے سے بھي ھات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ھوں که علالت اور ضعف کي وجه سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نه کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ھوں - لیکن مجھے امید ھے که شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نه ھونگے - قیمت ھر دو حصه حسب ذیل رکھي گئي ھے :—

ماثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیه علاوہ محصولڈاک

ســرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیه علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پته یه :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیه - قیمت حال ۳۰ روپیه

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیه

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعه مصر مجلد ۳۰ روپیه

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیه

المشتہر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر
کتب خانه آصفیه حیــدر آباد دکن

وه رقابتیں ' جنکي بے ترتیب تماشگاه ایک زمانے میں بلقان تها ' اپني بازگشت اور افزایش کي عمده علامتیں ظاهر کر رهي هیں -

* * *

اکیلي مقدونیه کي حالت نه صرف تدبر کے غلط استعمال کي حیثیت سے قابل افسوس هے بلکه دراصل وه ایک مشهور شرمناک واقعه هے - همعصر ترکي مدبرین میں ایک قابل ترین شخص یعني حسین حلمي پاشا نے ' جو یوریبین ترکی میں مصلحین کي امیدگاه تهے اور اب وائنا میں عثماني سفیر هیں ' نومبر سنه ۱۹۱۲ع میں اعلان کیا که " جهاں تک مسئله مقدونیه کے حل کا تعلق هے ترکونکا مقدونیه سے نکلنا اسکو اور پیچیده کردیگا "

انکي پیشینگوئي بهت زیاده پوري هوئي - چند هفتے هوے که مقدونی زکلا مجهے ملے جو اسوقت یورپ کے دفتر هاے خارجیه سے ملنے کے لیے بیکار دوره کر رهے هیں - انکي دعاؤں میں ٹیپ کا مصرعه یه تها :

" همیں همارے نئے عیسائي مالکوں سے نجات دو ! همکو خود مختاري دو ! ! لیکن اگر یه ناممکن هو تو پهر جسطرح ممکن هو ' همارے پہلے ظالم آقا یعني ترکوں کو همیں واپس دیدو ! ! ! "

یهي صدا نئے سروي اور یوناني مقبوضات کے بلغاریوں ' یهودیوں ' اور البانیوں ' اور نئے سرویا کے یونانیوں ' اور نئے یونان کے سرویوں کي طرف سے بهي آ رهي هے -

اس واقعــه کي تردیــد نا ممکن هے که نه صرف ان لوگوں کے ساتهه ترکوں کے زمانے سے بدتر سلوک کیا جا رها هے ' بلکــه یه عهد نامه کے شرائط کي ایک سوبچي سمجهي هوئي خلاف ورزي هے - اپنے اندر جذب کرنے کے متعلق سرویا کي اسکیم یه هے که پہلے فن کنفرمست گرجوں اور اسکول کو دبایا جاے ' اور سچ یه هے که اسوقت یونانیوں نے بهي اپنے کو زیاده روا دار ثابت نهیں کیا -

سر ایڈورڈ گرے نے مداخلت کا وعده کیا هے ! !

لیکن کیا ایک کارگر علاج کے استعمال میں وه اپنے ساتهه اتحاد یورپ کو بهي شریک رکهه سکینگے ؟ یه ابهي مشکوک هے -

[بقیه مراسـلات]

آل انـڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفــرنس

کــي مخــالفــانــه روش

غالباً جناب میري اس جرأت کو معاف فرمائینگے اگر میں کهوں که " محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس " تمام مسلمانوں کي کانفرنس نهیں هے ' کیونکه اگر یه مسلمانوں کي کانفرنس هوتي تو اسکے لیڈر (انما المومنون اخوة) کے خلاف معاندانه کارروائي کا اظهار نکرتے اور اپني یعني مسلمانوں کي قوم میں سے ایک کثیر التعداد فرقه (قصاب) پر اظهار نفرت نکرتے ' اور اس فرقے کو اپنے سے جدا نــه سمجهتے ' اور عــام جلسه میں اسکے کهنے کي ضرورت محسوس نکرتے که " اگر تم قصابوں کے پاس بیٹهنے سے نفرت کرتے هو تو کرو ' لیکن تم اُنکو چنده لینے کي غرض سے اپنے جلسے میں شریک کرلو " کیا اسکے لیڈر (انما المومنون اخوة) کے پیرو هو سکتے هیں ؟ کیا کانفرنس کا نصب العین مسلمانوں میں فرقه بندي کرنے کا هے ؟ کیا اتفــاق اسي کا نام هے اور کیا آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس) کے یهي معني هیں ؟

مولانا ! میري حیرت کي انتها نهیں رهتي ' جبکه مقرر لیڈر کے مذکورهٔ بالا فقره پر نظر ڈالتا هوں ' افسوس که مقرر کي نظر اُس نقطهٔ خیال تک نه پهنچ سکي ' اور اُسنے اُس بیدلي کے اسباب پر غور نهیں کیا جو قصابوں کے دلوں میں پیــدا هو جانے والي تهي - غالباً اسپر کوئي صاحب خیال کرینگے که اگر قصاب بد دل هوں تو هو جائیں ' کیا اُنکي وجه سے کانفرنس کا کام نهیں چلیگا ؟ مگر میں پوچهتا هوں که اگر کوئي شخص جسم کے تمام اعضا میں سے صرف ایک عضو کاٹ کر پهینک دے تو کیا اسکو آرام مل سکتا هے ؟

حافظ امام الدین اکبــر آبادي

الهـــلال :

معاف کیجیےگا - آپنے بغیر خبر کے مبتدا شــروع کردیا - معلوم نهیں یــه جمله کس نے کها اور کب کها ؟ بهتر تها که اسکي تشریح کي جاتي - پهــر اگر ایک شخص نے کها تو کانفرنس اُسکي ذمــه دار نهیں هوسکتي - اسلام میں پیشه اور خاندان کوئي چیز نهیں - یه هماري بنائي هوئي حدود هیں جنهیں همارا خدا منظور نهیں کرتا - تمام مسلمان باهم بهائي اور یک درجــه هیں ' الا وه جسکے اعمال بهتر هوں : ان اکــرمکــم عنــد الله اتقــاکــم -

---

حضرت مولانا ! السـلام علیکم و رحمت الله و برکاتــه -

اس ڈربن میں ایک نهایت شریف هندو دیسي اگزکیوٹرانجنیر هیں - اُردو انکي مادري زبان هے ' اور برخلاف همارے نو تعلیم یافتوں کے اُردو کي قدر بهي کرتے هیں -

مجهه سے اُنهوں نے شکایت کي که مسلمان اخبار جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کے متعلق لکهتے هي نهیں یا بهت کم لکهتے هیں - آپ الهـلال کو لکهیں که وه اس باره میں قلم اُٹهاے - انجنیر صاحب کے جس فقره نے مجهے اس تحریر پر آماده کیا هے وه یه هے که " کانپور کے معامله میں میں نے الهلال کي تحریریں دیکهي هیں - بے اختیار دل چاهتا هے که جاکر قلم چوم لوں " - آپ کے قلم کا غیروں پر یه اثر هے تو اپنے کیونکر اسکي مدح سے عهده برا هو سکتے هیں ؟

جدید تعلیم یافته نو جوانوں کے دل سے مذهب کي گرفت جسقدر ڈهیلي هوتي جاتي هے آپ مجهه سے زیاده جانــتے هیں - خواه علي گڈه کے تعلیم یافــته هوں یا کهیں کے - کیا کوئي ایسي تصنیف و تالیف اُردو یا انگریزي میں موجود هے (کیونکه یه لوگ عربي سے بالکل نا اشنا هوتے هیں) جس سے اصل اسلام کا نقشه انکے دلوں میں جم سکے ؟

وه لوگ مروجه اسلام کو اسلام سمجهتے هیں ' اور اسلیے رسماً یهي مانتے بهي هیں -

ایک ایسے تعلیم یافته سے میرا بهي تعلق هوگیا هے ' اور میں چاهتا هوں که کسیطرح اُسکے دین کے متعلق خیالات میں اصلاح هوجائے -

امید هے که آپ اس باره میں امداد فرماینگے - انسانوں کي ممنونیت و تشکر سے تو آپ مستغني هیں ' آپ نے اپنا وقت ' قلم ' اور زبان اصــلاح قــوم کے لیے وقف فرما دي هے - خدا آپ کي مدد کریگا اور اجر دیگا -

گل پهینکے هے غیروں کي طرف بلــکه ثمر بهي
اے ابر کرم بحر سـخا کچهه تو ادهــر بهي

سـید عبد الوحید ڈپٹي کلــکٹر -

الهـــلال :

کرم فرمائي کا شکریه - یه تو صحیح نهیں که الهـلال نے جنوبي افریقه کے مسئله میں حصه نهیں لیا - آپ الهـلال کے گذشته پرچے ملاحظه فرمائیں - علي الخصوص جلد ۳ نمبر ۲۱ - اور نمبر ۲۲ - نمبر ۲۲ کا لیڈنگ آرٹیکل " النباء الالیم " کي سرخي سے اسي موضوع پر تها - اسکے پڑهنے سے اُن جـذبات کا انــدازه هوسکیگا جو اسکے متعلق میرے اندر هیں -

جن کتابوں کي نسبت آپنے دریافت کیا هے ' سچ یه هے که اسکے متعلق همارے پاس کچهه سامان نهیں - اسبارے میں آپکو خط لکهونگا

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو یکساں فائده کرتا ہے هر ایک اهل وعیال والے کو گهر میں رکهنا چاهیے - تازی ولایتی پودینه کی هری پتیوں سے یه عرق بنا ہے - رنگ بهی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بهی تازی پتوں کی سی ہے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نهایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ هو جانا، کهٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدهضمی اور متلی - اشتها کم هونا ریاح کی علامت وغیره کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوری حالت فهرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجیے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشهور دوا فروش کے یهاں ملتا ہے -

[19



[illegible] کا موهنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا ہے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تهی تو تیل - چربی - مسکه - گهی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجها جاتا تها مگر تهذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چهانٹ کی تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسی ظاهری تکلف کے دلداده رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهی جویاں ہے بنابریں هم نے سالها سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موهنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو سازی هی سے مدد لی ہے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهی جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئی کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر، نزله، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتی ہے نه تو سردی سے جمتا ہے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

[illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے هیں، اسکا بڑا سبب یه بهی ہے که اُن مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر، اور نه کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبی مشوره کے میسر آسکتی ہے - همنے خلق الله کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردی هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وه بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بهی لاحق هو، یا وه بخار، جسمیں متلی اور قے بهی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بهی ... بخار - یا اسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں

[1]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کهانے پینے کے بے اعتدالی کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکی حفاظت نهیں هوئی تو هیضه هوجاتا ہے - بیماری بڑ جانے سے سنبهالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بهتر ہے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساتهه رکهو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاری ہے، اور هیضه کی اس سے زیاده مفید کوئی دوسری دوا نهیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتهی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

بهی هو گئی هوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بهی استعمال کیجاے تو بهوک بڑ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهی اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هو جاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹی بوتل باره - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی ہے
۱۱۰۶۹ ر رجسٹرڈ
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

"ایک دن میں پچاس هزار" یعنی اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے، جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں، تو اس کی صرف ایک هی صورت ہے - یعنی یه که آپ "الهلال کلکته" میں اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ ہے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معنی پچیس هزار بهی نهیں هیں - لیکن ساتهه هی اس امر کی واقعیت سے بهی آجکل کسی با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپی هوی چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکهتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے، اور یه قطعی ہے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا [illegible] نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب، جس بیقراری، جس شوق و ذوق سے [illegible] اسکی اشاعت کا انتظار کرتی ہے اور پهر پرچے کے آتے هی جس طرح تمام محله اور قصبه خریدار کے گهر ٹوٹ پڑتا ہے، اسکو آپ اپنے هی شهر کے اندر خود اپنی آنکهوں سے دیکهه لیں -

اس کی وقعت، اُن اشتهارات کو بهی وقیع بنا دیتی ہے جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتهارات، یورپ کے جدید فن اشتهار نویسی کے اصول پر صرف اسی میں چهپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتهار کے نرخ میں تخفیف کردی گئی ہے -

منیجر الهلال ۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -

حُسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں اور دیکھ گویا قبول عام ہوئی۔ اب رہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ اُس شے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہم و بیمہ یعنی اکٹھی انفراد مختلف ایک شے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہوتو۔ ایسی شے یقیناً حُسن قبول کی حد سے آگے سمجھی جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل واقعات سے ثابت کیا جا سکتا ہے ؛

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقارالملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "**تاج** (روغن گیسو دراز) کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو صرف بہترین خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب **اکبر** الہ آبادی فرماتے ہیں۔ "زیتون۔ (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بسانا تو بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے کیا بھینی بھینی دلکش خوشبو ہے عسر دست لیبل پر لگانیکے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا تیل اچھا ہے + جو بال سست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے

جناب شمس العلما ابو محمد **عبدالحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی "تاج (روغن گیسو دراز) انسانی جسم کے اندرونہ اجزاء ما عصاب و رباطات وغیرہ کو خشکی کے افسے محفوظ رکھتا ہے اسلئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں زیادہ خوبی یہ ہی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو بھی ہے۔ گر لطیف۔ اور بنند لانے میں تو عجیب الاثر چیز ہے"

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال۔ ایم۔ اے بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور "یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے مجھے یقین ہے کہ یہ خوشرنگ اور مصفا تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا"

جناب مولانا **عبدالحلیم** صاحب **شرر** لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ مشرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے۔ جو نہایت مفرح شیریں۔ اور مستقل ہے۔ کئی دن تک قائم رہتی ہے۔ ہمارے اکثر معتبر اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا"

جناب مولوی **محمد عبدالغفار** خانصاحب اختر بی اے۔ سکرٹیری میونسپل بورڈ غازی آباد "اس تیل میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں۔ جن سے عام طور پر بازار کے مروجہ مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام بلیغ انہوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے۔ اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ تاج مینوفیکچری نے ایسی ذہانت دکھلائی ہے۔ جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کے لئے قابل تقلید ہے"

چند مشہور اطباء ہند کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اُسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئل کے شوروم وکارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو فوراً دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے۔ نوم راحت کیلئے محرک کہنی بیجا نہیں"

جناب لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر زیڈ اے **احمد** صاحب ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس فرماتے ہیں۔ "تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت عمدگی سے صاف کرکے اور ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت علاوہ مہک عجیب لغریب اختلاف پر مبنی ہے اور جو انسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا دائمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا"

جناب حکیم حافظ **محمد عبدالولی** صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ "تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

جناب پنڈت **مان سنگہ** صاحب وید سکرٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں انکی نسبت میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلے اور ہمارے موروثی طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے روح آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے۔ جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور اُسکے مفید ہونے کا معترف ہوں"

چند مستند اخبارات ہند کا حُسن قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پھولونکو تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۳۔ نمبر ۹۰۔ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء "حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہیے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

روزانہ وطن لاہور۔ جلد ۲ نمبر ۳۰۷۔ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء "تاج ہیر آئل ڈاکٹروں حکیموں۔ اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کر چکا ہے اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے"

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اصلی سارٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے"

روزانہ اودھ اخبار لکھنو۔ جلد ۵۵ نمبر ۹۲/۱۶۔ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہے اور مرطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنا پڑتا ہے ان کے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا"

اردوئے معلیٰ علی گڈھ۔ نمبر ۴ جلد ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء "تین مختلف قسم کے نمونے ملے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانے والی۔ انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے والی نیز نظر کو بڑھانے والی دوائیں شامل ہیں اور جنہیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دی گئی ہے۔ ان کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا"

مندرجہ بالا خیالات کا اثر نہ معلوم آپ پر کیا ہو۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکا آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں بس ضرور ہے کہ توجہ کو بھی ادہر منعطف ہونا چاہیئے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام و خوشبو کے مفید روغن گیسو ہیں۔



تاج روغن بادام و بنفشہ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن

فی شیشی عہ/ — فی شیشی عہ/

تاج روغن آملہ و بنولہ

فی شیشی ۱۲/

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو فی شیشی کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش کہ جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات میں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

منیجر دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUB'G. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

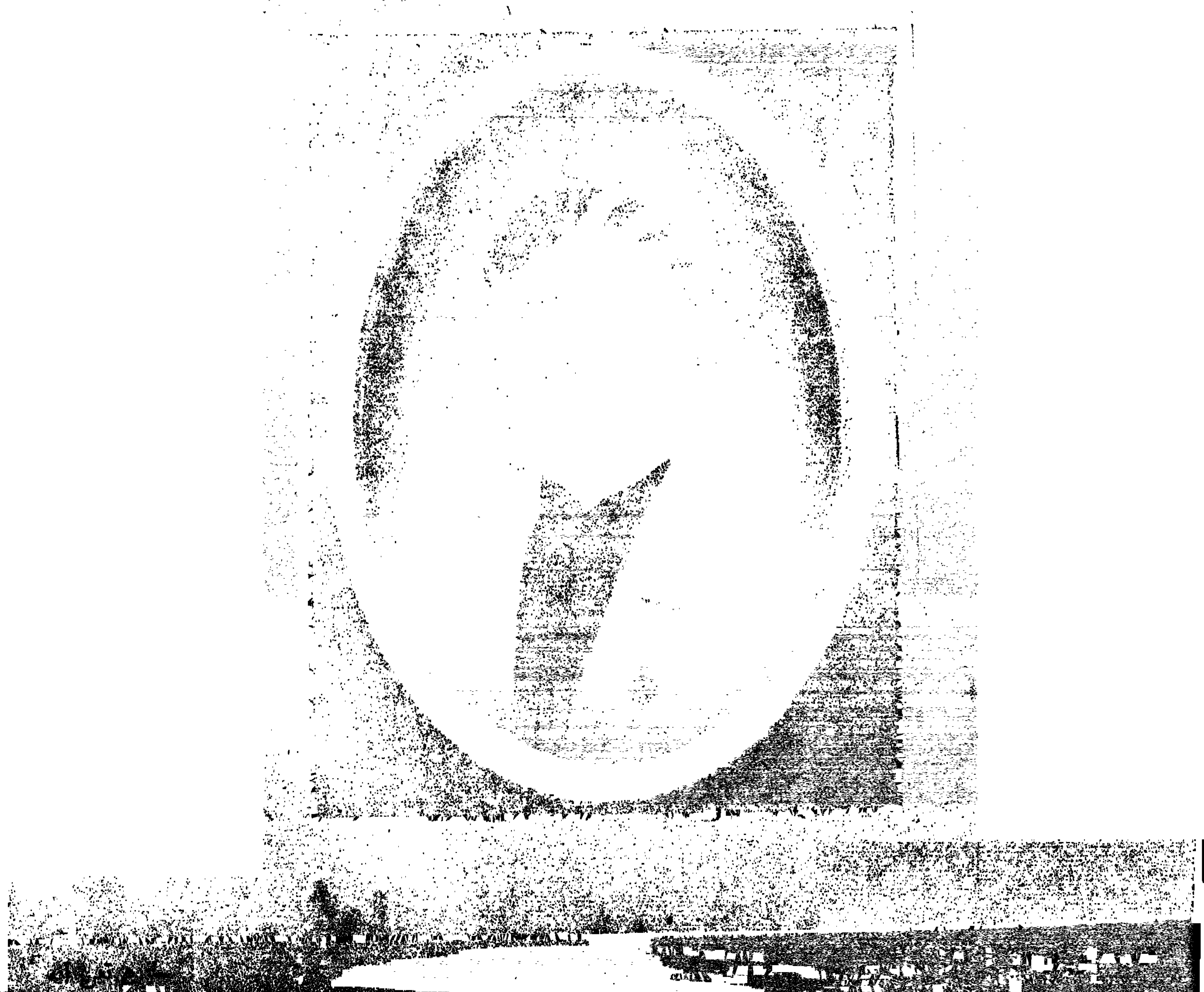
مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۵ — کلکتہ : چہارشنبہ ۸ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 4, 1914.



ایک یوریپین کے تازہ خط کا ترجمہ

آپکے جو (ع - ی - ن - ک) مجھے بھیجی ہے بجمیع الوجوہ قابل تشفی ہے مجھے بڑی مسرت ہوئی - میں بلا تامل کہتا ہوں کہ مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز سوداگران عینک نہایت معتبر اور راستباز ہیں' اس دوکان کی خصوصیت یہ ہے کہ چیز بکفایت اور عمدہ ملتی ہے -

ٹی - چورلٹن - سروے جنرل آف انڈیا آفس کلکتہ -

زندگی کا لطف آنکھونکے دم تک ہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاھتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیے تاکہ ہمارے تجربہ کار ڈاکٹروں کی صلاح سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بکفایت بذریعہ وی - پی کے ارسال خدمت کیجائیے - اسپر بھی اگر آپ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگی -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز

صناعی چشم سوداگران عینک و گھڑی وغیرہ

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

اھل ۳ ۴ کو مسرّدہ

کیا آپ ملک برھما میں اپنی کتاب میرے ذریعہ فروخت کرنا چاھتے ھیں؟ اگر منظور ھو تو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسی

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,

32 Brooking Street

Rangoon

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن

مصنفہ مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالی -

مچھلی بازار کانپور کے واقعہ کی نہایت مشرح و مفصل حالت ' میونسپلٹی کی کارروائی ' مسجد کا انہدام ' واقعہ جانکاہ ۳ - اگست ' عدالت کی کارروائی' اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسرائے کا حکم - یہ تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے ھیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالی خود کانپور میں موجود تھے اسمیں بہت سے واقعات ایسے بھی ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شایع ہوئی ہے - اسکے نفع کا ایک حصہ مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - درمیان میں جابجا متعدد فوٹو موجود ہے - تمام درخواستیں پتۂ ذیل پر آنی چاھئیں - اور الہلال کا حوالہ دیا جائے - قیمت ایک روپیہ

بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بہو بازار اسٹریٹ - کلکتہ

مکمل فہرست مفت طلب فرماوین

دی کشمیر کواپریٹو سوسائٹی

سری نگر کشمیر

شال | چادرین | تافتہ | الوان | دُھسّہ | قلی زربافت | اونی زربافت | ابریشم | مشک نافہ | زعفران | جدوار | ممیرہ | سلاجیت | زیرہ

لوئیان | گلوبند | ٹوپیان | ریشمی تھان | پوستین | نمدے | گبھے | نقاشی

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ھنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فاینت (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسی حرکت سے بند نہ ہوگی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ -

المشتھر:— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.



AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly „ „ 1 4-2

الهلال

مسئول و مدير خصوصي
احمد الكلام الدهلوي

مقــام اشاعت
۷ - ۱ مكلاوة اسٹريٹ
كلكته

ٹيليفــون نمبــر ۶۴۸

قيمت
سالانه ۸ روپيه
ششماهي ٤ روپيه ۱۲ آنه

جلد ٤ | كلكته : چهــارشنــبه ۸ ربيع الاول ۱۳۳۲ هجري | نمبر ۵

Calcutta : Wednesday, February 4, 1914.

فهرست

اسبوع	۱
افكار و حوادث (سرگذشت مصالحة)	۲
„ (حادثهٔ پيسه اخبار لاهور)	۳
„ (آنريبل سر ابراهيم رحمت الله)	۴
مقالهٔ افتتاحيه (فاتحة السنة الثالثه)	۵
مدارس اسلاميه (ندوة العلماء)	۹
ريد فرنگ (سنه ۱۹۱۵ كي موتمر السلام)	۱۲
شئون عثمانيه (اخبار و حوادث)	۱۴
مذاكرهٔ علميه (آثار عرب ۲)	۱۶
آثار عتيقه (حفريات بابل)	۱۸
رئيس مجلس آل انڈيا مسلم ليگ كي افتتاحي تقرير نمبر ۳	۲۰

تصاوير

آنريبل سر ابراهيم رحمت الله	۴
قلعه بابل كے بقيه آثار	۱۸
شير كا مجسمه جو قصر بابل سے نكلا	۱۹
نبوكدنيزر كا محل	۱۹

الاسبوع

معلوم هوتا هے كه بدقسمت ايران كي بربادیوں كا اب تک خاتمه نهيں هوا هے - كشمكش محمد علي سابق شاه كي يورش كے پهر آثار معلوم هوتے هيں - سركاري ... ميں سخت اضطراب و پريشاني پهيلي هوئي هے -

عنقريب ايک اور امريكن افسر بلايا جانے والا هے تا كه وه گورنر جنرل فارس كي فوج ... تنظيم ميں كرنل سيرل كي مدد كرے -

---

رويٹر كو معلوم هوا هے كه انگلستان نے جو اب تک قريباً تركي كي هر مخالفانه ... ئي ميں پيش پيش رها هے ' ايک مراسلت كا مسوده تيار كيا هے جو دول كي طرف ... ايتهنس (دار الحكومة يونان) اور قسطنطنيه بهيجا جائيگا -

اس مراسلت ميں يه واضح كرديا گيا هے كه دول كے متفقه فيصله كا لحاظ ناگزير هے -

رويٹر كو يه بهي معلوم هوا هے كه تخليهٔ البانيا و ايپرس كے ليے كوئي نئي تاريخ ... نهيں كي گئي هے بلكه هدايت كي گئي هے كه جلد سے جلد دونوں مقامات خالي ... جائيں -

البانيا كے قرض كے متعلق بعض دول نے سب كے اتفاق ' اور مصارف كے متعلق مخصوص شرائط كے ساتهه ' اپني اپني منظوري ديدي هے -

---

انقلاب البانيا كے سلسله ميں جو ترک گرفتار تهے ' انكے متعلق فيصله صادر هوگيا - باقر بے كو سزاے موت ديگئي اور دس افسروں كو سزاے قيد جسكي ميعاد ... حال ايک سال سے پندره سال تک هے -

---

جنوبي افريقه كے كميشن نے ۲۷ جنوري كو دوباره پهلا اجلاس كيا - هندوستانيوں ... كي طرف سے كارروائي ميں كوئي شريک نهيں هوا - سر بنجمن شروع سے آخر تک بيٹهے ... اور وه حكومت هند كي طرف سے صرف ايک سامع تهے -

... سالومن نے اس حالت كو غير تشفي بخش بتايا - ان سے اور مسٹر دي ويلر ... هندوستانيوں كي نيابت پر سوال و جواب هوے - بالآخر مارنٹ ايجكوب كي شهادت ... اجلاس ملتوي هوگيا -

بالآخر سر زمين افريقه ميں بهي هماري وه اصلي بدبختي ظاهر هوگئي جس نے هميں هندوستان ميں قدم قدم پر شكست دي هے !

نيٹال انڈين كانگريس نے ايک جلسه كيا جسميں كميشن كے سامنے هندوستانيوں كي شهادت كي تائيد اور سرخيل احرار مسٹر گاندهي سے اپني برات كي - حاضرين كي تعداد سو سے زياده نه تهي اور ان ميں بهي باهم سخت اختلاف راے تها - اكثريت [مجازئي] شهادت كے خلاف تهي - مگر بايں همه صدر مجلس نے ووٹ لينے سے انكار كيا اور خود اپنا ووٹ مويدين شهادت كو دیكے قرار داد طے كرني !

اسوقت تک صرف تين هندوستاني شهادت كے ليے عدالت كے سامنے پيش هوے هيں - پهلا شخص ليمري اسٹيٹ كا هے - اس نے بيان كيا كه جو هندوستاني اسٹرائک كے جلسے سے واپس آ رهے تهے ' ان پر ديسي سپاهيوں نے حمله كيا - كرنل كلارک نے كها : " ميرے نزديک فريقين قابل الزام هيں - ميں نے چاها تها كه ايک كميشن كے ذريعه اسيوقت اسكي تحقيقات هو جاے مگر هندوستانيوں نے منظور نهيں كيا "

مينچسٹر گارجين كے مراسله نگار كو معلوم هوا هے كه حكومت هند نے حكومت جنوبي افريقه كے غور كرنے كے ليے چند تجويزيں انگلستان بهيجي هيں - ان تجاويز كا مفاد يه هے كه (۱) مهاجرين كي تعداد محدود هو جو شاهي حكومت اور حكومت جنوبي افريقه كے باهمي مشوره سے طے هوگي (۲) پيدائش كي وجه سے جو اضافه هو اس پر كوئي اعتراض نه هو - (۳) مهاجرين كو وهي حقوق حاصل هوں جو يورپين آبادي كو حاصل هيں - (۴) جن انگريزي تعليم يافته هندوستانيوں نے اس پيمانے كي زندگي اختيار كرلي هے جو جنوبي افريقه كي يورپين آبادي كي هے ' انكو اسوقت تک آزادي قيام كي اجازت ديجاے جب تک كه مقرره تعداد پوري نه هو - (۵) جنوبي افريقه كے قانون ازدواج ميں اسطرح ترميم كي جائے كه ان هندوستاني اقوام كي شادياں بهي جائز قرار پائيں جو تعدد ازدواج كے قائل هيں -

ان حقوق كے معاوضے ميں حسن سلوک كے حفظ ماتقدم كے بعد جنوبي افريقه كے ليے مزدوروں كے ليجانے كي اجازت ديجائيگي - جب معاهده كي مدت پوري هو جائيگي تو هر معاهده كرنے والے كو واپس آنا پڑيگا -

الهــلال كي ششماهــي مجلــدات

قيمت ميں تخفيف

الهلال كي شش ماهي جلديں مرتب و مجلد هونے كے بعد آٹهه روپيه ميں فروخت هوتي تهيں ليكن اب اس خيال سے كه نفع عام هو ' اسكي قيمت صرف پانچ روپيه كردي گئي هے -

دوسري اور تيسري جلديں مكمل موجود هيں - جلد نهايت خوبصورت ولايتي كپڑے كي - پشته پر سنهري حرفوں ميں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زياده كي ايک ضخيم كتاب جسميں سو سے زياده هاف ٹون تصويريں بهي هيں - كاغذ اور چهپائي كي خوبي محتاج بيان نهيں اور مطالب كے متعلق ملک كا عام فيصله بس كرتا هے - ان سب خوبيوں پر پانچ روپيه كچهه ايسي زياده قيمت نهيں هے - بهت كم جلديں باقي رهگئي هيں -

(منيجــر)

خط و کتابت میں خریداري کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کی شکایت نه فرماویں



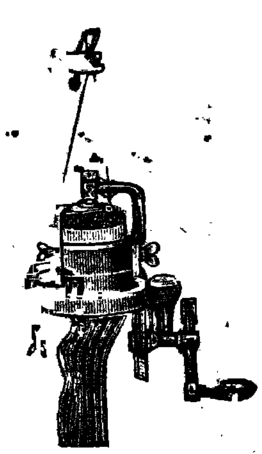
خیـــالات ازاد

جو اودھـه پنچ کے مشهور اور مقبول نامـه نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بهادر - آئي - ایس - او - (جنکا فرضي نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رها هے) کے پر زور قلـم ظرافت رقم کا نتیجه اور اپني عام شهرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ هي نظیر هے بار دیگر نهایت آب و تاب سے چهپکر سرمه کش دیدهٔ اولوالابصار هے - ذیل کے پتے سے بذریعه ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کي جادو بیاني اور معجز کلامي سے فائده اٹهائیے خیالات آزاد ۱ روپیه ۴ آنه - سوانحعمري آزاد ۱۲ آنه علاوه محصول -

المشـــــتهر

سید فضل الرحمن نمبر ۶۲ تنتلا لین - کلکته

اادرشه نیٹنـگ کمپنـی



یه کمپني نهیں چاهتي هے که هندوستان کي مستورات بیکار بیٹهي رهیں اور ملـک کي ترقي میں حصه نه لیں لهذا یه کمپني امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے :—

(۱) یه کمپني آپکـو ۱۲ روپیه میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیه روزانه حاصل کرنا کوئي بات نهیں -

(۲) یه کمپني آپکو ۱۵۵ روپیه میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیه حاصل کرنا کهیل هے -

(۳) یه کمپني ۶۰۰ روپیه میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزه اورگنجي درنوں تیـار کیا جا سکے تیس روپیه روزانه بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یه کمپني آپکي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتي هے -

(۵) یه کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتي هے - کام ختم هوا - آپنے روا نه کیا اور اسي دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف یه که ساتهه هي بننے کے لـئے چیزیں بهي بهیج دي گئیں -

لیجئـے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هے -

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري (کلـکته) :— میں حال میں ادرشه نیٹنـگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں اور مجهے اُن چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بهت تشفي هے -

بي - ورنه رائي پلیڈر - (بالاري) میں گنز ویلر کے مشین سے آبکي مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مسس شم کماري داوي - (ندیا) میں خوشي سے آپکـو اطلاع دیتي هوں که میں ۶۰ روپیه سے ۸۰ روپیه تـک ماهواري آپکے نٹینـگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

—:*:—

اس سپاي کي بري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعه چهوڑ دیں تو اِس سے بڑهکر افسوس اور کیا هوسکتا هے یه پرربلم سوادیشي - ملـکي صنعت و حرفت - تارف ریفـارم - پروٹـکشن یه سب مسئله کا حل کن هـم هیں یعنے

ادرشه نیٹنگ کمپنی نمبـر ۲۰ کالـج اسٹـریت کلکته

ے پاسبانوں کی ضرورت ہے تو آپ اسکی فکر کو اپنی راحت وں کیلیے حیلہ نہ بنائیں - اگر آپ نہونگے تو آپکی جگہہ خود ایسے لوگ اُٹھہ کھڑے ہونگے جو آپسے کام میں بہتر اور تعداد زیادہ ہونگے :

گمان مبرکہ تو چوں بگذری جہاں بگذشت
ہزار شمع بکشتند و انجمن باقیست !

اور غور کیجیے تو جس چیز کو آپ سچائی کی موت سمجھتے ہیں تو اسکے لیے زندگی کا آبحیات ہے - اگر حق کا بیج آپکے میں ہے تو زمین کے سپرد کردیجیے اور ہو سکے تو اپنے خون چار قطرے بھی اسپر چھڑک دیجیے کہ یہی اسکے لیے آب ہے - اُسکے بعد آپکا فرض ختم ہوگیا - اب وہ حق نواز اور صداقت اپنے کھیت کی خود نگرانی کرلیگا جو اب بھی ویسا ہی نگرانی والا ہے جیسا کہ ہمیشہ رہا ہے : قل ھو الرحمن آمنا بہ و علیہ ' فستعلمون من ھو فی ضلال مبین ؟ (٦٧ : ٣٠)

یہ " مصالحت " اور " نرمی " کی خواہش نہیں ہے بلکہ سے ارتداد اور حق سے انحراف کی دعوت ہے - فنعوذ باللہ شرھا و شر اعداء الحق و ائمۃ الکفر ! !

ابسے تیرہ سو بتیس برس پہلے جب اِسی " مصالحت " کو ائمۂ ذ ئین شیاطین نے پیش کیا تھا تو اسلام کے داعی اول نے اور صداقت پرستی کے ایک شہنشاہانہ استغنا کے ساتھہ یہ کہکر کانہ رد کردیا تھا کہ :

تمـوني بالشمس اگر تم میں ایسی قدرت و طاقت پیدا
تضع في يدي ' ہوجاے کہ تم آسمان سے سورج اُتار کر
التـم عيرهـا ! ! میری ہتیلی پر رکھدو ' جب بھی طلب
کے سوا تم سے اور کچھہ نہ چاہونگا اور وہی کہونگا جو کہہ رہا ہوں ! !

پھر آج بھی اُس مقدس داعی حق کا کوئی سچا فرزند ہے و حق کا پاک اور مبارک عشق اسلام کے ورثہ میں ملا ہو' اور جو ہی ابر صداقت ' ویسے ہی عظمت حقانی ' ویسے ہی شان ای ' اور بالکل اُسی طرح شہنشاہوں کے سے استغنا اور اروں کی سے ہیبت و جبروت کے ساتھہ بلا خوف و تزلزل' اس عت کفر خواہ اور اس اتحاد باطل اندیش کو علانیہ ٹھکرا دے پدی صولت الہی اور دبدبۂ ملکوتی سے ارواح و ملائکۂ حقانیت ملاء علیین صداقت کو غلغلۂ حمد و ثنا سے جنبش میں لے آئے ؟ زمین کے حق پرست انسان اور آسمان کے فرشتے' دونوں اسکے لر ہیں !

خیز و در کاسۂ زر آب طربناک انداز
پیش از اے کہ شود کاسۂ سر خاک' انداز
عـاقبت منزل ما وادی خاموشانست
حـالیا غلغلہ در گنبد افلاک انداز !

دیکھو ! خدا اخبار " زمیندار " کو بہت جلد قوت مزید اور ت تازہ کے ساتھہ جاری کراے ! اس نے اپنی آخری ضمانت عد بہت کچھہ اپنی روش اور طریق طلب حقوق میں تبدیلی ی اور مسئلۂ " اسلامیۂ کانپور " کے فیصلے کو اُسکی اصلیت سے زیادہ رقعت دیکر ظاہر کیا - نیز اُسپر خوشی کا مسرفانہ اظہار کیا ھا کہ سب کچھہ ملگیا ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ملگیا ہے - یہ اسی ی " مصالحۃ " کا نتیجہ تھا - اسنے چاہا کہ اب کچھہ دنوں رھکر اور ملکر کام کیجیے اور فرصت کو ہاتھہ سے نہ دیجیے - مگر بالاخر کیا نتیجہ نکلا ؟ کیا " مصالحۃ " کرنے والوں نے ت دیدی ؟ کیا " پریس ایکٹ " کے بے امان دیوتا نے قصور ے کردیا ؟ آہ نادانو ! تمہیں تو فرصت نہیں ملی ' لیکن اسکی دوسروں کو تمہارے لیے فرصت ملگئی !

اسمیں سمجھنے والوں کیلیے بڑی ہی عبرت ہے - یہ واقعہ باواز بلند اعلان کر رہا ہے کہ جن لوگوں کے پاس تمہارے لیے بہتری نہیں ' تم انکے ساتھہ " مصالحۃ " کرو یا نہ کرو ' جب تک کہ تم حق کے ساتھی رہوگے ' انکا سلوک تمہارے ساتھہ یکساں ہی رہیگا -

رہا " پریس ایکٹ " تو اسکا بھی یہی حال ہے - قران حکیم نے کتنی اچھی مثال دی ہے : مثلہ کمثل الکلب - ان تحمل علیہ یلہث او تترکہ یلہث ! (٧ : ١٥٧)

پھر کیا ہے جسکے بچانے کیلیے حق کے ثبات و استقامت کو بھی ضائع کرتے ہو ؟ کم از کم ایک کے تو ہو رہو کیونکہ دونوں ہاتھہ نہیں آسکتے !

وہ اپنی خو نہ چھوڑینگے ' ہم اپنی وضع کیوں بدلیں ؟
سبک سر بنکے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو ؟

یا ایہا لذین آمنوا ! ان تطیعو الذین کفـروا ' یردوا کم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین - بل اللہ مولا کم و ھو خیر الناصرین !

الحمد للہ کہ ارباب " مصالحۃ " کی مساعی بیکار گئیں اور حادثۂ زمیندار پریس لاہور کا جو سچا اثر دلوں پر پڑا تھا وہ ہر جگہہ نمایاں ہو رہا ہے - اگر مسلمانوں میں اسقدر قوت موجود ہے کہ انہوں نے دوبارہ زمیندار کو جاری کر دیا تو یہ انکی اُس زندگی کا آخری ثبوت ہوگا جسے برابر جھٹلایا جارہا ہے -

میرا خیال اس بارے میں یہ تھا کہ چندہ جمع کرنے کی جگہہ اگر ایک کمپنی قائم کی جاتی تو دس دس روپیہ کا حصہ ہر شخص لے لیتا اور یہ بہت بہتر تھا -

لیکن چونکہ کار پردازان زمیندار فراہمی اعانت کا کام شروع کرچکے ہیں ' امید ہے کہ اسی طریقہ سے مقصد حاصل ہو جائیگا - قوم کو زمیندار عزیز ہے اور وہ اپنے جوش کو ہر صورت میں ظاہر کرسکتی ہے -

حادثۂ " پیسہ اخبار " لاہور

یہ حادثہ اس ہفتے کا ایک نہایت افسوس ناک اور رنجدہ واقعہ ہے -

اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار کے رہنے کے مکان میں جو کارخانہ سے بالکل متصل تھا ' شب کو یکایک آگ لگ گئی ' اور اُس حصۂ مکان تک پہنچ گئی جہاں ہزاروں روپیہ کی تجارتی اور پرائیوٹ کتابوں کا ذخیرہ تھا - بجھانے کا سامان کرتے کرتے تمام کتابیں اور عمارت جل گئی اور جو کتابیں بچیں وہ بھی پانی کے پڑنے کی وجہ سے ضائع ہوگئیں -

آگ کے یکایک لگنے کا سبب غالباً ابتک معلوم نہیں ہوا - ایک اخبار نے یہ عجیب بات لکھی ہے کہ جس وقت یہاں آگ لگی ' اُسی وقت بعض نا معلوم الحال آدمیوں نے ایک دوسری آتشزدگی کی فرضی افواہ اڑا دی - نتیجہ یہ ہوا کہ آگ بجھانے کے انجن سب کے سب پہلے وہاں چلے گئے ' اور اتنی دیر میں آگ کے شعلوں نے عمارت کا خاتمہ کردیا !

افسوس ہے کہ یہ جانکاہ حادثہ ایسے وقت میں ہوا' جبکہ شیخ محبوب عالم صاحب اپنے سفر یورپ اور مصر و حجاز سے مع الخیر واپس آرہے ہیں ' اور اپنے وطن اور گھر بار کو خیر و عافیت میں دیکھنے کی قدرتی طور پر توقع کر رہے ہونگے - ناگہانی حوادث کا کوئی علاج نہیں' اور مشیت الہی کا جواب صبر و رضا کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے ؟ ہمیں دفتر پیسہ اخبار اور شیخ محبوب عالم صاحب اور شیخ عبد العزیز صاحب سے اس حادثے میں دلی ہمدردی ہے اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالی انہیں اس نقصان کے برداشت کی قوت دے اور تلافی مافات کا سامان بہم پہنچا دے !

افکار و حوادث

سرگذشت " مصالحت "

ودوا لو تدهن فیدهنون

خیز و در کاسۂ زر آب طربناک انداز!

آج میں قرآن حکیم کی بعض آیات اور آغاز اسلام کے ایک واقعہ کی نسبت کچھ کہنا چاهتا هوں -

اسلام نے حق پرستی کی جو تعلیم دی هے ' وہ دنیا کے موجودہ اخلاق کی مدعیانہ حق پرستی سے بہت ارفع و اعلی هے - قرآن حکیم اور اسوۂ حضرۃ رسول کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم نے همیں حق کا اصول بتلا دیا هے - ایک طرف تو یہ تعلیم دی : فما رحمة من الله لنت لهم و لو کنت فظا غلیظ القلب لا نفضوا من حولك یہ اللہ کی رحمت هے کہ اُس نے تمہیں مخالفوں کے ساتھہ نرم دل بنا دیا هے کہ باوجود اسکی سختی و قساوت کے تم حسن اخلاق و صبر و تحمل سے پیش آتے هو - اگر ایسا نہ هوتا تو کوئی بھی تمہارے پاس نہ آتا -

دوسری جگہ حکم دیا : و اغلظ علیهم ! باطل پرستوں کے ساتھہ نہایت سختی کرو کہ وہ نرمی کے مستحق نہیں !

پہلا موقعہ تو عام طور پر حسن خلق ' کشادہ روئی ' صبر و تحمل ' نرمی طبیعت ' تہذیب لسان ' و لہجۂ سخن کا تھا ' اسلیے داعی اسلام کے ان اوصاف کو رحمت الہی قرار دیا ' لیکن دوسرا موقعہ حق و باطل ' صدق و کذب ' اور ایمان و کفر کے مقابلے کا تھا - فرمایا کہ جسقدر سختی کرسکتے هو کرو کہ عین عدل و اخلاق هے -

چنانچہ سورۂ قلم میں ایسی نرمی کو جو حق و صداقت کے خلاف هو اور راہ عدالت سے منحرف کردے ' " مداهنت " کے لفظ سے تعبیر فرمایا : ودوا لو تدهن فیدهنون -

بعض کفار انحضرۃ (صلعم) کے پاس جمع هوکر آے اور کہا کہ بہتر هے کہ هم میں اور آپ میں ایک راضی نامہ هو جاے - آپ جو کچھہ تعلیم دینا چاهتے هیں دیجیے - لیکن صرف اتنا کیجیے کہ همارے بتوں کو اور هماری بت پرستی کو برا نہ کہیے - اسکے بدلے میں هم آپکو مال و دولت سے مالا مال کردیتے هیں بلکہ حجاز کا بادشاہ تسلیم کر لینے کیلیے بھی طیار هیں -

لیکن اُس نے جو نہ صرف ریگستان عرب کا بلکہ تمام بر و بحر عالم کی هدایت کا شہنشاہ هونے والا تھا ' بے ساختہ جواب دیا :

لو جئتمونی بالشمس — عرب کی بادشاهت تو کیا شے هے ؟
حتی تضع فی یدی ' — اگر تم سورج کو بھی آسمان سے آتار کر
ماسالتکم غیرها (بخاری) — میری مٹھی میں رکھدو ' جب بھی

میں سواے کلمۂ حق کے دوسری بات منظور نہ کرونگا -

خدا تعالی نے اسی مصالحت اور نرمی کی خواهش کی نسبت فرمایا : ودوا لو تدهن فیدهنون - یہ باطل پرست کہتے هیں کہ تو انکے ساتھہ اعلان حق میں نرمی کر تو وہ بھی تیرے ساتھہ نرمی کرینگے ' حالانکہ کفر کو راضی رکھکے ایمان کی دعوت کبھی نہیں دی جاسکتی ! فلا تطع المکذبین ! پس ان لوگوں کی خواهشوں کی اطاعت نہ کر جو حق و عدالۃ کو جھٹلا نے والے هیں !

رؤساء قریش مکہ کی طرح آج همارے سامنے بھی ایک قوی و طاقتور گروہ موجود هے جو چاهتا هے کہ حق کے اعلان ' جبر کی فریاد ' اور عدل کی طلب میں هم اُسکی نرمی کریں ' اور پھر وعدہ کرتا هے کہ اگر ایسا کیا گیا تو وہ بھی همارے ساتھہ نرمی کریگا - حضرۃ ابو طالب کے مکان میں رؤساء قریش نے داعی اسلام سے کہا تھا کہ وہ سب کچھہ کہیں مگر انکے بتوں کو برا نہ کہیں - یہی شرط مصالحت هے - ٹھیک اسی طرح هم سے بھی کہا جاتا هے کہ تم سب کچھہ کہو مگر اُن بتوں کو برا نہ کہو جو خدا پرستوں کو اپنا غلام بنا رهے هیں - یہی صلح کا طریقہ هے - لیکن اگر یہی طریقہ هے تو سوال یہ هے کہ اسکے چھوڑ دینے کے بعد همارے پاس اور کیا باقی رهجاتا هے جو کہیں گے ؟ حق تو وهی تھا جو تم چاهتے هو کہ تم سے صلح کرکے دیدیں - جب وہ دیدیا گیا تو اسکے بعد باطل و کفر کے سوا اور کچھہ نہیں هے : فما ذا بعد الحق الا الضلال !

ابو طالب کے دل میں آنحضرۃ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت تھی مگر قوۃ ایمانی نہ تھی - صحیح بخاری کی اسی حدیث میں هے کہ وہ بول اٹھے : " اسمیں کیا هرج هے اگر آپ انکے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں " ؟

آجکل بھی میں دیکھتا هوں کہ میرے بعض احباب هیں جنکے دل میں سچائی کا ایک ولولہ تو ضرور هے ' لیکن ایمان کی وہ قوت نہیں هے جو سچائی کی راہ میں دکھہ اُٹھانے کی همت بخش سکے - شاید اسکی وجہ یہ هے کہ انکے اندر آزادی کا ولولہ خدا پرستی اور تعلیم اسلامی کی راہ سے نہیں آیا هے بلکہ محض دوسروں کی دیکھا دیکھی اور حریت خواہ قوموں کے تقلیدی جذبہ کی بنا پر -

بہر حال " اس مصالحت " کی خواهش نے انہیں ڈگمگا دیا - وہ یا تو کفر کی دلفریبی سے مرعوب هوگئے ' یا مصیبتوں اور آزمائشوں کے تصور سے ڈرا دیے گئے - نفس خادع جو همیشہ ایسے موقعوں کی تاک میں رهتا هے ' اب بولنے لگا هے ' اور ضعف ایمانی دھوکا دیتا هے کہ اسمیں هرج هی کیا هے ؟ آخر وقت و مصلحت بھی تو کوئی چیز هے ؟ پولیٹیکل کاموں میں نرمی و گرمی ' دونوں هوتی هے - کام کیلیے پہلی شے فرصت هے - اگر هم نہ رهے تو هماری تمام باتیں بھی نہ رهینگی - بہتر هے کہ سر دست اس " مصالحت " کو مانلیں اور نرمی کریں تاکہ همارے ساتھہ بھی نرمی کی جاے : ودوا لو تدهن فیدهنون !

لیکن افسوس کہ میرے نادان دوست نہیں سمجھتے کہ " مصالحت " بقاے حق کے ساتھہ هوتی هے نہ کہ فناے حق کے بعد - نرمی کے یہ معنی هیں کہ کسی کام کو سختی سے نہ کیجیے ' نہ یہ کہ سرے سے کیجیے هی نہیں ؟ سچائی کے ساتھہ اگر کچھہ هے تو دیدیجیے پر سچائی کے اندر جو کچھہ هے وہ کیونکر دیا جاسکتا هے ؟ کسی شے کا غلاف آپ بدل دے سکتے هیں ' لیکن جب تک اسکی محبت آپکے اندر هے ' خود اُسے دوسری شے سے نہیں بدل سکتے - پھر حق کی راہ میں مرعوبیت اور خوف ایسا هی هے ' جیسے دریا میں کپڑوں کے بھیگنے سے گریز - آپ سے کس نے منت کی تھی کہ آگ سے کھیلیے ؟ انگاروں کو مٹھی میں لینے کا دعوا هے تو آبلہ پڑنے کی شکایت کیوں کی جاتی هے ؟ راحت پرستوں کو چاهیے کہ کانٹوں پر چلکر پاؤں چھلنے کی شکایت نہ کریں ' بلکہ اِس خار زار میں سرے سے قدم هی نہ رکھیں :

غافل مرو کہ تا در بیت الحرام عشق
صد منزل ست و منزل اول قیامت ست

یہ سمجھنا کہ " کام کیلیے عافیت و فرصت ضروری هے " سچ هے ' مگر اس آلۂ راحت پرستی کے استعمال کا یہ موقع نہیں - اگر آپ حق اور عدالت کا کام کر رهے هیں تو صرف کام کیجیے - اسکی فکر نہ کیجیے کہ همارے بعد کیا هوگا ؟ سچائی اور راستبازی کل کی فکر سے بے پروا هے - اسکا بیج کبھی بھی شرمندۂ دهقان و کاشت کار نہیں هوا - وہ خود هی پھوٹتا هے اور اپنی پرورش کیلیے خود اپنے اندر آب حیات رکھتا هے - بالفرض اگر اسے اپنی نشو و نما

الهـــلال

۷ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری

فاتحـــة السنـــة الثالثـــة

(۳)

عوة الـی الحـق و داعي الی الحـق

وعظـــة و ذكـــرى

فاتحـــةٔ جلـد جـديد كي تقريب سے جن خيـالات كا اظهـار ري سمجها تها ' افسوس كه وه نا تمام رهگئے - كيونكه پچهلے هفتے مت اُس قسم كي تحريرات كيليے حاضر نه هوئي ' او ر مجبوراً رِس اسلاميه كا باب مقالهٔ افتتاحيه كے صفحات ميں ديديا گيا - ے چاهتا هوں كه آج اُس سلسلے كي تكميل كردوں :

و امري عجيب و قد زاد حملي !

گذشته دو نمبروں ميں ميں نے اپنے اطمينان قلبي اور ايقان ي كے ساتهه اس احسان الهي كو پيش كيا هے كه الهلال كي ت جس دعوة كے اعلان و قيام كيليے وجود ميں آئي تهي ' ن الهي نے روز اول هي سے اسكے ليے غيبي سامان فتح و نصرت پهنچا دیے ' اور الحمد لله كه اسكي كوئي سعي و كوشش ضائع نه ' اور تهوڑے وقت كے اندر هي اسكا بيج آبياري توفيق مقدس ةِ مسبب الاسباب سے سرسبز و بار آو ر هو گيا -

اسي سلسلے ميں اس عاجز نے اپني وه دعا بهي ياد دلائي هے شاعت الهلال كے وقت دل كے اضطراب و شورش سے بے اختيار پرجاري هوئي تهي ' اورجسميں خدا سے چاها گيا تها كه " اگريه پكار و صـداقت سے خالي نهيں تو اس كے بعض نتائج مهمه بهت جلد دكهلا دے " چنانچه باوجود وقت كي نزاكت اور ة قاهره و مسلطه كي مخالفت كے جو هردم اور هر آن متزايد ضاعف رهي ' ايسا هي هونا تها اور ايسا هي هوا ' اور اسكے نتائج هور كو كوئي قوت معانده روك نه سكي -

ليكن ميں چاهتا هوں كه ساتهه هي اسكے يه بهي تشريح كردوں دعوة الهلال " سے ميرا مقصود كس چيز كي طرف اشاره هے ؟ نصرة نے كس كا ساتهه ديا ؟ كون تها جو اسكي اعانت كا مستحق ر كونسي چيز تهي جسكے ظهور كو كوئي قوت روك نه سكي ؟ هـلال جو ايك هفته وار شائع هونے والا رساله هے ؟ كيا ايك ب جو بعض آلات و ادوات كو جمع كركے قائم كيا جاتا هے ؟ هپے هوے اوراق اور لكهي هوئي سطريں جو شيرازه بندي ند ڈاك ميں ڈالدي جاتي هيں ؟ يا پهركسي خاص شخص مقبوليت جسكو اچهے لفظوں كا جمع كرديا آتا هو ' اور ادهر سے بعض معلومات اُس نے حاصل كرلي هوں ؟

يعني جب كبهي ميري زبان و قلم پر " دعوة الهلال " كا لفظ ا هوتا هے تو اس سے مقصود في الذهن كيا شے هوتي هے ؟ ميرا وجود ' الهـلال كي مقبوليت ' پريس كا قيام و استحكام ' يا پهر ان سب سے مافوق و بالا تر كوئي اصول اور حقيقت ؟ چاهتا هوں كه اسے واضح كردوں - فاقول و بالله التوفيق -

(دعــوت الهـلال كي حقيقت)

آغاز اشاعت الهـلال سے " دعوة " كا لفظ ميري زبان پر هے اور اس كثرت سے بار بار اس لفظ كو دهراتا هوں كه شايد بعض لوگ سنتے سنتے اُكتا سے گئے هوں - ميں نے كبهي كسي اخبار كا ذكر نهيں كيا جو اچهے سر و سامان كے ساتهه نكالا گيا هو ' اور نه ميں نے كبهي تصنيف و تاليف اور انشاء مقالات و رسائل كا تذكره كيا جسكے ليے غير معمولي محنت و مشقت برداشت كي جاتي هو ' بلكه ميں نے هميشه ايك " دعوت " كا اعلان كيا جو ايك مقصود خاص كو اپنے سامنے ركهتي هے ' اور ساتهه هي چند مقاصد پيش كيے جو هميشه سے انسانوں كي جماعتوں اور آباديوں كے سامنے پيش هوتے آے هيں - ان مقاصد ميں ندرت و جدت نه تهي مگر صداقت ضرور تهي ' اور جس بيان ميں صداقت هو ' ضرور هے كه وه نئي نهو ' كيونكه دنيا كي سب سے زياده پراني چيز صداقت هي هے -

پس ميں آج صاف صاف كهديتا هوں كه " الهلال كي دعوت " سے كوئي مادي يا شخصي يا موجود في الخارج شے مراد نهيں هے اور نه كسي دعوت سے ايسا مقصود هوسكتا هے - نه تو وه ميرے وجود سے تعلق ركهتي هے نه الهلال نامي ايك موقت الشيوع رسالے سے ' اور نه هي اُن مضامين و منشات سے جو اسميں شائع هوتے هيں - ان ميں سے كوئي چيز بهي ايسي نهيں هے جسكي نسبت كها جاسكے كه وه " دعوت " هے يا اسے حقيقت دعوة ميں كسي طرح كا دخل حاصل هے - بلكه اس سے مقصود حقيقي صرف وه بعض مقاصد اور تعليمات هيں ' جنكے اعلان و اظهار اور فتح و نصرت كا سامان حكمت الهي نے مهيا كيا ' اور پهر من جمله اور بهت سے اسباب و وسائل كے ايك سبب و وسيله الهلال كي اشاعت اور اسكي كوششوں كو بهي بناديا - وه جو انساني غذا كے پيدا كرنے كيليے موسم كو بدلتا ' هواؤں كو چلاتا ' پاني كو برساتا ' اور دهقان كے هاتهوں سے تخم ريزي كراتا هے ' جب چاهتا هے كه اپنے بندوں ميں سے كسي جماعت كيليے ارشاد و هدايت كي روحاني غذا مهيا فرمادے تو بالكل اسي طرح دلوں كي اقليم اور فكروں كي فضا ميں بهي تبديلي پيدا كرديتا هے ' اور خود بخود ايك قدرتي تغير كي طرح تمام اسباب موافق فراهم هونا شروع هو جاتے هيں - اُس وقت پاني بهي برستا هے ' عمده هوائيں بهي چلتي هيں ' اور كاشت كاروں كي محنتيں بهي اپنے اپنے وقت و ضرورت كے مطابق كام دينے لگتي هيں - پس جب كهيت سر سبز هوتا هے تو گو بهت سے كهنے والے موجود هوتے هيں كه يه سب كچهه هماري هي سعي كا نتيجه هے ' مگر در اصل اسكا حق كسي كو بهي نهيں پهنچتا - كيونكه بيج كے بار آور هونے كيليے جن اسباب و ذرايع كي ضـرورت هے وه بے شمـار هيں ' اور جب تـك وه سب جمع نهو جائيں ' صرف ايك علت كچهه بهي مفيد نهيں هو سكتي -

اگر پاني كهے كه يه ميري كار فرمائي هے ' تو آفتاب بهي چمك سكتا هے كه يه اسي كي حرارت كا معجزه هے - اگر دهقان مدعي هو كه اُس نے بيج ڈالا تو موسم اُسے جهٹلا سكتا هے كه بغير ميرے آے هوے محض تخم ريزي كيا كرسكتي تهي ؟ مزدوروں نے هل جوتا ' كاشتكار نے بيج ڈالا ' نگهبانوں نے ركهوالي كي ' اور موسم نے آبياشي ' ان ميں سے هر فريق دعوا كرسكتا هے كه ميں هي اس لهلهاتے هوے كهيت كي وجود پـذيري كي علت هوں ' مگر وه جو ان سب سے بالا تر قوت هے ' كهتي هے كه تم سب هيچ هو - اگر قـدرة الهي تمام

انریبــل سر ابراهیــم رحمت اللــه

اور مسلمانوں کے لیے ایک بہتر و مناسب سیاسي تعلیم

آنریبل سرابراهیم رحمت الله کي صدارت لیگ اور خطبهٔ افتتاحي سال جدید کا وہ بہترین اور شاندار واقعه هے ' جسکے اندر مسلمانوں کیلیے ایک نہایت هي قیمتي اور پائدار یاد پائي جاتي هے !

انریبل موصوف جب لیگ کي صدارت کیلیے منتخب هوے تو جو لوگ مسلمانوں کے موجودہ حالات کي نزاکتوں کو دیکھه رهے تھے ' وہ شمالي هند یا پنجاب کے کسي مشہور آدمي کي جگه ایک دور دراز اور تقریباً اسلامي مسائل کے مراکز سے الگ تھلگ صوبے کا نام دیکھکر امید و بیم میں پڑگئے' مگر میں نے اُسي وقت اپنے بعض دوستوں سے کہا کہ سر ابراهیم رحمت الله انڈین نیشنل کانگریس میں شریک رهچکے هیں' اور میں سمجھتا هوں که جو صاحب فکر ملک کي اس ایک هي درسگاہ سیاست میں رهچکا هے ' اس سے کسي ازادانه مگر پر دانش و حکمت سیاسي خدمت کي توقع کبھي ناکام نہیں هو سکتي -

میں شخصاً سر ابراهیم رحمت الله کے کاموں کو اُس وقت سے جانتا هوں جبکه ابسے چھه برس پہلے بمبئي میں تھا -

تاهم یه سوال میرے لیے بھي فیصله طلب تھا که ایک خاص صوبے کے اندر جو کارکن قابلیت سر بلند هے ' وہ کسي ایسے پلیٹ فارم پر بھي بہترین توقعات کو پورا کر دکھائیگي ' جہاں صوبوں اور شہروں کے فوائد سے بالاتر' تمام هندوستان کے مسلمانوں کیلیے ایک سیاسي درس و تعلیم کي ضرورت هے ؟

لیکن لیگ کي اولین نشست کے بعد هي هر منصف اور اهل الراے شخص کا فیصله یهي تھا که توقعات پوري هوگئیں' اور مسلمانوں کي موجودہ سیاسی زندگي کیلیے سر ابراهیم رحمت الله کي تقریر حقیقت اور اعتدال کا ایک بہترین مرکب هے جو نہایت اچھي صورت میں پیش کیا گیا هے -

میں سمجھتا هوں که جب سے مسلمانوں نے پولیٹکل مقاصد کے نام سے کام شروع کیا هے' اُنکے پولیٹکل لٹریچر میں یه پہلي تقریر هے جو اس جامعیت اور عمدہ قوام بحث کے ساتھه مرتب هوئي هے -

حتی که کانگرس کے بعض ارکان نے میرے سامنے اسکا اعتراف کیا که خود کانگریس کے لٹریچر میں بھي یه تقریر کامل امتیاز پانے کي مستحق هے - وکفي به فخرا -

پریذیڈ نشیــل ایڈریس هــر مجلس کیلیے اُسکي حقیقـي کار روائي هے' اور اسکي رفعت و اهمیت کا پیمانه بھي اسي کے اندر هوتا هے' مگر بد قسمتي سے همارے اندر ایسے لوگ نا پید هیں جو دولت و شہرت کے ساتھه قابلیت بھي رکھتے هوں اور صرف قابلیت کي عزت کرنا ابھي هم نے نہیں سیکھا هے ' اسلیے همیشه هماري بڑي بڑي کانفرنسوں کي افتتاحي تقریریں نہایت کم رفعت و بے اثر رهتي هیں' اور محنت و قابلیت اور اصابت راے و حسن بیان کا اسمیں کوئي بلند و ممتاز حصه نہیں هوتا -

بر خلاف اسکے انڈین نیشنل کانــگریس نے اپنـي افتتاحي تقریروں کا ایک ایسا رفیع لٹریچر جمع کردیا هے جو ادب و انشا پردازي' قوۃ تحریر و بیان ' خوبي بحث و استدلال 'کثرت مواد و معلومات ' حق گوئي و صدق لہجه ' تعلیم ودرس سیاست ' غرضکه هر حیثیت سے هندوستان کے موجودہ علم ادب کا ایک ممتاز ترین حصه هے -



لیکن انریبل سر ابراهیم رحمت الله کے ایڈرس کے بعد کم از کم ایک تحریر تو لیگ کے پاس بھي ایسي موجود هوگئي هے جسے امتیاز کے ساتھه پیش کیا جاسکتا هے -

جیسا که انھوں نے خود کہا هے ' اس عہدے کیلیے انکا انتخاب ایک ایسے وقت میں هوا جبکه مسلمانوں کي سیاسي حالت چند در چند پیچیدگیوں کي وجه سے نہایت درجه غیر مطمئن تھي' او بحث کرنے والے کیلیے صرف ایک سال کے معمولي واقعات هي نہیں بلکه یکے بعد دیگرے ظاهر هونے والے متعدد اهم اور دشوا بحث مسائل جمع هوگئے تھے - اُن سب پر مستزاد لیگ کا اندروني مناقشه تھا جو گو في الحقیقت کچھه بھي نه تھا لیکن بعض مخفي اغراض سے اسے اسقدر اهمیت دیدي گئي تھي گویا جماعتي تفریق کا وقت آگیا -

ایسي حالت میں انھوں نے اپنی مشکلات کے بیان کرنے میں ذرہ بھي مبالغه نہیں کیا هے - انکے سامنے مشکلات کا گرد و غبار پذیذ موجود تھا ' لیکن بجاے اسکے که انکي قوت فیصله اُسکے اندر گم هو جاتي وہ قابل تحسین جرأت کے ساتھه اسکے هٹانے میں کامیاب هوے ' او اعتدال و متانت کو واقعیت اور حق بیاني کے ساتھه آمیزش دینے کا ایک نہایت هي نازک اور مشکل کام انھوں نے ایسي روشني میں انجام دیا جو تذبذب اور طرفداري کے غبار سے بالکل صاف تھي !

اعتدال اور حقیقت دو ایسے عنصر هیں' جنکي باهمی آمیزش کا کام همیشه سے نازک اور مشکل رها هے - یا تو پہلے کا غلبه دوسرے کو بالکل نابود کردیتا هے' یا دوسرے کي بو اتني تیز هو جاتي هے که اپنے ساتھي کے وجود کو بالکل دبا دیتي هے - لوگوں نے عموماً اس راہ میں افراط و تفرط کي ٹھوکریں کھائي هیں ' اور جس شے کو " اعتدال" سمجھا هے در اصل اُسکا زیادہ صحیح نام حقیقت کا عدم هے !

لیکن با وجود بے اعتدالي کے اُس سوء ظن کے جو میري نسبت بعض لوگوں کو هے ' میں تسلیم کرتا هوں که سر ابراهیم رحمت الله کا " اعتدال " اعتدال هے ' نه که اصلیت کا عدم اور فقدان !

بس یہ اور اسي کے هم معني و هم اصول مقاصد تھے' جنکي طرف
لال نے ابناء ملت کو دعوت دي' اور اگر چہ ان میں سے کوئي چیز
ب نئي نہ تھي' تاهم غفلت و جهالت اور استیلاے ضلالت و فساد
، اس تعلیم کے هر لفظ کو لوگوں کیلیے ایک صداے نا آشنا بنادیا تھا -
ں جیساکہ همیشہ هوا هے' ضرور تھا کہ اس اعلان و دعوت کا آغاز
ب تعجب و انکار' تحقیر و تذلیل' غیظ و غضب' اور تعاند و تنفر
هوتا مگر خاتمہ اعتراف و اقرار' تعظیم و تشہیر' رجوع و انقیاد' اور
لیم و اطاعت پر هوتا' اور الحمد لله کہ ایسا هي هوا' اور جسقدر
نا باقي هے وہ بھي عنقریب هوکر رهیگا : و تمت کلمة ربک صدقاً
دلا - لا تبدیل لکلمات الله :

(ما قـــال و من قـــال)

پس جب کبھي اس عاجز کي زبان سے " دعوة الهلال" کا لفظ
تا هے' اور اسکي نصرت و فتح یابي کا دلي اذعان و روحي
ان کے ساتھه اعلان کرتا هوں' تو اس سے مقصود نہ تو رسالۂ الهلال
وجود هوتا هے' اور نہ خود اپنا وجود اور اپنا کاروبار' بلکہ یہي
اقتیں اور حقیقتیں هوتي هیں جنکے اعلان و دعوت کي حضرة
ي نے الهلال کو توفیق دي' اور اُس عظیم الشان اور انقلابي
دیلي کیلیے جو مسلمانان هند میں هونے والي هے' منجملة
صدها اسباب و براعث کے ایک سبب الهـلال کو بھي بنا دیا -
ں بنا پر جس قدر کامیابیاں هیں وہ اُسي کیلیے هیں' اور جس
ر اعلان قوت' رفع ذکر' و اعلاء کلمہ هے' وہ سب کا سب اُسي
پہنچتا هے :

هر جا کنیـــم سجـــدہ بداں آستاں رسد !

میں سچ سچ کہتا هوں کہ خود میرا اُسمیں کوئي حصہ نہیں -
ر نہ رائي برابر مجھے حق پہنچتا هے کہ اسکي کامیابي کي
ت کو اپني طرف نسبت دوں - سچائي جہاں کہیں سے نکلیگي'
تقلال اور عزت کو اپنا منتظر پائیگي - اور حق جس زبان سے بلند
گا' کامیابي و نصرت اُسکا قدرتي حصہ هے جو کبھي اُس سے
ن نہیں سکتا - یہ خدا کا محض فضل هے کہ وہ کسي زبان کو
کا آلہ' کسي قلم کو اُسکا ذریعہ' اور کسي سعي کو اُسکا وسیلہ
الے' اور پھر اُس وسیلے کے خاطر نہیں بلکہ صرف اپني سچائي
ي خاطر اُسے کامیابي عطا فرماے -

لیکن یہ کامیـــابي نہ تو اُس شخص کي هوگي جس نے ایسا
یا' اور نہ تو حق کي عزت کو وہ اپني عزت سمجھنے کا حقدار هوگا -
ر وہ ایک لمحہ یا ایک منت کیلیے بھي اس غرور باطل اور کبر
بلیسي میں گرفتار هوگا تو خدا اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیگا' اور اُسے
ت و رسوائي کیلیے چھوڑ دیگا - کیونکہ وہ اپني صداقت کا محافظ
اپنے کلمۂ حق کے اعلان کیلیے قادر و مقتدر هے - وہ اگر چاهے تو
خت کي خشک ٹہنیوں کو حق کیلیے گویا کردے' اور پہاڑوں
ي چوٹیوں کي اندر سے انسانوں کو سچائي کي تعلیم ملنے لگے -
نہ تو انسانوں کا محتاج هے کہ وہ اسکي خاطر بولیں' اور نہ انکے
موں کیلیے درماندہ هے کہ اسکي راہ میں اٹھیں - اُسکے کاروبار حق
عجیب و غریب حال هے - وہ جب کبھي چاهتا هے تو اپنے بندوں کو
سي کارحق کیلیے توفیق دیدیتا هے' اور پھر جب وہ مغرور هو جاتے
یں اور سمجھتے هیں کہ یہ هماري شخصي کامیابي هے تو پتھر کے
کڑوں اور سوکھي هوئي لکڑیوں کي طرح انھیں اپني راہ سے هٹا کر
ینک دیتا هے !

نـہ زیبد مرد خود بیں پادشا را
انیـس المذنبیں باید خـــدا را

(ایک مثـــال)

اسکي مثال بالکل ایسي هے جیسے کوئي شخص کسي پتھر کي
سل سے کوئي عمدہ کام لیلے' اور پھر جب چاهے اُسے اٹھا کر راستے
میں پھینک دے - یہ سچ هے کہ وہ پتھر ایک عمدہ کام کا ذریعہ بن
گیـا تھـا' لیکن یـہ بھي تو سچ هے کہ جـو ارادہ اُس سے کام لیتا
تھا' وہ اُسے ٹھوکریں کھانے کیلیے راستے میں پھینـک بھي دیسکتا
تھـا ؟

پھر اگر اس پتھـر کیلیے تمھارے عقیـدے میں کوئي فخر
نہیں هوسکتا حالانکہ وہ کسي بڑے عمدہ اور مفید کام کا ذریعہ تھا'
تو ٹھیـک اسي طـرح حق و صـداقت کے کاروبار میں خاص اُس
انسان کے وجود کیلیے بھي کوئي فخر و ناز نہیں جسکو حکمة رباني
نے کسي مصلحت مخفي کي بنا پر خدمت دیني کیلیے ایک آلہ
اور واسطہ بنا دیا هو - الا یہ کہ اسکو ضائع نہ کیا گیا اور اپنے لطف و
کرم سے وسیلہ و ذریعہ هونے کي توفیق بخشي -

(تنبیـہ ضـــروري)

البتہ یہ یاد رکھنا چاهیے کہ اس بیان سے وہ مقربان الهي اور
خواص عالم انسانیت مستثنی هیں جنـکا وجود صداقت الهي کے
اظہار کا صرف وسیلہ هي نہیں هوتا بلکہ خود ان کے انـدر نور
حقیقت کي شمع روشن هوجاتي هے' اور اسکي نورانیت انکے
اعمال مقدسہ اور انفاس زکیہ سے چھن کر عالم انسانیة کي در و دیوار
پر پرتو افگن هوتي هے - یعني الله تعالی انکے وجود کو اظہار حق
کا واسطہ هي نہیں بلکہ خود حق کا مسکن و مشرق بنا دیتا هے - وہ
حق کے مخاطب نہیں بلکہ حق کا پیکر و مجسمہ هوتے هیں - لیکن :

یہ رتبـۂ بلنـد مـلا جس کو ملگیـا
هر مدعي کے واسطے دار و رسن کہاں ؟

یہ اور لوگ هیں اور انکا عالم دوسرا هے - میں یہاں اُس مقام
کا تذکرہ نہیں کرتا جسکي مجھے حسرت هے' بلکہ اسکا حال بیان
کررها هوں جسمیں اپنے تئیں پاتا هوں اور نہیں پسند کرتا کہ اُسکا
تذکرہ نہ کروں :

عالم همہ افسانۂ ما دارد و ما هیچ !

میں سچ سچ بلا شائبۂ انکسار کے اعلان کرتا هوں کہ اس بارے
میں میرے مناظر و مشاهدات نہایت عجیب و غریب و عبرت
انگیز هیں - میں جب کبھي اُن نتائج عظیمہ کو دیکھتا هوں جو
فضل الهي نے الهلال کي دعوت کو عطا فرماے' اور اس رفعت
ذکر' تاثیر و نفوذ' رجوع خلائق' انـقلاب خیالات' و حس و تنبـہ
دیني و روحاني کي عام تبدیلي پر نظر ڈالتا هوں جو اس انیس
ماہ کي دعوت سے هر طرف پیدا هوگئي هے' اور پھر اسکے بعد خود
اپنے تئیں دیکھتا هوں اور اپنے اعمال پر نظر ڈالتـا هوں' تو مجھے
حکمة الهیہ کي ایک عجیب و غریب نیرنـگي نظر آتي هے اور
یقین هو جاتا هے کہ یہ جو کچھہ نتائج حسنہ میرے سامنے هیں'
وہ محض اصل دعوة کي صداقت و حقیقت کے برکات و انوار هیں'
ورنہ خود میں اور میري گناهوں میں ڈوبي هوئي زندگي تو
اس لائق بھي نہ تھي کہ ان نتائج عظیمہ کو کبھي خـواب میں
بھي دیکھتي -

یہ اسکا قاعدہ هے کہ جب وہ اپني امة مرحومہ کیلیے کوئي کام
کرنا چاهتـا هے تو مثل اُس کامل کاریگـر کے جو ٹوٹے هوے اور
ناقص اوزاروں سے ایسا عمدہ کام نکال لیتا هے جو دوسرے کاریگر عمدہ
اور قیمتي آلات سے بھي نہیں کرسکتے' جس بندے کو چاهتا هے

اسباب و وسائــل مہیا نہ کرتي تو نہ تو ایک بیج بار آور ہوتا اور نہ ایک سبز پتہ زمین پر نظر آتا ! :

امن خلق السماوات والارض و انزل لكم من السماء ماء فانبتنا به حدائق ذات بهجة ما كان لكم ان تنبتوا شجرها ء اله مــع الله ؟ بل هم قوم يــعدلون - (۲۷ : ۶۱)

" کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' اور آسمان سے تمہارے لیے پاني برسایا' پھر اُس کي آبیاري سے کیسے کیسے حسین و شاداب باغ و چمن پیدا ہوگئے ' حالانکہ تم انسانوں کي قوت سے بالکل باہر تھا کہ ان کے درختوں کو پیدا کرتے ؟ کیا الله کے سوا اور بھي کوئي ہے ؟ "

(مقصـــود حقیقـــي)

اب دیکھو کہ الهلال کي دعوت کا مقصد حقیقي کیا تھا ؟ اس نے روز اول ہي سے اعلان کردیا کہ احیاء و تجدید ملت کیلیے جس قدر تحریکیں ملک میں موجود ہیں ' وہ اُن میں کسي کو بھي تنزل و انحطاط کے اصلي مرض کا کامل علاج نہیں سمجھتا ' بلکہ ان میں سے اکثر اسطرح کا علاج ہیں جنکے اندر خود نئي بیماریوں کے پیدا کرنے کي ہلاکت موجود ہے - پس وہ اُن تمام راستوں سے بالکل الگ ہوگیا جو کار و بار اصلاح و ترقي کے پیشتر سے موجود تھے' اور پھر نہ تو اس نے تعلیم کو اپنا کعبۂ مقصد بنایا' نہ سیاست کو قبلۂ آمال' نہ علم کي رہنمائي قبول کي' نہ تہذیب و تمدن سے دستگیري چاہي - صرف یہي ایک صدا بلند کي کہ :

یا ایها الذین امنوا ! اطیعو الله و رسوله ولا تولوا عنــه و انتم تسمعون ! (۸ : ۳۱)

مسلمانو ! الله کي اطاعت کرو اور اسکے رسول کے لاے ہوے حکموں پر عمل کرو - اور اسکي طرف سے گردن نہ موڑو اور تم اسکي بھیجي ہوئي آیتیں سن رہے ہو !

کیونکہ اسکو یقین ہوگیا کہ جب تک مسلمانوں کے اعتقادات و اعمال مذہبي کي اصلاح و درستگي نہوگي ' اُس وقت تک کوئي سعي اصلاح مفید مقصد نہیں ہو سکتي -

پس اُس نے اپنے مقصد کو ایک ہي مختصر جملے میں بار بار دھــرایا یعني " دعوة الي القــران " یا " امــر بــالمعــروف و النهي عن المنکر " اور پھر اعمال قومي کي ہر شاخ میں اسي اصل الاصول کو پیش نظر رکھکر دعوت شروع کي -

(تشریـــح مقصد)

یہ تو اسکے مقصد کا اصل الاصول ہے - لیکن اگــر اسکي تشریح و تفسیر کي جاے اور آج موجودہ حالات سے تطبیق دي جاے تو حسب ذیل مواد اسکي تحت میں قرار دیے جا سکتے ہیں :

(۱) مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے تمام کاموں کي بنیاد تعلیم الهي پر رکھیں نہ کہ محض کسي ترقي یافتہ قوم کي تقلید و اتباع اور نقالي پر - یا محض اخذ تحصیل تمدن و سیاست و وطنیت پر -

(۲) اسلام کي اصلي مزیت و فضیلت یہ ہے کہ اس نے ہر طرح کي صداقتوں اور حقیقتوں کو خدا کے رشتہ سے منسلک کردیا ہے اور ہر عمل صحیح و حق جو اس آسمان کے نیچے کیا جاے ' اسکے نزدیک خدا کا کام اور اُسکي عبادت ہے - پس ہــر مسلمان کو صداقت کا عاشق ' حقانیت کیلیے مضطر ' عدالت کا نگراں ' اور حریت کا پرستار ہونا چاہیے - کیونکہ وہ مسلمان ہے ' اور مسلمان وہي ہے جو اللــہ کي رضا کیلیے ہر طرح کا دکھــہ اٹھاے ' اور اللــہ کي رضا اُسکي راستبازي اور حق و عدل کي معیت میں ہے -

(۳) اور اسلیے کہ خدا نے مسلمانوں کو جہاد في سبیل الله کا منصب رفیع عطا فرمایا - پس جو مسلم اسکي راہ میں مجاهد نہو' وہ اسکے اس بخشے ہوے لقب کا مستحق بھي نہیں - جہاد في سبیل الله کے معني یہ ہیں کہ ہر طرح کے ظلم و تشدد ' معاصي و ذنوب ' اور شیطان ضلالت و افساد کے پیدا کیے ہوے غرور باطل سے انسانیت کو نجات دلانے کیلیے اپني تمام قوتوں سے کام لینا اور اس راہ میں ہر طرح کا جسماني اور قلبي دکھہ اٹھانا - حتی کہ سولي کے تختے اور جلاد کي تیغ کي برش کو بھي اُسکي خاطر گوارا کرلینا -

(۴) پس اگر ظلم ہو' اگر معصیت و فساد کي گرم بازاري ہو' اگر انسانــوں کے حقــوق الهیه کو پامال غــرور باطل کیا جاے ' اگر روشني کي جگهه تاریکي ' اور راست بازي کي جگهه کذب پرستي کا اعلان ہو' تو اسلیے نہیں کہ ظلم و فساد کو انسانوں نے برا اور اخلاق عامہ نے قابل نفرت بتلایا ہے ' پس تم بھي برا سمجھو' بلکہ اسلیے کہ تم مسلمان ہو اور مسلمان دنیا میں صرف حق کي خدمت ہي کیلیے ہے '. اور نیز اسلیے کہ یــہ سب کچھہ خدا کي مرضي کے خلاف ہے ' اور مسلمانوں کي مرضي وہي ہوني چاہیے جو انکے خدا کي مرضي ہے : تخلقوا باخلاق الله -

(۵) مسلم و مومن وہ ہے جو الله کے رشتے کو دنیا کے تمام رشتوں پر ترجیح دے - پس کسي ہستي کیلیے یہ جائز نہیں وہ اسلام کي مدعي ہو' اور ساتھہ ہي خدا کو چھوڑکر دوسرے رشتوں کي گرویدہ ہوجاے - خدا کا رشتہ اسکي سچائي اور عدالت کي محبت میں ہے - جو حق کو پیار کرتا ہے ' وہي خدا کو بھي پیار کرنے والا ہے : و الذین آمنوا اشد حبا لله -

(۶) اسلام نے توحید کا سبق سکھلایا - توحید کي تکمیل معني یہ ہیں کہ انسان تمام انتہائي قوتوں اور اطاعتوں اور فرمانبرداریوں کو صرف الله کیلیے مخصوص کردے اور اُن میں کسي کو شریک نہ کرے - پس چند انسانوں کو اپنا لیڈر بناکر انکے حکم کي بلاچون و چرا تعمیل کرنا' یا گورنمنٹ اور حکام کي خواہش کے آگے (اگرچہ وہ حق و عدالت اور صداقت و حریت کے منافي ہو) سر جھکا دینا' ایک ایسا شرک جلي ہے جو توحید کے ساتھہ جمع نہیں ہو سکتا -

(۷) اسلام کا عقیدۂ توحید انساني حریت و آزادي کا سرچشمہ حقیقي ہے کیونکہ جو سر صرف خدا ہي کے آگے جھکے گا' ممکن نہیں کہ وہ انسان اور انسانوں کے غرور پادشاہت و حکومت آگے ذلت عبودیت سے سربسجود ہو - ان الحکم الا لله - پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے اندر عبودیت الهي کي اصلي حقیقت پیدا کریں' اور کوئي روح خدا کے آگے وفادار نہیں ہو سکتي جب تک کہ وہ اُن تمام قوتوں سے یکسر باغي نہو جاے' جو حق کي صداقت اور اسکي مقدس مرضات کے خلاف ہیں -

(۸) ملک و انسانیت کي خدمت ' آزادانہ حیات سیاسي و ملکي کا حصول ' جد و جہد حریت ' اور خود مختارانہ حکومت حاصل کرنے کیلیے باقاعدہ مساعي ' یہ تمام مقاصد صالحہ دوسري قوموں کو بر بناء جذبۂ قومیت و وطنیت عزیز ہیں ' تو قائل کلمۂ توحید کو مذہباً و دیناً محبوب ہونا چاہئیں - پس و مجد اسلامي کا مقتضي یہ ہے کہ ان تمام میدانوں میں مسلمان سب سے آگے ہوں ' نہ کہ سب کے پیچھے اور غیروں کے مقلد و چیں : و ان العزة لله و لرسوله و للمومنین -

ہاں ' ایک اصل الاصول ہے جو اس دعوت کو عام ہنگامہ سیاسي و تمدني سے الگ کرتا ہے - یعني ان تمام چیزوں کو الله کے رشتے اور اسکي مرضات کي متابعت کے تعلق سے کیا جاے نہ کہ محض تقلید اقوام و جماعت سے - اور اسلیے پہلے عمل بالاسلام کے حبل الله المتین کو پکڑو تاکہ اسکے تمام حقیقیہ سے ہم کنار ہو - و العاقبة للمتقین -

مدارس اسلامیه

ندوة العلماء

(اور مسئله اصلاح و احیاء ملت)

(۳)

گذشته نمبر میں اصلاح کي دو قسموں کا مختصر ذکر کیا جاچکا ہے' یعنی اصلاح سیاسي اور اصلاح افرنجي' اب تیسري قسم کے طرف توجه کرني چاهیے -

(۳)

تیسري قسم اُن تحریکوں کي ہے جنکي بنیاد اگرچه مثل گذشته دو تحریکوں کے مناسب وقت تمدني و تعلیمي انقلاب کي خواهش پر تهي ' لیکن چونکه اُن مصلحین نے زیادہ غور و کاوش اور اجتهاد فکر و تفحص صحیح سے کام لیا اسلیے وہ سمجهه گئے که اصلاح و تغیر کیلیے ظواهر و فروعات سے متاثر هونے کي جگهه کسي اصول حقیقي اور مبدء اصلي کي تلاش میں نکلنا چاهیے' اور اُس ایک هي علت اساسي کو پہچاننا چاهیے جسکے لیے ایک هي اساسي تعیۂ و علاج بهي هو -

انهوں نے دیکها که تعلیم و تحصیل تمدن حالیه کے لیے سعي کرنا قبل اسکے که کوئي اساسي و اصولي اصلاح هو جاے ' محض بیکار بلکه مضر ہے -

اول تو یه تمام امور اصل مرض میں داخل نہیں هیں بلکه یه بهي حقیقي مرض کے نتائج و عوارض هیں - اگر مسلمانوں کي تمدني حالت درست نہیں ہے تو اسکا نتیجه غفلت ہے که انهوں نے دنیا کي تمدني ترقي کا ساتهه نه دیا - لیکن غفلت کیوں ہے ؟ قوت عمل کیوں معطل' اور ذهن و دماغ کیوں بیکار هوگئے؟ پس ضرور ہے که پہلے اس سبب کو دور کیا جاے جسکي وجه سے بیداري کے بعد یه غفلت طاري هوئي - اور یہ ظاهر ہے که غفلت کي علت غفلت نہیں هوسکتي' کوئي آور هي علت ہے جس سے یه معلول پیدا هــوا ہے -

یا مثلاً مسلمانوں میں آجکل کے علوم و فنون نافعه ناپید هیں' وہ انکي جانب سے غافل هیں - پس سب سے پہلے اُس شے کو دور کرنا چاهیے جس کي وجه سے اُن میں علم کا فقدان هوا اور اسکے حصول کا ولوله اور اسکے عشق کي بیتابي باقي نه رهي' نیز اُس شے یا اُن اشیا کو حاصل کرنا چاهیے جنکي وجه سے دیگر اقوام میں یه موجود ہے ' نه که سب سے پہلے علم علم پکارنا -

ثانیاً ' اگر ابتدا سے تلاش اصل و حقیقت کي جگه انهیں چیزوں کو بنیاد کار قرار دیا گیا تو یاتو پوري کامیابي حاصل نه هوگي کیونکه آنکهوں کي جلن' سرکے درد' اور اعضا شکني کا علاج هوگا حالانکه سب کا باعث اصلي یعني بخار باقي ہے - اور اگر کامیابی هوي کہ پیشاني پر کوئي ایسي سرد شے لگا دي گئي جسکي برودت سے بخار کي حدت و حرارت کم محسوس هونے لگي' تو پهر اسکا نتیجه یه هوگا که تمدن و تعلیم راس نه آئیگي اور آور طرح طرح کي ایسي خرابیاں پیدا هو جائینگي جنکي وجه سے نه تو مقصد هي حاصل هوگا' اور نه کوئي دوسري کامل و احسن حالت هي هوسکے گي -

تب انهوں نے مسلمانوں کے موجودہ اعمال و اطوار حیات کا مطالعه کیا تو انهیں نظر آیا که ان میں سے اکثر ایسے هیں جنکي موجودگي میں محال ہے که حسب سنن طبیعیه کوئي قوم زندۂ وقائم رهسکے - وہ تمام اعمال صحیحه و صالحه جو حیات اجتماعي و ملي کیلیے بمنزلۂ روح و حرارت غریزي کے هیں' ان میں سے مفقود هوگئے هیں' اور هر عمل یا تو محرف ہے یا مسخ شدہ -

پهر انهوں نے اُس قوۃ روحانیۂ الهیه کو دیکها جوابتک مسلمانوں کے دلوں پر حکمراں ہے ' یعنے دیانۃ مبجلۂ اسلامیه اور اُسکے تمام احکام و تعلیمات صادقه ' تو اُنهیں بدفعۃ واحدۃ نظر آیا که مسلمانوں کے تمام موجودہ اعمال و اطوار یکسر اُسکي تعلیمات حقه کے خلاف هیں' اور اسکي تعلیم میں وہ تمام ارکان و اصول باکمل حال' و اجمل صورۃ موجود هیں جنکا عمل و انقیاد کسي قوم کي حیات اجتماعي و سیاسي اور قیام مدني و عمراني کیلیے ضروري ہے : الیوم اکملت لکــم دینکــم و اتممت علیکــم نعمتي و رضیت لکــم الاسلام دینـــا !

پس انکي حالت مثل اُس طبیب کے هوئي جو اپنے سامنے کسي کثیر العوارض مریض کو دیکهکر گهبرا گیا هو' لیکن یکایک القاء طبي اصل مرض کي تشخیص اور علۃ حقیقیه کے کشف تـک اُسے نائل کردے' اور وہ پهر اُن تمام ظاهري مظاهر مرض سے یک قلم بے پروا هوکر صرف اندرون بدن کے نقص مخفي کے انسداد پر اپني تمام همت و سعي خرچ کرنے لگے -

انهوں نے سمجهه لیا که عروج و زوال امم في الحقیقۃ ایک قانون الهي کے عمل و نفاذ کا نتیجه ہے جسے لسان الله الاقدس نے بتلا دیا ہے :

واذا اردنا ان نهلک قریۃ '	اور جب همکو کسي آبادي کا برباد کرنا
امرنـــا مترفیها ' ففسقوا	منظور هوتا ہے تو هم اس آبادي کے
فیها فحق علیها القول	خوشحال لوگوں پر اپنا حکم بهیجتے هیں -
فـدمرناها تـدمیـرا -	پهر وہ نا فرمانیاں کرنے لگتے هیں' جب
وکم اهلکنا من القرون من	ایسا هوتا ہے تو وہ آبادي مستحق عذاب
بعد نوح' وکفی بربک	هو جاتي ہے - پس هم اسے تباہ و برباد
بذنوب عبادہ خبیراً بصیرا !	کر دیتے هیں - اور دیکهو ! طوفان نوح
(۱۷ : ۱۷)	کے بعد اسي قانون کي بنا پر کتني

هي قوموں کو هم نے تباہ و هلاک کردیا ' ! ! یقین کرو که تمهارا پروردگار اپنے بندونکے گناهوں کو جانتا اور دیکهتا ہے -

اور سورۂ طلاق میں فرمایا :

و کایــن من قریــۃ عتت	اور کتني هي آبادیاں هیں جنکے رهنے
عن امـــر ربها و رسلــه	والوں نے اپنے رب اور اسکے رسولوں کے
فحاسبنا ها حساباً شدیداً	احکام سے سرتابي کي ' اور هم نے
و عذبنا ها عذاباً نکرا ؟	بڑي هي سختي سے انکے کاموں کا
فذاقت وبال امرها وکان	حســاب لیــا اور سخت عــذابوں
عاقبۃ امرها خسرا - اعد	میں مبتلا کیا ' پس انهوں نے اپنے کیے
الله عذاباً ' فاتقو الله یا	کا مزہ چکها اور اسکا انجام کار صرف
اولی الالبــاب الذیــن	نقصــان و هلاکت هي هوا - قیامت
آمنوا ! ! (۶۵ : ۸)	کا عذاب ابهي انکے لیے باقي ہے -

پس اے عقل و فهم رکهنے والو که الله پر ایمان لاچکے هو ! اُسکے غضب سے ڈرتے رهو ! !

اور پهر یه کیسي صاف تصریح اور کهلي کهلي تعلیم ہے که اسي آیۃ کریمه کے بعد فرمایا :

قد انزل الله الیکم ذکراً	اے مسلمانوں خدانے تمهیں آگاہ کرنے
رسولاً یتلوا علیکم آیات الله	کیلیے اپنا ایک رسول تمهاري طرف
مبینات لیخرج الــذین	بهیجدیا ہے جو خدا کي آیتیں کهلے
امنوا و عملو الصالحات	کهلے احکام کے ساتهه سناتا ہے تا که جو

اپنے کام کا ایک ذریعه بنا لیتا ھے ' اور پھر وہ خود خواہ کیسا ھي برا ھو' لیکن اسکا کام نیکو کاروں اور صالح انسانوں کا سا ھو جاتا ھے' و ایں جـا کار بـه فضل ست نه باستحقاق !

نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو
کـه مستحق کـــرامت گنـــاہ گارانـــــد ! !

(داعیـــان حق کي تین قسمیں)

البته یه ضرور ھے که جب اسکا فضل ذرہ نواز اپنے کسي عاجز و درمانده بندے پر مبذول ھوتا ھے ' اور وہ اسکي راہ کي طرف لوگوں کو بلاتا اور اسکے کلمۂ حق و عدالة کي دنیا کو تلقین کرتا ھے تو اسکا حال تین صورتوں سے خالي نہیں ھوتا :

(۱) یا تو خدا تعالی اسکے نفس کا تزکیۂ کامل کردیتا ھے اور اسکے وجود کو حق کا پیکر اور نمونه بنا دیتا ھے - و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم !

(۲) اور یا یه درجه عالیـه تو اس محروم تشنه کام کو حاصل نہیں ھوتا' لیکن چونکه اسکے اندر حق و صداقت کا سچا درد اور خدا پرستي کي ایک نه بجھنے والي پیاس ھوتي ھے ' اسلیے با وجود اپنے طرح طرح کے قصوروں کے وہ وسیلۂ خیر و صداقت بننے کا شرف حاصل کرلیتا ھے' اور اسکے انـدر کچھه اسطرح کي عجز و انابت اور استغفار و اعتراف کي سوز و سوزش پیدا ھوجاتي ھے جو اسے استیلاء شیطاني سے بچاے رکھتي ھے' اور پھر یا تو بالاخر منزل اخري تک پہنچا دیتي ھے یا راہ کي ٹھوکروں ھي سے گر کے رهجاتا ھے -

(۳) اور یا پھر وہ خباثت ابلیسي اور شرارت نفساني کا ایک مظہر لعین ھوتا ھے جو محض اپني اغراض نفساني کیلیے عاریتـاً کسي امر حق کا اعلان کرنے لگتا ھے ' اور اس سے مقصود حق نہیں ھوتا بلـکه ایک تـاریک باطـل جو اسکے پیچھے چھپا دیا جاتا ھے - في الحقیقت نفاق کي یه ایک سب سے زیادہ مہلـک و خبیث قسم ھے -

پس پہلی قسم کي جماعت کیلیے تو کچھه کہنے کي ضرورت نہیں - لا خوف علیهم و لا هم یحزنون - تیسرے گروہ کو بھي نتائج حق کي بحث سے مستثنی کر دینا چاهیے ' کیونکه گو وہ مدعي حق ھو مگر در اصل اسکا حکم بھي باطل و فساد ھي کا ھے - اور خـدا کبھي باطـل کے ساتھه وہ سلـوک نہیں کـر سکتا جو اس نے حق و ایمان کیلیے مخصوص کردیا ھے : ام نجعل الذین آمنوا و عملو الصالحات کالمفسدین فی الارض ؟ ام نجعل المتقین کالفجـار ؟ (۳۸ : ۲۷)

البته دوسري قسم کے لوگوں کي نسبت میں کہنا چاھتا ھوں - یہي وہ لوگ ھیں که خدا انکي نیتوں کو قبول کرلیتا اور سعي حق اور خدمت صداقت کي برکت سے انکو اپنے لطف و کرم کا مورد بنا دیتا ھے - وہ خود خوہ کیسے ھي گرفتار قصور و مبتلاے ذنوب ھوں ' لیکن چونکه اسکے کلمۂ حق کے خادم ' اسکي سچائي کے پرستار' اور اسکے دین حق کے عزت و عظمت کے لیے اپنے اندر ایک بیقراري رکھتے ھیں - اسلیے اسکي شان کریمي و رحمي انھیں اپنوں میں سے سمجھنے لگتي ھے ' اسکے کاموں کے نقص و فتور کو اپني توفیق رفیق کی بخشش سے کامل کردیتي ھے ' اور انھیں کبھي غیروں کے آگے ذلیل و رسوا ھونے نہیں دیتي - کیونکه اگر انکا قصور اسکے کرم کا سزاوار نہیں تو اسکي صداقت کي عزت تو مستحق لطف و نوازش ضرور ھے !

اگر نه بہر من از بہر خود عزیزم دار
که بندہ خوبي او خوبي خداوند ست

اسکي مثال بالکل ایسي ھے ' جیسے کوئی پادشاہ اپنے کسي اھم اور معزز کام کے انجام دینے کي عزت اپنے کسي غلام کو دیدے ' تو گو وہ کیسا ھي ادنے اور حقیر ھوگا اور کیسے ھي قصور اس سے اپني خدمتوں اور پرستاریوں میں سرزد ھونگے ' لیکن تاھم پادشاہ کا کرم شاهانه اسکي سفارش کریگا اور کہیگا که مانا که یه ھر طرح نالائق اور سزاوار عتاب ھے لیکن ابتو اسکي عزت میري عزت ھوگئي ھے اور دنیا اسے میري نسبت سے پہچانتي اور میرا خدمت گزار سمجھتي ھے - نہو که کل کو دشمن ھنسیں که میرے دربار عز و جـلال کے نام لیواؤں کیلیے عزت و سرخروئی نہیں ھے - پس شان عفو و کرم یہي ھے که جسے ایک بار سر بلندي دي ' پھر اسے نگونسار نه کیا جاے !

و لله در ما قال:

عرض نـه لے میرے جـرم و گناہ بے حد کا
الهي تجھکو غفورالـرحیـم کہتے ھیں !
کہیں کہیں نـه عـدو دیکھکر مجھے محتاج
یه انکے بندے ھیں جنکو کریم کہتے ھیں !

(یوسف اور رب یوسف)

آیا نہیں دیکھتے که جب برادران یوسف علیه السلام دوسري با مصر آے تاکه دربار مصر کي بخشش و فیاضي سے مالا مال ھوں او قحط سالي کي مصیبتوں سے نجات پائیں ' تو انھوں نے عزیز مص سے که في الحقیقت حضرة یوسف علیه السلام تھے ' عرض کیا :

مسنا و اهلنـا الضـــر و جئنـا ببضاعة مزجاة فاوف لنـــا الکیـل ! (۱۳ : ۸۸)	اے عزیز مصر ! ھم کو اور همارے بال بچوں کو قحط کي وجه سے بڑي تکلیفیں پہنچ رهي ھیں' پس ھم یه تھوڑي سی پونجي لیکر آئے ھیں

تا که آپ اسے قبول کریں ' اور اسکے معاوضے میں ھمیں پورا پورا غله دلوادیں !

لیکر تو آے تھے ناقص اور تھوڑي سي پونجي ' مگر معاوضے میں طلب کرتے تھے کامل اور بھر پور غله ! یه کارو بار اور معاوضۂ بالمثل کے قدرتي اصول کے تو خلاف تھا ' پر ارباب کرم کے شیوۂ بخشش کے عین مطابق تھا که پادشاھوں کا دربار تاجروں کي منڈي نہیں ھوتي بھائیوں نے کہا : " بدریوزہ گري آمدہ ایم نه به تجارت " -

مارا تو بہشت اگر به طاعت بخشي
آں بیع بود ' لطف و عطاے تو کجاست ؟

و تصـدق علینـا' ان الله یجـزي المتصـدقیـــن !	یه جو مانگتے ھیں تو کچھه اپني قیمت بدله نہیں مانگتے که وہ تو کچھه بھي نہیں ھے - بلکه اپني فیاضي سے بطور بخشش

کے عطا کیجیے ' اور الله ارباب بخشش و سخا کو اچھا بدله دیتا ھے !

پھر اگر یوسف کنعاني یه کر سکتا تھا که ناقص پونجي لیکر کامل متاع بخشدے ' تو کیا خداے یوسف کي کریمي سے یه بعید ھے که اپنے پرستاروں کے ناقص کاموں کو قبول کر کے انکو اپني کامل و اکمل توفیق کي بخشش سے مالا مال فـرما دے ؟ لقد کان في یوسف و اخوته ایات للسائلین کا مطلب میں تو یہي سمجھتا ھوں

من وفاے دوست را در بیوفائی یافتم

قل لوانتم تملکون خزائن رحمـة ربي اذاً لامسکتم خشیة الانفـــاق - (۱۷ : ۱۰۱)	" ان لوگوں سے جو خدا کے فضل و کرم کو بھولے ھوے ھیں' کہدو که اگر میرے پروردگار کي رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ھوتے تو خرچ ھو جانے

ڈر سے تم ضرور انھیں بند رکھتے مگر خدا ایسا نہیں کرتا -

البته یه ضرور ھے که قصور اور سرکشي میں فرق ھے' اور جرم اور بغاوت' دو الگ چیزیں ھیں - خدا اپنے قصور مندوں کو معاف کردیتا ھے پر اپنے سے باغیوں کو معاف نہیں کرسکتا ' اور یہي معنی ھیں اس آیۂ کریمۂ مشهورہ کے که : ان الله لا یغفر ان یشرک و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء -

دوسري قسم آن لوگوں کي هے جنهوں نے غفلت و ظلمت کے [illegible] يکا يک يورپ کو ديکها ' اسکي حالت سے اپني حالت کا مقابله ' اور اس مقابلے کے بعد ايک حرکت اصلاح و تغير کي انکے اندر [illegible]ا هو گئي - يه تينوں قسميں جو اوپر بيان کر چکا هوں يعني اصلاح [illegible]اسي و افرنجي و ديني ' يه سب کي سب اسي دوسري قسم [illegible]ں داخل هيں -

چونکه اصول اصلاح و دعوت پر ايک مستقل مقاله کسي کسي وقت لکهنا هے ' اسليے ميں نے اولين قسم پر بحث نه [illegible] - البته يهاں اسقدر اشاره کر دينا ضروري هے که يه تيسري قسم [illegible] دعوت يعني " اصلاح ديني " گو يورپ کے اثر هي کا نتيجه تهي ' [illegible]ن تاهم اپنے اصول و طريق کار ميں آس اولين جماعة مصلحين [illegible]حددين کي دعوت سے نسبتاً اقرب ' اور بهت سے بنيادي مسائل [illegible]ں تقريباً هم آهنگ تهي -

(اصــلاح ديني کے بعــض مصلحيــن)

مشهور و معروف شيخ محمد عبده مصري کی دعوت اسي قسم اصلاح ميں داخل هے - شيخ موصوف کا ابتدائي عهد خالص سياسي [illegible]قلابات کے افکار ميں گذرا تها ' کيونکه انکے استاذ طريقت و معلم [illegible]شاد ' سيد جمال الدين کي دعوت ميں سياسي عنصر غالب تها - [illegible]ر مستر بلنت کي روايت تسليم کر لي جاے ' تو شيخ محمد عبده [illegible]ربي پاشا کي تحريک سے پہلے بالکل طيار هو گئے تهے که توفيق پاشا [illegible]ديو مصر کو قتل کر ڈاليں ' کيونکه اسنے ولي عهدي ميں اصلاح و [illegible]غير کے جو وعدے سيد جمال الدين مغفور سے کيے تهے ' تخت [illegible]شيني کے بعد پورے نه کيے -

ليکن اسکے بعد هي سنه ۱۸۷۷ ميں عربي پاشا کا واقعه پيش [illegible]يا جسميں خود شيخ محمد عبده بهي شريک قرار دیے گئے - انگريزي [illegible]صري کميشن نے شيخ کو بهي جلا وطني کي سزا دي ' اور يه [illegible]روت ميں کچهه عرصة ٹهہر کر سيد جمال الدين کے پاس پيرس [illegible]ے گئے - وهانسے ۱۳ - مارچ سنه ۱۸۸۴ کو ايک عربي اخبار [illegible] العروة الوثقی " نکالا - جسکی ايڈيٹري ميں سيد اور شيخ ' [illegible]ونوں شريک تهے - في الحقيقت يهي تاريخ شيخ کي اصلاح ديني [illegible]ي اولين بنياد هے -

عروة الوثقی کے تيسرے نمبر ميں انکا ايک مبسوط مضمون [illegible] ماضي الامة و حاضرها و علاج عللها " کے عنوان سے نکلا تها - اسميں [illegible]سلمانوں کي گذشته حيات اجتماعي کے اسباب بتلاے هيں ' پهر [illegible]وجوده تنزل پر بحث کي هے - آخر ميں لکها هے که اب عروج [illegible]د از تنزل کا کوئي ذريعه بجز اسکے نهيں هے که مسلمانوں کو [illegible]ذهب کي صحيح اور حقيقي تعليم دي جاے -

پانچويں نمبر کے مقالۂ افتتاحيه کا عنوان يه تها : " انحطاط [illegible] مسلمين و سکونهم و سبب ذالك " اسميں بتلايا هے که اسکي علة [illegible]ملي اسلامي اعتقادات و اعمال کے ضعف و نسخ کے سوا اور کچهه [illegible]يں هے -

[illegible]گيا رهويں اور سترهويں نمبر ميں دو مضمون " اسباب حفظ [illegible]ملـک " اور " سنن الله في الامم " کے عنوان سے نکلے تهے - [illegible]ے مطالعه سے پورا اندازه هوسکتا هے که شيخ کي دعوة ايک [illegible]الص اصلاح ديني کي دعوت تهي ' جو مسلمانوں کو سب سے پہلے [illegible]تقادات و اعمال دينيه کي درستگي کي طرف بلاتي تهي -

(الکـــواکبـــي)

علماے مصر و شام ميں شيخ محمد عبده مصري کے علاوه ايک [illegible]فکر صالح و مصلح بهي تحريک اصلاح ديني ميں شريک رها هے ' جسکو افسوس هے که سلطان عبد الحميد و اشرار يلدز کے استبداد سياسي نے اعلان و قوت کے ساتهه کام کرنے کا موقعه نه ديا - يعني مرحوم شيخ عبد الرحمن الکواکبي -

الکواکبي کي دو کتابيں "طبائع الاستبداد" اور "جمعية ام القرى" موجود هيں - جمعية ام القرى ايک فرضي کانفرنس کي رپورٹ هے جو گويا ايام حج ميں منعقد هوئي اور تمام علماء عالم اسلامي نے اسميں شريک هو کر مسلمانوں کے تنزل کے اسباب پر بحث کي - نتيجه تمام مباحث کا يه هے که اصلاح ديني کے بغير اميد نجاح و فلاح ملت اميد باطل هے : و قال الرسول يا رب ان قومي اتخذوا هذا القرآن مهجورا -

سلطان عبد الحميد نے ان دونوں کتابوں کو مملکة عثمانيه ميں ممنوع الاشاعة قرار ديديا تها ! !

(شيخ صـدرالدين تـرکستاني)

شيخ محمد عبده المصري کا نام هندوستان ميں مشهور هوچکا هے ' ليکن بهت کم لوگوں کو يه معلوم هوگا که مسلمانان ترکستان (روس) ميں اصلاح و تغير کي جو حرکت گذشته نصف صدي کے اندر شروع هوئي ' اسکا رجحان بهي زياده تر " اصلاح ديني " هي کي طرف رها هے ' اور ابتدائي دو قسموں يعنے سياسي و افرنجي کا عنصر وهاں بهت مغلوب هے -

اگر مصر و عثمانيه نے اصلاح ديني کي دعوت کيليے ايک محمد عبده کو پيدا کيا تو ميں نے هميشه تعجب کيا هے که بلاد روسيۂ ترکستان و وسط ايشيا ابتک کئي محمد عبده پيدا کر چکے هيں !

پروفيسر ويمبري نے اپني کتاب : Western light and Eastern lands کے دوسرے حصے ميں بعض ترکستاني مصنفين کا ذکر کيا هے جنهوں نے تاتاري زبان ميں کتابيں تصنيف کي هيں اور آن ميں اصلاح اعمال دينيۂ ملت کو حصول ترقي و ترفع کا اصلي ذريعه بتلايا هے ' ليکن فی الحقيقت جو مصلحين و مرشدين حقيقي ده ترکستان ميں داعي اصلاح و انقلاب رهے هيں ' ويمبري کو انکي خبر نه تهي - ميں يهاں صرف ايک مصلح بزرگ تاتاري کا ذکر کرونگا ' يعنے حضرة الشيخ صدر الدين قاضي القضاة بلاد ترکيۂ روسيه -

اصلاح و دعوت تجديد کے مسئله ميں اس عالم خبير و محترم کا مسلک وهي تها جو شيخ محمد عبده نے اختيار کيا - وه علاوه عالم ديني هونے کے به حيثيت قاضي القضات کے ايک عهدۂ جليلۂ شرعيه بهي رکهتے تهے ' اسليے انکي صداء اصلاح ايک ايسي مزيت و تاثير خصوصي رکهتي تهي جو افسوس که ديگر بلاد اسلاميه کے مصلحين کو حاصل نه هوئي و رنه نهيں معلوم کتني مشکليں اور رکاوٹيں انکي راه سے هٹ جاتيں - سنه ۱۳۰۹ هجري ميں انهوں نے ايک نهايت ضخيم اور مبسوط کتاب مسئلۂ اصلاح اور اسکے طرق و وسائل پر عربي ميں لکهي اور قازان کے ايک روسي مطبع ميں چهپوا کر شائع کيا - اس موضوع پر يه بهترين و جامع کتاب هے جو ابتک لکهي گئي هے - کتاب کے تين حصے هيں - پہلے ميں آن تمام اسبــاب کو بيان کيا هے جنکي وجه سے مسلمانوں ميں ضعف اجتماعي و تمدني کي بنياد پڑي ' اور پهر انکو تعليمات اسلاميه پر منطبق کيا هے - دوسرے حصے ميں علوم دينيه کے تنزل و انحطاط اور طريق درس و تعليم کے نقائص پر بحث کي هے اور صاف لکهديا هے که موجوده طريق تعليم کي موجودگي ميں کسي طرح اميد نهيں کي جاسکتی که مسلمانوں کے اندر کوئي صحيح ديني تحريک نشو و نما پاسکے ' کيونکه يه کام صرف علما کا هے اور علما کو کامل و مفيد تعليم

من الظلمات الي النــور (۶۵ : ۱۱)	لوگ انپر ایمان لائیں اور اعمال صالحه اختیار کریں انکو نا کامي و ضلالت کي

تاریکي سے نکال کر فوز و فلاح کي روشني میں پهنچا دے !

اس سے واضح هوا که در حقیقت قومي عروج و حیات اسکے افراد کے اُن تمام اعمال و اطوار پر موقوف هے جنکو قرآن کریم ایمان بالله کے بعد "عمل صالح" کي جامع و مانع اصطلاح میں تعبیر کرتا هے ' اور جس کے اندر تمام سیاسي و تمدني ' اخلاقي و معاشرتي ' علمیه و فنیه ' غرضکه هر قسم کے اعمال صالحۂ بشریه کے طرف اشاره موجود هے - تعلیم الهي اُن اعمال کي طرف انسانوں کو دعوت دیتي هے اور وہ اُسے قبول کرتے هیں ' پس دنیا کي زندگي اُنکے لیے ایک جنة حیات اور بهشت ارتقا ؤ عروج بن جاتي هے ' اور اُنکا وجود ارض الهي کیلیے زینت وحسن هو جاتا هے :

تلك الجنة التي نورث من عبــاد نا مــن كان تقيــا (۱۹ : ۶۴)	یه هے وہ جنت جسکا مبارک ورثه هم اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو بخشتے هیں ' جو عمل صالح اور تقوی کي راہ اختیار کرتے هیں !

لیکن جب تعلیم الهي کے نزول و ارشاد سے بعد هوجاتا هے اور غفلت و ضلالت دلوں پر چها جاتي هے ' تو اُس قوم کے قوة اعتقاد میں ضعف پیدا هوتا هے ' اور عملي حالت بگڑنا شروع هوجاتي هے - پهر ایک ایک کرکے هر عمل بگڑتا هے اور یکے بعد دیگرے اس عمارت کي ایک ایک اینٹ گرنے لگتي هے - اسي حالت کو اصطلاح قراني میں " عمل شیطاني " سے تعبیر کیا گیا هے ' کیونکه اُسکي زبان میں هر عمل ضـلالت شیطان هے اور یه موقعه اُسکي تشریح کا نهیں :

و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهـو له قرین - وانهدم لیصدونهم عن السبیل یحسبون انهم مهتدون ! (۴۳ : ۳۵)	اور جو شخص خدائے رحمان کي یاد سے اغماض کــرتا هے ' هم اسپــر ایک شیطاني ضلالت مسلط کر دیتے هیں اور وہ اسکے ساتهه رهتا هے - پهر یــه کیسي عجیب بات هے که شیاطین تو اِن گمراهوں کو راہ الهي سے روکتے هیں مگر وہ اپنے

زعم باطل میں سمجهتے هیں که هم راہ راست پر هیں !

یهاں تک که تمام قواء عمل بکلي ضلالت و ظلمت کے هاتهه چلے جاتے هیں اور ایک کامل معصیت و ذنوب کي عملي زندگي هر فرد کي هو جاتي هے - یهي اعمال ضلالة وہ جراثیم مهلکه هیں جو گهن کي طرح شجر حیات ملت میں لگ جاتے هیں ' اور پهر ایک وقت آتا هے جب هلاکت کي " اجل مقدر " اور " کتاب معلوم " اپنا کام انجام دیتي هے ' اور کوئي انساني تدبیر اور مادي سعي اس تقدیر الهي کو دور نهیں کر سکتي - یهي معني حقیقي هیں اس آیة جلیله کے که : وما اهلکنا من قریة الا ولها کتاب معلوم ' ما تسبق من امة اجلها وما یستاخرون ! (۱۵ : ۴)

تمام اقوام عالم کے عروج و زوال اور حیات و هلاکت کیلیے یهي ایک قانون وحید ' و مبدء حقیقي ' و تقدیر اعمال هے ' اور خدائے حکیم و لطیف کبهي کسي بهتر حالت کو بدتر حالت سے نهیں بدلتا ' جب تک که وہ خود بهتري سے اعراض کرکے برائي کو اپنے لیے اختیار نه کرلے - و هو سبحانه و تعالی شانه یقول في کتابه المیمون :

وما کان ربک لیهلــک القــری بظلــم و اهلهــا مصلحون (۱۱ : ۱۱۷)	اور تمهارا پروردگار کبهي کسي ایسي آبادي کو ناحق برباد نهیں کرتا جسکے بسنے والے اعماله صالحة و صحیحه رکهتے هوں -

پس اس جماعت کے دلوں کو الله تعالے نے اس فهم حقی کیلیے کهول دیا که مسلمانوں کے موجودہ امراض تنزل و تسفل اصلي علت اسي قانون عروج و زوال کا نفاذ هے - انکے اعتــق ضعیف و مسخ ' اور اعمال محرف و باطـل هوگئے هیں اور ا الهي کي " اجل مقدر " اور " تقدیر نتائج " اپنا کام کر رهي هے

انکو یقین هوگیا که اصلاح و تجدید کا کار و بار شروع کرنے سے کوئي بنیاد و اساس عمل قرار دیني چاهیے - محض کسي سیا اتحاد سے آغــاز عمل کرنا یا ترقي یافــته اقوام کے علوم و تمدن تحصیل و نقالي پر اصلاح کي بنیاد رکهنا ' کچهه بهي مفید نهوگا تمام امور کسي جڑ کي شاخیں ' کسي بنیاد باطن کے آثار و ظو یا کسي روح حیات بخش کي پیدا کي هوئي حرکت هیں ' خود نه تو بنیاد هوسکتے هیں اور نه کسي شجر انقلاب کا بیج ' او هي کسي جسم کیلیے روح -

مراتب مندرجـۂ صدر کے بعد اس جماعــة دعاة و مصلحین یقین هوگیا که جب تک مذهبي ارشاد و هدایت کي کوئي س حرکت مسلمانوں میں پیدا نهوگي ' اُس وقت تــک تمام مس اصلاح بے نتیجه هیں -

(اصــل اصــول دعــوة دیــني)

هر قوم کي حیات اجتماعي اُسکے اعتقادات اور اعمال کا مج هوتي هے ' اور مــدنیة صالحه کے معني یه هیں که وہ تمام اعتقادات و اعمال میں بهتر و اکمل هو - مسلمانوں کے اعتقا کا یه حال هے که سد باب اجتهاد و منع نظر و استدلال نے تمام راہ اصــلاح کي مسدود کردي هیں ' رهے اعــمال تو وہ بدعات و زوا نسخ و اضافــه ' اور تحریف و تغییر سے اکثــر صورتوں میں اصلی کي ایک مسخ شدہ صورت هے -

پس اصلاح کي پهلي ضرب نتائج پر نهیں بلــکه علت پر پڑ چاهیے - جس دن یه علت دور هوگئي ' اُس وقت خود بخود ا علوم نافعه و کسب صنائــع مفیدہ و جلب تمدن و عمــران کي ت راهیں کهل جائیں گي - فــلا اصــلاح الا بــدعــوة ' ولا دعــوة بحجة ' ولا حجة مع بقاء التقلید ' فاغــلاق باب التقلید الاعمي و ف باب النظر والاستدلال ' هو مبدء کل اصلاح ' و مفتاح النجاح والفلاح !

(ایک فــرو گــذاشت)

یه هے مختصر سر گذشت اصلاح و تغیر کي اُس تیسري قسم ک جسے " دعوة دیني " سے موسوم کرنا چاهیے ' اور جو اپنے بنیاد اصـ و طریق دعوت میں " اصلاح سیاسي " اور " اصلاح افرنجي " دونو سے بالکل مختلف هے -

میں یه کهنا بهول گیا تها که قرون اخیــرہ و حالیه کي اصلاح دعوت کے کاموں کو سب سے پہلے دو قسموں میں منقسم کرنا چاهیے ایک وہ دعاة و مصلحین جو سلسلۂ احیاء و تجدید امة مرحومه کي بنا پر گذشته دو صدیوں کے اندر پیدا هوے ' اور اُن میں سے بعض متاخرین مصلحین نے موجودہ اصلاحات کیلیے بهي زمین درست کردي - ان بزرگوں کا شرف الهي و فضل خصوصي یه هے که انه نے جو کچهه سمجها اور کیا ' وہ محض جـذبۂ صادقۂ اصلاح ' اور ر مجتهدۂ حقیقي کا نتیجه تها ' نه که کسي قوم کے عروج کا مطالعه اُسکي تقلید و اتباع کا ولوله - فهــم المصلحون المجــددون ' الذی یصلحون في الارض ولا یضلون - " اولائــك علی هدی من ربه اولائــك هــم المفلحــون "

ھتي ھے ' اور آیندہ اسکي یہ حیثیت اس سے بھي زیادہ قوي تر ھوگي -

اسلیے چاھیے کہ جن ممالک میں جمھوري (ڈیموا ریٹک) اور اشتراکي (سو شیالسٹ) فرقوں کو حکومت میں کوئي مستقل یا غیر مستقل جگہ حاصل ھے' وہ اسکے لیے انتھائي کوشش کریں نہ انکا ایک عضو اپني سلطنت کي مخصوص کمیٹي کا بھي ضرور ھي عضو ھو اور یہ کہ آئندہ خود موتمر ھیگ میں بھي اسکو نشست ملے -

انگلستان میں حزب العمال (لیبر پارٹي) جسکے ساتھہ عمال کي اور بہت سي انجمنیں ھیں ' اتني طاقتور ھے کہ اگر وہ چا ھے تو اپنا یہ مطالبہ (یعني اُنکا بھي ایک عضو کمیٹي اور موتمر ھیگ میں ھو) حکومت کو نامنظور کرنے نہ دے - حکومت کي مخصوص کمیٹي اور آیندہ موتمر ھیگ میں وکالت کا حق ھمارے ان ما وراء بحر مستعمرات (نو آبادیوں) کو بھي حاصل ھے جنکي جنگ کے وقت فوج اور جہازوں سے مدد پر انگلستان کو کامل مسرت کے ساتھہ اعتماد ھے -

لیکن ڈر یہ ھے کہ ھمارے ارباب سیاست کھڑے ھو جائینگے اور عمال و نیز مستعمرات کي خود مختار حکومتوں کو اس مخصوص کمیٹي اور ان وکلاء میں شرکت سے محروم کرنیکي ھر ممکن تدبیر اختیار کرینگے ' ھاں اگر یہ خود مختار سلطنتیں اور عمال کي انجمنیں اپني مشھور و معروف صاف گوئي اور مطالبات میں خوش بیاني کے ساتھہ اپني وکالت پر اصرار کرینگي تو حکومت کو لامحالہ منظور کرنا پڑیگا -

ھم کو امید ھے کہ سر ایڈ ورڈ گرے ان رفعت پسندوں پر غالب آئینگے جنکو اس قسم کي باتیں پسند نہیں آتیں' اور اس طرح عام ... کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا فخر حاصل کرینگے جسکے فیصلوں کو رد کرنا درحقیقت نا ممکن ھے - پس اسلیے سنہ ۱۵ ع میں جو موتمر السلام منعقد ھو' اسمیں انگریزي قوم کي حیثیت یادگار ھونا چاھیے -

اگر موضوع موتمر سے ھٹکر اُسکے فرد عمل کي طرف آنا چاھیں ' اور نیز یہ اندازہ کرنا چاھیں کہ موتمر کي فرد عمل میں کیا کیا ھوسکتا ھے ؟ یا غالباً کیا کیا ھو گا ؟ تو ھمیں ایک مرتبہ پیچھے لوٹنا پڑیگا اور ان فردھاے عمل کي دفعات کو دیکھنا پڑیگا جن کے مطابق پہلي دونوں موتمروں نے کام کیا ھے -

یہ فراموش نہ ھونا چاھیے کہ پہلي موتمر زار روس کے طلب کرنے پر وجود میں آئي تھي - اس نے یہ موتمر صرف اسلیے طلب کي تھي کہ وہ اسپر غور کرے کہ آیا دول کي یہ برباد کن رخانہ برانداز مسلحہ بندي کس حد پر روکي جاسکتي ھے ؟ موتمر نے فیصلہ کیا کہ تھوڑے دنوں میں اس آرزو کا پورا ھونا نا ممکن ھے -

جو سلطنتیں اس موتمر میں شریک تھیں' اُنھیں اپنے اندر جس کي قدرت و استطاعت نظر آئي' وہ امن پسندي کي نیت اور ... مقصد کا اظھار تھا ' جسکي کمان تقوی اور ایمان باللہ کے ... تھہ میں ھو - چنانچہ اس اولین موتمر نے بالا تفاق یہ پاس کردیا :

" اس موتمر کي خواھش تمامتر اُن مصارف جنگ کے محدود ... نے کي طرف متوجہ ھے' جو اس دنیا کي پشت پر ایک بار گراں ... گئے ھیں ' اور یہ کہ یہ تحدید و تعین صرف نوع انساني کي ... ي اور اخلاقي فائدے کے لیے ھے "

اسکے بعد دوسري موتمر منعقد ھوئي - اس نے اس قرار داد کے مضمون میں کسیقدر توسیع کي اور اسمیں ایک ایسي بات شامل ... جو دعوت امن کے بالکل بر عکس ھے - چنانچہ اس نے یہ ... کیا :

" ھیگ کي یہ دوسري موتمر اس قرار داد یعني تحدید مصارف جنگ کي تائید کرتي ھے جو اولین موتمر منعقدۂ سنہ ۱۸۹۹ ع نے طے کي تھي ' اور چونکہ اس سال سے تقریباً تمام سلطنتوں کے مصارف جنگ بہت بڑھگئے ھیں ' اسلیے یہ موتمر اپني اس شدید خواھش کا اعلان کرتي ھے کہ تمام سلطنتیں اس مسئلہ پر نہایت سنجیدگي اور اھتمام کے ساتھہ دوبارہ غور کریں - "

یہ وہ قرار داد ھے جو دوسري موتمر نے مصارف جنگ کے باب میں طے کي تھي -

لیکن یہ کوئي ایسا اعجوبہ امر نہیں جسکا مضحکہ اڑایا جا ئے - عالم انساني کي سلطنتوں کا اعتراف جرم اپني لغویت وبیکاري میں کلیسا کے ان نمازیوں کے اقرار گناہ سے کم نہیں ھے جو کہا کرتے ھیں کہ " اے خداوند ! ھم نے غلطي کی اور بھٹکي ھوئي بکریوں کی طرح تیري راہ سے ھٹگئے " ! !

عقل ونقل اور شئون وحالات سے یہي معلوم ھوتا ھے کہ یہ تیسري موتمر بھي اپني کار روائي کا آغاز اسي اعتراف اور خواھش اصلاح سے کریگي - ماضي پر تحسرو پیشماني کا وقت ابھي تک نہیں گیا ھے - تمام سلطنتوں میں مصارف جنگ ھولناک حد تک بڑھگئے ھیں - انگریزي پارلیمنٹ کي ایک آخري اشاعت میں بیان کیا گیا ھے کہ دوسري موتمر کے وقت سے اسوقت تک تمام دول کے بحري مصارف میں خوفناک اضافہ ھوگیا ھے - روس نے اپنے بحري مصارف ساڑھے پندرہ ملین پونڈ کردیے ' جسکے معني یہ ھیں کہ چھہ سال قبل اسکے بحري مصارف جتنے تھے' اس سے چھہ گونہ زیادہ کردیے گئے - اسکے بعد انگلستان کا نمبر ھے - انگلستان کے بھي پندرہ ملین پونڈ ھوگئے' یعني اس نے بھي مصارف میں ۴۸ في صدي کا اضافہ کردیا - انگلستان کے بعد جرمني کا نمبر ھے اس نے اپنے مصارف میں ۶۱ فیصدي کا اضافہ کیا ھے -

سنہ ۱۹۰۷ ع میں فرانس کے جسقدر بحري مصارف رھے ' اس نے ان سب سے پنچ گونہ زیادہ کام کیا - اطالیا اور آسٹریا و ھنگري نے بھي اپنے اپنے بحري مصارف دو چند کردیے - خلاصہ یہ کہ آٹھوں بحري سلطنتوں نے اپنے اپنے مصارف بڑھا دیے جنکا سالانہ اوسط گیارہ ملین پونڈ پڑتا ھے ! !

بحري مصارف کي طرح بري مصارف کے متعلق اسوقت ھمارے پاس شمار و اعداد نہیں ھیں ' لیکن یہ امر یقیني ھے کہ فرانس ' جرمني' روس' اور انکے علاوہ چھوٹي چھوٹي سلطنتوں نے اپنے اپنے بري مصارف میں بھي بہت اضافہ کیا ھے ' اور اسلیے ھم غلطي نہ کرینگے اگر یہ کہیں کہ گذشتہ چھہ سال کے اندر آٹھوں بڑي سلطنتوں کے مصارف کي میزان قریباً چالیس ملین پونڈ ھوگي - اور اگر ھم محافظین (کنسرویٹو) کي زبان میں کہیں تو یہ زیادتي سو ملین سے بھي زیادہ ھوگي ! !

ایک دفعہ نیک نام مسٹر اسٹیڈ نے سنہ ۱۸۹۹ ع سے لیکے سنہ ۱۹۰۷ تک کے اضافہ ھاے جنگي کا شمار کیا تھا - یہ اضافہ ۱۲۰ ملین ھوتا تھا - پس اس بنا پر تمام سلطنتوں نے اولین موتمر سے لیکے اُسوقت تک دو سو پونڈ اس رقم سے زیادہ صرف کیے جو زار روس کے اس اعلان سے پہلے (کہ مصارف جنگ ھولناک حد تک بڑھگئے ھیں) وہ صرف کیا کرتي تھیں ! !

شاید کوئي یہ کہے کہ تیسري موتمر کے انعقاد سے کیا فائدہ جبکہ دو کے انعقاد اور تیسري کي تیاري کے باوجود چودہ سال کے اندر مصارف جنگ اس قدر ھولناک ھوگئے ھیں ؟

ھم ان جناب ناصح کو یہ جواب دینگے کہ وہ شاید یہ بھول گئے کہ صبح سے پہلے شب کي تاریکي ھمیشہ نہایت شدید ھوتي ھے -

نهيں ملتي - پهر تيسرے حصے ميں خود تعليم ديني كا ايک پرروگرام پيش كيا هے جو بهت مفصـل هے ' ليكن زيادہ تر اسميں آنهي كتابوں سے بعث كي هے جو تركستان و تاتار كے مدارس دينيه ميں پڑهائي جاتي هيں -

شيخ موصوف نے يه كتاب قسطنطنيه ميں شيخ الاسلام كے پاس بهيجي ' علماء مصر و شام اور الجزائر و تيونس سے مكاتبات كيے ' شيخ ازهر و جامع زيتوني كو توجه دلائي مگر:

او خويشتن گم ست كرا رهبري كند ؟

انكا مقصد يه تها كه اصلاح كيليے اول ايک مركزي تحريک قسطنطنيه سے شروع هو' مگر سلطان عبد الحميد كيليے لفظ " اصلاح " اسقدر خوفناک و مهيب تها كه وہ ايک لمحه كيليے بهي اسكي سماعت كا متحمل نهيں هوسكتا تها - جب اس طرف سے مايوس هوگئے تو خود عملي كام شروع كيا اور قازان ميں ايک دارالعلوم كي بنياد ڈالي اور اسكے ساتهه ايک مجلس اصلاح و مراقب تعليم ديني بهي قائم كي - مگر افسوس كه عمر نے زيادہ مهلت نه دي اور قبل از تـكميل مشروع ' سنه ۱۳۲۱ ميں انتقال كرگئے - رحمة الله عليه و شكر الله مساعيه -

(نـــدوة الـ ـعلـ ـما)

سلسلۂ اصلاح و دعوت كي اسي تيسري قسم يعني اصلاح ديني كا سب سے آخري' مگر سب سے زيادہ صحيح العمل مشروع ' ندوة العلما كي تاسيس اور اسكے مقاصـد كا پروگرام تها ' جو سنه ۱۳۱۱ هجري ميں ظاهر هوا' اور جسكي موت و حيات كا مسئله اس وقت همارے سامنے هے -

(البقية تتلي)

اعـــلان

جلسه مذاكرہ علميۂ آرہ

اس سال جناب حافـظ مـولا بخش صاحب ساكن مظفـر پور محله بهگوان پور نے جلسه مذاكرہ علميه آرہ كو مدعو كيا هے - چنانچه حسب استدعا انكے اس سال يـه جلسه خـاص شهـر مظفرپور ميں (جهاں مدرسه احمديه كي ايک شاخ بهي هے) تاريخ ۱۸ - ۱۹ - ماہ ربيع الاول سنه ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۴- ۱۵ - ماہ فروري سنه ۱۹۱۴ع روز شنبه و يكشنبه كو مـذاكـرہ علميه آرہ كا چوبيسواں سالانه اجلاس منعقد هوگا- تهوڑي تكليف گوارہ فرما كر دو روز كے ليے مظفر پور ميں ضرور تشريف لائيں ' اور شريک جلسه هوكر جمعيت علماء اور مدرسه احمديه آرہ كے لائق اور هونهار طلبه كي حيرت انگيز تعليم جسكو وہ سنا كرتے هيں آنكهوں سے مشاهدہ فرمائيں اور آنكي دلپسند تقريروں سے محظوظ هوں اور اسلامي محبت اور ديني اخوت كا لطف اُٹهائيں-

جو صاحب جلسه ميں شركت كا قصد فرمائيں اُنكي خدمت ميں عرض هے كه تاريخ جلسه سے ايک هفته قبل دفتر مذاكرہ علميه آرہ كو اپنے ارادہ كي اطـلاع ديں تا كه طعام و جاے قيام كا انتظام پهلے سے درست رهے ' اور كسيطرح كي تـكليف نـه هو- موسم سرما هے جاڑے كا كپڑہ و بستر اپنے ساتهه لا ئيے -

نـوٹ

جلسه كے متعلق تمام كارروائيوں ميں جنـتري كي تاريخوں كا اعتبار هوگا -

المـــلتمس

ابو زبير محمد يوسف جالوي دربهنگوي ناظم مدرسه احمديه و معيـن مهتمـم جلسـه مـذاكـرہ علميـه آرہ -

بريد فرنگ

سنه 1915 كي موتمر السلام

(يعنے صلح كانفرنس)

(از ريويو آف ريويوز - لندن)

سنه ۱۹۱۵ع كي موتمر السلام (پيس كانفرنس) ميں چ سلطنتوں كي حيثيت ايک خاص اهميت ركهتي هے -

هاں بڑي سلطنتوں كي طرح چهوٹي سلطنتيں بهي كرتي هيں جسكي وجه انكے مصالح كي طرف سے آتي هے' مگ مصالح كي رعايت اور انكي نقصان رساني سے اجتناب كے دوسري سلطنتوں كو مستعد كرنے كي كامياب ترين تدبير يه وہ اس مقررہ زمانے ميں جسميں موتمر هيگ (هيگ كانفرن منعقد هوگي اب يه ثابت كرديں كه ' جس شے كا علم بلند هونا چ وہ حق هے نه كه وقت -

هميں بوثوق معلوم هوا هے كه چهوٹي سلطنتيں سنه ۱۹۱۵ع موتمر هيگ كا انعقاد چاهتي هيں' كيونكه انكي مصلحت يه موانع ايک ايسي شے كو نه روكيں جسكي ضرورت دول كو پڑتي ر هے' يعني دنيا كو يه بتانا كه وہ (يعني دول) ايک ايسي مجم طاقت هيں جسكے عناصر و اجزاء ميں باهم ائتلاف و اتحاد هے -

اسليے اسے چاهيے كه اپنے مقررہ اوقات پر اپنے فرائض كو ا دے' انهيں كسي ايک ' دو' تين' يا اس سے زيادہ سلطنتوں كي سے نه چهوڑ دے جو لشكر كشي اور كشور كشائي كے عاشق هيں

غرض كوئي جماعت جو دنيا ميں امن پهيلانے كے ليے ترتي هوجائے' اسكا اولين مقصد يه هونا چاهيے كه امن و سلام كي تيس موتمر منعقد هو -

اس مقصد كي تكميل كے ليے اگر كميٹياں نهيں بني هير فوراً بننا چاهئيں - ليكن اس نقطه پر پهنچكر هم باصرار كهينگے كه كميٹي جس قوم كي قائمقام هو وہ اسكي صحيح قائمقام هو - بين القومي سيـاست ميں وزراء خارجيه كا ايسي احتياط كارروائيوں كي طرف ميلان جو انكے ساتهه مخصوص هوں ' اس ميں ضرور حائل هوگا- كيونكه خواہ كوئي تجويز يا گفتگو هو' اسميں تمام گروهوں كي وكالت هوني چاهيے جن سے قوم مركب هے نه كه خاص اس گروہ كي جس سے اس و زير كا تعلق هے !

مگر انكے نزديک اس تجويز كے معني اپنے اختصاص و امتياز محرومي اور اپنے حقوق پر دست درازي هونگے - چنانچه انميں سے ايک بزرگ نے اس رسالے كے نيكنام باني سے كها ته " تم قوم كا كيوں ذكر كرتے هو ؟ سياست كے باب ميں قوم كا ك اعتبار هے ؟ "

يه وہ مقوله هے جسكو سياسي حلقوں كي راے كا ترجما سمجهنا چاهيے -

اس وقت قوم كو يه موقعه حاصل هے كه وہ ان ارباب سياست كو بتاديں كه سياست ميں قوم بهي قابل ذكر و لحاظ حيثيت

جمعه کے لیے تشریف نہیں لائینگے - گمان یه تها که اس اعلان کے دوسرے یا تیسرے دن تک جلالتماب کا مزاج درست هو جائیگا مگر واقعه اسکے برعکس هوا او ر اس خط کے لـکهنے تک جلالتماب بدستور صاحب فراش هیں - شہر کے عماید و اعیان او ر سفراء اپنے بڑے عہدہ داروں کو روزانه مزاج پرسي کے لیے مابین بهیجتے رهتے هیں -

(مسئلـۂ جـزائـر)

جزائر ایجین کا مسئله منجمله ان مسائل کے هے جس نے دول کے دو مجموعوں یعني اتحاد ثلاثي اور مفاهمت ثلاثي کو مشغول کو رکها هے -

قارئین کرام کو انگلستان کي راے تو معلوم هوچکي هوگي جو اس نے دول کے پاس بهیجي هے' اور جس کے متعلق اسکا خیال هے که اس گرہ کے سلجهانے کیلیے کافي هے - لیکن انگلستان کي اس تجویز نے اطالي اور یوناني مصالح میں بحري توازن کا سوال پیدا کردیا - اسلیے اتحاد ثلاثي کے جواب میں تاخیر هوئي -

بظاهر یه معلوم هوتا هے که اتحاد ثلاثي نے طے کرلیا هے که انـگلستان کی تجویز کے اس حصه کے بارے میں خاموش رهے جسکا تعلق جزائر کے مستقبل سے هے - اسیکا نتیجه هے که دول کي دو جماعتیں هوگئي هیں - ایک جماعت میں مفاهمت ثلاثي او ر اسکے ساتهه یونان هے - یه جماعت چاهتي هے که جزائر او ر حدود البانیه ' دونوں مسئلے باهم وابسته و متحد هوں -

دوسري جماعت میں اتحاد ثلاثي هے جسکا ایک عضو اطالیا هے - یه جماعت چاهتي هے که یه دونوں مسئلے علحدہ رکهے جائیں -

بظاهر یه معلوم هوتا هے که یونان چاهتا هے که مسئـله البانیه ایک مسئله عنصریه کي شکل اختیار کرلے ' اور جزائر میں سے جو کچهه اس کے هاتهه سے جاے' وہ اسکا فدیه هو جو اسے البانیا میں ملے - یونان اس شش و پنج میں پڑا هے که صرف مفاهمت ثلاثي کے ساتهه رهے تاکه اسے اپنے مقاصد کے حصول میں مدد ملے' یا انکے ساتهه تو محض دوستي قائم رکهے اور اطالیا کے یہاں تقرب حاصل کر کے بہت زیادہ فائدہ اٹهالے ؟

گمان غالب یه هے که یونان کوئي ایسي تدبیر اختیار کریگا جس سے وہ اپنے قدیمي مرکز نظر یعني اتحـاد یوناني کي توسیع سے قریب تر هوسکے -

(عثمـاني بیـــڑا)

اعلان دستور کے وقت سے عثماني قوم نے اپنے بیڑے کي تقویت کي ضرورت کو محسوس کیا - چنانچه اسکے لیے مختلف اطراف ملـک میں کمیٹیاں قائم کیں که وہ چندہ جمع کریں اور هر شخص کو چندہ کي ترغیب دیں - اسطرح سے جو رقم عثماني بجٹ میں بیڑے کے لیے مخصوص تهي اور جو رقم یورپ سے بیڑے کي تقویت کے نام سے قرض لی گئي تهي ' ان دونوں کے علاوہ ایک اور کثیر رقم بهي فراهم هوگئي تهي -

اس سے پانچ بارکش اور دو آهن پوش جہاز خریدے گئے جن سے جرمني کا بیڑا بے نیاز هوگیا تها - انهي دونوں کا نام " طورغود رئیس " او ر " بار بروس خیر الدین " رکها گیا -

جس دولي حالت میں همارے ساحل او ر شہر داخل هوگئے هیں' اسکے علی الرغم جنـگ بلقان اور اس سے پہلے جنـگ طرابلس نے عثماني بیڑے کي تقویت کي ضرورت پر ذهنوں کو متنبه کیا هے -

اسي بیداري کا نتیجه هے که پہلے رشادیه کي خریداري کي گئي ' اور پهر اسکے بعد آهن پوش برازیل کي خریداري سے اسکي تقویت و تائید هوئي ' اسکے متعلق طلعت بے نے والیوں کے نام جو تار بهیجا هے اسکا ترجمه یه هے :

" حکومت سنیه ایک ڈرید ناٹ قسم کے آهن پوش جہاز کي خریداري کي فکر میں تهي' کیونکه ملـک کي حفاظت کے لیے اسکي سخت ضرورت تهي - هم آپکو مژدہ سناتے هیں که بالاخر حکومت کو ایک ڈریڈ ناٹ کي خریداري کا موقع ملگیا جو ایک انگریزي کارخانے میں حکومت برازیل کے نام سے بنا هے - اسکا وزن ۲۸ - هزار ٹن هے - اسکا نام سلطان عثمان اول رکها هے - او ر نام کا مسئله سلطـان المعظم کیخـدمت میں عرض کردیا هے - بیشک یه مژدہ تمام اطراف و حصص ملـک میں مسرت و ابتہاج کے ساتهه سنا جائیـگا - چونکه اسکي قیمت میں ابهي نصف ملین پونڈ باقي هے' اسلیے هم چاهتے هیں که آپ چندے کي فراهمي میں همت و سعي صرف کریں ' اور جو کچهه جمع هو اسکو فوراً آستانه بهیجدیں "

(طلعت)

مجهے معلوم هوا هے که بیعنامه پر ۲۷ دسمبر کو دستخط هوگئے - لوگ کہتے هیں که رؤف بک اسي لیے لندن گئے تهے تاکه ارمسٹرونگ کے کارخانه سے ملکر اس بارے میں گفتگو کریں -

اس آهن پوش کے اسلحه یه هیں : ۱۴ توپیں هیں جنکے گولے ساڑهے اکتیس سنٹي میٹر کے هونگے - ۲۰ توپیں وہ هیں جنکے گولے ۱۵ سنٹي میٹر هونگے اور انکي رفتار ۲۳ عقدہ في گهنٹه هوگي - اسکي قیمت میں سے حکومت بـرازیل کو ۲ لاکهه پونڈ دیے گئے هیں - یه رقم حکومت نے بنـک بیریه اینڈ کو سے لي هے - حکومت نے اس آهن پوش کے لیے بیس هزار کا سامان جنگ بهي خریدا هے -

اس آهن پوش کي خریداري کے اثر کے متعلق جو کچهه معلوم هوا هے وہ یه هے که یونان سمجها هے که اس خریـداري سے مقصود اصلي میں هي هوں؟- یونان کي خواهش هے که اسکي اور عثماني بیڑے کی نسبت وهي رهے جو پہلے تهي -

مگر جو لوگ یه جانتے هیں که اس آهن پوش برازیل کي خریداري کے لیے کوشش کي ابتداء یونان هي نے کي تهي مگر روپیه نه هونے کي وجـه سے نـه لے سکا ' انکو معلوم هے که یـونان جب تـک جدید قرض سے' مدد نه لیگا ' اسوقت تـک اپنے بیڑے کي تقویت کے ارادے میں کامیاب نہیں هوسکتا -

شئون عثمانیه

اور یه که آگستس کے عہد سے پہلے روما میں جسقدر بتخانے تھے ' اس سے زیادہ خود آگستس کے عہد میں بنائے گئے تھے جبکه مسیحیت کا باني و موسس اس عالم میں آیا تھا !

هم اسوقت اپنے قارئین کے سامنے وہ تفصیلي اور دقیق اعداد و شمار نہیں پیش کرسکتے جن سے یه معلوم هوسکے که اس خوف و هیجان کي وجه سے مصارف جنگ میں کتنا اضافه هوا ' جنھیں اسلحه کي کمپني والے اپنے حصوں کي مصلحت سے پیدا کیا کرتے هیں ؟ مگر تاهم هم نے جو اعداد و شمار ابھي پیش کیے هیں ان سے بہت سے ارباب سیاست اور اپنے هاتھوں میں عام حالات کي عنان رکھنے والے یہاں تک متاثر هوے هیں که انھوں نے اس اضافه پر کمال اظہار افسوس و نا امیدي کا کیا ھے - اگر یه اعداد و شمار صحیح هیں اور اگر یه زیادتی ثابت هوگئي تو انھیں نہایت حزن و ملال کے ساتھه اسوقت کا انتظار کرنا چاهیے جبکه ان طبقوں کے جذبات کا کوہ آتش فشاں پھٹیگا جنکي هڈیوں کو فاقے کے کیڑوں نے کھوکھلا کر دیا ھے ' اور اب وہ جنون کي حد تک پہنچگئے هیں !

موتمر هیگ کا یه کام ھے که وہ اپنے پیہم جلسوں میں ان ارباب سیاست کے لیے ایسے وقائع مہیا کردے ' جنمیں وہ غم و تحسر کے ان شعلوں کو جو انکي پسلیوں میں پھڑک رھے هیں' اور یاس و نا امیدي کے اسباب کي کشاکش کو جو انکے سینوں کے اندر بپا ھے' ظاهر کرسکیں - اور نیز ایسي فرصتیں بھي پیدا کردے ' جنمیں کرپ کے کارخانے کے شرمناک واقعات ' وہ خطرات جنکو ان شرمناک واقعات کے افشا نے بے نقاب کیا ' اور جنکے ذریعه جنگي مصارف کي وہ زیادتي نیز تخریب و بربادي کے آلات بنانے والي کمپنیوں کے مبلغ عمل کا اعلان کرسکیں -

اگر ان انگریزي وکلا میں حزب العمال کا بھي کوئي عضو هو جو اس موتمر هیگ میں شرکت کے لیے جائینگے ' تو عمال کي انجمنوں کیلیے حالت کي خطرناکي و نحوست کے اعلان کا ایک اچھا موقع ھے - همیں قوي امید ھے که حزب العمال کے بعض سرگرزہ وکلاء انگلستان میں هونگے' اور انکو یه موقع دیا جائیگا -

نالۂ شبلي

عالي جناب شمس العلماء علامۂ شبلي نعماني مد ظله العالی کي اُن (۱۵) نظموں کا مجموعه جن میں حضرة علامۂ ممدوح نے بزرگان سلف کے سبق آموز حالات ' تاریخي واقعات اور زمانۂ حال کي اندوهناک مصائب و آلم اسلامي کو اپني مشهور جادو بیاني کے ساتھه بغایت موثر پیرایه میں نظم فرمایا ھے اور جو حقیقتاً اس قابل ھے که اسلامي اخلاق ' اخوۃ ' مساواۃ ' اور حریۃ جیسي صفات عالیه کے اعلی معیار اور مکمل نمونوں اور مثالوں کو پیش نظر رکھه کے هر فرد ملت اسکو خریدے - اور ان پاک جذبات کے پیدا کرنے کے لیے اپنے بچوں اور بچیوں کو بطور گیتوں کے یاد کرائے -

سفید چکنے کاغذ پر نہایت خوشخط طبع هوا ھے - اور علاوہ علامۂ موصوف کے شبیه مبارک کے ڈاکٹر انصاري' ڈائرکٹر اسلامي میڈیکل مشن ' مسٹر محمد علي ' ایڈیٹر کامریڈ و همدرد ' مسٹر ظفر علي خاں ' ایڈیٹر زمیندار کے فوٹو بھي نہایت عمدہ آرٹ پیپر پر دیے گئے هیں ' قیمت علاوہ محصول ڈاک کے صرف ۸ - آنه

انوار احمد - کانفرنس آفس ' محمڈن کالج علیگڈہ

اخبار و حوادث

از مراسله نگار المويد

تازہ واقعات - عثماني فوج - عثماني بیڑا

(عثماني طلبا کا جلوس)

اسوقت میں آپکو یه خط لکھه رھا هوں اور اس سے پہلے دیکھه چکا هوں که ایک خیال جو اس سال اولین مرتبۂ عمل بیزنطیني قیصرون کے اس دارالسلطنت میں عثماني کو ایا صوفیا ' میدان سلطان احمد ' دیوان یولي ' نور باب عالي ' اور ان تمام راستوں سے جوق در جوق کھینچے لا رہ مدرسۂ دارالفنون کو جاتے هیں -

خیال یه ھے که عثمانیوں کے استقلال و دستور کي ی کیجائے !

آج جتنے پرچے نکلے هیں سب سلطان عثمان باني عثمانیه اور انکے مدفن کي تصویروں سے آراسته اور تاسیس عثمانیه کے متعلق طول طویل تاریخي مضامین سے لبر ترکوں کي سلطنت کا آغاز سلجوقي ترکوں کے انجام سے هوا ' علاء الدین ثاني کي وفات سے آل سلجوق کا خاتمه هوگیا تھا

آج صبح جب گھڑي نے ۹ بجاے تو مدرسۂ دار الف شاخہاے ادبیات ' دینیات ' ریاضیات ' مدرسۂ حقوق (مدرسه طب ' مدرسه زراعه ' مدرسه تجارت ' مدرسه (انجینیرنگ) اور انکے علاوہ دوسرے مدارس عالیه (کالج طلبه دار الفنون کے لیکچر هال میں جمع هوے ' اور ایک ط نے استقلال عثماني پر تقریر کي -

جب تقریر ختم هوچکي تو یه مجمع دیوان یولي سے بایزید اور وهاں سے دفتر جنگ آیا - دفتر جنگ نے عثماني و دستور کا علم بلند کیا - ایک طالب علم نے بڑھکے تمام م طرف سے عثماني فوج کے لیے " زندہ باد " کے نعرے لگائے - یه مجمع " امانت مدنیت آستانه " آیا ' یہاں بھي ایک ط نے اس عید کے آنے پر اهالي آستانه کي طرف سے مبارکباد

پھر یه مجمع امانت مدنیت آستانه سے باب عالي یہاں بھي اس موضوع پر تقریریں هوئیں - پھر مجمع طرف روانه هوا اور وهاں سے هوتا هوا بک اوغلی' تبه باشي اور تقسیم سے قصر سلطاني کے سامنے آیا اور سلطان المعظم میں واجبات تہنیت و تبریک بجا لایا -

قصر سلطاني سے واپسي میں ترام کے راستے سے هو مجلس المبعوثان (عثماني پارلیمنت) کے ایوان تک قوم کو اس عید دستور و استقلال پر مبارکباد دیکر پ دار الفنون کو واپس گئے -

(سلطان المعظم کي صحت)

گذشته جمعه کو صیغۂ تحریر نے اطلاع دي تھي که نص سلطان المعظم کا مزاج ناساز ھے - سردي لگ گئي ھے اسلیے

(اولین مسلم امیرال کون ہے ؟)

ي جليل القدر علاء بن حضرمی رحمۃ اللہ علیہ ! آپ اولین میں جو بحري غزوے کے لیے نکلے - یہ غزوہ مشرق کي خلیج فارس میں براہ عمان و بحرین ہوا تھا -

لین مسلم امیرال جس نے جنگ کے لیے بحر روم کا سفر یہ بن سفیان ہیں - یہ غزوہ انہوں نے اسوقت کیا تھا جبکہ ثمان بن عفان (رض) کے عہد میں شام کے عامل تھے -

و مسلمانوں کو بحري جہاد سے ایک شغف ہوگیا اور اس میں بعض جزائر کے بھي وہ مالک ہوگئے -

یثیت مصري ہونے کے ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ بحري اعہ سب سے پہلے سنہ ۱۵۴ ہجري میں جزیرہ مصر یعنے فسطاط میں قائم ہوا ' نیزیہ کہ اسطول (بیڑا) اپنے حقیقي معنی سب سے پہلے مصر ہي میں بزمانۂ عسنہ بن اسحاق بنایا گیا وکل باللہ عباسي (جسکا ذکر عنقریب منجنیق کي تقریب یگا) کے طرف سے مصر کا والي تھا - یہ سنہ ۲۲۸ ع کا واقعہ ہے -

مصر اپنے بیڑوں سے رومیوں اورانکے علاوہ یورپ کي اور قوموں کے روکا کرتا تھا ' اور بجز ان خاص صورتوں کے جبکہ اس پر تعدي مت درازي کیجاے ' اسکا کام یہ نہ تھا نہ وہ خود بھي حملہ کرے - سلیے نہ وسعت مملکت اور استعمار کے لحاظ سے اسکا مطمح نظر ی اور قبرص کے علاوہ اور کوئي جزیرہ نہ تھا - کیونکہ اس نے جزیروں کو ان اسلامي ممالک کے لیے چھوڑ دیا تھا جو ان سے قریب تر تھے -

چنانچہ تونس کي بحري ہمت ہمیشہ صقلیہ اور سردانیہ طرف متوجہ رہتي تھي ' اور مغرب اقصی جزائر میورقہ ' مذورقہ (Ibig) یا (Iviga) یا (Ivica) اور سواحل اندلس و فرانس کا تھا -

یکن تونس مصر سے گوے سبقت لیگیا ' چنانچہ سنہ ۶۹ ھ میں اموي تاجدار عبد الملک بن مروان کے حکم سے تونس کے (گورنر) حسان بن نعمان نے بیڑے بنواے -

سلامي بیڑوں کي عظمت اسدرجہ تک پہنچگئي تھي کہ بقول مقریزي " اسمیں کوئي بے پروا یا امور جنگ سے ناواقف نہیں کیاجاتا تھا " انکے ملازموں کي خاص وقعت و عزت تھي - خص کي یہ کوشش ہوتي کہ اسکا شمار بیڑے کے ملازموں میں اسکے لیے برابر کوشش کرتا رہتا تھا ' یہاں تک کہ وہ کامیاب ئے - امام موصوف ہم کو یہ بھي بتاتے ہیں کہ مصر میں بیڑوں سعي و توجہ المعز لدین اللہ کے آنے سے قوي تر ہوگئي - اعیان سلطنت میں سے جو شخص سب سے بڑا اور سب سے قوي النفس ہوتا تھا وہي بیڑے کا سردار (امیرال) ہوتا تھا - کے زمانے میں بیڑوں کي تعداد آتھہ سو سے زیادہ تھي مگر پھر شروع ہوگئي ' تاہم سو سے کبھي بھي کم نہ ہوئي - بیڑے کي اور تنخواہوں کي تقسیم کے وقت خلیفہ خود موجود رہتا بیڑا جب برسر روانگي ہوتا تو خلیفۂ وقت اسکے رخصت کرنے منظرۃ القدس میں (جہاں اب جامع اولاد عنان ہے) ایک جلوس کے ساتھہ چلتا تھا - وہ ایک جشن کا دن ہوتا جسکي و خوبي کو بیڑے کي وہ نقل و حرکت ' جسکو اب بحري (Navil Manoer) کہتے ہیں ' اور بھي دو بالا کردیتي تھي - اسدرجہ توجہ تھي کہ دار الصناعہ میں خلیفہ کے علاوہ کوئي سوار نہیں جاسکتا تھا ' اور وہ بھي صرف افتتاح نیل کے جلسہ - یعني اس خلیج کے بند کرنے کے لیے جو اب پتگئي ہے پر سے ٹریموے نکلتي ہے !

صلاح الدین کے زمانے میں بیڑے کیلیے ایک خاص صیغہ تھا جسکو دیوان الاسطول کہتے تھے - یہ صیغہ اس نے اپنے بھائي شاہ عادل کے متعلق کردیا تھا - یہ صیغہ اس صیغہ سے ملتا ہوا تھا جو محمد علي کے زمانے میں دیوان البحریہ کہلاتا تھا اور آج یورپ میں وزارت بحریہ کے نام سے موسوم ہے - مگر آہ ' اب تو وہ مصر میں صفر ہے - لا عین و لا اثر (نہ اصل ہي باقي ہے اور نہ اسکے نشان !)

مصر میں دمیاط اور اسکندریہ جنگي بندرگاہ تھے ' اور بعد کو انکے ساتھہ تیس بھي ملحق کردیا گیا تھا جو اب ویران پڑا ہے - فسطاط (قدیم مصر) اور قوص (جو صعید کا ایک قصبہ ہے) یہ دونوں نیل کے بڑے بندرگاہوں میں سے تھے - یہاں بھي جہاز بنتے تھے جو انہي سرحدوں میں رہتے تھے اور بحري جنگوں پر اسلیے جاتے تھے تا کہ مصر کا بول بالا ہو اور اسکا پرچم ہر طرف لہرائے -

اسلامي سلطنتوں میں بیڑا کتنے قطعوں سے مرکب ہوتا تھا ؟

اعوادیات ' اغربہ ' برکوشات ' حراریق یا حراقات ' ثلندیات ' اور مسطحات سے (یہ سب کشتیوں کے نام ہیں - دیکھو مضمون اسلامي بحریات مندرجۂ الہلال) انکے بعد اور کشتیاں ہیں جو اہمیت میں دوسرے درجہ پر ہیں گو انکي بھي سخت ضرورت پڑتي ہے - ان پر ہم عنقریب بحث کرینگے -

" باسم اللہ مجراها و مرساها " پڑھتے ہوے اسلامي بیڑے روانہ ہوئے ' اور جزائر و سواحل یورپ پر جا کر ٹھہرے - انہوں نے اپنے مراسي (جمع مرسي یعني لنگر) ڈالے جسے انجر بھي کہتے ہیں - انجر ایک یوناني لفظ ہے ' جسکو عربوں نے معرب انجر کیا اور ان سے فرانسیسوں نے لیا تو (Ancre) کردیا اور پھر اس سے (Ancrer) مصدر بنا لیا -

جب یہاں عرب پہنچے تو انہوں نے اپنے جہازوں کو موٹے موٹے رسوں سے باندھا ' جنکو وہ امراس (جمع مرس) اور امرار (جمع مر) کہتے تھے - اطالیوں نے ان رسوں کا نام (Amarra) رکھا - فرانسیسوں نے اسمیں کسیقدر اور وسعت پیدا کي اور (Amarrer) یا (Amarrage) دو لفظ مشتق کیے جنکے معنے " ان رسوں سے کشتیوں کو باندھا " ہیں ' بالکل اسیطرح جیسے کہ عرب کہتے تھے : الفن الشي یعني کشتي یا کسی شے کو اس موٹے اور مضبوط رسے سے باندھا -

حبل (رسي) کے ذکر پر میں یہ بھي بیان کیے دیتا ہوں کہ وہ عربي میں اور (Cabbe) فرانسیسي میں ' دونوں ایک ہي معنے کے لیے ہیں ' اور دوسرا لفظ اسي پہلے عربي لفظ سے ماخوذ ہے -

نوٹس متعلق اولڈ بوائز ڈنر

امسال حسب معمول تعطیلات ایسٹر میں بتاریخ ۱۰ - لغایۃ ۱۲ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ - از جمعہ تا اتوار جلسہ سالانہ اولڈ بوائز ایسوسي ایشن کے اجلاس بمقام علي گڈہ کالج منعقد ہونگے -

جملہ اولڈ بوائز کي خدمت میں درخواست ہے کہ حتی المقدور اجلاس ہاے مذکور میں آکر ضرور شریک ہوں ' اور اپنے پیارے کالج کي زیارت کریں اور اپنے چھوٹے بھائیوں اور اسٹاف سے ملیں اور کالج میں جو اضافہ ہوا ہے اوسکا بھي ملاحظہ کریں -

ہماري درخواست اون بھائیوں سے جو ابھي تک کسي وجہ سے ایسوسي ایشن کے ممبر نہیں ہوسکے خاص طور پر ہے کہ ضرور تشریف لاکر شریک جلسہ ہوں -

خاکسار شوکت علي

آنریري سکریٹري اولڈ بوائز ایسوسي ایشن

مذاكرهٔ علميه

آثـــار عرب

(۲)

ميں تو اصل موضوع بيان كرنے لگا ' حالانكه مجهے پہلے يه بتـانا چاهيے كه هم مسلمان يورپ پہنچے كيسے ؟

حضرات ! اس دريا كو عبور كركے جو هم ميں اور يورپ ميں حد فاصل هے -

اس دريا كو اب هم بحر ابيض كہتے هيں - تركوں كے يہاں يه بحر سفيد كے نام سے مشہور هے جو ايک فارسي لفظ سفيد سے مركب هے جسكے معنے ابيض كے هيں - اسكو پہلے بحر متوسط كہتے تهے - كيونكه يه افريقه ' ايشياء ' اور يورپ كے درميان واقع هے - همارے اسلاف كے يہاں اسكا نام بحر روم و بحر شام تها - ميرے نزديک اگر وه اسكو مجريه اسلاميه كہتے تو بالكل سچ كہتے اور ايک حقيقي صداقت كو ظاهر كرتے - كيونكه مسلمان اس دريا اور اسكے جزائر جيسے ميورقه اور منورقه كے (جو اب جزائر باليار كہلاتے هيں) پورے مالک تهے -

اهل اندلس ان جزيروں كو انهي دونوں ناموں سے ياد كرتے تهے اور جزائر شرقيه بهي كہتے تهے - كبهي خالي الجزائر بهي كهديتے - مگر ياد ركهنا چاهيے كه الجزائر جو الجيريا كے نام سے مشہور هے' اسكا نام اسكے دارالسلطنت الجير سے ماخوذ هے جسميں جزائر بني مزغنه يامزغونه' صقليه ' قورسقه ' اور اقريطش (جواب كريٹ كے نام سے مشہور هے) شامل تهے - ان جزائر ميں اسلامي تمدن پورے عروج كے عالم ميں رهچكا هے - يه تو بڑے جزيرے تهے' رهے چهوٹے چهوٹے جزيرے جيسے قبرص' مالطه' رودس ' توانميں بهي تمدن اسلام كي يهي حالت تهي - ان مقامات ميں اب بهي اسلام كے آثار باقي هيں -

غالباً آپ يه سنكے خوش هونگے كه مالطه ميں عربي علم ادب كا بازار گرم تهـا - والي مالطه جسكا نام قائد بجي تهـا ' اسكے ليے ايک مهندس (انجينير) نے ايک ايسا بت بنايا تها جس سے مجيروں كي مدد سے دن كو وقت معلوم هوجاتا تها - ابو القاسم بن رمضان مالطي نے عبد الله بن سمط مالطي سے كہا كه اس پر كچهه كهو' چنـانچه اس نے بر جسته كہا :

جـاريه ترمي الصبـنج	ايک لڑكي هے جو مجيرے بجا رهي هے
بهـا النفوس تبتهـج	جسكي آواز سے دل خوش هوتے هيں
كان مـن احـكمهـا	گويا كه اسكے حكم سے
الى السمـاء قـدعرج	آسمان كي طرف چڑهگئي
مطـالع الافـلاك عن	اور اس نے افلاک كے بر جوں اور
سر البـــروج و الدرج	درجوں كے اسرار تک كا مطالعه كرليا !

خير يه تو ايک لطيفهٔ ادبي تها - اب ميں پهر اصل مبحث كي طرف لوٹتا هوں - بحر ارخبيل (ايجين) اور اسكے جزائر درحقيقت مسلمانوں كے زير نگيں كبهي بهي نهيں هوے - البته ان پر مسلمانوں كي يورشيں هوتي رهتي تهيں جو روميوں اور مسلمانوں كے تعلقات كي يعني جنگ وصلح هنگامي كے تابع هوتي تهيں جيسے تعلقات هوتے ' ويسي هي ان حملوں كي رفتار بهي هوتي تهي

مسلمانوں نے اس دريا كو عبور كركے ان جزائر پر قبضه كيا انكو اپني آينده فتوحات كا مركز قرار ديا جسطرح كه تمام دول عظ آجكل كيا كرتي هيں -

انهي جزائر كي راه سے مسلمـان يورپ پہنچے - جس ليسكے ليـا ' جن ميں فوجيں اتار سكے آتاريں ' اور جن كو تا چاها تاراج كيا -

مسلمان بيڑے ليكے گئے جو الجواري المنشا في البحر كا ءع سے مركب تهے - يهي وه بيڑے هيں جنكي تعريف ميں شع اندلس نغمه سرا هوے هيں ' مگر يہاں ان نغموں كے ذكر كرنے ك ضرورت نهيں كه مبادا بات دوسري طرف نكلجائے اور مقتضا مقام سے خارج هوجائے -

ميں صرف اس امر كي طرف متوجه كرنا چاهتا هوں كه سلطنت اپني حفاظت اور سر بلندي چاهتي هے اسكے ليے بحر اقـتدار ناگزير هے ' كيونـكه قوموں كى شـان و شوكت اور ايک ك دوسرے پر بجا يا بيجا حكومت ميں دريا كو بهت بڑا دخـل هے اسكے ليے كسي مزيد دليل كي ضـرورت نهيں بلـكه بحر ابيض متوسط ' بحر ارخبيل ' بحر احمر (جو عربي جغرافيه كي كتابوں ميں بحر قلزم كے نام سے مشہور هے اور يه نام شهر قلزم كي مناسبت هے جس كي اصلي جگهه اور اسكے پاس كي زمين پر شهر سويس آباد هوا) كے متعلق جو كچهه آپ سنتے اور ديكهتے هيں وه كافي هے

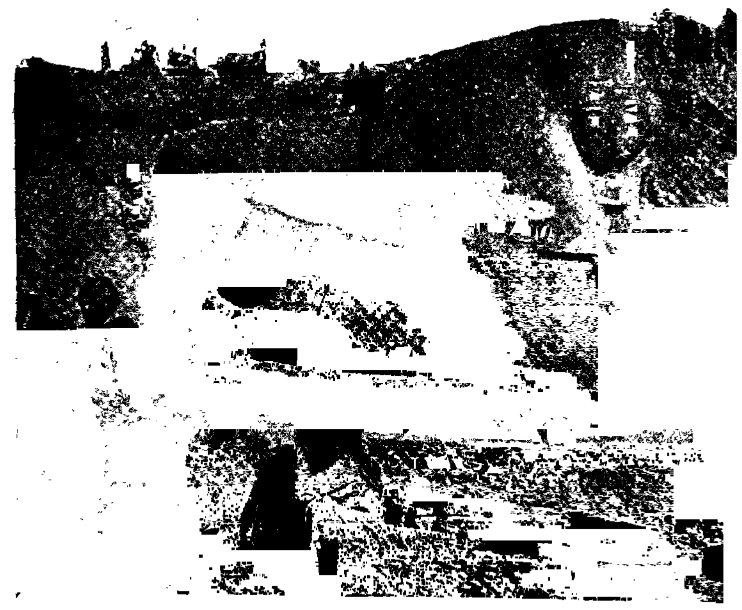
عربوں نے كشتيوں يا جهازوں كے ايسے مجموعه كے ليے جو جنگ ميں كام آتا هو' يونانيوں سے لفظ " اسطول " ليا - اسيطرح جسطرح هم آج اهل يورپ سے انكي صدها بحري اصطلاحات لے رهے هيں - آ لوگوں ميں سے كون ايسا شخص هے جس نے دريا كا سفر كيا هو دخاني جهاز كے " قمره " ميں لوگوں كے ساتهه نه بيٹها هو ؟

يه قمره اطالي نـژاد لفـظ (Camera) هے جسكے معني غرفه حجره كے هيں - يه صرف معاوضه اور مكافات هے - جسطرح كه د جب ايک طرف كم هو جاتا هے تو سامنے كے ساحل پر بڑهجاتا هے يا ايک عام قانون هے ' جسكے مظاهر انسان كے تمام افعال اور تمدن تمام حالات ميں جلوه گر هوتے هيں - (اردو ميں بهي لفظ " كمره حجرے كے معني ميں اسي اطالي لفظ سے آيا هے - الهـلال)

صديوں سے خود اهل يورپ كي يهي حالت تهي - انكي زبان ميں بهت سے عربي نام باقي رهگئے - اب ان ناموں كے بدلنے ك انكے پاس كوئي تدبير نهيں - مثالاً ايک نام كا ذكر كرتا هوں كه بنياد اور بمنزله سر كے هے -

لفظ " اميرال " عربي الاصل هے - همارے يہاں يه " امير الماء " جيسا كه آپ نے موسوعات نويري ميں ديكها هوگا - تخفيف ليے ان لوگوں نے ايک حصه حذف كر ديا جيسا كه هم بهي عجم الفاظ كي تعريب ميں كيا كرتے هيں - اب جو هم آئے تو هم ن اس تعبير كو اسي تركيب اور انهي حروف كے ساتهه استعمال كر لگے جسطرح كه وه كرتے هيں ' اور كهنے لگے اميرال كنتر ' امير ديس ' اميرال فلاں -

شیر کا مجسمہ جو قصر بابل سے نکلا



ھا ' اور ھر ملک اور ھر قوم کے محققان آثار یہاں آکر کچھہ نہ کچھہ نکشافات کرگئے -

سو برس کا زمانہ گزرا کہ ان آثار میں بےشمار اینٹیں خط میخی میں لکھی ھوئی ملی تھیں - ان پر نبچندنیزر کا نام کندہ تھا - ان ینٹونکی بدولت قبایل عرب کو اکثر تھوڑی بہت رقم یوروپین اقوام سے ملتی رھتی تھی -

حلہ جو تقریباً دس ہزار آدمیوں کی آبادی کا ایک قصبہ ہے ' نھی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا - ان اینٹوں سے اسکے تمام محلوں کی زمین پختہ کی گئی ' اور دریاے فرات کی روک کے واسطے ایک پشتہ بھی باندھا گیا -

بابل کے کھنڈر تین بڑے تودوں اور چند چھوٹے تودونپر مشتمل ھیں - ان تودوں کے گرد مٹی کی ایک دیوار کے آثار پائے جاتے ھیں جس سے معلوم ھوتا ہے کہ یہ شہر پناہ تھی -

ھیرو ڈوٹس مشہور یونانی مورخ کا بیان ہے کہ یہ شہرپناہ ۳۳۵ - فیٹ بلند اور ۸۵ فیٹ عریض تھی - دیگر مورخین بیان کرتے ھیں کہ یہ دیوار ۴۲ سے ۵۶ میل تک مدور تھی - اس دیوار میں ڈھائی سو دروازے تھے جنپر پیتل کے کیواڑ چڑھے ھوے تھے !!

ان تودوں میں شمال کے تودے کا نام اسوقت بھی بابل ہے - اسکی شکل مربع ہے اور سو فیٹ بلند ہے - عرب اس تودے کے کھنڈر کو اینٹونکے لیے برابر کھودتے رھے ھیں - ڈاکٹر کولڈیوی کا خیال ہے کہ اسی کے نیچے وہ منارہ ہے جسکا نام توریت میں منارۂ بابل آیا ہے - عربوں نے کھود کھود کر ان کے نیچے سے بڑی بڑی محرابیں نکالی ھیں - خیال کیا جاتا ہے کہ بابل کے مشہور عالم معلق باغونکی محرابیں یہی ھیں -

ان تودوں کی وسط میں ایک بڑا تودہ ہے جسکو عرب قصر کہتے ھیں عربونکا خیال ہے کہ بابل کا اصلی قلعہ یہی تھا - سکی مضبوط دیواریں بھی کہیں کہیں سے ابھری ھوئی نظر آتی ھیں -

قصر سے جو اشیا بر آمد ھوئی ھیں' وہ اسقدر زمانۂ قدیم کی نہیں ھیں جسکی امید علماء جرمنی نے کی تھی - یہ قصر نسبتاً زیادہ قریب تر زمانے کا تعمیر شدہ ہے ' کیونکہ اسیریا کا بادشاہ سناشرب جو ۷۰ سے ۶۸۱ قبل مسیح تک حکمراں رھا ' یہ دعوا کرتا ہے کہ اسنے بابل کو بالکل برباد کر دیا تھا - پس ضرور ہے کہ یہ آثار تعمیر مابعد کے ھوں -

یہ در حقیقت صحیح ہے کہ سناشرب سے قبل کی کوئی چیز یہاں دستیاب نہیں ھوئی - بابل جسکے کھنڈر ملتے ھیں نیچندنیزر کا شہر ہے - جسقدر محل اور ھیکل علماء جرمنی نے کھود کر نکالے ھیں سب کے سب اسی پادشاہ کے بنواے ھوے ھیں -

قصر کے متعلق جرمنی سے پہلے عربوں نے ایک دلچسپ چیز حاصل کی تھی - یہ ایک شیر کا مجسمہ ہے جو ایک گرے ھوے آدمی پر سوار ہے - یہ مجسمہ اور آدمی کی تصویر سنگ خارا کی ہے مگر ناتمام چھوڑ دی گئی ہے - شیر کے مجسمے میں عربوں نے بہت سے سوراخ کھود دیے کہ شاید کوئی خزانہ اندر سے ھاتھہ آئے -

اس مجسمہ پر کسی قسم کا کتبہ وغیرہ نہیں ہے - ڈاکٹر کولڈیوی نے اینٹونکے ایک چبوترہ پر اسے قائم کردیا ہے ' گویا یہ شیر تمام آثار بابل کی حفاظت کر رھا ہے !

پہلی چیز جو تاریخی حیثیت سے نہایت دلچسپ ہے ' جرمنیونکی دریافت میں ایک سیاہ ستون ہے - اس قسم کے ستونوںسے بابل کی ایسے ھی زینت تھی' جسطرح نیویارک اور یوروپ کے دیگر شہرونکی زینت آجکل مصر کے ستونوں سے ہے - اسکے ایک طرف کے چپٹے حصے پر جنگجوؤں کی تصویریں کندہ ھیں جو اپنے حربی آلے ھوا میں بلند کیے ھوے ھیں - دوسری جانب مدور حصہ ہے - اس پر بعض نقوش لکھے ھوے ھیں جو ابتک پڑھے نہیں گئے -

(نیچند نیــــزر کا محـــل)

ڈاکٹر کولڈیوی کے کارھاے نمایاں میں سب سے زیادہ اھم کام نیچندنیزر کے محل کی دریافت ہے -

یہ محل اندرون قصر میں واقع ہے - اب صرف اسکی بنیاد ھی بنیاد باقی رهگئی ہے جو مربع اینٹوں کی بنی ھوئی ہے - نیچے کے رخ کی ھر اینٹ پر اس جلیل القدر بادشاہ کا لقب اور نام کندہ ہے -

کئی سو حجرے اور کمرے بھی ھیں - بعض کمرے عرض و طول میں صرف ایک چارپائی کے برابر ھیں - خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کمرہ جو سب میں بڑا ہے اور جسمیں ایک مرتفع چبوترہ اینٹونکا موجود ہے ' اس بادشاہ کے دربار کا کمرہ ھوگا - اس محل اور ھیکل کے درمیان ایک گذرگاہ بھی تھی جو نہایت متبرک سمجھی جاتی تھی - اس گذرگاہ میں مقدس دیوتاؤں کی تصویریں بنی ھوئی ھیں - اس دروازہ کا نام جو اس متبرک گذرگاہ کی طرف محل کو جاتا تھا " اِشتر " تھا -

یہ دروازہ اھل بابل کی طرز تعمیر کا پورا پورا پتہ دیتا ہے - اس دروازہ کی اصلی بلندی کا حال تو معلوم نہیں مگر اسوقت بھی راستے کی سطح سے چالیس فیٹ بلند ہے ! اسکی پختہ اینٹوں کی



نیچند نیزر کا محـــل

آثار عتیقه

حفریّــات بــابــل

میسو لو ٹیمیا یعنے دو آبہ دجلہ و فرات کی وادیونمیں جرمنی کے علماء آثار نے سنہ ۱۸۹۹ سے اعمال حفریّــة کا سلسلہ (یعنے پرانے کھنڈرونــکا کھودنا) شروع کیا ہے - ان آثار سے وہ قدیم بابل کی ایک تاریخ مرتب کر رہے ہیں -

...... بابــل کے چند شہر مثلاً ابوحبہ ' فارا ' بابل ' اور اسیریا کے دار الحکومت اسیر کی نہایت باقاعدہ تنقیب کرکے اصول سائنس کے مطابق معلومات مرتب کیے ہیں -

اس تمــام کام کے نگــراں ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئی ہیں - ڈاکٹر موصوف فن عمارت کے ماہر ہیں اور آثار قدیمۂ مشرق کے ایک کامــل متبحر عالم سمجھے جاتے ہیں - اُنکے ساتھہ اور چنــد اشخاص بھی کام کر رہے ہیں - ڈاکٹــر مارش نے جو آثار قدیمۂ اسیریا کے ماہر ہیں' اسیریا کے کھنڈرونکو کو نہایت کامیابی کے ساتھہ کھود کر انکے نتائج باقاعدہ مرتب کیے ہیں -

ان تحقیقــات کے واسطے جــرمنی میں ایــک انجمن قائــم ہوئی ہے جسکی اعانت شہنشــاہ جرمنی نے ایک بہت بڑے عطیے سے کی ہے - وہی انجمن اس جماعت کو روپیہ سے امداد دیتی ہے - حکومت جرمنی کا اس طرف اسقــدر متوجہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنــا اثر دو آبۂ فرات و دجلہ میں بڑھانے کیلیے کیسے کیسے طریقوں سے کام لے رہی ہے ؟ اسکا مقصد یہ ہے کہ جب بغداد ریلوے جاری ہوجائے تو یہ حصۂ ملک جو معدنیات کے لحاظ سے نہایت ہی دولتمند ہے ' اُسکے قبضہ میں آسکے -

(پہلی تنقیب کا نتیجــہ)

" ابوحبہ " وسط صوبۂ بابل کے آثار میں ایک چھوٹا سا مجموعہ کھنڈروں کا ہے اور " قارا " کے جنوب میں چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے - ان مقامــات کی تنقیب سے کچھہ زیادہ نتائج مرتب نہیں ہوے - ابوحبہ میں جو مقامات کھودے گئے ' اُنسے بابل کے عہد وسطی کے چند آثار ہی دریافت ہوسکے اور اسوجہ سے وہانکا کام چھوڑ دیا گیــا -

قارا میں ایک تودہ جو نصف میل لمبا اور چوتھائی میل چوڑا تھا ' نو ماہ کی متواتر محنت اور کوشش کے بعد کھودا گیا - اس تودے پر برابر دس فیٹ لمبی اور پانچ فیٹ چوڑی خندقیں کھودی گئیں ' اور جب کوئی دیوار نمودار ہوئی تو اسکو اسوقت تک کھودتے ہی رہے جبتــک کہ اصلی تعمیر کا طرز و نمونہ دریافت نہ ہوگیا -

بہت سے مٹی کے برتن ' کچھہ سنــگ مرمر کی صراحیــاں اور اینٹونکے ڈھیر بھی برآمد ہوے ہیں - آخر میں ایک نہایت قدیم زمانہ کا محل نــکلا - اس محل سے خط میخی میں لــکھی ہوئی تختیاں نکلیں ' جن پر اس شہر کا نام شوروباک کندہ تھا ' اور بابل کی اُن روایات کا بھی تذکرہ تھا جو کتــاب [illegible] میں طوفان کے متعلق موجود ہیں -

اتفاق سے اُسی زمانے میں وہانکے عربوں میں باہم کچھہ لڑائی سی ہوگئی جسمیں ایک عرب مارا گیا اور دولة عثمانیہ نے اس کام کو بند کردیا -



قــلــعــۂ بــابــل کے بــقــیــۂ آثــــار

قارا میں ایــک بــدرو کا محرابی حصہ نکلا - اگرچہ تاریخ یہی بیان کرتی ہے کہ محراب کی طرز تعمیر اہل روما کی ایجــاد ہے ' مگر یہ محــراب عین اصول ریاضی کے مطابق اور نہایت اعلے درجہ کی بنی ہوئی ہے - تاریخ تعمیــر کے لحاظ سے قبل مسیح ساڑھے چــار ہزار پیشتــر کی معلوم ہوتی ہے - غالباً یہ اُسی زمانہ کی ہے جبکہ شامیوں سے قبل کی اقوام یہاں آباد اور حکمراں تھیں - جو اینٹیں اس محراب میں لــگائی گئی ہیں ' وہ ایک جانب سے مسطح ہیں اور دوسری جــانب سے مقعر ' اور چھوٹے کلچے کے برابر گول ہیں - یہ اینٹیں پختہ اور سرخ ہیں - ان سے پیشتر کے زمانہ کے کوئی پختہ سرخ اینٹ ابتــک دریافت نہیں ہوئی -

اگر یہ سلسلہ تحقیقات جاری رہتا تو امید تھی کہ کچھہ اور مفید انکشافات بھی ہوتے ' مگر جب یہاں کی تحقیقات بند کردی گئی تو مجبوراً خاص شہر بابل کے آثار کو کھودنا شروع کیا -

(خاص شہــر بابل)

یہ کھنڈر دریاے فرات کے بائیں کنــارے بغداد سے ستر میل کے فاصلہ پر واقع ہیں - اسکے متعلق تحقیقات کا سلسلہ عرصہ ...

تب وہ يہي تھا کہ انـگلستان اپني کروڑوں کي تعداد ميں مسلمان رعايا کا لحاظ کرکے اور اُن کے خيالات پر غور کرکے اس امر کي کوشش کرے کہ ترکي سے يورپ کي کونسلوں ميں منصفـانہ سلوک کيا جائے -

ميں نہيں جانتا کہ کوئي شخص بھي يہ بيان کرنے کي جرأت کرسکتا ھے کہ يہ درخواست بلکہ يوں کہيے کہ يہ مطالبہ کہ انگلستان وزارت ھاے يورپ ميں ترکي سے حتی الامکان معقول مساويانہ اور منصفانہ سلوک کي کوشش کرے کسي طور پر بھي غير معقول متصور ھونے کے قابل ھے ' اورچونکہ وزرائے برطانيہ کي تقريروں سے مسلمانوں پر يہ ظاھر ھوا کہ انگلستان کي ھمدردي ترکي کے خلاف ھے ' لہذا مسلمانان ھند کے احساس کو صدمہ پہنچا ' اور وہ کبيدہ خاطر ھوگئے - نظر بريں امور کيا ان کو کسي طرح بھي کوئي خطاوار کہہ سکتا ھے ؟ جس وقت ترکي اور رياست ھاے متحدہ بلقان ميں جنـگ شروع ھوئي اُسوقت سر ايڈورڈ گرے نے ديوان عام ميں فرمايا کہ " نقض امن کے انسداد کے ليے دول عظام جد وجہد کررھي ھيں کل متحدہ طور پر بالفاظ صريح يہ تجويز پيش کي گئي کہ دول عظام کي طرف سے ان مشکلات کو دور کرنے کے ليے متحدہ طور پر رياستہاے بلقان اور ترکي کو ياد داشت روانہ ھو ' اور ھم سب نے اس پر اتفاق رائے کيا " سر ايڈورڈ گرے نے جن تدابير کا ذکر کيا وہ يہ اعلان تھا " اگر باوجود اس کے ترکي اور رياست ھاے متحدہ ميں جنـگ جاري ھوئي - تو ھم اس جنگ کے نتيجہ کے طور پر يوروپين ترکي کي حالت موجودہ ميں کسي تغير و تبدل کو منظور نہ کريں گے "

يہ اعلان ابتدائے جنـگ ميں ھوا تھا - اس اعلان سے ھم معقول طور پر يہ نتيجہ اخذ کرسکتے ھيں کہ اگر ترکي کو اس جنـگ ميں فتح ميسر ھوتي ' تو اسکو ممالـک مفتوحہ کے کسي حصہ کو اپنے قبضہ ميں رکھنے کي اجازت نہ ملتي - جس وقت جنـگ شروع ھوئي عام طور پر وزارت ھاے يورپ ميں اس امر کا احساس ھوا کہ ترکي سپاھي اپنے اطراف کے ان ممالـک پر قبضہ کرليں گے جو رياست ھاے متحدہ کے قبضے ميں ھيں ' اور اگر يہ توقعات پوري ھوتيں تو تمام يوروپين طاقتيں مع انگلستان اسي امر پر زور ديتيں کہ ترکي اپني کاميابي کے نتيجہ کے طور پر اپني سلطنت ميں توسيع نہ کرنے پائے -

مگر موج ظفر دوسري طرف رواں ھوئي ' اور جنگ در حقيقت شروع ھوتے ھي رياست ھائے متحدہ کو کاميابي ھوئي - اس سے وزارت ھاے يورپ کے خيالات سابقہ بالکل بدل گئے ' اور ان کو اس امر کا احساس ھوا کہ يوروپين تـرکي کو اپني حالت سابقہ پر قايم رکھنا رياست ھاے متحدہ کے ليے ضرر رساں ھوگا - اسوقت وزير اعظم برطانيہ عظمی نے سب سے پہلے اس اعلان کرنے کا موقع نکالا کہ جنگ کا خواہ کچھہ ھي نتيجہ کيوں نہ بر آمـد ھو ' متحدہ يورپ فاتح کو انکي فتح کے ثمرے سے محروم نہيں رکھہ سکتا - اس صورت ميں اگـر مسلمانان ھنـد کو اس امـر کا احساس ھو تو ان کو کون مورد الزام ٹھہرا سکتا ھے کہ اگر ترک جنـگ ميں فتحياب ھوتے تو انـگلستان ديگر دول يورپ کے ساتھہ اس سابقہ پاليسي کا نفاذ کرتا اور اُسے جبراً عمل ميں لاتا - اور رياست ھاے متحدہ کے کسي مقبوضـہ حصے پر ترکی کو قابض ھونے کي اجازت نہ ديجاتي - ليکن اب اگر رياست ھاے متحدہ کو کاميابي ھوئي تو اُن کو اجازت ديجاتی ھے کہ وہ يوروپين ترکي کے قيمتي مقبوضات کو اپنے ساتھہ ملحق کرليں - کيا مسلمانان ھندوستان کا يہ احساس دور از عقل ھے کہ ان کے ماوراء البحر برادران ديني کے ساتھہ منصفانہ اور عادلانہ سلوک نہيں کيا گيا ؟ اور ايسے سلوک کے وجوہ و علل ميں انگلستان کي بہت بڑي شموليت تھي !

(مسٹر اسکوئتھہ اور معاھدہ لندن)

خيـر تو جيسا کہ آپ کو معلوم ھے لندن کے معاھـدہ صلح پر دستخط ھونے کے بعد بلقاني آپس ميں جنـگ و جدل کرنے لـگے جس کا نتيجہ يہ ھوا کہ ممالک مفتوحہ کي پھر تقسيم ھوئي - ترکي نے اس موقع سے فايدہ اُٹھا کر جو خوش قسمتي سے اُسے حاصل ھوا تھا شہـر ادرنـہ اور اسکے اطـراف کي سر زمين پر جس کے ساتھہ مسلمانوں کا وجداني تعلق تھا ' دوبارہ قبضہ کرليا - اس حالت ميں کيا مسٹر ايسکوئتھہ کا يہ اعـلان دانشمندانہ اور مدبرانہ تھا کہ جہاں تک ترکي کا تعلق ھے وہ انھيں حدود ميں رھے ' جو صلح لندن کے رو سے مقرر ھوئي ھيں ؟ جب والا مرتبت وزراے برطانيہ کي طرف سے ايسے اور اس قسم کے اعـلان ھوں تو اگر مسلمانان ھندوستان يہ نتيجہ نکاليں کہ انگلستان ترکي کے ليے بجاے عادل اور منصف بننے کے عمداً خلافت اسلام پر تلا ھوا ' اور ان دول يورپ کے ھمنوا ھے ' جو ترکي کے عـلانيہ طور پر دشمن ھيں ' تو اُن کو کوئي بر سر خطا نہيں کہہ سکتا - ان تمام اشتعالـکوں پر بھي کيا مسلمانوں نے کوئي ايسي کارروائي کي جس سے ان پر کوئي الـزام وارد ھوسکے ؟ کيا برطانيہ عظمی کي طرف سے ان کے سچے اور وفا دارانہ احساس ميں ذرہ برابر بھي فرق آيا ھے ؟ اس وقت صورت واقعہ کيسي ھي الم آفريں کيوں نہ ھو ' مگر انھوں نے نہايت ھي برداشت اور تحمل سے کام ليا ھے ' اور ان کا چال چلن بجاے مورد الـزام ھونے کے قابل تحسين ھے -

(مسئلہ جنوبي افريقہ)

ميں آپ سے اس امر کي درخواست کررھا ھوں کہ آپ اپني نکتہ چينيوں ميں تحمل اور برداشت سے کام ليں ' مگر اس قسم کي صلاح ديتے وقت اس امر کے احساس سے محروم نہيں ھوں کہ ايسے وقتوں ميں ان صفات پر عملدر آمد کرنا کس قدر سخت مشکل ھے - اھل ھند کے ھموطن مردوں اور عورتوں کے ساتھہ جنوبي افريقہ ميں جو کچھہ سلوک ھوتا ھے - اُس نے ھندوستـان ميں ناراضي اور رنج پھيلاديا ھے ' اور اسي وجہ سے ايسے الفاظ کے استعمال ھونے لگے ھيں - جسپر ايسي حالتوں ميں مشکل سے قابو ھوسکتا ھے - مگر اس صورت ميں جب ھندوستانيوں ميں خوفناک اشتعال پھيلا ھوا ھے ' اور ھندي خيالات مشتعل ھيں اس تقرير کے بارہ ميں اپنا نہايت اطمينان ظاھر کيے بغير نہيں رہ سکتے ' جو حضور وائيسراے بہادر نے مدراس ميں فرمائي تھي - اُس کي وجہ سے ان پر بعضوں کي طرف سے نکتہ چيني ھو رھي ھے -

يہ عجيب تناقض ھے کہ وھي نکتہ چيں جو ھم ھندوستانيوں کو يہ اصول تلقين کرنے سے کبھي نہيں چوکتے کـہ مقامي حاکم کي آراء کو منظـور کرنا چاھيے ' اور جو پارليمنٹ ميں اس کے متعلق نکتہ چيني اور سوالات پر خفا ھوـے بغير نہيں رھتے - اور اسکی وجہ يہ بتلاتے ھيں کہ مقامي حاکم وھاں کے حالات خوب سمجھتا ھے ' اور جو ھندوستاني عہدہ داروں کے خلاف اھل انگلستان کي پابنديوں کو اس ليے قابل حقارت قرار ديتے ھيں کہ واقعات سے نا واقفيت اور لا علمي پر مبني ھيں ' وھي لوگ اب اس ملک کے اعلی ترين حاکم کي تجويز اور خيالات کي مخالفت کرنے پر آمادہ ھوگئے ھيں -

حضور لارڈ ھارڈنگ بہادر کي مدراس والي تقرير کہاں تـک عمدہ اثر پيدا کرنے کا سبب ھوئي ھے - اس کا اندازہ صرف اھل ھند ھي کو ھوسکتا ھے ' حضور لارڈ ھارڈنگ بہادر کي بڑي خوبي يہ ھے کہ اس ملک کے لوگوں کے حالات سے شخصي واقفيت رکھنا [illegible] ھيں - اور اس ملـک کي رعايا کي خفگي اور نفرت کے [illegible] کے متعلق قابل وثوق اطلاعات بہم پہنچاتے ھيں - انھوں نے اس تقرير سے تاج انگلستان کي سب سے بڑي خدمت کي ھے -

ديوارونپر جو باره فيت طويل و عريض هيں ' بيل ' شير ' اژدهے اور عجيب و غريب جانوروںکي شکليں اُبهري هوئي بني هيں - يه اُبهري هوئي تصويريں چيني کي قلعي کي هوئي اينٹونکي هيں - انکے مختلف رنگ مثلاً زرد ' نيلے ' اور سفيد کيليے هر هر اينٹ علحده علحده رنگ کي بني هوئي هے ' مگر هر اينٹ کو دوسري اينٹ سے اس طرح وصل کيا هے که پوري تصوير ايک هي اينٹ کي معلوم هوتي هے !

انکا رنگ اسوقت تک نهايت پاکيزه اور روشن هے - معلوم هوتا هے که گويا ابهي طيار هوئي هيں - يه فن اُس وقت اپنے کمال تک پهنچ گيا تها مگر اب بالکل معدوم هے -

(عمران کے آثار)

جرمنيوں نے اس سے بهي زياده عظيم الشان کام عمران ميں کيا هے - يه توده جنوب کے طرف هے ' اور سطح اصلي سے چاليس فيت نيچے هے - اس شهر کے کهنڈر پر عربوں ' عبرانيوں ' پارتهيويوں ' اور ايرانيوں نے اپنے اپنے زمانے ميں شهر تعمير کيے تهے جو سب غارت هوگئے - اس توده کے نيچے وه هيکل جو اساغيل کے نام سے معروف تها ' معلق هے - جرمنيوں کي محنت اور استقلال کا پته اس امر سے چلتا هے که ايک ايکڑ زمين کو چاليس فيت گهرا صرف مثلث نما پهاوڑوں سے کهودا گيا هے - اسي هيکل کي طرف اسکي بنياد ملي هے جس سے تمام حجروں اور راستونکا پته لگتا هے -

بابل ميں جرمنيوں کو تختياں بهت کم ملي هيں - پارتهين زمانه کے کچهه سکے ' مٹي کے برتن ' اوزان کے بٹ کهرے ' پتهر کے اوزار ' مجسمے ' زيورات ' کچهه پوتهه ' اور اسي قسم کي بهت سي چيزيں البته هاتهه لگي هيں -

(جمجمه)

جمجمه ايک چهوٹے سے ڈهير کا نام هے - اسميں سے عربوں کو مٹي کي چند تختياں ملي هيں جنميں زياده تر عجيبي خاندان کے متعلق حالات مرقوم هيں - عجيبي اهل بابل کي زبان ميں حضرت يعقوب کا نام تها - ان تختيوں سے ثابت هوتا هے که عرصۂ دراز تک بابل ميں بني اسرائيل کام کرتے رهے هيں -

ايک نلکي سي بهي نکلي هے جسپر سائرس شاه فارس کے بابل پر حمله کرنے کا حال لکها هے - يه چيزيں اکثر چاليس اور پچاس فيت زمين کے نيچے پائي جاتي هيں -

(اسيريا کي تنقيب)

آسيريا کے کهنڈر جنکو اسوقت شرغات کهتے هيں ' درياے دجله کے ساحل پر نينوا اور بغداد سے نصف مسافت پر واقع هيں - سنه ۱۹۰۴ ع ميں ان کهنڈرونکي تنقيب شروع هوئي -

سنه ۶۰۶ قبل مسيح تک يعني جبتک که نينوا کا سقوط نهيں هوا تها ' يه شهر نهايت متبرک سمجها جاتا تها -

ڈاکٹر کرانڈري اور ڈاکٹر ماريش نے اس شهر کي ديوار اور کهائي کو بالکل صاف کرليا هے - شهر کے اصلي دروازونکا پته بهي لگا ليا هے - بعض جگهه برج بدستور قائم هيں اور اُنميں وه سوراخ بهي موجود هيں جنميں سے تير انداز تير لگايا کرتے تهے - شهر کے اندروني حصے ميں اسيريا کے محلات اور هيکل هيں - عهده دارونکے مکانات سے پاني پهنچنے کے پيچ در پيچ راستے ' ناليان ' اور بدر روئيں هيں - بازار کا کچهه حصه بهي نکلا هے جسکي سڑکونپر سنگ مرمر کي سليں بچهي هوئي هيں - اميرونکے مکانات کا سلسله اور غريبونکي گنجان آبادي ' اميرونکے مقابر اور وسيع اور بلند دروازے ' جنپر کواڑ اسوقت تک اپني سنگي چوبونپر متحرک هيں ' اور انکے علاوه اور بهت سے اوزار ' هتيار اور سونے چاندي اور پتهرونکي آرايشي چيزيں بهي دستياب هوئي هيں -

اس شهر کے جنوبي حصے ميں پتهرونکے مجسمے اور ايک کان هے - ايک پتهر کا ستون جو چار فيت سے آٹهه فيت تک لمبا هے ' برآمد هوا هے - ان يادگاروں اور ستونونکے بالائي حصے پر اُس بادشاه يا امير کا نام اسيرين زبان ميں کنده هے جسکے ليے وه قائم کيے گئے تهے -

ان ميں سے ايک پر شمورامت کا نام کنده هے جسکے متعلق يه روايت مشهور هے که اسکا نام شميرميس تها اور فاختے کي صورت ميں مسخ هوگيا تها !

گذشته تين ماه سے علماء آثار جرمني بابل کے جنوب کي جانب ورقه نامي کهنڈر کيليے گئے هيں - اگر جرمنيوں نے اس مقام کو بهي اسيطرح کهودا جسطرح ديگر مقامات کو کهود چکے هيں ' تو يقيناً تاريخ قديم ميں ايک معقول اضافه اور هو جائيگا -

(مقتبس از سائنٹفک امريکن)

رئيس مجلس ال انڈيا مسلم ليگ کي افتتاحي تقرير

(۳)

(جنگ بلقان)

آپ کے ليے يه امر موجب انبساط هے که جنگ بلقان کا خاتمه هوگيا - ترکي اپنا بوريا بستر سنبهال کر يورپ سے نه نکالا جا سکا - اگرچه اس کے يورپين مقبوضات ميں کمي هوگئي هے تاهم بر اعظم يورپ ميں وه اب تک مضبوطي سے پاؤں جمائے هوئے هے -

ايڈريا نوپل پر جو مسلمانان عالم کا مرجع وجدان بن گيا تها ترکي پهريرا لهرا رها هے - ترکوں کے مصائب ميں ايک پهلو يه اچها نظر آتا هے که انهوں نے اس حقيقت کو ظاهر کر ديا هے که مسلمانوں ميں آپس ميں خواه کتناهي اختلاف کيوں نه هو ' ليکن اسلامي اخوت کا مذهبي جذبه تمام دنياے اسلام ميں ايک پر اثر قوت هے - ترکوں کي مصيبت اور آزمايش کے وقت مسلمانان عالم نے ايثار اور محبت کے ساتهه بڑهکر اپني مستعدي کا ثبوت ديا - يه اسلام کا ايک زنده معجزه هے که اسلامي اخوت کے خيالات همارے نبي کے پيرؤں کے دلوں ميں اچهي طرح جاگزيں هيں ' اور صدها سال گذر جانے پر بهي اس ذي شان تبليغ ميں کسي قسم کا فرق نهيں آيا -

(مسلمان هندوستان اور برطانيه عظمى کي خارجه پاليسي)

اس سختي اور آزمايش کے زمانه ميں مسلمانوں کے خلاف يه الزام عايد کيے گئے که وه برطانيه کي خارجه پاليسي کو اپني مرضي کے مطابق چلانا چاهتے هيں اور يه که ان کي يه خواهش هے که يورپ ميں اسلامي سلطنتوں کي حفاظت کي خاطر برطانيه عظمى جنگ کرنے کو تيار هوجائے گ اس سے بهي زياده اور کوئي بات دور از صداقت هوسکتي هے ؟ انگلستان کے جو مفاد تمام دنيا ميں پهيلے هوئے هيں انهيں مسلمانان هند بخوبي محسوس کر رهے هيں ' ان کي رو سے وه اس امر سے بخوبي واقف هيں که انگلستان کو يه تحريک دينا که وه بغير سوچے سمجهے ايک خونريز جنگ کر بيٹهے کيسا خوفناک هوگا - يه کهنا که مسلمان انگلستان کو خارجه پاليسي کے استعمال کا راسته سکهانے کا ذرا سا بهي اراده رکهتے هيں ' مسلمانوں کے ساتهه انتهائي بے انصافي سے کام لينا هے ' اور في الحقيقت مسلمانوں کو ايسا کرنے کا کبهي خواب ميں بهي خيال نهيں آيا ' جس امر پر انهوں نے زور ديا اور ميرے خيال سے وه ايسا کرنے ميں بالکل حق بجانب

س العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي
یم - اے - دي لیٹ بیرسٹـر ایٹ لا کی
میـــڈیکل جیــورس پــروڈنس

یعني طب متعلقـه مقـدمـات عـدالت پـر

یم سید شمس الله قادري - ایم - آر- اے - ایس - ایف آر- ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ یںنا مناسب معلوم هوتا ھے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا ھے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان هوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں کیے هیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ھے میں قانون اور طب کے باھمي تعلقات سے بحث کي جاتي اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هیں جو ي انصاف سے متعلق هیں' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي حالات سے تعلق رکھتے هیں غرض مختصر طور پر یہ کہا تا ھے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ھے جس کے ذریعہ م طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے جاتا ھے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے کي جاتي ھے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ھے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا با لجبر (۳) اسقاط حمل زھر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي قیقات و شہادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئیے ضروري ھے جو ان مات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي کو ان باتوں سے واقفیت نه هو تو اس کا نتیجه یه هوتا ھے کہ بے گناہ کو سزا هوجاتي ھے اصل مجرم رھا کردیا جاتا ھے - طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماهر نہیں ھے تو ت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور مر سے همیشه مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشه لگا رهتا ھے یکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات اهي حاصل هوتي ھے بلکه ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا تي ھے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار ھے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر- ایس نے ملـکر انـگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بہت اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے هیں' جسکي وجه سے تاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ھے -

ں کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے هیں جو ں مقدمات میں همیشه در پیش رهتے هیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

۱) زخم - چوٹ (۲) هلاکت کي جوابـدهي (۳) شہادت ۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف أعضاے انسان کے ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا هونا (۸) پھانسي یا گـلا غیرہ -

عـورتـوں کے م ت ٭ ا ق

۱) زنا بالجبر (۲) بچه کشي (۳) اسقاط حمل - معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے کا بیان -

امـــور مختلفـــه کے متعا ق

) زندگی کا بیمه (۲) جنون (۳) زهر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھه قانوني نظائر بھي مندرج هیں جن کي وجه سے هر مسئله کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا هوگئي ھے' اور ساتھه هي ساتھه اس کا بھي پته چل جاتا ھے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي ھے - مشکل سے مشکل مسئلة کو بھي اس طرح بیان کیا ھے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کي سمجھه میں آتا ھے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشیں هو جاتے هیں -

مدت هوئی کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع هوئي تھي' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ھے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر ھے کہ یه کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همه داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ھے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجھه کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یه کتاب نہایت اعلی اهتمام کے ساتھه مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ھے اور (۳۸۰) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیه مقرر تھي' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیه علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ھے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیه حیدرآباد دکن سے مل سکتي ھے -

مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتــابیں

(از مـولانا شبلــي نعمــاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں کہ ان کے هاتھه کي دو سطریں هات آجاتي هیں تو اهل نظر آنکھوں سے لگاتے هیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافه هوگیا - اهل ملـک کي خـوش قسمتي ھے کہ مـولوي عبـد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجه کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ھے - یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھه یه خصوصیت بھي رکھتا ھے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں' اعلی درجه کے هیں' ورنه آزاد کے متعلق یه عام شکایت ھے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانه عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ھے - اکثر ادنی درجه کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک هندوستان میں پیدا هوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هـزاروں اوراق کے اُلٹنے سے بھي هات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ هوں کہ علالت اور ضعف کي وجه سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نه کرسکا' اور صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجھے امید ھے کہ شائقین فن' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نه هونگے - قیمت هر دو حصه حسب ذیل رکھي گئي ھے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیه علاوہ محصولڈاک

سـرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیه علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پته یه :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد دکن -



...سکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -



یہ سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رہا ہے - سردي هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمہ کے مرض کي حالت ناگفتہ بہ هے - تکلیف دمہ سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجہ سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکهئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے کہ اس لا علاج مرض کا بازاري ادویہ زیادہ تر نشیلي اجزاء دهتورہ - بهنگ - بلاڈونا ' پرتاسراي ' اوڈائڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائدہ هونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمہ کي دوا انمول جوهر هے - یہ صرف هماري هي بات نہیں هے - بلکہ هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پا کر اسکے مداح هیں - آپنے بہت کچهہ خرچ کیا هوگا - ایک مرتبہ اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فہرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۳ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ



...ل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے ...ت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب ... و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - ...گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها ... مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ ... کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر ...و دار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاهري تکلف ...دادہ رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ ...عض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن ... ساتهہ فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالہا سال ...ش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو ... " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نہ صرف خوشبو ...هي سے مدد لي هے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے ...سکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - ... خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور ...کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال ...نے اگلتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت ...سفید نہیں هوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں ... از بس مفید هے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ... هے نہ تو سردي سے جمتا هے اور نہ عرصہ تک رکهنے سے ...ے -

...ام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے ... في شیشي ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهہ گلٹیاں بهي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتهہ پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نہ چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چهوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المعلن ور رهبر دهبرا ڈاکٹر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت
ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقہ اور هر درجہ کے لوگ هوں ' تو اس کي صرف ایک هي صورت هے - یعني یہ کہ آپ " الهلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چهپوا دیجیے -

یہ سچ هے کہ الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نہیں هیں - لیکن ساتهہ هي اس امر کي واقعیت سے بهي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چهپي هوي چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑهنے والوں کي جماعت کون رکهتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الهلال نہ صرف هندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا... یہ قطعي هے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا

- منیجر الهلال ۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار هر قسم

...ندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مر جایا کرتے ...سکا بڑا سبب یہ بهي هے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ...ر نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں ...پر گهر بیٹهے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي هے - هملے ...لہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي ... اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے ...عد اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي ... اسکے فوائد کا پتہ آنداز هو'ے - مقام مسرت هے کہ

جام جهـــان نمـــا

— * —

بالکل نئي تصنیف کبهي دیکهي نه هوگي

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکهلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کار آمد ایسي دلفـــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي هے - یــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـــروض - علـــم کیمیا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حـــرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نور پیدا هو بصارت کي آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور انکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرســت ' انکي قیمتیں ' مقام اشاعت وغیره بهي - کهانه کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني و جسمي علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا هے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر ' کالے بهینس ' گهوڑا ' گدها بهیڑ ' بکري ' کتا وغیره جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا هے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجســـٹري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هي وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـــر کے متعلق ایسي معلومات آجتـــک کهیں دیکهي نـــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـــه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے اسکے بعد ملـــک برهما کا سفر اور اُس ملـــک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـــر - افـــریقه - جاپان - استریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخاني کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے [illegible]

احوال کرایه وغیـــره سب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مطا[illegible] دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویز که پڑهتے هوئے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگ[illegible] ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طل[illegible] فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آ[illegible]

بغیر مدد اُستاد انگریزي سهکلانیوالي کتاب

حجم ۲۷۵ صفحے

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر حجم ۲۷۵ صفحے

ویسے تو آجتک بیسیوں انگلش ٹیچر چهپ چکے هیں - مگر ٹنڈن صاحب [illegible] انگلش ٹیچر کا ایک بهي مقابله نهیں کرسکتا - اس میں انگریزي سکهلنے [illegible] ایسے آسان طریقے اور نادر اصول بتلائے گئے هیں جنکو پڑهکر ایک مع[illegible] لیاقت کا آدمي بهي بغیر مدد اُستاد کے انگریزي میں بات چیت کرنے او[illegible] و کتابت کرنے کي لیاقت حاصل کرسکتا هے - هر طرح کي بول چال کے فق[illegible] هر محکمے کے اصطلاحي الفاظ هر زبان محاورے جو کسي دوسري کتاب میں [illegible] ملینگے - انٹرنس پاس کے برابر خاصي لیاقت هو جاویگي - اور جلدي آساني سے انگریزي میں گفتگو کرنیکے قابل هو جاؤ گے - مجلد کتاب کي قیـ[illegible] مع محصول صرف ایک روپیه ۳ تین آنه دو جلد ۲ روپیه ۴ چار آنه چار [illegible] ۴ روپیه -

مفت ـــ کتاب انگلش گریمر هر ایک خریدار کو مفت ملیگي -

تصویر دار گهڑي

گارنـــٹي ۵ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا هے اس عجائب گهڑي کے ڈا[illegible] ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه م[illegible] رهتي هے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چیني کا [illegible] نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت [illegible] دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین لـ[illegible] تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

---

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹي ۸ سال قیمت ۶ چهه روپیه

اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے [illegible] پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے کـ[illegible] ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عـ[illegible] لطف دیتے هیں - برسوں بگـــڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه [illegible] زنجیر سنهري نهایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي روزه واچ - جو کلائي پر بند هسکتي هے مع تسمه چرمي ' قیمت سـ[illegible]

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کار آمد ' ابهي ولایت سے بنـــکر یهاں آئي هیں - نه دیا سلائي کي ضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمـ[illegible] اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دبـ[illegible] چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں [illegible] موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطریسے بچ سکـ[illegible] یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اُٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں [illegible] کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منـــگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم [illegible] قیمت معه محصول صرف دو روپے -

ضروري اطلاع ـــ علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گهڑیاں ' کا[illegible] گهڑیونـــکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنـــما مل سکتي [illegible] اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منـــگوانے والوں کو خاص [illegible] کي جاویگي - جلد منـــگوا لیجیے -

تمام کتب کے ملنے کا پته [illegible] کارخانه چندر گپت اوشدهالیه نمبر ۵۱۳ - توها[illegible]

[illegible]D & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Al-Hilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

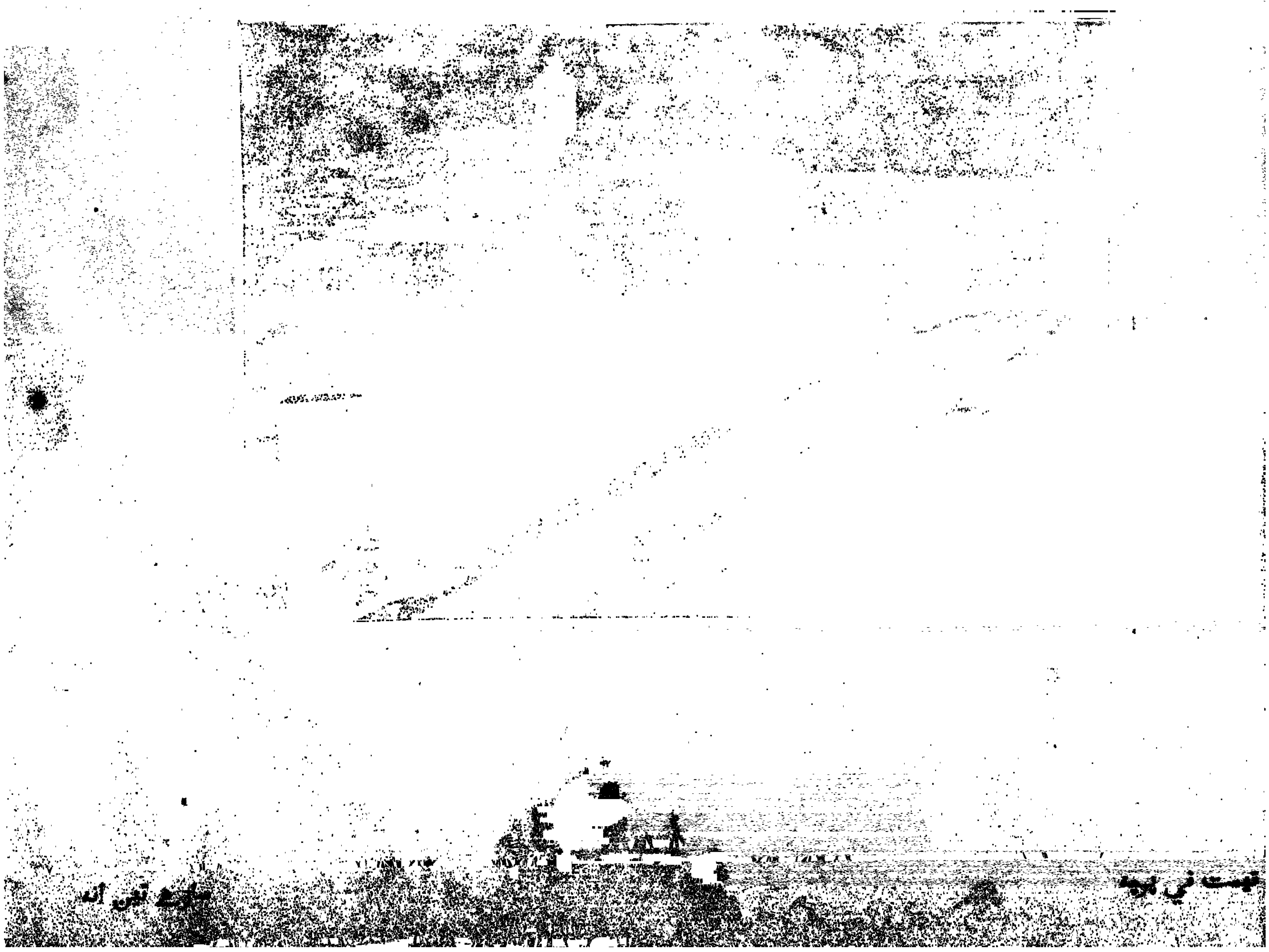
میر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ٤ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ٦

Calcutta : Wednesday, February 11, 1914.



قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزي]

مسٹر لي - سي - مٹر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسزز ایم - این - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدي هیں ' وہ تشفي بخش هیں - همنے بهي ایک عینک بنوائي هے جو اعلی درجے کي تیار هوئي هے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ هے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کهولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق هے "

کون نهیں چاهتا کہ میري بینائي مرتے دم تک صحیح رهے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ همارے تجربہ کار ڈاکٹروںکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتهرکي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجائے -

نکل کي کماني مع اصلي پتهرکي عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک اصلي رولڈگولڈ کي کماني مع پتهرکي عینک کے - ۸ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک محصول ۲ آنہ -

نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

اهل قلم ... کو ... مژدہ

کیا آپ ملک برهما میں اپني کتاب میرے ذریعہ فر[وخت] کرنا چاهتے هیں ؟ اگر منظور هوتو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و[کتابت] طے فرمائیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسي

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

بالکل مفت

مولوي ظفر علي خاں ایڈیٹر اخبار "زمیندار" کي سوانح معہ کلنڈر سنہ ۱۹۱۴ع کا صرف دو پیسہ کا ٹکٹ براے م[حصول] ڈاک آنے پر روانہ کررهے هیں - ذیل کے پتہ پر جلد درخ[واست] کیجیے -

منیجر میوچوئل ٹریڈنگ ایجنسي
مرچي دروازہ

مکمل فہرست مفت طلب فرماویں

دی کشمیر کواپریٹو سوسائٹی
سری نگر - کشمیر

شال | چادریں | آفت | الوان | دھسّے | برقی پارچات | اونی پارچات | ابریشمی

لوئیاں | گلوبند | ٹوپیاں | ریشمی تھان | پوستین | نمدے | گبھے | نقاشی

مشک نافہ | زعفران | جدوار | ممیرہ | سلاجیت | زیرہ

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثل چاندي - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال محصول پانچ روپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو [روپیہ]

۳ - ۱۵ سائز هنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر هے اسے کهیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار دیکهنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نهیں جچتي - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹي معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فایت (پتلي) - نکل - کیس اوپن فیس (کهلا منہ) کسي حرکت نہ هو گي - گارنٹي ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

n Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹي لیور لنڈن واچ معہ محصول چهہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول تین روپ[یہ]

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والي - گارنٹي ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹهہ آنہ

المشتهر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/ 1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 1 4-2

الهلال

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاۃ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفـون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٦ کلکتہ : چہـارشنبـہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری جلد ٤
Calcutta : Wednesday, February 11, 1914.

فہرست

الاسبـوع	۱
افکار و حوادث زمیندار پریس اور اعضاء برطان انگلستان	
” (سنہ ۱۹۱۴ کي موتمر امن)	۲
مقالۂ افتتاحیه (ندوۃ العلماء نمبر ۴)	۴
مقالات (علم القران)	۷
مذاکرۂ علمیه (آثار عرب نمبر ۳)	۹
برید فرنگ (ارض مقدس)	۱۱
” (اسلام اور سلطنت)	۱۲
المراسلة و المناظرة (اتحاد فیمابین شیعه و سني)	۱۲
مراسلات (معارف قرانیه)	۱۳
شئون عثمانیه (اخبار و حوادث نمبر ۲)	۱۵
کارزار طرابلس (ختم جنگ ے اسباب)	۱۷
اخوان الصفا (دار المصنفین)	۲۰
اشتہـــارات	۲۱ - ۲۴

تصاویر

اهل عرب ے اسلحه ناریه چهٹي صدي هجري میں	۹
ابو عبد الله محمد بن علي صاحب غرناطه کي تلوار	۱۰
سلطان صلاح الدین فاتح حروب صلیبیه	۱۱
شاخ زرین کا ایک نظاره	۱۵
شیخ سلیمان البارروني ایک سنوسي شیخ طرابلس ے ساتهه کهڑے هیں	۱۷
طرابلس کي عارضي حکومت ے بعض ارکان	۱۸

الاسبوع

ریوٹر کو معلوم هوا ہے کہ جزائر ایجین ے متعلق دولت علیه اور حکومت اطالیا براہ راست گفتگو شروع هوگئي ہے - حکومت اطالیا چاهتي ہے کہ تخلیه جزائر ے ے میں اسے اڈیلیا (ایشیاے کوچک) میں مراعات دیے جائیں - لیکن خوف ہے کہ کہیں برطاني مصالح سے تعارض نہ ہو ' اور توسیع ریلوے کي تجویز کو صدمه پہنچے - حکومت اطالیا اس معامله ے متعلق برطاني کمپني سے دوستانہ طور پر ... کر رهي ہے -

البانیا ے اس حصہ میں جو موتمر السفراء (ایمبیسدرس کانفرنس) لے البانیوں کو ... دلوایا ہے مگر ابهي تک یوناني اس پر قابض هیں یوناني فوج اور الباني جرگوں برابر تصادم هو رہے هیں - یہ حالت روز بروز بد سے بدتر هوتي جاتي ہے - اتهینس ... بموجب ۵ ے معرے میں ۶۴ الباني کام آے اور ۲۲ یوناني -

اتحاد ثلاثي ے سفـراء لے سرحـد البانیا و اپیرس اور جـزائر ایجین ے متعـلق ... کرے کي یاد داشت کا جواب زباني دیدیا -
... معلوم هوا ہے کہ برطاني تجاویز سے اصولاً سب کو اتفاق ہے - یہ مشورہ دیا گیا ... سر ایڈورڈ گرے کا مجوزہ تخلیه کو یکم مارچ سے لیکے ۳۱ مارچ ے انـدر عمل ... جانا چاهیے -

دولت علیه اور یونان ے سفارتي تعلقات یکم فروري سے پهر با قاعدہ شروع هوگئے - ... کا آغاز جزائر ایجین سے هوا -

شکر ہے کہ نیٹال انڈین کانگرس لے خیانت وطن اور عصیان ضمیر کي جو ناپاک مثال ... تهي اسکي تقبیح و تشنیع میں هندوستانیوں لے تساهل نہیں کیا -

کانگرس کي اس حرکت مذموم سے اپني بیزاري و برات ے اعلان ے باوجود جب وہ ... اینڈریوز ے استقبال ے لیے جمع هوے ' تو انهوں لے پهر نہایت بلند آهنگي ... طے کیا کہ کانگرس جو مٹهي بهر اشخاص سے عبارت ہے هرگز یہ حق نہیں رکهتي ... کمیشن ے سامنے تمام هندوستانیوں کي طرف سے شہادت دے ' اور مسٹر گاندهي کي ... کرے -

کمیشن ے سامنے نیٹال ے ایک افسر امتیازات [لائسنسنگ آفیسر] لے یہ بیان کیا کہ ” تجارتي امتیـازات ے متعلق هندوستانیوں کو یورپین آبادي ے برابر حقوق حاصل هیں - اگر هندوستانیوں کو حصول امتیاز میں کامیابي نہیں هوتي تو اسکي وجہ یہ ہے کہ قانون ے شرائط پورے نہیں هوتے “ !

لیکن اس مغالطه کي پردہ دري اس درویش لے کردي جو نیٹال انڈین کانگرس ے وفد شہادت میں شریک تها -

اس درویش لے کہا کہ جب کوئي یورپین مخالف هوتا ہے تو هندوستاني کو امتیاز نہیں ملتا - سنہ ۱۹۰۴ میں هندوستانیوں ے پاس ۷ سو تجارتي امتیازات تهے مگر اب ۳ سو سے زیادہ نہیں !

قانون ازدواج ے متعلق اس درویش لے کہا کہ اگر هم وحدت ازدواج کو منظور کرلیں تو هزارها مسلمان کہینگے کہ هم لے انکے حق پیدائش کو فروخت کرڈالا -

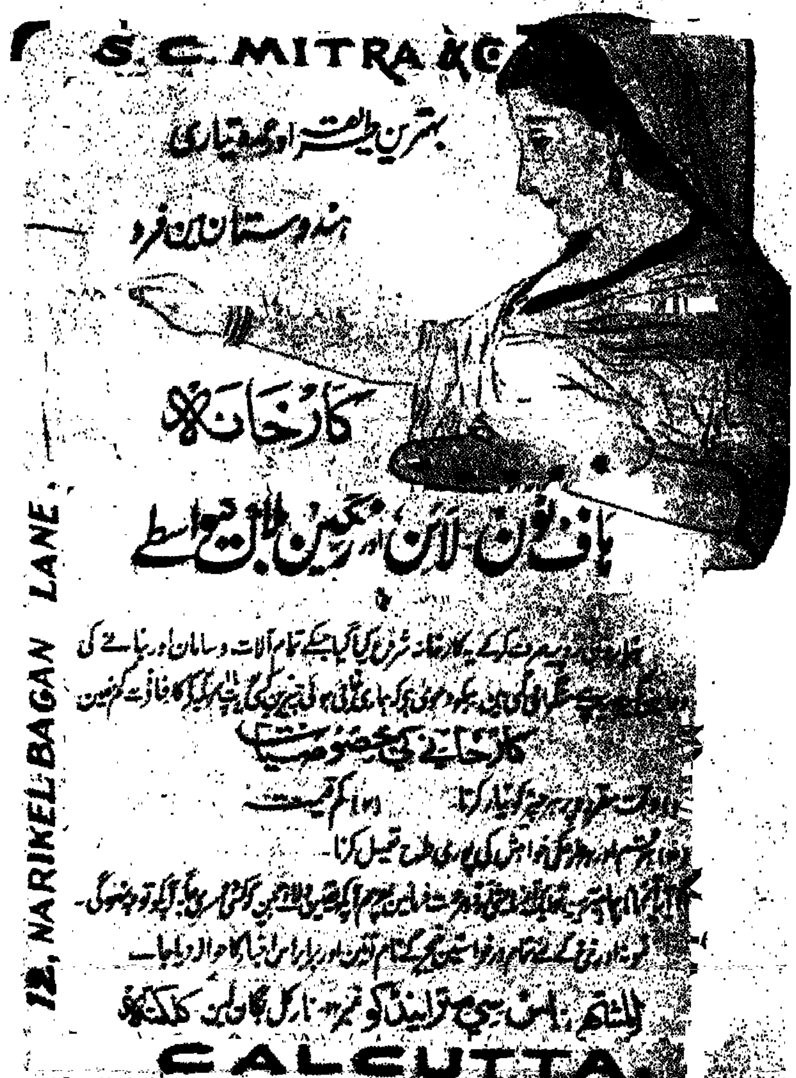
جنرل اسمٹس لے جنوبي افریقه ے ایوان مجلس میں ڈهائي گهنٹے تک تقریر کي - اثناء تقریر میں انهوں لے اس پیچیدگي کي سنگیني' ضرورت ' اور مخصوص نوعیت کو واضح کیا - انهوں لے جلا وطن اشخاص کي تقریر ے فقرے نقل کیے جس سے معلوم هوتا تها کہ انکا مقصد انقلاب اور خانہ جنگي ہے - انهوں لے بتایا کہ سنہ ۱۹۱۰ع ے قانون حفظ امن نیٹال لے خطرناک اشخاص ے جلا وطن کرنے کا اختیار انهیں دیدیا ہے - اگر ان اشخاص کو معمولي عدالت ے حوالہ کیا جاتا تو حکومت کو ایک شخص ے متعلق بهي کامیابي نہ هوتي -

انگلستان میں حزب المحافظین ے شام ے اخبارات لے اس تقـریـر کي تعـریف کي ہے -

جلاوطن اشخاص میں سے مسرس کریسویل ' لوکس ' اور کینڈل لے بهاگنے کي کوشش کي ' دو اول الذکر تو کامیاب نہ هوے ' مگر مسٹر لینڈل عین وقت پر نکلگئے -

اطلاع

خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں



ہندوستان میں ایک نادر ایجنسی

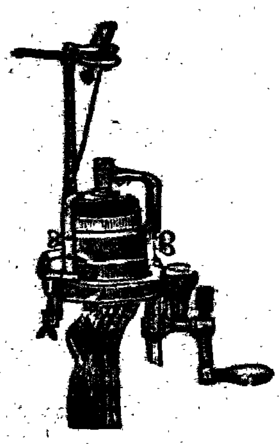
یعنی

الہلال ایجنسی

بہت جلد پبلک کے فایدہ کے واسطے مقرر ہوگی - ناظرین الہلال اسکی تفصیلی حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آرڈر سردست ملتوی رکھیں -

منیجر الہلال نمبر ۱-۷ مکلاڈ اسٹریٹ - کلکتہ

ادارشہ نیٹنگ کمپنی



یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بتّل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کیا جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لئے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئیے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہے -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں حال میں ادارشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ایس - گوپالہ راؤ پلیڈر (بلاری) میں نمونہ بیلارے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مسز آشم کماری دیوی - (ڈھاکہ) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکے نٹینگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

— :*: —

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے یہ پرابلم - سوادیشی - ملکی صنعت و حرفت - ٹرف رفارم - پروٹکشن یہ سب مسئلہ کا حل کن ہم ہیں یعنے

ادارشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

سے یه کیوں ...جهتے هیں که اس سر زمین میں بهي
ي جسے انگلستان کهتے هیں اور جهاں حق اور مظلوم کے
ر معدوم نهیں -
پ جب تک آئیني حکومت کے ماتحت هیں اسوقت تک
یاد رسي سے مایوسي کي کوئي وجه نهیں - البته شرط یه هے
کي صداے فغاں سنج و دادخواه اگر شمله کي چوٹیوں سے
اپس آئے تو سمندر کو عبور کرکے ایوان پارلیمنٹ میں غلغله
هو -

~~~~~~~~~~

ستر ظفر علیخاں حادثۂ کانپور کے زمانه میں لندن گئے تهے -
تک رهیں مقیم هیں - قیام کے جو نتائج زمیندار پریس
دثے کے بعد ظاهر هوے هیں انمیں همارے لیے بهت بڑي
ت و عبرت موجود هے -
میندار پریس کي ضبطي کے تار پهنچنے کے بعد انگلستان
ر مشهور و مقتدر اخبار یعنے " ڈیلي نیوز اینڈ لیڈر " اور
ٹر کارجین کے نامه نگار مسٹر ظفر علي خاں سے ملے' اور دونوں
وں نے اپنے اپنے کالموں میں اس واقعه پر نوٹ لکهے -
یکن اس سے زیاده اهم یه واقعه هے که پارلیمنٹ کے ممبروں سے
ں جان ڈبلن' کیر هارڈے' جوسیا ویجوڈ' هربرٹ برروز
ک مشهور سوشیالسٹ) اور فلپ سنوڈون نے خطوط کے ذریعه
ظهار تاسف و همدردي کے علاوه یه وعده کیا هے که اگر وه پارلیمنٹ
کوئي خدمت انجام دیسکتے هیں تو وه اسکے لیے تیار هیں -
اخر میں میں پهر کهتا هوں که اس واقعه کو سرسري نظر سے
نه کیجیے که اس میں همارے لیے عبرتوں اور بصیرتوں پیدا
دفتر موجود هے' اور سعي و عمل کي صداے دعوت آرهي

~~~~~~~~~~

سنه ۱۹۱۴ کی موتمر امن

ے ایک بهت

انساني طبائع بهي کسدرجه بو قلموں هیں ! ي دعوت میں
ایک طرف تو علم و دانش' اور مدنیت و تهذیب همیشه یهي رها که
ف انگیز ترقی کے بارجود انسانوں کي ایک ، قائم کیا جاے -
ت کے ترک کے لیے مستعد نهیں' جو االوثقی " کا ذکر کرچکا
عیت کي یادگار سمجهي جاتي هیں - بلکه ماء اسلام کو اس طرف
ف کو بے نقاب کرتا جاتا هے اور رسائل همیه کے آخر میں لکهتے
ه جاتے هیں' اسیقدر اسکا تاهب و استه
بڑهتا جاتا هے - ث اتي ألمت بالممالك
مگر دوسري طرف اسي آسمان کے نیر الله وضل عن هدیه ومنا
' جو جمال امید کے فریب میں گرفتا ضربه الله لنا و ارشدنا الیه
لي الرغم ان عادات کا استیصال چاهنے الشیطان (ذلك بان الله
ی کے ساتهه خمیر هوے هیں - حتى یغیروا مابانفسهم و ان
حال میں دول یورپ نے اپني خین وهم روح الامة وقواد الملة
جو سرگرمیاں دکهائي هیں وه تمین عن ما أوجب الـله و ایقاظ
کے هونگے' اور غالبا آپ نے یه موا الجاهل ویزعجوا نفس الذاهل
فوجي زندگي کی طرف لوگ علی آبائهم ویستلفتوهم الى ما
ے قوم کو متحرک تصاویر کے نهم سوء العاقبة لولم یتدارکوا أمرهم
ر دکهاے جائینگے تاکه اسکا (صلي الله علیه وسلم) و اصحابه
رهے - بدعة والخروج عن کل عادة سیئة
اب ایک خبر اسکے بالکل متزیز ویقصوا علیهم أحوال الامم الماضیة
ڈاکٹر ولسن رئیس جمهوریه ما حادت عن شرائعه و نبذت أوامره
یے دعوت نامے بهیجدیے حیاة الدنیا (ولعذاب الاخرة أکبر لو کانوا
ب میں منعقد هوگي -

لیکن اس اجتماع کا کیا حا

تدبر و تفکر کے ساتهه مطالعه کریں اور
پر نظر ڈالیں جنکي وجه سے آج تمام
و آلام هے' تو هم پر واضح هوجائیگا که
ر امر کا هے که خدا کے حکموں سے هم

ریویو آف ریویوز کے مض ... سے هٹ گئے' اور صراط
(نمبر ۵ جلد ۴ الهلال) ... شیطانیه هوگئے - اور
هر اجتماع کے بعد ... ت دیکر پهر واپس
سوز اضافه هوا ... ضائع نه کردے !
پهر ص ... لت کیلیے روح
واقعات پیش ... یا که سب سے پہلے
قوموں میں امن قائم کرنا چاهتي هے جنمیں پہلے سے ... خدمت هدایت
ب ادا کرنا چاهیے -

~~~~~~~~~~

بهتر هے که اس سلسله میں ایک مغالطه گذري هوئي حالت
اٹها دیا جائے - رام کے وقت تهي' اور نیز
یه صحیح نهیں که آج یورپ میں قران و سنت کي ظلمت
امن پرستي هے - اگر یورپ در حقیقت هے که وه وقت آخر اس
انسانیت دوست هوتا' تو اسکے گرجوں مم ماضیه پر آچکا هے : فاذا قهم الله
اخبارات کے صفحات پر ولعذاب الاخرة اکبر لو کانوا یعلمون -
گرمجوشي سے استقبال هے کـه شیخ محمد عبـده کے پیش نظر اصلاح
خزانے کے ایک کنلے میں یهي دو مقاصد مهمه و اساسي تهے :
وقف نه کردیتے مسلمانوں کي موجوده حالت ترک کتاب و سنت کا
في الهے -
یورپ (۲) علماء کو که روح امة اور قواد ملت هیں' بیدار هونا
اور قوم کو شریعت کي اصلي و حقیقي تعلیم کي طرف بلانا
چاهیے -

عروة الوثقی کے صرف ۱۹ - نمبر نکلے اور تمام عالم اسلامي جنبش
میں آگیا - مجبوراً انگلستان اور فرانس نے متعدد سازش کرکے
اُسے بند کرایا اور سلطان عبد الحمید نے بهي اسمیں شرکت کي
مگر وه اپنا کام کرچکا تها -

اس سے بهي بڑهکر یه که سنه ۱۳۰۴ هجري میں جبکه شیخ
موصوف بیروت میں تهے' تو انهوں نے احیاء تعلیم علوم دینیهٔ
اسلامیه کي ایک مبسوط اور مفصل اسکیم لکهي اور " لائحة الاصلاح
والتعلیم الدیني " کے نام سے بذریعه شیخ الاسلام سلطان عبد الحمید
کے حضور میں پیش کي - اسمیں نهایت تفصیل سے اس حقیقت
کو واضح کیا تها که دولت عثمانیه آخري اسلامي حکومت هے اسلیے
وه تمام مسلمانان عالم کي اصلاح حالت کیلیے ذمه دار هے اس
اصلاح کے حصول کا ذریعه صرف یهي هے که مسلمانوں میں اسلام کي
صحیح و حقیقي دعوت و اصلاح کے وسائل پیدا کیے جائیں' اور وه
ممکن نهیں - جب تک تعلیم دیني کي اصلاح و تجدید نهو -

تمهید کے بعد اسمیں تعلیم دیني کے تین درجه قرار دیے تهے :
الابتدائي' الاوسط' العالي -

ابتدائي تعلیم عامۂ مسلمین کیلیے هوني چاهیے' اور اسکے لیے
ایک جامع و سهل الفهم نصاب عقائد و فقه اور تاریخ اسلام و سیرة
نبوت و صحابه کا هونا چاهیے' جو یکسر تعلیم قراني سے ما خوذ اور
لا حاصل مباحث خلاف و جدال سے معرا هو -

تعلیم درمیاني اس طبقۂ خواص و متوسطین کیلیے هوني
چاهیے جو مختلف السنۂ ملکي و اجنبي اور علوم و فنون جدیده
کو حاصل کرکے مختلف مشاغل معاش و ملازمت میں مشغول هوں -

انکے لیے ایک دوسرا نصاب هونا چاهیے جو پہلے سے وسیع تر هو
مگر تمام تر کتاب و سنت سے ماخوذ' اور صرف عقائد' فقه سادة
و سهل' اور تاریخ دیني و مدني اسلام پر مشتمل هو - البته ایک
کتاب اسمیں ایسي بهي هوني چاهیے جو علوم اسلامیه و مذاهب
اسلام کي تاریخ سے پوري واقفیت پیدا کرادے -

آخري درجۂ عالي صرف اُن لوگوں کیلیے هے جو بحکم :
و لتکن منکم امة یدعون الى الخیر و یا مرون بالمعروف و ینهون
عن المنکر' قوم کیلیے مرشد و معلم اور داعي و رهبر هوں - انکے
لیے ایک نهایت اعلی درجه کے جامع و اصلاح یافته نصاب تعلیم
کي ضرورت هے - جسمیں مندرجه ذیل علوم داخل هوں :
~~~~~~~~~~

افکار و حوادث

زمیندار پریس اور اعضاء پرلمان انگلستان

و اتـوا البيـوت من ابوابهـا

موعظـة و ذكـرى

اس کار ساز قدیر و حکیم کي ایک بہت بڑي رحمت یہ ھے ' کہ اس نے ظلوم و جہول انسان کي رھنمائي کے لیے خود اسمیں ایک ایسی قوت ودیعت کي ھے ' جسکو وہ اگر استعمال کرے تو اس کاروبار عالم کا ایک ایک ذرہ اسکے لیے درس دہ حقیقت و سبق آموز معرفت ھے -

انسان حقیقت … اگہی اور راز آشنائي کا تشنہ لب ھے ' وہ اسکے لیے کتب و سفار کي ورق گرداني کرتا ھے ' مگر اپني سادہ لوحي سے یہ نہیں جانتا کہ جس شے کو وہ اپنے باھر ڈھونڈھتا ھے ' وہ اسکے اندر ھے - وہ معرفت حقائق و اسرار کا طالب ھے - اس گوھر مقصود کو وہ کاغذ کے نقش و نگار میں ڈھونڈھتا ھے ' مگر نادان یہ نہیں جانتا ' کہ یہ تو ان واقعات میں موجود ھے جو روز مرہ اسکي نظر سے گذرتے ھیں -

اینہا همه راز ست که معلوم عوام است

اگر قران حکیم کو آپ پڑھتے ھیں تو آپ نے محسوس کیا ھوگا کہ حق سبحانہ تعالی نے گونہ گوں طریقوں سے تفکر و تدبر اور استبصار و اعتبار کي تاکید فرمائی ھے - بعض آیات میں صاف صاف تفکروا و تدبروا فرمایا ھے ' بعض میں بصیغہ ترجي و امید لعلکم تتفکرون ارشاد ھوا ھے - کسی جگہ افلا تتفکرون سے اظہار تعجب و حیرت کیا ھے ' اور کسی مقام پر لهم قلوب لا یفقهون بها ولهم اعین لا یبصرون بهم و لهم آذان لا یسمعون بها ' اولئک کالانعام بل هم اضل سے عدم تفکر کي مذمت و نکوهش کی ھے -

یہ عبارات شتي اور اسالیب متنوعہ صرف اسلیے اختیار کیے گئے ھیں کہ انسان قوت تفکر و اعتبار کي اھمیت کو محسوس کرے - اور اس دلیل راہ و مرشد طریقت کی پیروي کرے جو ھروقت اور ھر حالت میں اسکے ساتھہ رھتا ھے ' اور شب و روز کے ۲۴ گھنٹوں میں ایک منٹ کے لیے بھي اس سے جدا نہیں ھوتا -

---

لوگ ھمیشہ تفکر و اعتبار کے لیے کسي اھم اور عظیم الشان واقعات کے منتظر رھتے ھیں ' گویا وہ اپنے قوی کو اس سے ارفع و اعلی سمجھتے ھیں کہ وہ معمولی چیزوں میں مشغول ھوں ' یا معمولي واقعات کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ اسمیں عبرت و بصیرت ملے - مگر یہ ایک دوسری نادانی ھے -

جیسا کہ میں ابھي کہہ چکا ھوں اس عالم کا ایک ایک ذرہ اپنے اندر عبرت و بصیرت کا ایک دفتر رکھتا ھے - اگر تم نہیں دیکھتے تو یہ تمہارا قصور ھے - بقول مرحوم غالب :

محرم نہیں ھے تو ھي نواھاے راز کا
یہاں ورنہ جو حجاب ھے پردہ ھے ساز کا

اگر ایک واقعہ معمولي ھے تو یہ نہ طے کرلو کہ اسمیں تمہارے لیے عبرت آموزي کا سامان نہیں - کیا نہیں دیکھتے کہ خداے تعالی نے انسانوں کي ھدایت و ارشاد کے لیے جن چیزوں کو تمثیلاً ذکر فرمایا ھے ان میں مچھر ' مکھي ' اور اونٹ بھي ھیں ؟

عبرت و بصیرت اگر چاھتے ھو تو یہ علو و ترفع کیوں ؟ روشني کے طالب ھو تو جہاں ملے لو ' یہ نہ دیکھو کہ چراغ شمع کافوري ھے مٹي کا دیا ؟

پھر جواھر کي جگہ تو زمین کے نیچے ھي ھے - اور جس لعل شب تاب کو تم آج تاج شاھي میں چمکتے دیکھتے ھو کل یہي زمین کے نیچے سنگریزوں میں ملا تھا -

---

زمیندار پریس کے واقعہ کو اگر صرف واقعے کي حیثیت سے دیکھیے تو وہ اس سے زیادہ کا مستحق نہیں کہ چند سطروں میں لکھکے اس کے ساتھہ معاصرانہ تاسف و ھمدردي کا اظہار کردیا جائے - لیکن بصیرت کي آنکھوں سے دیکھیے تو وہ ھمارے ماضي و مستقبل کا آئینہ اور عبر و بصائر کا ایک دفتر ھے - جنمیں سے بعض کي طرف گذشتہ نمبر میں اشارہ کرچکا ھوں اور بعض کي طرف اس نمبر میں توجہ دلانا چاھتا ھوں -

---

بعض امور ایسے ھیں جنکو میں بارھا کہہ چکا ھوں مگر پھر کہونگا ھوں اور اسوقت تک کہتا رھونگا جب تک زبان میں قوت نطق اور قلم میں قوت تحریر ھے - ممکن ھے کہ انکے اعادہ و تکرار میں آپ کو لطف نہ آئے ' لیکن اگر آپ لذت جو اور جدت پسند ھیں میں مجبور نہیں کرتا کہ آپ سنیں -

میں افسانہ گو نہیں کہ ھر بار نیا قصہ سناؤں ' میں تو حق و صداقت کا داعي ھوں ' جو ھمیشہ یکساں رھتے ھیں - اسکے علاوہ حق و صداقت کي دعوت تو لطف و لذت کے لیے نہیں بلکہ اصلاح و ارشاد کے لیے ھے - پس اگر آپ اصلاح چاھتے ھیں تو آئیے اور دوا تلخ ھے تو منہ نہ بنائیے کہ :

داروے تلخ ست دافع مرض

حق و صداقت کا ایک مسکت و قاطع معجزہ یہ ھے کہ جب اپني آواز بلند کرتا ھے تو وہ بے اعوان و انصار اور بے ساز و برگ ھوتا ھے - مگر زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ باطل کي جماعت میں ایک گروہ کٹکے ان کے ساتھہ ھو جاتا ھے ' اور یہ گروہ بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑھجاتا ھے کہ بالاخر حق کو اپني ابتدائي بے نوائی و کس مپرسي کے با وجود فتح اور باطل کو اپني ابتدائي سرو سامان اور کثرت سواد و جماعت کے باوجود شکست ھوتي ھے -

بالفاظ دیگر اگر آپ حق کے داعي ھیں تو آپ کو اپني کوششوں میں مصروف رھنا چاھیے ' اور ظلم و عدوان کي زور آزمائی سے مرعوب یا شکستہ دل نہ ھونا چاھیے ' کیونکہ اگر حق آپکے ساتھہ ھے تو نا ممکن ھے کہ دنیا آپ کے اعوان و انصار سے خالي ھو - وقت ضرور آئیگا جب آپکے گرد پرستاران حق کي فوج جمع ھوگی اور آپ کو ظلم و عدوان کے پنجے سے نجات دلائینگے - اس خداے توانا و قدیر کا وعدہ ھے کہ و العاقبة للمتقین -

---

ھماري ایک عقل سوز بوالعجبي یہ ھے کہ ھمیں انگلستان کے زیر حکومت آئے ھوے نصف صدي سے زیادہ عرصہ ھوا مگر آج ھم اسکے طرز حکومت سے نا واقف ھیں -

ھماري حق طلبي اور داد خواھي کا سدرة المنتهی شملہ ھے حالانکہ شملہ کو تو آسمان اول سمجھیے جہاں نفاذ کے لیے احکام اترتے ھیں ' ورنہ خود احکام کا مصدر تو اس بر اعظم کے پار ھے -

پھر جب آپ شان عبودیت کو ھاتھہ سے دیتے ھیں اور عجز و تسلیم کو چھوڑ کے طلب و سوال کے میدان میں آتے ھیں تو کیوں نہ آواز کو اسقدر بلند کیجیے کہ خود عرش تک پہنچے اور وساط کي ترجماني سے بے نیاز ھو جائے ؟ آپ اس سے کیوں سوال کرتے ھیں جو آپ کو دینے کے لیے خود دوسرے کا محتاج ھے ؟ اگر سوال کرنا ھے تو خود اس دوسرے سے کیوں نہ کیجیے -

آپ مظلوم ھیں اور انصاف چاھتے ھیں ' بسم اللہ فریاد کیجیے اگر یہاں آپکي فریاد رسي نہ ھوگي تو اپني کوتہ نظري اور

صلحین و مرشدین کو پیدا کرنا جنکے ذریعه سے تمام قوم کي ح هوسکے -

اصلاح دیني کي ضرورت جن جن مصلحین نے محسوس انهوں نے دعوت و ارشاد اور تنبه افکار کیلیے صدائیں بلند کیں ‘ ں و وعظ کا سلسله شروع کیا ‘ مقالات و رسائل تحریر کیے ‘ ارات و مجلات شائع کیے ‘ اور انکي کوششیں بیکار بهي نه گئیں ‘ ن تاهم کوئي انقلاب خیز نظام عمل هاتهه نه آیا ‘ جس سے اُس ے اندر تبدیلي پیدا هوسکتی جسکي غفلت صدیوں سے اور کي تعداد تیس کرور سے متجاوز هے -

مصلحین همیشه مظلوم و قلیل رهے هیں کیونکه اصلاح جب ي اُٹهتي هے تو اُسکا کوئي ساتهي نهیں هوتا - البته وه خود هي ي فوج ترتیب دیتي هے - پس اصلاح کا اولین کام یه هونا چاهیے مصلحین کي تعداد بڑهائي جاے اور سب سے پہلے ایسے لوگ ا کیے جائیں جو اصلاح کے کاموں کو انجام دیسکیں - ورنه محض دعوت و مواعظ بیداري تو پیدا کردیگي لیکن قوم کو بــدل نهیں ني -

اس سے بهي زیاده یه که اصلاح دیني کي بنیاد مذهبي اعمال انقلاب پر هے ‘ اور قدرتي طور پر اسکا ذریعه صرف علما هي سکتے هیں - پس جب تک علوم دینیه کي تعلیم اس نهج پر کي ‘ جس سے علماء کاملین پیدا هو سکیں ‘ اس وقت تک صرف د مصلحین کا وجود کوئي بڑي تبدیلي پیدا نهیں کرسکتا -

چنانچه ندوة العلما سے پیشتر جن جن مصلحین نے صداء اصلاح د کي ‘ انکا بهي منتہاے فکر یهي تها که علوم دینیه کي ایک ي درسگاه قائم کي جاے ‘ اور علماء کے اندر اصلاح و تغیر کے افکار پیدا ے جائیں -

(شیخ محمد عبده کي اسکیم)

مرحوم شیخ محمد عبده جو اس طریق اصلاح کے ایک بهت ے داعي تهے ‘ اور جنهوں نے تمام عمر اسي کي دعوت میں ر کر دي ‘ انکا منتهاء آمال و کعبهٔ مقاصد بهي همیشه یهي رها که ـ دارالعلوم اصلاح طریق تعلیم و نصاب کے بعد قائم کیا جاے -

گذشته نمبر میں انکے مشهور اخبار " العروة الوثقی " کا ذکر کرچکا ں - اسکے پانچویں نمبر میں انهوں نے علماء اسلام کو اس طرف جه دلائي تهي - چنانچه اپنے مقالهٔ افتتاحیه کے آخر میں لکهتے ں :

" لو تدبرنا آیات القرآن و اعتبرنا بالحوادث اتي ألمت بالممالك سلامیة لعلمنا أن فینا من حاد عن أوامر الله وضل عن هدیه ومنا ن مال عن الصراط المستقیم الذي ضربه الله لنا و ارشدنا الیه بیذنا من اتبع أهواء الانفس وخطوات الشیطان (ذلك بان الله یك مغیرا نعمة أنعمها علی قوم حتی یغیروا مابانفسهم و ان ه سمیع علیم) فعلی العلماء الراسخین وهم روح الامة وقواد الملة محمدیة أن یهتموا بتنبیه الغـافلین عن ما أوجب الـله و ایقاظ الأمة قلوبهم عما فرض الدین و یعلموا الجاهل ویزعجوا نفس الذاهل ـذ کروا الجمیع بما أنعم الله به علی آبائهم ویستلفتوهم الی ما ف الله لهم لو استقاموا ویحذروهم سوء العاقبة لو لم یتداركوا أمرهم رجوع الي ما كان علیه النبي (صلي الله علیه وسلم) و اصحابـه رضي الله عنهم) ورفض کــل بدعة والخروج عن كل عادة سیئة تنطبق علی نصوص الكتاب العزیز ویقصوا علیهم أحوال الامم الماضیة ا نزل بها من قضاء الله عند ما حادت عن شرائعـه و نبذت أوامره ذاقهم الله الخزي في الحیاة الدنیا (ولعذاب الاخرة أكبر لو كانوا لمون) "

یعني اگر هم قران کریم کا تدبر و تفکر کے ساتهه مطالعه کریں اور ر اُن تمام حوادث و انـقلاب پر نظر ڈالیں جنـکي وجه سے آج تمام م اسلامي مبتلاے مصائب و آلام هے ‘ تو هم پر واضح هوجائیگا که سب کچهه نتیجه صرف اس امر کا هے که خدا کے حکموں سے هم نے روگرداني کي ‘ هدایت قرآني کي راه سے هٹ گئے ‘ اور صراط مستـقیم کو چهوڑ کر تابع هواء نفس و خطوات شیطانیه هوگـئے - اور قـرآن کهتا هے که خـدا کسي قوم کو کوئي نعمت دیکر پهر واپس نهیں لیتا جب تـک که وه خود اپني صلاحیت کو ضائع نه کردے !

پس علماء راسخین پر که في الحقیقة جسم ملت کیلیے روح اور امـة مرحومه کے قدرتي پیشوا هیں ‘ فـرض هے که سب سے پہلے بیدار هوں اور غافلوں کو بیدار کریں - الله نے یه خدمت هدایت انکے ذمه واجب کردي هے اور اپنا فرض حقیقي ادا کرنا چاهیے -

اگر انهوں نے قوم کو بیدار نه کیا اور اُس گــذري هوئي حالت تــک نه لوٹایا ‘ جو عصر نبوت و صحابهٔ کرام کے وقت تهي ‘ اور نیز تمام بدعات و زوائد اور اعمال سئیهٔ خلاف قران و سنت کي ظلمت سے مسلمانوں کو باهر نه نکالا ‘ تو یه یقیني هے که وه وقت آخر اس قوم کیلیے بهي آنے والا هے ‘ جو امم ماضیه پر آ چکا هے : فاذا قهم الله الخزي في الحیاة الدنیا ولعذاب الاخرة اكبر لو كانوا یعلمون -

اس سے ظـاهر هے کـه شیخ محمد عبـده کے پیش نظر اصـلاح و دعوت کے مسئلے میں یهي دو مقاصد مهمه و اساسي تهے :

(۱) مسلمانوں کي موجوده حالت تــرک کتاب و سنت کا نتیجه هے -

(۲) علماء کو که روح امة اور قواد ملت هیں ‘ بیدار هونا اور قوم کو شــریعت کي اصلي و حقیقي تعلیم کي طــرف بــلانا چاهیے -

عروة الوثقی کے صرف ۱۹ - نمبر نکلے اور تمام عالم اسلامي جنبش میں آگیا - مجبوراً انــگلستان اور فــرانس نے متعدد سازش کرکے اُسے بند کــرایا او ر سلطان عبد الحمید نے بهي اسمیں شــرکت کي مگر وه اپنا کام کرچکا تها -

اس سے بهي بــڑهکر یه که سنه ۱۳۰۴ هجري میں جبکه شیخ موصوف بیــروت میں تهے ‘ تو انهوں نے احیاء تعــلیم علوم دینـیهٔ اسلامیه کي ایک مبسوط اور مفصل اسکیم لکهي اور " لائحة الاصلاح والتعلیم الدیني " کے نام سے بذریعه شیخ الاسلام سلطان عبد الحمید کے حضور میں پیش کي - اسمیں نهایت تفصیل سے اس حقیقة کو واضح کیا تها که دولت عثمانیه آخري اسلامي حکومت هے اسلیے وه تمام مسلمانان عــالم کي اصــلاح حالت کیلیے ذمه دار هے اس اصلاح کے حصول کا ذریعه صرف یهي هے که مسلمانوں میں اسلام کي صحیح و حقیقي دعوت و اصلاح کے رسائل پیدا کیے جائیں ‘ اور وه ممکن نهیں - جب تــک تعلیم دیني کي اصلاح و تجدید نهو -

تمهید کے بعد اسمیں تعلیم دیني کے تین درجه قرار دیے تهے : الابتدائي ‘ الاوسط ‘ العالي -

ابتدائي تعلیم عامهٔ مسلمین کیلیے هوني چاهیے ‘ اور اسکے لیے ایک جامع و سهل الفهم نصاب عقائد و فقه اور تاریخ اسلام و سیرة نبوت و صحابه کا هونا چاهیے ‘ جو یکسر تعلیم قراني سے ما خوذ اور لا حاصل مباحث خلاف و جدال سے معرا هو -

تعلیم درمیاني اس طبقهٔ خواص و متوسطین کیلیے هوني چاهیے جو مختلف السنهٔ ملکي و اجنبي اور علوم و فنون جدیده کو حاصل کرکے مختلف مشاغل معاش و ملازمت میں مشغول هوں -

انــکے لیے ایک دوسرا نصاب هونا چاهیے جو پہلے سے وسیع تر هو مگر تمام تر کتاب و سنت سے ماخوذ ‘ اور صرف عقائد ‘ فقه سادهٔ و سهل ‘ اور تاریخ دیني و مدني اسلام پر مشتمل هو - البته ایک کتاب اسمیں ایسي بهي هوني چاهیے جو علوم اسلامیه و مذاهب اسلام کي تاریخ سے پوري واقفیت پیدا کرادے -

آخري درجهٔ عالي صرف اُن لوگوں کیلیے هے جو بحکم : ولتكن منكم امة یدعون الی الخیر و یا مرون بالمعروف و ینهون عن المنكر ‘ قوم کیلیے مرشد و معلم اور داعي و رهبر هوں - انکے لیے ایک نهایت اعلی درجه کے جامع و اصلاح یافته نصاب تعلیم کي ضرورت هے - جسمیں مندرجه ذیل علوم داخل هوں :

الهلال

موعد ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ ھجری

اس کارساز قدیر و حکیم
کہ اس نے ظلوم و جھول انسان
ایک ایسی قوت ودیعت کی ہے
اس کاروبار عالم کا ایک ایک ذرہ اسکے
و سبق آموز معرفت ہے -

انسان حقیقت اگہی اور راز آشنائي کا تشنہ
لیے کتب و سفار کي ورق گرداني کرتا ہے' مگر اپني سادہ
یہ نہیں جانتا کہ جس شے کو وہ اپنے باھر ڈھونڈھتا ہے' وہ
ہے - وہ معرفت حقائق و اسرار کا طالب ہے - اس گوھر مقصود کو
کاغذ کے نقش و نگار میں ڈھونڈھتا ہے' مگر نادان یہ نہیں جانتا
کہ یہ تو ان واقعات میں موجود ہے جو روز مرہ اسکي نظر سے
گذرتے ھیں -

اینہا ھمہ راز ست کہ معلوم عوام است

اگر قرآن حکیم کو آپ پڑھتے ھیں تو آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ حق سبحانہ تعالی نے گونہ گوں طریقوں سے تفکر و تدبر اور استبصار و اعتبار کي تاکید فرمائي ہے - بعض آیات میں صاف صاف تفکروا و تدبروا فرمایا ہے' بعض میں بصیغہ ترجي و امید لعلکم تتفکرون ارشاد ھوا ہے - کسی جگہ افلا تتفکرون سے اظہار تعجب و حیرت کیا ہے' اور کسی مقام پر لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہم و لہم آذان لا یسمعون بہا' اولئک کالانعام بل ھم اضل سے عدم تفکر کي مذمت و نکوھش کی ہے -

یہ عبارات شتي اور اسالیب متنوعہ صرف اسلیے اختیار کیے گئے ھیں کہ انسان قوت تفکر و اعتبار کي اھمیت کو محسوس کرے - اور اس دلیل راہ و مرشد طریقت کی پیروي کرے جو ھروقت اور ھر حالت میں اسکے ساتھہ رھتا ہے' اور شب و روز کے ۲۴ گھنٹوں میں ایک منٹ کے لیے بھي اس سے جدا نہیں ھوتا -

لوگ ھمیشہ تفکر و اعتبار کے لیے کسي اھم اور عظیم الشان واقعات کے منتظر رھتے ھیں' گویا وہ اپنے قوی کو اس سے ارفع و اعلی سمجھتے ھیں کہ وہ معمولی چیزوں میں مشغول ھوں' یا معمولي واقعات کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ اسمیں عبرت و بصیرت ملے - مگر یہ ایک دوسری نادانی ہے -

جیسا کہ میں ابھي کہچکا ھوں اس عالم کا ایک ایک ذرہ اپنے اندر عبرت و بصیرت کا ایک دفتر رکھتا ہے - اگر تم نہیں دیکھتے تو یہ تمھارا قصور ہے - بقول مرحوم غالب :

محرم نہیں ہے توھي نواھاے راز کا
یہاں ورنہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

اگر ایک واقعہ معمولي ہے تو یہ نہ طے کرلو کہ اسمیں تمھارے لیے عبرت آموزي کا سامان نہیں - کیا نہیں دیکھتے کہ خداے تعالی نے انسانوں کي ھدایت و ارشاد کے لیے جن چیزوں کو تمثیلاً ذکر فرمایا ہے ان میں مچھر' مکھي' اور اونٹ بھي ھیں ؟

عبرت و بصیرت اگر چاھتے ھو تو یہ علو و ترفع کیوں ؟ روشني کے

مثلاً یہ کہ اس درسگاہ نے جو طریق تعلیم اختیار کیا' یا اصا
نصاب کے اھم اور بنیادي مسئلے کو جس طرح طے کیا گیا' یا تکمی
وعلوم کي جو جماعتیں قرار دي گئیں' یا تکمیل کے بعد جو مقصد
پیش نظر رکھا گیا - لیکن یہ تمام چیزیں اصول اصلاح میں داخ
نہیں ھیں -

میرا ذاتي خیال ان امور کے متعلق جو کچھہ ہے وہ پیش ا
حالات سے مختلف ہے اور اس وقت تک انکا بیان کچھہ مف
نہوگا جب تک خاص مسئلۂ اصلاح پر ایک مستقل مضمون ل
بہ تفصیل اپنے خیالات ظاھر نہ کروں -

یہاں صرف اس اصول عمل اور اساس کار سے بحث ہے
ندوہ نے اصلاح دیني کا طریق اختیار کیا' اور اس طریقہ کے س
سے بڑے اھم اور بنیادي مسئلے کو پوري صحت کے س
سمجھا' یعنے سب سے پہلے موجودہ طریق تعلیم کي اصلاح ک
چاھیے اور اسکے لیے ایسي درسگاہ قائم کرني چاھیے جس
علماء مصلحین اور مرشدین مہتدین پیدا ھو سکیں -

پس مندرجۂ ذیل اصول زیر بحث ھیں' جن میں جزا
عمل اور اسلوب و طریق عمل کو کوئي دخل نہیں :

(۱) اصلاح دیني کا کام انجام نہیں پا سکتا' جب تک
کو اسلام کي صحیح تعلیم نہ دي جاے' اور تمام طبقات امہ
جہل دیني دور نہو -

(۲) اسکا ذریعہ صرف علماء کاملین و حق ھیں' جو روز
دو ھم میں قلیل و مفقود ھوتے جاتے ھیں' اور جنکي قلت ھ
ہ نتیجہ ہے کہ قوم میں حیات دیني کے نتائج و ثمرات مفقود ھ

(۳) انقلاب حالات نے بعض اور ایسي ضرورتیں بھي
حق ھیں' جو کل تک نہ تھیں - مثلاً علوم حدیثہ و
جب اپني دنہ' ضرور ہے کہ علماء حال انسے بھي واقف ھوں -
ھوتا ہے - مگر اسکا وسیلہ یہ ہے کہ علوم دینیۂ و عربیہ کي تعلیم
ایک گروہ کتکے الح و تہذیب و تسہیل کي جاے' اور ایک نئي
اسقدر بڑھجاتا

وکس مپرسي کے بت اصلاح دیني کا اصلي اور صحیح راستہ
اور کثرت سواد و ج- اسکے سوا اور کوئي طریقہ نہیں ھوسکتا - ندو
بالفاظ دیگر انکي وجہ سے وہ صحیح و اقرب طریق عمل
کوششوں میں مصروف ۔ خیال میں ایک بڑي غلطي یہ بھي ھو
سے مرعوب یا شکستہ دل کي جگہہ "موجودہ ضروریات کے مطابق
ہے تونا ممکن ہے کہ دن زور دیا گیا' جو در اصل اھمیت کے لا
وقت ضرور آئیگا جب ضرورت تھي نہ کہ اصل ضرورت تاھم اسنے
اور آپ کو ظلم و عدوان کے راہ اختیار کي' وھي اصلي و حقیقة
توانا و قدیر کا وعدہ ہے کہ و ہے -

تشریح کرونگا -

ھماري ایک عقل سوز
زیر حکومت آئے ھوے نصف ہني اور اساس عمل)
ھم اسکے طرز حکومت سے نا واقف "اصلاح دیني" کي تحریک
ھماري حق طلبي اور داد ذکر کرچکا ھوں' لیکن اصلي
حالانکہ شملہ کو تو آسمان اول سے یعنے اصلاح کے عمل و نفاذ
اترتے ھیں' ورنہ خود احکام کا مصدے اندر تعلیم اسلامي کي
پھر جب آپ شان عبودیت کہ ؟

و تسلیم کو چھوڑ کے طلب و سو متبعین فرنگ اور متلاشیان
کیوں نہ آواز کو اسقدر بلند کیجیے متاع گم گشتہ کیلیے
اور وساط کي ترجماني سے بے نیاز ہ لگے گا' پھر وہ وسائل عمل
کرتے ھیں جو آپ کو دینے کے لیے صحیح رھنمائي' اخلاق و ت
اگر سوال کرنا ہے تو خود اس دوسرے معاشرت و تہذیب' غرض
آپ مظلوم ھیں اور انصاف چک پہنچا دے ؟

اگر یہاں آپکي فریاد رسي نہ ھوگي ھي ہے - یعنے قوم کو مذہ
ر ایسے علماء راسخین

مقالات

علوم القـرآن

از جناب مولانـا سليمان صاحب دسنوي

مسلمانوں کے حريف اگر انکے تمام ابواب فضائل و مناقب کي ت روايت سے انکار کرديں تو بهي ايک باب يقيناً ايسا رهجائيگا انکار کي وہ کبهي جرات نکر سکينگے - همارا اشارہ اس سے مسلمانوں ں شديد جدو جهد و سعي و محنت کيطرف هے' جو انهوں نے ي کتـاب الهي " کي تشريح و توضيح ' تحقيق وتدقيق' اور تفهيم ميں صرف کي - دنيا ميں متعدد قوميں هيں ' جنکے حسب ادعا و زعم کتب الهي محفوظ هيں ' ليکن مسلمانوں نے کتاب الهي کے لئے جو خدمتيں انجام ديں اور اوسکے متعلق جو ه علوم و تصنيفات فراهم کرديا ' کيا اسکا ايک حصه بهي دوسري ں پيش کر سکتي هيں ؟ بلاشبهه بحيثيت ترجمه ' مسيحي کوئي قوم مقابله نہيں کر سکتي ' ليکن اون تراجم سے کيا فائدہ ں نے خود اصل کو گم کرديا هو ؟

مسلمانوں نے قران مجيد کے ساتهه جو اعتنا کي اور اوسکے متعلق دمتيں انجام ديں' انکي هم حسب ذيل جلي تقسيم کرسکتے ـــ

(۱) تشريح مسائل عامه متعلقۂ قران ' مثلا کيفيت نزول ' قران ' قراءت وتجويد قران -

(۲) تدوين علوم متعلقۂ قران ' مثلا علم الامثال ' علم الاعراب المجاز -

(۳) تفسير معاني و الفاظ قران ' مثلا کتب تفاسير عامه -

ان امور ثلاثه ميں سے هر ايک اس لائق هے که اگر اوسکي ل کي جاے تو خود اوسکے متعدد شعبے نکل سکتے هيں ' بخوف تطويـل هم صرف ضروري اور مـايحتـاج امور پر کرينگے -

(مسائل متعلقۂ قرآن)

ان سے وہ مسائل مراد هيں ' جو اختصار مبـاحث کي بنا پر ل فن نہيں بن سکتے ' اور اسليے اُنکے متعلق مستقل کتابيں لکهي گئيں - اس عنوان کے تحت ميں حسب ذيل مسائل نے بيان کيے هيں :ـــ

(۱) معرفت کيفيت نزول قرآن و بدء و انتهاے نزول قرآن' آنحضرت صلعم پر کسطرح نازل هوتا تها ' اور سب سے اول ب سے آخر کون سي آيت يا سورت نازل هوئي)

(۲) معرفت آيات و سور مکيه و مدنيه - (مکه ميں کون آيتيں اور سورتيں نازل هوئيں' اور مدينے ميں کون ؟)

(۳) معرفت اوقات و ازمنۂ نزول - (يه آيتيں اور سورتيں وقت نازل هوئيں ؟)

(۴) معرفت مقامات و اماکن نزول - (کہاں اور کس مقام ل هوئيں ؟)

(۵) معرفت جمع و ترتيب قرآن - (قرآن کسطرح جمع و مرتب هوا ؟)

(۶) معرفت تعداد سور و آيات و کلمات قرآن - (قرآن ميں کتني سورتيں' کتني آيتيں اور کتنے حروف هيں ؟)

(۷) معرفت مجمل' و بين' و مفيد و مطلق' و عام و خاص' و منطوق و مفهوم' و محکم و متشابه قرآن -

(۸) معرفت اقسام دلائل قرآن -

(۹) معرفت طرق مخاطبات قران -

(۱۰) معرفت حصر و تخصيص و ايجاز و اطناب قرآن -

وقس على ذلـک -

(علوم متعلقۂ قران)

علمـاے اسلام نے قران مجيد کے متعلق جو خدمات انجام دیے هيں اوسکي عملي دليل يه هے که اونهوں نے قران مجيد کے هر شعبه کے متعلق اتنے علوم مدون اور اسقدر کتابيں تصنيف کردي هيں که اونکا حصر بهي مشکل هے - کشف الظنون اور فهرست ابن نديم ميں سينکڑوں علوم و تصنيفات متعلقۂ قران کا ذکر هے' جو آج بالکل ناپيد هيں ' تاهم تلاش و جستجو سے جن علوم وتصنيفات کا پته ملتا هے' وہ حسب ذيل هيں :ـــ

رسوم القران ' تجويد القران ' اعراب القران ' مصادر القران ' افراد القران و جمعه ' مفردات القران ' غرائب القران ' معاني القران ' اعجاز القران ' مجاز القران ' تشبيه القـران ' امثال القـران ' امثلة القـران ' بدائع القـران ' اسباب النـزول ' مبهمات القـران ' متشابه القـران ' اقسام القران ' مناسبـة الايات و السور ' مطالـع القـران و مقاطعـه و فواتح السور ' اعلام القران ' ناسخ القران و منسوخه ' مشکلات القـران ' حجج القران ' احکام القران ' جوهر القران ' نجوم القران -

ان تمـام علوم کے متعلق دو قسم کي تصنيفـات هيں ' ايک وہ جن ميں ان تمام علوم و مسائل سے ايک هي کتاب کے مختلف ابواب ميں بحث کي گئي هے ' اور باختصـار وہ ان تمام مباحث پـر مشتمـل هيں - اس صنف تصنيفات کو هم نے " جوامع علوم قران " دوسري قسم اون تصنيفات کي هے جن ميں ايک ايک علم اور ايک ايک مبحث سے مستقلاً بحث هے اور وہ صرف ايک هي علم يا مبحث کے مختلف انواع مسائل نکات اور فوائد کو جامع هيں -

(جوامع علوم القران)

دنيا ميں هر شے اپني بسيط اور سادہ حالت سے شروع هوتي هے اور پهر رفته رفته ايک شاندار ترکيبي حالت تک پهنچ جاتي هے - علوم قران کے متعلق بهي ابتدائي کوششيں انفرادي علوم و مسائل سے شروع هوئيں' اور ايک مدت کے بعد وہ تکميل کو پهونچيں - يهي سبب هے که علوم قران کے متعلق منفردہ تصانيف دوسري صدي ميں موجود هوگئي تهيں ' ليکن جوامع تصنيفات کا سراغ همکو سب سے پہلے پانچويں صدي ميں ملتا هے - هم جوامع علوم قران کا پهلا مصنف علي بن ابراهيم الحوفي المتوفي سنه ۴۳۰ کو جانتے هيں ' جنکي تصنيف کا نام علوم القران هے ' اسکے بعد شيخ مکي بن

(۱) فن تفسیر القران اور اسکے تمام متعلقات - لیکن اس سے مقصود جلالین یا بیضاوي نہیں ہے بلکہ وہ شے ' جو قران حکیم کے معارف و حقائق ' علوم و اخلاق ' و اسرار رباني و حکمۃ الہامي کے فہم و درس سے طالب کو قریب کرے ' اور اسکي شرح و تفسیر سے اسپر واضح ہو جاے کہ تمام عالم انسانیۃ کے نجاح و فلاح کا تنہا وسیلہ صرف یہي کتاب اور اسکي تعلیمات حقہ ہیں !

(۲) وہ تمام علوم جو فہم و درس قران کیلیے ضروري ہیں -

(۳) فنون متعلق لغۃ عربیہ -

(۴) حدیث وہاں تک کہ قران حکیم کي تفسیر میں اس سے مدد لے اور اخلاق و حکمت اور سیرۃ نبوت کے متعلق معلومات حاصل ہوں مع فنون روایت و درایت -

(۵) فن اخلاق و اداب دیني اس اسلوب پر جو امام غزالي نے احیاء العلوم میں اختیار کیا ہے' مگر قواعد ادبیۂ شرعیہ سے منطبق کرنے کے بعد -

(۶) اصول فقہ مگر نہ اس معني میں جس معني میں اب سمجھا جا تا ہے بلکہ ایسي کتابیں جنکے پڑھنے سے صحت استدلال بالنص اور کلیات احکام ' اور قواعد اساسیۂ حلال و حرام معلوم ہوسکیں -

(۷) تاریخ قدیم و حدیث - سیرۃ حضرۃ خاتم النبین و صحابۂ کرام اسکا جزو اصلي ہے - اسکے علاوہ اسلام کے تمام انقلابات سیاسي و اجتماعي و مدني کي تاریخ ' قرون وسطی کے حوادث اور حروب صلیبیہ کے انقلابات ' اور تمام ممالک و اقوام اسلامیہ کے تفصیلي حالات ماضیۂ و حالیہ کي کتابیں بھي اسمیں ہوني چاہئیں ' اور ہرموقعہ پر ان علل و اسباب طبیعیہ کو حسب اصول فلسفۂ تاریخ حال واضح کرنا چاہیے ' جو اقوام کے عروج و تنزل و ارتفاع و انقراض کا موجب ہوتے ہیں ' نیز احکام الہیہ سے انہیں توفیق و تطبیق دیني چاہیے -

(۸) بقدر ضرورت فن منطق و خطابۃ و اصول مناظرہ -

(۹) فن کلام و عقائد و ملل و نحل و تاریخ عقائد و فرق اسلامیہ ' لیکن اس اسلوب پر جس سے مباحث توحید و عقائد پر حسب ادلۂ عقلیہ و مباحث حکمیہ عبور ہوجاے ' اور اسرار معارف حکمیہ شریعۃ میں بصیرۃ حاصل ہو - نہ کہ فلسفۂ ارسطو کا ایک شکل دیگر میں مطالعہ -

اسکے بعد انہوں نے لکھا تھا کہ سب سے پہلے ان تمام اقسام و مدارج کي تعلیم کیلیے ایک نصاب تعلیم کو مدون کرنا چاہیے کیونکہ جوامع آستانہ اور ازہر قاہرہ اس بارے میں کچھہ مفید نہیں ہے' اور اسکے لیے بہت سي کتابوں کي تہذیب و تلخیص و تعلیق کرني پڑیگي ' اور بہت سي کتابیں از سرنو مدون ہونگي -

نیز انہوں نے لکھا تھاکہ مشکلات شدید اور کام اہم و نازک ہے - لیکن ساتھہ ہي نتیجہ فوز و فلاح اور اسکے سوا تمام ابواب عمل مسدود - پس ناگزیر ہے کہ تعلیم دیني کے نظام میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کیا جاے -

طریق تعلیم بھي ہمارا بہت کچھہ محتاج اصلاح ہے - اساتذہ کو کتاب سے کوئي تعلق نہیں ہونا چاہیے - ہمارا قدیم املاء جو ٹھیک ٹھیک آج کل کي یونیورسٹیوں کا طریق تدریس ہے ' پھر جاري کیا جاے -

آخر میں انہوں نے تجویز پیش کي تھي کہ سب سے پہلے ایک مرکزي جامعۂ اسلامیہ (یونیورسٹي) قسطنطنیہ میں قائم کي جاے اور شیخ الاسلام کے زیر ادارت ہو - اور اسکے بعد تمام ممالک عثمانیہ و خارجہ بلکہ بلاد بعیدۂ اسلامیہ مثل ہندوستان ' جاوا ' اور چین تک میں اسکي شاخیں قائم کي جائیں ' اور وہ تمام مکاتب و مدارس اور جامعۂ عالیہ اپنے مرکز سے ملحق ہوں -

اگر سلطان عبد الحمید اور اولیاء یلدز نے اس مصلح خبیر و مقدس کي تجویز پر عمل کیا ہوتا اور کوئي ایسي یونیورسٹي قسطنطنیہ میں قائم کي جاتي تو آج عالم اسلامي کا نقشہ بدل گیا ہوتا -

سلطان عبد الحمید کا عقیدہ یہ تھا کہ اصلاح خواہ کسي قسم ک[ي] ہو اور خالص دیني ہي کیوں نہو' لیکن اسکے بعد میری[ي] سیاست قائم نہیں رہسکتي - صیغۂ معارف کو حاکم دیدیا گیا تھا ک[ہ] جس کتاب میں لفظ "انقلاب" یا "اصلاح" یا "تجدید" ہو' اس[ ] کي اشاعت روک دي جاے !

شیخ جب اسطرف سے مایوس ہوگئے تو انہیں جامع ازہر کا خیال ہوا جو آج سب سے بڑي درسگاہ علوم دینیۂ اسلامیہ کي ہے ' اور جسمیں بہ یک وقت آٹھہ ہزار تک طلبا دنیا کے مختلف حصوں کے موجود رہتے ہیں -

انہوں نے درس قران شروع کیا ' حکومت کو توجہ دلائي ' اصلاح کیلیے کمیٹي قائم کي ' ریاض پاشا کو اسکا صدر بنایا ' دس برس سعي و کوشش کرتے رہے لیکن کوئي نتیجہ نہیں نکلا حتی کہ ازہر سے مستعفي ہوگئے -

اسکے بعد " مدرسۂ دار العلوم " کي اسکیم بنائي - اور محکمۂ اوقاف کو اسکے مصارف کیلیے آمادہ کیا - گورنمنت خدیوي نے مدرسۃ قائم کردیا ' مگر جو مقصود تھا وہ حاصل نہ ہوا - البتہ اتنا ہوا کہ علوم عربیہ کے ساتھہ بعض علوم و السنۂ حدیثہ کي تعلیم کي ایک راہ کھل گئي -

اس تفصیل سے مقصود یہ تھا کہ شیخ محمد عبدہ کي تمام حیات اصلاحي کا اصلي نصب العین یہي تھا کہ تعلیم دیني کي اصلاح و تجدید ہو اور علماء و مرشدین مصلحین پیدا کیے جائیں - وہ مصر کے مفتي ' حکام اعلی میں داخل ' صاحب اثر و رسوخ متعدد محاکم و مجالس رسمیہ کے ممبر ' خدیو مصر اور وزراء کے ہم جلیس و ہم سفر اور بالاخر ایک بہت بڑے مسلمان لیڈر کي حیثیت سے تمام عالم اسلامي میں تسلیم کیے جاتے تھے' تاہم وہ کسي ایسے مدرسے کي تاسیس میں کامیاب نہوسکے - انتقال کے وقت یہ اشعا[ر] انکي آخري صدا تھي :

و لست ابالي ان یقـال محمـد
ابل او اکتظت الیـہ المـآتـم
و لکن دینـاً قد اردت صلاحـہ
احاذر ان تقضی علیہ العمـائم !

(شیـخ صـدر الدین ترکستـاني)

گذشتہ نمبر میں بسلسلۂ مصلحین و دعـاۃ اصلاح دیني شیخ صدر الدین قاضي القضاۃ بلاد ترکیۂ روسیہ کا ذکر کرچکا ہوں میں نے انکي کتاب پڑھي ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انکا وجو[د] موجودہ عہد کے بزرگ ترین مصلحین امۃ میں سے تھا -

انکي کتاب کا جو صرف موضوع اصلاح پر ہے اور جسکے تین حصے ہیں اگر ایک سطر میں خلاصہ پوچھا جاے تو اسکے سوا کچھہ نہیں ہے ک[ہ] ہم میں علماء مصلحین اور دعاۃ مرشدین پیدا ہونے چاہئیں ا[ور] یہ ہو نہیں سکتا جب تک کہ تعلیم دیني و عربي کي اصلاح نہ[و] اور ایک نئي درسگاہ قائم نہ کي جاے -

انہوں نے آخر عمر میں ایک اور مختر رسالہ اس موضوع پر لکھا تھا اور وہ رسالۂ المنار مصر کي کسي ابتدائي جلد میں شائع ه[وا] ہے - اسمیں تمام علوم اسلامیہ کے کتب تدریس و طریق تعلیم فرداً فرداً بحث کي ہے' اور آخر میں لکھا ہے کہ یہ کام نہایت اہ[م] اور اساسي ہے - کاش حکومۃ عثمانیہ اسکي طرف متوجہ ہو اور جہا[ں] سب کچھہ کر رہي ہے ' وہاں ایک چھوٹي سي درسگاہ جدید بھي آستانے میں کھولدے -

انکي اور بعض دیگر ارباب علم و فکر کي سعي سے ترکستان میں ایک کانفرنس منعقد ہوئي تھي تاکہ مسئلہ تعلیم دیني پر غ[ور] کرے - چھہ دن تک اسکے اجلاس ہوے تھے اور اسکي مفصل رپور[ٹ] اخبار ترجمان سے الموید نے نقل کي تھي - تمام مباحث کا خلا[صہ] یہي تھا کہ ایک نئي درگاہ قائم ہو - اسکے سوا اصلاح کا اور کو[ئي] طریقہ نہیں -

مذاكرهٔ علميه

اثـــار عــرب

موجودہ ترقيـــات بحريه اور تمـــدن اسلامي

(٣)

جهه سے يه نہيں هوسكتا كه ساحل كو چهوڑ كے عرب كے ساتهه
، اور پہلے يه بيان نه كردوں كه جب انـكے قدم ان سواحل ميں
تو انهوں نے دار الصناعه (كارخانههاے جهاز سازي) بناے جيسا
ں نے ابهي تونس اور مصر كے متعلق بيان كيا ہے -

سي دار الصناعه كے لفظ كو اطاليوں نے Darsena بنايا - اسوقت تو وه
اهل اسپين اور اهل پرتكال كے يهي كہـتے تهے مگر بعد كو عجب
رنـگ بدلے - Darsena كو Tarzana كيا ' پهر Arzana بنايا '
Arsena بولنے لـگے - چنانچه اسوقت سے آج تـك يه آخري
ي استعمال كرتے هيں -

نسيسيوں كا لفظ
Ar اسي اطالي
سے ماخوذ ہے -

ب محمد علي
فـديو مصر نے
لي عنان حكومت
ماتهوں ميں لي '
ے نظر آيا كه مصر
سيـاسي زندگي
عمـده بيڑے كے
نا ممكن ہے - اس نے اسكندريه ميں ايك كارخانه قائم كيا اور
ں بہت سے ترك ' اطالي ' اور انكے علاوه ديگر بني الاصفر ارباب
عة كو مـلازم ركها - يه گويا يورپ كا ايك مقابله تها جو مثل
ـ بعيد اولوالعزم كے همـارے يه قريبي اسـلاف كرنا چاهتے تهے '
س طرح انهوں نے وه عربي لفظ جو يورپ كو ديا تها ' پهـر
ں لے ليـا - ليكن افسوس كـه يه واپسي خـالص اور اصلي
، ميں نهوئي - اسكے اصلي خط و خال ضائع هوچكے تهے - چنانچه
لفـظ اب " ترسانه " كي صورت ميں تـركوں كے ذريعه آيا ' اور
كے بـدلے پهر " ترسخانه " هوگيا جو در حقيقت ايك قسم كا
ہے - مگر سامع كو گمراه كرنے يا حقيقت كے مٹانے كيليے !
يه دونوں لفظ اب عام طور پر عوام و خواص بولنے لگے هيں ' اور
تصحيح بہت مشكل هوگئي ہے ' حالانكه اطالي آج تك
(يقيناً آج كے بعد بهي) Darsena كہتے هيں - اگرچـه
انهٔ جهاز سازي كے ليے نہيں بلكه جوف بندرگاه كے اس
كے ليے جسميں مرمت طلب جهاز آلات و اسلحه سے خالي
كے بعد باندهے جاتے هيں - تاهم لفظ كا تلفظ نسبتاً صحيح ہے -

* * *

دار الصناعة كا اصلي فرض كيا ہے ؟

جهازوں كا بنانا اور انميں جو " عوار " يعني نقص پيدا هو ' اسكي مرمت كرنا -

يورپ نے اس دوسرے لفظ " عوار " كو بهي ليا ' اور Auarit بنا ليا ' پهر اسكا اطلاق نقصان كي تمام قسموں پر كرنے لگے ' خواه وه جهاز ميں هو يا سامان تجارت ميں يا كسي اور شے ميں !

يه معلوم ہے كه جهازوں كے بنانے ميں قلفا كے ليے اس شے كي كي ضرورت هوتي ہے جسكو هم " قلفطه " كہتے هيں - اس لفظ كا بهي وهي حال هوا جو " دار الصناعه " كا هوا تها -

اهل يورپ كے اسلاف نے دار الصناعه ميں مسلمان كاريگروں كو ديكها كه " قلافه " ميں مشغول هيں تو كہا : Calfa (جو عربي لفظ قلف سے ماخوذ ہے) -

پهر اسميں اپنے يہاں كي علامت مصدر اور علامت مصدر سے پہلے تاء لگادي تاكه دونوں ساكنوں ميں ايك ذريعهٔ نطق پيدا هو جائے ' جسطرح كه وه حالت استفهام ميں كہـتے هيں : A-t-il تاج العروس ميں ہے : " قلف السفينة قلفـا " يعني اسكے تختـوں ميں سوراخ كركے انهيں كهجور كي چهال سے سيا اور انكي درازوں ميں روغـن رفت بهر ديا - حاصل مصدر " قلافت " بكسر القاف ہے -



اهل عرب كے اسلحهٔ ناريه چهٹي صـدی هجري ميں

پيرس كے كتب خانے ميں يه مرقع محفوظ ہے - اس ميں دكهلايا ہے - كه فوج جنگ كيليے جارهي ہے

* * *

هر بيڑے كے ليے ايسي كشتياں ناگزير هيں جو مال و اسبـاب وغيره اٹهائيں - ان ميں سے بعض وه هيں جنكو هم " نقالات " (Transports) كہتے هيں ليكن اسلامي بيڑوں ميں يه خدمت " قراقيرا " انجـام ديتي تهيں - " قراقيرا " قرقور كي جمع ہے - اطاليوں نے اس لفظ كو ليا اور كہا : (Carraca) فرانسيسيوں نے اسي كو ليا اور (Carraque) كہا - اصل و فرع ميں جو بعد نظر آتا ہے اس پر آپ تعجب نه كريں كه ايـك لفظ جب ايـك زبان سے دوسري زبان ميں جاتا ہے تو اكثر نهـايت بعيـد و ابعد اصوات و معاني پيدا هوجاتے هيں - و لتعلمن نبأه بعد حين -

آپ جب يه معلوم كرينگے كه پرتـكالي اسي كشتي كا نام Carcara ركهتے هيں تو آپكے نزديـك ميري صداقت ثابت هوجائيگي -

هم نے آجكل يه لفظ ان سے واپس ليليا ہے مگر ايك فرنـگي ماب شكل ميں - هم " كرالة " كہتے هيں جو اطاليوں كے Carraca

ابي طالب المتوفی سنه ٤٣٧ كي " الهداية الى بلوغ النهايـة " كا نام لينا چاهيے ' مصنف نے يه كتاب ٧٠ جزء ميں معاني و انواع علوم قران پر لكهي هے اس باب ميں تيسري تصنيف موسس فن بـلاغت امـام عبد القاهر جرجاني المتوفي سنه ٤٧٥ كے تلميذ رشيد ابو عامر فضل بن اسماعيل جرجاني كي البيان في علوم القران هے ' اسكے بعد ابو موسى محمد بن ابي بكر اصفهاني المتوفي سنه ٥٨١ كي مجموع المغيث في علم القران و الحديث - يه پهلا شخص هے ' جسنے علوم قران و حديث پر يكجا كتاب لكهي - علامه ابن حوزي المتوفي سنه ٥٩٧ كي " فنـون الافنان في علوم القران " بهي اس فن كي ايک مبسوط تصنيف هے - بديع الدين احمد بن بكر بن عبـد الـوهاب القزويني المـوجود سنه ٦٢٥ كي الجامع العزيز الحاوي معلوم كتاب الله العزيز اپني دلالت عنوان كے لحاظ سے ايک قابل قدر كتاب معلوم هوتي هے ' اسي موضوع پر جمال القراء و كمال الاقراء علم الدين ابوالحسن علي بن محمد سخـاوي المتـوفي سنه ٦٤٣ كي بهي تصنيف هے جـو قراءت وقف و ابتداء ناسخ و منسوخ وغيره مباحث قران پر مشتمل هے - محمد بن عبد الرحمان بن شامه المتـوفي سنه ٧٠٨ كي المرشـد الوجيز في علوم متعلق بالقران العزيز بهي اس فن ميں ايک كتاب هے ' ليكن ان تمـام تصنيفـات سے بهتـر بدر الدين محمد بن بهادر زركشي الـمتوفي سنه ٧٩٤ كي " البرهان في عـلوم القرآن " جس ميں ٤٧ مختلف حيثيات سے قران مجيد كے متعلق مباحث هيں ' اسكے بعد قاضي جلال الدين بليقي المتوفي سنه ٨٢٤ كي مواقع العلوم من مواقع النجوم هے - اس كتاب ميں چهه فصول كے تحت ميں قران مجيد كے مختلف پچـاس مبـاحث و فنون هيں - سنه ٨٥٦ ميں محي الدين محمـد بن سليمـان كافنجي نے " التيسر في علم التفسير " كے نام سے ايـک چهوٹا سا رساله لكهـا جسپر گو كافنجي كو فخر تها مگر اسـلام كو فخر نه تهـا - سب سے آخر ليكن سب سے جامع اور بهتر اس باب ميں جلال الدين سيوطي المتوفي سنه ٩١٠ كي " الاتقان في علـوم القران هے " جسميں ٨٠ ابواب كے تحت ميں علوم قران كے متعلق ٣٠٠ سے زائد مباحث هيں اور حقيقت يه هے كه اگر حسب عـادت سيوطي نے موضوع و ضعيف احاديث و روايات كو اسميں جگهه ندي هوتي تو كتبخانهٔ اسلام كي يه ايک بے نظير تصنيف هوتي -

يه تصانيف مذكوره جيسا هم نے پہلے لكها هے جوامع علوم قران پر مشتمل هے - آيـندہ سطـور ميں هم ايک ايک فن كا ذكر كرتے هيں ' جسميں به ترتيب (١) كتابت و قراءت قران (٢) الفاظ قران (٣) معاني قران (٤) مقدمات مقاصد قران اور (٥) مقاصد قران پر گفتگو هوگي -

(رسـوم القـران)

نزول قران كے بعد قران كے متعلق سب سے پهلا كام يه تها كه قلم سے اوسكو لكها جاے ' اور زبان سے ادا كيا جاے - نوع اول كا نام " رسوم القران " هے جسميں قران مجيد كے اصول كتابت اور طريقهٔ تحرير سے بحث هوتي هے - يه ممكن تها كه جسطرح عربي زبان كي تمام كتابيں لكهي جاتي هيں اوسيطرح قران بهي لكها جاتا ' اور عهد بعهد اصول خط عربي ميں جو تبديلياں هوئيں اون سے كتابت قرآن ميں بهي كام ليا جاتا ' ليكن مسلمانوں نے بسلسلهٔ حفظ قران ضروري سمجها كه جو لفظ عهد قديم نبوي ميں جسطرح لكهديا گيا هے اوسيطرح باقي ركها جاے ' تاكه مسلمان نه صرف يه دعوى كرسكيں كه الفاظ قران محفوظ هيں ' بلكه يه بهي دعوى كرسكيں كه خط و رسوم قران بهي محفوظ هيں -

عملاً مسلمانوں نے اس فن كو عهد نبوت سے اسوقت تـک باقي ركها هے ' كيونكه قران كو باوجود كثرت نسخ هميشه اوسي خط ميں لكها جسميں صحابه نے قران عام مسلمانوں كو سپرد ك تدوين فن كے لحاظ سے اس باب ميں سب سے پهلي تصنيف حسب معلومات موجوده ' ابو عمرو عثمان بن سعيد الداني المتو سنه ٤٤٤ كي تصنيف " الاقتصاد في رسم المصحف " اور " المـ في رسم المصحف " هے ' المقنع ميں باختصار مصاحف بلاد اسلا كے مختلف و متفق خطوط كا اور قران ميں زير و زبر اور نقـ لگانيكي كيفيت كا بيان هے - علماے اسلام نے اس تصنيف بڑي قدر كي - ابو محمد قاسم بن فيره شاطبي المتوفي سنـه ـ نے بنظر تسهيل حفظ اسكو ايک قصيدهٔ رائيه ميں نظم كرديا - رساله كا نام " عقيله اتراب القصائد " هے - برهان الدين ابراهيم عمر جعبري المتوفى سنه ٧٣٢ نے اس قصيده كي بنام " جـ ارباب المراصد " علم الدين علي بن محمد سخاوي المتوفي ٦٤٣ نے بنام " الوسيله الى كشف العقيله " شهاب الدين ا بن محمد بن جبارہ المرداوي المقدسي المتوفي سنـه ٧٢٨ مـ بن قفال شاطبي تلميذ سخاوي اور احمد بن محمد بن شيـ كازروني نے سنه ٧٩٨ ميں اور ابو البقا علي بن القاصح المـ المتوفي سنه ٨٠١ نے بنام " تلخيص الفوائد " اور نيـز نور ا علي بن سلطان هروي المتوفي سنه ١٠١٤ نے بنام " الهبات الـ العليه على ابيات الشاطبية الرائيه في الرسم " مبسوط و مـ شرحيں لكهيں -

متاخرين ميں خطيب الروم سنه ٩٥٩ كي " رسوخ اللسـا حروف القرآن " اور ابو العباس مـراكشي كي " عنوان الـ في مرسوم خط التنزيل " كار آمد رسائل هيں ' هندوستان مولانا بحر العلوم المتوفى سنه ١٢٢٦ هجري كا مختصر فارسي " رسم مصحف " اكثر قرآن كے حاشيوں پر چهپا هے -

(تجويد القرآن)

يعني قران مجيد كا صحيح مخـارج حروف و تلفظ سے ترتيل كے ساتهه ادا كرنا - تجويدكو قران كے ساتهه وهي نسبت نشيد و غنا كو زبور كے ساتهه ' تاهم يهود و مسيحي اسكو كوئي نه بنا سكے ' اور مسلمانوں نے اسكو بهي ايک فن بنا ديا هے - سيـ ماهر اور امام اس فن كے ازمنهٔ مختلفه ميں ممالک اسلام مير هوے ' اور اب تـک موجود هيں ' ممالـک عربيه ميں عمو هندوستان ميں كهيں كهيں باقاعده اسكي درسگاهيں هيں ' بواسطهٔ اساتذهٔ فن و مدونه قواعد و اصول تجويد كي اب تـک عن سلف تعليم هوتي چلي آئي هے -

تدوين فن كي حيثيت سے اس فن كے سب سے پہلے ' موسى بن عبيد الله خاقاني بغدادي المتوفي سنه ٣٢٥ اسكے بعد مكي بن ابي طالب قيسي المتوفي سنه ٤٣٧ كي رعايه لتجويد القراءة تصنيف هوئي - اس فن كي مقبول تصنيف محمد بن محمد جزري المتوفي سنه ٨٣٣ كي جزريه منظومه هے -

بڑے بڑے علما نے اسكي شرحيں لكهي هيں ' مثلاً زيـ ازهري المتوفي سنه ٨٧٠ خالد بن عبد الله ازهري المتو ٩٠٥ ' ابو العباس احمد بن محمد قسطلاني المتوفي سنـ شيخ الاسلام زكريا انصاري المتوفي سنـه ٩٢٦ ' شمس الدين شارح شفـا المتوفي سنـه ٩٤٧ ' مولى عصام الدين ـ زاده المتوفي سنه ٩٦٨ ' رضي الدين ابن الحنبلي الحلبي سنه ٩٧١ ' برهان الدين جعبري المتوفي سنه ٦٦٣ كي " عقو في تجويد القران بهي اسي فن كي تصنيف هے -

(البقية تتلو

بريد فرنگ

ارض مقدس

صليبي اميدوں کا عود !

براے وان کرچنهيم Her Von Kirchenheim نے جرمني کے مقتدر رسالے ڈيوش ريويو Deutxhe Revue ميں ايک مضمون کيا هے جسکا عنوان " ارض مقدس " هے -

س مضمون ميں اس سوال پر بحث کي هے که بيت المقدس کے پاس رهنا چاهيے ؟

هر خود هي اس سوال کا جواب ديا هے که نام نهاد مشرقي ميں سب سے زيادہ اهم سوال ارض مقدس هي کا هے -

سکے بعد مقاله نگار لکهتا هے :

" فلسطين ايک ايسا درخشندہ گوهر بے بها هے جسکے قبضے سے ، سياسي ' اور اقتصادي اهميت حاصل هوسکتي هے - ليکن المقدس بهي وہ دوسرا لعل جهاں قيمت هے جسکے حاصل کے واسطے جنگهاے صليبي کے خونريز کارنامے اور رچرڈ شير دل يم المثال صلاح الدين کے معرکے صفحۂ تاريخ پر خوني حروف اب تک ماتم سرا هيں ' اور گذشته ستر سال سے بهي خاک مقدس جنگ و فسادات کا سبب اصلي بني هوئي هے - يت المقدس اور فلسطين کے مستقبل کا سوال اگرچه بهت خيز نه هوگا مگر يه ضرور هوگا که ماهرين سياست اسکے حل لرف بهت جلد متوجه هونگے -

[بقيه صفحه ۱۰ کا]

کريں ' اور ايک با امن و امان ' شهر امن ' مدينة السلام ' شهر جعفر منصور ' يعني بغداد ميں داخل هوں ؟

بو جعفر منصور کا يه شهر هارون اور مامون خصوصاً متوکل کے ميں ايک دنياوي جنت تها - يهاں ايک شاعر ابو العبر رهتا تها - اسکے عجيب و غريب حالات هيں - بلکه وہ تو ان ں ميں سے هے جنکي مثاليں دنيا ميں بهت کم هوتي هيں - ر ادب کي کتابوں نے اسکے حالات کي تشريح کي کفالت کي هے - ه شاعر هر سال اپنے نام کے ساتهه ايک حرف بڑها ليتا تها ' تک که اسکا نام اتنا بڑا هوگيا : " ابو العبر طرد طيل طليري بک بک " متوکل اسکو حرير کا کرته پهناتا تها اور منجنيق بٹها کے دجله کے اندر پهينکديتا تها - جب منجنيق اسکو هوا پهينکتي تو وہ چلاتا : الطريق الطريق (راسته دو راسته دو جيسے ميں کهتے هيں هٹو بچو - الهـلال) اور اسي طرح چلاتا هوا ميں گر پڑتا تها - پهر غواص آتے تهے اور اسکو نکال ليتے تهے - خليفۂ متوکل کے محل ميں ايک " زلاقه " تهي (وہ جگه سے آدمي پهسل پڑے) يه " زلاقه " توبوجان (Tobogan) سے قدر مشابه تهي جو اسوقت مصر جديد ميں موجود هے - ه کے حکم سے اس پر لوگ چڑهتے تهے ' پهسلتے تهے - اور پهسلتے نے جب حوض ميں گر پڑتے تهے تو خليفه جال ڈالکے انهيں تها - جيسے مچهلياں پکڑي جاتي هيں ! !

سي کے متعلق شاعر کهتا هے :

ياامر بي الملك - فيطرحني في البرک
بادشاہ اپنے حکم سے مجهے حوض ميں ڈلوا ديتا هے
ثم يصطادني - کانـي من السمک
پهر مجهے شکار کرتا هے گويا ميں بهي مچهلي هوں !

(البقية تتلي)



سلطـان صـلاح الدين فاتح حروب صليبيه
نور الله مرقدہ

يه تصوير ايک قديم ترين مرقع کي هے جو آثار عتيقۂ قسطنطنيه ميں محفوظ هے -

سنه ۱۸۴۱ ع ميں مولٹـک (۱) نے ايک مفصل تجويز شائع کي تهي - اسميں بحث کي گئي تهي که ارض مقدس کو ايک جرمن رياست اور بيت المقدس کو ايک جرمن شهر بنا ليا جاے - اس تجويز کي رو سے ايک قلعه ' کچهه فوج ' اور سمندر تک بے دغدغه جانے کيليے ايک راسته قائم کرلينا حصول مقصد کے اهم الامور تهے - اسکے بعد اندروني انتظام سلطنت کا مسئله تها جسکو آجکل مغربي يورپ کا ساخته و پرداخته سمجها جاتا هے "

صاحب مضمون کي راے ميں دول يورپ کو اس سے زيادہ بهتر مفيد ' اور عمدہ راے نهيں مل سکتي که وہ ' جرمني کے حقوق کو ارض مقدس ميں تسليم کر ليں - ليکن پهر يه سوال هوتا هے که دول بهي اسکو منظور کر لينگي که جرمني کو اس ملک پر قبضه دلادے ؟ اسوقت ايک نهايت عمدہ موقع هے خصوصاً انگلستان کے ليے که وهاں جرمني کي خواهشونکو پورا کرے "

پهر وہ تجويز پيش کرتے هيں :

" اول اس امر کي کوشش کرني چاهيے که اس حصۂ ملک کو غير جانب دار مشهور کيا جاے - اسطرح ارض مقدس کے تمام مسائل صرف حل هي نهيں هو جائنگے بلکه جنگ کے خطرات بهي جاتے رهينگے - هيکل مقدس اور زيارت گاهونکے متعلق جنگ پيچيدہ ضرور هوگي ' مگر جرمني کے دوسرے اهم ترين سوالات کا انتظام هوجائيگا "

صاحب مضمون بيت المقدس کو ايک ضلع تجويز کرتا هے جسکے حدود يه مقرر کيے گئے هيں :

" مشرق ميں جرداء تک اور جهيل جيتي سارت و بحر لوط تک ' مغرب ميں ساحل تک ' شمال ميں عکه ' اور جنوب ميں بير شعيب ' اور موجودہ ضلع کے جو حدود هيں -

ايک ايسا ضلع بناديا جاے جس سے کسيکو کوئي تعلق نهو - خواہ اسطرح آزاد کر ديا جاے جسطرح پورپ کا محل اور اسکي ملحقه جائداد سلطنت اٹلي کے اقتدار سے باهر هے - ايسے انتظام سے موجودہ انتظام ميں کچهه زيادہ فرق نهيں پڑيگا - لبنان اسکےليے اسکا ايک نمونه هوسکتا هے - يهاں ايک خود مختار سلطنت هو - اسکے آئين بالکل جدا هوں - ايک عيسائي گورنر حکومت کرے جسکو باب عالي منتخب کر دے اور جسکي منظوري دول يورپ دے - اس قسم کي سلطنت بهت آساني سے قائم هو سکتي هے - يقيناً اسکے مويد ترک بهي هونگے - اس قسم کي تحريک نهايت درجه مفيد هوگي - اس سے صرف ملک کے دفاع هي کا انتظام نهيں هوگا بلکه انتظام سلطنت کے بدلنے کے بعد اقتصادي حيثيت سے بهي اس ملک ميں بهت سي اصلاحيں هوجاينگی کون جانتا هے

(۱) مولٹک سنه ۱۸۰۰ ع سے سنه ۱۸۹۱ ع تک زندہ رها - جرمني کی فوج کي تنظيم اسي نے کي تهي وہ فن جنگ کے ماهرين ميں سمجها جاتا هے - [الهلال]

سے ماخوذ ھے مگر ایک دوسري قسم کي کشتیوں کے لیے جو نہر' قالاب ' خلیج ' اور بندر گاھوں کے اندر سے متّي اور ریت نکالنے کے لیے استعمال کیجاتي ھیں ' اور جو اس کشتي کي طرح ھیں جنکو فرانسیسي (Pargue) کہتے ھیں -

*   *   *

ھر بیڑے کے لیے ایسي کشتیاں بھي ضروري ھیں جو گھوڑوں کے لیے مخصوص ھوں - یہي کشتیاں ھیں جنکو " طرائد " (جمع طریدہ) کہتے تھے - یورپ نے یہ نام بھي لے لیا - اطالیوں نے کہا (Tarida) - پھر (Tareta) کردیا - فرانسیسیوں نے اسیکو (Tartane) کہا مگر ان مخصوص بادباني کشتیوں کے لیے جو بحر ابیض متوسط میں عرب کے طرف چلتي ھوں -

بیڑے کے متعلقات میں " فلائک " (جمع فلوکہ) بھي ھیں - اسي لفظ کو اطالیوں نے (Feluca) بنایا اور فرانسیسیوں نے (Filauque)

اسیطرح " شباک " بھي بیڑے کے متعلقات میں سے ھے - اطالیوں نے اسکو (Scibecco) کہا اور فرانسیسیوں نے (Chebco) -

بیڑے کي متعلقہ کشتیوں میں " قوارب " بھي ھیں (قوارب جمع ھے قارب کي) اسکو انھوں نے (Corvette) کہا جو انکے واحد قارب کي ایک متغیر شکل ھے -

مجھے ابھي " ثلمندیات " کے متعلق کہنا باقي ھے جسکا ذکر بیڑے کے جہازوں میں کرچکا ھوں - اسکا واحد " ثلندي " ھے - لا طیني زبان میں اسکو (Chalandime) بنایا گیا ' روس نے اسکو (Schelanda) کہا - اطالیوں نے (Scialanco) اور فرانسیسیوں نے (Chaland) -

یہ لفظ بھي ھم نے اب ان سے واپس لے لیا ھے اور ازراہ تعریب و تغریب اسکو " صندلي " کہتے ھیں - یہ نام اب مع اپني ان تمام تحریفات کے جو انکے یہاں اور ھمارے یہاں ھوئیں ' ان خاص قسم کي کشتیوں کے لیے استعمال کیا جاتا ھے جو مال لاتي اور لیجاتي ھیں ' جیسے " مواعین " جو جمع ھے ماعون کي کہ اسکو بھي فرانسیسی (Mahann) اطالي (Maona Mahona) اور (Maganne) کہتے ھیں -

*   *   *

آئیے ' ذرا پھر دریا کي طرف لوٹین - کبھي ایسي ھوائیں چلتي ھیں جنھیں بیڑے پسند نہیں کرتے ' اور موجیں اس طرح انھیں الٹ دیتي ھیں کہ نوتیہ یا نو اتیہ (Nauronniet) (یعني ملاح) کو سخت مصیبت کا سامنا ھو جاتا ھے -

ان موجوں کے سخت تلاطم کو " ھول " یا " ھولہ " کہتے ھیں - فرانسیسي اسے houle بنا کر موج کیلیے کہنے لگے جو پہاڑ کي طرح بلند ھو - کبھي اسکو وہ ھوا الٹ دیتي ھے جو " مشرق " کي طرف سے چلتي ھے - یہ دوسرا نام (یعني مشرقي) فرنگیوں کے حافظے میں رھگیا - پس اطالیوں نے کہا : Scerocco - پھر بنایا : Sirrceo - پھر اسکے بعد Sciloceo مشہور ھوا - فرانسیسیوں نے اسے پہلے Sicocco کیا پھر Sicoc -

یہ تمام نام در حقیقت لفظ " شرق " اور " شروق " ھي ماخوذ ھیں -

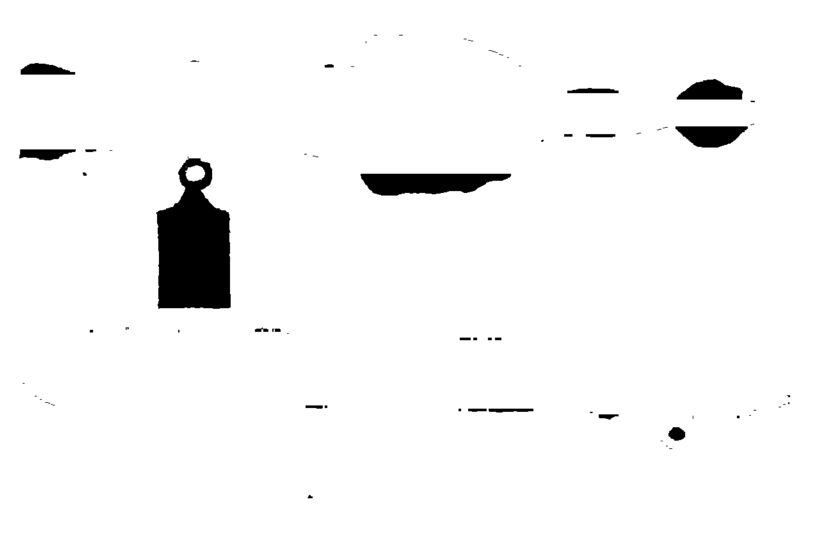
اب لفظ " موسم " پر غور کرو ! اھل فرانس و انگلستان نے ا Mausson اور اطالیوں نے Mansone بنایا -

اسپر تعجب نہ کیجیے کہ آخر لفظ میں انھوں نے میم کي جا نون رکھا ھے - ایسي تبدیلیاں اختلاف لب و لہجہ کا نتیجہ ھیں کیا آپکو معلوم نہیں کہ شہر " سواکن " کو وہ Sauakim کہتے ھی حالانکہ سواکن کے آخر میں نون ھے ؟

*   *   *

اب ھم پھر بیڑے کي طرف عود کرتے ھیں ' اور کہتے ھیں دریا میں بیڑے پر جو کچھہ گزرنا تھي وہ گزرا - اسکے بعد وہ بند میں داخل ھوا ' اور بہ سبب کپتان کي ناواقفیت کے ایک شع سے ٹکرا گیا - اس پر اھل یورپ نے آسے پکي سڑکوں کے ساتھہ تش دیکر Recif کہا (کیونکہ مولدین عرب پختہ راستوں کو رصیف کہ ھیں - اسي رصیف سے Recif بنایا گیا ھے - الهلال)

اب بیڑا اس جگھہ پہنچ گیا جہاں وہ ھواؤں کي پریشاني موجوں کي طوفان خیزي سے مامون و محفوظ تھا - اس جگھہ اھل اسپین و پرتگال نے a کہا ' اور فرانسیسیوں نے اسي ل کو جوف کشتي کے لیے استعم کیا - اسکي اصل ایک عرب لفظ " کلا " سے مشتق ھے ج معني حفاظت و حراست ھیں - و ھذا کما تری -



ابو عبد اللہ محمد بن علي صاحب غرناطہ کي تلوار (۸۹۷ ھجري) جو اندلس کا آخري عرب فرمانروا تھا - یہ پیرس کے قومي کتب خانے میں اب تک محفوظ ھے -

*   *   *

بیڑے نے کیا کیا ؟

جنگ کے لیے صف بند کي اور منجنیق نصب کي " منجنیق " ایک یوناني ا ھے جسکو عربوں نے ملحق کرلیا اسمیں نون داخل کردیا تاکہ اوزان کے تحت میں آجاے -

اھل مغرب کي عادت یہ تھي کہ فاء اور قاف کے اوپر او کے نیچے جبکہ وہ مفرد ھوں یا کسي لفظ کے آخر میں ھوں ' نہیں دیتے تھے ' کیونکہ ان صورتوں میں التباس و تشابہ کا خوف تھا - پس اگر ھم یہ سونچیں کہ بعض اشخاص نے اس آلے کا بغیر نقطوں کے لکھا ھوگا اور فرض کریں کہ آخري حرف کا نچلا د کسیوجہ سے متّـکیا اور وہ " منجنثو " ھوگیا تو اسکے بعد صاف ا ھرجاتا ھے کہ رومن حرفوں میں Mangannoan دراصل منجنیق کي نا تمام صورت ھے اور وہ یوناني سے نہیں بلکہ اندلس کے ع کے واسطے سے آیا ھے - کیونکہ اگر ایسا نہ ھوتا تو اسکي موجودہ صو عربي سے زیادہ اصل یوناني سے قریب ھوتي - وہ لوگ " منج یعني نون کو غیر مشدد پڑھتے ھیں اگرچہ لکھتے دو مرتبہ ھیں - ی وہ نام ھے جو فرانسیسیوں کے یہاں منجنیق کے لیے ھے -

*   *   *

میں نے دریا اور جنگ کا اسقدر ذکر کیا کہ آپ لوگ تھک ھونگے ' حالانکہ آپکو جنگ سے کیا دلچسپي ؟ آپ تو امن پسند اھل امن ھیں اور جنگ و جدال کے میدان تو اب دوسروں سپرد کردیے گئے ھیں - اچھا تو کیا یہ بہتر نہیں کہ سر زمین

مراسلات

قرار داده اند ؟ ایا تقسیم اقتصادي مملکت اسلامي عثماني بهمین ملاحظات نیست ؟ ایا کشیدن خط آهن در ایران و عثماني براے همین جهالت و خود پسندي و اختلافات نیست ؟ اگر بخواهیم بهمین عقیده و خیالات باطله بمانیم ' بسا خانقاه و مدارس درین راهاے خطوط ایران و عثماني پیش مي آید ' بلکه مساجد و مقامات متبرکه نیز ' ازینها هم گذشته مکه شریف و مدینه منوره دوچار خواهد شد - هرچند بکنار باشد بمیانش میاورند - اگرچه مسلمانان حس شان زیاد است و این طور امتحانات مذهبي : : : : : : : : : بسیار داده اند و تماماً پاس کرده اند - ازانجمله است قضیه فجیعه بمبارد‌مان گنبد مطهر حضرت ثامس الائمه و واقعه ناگوار مسجد کانپور و دعوت مستورات مسلمانان با غیرت صحیح الاعتقاد شمله در روز دوازدهم ماه رمضان المبارک و تعبیر عادات و سکنات بخصوص لباس و کلاه قومي -

گر نویسم شرح این بیعد شود

چیزے که دیگر علےالنقد باقي ست' همیں تجدید اختلاف میاں شیعه و سني ست - آں هم بذریعه اخبارات که فوري گوش زد تمام عالم گردد ' تاهرکس هرکجا که هست ' دریں فیض عظماء خود شان شریک و سهیم نماید و بواسطه جهالت و تعصب دوچار ننگ و بے شرفي و ذلت و خواري دنیا و عذاب اخرت شود : خسر الدنیا و الاخره ' ذلـك هو الخسران المبین !

لکن ایں مطلب دیگر هم لازم است که جسارتاً عرض شود' و آں ایں ست که دیه بر عاقله است ' زیرا که حضرت عالي الحمد لله بهتر از همه واقف بمواقف امروزه و سیاسیات مسلمانان کنوني هستید ' و خود را مرکز توجه عامه و خاصه ' و پیشواے عموم مسلمانان ' و طریق نجات و فلاح قرار داده اید - چرا ایں جور مطالبات نفاق آور و کدورت انگیز در جریدهٔ مقدسه الهـلال درج میفرمائید که بـاعـث خیالات غرضی ' و رنجش بعضی ' و خشنودي دشمنان گردد ؟

اوقات عزیز گراں بهاے معتر خود را باید صرف ایں طور کارها نه نمایند زیاده جسارت است امید عفو و اغماض را دارم -

(العبد سید مرتضی ایراني - سنٹرل انڈیا هارس اگر مالوا)

مدبر روشن ضمیر جریدهٔ فریدهٔ الهلال دامت ایام افاضاته

امشب در کلب نشسته مشغول خواندن صفحهٔ ۱۹ مورخهٔ ۹ و ۱۰ ماه رواں الهـلال بودم که چشمم بدیں جملهٔ آتش فشاں افتاد - خواجه غلام الثقلین صاحب کا تو یه بیان هے که ایران میں زیاده تر بهائیت اندر هي اندر کام کررهي هے) و چوں ایں یک الزام ناقابل برداشت بر ملت نجیبهٔ اثنا عشریهٔ خودم است با کمال ادب انرا تردید کرده نمیگویم که خواجه صاحب دیده و دانسته بهتان میگویند بلکه عرض میکنم که ایشان آگاهي ندارند و سزاوار نبود که بگفتهٔ یک دو تن باور نموده آشکارا یک ملت بایں بزرگي را بد نام فرمایند - امید وارم ' بدرج ایں مختصر رفع اشتباه فرمائید - اگرچه بنده در بعضي مطـالب ایں مقالهٔ شما اختلاف کلي دارم ' ولی چوں آوردن اختلاف شیعه و سني را درمیان مسلمـانان گناه کبیره میدانم چیزے

معـــارف قـــرآن *

یـک چـراغیست درینخانـه کـه از پـرتو آں
هـرکجـا مي نـگري انجمنے ساخـتـه انـد

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب یوناني - خانپور - ریاست بهاولپور

کلوا و اشربوا ولاتسرفوا ان الله لا یحب المسرفین

همارا ایمان هے که قران مجید کا لفظ لفظ رب العالمین کا کلام هے اور صوري و معنوي صلاح و فلاح کے اسباب اسي میں موجود هیں :

جمیع العلم في القران لکن * تـقاصر عنه افهام الرجال

قران حکیم کي تعلیم ایسي زبردست و صداقت لئے هوے هے که جن قوموں اور مذهبوں نے اسے علی الاعلان نهیں مانا ' انهوں نے بهي اپني کتابوں میں جو سیکڑوں سال اس سے پہلے کی هیں یاسیکڑوں سال بعد کي هیں' اسي تعلیم کے موجود هونے کا دعوی کیا هے ' اور جو علوم عالم وجود میں نهیں آئے اور آگے آئینگے وه قران حکیم میں موجود هیں :

رخـش خطے کشیـده درنـکوئي
کـه بـیـرون نیست ازما خوبروي

جس آیهٔ شریفه کو میں نے عنوان میں لکها هے ' ایک وسیع المعاني اور جامع المعارف هے - میں اسکي تفسیر صرف تفصیلات طب کے ساتهه کرنا چاهتا هوں -

کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الله یحب المسرفین - یعنے کهاؤ پیو مگر حد سے مت بڑهو' کیونکه خدا حد سے بڑهنے والوں کو دوست نهیں رکهتا - یعنے ابهی اشتها باقی هو که غذا سے هاتهه کهینچ لو - مانا که غذا

[بقیه پہلے کالم کا]

نمي نویسم - گذشت آں زماں که دو برادر اسلامي فریب دشمنانرا خورده بآزار یکدیگر کمر مي بستند - اکنوں چوں شیر و شکر بهم آمیخته بنواى دلکش مي سرایند :

من تو شدم تومن شدي من تن شدم تو جاں شدي
تاکس نگویـد بعد ازیں من دیگرم تو دیگري

خاکسار حاجي میرزا ابوالـقاسم ایراني - پروفیسر فارسی مدرسة العلوم علیگڈه -

الهـلال :

حقیقة الامر نه آنچنا نست که حضرة عـالي تصور فرموديه - مسئلهٔ اشاعة بهائیت در ایران را محض نقلاً و روایتاً عرض کردم نه بطور حقیقت الامر - مولانا فدا حسین صاحب در مقالهٔ شیعه و سني احتجاج از سفر نامهٔ خواجه غلام الثقلین صاحب کردند و نوشتند که در قسطنطنیه مذهب شیعه روبه اشاعت و نفوذ ' و جالب قلوب اقوام عثمانیه و اتراک ست - عرض کردم که صحیح نیست ' بحالیکه روایت جناب خواجه صاحب برعکس ایں معامله است ولو هر دو را اصلاً صحت نه باشد -

كه اس غريب ملک کے سواحل اور بازار دونوں براعظمونكي دولت سے ایک روز مالا مال هو جائینگے ؟ "

اسي رسالے میں سنیبرتي گیلمبرتي (Signor T. Galimbarti) نامي ایک ممبر پارلمینت اٹلي تحریر کرتا هے :

لکو سید نے (Lacaussade) جو اسوقت ریویو یورپین کا اڈیٹر تھا ' لکھا تھا کہ یورپ کي تمام جائداد بیت المقدس میں شامل کردي جاے - اور خلیفۂ مسیح کي حفاظت پچاس هزار سپاهیونسے کي جاے ' جو تمام کیتھو لک اقوام سے جمع کي جائیگي - ترکي بالکل غیرجانب دار رهے - مصر کي آزادي کا اعلان کر دیا جاے - پھر نہ مسئلۂ روم رهیگا اور نہ مسئلۂ مشرق ادنی -

اســـلام اور سلطنت

وہ کمزور دل کے لوگ جو پان اسلامز (عالمگیر اسلامي اخوت) کے نام سے چونک پڑتے هیں' راونڈ ٹبل (Round Table) کے ایک مضمون " اسلام اور سلطنت " کو پڑھیں ' جس میں نہایت واضح اور روشن طریقے سے مسلمانونکي سیاسي بے چیني کا خاکہ کھینچا گیا هے - کاتب مذکور لکھتا هے :

" ترکونکي هزیمت سے جو عالمگیر بے چیني اسوقت دنیاے اسلام میں پیدا هوگئي هے وہ مقتضاے فطرت هے - مگر یہ امر کہ همیشہ سے باهم جنگ کرنے والے یعني شیعہ و سني اپني جنگ کو اسوجہ روک لینگے کہ وہ مغرب پر حملہ کردیں ' بالکل بعید از قیاس هے - اگر اٹلي کے سپرد طرابلس کردیا جاوے تو بہت کم اُمید اور قرائن ایسے هیں کہ ایک عام جہاد کا اعلان هو جو روس کو ایران سے' اور انگریزونکو هندوستان اور مصر سے نکالکر ترکونکي سلطنت نئے سرے سے قائم کرے -

عالمگیر اخوت اسلامي ایک محض دھوکہ هے ' اس سے انسان کے جذبات کو کسی قسم کي تحریک نہیں هوتي ' اسمیں کوئي ایسي مقناطیسی جاذبیت نہیں کہ وہ تمام منتشر اجزاے اسلام کو جمع کرکے ایک جگہ پھر جمع کرسکے "

یہ بیان کرکے کہ " هندوستان میں اب کوئي بغاوت یا غدر اسوقت تک نہیں هوگا جبتک کہ مسلمان عمدہ حکومت کے زیر سایہ هیں اور مذهبي رواداري قائم رکھي جاتي هے" صاحب مضمون کہتے هیں :

" مسلمان انگلستان کو سب سے بڑي اسلامي طاقت سمجھتے هیں - اسلام کے متعلق کونسل کے کمروں میں یہ گفتگو کرنا کہ سب سے پیچھے رهنے والي قوم مسلمانوںکي هے ' خود مسلمانونکے واسطے مفید هوگا - وہ اپني پست حالت دیکھکر چونک جائینگے اور اپني نجات کا راستہ آخر کار نکال لینگے - مسلمانونکو سخت صدمہ اسوقت هوتا هے جبکہ وہ یہ سنتے هیں کہ گورنمنٹ اُنکے جائز حقوق کي طلب کو نظر انداز کردیتي هے ' یا ملک معظم کے وزرا سیاسي معاملات میں گفتگو کرتے هوے اپنے مذهبي خیالات کي جھلک کو نہیں چھپا سکتے هیں - مگر اب مسلمان اس بات کو بخوبي سمجھہ سکتے هیں کہ اُنکو جو کچھہ حاصل کرنا هے ' مناسب اور ایمانداري کے وسائل اختیار کرکے حاصل کریں ' اور کسي قسم کي بے جا رعایت یا فائدہ نہ اُٹھائیں -

یہ خیال عام هوتا جاتا هے کہ یورپین اقوام ملک گیري کي طمع دولت یا حکومت کے واسطے کرتے هیں' بلکہ حقیقت میں انکا منشا یہ هوتا هے کہ علوم و فنون کي مشعل لیکر تحقیقات علم و مدنیت کو از سر نو تازہ کریں اور مشرقي اقوام کے مردہ جسموں میں تہذیب کي روح پھونک دیں "

افسوس کہ اس خیال کي اشاعت کے متعلق نیک خیال مضمون نگار کا حسن ظن صحیح نہیں - ایک عرصے تک اقوام یورپ کي نسبت مشرق میں یہ خیال تھا ' مگر اب برقعہ اُلٹ چکا هے اور جو صورت نظر آئي هے وہ بہت نفرت انگیز هے -

مراسلہ و مناظرہ

اتحـــاد فيما بيـن شيعه و سنـــي

قربانت شوم - امیدوارم که پیوسته آقات برمسند نوع پروري و وطن خواهي و اسلام پرستي متکي و برقرار باشید -

بعد جسارة عرض مي شود که این بندہ ضعیف قریب دو ماہ سـ که بتوسط دوست عزیزے از قرئت جریدہ فریدہ الهلال مشرف میشدم ولي اکنون یک دو نمرہ است که بعکس باعث غم و اند گردیدہ ' و اینهم بواسطه درج فرمودن محاجه و مناظرات یا اتحاد شیعه سني است -

چه قدر جاے افسوس است ' زیرا که علما و پیشوایان ملل سا از تکو ساختن کار زمین بکلي فارغ شده و اکنون به آسمان و سیارات پرداخـ و مشغول اند ' لکن ازانطرف ما مسلمانان هم به بینید که از صقل و قبرس و قرناطه و اندلس و و' ز' و' - و از طرف دیگر مصر و اسکندر و مراکش بلکه تمام افریقه' و از طرف دیگر تمام هند و بخارا و خیو وشیروان وقیران تا برسد بدیوار چین' و از طرف دیگر بلغار و سرویا و البانـ ......بازهم اکتفا نکردیم و دو مرتبه مشغول شدیم تا طرابلس و سلانیک

اکنون پرداخته ایم به بقیة السیف یعني دولت عثماني و ایران و افغانستان - باوجودیکه همه چیز مي بینیم و میشنویم ' باز دست غرض بر نداشته - اگر در واقع معني اتحاد و برادري همین است که آقایان محترم فهمیده و میدانند جاے افسوس است :

حاجي بره کعبـه رواں کین رہ دین ست
خرش میرود اما رہ مقصود نـه ایـں ست

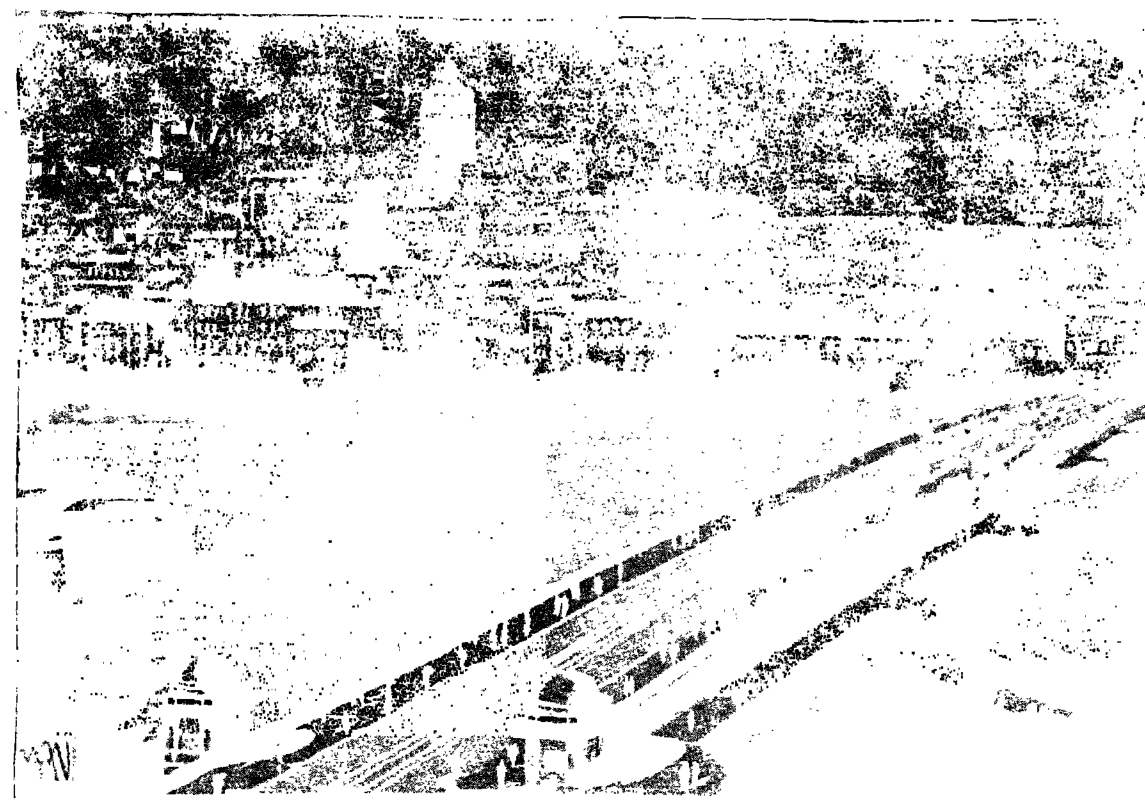
خوب است ' به اقایان محترم بفرمائید که این سیل اسلام کر و این مرض مهلک درعرب و عجم بود - باوجود آنها بکلي دست کشدند لکن در هندوستان هنوز تا درجة قوت دارد - یا این است که عرب و عجم بهتر فهمیده و دانسته و مصلحت وقت را ملاحظه مینمایند یا آنکه اقایان عظام که تربیت یافته بلکه تربیت کنندگان کالج ها و مدرسة العلوم ها هستند اشتباہ فرموده اند ؟

خوب است ' حضرت عالي درجواب آقایان بفرمائید که امروزه مثال ما مسلمانان مثل چند برادر است که اموالے به ارث از پدر بچنگال شان افتاده و اکنون بواسطۂ تقسیم آن باهم میجنگند - ناگاه در بین زد و خورد جماعتے هم از دزدان براے بردن اموال حاضر و مصمم گشته - دران حال چه کنند ؟ ایا اول دزدان را از خانه بیرون و مغلوب و متفرق سازند و متفقاً حفظ اموال و ناموس نمایند یا' انکه همین طور مشغول جنگ و جدال باشند ؟ تاوقتیکه معلوم شود که از یک طرف تمام اموال شان از کف رفته و طرف دیگر خود شانرا تمام و نابود کرده اند - اگر ما اکنون شق ثاني را اختیار نمائیم خیلے زود خواهیم فهمید' و انوقت هم پشیماني سودے ندارد و نخواهد داشت -

بخداے لا یزال قسم است که بر حسب این اختلافات ننگ آوري که این اوقات دارد روز بروز افزون میشود - مثلاً همین اختلاف شیعه و سني و اختلافات فیما بین قاید و پیشوایان هندوستان و جلسۂ دهلي و اختلافات داخلي و خارجي ایران و عثماني - روزے خواهد آمد که زبانم از گفتنش لال و الکن است ! !

اگر بواسطۂ این طور اختلافات نبود ' چه طوري میتوانستند با تن زنده تشریح و پاره پاره بنمایند ؟ ایا نه بهمین سبب ها ست که منطقه هاے نفوذ همسایگان جنوب و شمال ایران براے خود شان

شئون عثمانیه



شاخ زرين کا ايک نظارہ !
قسطنطنيه کا مشہور پل

اخبار و حوادث

از مراسله نگار المويد

(۲)

(جرمني جنگي مشن)

جرمني کے جنگي مشن نے همارے فوجي حلقوں کي تفتيش شروع کردي هے - کمانڈر وان ساندرس ' جنکو هماري اول فيلق (آرمي کور) کي کمان ملي هے ' آستانه اور اسکے گرد و نواح کي عثماني فوج کي حالت سے واقف هونے کے ليے نهايت سعي و سرگرمي سے کام کر رهے هيں -

پرسوں (يعني ۲۷ دسمبر کو) دو جرمن آفيسر لواء وان ريبرو اور لواء برسلت اور انکے ساتهه بکباشي ارکان حرب عاصم بک اور ملازم محمد ضياء آفندي مدرسه توپخانه کے ايڈيکانگ ' ادرنه ' قرق کليسا ' ديمرتقه اور شتلجا اسليے روانه هوے هيں که وهاں کے فوجي اور جنگي حالات کي تفتيش کريں - اور عنقريب وان ساندرس بهي وهيں جائينگے -

يهاں تک تو جرمني جنگي مشن کے اندروني کاموں کا تذکرہ تها ' رها وہ بين الدولي مسئله جو اس جرمن کمانڈر کو همارے پہلے فيلق کي کمان پر ملنے پر پيدا هوا ' تو اسکے متعلق سب سے آخري خبر جو مشهور هوئي هے ' يه هے که شاهنشاہ جرمني ' شاہ انگلستان ' اور زار روس ميں اس سياسي فوقيت کي تلافي کے ليے گفتگو هو رهي هے ' جو جرمني کو دولت عثمانيه ميں اس عظيم الشان برتري و تفرق کے حاصل هونے سے دول کے مصالح ميں پيدا هوا هے -

اس معاملات ميں جن لوگوں کي تيز نظري پر اعتماد کيا جاتا هے ' انکا قول هے که دوسري سلطنتوں کو جرمني کے امتياز کے مقابله ميں جو امتيازات ملنے والے هيں ' انکے بعد وہ اس معامله ميں خاموش هو جائيگي ' بشرطيکه اس امر کي ذمه داري کيجائے که عثماني فوج ميں جرمني کے اثر سے دوسري سلطنتوں کو کوئي نقصان نه پهنچيگا - اغلب هے که امور ذيل کے ذريعه يه بات حل هوسکتي هے :

(۱) دولت عثمانيه وعدہ کرے که باسفورس اور دردانيال سے تجارتي جهازوں کے گزرنے کے نظام ميں کوئي تغير نه هوگا ' نيز ان دونوں آبنائوں ميں کبهي حتی که زمانۂ جنگ ميں بهي تارپيڈ و کشتياں سب جا جائينگي -

(۲) دولت عثمانيه سرکاري طور پر وعدہ کرے که اگر اسميں يا اور کسي دول عظمی ميں سے کسي ميں جنگ چهڑيگي ' تو اسوقت اس مشن کے ممبر جرمني واپس چلے آئينگے -

(۳) يه که اس جرمني کمانڈر کو ان آبنائوں کے قلعوں سے باقاعدہ يا عملي طور پر کسي قسم کا تعلق نه هو ' اور نه اسکو عثماني پوليس ' دفتر عرفيت ' اور قوانين استثنائيه پر اختيار حاصل هو -

پهر بهي بعض اخبارات کے خود غلط سمجهنے يا غلط سمجهانے کي کوشش کے علی الرغم يه مسئله ابهي غير منفصل هے ' اور جب اسکا فيصله هوگا تو ايک دانشمندانه فرض هوگا که وہ ان ذرائع و وسائل پر سنجيدہ بحث کرے ' جن سے يه مسئله ' جسے يهاں منحوس مسئله کهتے هيں ' حل هوا هے -

(عثماني فوج)

عثماني فوج عرب ' ترک ' الباني ' کرد ' اور چرکس کے متعلق قديم زمانے سے يه مشهور هے که وہ ايک ايسي مشهور ' پامرد اور شجاع فوج هے که تقريباً دنيا کي کوئي فوج اسکي همسري نهيں کرسکتي - اور اگر کبهي اسکو شکست هوئي هے تو يه ناممکن هے که اسکا سبب اسکي بزدلي ' يا اسکي شجاعت کي کمي يا اسکي

بعل ما يتعلل هے اور قوام معجون بدن اسي سے هے ' اور يه بهي سچ هے که انتعاش حرارت غريزي کا موجب يهي هے جيسا که شعلۂ آتش کے ليے هيزم - ليکن واقعه يه هے که افراط بجائے انتعاش کے بجهانے کا کام ديتي هے - جيسا که آگ کے هلکے شعلے پر لکڑيوں کا انبار اور بجهتے هوے چراغ پر بہت سا تيل -

قانون بوعلي سينا ميں هے که غذا اگر زيادہ از قدر حاجت وارد بدن هو تو وہ زيادتي موجب فساد هوجاتي هے - اولاً احداث تخمه کرتي هے ' بعد ازاں احداث سدہ ' سدہ سے عفونت حادث هوتي هے ' اور اس کميت سے ايک کيفيت غريبه کا پيدا هونا لازمي هے - جب هضم تک نوبت پہنچتي هے تو زيادتي رطوبت سے (که غذا سے حاصل هوئي) احداث برودت بهي هو جاتا هے اور يهي برودت جمود و خمود هے -

چونکه ارواح و قوى کے روشن رکهنے کا ذريعه حرارت غريزي هي هے اور وہ ضعيف هے ' تو ارواح و قوى کي تازگي و لطافت قائم نہيں رہ سکتي - يهي تو وجه هے که شکم سيري ميں نزول تجليات حکمت کا نہيں هوتا - صدق ما قال رسول الله روحي فداہ و صلى الله عليه وسلم : من اکل الطعام بشهوة حرم الله تعالى الحکمة على قلبه -

عبادت آخر الليل کي فضيلت اسي حکمت پر مبني هے که معدہ غذا سے خالي اور ارواح دخان طبخ هاضمه سے پاک - دعاے سحري ' مناجات نيم شبي ' و فکر صباحي مشهور اصطلاحيں هيں - في الجمله طب فرنگ و يونان و ويدک ميں زائد از اشتها کهانا ممنوع هے -

حکيم بختيشوع نصراني هارون رشيد کے زمانه ميں دربار کا طبيب نامي تها - علي بن حسين بن واقد سے کہا که تمهاري کتاب (قرآن) ميں کوئي چيز طب سے نہيں - حالانکه علم دو هيں : علم الابدان اور علم الاديان - اسنے کہا که حق تعالى نے تمام طب کو اس آدهي آية ميں جمع فرماديا هے : کلوا واشربوا ولا تسرفوا - اسنے کہا که آپ کے رسول سے کوئي چيز طب ميں منقول نہيں - علي بن حسين نے جواب ديا که همارے رسول نے طب کو تهوڑے سے الفاظ ميں جمع کرکے فرماديا هے : المعدة کل داء والحمية راس کل دواء - يعنے معدہ سب بيماريونکا کا گهر هے اور پرهيز هر دوا کا سر هے -

بختيشوع نے کہا که سچ هے - تمهاري کتاب اور تمهارے پيغمبر نے جالينوس کے ليے کچهه بهي نه چهوڑا - اس تسليم اور اعتراف کو ديکهکر بے ساخته متنبي کا يه مصرع ياد آجاتا هے :

الفضل ما شهدت به الاعداء

يعني بزرگي وہ هے جسکي دشمن بهي شهادت ديں !

عارف شيراز نے گلستان ميں لکها هے که بعض ملوک نے ايک طبيب کو پيغمبر آخر الزماں کي خدمت ميں ارسال کيا ' وہ مدت تک ٹهرا رها مگر کسي نے اسکي طرف رجوع نه کيا اور نه دوا پوچهي تنگ آکر حضرت کي خدمت ميں شکايت کي - ارشاد هوا که يه لوگ اسوقت غذا کرتے هيں جب اشتها صادق هوتي هے ' اور چهوڑ ديتے هيں جبکه اشتها باقي رهتي هے - پس يه مريض نہيں هوتے - يه روايت کتب حديث ميں همارے نظر سے نہيں گذري ليکن اسميں ايک نکته نہايت جيد هے -

بعض تاريخوں ميں ديکها هے که نوشيرواں کے پاس چار طبيب عراقي ' رومي ' هندي اور حبشي جمع هوے - اسنے پوچها که کونسي دوا هے جسکے استعمال سے مرض نهونے پائے ؟ عراقي نے کہا که تين جرعه پاني گرم کا على الصباح پينا - رومي نے کہا که هر روز حب الرشاد بقدر کف دست کهانا - هندي نے کہا که تين ه[…] سياہ کا روزانه استعمال -

حبشي نے کہا که پاني گرم معدہ کو ڈهيله کرتا هے اور[…] کي چربي کو پگهلاتا هے - حب الرشاد مهيج صفرا اور هليلۂ سياہ م[…] سودا هے ' پس وہ دوا که جس سے دوسري دوا کي حاجت ن[…] پڑتي يه هے که غذا بعد بهوک کے کهائي جاے ' اور سير هونے [سے] قبل چهوڑدي جاے - سب نے کہا سچ هے :

ثلاثة مهلکات للانام * و داعيه الصحاح الى السقام
دوام منامه و دوام وطى * و ادخال الطعام على الطعام

حاصل کلام يه که فيصله وهي هوا جو قرآن مجيد نے کيا هے کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الله لا يحب المسرفين - اب ديکهنا يه که حد سے تجاوز کرنا اور انداز سے آگے بڑهنا مضر کيوں هے ؟ مضرت کيا هے ؟ هاں حديث شريف ميں آيا هے که حرص و هو[س] سے طعام کهانے والے کا دل حکمت سے محروم کرديا جاتا هے ' ا[…] سبب يه هے که اشتها سے زيادہ کهانے ميں بدني فساد لازمي هے اور بدني فساد سے روحي فساد و خرابي ضروري - پس ماننا پڑ[…] که ديني و دنيوي کاموں کے قابل نرها - اس سے بڑهکر اور مضر[…] کيا هوگئي ؟

کلوا واشربوا ولا تسرفوا سے يه مطلب بهي نکل سکتا هے که کها[ؤ] پيو مگر بہت خرچ مت کرو ' يعنے مکلف غذا ' لطيف طعام ' لذي[ذ] شربت ميں خرچ زائد نه کرو - يه نکته بهي بالکل طب کے موافق هے کيونکه جو غذا غليظ هو اور جوهر اسکا متين - اوسکے کهانے وال[ے] اور عادت کرنے والے کي عمر دراز اور تندرستي قوي هوتي [هے] کيونکه قبول آثار و ضد تغير سے بعيد هے -

مانا که طعام و شربت لطيف سے غذا حاصل هوتي هے ليکن بہت جلد متاثر و متغير هوکر مرض کا موجب بهي تو هوجاتي هے - تجربه اور مشاهدہ بهي يهي شهادت ديتا هے جيسا که فلاکت زدگان فقر اور صحرا نشيان و غير شهري قوت ميں زيادہ ' عمر ميں دراز ' جسم ميں تندرست هوتے هيں ' اور شربت نوشان لذيذ و معطر ' و طعام خوران لطيف و خوش منظر ' قوت ميں ضعيف ' عمر ميں کوتہ ' اور گونا گوں امراض ميں مبتلا ديکهے جاتے هيں -

هاں اس مسئله کي دليل پکڑکر که جو لطيف هے زود متاثر از غير ' اور جو کثيف هے دير متاثر از غير هوتا هے ' کہا جاے گا که کثيف دير و بد هضم ٹهرا -

تو ايک حد تک يه مسئله صحيح هے ' مگر يه مسئله غير معتاد کي نسبت هے - جب عادت هوجائے تو وهي شے زود هضم هوجاتي هے ' توليد خلط صالح و مدد صحت لازمي هوجاتي هے ' اور بسبب کثافت کے دير متغير و دير تحليل ثابت هوکر درازي عمر کا باعث هوتا هے - آية شريفه کا منشا يهي هے که طبيعت ميں عادت نيک ڈالو کيونکه : ان الله لا يحب المسرفين -

بهر حال " ولا تسرفوا " کو هر جگه دخل هے - سخاوت اور فياضي کے متعلق اکثر لوگ غلطي کرتے هيں يعنے اسراف اور فضول خرچي کي حد تک پہنچ جاتے هيں - قران حکيم نے ايک اصول قايم کرديا هے - کلوا و اشربوا و لا تسرفوا ان الله لا يحب المسرفين - اسي کي تفسير ميں حديث شريف هے : خير الامور اوسطها - في الجمله صحت ' قناعت ' تمدن ' تهذيب ' اور اخلاق کا سبق اسي ايک آية شريفۂ مندرجۂ عنوان سے ملتا هے : فاعتبروا يا اولى الابصار -

ختم جنگ کے اسباب

انکشاف حقیقت

شیخ سلیمان البارونی کی تصریح

جنگ بلقان کی مشغولیت نے مظلوم و بے نوا مگر مقدس و اولو العزم طرابلس کی طرف سے دنیا کو بالکل بے خبر کردیا حالانکہ اس سر زمین صحرائی کے فقرا اور بادیہ نشینوں نے جو کچھہ کیا ' اسکی قدر و قیمت جنگ بلقان کی با سازو سامان نا کامیوں نے اور بڑھا دی ہے !

جنگ بلقان کی وجہ سے جب دولۃ علیہ مجبور ہوئی اور اٹلی سے صلح کرلی تو اسکا کوئی اثر اندرون طرابلس کے مجاہدین پر نہ پڑا - وہ برابر مصروف دفاع و جہاد رہے - چنانچہ کئی سخت معرکوں کی خبریں سننے میں آئیں اور اٹلی کے حملے برابر ناکام و شکست یاب رہے -

ترک افسر جو وہاں مقیم تھے ' ان میں سے اکثر بدستور صلح کے بعد بھی ٹھہرے رہے - غازی انور پاشا کو اگرچہ اتحاد و ترقی نے بلالیا لیکن اور متعدد رؤساء جنگ وہاں باقی تھے ' اور سنوسیوں اور عثمانیوں میں پوری طرح اتحاد تھا -

منجملہ رؤساء قبائل و جنگ کے ' شیخ سلیمان البارونی ' عزیز بک مصری ' عزیز بک سابق والی عراق ' ایوب بک وغیرہ بھی تھے -

پچھلے دنوں یکایک یہ خبر مشہور ہوئی کہ مجاہدین طرابلس نے جنگ ختم کردی ' عزیز بک مصری اور دیگر رؤساء و شیوخ قبائل میں باہم اختلاف ہوگیا ہے ' اور شیخ سلیمان بارونی مع ایک بڑی جماعت کے جنگ سے دست بردار ہوکر تیونس چلے گئے !

پھر ایک شدید اختلاف روایت شروع ہوا - رسالۃ الہدایۃ و [illegible] کے مضمون نگاروں نے جو حالات بیان کیے وہ اُس سے بالکل مختلف تھے جو المؤید مصر میں شائع ہوے -

یہ بھی مشہور ہوا کہ سلیمان بارونی (جنھوں نے آغاز جنگ سے نہایت نامورانہ حصہ تمام مدافعات و مجاہدات طرابلس میں لیا اور جنکی مراسلات بارہا الہلال میں شائع ہوچکی ہیں) اٹلی والوں سے ملگئے اور رشوت لیکر جنگ ختم کردی -

بہر حال حالات نہایت تاریکی میں آگئے - ہم نے بارہا ارادہ کیا کہ اس مسئلۂ کو صاف کیا جاے لیکن محققانہ ذرائع بحث کا انتظار تھا -

اب چاہتے ہیں کہ طرابلس کے بعد از صلح اور موجودہ حالات کو موثق ذرائع سے حاصل کرکے شائع کیا جاے ' کیونکہ مسلمانان ہند صلح کے بعد سے بالکل بے خبر ہیں - اس سلسلے میں سب سے پہلے خود شیخ سلیمان البارونی کی ایک چٹھی کا ترجمہ شائع کرتے ہیں جو انھوں نے مسٹر درسے محمد ایڈیٹر افریقن ٹائمز لنڈن کے نام لکھی ہے اور اسکا اصلی عکس اخبار مذکور نے شائع کردیا ہے -



شیخ سلیمان البارونی ایک سنوسی شیخ طرابلس کے ساتھہ کھڑے ہیں (واقعۂ بنغازی)

مسٹر درسے محمد کی بھی مختصر تقریب کر دیں - قاریین کرام نے ایک پر اسرار فرقہ کا نام سنا ہوگا جو " درروز " کے لقب سے مشہور ہے اور جس کی ایک بہت بڑی جماعت شام اور اطراف بیروت و جبل لبنان میں موجود ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ غالباً یہ لوگ باطنیہ و قرامطہ کا بقیہ ہیں -

مسٹر درسے محمد اسی فرقے سے ہیں - انکے والد شیخ سلیم ایک نامور عالم تھے - انکی ایک فرانسیسی شخص سے بہت دوستی تھی جسکا نام " دو سے " تھا - اسیکی یادگار میں انھوں نے اپنے لڑکے کے نام میں بھی " درسے " کا لفظ شامل کر دیا -

انھوں نے یورپ میں تعلیم پائی اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے - کچھہ عرصے سے ایک انگریزی رسالہ " افریقین ٹائمز " کے نام سے نکالا ہے جس کا مقصد اقوام مشرقیہ کی حمایت اور انکے حالات سے اقوام یورپ کو آگاہ کرنا ہے - مصر کے متعلق بھی انکی ایک دلچسپ کتاب حال میں شائع ہوئی ہے - وہ لنڈن میں مستقل طور پر مقیم ہیں -

انھوں نے شیخ سلیمان بارونی سے حالت دریافت کیے - اسکے جواب میں وہ لکھتے ہیں :

" آپکا خط موصول ہوا ' آپ چاہتے ہیں کہ میں :

(١) طرابلس میں نئی حکومت کے قائم کرنے اور پھر اسے چھوڑ دینے کا سبب بیان کروں -

(٢) یہ جو ہمارے متعلق اخبارات نے مشہور کیا ہے کہ ہم نے ایک کثیر رقم رشوت میں لیلی ہے اور اسی لیے جنگ ختم کر دی ' اسکی حقیقت بتاوں -

(٣) میرے متعلق کہا جاتا ہے کہ مجھے بڑے بڑے چندے وصول ہوے مگر میں نے انھیں جنگ میں صرف نہیں کیا بلکہ اپنے لیے رکھلیا - اس الزام سے پردہ اٹھاوں -

انمیں سے ہر ایک سوال کا واقعی جواب دیتا ہوں جسمیں کسی طرح شک کی گنجایش نہیں - اس امید پرکہ پہلے یہ عربی میں شائع ہونگے پھر اسکا ترجمہ اس رسالہ کی زبان (انگریزی) میں ہوگا :

مشهور و معروف خصوصيات کا نقص هو - بلـکه هميشه اصلي نقطه ضعف اسکا نظام هي هوا هے - نظام کو ان معاني ميں سے خواه کسي معني کے ليے ليجيے جن پر لفظ نظام دلالت کرتا هے -

جن عثماني اور غير عثماني واقف کاروں نے عثماني فوج کو جنـگ اور صلح دونوں حالتوں ميں ديکها هے' قريباً ان سب کا اس پر اتفاق هے که دولت عثمانيه کے فوجي نظام ميں سب سے بڑا عيب يه هے که گرم ملکوں کے سپاهيوں سے سرد ملکوں ميں کام ليا جاتا هے ' اور سرد ملکوں کے سپاهيوں سے گرم ملکوں ميں - اور کسي ايسي غلط فهمي کي بنا پر جو حکمت و تدبير اور انصاف و عدل کے ذريعه سے رفع کيجاسکتي هے' ايک صوبه کے باشندوں سے مقابله کے ليے دوسرے صوبے فوج سے خالي کردیے جاتے هيں - آج سو برس سے عثماني فوج کي اصلي مصيبت يه هے که اسکے عثمانيوں سے برسر پيکار کرکے دونوں کو کمزور کرديا جاتا هے' حتی که جب بيروني دشمن سے جنـگ کا وقت آتا هے تو يه حالت هوتي هے که فوج ضعيف القوی هوتي هے' ملک اقتصادي مرض فقر الدم (کمي خون) ميں مبتلا هوتا هے ' خـزانه اس خانه جنگي ميں صرف هوچکا هوتا هے' اور اس پر مستزاد يه که فوجي خدمت کي مدت اسقدر طويل هے که اس طول مدت نے اس فن کو صرف اهل فوج هي ميں محدود کرديا - اگر مدت خدمت کم هوتي تو چهه سال ميں ايک دفعه کے بدلے دو دفعه فوج بدلي جاسکتي - اس سے يه هوتا که فوجي تعليم عام هوتي ' اور جسطرح اب هے اسطرح تهوڑے سے اشخاص تـک محدود نه هوتي -

بظاهر معلوم هوتا هے که قائد اعظم عزت پاشا کو تمام امور اور انـکے نتائج اس آخري جنـگ ميں مجسم هوکے نظر آگئے ' اسليے . انهوں نے ايک نئي اسکيم تيار کي هے جسکے اور مهمه حسب ذيل هيں

(۱) اس عيب سے نجات حاصل جو آخري جنگ ميں ظاهر هوا يعنی ميدان جنـگ تـک فوج کي ضرور مقدار نه پهنچا سکنا -

(۲) فوجي تعليم کا عام کرنا -

(۳) ناگهاني سانحات کي طرف سے اطميذان کے ليے هر جگه فوج مرابط يعنی ايسي فوج کي کافي تعداد رکهنا جو هميشه رهے -

يه تينوں مقصد جسقدر عمده هيں قارئين کرام خود اسکا اندازه کرسکتے هيں ' اور ايسے وقت ميں ظاهـر کيے گئے هيں جبکه لوگ انکي ضرورت محسوس کر رهے هيں - ...ليم اور ...ر

مگرافسوس هے که واضع اسکيم نے ايسا را... ختيار کيا جس سے لوگوں ميں اضطراب پيدا هونے لگا هے' حالانکه اس نتيجه تـک پهنچنے کے دوسرے ايسے راستے موجود هيں جو ملـک اور فوج دونوں کے مصالح کے جامع اور اسکيم کے مقصد کے ضامن و کفيل هيں - جب آخرين واقعات ميں هماري فو کا جهل ظاهر هوا' تو عزت پاشا نے يا عزت پاشا کي وزارت ميں اصلاح فوج کي اسکيم کے واضع نے يه چاها که فوجي تعليم عام هو جائے' اور يه فيصله کر ديا که فوجي تعليم لازمي هوگي ' اس سے وه لوگ بهي مستثنی نه هونگے جو ايسي عورتوں کے کفيل هيں جنکا اور کوئي کفيل نهيں -

يهاں همیں اسکا ضرور اعتراف کرنا چاهيے که همارے قومي نظام نے طول مدت اور اسکے علاوه اور بهت سے اسباب سے باشندوں کو فوجي خدمت سے متنفر سا کرديا هے -

پس يه ممکن تها که هماري حکومت بهي تجنيد (فوج سازي) کا وهي طريقه اختيار کرتي' جو اهل جرمني نے اسوقت اختيار کيا تها جبکه انهيں نيپولين کے تسلط و اقتدار نے فوج کے بڑهانے سے منع کيا تها - انهوں نے مدت خدمت کم کردي' اور فوج کي تعداد وهي رهنے دي جو نيپولين چاهتا تها - اس سے يه هوا که ايک شخص تها' دو تين برس قواعد جنـگ سيکهتا تها' اور پهر اپنے کام پر چلا . تها - اسکي جگه نيا سپاهي آتا اور اسي طرح سيکهکے چلا جا... اگر پهلا سپاهي اتنے زمانے تـک رهتا جتنے زمانے تـک که دو... رهے' تو يقيناً فوجي تعليم حاصل کرنے والوں کي تعداد اس تع... سے کم هوتي جو تخفيف مدت کے زمانے ميں تهي -

يه هے تفسير ميرے اس قول کي که تجنيد کا جو طريقه ا... جرمني نے نيپولين کے وقت ميں اختيار کيا تها' وهي طريقه فوج... تعليم کي اشاعت کا ضامن هے ' اور اسي ميں ملک کا اقتصاد... فائده هے - اسکا ايک بهت بڑا فائده يه بهي هے که وه جنديه... (سپهگري) کو قوم کي نگاهوں ميں محبوب و پسنديده بناتا هے

يه تو فوجي تعليم کي حيثيت سے بحث تهي' باقي رها مسئلهٔ د... ملي تو اسکي نئي اسکيم کے متعلق همکو جو کچهه معلوم هوا . اس سے ظاهر هوتا هے که اسميں صوبه وار خدمت کا مسئله ملح... رکها گيا هے - يعني هر سپاهي اپنے صوبه هي ميں رهکے خدمات انج... ديگا اور جو لوگ ايسي عورتوں کے کفيل هيں جنکا کوئي کفيل... نهيں ' وه اپنے اهل عيال سے دور نه بهيجے جائينگے -

ايک صحافي (جرنلست) سے عزت پاشا نے يه بهي بيان ک... هے که فوجي خدمت کي مدت کم کرنے کا اراده هے - مگر ابهي تک اسکي مقدار نهيں معلوم - (اسکے بعد وزارت جنگ بدل گئي' او... انور پاشا وزير جنگ هوے - الهلال)

اضافهٔ قيمت الهلال

الهلال کي معنوي اوصاف سے قطع نظر صرف ظاهري حالت بهي اسکي متقاضي هے که قيمت ميں کچهه اضافه کيا جائے -

نـرخ بـالاکن کـه ارزانـي هنـوز

ميرے اس بيان ميں مبالغه کا شائبه تک نهيں هے که ايک نمبر ديکهه لينے کے بعد دوسرے هفته کے الهلال کا انتظار اوسي دن سے شروع هوجاتا هے - اور اگر سوء اتفاق سے ڈاک ميں ايک دن کا بهي توقف معمول سے زياده هوتا هے تو وه اسقدر شاق گذرتا هے که الاماں - اس کے ساتهه هر اخبار بيں خواهشمند هے که اسکے حجم ميں حتی الامکان زيادتي هوجائے - مجهے يقين هے که جسوقت ايسا ممکن هوگا آپ اس کا حجم بڑهانے ميں ايک لمحه کا بهي وقف نکرينگے ليکن جبکه الهلال کے چهپائي کا غير معمولي اهتمام اور تصاوير کا التزام حالت موجوده ميں بهي آپکو زير بار کررها هے تو يه خواهش کيونکر کيجا سکتي هے - البته اگر اسکي اشاعت ميں توسيع هوجائے اور خرچ سے آمد بڑه جاے تو حجم ميں اضافه کرنيکي خواهش بجا هوگي - ميري راے ميں سردست يه مناسب هوگا که چنده سالانه ميں دو روپيه کا اضافه کرديا جائے ' اور ساتهه هي ايک پاپولر ايڈيشن جس کا کاغذ اس سے کم قيمت هو مگر باقي تمام باتيں اسي کي موافق هوں جاري کرديا جاے اور اوسکا چنده يهي رکها جائے جو اس وقت هے تو خريداران اخبار کو هرگز گراں نهوگا' اور جو لوگ پہلے سے زياده نديسکيں وه پاپولر اڈيشن ليتے رهيں گے - اسي کے ساتهه دلدادگان الهلال اوسکي توسيع اشاعت کے طرف بهي متوجه هوں' اوسطاً هر خريدار ايک ايک خريدار پيدا کردے که جو مقاصد آپکے پيش نظر هيں اس سے جـلد مستفيد هونے کا موقع ملے - اگر اضافه چنده کي راے قرار پائے تو ميں بلا توقف بقيه کمي کو پورا کرونگا والسلام مع الاکرام -

نياز مند غـلام حسن از امروهه

اب هم میں اور اُن میں شب کي تاریکي حائل هوگئي - ںارے پاس اتنے کارتوس بھي نہ تھے کہ گھنٹہ بھر اور لڑ سکتے - اسیطرح د بھي نہ تھي کہ دو چار دن تـک بھي کام دیتي - باهر سے ي رسد ' کارتوسوں ' یا روپیہ کے آنے کي امید نہ تھي - لاچار کر راتوں رات همیں یفرن واپس آنا پڑا ' زخمیوں کو بمشکل دهوں پر اُٹھا کر لاے ' کیونکہ کرایے کیلیے همارے پاس پیہ نہ تھا ! !

دوسرے دن اطـالیوں نے اپني تمام فوج کے ساتھہ دوسرا حملہ ا کیونکہ انهیں معلوم هوگیا تھا کہ همارے پاس سامان مدافعت ں اب کچھہ بھي نہیں رها هے - اس حملہ میں هماري فوج کا ـ بڑا حصہ منتشر هوگیا -

اسي اثنا میں جو وفـد هم نے بھیجا تھا اسکا جواب آ گیا کہ یں خود مختاري دینا حکومت اطـالیا کو منظور هے - میں نے ام سر برآوردہ اشخاص کو جمع کیا اور ان سے مشورہ کیا - سب نے تفاق طے کیا کہ همیں بھي منظور کرلینا چاهیے -

اب میں نے لـڑنے والوں کو حکم دیـا کہ وہ سرحد تونس کي ف چلیں جو هم سے چار دن کي مسافت پر هے - اسکي اطـلاع حلي مرکزوں میں دیدي تاکہ کہیں ایسا نہو کہ اطالي اچانـک ملہ کردیں -

ان لوگوں نے کوچ شروع کیا - جب میں انکے همراہ نالوت پہنچا مجھے کاؤنت سفورزا اور اسکے رفیق مسٹر دوزي کا تار ملا کہ ں قرار داد کي تـکمیل کے لیے آؤ جو هم میں اور وفـد میں ئي هے -

اس سے مجھے معلوم هوا کہ وہ ابھي هماري واپسي سے بے خبر ں - میں تونس روانہ هوگیا اور ظـاهر کیا کہ کونت سفورزا سے ـگو کرنے کے لیے جا رها هوں - حالانـکہ میں اسلیے جا رها تھا کہ ومت تونس سے اسکي قلمرو میں داخل هونے کي اجازت لوں -

حکومت نے اس شرط پر اجازت دي کہ هم لوگ هتیار دیدیں - ں نے بخوشي اس شرط کو منظور کیا ' اور خیال کیا کہ یہ ازت هي اسکي بڑي مروت هے جسے میں کبھي نہیں بھولسکتا - ونـکہ اگر وہ اجازت نہ دیتي تو یا تو هم زبردستي داخل هوتے اور ـ صورت میں اهل تونس اور انکے ساتھہ انکي حکومت سے مقابلہ نا ' یا پھر واپس آتے اور اس صورت میں گرفتار هوتے اور سب سب مارے جاتے -

اسکے بعد میں کونت سے ملے بغیر سرحـد واپس آیا کیونـکہ ومت کو اس واقعہ کي خبر هوگئي تھي اور قطع گفتگو کي غرض ، انهیں حکومت نے بلا لیا تھا -

مگر یہ کونت پھر تونس واپس آیا اور مجھہ سے کہا کہ انتظامي د مختاري کو چھوڑ کے میں آور کوئي دوسرا مطالبہ پیش کروں نکہ اب اس مطالبے کے لیے تو کوئي وجہ باقي نہیں رهي -

میں نے اسے ایک نقشہ لکھکے دیا جسمیں عام اهل طرابلس خصوصـاً لـڑنے والوں کے فوائـد کے متعلق چند مخصوص ات تھیں -

اس نے بالحاح واصرار کہا کہ میں کچھہ اپنے اور اپنے متعلقین لیے بھي طلب کروں - علاوہ اُسکے کہ وہ خود جو کچھہ مناسب جھیگا میرے لیے حکومت سے اسکي سفارش کرے هي گا - مگر ں نے اسے منظور نہیں کیا اور کہا کہ اسکے بدلے یہ کوشش کرے کہ م لڑنے والوں کو عام طور پر معافي دیدیجائے - مجھے خاص اپني ت کیلیے کچھہ نہیں چاهیے - چنانچہ اس نے حکومت سے سفارش ، - حکومت نے معافي کا حکم صادر کردیا اور اسکي اطلاع سرکاري طور پر تونس کے اطالي کونسل جنرل کے ذریعہ ملگئي - میں نے اسي وقت اهل طرابلس کو اسکي خبر کردي -

اسکے بعد اس نے اور حکومت فرانس نے مجھہ سے کہا کہ میں لوگوں کو طرابلس واپس جانے کا مشورہ دوں - حکومت فرانس نے اسکي وجہ یہ بیان کي کہ تونس کي تنگي کي وجہ سے کسي نئي آبادي کي اسمیں گنجایش نہیں - میں نے اهل طرابلس کو لکھا - انمیں سے بعض گئے اور بعض وهیں رهگئے - جو لوگ قلمرو تونس میں نہیں آ ئے تھے ' وہ اپنے هتیار لیکے اندرون طرابلس چلے گئے اور مجھہ میں اور کونت میں گفتگو ختم هوگئي -

* * *

اس سے آپکو معلوم هوگیا هوگا کہ حکومت اسلیے قائم کي گئي تھي کہ اس خود مختاري کي حفاظت کي جائے جو سلطان المعظم نے همیں عطا فرمائي هے ' اور اسکے بعـد اپنے آپ کو اطالیوں کے حوالے صرف اسلیے کیا کہ همارے پاس سامان مدافعت ' روپیہ ' اور کارتوس نہیں رهے تھے -

پس نہ تو هماري فوج کو الزام دینا چاهیے کہ اس نے بزدلي کي یا اسلام اور حقوق وطن کي مدافعت سے گھبرا گئي ' اور نہ همارے اشخاص میں سے کسي کو یہ الزام دینا چاهیے کہ اس نے خیانت یا طمع سے ایسا کیا - باستثناء بعض افراد کے کہ انهوں نے جو کچھہ کیا وہ کیا ' اور اسکي پاداش میں هم نے انهیں آخر جنگ تـک قید میں رکھا - (البقیۃ تتلی)

[بقیہ مراسلات]

زمینـــدار کي ضبطي

زمیندار پریس کي ضبطي سے غیر معمولي نقصان جو ملـک و قوم کو هوا هے وہ ناقابل برداشت هوگیا - جسطرح سے زمیندار نے اپني زمانہ اشاعـت میں قوم کي نیابت کي هے وہ اظهر من الشمس هے - زمیندار پریس کي ضبطي سے یہ معلوم هوتا هے کہ گورنمنٹ نے ابتـک اس اُصول پر کافي توجہ نہیں فرمائي کہ حکومت اصلاً دلوں پر هونا چاهیے اور محض زبان بند کرنے سے اور بجا یا بیجا شکایات اپنے کان تـک نہ پهونچنے سے حکومت کا استحکام مشکل هے - جو لوگ گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ هیں اور جو چاهتے هیں کہ تاج برطانیہ سے حقیقي الفت و وفاداري هندوستانیوں میں پیدا هو' انکا فرض هے کہ نہایت متانت سے گورنمنٹ کي اس روش پر نکتہ چیني کریں' اور پریس ایکٹ کي تنسیخ اور ترمیم پر کافي زور دیویں - زمیندار پریس کي ضبطي پر وایسریگل کونسل میں سوال اور ریزولیوشن پیش هونا چاهیے - انگلستان میں اس آفت سے نجات حاصل کرنے کے لیے هاوس آف کامنز اور هاوس آف لارڈز کا دروازہ کھٹکھٹانا چاهیے - اور سب سے ضروري امر جسپر قوم کو فوراً متوجہ هونا چاهیے وہ یہ هے کہ ایک مشترکہ کمپني چندہ سے قایم کرکے فوراً اوسکے سرمایہ سے ایک روزانہ اخبار ایسے هي آب و تاب کا مولوي ظفر علیخانصاحب کي اڈیٹري میں نکالا جارے - اگر قوم اسوقت غفلت کریگي تو گویا وہ دیدہ و دانستہ اپنے حقوق اور مطالبات سے دست بردار هوتي هے -

محمد سلیمان - از بدایون

[illegible]

کمپني کي تجویز نہایت عمدہ تھي - اور ایک نہیں بلکہ متعدد مصالح و فوائد پر مشتمل' لیکن اب چندے کي فراهمي کا سلسلہ شروع هوگیا هے اور معاونین حق و ناصرین حریت کو اب اسي کي تکمیل کیلیے کوشش کرني چاهیے -

(۱)

جب دولۃ عثمانیه اور اطالیا میں صلح هوگئي اور دونوں سلطنتوں کي طرف سے همکو سرکاري طور پر اطلاع دي گئي که سلطان المعظم نے اهل طرابلس کو کامل انتظامي خود مختاري عطا فرمادي هے' تو هم نے بالاتفاق یه طے کیا که اس خود مختاري کي حفاظت کي جاے -

اهل طرابلس نے مجھسے چاها که میں انکي صدارت قبول کروں' اور ایک حکومت قائم کردوں - انہوں نے اس مضمون کي درخواستیں اپنے خط میں اور اپنے دستخطوں سے میرے پاس بھیجیں' اسلیے میں نے اسکو منظور کیا' اور دول عظمی اور مشہور اخبارات کو تار کے ذریعه اسکي اطلاع بھي دیدي -

میں نے باقاعدہ حکومتوں کے پرداز پر ایک حکومت کي بنیاد ڈالي جسمیں متصرف (کمشنر) قائم مقام (ڈپٹي کمشنر) مدیر (کلکٹر) قاضي (جج) مفتش (انسپکٹر) اور کاتب (منشي یا کلرک) مقرر کیے - مسلم پولیس' نیز پیادہ' اسپ سوار' اور شتر سواروں کي چند پلٹنیں بھي ترتیب دیں اور اُنھیں یورپ کي خوشنما وردیاں پہنائیں - مقام ورخله' عذاس' اور مرزق تک تمام اطراف میں ڈاک کا' اور حدود تونس تک ٹیلیگراف اور ٹیلیفونکے اسٹیشنوں کا انتظام کیا - اطالیوں کے سامنے ایک خط جنگ بنایا جو ورخله سے شروع هوتا تها اور غریان' زعتریه' منطروس' اور بیر الغشت کے آگے سے گذرتا هوا عزیزیه کي طرف چلا جاتا تها -



طرابلس کي عارض حکومت کے بعض ارکان

نمبر ۸ مس کولیرا هیں جو موسیو کولیرا ایڈیٹر " النیل " قاهرہ کي بہن اور انکے اخبار کي نامه نگار جنگ هیں -

اس ترتیب سے هم نے چند ماہ تک ان مقامات سے اطالي فوجوں کي پیش قدمي کو روکے رکھا جن پر وہ اعلان صلح کے بعد قابض هوگئے تھے -

اس اثناء میں هم سے اور اطالیوں سے چھوٹے بڑے معرکے بھي هوے جنمیں انکے بہت سے آدمي کام آے اور سخت مالي نقصان هوا - نصرۃ الهي همارے ساتهه تهي -

لیکن بالآخر همارے پاس روپیه ختم هوگیا - اور اسقدر تہیدست هوگئے که جو اونٹ زخمیوں کو لاتے تھے' انکا کرایه اور نوکروں اور مسلم پولیس کي تنخواهیں' نیز شہداء کے پس ماندوں کے وظائف کیلیے بھي کچهه نه رها' علی الخصوص ان پس ماندگان شہداء کرام کا یه حال تها که اُنکے پاس ایک دن کے کهانے کا سامان بھي باقي نه رها تها - جو اونٹ روزانه جنگي مرکزوں تک رسد لیجایا کرتے تھے' انکا کرایه بھي هم نہیں دیسکتے تھے اور یه بڑي مصیبت تهي -

اسي اثنا میں چند در چند اسباب کي وجه سے ایک اور مصیبت عظیم پیدا هوئي یعنے تونس کي طرف سے رسد کے لانے میں بھي دقتیں پیش آگئیں - میں نے مجبور هو کر یورپ مشہور اخبارات کو تار دیے' اور جن مقامات سے تعلقات تھے ر وهاں شکایتیں کیں -

مذکورۂ بالا حالات جب پیدا هوے تو میں نے محسوس که اب هم نہایت هي سخت خطرے میں هیں - بالآخر ایک و یورپ بھیجا تا که وہ دول عظمی کو هماري کار روائیوں سے مطلع کر

بعد کو همیں یقین هوگیا که اس سے کوئي فائدہ نه هوگا' اسل هم نے اپنے وفد کي معرفت جو اسوقت مرسلیز میں تها' اط کو اطلاع دي که اب هم اس شرط پر جنگ ختم کرنے کے لیے هیں که وہ همکو پوري طرح انتظام خود مختاري دیدے -

اور اپنا یه خط کچهه اس طرح کي عبارت میں رکها جس سے اٹا کو کسي طرح هماري کمزوري کا خیال پیدا نهو اور وہ سمجھے که اگر ع تک همیں جواب نه دینگے جب بھي همارا کچهه نقصان نهوگا' همیں سامان مدافعت میں سے کسي شے کي ضرورت نہیں هے -

لیکن وہ هماري حالت سے ناواقف نه تھے' انکو معلوم تها دولۃ عثمانیه کے اولیاء امور صلح کے بعد چلے گئے' اور سامان و اسلد کا آنا بھي بلقان کی جنگ سے رک گید نیز باهر سے بھي کوئي شے همار پاس نہیں آئي پس انھوں نے جواد میں لیت و لعا شروع کیا - اس سے بھي بڑهکر نقصار یه هوا که بعض وجوہ سے همارا وف عرصے تک تونس او مارسلیز میں پڑا رہ اور همیں اسکي کچهه خبر نه ملي !

اب میں نے اپنے یہاں کے ارکان [illegible] کو رجسٹر کرنے کا حکم دیا تا که انکي شرعي زکواۃ ارباب نصاب سے لي جاے اور مصارف میں تھوڑي بہت مدد ملے - زکواۃ تخمیناً بیس هزار گني تهي - مزروعه زمینوں کے عشر قلمبند کرنے کے لیے بھي دو شخص مامور کیے - اسکي مقدار بھي بہت اچهي تهي -

تمام لوگوں نے جوش و مسرت کے ساتهه ان احکام کا استقبال کیا مگر افسوس که ان دونوں تجویزوں کو پایۂ تکمیل تک نه پہنچا سکے - کچهه ایسے واقعات پیش آئے اور یکایک حملے هوگئے' جنمیں مجبوراً همیں مصروف هونا پڑا اور ان دونوں تجویزوں کے متعلق کچهه بھي نه کر سکے - انهي حملوں میں همارا آخري ذخیرۂ جنگ یعني کارتوس بھي ختم هوگیا !

اسکے بعد اطالي فوجوں نے بڑے سر و سامان سے به یک روز و به یک وقت جندوبه' عتریه' منطروس' اور قبر زائد پر حمله کر دیا - نہایت دهشت انگیز معرکے هوے اور اطالیوں کے بہت سے آدمي کام آئے - میسرہ میں هم فتحیاب تھے اور میمنه میں وہ کامیاب - لیکن وہ آگے بڑهے اور بڑهکے اس پہاڑ پر قابض هوگئے جو همارے رابطه کے مرکز عام تک پہنچا هوا تها -

تنه بیگم صاحبه کا " اعجاز نما چاول " بالکـــل [illegible] هوگیـا هے

۱۱ مارچ سنه ۱۹۱۴ع تـک درخواست بهیجنے والے اصحاب کو
عالشه بیگم صاحبه اپني عزیزه الف خاتون سلمها کي صحت
خوشي میں اپنا ایجاد کردہ حیرت انگیز تحفه " اعجاز نما چاول"
پوري قل هو الله شریف مع خریدار کے نام کے نهایت
خط تحریر فرماتي هیں بجاۓ اصلي قیمت گیارہ روپے پانچ آنه
کل مفت تقسیم فرما رهي هیں ' اور ساتهه هی اوسکے ایک
کي قیمتي ڈبیه جسمیں چاول نهایت خوبي کے ساتهه رکها
هے - اور ایک خوردبین جس سے ضعیف النظر اصحاب بهي
ایک حرف بآساني پڑہ لیتے هیں - اور دو عدد ٹین کي
ڈبیاں وغیرہ بهي عنـایت فرما دینگي - محض ان سب
کي قیمت وہ بهي نهایت رعایتي یعني صرف ایک روپیه
آنه علاوہ محصول ڈاک بذریعه وي - پي - طلب فرمارهي هیں -
خیال میں یه قیمت ان آشیاء کي بهي نهیں هے جو چاول
کے همراہ دے رهي هیں ' اسلئے هم ناظرین اخبار الهـــلال کو
آگاہ کرتے هیں تا که وہ بهي اس عظیم الشان رعایت سے
یض هوکر بیگم صاحبه کي اس تحیر خیز کمال کي داد دیں
کي حوصله افزائي فرماویں -

بیگم صاحبه یه بهي وعدہ فرماتي هیں که اگر اعجاز نما چاول
صاحب کي ناپسند آوے اور کوئي حرف سورۂ قل هو الله
کا معه خریدار کے نام کے پڑهنے میں نه آوے تو وہ بغیر واپسي
ي کي ڈبیه وغیرہ کے اپني یه معمولي قیمت ایک روپیه
آنه بهي ایک هفته کے اندر واپس منگا سکتے هیں - اور ایک
رعایت یه بهي کیگئي هے که نصف درجن کے خریدار کے لیے
ولڈاک معاف کردیا هے ' اور ایک درجن کے خریدار سے مبلغ
روپیه معه محصولڈاک لیے جاویں گے - مزید صداقت کیلئے ایک
ر اخبار زمیندار کے ریویو کي نقل بهي ذیل میں درج کي
هے -

نقل ریویو روزانه زمیندار لاهور

رل میں گذشته و موجودہ صناعان هندوستان کا تذکرہ کرتے
اور ارنکے کمالات سے عائشه بیگم صاحبه کے کمال کو ترجیح دیتے
رقم طراز هے که عائشه بیگم صاحبه نے حال میں ایک چاول
پوري سورۂ اخلاص نهایت خوشخط حروف میں لکهي هوئي
همارے پاس ریویو کي غرض سے روانه کیا هے اگر کسي کي
بینائي علی حاله هو تو وہ خالي آنکهه سے ایک ایک حرف
پر بخوبي قادر هو سکتا هے - ضعیف النظر اصحاب خورد بین
مدد سے ایک ایک حرف بلکه ایک ایک لفظ صفائي کے ساتهه
لیتے هیں - عائشه بیگم صاحبه کا کمال تعریف و قدرداني کا
حق هے اوسکي اصلي قیمت ۱۱ روپیه ۵ آنه هے -
خبار وطن کے اڈیٹر صاحب اپنے ریویو میں چاول کي کمال
ـ کرتے هوے فرماتے هیں که اسکي قیمت معه ڈبیه وغیرہ
ارہ روپیه ۵ آنه کچهه بهي نهیں هے -

نوٹ) پته نوٹ کر لیجیے اور ۱۲ تاریخ ماہ مارچ تـک طلب
جیے اوسکے بعد اصلي قیمت ۱۱ روپیه ۵ آنه لیجائیگي -
کا پته - عائشه بیگم صاحبه قاضي اسٹریٹ امروهه ضلع مرادآباد

شایقین زبان فارسي کو مـــژدہ

کتاب مسٹر مورگان دکن شوسٹر امریکاے سابق خزانه دار ایران موسم به (آسٹر انگلنگ آف پرشیا) کا عمدہ با محاورہ فارسي جدید ترجمه آقا سید ابوالحسن صاحب طهراني نے کیا اور (اختناق ایران) اوس کا نام رکها یه کتاب اس زمانه کي نهایت صحیح تاریخ هے اور آج کل کے عمدہ محاوروں سے آراسته جسکي لطافت زبان دیکهنے سے تعلق رکهتي هے ازروے عبارت و انشا یه کتاب (انوار سهیلي اور ابو الفضل) کے هم پایه هے اُن لوگوں کے لیے جو تکمیل زبان فارسي کے طالب اور اس کے رسمي یعنے (افیشل) و معمولي محاورات کے خواهشمند هوں اس سے بهتر ذریعه ملنا دشوار هے ' جو شخص اس کو مطالعه کرے اوس کو حالت ایران سے ایسي واقفیت حاصل هوجاتي هے جیسے ایران کي کل سیاحت کرلي' اور ایرانیوں کے صبر و استقلال کي تصویر پیش نظر هوجاتي هے - ترجمه دوجلدوں میں مکمل هوگا ان دونوں جلدوں کي قیمت مع ستر صفحـــه تصویر کے صرف دس روپیه اور بلا تصویر چهه روپیه ۸ - آنه اگر غیر مجلـــد بلا تصویر مطلوب هو تو پانچ روپیه قیمت پر مل سکتي هے هر صورت میں محصول ڈاک ذمه خریـــدار هوگا - یه قیمتیں ان لوگوں کے لیے هیں جو سال حال ربیع الثاني کے آخر تک درخواست خریداري ارسال کریں بعد انقضاے مدت مذکورہ حسب مناسب قیمت میں اضافه کیا جائیگا -

(پتـــه) آقا سید ابوالحسن طهراني معلـــم فارسي نظـــام کالج حیدر آباد دکن المشتهـــر - حاجي فتح الله مفتـــون یزدي مدرس فارسي گورنمنٹ هائي اسکول چادرگهاٹ سرکار عالی

زنـــدہ دل نوجوانـــان [illegible] کا ایـــک ماهـــوار رسالـــه ظریف

اغراض و مقاصد

(۱) زندہ دلي و ظرافت کي روح پهونکنا -
(۲) سنجیدہ مهذب مذاق فراهم کرنا -
(۳) مشرقي دماغ کو مغربي مذاق سے آشنا کرانا -
(۴) ادبي - مذاق کو نشو و نمادینا -
(۵) اخـــلاقي و روحاني سبق سکهانا -

چندہ سالانه

رؤسا سے ۵ روپیه امراء سے ۳ روپیه عام شایقین ۱ روپیه ۱۲ آنه

تعلیـــــم نسوان کے متعلق

هندوستان کے مشهور و معروف عالم دین حضرات مولانا محمد اشرف علي صاحب کا نهایت مدلل و مفصل مضمون جو بارہ صفحه پر طبع هوا هے صرف دو پیسے کا ٹکٹ بهیجنے پر اُس کے دو نسخے روانه هو سکتے هیں -

الهلال کـــي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـــلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

اخوان الصفا

دار المصنفين

دو یار زیرک و ' از بادۂ کہن دومنی
فراغتی ' و کتابی ' وگوشۂ چمنی
من ایں مقام بدنیاؤ عاقبت نه دهم
اگر چه در پیم اُفتند خلق انجمنی !
(لسان الغیب)

ذیل میں شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي ایک تحریر درج کي جاتي ہے -

جو تجویز پیش کي گئي ہے وہ برسوں سے پیش نظر ہے - بارہا اس بارے میں مشورے ہوے اور نقش امید کے بہت سے خاکے بنائے گئے :

یک " کاشکے " بود کہ بصد جا نوشته ایم !!

مولانا کا خیال تھا کہ دار العلوم ندوہ کے ساتھہ ایک مخصوص عمارت اُن مہاجرین علم کي بھي ہوگي جو علم و پرستاري علم کي خاطر اپنے تئیں عام زندگي سے الگ کر لینگے - اور اسکا انتظام کچھہ مشکل نہ تھا - لیکن اب تو خود دار العلوم ندوہ هي کا قیام مشکل ہوگیا ہے :

او خویشتن گم ست کرا رهبري کند ؟

في الحقیقت یہ ایک نہایت هي اهم تجویز ہے جو اگر پوري ہوگئي تو موجودہ سنین عمل کا ایک عظیم الشان کام ہوگا - یہ بڑي هي غم کرنے کي بات ہے کہ هم میں بہت سے کثیر المصارف کام ہورہے هیں اور بڑي بڑي عمارتیں کھڑي کردي گئي هیں ' مگر ابتک تمام قوم ایک چھوٹا سا جھونپڑا بھي ایسا نہ بنا سکي جو علم اور مشاغل علمیہ کیلیے مخصوص ہو اور جہاں عشاق علم و شیفتگان فن جمع ہوکر شب وروز تحقیق و مطالعہ اور تصنیف وتالیف پر مشغول رهتے هوں :

فرا غتی وکتابی وگوشۂ چمنی !

بڑي مصیبت یہ ہے کہ جسقدر قابلیتیں موجود هیں ' فقدان اسباب و صحبت کي وجہ سے ضائع جارهي هیں ' اور نئي قابلیت پیدا نہیں هوتي - علم کیلیے پہلي چیز صحبت واجتماع ہے -

چوتھي صدي هجري میں متوکل عباسي کي بد مذاقي اور تشدد و تعصب نے علماے بغداد کو ترک وطن پر مجبور کیا - مورخین نے اس عہد کو " هجرت علم " کے لقب سے یاد کیا ہے کہ مشرق سے تمام اهل علم مغرب (اندلس و افریقہ) کي طرف چلے گئے - اسي زمانے میں بعض علما و حکما کي ایک خفیہ مجلس اس غرض سے قائم هوئي تھي کہ علوم حکمیہ و الہیہ میں ایسے رسائل مدون کر دیے جائیں ' جنکي وجہ سے وہ علوم محفوظ رهیں - " اخوان الصفا " اس مجلس کا نام تھا ' اور اسکے رسالے موجود هیں -

آج بھي ضرورت ہے کہ ایک مجلس " اخوان الصفا " قائم ہو - همارے سر زمین سے علم هجرت کرچکا ہے - اب دوبارہ اُسے دعوۃ دیکر بلانا چاهیے :

هزار بار برو صد هزار بار بیا !

پچھلے دنوں کسي ایسي صحبت کا خیال هوا تھا اور اسي لیے " اخوان الصفا " لکھوا کر اسکا بلاک بھي بنا لیا تھا - جناب مولانا کي تجویز اسي کے ذیل میں شائع کردیتا هوں - اگر قابل اطمینان صورت اختیار کرلے تو میں اپنا پرائیوٹ کتب خانہ جسمیں تقریباً اکثر علوم اسلامیہ وعربیہ کا ذخیرہ ہے اور جسکي قیمت سات آٹھہ هزار روپیہ سے کسي طرح کم نہوگي ' دار المصنفین وقف کر دینے کیلیے طیار هوں -

تقریباً هر ماہ اسمیں کتابوں کا اضافہ هوتا رهتا ہے -

پانچ سو روپیہ کا ایک نیا ذخیرہ مطبوعات یورپ کا عن[قریب] پہنچنے والا ہے - اس طرح ممکن ہے کہ پیشکش کے وقت حیثیت موجودہ حالت سے المضاعف هو -

افسوس کے نقد اعانۃ سے مجبور هوں ورنہ مولانا کا اتباع کر[تا]

ایک اهم تجویز

خدا کا شکر ہے کہ ملک میں تصنیف و تالیف کا مذاق [بڑھتا] جاتا ہے اور قابل قدر ارباب قلم پیدا هوتے جاتے هیں ' با ایں همہ اس گروہ میں زیادہ تعداد ان لوگوں کي ہے جنکو مص[نف] کے بجاے مضمون نگار یا انشا پرداز کہنا زیادہ موزوں هوگا ' کیونک[ہ] کي مستقل تصنفیں نہیں هیں ' بلکہ معمولي رسالے یا مضامین ه[یں]

اسکي وجہ یہ نہیں ہے کہ ان کو اعلیٰ درجہ کي تصنیف [کي] قابلیت نہیں ' بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ اعلیٰ درجہ کي تصنیف [کے] لیے جو سامان درکار ہے وہ مہیا نہیں ہے - ان میں سے اکثر کے [پاس] کتابوں کا ذخیرہ نہیں ' جو انتخاب اور استنباط و اقتباس کے کام آ[ئے] اتفاق سے اگر کوئي مقامي کتب خانہ موجود ہے تو دل جمعي [کے] اسباب نہیں کہ اطمینان سے چند روز وهاں رهکر کتابونکا مطالعہ اور [ان] سے استفادہ اور نقل وانتخاب کرسکیں - ان باتونکے ساتھہ کوئي عل[مي] مجمع بھي نہیں کہ ایک دوسرے سے مشورہ اور مبادلہ خیالات هو س[کے]

ان مشکلات کے حل اور تصنیف و تالیف کي ترقي کے لیے ض[رور] ہے کہ ایک وسیع دار التصنیف اصول ذیل کے موافق قایم کیا جا[ے]

(۱) ایک عمدہ عمارت " دار التصنیف " کے نام سے قایم [کي] جاے جسمیں ایک وسیع هال کتبخانہ کے لیے هو اور جسکے حوا[لي] میں ان لوگوں کے قیام کے لیے کمرے هوں جو یہاں رہ کر کتبخانہ [سے] فائدہ اُٹھانا اور تصنیف و تالیف میں مشغول رهنا چاهتے هوں

(۲) یہ کمرے خوبصورت اور خوش وضع هوں ' اور اُن مش[هور] مصنفین کے نام سے موسوم هوں جو تصنیف کي کسي خاص ش[اخ] کي موجد اور باني فن هیں -

(۳) ایک عمدہ کتب خانہ فراهم کیا جاے جس میں کث[رت] تعداد هي پر نظر نہو بلکہ یہ امر بھي ملحوظ رہے کہ جس فن ک[ي] کتاب هو ' نادر اور کامیاب هو -

(۴) تصنیفي وظایف قائم کیے جائیں اور وظیفہ عطا کنند[ہ] کے نام سے موسوم کیا جاے ' یہ وظایف یا ماهوار هونگے یا کس[ي] تصنیف و تالیف کے صلہ کے طور پر دیے جائینگے -

(۵) جو لوگ کم ازکم پانسو روپیہ یکمشت عطا فرمائینگے ا[ن] کے نام اس عمارت پر کندہ کیے جائینگے - میں یہ تجویز بالکل ایک سرسري صورت میں پیش کرتا هوں ' اور چاهتا هوں کہ سردست محض ایک خاکہ کے طور پر اسکي بنیاد قائم هو جاے جو رفت[ہ] رفتہ خود بخود وسعت حاصل کرتي جائیگي - اس بات کا مجھ[ے] اطمینان ہے کہ ریاست هاے اسلامي سے اس کے لیے ماهواریں مقرر هوسکینگي - سردست هم کو صرف دس هزار روپیہ درکار ہے جس سے ایک مختصر تعمیر کي بنیاد ڈال دي جاے - اصلي فنڈ کیلیے پچاس هزار روپیہ کا تخمینہ کیا گیا ہے -

(۶) دس هزار کي رقم میں ' میں سردست ایک هزار روپیہ اپنا پیش کرتا هوں - اور میں اسبات کا بھي مستدعي هوں کہ جن بزرگوں کو میري تجویز سے دلچسپي هو مجھہ سے خط وکتابت فرمائیں ' اور مناسب مشورہ سے میري همت افزائي کریں - نیز ایڈیٹران همدرد ' وطن ' پیسہ اخبار ' مشرق ' البشیر ' وکیل ' وغیرہ سے درخواست ہے کہ اس تجویز کو اپنے اپنے اخباروں میں شائع فرمادیں -

(شبلي نعماني - لکھنؤ)

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹـــر ایٹ لا کی

میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی طب متعلقـہ مقـدمـات عـدالت پـر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم هوتا هے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز هے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے رجہ تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے هیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام هے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي هے ' اور اس علم کا موضوع کل رہ مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں ' اور نیز بعض رہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے هیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا هے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس رہ علم هے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا هے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي هے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا با لجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شهادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري هے جو اِن مقدمات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عهدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ هو تو اس کا نتیجہ یہ هوتا هے کہ کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي هے اصل مجرم رها کردیا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماهر نهیں هے تو شهادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هوتے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نهیں کرسکتا اور اس امر سے همیشہ مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشہ لگا رهتا هے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي هے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هوجاتي هے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار هے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمـد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے هیں ' جسکي رجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي هے -

اس کتاب میں طب و قانون کے رہ تمام مباحثات آگئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشہ در پیش رهتے هیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) هلاکت کي جوابـدهي (۳) شهادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا هونا (۸) پھانسي یا گـلا گھوٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -
(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان -

امـــور مختلفـــہ کے متعلق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زهر خوراني وغیرۃ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج هیں جن کي رجہ سے هر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سهولت پیدا هوگئي هے ' اور ساتھہ هي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا هے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي هے - مشکل سے مشکل مسئلۃ کو بھي اس طرح بیان کیا هے کہ رہ نهایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کي سمجھہ میں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشیں هو جاتے هیں -

مدت هوئی کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع هوئي تھي ' جو نهایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب، کي شدید ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے کہ یہ کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همہ داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نهیں رکھتا -

امید هے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نهایت اعلی اهتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي هے اور (۳۸۰) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي هے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدراباد دکن سے مل سکتي هے -

مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں کہ ان کے هاتھہ کي دو سطریں هات آجاتي هیں تو اهل نظر آنکھوں سے لگاتے هیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ هوگیا - اهل ملـک کي خـوش قسمتي هے کہ مـولوي عبـد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نهایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں - سروآزاد اور مآثر الکرام - سروآزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ هے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا هے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں ' اعلی درجہ کے هیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت هے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نهیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انهوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا هے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک هندوستان میں پیدا هوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هـزاروں اوراق کے اُلٹنے سے بھي هات نهیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ هوں کہ علالت اور ضعف کي رجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' او صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجھے امید هے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ هونگے - قیمت هر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي هے :—

ماثر الکرام ۳۳۴ صفحات	قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک	
سـروآزاد ۴۲۲ صفحات	قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک	

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشهور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت	۵۰ روپیہ
ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد	۳۰ روپیہ
مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت	۲۰ روپیہ

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر
کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

حُسنِ قبول

وہ پھول چُنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شئے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں۔ سادہ یہ گویا قبول عام ہوئی۔ اب رہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ اس شئے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر۔ اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہم وجہ یعنی ایکن افراد مختلف ایک شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہوں تو۔ ایسی شئے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے بھی جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفاقات سے ثابت کیا جا سکتا ہے ؛

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجیے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں ”میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں“

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ ”تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو صرف بہترین خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا“

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین صاحب اکبر** الہ آبادی فرماتے ہیں۔

”زیتون۔ (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بسا لینا تو بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے کیا یہی کوئی دلکش خوشبو ہے مسرت سے تیل پر لگانے کے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا تیل اچھا ہے ٭ دماغ بھی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے“

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں ”تاج روغن گیسو دراز میں سے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئیل کے شوروم (کارخانہ) کو بھی دیکھا ہے“

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ ”یہ تاج ہیر آئیل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے“

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۹ ۱۹۱۳ء میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کو تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے“

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۳۔ نمبر ۹۰۔ ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج ... میں طب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں

تاج روغن بادام و بنفشہ۔ فی شیشی ۱۲ ؎

تاج روغن زیتون فی شیشی ۸ ؎

تاج روغن آملہ و بنـ فی شیشی ۱۲ ؎

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں۔ کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات پر ایجنسیوں کی ضرورت ہے**

المشتہر

مینجر۔ دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی

مشاهير اسـلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شكر گنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف‌ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۴) حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيـام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملك مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انريبل سيد اميرعلي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] كرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ بيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر كليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۶ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه ۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه كي قيمت يك جا خريد كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) ياد رفتگان پنجاب کے اولياے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) خود شناسي تصوف كي مشهور اور لاجواب كتاب خدا بيني كا رهبر ۵ انه - رعايتي ۲ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعايتي ۶ - انه - [...] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - كتب ذيل كي قيمت كوئي رعايت نهيں - [۴۴] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مكتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑهه هزار صفحه كي تصوف كي لا جواب ... ۶ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر کے مشهور حكيموں کے باتصوير حالات زندگي معه انكي سينه به سينه اور صد مجربات کے جو كئي سال كي محنت کے بعد جمع كئے گئے هيں - اب د... ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران نے جن نسخوں كي تصديق كي هے ا... نام بهي لكهدئے هيں - علم طب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيـ... چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] الجريان اس نا مراد مرض ... تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي كا رساله ۲ ... رعايتي ۳ پيسه -(۵۰) انگلش ٹيچر بغير مدد اُستاد کے انگريزي سكهانے ... سب سے بهتر كتاب قيمت ايک روپيه (۵۱) اصلي كيميا گري يه كتاب ... كي كان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے کے طريقے د... هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

ملنے كا پته ـــ منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

هندوستاني دواخانه دهلي

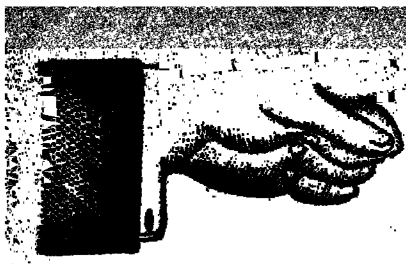
جناب حاذق الملک حكيم محمد اجمل خان صاحب كي سرپرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه كا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادويه اور خوبي كار و بار کے امتيازات کے ساتهه بهت مشهور هوچكا هے صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه کے صحيح اجزاء سے بني هوئي هيں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِسي كارخانه سے مل سكتے هيں) عالي شان كار و بار، صفائي، ستهرا پن ... اِن تمام باتوں كو اگر آپ ملاحظه كريں تو آپ كو اعتراف هوگا كه :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي كارخانه هے

فهرست ادويه مفت (خط كا پتــه)

منيجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جان سکتا هے -



یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب هو رها هے - سردي مٹانے کیلیے سر سر بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - رات دن سانس پھولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکھئے ! آج اسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس کا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دھتورہ بھنگ - بلاڈونا پروٹاسراي ' اڈیالڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف همارے هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچھه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بھي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بھیجي جاتي هے - قیمت ۴ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته





۱۹

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکه - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتھه فائدے کا بھي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لا جواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچ چکي هیں اور هم دعوے کے ساتھه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھه گلٹیاں بھي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتھه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

چھوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

ور رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ۱۰۹۱

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۴۲ و ۷۳ کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چھپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بھي نهیں هیں - لیکن ساتھه هی اس امر کی واقعیت سے بھي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وہ پچاس هزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفته گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چھپی هوئي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اگر اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

منیجر الهلال ۱-۷ مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته -

مسیح انٹي ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مر جایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بھي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حاذق اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هو سکے معلوم هوسکے که

جام جهـــان نمـــا

— * —

بالکل نئي تصنیف کبھی دیکھي نه‌هوگي

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کار آمد ایسي دلفـــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھه روپے کو بھي سستي هے - یـــه کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے عاٍیه ...، و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـــروض - علـــم کیمیا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حـــرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا هو' بصارت کي آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فهرست ' آنکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیره بھي - کھاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني و جسمي علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا هے - حیوانات کا علاج هاتھي ' شتر ' کالے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکري ' کتا وغیره جانوروںکي تمام بیماریونکا نهٰیت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا هے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجستـــري استامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هي وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـــر کے متعلق ایسي معلومات آجتـــک کہیں دیکھي نـــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـــه کا کرایه ریلوے یکه بگھي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے اسکے بعد ملـــک برهما کا سفر اور اُس ملـــک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے هي دنوں میں لاکھه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـــر - افـــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخاني کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـــر کا مجمل احوال کرایه وغیـــره سب کچھه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویزکه پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجالیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک ۰ روپیه - ۸ - آنه

بغیر مدد اُستاد انگریزي سکھلانیوالي کتاب حجم ۲۷۵ صفحے

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر حجم ۲۷۵ صفحے

ویسے تو آجلک بیسیوں انگلش ٹیچر چھپ چکے هیں - مگر ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر کا ایک بھي مقابله نہیں کرسکتا - اس میں انگریزي سکھینے کے ایسے آسان طریقے اور نادر اصول بتلائے گئے هیں جنکو پڑھکر ایک معمولي لیاقت کا آدمي بھي بغیر مدد اُستاد کے انگریزي میں بات چیت کرنے اور خط و کتابت کرنے کي لیاقت حاصل کرسکتا هے - هر طرح کي بول چال کے فقرے هر محکمے کے اصطلاحي الفاظ هر زبان محاورے جو کسي دوسري کتاب میں نه ملینگے - انٹرنس پاس کے برابر خاصي لیاقت هو جاویگي - اور جلدي هي آساني سے انگریزي میں گفتگو کرنیکے قابل هو جاؤ گے - مجلد کتاب کي قیمت مع محصول صرف ایک روپیه ۳ تین آنه دو جلد ۲ روپیه ۴ چار آنه چار جلد ۴ روپیه -

مفت — کتاب انگلش گریمر هر ایک خریدار کو مفت ملیگي -

تصویر دار گھڑي

گارنـــٹي ۵ سال قیمت صرف چھه روپے

ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا هے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکھه مٹکاتي رهتي هے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بهت ٹھیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھه روپیه -

---

آٹھه روزه واچ

گارنـــٹي ۸ سال قیمت ۶ چھه روپیه

اس گھڑي کو آٹھه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے که کبھي ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیـــتے هیں - برسوں بگـــڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چھه روپے - زنجیر سنهري نهایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹھه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کي آٹھه روزه واچ - جو کلائي پر بند هسکتي هے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کار آمد ' ابھي ولایت سے بنـــکر همارے یهاں آئي هیں - نه دیا سلائي کي ضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو اپني جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندھیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منـــگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت معه محصول صرف دو روپے -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گھڑیاں' کلاک او گھڑیونـــکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنـــما مل سکتي هیں اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منـــگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منـــگوا لیجے -

تمام کتب کے ملنے کا پته - منیجر کارخانه چندر گپت اوشدهالیه نمبر ۵۱۳ - توهانه

Printed & Published by A. K. Azad, at the Hilal Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, Calcutta.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648.

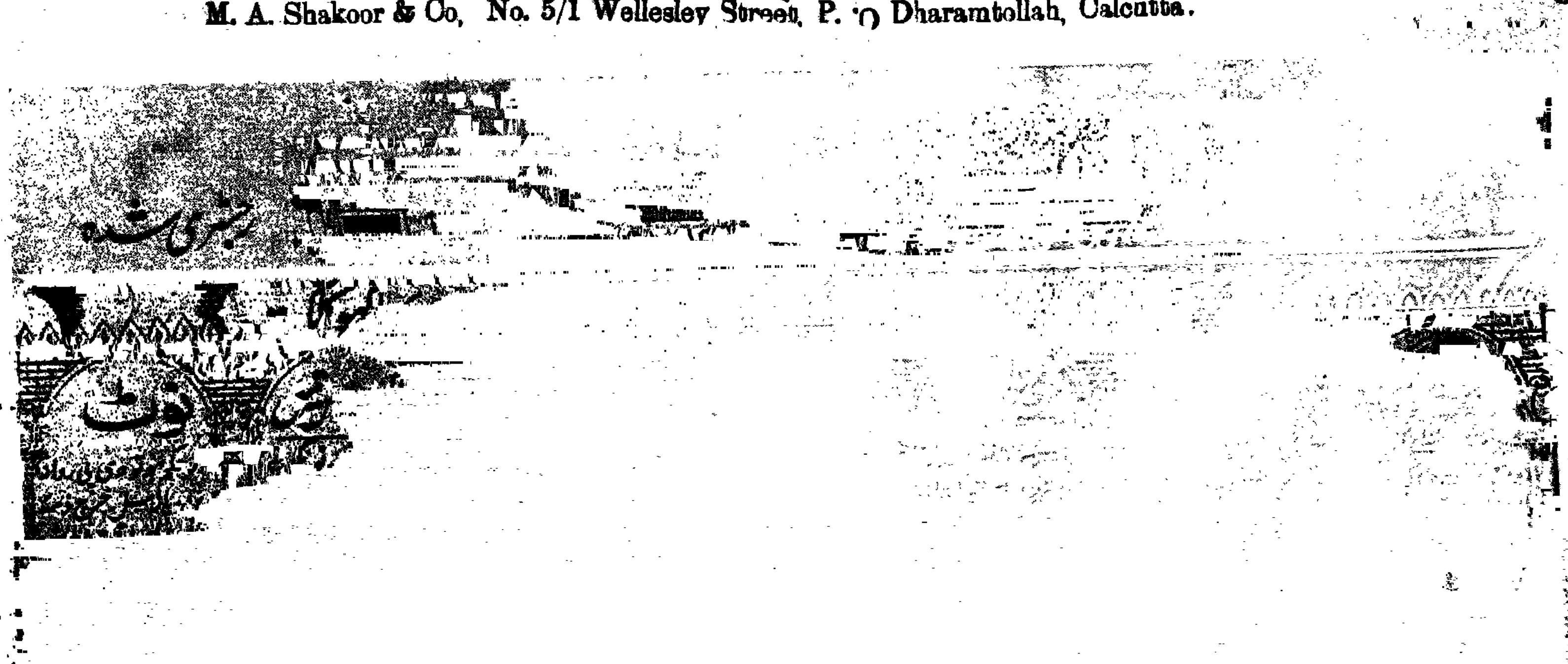
ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکلف بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۷

Calcutta : Wednesday, February 18, 1914.



AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half-yearly „ „ 1 4-2

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

ٹیلیفون نمبر ٦۴۸

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ۴ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۷ — ۱۲ : چهارشنبه ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ هجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, February 18, 1914.

فهرست مضامین

الاسبوع	۱
افکار و حوادث (شکست صلح)	۲
مذاکر علمیه (آثار عرب نمبر ۳)	۸
کارزار طرابلس (ختم جنگ کے اسباب نمبر ۲)	۹
آثار عتیقه (حفریات کریٹ)	۱۲
شئون عثمانیه (سلطان عثمان اول)	۱۴
مقالات (علوم القران نمبر ۲)	۱۷
برید فرنگ (بلاد عثمانیه کي زرخیزي)	۱۹

تصاویر

طبق فیسٹاس جو کریٹ کے غاروں سے نکلا هے	۱۳
مکه معظمه کا ایک اجتماع رسمي جسمیں فرمان سلطاني پڑھا جا رها هے	۱۵
سید حسین (شریف حال مکه معظمه)	۱۵
قهرمان مدافعت بحري رؤف بے)	۱۶

الاسبوع

جزائر کے متعلق دول کي یاد داشت قسطنطنیه اور اتهینس میں پیش هوگئي ' ٹینڈوس ' امبروس ' اور کیسٹیلا زیز کے تمام جزائر یونان کو اس شرط پر دیے گئے هیں که وہ اس امر کي ضمانت کرے که ان جزائر میں بحري مرکز نه بناے جائینگے اور نیز یه که مسلمانوں کے حقوق کا احترام کیا جائیگا -

دولت عثمانیه اور یونان دونوں کے جواب آ گئے هیں - یه دونوں جواب گول هیں - دولت عثمانیه کا جواب پرزور رهے - باب عالي نے لکها هے که اسکو امید تهي که جو جزائر که ابناوں کے قریب هیں یا ایشیاء کوچک کا جزء هیں انکا فیصله دول اس طرح کرینگي که جن سلطنتوں کا ان سے تعلق هے انکے مصالح کے موافق هوگا - - - - - وہ (باب عالي) فرائض امن کو مانتا هے مگر اس وقت تک جب تک مطالبات جائز حدود سے باهر نه هوں -

نارتھ الجیمني زیٹنگ کا بیان هے که مسئلۂ تخت البانیا کا حل روبه ترقي هے - اسٹریا اور اطالیا نے البانیا کے واسطے قرض کي ذمه داري لیلي هے - دوسري سلطنتیں بهي پچاس هزار اسٹرلنگ تک کي ذمه داري کے لیے تیار هیں -

وینس میں اطالیا کے جنگي جهاز " کور تلر " کا انتظار کیا جارها هے جو اسلیے آ رها هے که ڈارنس کے همراہ بغرض حفاظت رهے - شهزادہ وائڈ ڈارنس هي میں دو ریزہ جائینگے -

ریوٹر نے یه افواہ مشهور کي تهي که اگر بلغاریا اور دولت عثمانیه کا زیر تجویز اتحاد مکمل هوگیا تو رومانیا اور سرویا یونان کے ساتهه هونگے - مگر موسیو وینزلوس وزیراعظم یونان نے اپنے سفر یورپ سے واپس آنے کے بعد وزراء کو یقین دلایا هے که سرویا ' رومانیا ' اور یونان کي مفاهمت کي وجه سے بلقان کي حالت سابقه محفوظ هوگئي هے - اب یونان اور دولت عثمانیه میں پیچیدگیوں کا پیدا هونا نا ممکن هے -

۱٦ ماہ حال کو یوناني وزراء میں بهت سے امور میں مباحثه هوا ' جس میں بیڑے کي فوري ترقي بهي شامل هے -

ایشیاء کوچک میں اصلاحات کے متعلق دولت عثمانیه روس اور جرمني میں آخري فیصله هوگیا هے - بطلس اور ارض روم کي هنگاني مجالس میں نصف مسلمان اور نصف غیر مسلمان ممبر هونگے - خرپوت ' سیواس ' اور دیار بکر کي مجالس میں اعضاء کي تعداد آبادي کي نسبت سے هوگي -

پارلیمنٹ کا افتتاح هوگیا - دار العلوم اور دارالامراء دونوں میں هوم رول بل کے متعلق نهایت گرم مباحثے هوے - مسٹر لوید جارج نے کها که " السٹر کے متعلق تجاویز کو حکومت اپني ذمه داري پر پیش کریگي یه ایک گراں ترین ذمه داري هے جو کسي حکومت پر عائد هوئي هے - اگر مخالف جماعت اسکي مخالفت کرتي هے تو وہ اسکے نتائج کي ذمه دار هے " - سر ایڈ ورڈ کیرسن نے کها که اگرچه یه تجویز کیا گیا که السٹر کو علحدہ کردیا جائے تو میں فوراً السٹر سے هونگا اور انکے متعلق گفتگو کرونگا لیکن اگر السٹر کو بزور قبل پارلیمنٹ کے ماتحت لیا گیا تو شخصي نتائج کو نظر انداز کرکے میں مقاومت کي پالیسي میں لوگوں کا آخر تک ساتهه دونگا - مسٹر بونرلا نے کها که السٹر کو بل کے حدود سے ضرور نکلنا چاهیے - مسٹر ایسکویتهه خانه جنگي روکسکتے هیں اسطرح کے تجاویز ایسے هوں که اهل السٹر اسکو منظور کرسکیں - یا خود السٹر جائیں -

بالاخر یه طے هوا که ووٹ لیے جائیں - مسٹر والٹر لانگ کي ترمیم کے متعلق ووٹوں کي تعداد کا استقبال مخالف جماعت کي طرف سے استعفادہ کے نعروں میں هوا -

اطلاع

ایڈیٹر الهلال بعض ضرورتوں سے سفر میں هیں مقالۂ افتتاحیه وقت پر موصول نهیں هوسکا اسلیے یه پرچه اسکے بغیر نکلتا هے - انشا الله تعالے آئندہ نمبر کي ترتیب بدستور سابق هوگي -

(سب ایڈیٹر)

الهلال کي ششماهي مجلدات

قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

دوسري اور تیسري جلدیں مکمل موجود هیں - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیادہ قیمت نهیں هے - بهت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجر)

خط و کتابت میں خریداري کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں



هندوستان میں ایک نادر ایجنسي

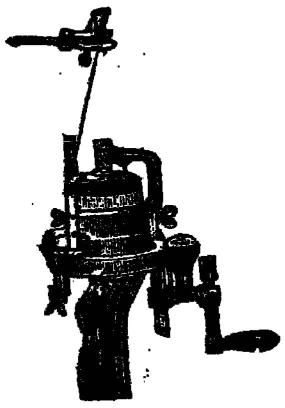
یعنے

الہلال ایجنسي

بہت جلد پبلک کے فایدہ کے واسطے مقرر ہوگي - ناظرین الہلال اسکي تفصیلي حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آرڈرونکو سر دست ملتوي رکھیں -

منیجر الہلال نمبر ۱-۷ مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی



یہ کمپني نہیں چاہتي ہے کہ هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے : —

(۱) یہ کمپني آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئي بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپني ۹۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اورگنجي دونوں تیار کیا جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپني آپکي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمہ داري لیتي ہے -

(۵) یہ کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم هوا - آپنے روا نہ کیا! اور اسی دن روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ هي بننے کے لئے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرتیفکٹ حاضر خدمت هے -

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں اور مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

بي - گرونلہ راؤ پلیڈر - (بالاري) میں گنز ویلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مسز کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي هوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماهواري آپکے ٹوپ ؟ ، مشین سے پیدا کرتي هوں -

— :*: —

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا هوسکتا ہے یعنی پرابلم - سوادیشي - ملکي صنعت و حرفت - تارف ریفارم - پروٹکشن یہ سب مسئلہ کا حل کن هم هیں یعنی

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۴۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

تم سوتے سوتے اُٹھے تو دیکھو ! تمہارے لیے بھي پیهم آزمایشیں
رع هوگئیں - سب سے پہلے طرابلس کا راقعه آیا - پھر جنگ بلقان
روع هوگئي - اسکے بعد کانپور کا ورق خونیں اُلٹا اور مسجد مقدس
چھلي بازار کا حادثه پیش آیا - اسمیں في الحقیقت مدعیان
یات کیلیے بڑي هي آزمایش تهي - تم ان سب سے کسي نه کسي
رح گذر گئے - اب تم نے چاها تها که کچهه دیر کیلیے سستالیں :

یعني آگے بڑھیں گے دم لیکر

لیکن آزمایش کا ایک نیا سلسله شروع هوگیا - شاید اس موسم
یں تیز و تند هوائیں زیاده چلیں اور آندهیوں اور طوفانوں کا بھي
ہت زیاده زور هو - اس سلسلے کي سب سے پہلي صداے
مت آزما " زمیندار پریس " لاهور کا راقعه هے -

فهل من مجیب ؟

" زمیندار پریس " کے واقعه کو اُسکي اصلي روشني میں
یکهنا چاهیے - وه نه تو زمیندار نامي ایک اخبار کا مسئله هے اور نه
هي کسي فرد واحد کا - بلکه اصولاً قانون کے بیجا استعمال اور جبر
و تشدد کے ذریعه موجوده تحریک کے مقابله کا سوال هے - فرض
رو که یه سلوک زمیندار کے سوا کسي دوسرے اخبار کے ساتھه کیا
جاتا - جب بھي مسئله کي صورت بعینه رهي هوتي جواب هے -
لبته زمیندار کي مخصوص حالت نے واقعه کو زیاده اهم اور موثر
نا دیا هے -

میں یه نہیں جانتا که کل کو کیا هوگا مگر بتلا سکتا هوں که کام
رنے والوں کیلیے ترتیب عمل کیا هوني چاهیے ؟

(۱) یه مسئله در اصل پریس ایکٹ کا مسئله هے اور جب
ک حاتم طائي کے قصه کا دیو زنده هے ' اُس وقت تک جنگل کے
ر مسافر کو هلاکت کیلیے آماده رهنا پڑیگا - پس پریس ایکٹ کے
متعلق آخري مرتبه ایک متحده جد و جهد کي ضرورت هے - یہاں
هي اور انگلستان میں بھي جلسے هونے چاهئیں - قانوني پہلو سے
کثرت بحث کرني چاهیے - یکے بعد دیگرے باوجود ناکامي ' کونسل
میں باشکال مختلفه اسي سوال کو چھیڑتے رهنا چاهیے - ایک
مرکزي انجمن هوني چاهیے - اور آینده موسم قابل و کارکن آدمیوں
و انگلستان میں بسر کرنا چاهیے -

(۲) زمیندار کو بهر حال بہت جلد دوباره جاري کرنا چاهیے '
خواه کل کو وه پھر بند هي کیوں نه کردیا جاے - زنده آدمي ٹھوکر کھاکر
رتا هے مگر پھر اُٹھتا هے - دس مرتبه گریگا تو دس مرتبه اُٹھے گا بھي -
یکن کسي لاش کو اُٹھا کر کھڑا بھي کردو ' جب بھي کھڑي نه رهسکےگي -
قومي جد و جهد حیات کي بعینه یہي مثال هے -

(۳) بہتر تھا که اسکے لیے چنده نہوتا بلکه ایک کمپني قائم
ي جاتي ' لیکن چنده هورها هے اور اُسکي تکمیل میں تاخیر نہیں
رني چاهیے ' تاکه جہاں تک جلد هوسکے ' زمیندار جاري هو جاے -
ه زمیندار نامي ایک اخبار کا سوال نہیں هے بلکه اُسکا که مسلمان
جو چاهتے هیں اُسکے لیے کچهه نه کچهه انتظام کر بھي سکتے هیں
ا نہیں ؟

امر اول کے متعلق کوششیں هو رهي هیں مگر اصل کام باقي
هے - میں نے پچھلے دنوں پریس ایسوسي ایشن کي تحریک کي
هي - وه قائم بھي هوگئي لیکن اس وقت تک اپني مجوزه
انفرنس منعقد نه کرسکي - اب معلوم هوا هے که پوري قوت
اور جمع اسباب کے ساتھه کام شروع هونے والا هے - افسوس که میں
تعداد امور و اشغال کا مقابله کرتے کرتے تھک گیا هوں اور اب صرف
ایک رهي کا هوکر رهسکتا هوں -

امر دوم یعنے اجراء زمیندار کے لیے بھي کوشش هو رهي هے -
لاهور میں جو نیا ڈکلیریشن دیا گیا تھا ' اسیر دوهزار روپیه کي ضمانت
طلب هوئي هے -

دهلي میں ایک جلسه هوا اور پانچ هزار تک زر اعانه کي
فراهمي کا وعده کیا جارها هے -

اس وقت دو قوتیں باهم دگر مقابل هیں - ایک زمیندار کو
بند کرچکي هے ' دوسري دوباره جاري کرنا چاهتي هے - پہلي کے پاس
قوت هے دوسري کے پاس حق - دیکھنا یه هے که دونوں میں کون
کامیاب هوتا هے ؟ واللہ یوید بنصره من یشاء - ان في ذلک لایات
لقوم یومنون -

طلب اعـــانت

مسلمانان عالي همم سے

مسلمانان صوبۂ بنگال و دیگر حصص هند کو غالباً اس بات کي
خبر بذریعه اخبارات ملچکي هوگي که مسلمانان موضع برهروا علاقه
سب ڈیویزن سیتا مڑهي ضلع مظفر پور میں قریب دس برس کے
زمانے سے اپنے یہاں کے هندوں کے ظلم و تعدي سے سختیاں جهیل رهے
هیں - فوجداري خون کے مقدمه میں سزایابي کے بعد جو هائیکورٹ
سے خلاف مسلمانوں کے فیصل هوا ' اب دیواني مقدمه کے مظلمه میں
گرفتار هیں ' جو بصیغه اپیل اسوقت هائیکورٹ کلکته میں زیر تجویز
هے - یه مقدمه صرف واسطے استقرار حق قرباني کے مسلمانوں
نے منصفي سیتا مڑهي میں دایر کیا تھا ' جہاں سے خلاف اُنکے فیصل
هوا ' مگر بر طبق اپیل ڈسٹرکٹ جج صاحب مظفرپور نے مسلمانوں
کے حقوق قرباني کي نسبت ڈگري دیدي هے - اب هندؤں نے
اپیل هائیکورٹ کلکته میں دایر کي هے - اسمیں صرفه کثیر کي ضرورت
هے جسکا انجام بغیر امداد اهل اسلام هونا غیر ممکن هے '
اسلیے محض اللہ کے واسطے آپلوگوں کي خدمت میں عرض هے که
جس سے جو کچھه هوسکے حضرات ذیل کے پاس عنایت فرما کر
عند اللہ ماجور هوں - وما علینا الا البلاغ -

اسماء گرامي ان حضرات جنکے پاس زر چنده عنایت فرمایا جاے :

جناب مولانا حافظ محمد عبد العزیز صاحب محدث - رحیم آباد
ڈاکخانه تاجپور ضلع دربھنگه -

جناب مولانا ضیاء الرحمن صاحب امام مسجد نمبر ۲ رتو سرکار
لین کولھو ٹوله کلکته -

جناب مولوي عبد اللہ تاجر چرم - راجو پٹي - سیتا مڑهي -
ضلع مظفرپور -

المشتهر

شیخ نبي بخش مختار سیتا مڑهي - ضلع مظفر پور

اطلاع

چونکه ۲۴ جنوري کے شب کو بدمعاشوں نے آگ لگادي
اسلیے دفتر پیسه اخبار ان فرمایشوں کي تعمیل سے قدرتاً مجبور
هے جسکے لیے ۲۵ جنوري کا روز مقرر تھا -

منیجر

افکار وحوادث

شکـ ت صا ع

اصـ ۂ روا وراۂ ما وا ! !

الحمد لله که حادثۂ " زمیندار " کے متعلق هر طرف سے صدائیں اٹهه رهي هیں - متعدد مقامات میں جلسے منعقد هوچکے هیں ' اور انکا سلسله برابر جاري هے - کلکته میں " پریس ایسوسي ایشن " کے طرف سے هندو مسلمانوں کا ایک عظیـم الشـــان متحدہ جلسه ٹون هال میں منعقد هونے والا هے ' جو اب تک منعقد هوچکا هوتا اگر بعض موانع پیش نه آگئے هوتے - علی الخصوص کونسل کي شـرکت کي وجـه سے مسٹـر سریندرر ناتهه بینرجي کي پیهم غیر موجودگي جو درمیان کے تمام ایام تعطیل میں پیش آتي رهي - غالباً اس جلسے کے پریسیڈنٹ هندوستان کے مشهور فاضل ڈاکٹر راش بهاري گهوش هونگے -

اس سے بهي اهم تر اور اصلي کارروائي یعني دوبارہ اجرا کي سعي بهي برابر جاري هے ' اور کارپردا زان زمیندار کا ایک وفد دورہ کررها هے - نواب وقار الملک بهادر قبله نے اس بارے میں جو تحریر شائع فرمائي هے ' اور اپنا قابل احترام چندہ پیش کیا هے وہ خاص طور پر قابل ذکر هے -

لیکن وقت کا اصلي سوال یهیں تـک پهنچکر ختم نهیں هو جاتا بلکه وہ بدستور باقي هے :

باین که کعبه نمایاں شود ز پا منشین
که نیم گام جدائي هزار فرسنـگ ست !

بهت سے لوگ هیں جو اپنے ارد گرد طرح طرح کي مجبوریوں کا حصار پاتے هیں ' اور اسلیے صاف صاف زبان میں اصلیت ظاهر نهیں کرتے یا نهیں کرسکتے ' مگر میرے لیے تو اس قسم کي کوئي مجبوري نهیں هے ؟ پهر میں کیوں خاموش رهوں ؟

میرے عقیدے میں ضرورت اور وقت ' جب حق کے ساتهه جمع هوجائیں تو پهر خدا کے اس بنائے هوے سقف نیل گوں کے نیچے کوئي شے ایسي نهیں جو اعلان کیلیے " مجبوري " هوسکے ' اور اگر هو تو وہ تمهارے حس کا قصور هے - " اعلان حق " کے وجوب کا بطلان نهیں هوسکتا -

میں موجودہ حالات کو کبهي بهي ایسي تعبیرات باطله سے مخفي نهیں کرسکتا ' جس سے اسکي اصلي حقیق... پر پردے پڑ جائیں - اگر تم کسي خوں چکاں نعش پر ایک ریشمي لحاف ڈالدوگے تو کیا لوگ مان لینگے که مردہ لاش نهیں هے ' زندگي کي خواب نوشیں هے ؟

هاں ' جیسا که میں نے همیشه کها هے ' آج بهي کهتا هوں -

مسلمانان هند آج اپني زندگي کي سب سے بڑي مشکل منزل سے گذر رهے هیں ' جهاں خطرے بهت اور کمین گاهیں قدم قدم پر هیں - فرصت مفقود هے اور مهلت نابود - بیداري غیر منقطع اور مستعدي پیهم چاهیے - یه ایک دائمي آزمایش کا مرحله هے جهاں سکون ایک دم کیلیـــے بهي میسر نهیں - ایک آزمایش نهوگي که دوسري آزمایش شروع هو جائیگي - یه جاں نثاري زندگي اور قرباني کي بستي هے - یهاں زندگي اسي کیلیے جسکا دل قرباني کے هر سوال کا جواب دے اور جسکا هاتهه بخـ ر نثار سے کبهي بهي نه تهکے - حتی که لینے والے لیتے لیتے ـ جائیں پر دینے والونکو لٹنے اور قربان هونے سے سیري نهو !

سخت جاني تو نه همت هاریو هنگام قتل
دیکهنا هے ' زور کتنا بازوے قاتل میں هے !

جنگ کي اصلي گهڑیاں وهي هوتي هیں جب مقابله شـ هوتا هے ' اور درخت جب تک ابتدائي نشو و نما کے مرحلے ـ هے ' اسي وقت تک زیادہ دیکهه بهال کي ضرورت هے - مسلمـ کي کشاکش حیات کا معرکه شروع هوا هے ' اور بیداري کے بیج ابهي صرف چند نازک شاخیں هي پیدا کي هیں ' پس اگـ اسکي حفاظت نه کي گئي جبکه وہ پیدا هوا هے ' تو کیا کل کو زمین کي حفاظت کروگے جهاں ایک پامال شدہ پودے کے هلاکت کے سوا آور کچهه نهوگا ؟ فاتقو الله یا اول الالباب !

میں نے ابهي کها که یه آزمایشوں کي منزل اور قربانیوں زندگي هے ' اور ایسا هوگا که ایک آزمایش ختم نهوئي هوگي که دوسـ شروع هو جائیگي - اب میں زیادہ کهول کر کهتا هوں که گري هو قوموں کے اٹهنے کا اور سونے والوں کے هشیار هونے کا اصلي راز ا میں هے - وہ جب اٹهتے هیں تو سلانے والے مثل اس خونـ شکاري کے جو یکایک اپنے صید گرفتار کو آزاد هوتا دیکهے ' پوري قـ اور کامل تیزي سے تعاقب کرتے هیں ' اور پهر یکے بعد دیگر گرفتاري کي هر تدبیر عمل میں لاتے هیں -

ایسي حالت میں آزادي اسي کو نصیب هوتي هے جو بهـ نه هارے اور برابر دوڑتا هي رهے ' کیونکه اگر تهک کر گر پڑیگا تو شکاري کے پنجه سے رها نهوسکے گا - اسے قدم قدم پر دام ملیں گـ اور اسکي هر جست کے ساتهه ایک کمند بهي پهینکي جائیگي - کهیں بهي اسکا پانوں الجها اور ایک لمحه کیلیے بهي اس کي رفـ رکي ' تو پهر اسے کبهي بهي آزادي نصیب نهوگي ' کیونکه قاعدہ ـ که جو شکار ایک مرتبه چهوٹ کر پهر پهنستا هے ' اسکے هاتهه پانـ زیادہ مضبوط رسیوں سے باندهے جاتے هیں - اس نے خود بیدار هـ شکاري کو بهي بیدار کردیا هے : وتلك الامثال نضربها للناس لعلـ یتفکرون !

پس اگر آزمایشیں متواتر هیں ' اور مهلت و فرصت مفقود ـ تو اس سے گهبرانا عبث هے ' کیونکه جس منزل سے گذر رهے هو وهاں ایسا هونا لکهدیا گیا هے - یه بچوں کا کهیل نهیں هے - قومي زندگي اور حیـات سیـاسي کي تعمیر هے - یهاں کام مسلسل او محنت لگا تار هوني چاهیے - ایک آزمایش کا جواب ابهي نهیـ دیچکوگے که ساتهه هي دوسري صداے جاں طلبي سنائي دیگي - یهاں صرف راحت کے دشمن اور فرصت کے فراموشکار هي قدم رکهه سکـ هیں - جسکي همت دو چار آزمایشوں هي سے تهک جانے والي هـ اسکي بزدلي کے دکهـه کا صرف ایک هي علاج هے - یعنے راہ سے هٹ جاے تا آوروں کیلیے ٹهوکر کا پتهر نه بنے :

گریزد از صف ما هر که مرد غوغا نیست
کسیکـه کشته نشد از قبیلـۂ ما نیست

اسرار طرابلس

مري موالید) باهم برسرپیکار هوتے تھے - لوگ دونوں طرف تھے' سفید پوش بھي هوتے تھے' اور سیاه پوش بھي - یہاں تک پہلے سیاهي سواد عراق پر چھا گئي' اور پھر تمام عالم پر علم بنکے لہرائي - باستثناء ندلس که وه عبد الرحمن داخل کي بدولت پھر اموي هوگیا اور سکے جھنڈوں کا رنگ سبز هي رها - جیسا که ان پس مانده یادگاروں کے دیکھنے سے معلوم هوتا هے' جو متریڈ اور اسپین کے عجائب خانوں میں محفوظ هیں -

اهل اندلس نے اپني سلطنت کے زمانے میں سیاه رنگ سے یہاں تک نفرت کي' که اسکو غم و سوگ میں بھي استعمال نه کیا - وه سوگ میں صرف سفید کپڑے پہنتے تھے' تاکه وه مصائب و نوائب نک نبو عباسي کے مشابه نه هوں -

آجکل امریکه کي ایک نوجوان خاتون کے هاتھوں اهل اندلس کے سوگ کي یاد تازه هوئي هے چنانچه معلوم هوا هے که وه از راه تبرع سوگ کے زمانے میں سفید کپڑے پہنیگي -

میرا اشاره امریکه کے کرور پتي مسٹر استوارٹ کي بیوه کي طرف هے - اسکا شوهر حال میں ٹائٹینک کے ساتھه غرق هوگیا هے وه خود بھي عنفوان شباب میں هے اس کا خیال هے که دنیا کے عام دستور کے بموجب اسے سیاه پوش هوکے اپنے حسن کو بد نما نه کرنا چاهیے' سلیے اس نے سفید پوشي اختیار کي هے -

پس کوئي هے جو مجھسے کہے که وه مجتهده نہیں بلکه عرب ندلس کي مقلده هے ؟

سیاه پوشي اور عورتوں کے متعلق ایک عجیب واقعه یه هے که صر کے خلیفه فاطمي ظافر کو جب اسکے وزیر نے قتل کیا' تو اسکي ورتوں نے اپنے بالوں کي ایک لٹ صالح طلائع بن ازبک کے پاس بھیجدي - صالح اسوقت بندر گاه ابن خصیب میں تھا - (یعني مکا مدیر و منتظم تھا -) فوراً مدد کے لیے روانه هوا' اور اس نے خیال کیا که خلافت کي مدافعت اور حرم کي فریاد رسي کے ے کسي نه کسي بتدبیر سے اهل مصر اور مصري فوج کو متوجه نا چاهیے - اسکے لیے اس نے یه کیا که نیزوں کے سروں میں یه ل اور جھنڈوں میں سیاه پرچم باندھے تا که خلیفه مقتول اور اندان خلافت کے اندوه و غم کا اظهار اور جنگ و انتقام کا اعلان هو- ں هیئت کذائي سے وه قاهره میں داخل هوا - یه ایک عجیب غریب فال تھي - یعني مصر سیاه پوشوں (نبو عباس) کے پاس گیا - لیکن ۱۵ برس کے بعد عاضد آخرین خلیفهٔ فاطمي کے د میں صلاح الدین کے هاتھوں پھر وه انکے پاس چلا آیا'

امیر المومنین Miramolin کے جھنڈے کي پیروي میں لاح الدین کے جھنڈوں کا سرکاري رنگ بھي سیاه تھا -

یہي حالت رهي یہاں تک که ممالیک کي سلطنت قائم هوئي' ر جھنڈوں کا رنگ زرد هوگیا - انکا ایک بہت بڑا زرد سلطاني جھنڈا جسکا حاشیه کارچوبي تھا' اور اسپر بادشاه کے القاب لکھے هوے تھے - کے بعد ایک اور بہت بڑا زرد جھنڈا هوتا تھا - اسکے سرے پر بالوں لٹ هوتي تھي - یہي هے جسکو " جالیش " کہتے هیں - اسکے اور چھوٹے زرد جھنڈے هوتے تھے' جنکو " سنجق " کہتے تھے -

جب دولت عثمانیه قائم هوئي تو سرکاري رنگ سرخ هوگیا جسکے ط میں هلال محبوب هوتا هے' جو هماري نظروں کو اپني طرف نچتا هے' اور دلونکو اپنے چهار طرف جمع کرتا هے - پس آو ! اسوقت اسي کے نیچے ٹھہر جائیں اور باقي داستان کو تقریر یا تقریروں لیے چھوڑ دیں جو اگر خدا نے چاها تو اسکے بعد هونگي -

ختم جنگ کے اسباب

انکشاف حقیقت

شیخ سلیمان الباروني کي تصریح

(۲)

اخبارات نے یه جو لکھا هے که میں نے ترک جنگ کے معاوضه میں حکومت اطالیا سے کوئي رقم لي هے' یا اسکي فرمایش کي تھي محض جھوٹ هے - مجھے افسوس هے که عالم صحافت میں ایسے اشخاص موجود هیں جو ایسے کھلے واقعات سے نا واقف هوتے هیں' اور از راه تساهل اپنے اخبارات کے لیے ایسے کم درجه کے لوگوں سے خبریں نقل کرتے هیں جو سچائي کي قدر و قیمت سے نا آشنا محض هیں -

جس زمانے میں که هماري جنگ عثماني و اطالي جنگ تھي اسي زمانے میں حکومت اطالیا کو یه معلوم هو گیا تھا که میرا دامن اخلاق داغوں سے پاک هے - اسلیے اسے کبھي یه جرأت نه هوئي که جسطرح اور لوگوں سے اس نے رشوت کا تذکره کیا هے اسیطرح مجھه سے بھي کرے - شروع شروع میں جب اس نے بعض نہایت مخفي اشارے کیے تو میں نے انکا یه جواب دیا که هم اور همارے تمام آدمي صرف اس خود مختاري پر راضي هوسکتے هیں - جو همیں همارے سلطان المعظم نے عطا فرمائي هے - ورنه هم برابر مدافعت کرتے رهینگے' یہاں تک که قوت هم پر غالب هو اور همکو همارے وطن عزیز سے نکالدے -

جو جوابات میں اطالوي سپه سالار کو بھیجے تھے ان میں سے ایک یه هے :

(حمد و نعت)

حضرت همام جناب سپه سالار والي حکومت اطالیه و طرابلس ارشده الله -

السلام علی حضرتکم - آپکو معلوم هونا چاهیے که میں نه متلون المزاج هوں نه غدار' نه زرپرست هوں اور نه اصلاح و تمدن کا دشمن - اگر آپکا جي چاهے تو یه آپ ان سرداروں' قائم مقاموں' مدبروں' اور مجاهدین سے جو میرے ساتھه در شفانهٔ' زاویه' اور نواحي اربعه میں تھے اور انکے علاوه دوسرے لوگوں سے دریافت کر دیکھیں' آپکو خود هي حقیقت معلوم هو جائیگي -

میں تو ایک ایسا شخص هوں جو وطن کي قدر و قیمت' مذهب کي حقیقت' آزادي کي لذت' اور عزت کي فضیلت سے واقف هے - اور یه تو سب سے زیاده میري دلي تمنا هے که میرا وطن عزیز جامهٔ ترقي سے آراسته هو' اسمیں ریلوے جاري هو' معدنیات نکالے جائیں' (جو اسوقت تک زمین کے طبقات میں مدفون هیں) - تجارت کي گرمبازاري هو' اور موجوده علوم اور فنون بقدر ضرورت شائع هوں (بشرطیکه اسکے باشندوں کي عزت محفوظ هو اور انکي جائز خود مختاري باقي رهے) -

جیسا که میں نے اپنے دیوان (الباروني) میں آج سے چند سال پہلے کہا تھا - مجھے یه ناپسند نہیں که ایک یورپین خصوصاً همارا همسایه اطالي اور ایک طرابلسي پہلو به پہلو چلیں' دونوں دوست هوں اور ان پیداواروں سے فایده اٹھانے میں ایک دوسرے کے معاون

مذاکرۂ علمیہ

اثار عـــرب

(۴)

الغازي کو انهوں نے Alguozil کہا (بعض لوگوں کا یه مسلـک ھے که یه لفظ الوزیر سے ماخوذ ھے) اس دوسري صورت میں جیم کا اضافه کوئي تعجب انـگیز امر نہیں که وہ ان تمام عربي الفاظ کے ساتهه یہي کرتے هیں ' جو واو سے شروع هوتے هیں - چنانچه الوضو کو Algand اور وادي الکبیر کو Guadal Kivir -

علی هذا Alguazil سے فرانسیسوں نے ان مجرموں کي نـگراني کے لیے جمیں قید سخت کي سزا ملي هو Argausin بنا لیا -

اهل یورپ نے عربوں کو سبطانه استعمال کرتے دیکها - یه ایک آلـه ھے جس سے گولي پهینـکے پرنـدوں کو مارتے هیں - اسے اهل اسپـین نے کہا Cerbatana او ر Sebratana اور اهل پرتـگال نے Sarabatana اور Saravatana کہا - رهے اطالي تو انهوں نے Cerbottana کہا اور فرانسیسیوں نے Sarbacane پر اکتفاء کیا - عجب نہیں که اهل اسپین کا Zarabande اور فـرانسیسیوں کا Sarabande یه دونوں بهي اسي اصل سے مشتق هوں -

انهوں نے عربوں کو قاطعه استعمال کرتے دیکها - قاطعه ایک قسم کي چهري ھے اسے کہنے لگے Cantean اور کیا عجب ھے که یه Cantena قط' قطع من قط یقط قطاً سے ماخوذ هو -

باقي خنجر تو اطـالیوں نے اسے Cangiars اور فرانسیسیوں نے Alfange کہا اور زغایه کو جو ایک قسم کا عربي برچها ھے Zagaie کہا -

قاعدہ یه ھے که فوج بوق کي آواز پر جمع هوتي ھے - لیکن جب اهل اسپین نے اس لفظ کو اپني زبان میں لیا تو چرواھے کے زمارہ (بین یا بانسري کي طرح ایک ساز ھے جو منهه سے بجایا جاتا ھے الهـلال) کو Albogue کہنے لـگے -

جب فوج معانیه (پیریڈ) یا مشق (ڈرل) کے لیے جمع هوتي ھے تو هر سوار کچهه تو اپنے گهوڑے پر اتراتا ھے اور کبهي گهوڑا خود هي کلیل کرتا ھے اور گهومنے لگتا ھے - اسي کو عرب کہتے هیں کر کر الفرس - فـرانسیسیوں نے اس لفـظ کو لیا اور (Caracoler) بنا دیا -

امرء القیس نے بهي ایک مصرعـه میں گهوڑے کي کیا خوب تعریف کي ھے جسکا هر لفظ ایک مخصوص حرکت پر دلالت کرتا ھے' اور سامع کو یه معلوم هوتا ھے که یـه اسکے سامنے کا ایک واقعه ھے شاعر کہتا ھے -

مکـر' مفر' مـقـبـل' مـدبر مـعـاً
وہ اسطرح ایک ساتهه گهومتا بهي ھے' بهاگتا بهي ھے ' آگے بهي بڑهتا ھے ' اور پیچهے بهي هٹتا ھے -

کجلـمو صخر حـطـه الـسیـل من علي
جیسے ایک بڑا پتهر هو جسکو سیلاب نے اوپر سے گرا دیا هو اور وہ نیچے آ رها هو -

اس زمانے میں تیر هي ایک هتیار تها جسے لڑنے والے پهینکے مارتے تهے ' اور عرب قادر اندازي میں همیشه سے مشهور چلے آتے هیں - فرانسیسي اس مفهوم کے لیے Cible کہتے هیں جو قب[illegible] سے مـاخوذ ھے (قبـله کے معنے کسي کام میں قابـل و لائق هونا الهلال) -

اس سے تو آپکي معلومات میں کوئي اضافه نه هوگا که تیر کنا[illegible] (ترکش) میں رکهي جاتے تهے' جسکو جعبه بهي کہتے هیں - لیک[illegible] اسکے بعد آپکو ایک نئي بات معلوم هوگي - جب عرب ایرانیوں ا[illegible] ترکوں سے شیر و شکر هوے تو انهوں نے اپني زبان کے بدلے غیر زبا[illegible] کا ایک لفظ اختیار کر لیا - یـه لفظ ترکش ھے جو اسي معني میں آتا ھے ' اسکو اطالیوں نے Lureasso پهر Carcasso کہا جیسا که اه[illegible] اسپین Carcas اور اهل پرتکال اور فرانسیسیوں نے Carguaio کہا -

یه تو آپ کو معلوم هوگا که ابهي تهوڑے دنوں پہلے تـک ai[illegible] تلفظ oi کي طرح کرتے تهے' لیکن اب ایسے مقامات پر انهوں نے [illegible] لکهنا چهوڑ دیا ھے مگر Cargoaiu کا رسم الخط تو انهوں نے پرانا ر[illegible] دیا اور اسکا تلفظ جدید طریقے پر کیا' اسلیے اب اس نئے تلفظ[illegible] والے لفظ میں اور اصل عربي لفظ میں بہت فرق هوگیا ھے -

یہاں پہنچکر جنگ نے اپنے هتیار رکهدیے ' فاتحوں کے قدم جمگئے تو انهوں نے اپنے لشکر کا معاینه کیا ' جسکے سر پر رایت علم او ر بند لهرار رهے تهے (رایت ' علم او ر بند تینوں قریباً متحد المعني الفا[illegible] هیں - الهلال) اهل یورپ نے اس آخري لفظ کو لے لیا ' اور بند ' ج[illegible] فارسي سے معـرب تها ' اسے Bande بنا کے ایک ایسي جماعت کے لیے استعمال جو ایک علم کے نیچے جمع هوں ' پهر اس قید سے بهي آزاد کر دیا - او ر صرف جماعت کو Bande کہنے لگے - اسي کو اطالیوں نے Bandiere کہا اور فرانسیسوں نے Banniere اب هم نے اطالیوں سے اپنا معرف لفظ واپس لیلیا چنانچه هم اب بندیرہ کہتے هیں انکے جهنڈوں کا رنگ کیا هوتا تها ؟

دمشق ' بغداد ' اور قاهــرہ کي سلطنتوں کے تابع تها - بنو امیه کا شعار پوشاک میں سبز رنگ اور جهنڈوں میں سفید رنگ تها - یه رنگ انهوں نے جناب رسالت پناہ کے عمامه مبارکه سے اخذ کیے تهے اور رهے بنو عباسي ' تو انکا شعار سیاہ رنگ تها پوشاک اور علم دونوں چیزوں میں - یه رنـگ انهوں نے ان رنـگوں سے اخذ کیا تها ' جسکے متعلق کہا جاتـا ھے کـه آپ نے جنـگ حنین اور فتح مکه کے دن انتخاب فرمائے تهے - چنانچه آپ اپنے عم محتـرم کو جو علم دیا تها اسـکا پرچم سیاہ تها - مگر بعض لوگ کہتے هیں که یه سیاہ رنـگ ابراهیـم بن محمد اولین داعي دعوت عباسیه کے سوگ میں تهـا - کیونکه مروان بن محمد الجعدي نے جسکا لقب حمار تها (یه اخرین اموي تاجدار ھے) جب ابراهیـم بن محمد کو شهید کرنے کے لیے گلا دبا یا ' تو انهوں نے اپنے رفقاء سے کہا " میرے قتل سے تم گهبرا نه جانا اور جب تمکو موقع ملے تو بنو عباس کو خلیفه بنانا " - جب مروان نے انـکو شهید کردیا تو انکي جماعت نے انکے سوگ و غم میں سیاہ پوشي اختیار کي - جب خلافت بنو عباس کے پاس آئي ' تو انهوں نے هر شے میں سیاہ رنگ کو اپنا شعار قرار دیا - بنو عباس کي فوج مسودہ (سیاہ پوش) کہلاتی تهي - مسودہ مبیضه (سفید پوش یعني

قصرهاني اور استحکام مصري پر اولین حملے سے لیکے میرے تونس آنے تک هوے هیں -

میں نے آخرین عظیم الشان معرکے اور تونس آنے سے چار دن قبل ایک بہت بڑے مقرب بارگاہ اطالیا یعني هادي کعبار غراني کے خط کا جواب لکھا تھا جو یه هے :

" هادي ! جس نے تمھیں یه خطاب دیا تھا اسے یه خیال نه تھا که ایک یه زمانه آئیگا جسمیں اس کي دلالت اپنے معنے کے نقیض پر هو رهي - اگر اسکے دل میں ذرا بھي اس کا خیال آتا تو وہ یه خطاب تمھیں دے چکنے کے بعد بھي تم سے لیلیتا -

تمھیں هادي کا خطاب اسلیے نہیں دیا گیا تھا که تم اپنے وطن عزیز کے رخنوں کي طرف غیروں کي رهنمائي کرو' اور انھیں اپنے هم مذهب اور هم قوموں کے ساتھه فریب اور مکاري کے راستے بتاؤ - نہیں خدا کي قسم یه مقصد نه تھا - بلکه اس خطاب دینے والے کا مقصد یه تھا که تم اپني قوم کو غلامي سے نجات کے طریقے بتاؤ - انھیں اپنے وطن' مذهب' اور شرف کے لیے مقابله کي راہ دکھاؤ' اور اسلاف کي اس عزت کي راہ مدافعت میں جانیں دینے کے ایسے پامرد بناؤ جسے تاریخ نے اسلیے محفوظ رکھا هے که هم اس سے سبق حاصل کریں' اور یه جانیں که یه عزت انھیں صرف اسلیے حاصل هوئي تھي که انھوں نے دنیاوي زندگي کو حقیر سمجھا' عیش و آرام کو خیر باد کہا' اپني همتوں کو بلند رکھا اور اپني آپ عزت کي - همارے ان اسلاف امجاد کي پاک روحیں زندہ هیں اور اپني کوششوں کے پھل پارهے هیں - لا تحسبن الذین قتلوا في سبیل الله اموات بل احیاء عند ربھم فرحین البته انکے بعض فرزند جو انکي عزت کے قصر بلند کو مسمار اور اپنے هاتھوں اپنے گھروں کو ویران کررهے هیں اس سے وہ بیشک بیچین هونگي اور حسرت و افسوس کرتي هونگي -

میں نے نہایت افسوس کے ساتھه رؤساء مجاهدین کے نام تمھارے وہ خطوط پڑھے جس پر تمھارے دستخط تھے اور جسمیں تم نے انھیں دھمکایا هے' اور آٹے کے لیے لڑنے والے' چور' وغیرہ وغیرہ بنایا هے - میں نہیں جانتا تھا که تمھارے نسیان کي یه حالت هوجائیگي - یاد کرو ! تم بھی تو انھي کي طرح آٹا لیتے تھے اور اسکے لیے لڑتے تھے - جب زیادہ ملجاتا تھا تو راضي هورهتے تھے - ورنه بگڑ جاتے تھے - اسیطرح دن بھر میں کئي مرتبه راضي اور ناراض هوا کرتے تھے - (یه اس زمانے کا واقعه هے جب که ترک بھي جنگ میں شریک تھے) اب تم میں اور ان میں اسکے سوا اور کوئي فرق نہیں که وہ جو آٹا لیتے هیں تو اپنوں هي سے لیتے هیں' اور عنقریب وہ اپني کھیتوں کے عشر سے لینگے' جنکي وہ مدافعت کررهے هیں' اور تم نہایت ذلت و خشوع کے ساتھه ان لوگوں سے لیتے هو جو تم سے بالکل بیگانے هیں (یعني اطالی)

هادي ! کیا تم وہ زمانه بھولگئے جب تم میرے ساتھه زوارہ میں تھے اور سوائي ابن آدم آٹا لیتے تھے - اب تو تمھاري وہ حالت هے که لبسنا الکتان فنسینا ما کان (کتان پہنکے هم اپني پچھلي حالت بھولگئے)

جن لوگوں کو تم مخاطب کرتے هو' انھیں جب سے نیکي اور بدي کي تمیز هوئي هے اسوقت سے انھوں نے اپنے آپ کو آٹا کھانے کا خوگر صرف اسلیے بنایا هے که خود مختاري کے سکھانے والے' غلامی کي بیڑیاں کاٹنے والے' حریت و آزادي پھیلانے والے' اور تمام انسانوں کے سردار کے فرمان (اخشوشنوا فان الحضرۃ لا تدوم) اور کسی حکیم کے قول :

خلقنا رجالاً للتجلد والاسي
هم مرد غم انگیزنے اور صبر کرنے کے لیے پیدا هوے هیں
وتلک الایامي للبکاء والماتم
اور یه بیوائیں گریه و ماتم کے لیے

پر عمل پیرا هوں -

ان تمام باتوں سے مجاهدین کا مقصد یه تھا که وہ آجکل کے سے وقت کے لیے تیار هوں جبکه اطالیا نے دریا اور فرانس نے خشکي کے راستے بند کردیے هیں - مگر اس عالم کے مالک نے جس کے هاتھه خزانہاے رزق کي کنجیاں هیں انکے لیے آسمان کے دروازے کھولدیے هیں (وفي السماء رزقکم وما توعدون) اور زمین کے پوشیدہ خزانے اس طرح ظاهر کردیے هیں که انھوں نے صدیوں سے نہیں سنا تھا اور جنکے بعد عنقریب وہ تمام مخلوق کي مدد سے بے نیاز هوجائینگے -

ذلک فضل الله یوتیه من یشاء ومن یتوکل علی الله فهو حسبه !

ان لوگوں نے اپني پامردي کی بدولت اس پانچ مہینے کے عرصه میں آزادي و خود مختاري کا ذائقه چکھه لیا جسکو تم صرف سنتے هي رهے - اگر خدانخواسته اسکے بعد قسمت نے انکے حق میں عجز و درماندگي کا فیصله کیا تو ان پر کوئي الزام نہیں - لیکن هادي ! تم تو ترکوں کي مذهبي سرداري سے نکلکے ایسي قوم کي غلامي میں چلے گئے جس میں بشریت کے علاوہ اور کوئي رشته نہیں - اور میں نہیں سمجھتا که وہ تمھارے لیے اس تعلق کا اقرار بھي کرتے هوں' کیونکه تم انکي نظروں میں اپني آزادي کے بیچنے والے هو اور وہ خریدنے والے - تم غلام هو اور وہ آقا - ذرا ان دونوں مرتبوں کے فرق کو سونچو تو تمھیں اپني حیثیت معلوم هو اور اگر تم چاهو تو آیندہ کے لیے تمھاري آنکھیں کھل جائیں - مگر جو هونا تھا وہ هوچکا -

مجاهدین کا مرتبه جنکو تمھارے دل میں جو کچھه آیا هے تم نے بنایا هے - اسکا خود اطالیا اور تمام عالم کي نظروں میں ان لوگوں سے کہیں زیادہ هے جنھوں نے صرف طمع کي وجه سے اپنے آپ کو غیروں کے هاتھه میں دیدیا هے - آزاد خیال اطالیوں سے پوچھو وہ اس حقیقت سے واقف هیں -

یقیناً ان مجاهدین کے لیے تو تاریخ کے صفحات میں حامیان دین' مردان وطن' ناموران جنگ کے خطاب رهینگے' اور ان لوگوں کے لیے غیروں کے خدمتگار' اور اپني عزت اور اپني عزیز ترین متاع پر دست درازي کرنے والوں کے مددگار کے علاوہ کوئي دوسرا خطاب نه هوگا -

عزیزیه کے جلسه میں تم نے ترک جنگ کي وجه یه بیان کي تھی که تم میں جنگ کي قدرت نہیں' اور نیز یه تم باشندوں کي راحت سوزي اور خونریزي سے بچنا چاهتے هو - یه اب تمھیں کیا هوگیا هے که مجاهدین کو بربادي و هلاکت اور اهل غریان کے حمله کي دھمکي دیتے هو؟ (هم کو جہاں تک تحقیق هے اهل غریان تو مسلمان اور همارے هم وطن هیں) کیوں ؟ اب وہ وجه کہاں گئي ؟ اچھا چونکه اب تم لڑسکتے هو اسلیے اطالیوں سے لڑو اور ملک کو اطالیوں سے نجات دو - اگر در حقیقت تم میں قدرت نہیں اور یه محض دھمکي هے تو گھر میں بیٹھو' دنیا میں تم لوگوں کی زبان سے محفوظ رهوگے' اور آخرۃ کے لیے اپنا معامله الله کے سپرد کردو که وہ غفور و رحیم هے جو توبه کرتا هے اسکے گناہ بخش دیتا هے -

کیوں هادي ! تم اپنا منهه دریا کي طرف کرکے اپنے دشمنوں سے لڑو' کیا یه اس سے بہتر نہیں که تم اپنا منه اپنے مذهبي' نسبي' اور وطني بھائیوں کي طرف منه کرکے ان لوگوں کي مدد کے لیے

و مددگار' جو خدا نے هماري واديوں اور همارے پهاڑوں كي چوٹيوں ميں وديعت كي هيں -

مجهے يه منظر ناگوار نهيں كه ان دونوں ميں سے جاهل عالم سے سيكهرها هے اور عالم اپنے نور علم كي بارش جاهل پر كر رها هے -

البته مجهے يه كسي طرح گوارا نهيں كه ابناء وطن مملوك و غلام هوں جنكے هاتهه ميں نه انكا مذهب هو نه انكي عزت - كيونكه اس زندگي سے تو موت زيادہ آسان اور خوش ذائقه هے -

اذا لـم تكـن الا الاسنه مركباً
جب سواري كے ليے صرف نيزے هي هوں
فلا يسع المضطرر الا ركوبـهـا
تو ايک مجبور كے ليے اسپر سوار هونا نا گزير هے

آزاد انسان كي قيمت اور اسكي خوشگوار زندگي كا لطف مجهے تجربه و سفر نے بتايا - غلامي كي تلخي كا يقين مجهے اسي تجربه و سفر سے هوا' اور اس سے كه ميں نے اپنے شهر اور اپنے گهـر ميں سوداني غلاموں كو پلتے ديكها -

ميں نے اپنے والد كے پاس نازوں ميں پرورش پائي هے - اور ميں اپنے سفروں ميں هميشه خوشحال رها هوں - اسليے ميں جانتا هوں كه تمـدن كيا هے ؟ هاں ! ميں محلوں ميں رها هوں' اور شاهي دسترخوان پر بيٹها هوں' اور دنيا كي دوسري لذتوں سے واقف هوں' مگر بايں همه آزادي كي راه ميں هر مشكل امر كو آسان سمجهتا هوں -

اسي آزادي كي بدولت ميں نے پہلے بهي (سلطان عبد الحميد كے عهد ميں) جلا وطني قيد كے مصائب برداشت كيے' اور اب بهي نهايت موٹا جهوٹا كهاتا هوں' اپنے گهوڑے كي زين كا تكيه لگاتا هوں' كهاري پاني پيتا هوں' راتوں كو تاريكي اور بارش ميں اور دن كو دو پهر كے وقت دهوپ ميں پهرتا هوں - ليكن يه تمام تـكليفيں مجهے شهد سے زيادہ شيريں معلوم هوتي هيں' اور ان سے ميرے جسم ميں' قوت اور دل ميں استقلال و ثبات اور زيادہ هوتا هے -

نفس بالطبع لذايذ زندگي كي طرف مائل هے - اسليے ميں بهي اسكا مشتاق هوں' مگر بشرطيكه عزت و شرف محفوظ رهے - اور يقيناً يهي حالت هر شخص كي هوگي جو ميرے هم آهنگ هوگا -

پس اے جناب والي ! هماري اور اپني عزت كي حفاظت كيجيے' اور اپني سلطنت كو مشورہ ديجيے كه شاهي فرمان كے بموجب هماري خود مختاري كي تصديق كرے - اور آئيے ! هم اور آپ ملكے اس ملک كي سرسبزي اور اسكے باشندوں كي بهبودي كي كوشش كريں' كيونكه الله نے يه فيصله كر ديا هے كه هم اور آپ بهي اسيطرح همسايه بنكے رهيں' جسطرح كه همارے آپكے آباء و اجداد رهتے تهے -

ديكهيے ! ايسا نه هو كه آپ خود غرض' طماع' اور كم عقل اشخاص كے كهے ميں آجائيں - اور اپني سلطنت كو همارے ساتهه ايک نئي جنگ ميں مبتلا كرديں' جسكے انجام كي آپكو كچهه خبر نهيں - كيونكه مدد و نصرت تو الله هي كے هاتهوں ميں هے - وہ جسكو چاهتا هے عطا فرماتا هے' بارها ايسا هوا هے كه بهت سي چهوٹي جمـاعتيں محض اس كارساز قدير كي نصرت بخشي سے بڑي جماعتوں پر غالب هوئي هيں -

اے جناب والي ! آپكے پاس ايک عـرضي بهيجتا هوں جو اور عرضيوں كے ساتهه آج ميرے پاس آئي هے - اس سے ان اهل ورقه كا جهوٹ معلوم هوتا هے جنكو آپ سچا سمجهتے هيں - براہ عنايت اسكو اپنے كسي لائق مترجم كي زبان سے سنيے -

ميں نے آپكے پہلے جواب كے جواب ميں اپنے فيصلے اور اعلان سے آپكو مطلع كيا تها - اور آپ سے اسكا جواب مانگا تها - مگر آپ نے توجه نه كي اور اس سوال كو بغير جواب كے واپس كرديا -

اسليے ميں نے مجبوراً وہ كيا جو ميرا فـرض تها يعنـي دول عظمى كو تار كے ذريعه سے اپني خود مختاري كي اطلاع دي - اس كارروائي سے پہلے ميں نے آپكے جواب كا انتظار كيا' مگر افسوس كه آپ نے جواب نهيں ديا -

اے جناب والي ! شايد آپكا يه خيال هے كه هم صرف تركوں كے بل پر لڑتے تهے' اسليے آپ چاهتے هيں كه ايک هي معركه سهي مگر آپ هميں آزما ضرور ليں - اگر يه هے تو همارے يهاں بهي لوگوں كو يقين هے كه آپكي فوج همـارے سامنے بڑے بڑے مورچوں اور جهـازوں كي مـدد سے ٹهير سكي - ايسي حـالت ميں كيا آپ كو يقين هے كه آپ ان مقامات ميں بهي كامياب هونگے' جو ساحل سے دور هيں ؟ كيا هم كو اور آپكو محض تجربه كے ليے طرابلس اور اطاليا كے فرزندوں كے خون سے كهيلنا چاهيے ؟ ليكن اگر آپ اسي پر مصر هيں تو بسم الله آئيے هم مدافعت كے ليے حاضر هيں و الله معنا'

جو كچهه ميں نے لكها هے يه انسداد خونريزي كے ليے ايک قسم كا مشورہ هے اسكا اظهار مجهے اسليے مناسب معلوم هوا كه داخله سے عرضي آئي تهي' جو آپكے پاس مرسل هے - آپ هميشه سلامت رهيں "

۲۰ محرم الحرام سنه ۱۳۳۱ھ مركز جبل — الامـــر سليمان الباروني

ميں نهيں سمجهتا كه دنيا ميں كوئي ايسا عقلمند بهي هوگا جو مجهے رشوت ستاني كا الزام دے' اور وہ يه جانتا هو كه ميں نے تونس ميں اسوقت پناہ لي جب ميرے پاس سامان جنـگ ميں سے جو كچهه تها وہ سب ايسي شديد لڑائي ميں صرف هوچكا تها جسكے هول سے بچے بوڑهے هوجاتے هيں' اور جسميں اطاليوں كي جان و مال كو ميں نے اتنا نقصان پهنچايا كه آج تـک كبهي نهيں پهنچا تها - پهر اسكے بعد ميں نے اسليے اپنے اسلحه فرانسيسي افسر كے حوالے كرديے كه وہ مجهے سرزمين تونس ميں داخل هونے دے -

آخر يه سونچيے كه حكومت اطاليا مجهے اپنا روپيه كيوں ديتي ؟ ميں نے تو صلح كي گنجايش هي نهيں رهنے دي - اسكا برابر مقابله كرتا رها' يهاں تـک كه اس نے فوج اور توپوں كي كثرت سے بزور و جبر مجهه سے ملـک ليليا -

ميں جانتا هوں اخبارات كے مراسله نگاروں نے بعض اطالي اخبار كي تحرير كو باور كيا' يا يه افواہ طرابلس كے ان لوگوں كے منه سے سني جنكے پيٹ اطاليوں نے رشوت سے بهر ديے هيں اسليے انكي دل كي آنكهيں اندهي هوگئي هيں' اور وہ مجهكو بهي اپني طرح سمجهتے هيں -

اگر اخباروں كے مراسله نگار' جنميں ٹائمس كا مراسله نگار بهي شامل هے' حكومت اطاليا كے اعلى افسروں سے دريافت كرتے تو وہ انهيں اصلي واقعه بتا ديتے - كيونكه يقيناً ان افسروں نے سنا يا خود ان رجسٹروں كو ديكها هوگا جنميں رشوت لينے والوں كے نام قلمبند هيں - وہ هر اس شخص كو جانتے هيں جس نے ذلت و خواري كے ساتهه سرجهكا كے شرف و عزت كي قيمت لينے كے ليے اپنا حقير هاتهه بڑهايا هے -

مجهے يقين هے كه انهيں ميرا نام انهي رجسٹروں كے سرورق ميں ملا هوگا جن ميں وہ مشهور معركے اور شب خون قلمبند هونگے' جو

لیکن بالاخر اسکے لیے بهي وه وقت آگیا جو هر قوم کے لیے آنے والا هے - دشمنوں نے حمله کیا اور وه شاهي نوسوس جهاں انسانوں کي جان کے ساتهه کهیل هوتے تهے خود تا راج و آتشزدگي کا شکار هوکے خاکستر کے ڈهیروں میں روپوش هوگیا !

اوپر جو قصے آپنے پڑهے هیں وه اسي عهد کے هیں - تازه تنقیات میں اس عهد کے بهت سے آثار نکلے هیں ' جنکے دیکهنے سے معلوم هوتا هے که منوني تمدن بهت سي حیثیات سے اعلى درجه کا تها -

اس عهد میں شهروں کے نقشے نهایت عمده هوتے تهے' اور نه صرف نقشے عمده هوتے تهے بلکه بنتے بهي خوب تهے - مکان عموماً وسیع اور کشاده هوتے تهے' اور سب سے زیاده تعجب تو یه هے که ان مکانوں میں با قاعده نالیوں کا انتظام هوتا تها - جو اس تمدن کي ایک حیرت انگیز خصوصیت هے -

فن تعمیر کے علاوه دوسرے صنائع میں بهي انکي کامیابیاں قابل ذکر هیں -

اب تک یه خیال کیا جاتا تها که یونانیوں سے پہلے اور خود یوناني ایک عرصه تک نوشت و خوانده سے محروم تهے ' مگر ان نو دریافت اثار سے اس نظریه کي تکذیب هوتي هے - اس قوم کے پاس ایک خط تها جو اس زمانے کے لحاظ معقول حد تک ترقي یافته تها -



طبق فیستـــاس جو کریت کے غاروں سے نکلا هے

آپ کو معلـــوم هــوگا که مصریوں میں حــروف کے لیے مخصوص نقوش نه تهے - جس مفهوم کو وه ادا کرنا چاهتے تهے اگر وه مادي هوتا تو خود اس کي تصویر بنا دیتے ' اگر غیر مادي هوتا تو اس مفهوم کے لیے جو لفظ هوتا اسکے هر حرف کے لیے ایک ایسي شے کي تصویر بناتے ' جسکے نام میں پهلا حــرف وهي هــوتا - اس رسم الخــط کو خط تصویري (Hieroglyphic) اسکي اول الذکر شکــل کو خط خیالي (Ideography) اور ثاني الذکر شکل کو خط صوتي (Phonotic) کهتے هیں -

مصریوں کي طرح منونیوں کے یهاں بهي حروف کے لیے مخصوص نقوش نه تهے بلکه تصویروں سے کام لیتے تهے - البته ابتدأ اس میں وه تنظیم و تنسیق نه تهي جو مصریوں کے خط تصویري میں تهي - لیکن بعد کو اس طرز تحریر نے خط تصویري کي شکل اختیار کر لي-

مگر ظاهر هے که خط تصویر ایک دشوار عمل اور دیر طلب خط هے - اور قدرتاً ایک ذهین اور عملي قوم یه چاهیگي که اپنے روز مره کے لیے کوئي آسان اور مختصر رسم الخط ایجاد کرے -

منیونیوں نے اپنے رسم الخط کو آسان اور ساده بنایا ' اور خط تصویري کے بدلے خط مستقیم (Linear Seript) میں لکهنا شروع کیا - نوسوس کي تحریریں زیاده تر اسي خط میں هیں - خط مستقیم خط مسماري (Cunieform) سے کهیں زیاده آسان اور ساده هے جو میسو پوٹیمیا کے حفریات میں نکلا هے -

اسوقت آپکے سامنے ایک طبق کي تصویر هے - اگر اسکي ناهموار شکل اور بد نما نقوش کو دیکهیے؛ تو لطف و خوبي تو ایک طرف ' بهت سي نگاهیں اسے نظر بهرکے دیکهنا بهي پسند نه کرینگي ' مگر یهي طبق اپني قدامت اور تاریخي نتائج کي وجه سے اسدرجه عزیز الوجود اور گرانقدر هے که یورپ اور امریکه کے اکثر رسالوں نے اسکے فوٹو شائع کیے هیں -

اس طبق کو (Pheastos Disc) کهتے هیں - یه مٹي کي ایک ناهموار گول پلیٹ هے - اسکا قطر قریباً ٦ ' ٧٦ انچ هے - اسکے دونوں رخوں پر خط تصویري میں کچهه لکها هوا هے - اس طبق میں ٢٤١ علامتیں اور ٦١ علامتوں کے گروپ هیں - ان علامتوں کے دیکهنے سے معلوم هوتا هے که یه تصویریں گیلے گوندے پر علحده علحده چهاپي گئی هیں -

اس طبق کے متعلق سب سے پهلا سوال یه پیدا هوتا هے که یه کس عهد کا هے ؟

تازه تنقیبات میں اس طبق کے علاوه نوسوس کے اور بهت سے آثار نکلے هیں مگر اس طبق کے نقوش کے چار خمس تو ان آثار کے نقوش بهت هي مختلف هیں صرف ایک خمس ان نقوش سے ملتا هے مگر یه مشابهت اس اختلاف سے کم هے -

ذرا غور سے دیکهیے ! اس میں مردوں کي تصویروں میں سر منڈے هوے هیں - عورتوں کي تصویریں چوڑي' بهدي ' اور بدنما هیں - ان صورتوں کو ان دوشیزه عورتوں کي تصویروں سے کیا واسطه' جو دوسري تصویروں میں اپنے نازک پیریشیان (Parisian) لباس دکهائي گئی هیں اسمیں جهاز کي تصویر بهي اس تصویر سے بالکل علحده هے جو نوسوس کے کهنڈروں میں ملي هے ' اور عمارت تو مقبره لیشین (Lycian) سے ' جسکے نمونے ابهي تک برطاني عجائب خانه میں محفوظ هیں' اسقدر ملتي هوئي هے که دیکهکے حیرت هوتي هے !

اس طبق کے متعلق سر ارتهر ایونسکی یه راے هے که:

(١) یه اهل کریت کا کام نهیں -

(٢) یه کوئي مــذهبي تحریر هے -

اگر یه طبق اهل کریت کا نهیں تو پهر کس کا هے ؟ اسکے جواب میں وه یه کهتے هیں که یه کسي ایسي تهذیب کي یادگار هے جو اهل کریت کي تهذیب کے همشکل اور اس سے نهایت قریبي طور پر متحد هے - اس کے لیے وه جنوب و مغرب ایشیاء کوچک کی لیشین تهذیب کو تجویز کرتے هیں -

اگر یه مان بهي لیا جائے که یه مذهبي تحریر هے تو پهر بهي یه سوال باقي رهجاتا هے که یه کیا هے ؟

اسکے جواب میں سر ارتهه ایونس کهتے هیں که کسي دیوي کي تعریف هے - اسمیں ایک یوناني تصویر میں زمانے سنیے کو خاص طور پر نمایاں کرنے کي کوشش کي گئي هے - اس کے بغور دیکهنے کے بعد یه نتیجه بیجا نهیں معلوم هوتا که اسکا اشاره کسي دیوي کي طرف هے' جیسے کبیبي (Kybebe) یا دیانائے ایفیسس (Diana of Ephesus)

دو اور شخص هیں جنهــوں نے اس تحریر کي تشــریح کي کوشش کي هے' ایک کیلیفورنیا یونیورسٹي کے پرو فیسر هیمپل - دوسرے نیوهم کالج کي مس ٹیول - پرو فیسر هیمپل کهتے هیں ' که یه درگاه میں تاراج شده مال کي واپسي کي یاد داشت هے - مس سٹیول کي راے هے که یه کوئي قدیم متروک الاستعمال نظم هے - مس موصوف سر ارتهر ایونس کے همخیال هیں - لیکن سچ یــه هے که ابهي کوئي امــر قطعي نهیں اور اتریین کي کوشش کے لیے یه میدان خالي هے -

آثارِ عتیقه

حفریات کریت

جزیرهٔ کریت جسکو عربي میں اقریطش کہتے هیں کوئي غیر معروف مقام نہیں که اسکي تعریف کي ضرورت هو ' کیونکه گذشته سال جب سے ریوٹر نے یه خبر سنائي هے که " انگلستان کے ایک جهاز نے اپنے سامنے کریت سے عثماني جهنڈا اتروا کے یوناني جهنڈا نصب کرایا " اسوقت سے انگلستان کي " بے تعصبي " کي یادگار میں لفظ کریت هر مسلمان کے لوح دل پر نقش هے -

هندوستان ' مصر ' اور میوسو پوٹیما کي طرح کریت بهي قدیم تمدن کا مدفن اور منقرض اقوام کا مسکن هے اسلیے اثریین (Archealogist) کي ایک جماعت یہاں بهي مصروف کار هے -

قریباً نصف صدي سے تنقیب کي گرمبازاري هے - علما کي ایک کثیر جماعت اپنے وطن سے نکلي هوئي هے ' اور مختلف مقامات میں کام کر رهي هے - اس عرصه میں بعض نہایت بیش قیمت آثار دستیاب هوے هیں ' جن سے تمدن قدیم کے متعلق همارے معلومات میں بیحد اضافه هوا هے ' اور بعض قوموں کي تو پوري تاریخ مرتب هوگئي هے -

لیکن کریت میں جو آثار دستیاب هوے هیں انکے متعلق خیال کیا جاتا هے که وه اپنے خصوصیات کے لحاظ سے اس نصف صدي

[بقیه ۱۱ صفحه کا]

گولیاں چلاؤ ' جو اسلیے آئے هیں که تمهیں اور تمهارے بهائیوں کو تباه کریں اور تمهارا نام انسانیت کے نقشے سے مٹادیں ؟

بیشک اهل اطالیا عقلمند اور روشن خیال هیں - وه آدمي کي قدر قیمت اسکے اعمال سے معلوم کرلیتے هیں - انکے نزدیک روپے کے بدلے اپنا وطن حوالے کرنے سے زیاده سنگین کوئي جرم نہیں - جو ایسا کرتا هے وه اسکے ساتهه بهي ایک نه ایک دن خائنوں کا سا برتاو ضرور کرینگے - چاهے ایک عرصه کے بعد کریں -

میري اس نصیحت کو سونچو جس سے میرا مقصد صرف یه هے که تم کو زندگي نصیب هو ' اور اپنا عقیده تو یه هے که هر شخص کو ایک دفعه مرنا هے - اس سے چاره نہیں ' خواه عمر زیاده هو یا کم - اسکي مقدار مقرر هے نه جنگ میں آگے بڑهنے سے کم هوگي اور نه پیچهے هٹنے سے زیاده هوگي - دونوں حالتوں میں فرق یه هے که ایک میں شرف لازوال هے اور دوسرے میں ذلت بے پایاں - و السلام علی من اتبع الهدي -"

۷ ربیع الثاني سنه ۱۳۳۱ھ (سلیمان البارونی)

اس جواب کو غور سے پڑهیے تاکه آپ کو معلوم هو جاے که اگر میں روپے کا طالب هوتا یا میں نے اطالیا سے ایک درهم بهي لیا هوتا تو اس جواب کي ایک سطر بهي نه لکهتا ' کیونکه میں جانتا تها که پہلے حکومت اطالیا کے پاس یه جواب اور اسکا ترجمه جائیگا اسکے بعد کہیں هادي کو ملیگا - اسکے ساتهه یه یقین تها که هادي اسے اطالیوں میں اپنے تقرب کا ذریعه بنائیگا ' اور یه خوف بهي تها که کہیں اطالي هماري جماعت کے لوگوں کو روپیه دیکے ملانے سے مایوس هوکے دفعةً اپني پوري قوت کے ساتهه حمله نه کردیں -

(البقیة تتلی)

کے آثار میں عدیم المثل هیں ' اور طلبه تاریخ کو ان سے بہ[...] مدد ملیگي -

جن لوگوں نے یوناني علم الاساطیر (Mythology) کي کوئي کتا[ب] دیکهي هے وه (Minotaur) کے نام سے نا آشنا نه هونگے - یه وه[ي] منوس شاه کریت کا عجیب الخلقت بیل هے جسکا بدن نص[ف] انسان کا سا تها اور نصف بیل کا سا - یه محل کي بهول بهلی[وں] میں رهتا تها ' اور نوجوان مردوں اور عورتوں کا شکار کیا کرتا تها -

انهیں نو سوس کي بهول بهلیاں بهي یاد هوگي ' جهاں وه نوجوا[ن] مرد اور عورتیں ایک غار نما عمیق اور چکني دیوار والے قید خا[نے] میں بند کي جاتي تهیں ' جنکو ماتحت ریاستیں بطور نذرا[نه] شاه کریت کے پاس بهیجتي تهیں - یه بد بخت انسان اس[...] عمیق اور تاریک قید خانے میں زندگي کے دن کاٹتے تهے - جب[...] تهوار هوتا تو یه شوریده بخت اس جگه لائے جاتے جهاں انهیں اس[...] بد تر از مرگ زندگي سے نجات ملتي -

یه مقام وه اکهاڑا هے جسمیں وه بیلوں سے زور آزمائي کے لیے لائے جاتے تهے -

یہاں سے یه داستان غم نہایت دلدوز شکل اختیار کرلیتي هے ایک طرف ایک نوجوان مرد یا عورت کو قید کے مصائب و شدائ[د] نے پوست و استخوان کردیا هے ' عرصه کي بیکاري سے هاتهه پ[اؤں] پوري طرح کام نہیں دیتے - اس پر یه مستزاد که بے هتیار هے ا[ور] کٹهرے میں محصور ' - دوسري طرف ایک قوي الجثه بیل کهڑا هے اس بیل کے سینگ لمبے اور انکي نوکیں تیز هیں - یه بیل جوش کے عالم میں سینگ هلاتا هوا چلتا هے - یه بد بخت نہایت بیکسي و بے بسي کي نظروں سے ادهر ادهر دیکهتا هے اور نہیں سمجه[تا] که بیل کے حملے کو کیونکر روکے - اتنے میں بیل قریب آجاتا هے ا[ور] وه گهبرا کے اسکے سینگوں سے لپٹجاتا هے - بیل اپنے سینگ اسکے بدن میں بهونکدیتا هے پهر نکالتا هے پهربهونکتا هے اسیطرح دو تین دفع[ه] کے بعد اسے پهڑکتا چهوڑ کے چلا جاتا هے - یه نیم بسمل تهوڑي دی[ر] تک خاک و خون میں پهڑکتا هے اور اسکے بعد همیشه کے لیے ساکن هو جاتا هے !

سنگدل بادشاه اور اسکے درباري اس موت کے تماشے کو دیکهتے هیں اور خوش هو هوکے عید مناتے هیں !

علم خیال کي بناء پر آپ ان قصوں کو محض افسانه سمجهتے هونگے ' مگر آپکو اپني راے میں ترمیم کرنا چاهیے - کیونکه تاز[ه] تنقیبات نے تاریخ کا ایک جونیا دفتر همارے سامنے پیش کیا هے وه انکي تصدیق کرتا هے

یه هولناک بهول بهلیاں اب نکل آئي هے - اسمیں بڑے کمرے چهوٹے کمرے ' کوٹهریاں ' سیڑهیاں ' اور غلام گردشیں اس قدر پر اسرار طریقے سے بنائي گئي هیں که ایک اجنبي اندر جاے پهر باهر نہیں آسکتا -

دیواروں کے استر پر تصویریں بني هوئي ملي هیں ' انمیں سے بعض میں نوجوان انسانوں اور بیلوں کي اس کشتي کا نقشه کهنیچا گیا هے ' جو آپ ابهي پڑه آئے هیں - ان تصویروں کے علاوه بہت سے اور نقش و نگار بهي هیں - اگر ان نقوش و تصاویر کے سمجهنے میں غلطي نہیں هوئي هے تو یه سمجهنا چاهیے که یه قصے محض افسانے نہیں بلکه واقعات هیں ' جنکي تصویر میں شعراء نے مبالغه و تخئیل کا رنگ کسیقدر زیاده بهر دیا هے -

(Minson) وه قوم هے جو یونانیوں سے پہلے حکمراں تهي یه قوم صاحب شوکت و صولت تهي - اسکو اپنے بیڑے کي قوت پر اسقدر غرور تها که اس نے کبهي اپنے شهروں کے گرد دیوار نه بنائي ' حالانکه اس عهد میں شهر پناهیں حفاظت کےلیے ناگزیر سمجهي جاتي تهیں -

خريداري كے متعلق سلسله جنباني شروع هوئي - محمود پاشا زير بحريه نے كارخانه آرمسترونگ كے وكيل سے اس جهاز كي خريداري كے متعلق باب عالي كا اراده ظاهر كيا ' اور يه فرمايش كي كه يه معامله كارخانه اپني معرفت طے كرادے - چنانچه حكومت برازيل اور باب عالي ميں كارخانه ارمسترنگ كي معرفت گفتگو هونے لگي -

قريباً تمام امور طے هوگئے - باب عالي حكومت برازيل كي اس شرط كو بهي منظور كرنے كے ليے تيار تها كه جهاز كي اصلي قيمت ميں سے دو مليين پونڈ اسكو اسوقت پيشگي ديدیے جائيں - مگر با ايں همه يه معلوم هوتا تها كه يه بيع الفاظ كي دنيا سے گذر كے واقعات كے عالم ميں آنے والے نهيں - كيونكه جس [illegible] نے اپنے ملازموں كي تنخواهيں قرض ليكے تقسيم كي هوں وه دو سو پونڈ پيشگي كهاں سے ديسكتي هے ؟ اور اسكي تو اميد كسے هو سكتي تهي كه دولت عثمانيه كو جهاز كي خريداري كے ليے يورپ سے قرض مليگا - اسليے كه مفاهمت ثلاثه كے سر مايه داروں سے قرض ملنے كي اميد خواب و خيال تهي - البته اتحاد ثلاثي كے سرمايه داروں سے اسكي توقع هوسكتي' تهي مگر يه نظر آتا تها كه اگر ايسا هوا تو فوراً مؤتمرالسفرا منعقد جمع هوگي - اور ايم ساز انوف اور سر ايڈورڈ گرے اپني انتهائي قوت كے ساتهه اتحاد ثلاثي كے سفرا كو مجبور كرينگے كه وه اس قرض كو ركواديں - ليكن اس خيال كے بالكل برعكس هوا ' دولت عثمانيه كو روپيه ملا اور وه بهي فرانس سے !

ترک اس جهاز كے ليے بيچين اور روپيه كے ليے كوشش كر رهے تهے - انكے بعض وكلا پيرس گئے هوے تهے' اور سرمايه داروں سے گفتگو كر رهے تهے ' مگر كاميابي نهيں هوتي تهي - اس نا كامي كے اسباب ميں اور امور كے علاوه انگلستان كي پس پرده درانـدازي كو بهي شريک سمجهنا چاهيے -

اسي اثناء ميں عثماني اوراق تحويلات (بل آف ايكسچينج) كا مسئله چهڑ گيا اور پيرس كے ايک بيريه نامي بنک نے ۲۷ دسمبر سنه ۱۳ ع كو دو مليين پونڈ كے اوراق تحويلات خريد ليے -

دولت عثمانيه نے يه رقم فوراً كارخانه ارمسترونگ كي معرفت حكومت برازيل كو لندن ميں ديدي - اب دولت عثمانيه كو اسے صرف ايک مليين پونڈ اور دينا هے -

(طول و عرض و اسلحه وغيره)

جهاز كا طول ۱۹۲ ميٹر اور ٦ سينٹيميٹر هے اور عرض ۲۷ ميٹر اور ايک سينٹيميٹر - ۸ ميٹر اور ۲ سينٹيميٹر پاني ميں غرق رهيگا - حجم ۲۸ هزار ٹن هے - اسكي طاقت ۳۲ هزار گهوڑوں كي هے - شرح رفتار في گهنٹه ۲۲ ميل هے -

ديواروں كے اندروني حصه پر جو لوها چڑهايا جائيگا وه نهايت اعلى قسم كا فولاد هوگا ' جس كا حجم ۲۲۹ مليميٹر هوگا - جن كمروں ميں وزني توپيں رهينگي انكا لوها بعينه وهي هوگا ' جو ديواروں كا هوگا - جن كمروں ميں متوسط توپيں رهينگي انكے لوهے كا حجم ۱۵۲ ميليميٹر هوگا - قائد جس كمره ميں رهيگا اسكي اهميت اور شديد تحفظ كي ضرورت ظاهر هے - اسليے اسكے لوهے كا حجم ۳۰۵ ميليميٹر هوگا - جهاز كے بيروني حصه كے لوهے كا حجم سب سے زياده يعني ۴ سو ميليميٹر هوگا -

اس جهاز كے اسلحه كے متعلق خاص اعتناء و اهتمام هے - اسميں ۲۴ توپيں هونگي ' جنميں سے ۱۴ توپيں ۵۰ و ۳۰ سينٹيميٹر ۱۰ توپيں ۱۵ سينٹيميٹر اور ۱۰ زود كار توپيں ۷٦ ميليميٹر كے پيمانے كي هونگي -

(تاريخ [illegible])

قطعي طور پر تو يه نهيں كها جا سكتا كه يه جهاز كب تک مكمل هوكے عثماني بيڑے ميں شامل هوجائيگا ' كيونكه حوادث و [illegible] اور دول يورپ كي دراندازيوں كي كسكو خبر هے ؟ مگر بيعنامه كي رو سے اس جهاز كا تجربه مارچ ميں شروع هو جائيگا تاكه اپريل ميں جهاز بالكل مكمل هو جاے' اور آغاز مئي ميں دولت عثمانيه كے حوالے كر ديا جاے -

(خريداري جهاز كا اثر)

اس ڈريڈ ناٹ كي خريداري سے يورپ ميں عموماً اور يونان ميں خصوصاً جو حيرت و استعجاب اور دهشت و اضطراب پيدا هوا وه خطره كے متعلق تركوں اور اهل يورپ كے فرق نظر كي ايک واضح و سبق آموز مثال هے -

تركوں كي حالت يه هے كه وه مشكل سے مشكل خطرات كو نهايت حقارت و كم بيني كي نظر سے ديكهتے هيں' اور اسوقت تک انكي پروا نهيں كرتے جب تک كه انكا سيلاب سر سے نه گزرنے لگے - اسكے بر خلاف يورپ كي حالت يه هے كه اگر اسكے واهمه كي خلاقي سے بهي اسے كسي ادني سے ادني خطره كے آثار نظر آتے هيں ' تو وه اس طرح اسكے مقابله كے ليے مستعد هو جاتا هے كه گويا وه ان خطرات ميں محصور هوگيا هے -

دولت عثمانيه نے جهاز ابهي صرف خريدا هے' اور بيعنامه كي رو سے مئي ميں اسكے عثماني بيڑے ميں شامل هونے كي توقع هے - كون جانتا هے كه فروري سے ليكے مئي تک ميں كيا واقعات پيش آئيں ؟ خصوصاً دولت عثمانيه ميں ' جهاں كي سر زمين هر روز نئے حوادث و سوانح پيدا كرتي رهتي هے - مگر با ايں همه يورپ كے سياسي حلقوں ميں دهشت و اضطراب اور خوف و هراس چهايا هوا هے - انكو يه نظر آ رها هے كه " سطح آب ايک ميدان كارزار هے جسميں عثماني بيڑا گرم جولان هے' اور انسانيت و امن كا خون كر رها هے " انكے دل ميں يه هول سمايا هے كه دولت عثمانيه جزائر ايجين كے متعلق يورپ كے فيصله كو نا منظور كر ديگي ' اور قوت كي عدالت سے فيصله كرانے پر مصر هوگي - بلكه اغلباً اس جهاز پر غرور ميں اسقدر بڑهجائيگي كه دريا كے علاوه خشكي ميں بهي هنگامه قتال و جدال گرم كريگي اور جزيره نماے بلقان پهر ايک بار ميدان جنگ كي شكل ميں بدلجائيگا -

اس ڈريڈ ناٹ كي خريداري كي خبر نے يونان كي طمانيت و [illegible] خاطر پر ايک برق هلاكت گرادي هے - يوناني اخبارات خوف و هراس ' اضطراب و پريشاني ' اور تنبه و اعتبار كے لهجه ميں نهايت پر زور مضامين لكهرهے هيں' اور اس تازه تغير كے خطر ناک و مهلک نتائج سے قوم كو آگاه كر كے يوناني بيڑے كي مزيد تقويت كي ترغيب دے رهے هيں - ايمپروس يونان كا ايک مشهور و مقتدر اخبار هے وه اس عالم غيظ و غضب اور تنقيد و اعتراض ميں موسيو ويزولوس وزير اعظم يونان كو مخاطب كر كے لكهتا هے كه " تم كهتے تهے كه هماري بحري قوت دولت عثمانيه كي بحري قوت سے زياده هے اسليے ابهي مزيد اضافے كي ضرورت نهيں' مگر در حقيقت تم نے هميں اور خود اپنے آپ كو دهوكے ميں ركها ' يهاں تک كه اب يه طلسم فريب ٹوٹ گيا اور طرفة العين ميں بحري تفوق همارے هاتهه سے نكلكے تركوں كے پاس چلا گيا ! همارے وزير اعظم صاحب كو اطمينان هے كه انكے چهوٹے چهوٹے جهازوں سے انكا بحري تفوق هميشه قائم رهيگا - مگر وه براه مهرباني يه تو بتائيں كه سلطنتوں كے بيڑوں ميں بڑے جهازوں كے مقابله ميں چهوٹے جهازوں كا پله كب بهاري رها هے ؟

شئون عثمانیه

سا۱ا ان ۲ؒ ، ان اول

جدیـــد عثمـــاني دریـــڈ ناٹ



مکه معظمهٔ کا ایک اجتماع رسمي جسمیں ارادہ سنیه یعني فرمان سلطـاني پڑھا جارها هے

دولت عثمـانیه کے نوخریـد دریڈناٹ کا تذکرہ هم گذشته نمبر میں اخبـار و حوادث کے سلسلے میں کرچکے هیں - اس نمبر میں هم اِسکے حالات کسیقدر تفصیل سے لکهنا چاهتے هیں -

(داستان خریداري)

سنه ۱۹۰۶ ع میں حکومت برازیل نے یه طے کیا تها که اُسکے جنگي بیڑے میں تین قوي ترین جهازوں کا اضافـه کیا جاے - چنـانچه حسب قرار داد حکومت نے جهاز کے کارخانوں سے گفتگو شروع کي - اس دریڈناٹ کے متعلق کارخانه ارمسترونگ سے معامله طے هوگیـا' اور جهاز کي تعمیر شروع هوگئي - جهاز ابهي طیـار نهیں هوا تها که اطالیـا نے طرابلس پر فوجکشي کي - اس جنگ میں ترکوں کو اپني بحري کمزوري کا خمیازہ کهینچنا پڑا - وہ اس مٹهي بهر فوج کو ذرا بهي مدد نه دے سکے' جو اگرچه اپنے سے کئي گونـه زیـادہ دشمنوں میں گهري هوئي تهي' مگر با ایں همـه داد شجاعت دیرهي تهي -



سید حسین شریف حـال مکه معظمه جنهوں نے گذشته فتنه یمن میں دولت عثمانیه کي بیش قرار خدمات انجام دے هیں

یه کهنا تو صحیح نهیں که ترک اس جنگ سے پہلے اپنے بیڑے کی طـرف سے بالـکل غافل تـهے' کیونکه انکا ایک جهاز اینلڈ یارڈ میں بن رها تها جسے اطالیوں نے اعـلان جنگ کے بعد اس بناء پر گرفتار کر لیا که وہ دشمنوں (ترکوں) کي ملـک هے - البـته اس جنـگ نے اس احساس کو تیز اور اس جهاز کي گرفتـاري نے تیز سے تیز تر کردیا - بیڑے کي تقویت و ترقي کا جوش پبلـک میں پهیل گیا' اور مخلص و سر برآوردہ ترکوں کو (جو قریباً سب اتحادي تهے) ایک نئے جهاز کي خـریداري کي فـکر دامنگیر هوئي -

اس بیان کي تائید کے لیے هـم جمعیة اعانت اسطول عثماني " کي طرف اشـارہ کرینـگے -

اس خیال کي تکمیل کے لیے باب عالي نے نومبر ۱۳ ع تـک (نومبر خـارج هے) جو کچهه کیـا هـم اسے اسلیے قـلم انـداز کرتے هیں که وہ همارے اس سلسله داستـان کا کوئی اهـم حلـقه نهیں - نومبر سنه ۱۳ ع میں اس دریڈ ناٹ کي

مقالات

؏ـــوم القــرآن

از جناب مولانـا سليمان صاحب دسنوي

(۲)

(قـــرا آت القران)

الفاظ قران باوجود بقاے معني مختلف وجوه حركات و اوقاف ' دغام و اماله ' و فصل و وصل کے ساتهه پڑهے جا سکتے هيں ' اور تمام طرق متواتر صحابه سے مروي هيں - ان وجوه و حركات و طرق ختلفه سے يا ان ميں سے کسي ايک سے بحيثيت روايت و سماعت ث كه آنحضرت سے كسطرح سنا گيا هے ' اور صحابه نے كسطرح ها هے ' علم قرا أت القــرآن هے ' صحــابه کے بعد تابعين اور تبع بعين ميں اس فن کے سـات مشهور امام گذرے هيں - تابعين ں عبــد الله بن عامر بحصي قاري شـام المتوفي سنه ۱۱۸ ' د الله بن كثيــر قاري مكه المتوفي سنه ۱۲۰ ' عاصم بن بهدله ري كوفه المتوفي سنه ۱۲۷ ' اور تبع تابعين ميں حمزة بن حبيب نيمي قاري كوفه المتوفي سنه ۱۵۴ ' نافع بن عبد الرحمـان ليثي ري مدينه المتوفي سنه ۱۶۹ ' علي بن حمزه كسائي قاري كوفه متوفى سنه ۱۸۹ ' اور ابو عمر بن العلاء المازني قاري بصره المتوفي نه ۲۴۶ ' ان سب ميں سب سے زياده مشهور و مقبول قراءت فع هے جسكي عمــلاً تمام بلاد اسلاميه ميں تقليد كي جاتي هے - نافع نے ستر قراء تابعين سے قراءت حاصل كي تهي -

اس فن کے مصنف اول حسب تحقيق علامۂ جزري ' ابو عبيد سم بن ســلام المتوفي سنه ۲۲۴ هيں ' " شـاطبيه " سے (جو اس ن كي مقبول ترين تصنيف) پہلے ' ابو على حسن بن احمد فارسي حوي المتوفي سنه ۳۷۷ كي " الحجة في القرا آت " عبيد الله بن حمد اسدي المتوفي سنه ۳۸۷ كي " المفصح في القرا آت " ابو عمر عثمان بن سعيد الـداني المتوفي سنه ۴۴۴ كي "كتاب التيسير" جامع البيان في القرا آت السبع" اور " المحتوي في القرا آت الشواذ " ر ابو طـاهر اسماعيل بن خلف المتوفي سنــه ۴۵۵ كي " عنوان ي القراءة " اور " الاكتفاء في القراءة " قابل ذكر تصنيفات هيں - اواسط رن سادس ميں امام القراءة قاسم بن فيره شاطبي اندلسي المتوفي سنه ۵۹۰ نے قصيدۂ لاميه شاطبيه تصنيف كيا ' جسكي شعاع شهرت کے پرده ميں اس سے پہلے كي تمام تصنيفات چهپ گئيں - " شاطبيه " کے بعد قراء كبار نے مستقل تصانيف كي بجاے اوسكي شـــرح كافي سمجهي - جــن ميں مشهور اشخاص علم الـدين علي بن محمد سخاوي المتوفي سنه ۶۴۳ ' برهان الدين ابو اسحاق ابراهيم بن عمر جعبري المتوفي سنه ۶۴۳ ' ابوالخير محمد بن محمد جزري متوفي سنه ۸۳۳ ' اور ابن الفاصح صاحب سراج القاري هيں - علامۂ جزري شـــارح شاطبـيه هونيکے سوا " النشر في القرا آت العشر " اور تخيير التيسير في القرا آت العشر " کے مصنف بهي هيں - علي وري سفاقسي كي " غيث الــنفع في القرا آت السبع " بهي اس ن ميں ايک متداول كتاب هے -

(عــلــل الــقــرا آت)

جسطرح علم القراءة ميں رواية و سماعاً الفاظ قــران کے مختلف اوصاف و احوال سماعيه كا بيان هوتا هے ' علل القرا أت ميں انهيں چيزوں سے اصولاً اور عقلاً بحث هوتي هے كه از روے اصول صرف و نحو و قواعــد و محاورات زبان عربي انكو كيونكر هونا چاهيے - ان مباحث پر گفتگو كا سب سے زياده حق اهــل ادب اور علماے نحو كو هے ' اسي ليے اس فن كا واضع و مدون يهي طبــقه هے ' مثــلاً ابو العبــاس احمد بن محمد نحوي ' سليــمان بن عبد الله نحوي المتوفي سنــه ۴۹۳ ع ' ابوالحسن علي بن حسين الباقولي الموجود سنه ۵۳۵ -

(معرفــة الوقف و الابــتــداء)

انسان كسي حالت ميں سانس كي آمد و رفت كو روک نهيں سكتا ' اسليے ضرور هے كه كسي طويل عبارت كو پڑهتے وقت سانس كئي كئي بار ٹوٹ جاے ' ان سكنات تنفس كيليے ضروري هے كه وه بے موقع نهوں ' ورنه عبارت كا سلسلۂ اتصال ٹوٹ جائيگا ' اور اكثر عبارتوں كا سمجهنا مشكل هوگا - علماے اسلام نے اسي غرض كيليے علم الوقف والابتدا وضع كيا اور قران ميں جابجا علامات وقف کے نشان لگاے ' جن سے يه معلوم هوتا هے كه تلاوت قران ميں كهاں وقف كرنا چاهيے يعني ٹهرنا چاهيے ' اور كهاں سانس توڑ كر دوسري آيت سے تلاوت كي ابتدا كرني چاهيے - يهه فن گو علم التجويد اور علم القراءة كا ايک جزء هے ليكن غايت اهميت كيليے قراء نے اسكو مستقل فن قرار ديا ' اور اسميں منفرد و مخصوص تصنيفات كيں -

ابو بكر محمد عيسى مغربي نے ان تمام اوقاف كو ايک رساله ميں بنام " وقوف النبي صلعم فى القران " جمع كرديا هے - مكي بن ابى طالب المتوفي سنه ۳۰۹ نے صرف اس موضوع پر ايک رساله الوقف على كلا و بلى فى القران " لكها كه قران ميں لفظ " كلا " اور " بلى " پر وقف كرنا چاهيے يا نهيں ؟ انکے علاوه " كتاب الوقف و الابتداء " کے نام سے مشهور ائمۂ نحو و ادب مثلاً قدما ميں يحيي بن زياد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷ ' ابو العباس احمد بن يحى ثعلب نحوى المتوفي سنه ۲۹۱ ' مكى بن ابي طــالب المتوفي سنه ۳۰۹ ' ابو اسحاق ابراهيم الزجاج نحوي المتوفي سنه ۳۱۰ ابو بكر محمد بن قاسم ابن الانباري نحوي سنه ۳۲۷ ' ابو جعفر نحاس بغدادي نحوي المتوفي سنه ۳۲۸ ' ابو سعيد حسن بن عبد الله سيرافي نحوي المتوفى سنه ۳۶۸ اور متاخرين ميں محسن عماني اور سجاوندي نے مستقل كتابيں تاليف كيں -

الـ ـفـ ـاظ قـــران

مفـــردات الـقـرآن

اسلام جب تــک جزيرۂ عرب ميں محدود تها ' قران کے حل لغات و تفسير الفاظ كي كوئي ضرورت نه تهي ' ليكن غيرعربوں ميں اشاعت قران كيليے ضروري تها كه الفاظ و لغات قران كي تشريح كي جاے ' اور اونكي ڈكشنري ترتيب دى جاے - بعض علماے

یونان تو یونان یورپ کے عفریت اور انگلستان کے معبود و مسجود روس میں بھي اس خبر نے ایک اضطراب و ھیجان پیدا کردیا ھے - روسي اخبار چیخ رھے ھیں که قسطنطنیه کے مشرق میں بحري تفوق کا نشان امتیاز عنقریب ان سے چھنا چاھتا ھے' روسکو سلافو (روسي اخبار) لکھتا ھے که قسطنطنیه کے مغرب میں یونان کو بحري تفوق حاصل تھا' مگر وہ تو اپنا تفوق کھو بیٹھا - قسطنطنیه کے مشرق میں ھمیں بحري برتري حاصل تھی' مگر کچھه عجب نہیں ھم بھي یونان کي طرح اپني برتري ضائع کردیں - خصوصا اگر باب عالي کو اپنے ارادے میں کامیابي ھوگئي اور اس نے "ریفادیا" اور "مورینو" بھي خرید لیے جو اسوقت امریکه میں بن رھے ھیں - بیشک ھم نے یه طے کیا ھے ایپرس میري کے طرز کے دو ڈریڈ ناٹ بنواے جائیں' مگر ھم اس تجویز کو سنه ۱۶ سے پہلے پورا نہیں کرینگے"

(قوی بحریه: و موازنه دولت عثمانیه و یونان)

یورپ کے ارباب سیاست کا قاعدہ ھے که وہ اپنے مخالف کي ھر بات کو کئي گونه بڑھا کے دکھاتے ھیں تاکه ارباب حکومت اور قوم اِسکو حقیر سمجھکے بے اعتنائي نه کرے' اور قبل از وقت اسکے جواب کے لیے تیار ھو جاے - اسلیے اگر تم دیکھو که اھل یورپ تمھاري کسي بیداري' یا حرکت کو اھمت دیتے ھیں' تو اس سے مغرور ھو کے واقعات کی طرف سے آنکھیں نه بند کرلو -

اگر دولت عثمانیه کي بحري قوت کا اندازہ کرنا ھے تو اسے یورپ کے سیاسي حلقوں کے اضطراب' یوناني اخبارات کے شور و غوغا' اور روسي اخبارات کے انذار و تنبیه میں نہیں بلکه واقعات کے جام حقیقت نما میں دیکھنا چاھیے - اسلیے ھم اسوقت واقعات کي روشني میں یه دیکھنا چاھتے ھیں که آیا در حقیقت دولت عثمانیه کي بحري قوت یونان سے زیادہ ھوگئي ھے' یا حسب عادت یه یورپ کا شور و غوغاے محض ھے -

جنگ بلقان میں یونان کي بحري کارروائیوں کا دار مدار افیروف' اسپیا' ھیڈرا' ایسارا' ان چار آھن پوش جہازوں پر تھا - ان چاروں جہازوں کا مجموعي حجم ھمارے سلطان عثمان اول کے حجم سے کم ھوگا اور صرف اس ایک جہاز کي قوت یونان کے چاروں جہازوں سے زیادہ ھوگي -

جنگ کے زمانے میں ھمارے جہازوں کا مجموعي حجم ۱۰۱۱۸ ٹن تھا' یه سب ملکے "افیروف" کے مقابله میں نہیں ٹھر سکتے تھے جسکي طاقت سے "سلطان عثمان اول" کي طاقت دوگونه زیادہ ھے -

یه امر بھي قابل لحاظ ھے که "افیروف" ایک منٹ میں ۲۲۷۳۰ کیلوگرام کے دوگولے پھینکتا تھا' اور یه سب سے زیادہ بھاري گولے تھے جنکو وہ اس شرح سرعت سے پھینکتا تھا - اسکے مقابله میں "سلطان عثمان اول" ۳۷۵۴۰ کیلوگرام کے گولے اسي شرح سرعت سے پھینکیگا -

یه تو سلطان عثمان اول کي حالت تھي پھر اسکے ساتھه "رشادیه" اور حمیدیه بھي ھونگے اور اگر توفیق الھی شامل حال رھي تو ریفادیا اور مورنیو بھي - پس اگر یوناني بیڑے میں اضافه نه ھو اور دولت عثمانیه دونوں موخر الذکر جہاز نه بھي لیسکے تو جب دولت عثمانیه کي بحري طاقت یوناني کي بحري طاقت زیادہ ھوگي -

(قائد اور فوج)

سلطان عثمان اول جس شان و شکوہ کا جہاز ھے' اسکا قائد اس قابلیت و استعداد کا ھونا چاھیے' اور بالاخر وھي ھوا جو خود قدرت نے اسکے لیے پیدا کیا تھا -

اس جہاز کی قیادت کا مسئله صیغه بحریه کے ایک نہایت نازک اور دشوار حل مسئله تھا - صیغه بحریه کے سامنے تین نام اسماعیل بے' عارف بے' رؤف بے' اسماعیل بے' آھن پوش بار بروس خیر الدین کے قائد ھیں' عارف بے صیغه بحریه کے ارکان جنگ کے افسر اعلی ھیں' اور رؤف بے "حمیدیه" کے قائد ھیں - وہ حمیدیه جسکی پر اسرار نقل و حرکت نے دنیا کو متحیر کردیا تھا' جو کبھي حریفوں کو ته و بالا کرتا اور کبھي نظر سے غائب ھوجاتا تھا' دم کے دم میں ازمیر پہنچتا تھا اور یکایک بیروت کے ساحل پر نمودار ھوتا تھا' دن کو بندرگاہ سویس میں گولے بھرتا تھا اور شب کو سواحل بلقان پر چھاپے مارتا اور پھر غائب ھوکے دمشق اور طرابلس ساحل پر دکھائي دیتا تھا -

رؤف بے کے طلسمی کارناموں کے … کون ھے جو اسکا سھیم و عدیل ھو سکتا ھے ایک ھفته تک کامل غور و خوض کے بعد بھی انھی کو اس منصب جلیل کے لیے انتخاب کرنا پڑا -

اس جہاز میں ۱۱۰۰ فوج رھیگی - طے ھوا ھے که اسکو آبھاے عثمانی میں لانے کے لیے ۹ سو سپاھی برطانی بارکش جہاز پر سوار ھوکے جائیں -

غالباً دو سو سپاھي اسوقت سے کارخانه آرمسٹرونگ میں بھیجدیے گئے ھیں که یه لوگ وھاں رھکے اس طرز کے جہاز کے پرزوں اور انکي جڑنے کي ترکیب سے واقف ھوجائیں -



قہرمان مدافعت بحري رؤف بے جو سلطان عثمان اول کے قائد منتخب ھوے ھیں

نالۂ [illegible]

عالي جناب شمس العلماء علامۂ شبلی نعماني مد ظله العالي کي اُن (۱۵) نظموں کا مجموعه جن میں حضرۃ علامۂ ممدوح نے بزرگان سلف کے سبق آموز حالات' تاریخي واقعات اور زمانۂ حال کي اندوھناک مصائب و آلام اسلامي کو اپني مشھور جادوبیاني کے ساتھه بغایت موثر پیرایه میں نظم فرمایا ھے اور جو حقیقتاً اس قابل ھے که اسلامي اخلاق' اخوۃ مساوات اور حریت جیسی صفات عالیه کے اعلی معیار اور مکمل نمونوں اور مثالوں کو پیش نظر رکھکے ھر فرد ملت اسکو خریدے - اور ان پاک جذبات کے پیدا کرنے کے لیے اپنے بچوں اور بچیوں کو بطور گیتوں کے یاد کراے -

سفید چکنے کاغذ پر نہایت خوشخط طبع ھوا ھے - اور علاوہ علامۂ موصوف کے شبیه مبارک کے ڈاکٹر انصاري' ڈائرکٹر اسلامي میڈیکل مشن' مسٹر محمد علي' ایڈیٹر کامریڈ و ھمدرد' مسٹر ظفر علي خان' ایڈیٹر زمیندار کے فوٹو بھي نہایت عمدہ آرٹ پیپر پر دیے گئے ھیں' قیمت علاوہ محصول ڈاک کے صرف ۸ - آنه

انوار احمد - کانفرنس آفس' محمڈن کالج علیگڈہ

بريد فرنگ

بلاد عثمانيه کي زر خيزي

معادن و مناجم

قارييں کرام کو ياد هوگا که گذشته جلد کے دو نمبروں میں هم نے بلاد عثمانيه پر ایک نظر عمومي ڈالي تهي - اسمیں هم نے لکها تها که " ترکوں نے جتني توجه اپنے یورپین مقبوضات پرکی هے اگر اسکا ایک عشر بهي وہ اپنے ایشیائي مقبوضات پرکرتے تو آج دنيا کي ثروتي اور دولتمند سلطنتوں کي صف میں کسي بلند و ممتاز نشست پر نظر آتے " - یه ایک اجمال تها جسکي تفصیل هم آج هم آپکو ایک انگریزي خطیب کي زبان سے سنانا چاهتے هیں -

یه خطیب مسٹر جي - میٹلینڈ ایدورڈس هیں -

اب تک عالم اسلامي میں انگریزوں کي سیاسی و اقتصادي سرگرمیاں هندوستان ' ایران ' سودان ' مصر ' اور عراق تک محدود نهیں - لیکن اب که نیل ' بحر هند ' اور خلیج فارس پر انکا پاے اقتدار راسخ هوگیا هے انکي حوصله مندي نئے میدان عمل کي طالب هے ! - شام میں ابتداء اقتصادي کام شروع هوے تهے - جو عموماً اعمال سیاسیه کا پیش خیمه هوتے هیں' مگر وہ اس غیر رسمي مفاهمت کي بنیاد پر ملتوي هوگئے که " شام فرانس کے لیے هے اور عراق انگلستان کے لیے" -

لیکن معاهدہ کویت کے بعد سے انگریزوں کے ایک طبقه میں نئي حرکت شروع هوئي هے - یه طبقه ارض مبارکه شام کے هاتهه سے نکلنے پر سخت ماتم گسار هے ' اور چونکه ابهي تک اقتدار فرانس کي توثیق کسي معاهدہ سے نهیں هوئي هے' اسلیے شام میں فرانس کي سرگرمیوں کو نهایت شرح و بسط' آب و رنگ' اور رشک و تحسر' کے هاتهه اپنے قوم کے سامنے پیش کررها هے - نیر ایسٹ که ایک نیم سرکاري پرچه هے اسکا مراسله نگار برابر بیروت سے اس قسم کے مراسلے بهیجتا رهتا هے -

اسي طرح ایک دوسري جماعت هے' جو یه چاهتي هے که ایشیاء کوچک کا میدان جرمني اور روس کے لیے نه چهوڑ دیا جائے' بلکه اسمیں انگریزوں کو بهي اترنا چاهیے' تاکه همارے حقوق بهي پیدا هو جائیں' اور آیندہ تقسیم کے وقت (لا قدر الله) همیں بهي اس میں حصه ملے - یا اسکا معاوضه کسي دوسري جگهه ملے -

مختصراً یه که جن اسلامي ممالک میں اسوقت " انگریزي مصالح" کي قربانگاہ استقلال و خود مختاري نهیں هے وهاں اُسکے نصب کرنے کے لیے انگلستان میں ایک نئي حرکت شروع هوئي هے اور مراسلات ' مقالات ' اور خطبات کے ذریعه سے انگریزي سرمایه داروں کو ان مقامات میں جانے کي ترغیب دي جارهي هے -

یهي نوعیت هے اس خطبه کي جو حال میں مسٹر ایڈورس نے انسٹیٹیوشن آف مائننگ اینڈ متیالرکي میں دیا هے اور جسکا خلاصه هم اس وقت شائع کرتے هیں -

هم که همارا مایهٔ زندگي خدمت و چاکري هے ان زمینوں کي قیمت کا صحیح اندازہ نهیں کرسکتے' جن سے لوها ' تانبا ' وغیرہ خام معدنیات نکلتي هیں - اسلیے یه مضمون همارے لیے اسدرجه مفید نهیں جسقدر که اسے هونا چاهیے' مگر تاهم فائدہ سے خالي بهي نهیں - اس سے بلاد عثمانيه کي معدني پیداوار' اسکے تنوع اور اسکي مقدار کا تفصیلي علم هو جاتا هے' جو بهر حال لا علمي سے بهتر هے -

لیکن اس خطبه سے ایک اور اهم فائدہ بهي ممکن هے بشرطیکه قارییں کرام اس نظر سے اسے پڑهیں - وہ یه که بقیه بلاد عثمانيه کے متعلق انگریزوں کے کیا مطامع و عزائم هیں' اور خزینهٔ اسلام کے وہ اور کون سے گوهر هیں جو تاج انگلستان کے لیے پیش نظر هیں ؟

مسٹر ایڈورڈس نے کہا :

ایشیاء کوچک میں معدني دولت زیادہ تر اسکے شمالي حصه میں هے ' جهاں بدقسمتي سے ریلوے وسیع نهیں - اس ملک میں کان کني بهت کم هوئي هے - اسکي وجه یه هے - که یهاں آمد و رفت کے ذرائع مفقود اور بار برداري کي آسانیاں ناپید هیں - شاید هي دنیا میں کوئي ایسا ملک هو جهاں کانوں کي اتني سربمهر دولت موجود هو اور وہ اپني ترقي کے لیے صرف ریلوے کا محتاج پڑا هو!

کولا

کولے کي سب سے زیادہ مشهور اور اهم کان قرطبیه کے قریب یعني بحر اسود کے کنارے کنارے ۱۵۰ کے فاصل پر هرقلیه میں دریافت هوئي تهي - اس کان کے متعلق یه اندازہ کیا گیا تها که اسکا رقبه ۶ سو مربع میل هے - اس کے کولے کي قسمیں مختلف تهیں ' مگر بحیثیت اوسط اس کا مقابله نیوکیسل کے کولے سے کیا جاسکتا تها -

ان کانوں میں دس جدا گانه کارخانے کام کرتے تهے جنمیں سب سے مشهور فرنچ کمپني تهي - اسکے نکالے هوے کولے کي مقدار ۵ لاکهه ٹن تهي - ڈاکٹر ڈرے کے کنسیشن کے لیے جسقدر کولا نکالا جاتا تها اسکي مقدار ایک لاکهه دس هزار ٹن سالانه تهي' اور یه سب کي سب فرنچ کمپني خرید لیا کرتي تهي - کرچي کنسیشن کے کولے کي مقدار (اس کنسیشن کو حال میں فرنچ کمپني نے ۸ هزار پونڈ کو خرید لیا هے) ۸۵ هزار ٹن سالانه تهي' اور زیر بجا برادرس سالانه ۶۰ هزار ٹن کولا نکالتے تهے - یه تهے اصلي نکالنے والے' علاوہ ان چهوٹي چهوٹي کانوں کے جنمیں سے ۵۰ هزار ٹن کے اندر کولا نکلا - اس میدان کي پیدا وار کي کل تعداد ۸ لاکهه ٹن سالانه هے -

(لوها)

ایشیاء کوچک میں کچے لوهے کي کانیں بکثرت هیں - یه کانیں جزیرهٔ متلین کے بالمقابل بر اعظم میں ازمیت کے قریب واقع هیں - ان میں سے سالانه تقریباً تیس هزار ٹن لوها نکلتا هے - شهر زیتون سے شمال کي طرف بیرت کي پهاڑیوں میں جو سب سے بڑا ذخیرہ ملا هے وہ ۹۰ میل تک خلیج الیگزنڈرٹیا سے ایک خط مستقیم کي شکل میں چلا گیا هے - اس ذخیرہ کا رقبه وسیع هے اور اس سے سالانه ۳ لاکهه ٹن لوها نکلتا هے -

(تانبا)

یه ذرا بهي مبالغه نهیں که کچا تانبا اشیاء کوچک کے شمالي صوبوں میں قریباً هرجگه ملتا هے - ملک کا اندروني حصه - کیونکه باسفورس سے باطوم تک تمام مسافت کي یهي حالت هے - ایک مس خیز خطه هے ' اور گویا یه ایک عام قاعدہ هے که ان کانوں کي رگیں تنگ اور مایه دار هیں' جنمیں ۲۰ فیصدي بلکه اس سے بهي زیادہ تانبا هوتا هے - آغانا کي کان در حقیقت وسط اشیاء

ادب نے تمام الفاظ کا احاطه کیا اور انکا نام مفردات القرآن رکھا - مثلاً مفردات القرآن امام راغب اصفهاني الموجود سنه ۵۰۰ ' مفردات القران محي الدین محمد بن علي وزان حنفي' لیکن اکثر علماے ادب نے بجاے احاطهٔ الفاظ صرف مشکل لغایت پر اکتفا کي' اور اوسکو غریب القرآن کے نام سے موسوم کیا -

(غریب القران)

فن غریب القران پر نهایت کثرت سے علماے نحو و ادب نے تصنیفات کیں' اس موضوع پر سب سے پهلي کتاب غریب القـران ابوعبیده معمر بن مثنی نحوي المتوفي سنه ۲۰۹ کي هے' اسکے بعد اس موضوع پر یه کتابیں لکهي گئیں غریب القران احمد بن محمد بن یزداد طبري نحوي الموجود سنه ۳۰۴' غریب القرآن ابن درید لغوي المتوفي سنه ۳۲۱' غریب القران عبد الله بن مسلم بن قتیبه المتوفي ۳۲۲' غریب القـران ابوبکر محمد بن قـاسم ابن الانـباري المتوفي سنه ۳۲۸' غریب القران ابو عمر محمد عمر الزاهـد تلمیذ ثعلب المتوفي سنه ۳۴۵' الاشاره في غریب القران ابو بکر محمد بن حسن نقاش نحوي بغدادي المتوفي سنه ۳۵۰' غریب القران قاضي احمد بن کامل المتوفي سنه ۳۵۰' غریب القران ابوبکر محمد بن عزیزي سجستاني تـلمیذ ابن درید' غریب القران و الحدیث ابو عبید احمد بن محمد هروي المتوفي سنه ۴۰۱' مشکل غریب القران مکي بـن ابي طـالب قیسي المتوفي سنـه ۴۳۷' کتـاب الغـت المستـدرک علي الهروي ابو موسی محمد بـن ابي بکر اصفهاني المتوفي سنه ۵۸۱' تحفة الاریب فیما فی القـران من الغریب ابو حیـان محمد بن یوسف الاندلسي المتوفي سنه ۷۴۵ -

غریب القران کي تدوین میں سب سے زیاده کاوش و تلاش و صرف وقت ابن درید اور عزیزي نے کیا' ان دونوں اُستاد و شاگرد نے تدوین و ترتیب غریب القران میں پورے پندره برس صرف کیے -

(مصـادر القـرآن)

بعض ائمه لغت نے قران کے اسماے جامده کو چهوڑکر صرف مشتقات کیطرف توجه کي' اور مصادر قران کي تحقیق و تشریح کي' اس قسم کي پهلي تصنیف یحی بن زیاد القراء المتوفي سنه ۲۰۷ کي مصادر القرآن هے' اسکے بعد ابراهیم بن الیزیدي المتوفي سنه ۳۲۵ نے مصادر القـران لـکهي' ابو جعفر احمد بن علي جعفر المتوفی سنه ۵۴۴ نے تاج المصادر کے نام سے قران و حدیث دونوں کے مصادر یکجا جمع کردیے -

(الواحد و التثنیه و الجمع فی القران)

هم نے جیسا پہلے بیان کیا هے که جسطرح تمدن اجتماعي میں نئے نئے تکلفات اور مختلف ضرورتوں کے سامان همیشه پیدا هوتے رهتے هیں' اور وه پهیلتے جاتے هیں' بعینه یهي حال تمدن علمي کا بهي هے که هر شے میں ذرا ذرا سی مناسبت سے نئے نئے شعبے پیدا هوتے رهتے هیں' هر تثنیه اور جمع کي اصلي صورت واحد هے' اور واحد و مفرد اسماء کي تشریح مفردات و غریب قران میں گو هوتي رهتي هے' لیکن چونکه تثنیه اور جمع بنانیکے مختلف قواعد و اصول هیں' بعض جمعیں بلا قاعده هوتي هیں' بعض جمعوں کي مفرد نهیں هوتے' ان وجوه سے علما نے اس موضوع پر بهي بالکل مستقل رسائل لکهے' جن میں سے سب سے پهلي تصنیف یحی بن زیاد الفراز المتوفي سنه ۲۰۷ کي کتاب الجمع و التثنیة في القران اور دوسري اخفش اوسط سعید بن سعده نحوي المتوفی سنه ۲۱۵ کي الواحد و الجمع یا الافراد و الجمع فی القران -

(معربـات القـران)

هر زبان میں دوسري زبانوں سے باهمي اختلاط و تعلقات سیاسي و تجاري کي بنا پر کچهه الفاظ آجاتے هیں' اور تهوڑے تغیر کے بعد وه اصل زبان کے الفاظ قرار پا جاتے هیں - عربي زبان میں اس قسم کے الفاظ هیں' اور قران مجید نے اونکو استعمال کیا مجموعي مباحث میں علماے متقدمین میں سے تو متعدد مثلاً ثعالبي' ابن فارس' ابن جزري' ابن حریر طبري (في التفسیر) وغیره نے انکا ایک باب علحده قرار دیکر اونکي تحقیق هے - لیکن متاخرین میں جلال الدین سیوطي المتوفي سنه ۹۱۱ " المذهب فیما وقع في القران من المعرب " ایک مستقـل ر تالیف کیا هے - تاج الدین سبکي المتوفي سنه ۷۷۱ اور ابن عسقلاني المتوفي سنه ۸۵۲ نے ان الفاظ معربه کو نظم کردیا هے

الوجـوه و النظـائر في القـرآن

قرآن میں اکثر ایک لفظ متعدد مقامات میں مختلف مع رکهتا هے - اهل بلاغت ایسے لفظ کو "مشترک" کهتے هیں' لیکن قرآن میں اونکو " نظائر " کهتے هیں' اور بعض الفاظ ایسے هیں متعدد مقامات پر بعینه مستعمل هوے هیں' اور هر جگه اون ایک هي معني مراد هیں - علماے قرآن اونکو وجوه کهتے هیں وجوه و نظائر کي واقفیت فهم معاني قرآن کیلیے نهایت ضروري تاکه معني [illegible] میں اشتباه نهو - اس بنا پر علماے اسلام وجوه نظائر کي مستقل تصنیفات میں توضیح و تحقیق نهیں ضرو سمجها - اس فن کي بناء اسقدر قدیم هے که حضرت ابن عباس اونکے دو شاگرد عکرمه اور علي بن ابي طلحه نے اون سے اس کي روایتیں کي هیں - بلحاظ تصنیف سب سے پہلے مقـاتل سلیمـان مفسر المتوفي سنه ۱۵۰ کي تالیف الوجوه و النظائر کا منقول هے -

انکے علاوه احمد بن فارس لغوي المتوفي سنه ۳۷۵ ابو الف بن الجوزي المتوفي سنه ۵۹۷' ابو الحسین محمد بن عبد الص مصري دامغاني' ابو القاسم محمود نیساپوري الموجود سنه ۵۵۳ الوجوه و النظائر في القران کے نام سے تصنیفات هیں - جلال الد سیوطي کا رساله " معرک الاقران في مشترک القران " بهي اس فن میں هے -

البقیة تتلي

کوچک میں ڈھائي سو میل کے فاصلہ پر واقع تھي - خود سلطان کي مملوکہ تھي ' اور وهي اسمیں کام کرتي تھي - سنہ ۱۸۹۲ سے لیکے اسوقت تک سیاہ تانبے کي پیداوار ۲۰ ھزار ٹن سے زیادہ ھوئي ھے - گورنمنت کا تخمینہ ھے کہ اس کان میں ابھي ۷ لاکھہ ٹن کچا تانبا اور موجود ھے جس میں عمدہ تانبے کا اوسط دس فیصدي ھوگا -

ایک اور اھم ذخیرہ قسطنطنیہ سے ۸۰ میل اور بغداد ریلوے کے اند بازار استیشن سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ھندیقہ میں موجود ھے - اسکا تانبا صورتاً اس تانبے کے مشابہ ھے جو جرمني کي مینسفلڈت کے ذخیروں سے نکلا تھا - جو تھوڑا سا کام ھوا ھے اور اسکي رپورت کي گئي ھے - اس سے یہ معلوم ھوتا ھے کہ بحیثیت اوسط ھندیقہ کي کانیں مینسفلڈت کي کانوں سے زیادہ مایہ دار ھیں - بہت دفعہ یہ جانچا گیا کہ انمیں خالص تانبا کتنا ھے - ۵ فیصدي اوسط پڑتا ھے - حال میں ایک مکمل رپورت کي گئي ھے ' اس سے معلوم ھوتا ھے کہ خالص تانبے کي مقدار ۷ فیصدي تک ھے -

(سیسہ ' زنک ' اور چاندي)

کچے سیسے (Gatena) کے ذخیرے بہت ھیں اگرچہ تانبے کے ذخیروں سے کم ' اور زیادہ تر انھیں مقامات میں جہاں تانبا ھے - چاندي اور سیسے کي کانوں کے لیے سب سے زیادہ مشہور زمین کا وہ قطعہ ھے جو قرہ حصار کے نواح میں ھے - ایک مشہور رگ جو دو انچ سے کم موٹي تھي - یہاں نکلتي تھي - یہاں کي ایک ٹن معدني پیداوار کي قیمت تین سو پونڈ ھوتي ھے ' جسمیں سونا اور چاندي بھي شامل ھوتي ھے -

حکومت عثمانیہ بوقار دغي کي ایک کان کي مالک ھے اور اسمیں اسکا کام بھي ھوتا ھے اس سے ۴ ھزار پونڈ سالانہ کي آمدني ھے -

سیسے کي کانیں زیادہ تر تنگ رگوں میں ملتي ھیں جنکي ضخامت کا اوسط دو انچ ھے - انمیں سیسے کے ساتھہ چاندي بھي ایک ٹن میں ۶ سو اونس تک ھوتي ھے - سب سے عمدہ کان جو اسوقت تک معلوم ھے وہ بالي قرا دین کي ھے - یہ کان خلیج اڈریامت سے شمال کي طرف تیس میل کے فاصلے پر (جزیرۂ متلین کے بالمقابل) واقع ھے - اسمیں لوڈ (وہ رگ جسمیں خام معدنیات ھوں) بکثرت ھیں اور انکي ضخامت ایک فٹ سے لیکے ۳۵ فٹ تک ھے - ان امتحانات کي رپورت کے بموجب جو حال میں ھوے ھیں ان خام معدنیات میں ساڑھے چھہ فیصدي زنک اور بارہ فیصدي سیسہ ھے -

(سونا)

سمرنا اور درۂ دانیال کے پاس دو ضلعوں کے علاوہ اور کہیں کي سونے کي کانوں میں ابھي تک کام نہیں ھوا ھے - عرب میں سونے کي کانیں ھیں مگر یہ نہیں معلوم کہ کہاں ھیں ؟

در حقیقت قربي حصار کے پاس ایک کان کے علاوہ تمام شمالي صوبوں میں سونا نہیں ھے - سمرنا کے قریب بعض کانوں میں سونا نکلا ھے - کئي سال ھوے چند کانیں کھودي گئي تھیں ' جنمیں سے زیادہ نفع بخش میند ري و آئدین کي کان تھي - اس سے دو آونس في ٹن سونا نکلتا تھا - درہ دانیال کے کنارے جنوب چنکالي میں ۵ گھنٹے کي مسافت پر سونا کھریا کي تھون میں نکلا ھے - سونے کے علحدہ کرنے کے لیے جو تجربے کیے گئے انمیں في ٹن ۳ دینار سے لیکے ۱۵ دینار تک سونا نکلا - مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیاني راستے میں سونے کي کانیں ملینگي مگر اب تک انکے متعلق یاد داشت نہیں ملی ھے -

(متّي کا تیل)

ایشیاء کوچک میں متّي کے تیل کے موجود ھونیکي علام[...] تقریباً تمام جزیرہ نما میں پائي جاتي ھیں - تیل کی کانوں [...] سے درحقیقت صرف صوبہاے بغداد و موصل اور ایک حد تـ[...] بصرہ کي کانیں کھودي گئي ھیں - تیل کے سوتون تعداد کی کر[...] ۲ سو تھي اور یہ ۲ سو سوتے کوئي ۲۰ متفرق مقامات میں پھی[...] ھوے تھے -

یہاں قریباً ۴ خط تھے جو ایک دوسرے کے متوازي چلے گئے [...] ان میں سے سب سے بڑا وہ خط ھے جو سلسلہ کوہ جبل الحمران [...] کنارے کنارے میندیلي کے شمال و مغرب کي طرف سے شر[وع] ھوتا ھے ' اور جہاں تک دجلہ گیا ھے چلا جاتا ھے ' اسکے [...] حمان علي سے تقریباً شمال کي طرف مڑجاتا ھے - دوسرا [...] ایراني سرحد پر خانقین کے قریب سے شروع ھوتا ھے اور التیر[...] کفرو کے آگے تک چلا جاتا ھے - تیسرا خط در حقیقت [...] قرہ داغ کے بالکل برابر ھے ' مگر پہلے خط سے چھوٹا ھے - چوتھا اور س[...] سے آخري خط سلیمانیہ سے شروع ھوتا ھے ' اور شمال و مغرب ک[ي] طرف چلا جاتا ھے -

شمال کي طرف اور آگے بھي تیل کي کانوں کي علامتی[ں] ملسکتي ھیں - جیسے ارض روم کے جانب مغرب ضلع ترجان میں وا[...] (ایک جھیل ھے) اور پلک بحر اسود پر تیس میل کے اند[ر] پلک کي علامتیں بہت ھي امید افزا تھیں ' مگر دو آبہ دج[لہ] و فرات کے تیل کے چشموں کے مقابلہ میں اسکا رقبہ چھوٹا تھا سنوپ کے جنوب میں پچاس میل پر تیل نکلا ھے -

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - دي لیت بیرسٹـــر ایت لا کی

میـــڈیکل جیـــورس پـــروڈنس

یعنے طب متعلقـہ مقـدمـات عـدالت پـر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ تا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پرروڈنس کیا یز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان رتے ہوے میڈیکل جیورس پرروڈنس کے معني ان الفاظ میں یان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پرروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے س میں قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہ ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو دالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي مدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا اسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ ے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے ا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے حث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق وتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا با لجبر (۳) اسقاط حمل ۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي حقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو اِن قدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي اکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - ي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو ہادت و ثبوت کے مواقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان رتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور ں امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے یڈیکل جیورس پرروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عـــدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ہیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت ز آمـد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے س کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو وجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقـــدمات قـــتـــل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کي جوابـدہي (۳) شہادت ریندہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے خم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گـلا وٹنا وغیرہ -

عـــورتـــوں کے م ت ع ل ق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات ۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے یں ان کا بیان -

امـــور مختلفـــہ کے متعلـــق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرة -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ ہي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلۂ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پرروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب، کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدراباد دکن سے مل سکتي ہے -

مـــولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـــابیں

(از مـــولانا شبلـــي نعمـــاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملـک کي خـــوش قسمتي ہے کہ مـــولوي عبـد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں - سروآزاد اور مآثر الکرام - سروآزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک ہندوستان میں پیدا ہوے :

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہـــزاروں اوراق کے اُلٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' او صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک
ســـروآزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

حُسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شئے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں۔ اور یہ گویا قبول عام ہوئی۔ اب یہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ اُس شئے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہم و بہمہ یعنی انجمن افراد مختلف ایک شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو۔ ایسی شئے یقیناً حُسن قبول کی حد سے آگے بھی جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اقتباسات سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقارالملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو نہ صرف یہی یعنی خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین صاحب اکبر** الہ آبادی فرماتے ہیں۔ "زیتون۔ (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بسایا تو بڑی حکمت کی ہے یہ ترکیب لائق تعریف ہے کیا یعنی کیا دلکش خوشبو ہے سر دست یہ تیل پر لگانیکے لئے یہ شعر اچھا ہوگا۔

دماغ کیلئے خوشبو کا تیل اچھا ہے ۔ جو ابھی سمجھ ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیرآئل کے نمونے اور کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب حکیم حافظ **محمد عبدالولی** صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ "تاج ہیرآئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

چند مستند اخبارات ہند کا حُسن قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۱ نمبر ۱۵۔ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کے تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۲۔ نمبر ۹۰۔ ۳ اپریل ۱۹۱۲ء حاذق الملک حکیم خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

تاج روغن بادام و بنفشہ - تاج روغن زیتون و یاسمن

فی شیشی عہ / فی شیشی ۱۲ /

تاج روغن آملہ و بنولہ

فی شیشی ۱۲ /

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو صرفی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمایش کیجئے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں میں پہنچتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

الم‍شتهر

منیجر - دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

مشاهير اسلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شكر گنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۴) حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انريبل سيد امير علي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] كرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابو الخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر كليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۶ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه كي قيمت يک جا خريد كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) دريا رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف كي مشهور اور لاجواب كتاب خدا بيني كا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعايتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - كتب ذيل كي قيمت ميں كوئي رعايت نهيں - [۴۴] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑهه هزار صفحه كي تصوف كي لا جواب كتاب ۶ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حكيموں کے باتصوير حالات زندگي معه انكي سينه به سينه اور صدري مجربات کے جو كئي سال كي محنت کے بعد جمع كئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران نے جن نسخوں كي تصديق كي هے انكي نام بهي لكهدئے هيں - علم طب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] الجريان اس نا مراد مرض كي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي كا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه -(۵۰) انگلش ٹيچر بغير مدد أستاد کے انگريزي سكهانے والي سب سے بهتر كتاب قيمت ايک روپيه (۵۱) اصلي كيميا گري يه كتاب سونے كي كان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جستہ بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

ملنے كا پته — منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

سعادت فلاح دارين - قران كريم - بيش قدر تفاسير - اكسير صفت كتب دين و تاريخي و اسلامي - اور بيسيون ديگر مفيد و دلچسپ مطبوعات وطن كي قيمتونميں يكم مارچ ۱۴- بروز اتوار - كيلئے معقول تخفيف هوگي - مفصل اشتهار مع تفصيل كتب بواپسي منگا كر ملاحظه كيجيے - تا كه آپ تاريخ مقرره پر فرمايش بهيج سكيں -

منيجر وطن لاهور



... [illegible] ہے - دوسرے کو جانتا ہے -

یہ سخت سردی کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب ہو رہا ہے -
سردی ہٹانے کیلیے سر سو بندوبست کرتے ہیں - لیکن بد قسمتی سے
دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ ہے - تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں -
اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے - دیکھئے ! آپ اوسکو کسقدر
تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری ادویہ زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورہ بھنگ - بلاڈونا
پوٹاسرامی ' اور فائدہ دیکر بنتی ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی
کیمیائی اوصول سے بنی ہوئی - دمہ کی دوا انمول جوہر ہے - یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے - بلکہ
ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - آپنے بہت کچھہ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی
آزما لیں - اسمیں نقصان ہی کیا ہے ' پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی ہے - قیمت ۴ روپیہ
۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -



۱۹

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

میسحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - خلق اللہ کی ضرورت [illegible] کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے [illegible] عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرتی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا [illegible] مقام مسرت ہے [illegible]

خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں [illegible] دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال [illegible] ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری [illegible] پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور [illegible] لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی [illegible] سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں [illegible] ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ [illegible] ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ [illegible] ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پا [illegible] استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام [illegible] سالم پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور [illegible] و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از [illegible] ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' [illegible] اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ [illegible] کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال [illegible] اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۴۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت
ایک دن میں پچاس ہزار

" ایک دن میں پچاس ہزار" یعنی اگر آپ [illegible] آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں [illegible] گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں [illegible] اس کی صرف ایک ہی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " [illegible] " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار [illegible] ہزار بھی نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت [illegible] آجکل کسی با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوی چیزوں میں سب سے زیادہ [illegible] اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملیگا -

[illegible] الہلال ۱-۷ مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

جام جهــاں نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نه‌هوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسي کار آمد ایسي دلفــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھه روپے کو بھي سستي هے - یــه کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا هو' بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمي انکے عهد بعهد کے حالات سوانعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فهرست ' انکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا هے - حیوانات کا علاج هاتھي ' شتر' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکري ' کتا وغیره جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا هے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجستــري استامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکھي هیں آج هي وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسي معلومات آجتــک کهیں دیکھي نــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایه ریلوے یکه بگھي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے هي دنوں میں لاکھه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخاني کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایه وغیــره سب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مطا[لعه] دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگ[یں] ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طل[ب] فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیه - ۸ - آ[نه] محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف

بغیر مدد اُستاد انگریزي سکھلانیوالي کتاب

حجم ۲۷۵ صفحے

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر حجم ۲۷۵ صفحے

ویسے تو آجکل بیسیوں انگلش ٹیچر چھپ چکے هیں - مگر ٹنڈن صاحب انگلش ٹیچر کا ایک بھي مقابله نهیں کرسکتا - اس میں انگریزي سکھینے ایسے آسان طریقے اور نادر اصول بتلائے گئے هیں جنکو پڑهکر ایک معمو[لي] لیاقت کا آدمي بھي بغیر مدد اُستاد کے انگریزي میں بات چیت کرنے اور [خط] و کتابت کرنے کي لیاقت حاصل کرسکتا هے - هر طرح کي بول چال کے فقر[ے] هر محکمے کے اصطلاحي الفاظ هزاروں محاورے جو کسي دوسري کتاب میں ملینگے - انٹرنس پاس کے برابر خاصي لیاقت هو جاویگي - اور جلدي هي آساني سے انگریزي میں گفتگو کرنیکے قابل هو جاؤ گے - مجلد کتاب کي قیمت مع محصول صرف ایک روپیه ۳ تین آنه دو جلد ۲ روپیه ۴ چار آنه چار جلد ۴ روپیه -

مفت — کتاب انگلش گریمر هر ایک خریدار کو مفت ملیگي -

تصویر دار گھڑي

گارنــٹي ۵ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا هے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي هے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹھیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنــٹي ۸ سال قیمت ۶ چهه روپیه

اس گھڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے نه کبھي ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهري نهایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بندھسکتي هے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر همارے یهاں آئي هیں - نه دیا سلائي کي ضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو اپني جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منــگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگه کي روشني هوني هے ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنــما مل سکتي هیں - اپنا پتــه صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منــگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منــگوا لیجیے -

منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام ٹوهانه - ایس - پی - ریلــوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الهلال [illegible] "
ٹیلیفون [illegible] ۶۴۸

قیمت
[illegible]
ششماہی [illegible] ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648.

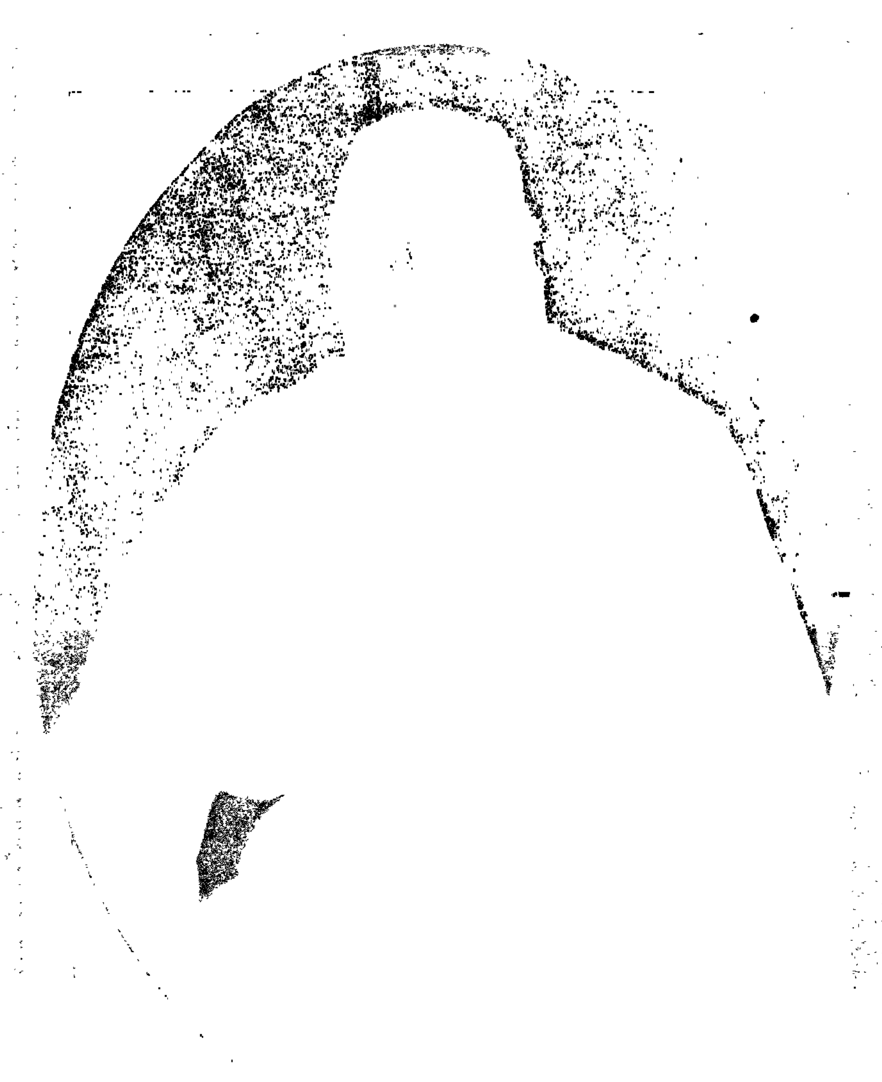
مقام اشاعت
۷ – ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

[illegible] ۴

کلکتہ : چہارشنبہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری

نمبر ۸

Calcutta: Wednesday, February 25, 1914.



قیمت فی پرچہ [illegible] ساڑھے تین آنہ

[ترجمہ از انگریزي]

مسٹر لي - سي - ملر - آئي - سي - ايس ڈسٹرکٹ
و سيشن جج هوگلي و هوڑہ

مسٹر لي نے مسٹر ایم - این - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدي هیں ، وہ تشفي بخش هیں - همنے يہي ایک عینک بنوائي ہے جو اعلی درجے کي تیار هوئي ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق ہے "

کون نہیں چاهتا کہ میري بینائي مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ همارے تجربہ کار ڈاکٹروں کي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک
اصلي رولڈگولڈ کي کماني مع پتھر کي عینک کے - ۸ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک
محصول ٦ آنہ -

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

اهل ... کو ... ژدہ

کیا آپ ملک برهما میں اپني کتاب میرے ذریعہ فروخت کرنا چاهتے هیں ؟ اگر منظور هو تو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمالیجے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسي

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

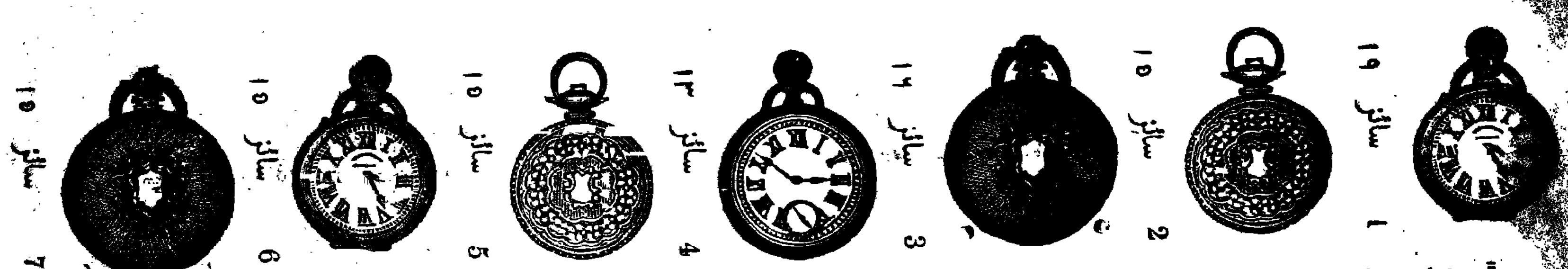
هندوستاني دواخانہ دهلي

... حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں ... اور ویدک ادویہ کا جو مهتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگي ... کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور هوچکا ہے - ... دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني هوئي هیں) ... الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِس کارخانہ ... مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار ، صفائي ، ستھرا پن اس ... کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف هوگا کہ :
... دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هي کارخانہ ہے -
فہرست ادویہ مفت ، (خط کا پتہ)
منیجر هندوستاني دوا خانہ - دهلي

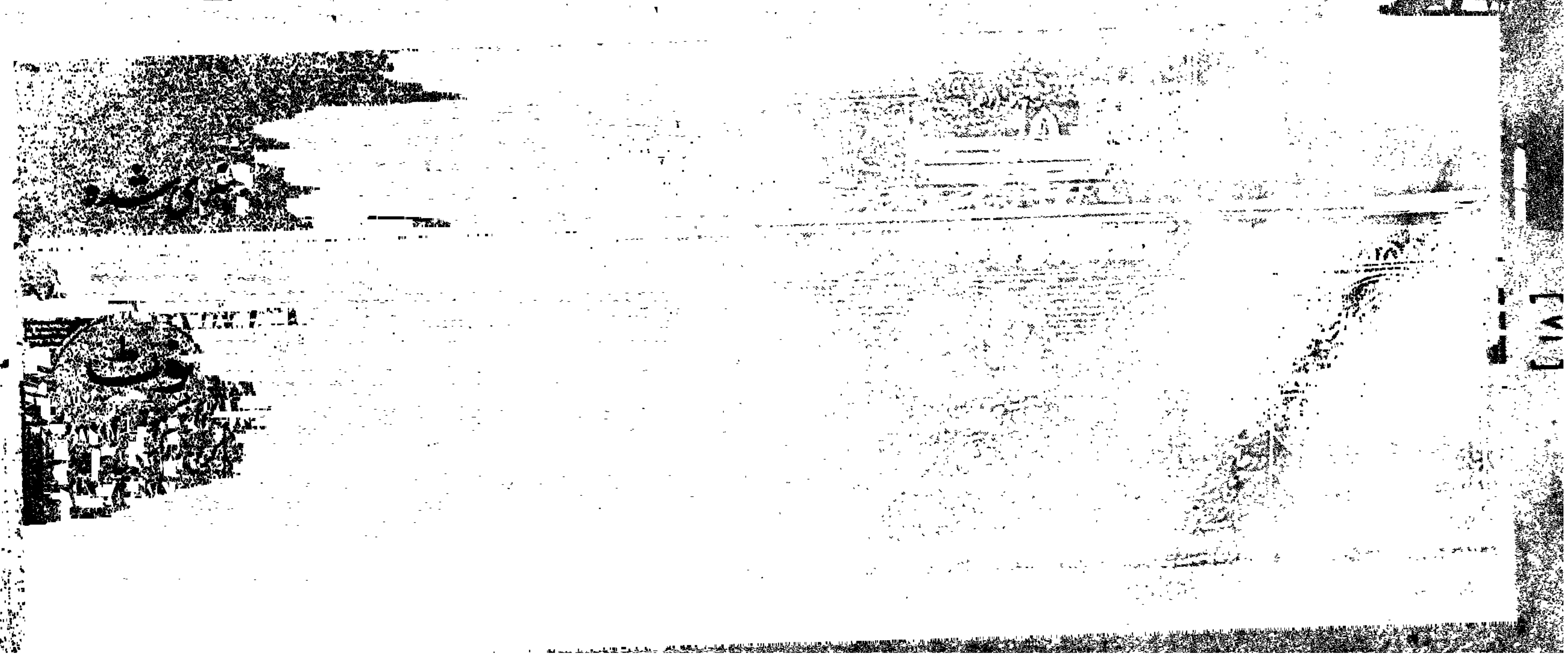
بالکل مفت

"مولوي ظفر علي خاں ایڈیٹر اخبار "زمیندار" کي سوانح عمري معہ کیلنڈر سنہ ۱۹۱۴ع کا صرف دو پیسہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک آنے پر روانہ کررہے هیں - ذیل کے پتہ پر جلد درخواست کیجیے -

منیجر میو چوئل ٹریڈنگ ایجنسي
موچي دروازہ لاهور



1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل متل کیس ٹھیک ٹائم دینے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 — چاندي ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط هر جرزوانپر یاقوت جڑا هوا گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 — ... ي لیڈي واچ یا هاتھہ کو زیب دینے والي اور خوبصورتي میں یکتا معہ تسمہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 — ... ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتي کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 — ... وپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹي اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
7 — ... نڈر واچ چاندي ڈبل کیس اسکي مضبوطي کي شہرت عام ہے گارنٹي ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ
... خدا کا شکر ہے کہ جسقدر همارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے هیں آجتک کسي نے شکایت نہیں کي
منیجر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتلہ کلکتہ
M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.



مدیر مسئول و مدیر خصوصی
[illegible] ابوالکلام الدهلوی

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاود اسٹریت
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ۴ روپیه ۱۲ آنه

الهلال

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4-12

نمبر ۸ ... : چهارشنبه ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ هجری جلد ۴
Calcutta: Wednesday, February 25, 1914.

فهرست

الاسبوع	۱
شـذرات	۲
مـذاکرہ علمیـه (راہ اکتشاف و علم پرستي میں ایک اور اقدام)	۳
مقـالات (علوم القران نمبر ۳)	۹
کارزار طرابلس (ختم جنگ ے اسباب نمبر ۳)	۱۱
عالم اسلامي (از اوڈیسا تا تفلیس)	۱۳
شئون عثمانیه (جزائر ایجین)	۱۵
آثار عتیقه (حفریات بابل)	۱۸
مـراسلات	۱۹
برید فرنگ	۲۰

تصـاویـر

سر ایرینست شیکلٹن	۳
ڈاکٹر رابـرٹ کـولـڈ لوئي	۱۸
اسیـریـا ے شکسته مقبره	۱۸
بـابل کـي قـدیـم بنیـاد	۱۸
مقـدس بیـل نیبـو	۱۸
بابل میں ۴۰ فیـٹ عمیق غار	۱۸

الاسبـوع

۱۸ ماہ کو شهزادہ ویڈ نے شاہ و ملکه انگلستان ے ساتهه قصر بیکهنگم میں لنچ کهایا سر ایڈ ورڈ اور دیگر سفراء سے گفتگو کي -

---

اثناء قیام لندن میں انهوں نے کامل مالي مدد کا وعدہ لیلیا هے - اس خیال سے شهزادہ کو اتفاق هے که البانیا میں کسي ایک سلطنت ے اثر کا بڑهنا البانیـا ے مصالح ے لیے مضر هے -

قرض ے متعلق ابهي کچهه طے نهیں هوا - امید هے که اسماعیل کمال نے نیشنل بنک ے لیے جو رعایتیں دي تهیں انکا رخ بین القومیت کي طرف پهیر دیا جائیگا - شهزادہ ویڈ ایسے قرض کو پسند کرتے هیں جسکي ذمه داري دول یورپ متعددہ طور پر نه کریں -

---

۲۲ فروري کو شهزادہ ویڈ نے اسد پاشا کي سرگروهي میں ایک وفد کو بار دیا - وفد نے اهل البانیا کي طرف سے شهزادہ سے درخواست کي که وہ آزاد و خود مختار تخت کو قبول کرے - شهزادہ نے جواب میں کها که میں اپني جان و دل کو البانیا ے لیے وقف کرونگا - مجهے امید هے که البانیا کو ایک درخشاں مستقبل تک لیجانے میں ضرور البانی میري مدد کرینگے -

---

ایک جرمني اخبار کا بیان هے که ۲۶ فروري کو شهزادہ ویڈ زار روس سے ملنے جائینگے -

---

۲۱ فروري کو یونان کي طرف سے دول کي یاد داشت کا جواب پیش هوگیا - یونان نے دول ے اس " منصفانه " فیصله سے اتفاق اور انکا شکریه ادا کیا هے - جـزائر ے متعلق وہ دونوں شرطـوں کو منظـور کرتا هے مگـر یـه چاهتـا هے که جزائـر ناقابل حمله قرار پائیں - ترکي کو بهي ان جـزائر ے معاذي ایشیاے کوچک کي سرحدوں پر قلعه بندي کي اجازت نه دیجاے - یوزجهاطه اور امبروز میں عیسائیوں کو وهي حقوق دیے جائیں جو مسلمانوں کو اسکے جزائر میں ملنے والے هیں -

وہ مقابله کي پالیسي کو جاري رکهنا نهیں چاهتا ' مگر وادي ارگرو کیسٹرو میں بعض دیهات ے الحاق پر زور دیتا هے - ان دیهات ے معاوضه میں وہ تیار هے که البانیا کو ڈهائي ملین فرنک دے اور اس سرحد میں تخفیف کرے جو ساحل البانیا سے لیکے کیپ پکینیا تـک پهیلي هوئي هے -

---

چونکه لفٹنٹ کمال نے جنینیا میں اپني جگه چهوڑ دیدي تهي ' اسلیے ان پر کورٹ مارشل هوا - ۲۲ فروري کي صبح کو وہ گولي سے هلاک کیے گئے -

---

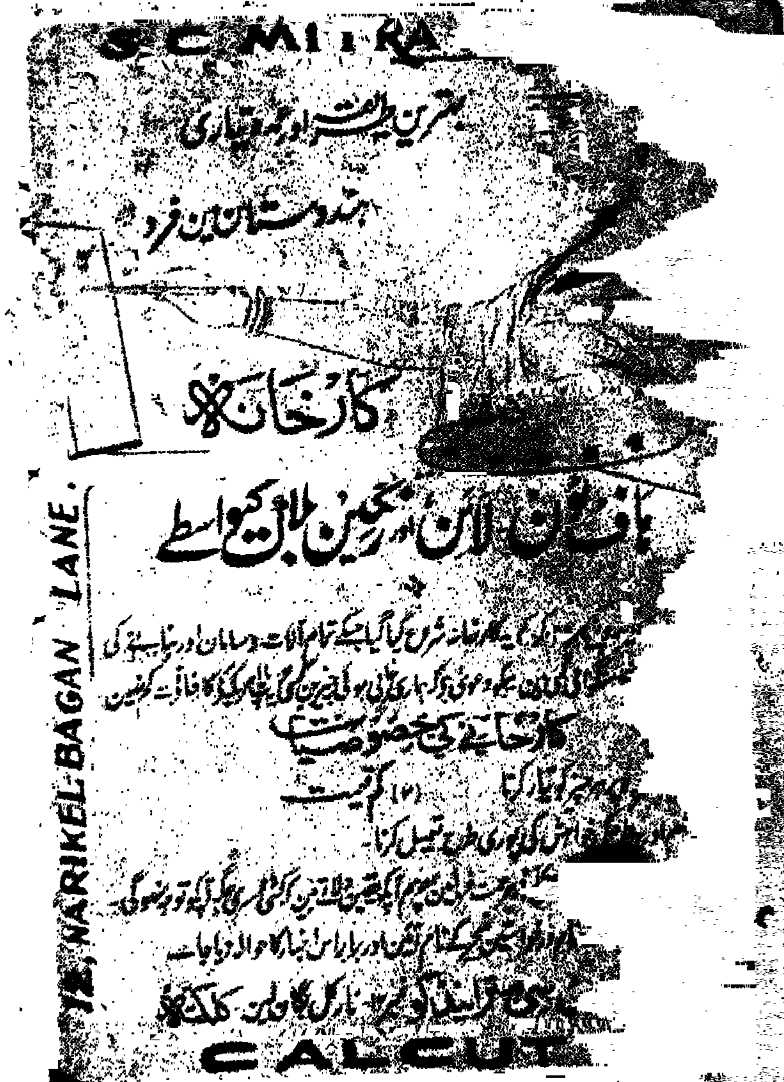
ریورینڈ انڈریوز جنوبي افریقه سے روانه هوگئے - روانگي کي شام کو انهوں نے کیپ ٹائمز میں ایک خط شائع کیا هے' جسمیں اپنے ساتهـه حسن مدارات ے شکریه ے بعـد مسئله اهل هند ے بابت یه راے ظاهر کي هے که سابق کي نسبت اسوقت یهاں کي فضا کي حالت بهتر هے - انکا بیان هے که اثناء اسٹرائک میں مسٹر گاندهي ے طرز عمل اور جنرل بوتها کي دانشمندي نے ایک معقول و آشتي آمیز روح پیدا کردي هے - انکے نزدیک اصلي نقطے دو هیں ایک تین پونڈ ٹیکس اور دوسرا مسئله ازدواج - نقطه اول ے متعلق وہ کهتے هیں که انکے نزدیک اسکے حل میں کوئي دقت نه هوگي - نقطه دوم ے متعلق انکا یه خیال هے که اگر حکومت جنوبي افریقه صرف ایک شادي کو جائز تسلیم کرے تو بهي یه مشکل حل هوسکتي هے لیکن اگر اس حد سے گزرے وہ مسلمانوں ے مذهب پر حمله کریگي تو غیر متناهي مشکلات اور غلط فهمیاں پیدا هونگي -

---

برطانی مشرقي افریقه کي سرحدوں میں هنگاموں کي وجه سے مزید چار هزار فوج کسموں روانه کي گئي هے -

سوڈیش کپتان ڈي میرے اور بلوچي حمله آوروں سے بام [illegible] جو جنگ هوئي هے اسمیں کپـتان ڈي میر ے آدمیوں میں سے دو مقتول اور دو زخمي هوے هیں - میجر گلمسٹید کپتان ڈي میر کي مدد ے لیے کرمان روانه هوے هیں -

خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت
نہ فرماویں



هندوستان میں ایک نادر ایجنسی

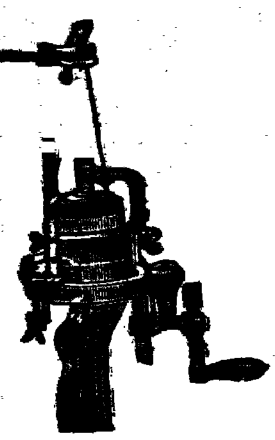
یعنے

ال ... لال ایجنسی

بہت جلد پبلک کے فایدہ کے واسطے مقرر ہوگی - ناظرین الہلال اسکی تفصیلی حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آرڈروںکو سر دست ملتوی رکھیں -

منیجر الہلال نمبر ۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته

اَدَرشہ نیٹنگ کمپنی



... کمپنی نہیں چاهتی هے که هندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رهیں اور ملک کی ترقی میں حصه نه لیں لهذا یه کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی هے :—

(۱) یه کمپنی آپکو ۱۲ روپیه میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیه روزانه ... ل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یه کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیه میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیه حاصل کرنا سہل ... -

(۳) یه کمپنی ۶۰۰ روپیه میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزه اورگنجی دونوں تیار کیا جا سکے جس ... روزانه بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) ... کمپنی آپکی بنائی هوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمه داری لیتی هے -

(۵) ... هرقسم کے کاتے هوے اُون جو ضروری هوں محض تاجرانه نرخ پر مهیا کرویتی هے - کام ختم هوا - اپنے روا نه کیا اور اسی ... ی مل گئے ! پھر لطف یه که ساتھه هی بننے کے لئے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هے -

... نواب علی چودھری (کلکته) :— میں حال میں ادرشه نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے اُن چیزونکی ... صاف سے بہت تشفی هے -

ای ... و پلیڈر - (بللاری) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی هوں که میں ۶۰ روپیه سے ۸۰ روپیه تک ماهواری آپکے ... مشین سے پیدا کرتی هوں -

—*—

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعه چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا هوسکتا هے نیم ورلم - سوادیشی - ملکی صنعت وحرفت - تارف ریفارم - پروٹکشن یه سب مسئله کا حل کن هم هیں یعنے

ادرشه نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکته

مذاكرۀ علمية

اكتشاف و علم پـرستي ميں ايك سر فروشانــه اقــدام

(يعني)

قطب جنوبي كے ليے ايک اور مهم

(بسر كروهي)

سر ايرينسٹ شيكلـٹن

اگر كوئي مجهه سے پوچهے كه قوموں كي زندگي كے كيا معني ں تو ميں كهونگا كه حوصله كي بلندي اور عزم كي پختگي - اس وسيع كرۀ ارض پر صدها قوميں آباد هيں اور هر قوم كے افراد ـسام كام كرتے هيں جو حيات ـري و صوري كے مظاهر و لوازم ـهے جاتے هيں - اسي آسمان نيچے اور اسي زمين كے اوپر بهي هيں اور اهل يورپ بهي' هم ميں جاپاني' چيني اور ـربهي هيں اور مسلمان بهي - م سب اكل و شـرب' رفتـار ـفتـار' مسرت و عيش اور رنج م ميں شريک هيں -

جسطرح انكي نبضيں متحرک ں اسيطـرح همـاري نبضيں ں چلتي هيں اور اگر انكي ـرں ميں خون رواں هے تو هماري ـيں منجمد و ساكن نہيں' مگر ا اين همه پهر وه كيا شے هے جسكي جه سے بعض زنده بعض نيم زنده ـر بعض جاں بلب كهلاتے هيں ؟

كيـا يه علو حوصله اور رسوخ ـزم كے علاوه اور كوئي شے هے ؟ ـب زنـدگي كي حقيقت سفر كوچ هو اور مسافر راستـه كي شكلات سے كمر كهولكے بيٹهه جائے تو اسے كون زنده كهيگا ؟ زنده تو هي هے جسكے كانٹے چبهيں' پتهروں كي ٹهوكريں لگيں' گهاٹياں ر غار حائل هوں' مگر اس كے پير كو قرار نه هو -

ناكاميوں كا صدمه' مشكلات كا تصور' خطرات و آفات كا خوف ، تمـام چيزيں انسان كي دشمن هيں' جو اسكے عزم و حوصله حمله كرتي هيں' مگر اسي جنگ ميں فتح كا نام تو زندگي ے - جو قوميں زنده هيں انكے ليے ان ميں سے ايک شے بهي مانع نہيں هوتي -

قطب جنوبي كے اكتشاف كے ليے كتني هي مهميں گئيں' مگر ک بهي كامياب واپس نه آئي - اگر واپس آئي تو ناكام ورنه برف ، نا پيدا كنـار سمنـدر ميں غرق هوتي گئي' مگر يه زندگي كي اعجـاز نمـائي هے كه نامرادي و بربادي كي باد زمهرير جو ان هولناک برفستانوں ميں چلتي هے سينوں كي آتش شوق كو افسرده كرنے كے بدلے انكے شعلے اور بلند كرتي هے !

كپتان اسكاٹ كي مهم كا جو حسرتناک انجام هوا وه انساني همت اور ارادے كے ليے ايک سخت ابتلا و آزمايش هے - ليكن ابهي اس حادثه همت شكن و حوصله فرسا كو دوسرا سال بهي نہيں هوا كه ايک اور جماعت اسي بحر هلاكت ميں سفر كے ليے تيـار هے' جسميں انساني هستي كي صدها كشتياں غرق هوچكي هيں -

قطب جنوبي كي سفر كي تاريخ ميں سر اى - شيكلٹن كا نام نيا نہيں اس سفر ميں وه دو سال تک رهے هيں' اور قطب جنوبي سے ۱۱۱ ميل كے اندر پہنچنے كے بعد وه ۲۵ مارچ سنه ۱۹۰۹ع كو واپس' آئے جسكے متعلق وه اپني كتاب قلب انٹراٹيک ميں لكهتے هيں :

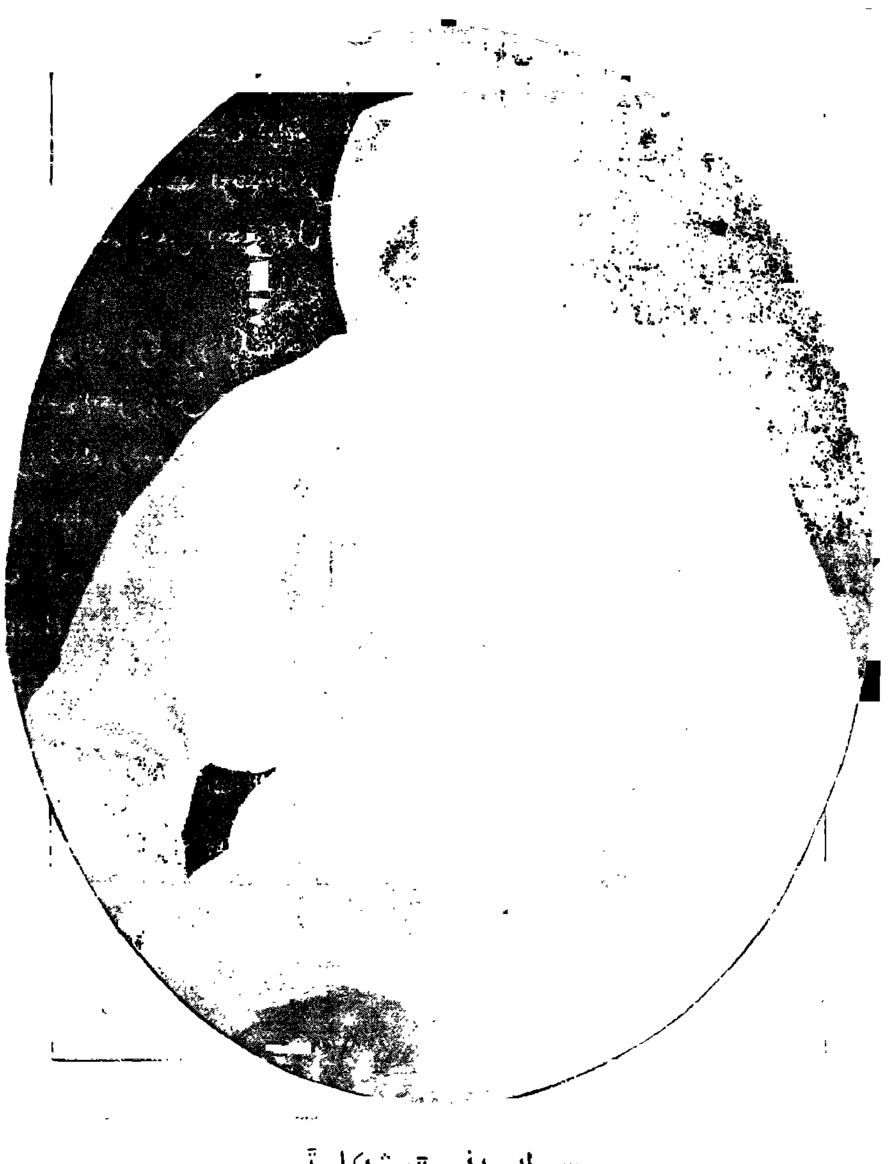
كه اب هم انٹراٹيک كي اس نا قابل تازگي ميں رنگر ريليـاں منا رهے تهے' جو معلوم هوتا هے كه انسان كي هستي ميں سرايت كررهي هے' اور جسے اسي واپسي كي خواهش كا ذمـه دار هونا چاهيے جو قطب كے خطه سے لوٹنے والوں پر حمله كرتي هے "

اب وه پهر قطب جنوبي كي طرف ايک مهم لے جانا چاهتے هيں -

(بعض عام حـالات)

اس مهم كا نام شاهي مهم ماوراء انيٹراٹـک ركها گيا هے - اسكا مقصد يه هے كه براعظم انٹراٹک كے اس تمـام حصه ميں سفر كيا جاے' جو اٹلانٹک كي جانب واقع هے - يه حصه ابهي تک نا معلوم هے - اگر سر شيكلٹن كو اپنے ارادے ميں كاميابي هوئي اور انهوں نے بحر ويڈل (Weddell Sea) سے بحر روس (Rass Sea) تـک كا دوره كرليا تو يه پہلے شخص هونگے جو اس ملـک ميں آيا هے - يه سفر سمندر هي سمندر ميں هوگا - مسافت كي مقـدار تخمينـاً ايک هزار سات سو ميل هوگي -

يوں تو قطب جنوبي كي طرف كون سا سفر آسان هے - كپتان كا سفر ميں كچهه كم مشكلات نه تهے' مگر اس سفر كي دقت ايک خاص نوعيت كي هے - اب تـک قطب جنوبي كي طرف جسقدر سفر هوے هيں ان ميں راسته ميں ايسے مواقع ملتے تهے جهاں رسد كے گودام قائم كيے جاسكتے تهے - مگر اس سفر ميں رسد



سر ايرينسٹ شيكلـٹن

شذرات

گذشته هفته میں سرحد پنجاب سے دو نہایت اہم حادثوں کي خبریں موصول هوئي هیں - جنکي اصلي حقیقت ابتک دنیا کي تاریکي میں هے ' اور شاید رهے - اسلیے که ان دونوں حادثوں کے متعلق ذریعه اطلاع یا انگلو انڈین اخباروں کے مراسله نگار خصوصي هیں یا پهر ایسوشیایٹیڈ پریس - اول الذکر کے متعلق تو کچهه کہنا فضول هے ' کیونکه ان سے توقع هي کسکو هے البته موخر الذکر کے متعلق هم اسقدر کہنا چاهتے هیں که ملک کي بد قسمتي سے وه اب ایک صاحب گوش و هوش راوي نہیں بلکه بے روح و حیات فونوگراف هے ' جس سے وهي نغمه نکلتا هے جو اسمیں بهرا جاتا هے - پس اگر آپ میں کچهه بهي فراست هے تو پہچان لیجیے که یه لے کسکي هے -

پہلا حادثه ۱۹ فروري کا هے -

بیان کیا جاتا هے که دوشنبه کي شب کو گیاره بجے ایک جماعت نے اٹک کے پل پر حمله کیا ' پولیس نے دونوں جانب آتشباري شروع کي - ۸ آدمي نظر آئے ' مگر کسي زخمي کا پته نہیں ملا - ۱۲ بجے آتشباري موقوف هوئي - ٹرین روک لي گئي تهي - مگر بعد کو جب اطمینان هوگیا تو اسے جانے دیا گیا - بظاهر یه معلوم هوتا هے که اس حمله کا مقصد پولیس کي رائفلیں لوٹنا تها -

بعد کي خبر میں بیان کیا گیا هے که اس حمله میں یار شاه کے جتهے کي کامیابي کار فرما هے - حمله کرنے والے ماهتاب کے بلند هونے سے پہلے غائب هوگئے - انکے حلیه غیر معلوم هیں تعداد کا تخمینه ۵۰ هے -

تیسرے تار میں یه ظاهر کیا گیا هے که اٹک کے پل پر دو بار حمله هوا - پہلا حمله جمعه کي شب کو هوا تها - جسمیں فریقین نے اینٹیں پهینکیں ' اور اسکے بعد حمله آور چلے گئے - فریقین میں سے کسي کے آدمي زخمي نہیں هوے -

دوسرے حادثے کي خبر ۲۳ جنوري کي هے - دهلي کا تار هے :

حال میں پنیروال نے برطانوي قلمرو میں دو سنگین حملے کیے تهے پہلا حمله بلند گردهي میں ۴ جنوري کو اور دوسرا چینا میں ۶ جنوري کو هوا تها جسمیں برطانوي رعایا میں سے تقریبا ۸ آدمي کام آئے تهے - چنانچه یه طے کیا گیا که ان حملوں کي پاداش میں آج ملکند کا کالم درہ ملندري سے هوتا هوا بنیر میں داخل هو اور تمام گانوں میں صرف ان دو کو گهیرلے ' جنکو سب سے زیاده ان حملوں سے تعلق هے - یعني نواقلي اور لنگي خاں بندا جو سرحد سے چند میل کے فاصله پر واقع هیں - اور دونوں حادثوں کے واجبي تصفیه کي ضمانت کے طور پر انکي جائداد منقوله پر قبضه کر لیا جائے -

آج صبح کو ۸ بجکے ۱۵ منٹ پر تهوڑے سے مقابله کے بعد درہ ملندري پر قبضه هوگیا - فوج نے شب کو نہایت تیز کوچ کیا جسوقت وه چوٹي پر پہنچي هے اسوقت هر طرف کہرا چهایا هوا تها - فوج دونوں گاوں کي تسخیر اور چند اشخاص کي گرفتاري میں کامیاب هوئي - هماري طرف کسي نقصان کي رپورٹ نہیں کي گئي -

اس هفته میں دهلي اور لاهور میں بعض خانه تلاشیاں اور گرفتاریاں عمل میں آئي هیں -

دهلي میں امیر چند اور سلطان سنگهه گرفتار هوے هیں امیر چند ایک تعلیم یافته آدمي هے اور مشن اسکول دهلي میں مدرس اور سنسکرت اسکول دهلي میں هیڈ ماسٹر رهچکا هے - سلطان سنگهه ایک ۱۴ ساله لڑکا هے جسکو امیر چند نے متبني بنایا تها

امیر چند کي گرفتاري کا تعلق بمب کیس سے بیان کیا جاتا هے - اثناء خانه تلاشي میں کاغذات کے علاوہ اون اور روئي سے بهرا هوا ایک بکس نکلا ' جو ممتحن کیمیاري کے یہاں بهیجدیا گیا یه معلوم هوا هے که بکس سے اس شبهه کي تصدیق هوتي هے جو امیر چند کے متعلق پیدا هوا هے -

امیر چند کے یہاں سے بہت سے خطوط بهي بر آمد هوے هیں جن میں زیاده تر سلطان سنگهه کے نام هیں -

امیر چند کے ساتهه ایک تیسرا شخص بهي گرفتار هوا هے جسکا نام اودهه بهاري بي - اے ' هے -

دهلي میں خانه تلاشیوں کے متعلق حسب ذیل کمیونک شائع هوا هے :

دو شنبه اور اسکے دوسرے دن دهلي میں بہت سي خانه تلاشیاں هوئي هیں - پولیس نے یه کارروائي کچهه تو اس وارنٹ کي بناء پر کي هے ' جو علي پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ نے راجا بازار بمب کیس کے متعلق جاري کیا هے ' اور کچهه اس وارنٹ کي بناء پر جو دهلي کے ڈپٹي کمشنر نے شر انگیز نوعیت کي ممنوع الاشاعت تحریروں کي گرفتاري کے متعلق شائع کیا هے ان تحریروں میں سے بعض راجا بازار بمب کیس میں بطور شهادت کے پیش هوئي هیں - یه معلوم هوا هے که دیگر کاغذات کي ایک تعداد گرفتار هوئي هے ' جو هنوز زیر امتحان هے - شبه کي بناء پر چند اشخاص بهي گرفتار هوے هیں - جنمیں سب سے زیاده قابل ذکر امیر چند سابق مدرس سینٹ اسٹیفن کالج اور اودهه بهاري بي - اے هیں - تحقیقات هو رهي هے -

بالاخر امید و یاس کي کشمکش اور سخت انتظار کے بعد زمیندار شائع هوگیا -

اے آتش فراق که دلها کباب کرد !

زمیندار کي اشاعت و عدم اشاعت کا سوال ایک روزانه اخبار کي موت و زندگي کا سوال نه تها که اگر صرف اسقدر هوتا تو یه ایک شخصي حیثیت رکهتا - اور هر همدردي و تعزیت یا تبریک و تهنیت جو کي جاتي محض شخصي اور پرائیوٹ تعلقات کي بنا پر هوتي - بلکه یه سوال تها مسلمانان هند کي بیداري ' حس ملي ' اور جوش حق پرستي کا ' یعني یه که آیا درحقیقت مسلمانوں میں فرض شناسي و حق پرستي کا جذبه پیدا هوگیا هے ؟ کیا وه اس هستي کے لیے کچهه کرسکتے هیں جسکو طاقت کے عفریت نے صرف اسلیے نیم بسمل کر دیا هے که اس نے مسلمانوں کي حسیات و افکار کي ترجماني کي اور اس کي زبان پر حق جاري هوا ؟

شکر هے که اس کا جواب نفي میں نہیں ملا -

لیکن کسي جاں بلب مریض کے بچنے کي اسوقت مسرت هو سکتي هے جبکه اسکے جسم میں روح بهي رهے ' ورنه اگر اسکي لاش ادویه کے ذریعه سے محفوظ رکهه لي گئي تو یه ایک لا حاصل فعل هوگا -

هم اپنے همعصر کو دوباره اشاعت پر مبارکباد دیتے هیں اور دعا کرتے هیں که خدا کرے زمانے کے ظلمات اسکے هاتهه سے صبر و استقامت کا دامن نه چهڑاسکیں ' اور وه همیشه حق و صداقت کي دعوت میں اسي طرح جري و بیباک رهے جسطرح که ایک مسلم هستي کو هونا چاهیے -

مقالات

علوم القــرآن

از جناب مــولانا سلیمان صاحب دسنوي

(۳)

(اعــراب القــرآن)

تمام سامي زبانوں میں سے صرف بابلي اور عربي دو زبانوں میں جزاے کلام کے باهمي ارتباط و تعلق کے اظهار کیلیے اعراب (یعني ر حرف میں زیر' زبر' پیش) کا استعمال هوتا هے - انهیں اعراب ے ذریعه سے عربي زبان میں فاعل ' مفعول ' مضاف ' مضاف الیه ' ـال ' تمیز ' وغیره کا امتـیاز هوتا هے - اسلیے ظاهر هے که فهم عني کیلیے واقفیت اعراب کي کسقدر ضرورت هے - علماے اسلام ے یه بهي ضرورت پوري کردي هے قران مجید کے اعراب پر بے ـمار کتابیں تصنیف کي هیں' جن میں عموماً ایک ایک سوره و به ترتیب لیکر اونکے اعراب کي تحقیق کي گئي هے -

اعراب القران ابو حاتم سهل بن محمد سجستاني المتوفي سنه ۲۴' اعراب القران ابومردان عبد الملک بن حبیب قرطبي المتوفی نه ۲۳۹ ' اعراب القرآن ابوالعباس مبرد المتوفي سنه ۲۸۶ ' اعراب قرآن ثعلب نحوي المتوفي سنه ۲۹۱' اعراب القران ابو جعفر احمد بن محمد النحاس المتوفي سنه ۳۲۸' اعراب القران حسین بن احمد خالویه نحوي المتوفي سنه ۳۷۰ (اس کتاب میں سورهٔ طارق سے آخري تیس سورتوں کے اعراب بیان کیے گئے هیں) غریب اعراب القران احمد بن فارس زکریا لغوي المتوفي ۳۷۵' اعراب القران علی بن ابراهیم حوفی المتوفي سنه ۴۳۰ (یه کتاب دس جلدوں میں هے) مشکل اعراب القران مکي بن ابي طالب قیسي المتوفي سنه ۴۳۷ (۳ جزء)' ابو طاهر اسماعیــل بن خلف صقلي نحــوي المتوفي ۴۵۵ (نو جلدوں میں) اعراب القران ابو زکریا خطیب تبریزي المتوفي سنه ۵۰۲ (چار جلدوں میں) ' اعراب القران قوام السنه ابو القاسم اسماعیل الطلحي الاصفهاني المتوفي سنه ۵۳۵ ' اعراب القران ابو البقاء عبد الله المعکري المتوفي سنه ۶۱۶ اس فن کي مقبول و مشهور کتابیں هیں' انکے علاوه اس فن کي یه کتابیں بهي قابل ذکر هیں - اعراب القران موفق الدین عبد اللطیف بغداد المتوفي سنه ۶۲۹ (صرف اعراب سورهٔ فاتحه)' الکتاب الفرید في اعراب القران المجید حسین بن ابي العز الهمداني المتوفي سنه ۶۴۳ ' المجید في اعراب الکتاب المجید برهان الدین ابراهیم بن محمد سفاقي المتوفي سنه ۷۴۲ (مخلوط با عراب تفسیر) و اعراب القران احمد بن یوسف السمین المصري المتوفي سنه ۷۵۶ ' تحفة الاقران فیما قری بالتثلیث من حروف القران احمد بن یوسف بن مالـک الرعیني الاندلسي المتوفي سنه ۷۷۷ (اس کتاب میں اون الفاظ کا بیان هے جنکو مختلف معاني کے لحاظ سے جو زیر زیر پیش تینوں حرکات کے ساتهه پڑها جا سکتا هے)

معانــی بیــان بدیع قران

معــاني القران

الفاظ کے بعد قــران مجید کے محاسن معنوي کي بحث هے که قران مجید کن معانی پر مشتمل هے' وه معانی کن طرق سے ادا هوئے هیں' کن معاني کو کن مختلف صلات و حروف روابط سے ادا کیا گیا هے' اور یه مختلف صلات و حروف روابط معاني میں کیا اثر پیدا کرتے هیں' الفاظ کي تقدیم و تاخیر تعریف و تنکیر' اطلاق و تقید وغیره سے معاني میں کیونکر اثر پیدا هوتا هے' ان تمام امور کي واقفیت کے بغیر فهم مطالب قران غیر ممکن هے - اسي لیے علماے ادب نے جنکو اس موضوع پر قلم آٹهانیکا سب سے زیاده حق تها' ان مباحث پر نهایت کثرت سے کتابیں لـکهیں' جن میں سے حسب ذیل تصنیفات و مصنفین کے نـام همکو معلوم هیں :

معانی القران یونس بن حبیب النحوي المتوفي سنه ۱۸۲ ' معاني القران علي بن حمزه کسائی المتوفي سنه ۱۸۹' معاني القران محمد بن متنیر قطرب نحوي المتوفی سنه ۲۰۶ ' معاني القران ابو الحي بن زیاد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷ ' معاني القران ابو عبیده معمر نحوي المتوفي سنه ۲۰۹ ' معاني القران اسماعیل بن اسحاق ازدي المتوفي سنه ۲۲۰' تفسیر معاني القران سعید بن مسعده اخفش المتوفي سنه ۲۲۱ ' معاني القران ثعلب نحوي المتوفي سنه ۲۹۱ ' معاني القران محمد بن احمد بن کیسان نحوي المتوفي سنه ۲۹۹ ' معاني القران ابو محمد سلمه بن عاصم نحوي المتوفي سنه ۳۱۰ 'معاني القران ابو اسحاق ابراهیم الزجاج المتوفي سنه ۳۱۱ 'معاني القران ابوعبد الله محمد بن احمد نحوي المتوفي سنه ۳۲۰' معاني القران ابوالحسن عبد الله بن محمد نحوي المتوفي سنه ۳۲۵' معاني القران ابو جعفر نحاس نحوي المتوفي سنه ۳۲۸ ' معاني القران ابو عبید قاسم بن سلام المتوفي سنه ۳۲۸ ' الموضح في معاني القران ابوبکر نقاش نحوي المتوفي سنه ۳۵۰ ' موجز التاویل عن معجز التنزیل احمد بن کامل بن شجره المتوفي سنه ۳۵۰' ایجاز البیان في معاني القران نجم الدین ابو القاسم محمود نیسا پوري المتوفي سنه ۵۵۳ -

(اعجــاز الـقــران)

انبیا پر خدا کي طرف سے جو کتابیں نازل هوئیں' وه اپنے معانی' مقاصد ' ارشادات اور هدایات کي بنا پر هر زمانے میں معجز رهي هیں ' لیکن یه قران مجید کي ایک خصوصیت هے که وه اپنے معاني و ارشادات کے ساتهه اپنے الفاظ ' ترکیب کلام ' اداے مقصود ' اور تعبیر مفهوم میں بهي اعجاز رکهتا هے - یهي سبب هے که صحف قدیمه گو اپنے معاني کے لحـاظ سے اب تـک باقي هوں ' لیکن وه اپنے الفـاظ و ترکیب الهامي کے لحاظ سے مدت هوئي که دنیا سے مفقود هوچکي هیں - مگر قران مجید جسطرح اپنے معاني تعلیمات اور هدایات کے لحاظ سے غیر فاني هے ' اوسیطرح اپنے الفاظ و عبـارات الهامیه کے لحاظ سے بهي غیر فاني هے ' قال الله تعالی انا له لحافظون -

ے گوداموں کے سلسلہ کا موقع نہیں ملیگا - یعني مقامي اور موسمي مشکلات پر رسد کي مصیبت مستزاد ھے -

مگر رسد کا انتظام ناگزیر ھے ' اسلیے یہ تجویز کیا گیا ھے کہ براعظم کے دونوں طرف دو جہاز رھیں جو ان لوگوں کو مدد پہنچاتے رھیں -

البتہ اس مہم کو بعض ایسي علمي مددیں بھي حاصل ھیں جن سے پہلے کي مہمیں محروم تھیں - مثلاً تلغراف لاسلکي ' اور ھوائي جہاز وغیرہ -

(راستــہ)

آغاز اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ ع میں مہم بیونس ایرز (Buenos Aires) سے روانہ ھوگي ' اور اگر ھوسکا تو عرض البلد میں ۷۸ درجہ جانب جنوب یعني اس مقام تک سیدھي چلي جائیگي جو جرمني مہم نے دریافت کیا تھا -

اگر برف کے حالات سازگار ھوے ' اور نومبر تک عرض البلد میں ۷۸ درجہ تک جانا ھوگیا تو پھر ساحل کي جماعت فوراً پار روانہ ھوجائیگي - بحر ویدل سے اگر قلب تک پہنچنا ھوگیا تو امید ھے کہ پھر قطب سے بحر روس تک آنا مشکل نہ ھوگا - لیکن اگر بد قسمتي سے حالات موافق نہ ھوے اور مہم آغاز نومبر تک بحرویدل میں کسي خشکي تک نہ پہنچسکي تو پھر مجبوراً موسم سرما سے پہلے مستقل سرمائي مرکز اور رسد کے گودام بنالیگي اور آیندہ موسم میں روانہ ھوگي -

اس صورت میں پہلا جہاز بحرویدل میں ساحل گریہم لینڈ (Graham Land) پر کام کرتا رھیگا ' جب سردي بہت بڑھجائیگي تو اسوقت جنوبي امریکہ چلا آئیگا ' اور آیندہ موسم میں بحرویدل کي جماعت کو لیکے پھر روانہ ھوگا -

دوسرا جہاز نیوز لینڈ (Newzeland) روانہ ھوگا اور ایک جماعت کو ماوراء براعظم جماعت سے ملنے کے لیے بحر روس میں اتاریگا - اور ماوراء براعظم جماعت کو لیکے نیوز لینڈ واپس آئیگا -

(سفــر ما وراء بر اعظم)

ماوراء براعظــم کا سفر بحرویدل میں ایٹلنٹیک کي طرف سے شروع ھوگا - لیکن ڈاکٹر بروس (Dr. Brouce) ۱۹۰۴ میں اسکوشیا (Scotia) سے اترے تھے اور سنہ ۱۸۲۳ ع میں ویدل جسکے نام سے بحر ویدل موسوم ھے جنوب میں ۷۴ درجہ تک چلا گیا تھا -

ممکن ھے کہ علم الحیات ' جغرافیہ ' طبقات الارض ' اور طبعیات کے علماء جو پہلے جہاز میں ھونگے جاڑے بھر بحر ویدل میں رھیں ' اور دوسري تین آدمیوں کي جماعت مشرق کي طرف اس قطعہ کے دریافت کرنے کو روانہ ھوجاے جو ھنوز بالکل غیر معلوم ھے -

ماوراء براعظم کے سفر میں سرشیکلٹن کے ھمراہ جو جماعت ھوگي اس میں پانچ آدمي ھونگے - یہ لوگ سیدھے قطب کي طرف روانہ ھونگے اگر حالات سازگار ھوے تو سرشیکلٹن سلسلہ کوہ وکٹوریا کو قطع کرکے نئي زمینیں دریافت کرتے ھوے چلے جائینگے - لیکن اگر حالات سازگار نہ ھوے اور انھیں مجبوراً اپنے اس ارادے کو فسخ کرنا پڑا تو پھر مشرقي راستہ پر چل کھڑے ھونگے - اس سفر میں غالباً وہ اسکاٹ ' امنڈسن ' یا خود اپني ابتدائي مہم کے نقشہاے قدم کي پیروي کرینگے - امید ھے کہ اسطرح وہ بحر روس میں پہونچکے اپنے دوسرے جہاز سے مل سکینگے -

(جلد سے جلد خبر کب ملیگي ؟)

مہم اپنے ھمراہ دو سال کا زاد راہ لیکے جائیگي ' مگر یہ ضرور نہیں کہ وہ دو سال تک دنیا کے اس عجیب و غریب خطے میں رھے - اگر حالات موافق ھوے اور مہم اپنے مقصد میں کامیاب ھوئي یعني اس نے ایک ھي سال میں تمام خط کا سفر کرلیا تو انکے متعلق خبریں اپریل سنہ ۱۵ ع میں معلوم ھوسکینگي ' اور اگر موسم برسر اختلاف رھا اور اسوجہ سے ھمکو بحرویدل میں موسم سرما گزارنا پڑا تو پھر اس صورت کہیں آغاز سنہ ۱۶ ع میں مہم متعلق خبریں ملینگي -

(جہاز اور جہاز راں)

جہاز راني کے متعلق جنکو ذرا بھي علم ھے وہ جانتے ھیں بحر ویدل میں جہاز راني بیحد مشکل اور نہایت خطرناک ھے

سر شیکلٹن کو امید ھے کہ وہ ایورورا Aurora نامي جہاز خدمات حاصل کرسکینگے اور اس نقطہ تک اس جہاز میں سفر ھوگا -

یہ وھي جہاز ھے جو ڈاکٹر ماسن Dr. Mawsan کي م میں تھا -

ایوروررا ایک نہایت عمدہ جہاز ھے اسکے قائد کپتان ڈیوس Captain Dauis ھیں - کپتان موصوف سر شیکلٹن کي آخري م کے آخري حصہ میں صاحب مہم کے جہاز کے کپتان رھچکے ھیں

مہم کے ھمراہ جو جہاز ھونگے ان میں سے ایک بھي انٹر اٹیک میں موسم سرما بسر نہ کریگا - بحر ویدل کا جہاز اپني جماعت اتار دیگا - اور موسم جہاز راني کے ختم ھونیکے بعد وہ آیندہ سا بحر ویدل کي جماعت کو لینے جائیگا - یہ جماعت اس عر میں نامعلوم خط ساحل کي سراغرساني میں مشغول رھیگي -

اس مہم سے پہلے جو مہمیں گئیں تھیں انکے ساتھہ کے جہاز میں اسٹیم کے لیے کولا استعمال کیا جاتا تھا - مگر صرف اس ایک کولے کي وجہ سے گونہ گوں دقتیں پیش آتي تھیں - مگر اس مہ کے ھمراہ جو جہاز جائینگے وہ اسطرح بنائے گئے ھیں کہ انمیں کولے کے بجاے تیل سے اسٹیم پیدا کي جائیگي - تیل کے استعمال سے پہلي سہولت تو یہ ھوگي کہ حفظ توازن کي فکر سے نجات ملجائیگي ' کیونکہ یہ ظاھر ھے کہ تیل کا وزن کولے کے وزن سے کم ھے ' اور اسلیے جسقدر وزن کے کولے میں جتني اسٹیم پیدا ھوتي تھي اب اتني ھي اسٹیم اس سے کم وزن کے تیل سے پیدا ھوگي

دوسري سہولت یہ ھوگي کہ حوضوں (ٹینک‌س) میں پاني پمپ کے ذریعہ سے بھرا جاسکیگا - اور جہاز بسہولت و آساني چلیگا -

غرض اس دفعہ یہ کوشش کي گئي ھے کہ جہانتک علم و دانش اور حیلہ و تدبیر کا دست رس ھو وھاں تک جہازوں کے سابق مشکلات میں تخفیف کي جاے -

مہم کے دوسرے قائد مسٹر فرینک وائلڈ ھیں - مسٹر موصوف اول درجہ کے پیمایش کرنے والے ھیں - انکا شمار اس عہد کے ان بہترین اشخاص میں ھے جو قطب جنوبي کي تلاش میں نکلے ھیں - انکے تجربہ و مشق کا اس سے اندازہ ھوسکتا ھے کہ وہ اسکاٹ کے ساتھہ سنہ ۱۹۰۷ سے سنہ ۱۹۰۹ تک رھے ھیں - اسکے چند دن کے بعد انہوں نے اسٹریا کي مہم کے ساتھہ ایک بہت بڑا سفر کیا ھے -

مہم کے ھر جہاز میں چند علماء حیات ' جغرافیہ ' و طبعیات ھونگے ' تا کہ جہاں سے گذریں وھاں کے ان عنوانات کے متعلق حالات دیکھتے اور قلمبند کرتے جائیں -

جہاز رانوں کي جماعت بڑي نہ ھوگي - کل اسٹاف میں ۳۰ - اشخاص ھونگے - اسقدر تخفیف کي وجہ یہ ھے کہ یہ جہاز کولے کے بدلے تیل سے چلینگے - ان ۳۰ آدمیوں کے علاوہ ساحل کي جماعت میں ۱۲ آدمي ھونگے - اس حساب سے جہاز رانوں کي جماعت میں کل ۴۲ آدمي ھونگے -

سر شیکلٹن کے ھمراہ جانے کے لیے جو لوگ آرھے ھیں ان پر سر شیکلٹن کو کامل اعتماد ھے - یہ در حقیقت مہم کي کامیابي کے لیے ایک فال نیک ھے - کیونکہ انتظامات خواہ کتنے ھي مکمل ھوں ' اور ساز و سامان خواہ کتناھي ھو مگر پھر بھي مہم کي کامیابي اسکے اعضاء و ارکان کي قابلیت پر موقوف رھتي ھے - گذشتہ مہم میں جو لوگ سر شیکلٹن کے ھمراہ تھے انہوں نے ایسے ایسے عمدہ مشورے دیے جنکا وھم بھي نہ تھا - ان سابق رفقا میں بھي کچھہ ھمراہ جانے کے لیے نہایت شوق سے تیار ھیں -

(الدقیۃ تتلو)

(امـثـلـة الـقـران)

حكما کے چھوٹے چھوٹے مقولے اور بلغا کے بليغ فقرے لوگوں كي زبانوں پر چڑھجاتے هيں - اور رهي تقريباً انشا پردازي اور ادب كي جان هوتے هيں ' اور پھر وہ لٹريچر ميں اسقدرسرايت كر جاتے هيں كه ان سے سينكڑوں محاورے اور تلميحات پيدا هو جاتے هيں - قران مجيد ايجاز اور اعجاز کا كاملترين نمونه هے ' اسكي سينكڑوں چھوٹي چھوٹي آئتيں اور حكميانه فقرے عربي علم ادب کے جز بنگئے هيں ' جنكے بغير عبارت ميں بلندي اور كلام ميں لطف و شيريني نهيں پيدا هوسكتي - علماے ادب عربي نے قران مجيد كي اس قسم كي تمام آئتيں الگ كر دي هيں - ثعالبي المتوفي سنه - ۴۳ ع نے كتاب الايجاز والاعجاز ميں قاضي ماوردي المتوفي سنه - ۴۵ ع نے امثال القران ميں - جعفر بن شمس الخلافه نے كتاب الاداب ميں ' جلال سيوطي المتوفي سنه - ۹۱۰ ع نے الاتقان ميں مستقل ابواب قران مجيد كي ضرب الامثال كو جمع كر ديا هے -

(بـدائع الـقـران)

كلام کے محاسن معنوي کے بعد اوسکے محاسن لفظي کا درجه هے جنكو عام طور سے " صنائع و بدائع " كهتے هيں ' زور بلاغت و فصاحت کے ساتهه اگر يه چيز كلام ميں پيدا هوجاے تو عجيب لطف ديجاتي هے - يه بهي عجيب بات هے كه تمام علوم و فنون اسلاميه کے باني و واضع اول عموماً ارباب خلوت و محراب اور بوريا نشينان كلبۂ فقر هيں ليكن علم بديع كا مخترع اول ايک عباسي شاهزاده ابن المعتز المتوفي سنه ۲۹۲ هے ' اوسنے ۱۷ بدائع اپني تصنيف كتاب البديع ميں جمع كيے - قدامه بن جعفر نے جو ابن المعتز كا معاصر تها نقد الشعر ميں ۳۰ تک پهونچايا ' ابو هـلال عسكري المتوفي سنـه ۳۹۵ نے كتاب الصناعتين ميں ۷ کا اور اضافه كيا ' ابن رشيق قيرواني المتوفي سنـه ۴۵۶ نے كتاب العمدہ ميں ۶۵ بـدائع شمار كراے ' شرف الدين احمد بن يوسف تيفاشي نے ۷۰ كيا ' عبد العـظيم بن ابي الاصبع المتوفي سنـه ۶۵۶ نے كتاب التحرير کے نام سے خاص قرآن مجيد کے بدائع كي كتاب لكهي ' جس ميں بدائع كي تعداد ۱۱۰ تک پهونچادي -

ختم جنگ کے اسباب

انـكشاف حقيقت

شـيخ سليمان الباروني كي تصريح

(۳)

ذرا انصاف كيجے ! اگر ميں روپيه کا طالب هوتا تو ايک رقم كثير كونت سفورس اور انكے همراهيوں کے فديه ميں نه مانگتا ' جنهيں ميں نے رها كر کے مسلح پوليس کے تيس سواروں كي حفاظت ميں نشات بے کے پاس بهيجديا ؟ كونت سفورس ايک مشهور دولتمند اطالي هے اگر ميں اسكے اور اسكے همراهيوں کے فديه ميں لاكهوں روپيه بهي مانگتا تو خود اسكو اور حكومت كو گراں نه گزرتا - ليكن ميں اس حركت سے باز رها ' كيونكه يه لوگ تراي جنگ کے قيدي تهے هماري نئي جنگ کے اسير نه تهے -

ان لوگوں كو رخصت كرتے وقت ميں نے كها تها كه هم نے جو كچهه طے كيا هے يعني مقابله کا اعلان و تجديد اسكي اطلاع تم اپني حكومت كو ديدينا -

يه لوگ خود اپنے اور نشاط بے اس يقين کے بعد كه همارے هاتهه سے ان لوگوں کے نكلنے كي كوئي صورت نهيں جب صحيح و سالم طرابلس پهنچے اور جو كچهه ديكها تها بيان كيا تو والي طرابلس کے وكيل كو سخت تعجب هوا ' اور اسكے جواب ميں يه خط مجهے لكها :

" جناب فاضل اديب سليمان بيروني جازاه الله -

همكو قطعي طور پر معلوم نهيں كه ۲۴ - اكتوبر کا خط آپكو ملا هے بهر حال اطاليه كي بعثت علميه (علمي مشن) کے اعضاء آج بخيريت پهنچگئے - جن كي زباني هم نے آپكے الطاف و عنايات كي داستان سني ' اور اس سے پہلے جو كچهه آپكے متعلق سنا تها اسكي پوري تائيد هوئي - بيشک هم ميں اور آپ ميں علانيه عداوت کے موجود هوتے هوے آپكا يه طرز عمل آپكي شرافت اور كشادہ دلي كي ايک روشن دليل هے -

مستقبل تو الله کے هاتهه ميں هے ' ليكن مجهے آپكو يه يقين دلانے كي اجازت ديگئي هے كه خواہ واقعات كي رفتار كچهه هو ' مگر هماري حكومت ايک زمانے سے جانتي هے كه عربوں کے دلوں ميں آپكي كتني وقعت هے اور بروقت فرصت آپكے خلوص و لطف کا لحاظ كريگي -

طرابلس الغرب ۱۴ نومبر سنه ۱۹۱۲ ع } جنرل توماترون وكيل والي طرابلس -

چونكه كونت مذكور کے ساتهه همارا برتاؤ يه رها تها اسليے حكومت اطاليا نے همارے آخري مطالبه يعنے خود مختاري کے متعلق مرسيليا ميں همارے وفد سے ملكے گفتگو كرنے کے ليے كونت مذكور هي كو بهيجا - پهر جب ميں تونس آ گيا تو وهاں بهي كونت مذكور هي مجهه سے گفتگو كرنے کے ليے بهيجے گئے -

جب اطالوي اخبارات نے مجهپر يه بهتان لگانا شروع كيا كه ميں نے انكي حكومت سے ايک رقم ليكے جنگ ختم كردي هے ' اور اس رقم کا اندازہ دو مليين كيا ' تو انكو نهايت افسوس هوا اور انهوں نے مجهے ايک خط لكها جو ان دروغ بافوں كي زبان كاٹنے ميں تيغ سے زيادہ تيز هے - يه خط انهوں نے اس وقت لكها تها جب ميں راتس ميں تها ' اور وہ تونس ميں ' گفتگو کے ختم هوچكي

حقيقة... اعجاز بيان ' اسباب اعجاز کي تشريح انواع اعجاز کي تقسيم و تحليل ' محاسن عبارات قران کي تفصيل ' نکات و وجوه بلاغت و فصاحت قران کي توضيح ' علماے اسلام نے اس خوبي اور عمدگي سے کي ہے که حيرت هوتي ہے ' اور اسکے متعلق اس کثرت سے لٹريچر اونهوں نے فراهم کرديا ہے که اسکا احاطه بهي دشوار ہے - اس فن کي پهلي کتاب جهاں تک همیں معلوم هوسکا امام ابو الحسن علي بن حسين رماني المتوفي سنه ۲۰۴ کي " نکت في الاعجاز " ہے ' اور دوسري امام سليمان احمد بن محمد خطابي المتوفي سنه ۳۸۸ کي اعجاز القران ' اور تيسري شريف ابو عبد الله محمد بن زيد بن علی الواسطي المتوفي سنه ۳۰٦ کي اعجاز القران ' چوتهي قاضي ابوبکر باقلاني المتوفي سنه ۴۰۳ کي اعجاز القران ہے - شيخ عبد القاهر جرجاني المتوفي سنه ۴۷۴ نے " المعتضد " کے نام سے شريف ابو عبد الله کي کتاب کي شرح لکهي - شيخ کي اسکے علاوه اعجاز القران پر ايک دوسري تصنيف بهي ہے -

متاخرين ميں زين المشائخ محمد بن ابي القاسم البقالي الخوارزمي المتوفي سنه ۵٦۲ کي التنبيه على اعجاز القران ابو اسحاق ابراهيم بن احمد الجزرى الخزرجي کي ايجاز البرهان في اعجاز القران ' امام فخر الدين رازي المتوفي سنه ٦۰٦ کي اعجاز القران ' زکي الدين ابن ابي الاصبع قيرواني المتوفي سنه ٦۵٦ کي البرهان في اعجاز القران ابو بکر محمد بن محمد بن سراقه المتوفي سنه ٦٦۲ کی اعجاز القران ' کمال الدين محمد بن علي زملکاني شافعي المتوفي سنه ۷۲۷ کي البرهان في اعجاز القران الکبير اور المجيد في اعجاز القران المجيد الصغير ' اس فن کي نادر تصنيفات هيں -

يه تصنيفات عموماً قران مجيد کے اُن طرق بلاغت و وجوه فصاحت و انواع محاسن پر مشتمل هيں جو حد اعجاز تک پهونچ گئے هيں - ضرورت تهي که قران مجيد کے عام محاسن کلام پر بهي گفتگو کی جاے چنانچه مجاز قران ' تشبيه قران ' امثال قرآن ' امثلۃ قران اور بدائع قران پر انکو مستقل فن قرار ديکر علحده علحده بيسوں کتابيں لکهي گئيں -

(مجـــاز القران)

فطرت انساني ہے که وه پامال عاميانه اور کثير الاستعمال چيزوں سے نفرت کرتا ہے ' اور مخصوص الاستعمال نو ايجاد اور دست نارسيده اشيا کو پسند کرتا ہے ' اسي بنا پر عام اور متبذل ترکيب و الفاظ فصحا کي زبان ميں متروک هيں ' ليکن يه ظاهر ہے که اگر هر متکلم معاني کيليے خود الفاظ گڑهکر اوسکا استعمال شروع کردے تو هر شخص کي زبان کيليے ايک نئي ڈکشنري کي حاجت هوگي ' اور دنيا ميں باهمي فهم و تفهيم کا سد باب هوجائيگا ' کيونکه الفاظ سے معاني تک انتقال ذهن فقط ملک يا قوم کے متفق عليه وضع عام کا نتيجه ہے اس بنا پر ايک طرف يه ضروري ہے که وضع عام سے کناره کشي نکي جاے ' اور دوسري طرف يه ضروري ہے که کلام ميں جدت ترکيب ' خصوصيت استعمال ' اور بے ابتذالي پيدا هو - اس شکل کا چارۀ کار صرف ايک چيز ہے يعني تعبير معني کيليے اون غير مبتذل ' غير عاميانه اور مخصوص الفاظ کا استعمال کيا جاے جنکا کو اون معاني کيليے وضع عام نهوکه ابتذال پيدا هوجاے ' ليکن ان الفاظ کے معاني موضوعه اور اون معاني ميں جنکو هم ادا کرنا چاهتے هيں ايک خاص قسم کي مناسبت و مشابهت هو جسکي بنا پر جب هم اون الفاظ کا استعمال کريں همارا مخاطب اونکے عام موضوع له معني سمجهے ' اور پهر جب وه اونکو کلام کے مقصود اور موقع و محل کے موافق نه پاے فوراً اوسکا ذهن ان عام معاني کو چهوڑ کر اونکے مناسب و مشابه معني کيد منتقل هوجاے ' اور متکلم کا مقصود اوسکے جديد ' غير مبتذل غير عامي الفاظ و ترکيب کے ذريعه سے سمجهه جاے -

اس تفصيل سے حقيقت و مجاز کي ماهيت اور مجاز حسن شرف اور رفعت کے اسباب کا اظهار مقصود تها که حقي الفاظ کا اپنے وضع عام و معروف ميں استعمال کا نام ہے ' اور اس عام و معروف وضع کے ذريعه سے اوسکے مناسب و غير معر معني کو ادا کرنا ہے ' اور اس غير معروفي ' بے ابتذالي جدت ترکيب کي بنا پر مجاز حقيقت سے بهتر اور اشرف ديا گيا ہے -

قرآن مجيد ميں جسکا حسن عبارت ' خوبي کلام ' اور جدت ترک حد اعجاز تک ہے بے انتها مجازات هيں جو اکثر کتب سماويه خصوصيت خاص ہے - فن معاني القران ميں گو علما نے ايک تک اسکے مباحث سے تعرض کيا تها ليکن انکي اهميت ايک مست فن کي طالب تهي - اس بناپر مصنفين اسلام نے مجاز القران کے مستقل و مفرد تصنيفات کا سلسله شروع کيا ' اس سلسله کي په کڑي ابو عبيده معمر بن مثنى نحوي المتوفي سنه ۲۰۹ " مجاز القران " ہے - سلطان العلماء عز الدين بن عبد السلام المتو سنه ٦۰٦ کي الاشاره الي الايجاز في بعض انواع المجاز " اس فن بهترين تصنيف جسميں نهايت استيعاب کے ساتهه قران کي آ کا استقصا اور اونکے معانى کي تشريح کي گئي ' اسکے بعد علا ابن قيم بن جوزيه کي تصنيف " الايجاز في المجاز ہے - جلا سيوطي المتوفي سنه ۹۱۰ نے سلطان العلماء کي " الاشارة " بنام ' مجاز الفرسان الى مجاز القران " اختصار کيا ہے '

(تشبيه القرآن)

سينکروں معاني اور مطالب ايسے هيں جو عام نظروں سے پوشيد هيں اور جنکي تشريح و توضيح کيليے ايک دفتر درکار هوتا ہے - ليک سب سے آسان ' مختصر اور بهتر صورت اوسکي يه ہے که او بذريعه تشبيه ادا کيا جاے ' يعنى اونکو ايسے معاني و مطالب مماثل و مشابه قرار ديا جاے جو عام طور سے معلوم هيں ' اور نظرو کے سامنے هيں که مخاطب ان ظاهر اور واضح معاني سے بواسط مماثلت و مشابهت اون مخفي ' پيچيده ' اور دير فهم معان و مطالب تک پهونچ جاے -

مذهب چونکه ما وراے ماده سے بحث کرتا ہے اسليے بيش مواقع پر اوسکو تشبيهوں سے کام لينا پڑتا ہے - قرآن مجيد کے تشبيها پر عام کتب بيان اور نيز فن معاني القرآن ' فن اعجاز القران ' اور ف مجاز القران ميں ان پر کامل بحثيں موجود هيں - اور الجمان في تشابيه القرآن لابي القاسم عبد الله بن باقيا البغدادي المتوفي سنه ۴۸۵ اس فن پر ايک مستقل کتاب بهي ہے -

(امثال القرآن)

جو اغراض تشبيه سے متعلق ہے بعينه وهي امثال سے مقصو هيں - انبياے مذاهب اور حکماے اخلاق نے تمام طرق استدلال سے زياده ان امثال سے کام ليا ہے که يه استدلالات منطقي سے زياده موثر او عام فهم هيں ' اس ليے قرآن مجيد ميں بهي نهايت کثرت سے امثال هيں - تفسير کے ضمن ميں مفسرين نے ان امثال کي جو تشريح کي ہے انکے علاوه ابو عبد الرحمان محمد بن حسين سلمي نيساپوري المتوفي سنه ۴۰٦ ' ابو الحسن على بن محمد ماوردي المتوفي سنه ۴۵۰ ' اور شمس الدين ابن القيم المتوفي سنه ۷۵۴ ' نے امثال القرآن " کے نام سے مستقل کتابيں لکهي هيں -

عـالم اسلامی

از اوڈیسہ ا تا تفا: س

اثـر : محمــود بــک رشاد رئيــس محكمه مصــر

بسلسله سیاست روس

روسي قلمرومیں اوڈیسا ایک نہایت خوشنما شہر ھے - در اصل ا ایک چھوٹا سا ترکي گاوں تھا ' اس میں ایک قلعه تھا ' جو قلعه اجي بک کے نام سے مشہور تھا - دیریباس نامي اسپین کا ایک شندہ سنہ ۱۷۶۹ع میں روسي بیڑے میں ملازم ہوا ' اور ترقي کرتے تے امیر البحر کے درجه تک پہنچگیا - یہي شخص ھے ' جس نے اس ں پر قبضه کیا ' اور موجودہ شہر کي داغ بیل ڈالي - یه واقعه تهرائن دوم کے عہد کا ھے -

اسکے بعد یکے بعد دیگر دو فرانسیسي حکومت روس کے ملازم ے - ایک ڈیوک آف ڈاریشیلیو اور دوسرے کونٹ آف دولا نجرون - دونوں شخصوں نے اوڈیسا کے حدود وسیع کیے ' اور اسکي رونق آبادي کو ترقي دي - یہاں کي تجارت برابر ترقي کرتي رھي ' اور ، تو وہ روس کا مرسیلیز ھے -

یہاں سب سے پہلے رومي ' یہودي ' اور بلغاریوں کي ایک ماعت معاش کي تلاش میں آکے آباد ہوئي تھي اور اب تو یہاں ںھا اقوام کے لوگ رھتے ھیں -

اس شہر کا نام ایک قدیم یونان شہر کے نام سے ماخوذ ھے ' جو ، یسوس کہلاتا تھا ' یه شہر اسي طرف کہیں قریب تھا - اس کا ذکر نگ طراودہ کي تاریخ میں آتا ھے - اس شہر کي سڑکوں میں ایک ڑک کا بھي نام دیریباس ھے - جیسے ایک ھائي اسکول بعینه اسي نام . موسوم ھے - اور اس حصه شہر کا نام لانجرون ھے ' جسمیں دریائي مام ھیں -

اوڈیسا میں متعدد مجسمے ھیں ' جنمیں ایک کیتھرائن دوم ر ایک ریشیلیو کا ھے - لب دریا ایک نہایت عمدہ سڑک - ھے ں سڑک کا نام بولفار نیقولا ھے -

شہرمیں بہت سے ہوٹل ھیں ' جن میں سے لنڈن ہوٹل ' یٹ پیٹرسبرگ ہوٹل ' کونٹي نیٹل ہوٹل ' اور برسٹول ہوٹل ل ذکر ھیں - انکے علاوہ بہت سے بنک ' تھیٹر ' عجائب خانے ' وہ خانے ' قبرستان ھیں - اوڈیسا کے سب سے بڑے قہوہ خانے بینا اور فانکونی ھیں - نواح شہر میں حمام ھیں ' جنکے متعلق شہور ھے که وہ صحت کے لیے مفید ھیں -

سب سے پہلے یہاں سنه ۱۸۱۲ ع میں طاعون آیا - قریب تھا تمام شہر ویران ھوجاے - چنانچه اموات کي تعداد ۱۳ ھزار تھي - دول اتحاد ثلاثي کے بیڑوں نے بسلسله جنگ کریمیا اس کا محاصرہ ' اور گولہ باري بھي کی - یہاں کي آبادي روسي ' اطالي ' اور دیوں کا ایک مخلوط مجموعه ھے - یہاں بعض اطالي خاندان ں کے برابر دولتمند ھیں ' جسکي آمدني ۴۰ ملین روبل ھے - قسطنطنیه کي طرف اوڈیسا سے ۸۰ میل کے فاصله پر ایک وٹا سا کوھستاني جزیرہ ھے ' جسے فیڈ ونیسي یعني اژدھوں کا جزیرہ ے ھیں کفاک الله شرھا -

اوڈیسا سے میں کریمیا روانه ہوا جو اعتدال آب و ہوا اور حسن مناظر ـي میں مشہور و معروف ھے - میرا یه سفر روسکي بار اخوت کمپني کے اسٹیمر پر تھا ' جسکے اسٹیمر رومیاں بار اخوت کمپني کے اسٹیمروں سے کہیں زیادہ صاف و خوشنما ھوتے ھیں ' خصوصاً جبکه اعلی درجه کے ھوں - یه اسٹیمر اپنے سینے سے پاني کو ھٹاتا ہوا ھمیں لیکے چلا ' یہاں تک که کریمیا کے پہلے بندرگاہ اوباتوریا میں لنگر انداز ہوا ' جسے تا تاري کوزلاوہ اور روسي کوزسوف کہتے ھیں ' یه پہلے ایک نخاس تھا ' جسمیں غلام اور کنیزیں فروخت ہوا کرتي تھیں -

کریمیا کو سنه ۱۴۷۸ ع میں ترکوں نے تسخیر کیا اور سنه ۱۷۸۳ میں روس نے اسے ترکوں سے لیلیا - یہاں ایک جامع مسجد ھے ' جو سنه ۱۵۵۲ ع میں قسطنطنیه کي جامع ایا صوفیا کے طرز پر بنائي گئي تھي - اسکي آبادي ۲۵ ھزار ھے ' جسمیں روسي ' تا تاري ' اطالي ' یہودي ھیں - یہاں سے ۲ فرست (ایک روسي معیار مسافت ھے جسکي مقدار ۱۰۳۵ میٹر ھے) پر بحیرہ مونیاک میں اور ۱۸ فرست پر بحیرہ ساک میں صحت بخش حمام ھیں - ان حماموں کا موسم ۲۵ مئي سے شروع ھوتا ھے ' اور آخر اگست تک رھتا ھے - اس اثناء میں ھزاروں بیمار نہانے آتے ھیں -

اوباتوریا سے ۶۳ فرست پر سنفیرو پول یعني کریمیا کا جدید دارالسلطنت واقع ھے - یه ایک نہایت عمدہ شہر ھے اسکي آبادي ۶۰ ھزار ھے -

اوباتوریا سے ۵ گھنٹے تک چلنے کے بعد ھمارا اسٹیمر سواسطابول پہنچا - یه ایک بہت بڑا شہر ھے ' جسکي سڑکیں بڑي بڑي اور عمارتیں عظیم الشان ھیں ' روشني برقي ھے - سڑکوں پر ٹریموے چلتي ھے - بندرگاہ میں بحر اسود کا بیڑا رھتا ھے - یہاں روسي محافظ فوج اسقدر ھے که نووارد کو اول وھله میں تو یه معلوم ھوتا ھے که یہاں کے تمام باشندے افسر اور سپاھي ھیں - گو یه ایک تجارتي شہر ھے ' مگر با ایں ھمه اول درجه کا جنگي شہر معلوم ھوتا ھے -

ریلوے لائنوں نے تمام روس سے اسے ملادیا ھے - یہاں ان تمام افسروں کے مجسمے نصب ھیں جنہوں نے جنگ میں کارھاے نمایاں انجام دیے ھیں ' خواہ یه افسر بري ھوں یا بحري - ان مجسموں کے علاوہ جنگ کي یادگاریں بھي ھیں جو بلجیم میں واٹرلو کي یادگاروں کے مشابه ھیں - یہاں کا سب سے زیادہ لطیف مقام مینوسپل باغ ھے ' جو لب دریا واقع ھے - باغ میں روزانه باجا بجتا ھے - افسر اور سپاھي جوق در جوق آتے ھیں ' مگر سپاھیوں کو اندر جانے کي اجازت نہیں -

یہاں کي سڑکوں میں سے ایک مہتم بالشان سڑک کا نام بولغاد ھے - اس سڑک پر ایک بہت بڑا باغ ھے ' جسمیں ایک عظیم الشان گول عمارت ھے - اس گول عمارت کے اندر ایک دائرے میں جنگ کریمیا کے واقعات اور ان ترکي ' فرانسیسي ' انگریزي وغیرہ وغیرہ فوجوں کي تصویریں کندہ ھیں ' جنھوں نے جنگ کریمیا میں حصه لیا تھا - انکے علاوہ سامان مدافعت ' اسلحه ' ذخائر ' سامان استحکامات ' وغیرہ اس باغ میں بکثرت موجود رھتے ھیں -

بندرگاہ کے دہانه سے قریب ایک دوسري سڑک پر ایک نہایت ھي اھم عجائبخانه ھے - یه عجائبخانه محاصرہ سواسطابول اور ان تمام توپوں ' دیگر انواع اسلحه ' نقشوں ' وغیرہ کے ساتھه مخصوص ھے جو اس محاصرہ میں استعمال کیے گئے تھے - سنه ۵۵ - ۱۸۵۴ کے اس محاصرہ نے سواسطابول کو تاریخ میں مشہور کردیا - یه محاصرہ اسقدر شدید تھا که سواسطابول قریباً بالکل برباد ھوگیا تھا - مگر اس ٹھوکر کے بعد وہ فوراً سنبھلا اور بسرعت تمام ترقي کے میدان میں چلنے لگا - اسوقت اسکی آبادي ۵ ھزار ھے ' جسمیں نصارے زیادہ اور تاتاري اور یہودي کم ھیں -

خط کو عربي میں کونسل جنرل اطالیا کے مترجم نے لکھا تھا - وہ خط یہ ھے :

صدیقي !

اس خط کے همراہ آپکے بھائي شیخ احمد کے لیے فرمان پناہ بخشي بھیجتا ھوں ' اور خدا سے دعا کرتا ھوں کہ انکو توفیق خیر دے ' اور وہ بخیر و عافیت وطـن واپس آئیں - یہي فرمان ایک چیز ھے جو آپ نے مجھہ سے لي ھے ' کیونکہ آپکو همیشہ اپنے وطن کے مصالح کي فکر رھتي ھے -

جسطرح آپکے اسلاف مال کو ھیچ سمجھتے تھے اسي طـرح آپ بھي اسکو حقیر سمجھتے ھیں - چنانچہ آپ نے اپني ذات کے لیے ایک حبہ نہیں لیا ' اور اصل یہ ھے کہ مجھے آپ پر جو اسقدر اعتماد ھے وہ آپکي اسي شان استغنا کي وجہ ھے -

لیکن با ایں همہ بد قسمتي سے اخبـاروں نے آپ پر اعتراضـات کیے اور بے اصل بہتان لگائے - مگر میں بخوبي جانتا ھوں کہ شاذ و نادر ھي ایسے لوگ ھونگے جو آپکي طرح یہ دعوی کرسکیں کہ اپنے وطـن کے فوائـد کے سوا نـہ کسي شے کا ارادہ کیا اور نہ کوئي شے چاھي - والسلام -

۱۶ جولائي } کونت اسفورس

میں سچ کہتا ھوں کہ اگر مجھے معلوم ھوتا کہ ایک درھم بھي اس ھاتھہ نے لیا ھے ' یا اس زبان نے مانگا ھے ' یا اس قلم نے ایک حرف بھي لکھا ھے - تو میں اسکو آگ کي قینچي سے کاٹ دیتا ' بیشک میرے پاس اطالي سکے اور نوٹ تھے - یہ بـڑے بـڑے معرکوں کي غنیمت تھي ' جـو همارے مجاھدین کو ان مقتـول و مجروح افسروں اور سپاھیوں کي جیبوں میں ملے تھے ' جو میدان جنـگ میں پڑے رھجاتے تھے - انکو هم نے فرانسیسي سکوں سے بدل لیا تھا ' کیونکہ هم نے یہ طے کیا تھا کہ جب تـک هم نئے سکے نہ ڈھالیں گے اسوقت تک هم فرانسیسي سکے استعمال کرینگے -

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ھیں کہ دولت عثمانیہ نے هماري مالي مدد کي ' اسکے علاوہ ھندوستان ' شام ' مصر ' اور تونس میں ایسي جماعتیں ھیں جو برابر هماري مالي مدد کرتي رھتي ھیں -

اسلیے آغاز جنـگ سے لیکے انتہاء جنـگ تـک مجھے جسقدر روپیہ بمد اعانت موصول ھوا ھے اسکي ایک فہرست دیکے اس وھم کے چھرے سے نقاب اٹھاتا ھوں -

اسم معطي	جسقدر رقم کہ موصول ھوئي بحساب فرانسیسي پونڈ
یورپ سے ایک شخص نے	۱۲۰۰
مشرق سے ایک شخص نے	۸۹۰
مغرب سے ایک شخص نے (مع اپنے رفقاء کے)	۲۰۰
یورپ سے ایک اور شخص نے	۴۲۰
اھل مغرب کي ایک متفرق جماعت نے	۲۷
مغرب سے دو شخصوں نے	۱۲

یہ چندے جن لوگوں نے مجھے لاکے دیے تھے - میں نے انھیں اپنے ھاتھہ سے لکھکے رسیدیں دیں ' اور اپني حکومت کے خزانچي کو یہ رقمیں دیدیں ' جو کوہ یغرن کي مجلس انتظامي کي معرفت صرف ھوئیں - میرے تونس آنے کے بعد جو چندے آئے وہ میں نے ان ملازموں اور سرداروں میں تقسیم کردیے ' جو میرے همراہ تونس آئے تھے - ان لوگوں سے میں نے انکي دستخطي رسیدیں لیلیں ھیں جو اسوقت تـک میرے پاس محفوظ ھیں -

جو شخص میري اس تحریر کو غور سے پڑھیگا اور جنـ[گ] اور حکومت کے معاملات سے واقف ھوگا تو اسے یقین ھوجائ[ے] مجھے جسقدر روپیہ بطریق اعانت ملا تھا یعني (۲۷۷۷ فرانسیسیہ) وہ ایک مہینہ تـک ان بارکش اونٹوں کے کرایہ کے بھي کافي نہ تھا جو مجاھدین کا سامان لاتے لیجاتے تھے ' اور اس میں نے ضرور اپنے پاس سے ایک رقم کثیر صرف کي ھے جس[کي] مقدار میرے علاوہ اور کسي کو معلوم نہیں -

اگر ضرورت نہ ھوتي تو اپنے خدمات کا ذکر نہ کرتا کیونکہ [میں] نے جو کچھہ کیا ھے وہ وطن و مذھب کي راہ میں کیا ھے ' اس[لیے] اس کا کسي پر احسان نہیں - لیکن اب جو ذکر آگیا ھے تو ا[س] تقریب سے میں بلا فخر کہتا ھوں کہ میں ھي وہ شخص ھ[وں] جس نے اپني جان ' مال ' زبان ' اور قلم سے اپني اور اپنے همو[طنوں] کي پیشانیوں سے داغ ننگ کے مٹانے کي آخر وقت تـک کوشش [کي] اور سوائے ان لوگوں کے جنکا میں نے ذکر کیا ھے اور جنکے احـ[سان] کو میں بھي نہیں بھول سکتا ' اور کسي غیر کے منت کش نہ ھوے -

میں نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کے علاوہ مشرق و مغرب م[یں] ایک شخص بھي یہ دعوی کرسکتا ھے کہ اس نے همیں ایک د[رھم] بھي دیا یا خود حکومت عثمانیہ یہ کہکے کہ اس نے هماري اعا[نت] کي ' بلکہ حکومت عثمانیہ نے تو هماري یہ مدد کي کہ جو کچ[ھہ] سامان جنگ موجود تھا وہ بھي منگوا لیا - اب میں مع اپنے خاند[ان] کے تونس آگیا ھوں اور مصر و آستانہ جارھا ھوں - اگر کسي شخـ[ص] کو یہ دعوی ھو کہ اس نے براہ راست یا کسي وساطت سے مـ[جھے] روپیہ بھیجا اور وہ مجھے پہنچ بھي گیا تو میں اسے اجازت دیتا ھ[وں] کہ وہ مجھہ سے اس رقم کا مطالبہ کرے -

مجھے یقین ھے کہ میں ان شہروں میں آؤنـگا اور انشاء ا[للہ] کسي سے شرمساري کے بغیر واپس جاونگا ' کیونکہ تونس آنے [کے] بعد میرے پاس جسقدر چندہ آئے تھے وہ سب میں نے یہ کہکے چن[دہ] والوں کو واپس کردیے کہ مجھے اب ایسي جنگ کے دوبارہ جار[ي] ھونے کي امید نہیں جس سے اھل ملـک کو ذرا بھي فایدہ ھ[و] اسلیے ان چندوں کو لے لینا بے وجہ ھے - اس پر بہت سے لوگ[وں] نے مجھے خطوط لکھے جس میں اس دیانت و استقامت کـ[ي] داد دي -

اگر جنگ سے مقصد اصلي حاصل نہیں ھو اور همیں وط[ن] عزیز بالا دست قوت کے حوالہ کرنا پڑا تو میري نزدیک اسمیـ[ں] کوئي عیب نہیں - اسلیے کہ الحرب سجال اور هم تو هم ' هم [سے] زیادہ بڑے لوگوں نے دشمن کي قوت کے آگے ھتیار ڈالدیتے ھیں اور غیب کا علم تو اللہ ھي کو ھے -

تعلیم نسـوان کے متعلـق

ھندوستان کے مشہور و معروف عالم دین حضرات مولانا محـ[مد] اشرف علي صاحب کا نہایت مدلل و مفصل مضمون جو بارہ صفـ[حوں] پر طبع ھوا ھے - صرف دو پیسے کا ٹـکٹ بھیجنے پر اُس کے دو نسـ[خے] روانہ ھوسکتے ھیں -

فقیر اصغر حسین عفي عنہ

دفتر رسالہ القـاسم - مـدرسہ اسلامیـہ دیو بنـد

شئون عثمانیه

باطوم کي هوا معتدل هے مگر یہاں کے پاني میں صابون بتري شکل سے حل هوتا هے - یہاں سویڈن کا مشہور انعام یاب بو بیل کے بن گیس کے کارخانہ هیں - یہیں جان باکو سے متّي کا تیل آتا هے - ني مسافت بہت طویـل هے اور ۲۴ گھنتے میں اکسپریس کے یعہ سے طے هوتي هے - باطوم کے گیس کے مشہور کارخانوں میں شہور روتشیلڈ اور ماتنا شیف کے کارخـانے هیں - ریل میں باطوم ے افرست پر شکوی کے مشہور چاے کے کھیت هیں - باشندوں ب تعداد ۳۷ هــزار هے - یہاں کي آبادي روس ' گــرج ' ارمن ' رکس ' اور ترکوں کا ایک مخلوط مجموعہ هے - یہاں کے بہترین رٹل مشرق ' خوشنما منظر ' فرانس ' اور امپیریل هیں -

میں باطوم سے اندرون قوقاز ' قوطایس ' بورجوم اور با کوریاني ! - یہ شہر اگرچــہ چھوتے هیں مگر اپنے راستوں کے پہاڑوں پہاڑوں ، سبزہ زار ' نہرهاے رواں ' اور تالابوں کے لحاظ سے قابل دید هیں - طایس میں نہرهانو کے علاوہ اور کوئي شے قابل ذکر نہیں هے - نوں کے پاني کے گرنے کي آواز دور سے سنائي دیتي هے -

جورجوم معدني چشموں کا ایک شہر هے - اسمیں ایک تیزرو ر شدید الصوت نہر هے ' ایک اور نہر هے ' جو اس سے بتري هے - حل ابون کے باب میں اسکا معمولي پاني باطوم کے پاني کے طرح هے -

خور با کوریاني تو اس قابل نہیں کہ کوئي اس میں دن ر یا چند گھنتوں کے لیے بھي تھیرے - البتہ بورجوم سے اسکا راستہ یت خوش سواد مقامات سے گیا هے - بورجوم سے ایک نہایت وش منظر راستہ اباستومان کوگیا هے - اس راستہ میں سفر موترکار پر هوتا هے - یہ ابا ستومان وهي شہر هے جو اپنے اعتدال هوا اور حسن مناظر کے لحاظ سے مشہور هے -

بورجوم سے قوقاز کے دارالسلطنت تغلیس ریل پر آیا - تغلیس باطوم اور باکو یا بحر اسود اور بحر خزا کے وسط میں واقع هے - سطح آب سے اسکي بلندي ۳۰۰ میتر هے -

جـــزائـــر ایجین

بالاخر انگلستان نے نصرانیت کے لیے اسلام سوز جذبات کے سلسلہ میں اس حلقہ کا بھي اضافہ کردیا ' جس کا مزاج سناشوں کو خوف تھا -

ڈاوننگ استریت کے کارکنان قضاء و قدر نے جزائر ایجین کا فیصلہ صادر کردیا جو آپ گذشتہ نمبر کے الاسبوع میں پڑھچکے هیں -

لیکن کیا اسقدر کافي هے ؟ لیکن ظلم هوگا اگر ان جزائر کے حق میں همارے وقت کے صرف چند ثانیے ' همارے جرائد کي چند سطریں ' اور همارے ماتمگساري و حسرت سنجي کے دفتر بے پایاں میں سے صرف ایک لفظ " افسوس " هو -

یہ صحیح هے کہ هم اس کرہ زمین کے ایسے تکڑے کھوچکے هیں جنکے آگے ان جزائر کي کوئي حیثیت نہیں ' اور یہ بھي صحیح هے کہ اسوقت همارے پیشاني پر شکن تـک نہیں پتري تھي ' لیکن اگر اسوقت هماري پیشاني شکن آلود تـک نہیں هوئي تھي تو اسوقت همارے گالوں بلکہ دامنوں کو خونین آنسوں سے لالہ گوں هونا چاهیے -

ایک زمانے میں زید کا کیسہ جواهر سے پر رهتا تھا - اسوقت اگر ایک لعل بدخشاني بھي گرجاتا تھا تو اسے احساس تـک نہیں هوتا تھا ' مگر اب کہ اس جواهر سے پر رهنے والے کیسے هیں چند پیسے رهتے هیں ' کیا اب اسکي وهي حالت رهیگي ؟ یقین مانیے کہ اگر اب اس کیسے سے ایک پیسہ گریگا تو اسکي آنکھوں سے آنسوں کي جھتري لگجائیگي -

اس آشکباري سے آپ اسکے ظرف کو الزام نہ دیجیے کہ وہ بیچارہ صرف ایک پیسے کو نہیں روتا بلکہ اسکو روتا هے کہ میں کیا سے کیا هوگیا -

یہي حالت هماري هے ' بلکہ اس سے زیادہ درد ناک - هماري جیب خالي هے ' مگر با ایں همہ جو کچھہ اسمیں هے وہ بھي اسقدر قیمتي ایک عالم اسکو للچائي هوئي نظـروں سے دیکھہ رها هے - پس اگر اسوقت هماري جیب سے کچھہ گرتا هے تو کیونکر هوسکتا هے کہ زبانیں خاموش اور آنکھیں خشک رهیں -

انگلستان کي تجویز میں صرف جزائر هي دولت عثمانیہ کے هاتھہ سے نہیں نکلے کہ گو کالاے عزیز جاتا هي مگر غم دزد سے تو نجات ملتي هے ' بلکہ یا تو اس کو ایسے مصارف برداشت کرنا پڑتے هیں جنکي وہ اسوقت متحمل نہیں هوسکتي یا اسے اپنے پس ماندہ سرمایہ حیات کو بھي وقف غــارت و تاراج سمجھنــا پڑتا هے ' اور افسوس کہ دونوں صورتیں جانکاہ و روح فرسا هیں !

اس اجمــال کي تفصیل یہ هے کہ جنگي حیثیت سے جزائـــر ایجین کي تین قسمیں هیں :

(۱) جو دهانہ درہ دانیال پر واقع هیں ' جیسے ایمروز ' Imbros بوزجہ اطہ Tenedos لمني Lemnos سمادیر Samothrace

یہاں چند هوتّل بهي هیں جنمیں سے مشهور ترین کیست هوتّل جو ساحل پر واقع ہے ' اور جران هوتّل ہے - ۱۰ کیلومتّر کے فاصله پر خانقاہ مارجرجس ہے ' جسکو بنے هوے اسوقت ایک هزار سال هوے - اس خانقاہ کا موقع نہایت هي عمدہ و خوشنما ہے -

ریل میں جانے والے کے لیے سوا سطابول سے کریمیا کے قدیم دار السلطنت باغچه سراے تک ۴۳ کیلومیتّر هیں - باغچه سراے ایک چهوتّا سا شہر ہے - یہاں عہد قدیم کي چند جامع مسجدیں اور باغ تو هیں' مگر جدید ترقي کے آثار ذرا بهي نہیں - نه عمده سڑکیں هیں نه ٹریموے' نه برقي روشني' نه قابل لحاظ هوتّل -

ابهي تک خانات تا تار کا قصر موجود ہے' جو سترهویں صدي میں بنایا گیا تها -

یہاں کي جامع مسجد کے دروازہ پر یه عبارت کندہ ہے :

" سلامت کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان سنه ۱۱۵۵ "

وسط قصر میں ایک فوارہ ہے' جس پر یه عبارت لکهی هوئي ہے :

" قیلان کراے خاں ابن الحاج سلیم کراے خاں غفر الله لهما و لوالدیهما سنه ۱۱۶۲ ع "

اس عبارت کے بعد یه آیت ہے : " سقاهم ربهم شراباً طهوراً " - ان عبارتوں کے علاوہ گلاب کے دو درختوں اور تین قسم کے میوں کي تصویریں بني هوئي هیں -

وسط قصر میں ایک اور فوارہ ہے جس پر یه آیت لکهي هوئي ہے " عیناً فیها تسمي سلسبیلاً " اوپر کي منزل میں ایک بڑا کمرہ ہے' جسکي دیواروں پر ایک فارسي قصیدہ لکها هوا ہے - قصیدہ کے علاوہ مختلف قسم کے پهلوں کي پلیٹوں کي تصویریں بني هوئي هیں - یه هال اس قصر کا سب سے زیادہ خوشنما حصه ہے -

نیچے کي منزل میں ایک هال ہے جسکي چهت دستکاري کا جمیل ترین نمونه ہے - اسکے دروزاہ پر یه عبارت کندہ ہے -

" در وا زہ دیوان سلامت کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خاں سنه ۱۱۵۶ " اس قصر میں ایک باب السلسبیل ہے جس پر یه لکها ہے : ان گهروں کے مالک سلطان اعظم اکرم منکلي کراے خاں ... الخ -

قصر کے اندر اور باهر باغ هیں - یہي باهر کا باغ آجکل میونسپل کا باغ ہے' جہاں لوگ سیر و تفریح کے لیے آتے هیں - یہاں جامع سلطاني بهي ہے - مئي میں جبکه میں یہاں تها تو عشا کي اذان ساڑهے نو بجے دیجاتي تهي -

باغچه سراے میں اسماعیل عصبر نسکي کا ایک اخبار ترکي زبان میں شائع هوتا ہے' جسکا نام ترجمان ہے - ایک لڑکیوں کا مدرسه بهي ہے - جسے انکي بیوي چلاتي هیں - اس مدرسه میں لڑکیوں کو ترکي ' روسي ' عربي ' (ابتدائي پیمانه پر) عقائد اسلامي ' حساب ' جغرافیه ' علم الصحة ' خانه داري ' دستکاري سکهائي جاتي ہے - بعض لڑکیاں قران شریف حفظ کرتی هیں -

باغچه سراے کي آبادي ۱۸ هزار ہے جسمیں ۱۴ هزار تا تاري' ۳ هزار نصاري اور ایک هزار یہودي هیں -

سواسطابول سے یالطه تک تین راستے هیں - دریا ' موتّرکار' اور ریل - پہلا راسته عمدہ ہے - مسافر کو کریمیا کے ساحل پر سے رنگا رنگ پہاڑیوں کے دلفریب منظر دکهلائي دیتے هیں' مگر دوسرا راسته اس سے عمدہ ہے' خصوصاً ابتداء باب بایدار سے که یہاں سے تو پاکیزہ منظر پہاڑ اور درخت هي درخت نظر آتے هیں - تیسرے راسته میں کوئي امر قابل ذکر نہیں -

کریمیا کے حمام والے شہروں میں یالطه خوشنما ترین شہر ہے' اسکي هوا گرمیوں میں نہایت معتدل اور امراض صدر کے لیے بیحد مفید ہے - اسي لیے اسے " نیس روس " کہتے هیں - عمارتیں اور راستے بالکل نئے طرز کے هیں - ایک میونیسپل باغ ہے' اس باغ میں روزانه باجا بجتا ہے - یہاں کے مشهور هوتّل ر... فلا ایلن اور میرینو هیں - آبادي ۳۵ هزار ہے' زیادہ تر نصاری اور کمتر مسلمان اور یہودي - یالطه کے نواح میں لیفیڈیي' ... زار روس موسم گرما میں بسر کرتے هیں' الوپکا ' اور یانـدا ... نہایت خوش سواد مقامات هیں -

یالطه سے میں باطوم آیا - راسته میں استیمر بہت سي سرحدوں سے گذرا' جن میں اهم یثو دوذیي اور کریمیا کا آخري بندرگاہ کیر... ہے - اسے ابنـاے کیرش میں آکے بحـر ازدف اور بحر اسود دو... ملتے هیں -

غرض ساحل کریمیا باتوریا سے شروع هوتا ہے' اور کیرش ... آکے ختم هوتا ہے' اسمیں سے بعض حصه تو میدان ہے اور بعض حصه کوهستاني ہے - کوهستاني مناظر بیحد دلفریب هیں -

کوہ قاف کا ساحل اناپا سے شروع هوتا ہے' اور باطوم میں ... هوتا ہے - تمام ساحل میں جهاڑیاں' درخت اور انتها درجه خوشنما پہاڑ هي پہاڑ هیں - اسکي اهم سرحدیں نوفور' سیسک ' (ایک بڑا شہر ہے) اور باجري هیں - یه تمام مقامات سبز و شادابي میں غرق اور موسم گرما کي بهترین و جمیل ترین قیامگا هیں هیں -

۱۵ - فرست کے فاصله پر کوہ اتوس واقع ہے - یہاں ایک خانقاہ ہے' جو پرانے کوہ اتوس کے راهبوں نے بنائي تهي -

سر خوم قلمرو اباظا کا دار السلطنت ہے' یه بهي میوں اور پهولوں سے پٹا پڑا ہے - اسکي هوا غایت درجه عمدہ ہے - یہاں سے صد... تمباکو بهیجا جاتا ہے - اسکے نواح میں پرانے شہروں' هیکلوں' محلوں' قلعوں' اور گڑهیوں کے بکثرت کهنڈر ملتے هیں - آبادي ۲۰ هزار ہے - خود قلمرو اباظا کي آبادي نصف ملین ہے - تین ربع مسلمان اور باقي ارتهوڈکس عیسائي هیں - یہاں کے اکثر مسلمان باشندے هجرت کرکے ترکي آگئے هیں - اب کوہ قاف میں صرف ۳۰ هزار مسلمان هیں جنمیں سے ۸ هزار سر خوم میں هیں اور باقي بحر اسود کے ساحل پر نوفور از سیسک وغیرہ میں پهیلے هوے هیں - انکے قبائل " اونج " کہلاتے هیں -

جهاز پر ایک سیاح کو جاجبري سے لیکے باطوم تک ساحل قوقاز میں سرسبز و شاداب پہاڑ اور انکي ۲۰۰ میتّر بلند اور برف پوش چوتّیاں نظر آتي هیں - یالطه سے تین دن تک چلتے رهنے کے بعد استیمر باطوم پہنچا ' جو بحر اسود میں روس کا آخري بندرگاہ ہے - باطوم اور اوڈیسا میں ۵۶۳ میل کا فاصله ہے -

باطوم جسطرح که ایک تجارتي شہر ہے اسي طرح ایک جنگي شہر بهي ہے -

روس نے اسکے حدود وسیع کیے هیں - نئي سڑکیں نکالي گئي هیں تمام شہر میں برقي روشني هوتي ہے - ساحل پر بالکل نئے طرز کا ایک میونسپل باغ ہے' جسکي تمام سڑکیں بالکل سیدهي هیں - باغ میں روزانه باجا بجتا ہے -

باطوم میں اس میونیسپل باغ کے علاوہ ترکوں کے زمانے کا ایک اور نہایت لطیف باغ ہے' جو ایک چهوتّے بحیرے کے ساحل پر واقع ہے - یه باغ اب الیگزندر پارک کہلا تا ہے -

ـرف ایک شے یعنی قوت ھے ' جسوقت وہ جلوہ فرما ھوتي ھے تو ـورپ اسکے چہرہ پر عدل کا نقاب ڈالکے اسکے سامنے سر بسجود ھوجاتا ھے - ـس جبکہ اس قوت کي دیوي نے ھم سے اپنا رشتہ توڑ کے یورپ ـ باندھا ھے تو پھر کون ھے جو یہ شرائط پورے کرائیگا ؟

" مسلمانوں کے حقوق کا لحاظ رکھا جاے " یہ کوئي نیا دام ـریب نہیں - یہ تو وھي فقرہ ھے جو ھمیشہ یورپ نے کسي ملک ـو ھـلال کي قلمرو سے نکالکے صلیب کی بادشاھي میں داخل ـرتے وقت کیا ھے - پھر کیا اس کرہ ارض کي وسیع آبادي میں ـسکي ایک عملي مثال بھي پیش کیجاسکتي ھے ؟ کیا اس وسیع ـالم نصرانیت میں ایک شخص بھي اس باب میں مرد عہد ـونے کے ساتھہ مرد ایفاء ھونے کا بھي وعدہ کرسکتا ھے ؟

افریقہ ' یورپ ' اور ایشیا ' جاو وھاں کے اسلام سے چھنے ممالک ـیں پھرو اور سنو کہ وھاں کا ایک ایک ذرہ کیا کہرھا ھے -

" جنگي مرکز نہ بنائے جائیں " مگر اس کا ذمہ کون لیتا ھے ؟ ـگلستان ' جس نے اپنے سامنے کریٹ سے بین القومي علم اتروا ـے یوناني علم نصب کـرایا ! کیا اگر یونان جنـگي مـرکز بنائیـگا ـو انـگلستان اسے منع کریـگا ؟ اسیطرح جسطرح کہ اس نے ـرانسیسیوں کو عربوں پر ظلم کـرنے سے منع کیا تھا یعني اپنے جہاز ـجبل طارق سے فرانسیسیوں کي مدد کے لیے بھیجے تھے ؟

پھر یہ مانا کہ یونان نے ان جزائر میں مستقل جنـگي مرکز نہ ـنائے' لیکن اگر خود اس نے چھیتر کے اعلان جنگ کیا اور گو بعض حصہ ـسنے نہ فتح کیا ھو' مگر واقعہ ادرنہ کي طرح انـگلستان نے کہا کہ یہ ـونان کے مطـلوبہ ملـک اسے دیـدیے جائیں ورنـہ ان جزائر میں ـنگامي مرکز بناکے درہ دانیال اور تمام ایشیائي ترکي پر حـملہ کردیگا ـو ھم کیا کرینگے ؟

اصل یہ ھے کہ انگلستان نے اس طرح دولت عثمانیہ کے سر پر ـشمن کو کھڑا کردیا ھے کہ وہ کبھی اسکے خیال سے اختلاف کي جرات ـہیں کرسکتي' ورنہ اسکا لازمي نتیجہ ایشیائي ترکي پر حملہ ھوگا -

یہ ھے دولت عثمانیہ کے مصالح کا لحاظ' جسکا وعـدہ مسئـلہ جزائر کو موتمرالسفراء کے ھاتھہ میں دیتے وقت کیا گیا تھا -

انگلستان نے یہ جزائر یونان کو اسلیے دلوائے ھیں کہ یونانیوں کے قدیم وطن ھیں' اور بقاعدہ " وطن اھل وطن کے لیے ھے " وھي سکے مستحق ھیں - پھـر یہاں کي آبادي ایـک ایسي حکومت چاھتي ھے جو مہربان و عادل ھو' ان میں تعلیم پھیلائے ' شہروں ـو آباد و اراستہ کرے' تجارت و صنعت کو ترقي دے' اور ملک میں ـمن و اطمینان کي زندگي پیدا کرے' اور ترک یہ نہیں کرسکتے - لیکن غور سے دیکھیے تو ان دونوں دلیلوں میں ایک دلیل بھي صحیح نہیں -

" وطن اھـل وطن کے لیے ھے " اس قاعـدہ کا صور اسـوقت بیشک بہت بلند آھنگي سے پھونکا جاتا ھے ' جب کسي ایسے ملک کا سوال درپیش ھو جسکے باشندے نصراني ھوں اور وہ کسي اسلامي حکومت کے ماتحت ھوں - لیکن صورت حال یہ نہ ھو تو پھر یہ اصول طـاق فـراموشي میں رکھدیا جاتا ھے - مثـال کے لیے زیادہ تفحص و تلاش کي ضرورت نہیں البانیا ابھي آج کا واقعہ ھے -

پھر ان جزائر میں صرف یوناني ھي آباد نہیں' بلـکہ یہودي ' مسلمان بلغاري وغیرہ بھي رھتے ھیں - خصوصاً مسلمان کہ ان کي ایک کثیر تعداد صدیوں سے یہیں رھتي ھے - ایسي حالت میں یہ جـزائر یونان سے کیوں ملحق کیے گئے حالانـکہ اپیرس اور سالونیکا میں یونانیوں نے اپنے مختلف الجنس اخوان مـذھب کے ساتھہ جو سلوک کیا ھے وہ اس امـر کا ایک قاطع و مسکت ثبوت ھے کہ یوناني سخت متعصب و خونخوار قوم ھے' اور کسي طرح بھي اس قابل نہیں کہ دوسري قومیں اور خصوصاً وہ جو اس سے مذھباً بھي مختلف ھوں اسکے رحم کے حوالے کي جائیں -

اگر درحقیقت مقصود ان جزائر کي اصلاح و ترقي تھي تو پھر کیوں نہ انکو ساموس کي طرح خود مختار کردیا گیا ' کیونـکہ یقیناً بحالت خود مختاري وہ اس سے زیادہ ترقي کر سکتے تھے جتني کہ اب وہ یونانیوں کے ماتحت رھکے کر سکینگے -

لیکن یـہ تمام باتیں تو اسوقت ھوتیں جب کہ یورپ کے طرز عمل کا معیار حق و عدل ھوتا یہاں تو بقول مشہور کاتب سیاسي مسٹر لویسین و لف " یورپ نے بلقاني مدبر کي حیثیت سے اپنے طرز عمل کے لیے جس معیار وحید کو شروع سے آخر تک تسلیم کیا ھے وہ خود غرضي اور سختي ھے "

آخري نقطہ بحث یہ ھے کہ انگلستان نے ایشیائي ترکي کو کیوں خطرہ میں ڈالا ' حالانکہ اسکا تو یہ دعوي ھے کہ ایشیاء میں ایک ' مستحکم ترکي کا وجود اسکے ایشیائي مصالح کے لیے ناگزیر ھے ؟

اس کا جواب انگلستان کے دھاء سیاسي اور آیندہ مقاصد کي ایک سبق آموز و بصیرت بخش داستان ھے -

جو لوگ دولت عثمانیہ کي موجودہ تاریخ سے واقف ھیں وہ جانتے ھیں کہ کاروان اسـلام کا یہ آخرین نقش یا محض اسلیے اب تـک باقي ھے کہ دول یورپ میں شدید رقابت و منافست ھے - اگر یہ رقابت نہ ھوتي تو وہ مسائل طے ھوگئے ھوتے جو ھنوز نا طے شدہ ھیں ' اور جو واقعات اسوقت پیش آے ھیں یہ بلکہ اس سے سخت تر آج سے پہلے پیش آچکے ھوتے - وہ شخص نصرانیت کا سب سے بڑا فرزند ھوگا ' جو دول کي اِس رقابت کو دور یا کم از کم اس حد تک کم کردیـگا کہ وہ آخذ و اعطا کے اُصول پر اِس اسکیم کي تـکمیل کے لیے متحد ھوسکیں جس کا آغاز اندلس میں ھوا تھا -

سر ایڈ ورڈ گرے جب سے وزیر خارجہ ھوے ھیں انکي تمامتر کوشش یہ ھے کہ کسیطرح یہ رقابت کم ھو ' اور دول یورپ متحد ھوکے کام کر سکیں - ھم باب عالي کے نام دول کي یاد داشت اور بلقان کي جنگ ثاني کے علی الرغم کہتے ھیں کہ سر ایڈ ورڈ گرے اپني ان کوششوں میں نا کام نہیں رھے -

جدید یورپ کي تاریخ حیات میں یہ پہلا واقعہ ھے کہ اس نے ازمنہ متوسطہ کی طرح اسلام کے مقابلہ میں متحد ھوکے کام کیا - پہلي کوشش کے بہمہ وجوہ مکمل ھونے کي توقع ایک غلط توقع ھے' اسلیے اگر اس اتحاد میں جا بجا اختلاف کے رخـنے نظر آتے ھیں ' تو اسکو نا کامي سے تعبیر کرنا صحیح نہیں - یہ یاد رکھنا چاھیے کہ دفعۃً چار ریاستوں کا اعلان جنـگ ' دول یورپ کا اعلان نا طرفداري ' اسکے بعد فیصلہ بقاء حالت کے ساتھہ ' اسکي تنسیخ ' عدم سقوط کے باوجود تسلیم ادرنہ پر اصرار ' وغیرہ وغیرہ یہ تمام واقعات اسطرح پیش نہ آتے اگر سر ایڈورڈ گرے کي سرگرم کوششوں نے یورپ کے اتحاد سیاسي کا درس اولین نہ دیدیا ھوتا - سچ یہ ھے کہ انـگلستان اس فخر میں منفرد ھے کہ اسکے ایک فرزند نے یورپ کو اسدرجہ مخمور کرلیا کہ اسکے اشارے پر سب نے علانیہ صداقت و انصاف کو ٹھکرادیا -

بیشک انگلستان کے ایشیائي مصالح کے لیے ایشیامیں ایک مضبوط ترکي کا وجود نا گزیر ھے ' مگر صرف اسوقت تک جب تک کہ یورپ سبق آموز اتحاد في العمل اور انـگلستان کا پاے اثر راسخ نہیں ھوا ھے - کیونکہ اسکا مابہ الامتیاز حزم و تحوط ابھي اپنے اثر کے استحکام کو نا کافي اور یورپ کو خام کار سمجھتا ھے - ایشیائي ترکي کے استحکام کے لیے اسکے بحري دروازوں پر یوناني متعین کردیے گئے ھیں - سر ایڈ ورڈ گرے کے حلقۂ تعلیم میں درس اتحاد جاري ھے ' اور استحکام نفوذ و اثر کے لیے کوششیں ھو رھي ھیں - جب یہ دونوں سلسلے پورے ھوجائینگے تو وقت آئیگا جسکے دیکھنے کے لیے خدا کرے اس سرزمین پر کوئي مسلمان نہ رھے - انہ لقول فصل ' وما ھو بالھزل ' انھم یکیدون کیداً لیطفئو نوراللہ ' واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون -

(۲) جو خليج ازمير پر واقع هيں ان ميں مدلي Mytilene اور ساقز Chias سب سے زيادہ اهم هيں -

(۳) جو انطوليا كے ساحل جنوب و مغرب كے طول ميں واقع هيں - انهي ميں وہ بارہ جزيرے هيں جن پر اطاليا قابض هے -

اب ذرا آپ جزائر ايجين كے نقشے كو سامنے ركهيے - ديكهيے ! گيلي پولي كے روبرو ايک جزيرہ هے - يهي سمادير هے - آپ ديكهتے هيں كه يهاں سے گيلي پولي پر اور پهر گيلي پولي سے براہ خشكي قسطنطنيه پر كسقدر آساني سے حمله هو سكتا هے - سمادير كے بعد امبروز هے - يه جزيرہ اس طرح واقع هے كه سمادير اور گيلي پولي كو ملاكے ايک مثلث شكل پيدا هوتي هے - يهاں سے بهي گيلي پولي اور قسطنطنيه پر بسهولت حمله هوسكتا هے - امبروز كے بعد درہ دانيال هے - درہ دانيال كے دهانے پر يوزجه اطه اور لمني واقع هيں - يه ظاهر هے كه لمني سے براہ راست درہ دانيال پر اور بواسطه يوزجه اطه اور پر پوري طرح حمله هو سكتا هے - ان دونوں كے بعد مدلي كا نمبر هے' جو ايشياء كوچک كي سرحد سے نهايت هي قريب هے - اور اس پر حمله كا بهترين و قريب ترين راسته هے - اسكے بعد ساقز هے - ساقز خليج ازمير پر واقع هے ' اور ازمير ميں آنے كے ليے صرف اس خليج كو عبور كرنا هے - ازمير كے بعد ساموس هے - مگر يه خود مختار هے - اسكے بعد نكيريا هے - نكيريا سے براہ راست يا براہ ساموس ائدين پر حمله هوسكتا هے ' و هلم جراً -

اس تفصيل سے آپ كو معلوم هو گيا هوگا كه دونوں اول الذكر قسم كے جزيروں پر سے قسطنطنيه يا ايشياء كوچک پر بے تكلف حمله هوسكتا هے -

ان جزائر ميں سے سمادير' لمني ' مدلي ' ساقز' نكيريا ' وغيره يونان كے قبضه ميں هيں ' اور امبروز اور يوزجه اطه دولت عثمانيه كے قبضه ميں -

اب ديكهنا يه هے كه انگلستان نے كيا كيا هے ؟

انگلستان كي تجويز كا جو خلاصه ريوٹر ايجنسي نے بهيجا هے وہ يه هے كه باستثناء امبروز ' و يوزجه اطه ' اور تمام جزائر يونان كو دلوائے گئے هيں - يعني بالفاظ ديگر وہ جزائر جنكو يونان اپنے پرشوكت و قوت بيڑے كے باوجود نهيں ليسكا تها وہ تو دولت عثمانيه كے پاس رهنے ديے گئے ' مگر جن جزائر ميں كه يونان كي فوج اتر آئي تهي وہ اسي كے پاس رهنے ديے گئے -

كيا اگر يه فيصله خود يونان كے هاتهه ميں ديا جاتا تو وہ اپنے حق ميں اس سے زيادہ مفيد كوئي فيصله كرتا ؟

* * *

هماري قومي خصوصيت تو يه تهي كه المومن لا يلدغ من حجر واحد مرتين يعني مسلمان كي شان يه هے كه وہ ايک سوراخ سے دو بار نهيں ڈسا جاتا - مگر بد قسمتي سے آج هماري حالت اسدرجه متغير هوگئي هے كه اب هماري قومي خصوصيت يه هے المومن يلدغ من حجر واحد الف مرة يعني مسلمان وہ هے جو هزار بار ايک هي سوراخ ميں ڈسا جائے ! چنانچه آغاز جنگ ميں هم جسكے فريب ميں آئے تهے انجام جنگ ميں بهي هم اسي كے فريب ميں آئے اور اسكا خميازہ كهينچا ! !

اعلان جنگ سے پهلے رياستهاے بلقان سرحدوں پر فوجيں جمع كر رهي تهيں - دولت عثمانيه نے بهي مقدونيه ميں فوج جمع كي اور نمايشي جنگ شروع كرائي ' مگر سفير انگلستان نے آكے همين يقين دلايا كه اس وقت تک تم پر حمله نهيں كيا جائيگا جب تک تمهاري طرف سے تحريک نه هوگي - فوج كو فوراً منتشر كردو - ورنه اسكے معني يه هونگے كه تم جنگ كا ارادہ ركهتے هو' اور يه امر حمله كے ليے محرک هوسكيگا -

هم نے اپني سادہ لوحي سے اعتماد كيا حالانكه قران حكيم نے همين بتا ديا تها بعضهم اولياء بعض ' پس اس اعتماد كا نتيجه جو كچھ نے بهگتا - هماري فوجوں كے منتشر هوتے هي هر چهار طرف سے حمله هوا جنهوں نے اطمينان دلايا وہ پهلے تو تماشائيوں كي طرح خاموشي كے ساتهه تماشا ديكهتے رهے - اسكے بعد اپني ناطرفداري اعلان كيا اور اسكے بعد وہ حركتيں كيں كه اگر انكا ذكر چهيڑا جائے تو خدا جانے هم اس موضوع سے كتني دور نكل جائيں -

جسطرح كه آغاز جنگ ميں انگلستان نے پيشقدمي كي تهي اسي طرح انجام جنگ ميں بهي انگلستان هي نے پيشقدمي كي - اس نے دولت عثمانيه سے اعتماد كي فرمايش كي ' اور جب اس نے فرمايش پوري كي تو اس كے صله ميں اس گهر كا دروازہ دشمنوں كے ليے كهولديے -

انگلستان نے اصرار كيا كه جزائر كا فيصله موتمر الصلح ميں نه كيا جائے ' بلكه موتمر السفراء كے هاتهه ميں ديديا جائے - اس نے دولت عثمانيه كو يقين دلايا كه وہ اسكے مصالح كا لحاظ ركهيگا ' مگر جب وقت آيا تو اسكے مصالح كو اسقدر پامال كيا كه اس سے زيادہ پامال كرنا اختيار سے باهر تها -

اس نے يونان كو سمادير دلايا ' جو گيلي پولي كے محاذي اور نهايت هي قريب هے - لمني دلوايا ' جو درہ دانيال كے عين دهانه پر هے - مدلي دلوايا ' جو ايوالي سے بهت هي نزديک هے ' اور ساقز دلوايا ' جو خليج ازمير پر واقع هے - مختصراً يه كه اس نے يونان كو وہ تمام جزائر دلواديے جنكي راہ سے وہ بآساني قسطنطنيه اور ايشياء كوچک پر حمله كر سكتا هے -

يه صحيح هے كه امروز اور يوزجه اطه يونان كو نهيں دلوائے گئے مگر يه كيوں ؟ اسليے كه دولت عثمانيه كے مقبوضات محفوظ رهيں ؟ حاشا و كلا ! انگلستان كي يه دلي خواهش هوگي كه ديگر جزائر كي طرح ان جزائر پر بهي نصرانيت كا علم لهراتا ' مگر يه كيونكر ممكن تها ؟ يورپ كي سلطنتيں بلكه خود انگلستان كي عاقبت انديشي كب گوارا كرتي كه كليد عالم يعني درہ دانيال كو يونان كے رحم پر چهوڑ ديا جاتا ؟ انگلستان نصرانيت يا نصراني سلطنت كي بهبودي كے ليے اسلام كے مصالح كو قربان كرسكتا هے ' مگر كسي يورپ كي سلطنت يا خود اپني معمولي سي معمولي مصلحت كو بهي صدمه نهيں پهنچا سكتا -

* * *

اس تجويز ميں يه جزائر يونان كو اس شرط پر دلوائے گئے هيں كه :

(۱) يهاں كے مسلمانوں كے حقوق كا لحاظ ركها جائے -

(۲) اور ان جزائر ميں كوئي جنگي مركز نه بنايا جائے -

انگلستان سمجهتا هے كه اس نے اس ابلهه فريبي اور طفل تسلي سے مسلمان عالم كے دلوں سے ان وسواس و شكوک كو نكالديا جو انهيں بيچين كر رهے تهے ' مگر وہ كاش اب هم كو اسقدر سادہ لوح اور نادان نه سمجهتا كه اسكے ليے يهي بهتر تها !

اس موقع پر سب سے پهلے همارے سامنے وعدہ آتا هے ' اور يه خيال آتے هي كه يه يورپ كا وعدہ هے همارے دلوں ميں بے اطميناني و بے اعتمادي كا محشر بپا هوجاتا هے ' كيونكه تجربه نے همين يه بتاديا هے كه يورپ كو اپنے عهد و پيمان كے توڑنے كي اتني پروا بهي نهيں جتني كه بوٹ كي ليس كے توڑنے كي هوتي هے -

هم نے يه بهي ديكهه ليا هے كه دنيا ميں عدل و انصاف كا وجود دماغ كے خانه تخيل اور كاغذ كے صفحات كے علاوہ اور كهيں نهيں -

مراسلة

عـريضـه تشنه گان حجاز مکـۀ مکـرمه

چشم دارم از مسلمانان هنـد
عـاطفت بر حـال ما بيچارگان

حجاز کرام تو يقيناً نهر زبيده کے نام اور اسکي ماهيت سے واقف هرنگے - مگر برادران اسلام ! جنـکو ابتک شرف زيارت بيت الله ف نهيں حاصل هوا هے وه اس نام اور اسکي اهميت سے نا واقف برنگے ' اس نهر کا سر چشمه وادي نعمان هے ' جو مکۀ مکرمه کي م سے ٨٠ زار بلند اور تين ميل کے فاصله پر واقع هے - (عرفات) به نهر ١٢ ميل دور هے ' يه نهر هارون الرشيد کي بيوي زبيده نے ب زرکثير (١٧ لاکهه مثقال) حجاج کرام کي راحت و سهولت يے بنوائي تهي -

خلفاء عباسي ' و ايوبي ' و آل عثمان هر ايک اپنے زمانه ميں ت ضـرورت اسکي مرمت کراتے رهے - سنه ١٣٠٢ هجري ميں رم سيـٹه واحـدنا و عبد الله ميمن نے يه خدمت جليل انجام - انهوں نے اسکي مـرمت کے ليے ايک بهت بـڑا سرمايـه رستان ميں جمع کيا اور شريف مکه کي اجازت سے کاردان و ماهر نيروں کي زير نگراني اسکو درست کرايا - اور اسکي باره شاخيں شهر ميں پهيلا ديں - ان ١٢ شاخوں کے علاوه بڑے بڑے حوض ـک) بنوائے که اسميں پاني جمع رهے اور هنـگامي و فوري رتوں کے وقت کام آئے - سنه ١٣٢٤ هجري تـک اسکي حالت ، اچهي رهي مگر بعد ازاں پاني ميں قلت هونے لـگي ' يه ت ديکهکے حضرت امير مکه شريف حسين پاشا نے اسکي تعمير ليم کے ليے مصري ' و ترکي ' و هندي وغيره معتبر تاجرونکي ايک کميٹي جناب سيد عبد الله زوارى ' کي زير رياست اور ني بنام قوسيون عين زبيده ' مقرر کي اس کميٹي ميں ٣١ تهے اسکا مقصد يه تها که مختلف مقاموں سے چنده جمع کرکے ذکور کي از سر نو تعمير کـرائي جائے - کميٹي مذکور نے اپنا روع کيا اور بهت کچهه اصلاح و درستگي کي ' اور اب بهي کچهه ـه کر رهي هے ' ليکن يه ظاهر هے که روپے کے بغير کوئي کام نهيں سکتا - اور اسي کي يهاں سخت ضرورت هے - لهذا جو صاحب اس ير ميں شريک هوکے ايک کے بدلے لاکهه کا ثواب لينا چاهيں چاهيے که اپنا چنده حسب ذيل اشخاص کے پاس بهيجديں : دهلي چانـدني چوک کوٹهي مرحوم حاجي عليخان صاحب ، نمبر ١٣٦ ناگديوي اسٹريٹ حاجي عبد الله و بهائي عبد الرحيم بان - کلکته نمبر ١٣٦ ازرا اسٹريٹ جناب حاجي سليم محمود ب صاحب جو صاحب ان حضرات کو چنده بهيجيں وه انـکو يه لـکهديں که يه چنده بمد اصـلاح نهر زبيده هے و نيز اپنا نام اور ف تحرير فرمائيں تاکه رسيد کے بهيجنے ميں دقت نهو-

(خاکسار محمد اسمعيل عفي عنه)

شهر دهلي ميں زير لال قلعه جو ايک مسجد احمد شاه بادشاه کے وقت سے (تقريباً ١٧٠ سال کي) ايک مسلمان رئيس جاويد خواجه سرا کي بنائي هوئي سنهري مسجد کے نام سے مشهور هے وه بعد ايام بلوه سنه ٥٧ ع کے بسبب قرب و جوار ميں آبادي نه رهنے کے غير آباد هوگئي تهي ' اور گورنمنٹ يا حکام ملٹري نے يقيناً بسبب غير آباد هو جانيکے اسپر اپنا قبضه کر ليا اور اسکے احاطه کي ديواروں او ر حجره و حوض وغيره کو منهدم و مسمار کرا ديا ' اور مسجد کو غير محفوظ چهوڑ ديا مسجد چارديواري نهونے کے سبب سے مثل چٹـيل ميـدان کے هوگـئي هے - اسميں بسـا اوقـات جـانـور چلے آتے هيں اور صحن کو اپني نجاست سے آلوده کرتے هيں - اور نمازيونکو نماز ادا کرنے ميں سخت پريشاني اور دقتيں پيش آتي هيں ' جـانوروں کے عـلاوه انسانوں کي بهي ايک سـرائے يا آرامگاه هوگئي هے - هندو چرواهے مسجد ميں بيٹهتے ليٹتے ' اور حقه چلم پيتے هيں ' اکثر ديکها گيا هے ' که پلٹن کے سکهه سپاهي مسجد ميں بيٹهکر شراب پيتے هيں جس سے مسجد کي بے حرمتي کے علاوه مسلمانوں کے دلوں پر چوٹ لگتي تهي - اب تقريباً ايک سال سے مسلمانوں نے وهاں کا مستقل انتظام کرديا هے اور باقاعده پانچوں وقت وهاں نماز هوتي هے -

خيال يه هوا که اس جگه کسي آدمي کا رات دن حفاظت کے ليے رهنا ضـروري هے ورنه يهاں کا انتـظام نهوگا - انهيں دنوں ميں ايک تنهائي پسند درويش مسمي طـالب صفي نامي کهيں سے مسجد ميں آگـئے ' اور شب و روز رهنے لـگے ' جنـکے رهنے سے بدکار لوگوں کا مسجد ميں آنا اور رات کو رهنا بند هوگيا - اور مسجد کي حفاظت اور خدمت مسلمانوںکے حسب خواهش و منشا هونے لـگي ' ليکن نهيں معلوم که کيا وجه هوئي که ميجر بيڈن صاحب ڈپٹي کمشنر دهلي نے طالب صفي صـاحب کو ٥ - دسمبر سنه ١٩١٣ ع کو اپني کوٹهي پر بلاکر بيان لکهنے کے بعد حکم ديا که تم ... دو دن ميں مسجد سے چلے جاؤ ' اور مسجد خالي کردو - اس سے پيشتر بهي اکثر درويش وغيره وقتاً فوقتاً مسجد ميں مقيم هوتے رهے اور مسجد کي محافظت کرتے رهے -

مگر حکام سول نے کسي قسم کي کبهي انسے مزاحمت يا باز پرس نهيں کي - هم نهيں سمجهتے که ميجر صاحب بهادر نے يه حکم کس مصلحت اور قانون کي رو سے ديا هے - جسکي وجه سے خانه خدا کي توهين اور مسلمانوں کے جائز حقوق کي ضبطي اور دل آزاري متصور هے - اميد هے که ميجر صاحب اپنے اس فيصله پر نظر ثاني فرماوينگے اور آئنده مسجد ميں رهنے والے اور نماز پڑهنے والوں سے کسي قسم کي مـزاحمت اور سختي اور مسلمانوں کي مذهبي آزادي اور جائز و مسلم حقوق ميں دست اندازي نه کريں -

اے - کے - بيباک از دهلي

آثار عتیقه

حفریات بابل

حفریات بابل پر الهلال نمبر ۵ جلد ۲ میں ایک مفصل مضمون شائع هوچکا هے - آج انکے نو دریافت آثار کا ایک اور مرقع شائع کیا جاتا هے -

دیکھیے وسط صفحه میں ایک شخص کي تصویر هے - یهي ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئی هیں' جنکي زیر نگراني دوآبه میں تمام کام هو رها هے - ڈاکٹر موصوف آثار قدیمه مشرق کے ایک کامل و متبحر عالم سمجھے جاتے هیں - اونکے ساتھه اور چند اشخاص بھي کام کررهے هیں' جنمیں ایک ڈاکٹر مارش بھي هیں -

اس تحقیقات کے لیے جرمن میں ایک انجمن قائم هوئي هے - جسکي اعانت خود



: بابل کي قدیم بنیادیں

شاهنشاه جرمني نے ایک بهت بڑے عطیه سے کي هے - یهي انجمن اس جماعت کو مالي مدد دے رهي هے -

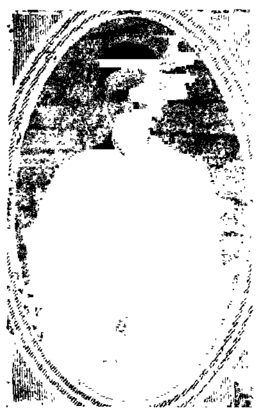
آپکے داهنے طرف ایک تصویر هے یه اشوریوں کے گول چھتوں والے مقبرے هیں -

اس زمانے میں اینٹوں کے آگ میں پکانے کا رواج نه تها - کچھي اینٹیں هر قسم کي عمارت میں استعمال کي جاتي تهیں - یه مقبرے بھي کچھي اینٹوں کے هیں - یه اندر سے اسقدر وسیع هیں که انمیں کئي تابوت بآساني آسکتے هیں - انمیں سیڑھیاں بني هوئي هیں جن پر سے انسان مقبروں کي بالکل ته تک جاسکتا هے -

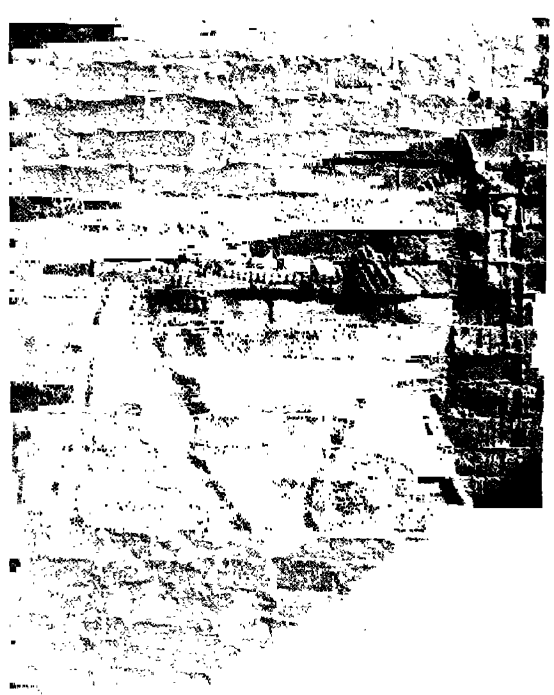
مقبروں کے کھودنے پر لاشیں تو نهیں نکلیں البته هڈیاں نکلي هیں - انکي لاشوں کو



اسیریا کے شکسته مقبرے



ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئي جنکي زیر نگراني دو آبه دجله و فرات میں حفریات کا سلسله جاري هے -



مقدس بیل نیبو

دفن هوے ڈھائي هزار سال هوے هیں اسقدر طویل مدت میں بھي ان هڈیوں بوسیده هوکے خاک نه هونا ایک حیرت انگیز واقعه هے !

اس تصویر کے محاذي ایک اور تصویر هے' جسمیں آپکو ایک بیل نظر آتا هوگا - یه تصویر بابل کے اس مشهور مقدس بیل کي هے جسکا نام نیبو (Nebo) تها -

نو تنقیب آثار میں بابل کي دیوي ایستھر کے مندر کے کھنڈر نکلے هیں - نیبو کي یه تصویر اسي مندر کے دروازه پر بني هوئي هے -

آجکل کي طرح اهل بابل کي عمارتیں بھي پکي اینٹوں کي هوتي تهیں اور جڑائي میں چونا استعمال کیا جاتا تها -



بابل میں ۴۰ فیٹ عمیق غار

تیسري تصویر [illegible] (نبخت نصر) نیزر کے محل کي نیو کي هے - جسطرح آجکل اینٹوں کے رخ پر کارخانے کا نام یا سنه هوتا هے' اسیطرح اس نیو میں هر اینٹ کے ایک رخ پر بادشاه کا نام اور اسکا شاهي خطاب خط میخي میں لکھا هوا هے اور دوسرے رخ پر اسکي تصویر بني هوئي هے -

چوتھي تصویر ایک غار کي هے جو بابل میں کھودا گیا هے - یه ۴۰ قدم گهرا هے اور کئي سو قدم تک نیبو چند نیزر کے شاهي شهر کي پخته سڑکوں اور نیو تک چلا گیا هے - خیال یه هے که وه تمام رقبه کھودا جاے جسمیں شاهي محلات وغیره تهے - اس خیال کي تکمیل کي طرف یه غار پهلا اور کامیاب قدم هے - اسوقت اس غار میں سو آدمي کام کررهے هیں -

نبخت نصر

برید فرنگ

البـانیا کا دار السلطنت کہـاں ھوگا ؟

از مسٹر چارلس وڈ سیـاح حال بلقـان

گریفک ۳۱ جنوري سنہ ۱۹۱۴

اب کہ فرمانرواے البانیا اپنا کام شروع کرنے والا ہے' ان خیالات کا سمجھہ لینا نہایت ضروري ہے جو اس نو پیدا ریاست کے دار السلطنت کے لیے انتخاب مقام میں خود شہزادہ اور اُسکے ارباب شوری پر اثر فرما ہونگے -

یوں تو هر سلطنت کے لیے مقام دار السلطنت کا مسئلہ سب سے زیادہ اهمیت رکھتا ہے' مگر البانیا میں جس قسم کے حالات هیں ان کي وجہ سے تو یہ ایک ایسا مسئلہ هوگیا ہے جو ریاست کے بننے اور بگڑنے میں بہت هي نمایاں حصہ لیسکتا ہے - بیک لفظ البانیا کا آیندہ اور دائمي مرکز جہاں هو وہ نہ صرف حتی الامکان ایسي جگہہ هو جسے باشندگان جنوب و شمال اور ملک کے مسلمان و عیسائي سب پسند کریں' بلکہ ایسي جگہ هو جس سے یہ توقع هو کہ وہ اغلباً ان مختلف و متعدد حکومتوں کو متحد کریگي' جو موجودہ بدنظمي کي ذمہ دار هیں -



خاندان شہزادہ ویڈ جو اسلام آباد البانیا کا بادشاہ منتخب ہوا ہے

نظر انتخاب یقیناً چھہ شہروں میں سے کسي شہر پر پڑیگي - یہ چھہ شہر یہ هیں -

(۱) سقوطري جو اس ملک میں سب سے بڑا اور سب سے زیادہ اهم ہے -

یہاں عمارتیں اور پبلک دفتر موجود هیں' جو شہزادہ ویڈ اور انکي حکومت کے قیام میں دائمي طور پر کام آسکتے هیں - مگر سقوطري میں بہت بڑا عیب یہ ہے کہ وہ سرحد پر واقع ہے' اسکي آبادي مجنون اور جاهل ہے' اور سالہا سال سے جو واقعات پیش آئے هیں ان میں آسٹریا نمایاں حصہ لیتي رهي ہے -

(۲) کروجا - جو ایک خوش منظر اور دیدہ نما شہر ہے' اور سقوطري کے جنوب و مشرق میں ۴۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے - اسکي سفارش کے لیے اسمیں اسکے علاوہ اور کوئي وصف نہیں کہ یہ ایک زمانے میں دار السلطنت تھا -

(۳) تیرانا - جو خاندان تاپتون کا مرکز ہے - میر خاد پاشا ہے - اگر یہاں اس قبیلہ کا اثر سب سے بالادست نہ هو وجہ سے شہزادے کا پوزیشن نازک اور اس شک کا درواز کھلا رهیگا کہ کہیں شہزادہ اسکے هاتھہ میں کھلونا نہ بنجاے شہر کے انتخاب کے حق میں نہایت مستحکم دلائل تا جاسکتے تیے -

(۴) دوروز - اسکا موقع مرکزي ہے' مگر البانیا میں جـ سال میں زیادہ ترکسي ساحلي شہر میں رهتا ہے وہ ان لو زندگي اور روح کو نہیں سمجھہ سکتا جو اندرون البانیـ رهتے هیں -

(۵) البیسن - اگرچہ موجودہ شہر مقتضي ہے کہ اسـ بدلے - قریب کي پہاڑیوں پر ایک نیا شہر آباد کیا جاے' مگر ۃ خیال ہے کہ البـانیا کے دار السلطنت کے لیے بڑي حد ۃ شہر سب سے زیادہ مناسب هوگا - صرف اس جغرافي مو مرکزي نہیں بلکہ یہ همیشہ ایک قسم کا دروازہ یا شمال کا نقطۂ اتصال خیال کیا گیا ہے - اس شہر کو دوریزو اور و ملانے کے لیے لائن بنائي ـ ہے' صرف یہي کہ البیسن' جـ پہاڑیوں میں اور زیتون کے میں مستور ہے اغیار کي قوت نہیں بنا' بلکہ شہـر میں ا قومیت همیشہ پاتي رهي ہے اس ملک ـ شہروں سے زیاد کے مسلمـار عیسائي (جوا- جنوں مذهبي مشهور هیں) باهم نہایت گہرے دوست هیں -

(۶) ویلونا - یہ اس حیثیت سے هنگامي مرکز کہا جاسـ کہ جب سے کمیشن گذشتہ اکتوبر کو البانیـا پہنچا ہے' اسوقـ اسکا مرکز یہي ہے - دوریزو کي طرح اسمیں بھي یہ بات ہے بندرگاہ ہے مگر یہ انتہاء جنوب میں ایسا واقع ہے کہ دار السـ کے لیے اسکا انتخاب هر جگہ غیر مرغوب هوگا - یہ انتظام جو ۃ تجویز هوا ہے کہ شہزادہ ویڈ آئے اور دوریزو میں رہے' اسکے غیر مـ هونے کا آثار مفقود نہیں - اگر یہ تجویز در حقیقت نافذ هوئي هز روائل هائنس (شاهزادہ وائڈ) کو اس اعتراض کا هدف بنا کہ وہ اسد پاشا کي حکومت کي رعایت کرتے هیں - کمزور پا کے اختیار کرنے سے فوري مشکلات سے نجات ملجاتي ہے' امر ابھي مشکوک ہے کہ آیا اسد پاشا در حقیقت وفاداري سے شہزادے کي تائیـد کریگا ؟ خصوصاً ایسي حالت میں کہ وہ راہ سے آ رہے هیں جو موجـودہ حالت کے ضروریات کے کم مناسب ہے -

مس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي
يم - اے - دي ليت بيرسٹر ايٹ لا کي
ميـڈيکل جيـورس پـروڈنس

يعني طب متعلقـه مقـدمـات عـدالت پـر

بيم سيد شمس الله قادري - ايم - آر - اے - ايس - ايف
آر - ايچ - ايس - کا ريويو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھ لکھا جاے يہ ہينا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ميڈيکل جيورس پروڈنس کيا ہے - کتاب کے شروع ميں فاضل مصنف نے رجہ تاليف بيان ، ہوے ميڈيکل جيورس پروڈنس کے معني ان الفاظ ميں يان کيے ہيں :—

" ميڈيکل جيورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس ميں قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہيں جو التي انصاف سے متعلق ہيں ' اور نيز بعض وہ امور جو انسان کي مدني حالات سے تعلق رکھتے ہيں غرض مختصر طور پر يہ کہا جاسکتا ہے کہ ميڈيکل جيورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذريعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے يا جاتا ہے -

ميڈيکل جيورس پروڈنس ميں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار ميں لاحق ہوتي ہے جيسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغيرہ کے مقدمات ہيں - ان کے متعلق طبي تحقيقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدميوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار ميں شريک ہيں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پوليس - وکلاء پيروکار وغيرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفيت نہ ہو تو اس کا نتيجہ يہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کرديا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکيل يا پيروکار ان امور کا ماہر نہيں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بيان ہوتے ہيں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہيں کرسکتا اور اس امر سے ہميشہ مقدمات کے خراب ہوجانيکا انديشہ لگا رہتا ہے ميڈيکل جيورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتيب دينے اور پھر ان سے ايسے صحيح نتائج استخراج کرنے کي قابليت پيدا ہوجاتي ہے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل ميں ڈاکٹر پيٹابرک هير ايم - ڈي - ايف - آر - سي - ايس نے ملـکر انـگريزي ميں تصنيف کيا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو ميں ترجمہ کيا اور اصل کتاب پر بہت زآمـد اضافے اور مفيد حواشي زيادہ کردیے ہيں ' جسکي رجہ سے س کتاب نے ايک مستقل تصنيف کي صورت اختيار کرلي ہے -

اس کتاب ميں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہيں جو وجداري مقدمات ميں ہميشہ در پيش رہتے ہيں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کي جوابـدہي (۳) شہادت قرينہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي يا گـلا گھونٹنا وغيرہ -

عـورتـوں کے مـتـعـلـق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -
(۱) معدني سميات (۲) فلزي سميات (۳) نباتي سميات (۴) حيواني سميات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہيں ان کا بيان -

امـــور مختلفـــہ کے متعلق

(۱) زندگي کا بيمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغيرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھ قانوني نظائر بھي مندرج ہيں جن کي رجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے ميں بيحد سہولت پيدا ہوگئي ہے ' اور ساتھ ہي ساتھ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ايسي حالتوں ميں عدالت نے کيا کيا فيصلے صادر کیے ہيں -

اس کتاب کے ديکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلى علمي قابليت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بيان کيا ہے کہ وہ نہايت آساني سے بلا کسي مزيد غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھ ميں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ايسے موقع پر چسپاں ہيں کہ بغير کسي ڈکشنري يا ريفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشين ہو جاتے ہيں -

مدت ہوئي کہ اردو ميں ايک چھوٹي سي ميڈيکل جيورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہايت نا مکمل اور ناقص تھي اور ايک ايسي کتاب کي شديد ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ يہ کمي پوري ہوگئي اور ايسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابليت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان ميں اپنا نظير نہيں رکھتا -

اميد ہے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار ميں چراغ ہدايت اور خضر رہنما سمجھ کر اس کي ضرور قدر کريں گے - يہ کتاب نہايت اعلى اہتمام کے ساتھ مطبع مفيد عام آگرہ ميں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہيں - اس کي قيمت سابق ميں ۶ روپيہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تين روپيہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفيہ حيدرآباد دکن سے مل سکتي ہے -

مـولوی غلام علي آزاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابيں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسيع النظر محققين ميں سے ہيں کہ ان کے ہاتھ کي دو سطريں ہات آجاتي ہيں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہيں کہ ذخيرہ معلومات ميں قابل قدر اضافہ ہوگيا - اہل ملک کي خـوش قسمتي ہے کہ مـولوي عبـد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفيہ حيدر آباد) کي کوششوں سے ان کي تصنيفات سے دو نہايت اعلى درجہ کي تصنيفيں آج کل شائع ہوئي ہيں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرين کا تذکرہ ہے - يہ تذکرہ جامعيت حالات کے ساتھ يہ خصوصيت بھي رکھتا ہے کہ اس ميں جو انتخابي اشعار ہيں ' اعلى درجہ کے ہيں ' ورنہ آزاد کے متعلق يہ عام شکايت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحيح نہيں اور خزانہ عامرہ اور يد بيضا ميں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کيا ہے - اکثر ادنى درجہ کے اشعار ہيں -

مآثر الکرام ميں اُن حضرات صوفيہ کے حالات ہيں جو ابتداے عہد اسلام سے اخير زمانۂ مصنف تـک ہندوستان ميں پيدا ہوے -

دونوں کتابوں ميں عام حالات کے ذيل ميں ايسے مفيد اور نادر معلومات ہيں جو ہـزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي ہات نہيں آسکتيں - ميں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي رجہ سے ان کي نادر تصانيف کے ريويو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - ليکن مجھے اميد ہے کہ شائقين فن ' شوق خريداري کا ثبوت ديکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قيمت ہر دو حصہ حسب ذيل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قيمت ۲ روپيہ علاوہ محصولڈاک
سـرو آزاد ۴۲۲ صفحات قيمت ۳ روپيہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ يہ :—
عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفيہ حيدر آباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سيد علي بلگرامي کي مشہور کتاب قيمت سابق ۵۰ روپيہ - قيمت حال ۳۰ روپيہ
فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قيمت ۵۰ روپيہ
ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپيہ
مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قيمت ۲۰ روپيہ

المشتہر عبد الله خان بک سيلر اينڈ پبلشر
کتب خانہ آصفيہ حيـدر آباد دکن

حُسنِ قبول

وہ پھول چُنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شئے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں۔ اور یہی گویا قبول عام ہوئی۔ اب رہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے۔ اسکی شناخت یہ ہے کہ اس شئے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر۔ اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہم۔ وہ ہمہ یعنی انجمن افراد مختلف ایک شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو۔ ایسی شئے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے سمجھی جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اقتباس سے ثابت کیا جا سکتا ہے ✦

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "**تاج روغن گیسو دراز** کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو نہ صرف بہینی بہینی خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین صاحب اکبر** الہ آبادی فرماتے ہیں۔

"زیتون۔ (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بسایا تو بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے۔ کیا بھینی بھینی دلکش خوشبو ہے "سر دست تیل پر لگانے کے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا تیل اچھا ہے ✦ دموی بست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئل کے شوروم و کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔

"تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

چند مستند اخبارات ہند کا حُسن قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کو تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۲۔ نمبر ۹۰۔ ۳۰ اپریل ۱۹۱۳ء حاذق الملک خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

تاج روغن بادام و بنفشہ - تاج روغن زیتون و یاسمین

فی شیشی عہ ر فی شیشی عہ ر

تاج روغن آملہ و بنولہ

فی شیشی ۱۲ ر

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک و خرچ پیکنگ ہیں۔ وی پی کے ہیں جو صرفی شب کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب کی نظر شاید جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت

تھوڑے مقامات میں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

منیجر دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر)

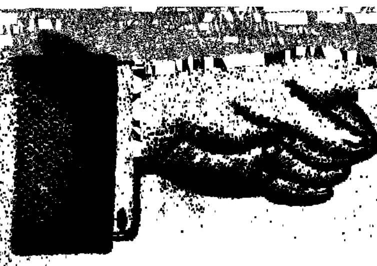
مشاہیر اسلام رعایتي قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاه سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (٦) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انه رعایتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتی ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۴) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱٦) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعایتی ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنه رعایتي ٦ پیسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انه (۲۳) رائت انریبل سید امیر علي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه (۲٦) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ٦ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتي ٦ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعي ٦ انه رعایتي ۱۰ پیسه [۳٦] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کا کي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) دیا رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ٦ - انه (۴۱) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انه - رعایتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعایتي ٦ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ٦ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نهیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ٦ روپیه ۷ انه [۴٦] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکي نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۴۹] صابون سازی کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه -(۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد أستاد کے انگریزي سکھانے والي سب سے بهتر کتاب قیمت ایک روپیه (۵۱) اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جستہ بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

ملنے کا پته — منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

سعادت فلاح دارین - قران کریم - بیش قدر تفاسیر - اکسیر صفت کتب دین و تاریخي و اسلامي - اور بیسیون دیگر مفید و دلچسپ مبطوعات وطن کي قیمتونمین یکم مارچ ۱۴- بروز اتوار - کیلئے معقول تخفیف هوگي - مفصل اشتهار مع تفصیل کتب بواپسي منگا کر ملاحظه کیجیے - تا که آپ تاریخ مقرره پر فرمایش بهیج سکیں -

منیجر وطن لاهور



دمہ رہی جاتا ہے - مگر کیونکر جا سکتا ہے -



یہ سخت سردی کے موسم میں تقریباً انسان جاں بلب ہو رہا ہے - سردی ہٹانے کیلیے سو سو ... کرتے ہیں - لیکن بد قسمتی سے دمہ کے مریض کی حالت ناگفتہ بہ ہے - تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے - دیکھئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس کا علاج مرض کا بازاری ادویہ زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلاڈونا - پوٹاسیم آیوڈائڈ دیکر بنتی ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی - دمہ کی دوا انمول جوہر ہے - یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے - بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - آپنے بہت کچھہ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان ہی کیا ہے ' پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی ہے - قیمت ۳ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن ... تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلتھیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں ... سالم پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
۱۹۰۱ ہر ریورپرا لنٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس ہزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں ' تو اسکی صرف ایک ہی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معنی پچیس ہزار بھی نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسی با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے ' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

منیجر الہلال ۱-۷ مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -



تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے خراب ہوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر

اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا اوزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ

جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئي تصنيف کبهی ديکهي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ايسي قيمتي اور مفيد کتاب دنيا بهرکي کسي ايک زبانميں دکهلا دو تو

ايک هـــزار روپيـــه نقد انعـــام

ايسي کار آمد ايسي دلفـــريب ايسي فيض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي هے - يـــه کتاب خريد کرگويا تمام دنيا کے علوم قبضے ميں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانيں سيکهه ليے - دنيا کے تمام سر بسته راز حاصل کر ليے صرف اِس کتاب کي مرجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (کتبخانه) کو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے ليے علميت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروريات کا نايا ب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عـــروض - علـــم کيميا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغيره هر ايک کا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلميں سرور آنکهونميں نو پيدا هو' بصارت کی آنکهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا کےمشهور آدمي أنکے عهد بعهد کے حالات سوانعمري؛ و تاريخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طريقے هر موسم کيليے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدينه منوره کي تمام واقفيت - دنيا بهر کے اخبارات کي فهرست ' أنکي قيمتيں' مقام اشاعت وغيره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني جسميں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کهينچکر رکهديا هے - حيوانات کا علاج هاتهي ' شتر' گائے بهينس' گهوڑا ' گدها بهيڑ' بکري ' کتا وغيره جانوروںکي تمام بيماريونکا نهايت آسان علاج درج کيا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بيمارياں دور کرنا تمام محکمونکے قوانين کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا هے) ضابطه ديواني فوجداري' قانون مسکرات ' ميعاد سماعت رجستـــري استامپ وغيره وغيره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـــک کي بولي هر ايک ملک کي زبان مطلب کي باتيں أردو کے بالمقابل لکهي هيں آج هي وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ايک ملـــک کے آدمي سے بات چيت کرلو سفـــر کے متعلق ايسي معلومات آجتـــک کهيں ديکهي نـــه سني هونگي اول هندوستان کا بيان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگـــه کا کرايه ريلوے يکه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت کے مقامات واضح کئے هيں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال ياقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کي ترکيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاکهه پتي بننے کي حکمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند کي هيں بعد ازاں تمام دنيا کے سفـــر کا بالتشريح بيان ملـــک انگلينڈ - فرانس - امريکه - روم - مصـــر - افـــريقه - جاپان - استريليا - هر ايک علاقه کے بالتفسير حالات وهانکي درسگاهيں دخاني کليں اور صنعت و حرفت کي باتيں ريل جهاز کے سفـــر کا مجمل احوال کرايه وغيـــره سب کچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسپ مـ[...] دنيا کا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز که پڑهتے هوے طبيعت باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائيں دل و جگر چٹکياں لينے [...] ايک کتاب منگاؤ أسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طا[...] فرماؤ با وجود ان خوبيوں کے قيمت صرف ايک - روپيه - ۸ - آ[...] محصولڈاک تين آنے دو جلد کے خريدار کو محصولڈاک معاف

بغير مدد اُستاد انگريزي سهکلانيوالي کتاب حجم ۲۷۵ صفحے

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹيچر حجم ۲۷۵ صفحے

ويسے تو آجکل بيسيوں انگلش ٹيچر چهپ چکے هيں - مگر ٹنڈن صاحب انگلش ٹيچر کا ايک بهي مقابله نهيں کرسکتا - اس ميں انگريزي سکهيـ[...] ايسے آسان طريقے اور نادر اصول بتلائے گئے هيں جنکو پڑهکر ايک مع[...] لياقت کا آدمي بهي بغير مدد اُستاد کے انگريزي ميں بات چيت کرنے او[ر] و کتابت کرنے کي لياقت حاصل کرسکتا هے - هر طرح کي بول چال کے فا[...] هر محکمے کے اصطلاحي الفاظ هزاروں محاورے جو کسي دوسري کتاب ميں ملينگے - انٹرنس پاس کے برابر خاصي لياقت هو جاويگي - اور جلدي آساني سے انگريزي ميں گفتگو کرنيکے قابل هو جاؤ گے - مجلد کتاب کي قيـ[مت] مع محصول صرف ايک روپيه ۳ تين آنه دو جلد ۲ روپيه ۴ چار آنه چار ۴ روپيه -

مفت — کتاب انگلش گريمر هر ايک خريدارکو مفت مليگي -

تصوير دار گهڑي

گارنـــٹي ٥ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي کمال کر دکهايا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل ايک خوبصورت نازنين کي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹ[کاتي] رهتي هے ' جسکو ديکهکر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني کا' پر نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيکا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹ[هيک] ديتي هے ايک خريد کر آزمايش کيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه [ليں] تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قيمت صرف چهه روپيه -

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹي ۸ سال قيمت ٦ چهه روپيه

اس گهڑي کو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - ا[...] پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے که [...] ايک منٹ کا فرق نهيں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتياں اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگـــڑنيکا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه رو[پيه] زنجير سنهري نهايت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آ[ٹهه] روزه واچ - جو کلائي پر بندهـــتي هے مع تسمه چرمي قيمت سات رو[پيه]

بجلي کے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص کيلئے کارآمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بنکر همار[ے] يهان آئي هيں - نه ديا سلائي کي ضرورت اور نه تيل بتي کي - ايک لمپ ا[پني] اپني جيب ميں يا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات کيوقت کسي جگه اندهيرے ميں کـ[...] موذي جانور سانپ وغيره کا ڈر هو فوراً ليمپ روشن کر کے خطريسے بچ سکتے هـ[يں] يا رات کو سوتے هوے ايکدم کسيوجه سے اُٹهنا پڑے سيکڑوں ضرورتوں ميـ[ں] کام ديگا - بڑا ناياب تحفه هے - منـــگوا کر ديکهيں تب خوبي معلوم هوگي قيمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنـ[گ] کي روشني هوتي هے ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے يهان سے هر قسم کي گهڑيان' کلاک ا[ور] گهڑيونـــکي زنجيريں وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنـــما مل سکتي هيں اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لکهيں اکٹها مال منـــگوانے والوں کو خاص رعايت کي جاويگي - جلد منـــگوا ئيے -

مينيجر گپتـــا اينـــڈ کمپني سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام ٹوهانه - ايس - پي - ريلـــوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRIC PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

الهلال

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

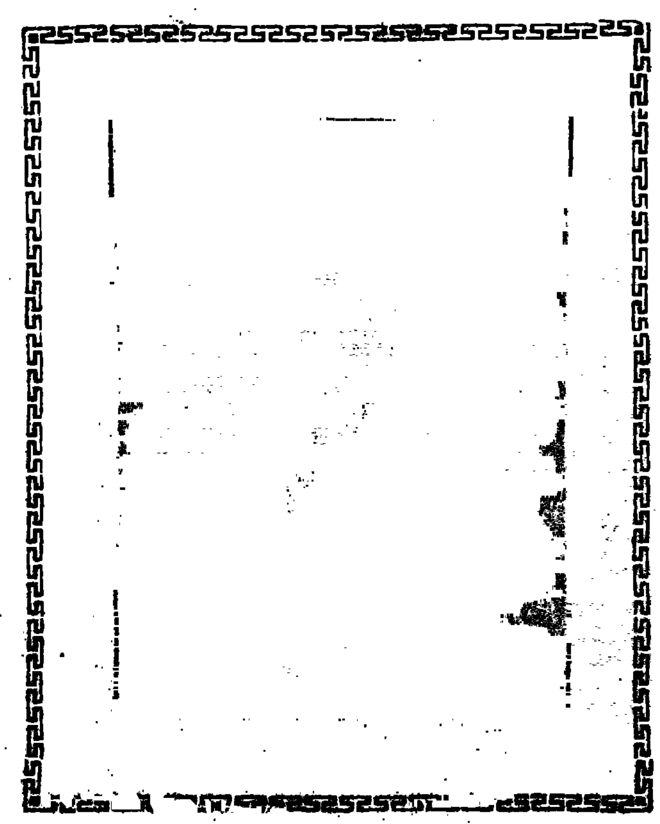
مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ

مقام اشاعت
۱ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ : چہارشنبہ ۶ ، ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری نمبر ۹ ، ۱۰

Calcutta: Wednesday, March 4 & 11, 1914.



[ڈ]سترکت و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزي]

مسٹر [..] سي - متر - آئي - سي - ایس تسترکت و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسزز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ - ۱۵ ربن اسٹریت کلکتہ] سے جو عینکیں خریدي هیں ' وہ تشفي بخش هیں - هم نے بھي ایک عینک بنوائي ہے جو اعلی درجے کي تیار هوئي ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً همارے همت افزائي کا مستحق ہے "

کون نہیں چاهتا کہ میري بینائي مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ همارے تجربہ کار ڈاکٹروںکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک اصلي رولڈگولڈ کي کماني مع پتھر کي عینک کے - ۸ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک محصول ٦ آنہ -

نمبر ۱/۱۵ ربن اسٹریت ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

هندوستاني دواخانہ دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگي ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور هوچکا ہے - [..]دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني هوئي هیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار' صفائي ' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف هوگا کہ :

هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هي کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر هندوستاني دوا خانہ - دهلي

اهل [..] م کو [..] ژدہ

کیا آپ ملک برهما میں اپني کتب میرے ذریعہ فرو[خت] کرنا چاهتے هیں؟ اگر منظور هوتو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتا[بت] طے فرمائیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسي

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریت - رنگون

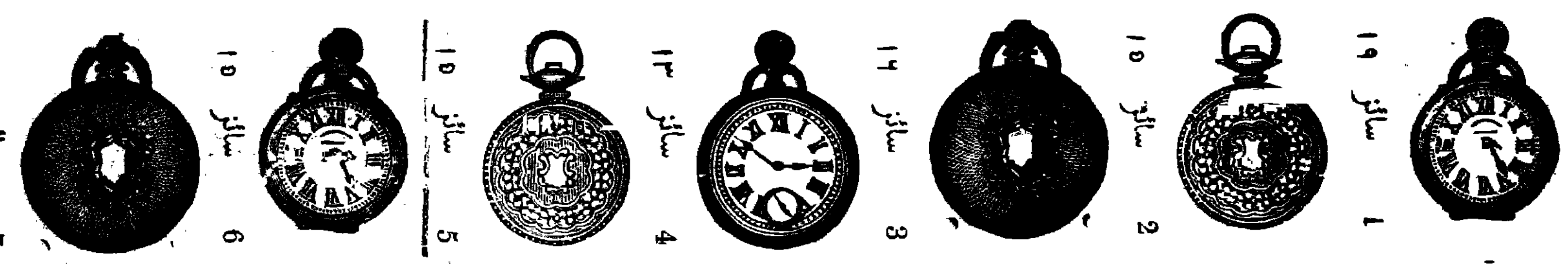
The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

کیا آپ پان کھاتے هیں ؟

— :*: —

آزاد کمپني مراد آباد کا تمباکو خوردني پشاور سے کلکتہ تـ[ک] پسند کیا جاتا ہے - ارزاں اور نفیس ' قیمت ۱۲ آنہ سیر ٦ روپیہ سیر تک - گلابی منجن دانتوں کا بہترین محافظ قیم[ت] في ڈبیہ ۵ آنہ -

المشتهر منیجر ازاد کمپني مراد اباد



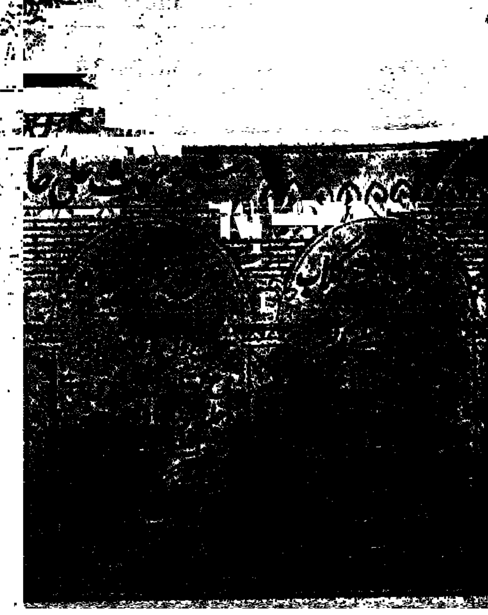
1 — سستم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آتھہ آنہ
2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل متل کیس ٹھیک ٹائم دینے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 — چاندي ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط هر جوزونپر یاقوت جڑا هوا گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 — چاندي کي لیڈي واچ یا هاتھہ کو زیب دینے والي اور خوبصورتي میں یکتا معہ تسمہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول چھہ رو[پیہ]
5 — چاندي ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتي کے ٹایم میں آزمودہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 — پٹنٹ راسکوپ سستم لیور واچ بہت چھوٹي اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آتھہ آنہ
7 — کرو وائزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل کیس اسکي مضبوطي کي شہرت عام ہے گارنٹي ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر همارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے هیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کي

المشتهر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریت پوسٹ آفس دهرم تلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.





AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/ 1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly „ „ 4-12

الهلال

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ٤ | کلکتہ : چہارشنبہ ۶ ، ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۹ ، ۱۰

Calcutta : Wednesday, March 4 & 11, 1914.



فہرست

شذرات (ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتہائی تخریب) ۲
(۱۵ مسجدیں اور ۱۲ - قبرستان خطرے میں)
مقالۂ افتتاحیہ (ندوۃ العلماء نمبر ۵) ۵
شہید رسم ۹
آثار عتیقہ (بعلبک) ۱۱
مذاکرۂ علمیہ (راہ اکتشاف و علم پرستی میں ایک سر فروشانہ اقدام نمبر ۲) ۱۳
تاریخ تکمیل علم الارقام) ۱۴
ایام ہفتہ کی حقیقت) ۱۷
ممالک عثمانیہ اور نصرانیت) ۱۷
مادی اور لا ادری) ۱۷
امریکا کا مکتشف) ۱۷
ارتفاع سطح ارضی) ۱۸
مقالات (حقیقۃ الصلاۃ نمبر ۱) ۱۸
عالم اسلامی (از تفلیس تا بلاد چرکس) ۲۲
ناموران غزوۂ بلقان (چند قطرات اشک) ۲۴
جزائر فیلی پائن (امریکا) ۲۸

تصاویر

طلعت بے وزیر داخلیہ جو موجودہ عثمانی وزارت کے رکن رکین ہیں سر لوح
کمال عمر بے خزینہ دار ہلال احمر قسطنطنیہ وارد ہند ٤
اسنر ہیلنا دیبی ٥
بعلبک کے سب سے بڑے اشوری مندر کا نقشہ ۱۱
ایک مندر جو مسیحی عہد میں گرجا بنا - پھر عہد اسلامی میں مسجد ۱۱
شہدائے طرابلس کا ایک گروہ شہادت سے پہلے ۲۵
غزوۂ طرابلس میں مجاہد عورتوں کی شرکت ۲۵
مجاہدین طرابلس کا ایک گروہ مشہور موسی بک کے زیر قیادت ۲۶
شیخ سنوسی کا جربوب میں قلعہ ۲۷
مسٹر فنلی سابق گورنر فیلی پائن ۲۸

ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ
و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسٹر ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۲ - ۱۵ رپن اسٹریٹ: کلکتہ] سے جو عینکیں خریدي هیں ' وہ تشفي بخش هیں - همنے بهي ایک عینک بنوائي هے جو اعلی درجے کي تیار هوئي هے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ هے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کهولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق هے "

کون نهیں چاهتا کہ میري بینائي مرتے دم تک صحیح رهے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروں کي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتهر کي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بهي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتهر کي عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑها هوا مع پتهر کي عینک کے - ۲ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۲ آنہ -

منیجـــر

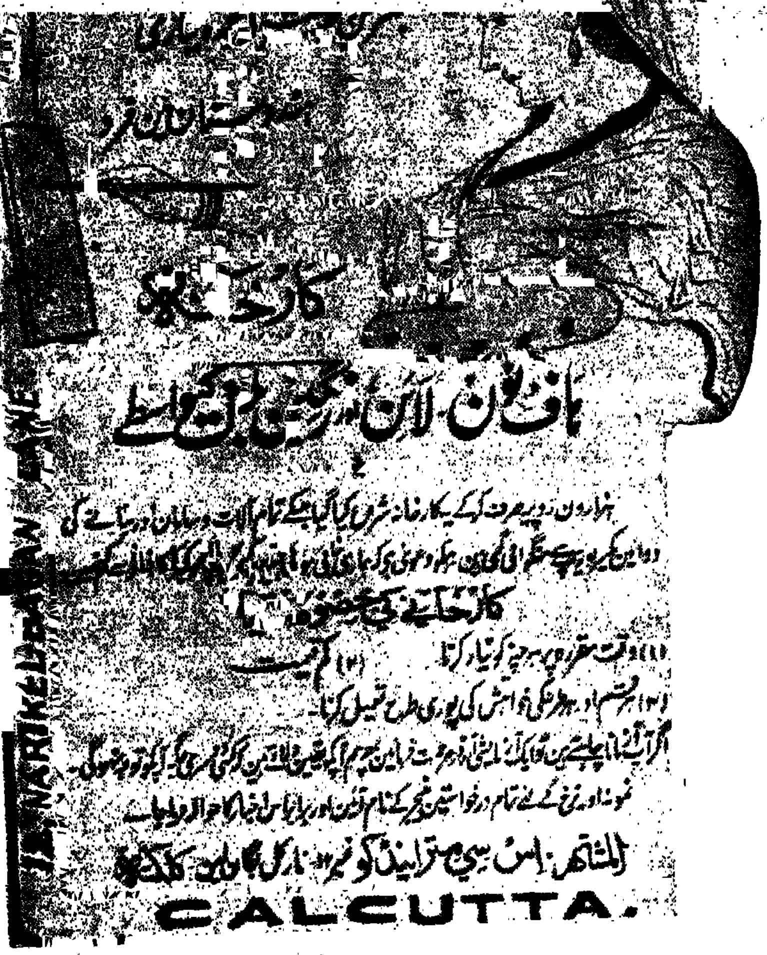
هندوستاني دواخانہ دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مهتم بالشان دوا خانہ هے وہ عمدگي ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتهہ بہت مشہور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار' صفائي ' ستهرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف هوگا کہ :

هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هي کارخانہ هے -

فهرست ادویہ مفت، (خط کا پتــہ)

منیجر هندوستانی دوا خانہ - دهلي

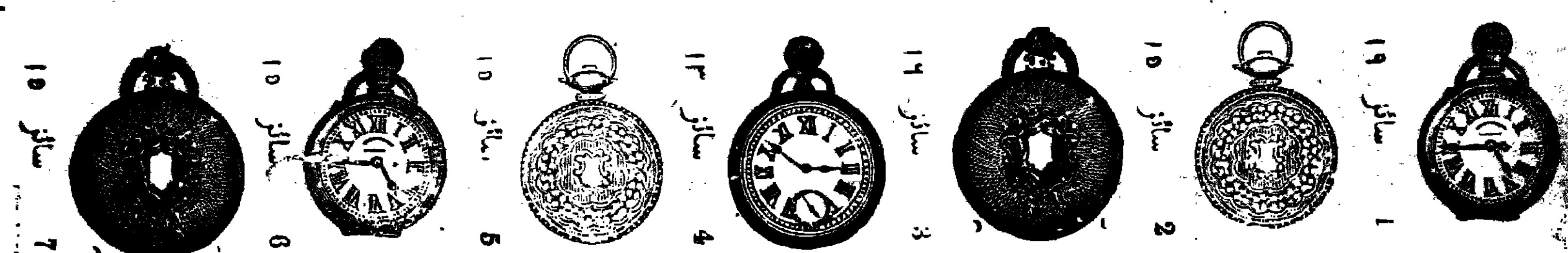


کیـا آپ پان کهـاتے هیں ؟

— :*: —

آزاد کمپني مراد آباد کا تمباکو خوردني پشاور سے کلکتہ تک پسند کیا جاتا هے - ارزان اور نفیس ' قیمت ۱۲ آنہ سیر سے ۲ روپیہ سیر تک - گلابی منجن دانتوں کا بهترین محافظ قیمت في ڈبیہ ۵ آنہ -

المشتـهر منیجر آزاد کمپني مراد اباد



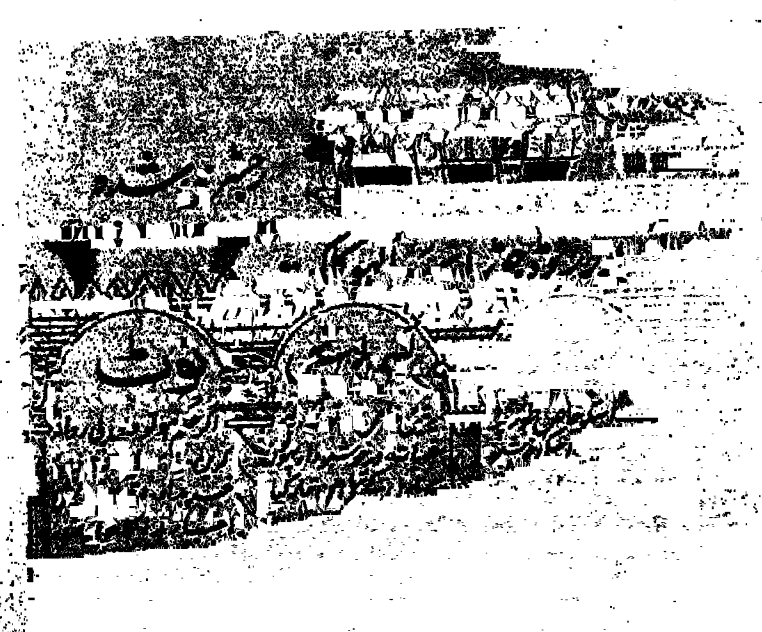
1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹهہ آنہ
2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کیس ٹهیک ٹائم دینے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 — چاندي ڈبل کیس لیور واچ نهایت مضبوط هے جوڑونپر یاقوت جڑا هوا گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 — چاندي کي لیڈي واچ یا هاتهہ کو زیب دینے والي اور خوبصورتي میں یکتا معہ تسمہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول چهہ روپیہ
5 — چاندي ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتي کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 — پیٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بهت چهوٹي اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹهہ آنہ
7 — کرو والزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل کیس اسکي مضبوطي کي شهرت عام هے گارنٹي ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر هے کہ جسقدر همارے معزز خریدار اس اشتهار سے گهڑیاں منگائے هیں آجتک کسی نے شکایت نهیں کي

المشتهر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

32





…تفع هوگئی هے جہاں سے مولانا شبلي کي صحبت اور تعليم الکل بيکار و لا حاصل بلکه تضيع وقت اور مضر نظر آتي هے !

مدار روزگار سفله پرور را تماشا کن !

طلباء دار العلوم کو عقل و فهم سے معرا سمجهه لينے کا حق …فروضه و مزعومه ناظم ندوه کو ملگيا هوگا مگر دنيا اس حق کو خود …سنے ليے بهي استعمال کرسکتي هے - وه يقيناً پوچهه سکتے هيں …ه اگر دار العلوم ندوه کي مخصوص طرز تعليم کے شوق ميں لکهنو …کر اور مدرسه ميں شريک هوکر انهيں مولانا شبلي سے ملنے …کي صحبت سے مستفيد هونے ' اور انکے درس و تعليم ميں …شامل هونے کي اجازت نهيں هے تو پهر وه آور کہاں جائيں اور کيوں …دار العلوم ميں رهيں ؟

اصل يه هے که ندوه کے موجوده قابض گروه کي جرأتيں هماري …غفلت اور عدم احتساب سے اسقدر بڑهگئي هيں که وه اپنے تئيں …لا يسئـل عما يفعل کے مطلق العنانه مرتبه پر سمجهنے لگا هے اور …اپني قوت کي نسبت ايـک غـرور باطـل اور يقين فاسـد ميں …مبتـلا هوگيا هے - وه سمجهتا هے کـه جب قوم کي بے حسي اور …غفلت کا يه حـال هے که عـلانيه روز روشن ميں اسکي ايک …متاع عزيز و ديرينه کو تاخت و تاراج کيا جاسکتـا هے ' اور خلاف …قاعدۂ و قانون اور بغير استحقاق و صلاحيت ايـک شخص ندوه کا …ناظم بنکر مطلق العنان حکمراني کرسکتـا هے ' تو پهر اسکے بعد جو …کچهه بهي کيـا جـاے جـائز هے ' اور خواه کتني هي لغويتوں اور …جہالتوں سے بهرے هوے احکام نافذ کيے جائيں ليکن کوئي پوچهنے …والا نهيں !

جہل و فساد جب کبهي موقعه پائيگا ' اپنے خواص طبيعي ظاهر …کريگا اسليے اسکي شکايت عبث هے - البته شکايت خود اپني …غفلت کي هوني چاهيے که کيوں باطل کو اسقدر سر پر چڑها ليا که …وه علانيه حق کو هلاک و برباد کرنے کيليے اُٹها ؟

خاموشي ما گشت بـد آمـوز بتـاں را

ورنـه اثرے بـود ازيں پيش فغـاں را

* * *

ليکن حقيقت يه هے که ان ناوانوں نے اپني قوت کا اندازه …کرنے ميں ويسي هي ٹهوکـر کهائي ' جيسي که وه ندوه پر قابض …و مسلط هونے کے جنون ديرينه کے استيلاء ميں روز اول کها چکے …هيں - يه سچ هے که قوم نے غفلت کي ' ليکن انکو ياد رکهنا چاهيے …که وه جاگ بهي سکتي هے - يه ضرور واقعه هے که انهيں فرصت …ديدي گئي ' ليکن ساتهه هی انهيں بهولنا نه تها که احتساب …و باز پرس کا دن بهي آ سکتا هے ' اور وه ايک ايسا يوم الفصل هے که …جب آتا هے تو نيتوں کے کهوٹ اور عملوں کے فساد کيليے ايـک …بہت هي بڑا سخت دن هوتا هے: ويل يومئذ للمکذبين !

ان لوگوں کو معلوم هو جانا چاهيے که وه دن جسکي طـرف سے …انکے نفس خادع نے انهيں مطمئن کرديا تها ' اب طلوع هوگيا هے اور …انهوں نے جو کچهه کيا هے ' قريب هے که اسکا حساب انسے ليا جاے - …انکي هـلاکت خود اُنکے کاموں هي کے اندر تهي اور اب عنقريب …اسکا بيج برگ و بار لانے والا هے - جس مہلت کو انهوں نے فرصت …عيش سمجها تها ' وهي مہلت اب انکے ليے موجب عذاب ثابت …هوگي ' اور صرف اتنا هي نهيں که جو کچهه انهوں نے ليا تها اُنسے …واپس ليا جائيگا بلـکه اُسکے عـلاوه بهي انهيں بهت کچهه اپني گره …سے دينـا پڑيـگا - نادانو! اس مہلت کے انـدر جو راز مخفي تها …اسے تم نه سمجهے ' ليکن اب عنقريب سمجهه جاؤ گے : فسيعلمون …غداً من الکذاب الاشر؟ (۵۴ : ۲۶) -

* * *

اِن لوگوں نے صرف اتنے هي پر بس نهيں کيا بلکه اپني مطلق …العناني کے پورے کرتب دکهانے چاهے (و الله خير الماکرين) اور

اُن طالب علموں کو کوئي نه کوئي فـرضي الزام رکهکر مدرسے سے خارج کرديںا چاها جو انکے خيال ميں اُنکي بے قاعدگيوں اور لغويتوں کو سب سے زياده محسوس کرتے تهے - چنانچه اسکي پوري کوشش کي گئی اور بعض طلبا کو خارج کرنے کيليے بورڈنـگ هاوس کے مهتممين پر زور ڈالا گيا - ليکن مصيبت يه تهي که جن طلبا کو اپنے مقاصد کے ليے سب سے زياده مضر پاتے تهے ' وهي علم و شرافت اور اخلاق و تربيت کے اعتبار سے مدرسه کيليے سب سے زياده مفيد تهے - اور ايسا هونا لازمي تها - انسان کي خوبيوں کو دوستي اور دشمني ' دونوں راهوں سے جانچا جاسکتا هے - اگر نيکوں کي دوستي کسي کيليے معيار نيکي هے تو بدوں کي دشمني بهي ٹهيک اُسي طرح معيـار خوبي هے - جہل و نفسانيت کا جو مبغوض هوگا ' علـم و شرافت کا وهي محمود و محبوب بهي هوگا -

مجهے به تحقيق معلوم هوا هے که بعض طلبا کو خارج کرنے کيليے جب فرضي الزامات کي تلاش هوئي تو بورڈنـگ هاوس کے مهتمم نے صاف کهديا که جن لڑکوں کو آپ نکالنا چاهتے هيں ' مصيبت يه هے که وهي لڑکے مـدرسے بهر ميں اپنے کيريکٹر کي بے داغي اور اخـلاق و شـرافت کي فضيلت سے ممـتاز هيں - الـزام تصنيف هوں تو کيونکر ؟

اس مجبوري کا کوئي علاج نه تها - تاهم ايـک ذهين و قابل طالب العلم کو (جسکا نام شايد محمد حسين يا کچهه اور هے) بغير کسي قصور اور جرم کے بورڈنگ سے خارج کرديا گيا اور وه بيچاره اپني مصيبت زده حالت ميں اپني قسمت کو رو رها هے !

سچ يه هے که ان لوگوں نے ان اعمال مفسده سے اپني هلاکت کيليے خـود هي جلـدي کي : فسيعلمـون من هو شر مـکان واضعف جندا ؟

* * *

يه مختصر حالات وه هيں جنکا بلا واسطه تعلق طلبا سے هے اور ميں سمجهتا هوں که موجوده اسٹرائک ميں زياده تر انهي کو دخل هوگا - ورنه خود ندوه اور ندوه کي تمام تعليمي ' انتظامي ' مالي ' اور اخلاقي حالت جس طرح برباد هورهي هے ' اُسکي سرگذشت تو بهت طولاني هے اور اُسے " مدارس اسلاميه " کے زير تحرير سلسلے ميں ديکهنا چاهيے -

ايسي حالت ميں غفلت جرم ' اور خاموشي معصيت هے - ندوه هماري بيس سال کي محنتوں کا نتيجه هے اور وه سب سے بڑي اصلاح ديني کي تحريک هے جو گذشته صدي کے اندر نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي ميں ظاهر هوئی هے - پس يه محال قطعي هے که اس طرح اسکي بربادي ديکهي جاے اور چند بند گان اغراض و پرستاران جہل کو شتر بے مہار چهوڑ ديا جاے که وه اسکے خون حيات سے اپني خود پرستيوں کي پياس بجهائيں - اگر ندوه کے کاموں کے طرف سے هم سير هوگئے هيں ' تو ضرور نهيں که اُسے ان لوگوں کے هاتهوں برباد کيا جاے - اسکا بهتر ذريعه همارے پاس موجود هے - هم اسکي عمارت ميں آگ لگا سکتے هيں اور اسکي ديواروں کو ڈائنامٹ کے گولوں سے اڑا ديسکتے هيں - ايسا هونا هزار درجه بهتر هوگا اس سے که اپني بيس سال کي کمائي کو چند ارباب فساد کے حرص جہل پر قربان کرديں !

وه مخلصين ملت اور محبان قوم جنهوں نے هميشه ميري فريادوں کو سنا اور ميري معروضات کو قبـول کيا اور جنکو گذشتـه تجربوں نے يقين دلا ديا هوگا که ميري فريادين بے وجه نهيں هوتيں اور ميري صدائيں بلا ضرورت شديد نهيں اُٹهتيں ' آج پهر ايک بار انهيں مخاطب کرتا هوں - آج همتوں کيليے پيام عمل هے ' عزائم کيليے دعوت کار هے ' اور ندوه کيليے فيصلـه کن وقت آگيـا هے - زبانوں کو کهلنا چاهيے اور صداؤں کو بلند هونا چاهيے - هر شهر بلکه هر قصبه ميں چاهيے که جلسے منعقد هوں ' اور ندوه کی

ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتہائی تخریب!

دار العلـــوم ندوة العلماء کا خـاتمـــہ!

طلبائے مـدرسہ کی اسٹرائـک

اور

مسلمـانوں کی غفلــت کا آخــري نتیجــہ!

بالاخر پاني سر سے گذر گیا اور ندوة العلما کي بربادیوں کي طرف سے قوم نے جس طرح آنکھیں بند کرلي تھیں' اسکے انتہائي نتائج معزنہ کا ظہور شروع ھوگیا - آج ایک تار سے معلوم ھوا ھے کہ دار العلوم ندوة العلما کے تمام طلبا نے اپني شکایتوں سے عاجز آکر آخري علاج اختیار کیا ھے اور اسٹرائـک شروع کردي ھے : انا للہ و انا الیہ راجعون!

* * *

جو غفلت ندوہ کي طرف سے کي گئي تھي اسکا لازمي نتیجہ یہي تھا' اور پچھلے دو تین ھفتے کے اندر بار بار مجھے اسکا خوف ھوا تھا - مدارس در اصل ایک چھوٹي سي آبادي ھوا کرتے ھیں جنکے لیے اگر شخصي حکومتوں کي مطلق العنانیاں مضر ھیں تو خود مختاري اور بے رعبي کي طوائف الملوکي بھي برباد کن ھے - اس آبادي کا حقیقي امن یہ ھے کہ آسکے بسنے والے صرف اپنے ایک ھي کام یعنے عشق علم و شیفتگي درس و تدریس میں مشغول رھیں اور اسکے انتظام کو' جسکي درستگي باھر کي اصلاحي قوتوں سے ھوتي ھے' خود اپنے ھاتھوں میں نہ لیں -

اس بنا پر مدرسوں کي اسٹرائـک اصولاً کوئي اچھي چیز نہیں ھے اور امن و نظام کي ایسي غارت ھے جسے کوئي پسند نہیں کریگا - تاھم ایسا ھوتا ھے اور خرابیوں اور شکایتوں کا جب کوئي علاج نہ کیا جاے تو اسکا اصلي علاج بالمثل خرابي ھي ھے - اسکي ذمہ داري حکام مدرسہ پر ھے اور پھر اس سے بھي زیادہ قوم پر جس نے باوجود بصارت رکھنے کے دیکھنے سے انکار کردیا!

* * *

ابھي ایک ھفتہ بھي پورا نہیں ھوا ھے کہ میں لکھنؤ میں تھا اور طلبا کو نہایت بیقرار و مضطر پایا تھا - وہ قوم کي طرف سے بالکل مایوس تھے اور کہتے تھے کہ ھماري حالت کا اب کوئي پرساں نہیں - میں نے انھیں اطمینان دلایا کہ کوئي نہ کوئي صورت اصلاح حال کي بہت جلد اختیار کي جائیگي کیونکہ میں اس وقت تک اپنے اس سوداے خام میں مبتلا تھا کہ ندوہ کي مشکل کو چند ارباب اصلاح کي سعي سے حل کیا جاے - معلوم ھوتا ھے کہ بے چینیاں زیادہ بڑھ گئیں جنکے لیے یہ تشفي کافي نہ تھي اور بالاخر اس ناگوار صورت میں شکایتوں نے ظہور کیا -

* * *

بہت زیادہ قریبي حالات جو چند دنوں کے اندر پیش آئے ھوں مجھے معلوم نہیں لیکن اس اسٹرائـک کے بعض قوي اسباب تقریباً ایک ماہ سے پیدا ھوگئے تھے - اُن کي مجھے خبر ھے -

کالجوں اور مدرسوں میں جب کبھي اسٹرائک ھوتي ھے تو عموماً اُسکا سبب کوئي غیر تعلیمي شکایت ھوتي ھے یا کسي انتظامي استبداد نے لڑکوں کو مجبور کردیا ھوتا ھے - اس اسٹرائک کیلیے بھي ایسے اسباب موجود ھونگے لیکن سب سے زیادہ قوي سبب اسکا خالص تعلیمي ھے - یعنے طلباء ندوہ اپنے کسي آرام و راحت کیلیے نہیں' کسي انتظامي خود مختاري کیلیے نہیں' کسي زیادہ فرصت اور کم محنت کے حصول کیلیے نہیں' بلکہ صرف اسلیے فریادي ھیں کہ جس مقصد عزیز کیلیے انھوں نے اپنے وطن اور گھر کے آرام کو چھوڑا ھے' اور جو خود اس عمارت کے قیام کا اصلي مقصد اور اس اجتماع کي غرض حقیقي ھے' یعنے تعلیم اور حصول تعلیم' خود اسیکي راہ میں موانع پیدا کیے جاتے ھیں اور انکو خلاف قانون و قاعدہ روکا جاتا ھے تاکہ وہ اس سے زیادہ علم حاصل نہ کریں جسقدر مدرسین مدرسہ انھیں مدرسہ کے اندر دیسکتے ھیں -

مولانا شبلي جب حیدر آباد سے لکھنو آے تو طلباء دارالعلوم نے خواھش کي کہ اوقات مدرسہ سے خارج ایک خاص درس انسے بھي لیں جیسا کہ ھمیشہ تفسیر وغیرہ کا لیا کرتے تھے - چنانچہ مغرب کے بعد صحیح بخاري کا درس شروع ھوا اور طلبا نہایت دلچسپي اور شغف سے شریک ھونے لگے -

جدید حکام ندوہ کو نہیں معلوم کیوں' طلبا کا پڑھنا ناگوار گذرا اور انھوں نے علانیہ روکنا شروع کردیا - پھر بھي طلبا نے جانا ترک نہ کیا تو با قاعدہ طور پر حکما و جبراً روکدیا کہ جو شخص دارالعلوم میں پڑھتا ھے وہ دارالعلوم سے باھر کسي شخص سے کچھہ نہ پڑھے!

حالانکہ یہ ایک ایسا تمسخر انگیز قانون ھے جو آجتک کسي مدرسے میں جو تحصیل علم کیلیے بنا ھو' نافذ نہیں ھوا' اور کوئي پڑھا لکھا آدمي اس جہالت و فساد پر غصہ میں آے بغیر نہیں رھسکتا -

اسکا سبب بجز اسکے کچھہ نہ تھا کہ طلبا مولانا شبلي کے پاس نہ جائیں حالانکہ اگر وہ انکے پاس نہ جائیں تو پھر اور کیا کریں' اور کہاں جاکر اپني تعلیمي آرزوں کو خاک میں ملائیں؟

اسي اثنا میں طلبا نے چاھا کہ ماہ ربیع الاول میں مجلس ذکر مولد نبوي منعقد کریں اور حسب معمول مولانا شبلي تقریر فرمائیں - کسي قاعدہ اور قانون کے بموجب یہ خواھش قابل اعتراض نہ تھي' اور رشک و حسد اور بغض و عداوت کتني ھي شدید اور پاگل بنا دینے والي کیوں نہ ھو' تاھم اسکے بخارات غلیظہ قانون کي دفعات نہیں بن سکتے - اگر یہ سمجھا جاے کہ جلسوں میں تقریر کرنا بھي منجملہ خواص نظامت و معتمدي کے ھے جسکي مدعیان نظامت کو مثل اور باتوں کے ریس اور نقل کرني چاھیے' تو اسکا دروازہ بھي کسي نے بند نہیں کیا ھے اور قابلیت جسکے اندر ھو' اپنے جوھر ھر وقت دکھلا سکتي ھے -

با ایں ھمہ اسکي بھي مخالفت کي گئي - پہلے کہا گیا کہ جلسہ اس شرط سے ھو سکتا ھے کہ مولانا شبلي تقریر نہ کریں - پھر جب دیکھا کہ طلبا سے ایسي خواھش کرنا طلب محال ھے تو کہا گیا کہ تقریر ایسي ھو ویسي ھو - نئے مدعي نظامت اسکے صدر بنائے جائیں - پورا جلسہ انکے زیر صدارت اظہار عجز و اعتراف عبودیت کرے وغیرہ وغیرہ من الخرافات' و الا فلا!

یا سبحان اللہ! طغیان جہل اور فتنۂ غرور کا یہ کیسا عجیب نمونہ ھے! مولانا شبلي نعماني دار العلوم ندوہ کے طلبا کو درس دینے کیلیے اپنا وقت دیتے ھیں - وہ طلباء دار العلوم کے سامنے سیرة نبوي پر تقریر کرنے کي درخواست منظور کر لیتے ھیں' لیکن ایک جماعت ھے جسے اسکي منظوري دینے سے انکار ھے اور وہ گویا علم و فضل اور درس و تدریس کے ایک ایسے مرتبۂ بلند تک

الهلال

۶ و ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ هجری

مدرس سلامیه

نـــدوة العلما ء

مـــاضـي و حـــال

(۵)

یکایک سفر ے پیش آجانے کي وجه سے سلسله رک گیا تها - امید هے که گذشته صحبتوں ے تمام مطالب بالترتیب قارئین کرام ے پیش نظر هونگے -

غرضکه اصلاح و تجدید کا وه سر مخفي جسکي جستجو میں مصلحین گذشته سرگرداں رهے مگر بهت کم افکار عالیه تهے جنکي تــک رسائی هوئي - احیاء ملت کا وه مقصد عالي' جسکو گو جهنے والوں نے سمجها پر اسکے انجام دینےکي مهلت کسي نے نه پائي - یک دیني کا وه مشروع عظیم' جسکو بااین همه سطوت و وسعت طان عبد الحمید نه کرسکا ' اور خدیو مصر نے سید جمال الدین اسکا وعدہ کیا مگر همت هاردي (۱) - اصلاح اسلامي کا وه مطلوب بز' جس سے دار الخلافت اسلامي کے جوامع خالي رهے اور جسکا ل اصلاح دس برس کي سعي و جستجو کے بعد بهي جامع ازهر کے رنونکو نصیب نه هوا - وه یوسف گم گشته' جسکي آرزو تیونس کے جامع رني میں کي گئي مگر پوري نه هوئي' اور جسکو مراکش کے جامع ابن دروں میں پکارا گیا مگر جواب نه ملا - یعني وه که نامور محمد عبده ي عمر اسکے عشق میں رویا : و ابیضت عیناه من الحزن کظیم' مگر اُسے نه پاسکا ' اور قاضي القضاة ترکستان نے چالیس ب اسکي حسرت میں کاتے که وا اسفی علی یوسف ! مگر محروم ' خاک هند کے چند همم عالیه اور افکار صحیحه کي کوششوں کي لت ندوة العلما کے نام سے وجود میں آیا' اور باوجود فقدان خاص ' و احاطۂ جهل و جمود ' و موانع چند درچند ' و صدمات درپے' و مخالفت اناس' و تصادم اغراض و اهواء ' بالاخر فنا و هلاکت عهد سے گذر کر اس حد تــک آگیا که ایک محکم و قائم زندگي نیار کرلیتا' اور شاید چند تغیرات و مساعي کے بعد ایک وقت که اصلاح ملت کے جن نتائج کو سلاطین عهد اور فرمانروایان ر حاصل نه کرسکے اور عالم اسلامي کے بڑے بڑے مصلحین ي آرزو اپنے ساتهه لے گئے ' کفر آباد هند کي ایک درسگاه فقر قرا سے ظاهر هوتے : و ما ذلك علی الله بعزیز -

* * *

لیکن جبکه ایسا هوا اور مشکلوں اور مصیبتوں کا عهد گذر گیا - جبکه بیمار کي تیمار داري کے مصائب جهیلنے والے جهیل چکے' اور صحت وتندرستي کی صحبتوں کا وقت آیا - جبکه دهقان راتوں کي نیند اور دن کا آرام قربان کرچکا اور هل جوتنے کا نهیں بلکه فصل کاٹنے کا دور شروع هوا ' تو نیتوں کے عدوان' طبائع کے طغیان ' اغراض کے فساد ' نفس کي شرارت ' اور جهل کے فتنه نے سر اٹهایا تا خدمت اسلامي کي کوششوں کو اپنے مقاصد ردیه اور اغراض فاسده سے ناپاک کرے ' اور بندگان مخلصین نے جو نتائج حسنه اپني سالهـا سال کي مساعي سے حاصـل کیے هیں ' اُنهیں پامال خود پرستي و شخص نمائي کرکے با وجود جهـل و نا اهلي ندوه کو ایک وسیلۂ ریاست اعمال و وسیلۂ ولایت امور بنالے : استکبارًا فی الارض و مکر السئي -

کچهه شک نهیں که شیطان افساد اور غرور باطل کا یه ایک بهت بڑا فتنه هے جو ایک عظیم الشان دیني تحریک کي تخریب کیلیے بصورت اشخاص و اعمال متشکل و متمثل هوا هے - هذا من عمل الشیطان - اور وه جب کبهي دنیا میں کام کرنا چاهتا هے تو اسکا قدیمي قاعده هے که خود نهیں آتا' پر جهل و باطل کے اندر سے اپني آواز نکالنے لگتا هے : انه لکم عدو مبین !

پهر کیا وه قوم جس نے اپني بیداري اور احتساب اعمال کے دعووں سے گذشته تین سال کے عهد جدید میں ایک رستخیز هنگامه برپا کردیا تها' اسکو گوارا کرلیگي که اس طرح بلا ادنی جهد باطـل و سعي فساد کے' محض اسکے اغماض و غفلت سے فائده اٹهاکر جهل علم کو' اور فساد اصلاح کو شکست دیدے ؟ فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

* * *

اصـل یه هے که نـدوة الـعلما میں اجزاء مفسده ابتدا سے موجود تهے - جب وه مریض جاں بلب تها اور اسکے بستر کے قریب آنا جرم سمجها جاتا تها' تو ایک ایک کرکے تمام مدعیان باطل فرار کرگئے ' لیکن جب صحت کي صـدائیں بلند هوئیں اور نـدوه اٹهکر بیٹها ' تو یه لوگ حرص و طمع کي آگ سے مضطر هوکر دوڑے اور هر طرف سے اسکي رفاقت و معیت کے دعویدار بنکر اکٹهے هوگـئے - انهوں نے حسرت سے باهم ایک دوسرے پر نظر ڈالي که کیونکر دوسروں کي کوششوں کے نتـائج پر قبضـه کریں حالانکه کم بختي سے هم نے ندوه کو چهوڑ دیا تها : فاقبل بعضهم علی بعض یتلاومون - قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین (۶۸ : ۲۰)

پس وه اپني سـازشوں میں مشغـول هوے - کبهي باهم مراسلتیں کیں ' کبهی خفیه جلسے کیے ' کبهی اخوان فساد کی ایک برادري بنا کر ایک دوسرے کو پیام باطل بهیجا : یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا (۶ : ۱۱۲) ارباب کار کے بیجا تسامح اور ضعف عمل نے انکو بڑي بڑي فرصتیں دے رکهی تهیں تاهم انکي کوششوں کو همیشه وهي جواب ملا جو همیشه هر سعي باطل کو ملا هے ' یعني حسرت نا کامي و ماتم نامرادي : و کان عاقبـة امرهـا خسرا (۹ : ۶۵)

لیکن اسي اثنا میں رسالۂ الندوه کے مضمون جهاد کا مسئله پیش آگیا' اور اُس نے ان بندگان اغراض مخفیه کیلیے ایک سنهري فرصت پیدا کر دي - ادهر جنـگ بلقان جاري تهي ' مسئله کانپور کا آغاز تها ' ایڈریا نوپل کي دوباره فتح کا واقعه پیش آیا تها

۱۵ - مسجدين اور ۱۲ - قبرستان خطرے میں

مسجد لشکر پور (کلکته) کا حادثه

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْن فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ! (۹ : ۱۲۷)

کیا یه لوگ نہیں دیکھتے که کوئی برس ایسا نہیں گذرتا جسمیں ایک مرتبه یا دو مرتبه یه لوگ آزمایشوں میں نه ڈالے جاتے هوں ' مگر بارجود اسکے نه تو وہ اپنی بد اعمالیوں سے توبه کرتے هیں اور نه اُن تنبیهوں سے عبرت پکڑتے هیں !

جبکه مسجد کانپور کا حادثۂ خونین اپنے جانفرسا واقعات کے ساتھه ابھي ذهنوں سے فراموش نہیں هوا ہے - جبکه اس خون کی روانی جو مچھلي بازار میں بہا ' اور اُن لاشوں کي تڑپ جو مسجد کي دیواروں کے نیچے تڑپیں ' هندوستان کا سب سے آخري واقعه ہے - جبکه ایک قانون کي امید دلائي گئي ہے جو عمارات دینیه کي حفاظت کیلیے کامل انتظام کریگا ' اور جبکه هندوستان کي سب سے بڑي حاکم زبان نے گذشته کونسل کي تقریر میں مقدس مقامات کے تحفظ کا پورا اطمینان دلایا ہے ' تو لوگ نہایت تعجب سے سنیں گے که کلکته کے اطراف میں سے ایک آباد مقام یعنے لشکر پور میں علانیه مسجد کو منہدم کردینے کی کوشش کي گئي ہے ' اور اسکے چار برج بالکل اس طرح گرادیے گئے هیں جیسے کسي پرانے کھنڈر کے آثار سے زمین کو پاک کرنے کیلیے اسکی ٹوٹتي هوئي دیواریں بے خوف گرادي جاتي هیں !

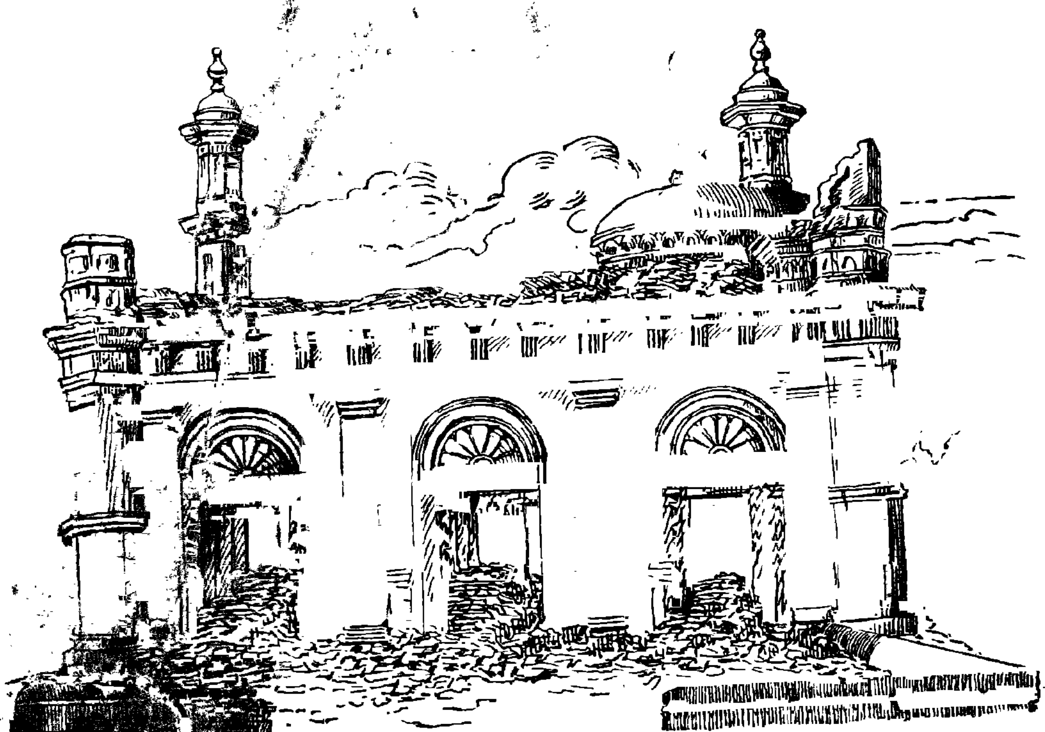
صرف اتنا هي نہیں بلکه ۱۵ مسجدوں اور باره قبرستانوں کے انہدام کا مسئله پیدا هوگیا ہے - بیان کیا جاتا ہے که کئي قبرستان کھود ڈالے گئے هیں جنکے اندر سے مرده لاشوں کي هڈیاں اور کھوپڑیاں نکلکر پامال هو رهي هیں - ایک دوسري مسجد کو بھي چاروں طرف سے مٹی ڈالکر چھپا دینے کی کوشش کي ہے - اگر عین وقت پر مسلمان هشیار نه هو جاتے تو اکثر مسجدوں کا خاتمه اور تمام قبرستانوں کا انہدام درپیش تھا !

اسکي تفصیل یه ہے که کلکته کے قریب لشکر پور ایک گاؤں ہے اور چوبیس پرگنه میں شامل ہے - اسمیں ایک وسیع قطعۂ زمین کے اندر تقریباً ۱۵ - مسجدیں اور ۱۲ - قبرستان قدیم سے موجود هیں - کلکته پورٹ کمشنري کي جانب سے چھه هزار بیگھه زمین خریدي گئي تاکه خضر پور ڈک کو وسیع کیا جاے - اسي زمین میں یه تمام مسجدیں اور قبرستان بھي آگئے - مسلمانوں کو جب اسکي خبر هوئي تو سنه ۱۹۰۹ میں اطراف کے تمام مسلمانوں متفق هوکر ایک عرضداشت لفٹننٹ گورنر بنگال کي خدمت میں بھیجي که اس زمین کے اندر هماري مسجدیں اور قبرستان هیں اور کئي ایسے بزرگوں کی قبریں بھی هیں جنکي هم بہت عزت کرتے هیں - ایسي حالت میں همیں معلوم هونا چاهیے که ان کے ساتھه کیا سلوک کیا جائیگا ؟

معلوم نہیں اس عرضداشت کا کیا حشر هوا لیکن یه نتیجه اب همارے سامنے ہے که کئی قبرستان بلا تامل کھود ڈالے گئے ' ۲۳ فروري کو پورٹ کمشنر کے آدمیوں نے ایک مسجد کو نہایت بے باکي اور بے خوفي کے ساتھه منہدم کرنا شروع کردیا !

اسکے چار برج گراے گئے - پانچواں خود گرگیا اور اسکے نیچے دبکر ایک مزدور مرگیا - اس اثنا میں مسلمانوں کو خبر هوگئي وہ عین موقعه پر پہنچ گئے - موجوده حالت یه ہے که انہدام روک دیا گیا ہے اور مقامي حکام و پولیس نے مداخلت کی ہے -

اس مداخلت کیلیے هم حکام کی تعریف کرتے هیں ' اصلي سوال یہیں آکر ختم نہیں هو جاتا - سب سے پہلے پورٹ کمشنر کے حکام کو اس صریح مذهبي توهین و مداخلت کي قانوني جوابدهي بھگتني چاهیے ' جو انہوں نے اس جرأت اور مختاري کے ساتھه کي پھر تمام مقامی حکام سے پوري باز پرس هوني چاهیے که کیوں انہوں نے ایسا هو جانے دیا ؟ اسکے بعد تمام مساجد کے تحفظ کا ایک قطعي فیصله هو جانا چاهیے - هم ان تمام امور کي جانب صوبه کے اعلیٰ حکام کو توجه دلاتے هیں اور خبر سے پہلے خبردار کرتے هیں - اگر بہت جلد ایسا نه هوا تو مجبوراً مسلمان اس معامله کو خود اپنے هاتھوں میں لے لینگے ' اور پھر عام پبلک کي قوت کے هاتھوں معاملے کو سپرد کرنا هی پڑ گا -



مسجد لشکر پور جسکے چار برج ۲۳ فروري کو گرا دیے گئے !

(بقیه صفحه ۳ کا)

حفاظت اور اسکی موجوده خرابیوں کے انسداد کیلیے صدائیں بلند کي جائیں - سر دست اس کام کے لیے ترتیب عمل یه هوني چاهیے

(۱) هندوستان کے تمام مسلمانوں کو بذریعه مجالس و جرائد ندوه کي حفاظت و اصلاح کیلیے متعدد صدا بلند کرنا -

(۲) فوراً ایک کمیشن کا تقرر جو لکھنو میں جاے اور دارالعلوم کے مفاسد کي تحقیق کرے - حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب ' نواب محمد اسحاق خاں صاحب ' ڈاکٹر محمد دیر صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بھاولپور ' مسٹر محمد علي کامریڈ سید وزیر حسن ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل ' بابو نظام الدین صاحب امرتسر ' حکیم عبدالحي صاحب لکھنو ' ڈاکٹر ناظر الدین حسن ' مسٹر مظہرالحق بانکي پور ' حضرات دیوبند میں سے کوئي بزرگ جو شریک هوں ' یه حضرات میرے خیال میں اس کام کیلیے نہایت موزوں هونگے -

(۳) ایک عظیم الشان جلسه کا انعقاد جو ندوه کے مسئله کا آخري فیصله کردے -

ات کیـوں نه کرے' حالات و حـوادث خواه کتني هي مهلت
سامان فرصت کیوں نه فراهم نه کردیں ' تاهم ندوه کو برباد کرنا
ن نهیں هے' اور نه اس لقمے کا نگلنا اتنا سهل هے جسقدر
احمقوں اور نادانوں نے سمجهه لیا هے - یه جو ایک وقتي
یابي سي هوگئی هے تو اسکے غرور سے اپنے دماغوں کو مختل نه
ر - کبهي کبهی ایسا بهي هوتا هے که اغراض باطله کو تهوڑي سي
لت دیدي جاتي هے تاکه اُسکا بلند هوکر پهرگرنا ' اور زندوں
طرح چل پهرکر پهر مرنا دنیا کیلیے وسیلۂ عبرت بنے - لیکن اب
وقت گیا - تهوڑي سي مهلت آور باقي هے - جب تــک ارباب
متوجه نه هوے تهے' اسي وقت تک کیلیے اسي تار عنکبوت کي
رت سازي کا دور تها - لیکن اب احتساب کا طوفان سر پر
پهنچا هے : و ان اوهن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون !

* * *

الهلال ابتدا سے حق کي قوت کا واعظ هے ' اور الله علیم هے که
جهے سورج اور چاند کے وجود کا اتنا یقین نهیں جتنــا حق کي
یابي اورباطل کے خسران پر ایمان هے - یه میري محسوسات و مرئیات
ں اور ان میں کسي کو مجهسے لڑنے کي ضرورت نهیں - پس
ے اسي یقین ایماني کي بنا پر یه سب کچهه کهه رها هوں :
یعلمون من هو شر مکانا و اضعف جندا - و تلك الدار الاخرة نجعلها
ذین لا یریدون علوا في الارض و لافسادا و العاقبة للمتقین -

(دار العلـــوم ندوه)

ندوة العلما جب قائم هوا تو هر طرح کے علما کا ایک وسیع
جمع اور مدعیان ریاست دیني کا ایک سب سے بڑا عرش جلال
ر آتا تها - مگر در اصل اسکي حقیقت سمجهنے والے معدودے
ند اشخاص تهے' اور وهي اس تماشه گاه کا اصلي گوشۂ عمل تها -
ثروں نے اسے ایک دار الوعظ سمجها ' بهتوں نے اپني اظهـــار
واوبت کیلیے اسے نمایش گاه قرار دیا ' بهتوں نے دیکها که مدتوں
بعد ارباب عمائم کي مقدرلیت و ریاست کا ایک میدان کهلا هے'
تقبال و مشائعت کے هجوم هیں' اور دعوتوں اور سفر خرچ کے
ي ارڈروں کا وسیله' پس وه اسکي جانب دوڑے - لیکن اس سفر
، مقصد میں دوتین آدمي ایسے بهي تهے جو سمجهتے تهے که همارا
قصود کیا هے اور اس مجمع سے کیونکر کام لینا چاهیے ؟

ابتدا میں اجتماع علما ' رفع نزاع باهمي ' اشاعت اسلام '
سیس دار الافتا ' وغیره وغیره بهت سے مقاصد ندوه کے قرار دیے
- لیکن ارباب فکر نے دیکها که یه سب بے سود هے - اصلاح و عمل
تمام ارادے یهاں آکر رک جاتے هیں کیونکه وه آدمي نهیں جو ان
وں کو انجام دیں - پس اولین کار یه هونا چاهیے که ایک درس
قائم کي جاے -

یه ضرور هے که اصلاح نصاب کا مسئله ابتدا سے مقاصد میں
ا گیا تها ' لیکن صرف سالانه جلسے هوتے تهے اور لوگ اپنے اپنے گهر
لے جاتے تهے - کوئي مقصود عملي سامنے نه تها -

چنانچه مولانا شبلي نعماني نے " دار العلوم " کا ایک لائحه
اسکیم) مرتب کیا ' اور مولانا محمد علي صاحب کو جو ندوے
ے ابتدا سے ناظم تهے ' دیا که اپني جانب سے چهاپکر شائع
دیں - اسکے بعد میرٹهه میں ندوة العلما کا سالانه جلسه هوا
سمیں تجویز دار العلوم پر تقریریں هوئیں' اور بڑے جوش و خروش
، ساتهه هر طرف سے صداء اعانت بلند هوئي -

اسکے دو برس بعد لکهنؤ میں دار العلوم قائم هوگیا اور تعلیم
شروع هوگئي -

(مقامي گـــورنمنٹ کي بـــد گماني)

خدمت انساني کا کوئي کام آزمایش سے خالي نهیں هوتا ' اور
مجهے یقین هے که جسطـرح دنیا میں هر شے کیلیے خـدا کا ایک
نظام و قانون هے ' بالکل اسي طـرح ایک قانون ابتـلا و امتحان
بهی هے : ولنبلونکم حتی نعلم المجـاهدین منـکم و الصابرین '
و نبلو اخبارکم (۴۷ : ۳۳)

اب تــک ندوه شرکاء کار کیلیے ایک بے غل و غش مائدۂ لذائذ
اور سفرۂ نعائم تها ' لیکن اب یکایک اسکي زندگي کي پهلي اور سب
سے بڑي آزمایش شروع هوگئي - بعض اسباب (جنکي یهاں تفصیل
موجب طوالت هوگي) ایسے پیش آے که صوبے کي گورنمنٹ کو ندوه
کي طرف سے خواه مخواه سیاسي بدگمانیاں پیدا هوگئیں اور بعض
لوگوں نے اس سوء ظن کو آور زیـاده قوي کردیا - اُس وقت صوبے کا
حاکم اعلی سر انٹوني میکڈانل تها جسکو مسلمانوں کے وجود هي
سے بـد گمانی تهي - اسکو خیال هوا که علما کا جمع هونـا اور ایک
مذهبي تحریک کي پکارضرور کسي نه کسي پوشیده منصوبے پر مبني
هے - مولانا شبلي بهي اسي لیے ترکي گئے تهے ' اور صرف اسي لیے
مذهب مذهب پکارا جاتا هے - چنانچه اس نے علانیه مولانا کي نگراني
کا پولیس کو حکم دیدیا اور مشتبه اشخاص میں انکا نام لکهه لیا گیا !

بدقسمتي سے ایسا هي خیال مذهبي دعوت کي نسبت آجکل
بهي بعض حکام کا هے -

وه اس خیال پر کچهه اسطرح جم گیا که اسکا دفعیه محال هوگیا -
اسکي نظر بدلني هي تهي که یکایک ندوه کا عروج محاق میں آگیا -
بربادي و تباهي کے تمام سامان ایک ایک کرکے فراهـم هوگـئے -
جسقدر امرا و ارباب دول ندوه کے ساتهه تهے اور دارالعلوم کیلیے روپیه
دینا چاهتے تهے ' انکے لیے صرف اسقدر علم هي کافي تها که صوبے کا
حاکم اعلی نـدوه کو اچها نهیں سمجهتا - انهوں نے معاً انـکار و تبرا
شرع کردیا -

اسکے بعد شرکاء نـدوه اور عهده داران جمعیة کي باري آئي -
في الحقیقت یهي وقت اصلي آزمایش کا تها ' مگر بهلا وه لوگ
جنهوں نے ندوه کو ایک منزل عیش سمجهکر اپنے اپنے خیمے گاڑ
دیے تهے ' اسطرح کانٹوں سے بهرا دیکهکر کب جمنے والے تهے ؟
منشي اطهر علي مرحوم نے ندوه کو خراب کیا تها - ندوه کے تعلق
نے انهیں برباد کیا - وه حیدراباد چلے جانے پر مجبور هوے -
مولانا محمد علي حج کیلیے چلے گئے ' اور پهر نظامت سے
استـعفا دیـدیا - اب نه وه جلسوں کے واعظ تهے ' نه مجالس کي
صدارت کے خواستگار - وه غلغلے جنهوں نے تمام هندوستان کو یکسر
اپني جانب متوجه کرلیا تها ' ایک دوسال کے اندر هي اندر اسطرح
بیٹهه گئے گویا کبهي انکا وجود هي نه تها - تهوڑے هي دنوں کے
بعد ندوه ' ندوه کا وجود ' اسکي مجالس ' اسکا نام ' اسکا مـدرسه '
ایک از یاد رفته خواب بنکر لوگوں کے ذهنوں سے فراموش هوگیا !

ناروا بود به بازار جهاں جنس وفا
رونقے گشتم و از طالع دکاں رفتم !

ندوه جب تک رجوع خلائق کا مرکز' جمع مال میں کامیاب '
اور هنگامۂ و نمایش کا وسیله تها ' اُس وقت تک اسکا میدان
دلفریب ' اور اُسکي جیب پر از زر تهي - پس وه اپني ایک
صدا سے سیکڑوں عالموں' صوفیوں' واعظوں ' اور خطیبوں کو اپنے علم

اور تمام قوم اسمیں منہمک تھي - پس انھوں نے اس مہلت سے فائدہ اٹھا یا - ایک نے تحریک کي' دوسرے نے تائید :

یکے بدزدي دل رفت و پردہ دار یکے

خلاف قاعدہ مجالس و مجامع' خلاف اصول و نظم عمومي' خلاف قانون ندوہ' و بغیر هیچ گونہ مناسبت و اهلیت' ایک شخص ناظم بن بیٹھا' دوسرے کو مددگار بنالیا - امیدوں کو بشارت' اور آرزوؤں کو پیغام فتح باب ملا - وہ شاهد اغراض جسکي ایک نظر مہر کي آرزو میں سالہا سال بسر هوگئے تھے' اب بے غل و غش زاهدان کہن سال سے هم کنار و هم آغوش تھا - فیا سبحان اللہ !

دیدار شد میسر و بوس و کنار هم
از بخت شکر دارم و از روزگار هم !

غرور باطل نے دربار حکومت آراستہ کیا اور نام و نمود کي دیرینہ حسرتیں یکایک ایک هي بار ابل پڑیں - غریب ندوہ اب حکام جدید و فرمان روایان دارالعلوم کیلیے ایک خوان یغما تھا' اور گویا سورۂ انفال کے شان نزول میں داخل : یسئلونک عن الانفال - قل الانفال للہ وللرسول (۸ : ۱) مدتوں کے بعد اگر کسي بھوکے پیاسے کو پورا دسترخوان هاتھہ آجاے تو اس سے اداب طعام کي امید رکھنا لا حاصل ہے - پس مٹي هوئي حسرتوں اور برسوںکي دبي هوئي امیدوں کے ناگہاني ظہور نے ایک عجیب طوفان بے تمیزي بپا کردیا اور خود مختارانہ حکم راني کي تمام مصیبتیں ایک هي وقت میں ندوہ پر ٹوٹ پڑیں -

حقیقت یہ ہے کہ اس گروہ کے افساد سے زیادہ اسکي ناداني قابل گریہ ہے - وہ جو کچھہ کر رها ہے اِس سے اُسکا پہلا مقصود اپني غرض پرستي' اور دوسرا مقصود ندوہ سے اصلاح و تجدید کے عنصر کو خارج کرنا ہے - وہ شہرت کیلیے بھوکا پیاسا ہے اور ناموري کي هوس سے پاگل هوگیا ہے - جہل و ناداني نے اسکے نفس پر یہ القاء باطل کردیا ہے کہ اس مقصود کے حاصل کرنے کیلیے نہ تو علم و فضل کي ضرورت ہے' نہ تزکیۂ و تنویر افکار کي - نہ خدمت کا سچا ولولہ چاهیے' اور نہ ایثار نفس کا کوئي نمونہ - صرف اتنا هي کافي ہے کہ کسي نہ کسي طرح ایک بار انجمنوں کي نظامت اور مدرسوں کي معتمدي حاصل کرلي جاے' اور پھر اس حیثیت نمایاں سے جلسوں میں چلے جانا' حکام کي چوکھٹوں کو گاہ گاہ بوسہ دیدینا' اپنے چغۂ و عمامہ کے نازو کرشمے کي پیہم نمایش کرتے رهنا' بس یہي وہ صحیح ترتیب عمل ہے' جسکے منازل طے کرلینے کے بعد پیشوائي و ناموري کا بہتر سے بہتر درجہ حاصل هو جاسکتا ہے - پس چونکہ اس نے اپنے زعم باطل میں اس اصول کار کو اچھي طرح سمجھہ لیا ہے' اسلیے صرف انھي اشغال و اعمال میں بے فکر و بے پروا مشغول و غرق ہے' اور سمجھتا ہے کہ مجھے ندوہ ملگیا' اور میں وہ سب کچھہ هوگیا جسکي مجھے برسوں سے آرزو تھي - یہي بر خود غلط جماعت ہے جسکي نسبت لسان الهي نے فرمایا :

الذین یفرحون بما آتوا — جو لوگ اپنے کیے سے خوش هوتے
و یحبون ان یحمدوا — هیں اور دراصل کیا تو انھوں نے کچھہ
بما لم یفعلوا (۳ : ۱۸۵) — بھي نہیں پر چاهتے هیں کہ اُن کاموں کیلیے انکي تعریف کي جاے جو انھوں نے نہیں کیے' تو ایسے لوگ کبھي کامیاب نہیں هوسکتے -

اُن احمقوں کو کون سمجھاے کہ جس چیز کے یہ بھوکے هیں یعني رجوع خلق اللہ اور نام و نمود و شہرت' تو یہ اشخاص کیلیے نہیں ہے بلکہ اعمال کیلیے ہے اور اسکے حاصل کرنے کا اصلي طریقہ کام ہے نہ کہ صرف خواهش - یہ جن لوگوں کي شہرت کو دیکھکر بے هوتے هیں اور انکي سي حالت پیدا کرنے کیلیے مضطر هیں شرط کار یہ ہے کہ انکے صرف اقدام عمل هي کي نہیں بلکہ اصل ع کي تقلید کریں -

* * *

بہر حال یہ ایک اجمالي ماتم تھا اس درد انگیز بربادي کا' موجودہ سنین عمل کي ایک سب سے بڑي دیني تحریک کے س کي جا رهي ہے' لیکن اب اس کا علاج صرف ماتم نہیں بلکہ س سے پہلے کشف حال و سرائر' اور پھر دفع اشرار و مفسدین' و قلع و اهل طغیان و جاهلین ہے - پس بہتر یہ ہے کہ اسي کي طرف سب متوجہ هوں -

(آئندہ مباحث)

سب سے پہلے میں ندوۃ العلما کے گذشتہ چند سالوں کے حا پر ایک اجمالي نظر ڈالونگا کہ اب قوم کو ایک مرتبہ سب ک سمجھکر آخري فیصلہ کرنا چاهیے - اسکے بعد موجودہ تغیرات حقیق... ظاهر کرونگا' اور واضح کیا جائیگا کہ کس تمسخر انگیز طفلانہ بد حواسي کے عالم میں تمام قواعد و اصول اور اهلی و صلاحیت کو بالاے طاق رکھکر نیا ناظم ندوہ منتخب کیا گیا اور کیسي سازشي کارروائي اسکے اندر مخفي ہے ؟

اسکے بعد ندوہ کي نئي قابض جماعت کي طرف متوجہ ه کي غیر مطبوع زحمت گورا کرني پڑیگي کہ وہ کون لوگ هیں انکي قابلیت دماغي و نظمي کا کیا حال ہے ؟ اس وقت تک کیلیے انھوں نے کیا کیا ہے' اور آیندہ کیلیے کیا توقعات هوسکتي هیں

اگرچہ یہ لوگ کبھي بھي اس اهمیت کے مستحق نہ تھے انکي نسبت اخبارات میں بحثیں کي جاتیں' اور وہ لوگ وقت صرف کرتے جو اور بھي کام اپنے لیے رکھتے هیں - تاهم کہیے کہ خود هماري غفلت اور خاموشي هي نے ان لوگوں ایک وقتي قبض و تسلط کي مہلت دیدي ہے اور اب اس فلد کا کفارہ یہي ہے کہ اسکے لیے صرف وقت و قلم کیجیے :

ز مرغان حرم در کام زاغاں طعمہ اندازد
مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

اسي کے ضمن میں بعض عجیب عجیب واقعات بھي لوگ کے سامنے آئینگے اور وہ دیکھیں گے کہ ابھي ایک شش ماہ بھي ندوہ کي نئي مزعومہ و مفروضہ نظامت پر نہیں گذري کہ حالت کیا سے کیا هوگئي ہے ؟ دفتر کا کیا حال ہے ؟ مصار کس بے دردي سے هو رهے هیں ؟ سفر خرچ کي کس فیاضي بخشش هو رهي ہے ؟ موٹر کاروں کو کس شاهانہ جود و سخا ساتھہ مہمانوں کیلیے مہیا کیا جاتا ہے ؟ اور پھر سب سے زی یہ کہ جن لوگوں نے بایں جد و جہد ندوے کي مسند نظام (بزعم باطل و جہل اندیش خود) اور ولایت امور حاصل کي خود انھوں نے اب تک ندوے سے کس قدر لیا ہے' اور کیا ہے جو اس بد بخت کے حصے میں آئي ہے ؟

یہ حالات نہایت عجیب و غریب هونگے اور ان میں قوم کیل بہت سي ایسي بصیرتیں هونگي کہ اگر انسے سبق عبرت حاصل گیا تو کچھہ عجب نہیں کہ یہ بربادي بھي اسکے لیے موجب ، و صلاح هو جاے !

میں نے " بربادي " کا لفظ کہا لیکن انشاء اللہ عنقریب آش هو جائیگا کہ ندوہ خواہ کچھہ هي کیوں نہو' قوم خواہ کیسي ہ

الوالعـــزم اسنوهیلتـا دیبــي

جو خود جل گئي تا که ملک کو رسم پرستي کي آگ سے نجات دلاے !!

میں دیکهتا هوں تو مجهے اسلام کا حکم " جهاد " عالم انسانیة کي تمام نیکیوں اور جذبات انساني کے تمام مقدس اقدامات کا ایک ایسا محور نظر آتا هے جسکے دائرة سے کوئي شے باهر نهیں -

جهاد کي حقیقت یه هے که حق اور صداقت کے کسي مقصود کیلیے اپنے تئیں تکلیف و مشقت اور نقصان و آلام میں مبتلا کرنا پهر دنیا میں کونسا نفع هے جو بغیر کسي ذاتي مضرت کے عالم انسانیت کو پهنچ سکتا هے ؟

تم انسانوں کے فائدے کي طرف ایک قدم بهي نهیں اٹهاسکتے جب تک که اپنے نفس کو کچهه نقصان نه پهنچاؤ - تم خدا اور اسکے بندوں کے ساتهه ذرا بهي پیار نهیں رکهتے اگر اپنے نفساني آرام و راحت کے ساتهه دشمني نهیں کرسکتے -

جو لوگ خدمت و محبت انسانیة کے مدعي هیں انکو سب سے پہلے اپنا معامله خود اپنے اندر هي طے کرلینا چاهیے - چونکه آدم کي اولاد ایک ...یونٹي کي بهي خدمت نهیں کرسکتي ' جبتک که وہ اپني خدمت سے بے پرا نه هوجاے - لکڑي کے ٹکروں میں گرمي نهیں هوتي ' پر جب وہ جل اٹهتي هیں تو انکي سوزش سے قریب کي هر چیز تپنے لگتي هے !

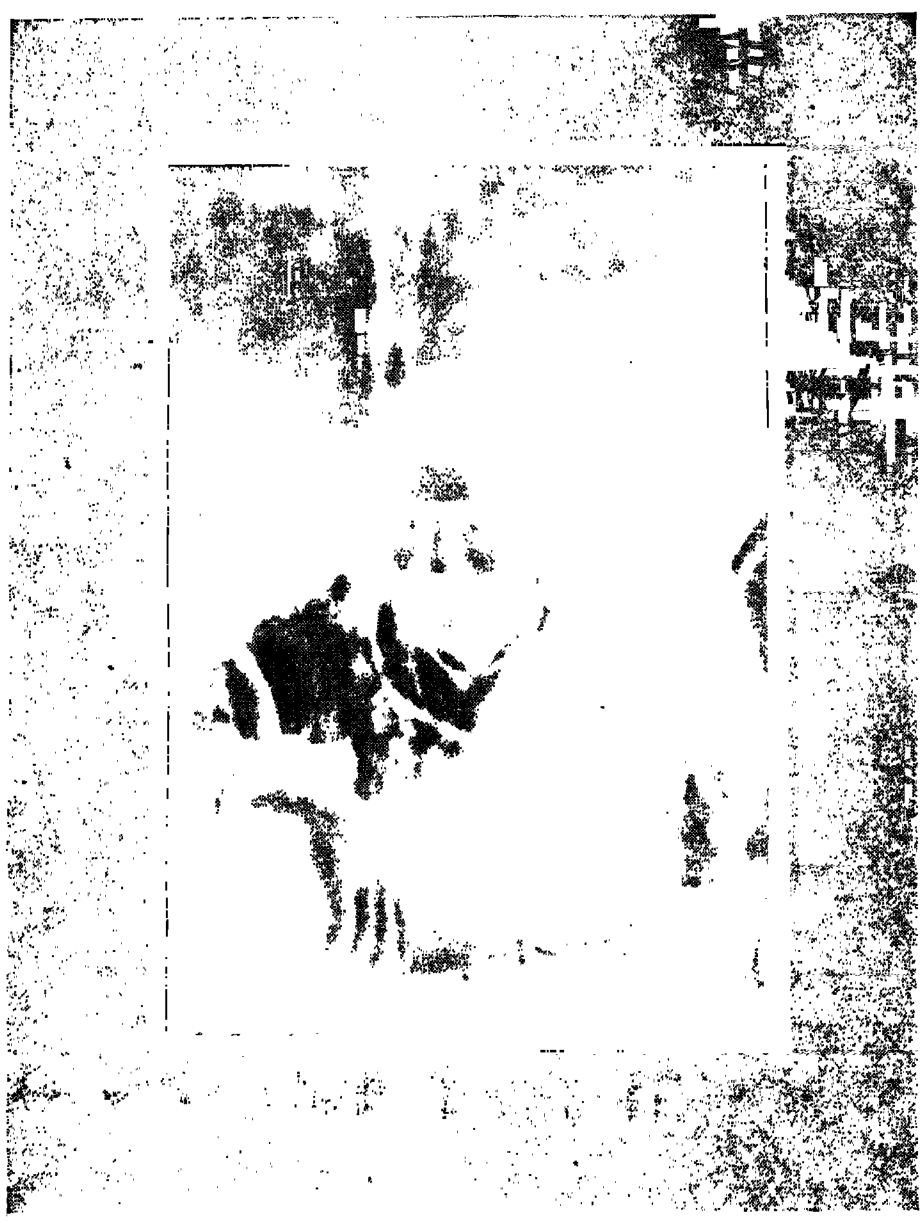
اے متـــاع درد در بازار جاں انداخته !
گوهر هر سود در جیب زیاں انداخته !

یه دنیا جو نفع و سود کي ایک زراعت گاہ هے ' کیا اسکا بیج نقصان و زیان کے سوا اور بهي کچهه هے ؟ کتني پامالیاں هیں جو شادابیوں کا باعث هوتي هیں ؟ کتني ٹهوکریں هیں ' جو استقامت کا سبق دیتي هیں ؟ کتني ناکامیاں هیں جو کامراني کا پیام لاتي هیں ؟ کتني مایوسیاں هیں جنکي تاریکي سے صبح امید طلوع هوتي هے ؟ اور پهر کتنے آگ کے جانسوز شعلے هیں ' جنکي جلائي هوئي راکهه سے نشوؤ نما کي ارواح حیه و قائمه پیدا هوتي هیں ' اور اس دنیاے شهادت و فنا آباد میں کتني هي زخموں کي کروٹیں ' درد کي چیخیں ' احتضار کي بے چینیاں ' اور موت و هلاکت کے خون کي روانیاں هیں ' جو اشخاص پر طاري هوتي ' مگر اقـوام کیلیے زنـدگي اور سـلامتي کا آب حیـات بنکر بهتي هیں ؟ ان الله فالق الحب والنوى ' يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي ' ذلكم الله فانى يوفكون ؟ (٦ : ٩٥)

* * *

ایک محب وطن اپنے وطن محبوب کیلیے سولي کے تختے پر کهڑا هوتا هے - ایک پرستار حق اپنے مقصود کیلیے عیش و آرام کو خیرباد کهتا هے - ایک عالم و مکتشف راہ کشف و علم میں قربان هوجاتا هے - یه سب کے سب اسي " جهاد في سبیل الله " اور عشق مرضات الهی کے مظاهر هیں - البته اسلام کي یه خصوصیت هے که اس نے اس راہ کي بے اعتدالیوں اور گمراهیوں کا بهي علاج کردیا اور یه نهیں کها که تم کسي نیک خیال کیلیے اپنے تئیں قتل کر ڈالو بلکه کها که نیکي کیلیے اپني مخالف خواهشوں کو قتل کرو که یهي سب سے بڑي شهادت هے -

آنکـه دائم هوس سوختن ما مي کـرد
کاش مي آید و از دور تماشا مي کر



* * *

محبت انسانیت اور عشق ملة کي پاک قربانیوں کي ایک ان گنت صف تاریخ کے سامنے هے - سقراط نے زهر کا جام پیا ' قرطاجنه کے قوم پرستوں نے آگ جلائي اور اسمیں کود پڑے ' میزیني نے اپني ساري عمر کا عیش و آرام تلف کردیا ' لیکن کیا اولو العزم روحوں کي اس محترم صف میں سترہ برس کي کنواري اسنوهیلتا دیبي کو جگه نه ملیگي ' جو اپنے شوهر کي وفاداري میں نهیں بلکه اپني قوم کے عشق میں ستي هوگئي ؟

اِس ظلم آباد ارضي میں ' جهاں شهروں کي رونق ' بازاروں کي چهل پهل ' موٹر کاروں کي گهڑگهڑاهت ' اونچے اونچے مکانوں کي آبادیاں ' اور تلاش سود و عشق اغراض کي کشمکش نے ایک شورش بهیمي بپا کررکهي هے ' کیا کوئي سامعۂ عبرت هے جو رات کے سکون روحاني اور پچهلے پهر کي خاموش فضاء لاهوتي میں ایک شعلۂ محبت قدسي کي صداے سوزاں سنے ' جبکه حیات انساني کي حدود سے بالا تر ایک روح ملکوتي ' شعلوں کي چادر کے اندر سے بني نوع انساني کي غفلت پر ماتم کررهي تهي ؟

سوخت بے وجهم ' تماشـا را نگر !
کشت بے جرمم ' مسیحـا را ببیں !
زندۂ کـــش جـاں نه باشد دیـدۂ ؟
گـر ندیدیستي ' بیا ' ما را ببیـں !

* * *

کے نیچے جمع کرلیتا تھا ' اور اسکا دستر خوان جب بچھتا تھا تو بڑي بڑي متبرک صفیں اسکے یمین و یسار نظر آتي تھیں - پر اب وہ مفلس ھوگیا ' اُسکا گھر غربت کدہ اور اسکي جیب خالي ھوگئي - زمانے نے اُسکي طـرف سے آنکھیں پھیر لیں اور اُس سے صـاحب سـلامت رکھنے والوں کیلیے بحکم حکومت روک ٹوک ھونے لگي - ایسي حالت میں کسے پڑي تھي کہ اُسکي طرف جھانـک کر بھي دیکھتـا ' اور اُس بیکس کے لیے اٹھتـا جو اب دینے سے عاجـز تھا اور خود محنتوں ' ھمتوں ' قربانیوں ' اور صـرف وقت و مال کا طالب تھا ؟

(دوســـري نظـــامت)

مولانا محمد علي کے مستعفي ھوجانے کے بعد ناظم کي تلاش ھوئي مگر اُس وقت نہ تو مولوي خلیل الرحمن سہارن پوري نے اپنے احق بالخلافة ھونے کا دعوا کیا اور نہ انکے کسي دوسرے ھم مقصد نے - مولوي خلیل الرحمن صاحب ایک تاجر آدمي ھیں - دکانـدار آدمي ھي اچھي طرح اس نـکتے کو سمجھتا ہے کہ خرید و فروخت میں متاع کو قیمت سے زیادہ بہتر ھونا چاھیے - وہ نیپال کے جنگل میں جس اصول کو برتتے تھے ' اس کو بازار ندوہ کیلیے بھي استعمال کر سکتے تھے - پھر سب سے زیادہ یہ کہ اس وقت تـک نـدوہ کي نظامت اتني کم قیمت بھي نہ ھوئي تھي کہ ھر دکاندار بولي دینے کیلیے اٹھہ کھڑا ھوتا - غرضکہ مولوي مسیح الزمان صاحب مرحوم [illegible]پوري ندوہ کے ناظم قرار پائے -

یہ نظامت محض براے نام تھي - مولوي صاحب مرحوم ان کاموں کے آدمي نہ تھے ' اور اصلي پیچ گورنمنت کے تعلق کا پڑا تھا - وہ خود شاھجہاں پور میں رھتے تھے - دفتر بھي وھیں اٹھوالیا اور جیوں توں کچھہ زمانہ گذر گیا - مگر ندوہ کي حالت روز بروز بد سے بد تر ھوتي گئي - آمـدني کچھہ نہ تھي - چندوں کا سلسلہ بالکل موقوف تھا - فنڈ کا وجود نہیں - اشخاص ناپید تھے -

(حـیـات بـعـد ا[illegible]ات)

مولا نا شبلـي نعماني اُس زمانے میں حیدر آباد میں تھے اور برابر ارادہ کر رھے تھے کہ ندوہ کیلیے اپنا پورا وقت دیدیں - کلکتـہ اور مدراس کے جلسوں میں اسکا اعلان بھي ھوا تھا -

بالاخر سنہ ۱۸۹۶ میں مولانا شبلي نے آخري فیصلہ کرلیا اور حیدر آباد سے لکھنؤ چلے آئے تا کہ ندوہ کي ازسرنو تحریک شروع کریں -

اُسي زمانے میں مولوي مسیح الزمان مرحوم نے استعفا دیدیا اور وجہ بظاھر یہ بتلائي کہ وہ لکھنو میں قیام نہیں کر سکتے - آیندہ کیلیے طریق عمل یہ طے پایا کہ کسي دوسرے شخص کو اب ناظم بنانے کي ضرورت نہیں' اور نہ یہ مسئلہ اس وقت حل ھو سکتا ہے - کاموں کو تقسیم کر دینا چاھیے - ناظم کي جـگہ تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹري مقرر ھوں جو اپنے اپنے صیغہ کا کام کریں -

اس بنا پر جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ ماہ صفر سنہ ۱۳۲۳ - ھجري نے طے کیا کہ مندرجۂ ذیل اصحاب سکریٹري مقرر ھوں :

صیغۂ تعلیم و دارالعلوم کیلیے :	مولانا شبلي نعماني
صیغۂ مراسلات ,, ,,	مولانا عبـد الحي
,, مال ,, ,,	منشي احتشام علي

یہاں یہ ظاھـر کردینا ضروري ہے کہ مولانا شبلي نعماني اس جلسے سے پہلے بھي دارالعـلوم کے معتمد (سکریٹري) تھے - مولوي مسیح الزمان مرحوم کي نظامت کے زمانے میں (۱۶ مار[illegible] ۱۹۰۳ کو) شاھجہانپور میں مجلس انتـظامیہ کا ایک اجلا[illegible] تھا جسمیں مولانا محمد علي ناظم اول' مولانا عـبد الحي [illegible] ناظم' اور خود مولوي مسیح الزمان مرحوم بھي شریک تھے -

اُسي جلسے میں قـرار پایا کہ مولانا شبلي دارالعلوم کے [illegible] منتخب ھوں - پس گویا اس جلسے نے سابق کي قرار داد کو [illegible] رکھا اور دوسرے صیغوں کے لیے بھي معتمد منتخب کرلیے -

اسکے بعد مولانا شبلي نے دارالعلوم کیلیے کام شروع کیا [illegible] وقت میں لکھنؤ میں موجود تھا - اُس زمانے کے بہت سے [illegible] میرے ذاتي مشاھدات ھیں نہ کہ سماعیات و روایات -

ا[illegible]ا[illegible] ال[illegible]ع

(۱) الھلال کي گذشتہ تین اشاعتیں اس عاجز کي موجودگي میں نکلیں اسلیے مضامین کي ترتیب خا[illegible] نہ ھوسکي - دو پرچے بغیر مقالۂ افتتاحیہ کے نکلے - اسکے لیے [illegible] ھوں - مگر مجبور تھا کہ سفر بھي ضروري اور بعض اھم مقا[illegible] مبني تھا - ڈیڑھہ سال تـک میں نے کوشش کي کہ سفر و علالت و پریشاني' کسي حالت میں بھي الھلال اپنے در[illegible] نہ گرے لیکن اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ میں الھلال کے لیے ا[illegible] بندھگیا کہ اور کسي کام کے لیے وقت نہ نکال سکا -

بہرحال اب میں واپس آگیا ھوں اور پھر اپنے مـ[illegible] کدے میں بدستور مصروف و مشغول - قارئین کرام دیکھیـ[illegible] اس پرچے کي ترتیب پھر اپنے اصلي رنگ پر بلکہ پہلے سے بھي وسیع و بہتر ہے - انشاء اللہ آیندہ حالت ترقي ھي کرتي رھیـ[illegible] و ما توفیقي الا باللہ -

(۲) گذشتہ دو پرچوں میں مقالۂ افتتاحیہ کیلیے ابتدا[illegible] صفحہ ۵ سے ۸ تـک جگہہ رکھي گئي تھي لیکن جب وہ وقـ[illegible] نہ پہنچا تو بجنسہ مطبوعہ اوراق شائع کر دیے گئے - اس سے حضرات کو خیال ھوا ہے کہ صرف اُنھي کے پاس پرچہ ناقص اور چار صفحہ اس سے نکال لیے گئے ھیں - ان حضرات کو دیجاتي ہے کہ اُن اشاعتوں میں وہ چو صفحہ چھپا ھي ہے - خاص طور پر اپنے پرچہ کو ناقص تصور نہ فرمائیـں ا[illegible] جو کچھہ بھي اپنے سے ھوتا ہے في الحقیقت ناقص ھي احباب کرام کي لطف و قدرداني کو اپنے لیے ایک متاع یو[illegible] سمجھتا ھوں جو میري محنت کے چند کھوٹے دراھم معدو[illegible] معاوضے میں ھمیشہ مرحمت ھوتي رھتي ہے : و شروہ بثمن بـ[illegible] دراھم معدودہ ' و کانوا فیہ من الزاھدین !

لیجـاے دکھـلانے اُسے م[illegible] ر کا بازار
خواھاں نہیں پر کوئي وھاں جنس گراں کا !

(ایڈیٹـــر)

آثار عتیقہ



بعلبک کے سب سے بڑے اشوري مندر کا بقیہ



یہ پہلے مندر تھا - مسیحي عہد میں گرجا بنا ' پھر عہد اسلامي میں مسجد

بعلبک

تاریخ قـدیم اور تمدن اسـلامي کا ایک صفحہ

(۱)

دوآبہ دجلہ و فرات میں جرمني کے مشن کي کوششوں سے جو قدیمہ روشني میں آئے هیں ان میں آثار بعلبک بهي هیں - آثار کے حالات امریکہ کے مشهور هفتہ وار علمي رسالے " سائنٹفک " شائع کیے هیں -

بعلبک اسدرجـہ معروف و مشهور مقام نہیں کہ بغیر تمہید یہ ستان شـروع کردي جائے ' اسلیے هم نہایت اختصار کے ساتهہ بک کو قاریین کرام سے پہلے روشناس کرائیں گے -

* * *

دمشق سے ساحل کي طرف ۱۲ فرسخ پر ایک قدیم و پر اسرار ہ واقع ھے - یہ۔بعلبک کي رونق رفتـہ کا آخـري نقش قدم ھے اس کي عظمت و پر اسراري کا راز اسکي قدامت اور عظیم الشان ارتوں میں مضمر ھے -

رجہ تسمیہ کے متعلق عربي جغرافیہ نویسوں نے متعدد اقوال نقل ے هیں اور اشتقاق و تحلیل اجزاء میں معني آفرینیونکي خوب دي ھے ' مگر هم انکے نقل کرنے میں وقت ضائع کرنا ں چاهتے - بہر حال اسقدر یقیني ھے کہ اس نام کا جزو اول یعني بعل" ایک بت کا نام تها جسکي پرستش اهل بابل کیا کرتے تھے ' ر یہ گو یقیني نہیں مگر اغلب ھے کہ اس شہر کا نام اسي بت نام پر رکھا گیا هو -

یہاں اشوري (اسیرین) رهتے تھے ' جو سلسلۂ تمدن عالم کا ایک متاز حلقہ اور اپنے خصائص و خصوصیات کے لحاظ سے ایک جدا گانہ اریخي حیثیت رکھتے هیں - اشـوري بت پرست تھے ' اسلیے

بعلبـک کي وہ عمارتیں جو اسکي عظمت و اعجوبـگي کي افسانہ طراز هیں ' زیادہ تر مندر اور مختلف قسم کي عبادت گاهیں هیں -

عیسائیت کي مقهوري و مستوري کا دور جب ختم هوگیا اور ظہور و استیلاء کا عہد شروع هوا ' تو اس نے دوسرے بت پرست ملکوں کي طرح بعلبک کو بهي اپنے زیر نگیں کرلیا اور بت پرستي کو مٹا کے خود اُسکي جگہ لیلي ' اگرچہ وہ خود بهي بت پرستي کا ایک غیر مکمل طریقہ تها -

بعلبک پر عیسائیت برابر حکمراں رهي ' یہاں تـک کہ چھٹي صدي عیسوي کا انقلاب عالم ظہور میں آیا - حضرت عمر رضي اللہ عنہ کے عہد میں اسلامي فتوحات کا سیلاب هر چہار طرف بڑھ رها تها - شام کي طرف جو جماعت گئي تهي ' اسکے سپہ سالار حضرت ابو عبیدہ جراح تھے - حضـرت ابو عبـیدہ نے سنہ ۱۴ ھ میں دمشق فتح کیا - اسکے بعد سنہ ۱۵ میں آگے بڑھے اور حمص ' حماہ ' شیزر وغیرہ سے فراغت کرتے هوے بعلبـک تـک پہنچے - اهل بعلبـک نے صلح کي درخواست کي - آپ نے ان سے اس شرط پر صلح کي کہ انکا مذهب ' مال ' اور جان ' سب محفوظ رهینگے - ربیع الاخر سے جمادي الاولی تـک کي مدت مقرر کي اور حکم دیا کہ جو شخص اس عرصہ میں شہر سے چلا جائیگا اس سے انقضاے مدت کے بعد جزیہ لیا جائیگا -

یہ هیں مختصر حالات بعلبک کے - تفصیل کے لیے بلا ذري ' ابن جریر ' یا قوت حموي وغیرہ مطولات قوم دیکھنا چاهئیں -

* * *

بعلبک کے کھنـڈر منجملہ ان آثـار کے هیں جـو دنیـا کي عظیم الشان قوموں کے مٹنے کے بعد انکي گذشتہ عظمت و شوکت کي یاد گار میں باقي رهگئے هیں اور خاموشي کي زبان میں آنے والي نسلوں کو عبرت و بصیرت کا درس دیرہے هیں ! !

اسمیں کوئي شک نہیں کہ بعلبک ایـک عظیم الشان اور نہ صرف عظیم الشان بلکہ پر اسرار و طلسم زار شہر تها - اسکے کھنڈر گو

اسنو هیلتا دیبي کا تذکرہ اخبارات میں هوچکا هے - وہ جلگئي لیکن اُسنے اپنے ترصیۂ سوزان سے ملک و قوم کو زندگي کي راہ بتلادي - یہ واقعہ اس بیداري اور وطن پرستي کے نفوذ و رسوخ کا ایک تازہ ترین ثبوت هے ' جو موجودہ هندوستان کے بهترین فرزند یعني بنگالیوں کي قوم کي کمسن اور کنواري لڑکیوں تک میں پیدا هوگئي هے - پس مبارک وہ قوم ' جسکي عورتیں ایسي لڑکیوں کو اپني گود میں دیکھتي هیں ' اور هزار حسرت اس قوم پر جسکے مرد بھي ابھي ملت پرستي اور قرباني کي لـــذت سے نا آشنا هیں ! !

* * *

وہ ایک غریب بنگالي خاندان کي لڑکي تھي - اسکے ماں باپ شادي کي فکر میں تھے ' لیکن رسم و رواج کي ملعون زنجیروں سے عاجز آگئے تھے - کیونکہ جہاں اُسکي نسبت لگي تھي وہ رسم کے مطابق تین هزار روپیہ طلب کرتے تھے -

بنگالیوں میں (اور شاید اکثر هندو اقوام میں) رسم هے کہ شادي کے موقعہ پر لڑکي والوں کو ایک بہت بڑي رقم لڑکے والوں کو دیني پڑتي هے - کیونکہ هندو قانون وراثت میں بد نصیب لڑکیوں کو بالکل محروم کردیا گیا هے - یہ رسم شاید اسي مصلحت سے تھي ' لیکن اب اسکا تسلط اسقدر بڑھگیا هے کہ هر لڑکي کا باپ اُسکي شادي کے موقعہ پر لڑکے والوں کا بد ترین غلام بن جاتا هے ' اور اسکي زندگي کا فیصلہ انکے هاتھوں میں چلا جاتا هے - اچھے لڑکے کي جسقدر تلاش هوتي هے ' اُتني هي اسکي قیمت بھي بڑھتي جاتي هے - اکثر ایسا هوتا هے کہ لڑکے والے طرف ثاني کي احتیاج محسوس کرکے قیمت اور بڑھا دیتے هیں -

اسکا نتیجہ یہ هے کہ لڑکي کا وجود ایک غریب بنگالي خاندان کیلیے بربادیوں اور هلاکتوں کا ذریعہ بن گیا هے - کتنے هي خاندان هیں جنھوں نے صرف ایک لڑکي کي شادي کرکے اپني تمام زمین اور جائداد ضائع کردي ' اور مدۃ العمر کیلیے فقر و فاقے کي مصیبتوں میں ایڑیاں رگڑتے رهے !

سر زمین بنگال نے پچھلي ایک صدي میں بہت سے اولوالعزم مصلح پیدا کیے ' مگر کوئي بھي اس زنجیر سے اپني قوم کو نجات نہ دلاسکا - راجہ رام موهن راے نے بہت سي اصلاحي فتح یابیاں پائیں ' اور کیشپ چندر سین نے صغرسني کي شادي کے خلاف تمام عمر وعظ کہا ' پر اس دشمن حیات ملت کو کوئي بھي شکست نہ دے سکا -

جبکہ بڑے بڑے اولوالعزم مصلح اپنے علم و فضل ' قوۃ و هیبت ' اور جہد و مساعي کي فوجوں کے ساتھہ ناکام رهچکے تو ایک غریب خاندان کي یہ کمسن لڑکي جسپر رسم اباد هند کي صرف سترہ گرمیاں گذري تھیں ' تن تنہا اُٹھي - اُس کے پاس اس دشمن کے مقابلہ کیلیے کچھہ بھي نہ تھا - تاهم جس کام کو بڑے بڑے مصلح تمام عمر زندہ رهکر نہ کرسکے ' اُسے اس هفدہ سالہ جمال آتشیں نے خود اپنے جسم نو شگفتہ کو جلاکر ایک لمحے کے اندر پورا کردیا ! !

آہ ! دنیا کي گمراهیوں اور بدیوں سے لڑنے والو ! اس میدان کا ایک هي اسلحہ قرباني هے ' اور اسي سے تمہارا هاتھہ خالي هے - آؤ کہ اس درسگاہ تفاني و خود فروشي کا تمھیں ایک هفدہ سالہ حسن صداقت سبق دے !

* * *

اُسکو معلوم هوا کہ میرے ماں باپ کسي اونچي جگہ میري شادي کي فکر میں هیں مگر اسکے لیے ضرور هے کہ انکے پاس زندہ رهنے کیلیے جو کچھہ هے ' اُسے قربان کردیں - انکے پاس رهنے کا ایک مکان اور کچھہ زمین تھي - کوشش کي کہ اسکو گرو رکھکر روپیہ حاصل کریں ' مگر اسکي بھي اچھي قیمت کسي نے نہ لگائي - یہ حالت دیکھکر اُس نے اپني نسبت ایک مخفي فیصلہ کرلیا - اُسنے اپنے دل سے پوچھا کہ اگر ماں باپ میري خاطر فقیر و محتاج هو جانے کیلیے طیار هیں ' تو کیا میں اپني تمام قوم کو اس بدترین رسم سے بچانے کیلیے کچھہ نہیں کرسکتي ؟

اسکے سامنے زندگي کي دلفریبي تھي اور شباب و جواني کي قدرتي آرزؤں کا عزم شکن چہرہ ' مگر اسنے اِن دونوں کے خلاف فیصلہ کیا ' اور عورت ' نازک اور ضعیف عورت ' خاموش اور ایک پتے کے گرجانے سے ڈر جانے والي عورت ' غرضکہ عورت کے دل کا فیصلہ ایک ایسي عظیم الشان طاقت هے ' جسکو سمندروں کي قہار موجیں ' پہاڑوں کي عریض و طویل چٹانیں ' زمین کے خارا شگاف زلزلے ' اور بادشاهتوں اور فوجوں کے حملے بھي نہیں توڑ سکتے - اُسکا دل دنیا کا ایک طلسم مخفي هے جسکے بھید آجتک نا معلوم هیں

* * *

بالاخر ایک دن صبح کو اسکي خوابگاہ کا دروازہ کھلا تو اسنو هیلتا کي متفکر مسکراهٹ کي جگہ اسکے جسم نو شباب کے جلے هوے اعضا اور جسم سوختہ کا غبار خاکستر اپنے چہرۂ سکوت سے انسان کي خود پرستیوں پر هنس رها تھا - اسکے بستر پر ایک تازہ لکھا هوا خط نظر آیا جسکي سیاهي خشک هوچکي تھي تاکہ اپنے هر لفظ سے سیلاب هاے اشک جاري کراے :

" میرے پیارے باپ ! میں گوارا نہیں کرسکتي کہ آپ میري زندگي کا عیش دینے کیلیے خود فقیر اور بیکس هوجائیں - آپنے مجھے کس محبت سے پالا اور پرورش کیا ؟ اب میں کیونکر گوارا کروں کہ آپ مجھہ پر قربان هوجائیں ؟ بهتر هے کہ میں خود هي جلکر قربان هوجاؤں -

میں اس بدترین رسم پر اپنے تئیں قربان کررهي هوں جس نے هزاروں گھروں اور خاندانوں کو هلاک کردیا هے - یہ آگ کا شعلہ جو میرے جسم سے اُٹھیگا ' اگر خدانے چاها تو تمام هندوستان میں بھڑک اُٹھیگا ' اور اس رسم کو بالاخر جلاکر چھوڑیگا ' جو غریب لڑکیوں کو اپنے شوهروں سے ملنے نہیں دیتي "

اطلاع

علیگدہ کالج میں جو افسوس ناک واقعہ بدقسمتي سے شیعہ سني طلبا کے اختلاف کا پیش آگیا تھا اسکي بابت صدق دل سے کوشش کیگئي کہ معاملہ خوش اسلوبي سے طے هوجاے اور جو شکایت شیعہ طلبا کو پیدا هوگئي تھي اسکي تلافي خوبي سے کردیجاے ' چنانچہ امید هے کہ اسي هفتہ میں جو مفصل کیفیت بغرض اطلاع پبلک کالج گزٹ میں شائع کیجائیگي اوس سے انشاء اللہ تعالی پورا اطمینان حاصل هوجائیگا - اور نیز آیندہ کي بابت اس قسم کے امور کے پیش آنیکا انسداد هوجائیگا -

(دستخط) منیجر سید حسن بلگرامي (دستخط) محمد اسحاق خان
چیرمین جلسہ ٹرسٹیان کالج آنریري سکریٹري ٹرسٹیان کالج

مذاکرۂ علمیہ

۸ اکتشاف و علـــم پرستی میں اۓ
سر فروشانـــہ اقـــدام

(۲)

(ســاز و ســامـــان)

خرش قسمتي سے اس مہم کو علم سے بعض ایسي اعانتیں
ہنگي جو اس سے پہلے کسي مہم کو نہیں ملي تھیں - فن پرواز
ں زیادہ تر ترقي ۱۳-۱۲ سنہ میں ہوئي - اس ترقي کے بعد
سب سے پہلي مہم ہے جو روانہ ہو رہي ہے - اسلیے قدرتاً ان
یوں سے فائدہ اٹھانیکا موقع انکو حاصل ہے جن سے اسکي پیشرو
میں محروم تھیں -

برف پر چلنے ولي گاڑیاں اسکاٹ کي مہم کے ساتھہ بھي تھیں
ر انکو ٹٹو کھینچتے تھے - صرف ان ٹٹوؤں کي وجہ سے اسکاٹ کي
م کو جو دقتیں پیش آئي ہیں انکي تفصیل آپ الهلال کي جلد
، میں پڑھچکے ہونگے - اس مہم کے همراہ جو برفستاني گاڑیاں
گي انمیں ایرو پلین (طیارہ) کا آگے بڑھانے والا آلہ ' اسکے انجن '
ر خود ایروپلین بھي ہوگا - اسطرح یہ گاڑیاں برف پر پھسل کر
یں گي -

اس طرح کي گاڑیاں سر شیکلٹن کي ایجاد نہیں ہیں بلکہ
ے اور تجربہ کي ترقي یافتہ شکل ہیں - حال میں بارکش
یتوں کے ایرو پلین سے چلانے کا تجربہ کیا گیا تھا - سر شیکلٹن نے
ي تجربہ کو ترقي دیکے یہ گاڑیاں ایجاد کیں جنکا نام انھوں نے
روپلین ٹیکسي (Aeroplane Taxi) رکھا ہے -

سر شیکلٹن کي " ایروپلین ٹیکسي " گاڑیاں معمولي ہونگي
انکا قد معمولي برفستاني گاڑیوں سے کسیقدر بڑا ہوگا - ان گاڑیوں
ایک ایروپلین انجن ہوگا اور ایک ایرو پلین پروپیلر (یعني
آلہ جو آگے بڑھاتا ہے) - انکا خیـــال ہے کہ یہ گاڑیاں في
ٹہ پانچ سے چھہ میل تـــک کے حساب سے ۲ ہزار پونڈ وزن
جاسکتي ہیں -

یہ تجویز ہے کہ دو گاڑیاں بنائي جائیں اور نہایت سخت
دي کے ایام میں سائبیریا یا شمالي راطسي کیناڈا میں انکا اچھي
ح تجربہ کیا جاے -

(تلغراف لاسلکي)

موجودہ علمي ایجادوں نے جو عظیم الشان فوائد ارباب جستجو
پہنچاے ہیں انکي ایک اور مثال یہ تلغراف لاسلکي یعنی
، تار کي خبـــر رسـانـي ہے - اس لاسلکي کے استعمـــال میں
شیکلٹن منفرد نہیں ہیں - ڈاکٹر ماوس ان سے پہلے اپني مہم میں
ے استعمال کرچکے ہیں - جس لاسلکي کو سر شیکلٹن استعمال
ا چاھتے ہیں اسکا نصف قطر تقریباً ۵ سو میل کا ہے - یہ جہاز
استعمال نہیں کیا جائیگا بلکہ جب برفستاني گاڑیوں کي جماعت
باهم یا اپنے مرکز سے گفتگو کرنے کي ضرورت ہوگي تو اسوقت
تعمال کیا جائیگا -

جہـــاز میں قطب نمـــا کي وہ ترقي یافتہ قسم ہوگي جسکو
Gyroseope Campe کہتے ہیں - جرمني میں اسکے رواج کي یہ
الت ہے کہ اسکے بیڑے کا کوئي جنگي جہاز اس سے خالي نہیں
ہوتا - اس ترقي یافتہ قطب نما کي مدد سے تمام چیزوں کي
بالکل صحیح قدر و قیمت معمولي مشاهدات سے بے نیاز حاصل ہو
کے حاصل ہوسکتي ہے - اسکا اصلی جوہر و کمال اس واقعہ میں
پوشیدہ ہے کہ یہ قطب نما مقناطیسي کشش سے متاثر نہیں ہوتا -
حالانکہ یہ اچھي طرح معلوم ہے کہ قطب مقناطیس کے جوار میں
معمولي قطب نما بہت ہي سست کام دیتے ہیں •

(کتـــوں کا غـــول)

جن لوگوں نے امنڈسن کے لرزہ انداز حالات سفر پڑھے ہیں وہ
جانتے ہیں کہ اس خطے میں کتے کسقدر کار آمد ثابت ہوتے ہیں -
چنانچہ امنڈسن اور اسکے همراهي برفستاني کھڑاؤں پر کھڑے تھے اور
یہ کتے انکو کھینچتے تھے - انکي شرح رفتـــار اسقدر زیادہ بیان کي
گئي ہے کہ آپ بمشکل اسے باور کرینگے - بہرحال جسطرح امنڈسن کي
مہم میں کتے کام کرتے تھے ' اسیطرح سر شیکلٹن کي اس مہم میں
بھي کتے پوري طرح کام کرینگے - یہ کتے تربیت یافتہ ہیں - انکي تعداد
۱۲۰ ہے - ان کتوں کي کارگزاري کا مفصل پروگرام بنا لیا گیا ہے -

(محکمہ رسد رساني)

یوں تو بہت سے ابتدائي انتظامات ترتیب دیے جا رہے ہیں
مگر ان میں سب سے زیادہ توجہ رسد کے انتظام کیلیے کي جارهي ہے '
کیونکہ گذشتہ تجربوں نے بتا دیا ہے کہ بہت سے مہموں کي هلاکت
یا ناکامي کا اصلي سبب یہي تھا کہ انھوں نے رسد کا انتظام عمدہ
اصول پر نہیں کیا تھا -

علم کیمیاء غذا کا با قاعدہ مطالعہ کیا جا رہا ہے - ڈاکٹر ڈیڈ پرچ
دنیـــا کي ایک بہت بڑي تجربہ گاہ کیمیـــاوي کے ڈائرکٹر ہیں -
غذا کے انتخاب وغیرہ کے کیمیاوي مسائل میں انکا مشورہ حاصل کرلیا
گیا ہے - سر شیکلٹن کو اپنے سنہ ۹ و ۱۹۰۷ کے تجارب کي بناء پر یہ
اُمید تھي کہ اس باب میں بہت کچھہ ترقي ہوگي - وہ اس کا
بھي انتظام کر رہے ہیں کہ مہم میں جتنے اشخاص ہوں سب پکانا
جانتے ہوں -

سازو سامان کے انتخاب و انتظامات میں سر شیکلٹن کو لنڈن
کے مسٹر ولیم ڈیڈ رچ سے بہت مدد ملي ہے - خود سر شیکلٹن کو
انتظام میں بے مثل تجربہ ہے - کیونکہ انھوں نے سنہ ۱۹۰۱ کي
قومي مہم انٹرائک کے لیے دو جہازوں کو ' سنہ ۱۹۰۴ ع کي مہم
ارجنٹائن کو ' اور خود اپني کو سازوسامان سے آراستہ کیا - اسکے علاوہ
انھوں نے میکملن اور راسٹیفن کي مہموں اور سنہ ۱۲ - ۱۹۱۰
کي آسٹروي مہم کي تیـــاري میں بھي ایک مددگار و معین کے
اعتبار سے ممتاز شہرت حاصل کي ہے -

(ســـرمایہ)

ایسے عظیم الشـــان کاموں کے لیے سب سے بڑا سوال سرمایہ کا
ہوتا ہے - پہلي مہم سر شیکلٹن اپنے صرف سے لیگئے تھے جسکي وجہ
سے وہ بہت زیادہ قرض دار ہوگئے - کم سے کم تخمینہ ۵۰ ہزار پونڈ کیا
گیا ہے ' اور ایک شخص نے اسقدر رقم دینے کا وعدہ بھي کرلیا ہے -
یعني ساڑھے سات لاکھہ روپیہ کا انتظام کیا ہے - لیکن کافي طور پر
ساز و سامان کے لیے ۴۰ بلکہ ۴۷ ہزار روپیہ کي اور بھي ضرورت
ہوگي - چندہ کے لیے ابھي پبلک سے اپیل نہیں کي گئي ہے لیکن
اگر کوئي شخص بھیجدیتا ہے تو شکریہ کے ساتھہ قبول کر لیا جاتا ہے -

اب عہد ماضي کے چند مٹے هوے نشانوں سے زیادہ نہیں ' مگر تاهم اُنسے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ بعلبک جب تھا تو کیا تھا اور کیسا تھا ؟

خصوصاً اس زمانے کا فن سنگ تراشي ایک عجیب صنعت ہے - آج اسکے جو نمونے دستیاب هوے هیں وہ اهل نظر میں مشهور هیں ' اور سچ یہ ہے کہ وہ اپني صفائي اور نزاکت کے لحاظ سے اس شہرت کے پورے مستحق هیں -

بعلبک کے آثار کا کسیقدر تفصیلي ذکر بیجا نہ هوگا - یہ محض افسانۂ کہن کا اعادہ نہیں ہے بلکہ ان حالات کا تذکرہ ہے جو ڈاکٹر شیبیم اور پروفیسر پشتئین کي کوششوں سے روشنی میں آئے هیں اور جن سے عہد گذشتہ کے بہت سے اسرار و حوادث آشکارا هوتے هیں -

اگر کام کرنے والوں کي تعریف بیجا نہیں تو هم کہسکتے هیں کہ ان علماے آثار نے دنیا کے ایک عظیم الشان اور پر اسرار شہر کي وہ خدمت انجام دي ہے' جو میرۃ نے بابل اور نینوا کي اور تلیمین نے توري کیلیے کي تھی - مگر اسکے ساتھہ هي یہ بھي ظاهر کردینا چاهیے کہ یہ تمام خالص علمی کوششیں غیر علمي اغراض و مصالح کي آمیزش سے پاک نہیں هیں ' اور جہاں برلن کے عجائبخانہ کی گیلریاں قدیم سنگ تراشي کے بہترین نمونوں سے اراستہ هو رهي هیں ' وهاں میسو پوتیمیا میں جرمني کے نفوذ و اثر سیاسی کي بنیاد بھي تیار هو رهي ہے !

* * *

ارض بابل کے یہ عجیب و غریب آثار جس جگہہ ملے هیں وہ خود شہر بعلبک نہیں بلکہ ایک وادي ہے جو شہر سے جنوب کي طرف تھوڑے سے فاصلہ پر واقع ہے - یہ وادي سطح آب سے قریباً سو قدم بلند اور نہایت خوشنما مگر تنگ ہے - اسکا نام وادي لتیانا ہے - خود شہر بعلبک دمشق و بیروت لائن سے شمال کي طرف دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے - جو لوگ ان آثار کو دیکھنا چاهتےهیں انکو بیروت سے المقلہ تک ریل پر اور المقلہ سے آثار تک گاڑي پر جانا پڑتا ہے - گاڑي میں ایک اور کبھي دو گھنٹے صرف هوتے هیں -

یہاں کے قدیم بت پرست شوري بال (Bal) ' هیلیاس (Helios) اور جو پیٹر (Jupiter عطارد) کي عبادت کیا کرتے تھے - جب عیسائیوں نے یہ ملک زیرنگیں کیے تو انہوں نے اس سر زمین کے ایک مشهور مندر کو درگاہ بنا کے اسمیں خود بھي خداے جیہو واہ (Jehovah) کي پرستش شروع کردي ' مگر بالاخر یہ عیسائي مسلمانوں کے هاتھہ سے نکالے گئے' اور یہ مندر جو درگاہ بنایا گیا تھا ' مسلمانوں نے اسے درگاہ سے ایک قلعہ بنادیا -

یہاں کي غاروں سے جو کتبے نکلے هیں ' گو ان سے بعلبک کي تاریخ پر روشني پڑتي ہے ' مگر سچ یہ ہے کہ اس قدیم شہر کے متعلق همارې معلومات نہایت محدود هیں - اسکي وجہ یہ ہے کہ اولاً تو یہ شہر خود اسقدر قدیم ہے کہ قدرتاً اسکي تاریخ قدامت کي تاریکي میں گم ہے - ثانیاً وہ عرصہ تک غیر معلوم رها' اسلیے با ایں همہ قدامت جسقدر حالات کا علم ممکن تھا وہ بھي معلوم نہ هوسکے - چنانچہ یوناني اور رومي مصنف جنہوں نے قدیم دنیا کے اکثر حالات لکھے هیں ' انکا بعلبک کے متعلق بالکل خاموش هیں -

قدیم مصنفوں میں صرف جان آف اینتیاچ (John of Antioch) ایک شخص ہے جس نے بعلبک کا ذکر کیا ہے - لیکن اس نے جو حالات لکھے هیں بیشتر حصہ صحیح نہیں -

جان ان کھنڈروں کو الیارس انتونیناس پیاس (Antonius Pius) کي طرف منسوب کرتا ہے' اور کہتا ہے کہ اس نے فینیقیا (Phœnicia) میں لبینس (Libanus) کے قریب ' هیلیوپولس (Helipolis) میں یہ عظیم الشان مندر بنایا تھا اور دوسري صدي عیسوي کے آغاز تک دنیا کے عجائب و غرائب میں شمار کیا تھا - لیکن بعلبک کے متعلق جو دوسرے ذرائع معلومات هیں ان سے اسکي تکذیب هوتي ہے -

کتبوں سے معلوم هوتا ہے کہ رومیوں نے مسیح کے بعد پہلی صدي میں یہ مندر بنانا شروع کیا تھا - اسکي تائید میچ الوف (Miche Alouf) کي تحریر سے بھي هوتي ہے جو خود بعلبک کا رهنے والا تھا' اور جس نے اُن تمام تحریروں کے مطالعہ میں وقت صرف کیا ہے جنکا تعلق اسکے وطن کي تاریخ سے تھا -

بیشک مشرقي مصنفوں نے بعلبک کا ذکر کیا ہے مگر ان تمامتر تحریروں کا آغاز اسوقت سے هوتا ہے جب کہ عربوں نے اسپر فوج کشي کي تھی - اسلیے ان تحریروں سے بھي بعلبک کي قدیم تاریخ پر روشني نہیں پڑتي -

علامۂ بلاذري ' طبري ' ابو حنیفہ دینوري ' یعقوبي ' یہ تمام مشهور مورخین عرب بعلبک کا ذکر کرتے هیں مگر اسکے تفصیلي حالات سے خاموش هیں - معجم البلدان حموي ایک بہترین جامع و مفصل کتاب ہے مگر قدیمي حالات اُس نے بھي نہیں لکھے - متاخرین میں قزویني نے کسي قدر اشارے کیے هیں ' وہ نا تمام هیں - هم نے اسي غرض سے ان تمام کتابوں پر نظر ڈال لي ہے -

* * *

بعلبک ایک بہت بڑا تجارتي شہر تھا - اسکي تجارتي اهمیت کا اندازہ اس واقعہ سے هوسکتا ہے کہ سقوط دمشق کے بعد جب مسلمانوں نے اس کا محاصرہ کیا' تو انہوں نے ایک قافلے کو گرفتار کیا جسکے پاس ریشم ' شکر' اور دیگر سامانوں کي دو سو گٹھریں تھیں -

شہر کے فدیہ میں دو هزار اونس سونا ' چار هزار اونس چاندي دو هزار حلہ هاے حریر' اور مدافعین کے پاس جس قدر اسلحہ تھے' انکے علاوہ دو هزار تلواریں بھي دي گئي تھیں !

اس سے آپ اندازہ کرسکتے هیں کہ یہ شہر کسقدر دولتمند تھا ؟ بہت سے سیاحوں کو شکایت ہے کہ بعلبک کے آثار انہیں کچھہ عجب پریشان کن اور مغالطہ انگیز معلوم هوے ' مگر اسکي وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کھنڈروں کو صرف دور سے دیکھا - اگر وہ خود ان میں آکے کھڑے هوتے' اور ضخیم ستونوں ' حاشیہ پر عدیم المثل پچکاري والے سنگ مرمر کے دروازوں ' کھڑکیوں اور کانوں وغیرہ کو دیکھتے تو پریشان کن اور مغالطہ انگیز کے بدلے انکي زبان پر حیرت انگیز و انہماک طلب الفاظ هوتے !

(البقیة تتلي)

ند سے لیکر تمام دنیاے متمدن میں پھیلا دیا - اسي لیے عرب ان
ـلامات اعداد کو " ارقام هندیه " اور اهــل یورپ " ارقام عــربیه "
تے هیں -

ان ارقام عددي اهــل هند کا کوئي خــاص شخص موجد نہیں
ۓ بلــکه صدیوں کي تدریجي ترقي اور سیکڑوں اشخاص کے طویل
ور ز فکر کے بعد کامیابي هوئي ھے - اهل هند دسویں صدي کے
یب ایسے ارقام عددي لکھتے تھے جنــکا حال همیں کچھه معلوم
یں لیکن بعد کے ارقام عددي سے وہ مختلف ضرور تھے - علماے آثار
هندوستان میں ایک قدیم کتابه ملا ھے جو تیسري صــدي قبل
سیح کا لکھا هوا ھے - اسمیں جو ارقام عددي منقوش هیں' وہ بھي
ندوستان کے مشہو ارقام عددي سے بالکل مختلف هیں - پونا کے
یب نانا گھات کے غار میں ایک دوسرا کتابه پایا گیا ھے جو دوسري
دي قبل مسیح کا ھے - اسمیں جو ارقام منقوش هیں ' وہ بھي
شہور ارقام کے مطابق نہیں هیں -

* * *

اب تک جو مختلف ارقام وضع کیے گئے تھے ' ارن سب میں سب
بڑي دقت اور کمي یه تھي که انمیں اعداد کي زیادت و نقص
مت ' مراتب کتابت پر مبني نه تھي' بلکه هر ایک کے لیے ایک
ص علامت وضع کرني پڑتي تھي ' اسلیے نہایت کثیر علامات
ی ضرورت هوتي تھي - آج همارے پاس صرف نو ارقام عددي هیں
ن سے بتقدیم و تاخیر مراتب هم هر عدد کو لکھه سکتے هیں - اگر
ــو مرتبۂ اول (ایکائي) میں لکھیں تو ۲ - اگر اسیکو مرتبه
یه (دهائي) میں لکھیں تو ۲۰ ' اور اگر مرتبۂ ثالثه (سیکڑا)
ں لکھیں تو ۳۰۰ ' اور اگر مرتبه رابعه (هزار) میں لکھیں تو ۳۰۰۰
ھا جائیگا -

دیکھــو ایک هي رقم بتقــدیم و تاخیر مراتب کسطرح قیمت
دل دیتي ھے ؟ لیکن ایام قــدیم میں یهه ممکن نه تھا ' اسلیے
عدد کیلیے نئي علامت کي حاجت تھي - اس منزل کا سب
پہلا قدم یهه تھا که عهد قدیم میں بابل ' چین ' اور هندوستان
ں جدول عددي کا استعمال شروع هوا ' اور یہاں سے یونانیوں
ر رومانیوں میں اسکي اشاعت هوئي ' پھر انکے ذریعه تمام
رپ میں پھیلا اور اواخر قرون وسطي تــک باقي رہا - چنانچه
ن کیا جاتا ھے که انگلینڈ کے خزانۂ شاهي کا خزینه دار بارھویں
ي عیسوي میں اسي طریق حساب سے مدد لیتا تھا ' اور اب
ک اسکا استعمال روس میں باقي ھے -

* * *

جدول عددي کا قاعده یه ھے که دهائي' سیکڑا ' هزار' جس قیمت
اعداد لکھنے هوں ' اونھي تعداد کے مطابق ایک جدول بنا لي
ے اور اوسمیں اعداد حسب مرتبه لکھدیے جائیں - مثلاً هماري
ول میں چار خانے هیں - اگر خانۂ اول میں هم نے ۲ لکھے تو وہ
ھوگا - اوسکو اگر هم دوسرے خانه میں لکھدیں تو ۲۰ هوجائیگا '
ے خانه میں اگر اوسکو جگه دیجاے تو ۲۰۰ هوگا ' اور اگر آخري
ه میں لکھا گیا تو ۲۰۰۰ سمجھا جائیگا - اس طریق کتابت سے یه
ئله پیدا هوگیا که کیونکر چند اعداد کے ذریعه اختلاف مراتب
اختلاف قیمت پیدا کیا جاے ؟

هم نے اس تمثیل میں دس کو معیار ترقي عدد قرار دیا ھے
نکه هر زمانه میں اور هر قوم میں موجوده متفقه طریق حساب
رح دس معیار عدد نه تھا ' اسلیے اس جدول میں مرتبه کي
یلي سے قیمت میں اوسیقدر اضافه هوگا ' جسقدر معیار عدد هوگا -

مثــلاً اگر پانچ کو هم معیار قرار دیں تو دوسرے خانه میں جب هم
کوئي عدد لکھینگے تو پہلے خانه سے صرف پنج گونه قیمت بڑھیگی -

تعین معیار عدد کي نسبت اقوام میں مختلف عادتیں جاري رهي
هیں - اهل بابل کے هاں (۶۰) معیار عدد تھا - بعض افریقي قبائل
کے نزدیک (۶) معیار عدد ھے - شاید بعض اهالي جزیرۂ نیوز یلینڈ
میں اس غرض کیلیے (۱۱) کا عدد ھے - یورپ میں درجن
(Dozen) کا استعمــال عجب نہیں جــو اسي بات کیطــرف اشاره
هو که وهاں پہلے (۱۲) معیار عدد تھا - اس عقیده کي تعلیل که
انسان نے زیاده تر (۱۰) هي کو کیوں معیار عدد قرار دیا ؟ اس سے بہتر
نہیں هو سکتي که پہلے انگلیوں کے اشاره سے اعداد کا کام لیا جاتا تھا
جسطرح ابتک لیا جاتا ھے' اس بنا پر ۱۰ کا عدد جو دونوں هاتھوں کي
انگلیوں کي مجموعي تعداد ھے طبیعي طور پر معیار عدد قرار پایا - ۵ جو
اوسکا نصف ھے وہ صرف ایک هاتھه کي انگلیوں کي تعداد ھے' اور ۲۰ جو
۱۰ کا دونا ھے وہ دونوں هاتھه اور دونوں پاؤں کي انگلیوں کا
مجموعه ھے ' اور اسکے شواهد گذشته اقوام کي تاریخ میں مذکور هیں -

عرب کے ملک تدمر میں بیس بیس کر کے گنا جاتا تھا - سریاني
قوم بھي قبل اسلام اسیطرح گنتي تھي' امریکا وسطي کے بعض
قبائل اب تک ۲۰ کو عدد انتہائي قرار دیتے هیں - فرنچ زبان میں
اب تک اس عهد کا بقیه اثر موجود ھے - ۸ کیلیے اس زبان میں
جو لفظ ھے' وہ ارن الفاظ سے مرکب ھے جنکا مفہوم (چار بیس) ھے -

یونانیوں نے ایک سے دس تــک کیلیے اور اسکے بعد ۲۰ - ۳۰
وغیره مرکب دهائیوں کیلیے خاص الفاظ وضع کیے تھے - انــکے علاوه اور
اعداد ترکیبي مثــلا ۳۲ ' ۳۳ ' کو دهائیوں پر اعداد مفرده کے اضافه
سے بذریعه عطف بناتے تھے ' مثــلا دو اور تیس ' تین اور تیس -
رومانیوں کا بھي یہي طریقه ھے - لیکن اهل هند نے اسپر قناعت
نکي ' اور سلسلۂ اعداد کو اسقدر ترقي دي که هزار ' لاکھه ' کرور '
اور ارب تک پہونچ گیا -

* * *

گو اب تــک " اعداد عشري " یعني اوس طریق عدد کو
جسمیں دس معیار عدد هو ' اس حد تــک ترقي هو چکي
تھي ' لیکن طریق کتابت میں رموز و علامات عدد حد کمال تــک
نہیں پہونچے تھے - " جدول عددي " کا جو طریقه رائج تھا ' وہ گو اور
طرق قدیمه سے سهل و آسان تھا ' تاهم انسان کي راحت پسندي
اس سے سهل تر طریقه کي طالب تھي - جدول عددي کے ذریعه
یه مشکل تو حل هو چکي تھي که صرف چند ارقام اعداد کے
ذریعه بتقدیم و تاخیر مراتب ' قیمت اعداد میں کیونــکر کمي
و بیشي ممکن ھے ' لیکن بڑي مشکل یه تھي که خالي مرتبه
کیلیے ساده خانه چھوڑ دینا پڑتا تھا ' مثلا اگر هم ۵۰۲ لکھنا چاهتے ' تو
خانۂ اول میں ۲ ' خانۂ دوم ساده ' اور خانۂ سوم میں ۵ لکھنا
پڑتا ' لیکن بغرض تسہیل و آساني اگر هم جدول سے سبکدوشي حاصل
کرنا چاهیں تو یہي عدد یعنی (۵۰۲) بالکل ۵۲ کے ساتھه ملتبس
هو جاتا تھا - علماے هند قدیم نے اس دقت کو صرف ایک جنبش
قلم سے رفع کردیا ' یعني صفر کا طریقه وضع کیا جو نہایت آساني
سے خالي مرتبۂ ساده کي جگه بنا دیا جاتا ھے - اس سے
پہلا التباس و اشتباه بالکل مرتفع هو گیا -

اصل سنسکرت زبان میں صفر کیلیے ' لفظ " سُنّا " ھے جسکے
معني " خالي " کے هیں - عربوں نے جب اس طریق کتابت
عدد کو اهل هند سے لیا تو " سنا " کي جگهه اوسکے هم معني
لفظ " صفر " کا استعمال کیا - عربوں کے ذریعه جب یهه طریقه

تاریخ تکمیل علم الارقام

خلاصۂ مضمون پروفیسر ایڈ منڈ ڈرفر شنگان یونیورسٹی امریکا

انسان پر علم کے جو بے انتہا احسانات ہیں اونمیں ایک عظیم الشان احسان یہ بہی ہے کہ موہبت و توفیق الہی نے اوسکو علم الارقام یا علم الاعداد و شمار کا فہم عنایت کیا - دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جو عدد و شمار سے خالی ہو - کیا دنیا کی آبادیاں' دنیا کی اقلیمیں' دنیا کی دولت' ان میں کوئی چیز بہی ایسی ہے جسکا اظہار بغیر عدد و شمار کیا جاسکے ؟ اس عظیم الشان تجربۂ انسانی کی اگر حقیقی عظمت و منزلت کا تصور کرنا چاہتے ہو تو ایک لحظہ کے لیے فرض کرلو کہ یہ علم اوراق عالم سے محو ہوگیا -

اگر ایسا ہوا تو پھر کیا ہوگا ؟ غریب اپنے مزدوری کے پیسوں کا' امرا اپنے روپیوں کا' کمپنیاں اپنے سامان کا' بنکر اپنے لین دین کا' جنرل اپنے سپاہیوں کا' اور حکومتیں اپنی مالیات کا حساب بھول جائینگی - دنیا میں کوئی ہستی ایسی نہوگی جو اشیاے مملوکہ کا صحیح علم محفوظ رکھہ سکیگی !!

اگر دنیا کی تاریخ کا وہ دن عجیب ہوگا جسمیں اظہار ما فی الضمیر کیلیے پہلا موضوع لفظ اوسکی زبان سے نکلا ہوگا' تو اوسکا دوسرا عجیب دن وہ ہوگا جب اشیاے عالم کی تعداد و مقدار کیلیے وہ کوئی اصطلاح وضع کرسکا -

یہ اصطلاحات و علامات جن سے موجودات عالم کی تعداد و مقدار ظاہر ہو سکتی ہے' کیونکر پیدا ہوے ؟ بتدریج انمیں کیونکر ترقی ہوئی ؟ یہ موجودہ سہل طریقہ اعداد و ارقام کیونکر مدون ہوا ؟ اس مضمون میں انہی سوالات کو حل کیا گیا ہے -

* * *

بچہ جب آنکھہ کھولکر ایک شے سے دوسری شے کا امتیاز شروع کرتا ہے' اوسیوقت سے وہ درحقیقت اعداد کا بہی استعمال شروع کردیتا ہے' اور سمجھتا ہے کہ ایک شے یہ ہے' ایک یہ ہے' اور ایک یہ ہے - اس بنا پر سب سے پہلی چیز جو سلسلۂ اعداد میں انسان کو ملی' وہ "ایک" ہے - آگے بڑھکر جب اوسنے ایک سے زائد اعداد کی ضرورت محسوس کی تو بجز اسکے اور کچھہ نہ کرسکا کہ ایک کو چند ایکائیوں کا مجموعہ سمجھے - مثلاً ۱ - ۱۱ - ۱۱۱ ' اسی بنا پر آج تک وحشی اور غیر متمدن اقوام عدد کثیر کو ہمیشہ اعداد صغار میں تحلیل و تقسیم کرکے سمجھتی ہیں - مثلاً وہ پانچ نہیں جانتی ہیں لیکن تین اور دو کا مجموعہ سمجھہ جاتی ہیں -

اس زمانہ میں بہی وحشت کا بقیہ اثر یہ موجود ہے کہ جاہل اشخاص سو کو پانچ بیس یا چار پچیس سے تعبیر کرتے ہیں -

لیکن حاجات انسانی نے جب اس سے بہی زیادہ ترقی کی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ اظہار اعداد و شمار کیلیے انہی اصول ابتدائیہ پر اصطلاحات و اشارات وضع کرے' لیکن اسکے لیے سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ "اعداد و شمار" کسی خاص انسان' حیوان' یا اور اشیاء کیلیے مخصوص نہیں تھے بلکہ اونکا تعلق دنیا کی ایک ایک شے اور ایک ایک ذرہ سے تھا' اسلیے وضع حروف و خطوط کا وہ اولین قاعدہ کہ ہر شے کے اظہار کے لیے اوسکی صورت و شکل کی رسم و تصویر بنا دیجاے' کافی نہ تھا' اسلیے جسطرح اعداد کا تصور ایکائیوں کے مجموعہ سے ذہن نشیں ہوا تھا' اسیطرح اونکے لیے وضع علامات و اشارات میں بہی انہی رموز و کنایات کی مطابقت اختیار کی گئی - ایک کے لیے ایک لکیر' دو کے لیے دو لکیریں' تین کیلیے تین لکیریں' و قس علی ذلک -

لیکن چین اور ہندوستان نے کہ علم الاعداد کا گہوارۂ اولین ہیں اسکے لیے مختلف طرق اختیار کیے - چین نے خطوط اعداد عرض اختیار کیے مثلاً — ' = ' ≡ ' وغیرہ اور ہندوستان نے اور اسکے بعد رومان نے طولی خطوط' جو اب تک یورپ میں مستعمل ہیں' مثلاً I ' II ' III ' وغیرہ - لیکن ظاہر ہے کہ اعداد کبیرہ کے اظہار کے لیے یہ طریقہ کسقدر مشکل اور صعب تھا' مثلاً اگر ہم دس کا اظہار کرنا چاہتے تو دس خطوط اور پچاس کیلیے پچاس خطوط یکے بعد دیگرے لکھنے پڑتے' اسیطرح جسقدر عدد میں اضافہ کرتے اوسیقدر ہمکو خطوط میں بہی اضافہ کرنا پڑتا' اسلیے اعداد کبیرہ کیلیے بعد کو خاص علامات کے وضع کرنے کی ضرورت ہوئی - چنانچہ اہل ہند نے چار کیلیے متقاطع خطوط کی علامت وضع کی' جسمیں اسکے چار گوشے ... عددوں کیطرف اشارہ کر رہے ہیں اور جو رومن رسم الخط کے حرف اِکس (X) سے مشابہ ہے -

عبرانی اور یونانی قوموں نے اعداد کیلیے بجاے مستقل علامات کے وضع کرنے کے حروف مفردہ سے جو پہلے وضع ہوچکے تھے' کام لیا ... حرف اول سے ۱- حرف دوم سے ۲- حرف سوم سے ۳- کی طرف ... کرتے تھے' تا حرف دہم جو ۱۰ پر دلالت کرتا تھا - اسکے بعد یہ ترتیب ... حرف یازدہم ۲۰ ' حرف دوازدہم ۳۰ - و علی ہذ القیاس ہوجاتی ... تا آنکہ آنیسواں حرف ۱۰۰ پر ختم ہوجاتا تھا' اور بعد کا حرف ... سو سو عدد کا اضافہ کرکے اٹھائیسواں حرف ہزار پر ختم کردیتے تھے ... حرف کی دہنی طرف ایک چھوٹا سا ضمہ (ُ) بنا دیتے تھے ... یہ ظاہر کرتا تھا کہ یہ حروف تہجی نہیں ہیں -

رومانیوں نے عبرانیوں اور یونانیوں کے بعد اعداد نویسی کا ایک اور طریقہ وضع کیا جو بعض حیثیتوں سے عبرانیوں اور یونانیوں کے طریق اعداد نویسی سے سہل تھا' یعنی خطوط طولی موافق قیمت اعداد قائم رکھتے I, II, III, IIII ' اور پھر اسی طرح نو تک ایک ایک خط کے اضافہ کے ساتھہ اعداد بڑھتے جاتے تھے ... نو میں نو خطوط اسی طرح متصل ہوتے - دس میں نو خطوط طولی کھینچکر ایک عرضی خط سے اوسکو کاٹدیتے تھے -

اسکے بعد اونہوں نے ترقی کی - یہ خطوط صرف چار تک باقی رکھے اور پانچ اور دس کیلیے دو جدید علامتیں وضع کیں - پانچ کیلیے جو علامت بنائی وہ عربی کے سات (۷) کے مشابہ ہے' ... جسکی صورت یہ ہے (V) دس کی علامت دو متقاطع خط (X) قرار دیے اور اس طریقہ سے دس تک کے اعداد کامل ہوگئے - بیس کیلیے دس کی دو علامتیں' تیس کیلیے تین' چالیس کیلیے چار بنائیں' اسکے بعد پچاس کی علامت حرف (L) ' سو کی حرف (C) ' پانچ سو کی حرف (D) ' اور ہزار کی حرف (M) وضع کی ... درمیانی اعداد کا انہیں علامات کے اضافہ و حذف سے کام لیا -

* * *

اس عقدۂ علمی کے حل و کشایش کیلیے یہ مغرب کی کوششیں تھیں' لیکن قدرت نے اسکے حل و کشایش کا حقیقی مجد و شرف مشرق کیلیے مقدر کردیا تھا - اہل بابل اس فن میں مہارت رکھتے تھے' چینیوں نے ایک خاص طریق کتابت عدد وضع کیا جو اونہیں تک محدود رہا اور اب تک اوسکا استعمال اونمیں شائع ہے - اسکے بعد اہل ہند نے اعداد و ارقام کی علامتیں مقرر کیں اور بتدریج اونکو ترقی دیتے رہے - یہاں تک کہ عربوں نے اس فن کو اہل

ایــام هفتہ کی حقیقت

اوقـات كي سب سے بڑي مـدت سـال هے ' پهر سال كو هـم
ون پر ' مهينوں كو دنوں پر ' اور دنوں كو گهنٹوں ' منٹوں ' اور
وں پر تقسيم كرتے هيں - دن كي تمام اقسام كي حقيقت ' آفتاب
فتاب كي حركت سے اونكا تعلق ' اور حركت كي مختلف
روں كي حيثيت سے اونكي مختلف تقسيمات ' يه تمام باتيں
اور ظاهر هيں -

ليكن هم مهينه ميں چند غير مساوي تقسيم هفتوں كي كيوں
ے هيں جو هر مهينه ميں چند سال اور چند ايـام كي كسر
اتهه واقع هوتے هيں ؟

حقيقت يه هے كه جس طرح سال باره حصوں پر منقسم هے
ميں سے هر حصے كا نام مهينه هے ' اسي طرح مهينه بهي
د حصص متساوي پر منقسم تها -

افريقه كے مختلف قبائل كے نزديك ايام هفته كي تعداد
لف هے - بعض قبائل ميں تين تين دن كا هفته هوتا هے '
وں كے يہاں چار چار دن كا اور بعضوں كے نزديك پانچ دن كا -
اختلاف كا اصلي سبب يه هے كه اونكے هاں ديهاتوں ميں اور
وں كي آباديوں ميں مختلف عادات و رسوم قديمه كي حيثيت
هر تيسرے يا چوتهے يا پانچويں دن بازار لگتا هے ' اس بنا پر
ے نزديك هفته كا پهلا دن وهي هوتا هے جو بازار كا دن هوتا هے -
ميں مهينه هميشه ۲۸ دن كا هوتا هے ' اور ان ۲۸ ايام كو
حصوں پر تقسيم كركے چار چار دن كا ايك هفته فرض كرتے
- باشندگان ايبو كا بهي اسی پر عمل هے -

شرقي افريقه كے بعض مقامات ميں ايك مهينه كو دس دس
كے تين هفتوں پر تقسيم كرتے هيں - اهل يونان بهي تيس
كا ايك مهينه فرض كركے دس دس دن كے تين هفتے كرديتے
- اهل جاوه عربوں كے اختلاط سے پہلے مهينه كو ۶ هفتوں پر تقسيم
ے تهے ' اور هر هفته كو پانچ پانچ دن پر -

ليكن ايك زمانـۀ بعيد سے اكثر دنياے معلوم و متمدن ميں
ه سات روز كا قـرار ديا گيا هے اور دوامـاً اسي پر عمل هے ' ليكن
كرنا چاهيے كه هفته كے سات دن كيوں مقرر كيے گئے ؟

تورات كے سفرتكوين سے ظاهر هوتا هے كه حضرت موسی كے عهد
ں هفته سات هي دن كا هوتا تها - يهود نے كہاں سے يه سيكها ؟
انيوں سے جو قديم اقوام ميں سب سے پہلے ستاره بين تهے -

انسان نے سب سے پہلے جب آسمان كي طرف نظر اٹهائي تو اوسنے
ا كه ايك ستاره جسكو هم چاند كهتے هيں ' ايك وقت معين پر
ع هوتا هے - رفته رفته ۱۴ روز ميں وه بڑهكر كامـل هوجاتا هے -
بعد گهٹنا شروع هوتا هے اور ۲۸ دن كے بعد عموماً بالكل ڈوب
ا هے - اس بنا پر اسنے مهينه كے چوده چوده دن كے دو ٹكڑے
' اور پهر ان دونوں كے بهي دو برابر ٹكڑے كرڈالے اسطرح
نه كے چار ٹكڑے كركے سات سات دن كے ايك ايك ٹكڑے
م " هفته " ركها -

كلدانيوں ميں ان ايام هفته كے جو نام تهے ' وه وهي نام هيں جو
رات سبعه كے هيں - اس سے ظاهر هوتا هے كه اونهوں نے هفتوں
سات دنوں كا تعين سيارات سبعه كي مناسبت سے كيا تها -

ليكن اس نظريه كے تسليم كرنے سے ايك دوسري مشكل پيدا
ي هے - اس سے لازم آتا هے كه ايام هفـته كے ناموں كي ترتيب
سات ستاروں كي ترتيب پر هوني چاهيے - حالانكه ان دونوں كي
ترتيب ميں بهت فرق هے :

(۱) ترتيب سيارات سبعه : يعنے زحل ' مشتري ' مريخ ' شمس '
زهره ' عطارد ' قمر -

(۲) ترتيب ايام سبعه : زحل ' شمس ' قمر ' مريخ ' عطارد '
مشتري ' زهره -

ايك مـدت تـك يـه اعـتراض نا قابل جواب تها ' ليكن اب
اكتشاف آثار نے ايك كلداني كتابه كے ذريعه واضح كيا هے كه كلداني
دن كے هر گهنٹه كو ايك ايك سياره كي طرف منسوب كرتے تهے
اور هر دن كا وهي نام ركهتے تهے ' جو اوس دن كے پہلے گهنٹه كے سياره
كا هوتا تها - اس نظام كوكبي كي بنا پر دن كے ۱ - ۸ - ۱۵ - ۲۲ -
زحـل كے گهنٹے هونگے ' ۲ - ۹ - ۱۶ - مشتري كے ' ۳ - ۱۰ - ۱۷
۲۴ - مريخ كے ' اور ۴ - ۱۱ - ۱۸ اور دوسرے كا دن كا پهلا گهنٹه
شمس كا - اسي طرح علی ترتيب الايام تيسرے دن كا پهلا گهنـته
عطارد ' چهٹے دن كا پهلا گهنٹه مشتري ' اور ساتويں دن كا پهلا گهنٹه
زهره هوگا -

اهل هند جو قديم ستاره بين اقوام ميں داخل هيں ' اونكے هاں
بهي ايام هفته كي تقسيم اسي اصول پر هے -

جن اشخاص كو قـديم فن جوتش اور نجوم سے واقفيت هے وه
اُن نقشوں اور جدولوں پر نظر ڈاليں جو اب تك احكام سعد و نحس
نجومي كے استخراج كيليے لوگ استعمال كرتے هيں - ان ميں
هر دن كے چوبيس گهنٹوں كو مختلف تقسيموں سے مختلف ستاروں
ميں منقسم كرديا هے - يه تمام چيزيں اُسي كلداني علم كواكب سے
ماخوذ هيں جو مسيحي اقـوام شام كے ذريعه اسلام ميں ترجمه هوكر
شائع هوئي تهيں -

ممالک عثمانیہ اور نصرانیت

يوناني اخبار نيولوگوس كے اڈيٹر نے اس موضوع پر ايك رساله
لكها هے كه سلطنت عثمانيه ميں نصراني جماعتوں كو حقوق حاصل
هيں - تمهيداً ديگر خلفاے اسلام كے عهود وحقوق كو بيان كيا هے '
جسميں حضرت عمر كے اوس عهد كا بهي ذكر هے جو اونهوں نے فتح
بيت المقدس كے وقت نصراني بطريق صفر دنيوس سے كيا تها -

رساله ميں تاريخي طور سے دكهايا گيا هے كه تركوں كا طرز عمل
نصاری كے ساتهه هميشه كسقدر منصفانه رها هے ؟ منجمله ان
واقعات متعدده كے جنكا صاحب رساله نے تذكره كيا هے ' عالي پاشا
كي اوس رپورٹ كا بهي ايك فقره هے جو اوسنے سنه ۱۸۵۵ ميں
دول عظمی كے سامنے پيش كي تهي -

پٹريارك (بطريق) كا عهده ان متعدد حقوق تمدني و ديني
پر اسدرجه مشتمل هے كه يه كهنا ممكن هے كه تمدني قوت كے علاوه
جسكي حكومت اسلاميه مالك هے ' نصاری كے تمام امور ' اونكے فيصلۀ
مقدمات ' اونكے حالات كي نگراني وغيره اور انكے هر طرح كے معاملات
خود نصاری هي كے هاتهه ميں هيں - حكومت اسلاميه كو ان سے
كوئي تعرض نهيں -

كاش مسلمانوں كو بهي حكومت نصرانيه كي تاريخ ميں اس
قسم كے فقروں كے لكهنے كا موقع ملتا !

مادی اور لا ادری

موجوده متعدد فلسفي فرقوں ميں مادي اور لا ادري ' يه دو فرقے
بهي هيں جنكا نام اكثر همارے مذهبي لٹريچر ميں ليا گيا هے
ليكن ان كي حقيقت سے عام طور پر ناظرين كو واقفيت نهيں هے -

یورپ میں رائج ہوا تو " صفر " کو اپنی زبان میں بعینہ سائیفر Cipher بنا دیا جو اب تک مختلف صورتوں میں یورپ کی زبانوں میں مستعمل ہے ' لیکن عرب صفرکو بصورت نقطہ (٠) لکھتے ہیں اور اہل ہند و یورپ بصورت دائرہ (0) لکھتے ہیں - قدیم سے قدیم عہد جسمیں صفر بصورت دائرہ لکھا ہوا ملا ہے ' سنہ ۷۶ - ۸ ع ہے '

* * *

یہہ ارقام عددی یورپ میں کیونکر اور کب پہونچے ؟ یہہ مسلم ہے کہ عربوں نے اہل ہند سے یہ ارقام اخذ کیے کیونکہ اونکے ہاں ان ارقام کا نام " ارقام ہندیہ " ہے - نویں صدی مسیحی میں بغداد میں علماے ریاضی انہیں ارقام کا استعمال کرتے تھے - اندلس کے عربوں میں ارقام ہندیہ کے جو اشکال رائج تھے ' وہ اشکال بغدادی سے کسیقدر مختلف تھے - انکا نام اندلس میں " ارقام الغبار " تھا - مسلمانوں نے ان ارقام کو اپنے تمام حدود اثر میں پھیلایا ' اور جہاں جہاں اونکی حکومت یا تجارت پہونچی یہ ارقام اونکے ساتھہ ساتھہ تھے -

* * *

بعض علماے یورپ کا دعوی ہے کہ عربوں سے پہلے جنوبی یورپ میں ارقام رائج تھے اور اسکی دلیل علم ہندسہ کی ایک کتاب کا ایک قلمی نسخہ ہے جو چھٹی صدی عیسوی میں تصنیف ہوئی تھی - اس کتاب میں انہیں ارقام کا استعمال ہے - اگرچہ وہ تصنیف چھٹی صدی کی ہے لیکن چونکہ یہہ نسخہ گیارھویں صدی کا لکھا ہوا ہے اسلیے تحقیق یہہ ہے کہ ناقل نے قدیم ارقام کی جگہ ان ارقام کو جو اوسکے زمانہ میں شائع ہو چکے تھے ' لکھدیا ' تاہم اس نسخہ سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ عربوں سے اہل یورپ میں گیارھویں صدی سے پہلے ان ارقام کا رواج ہو چکا تھا -

پوپ سلوسٹر ثانی جب اندلس کے عربوں سے تحصیل علوم و فنون کے بعد یورپ واپس آیا تو اوسنے اندلس کے ارقام غبار پر ایک مختصر رسالہ لکھا ' مگر اوسمیں صفر کا ذکر نہیں ہے - بارھویں صدی میں یہ ارقام باختلاط ارقام یونانی و رومانی ' مختلف ممالک و طبقات یورپ میں بے قاعدہ طور پر پھیل رہے تھے کہ تیرھویں صدی کے اوائل میں اٹلی کے مشہور ریاضی داں لیونارڈو فیوناتشی نے سنہ ۱۲۰۲ میں علم حساب میں ایک کتاب لکھی جسمیں ارقام ہندیہ کی تشریح کی - لیونا رڈو کے بعد جان سا کرو بوسکرو پیدا ہوا ' جسنے ارقام ہندیہ کے طریق استعمال کی لیورناڈو سے زیادہ تشریح و توضیح کی -

یوحنا پہلا شخص ہے جسنے ان ارقام کا نام " ارقام عربیہ " رکھا -

اوجر شاہ سسلی جسکے مسلمانوں سے بہت تعلقات تھے ' اسکے عہد کے چند سکے برآمد ہوئے ہیں جن پر انہیں ارقام میں سنہ ۱۱۳۸ کی تاریخ ثبت ہے - بعض اور مقامات میں بھی چند اور سکے ملے ہیں جنمیں ایک اٹالین ہے اور اوس پر سنہ ۱۳۹۰ منقوش ہے - ایک دوسرا فرنچ سکہ ہے جسپر ۱۴۸۵ کی تاریخ لکھی ہوئی ہے - جزیرۂ برطانیہ میں بھی دو سکے پائے گئے ہیں ' ایک اسکاٹ لینڈ کا ہے - اسکی تاریخ ۱۵۳۸ع ہے - دوسرا انگلینڈ کا ہے جسکی تاریخ ضرب ۱۵۵۱ ہے - ان تمام سکوں کے سنیں انہی ارقام ہندیہ یا عربیہ میں منقوش ہیں - فرانس میں ایک قلمی کتاب سنہ ۱۲۷۵ع سے محفوظ ہے - اسمیں ان ارقام ہندیہ پر ایک مقالہ موجود ہے - جرمنی میں فیرونی کی دو لوحیں ملی ہیں ' جن میں اول پر سنہ ۱۳۷۱ اور دوسرے پر سنہ ۱۳۹۸ منقوش ہے -

(ملاحظات)

پروفیسر موصوف کے اس مضمون کے متعلق ہمکو چند باتیں کہنی ہیں :

(۱) حساب جمل جسکا پروفیسر موصوف نے تذکرہ کیا وہی چیز ہے جو مسلمانوں کے پاس بصورت حروف ابجد موج ہے ' اور جسکو مسلمان علماے ریاضی نے درجات و دقائق و ثوا کی تعیین میں ' اور علماے جغرافیہ نے طول و عرض بلاد کے میں استعمال کیا ہے ' اور پھر شعراے متاخرین اوس سے مادہ ہا تاریخ نکالتے ہیں -

(۲) مسلمان ان ارقام کو ارقام ہندیہ ضرور کہتے ہیں لیک تاریخ کی جہانتک شہادت ہے مسلمان اولاً ارقام کو الفاظ صورت میں لکھتے تھے - مثلا ایک ' دو ' چار - ابتداے فتوحات سے تا عبد الملک تمام صوبوں کے حسابات خود اون صوبوں کے طریق ا کے موافق لکھے جاتے تھے - مصر کا حساب قبطی میں ' شام کا روم میں ' عمان و ایران کا فارسی میں - عبد الملک کے عہد حکوم میں دفتر حساب ایک فارسی الاصل مسلمان صالح بن عبد الرحم نے عربی میں منتقل کیا ' اسلیے قرین قیاس یہ ہے کہ ارقام ہند عربی میں فارسی کی راہ سے آئے ہیں ' کیونکہ ہندوستان عربوں کا علمی تعلق عہد منصور عباسی سے شروع ہوتا ہے -

(۳) موجودہ مستعمل ارقام عربیہ موجودہ یورپین ارقام مختلف ہیں ' اسلیے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ موجودہ ا عربیہ مختلف زبانوں میں مختلف طریقوں سے لکھے جاتے تھے - طریق ارقام عربیہ جو اہل یورپ میں پھیلا ' محض ابتدائی نقش ہے - ایک شاعر نے ان علامات و ارقام کو چند شعروں میں ج کر دیا ہے جن سے مناسب و مشابہت ارقام عرب و ارقام یو ظاہر ہوگی :

الف و حاء ثم حج بعدہ * عین و بعد العین عو ترسـ
ہاء و بعد الہاء شکل ظاہر * یبدو لہ لمختاف اذ ہو یتم
صفران ثامنہا وقت ضما معاً * والواو تاسعہا بذلک تختـ

اب ان دونوں علامات کا مقابلہ کرو ؛

(عربی قدیم)	ا	ح	حج	ع	عو	ہ	٨	8	و
(موجودہ عربی)	١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٧	٩
(یورپین)	1	2	3	4	5	6	7	8	9

(ملخص و مقتبس از المقتطف)

ما كان صلاتهم التي يزعمون انها يدرم (؟) بها عنهــم الا مكاء و تصدية (۱)	صلاة (نماز) جس كي نسبت مشركين عرب كا زعم تها كه يهي عبادت آن كے كام آئيگي اور آن كے ليے اجر و ثواب كاباعث هوگي ' وه صرف تالي بجانا اور سيتّي دينا تهي (۱)

اسلام نے اس غير مهذب طريقه كي اصلاح كي ' اس كو مذموم بتديا ' نماز كي ايک خاص هيئت مقرر كردي ' اور ايسي مقرر كردي جو انساني اخلاق ملكوتي كي ترقي كا بهترين ذريعه هوسكتي هے -

يهوديوں اور نصرانيوں ميں بهي نماز كا رواج تها - ايرانيوں ميں بهي مغوں ' موبدوں ' اور پادشاهوں كي تعظيم كو نماز كهتے تهے ' مگر يه خاص طريق خشوع كهيں نه تها ' اور نه عبودية الهي كي حقيقت سے كسي كو واقفيت نه تهي - يه خصوصيت اسلم كي هے ' وه خود نماز كے تذكره ميں اس پرزور ديتا هے :

فاذكـروا الله كمـا علمكـم ما لـم تـكونـوا تعلمـون (۲ : ۱۹۷)	خدا كو آس طريق پر ياد كرو اور آس خاص شكل سے نماز پڑهو جس كي خدا نے تمهيں تعليم دي هے اور جس سے پہلے تم ناواقف تهے -

(سجــده)

(ب) نماز كا جزو اعظم سجده هے جس كے اصلي معنے اهل لغت نے كمال اطاعت و انقياد اور خضوع كے لكهے هيں - كلام عرب ميں بهي يهي معني متبادر تهے - ايک مشهور مصرع هے :

تـرى الاكـم فيهـا سجــداً للحوافـر

يعني گهوڑے كي سرعت رفتار كا يه عالم تها كه چهوٹي چهوٹي پهاڑياں آس كے سموں كي مطيع نظر آتي تهيں - قران كريم كي متعدد آيتوں ميں يهي معني مراد هيں ' مثـلاً : والنجم و الشجر يسجدان اور كل له يسجدون ' و نحو هما -

امـام رازي سجده كے لغوي و اصطـلاحي معـاني كي نسبت لكهتے هيں :

ن السجود لا شک انه في رف الشرع عبارة عن وضع جبهة على الارض فوجب ن يكـون في اصل اللغـة ـذلـك لان الاصـل ـدم التغـير (۲)	كوئي شک نهيں كه شريعت ميں سجده كے معني زمين پر پيشاني ركهنے كے هيں ' اس سے ضروري هے كه اصل لغت ميں بهي يهي معنے هوئے كيونكـه اصل الاصول يهي هے كه معني بدل نه جائيں (۲)

هم تسليم كرتے هيں كه مصطلحات ميں لغوي معنے كي كچهه كچهه مناسبت ضرور ملحوظ رهني چاهيے مگر سجده كي شرعي اصطلاح ميں يه مناسبت مفقود نهيں هے - نماز ميں جس انداز سے سجده كرتے هيں ' آس سے زياده فروتني و تذلل اور كيا صورت هوسكتي هے ؟ علم اللسان كے جاننے والے جانتے هيں كه اصل لغت كے لحاظ سے اصطلاح ميں كيا كچهه تبديلياں نهيں هو جاتي هيں ؟ ركوع كے معني صرف جهكنے كے تهے ' اصطلاح نے ايک خاص قسم كے جهكنے كي تخصيص كردي - صلاة صرف دعا كو كهتے تهے - اصطلاح نے ايک مخصوص انداز دعا كا نام صلاة ركهديا - جهاد كا لفظ محض سعي و كوشش كے ليے موضوع تها ' اصطلاح نے اس ميں ايک تخصيص سعي كي شان پيدا كردي - وقس على هذ القياس - عجيب بات يه هے كه خود امام رازي نے " وادخلوا البـاب سجداً " كي تفسير ميں سجده كے معني تواضع هي كے ليے هيں اور فقط اس قدر معـذرت كافي سمجهي هے كه سجـده كے شرعى معنے يهاں درست نهيں آترتے ! [۱]

(اقيمــو الصلــوة)

قران كريم ميں صلاة كا لفظ جهاں كهيں آيا هے اقامت كے صيغوں كے ساتهه آيا هے - [۲] عربي ميں اقامت كے معني يه هيں كه كسي كام كو آس كي تمام و كمال شرائط و حدود كے ساتهه انجام ديا جائے - محاوره ميں كهتے هيں : اقام القوم سوقهم ' اذا لم يعطلوها عن البيع و الشراء - ايک شاعر اپنے مخصوص قديم انداز تفاخر ميں شكايت كرتا هے :

اقمنا لاهل العراقين سوق الـ ضراب تحـامرا وولوا جميعا

روايات ميں هے :

اقامة الصلاة تمام الركوع والسجود والتلاوة والخشوع و الاقبال عليها فيها [۳]	نماز قائم كرنے كے معني ركوع و سجود اور تلاوت و خشوع كے حق سے نهايت مكمل طريق پر سبكدوش هونے اور نماز كي غايت كي جانب اچهي طرح توجه كرنے كے هيں - [۳]

يعني ايک مسلمان كے ليے صرف نماز پڑهنا هي كافي نهيں هے ' نماز كے اغراض و غايات كي تكميل بهي ضروري هے - قران كهيں بهي رسمي نماز ادا كرنے كا حكم نهيں ديتا - وه تكميل حدود كا خواستـگار هے اور صاف كهه رها هے كه بغير اس تكميـل كے نماز نماز هي نهيں -

(استعانت بالصبـر و الصـلاة)

قرآن كريم نے استعينوا بالصبر و الصلاة كا دو مقام پر حكم ديا هے (استقـلال و شكيبائي اور نماز كے ذريعه مشكلات ميں مدد مانگا كرو ' يعني ان چيزوں سے تم كو اعانت مليگي ' تمهاري مشكليں آسان هوجائينگي ' مهمـات امور ميں تم كو انهيں سے رجوع كرنا چاهيے) حديث ميں هے :

كان رسول الله صلى الله عليه و سلم اذا حزبه امر فـزع الـى الصــلاة [۴]	جب كوئي مهم پيش آتي تو رسول الله صلى الله عليه و سلم نماز كي جانب رجوع كرتے - [۴]

دوسري روايت ميں هے :

انهما - اى الصبر و الصلاة - معونتان علـــى رحـمـة الـلــه [۵]	استقلال اور نماز ' يا يه دونوں ' نـزول رحمت الهي ميں اعانت كيا كرتے هيں - [۵]

دوران تلاوت ميں اس تاكيدي حكم پر بارها تمهاري نظر پڑي هوگي ليكن شايد هي كبهي يه خيال آيا هو كه اس كا مدعا كيا هے ؟ صبر كے معنے يه نهيں هيں كه انسان كے پاس ايک چيز تهي ' جاتي رهي اور وه چپ هوگيا كه نهيں هے تو نه سهي :

كهو گيا دل كهوگيا ' هوتا تو كيا هوتا امير ؟
جـانے دو ' اک بے وفا جـاتا رها جـاتا رها

(۱) رواه ابو جعفر محمد بن محمد بن جرير قال حدثنا ابن حميد قال ثنا سلمة بن اسحاق وما كان صلاتهم عند البيت الا مكاء و تصدية قال ما كان صلاتهم- الخ

(۲) رازي - ج ۱ ص ۲۹۸ -

(۱) رازي - ج ۱ ص

(۲) قران كريم - ۵ : ۷۰ ' ۲ : ۲۷۷ ' ۷ : ۱۶۹ ' ۹ : ۵و۱۱ ' ۱۳ : ۲۲ ' ۳۵ : ۱۹و۲۶ ' ۴۲ : ۳٦ ' ۵ : ٦۰ ' ۲ : ۲ ' ۹ : ۷۳ ' ۲ : ۴۰و۷۷ ' ۱۰۴ ' ۴ : ۷۹ ' ۷ : ۲۸ ' ۱۰ : ۸۷ ' ۲۴ : ۵۵ ' ۳۰ : ۳۰ ' ۵۵ : ۸ ' ٦۵ : ۲ ' ۸۳ : ۲۰ ' الى غيرذلک من آيات كثيرة تدل على ان لا صلاة الا باقامة حدودها و شروطها -

(۳) ابو جعفر قال حدثنا عثمان بن سعيد عن شير بن عمارة عن ابي روق عن الضحاک عن ابن عباس و يقيمون الصلاة قال اقامة الصلاة الخ -

(۴) ابو جعفر قال حدثني اسماعيل بن موسى الفزاري قال حدثنا الحسين بن رتاق الهمداني عن ابن جريج عن عكرمة بن عمار عن محمد بن عبيد بن ابى قدامة عن عبد العزيز بن اليمان عن حذيفة قال الخ -

(۵) ابو جعفر قال حدثنا القاسم قال حدثنا الحسين قال حدثني حجاج قال قال ابن جريج واستعينوا بالصبر والصلاة قال انهما الخ -

مقالات

(۱) مادي وہ فرقہ ھے جو کہتا ھے کہ عالـم میں صرف دو چیزیں ھیں : وجود مادہ مثـلاً لکڑي ' پتھر ' لوھا - اور قوت مادہ ' مثلاً حرارت ' حرکت ' کہربائیت - یہ تمام قوتیں طول و عرض ' بیاض و سواد کیطرح مادہ کو عارض ھیں - بلکہ یہ قوتیں بھي خود مادہ کے مظاهر ھیں -

(۲) لا ادري کہتے ھیں کہ ھم مادہ اور قوت کے وجود کو جانتے ھیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ قوت کو مادہ سے کس قسم کا تعلق ھے ؟ جو چیزیں ھمارے ادراک اور احساس میں نہیں آتي ھیں نہ تو ھم اونکو جانتے ھیں ' اور نہ ھم انکا انـکار کرتے ھیں - ھم اپنے علم کي نفي کرتے ھیں ' لیکن اونکے وجود کي نفي نہیں کرتے -

امریکا کا مکتشف اول

اب تـک بر اعظم امریکا کا مکتشف اول کولمبس سمجھا جاتا تھا ' لیکن اب ولایات متحدہ میں چنـد پتھر ملے ھیں جن سے ثابت ھوتا ھے کہ کولمبس سے سوا سو برس پہلے یہاں اھل سویڈن و ناروے آے تھے - اسکے بعد ایک دوسرا پتھر امریکا کے ایک مکانوں میں جسکا نام کنتسن ھے ' اور جو صوبہ بنیسوتا میں واقع ھے نکلا ' اس پر حسب ذیل عبارت لکھي ھوئي پائي گئي :

" ھم سویڈني اور ۲۲ اھل ناروے اپنے ملک سے نیو اسکاتلینڈ کي تلاش میں نکلے اور مغرب کیطرف چلے ' یہاں تک کہ پاني میں دو چٹـانوں کے پاس اترے جو اس پتھر سے ایک دن کي مسافت پر واقع ھے - ھم دن بھر شکار کھیلتے رھے - واپسي میں ھم دس سرخ رنـگ انسانوں سے ملے جو خون کي پوشاک پہنے تھے اور وہ مر چکے تھے - کنواري مریم ! مصیبت سے بچانا ! ھمارے ساتھہ کے دس آدمي دریا میں ھیں جو کشتیوں کي اس جزیرہ سے ۴۱ دن کے فاصلہ پر حفاظت کر رھے ھیں - سنہ ۱۳۶۲ "

ارتفـــاع سطح ارضی

سطح زمین کي بلندي و پستي اور اوسکا دوسري زمین کي پستي و بلندي سے باھمي مقابلہ سمندر کي سطح سے کیا جاتا ھے - دنیا کے تمام بر اعظم بلندي و ارتفاع سطح میں باھم برابر نہیں ھیں ' سمندر کي سطح سے بلند ترین ٹکرہ ' بر اعظم ایشیا ھے ' اور سب سے پست حصہ ' بر اعظم یورپ و استریلیا - ترتیب ارتفاع حسب ذیل ھے :

بر اعظم	سطح آب معدل ارتفاع
ایشیا	۹۵۰ میٹر
افریقہ	۶۵۰ میٹر
امریکا جنوبي	۶۳۰ میٹر
امریکا شمالي	۶۰۰ میٹر
استریلیا	۲۸۰ میٹر
یورپ	۲۸۰ میٹر

حقیقـــة الصـــلاة

ان الصلوة تنہى عن الفحشاء و المنـکر ' و انہا لـکبیرة الا على الخاشعین

(۱)

ایمان بالغیب کے بعد قرآن کریم کي سب سے پہلي تعلیم اقامت صلاة ھے کہ نماز کو قائم کرو - ھم کو اس سے بحث نہیں کہ صـلاة (نماز) کے احـکام و اقسام کیا ھیں اور کیوں ھیں ؟ ھمارے پیش نظر صرف نماز کی وہ خصوصیت ھے جس کو مسجد نشینوں میں نہ پاکر ایک اھل دل نے میکدہ کے دروازے کھٹکٹائے تھے کہ :

باشد کہ دریں میکـدھا دریابیم
آں نور کہ در صومعہا گم کردیم

اس ذیل میں متعدد امور بحث طلب ھیں :

(لفظ صـلاة)

(الف) ادبیات عرب میں صلاة کسے کہتے ھیں ؟

کلام جاھلیت میں یہ لفظ دعا کے لیے استعمال ھوتا تھا - اعشى کا قول ھے :

لہا حارس لا یبرح الدھر بیتہا * وان ذبحت صلي علیہا وزمزم

اصلي علیہا ' یعني بذلـک دعا لہا (اوس کے لیے دعا کی) ایک اور جاھلي شاعر کا شعر ھے :

و قابلہا الریح صفي دفهـا * و صلي على دنہا و ارتسم

یہاں بھي دعا ھي کے معني ھیں - ایک اور قصیدہ میں ھے

علیك مثل الذي صلیت فاعتصمي
عینـاً ' فان لجنب المرء مضطجعا -

صلاة کے دوسرے معنی لزوم کے تھے - عہد جاھلیت کي ایک نظم کا یہ شعر مشہور ھے :

لم اکن من جناتہا علم الله * و اني بحرھا الیوم صالي

یہاں صالي کے معنے لزوم رکھنے والے کے ھیں -

کسي شخص کے پیرو کو بھي مصلي کہتے تھے ' اور اس پیرو و اتباع کا نام صلاة تھا - اصل میں مصلي کا لفظ گھوڑے کے لـ[illegible] موضوع تھـا جو کسي دوسرے گھوڑے کے پیچھے پیچھے چلتا ھو - [illegible] میں تخصیص جاتي رھي ' معني میں تعمیم آگئي اور ھر [illegible] کي پیروي کو صلاة اور پیرو کو مصلي کہنے لگے -

یہ تو صلاة کے عام معني ھوے ' لیکن مشرکین عرب میں صلا[illegible] ایک خاص طریقہ تھا ' جس کي تشریح قران کریم نے کي [illegible] سورۂ انفال میں ھے :

و ما کان صلاتهم عند البیت الا مکاء و تصدیة ' فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون (۸ : ۳۶)	خانۂ کعبہ کے پاس اون کي نما[ز] تھي ؟ تالي بجاني اور سیٹي د[ینا] تـم جو کفر کیا کرتے تھے ' اب اوس بدلے عذاب کا مزہ چکھو -

روایات و آثار سے بھي اس کي تائید ھوتي ھے - ایک روا[یت] میں ھے :

(ر) نمازکیا ھے؟ خدا کے ساتھه تعلقات بندگي کو تازہ کرنا اور ے قواء بهیمیه کے خلاف اپنے قواء ملکوتیه کو قوي رکهنے کي سعي ھے - دنیا کي جهوٹي هستیاں جو اپني شان و شوکت و جبروت وجلالت دلوں پر ایک طرح کي مرعوبیت کا نقش بٹهاتي هیں ' اُن سے ري و استغفار کرکے صفحۂ قلب سے نقش باطل کو دهو ڈالنا اور ساني زندگي کو روحاني و مادي دونوں حیثیتوں سے بهترین نمونۂ عادت بنانے کے لیے حسن توفیق کا طلبگار هونا - پس نماز بندے لیے خدا کي ایک معیت اور صحبت ھے اگر اسکے تعلق کو صحبت معیت کے لفظ سے تعبیر کیا جاسکتا ھے - یه معیت اول سے لیکر آخر قائم رهتي ھے - یهي وہ مقام ھے جهاں صرف خدا ھے اور خدا یاد ھے ' بندے اور خدا کے ما بین کوئي چیز حائل نهیں هوتي :

الصلاة اولها لفظة الله " و آخرها لفظة الله " في قوله اشهد ان لا اله الا لله " لیعلم المصلی ـه من اول الصلاة لی آخرها مع الله -

نمازکي ابتدا " اشهد ان لا اله الا الله " پر اور انتها السلام علیکم و رحمة الله پر هوتي ھے ' یعني اول میں بهي الله هي کا لفظ ھے اور آخر میں بهي - یه اس لیے ھے که نمازي کو معلوم هوجائے که نماز میں اول سے آخر تک وہ الله هي کے ساتھه ھے -

ان قال قائل : فقد قی من الصلاة قوله و اشهد ان محمدا سول الله " والصلاة لی الرسول والتسلیم ' نقول : هذہ الاشیاء خلت لمعني خارج ـن ذات الصلاة ' ذلك لان الصلاة ذکر له لا غیر' لکن العبد اذا صل بالصلاة الی الله حصل مع الله لا یقع ي قلبه انه استقل و ستبد و استغني ن الرسول (۲)

اگر یه اعتراض هو که نماز میں اشهد ان محمداً رسول الله ' اور " اللهم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم " بهي ھے ' تو اسکا جواب یه ھے که یه چیزیں اصل نماز کے معني سے خارج هیں - یه ایک اوپري بات کے لیے داخل هوگئي هیں - سبب یه ھے که نماز صرف خدا کي یاد کا نام ھے - اس کے علاوہ نماز اور کوئي چیز نهیں ھے لیکن نماز کے ذریعه بندہ جب خدا تک پهونچ جا تا ھے اور خدا کي قربت اُسے حاصل هوجاتي ھے تو اسکے دل میں یه خطرہ نه آنا چاهیے که رسول کي هدایت سے میں آزاد هوگیا ' مستبد بن بیٹها ' اب میں تعلیمات رسالت سے بالکل هي بے نیاز و مستثنی هوگیا هوں - [۲]

(ز) نمازکي مواظبت سے کیا بات حاصل هوتي ھے؟ حدیث میں ھے :

جاء رجل الی النبي صلی الله علیه وسلم فقال : ن فلاناً یصلي باللیل فاذا اصبح رق ؟ فقال : فتنهها ما تقول [۳]

ایک شخص نے رسول الله صلی الله علیه و سلم کي خدمت میں گذارش کي که فلاں شخص رات کو نمازیں پڑها کرتا ھے اور جب تڑکا هوتا ھے تو چوري کرتا ھے ' آنحضرت نے ارشاد فرمایا که جس چیز کو تم کهه رهے هو یعني اداے نماز - یهي چیز اُس کو اس حرکت سے روک دیگي " [۳]

(ح) یه بات کیونکر حاصل هوتي ھے اور اس کا سبب کیا ھے؟ احادیث میں اس کي جو حقیقت مذکور ھے اور آثار و اخبار سے اس موضوع پر جو روشني پڑتي ھے' اس کا اقتباس یه ھے :

في الصلاة منتهی ومزدجر عن معاصي الله (۱)

نماز میں خدا کي نا فرمانیوں سے باز رکهنے اور روکنے کي صفت ھے (۱)

من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنکر لم یزدد بصلاته من الله الا بعداً (۲)

جس شخص کو اُس کی نماز نے بے حیائي اور برائي سے نه روکا وہ نماز پڑهکر خدا سے اور بهي دور هوگیا (۲

قیل لابن مسعود : ان فلانا کثیر الصلاة ؟ قال : فانها لا تنفع الا من اطاعها [۳]

عبد الله بن مسعود سے ایک شخص کا تذکرہ هوا که فلاں شخص بهت نمازیں پڑها کرتا ھے - ابن مسعود نے کها: نماز اُس شخص کو نفع دیتي ھے جو نمازکي اطاعت کرے - [۳]

من لم تامرہ صلاته بالمعروف و تنهه عن المنکر لم یزدد بها من الله الا بعداً [۴]

نیکي کرنے اور برائي سے روکنے کے لیے جس کي نماز حکم نه دیتي هو تو ایسي نماز نے خدا سے اور دوري بڑها دي [۴]

لا صلاة لمن لم یطع الصلاة ' و طاعة الصلاة ان تنهی عن الفحشاء والمنکر' قال السفیان: قالوا یا شعیب أصلاتک تامرک ؟ قال فقال سفیان ؟ ای والله تأمرہ و تنهاہ [۵]

جو نمازکي اطاعت نه کرے اُس کي نماز نماز هي نهیں - نماز کي اطاعت یه ھے که وہ انسان کو بد اخلاقي اور برائي سے روکے - حضرت سفیان سے سوال هوا که قرآن کریم کي اس آیت سے کیا مراد ھے که "کفار نے کها اے شعیب! کیا تیري نماز تجهے حکم دیتي ھے ؟" سفیان نے جواب دیا - هاں خدا کي قسم ' نماز حکم دیتي ھے اور منع بهي کرتي ھے [۵]

من صلی صلاة لم تنهه عن الفحشاء والمنکر لم یزدد بها من الله الا بعداً [۶]

جس نے نماز پڑهي مگر اُس نماز نے بد اخلاقي اور برائي سے اُس کو باز نه رکها تو جناب الهي سے قرب و تعلق کي جگه اُسکا اور فاصله بڑهگیا [۶]

من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنکر فانه لا یزداد من الله بذلك الا بعداً [۷]

جس کي نماز اس کو بد اخلاقي اور برائي سے مانع نه هوئي تو بجز اس کے که اس نمازکي بدولت خدا سے اس کي دوري بڑهجاے ' اور کوئي فائدہ نهیں [۷]

یعني نماز انسان کي زندگي کو پاک کرنے والي ' شریفانه کریکٹر بنانے والي ' تهذیب نفس و تربیت ضمیر کي روح بڑهانے والي چیز ھے - یهي سبب ھے که اسلام نے اداے نماز پر سب سے زیادہ زور دیا ھے اور هر جگه اسکي اهمیت پر دنیا کو توجه دلائي ھے - کسي قوم یا کسي فرد کي کامیاب زندگي کے لیے ان باتوں کي جیسي کچهه

(۲) تفسیر کبیر - ج ۵ - ص ۱۶۵

(۳) رواہ الامام احمد بن حنبل قال حدثنا وکیع ' اخبرنا الاعمش ' قال ابي صالح عن ابي هریرة قال جاء رجل الی النبي (صلعم) الخ -

(۱) رواہ علي قال حدثنا قال ثنی معاویة عن علي عن ابن عباس قوله ان الصلاة تنهی عن الفحشاء و المنکر یقول في الصلاة الخ -

(۲) القاسم قال حدثنا الحسین قال ثنا خالد بن عبد الله عن العلاء بن المسیب عمن ذکرہ - وقد نسي الراوي اسمه - عن ابن عباس في قوله الله تعالی ان الصلاة تنهي عن الفحشاء و المنکر -

(۳) القاسم قال ثنا الحسین قال ثنا خالد قال قال العلاء بن المسیب عن سمرة بن عطیه ' قال قیل لابن مسعود الخ -

(۴) الحسین قال ثناء ابو معاویه عن الاعمش عن مالک بن الحرث عن عبد الرحمن بن یزید قال الخ -

(۵) الحسین قال ثنا علی بن هاشم بن یزید عن جوهر عن الضحاک عن ابن مسعود عن النبي صلی الله علیه وسلم انه قال الخ -

(۶) علي عن اسماعیل بن مسلم عن الحسن قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخ' و بروایة اخري عن یعقوب قال ثنا ابن علیة عن یونس عن الحسن قال الخ -

(۷) بشر قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادة و الحسن قالا الخ -

صبر کے حقیقي معني یه هیں که مافات پر غم و اندوہ کرنا بے سود ھے - انسان کو ھر ایک مشکل میں مستقل مزاج رھنا چاهیے اور کوشش هوني چاهیے که جو چیز جاتی رھي ' پھر اُس کا نعم البدل مل سکے ' اور جب تک بہترین صورت میں تلافي نه هوجاے سلسلۂ سعي و تدبیر میں خلل نه آنے پاے - اسي طرح نماز سے بھي صرف ایک رسم کا پورا کردینا مقصود نہیں ھے بلکه خدا سے اپنے تعلقات کا تازہ کرنا اور موثرات دنیاوي سے کنارہ کش هوکر نفس میں ایک اعلے تصور قدسي پیدا کرنا مد نظر ھے - ظاھر ھے که یهي دونوں چیزیں انساني زندگي کو کامیاب بناسکتي هیں اور یهي کامیابي اسلام کي نظر میں ھے - (صبر کي مزید تحقیق آگے آئیگي)

(۳)

(الف) نماز کي غرض و غایت کیا ھے ؟ قرآن کریم نے خود اس کي تشریح کي ھے -

أتل ما أوحي الیك من الکتاب و اقم الصلاة ان الصلاة تنهی عن الفحشاء و المنکر ' و لذکر الله اکبر ' و الله یعلم ما تصنعون (۲۹ : ۴۱)	کتاب میں سے تم پر جو وحي اُتري ھے اُس کو پڑھو اور نماز کو درست طریق پر ادا کرو ' حقیقت میں نماز تمام بد اخلاقیوں اور برائي سے روکتي ھے ' اور الله کي یاد سب سے برتر ھے - الله تمهاري کاریگري کو خوب جانتا ھے -

(الفحشاء او المنکر)

(ب) فحشاء و منکر (بے حیائي اور برائي) سے کیا مراد ھے ' اور ان چیزوں سے روکنے کے کیا معنے هیں ؟ اس کي یوں تفسیر کي گئي ھے :

الفحشاء ما قبح من العمل کالزنا مثلاً و المنکر مالا یعرف فی الشریعة ' ای تمنعه عن معاصي الله و تبعده منها ' و معني نهیها عن ذلك ان فعلها یکون سبباً للانتهاء عنهما (۱)	جو قبیح کام هوں جیسے حرام کاري - اُن کو فحشاء کہتے هیں ' اور قانون اسلام نے جس چیز کي اجازت نه دي هو وہ منکر ھے - آیت کا مطلب یه ھے که خدا کي نا فرمانیوں سے انسان کو نماز روکتي ھے اور گناهوں سے دور کردیتي ھے ' یعني نماز کا فعل یه ھے که ان چیزوں سے باز رهنے کا وہ سبب هوا کرتي ھے (۱) -

یهي سبب ھے که هم نے فحشاء کا ترجمه بد اخلاقي سے کیا ھے که لفظ جامع ھے -

(ج) فحشاء و منکر سے روکنے کا طریق کیا ھے ؟ حافظ ابن کثیر لکھتے هیں :

قال ابو العالیة فی قوله تعالی ان الصلاة تنهی عن الفحشاء و المنکر ' قال : ان الصلاة فیها ثلاث خصال ' فکل صلاة لا یکون فیها شی من هذہ الخصال فلیست بصلاة ' (۱) الاخلاص (۲) و الخشیة (۳) و ذکر الله ' فالاخلاص یامرہ بالمعروف ' و الخشیة تنها عن المنکر ' و ذکر الله القران یامرہ و ینهاہ (۱)	نماز فحشاء و منکر سے روکتي ھے ' اس کي تفسیر میں ابو العالیه کا قول ھے که نماز میں تین خصلتیں هیں ' ان میں سے اگر کوئي خصلت بھي کسي نماز میں نه هو تو وہ نماز هي نہیں ھے - وہ خصلتیں یه هیں (۱) خلوص (۲) خوف خدا (۳) یاد الهي - خلوص کا فعل یه ھے که وہ نماز پڑھنے والے کو نیک کام کا حکم دیتا ھے ' خوف خدا اُسے بدي سے روکتا ھے ' اور یاد الهي (یعنی قرآن) کا فعل امر و نهی دونوں کي صورت میں ظاھر هوتا ھے (۱) -

(۱) فتح البیان [طبع مصر] ج ۷ ص ۱۶۱

(د) فحشاء و منکر سے نه روکنے والي نماز کس حکم میں ھے ؟ امام رازي نے اس بارے میں نهایت محققانه جواب دیا ھے :

الصلاة الصحیحة شرعاً تنهی عن الامرین مطلقاً ' وهي التي اتی بها المکلف لله ' حتی لو قصد بها الریاء لا تصح صلاته شرعاً ' و تجب علیه الاعادة - (۲)	اصول شریعت کے رو سے جو نماز صحیح کهي جاسکتي ھے وہ ان دونوں امور فحشاء و منکر سے روکتي ھے - یه وهي نماز ھے جو ایک عاقل و بالغ مسلمان خدا کے لیے ادا کرے - اس باب میں یهاں تک تحدید کردي گئي ھے که اداے نماز سے اگر کسي کا مقصود نمایش و نمود هو تو وہ نماز شرعاً درست نهوگي ' اُس کو دوبارہ ادا کرنا چاهیے (۲) -

(ھ) بعض مفسرین کے ذوق تدقیق نے اس موقع پر ایک بات یه بھي پیدا کي ھے که نماز انسان کو فحشاء و منکر سے باز تو رکھتي ھے تاهم حقیقت میں یه فعل نماز کا نهیں ھے - آیات قرآنیه کا ھے جنکي نماز میں تلاوت کي جاتي ھے اور پھر اسکي نسبت طول طویل بحثیں کي هیں ' لیکن ان سب کا ماحصل نزاع لغظي اور بحث مالا ینفع سے زیادہ نهیں - علامه طبري نے که فن تفسیر بالروایات کے امام هیں خوب لکھا ھے :

الصواب عن القول في ذلك ان الصلاة تنهي عن الفحشا و المنکر کما قال ابن عباس و ابن مسعود ' فان قال قائل وکیف تنهي الصلاة عن الفحشاء والمنکر ان لم یکن معنیاً بها مایتلی فیها ؟ قیل تنهي من کان فیها فتحول بینه و بین ایتان الفواحش لان شغله بها یقطعه عن الشغل بالمنکر و لذلك قال ابن مسعود : من لم یطع صلاته لم یزدد من الله الا بعداً ' وذلك ان طاعته لها اقامته ایاها بحدودها ' وفي طاعته لها مزدجر عن الفحشاء و المنکر...... من اتی فاحشة او عصی الله بما یفسد صلاته فلا شك انه لا صلاة له (۳)	اس باب میں درست و صحیح قول یهي ھے که فحشاء و منکر سے نماز هي روکتي ھے - ابن عباس و ابن مسعود بھي اسکے قائل هیں ' لیکن اگر کوئي یه اعتراض کرے که اگر وہ آیتیں مراد نہیں هیں جو نماز میں پڑھي جاتي هیں تو پھر نماز فحشاء و منکر سے کیونکر روک سکتي ھے ؟ جواب میں یه کہا جائیگا که نماز میں جو مشغول هوگا نماز اُس کو روکیگي ' یعني اُس کے اور فحشاء کے ما بین یه نماز حائل هو جائیگي ' اس لیے که نماز کا مشغله نمازیوں کو شغل منکر سے منقطع کردیگا - ابن مسعود نے اسي بنا پر کہا تها که جس شخص نے اپني نماز کي اطاعت نه کي اسے بجز اس کے اور کوئي نفع نه هوا که جناب الهي سے اُس کي جدائي اور بڑھ گئي ' اور جو کچھه تقرب تها اُس میں بھي کمي آگئي - سبب یه ھے که نماز کي اطاعت کرنے کے معني هي یه هیں که نماز کو اس طرح پڑھیں که جتنے ارکان ' حدود ' شرائط اور ' لوازم نماز هیں ' سب کے سب ادا هوجائیں - جب یه حالت هوگي اور اس طرح نماز کي اطاعت کي جائیگي ' تو اُس اطاعت میں لا محاله فحشاء و منکر سے باز رهنے اور باز رکھنے کي خصوصیت هوگي ...... اب اگر کسي نے فحشاء کا ارتکاب کیا یا خدا کي کوئي ایسي نافرماني کي جس سے نماز میں خلل آتا هو ' تو اس کي نماز بے شبهه نماز نهوگي (۳)

(۱) ابن کثیر [علی هامش الفتح] ج ۷ ص ۲۹۶

(۲) تفسیر کبیر - ج ۵ ص ۱۶۴

(۳) ابن جریر - ج ۲۰ - ص ۹۲ و ۹۳ -

مري سڑک پر زیادہ تر هوٹل ' تماشہ گاهیں ' اور آخر میں ایک جہاں لوگ روزانہ اور خصوصاً شام کو جوق در جوق سیر و تفریح آتے هیں - یہاں ارمنیوں کے تخت (طائغ یا چوکي) رنگا رنگ ںا کیں پہنے هوے نہایت دلگداز گانے گایا کرتے هیں - انکے فاص قسم کے پیانو' دف ' کمنتجان' اور آرگن هوتا ھے - اسي پراس بـاغ سے قریب ایک بڑا قہوہ خانـہ بھي ھے - اسمیں کا ایک تخت ھے جسمیں عورتیں اور مرد دونوں هیں - انکي ں رنگا رنـگ کي هوتي هیں جنکے حاشیے کارچوبي چھڑیوں ستہ هوتے هیں - انکے پاس پیانو' دف' مندولین اور بہت سے ے ساز هوتے هیں' جنمیں سے هر ایک کو یہ لوگ جیتارہ هیں (غالباً یہ لفظ در اصل سہ تارہ هوگا) -

یسي حصہ میں باغ ' جامع مسجدیں ' اور بازار هیں جو یہاں ي کہـلاتے هیں - ان میں سب سے بڑے بازار میـدان بازار' بازار ' اور شیطان بازار هیں - جیسا کہ مشرقي شہروں کا قاعدہ ں حصہ کي سڑکیں تنـگ اور اژدھوں کي طرح پیچیدہ هیں -

تفلیس میں ایک چھوٹي سي نہر ھے جسکو کورا کہتے هیں - اور نہر اس سے بھي چھوٹي ھے اسکو فیرا کہتے هیں - پہلي نہر پر پن چکیاں بھي هیں -

یہاں ایک مـکان ھے جسمیں رات کو (بشرط فرمایش) دیسي هوتا ھے - دیسي ناچ کي دو قسمیں هیں : اهل مزج کے ناچ کو نیکا کہتے هیں ' اور کرجي ناچ کو کیذا داري -

تفلیس میں ایک مجسمہ ھے جو مجسمہ فارانسواف کے نام مشہور ھے - فار انسوف قوقاز کا گورنر تھا -

اسکے قریب هي دیسي کانوں کي ایک مشہور دکان ھے جس کا ناد کو رادیہ ھے -

تفلیس میں اذان گاهیں بلند نہیں هوتیں بلکہ تونس کي رح هوتي هیں - یہاں بہت سے هوٹـل بھی هیں جنمیں ب سے بڑا اور سب سے زیادہ خوشنمـا ارنتیـل هوٹـل جو گورنر کي کوٹھي کے قریب ھے اور یورپ کے اول درجہ کے ٹلوں سے کسي بات میں کم نہیں - اس هوٹل کا کھانا نہایت دہ هوتا ھے - اسکي صفائي ' ترتیب ' اور انتظام کي عمدگي کي بابت قدر کہدینا کافي ھے کہ اس کا منیجر ایک فرانسیسي ھے - بخلاف سرے هوٹلوں کے کہ انکے منیجر کرجي هیں اور انکي وهي حالت ، جو مصر میں یونانیوں کے هوٹلوں کي ھے -

ارنتیل هوٹل کے آگے اور گورنر کي کوٹھي کے پیچھے کوہ یس داود ھے - ٦ - بجے شام سے اس پہاڑ کي هوا عجیب تازگي فش و نشاط انگیز هو جاتي ھے - یہاں لوگ جوق درجوق سیر و تفریح ے لیے آتے هیں - خصوصاً شب کو تو بکثرت آتے هیں اور ایک قسم ي برقي سیڑھي میں بیٹھکر چڑھتے هیں - جاتے هوے راستہ کوئي س منٹ کا ھے' اور آتے میں تو اس سے بھي کم ھے - پہاڑ کے اس تہائي صہ میں جو شہر کي طرف واقع ھے' قدیس داود کي خانقاہ ھے -

یہ پہاڑ تفلیس کي بہترین نزھتگاہ ھے - اسمیں تمام برقي روشني ے - کھانے کي دکانیں ' قہوہ خانے ' اور گانے والوں کے تخت هیں نکے نغمے طرب انگیز اور دلگداز هوتے هیں - ساز میں سے انکے پاس نگ ' بانسري' نقریہ ' (ایک قسم کا ساز جو انگلیوں کي ضرب سے جایا جاتا ھے) هوا کرتے هیں -

اس پہاڑ کي چوٹي پر سے تفلیس کے تمام منظر دکھائي دیتے هیں - یکن شہر کا منظر رات کو دن سے زیادہ خوشنما هوتا ھے' کیونکہ رات کو نظر خیرہ کن روشني کي جگمگاهٹ سے ایسا معلوم هونے لگتا ھے گویا تمام شہر میں ایک عجیب باقاعدہ چراغاں هو رہا ھے !

تفلیس هر چہـار طـرف سے پہاڑوں میں محصور ھے - اسلیے مصر میں جس گرمي سے آپ بھاگـتے هیں اس سے یہاں زیادہ سابقہ پڑتا ھے - لیکن جب هوا میں اعتدال پیدا هوجاتا ھے تو پھر یہاں کي هوا روح و جسم میں نشاط و تازگي پیـدا کرتي ھے ' اور مسافر کا جي چاهتا ھے کہ ضرور ٹھہرے گو چند دن هي سہي -

گورنر کي کوٹھي سے تھوڑي دور پر ایک میدان ھے جو میدان ایریفان کہلاتا ھے - اسي میـدان میں ٹریموے کي لائـنیں منقسم هوتي هیں اور شہر کے مختلف اطراف میں جاتي هیں - تفلیس میں بعض مسلمان جیسے بابا نوف اور حصانوف کروڑپتي هیں - پیرس کي ڈاک برلن ' سینٹ پیٹرسبرگ ' موسکو ' خارکوف ' رومتوف' اور باکو هوتي هوئي تفلیس میں آٹھویں دن پہنچتي ھے -

تفلیس کي آبادي ٤ لاکھ ھے جسمیں ٣٠ هزار روسي' ایک لاکھ ٨٠ هزار ارمـني ' ایک لاکھ کورجي' ٩٠ هزار مسلمان' اور ٥ هزار یہودي هیں -

تفلیس میں ایک عجائب خانہ ھے جسمیں وہ جھنڈے ابتک محفوظ هیں جو قوقاز کے سردار اور هیرو یعني شیخ شامل نے روس کے ساتھہ جنگ میں استعمال کیے تھے - ان جھنڈوں پر " نصر من اللہ و فتح قریب و بشرالمومنین یا محمد " لکھا هوا ھے - ایک تختي ھے جسمیں شیخ شامل کي تصویر بني هوئي ھے - ان دونوں کے علاوہ بہت سے ایسے جھنڈے بھي هیں جن پر قرآن پاک کي بعض آیات اور وسط میں شمشیر بکف شیر کي تصویر (جو ایرانیوں کا نشـان ھے) بنی هوئي ھے - ان جھنـڈوں کے سوا اور قسم کے جھنڈے بھي هیں -

بہت سي تصویریں هیں جنمیں زیادہ تر شیخ شامل کي جنگ کے واقعات دکھاے گئے هیں - پرانے اسلحہ اور توپیں بھي هیں - توپوں پر عربي اور ترکي میں بعض عبارتیں کندہ هیں - ایک بہت بڑي تختي ھے جسمیں روس کے داخلے کو دکھایا گیا ھے -

بعض پراني ترکی تحریریں اور دیگر نفیس آثار بھي موجود هیں - تفـلیس کے نـواح میں کـوہ جور اور مایخلیس هیں - یہ دونوں مقام آب و هوا کے اعتدال میں مشہور هیں - حتی کہ گرمیوں میں بھی قـریباً گرمي کا نام و نشان نہیں هوتا - یہاں میدان ایریفان سے موٹر کار پر جاتے هیں -

تفلیس میں ایک موٹر کار کمپني ھے جسکي گاڑیاں تفلیس اور بلاد قوقاز کے ما بین نہایت عمدہ راستہ سے سفر کرتي هیں - دس گھنٹہ کا راستہ ھے - ان اطراف میں ریل پر سفر کا راستہ دوسرا ھے جہاں نہ مناظر هیں' نہ خوبي و جمال ' اور پھر راستہ ٢٤ گھنٹہ سے کم نہیں -

موٹر میں سب سے عمدہ نشست اول درجہ کي ھے جو چلانے والے کے پیچھے هوتي ھے - جانے کا کرایہ بیس ساڑھے بیس ریال ھے (یعني تقریباً پچاس روپیہ) اور واپسي کا بھي اتنا هي -

میں چند اور سیاحوں کے ساتھہ موٹر پر بیٹھا اور قوقاز کے مشہور سلسلہ کوہ سے گزرا - یہ راستہ کورجیہ کا جنگي راستہ کہلاتا ھے - کیونکہ روسي فوج نے جنگ کے زمانے میں یہي راستہ اختیار کیا تھا -

ان پہاڑوں کے رهنے والے اکثر کرجي عیسائي هیں - تاهم ان میں الا نکون اور الامیتن بھي رهتے هیں' مگر یہ یاد رکھنا چاهیے کہ وہ سب مسلمان نہیں هیں -

ضرورت هے ظاهر هے - قدرت نے مسلمانوں کو ساري دنیا پر حکومت کرنے اور هر قسم کے روحاني و مادي ترقیات کا مجموعـه بنانے کے لیے پیدا کیا تها - تـرقي کا سب سے بـڑا اور سب سے موثر ذریعه کریکٹر اور کامل زندگي هے ' اور اسي کی بهترین محرک نماز هے -

جس نماز کو تم ایک رسمي چیز سمجهه رهے هو' جس کو عهد قدیم کا ایک بے کار و بے سود رواج مانتے هو' جس کے ادا کرنے میں تمهیں کیا کیا موانع پیش نهیں آتے ' جسے پڑهتے بهي هو تو:

"بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر"

کا حال هوتا هے - وهي نماز ایسي چیز تهي که اگر اُس کي حقیقت پر تمهیں عبـور هوتا تو اُس وقت تمهـاري حالت بـدلي هوئي نظر آتي ' اور تم یوں مقهور و مغلوب نه هوتے - کیونکه تم میں سے هر فرد ایک ایسا اعلی اور مکمل اخلاقي کریکٹر رکهتا جو دنیا میں صرف عزت و عظمت ' هیبت و جبروت ' حکومت و فرمانروائي ' اور طاقت و طاقت فرمائي هي کیلیے هے - اسکي مزید تشریح اور معارف صلاة کا انکشاف آگے چلکر ایک مستقل عنوان کے تحت میں آئیگا - یه محض ایک سرسري اشاره تها -

چه بودے ار بدل ایں درد هم نهاں بودے
که کار من نه چنیں بودے ار چناں بودے

غور کرو ! جو نماز تم پڑهتے هو' جس عبادت پر تمهیں ناز هے ' جو انداز پرستش تم نے قائم کر رکها هے ' وه حقیقت سے کس قدر دور هے ؟ کیا اُس نے کبهي تمهیں فواحش و منکرات سے روکا ؟ کیا اُس کے ذریعه تمهارا کیرکٹر پاک و بلند هوسکا ؟ کیا اُس کي مواظبت نے تم میں کوئي روحانیت پیدا کي ؟ کیا تمهاري تنزل پذیر حالت اُس کے طفیل ایک ذرا بهي بدلي ؟ کیا خدا کا تعلق اور مخلوق کا رشته تمهارے هاتهه آسکا ؟ اگر جواب نفي میں هے تو پهر کیا یه وهي نماز هے جسکي نسبت حضرت فاروق اعظم نے ایک بیخودانه لهجے میں فرمایا تها : لا حظ في الحیاة و قد عجزت عن اقامة الصلاة (اداے نماز هي کي استطاعت نه رهي تو پهر زندگي میں کیا لطف رها ؟) (البقیة تتلي)

اکسیر شفا دافع طاعون و وبا

ایک کروڑ انسان یه مرض مار چکي هے

یهي ایک دوا هے جس کے استعمال سے هزاروں مریض تندرست هوچکے هیں اگر وبا زده مقامات میں بطور حفظ ماتقدم هر روز ٥ بوند استعمال کي جائے تو پینے والا حمله مرض سے محفوظ رهتا هے - هدایات جس سے مرض دوسرے پـر حمله نهیں کـرتا ' اور مفید معلومات کا رساله ایک سو صفحه کا مفت

آب حـیات

کا قصه مشهور هے اب تک کسي نے اسکي تحقیقات نهیں فرمائي محققان یورپ حـکما سلف خلاف کے تحقیق کـرده مسایل وغیره و علمي تجربات و مشاهـدات اور مختلف عوارض کس طـرح دور هو سکتے هیں اس کي علمي عملي ثبوت -

ایـک سو ۳۲ صفحه کي کتاب

لا علاج کهنه بیماریوں - مثلاً کمزوري - هر طرح کے ضعف باه - عقر - بواسیر - نواسیر - ذیابیطس - درد گرده ' ضعف جگر کا شرطیه ٹهیکه پر علاج هوسکتا هے فارم تشخیص منگواؤ -

پته حکیم غلام نبي زبدة الحکما مصنف رسالـه جواني دیواني - ذیابیطس نقرس در دگرده ضیق النفس وغیره لاهور موچي دروازه لاهور -

عالم اسلامی

از تفلیس تا بـلاد چرکس

اثر : محمود رشاد بے

مسلمانوں کے موجوده تنـزل و مصائب کا سبب انکا باهمي تفرقهٔ جسماني و معنوي هے - اسـلام کو اگر ایک خاندان فرض کیا جاے تو نظر آئیگا که اسکے تمام ممبر دنیا کے مختلف گوشوں میں اس طرح متفرق هوگئے هیں که ایک کو دوسرے کي خبر نهیں -

ایک نهایت اهم خدمت قلمي یه هے که تمام موجوده عالم اسلامی کے تفصیلي حالات اردو میں شائع کیے جائیں اور مسلمانان هند کے حالات سے دیگر ممالک کو واقف کیا جـاے -

یه سلسلهٔ مضامین جو گذشته نمبر سے شروع هوا هے ' اسي مقصـد پر مبنـی هے اور امیـد هے که قارئین کـرام دلچسپي کے ساتهه مطالعه فرمائینگے -

سب سے زیاده قابل غور چیز اس میں یه هے که وسط ایشیا روس کے زیر نگین آ کر کس طرح یکایک فسق فجور کا گهر بن گیا هے ؟

تفلیس عصر مسیحی کے اوائل میں ایک نا قابل ذکر چهوٹا سا گاؤں تها - پانچویں صدي عیسوي میں اتفاقاً ایک بادشاه شکار کهیلتا هوا ادهر آ نکلا - یهاں اسنے پهاڑ میں گرم پاني کا ایک چشمه دیکها - یـه چشمه کچهه ایسا پسند آیا که اپنـا دار السلطنت مشخیت سے یهاں لے آیا - مشخیت اب ایک چهوٹا سا شهر هے جو تفلیس سے ریل میں ایک گهنٹه کي مسافت پر واقع هے - تفلیس میں اگر یه چشمه نه هوتا تو وه همیشه گمنامي میں پڑا رهتـا اور کوئي اسکا نام بهي نه سنتا - سچ یه هے که تفلیس کے اقبال کا سرچشمه یهي چشمه تها !

سنـه ۱۳۹۰ ع میں تیمور نے اسے فتح کرکے آگ اور تلوار کي گرم بازاري کي - مردوں کو قتل کیا ' عورتوں کو قید کیا ' اور شهر کي عمارتوں میں آگ لگا دي - تیمور کے بعد ایرانیوں کا تسلط هوا - [illegible] عرصه تـک اس پر قابض رهے - بالاخر سنه ۱۸۰۱ میں روس کے زیر نـگیں آ گیا اور اس وقت سے اس میں نئي ترقي شـروع هوئي یهاں تـک که آج وه ترقي و تمدن کے درجه پر پهنچگیا هے -

تفلیس کے دو حصے هیں : ایک یورپین - دوسرا دیسي - یوروپین حصه کے تمام راستے چوڑے اور سیدهے هیں - ان راستـوں میں سب سے زیاده اهم حصه جالاخانکي اور میخایبلو یکي هیں - ان دونوں سڑکوں میں برقي روشني هوتي هے - قوقاز کے گورنر کي کوٹهي سرکاري دفتر' بڑا روسي کلیسا ' بڑي بڑي دکانیں ' عجائب خانه ' [illegible] اسکندر' تهیٹر هال ' اور اوپیرا هاوس اسي پهلي سڑک میں هیں - تهیٹر بیحد خوشنما هے - اسکو روسي زبان میں کازدلي تیاتر یعني سرکاري تهیٹر کهتے هیں - اسکے بیروني حصه میں سب سے زیاده خوشنما ایک ایراني انداز کي روکار هے - کازدلي تیاتر سے تهوڑي [illegible] پر ایک اور بڑا تهیٹر بهي هے -

شہداے طرابلس کا ایک گروہ شہادت سے پہلے



دیا جن میں بیش قرار تنخواهیں لینے والے جنرل اور تنخواهوں
ذریعه طیارکی هوئي فوجیں حریف کے مقابلے میں بڑھتی هیں -
دشمن نے ساحل پر قبضه کرلیا تها اور خشکي کا دروازہ گو دشمن
قبضے میں نه تها مگر دشمن کے ایک ایسے حامي کے زیر
سلط تها' جو پس پردہ رهکر تماشا دیکهنا چاهتا تها - پس نه تو فوج
هر سے آسکتي تهي اور نه هي سامان جنگ میسر آسکتا تها -
ممکن تها که ایسي حالت میں کوئي نئي فوج بهرتي کي
جاتي اور انهي کو تعلیم دیکر جنگ میں بهیجا جاتا ' مگر اسکے
رروپیه کي ضرورت تهي اور سونے کے سکے ریگستان کے ذروں
بن نہیں سکتے تهے -



غزوۂ طرابلس میں مجاهد عورتوں کي شرکت

پس اندرون طرابلس میں وہ تمام وسائل
ذرایع نابود تهے جنکے ذریعه خود غرض اور بندۂ
حتیاج انسان کو لڑنے اور جان دینے پر آمادہ
یا جاسکتا هے - نشأت بے کے پاس اسقدر
روپیه بهي نه تها جسکے ذریعه وہ اپنی اور
پنے ساتهي ترکوں کي ضروریات کي طرف
سے مطمئن هوتا - وہ چاندي سونے کے خزانے
کہاں سے لاتا جن سے تنخواهیں دیکر اور انعامات
کي طمع دلا کر کوئي نئي فوج طیار کي جاتي ؟

* * *

اس مایوسي اور لاعلاج حالت کا لازمي
نتیجه یه نکلا که عالم مادي سے قطع نظر کر کے
عالم قلب و جذبات کي طرف متوجه هونا پڑا
اور جبکه دنیا کے سامانوں نے جواب دیدیا تو
خدا کے دروازے پر بیکسوں کے سر جهک گئے - سب سے پہلے غازي
نور بے نے جهاد مقدس اور حفظ وطن و ملت کي دعوت قبائل
میں شروع کي' اور اُنکے بعد یکے بعد دیگرے چند اور داعیان حق
بهي مشغول تبلیغ هوگئے - انهوں نے وقت کي مصیبت سے عرب
بادیه کو خبر دار کیا ' اور سمجهایا که سر زمین اسلام عنقریب پامال
کفر و شرک هونے والا هے - پس اُنکے مخفي و مستور جذبات حریت
دیني یکایک اس صداے جهاد سے حرکت میں آگئے اور ایک
بهت بڑي جماعت اپنے زنگ آلود اور فرسودہ حربے لیکر دشمنوں
کي توپوں اور بندوقوں کے سامنے کهڑي هوگئي تا که اُس سر زمین
کو غیروں کے تسلط سے ملوث نه هونے دے' جسکے ایک ایک
چپے کو اسلاف کرام نے اپني صدها لاشیں دیکر خریدا هے -

یه ایک سچا مجاهد گروہ تها جسکے جذبات خالص اور
جسکي نیتیں مقدس تهیں - وہ کوئي ایسي جنگي جماعت نه
تهي جسے پادشاهتیں اور حکومتیں تنخواهیں دیکر طیار کرتي هیں
اور وہ دشمنوں سے لڑتي هیں تا که حق نمک ادا کریں - بلکه وہ
خدا پرستي کا ایک پاک مجمع ' محبت ملي کي ایک خود
فروش برادري' وطن پرستي کا ایک حلقۂ فدا کار' ظلم و سفا کي کے
مدافعین ' اور اسلام و سر زمین اسلام کے محافظین صادقین کي

اولو العزم جماعت تهي' اور اپنے تنخواہ دینے والوں کے لیے نہیں '
اپنے پرورش کرنے والوں کے لیے نہیں ' اپنے پادشاہ کیلیے نہیں '
اپني شجاعت اور بهادري کي روایات کي خاطر بهي نہیں' بلکه صرف
اُس خداے حق و صداقت کي رضاء و محبت کیلیے اپنے تئیں فدا
کرنا چاهتي تهي' جسکي نسبت اسکو یقین تها که وہ اپنے دین مبین
اور ملۃ قویم کي حفاظت کیلیے جان دینے والوں کو دوست رکهتا
اور انسے خوش هوتا هے :

و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله - و الله رؤف بالعباد (۲ : ۲۱۱)	اور الله کے ایسے بندے بهي هیں جو صرف اسکي رضا اور خوشنودي حاصل کرنے کیلیے اپني جانوں کو فدا کردیتے هیں اور الله اپنے بندوں پر بهت هي شفیق هے -

في الحقیقت یهي معني هیں "جهاد دیني" کے که دشمنان
حق و عدالۃ کے مقابلے میں کسي دنیوي غرض و حاجت سے نہیں
بلکه صرف حق و صداقت اور ملک و ملت کي حفاظت کیلیے
اٹهه کهڑا هونا ' اور اس راہ میں الله کے تعلق اور اسکي رضا کو اپنا
مقصود سمجهکر وہ سب کچهه کرگذرنا جو باهمي جنگ و قتال میں
کوئي ملازم فوج یا جنگي جماعت کیا کرتي هے -

* * *

صدیوں سے مسلمانوں پر جو انحطاط
قواء و جذبات طاري هے اُس نے ان جذبات
مقدسه سے تقریباً اُنهیں محروم کردیا هے -
اسلام پرستي و ملت خواهي کے وہ جذبات
جنهوں نے بدر و حنین سے لیکر جنگ صلیبي
تک مسلمانوں کي قوت و حقانیت کو همیشه
برقرار رکها اور فتنۂ تاتار جیسي مهیب بربادیوں
کے بعد بهي ممالک اسلامیه کے طول و عرض
کو سمٹنے نه دیا' اب صرف تاریخ عالم کي
سرگذشتوں کا ایک حصه بنکر رهگئے هیں ' اور
صدیوں سے حفظ ملت و دفاع اعداء اسلام کا
فرض افراد و اقوام کي جگه صرف حکومتوں اور
انکي فوجوں کي رو به تنزل قوت کے اعتماد
پر چهوڑ دیا گیا هے - حالانکه اسلام کے نظام
اجتماع کي سب سے بڑي خصوصیت یه هے که اُس نے حفظ ملت
کے فرض کو هر فرد ملت پر فرض کردیا تها اور اُسي کو دین قویم کا
ایک بهت بڑا فرض باسم "جهاد" قرار دیا تها - اگر امۃ مرحومه
کوئي جسم واحد هے تو اسکي ریڑهه کي هڈي یهي اصول دیني تها '
پر افسوس که دست تغیر نے سب سے پہلے اسي کو زخمي کیا اور
اسکي تفصیل کا یه موقع نہیں -

لیکن اسکا سبب یه نہیں هے که جذبات معدوم هوگئے هیں اور
طبیعۃ اسلامیۃ اب اپنے خواص فطریه کو بالکل کهو چکي هے -



مجاهدین طرابلس کا ایک گروہ - مشهور موسی بک کے زیر قیادت

نامورانِ غزوۂ بلقان

اسکے مناظر اسدرجه خوشنما هیں که انسان ششدر هوجاتا هے - سولیرا کے خوشنما ترین مناظر بهي اسکے مناظر کے مقابله میں هیچ هیں -

راسته میں هوٹل اور اسٹیشن پڑتے هیں - پہلا اسٹیشن قازیق هے (یه غازي بک کي محرف شکل هے) جا بجا راستے میں مسافت کے نشان نصب نظر آتے هیں -

جب هم فلاد یقاقفاز پہنچے تو دیکها که یه ایک نہایت عمده خوشنما شهر هے جو تیرک نامي نهر کے ساحل پر واقع هے - وه سطح آب سے ۸ سو میٹر بلند هے - جبکه تفلیس میں سخت گرمي پڑتي هے تو یہاں سخت سردي هوتي هے -

فلادیقا فقاز صوبه تیرسکی کا دار الحکومت هے - اس میں ایک بڑا میونسپل باغ هے جسکے ایک طرف نهر تیرسکي بهتي هے - حسن و جمال میں یه باغ قوقاز بلکه خود تفلیس کے تمام باغوں سے زیاده هے - تمام باغ میں برقي روشني هوتي هے - روزانه باجا بجتا هے جسکے سننے کے لیے بکثرت لوگ آتے هیں -

شهر میں نهر کے ساحل پر ایک عظیم الشان جامع مسجد هے جسمیں دو نہایت عمده و پر شوکت مینار هیں - ایک بهت بڑي سڑک هے جسکے بیچ میں تو لوگ چلتے هیں مگر دونوں طرف سایه دار درخت هیں - درختوں کے نیچے بنچیں پڑي هیں - چلنے والے ان پر استراحت کے لیے بیٹهه جاتے هیں -

یہاں کي آبادي ۳۵ هزار هے - اسمیں گرینڈ هوٹل اور امپیریل هوٹل وغیره بڑے بڑے اور عمده هوٹل هیں - یہاں سے شمال روس اور قوقاز کے معدني حماموں کي طرف ٹرینیں جاتي هیں - یه حمام بیاتیجو رسک ' (جو فلا ذیقا فقاز سے چهه گهنٹه کي مسافت پر واقع هے) ایسا نتوک ' کیزلو حودسک (جس سے وه آب نارزاں معدني نکلتا هے جو روس میں بکثرت پیا جا تا هے) اور جلیزلوخودسک هیں - یه حمام ایک دوسرے کے قریب هي قریب هیں اور هر طرح سے آراسته هیں - صفائي اور آرام کے لیے یورپ کے حماموں میں جو ساز و سامان هوتے هیں ' انمیں سے ایک کي بهی یہاں کمي نہیں -

صوبه تیرسکي میں چرکسوں کا ایک قبیله رهتا هے جسکا نام قابارطاے هے - اسکي قیامگاه شهر فلاد قافقار سے ریل پر چهه گهنٹے کي مسافت پر واقع هے -

اس صوبه کا نام تیرسکي نهر تیرک کي مناسبت سے رکها گیا هے - نهر تیرک سلسله کوه قوقاز کے ایک پہاڑ قازیق (غازي بک) نامي سے نکلتی هے اور بحر خزر میں گرتي هے -

[illegible]

تفلیس کو ایران سے علحده هوے کچهه بهت زیاده زمانه نہیں گذرا هے مگر کیسے تغیرات هوگئے ؟ آج بهي ایراني تاجروں کا یه بڑا مرکز هے - کراسن تیل کے کنووں کے مالک بکثرت هیں اور اکثر لکهه پتي هیں - جن لوگوں نے رینلڈ کا ناول اله دین پڑها هے ' وه تفلیس کے حسن و جمال کا یوں اندازه کرلیں که یهیں ریذلڈ کي جنت تهي !

[illegible] قطرات اشک

شہ[illegible] کي ياد ميں

لقد کان في قصصهم عبرة لاولی الالباب !

شهداء طرابلس

شدیم خاک و لیکن ببوے تربت ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمي خیزد !

آج ایک ضرورت سے الهلال کی پہلي جلد کي ورق گرداني کر رها تها که متعدد صفحات پر " نامورانِ غزوۂ طرابلس " کا عنوان نظر آیا اور اپني گذري هوئي صحبت ماتم کي خوننابه فشانیاں ایک ایک کرکے سامنے آ گئیں :

حلقۂ ماتم زدن شیون هم داشتن !

الهلال کي پہلي جلد میں یه باب تقریباً هر نمبر میں هوتا تها - اسکے نیچے عموماً ان جانفروشان ملت اور مجاهدین حق کے غزوات مقدسه کي سرگذشتیں ایک مخصوص انداز میں بیان کي جاتي تهیں ' جنهوں نے غزوۂ طرابلس کے دوران میں اپني جان و مال اور محبوبات و مطلوبات کا تحفه اپنے خداے قدوس کے حضور میں پیش کیا - وه خداے نیرنگ کار و کرشمه ساز ' جسکي بارگاه محبت میں خون شهادت کي رواني اور جسم خونچکاں کي تڑپ اور بیقراري سے بڑهکر اور کوئي تحفه مقبول نہیں که " انا عند المنکسرة قلوبهم "

کو زخم عاشقانه که در جلوه گاه حسن
صد چاک دل بتار نگاهے رفو کنند

(غزوۂ طرابلس)

جنگ طرابلس کي ایک بڑي خصوصیت یه تهي که وه ایسي حالت اور ایسے لوگوں کے ساتهه شروع هوئي جو با قاعده فوجوں اور منظم سامان جنگ سے بالکل محروم تهے ' اور معدودے چند ترکوں کے سوا کوئي جماعت وهاں ایسي نه تهي جسپر سلطنت کے عسکر و سپاه هونے کا اطلاق هوسکے - پهر جنگ کي ابتدا ایک ایسے ظلم صریح اور وحشیانه اقدام سے کي گئي ' جسکي نظیر ملکوں اور پادشاهوں کي پراني وحشیانه لڑائیوں کے سوا اور کهیں نہیں ملسکتي ' اور گو یورپ کا هر حمله اور قبضه جو مشرق سے تعلق رکهتا هے ' ظلم و وحشت کي مثالوں سے لبریز هوتا هے ' تاهم اٹلي نے جو خوفناک درندگي اور بهیمیت اس موقعه پر اختیار کي تهي ' وه مشرق اور مغرب کے تعلقات کي جدید تاریخ میں بهي همیشه بے نظیر یقین کي جائیگي -

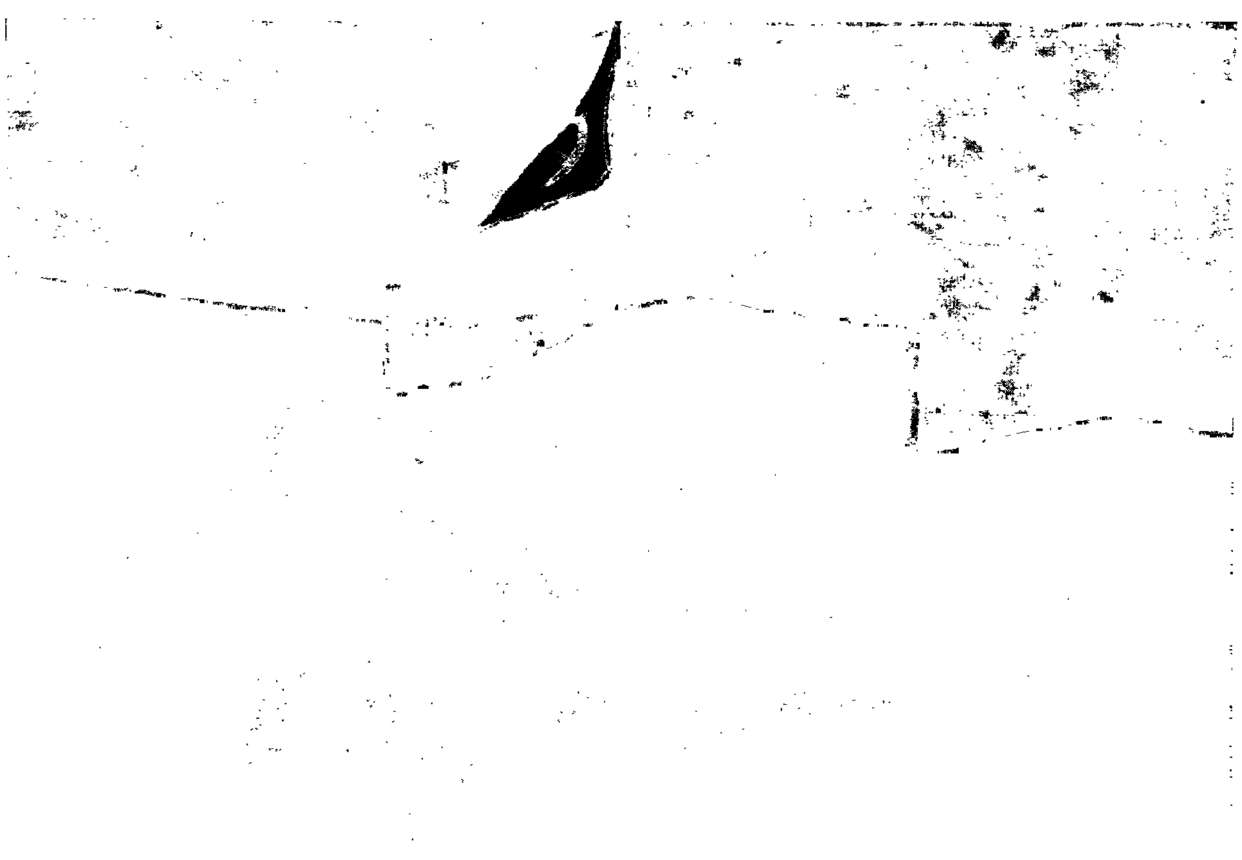
ان اسباب نے اس جنگ کي حالت یکایک منقلب کردي اور اسکو پادشاهتوں اور ملکوں کي اُن لڑائیوں سے بالکل مختلف

.. کیے جائیں ' تو انکے بے شمار واقعات پڑھکر تمهیں تعجب هو گا کس طرح اسلام کي تاریخ همیشه بدراور اُحد کي جانفروشیوں ...هراتي رهی هے ؟

لیکن رفته رفته تخم فساد نے برگ و بار پیدا کیے اور اسلام کا ...م ملي بکلي درهم برهم هوگیا - اب صرف حکومتوں کے اعتماد بلاد اسلامیه کي حفاظت چهوڑ دي گئي - صرف گورنمنٹوں کي ...یں دشمنوں کے سامنے نکلنے لگیں - جهاد کي جانفروش صدائیں ...لت و بے حسي کي خموشي سے بدل گئیں ' اور مسلمانوں کے ...د فروشانه عزائم کے ظهور کیلیے کوئي میدان باقي نه رها - یهاں ...ے که وه زمانه آگیا جب ایک ملک کے مسلمانوں کو دوسرے ملک مسلمانوں کي تباهي اس سے زیاده محسوس نه هوئي جتني ...یا کے عام حوادث و انقلابات قدرتاً هر انسان کیلیے هوا کرتے هیں -

...و انا کتبنا علیهم ان اقتلوا انفسکم او خرجوا من دیارکم ' ما فعلوه قلیل منهم ' ولو انهم فعلوا ما یوعظون به ' لکان خیرا ...م و اشد تثبیتا (۴ : ٦۹)

ترجمه: اور اگر هم ان مدعیان خدا پرستي کو حکم دیتے که حق کیلیے ...ي جانونکو قربان ...ر یا اپنا گهر بار ...وڑ کر نکل جاو ...ان میں چند ...میوں کے سوا ...ئي بهي ایسا ...کرتا - حالانکه ...ر کچهه انکو ...مجها دیا گیا هے ...ر وه اسکي ...میل کرتے تو ...کے حق میں ...تر هوتا ' اور ...س جهاد في ...بیل الله کي ...جه سے وه اپني ...وت پر نهایت ...ضبوطی سے ...ابت و محکم رهتے !



شیخ سدوسي کا جو دوب میں قلعه

* * *

جنگ طرابلس اس بیان کی صداقت کیلیے ایک بهترین مثال هے - عرصے کے بعد یه ایک ایسي جنگ هوئي جسکي بے سروسامانیوں نے دولة عثمانیه کو بالکل مجبور کردیا که صداء جهاد بلند کرے ' اور اندرون طرابلس کے عرب قبائل کو اپني جانفروشیوں کے اظهار کا موقع دے - چونکه یه اسلام کي ودیعت ...خواص کے ظهور کیلیے ایک محرک و موثر موقعه تها اسلیے بکایک مخفي جوهر اُبهرنے اور خوابیده قوتیں بیدار هونے لگیں ' ...ورجهاد فی سبیل الله ' و ابتغاء مرضات الله ' و پرستاري ملت ' ...و عشق و شیفتگي وطن و حریت کے ایسے ایسے امثال مقدسه دنیا کے سامنے آگئے' جنکے لیے تاریخ اسلامیة صدیوں سے تشنهٔ و بیقرار هے ! !

واقعهٔ طرابلس کي یهي خصوصیت هے جس نے اُسے قرون اخیره کي تمام جنگوں سے الگ کردیا هے اور یهي وجه هے که ابتدائے اشاعت سے " الهلال " نے اس واقعه کو عام لفظ جنگ سے نهیں بلکه " غزوه " کي اصطلاح مخصوص سے تعبیر کیا ' اور همیشه اسے حفظ ملک و دیانة کا ایک مقدس جهاد قرار دیا - غالباً تمام عالم مطبوعات میں الهلال هي ایک رساله هے جس نے اس حیثیت سے اس واقعه پر نظر ڈالي هے -

* * *

یه کیسي عجیب بات هے که قومي دفاع خاک طرابلس کي همیشه خصوصیت رهي هے ! کارتهیج کا دفاع دنیا کا سب سے بڑا دفاع تسلیم کیا گیا هے ' جسمیں اهل کارتهیج نے بے رحم رومیوں کے مقابلے میں آخر تک ثابت قدمي دکهلائي اور باوجود هر طرح کی بے سروساماني اور محصور و مقهور هوجانے کے غارتگران حریت کے آگے سر عبودیت خم نه کیا -

لیکن شاید آپکو معلوم نهیں که جس کارتهیج کے دفاع کي داستان آپ الهلال کي دوسري جلد میں پڑهچکے هیں ' جس کارتهیج کے دفاع ملي کو تاریخ عالم نے آجتک عظمت و جبروت کے اعتراف کے ساتهه یاد رکها هے ' جسکي خاک نے جنرل هنے بال جیسے جانفروش و اولوالعزم مدافع پیدا کیے ' جسکي مٹي سے هسدروبال کي تمثال صداقت و حریت بیوي کا جسم عالي بنا ' اور جس نے اپنے اور اپنے وطن عزیز کو آگ کے شعلوں کي نذر کردیا پر ظالم حمله آوروں کي اطاعت قبول نه کي ' در اصل وه اسي خاک زار مقدس پر آباد تها جسے آج "طرابلس الغرب" کہتے هیں ' اور پچهلے غزوهٔ طرابلس میں جو کچهه هوا ' یه گویا تاریخ کا ایک نمایاں اعاده تها جس نے اپنے گذرے هوے اوراق پهر ایک بار سامنے کردیے !!

اطلاع

امسال وقف کمیٹي آل انڈیا شیعه کانفرنس لکهنو نے یه اراده کیا هے که فهرست اوقاف شیعان هندوستان طبع کرائے لهذا همدردان اوقاف سے یه خواهش کیجاتي هےکه اپني اپني ضلع کے اوقاف کي فهرست مع نقل وقف نامه و دیگر ضروري حالات انریري سکریٹري وقف کے پاس ارسال فرمائیں تاکه وه درج فهرست هوکر ایک تاریخی کتاب کے حیثیت سے طبع هو جاے ' اور وه اینده ضروریات قومي کو پورا کرے ' اور حسب موقع صیغه وقف شیعه کانفرنس منشاے واقف کے موافق وقف کے چلانے کے کوشش کرتی رهے -

ایزاد حسین خان

آنریري سکریٹري سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي

آل انڈیا شیعه کانفرنس لکهنؤ

دین الهي کي پیدا کي هوئي قوتیں افسرده هوسکتي هیں مگر نابود نہیں هوسکتیں - اگر اسـلام کي قوت تعلیمي ایسي هي ضعیف و کمزور اثر هوتي تو وہ اتني عمر نه پاتا' جتني عمر کے ساتهه باوجود صدها صدمات مہلکه کے آج موجود هے -

اصل یه هے که انسان اپنے تمام جذبات و قوی کے ظہور کیلیے خارجي محرکات و موثرات کا محتاج هے' اور یہي احتیاج طبیعي هے جس کو قران کریم نے تقدیر اور " اذن الهي " سے تعبیر کیا هے - اسکے بغیر دنیـا کا ایک ذره بهي متحرک نہیں هوسکتا - اسلام پر چهه سات صدیوں سے عالمگیر تنزل قلبي و دماغي طاري هے' اور وه تمام محرکات و موثرات اور اسباب گرد و پیش مفقود هوگئے هیں جو طبیعۃ اسلامیه کے اصلي خواص کو نمایاں کرتے' اور حیات مسلم و مومن کے الهي و قدسي جوهروں کو چمکا تے تهے - ان قوتوں کے ظهور و حرکت کیلیے سنین اولی کے سے حالات و اسباب پچهلي صدیوں میں بهي اگر میسر آجاتے' اور اسلام کا حقیقي نظام اجتماعي و دیني قائم رهتا تو یقین کیجیے که آج بهي اسکي سرزمین وه لعل و جواهر اُگل سکتي تهي جنکي درخشندگي سے چشم عالم خیره هے :

فیض روح القدس ار باز مدد فرمـاید
دیگران هم بکنند انچه مسیحا مي کرد !

* * *

اسلام نے اپنے پیروؤں کو سب سے بڑي چیز جو دي هے وہ راہ حق و عدالۃ میں جان فروشي کا سبق هے - اسلام کا پہلا پیکـر قدسي جو خطاب " مسلم " سے متصف هوا ' وہ تها ' جس سے کہا گیا که " اسلم ! " (مسلمان هوجاؤ) تو اس نے جواب میں سرجهکا دیا که :

اسلمت لرب العالمین (۶ : ۵۶)	میں " مسلم " هوا تمـام جهانوں کے پروردگار کے نام پر !

پس اُس نے اپنے هاتهه میں چهري لي' اور ایک پکے جلاد کي طرح اُسے پتهر کي چٹان پر تیز کرنے لگا' تا اپني اُس محبت ما سوی الله کي جو اسکے دل میں فرزند محبوب کي هے' اور اُس فرزند عزیز کي جسکا عشق حقیقۃ اسلامیه کي راہ میں آزمایش بن گیا هے ' الله کے نام پر قرباني کردے :

واذ ابتلی ابراهیـــم ربه بکلمات فاتمهمن (۲ : ۱۳۲)	اور جبکه ابراهیم کو انکے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور انهوں نے انهیں پورا کر دکهایا [۱]

جب ایسا هوا تو حقیقۃ اسلامیه درجۂ تکمیل تک پہنچ گئي اور حضرت ابراهیم و اسماعیل اس منصب رفیع و جلیل تک مرتفع هوے جو اسـلام کا اولین نتیجه هے - یعني دنیا میں خـدا کي مـادي و معنوي خلافت و نیابت' اور اسکے بندوں کي پیشوائي و امامت :

قال اني جاعلک للناس امـامـا - قال و مـن ذریتي ؟ قـال لا ینـال عهدی الظالمین !	جب حضرۃ ابراهیم نے اسلام کي حقیقت کو اپنے اوپر طاري کرلیا تو خدا نے فرمایا که اے ابراهیم ! هم تم کو انسانوں کا امام و مقتدا بنانے والے هیں - اسپر انهوں نے عرض کیا : " اور میري اولاد اور پیروؤں میں

[۱] حضرات مفسرین نے اسپر بحث کي هے که اس آیت میں جن آزمایش کي باتونکي طرف اشاره کیا هے وہ کیا تهیں ؟ اور پهر یه راے قائم کي هے که اس سے مقصود بعض احکام طهارت وغیره هیں' مثلا ختنه وغیره - لیکن درحقیقت ایسا سمجهنا آزمایش الهي کي صریح تحقیر کرنا هے - یہاں کلمات سے مراد في الحقیقت وہ آزمایشیں هیں جو حقیقۃ اسلامیه کے ظهور کیلیے مختلف جسمي و قلبي قربانیوں اور امتحانوں کي صورت میں حضرۃ خلیل کو پیش آئیں اور جنکا ذکر قران کریم میں موجود هے -

سے ؟ " فرمایا که " هاں ' مگر همارے اس اقرار میں وہ داخل نہیں جو نا فرمان هوں ' اور اسلام کي قرباني سے انکار کریں "

پهر یہي سبق تها جو جبل بو قبیس کي مخفي صحبتوں میں دهرایا گیا ' اور فتح بدر و تسخیر مکه کے کشور کشایانه مجمعوں میں جسکے نتائج نظر آئے -

قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکـــم و ازواجکـــم و عشیـــرتکـم و امـــوال اقترفتموها ' و تجارۃ تخشون کسادها ' و مساکن ترضونها ' احب الیکـم مـن اللـــه و رسوله و جهاد في سبیله ' فتربصـــوا حتی یاتي الله بامره و الله لا یهدي القوم الفـاسقین (۹ : ۲۴)	اے مسلمانو ! اگر تمهارے باپ' تمهارے بیٹے' تمهارے بهائي' تمهاري بیویاں' تمهارا خاندان ' تمهاري دولت جو تم نے کمائي هے' و کاروبار دنیوي جسکے نقصان کا تم کو هر وقت اندیشه رهتا هے' اور وہ مکان و جائداد جو تمهیں مطلوب و محبوب هیں ' اگر یه تمام چیزیں تمهیں الله ' اسکے رسول ' اور اُسکي راہ میں صرف جان و مال کرنے سے

زیاده محبوب و عزیز هیں' تو دین الهي کو چهوڑدو - خدا تمهارا محتاج نہیں هے - یہاں تک که الله کو جو کچهه کرنا هے وہ کرگذرے - الله کي هدایت انکے لیے نہیں هے جنکے دل میں حقیقۃ اسلامیه کي جگه فسق و نفاق بهرا هے ! "

یه سبق مومنین اولین اور مسلمین قانتین کے آگے اسلامي قرباني و الهي تفاني کے ایک اسوۂ حسنه کے ساتهه پیش کیا گیا او راستباز روحوں نے اسے قبول کیا - صدیق اکـبر نے اپنا تمام مال لٹا دیا ' امیر مرتضی نے اپني جان گرامي هتیلي پر رکهي - مهاجرین نے اپنے وطن محبوب اور تمام عزیز و اقربا سے رشته کاٹا تا خدا او اسکی صداقت سے انکا رشته جڑ جاے - انصار نے اپنے مهاجر بهائیوں کو اپني دولت کے نصف حصے کا مالک سمجها ' تا انکا خدا انکو اپني پوري محبت و خوشنودي کا مالک بنادے - مدینه کي گلیوں ... ایک عورت نکلي جس نے اپنا شوهر اور اپني اولاد ایک ایک ... حفظ اسلام کیلیے کٹوا دي' اور اُحد کے دامن میں ایک مرد مخلصه نے اپنے سینے کو ڈهال بنا کر تیروں کي بارش کو روکا تا خدا کے داعي برحق کے جسم مطهر کو کوئي گزند نه پهنچے !

ان الله اشتري من المومنین انفسهـم و امـــوالهـم بان لهـم الجنۃ ' یقاتلون في سبیل الله فیقتلون و یقتلون و عداً علیه حقـا في التـــوراۃ والانجیـــل والقـــران - و من اوفي بعهـــده من الله ' فاستبشروا ببیعکـــم الـــذي بایعتم بـــه و ذلک هو الفـــوز العظیـــم (۹ : ۱۱۳)	بیشک الله نے مـــومنوں کي جانوں کو اور انـــکے مال و متاع خرید لیا هے تاکه انهیں بهشت کي دائمي زندگي بخشے - مومن و مخلص جو الله کي ... میں لـــڑتے هیـــں اور کبهي مارتے هیں اور کبهي خود مر... هیں - تمام اسماني کتابوں ... اِسکا سچا وعده کیا گیا هے - ...

پورا کرنا خدا نے اپنے اوپر لازم کرلیا هے اور خدا سے بڑهکر وعدے کا سچا آور کون هوسکتا هے ؟ پس اے مسلمانوں ! اپنے ... خرید فروخت کي جو تم میں آور تمهارے خدا میں هوئي خوشیاں مناؤ که اسمیں تمهارے لیے بڑي هي کامیابي هے "

آں بیع را که روز ازل با تو کرده ایم
اصلا دراں حدیث اقاله نمي رود !

یه تو اسلام کے بازار جاں فروشي کي ابتدائي خرید و فروخت تهي ... آگے چلکر یه حالت قائم نه رهي ' لیکن تاهم صدیوں تک اسکے ش... و مناظر ملتے هیں - حتی که اگر صلیبي جنگوں کے زمانے کے ...

دیــکھیے ؟

ایک نہیں بلکہ تین ڈاکٹر صاحبان فرماتے ہیں

یہ زمانہ حال کی حیرت انگیز ایجاد از کار رفتہ بڑھوں کیلیے ...ھائے جوانی کمزوروں و ناتوانوں کیلیے طلسم سلیمانی ' ...جوانوں کیلیے شمشیر اصفہانی غرض کہ ہر طرح محافظ ...ندگانی ہیں - معمولی کمزوری کو چند روز میں پورا ...ورا فائدہ پہنچاتی اور تکان میں حلق سے اترتے ہی فوراً ...پنا اثر دکھاتی ہیں - دل و دماغ کو قوت بخشتی اور ...عضائے رئیسے کو تقویت دیکر لطف زندگانی دکھاتی ہیں - ...چہرہ کو با رونق ہاضمہ درست رکھاتھہ پاؤں کو چست ...چالاک کرتی ہیں - مرجھائے ہوئے دل کو تازہ کرکے مردہ جسم میں ...جان ڈالتی ہیں - ایام شباب کی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں ...کیوجہ سے جو لوگ مایوس و زندہ درگور ہو چکے ہیں اُنکے لیے ...اکسیر سے زیادہ مفید ہیں - ڈاکٹر سی - سی - ایم - میڈالسٹ ...یل - ایم - اس - فرماتے ہیں کہ کایا پلٹ زمانہ حال کی حیرت ...انگیز و کامیاب دوا ڈاکٹری یونانی کبیراجی کا نچوڑ ہیں - ...ور ہر قسم کے کمزور مریضوں کیلیے میں وثوق و کامل بھروسہ کے ...ساتھہ تجویز کرتا ہوں - ڈاکٹر بی - ڈی - معارن مشیر طبی شہنشاہی ترف کلب وغیرہ فرماتے ہیں کہ کایا پلٹ میں کوئی چیز ضرر رساں نہیں بلکہ نہایت قیمتی و مقوی اجزاء سے مرکب ہیں میں پوری اطمینان کیساتھہ بیکار و کمزور مریضوں کیلیے تجویز کرتا ہوں -

ڈاکٹر آر - بی - ایل - ایم - اس کلکتہ فرماتے ہیں کہ کایا پلٹ ...نامردی - جریان و سرعت کے مریضوں کے لیے نہایت مفید ...گولیاں ہیں اور زمرد نے تو اسکی خوبیوں کو بہت کچھہ بڑھا دیا ہے

مشاهیر اســلام رعایتي قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہي رحمۃ اللہ علیہ ۴ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۴ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۴ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۴ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین زکریا ملتاني ۴ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۴ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ...انہ رعایتي ۲ انہ (۲۶) حضرت شبلي رحمۃ اللہ ۴ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۷] ...رشن معظم ۴ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۴ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۴ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردي ۴ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعي ...انہ رعایتي ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۴ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا ...علي قیمت ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحہ

ان کے علاوہ ہمارے پاس انگنت و بے مانگے سرٹیفکٹ موجود ہیں ' لیکن آپکا تجربہ سب سے بڑا سرٹیفکٹ ہے آزمائیے و لطف زندگی اٹھائیے ہمارا دعوی ہے اگر آپ چالیس روز حسب ہدایت کایا پلٹ استعمال کرینگے تو آپ تمام امراض سے شفاء کلي حاصل کرینگے - اگر آرام نہ ہو تو حلفیہ لکھہ دیجیے آپکی قیمت واپس - پرچہ ترکیب ہمراہ مع چند مفید ہدایات دیا جاتا ہے جو بجائے خود وسیلۂ صحت ہیں - ان خوبیوں پر بھی قیمت صرف ایکروپیہ في شیشي اور ۶ شیشي کے خریدار کو ۵ روپیہ ۸ آنہ نمونہ کي گولیاں ۴ آنہ کے ٹکت آنے پر روانہ ہو سکتي ہیں جواب طلب امور کیلیے ٹکت انا چاہئے -

ایجنٹوں کی ہر جگہہ ضرورت ہے

المشتہــــــــــــر

منیجر " کایا پلٹ ڈاک بکس نمبر ۷-۱ کلکتہ

تین لاکھ روپے

...ور نامي چٹھي رساں کو جس نے ہماري کمپني سے صرف ایک نیا ما بانڈ خریدا تھا انعام ملگیا پریمم بانڈ یوروپین گورنمنٹوں کے جاري کردہ ہیں ' جسطرح کہ تمسکات عثمانیہ اسي کرور پونڈ سرمایہ ہے لاکھوں روپے خریداروں میں تقسیم کیے جاتے ہیں - انعام آجاے خریدار مالا مال ورنہ رقم قائم - قیمت ایک نیا ما بانڈ ایکسو بیس ۱۲۰ روپے یا سوا گیارہ روپے قسط ایک سال تک پہلي قسط بھیجنے پر نام خریدار انعام میں شامل ہوجاتا ہے - دنیا میں کوئي طریقہ اسقدر مفید روپے لگا نیکا نہیں مفصل کتاب و حالات ایک پیسہ کے کارڈ پر ہم مفت روانہ کرتے ہیں - درخواست کرو بنام چیف انڈین ایجنٹ پریمم بانڈ سلطنت ہاے یورپ انار کلي لاہور -

کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) دیا رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ۶ - انہ (۴۱) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رہبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتي ۶ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھہ ہزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپیہ ۷ انہ [۴۶] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموزالاطبا ہندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکي نام بھي لکھدئے ہیں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازي کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ -(۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکھانے والي سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ (۵۱) اصلي کیمیا گري یہ کتاب سونے کي کان ہے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

ملنے کا پتہ ــــ منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

سعادت فلاح دارین - قران کریم - بیش قدر تفاسیر - اکسیر صفت کتب دین و تاریخي و اسلامي - اور بیسیوں دیگر مفید و دلچسپ مطبوعات وطن کي قیمتوں میں یکم مارچ ۱۴ - بروز اتوار - کیلئے معقول تخفیف ہوگي - مفصل اشتہار مع تفصیل کتب بواپسي منگا کر ملاحظہ کیجیے - تا کہ آپ تاریخ مقررہ پر فرمایش بھیج سکیں -

منیـجر وطــن لاہور

جــزائر فيلي پــائن (امــريـكا)

اور تبــليغ و دعــوة اســـلام

حضرت شيخ الاسلام كا مـــراسله

مولانا - السلام عليكم و رحمة الله و بركاتــه - بعنايــة تعالـے بديار فيليپين رسيدم - بوقت رسيدن ستون كشتي با لواے حشمت نماے عثماني مزين بود - والي سابق زامبواگا كه در سال گذشته باستانبول آمده بود در كنار دريا منتظر من بود' و برابر او هزارها اهل اسلام استاده بودند - كنار دريا سر تا پا با لواے عثماني آراسته بود - وقتيكه از كشتي بيرون آمــدم ' نشان ذي شان عثماني بر سينۂ نا چيز آريخته بود ' با كمال عزت بخانۂ والي مذكور رسيديم' و زياده تر مسلمانان را قبول كرديم - كرنيل فنلي كه والي گذشته است ' مرا بحضار مجلس بطور شيخ الاسلام و وكيل خليــفۂ اعظم تقديم كــرد ' و بعد از رسيدن مراسم استقبال بختام ' نطقي مناسب حال و مقام ايراد كردم و وظائف اهل اسلام كه مناسب حال و وقت است با افادۂ سادۂ ايضاح كردم - حكومت امريكا ايں داعيِ جناب را بطور رئيس مسلمانان و لقب شيخ الاسلام قبول كرد - و بوكالت من از جانب خليفۂ اعظم در امر اقامۂ ستون دين مبين ابراز حرمت كرد - و امور مذهبيۂ سكان مورو را ديدن بمن حواله كرد' تا باكنوں بسيار بلده هاے اسلامي را زيارت كرده ام - و در نتيجه تدقيق فهميدم كه مسلمانان ايں ديار بسيار جاهل و وحشي و فقيرند' و براے تاسيس مساجد و مدارس دينيه از جانب حكومت مدد ندارند - معيشت اينان علي الاكثر بصيد ماهي منحصر است - از نابودن مساجد بعض اعداے دين مبين ايں مومنان جاهل را به بے ديني گرفتار خواهند كرد' و ايں امر در اخبار امريكه هم نوشته اند - بنا بريں بسيار مبشرين مسيحي ... (مشنري) بجزائر مورو آمده اند كه درميان ايشان يک راهبۂ مليوندار هم هست - اكنوں بر مسلمانان چار اقطار عالم واجب است كه بامــداد ايں اخوان شتاب كنند ' و از جناب مولانا نيازم آنست كه از ارباب جود و سخاء اسلام در هذد اعانۂ كافي جمع بفرمايند ' و بر جنــاح شتابي بنام ايں عاجــز بفرستند كه في الحال بتاسيس مــدارس دينيۂ لازمه آغاز بكنم - و بتخليص ايں اخوان از دندان آز مسيحيت با صرف نقود و تعليم علوم كوشش بعمل آيد - والله ولي التوفيق - اعانه هاے آينده را بر صحائف اخــبار عالم اعلان خواهم كرد - و در انجام هر سال خلاصۂ اعمال ناچيز را بعالم اسلام خواهم تعريف كرد - والسلام عليكم -

شيخ الاســلام در جــزائر مورو :
محمد وجيه الجيلانى

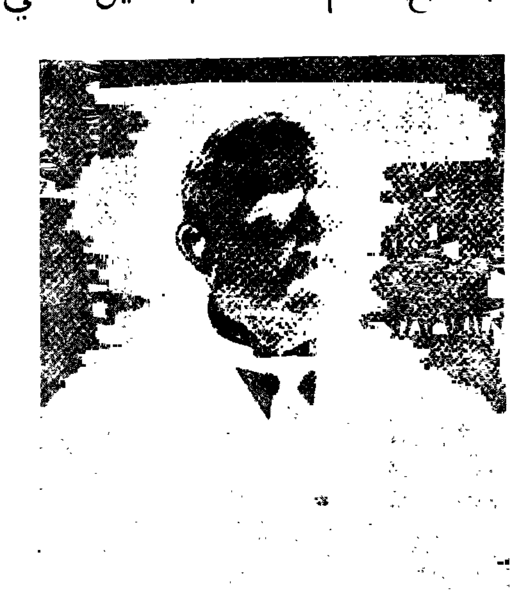
الهلال :

مندرجۂ بالا تحرير حضرة الفاضل المحترم ' السيد محمد وجيهه النابلسي شــيخ الاسلام جزائر فيلي پــائن كي هے جو انهــوں نے ايڈيٹر الهــلال كے نام جزيرۂ مورو واقع فيلي پائن سے روانه كي هے - سيد موصوف كا تذكره الهــلال ميں هوچكا هے - آگره ميں جب آنسے ملاقات هوئي تو ميں نے عرض كيا تها كه جزائر ميں پهنچكر محض اپنے سركاري و ظيفه پر هي قناعت نه كرليں ' بلكه ايک داعي اسلام كي حيثيت سے وهاں كے حالات كا مطالعه كريں' اور وهاں كے مسلمانوں كي اصلاح ديني و تعليمي كي اور علي الخصوص ديسي آبادي ميں تبليغ اسلام كي سعي بليغ كريں -

چنانچه وه اس فارسي مراسله ميں لكهتے هيں :

" ميں جب فيلي پائن پهنچا تو ميرے جهاز كے مستولوں پر عثماني علم لهرا رهے تهے - ساحل پر مسٹر فنلي گورنر جزائر مع ايک جم غفير كے استقبال كيليے موجود تهے - راسته عثماني بيرقوں اور جهنڈوں سے مزين تها - ميں نے سب سے زياده توجه اپنے شكسته حال اخوان مسلمين پر كي - ساحل سے گورنر كي كوٹهي پر گئے - و هاں ايک بڑي مجلس منعقد هوئي اور گورنر نے به حيثيت شيخ الاسلام جــزائر و نائب حضرة خليفــة المومنين مجهے پيش كيا - جسكے بعد ميں نے مناسب وقت تقرير كي -

حكومة امريكا نے مجهے يهاں كے مذهبي امور بكلي سپرد كردیے هيں اور ميں مشغول تحقيق و تفتيش هوں - يهاں كے مسلمانوں كي حالت بهت افسوس ناک هے - جهل اور فقر ' دونوں ميں مبتلا هيں - انكي معيشت مچهلي كے شكار پر هے ' اور يهي خزانۂ سمندر انكا راس المال هے - نتيجه يــه هے كه مسيحي مشنري پهنچ گئے هيں ' جنكے ساتهه ايک كروڑ پتي كيتهولک نن بهي هے اور لوگوں كو ترک دين كي دعوت دے رهے هيں - امريكا كے اخبارات ميں بهي يهاں كي مشن كي نسبت مذاكرات شائع هوے هيں -



مسٹر فنلي سابق گورنر فلي پائن

ايسي حالت ميں هميں تبليغ اسلام اور اصلاح حال مسلمين جزائر ميں نهايت جلدي كرني چاهيے - ميں آپسے التجا كرتا هوں كه هندوستــان كے اهل خير كو اس طرف توجه دلائيے كه مجهے مالي مدد ديں ' تاكه ميں يهاں باقاعده تعليم و تبليغ كا كام كرسكوں ' اور چند ديني مكاتب جاري كردوں - مجهے جسقدر اعانت عالم اسلامي سے ملے گي ' اُسے اخبارات ميں نام بنام شائع كرتا رهونگا "

يقيناً حضرة شيخ كي صداء طلب مستحق صد توجه و اعتنا هے' اور يه الله كے هاتهه ميں هے كه جس كام كيليے چاهے لوگوں كے دلوں كو كهول دے - يه تمام كام در اصل اب اس اسلامي مشن كے ماتحت هونے چاهئيں جسكے قائم كرنے كا آخري وقت گذر رها هے -

شيخ موصوف كا پته يه هے - ٹكٹ ۲ - آنے كا لگانا چاهيے :

H. A. Asseyed Mahammad Wajih Sheikh-ul-Eslam in the Moro Province Zomboonga.
Mindanao
(P h i l i p p i n e)

الهــلال كي ايجنسي

هندوستان كے تمام اردو' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهــلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے كے روزانه اخبارات كي طرح بكثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور كامياب تجارت كے متلاشي هيں تو ايجنسي كي درخواست بهيجيے -

جام جهـــان نمـــا

— * —

بالکل نئي تصنیف کبھی دیکھي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کارآمد ایسي دلفـــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي هے - یــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سربسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے عا ... و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

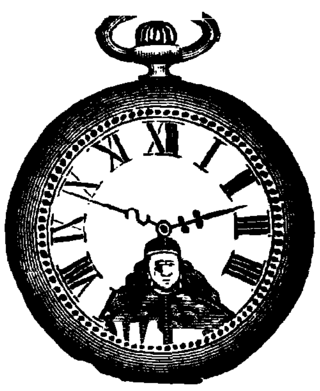
— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـــروض - علـــم کیمیا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نو پیدا هو بصارت کي آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمي انکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ' انکي قیمتیں ' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا هے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر ' کالے بهینس ' گهوڑا ' گدها بهیڑ ' بکري ' کتا وغیره جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا هے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـــري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هي وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـــر کے متعلق ایسي معلومات آجتـــک کهیں دیکهي نـــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیرگاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـــه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـــر - افـــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دکھائي گلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـــر کا مجمل احوال کرایه وغیـــره سب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ نے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

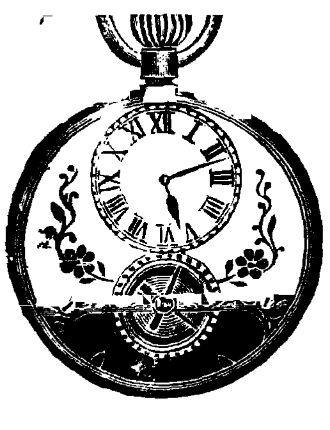
گارنـــٹي ٥ سال قیمت صرف چهه روپے



ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي هے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هوجاتي هے - ڈائل چیني کا ' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹهیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹي ۸ سال قیمت ٦ چهه روپیه

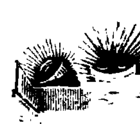


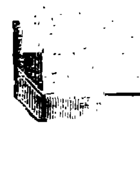
اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے که کبهي ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـــڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهـــري نهـــایت خوبصـــورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بندهسکتي هے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یهان آئے هیں - نه دیا سلائي کي ضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو





اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منـــگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت ۱ مع محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي هے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع ـــ علاوه انکے همارے یهان سے هر قسم کي گهڑیان' کلاک اور گهڑیونـــکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنـــما مل سکتي هیں - اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منـــگوانے والون کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منـــگوائیے -

منیجر گپتـــا اینـــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام توهانه - ایس - پی - ریلـــوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹــر ایٹ لا کی

میڈیکل جیـورس پـروڈنس

یعنے طب متعلقـہ مقـدمـات عـدالت پـر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا با لجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو اِن مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے مواقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ہیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمـد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کي جوابـدہي (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گـلا گھونٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امـــور مختلفـــہ کے متعلق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوئي ہے ' اور ساتھہ ہي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلۃ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشیں ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ہے -

مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملـک کي خـوش قسمتي ہے کہ مـولوي عبـد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہـزاروں اوراق کے اُلٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

ماثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

سـرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کی مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتہر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر
کتب خانہ آصفیہ حیـدر آباد دکن

جسکا درد وهي جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -





یہ سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سر سے بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکهئے ! آپ اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دھتورہ بهنگ - بلاڈونا - پروٹاسراي ' ایوڈائڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف همارے هي بلت نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکراسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۴ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر تارا چند دت اسٹریٹ کلکته



تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم مهذب نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیح انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها ڈبیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي [illegible]

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
الملتمس ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۷۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

حب حیات یه دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنهوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجه سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وه مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نهایت مفید هے نه عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بهي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هوجاتي هے اور فائده دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه علاوه محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانه میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یه گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو ' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کهو دیتي هے ' اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئي هے - پندره دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت في ڈبه ۳ روپیه آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معده ' جگر ' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نهایت موثر - اور تبخیر معده کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیاده تفصیل کي ضرورت نهیں هے - قیمت في ڈبه ۵ روپیه علاوه محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکورۂ بالا ادویه زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں پرچه ترکیب همراه ادویه - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکه ¼ چوتهائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حواله ضرور دیں - فرمایش اس پته سے هوں :

مینیجر یونانی فارمیسي گول بنگله افضل گنج - حیدرآباد دکن

هر فـرمـايش ميں الهــلال كا حوالۂ دينا ضروري هے

رينلڈ كي مسٹر يز اف دي كورٹ اُف لنڈن

يه مشہور ناول جو كه سولہ جلدونميں هے ابهي چهپ كے نكلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت كي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ۴۰ روپيه اوراب دس ۱۰ روپيه - كپڑونكي جلد هے جسمين سنهري حروف كي كتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلدين دس روپيه وي - پي - اور ايک روپيه ۱۴ آنـه محصول ڈاک -

امپيريئيل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - كلكته

Imperial Depot, 60 Srigopal Mullik Lane
Bowbazar Calcutta.

انڈين آرٹ اٹ دلهي — سنه ۱۹۰۳ ميں جو دهلي ميں دربار هوا تها اُسكي تفصيلي حالات اس كتاب ميں موجود هے - مولف سرجارج وٹ و پيرسي براؤن - نهايت چكنا اور چمكيلا كاغذ پراور سنهري جلد صفحه ۶۰۰ اور ۱۰۹ تصاوير اصلي قيمت چهه روپيه رعايتي قيمت چار روپيه -

امپيريئل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - كلكته

Imperial Depot, 60 Srigopal Mullik Lane
Bowbazar Calcutta.

ڈوڈ كس راجا ستهان — دو جلدونميں هرايک جلد ميں ايک هزار صفحه نهايت دبيز اور چكنے كاغذ ميں چهپي - اصلي قيمت چهه روپيه رعايتي قيمت چار روپيه علاوه محصول ڈاک وغيره -

امپيريئل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - كلكته

Imperial Depot, 60 Srigopal Mullik Lane
Bowbazar Calcutta.

تيلک ٹرائيل — اس كتاب ميں بال گنگا دهار تلک كي تصوير مع انكے مختصر سوانح عمري كے موجود هے ، اور آنكے ٹرائيل كا تفصيلي واقعات موجود هے - رائل دو سائز صفحه ۴۵۰ - چند جلدين رهگئيں هيں - لائبريري ميں ايک نسخه موجود هونا چاهئے - رعايتي قيمت ايک روپيه علاوه محصول -

امپيريئل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين بهو بازار كلكته -

Imperial Depot, 60 Srigopal Mullik Lane
Bowbazar Calcutta.

بادشاه و بيگموں كے دائمي شباب كا اصلي باعث - يوناني مڈيكل سائنس كي ايک نماياں كاميابي يعني - ممسک سبلكيا — جسكے خواص بهت هے هيں جس ميں خاص خاص باتيں عمر كي زيادتي - جواني دائمي - نورجسم كي راحت - ايک گهنٹه كے استعمال ميں اس دوا كا اثر آپ محسوس كرينگے - ايک مرتبه كي آزمايش كي ضرورت هے -

---

راما نرنجن تيله اور پرنمير انجن تيلا - اس دوا كو ميں نے اپنا واجداد سے پايا جو شهنشاه مغليه كے حكيم تهے يه دوا فقط همكو معلوم هے اور كسي كو نهيں ، اور درخواست پر تركيب استعمال بهيجي جائيگي -

۱۰ ونڈر فل كاربنيور" كو بهي ضرور آزمايش كريں - قيمت دو روپيه باره آنه -

ممسک پاس اور الكٹريک ويگر پرسٹ پانچ روپيه باره آنه محصول ڈاک ۶ آنه -

يوناني ٹوت پاؤڈر كا سامپل يعني سر كے درد كي دوا لكهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لكهيے -

حكيم مسيح الرحمن - يوناني ميڈيكل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹريٹ - كلكته

تار كا پته " بيگم بهار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

پوٹن ٹانن — معجز نما ايجاد اور حيرت انگيز شفا - دماغ كي شكايت كو دفع كرنے كيليے - مرجهائے هوئے دل كو تازه كرنيكے ليے - هسٹريه اور كارو ڈيک كے تكليفونكا دفعيه اور ميں قوت پهونچانا - بڑهاپے كو جواني سے تبديل - ايام شباب كے مرضوں كا خاص علاج - مرد اور عورت دونوں كے ليے مفيد - قيمت دو روپيه في بكس ؛ جسميں چاليس گولياں هوتي هيں -

ڈاثن اينڈ كمپني - پوسٹ بكس نمبر ۱۴۱ كلكته

Dathian& Co, P. Box, No 141 Calcutta.

زينوٹن ضعف باه كا اصلي علاج - قيمت ايک روپيه آٹهه آنه ڈاثن اينڈ كمپني - پوسٹ بكس نمبر ۱۴۱ كلكته

Dathian & Co, P. Box, No 141. Calcutta.

هايڈرولين — عارضه روسيل كا نهايت مجرب دوا - دس دنكے ليے چار روپيه اور ايک مهينه كے لئے دس

ڈاثين اينڈ كمپني - پوسٹ بكس ۱۴۱ كلكته -

Dattin & Co, Manufacturing Chemest,
Post Box 141 Calcutta.

ڈاكٹر ڈبلو - سي - رائي كي مجرب دوا سے فوراً دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري كيفيت سے اطلاع ديجاويگي - پانچ روپيه في شيشي -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street,
Calcutt.

سال ويٹلي يه دوا ايک عجيب اثر پيدا كرتا هے - نوجوان بوڑها - مجرد هو يا شادي شده سب كے ليے يكساں اثر -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

نصف قيمت پسند نهونے سے واپس

ميرے نئے چالان كي جيب گهڑياں ٹهيک وقت دينے



والي اور ديكهنے ميں بهي عمده فائده عوام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جارهي هيں جسكي گارنٹي تين سال تک كےليے كي جاتي هے -

اصلي قيمت سات روپيه چوده آنه اور نو روپيه چوده آنه نصف قيمت تين روپيه پندره آنه اور چار روپيه پندره آنه هر ايک گهڑي كے همراه سنهرا چين اور ايک پورٹلين پين اور ايک چاقو مفت ديے جائينگے -

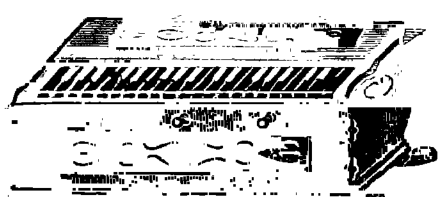
---

كلائي واچ اصلي قيمت نو روپيه چوده آنه اور تيره روپيه چوده آنه نصف قيمت - چار روپيه پندره آنه اور چهه روپيه پندره آنه باندهنے كا فيته مفت ملايگا -

كمپٹيشن واچ كمپني نمبر ۲۰ مدن متر لين كلكته -

Compritiou Watch Company
No, 20 Madun Mitthra Lane.
Calcntta.

پسند نهونے سے واپس



همارا من موهني فلوٹ هارمونيم سريلا فائده عام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جاريگي يه ساگون كي لكڑي كي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپيه اور نصف قيمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپيه ڈبل ريڈ قيمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپيه نصف قيمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپيه هے آرڈر كے همراه ۵ - روپيه پيشگي روانه كرنا چاهيئے -

كمر شيل هارمونيم فيكٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چيت پوررود كلكته -

Commercial Harmoniam Factory
N.o 10/3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

HAIR DEPILATORY SOAP

اسكے استعمال سے بغيركسي تكليف كے تمام روئيں اڑجاتے هيں -

آر - پي - گهوس
نمبر ۳۰۶ اپر چيت پور روڈ - كلكته

R. P. Ghose,
306, Upper Chetpore Road.
Calcutta.

پچاس برس كے تجربه كار

راے صاحب ڈاكٹر كے - سي داس كا آر الا ساهاے -

گولياں — ايک بكس ۲۸ گوليونكي قيمت ايک روپيه -

Swasthasaya Pactory,
30/2 Harrison Road
Calcutta.

مستورات كے بيماريونكے ليے نهايت مفيد دوا - خط كے آنے سے پوري كيفيت سے اطلاع كيجائيگي -

سواتهيا سهاے فارميسي -
۳۰/۲ هاريسن روڈ كلكته

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road,
Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648.

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

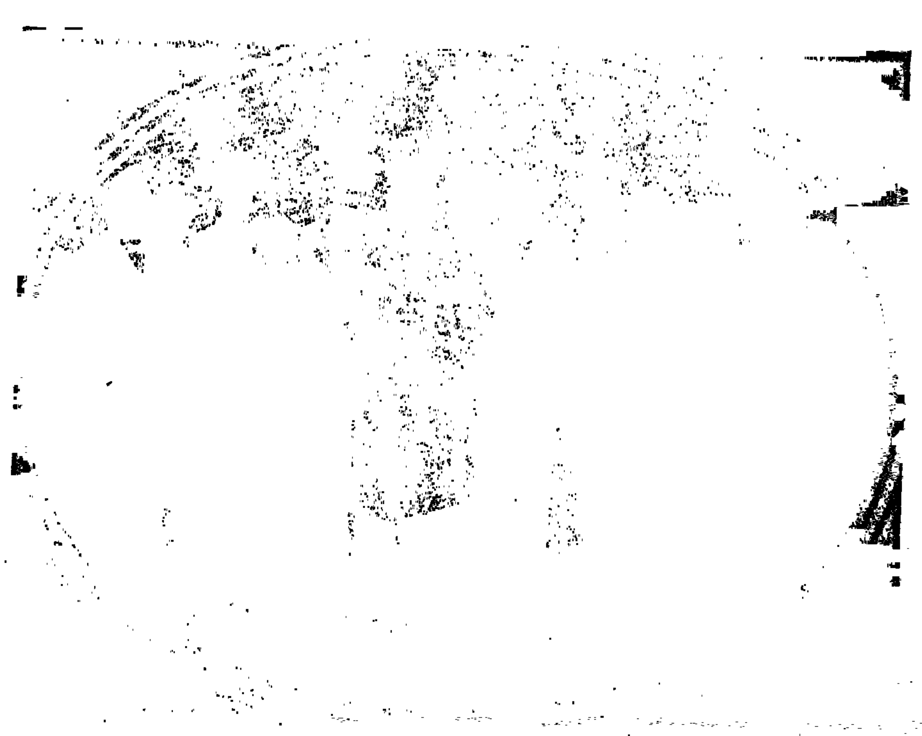
مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴

کلکتہ : چہارشنبہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری

Calcutta: Wednesday, March 18 1914.

نمبر ۱۱



سد ہندیہ کا افتتاح بغداد میں
قاضی بغداد ، گورنر ، و حکام و اشراف شہر -

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابو الکلام آزاد الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاود اسٹریت
کلکته

تیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

الهلال

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly ,, ,, 4-12

نمبر ۱۱ — کلکته : چهارشنبه ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ هجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, March 18 1914.

ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتهائی تخریب

مسئلهٔ بقاء ندوة العلماء

طلباے دار العلوم کی اسٹرائک

بیس سال هوے جب ندوة العلما نے اپنی پہلی صدا بلند کی - اُس نے اپنے مقاصد کا اعلان کیا ' جنمیں سب سے اهم ترین مقاصد یه تهے : رفع نزاع باهمی ' حفظ کلمهٔ اسلام و خدمت ملت کے لیے تمام علما کا اجتماع و اتحاد ' اشاعت اسلام ' اصلاح نصاب قدیم ' تدوین علم کلام جدید -

لیکن اُس نے دیکھا که مصائب شدید ' موانع لا علاج ' اور وسائل عمل و نجاح مفقود هیں - سب سے پہلے ضرورت جس چیز کی هے وہ یه هے که هم میں ایسے علماء حق پیدا هوں جو وسعت نظر و تبحر علمی کے ساتھه موجودہ عهد فلاکت کی تمام مصیبتوں کا علاج بهی اپنے اندر رکھتے هوں - سب سے بڑهکر اهم مقصد اشاعت اسلام هے - اسکے لیے ملک کے اندر صاحبان ایثار و فدا کاران مذهب علما چاهئیں ' اور ممالک متمدنهٔ خارجه کیلیے ایسے روشن ضمیر و کارداں جو علوم حقهٔ اسلامیه کے ساتھه یورپ کی زبانوں سے بهی ماهر هوں ' نیز علوم و فنون حدیثه سے بهی واقفیت رکھتے هوں -

لیکن بدبختی یه هے که ایسے لوگ هم میں ناپید هیں - یہی حال تمام دیگر مقاصد و اعمال کا هے -

پس سب سے پہلے ایک ایسا مدرسه قائم کرنا چاهیے جسکی تعلیم سے مقصود و مطلوب اشخاص پیدا هوسکیں - چنانچه مدرسه قائم هوا -

* * *

بہت سے لوگوں کو ندوہ کے مقاصد سے تشفی نه هوئی - خود موجودہ علماء میں سے ایک گروہ کو غلط فهمیاں هوئیں - باهمی نزاع کا ایک نیا طوفان اٹھا - پهر گورنمنٹ کی سوء ظنی نے رهی سہی امیدیں بهی خاک میں ملادیں - نئے تعلیم یافته اشخاص سمجھے که یه انگریزی تعلیم کا رقیب هے - قدیم گروہ نے کہا که نئے خیالات کی ایک دوسری صورت هے - اُسے اپنوں میں بهی سمجھنے والے اور سچا درد رکھنے والے نه ملے - غرضکه زمانے نے اپنی ایک قیمتی متاع کو پاکر کهو دینا چاها ' اور غفلت و حوادث نے اسکا سامان مهیا کیا : و کانوا فیه من الزاهدین !

اُسکے بعد پهر ایک نیا دور شروع هوا ' اور موانع راہ بظاهر ایک ایک کرکے هٹنا شروع هوے - قوم نے بهی توجه کی ' مالی حالت بهی درست هو چلی - تعمیرات کا سلسله شروع هوا ' کچهه اشخاص دار العلوم سے پیدا هوے جنکی قابلیت کا ملک نے اعتراف کیا ' اور وہ وقت قریب آیا که ملک اسکی جانب پوری توجه کرتا ' اسکے اندرونی مفاسد کی اصلاح کی جاتی ' اور اسکے باطن کو بهی مثل اُسکے ظاهر کے صاف و بهتر بنا یا جا تا - لیکن جبکه امیدیں قوی اور توقعات شاد کام هوئیں' تو یکایک حوادث و غفلت اور فتنهٔ و فساد نے واقعات کا دوسرا ورق اولٹا ' اور مثل بیت المقدس کے هیکل کے جسکے دو مرتبه تباہ هونے کی تورات میں خبر دی گئی تهی ' ندوہ پر بهی دوسری تباهی کا دور شروع هوگیا : بعثنا علیکم عباداً لنا اولی باس شدید ' فجاسوا خلال الدیار و کان وعداً مفعولا (۱۷ : ۵)

* * *

بیت المقدس کے لیے دو بربادیوں کی خبر دی گئی تهی جو بنی اسرائیل کی شامت اعمال سے آنے والی تهیں - پہلی بخت نصر کی چڑهائی اور دوسری ٹیٹس شاہ روما کی : و قضینا الی بنی اسرائیل لتفسدن فی الارض مرتین ' و لتعلن علوا کبیرا - (۱۷ : ۴)

پہلی بربادی کے بعد عزیر نبی کی آہ و زاری نے سلیمان کے هیکل اور اسرائیل کے گهرانے کو بچالیا پر دوسرے کے بعد همیشه کیلیے شام کے مقدس مرغزار اجڑ گئے -

کیا ندوة العلما پر بهی یه دوسری تباهی آخری هے ' اور کیا یہود هذه الامة کی بد اعمالیوں سے یه دوبارہ اُجڑکر پهر آباد نهوگا ؟

و قال رسول الله صلی الله علیه و سلم : لتبتغن سنة من کان قبلکم (ای الیهود) باعاً بباع ' و ذراعاً بذارع ' و شبراً بشبر ' حتی لو دخلوا فی حجر ضب ' لدخلتم فیه ! !

* * *

خود ندوة العلما کے اعتراف سے لوگوں نے انکار کیا ' مگر اسکے مقاصد صحیحه کے اعتراف سے گریز کرنا زمانے کی طاقت سے باهر تها - اُنکی حقیقت خود زمانے اور وقت هی کے حکم کا نتیجه تهی اور انسان سمندر کی موجوں سے لڑ سکتا هے ' پہاڑوں کی صفوں کو چیر سکتا هے ' طوفان اور بجلی پر فتح یابی حاصل کر سکتا هے ' پر زمانے سے لڑنے کی اُسے تلوار نہیں دی گئی هے - و قال علی علیه السلام : لا تسبو الدهر ' فان الدهر هو الله -

[30] خيالات آزاد

جو اودهه پنچ کے مشهور اور مقبول نامه نگار عاليجناب نواب سيد محمد خان بهادر - آئي - ايس - او - (جنکا فرضی نام ٣٥ برس سے اردو اخبارات ميں مولانا آزاد رها هے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتيجه اور اپني عام شهرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم انشا ميں اپنا آپ هي نظير هے باز ديگر نهايت آب و تاب سے چهپکر سرمه کش ديدهٔ الوالابصار هے - ذيل کے پتے سے ويلو پے ايبل پارسل طلب فرماليے اور مصنف کي سحر بياني اور معجز کلامي سے فائده اُٹهاليے خيالات آزاد ١ روپيه ٤ آنه - سوانحعمري آزاد ١٢ - آنه علاوه محصول -

سيد اختر حسن نمبر٦٢ تالتلا لين - کلکته

[8] هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حکيم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادويه اور خوبي کار و بار کے امتيازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه کے صحيح اجزاء سے بني هوئي هيں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِس کارخانه سے مل سکتے هيں) عالي شان کار و بار' صفائي ' ستهرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کريں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي کارخانه هے -

فهرست ادويه مفت، (خط کا پته)

منيجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

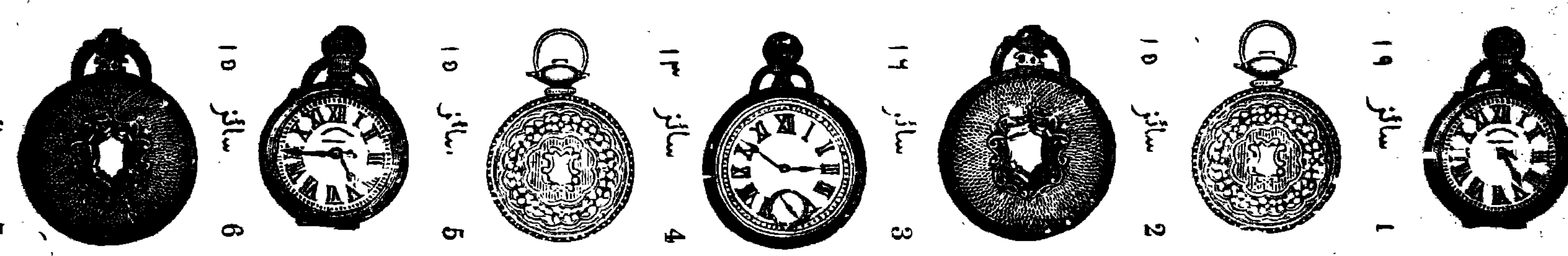
[27] زنده دل نوجوانان ملک کا ماهوار رساله " ظريف

اغراض و مقاصد

(١) زنده دلي و ظرافت کي روح پهونکنا -
(٢) سنجيده مهذب مذاق فراهم کرنا -
(٣) مشرقي دماغ کو مغربي مذاق سے آشنا کرانا -
(٤) ادبي - مذاق کو نشو و نما دينا -
(٥) اخلاقي و روحاني سبق سکهانا -

چنده سالانه رؤسا سے ٥ روپيه امراء سے ٣ روپيه عام شائقين ايک رو ١٢ آنه ملنے کا پته - دفتر رساله ظريف - کينيڈی هال - لاهور -

[5]



1 — سستم راسکوپ ليور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول دو روپيه آٹهه آنه
2 — امير واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مٹل کيس ٹهيک ٹائم دينے والي گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول پانچ روپيه
3 — چاندي ڈبل کيس ليور واچ نهايت مضبوط هر جوڑ پر ياقوت جڑا هوا گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول باره روپيه
4 — چاندي کي ليڈي واچ يا هاتهه کو زيب دينے والي اور خوبصورتي ميں يکتا معه تسمه گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول چهه رو
5 — چاندي ڈبل کيس منقش علاوه خوبصورتي کے ٹائم ميں آزموده گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول سات روپيه
6 — پٹنٹ راسکوپ سستم ليور واچ بهت چهوٹي اور خوبصورت گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول تين روپيه آٹهه آنه
7 — کرو وائزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل کيس اسکي مضبوطي کي شهرت عام هے گارنٹي ٣ سال قيمت معه محصول پندره روپيه

نوٹ خدا کا شکر هے که جسقدر همارے معزز خريدار اس اشتهار سے گهڑياں منگائے هيں آجتک کسي نے شکايت نهيں کي

المشتهر :— ايم - اے - شکور اينڈ کو نمبر ١ - ٥ ويلسلي اسٹريٹ پوسٹ آفس دهرمتله کلکته

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.



آسکي خرابي نا قابـل دفع ھے تو آسے مٹ ھي جانا چاھیے ' مٹنا چاھیے - اس طرح سسک سسک کر دم نہیں توڑنا چاھیے ہے ماتم گذار تماشا دیکھیں ' اور کسي سے اتنا بھي نہو کہ دست کي جگہہ خنجر ھلاکت ھي کو کام میں لاے !

گیـرم کـہ وقت ذبح تپیـدن گناہ من
دیدن ھلاک و رحم نہ کردن گناہ کیست ؟

لیکن ابھي مرض لا علاج نہیں ھوا اور درستگي ممکن ھے - وہ ں سال کی کوششوں کا نتیجہ ھے اور ایک ایسا کام ھے جسمیں ح کے سوا اور سب کچھہ موجود ھے - اگر ھم آسکي اصلاح کرسکیں مانۂ حال کي ایک بہترین درسگاہ بن سکتي ھے - وہ اُن تمام رتوں کو پورا کرسکتي ھے جنکو اب ھر شخص محسوس کر رھا ' کیونکہ اصلاح ملت اور حفظ و تبلیغ اسلام کے تمام کاموں کیلیے یک بنا بنایا ھوا مرکز ھے -

۲ - اصلي مطالب

پس موجودہ وقت کے کاموں میں سب سے زیادہ اھم کام مسلمانوں ہے یہ ھے کہ وہ نـدوۃ العلما کي اصـلاح کي طرف متوجہ ھوں اسکے تمام مفاسد و نقائص کو سمجھکر ایک فیصلہ کن اور آخري ظـام کردیں تا کہ وہ ایـک باقاعدہ اور منظـم درسگاہ کي صورت تیار کرلے -

طلبا کي موجودہ اسٹرائک بھي در اصل انھي نقائص کا نتیجہ - پس ھم کو نظر محض ایک دو نتیجوں ھي پر نہیں رکھني چاھیے ہ اصلي علتوں اور سببوں کو دور کرنا چاھیے -

اس امر سے کوئي انکار نہیں کرسکتا کہ مولانا شبلي نعماني ، ندوۃ العلما کو دوبارہ زندہ کیا اور اسکے لیے بہت سي خدمتیں جام دیں' لیکن افسوس کہ انھوں نے کبھي اسکے اندروني مفاسد کو ر کرنے کیلیے قوت صرف نہ کي ' اور اسکي بے ضابطگیوں سے وم کو خبر دار نہ کیا ورنہ یـہ وقت بد کبھي بھي نہ آتا - یہ کي ایک ایسي کمزوري تھي جسپر انھیں خود بھي اپنے تئیں امت کرنا چاھیے - اب صرف مولانا شبلي سے توقعات رکھنا بھي ، سود ھے جیسا کہ بہت سے لوگ کہہ رھے ھیں - کوئي کام جو ف اشخاص کي امید پر ھو' زندہ نہیں رھسکتا ' اور اگر ندوۃ العلما ف مولانا شبلي ھي کے دم سے ھے تو ندوہ کي قسمت پر رونا اھیے جو ایک ایسے ستون پر کھڑا ھے جو ھمیشہ قائم نہیں رھیگا -

ندوہ کو قوم کے ھاتھہ میں آنا چاھیے - اب تک وہ ایک ایسي ي جائداد ھے جسکي سند تو قوم کي جیب میں ھے پر قبضہ سکا نہیں ھے -

اس بارے میں اصلي اور صحیح ترتیب عمل یہ ھے :

(۱) سب سے پہلے اسکي موجودہ حالت کا سوال ھے - پوري ے قاعدگي کے ساتھہ اسکے لیے نئے عہدہ دار منتخب کیے گئے ھیں سکي تفصیلي سرگذشت " مدارس اسلامیہ " کے سلسلے میں ندہ نمبر پیش کریگا - اسکا نتیجہ یہ ھے کہ ندوہ نے اپنے اصلي قاصد بالکل کھو دیے ھیں' اور جمہور کي آواز آسمیں کوئي چیز نہیں ھي طرح دار العلوم کا انتظام بالکل ابتر ھوگیا ھے - شکایتوں کا ایک را سلسلـہ ھے - طلبـا سے حیثیت تعلیمي بالکل مفقود ھوگئي ھے - انھوں نے تعلیم چھوڑ کر اسٹرائک کر دي ھے -

(۲) اسکے بعد اصل ندوہ کے نظام و اساس کا سوال ھے - جب تک ایک مرتبہ آسے از اول تا آخر نظر ڈالکر درست نہ کیا جائیگا ' چھہ بھي نہوگا - اسکے قواعد و ضوابط بالکل بدل دیے گئے ھیں - جماعت و اسمیں کوئي دخـل نہیں - ارکان انتظامي کا دائـرہ چند خاص یال کے لوگوں ' اپنے دوستوں اور رفیقوں ' یا ایک ھي خانـدان کے سے لوگوں سے بھر دیا گیا ھے - تنگ خیالي اور فریقانہ تعصبات سے پورا پورا کام لیا گیا ھے - ترتیب عمل و تقسیم کار کا وجود نہیں - خود دارالـعلوم کیلیے کوئي مکمل نظام و دستور العمل نہیں ھے - ان تمام اساسي امور کي اصلاح ھوني چاھیے -

(۳) سب سے آخر ندوہ کے مقاصد اور اصول عمل کا مسئـلہ ھے - وہ اصلاح دیني کي ایک تحریک ھے جو درس علوم صحیحۂ اسلامیہ اور طریق ارشاد و ھدایت دیني کي راہ سے کام کرنا چاھتي ھے - پس اسکا محور عمل کیا ھونا چاھیے ؟ اس بارے میں میرے بعض خاص خیالات ھیں ' اور میں ندوۃ العلما کے کاموں سے متعدد امور میں اصولي اختلاف کرنے کے وجوہ رکھتا ھوں - پس اس مسئلہ پر بھي ایک نظر ثاني ھوني چاھیے -

* * *

ان امور کے حصول کا طریقہ یہي ھے کہ سب سے پہلے ایک معتمد کمیشن یا مجلس قائم ھو جو موجودہ نقائص کي تحقیقات کرے - اسکے بعد ایک عظیم الشان نیابتي جلسہ منعقد ھو ' اور وہ ندوہ کو اسکي زندگي کا آخري فیصلہ سناے -

تمام ارباب درد و کار کو اسکے لیے اپني صدائیں بلند کرني چـاھئیں اور حس کار و جوش عمـل کا ثبوت دینـا چاھیے - و ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ - ان اللہ کان علیما حکیما -

اسٹــرائک

الحمد للہ کہ ندوہ کے معاملات کي طرف سے جو عام غفلت چھائي ھوئي تھي ' وہ دور ھونا شروع ھوگئي ھے - وقت اور حقیقت کي کوئي صدا بیکار نہیں جاسکتي - پچھلا الھلال بدھ کے دن ڈاک میں پڑا ھے اور جمعہ یا سنیچر کے دن باھر پڑھا گیا ھے - آج پیر کا دن ھے - اس حساب سے جو خطوط اور مراسلات کل سے آج تک دفتر میں پہنچے ھیں ' وہ عین آسي دن لکھکر ڈاک میں ڈالي گئي ھونگي جس دن الھلال پہنچا ھے - تاھم اسطرح کي مراسلات کي تعداد تیس چالیس سے کم نہیں اور یہ بہت بڑا ثبوت تنبہ و ایقاظ غفلت کا ھے - و للہ عاقبۃ الامور -

* * *

اسٹرائک بدستور قائم ھے - ایک مراسلہ نگار کے خط سے معلوم ھوا ھے کہ طلبا اپني شکایتوں کے متعلق ایک تحریر شائع کرنے والے ھیں - جو حالات ھم تک پہنچے ھیں اگر وہ صحیح ھیں تو افسوس کرنا پڑتا ھے کہ اسٹرائک کے بعد سے جو سلوک نئے حکام ندوہ کر رھے ھیں وہ سخت باز پرس کا مستحق ھے - انکو چاھیے تھا کہ وہ نرمي سے پیش آتے کہ اصـلاح حال کا سب سے بڑا حربہ یہي ھے ' اور پھر باقاعدگي کے ساتھہ انکي شـکایتوں کو سنتے - مگر معلوم ھوا ھے کہ انھوں نے پہلے جبر و تشدد کے اظہار سے کام لینا چاھا ' اسمیں نا کام رھے تو کھانا بند کر دیا - اس سے بھي کچھہ نہوا تو بورڈ نگ سے نکل جانے کي اور پولیس سے مدد لینے کي دھمکي دي ' اور صاف انکار کردیا کہ ھم طلبا سے کچھہ سننا نہیں چاھتے - اگر واقعي ایسا ھي کیا جا رھا ھے تو ندوہ کي بربادي کي یہ آخري ذمہ داري ھے جو یہ لوگ اپنے سر لے رھے ھیں ' اور وہ یاد رکھیں کہ یہ ذمہ داري انکي تمـام پچھلي ذمہ داریوں سے بھي بڑھکر انکے لیے خطرناک ھے -

انکو چاھیے تھا کہ وہ شکایتوں کو سنتے اور اگر انکے رجوع سے انکار ھے تو قبل اسکے کہ باھر سے کمیشن قائم ھو' خود ھي ایک کمیشن غیر متعلق لوگوں کا قائم کردیتے - یہ کمیشن ایسے لوگوں سے مرکب ھوتا جو طلبا اور حکام ندوہ' دونوں کے الگ الگ معتمد ھوتے - پھر طلبا کو انکے سامنے پیش کرتے - اظہارات لیتے اور معاملہ صاف ھوجاتا - دنیا بھر میں کام کرنے کا یہي طریقہ ھے -

پھر دیکھو کہ خود ندوہ تو بے حس و حرکت پڑا رہا ' لیکن اسکی صدائیں کس طرح تمام عالم اسلامی میں جنبش پیدا کرتی رهیں ؟ مسلمانان روس نے ٹھیک ٹھیک اسي کے سے مقاصد کو اپنے کاموں کا پروگرام بنایا ' بخارا میں خود رئیس وقت نے اصلاح نصاب قدیم کیلیے کمیٹی بنائي ' مصر میں "مدرسۂ دعوۃ و ارشاد " اسي کي تقلید میں بنایا گیا -

خود هندوستان کے اندر بھي دیکھو کہ کیا هوا اور کیا هو رها هے ؟ اور پھر سونچو کہ ندوہ کس طرح اپنا کام چپکے چپکے انجام دیتا رها ؟

درس قدیم کے سب سے بڑے مرکز مدرسۂ عربیہ دیوبند میں " جمعیۃ الانصار " قائم کي گئی ' اور اس طرح اعتراف کیا گیا کہ مدرسہ میں طلبا کو تعلیم دینے کے علاوہ کچھہ اور کام بھي ضروري هیں جنکے لیے سالانہ اجتماع هونے چاهیئں ' اور نیز یہ کہ نئي ضرورتوں کے وجود سے انکار نہیں - اس سے بھي بڑھکر یہ کہ انگریزي خواں طلبا لیے گئے تاکہ انکو علوم عربیہ کي تعلیم دیکر وقت کي ضرورتوں کا علاج کیا جاے !

اندک اندک عشق در کار اورد بیگانہ را !

جنوبي هند میں مدرسۂ باقیات الصالحات کے اجلاس هوے اور اول سے لیکر آخر تک وهي سب کچھہ کہا گیا جو ندوہ کہتا رها هے - خود گورنمنٹ نے شملہ میں مشرقي علوم کے احیاء کیلیے کانفرنس منعقد کي اور کلکتہ یا دهلي میں نئي درسگاہ کی تجویز هے :

لالہ ساغرگیر و نرگس مست و بر ما نام فسق !
داوري خواهم مگر یارب کرا داور کنم ؟

ندوہ کي حقیقت کا سب سے آخري اعلان دهلي کي ایک نئي انجمن هے جو " نظارۃ المعارف القرانیہ " کے نام سے مولانا عبید اللہ صاحب سابق ناظم جمیعۃ الانصار دیوبند نے قائم کي هے - اسکا مقصد یہ هے کہ انگریزي خواں فارغ التحصیل طلبا کو لیکر قران و حدیث اور بعض کتب اسرار الدین کا درس دیا جاے اور اس طرح اشاعت و صیانت اسلام کیلیے نئے علما پیدا کیے جائیں :

خواهم کہ دگر بتکدہ سازیم حرم را

ندوہ وهي کہتا تھا جو آج کیا جا رها هے ' لیکن فرق یہ هے کہ اگر اسکي فریادوں پر اُس وقت کان دهرا هوتا تو آج اس منزل کا بڑا حصہ طے هوگیا هوتا ' اور هم میں هر طرح کے کاموں کیلیے وہ قحط الرجال نہ هوتا جو نظر آ رها هے - لیکن اب حالت یہ هے کہ بیس پچیس برس کي غفلت کے بعد لوگ وهاں پہنچے هیں ' جہاں سے ندوہ نے ایک قرن پہلے اپنا سفر شروع کرنا چاها تھا :

انچہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از خرابي بسیار

* * *

آج هر طرف اشاعت اسلام کے کاموں کو لوگ محسوس کر رهے هیں اور لارڈ هیڈلے کے اسلام لانے کے واقعہ سے لوگوں میں از سر نو اسکا خیال پیدا هوگیا هے کہ ممالک یورپ میں اسلام کے داعي بھیجے جائیں تاکہ اسلام کي تبلیغ خارجہ کا کام شروع هو - لیکن کیا یہ کام بغیر انگریزي داں و نئے تعلیم یافتہ علما کے انجام پاسکتا هے ' اور کیا اسکے لیے علما هم میں موجود هیں ؟

اگر نہیں هیں تو درسگاہ کي ضرورت هے - پھر یہ کیسي غفلت شدید هے کہ دار العلوم ندوۃ العلما صرف انهي مقاصد کیلیے پیشتر سے قائم هے - وہ اپني تاسیس و تعمیر کي ابتدائي منزلوں سے گذر چکا هے - اسکا وجود قوۃ سے فعل میں آچکا هے اور صرف تکمیل و اصلاح کا محتاج هے - هم اُسکي تباهي و بربادي کو گوارا کر رهے هیں اور اپني ایک بني بنائي هوئي متاع عزیز کو اپنے سامنے ضائع هوتا دیکھہ رهے هیں ؟

اس سے بڑھکر غفلت و سرشاري کي مثال اور کیا هوسکتي هے کہ جن مقاصد کیلیے همارے هاتھوں میں نئے پروگرام اور نئے کاموں کے خاکے هوں ' عین اُنهي مقاصد سے خود همارا بنایا هوا ایک کام پیشتر سے موجود هو - هم اُسے تو ضائع کر دیں مگر نئے کاموں کي تلاش میں سرگرداں هوں ؟ فما لھا اولاء القوم ' لا یکادون تفقهون حدیثا ؟

* * *

البتہ یہ ضرور هے کہ بحالت موجودہ ندوہ نہ تو قوم کا هے ' اور نہ اسکے کسي مرض کا علاج هے - اسکا کوئي نظام صحیح نہیں - اسکے دستور العمل میں قوم کي راے اور قوۃ عمل کو کوئي دخل نہیں - اسکي حکومت کا رشتہ صرف چند آدمیوں کے هاتھہ میں هے اور جب تک مشترکہ اور جمهوري کاموں کے اصولوں پر اسکا دستور العمل نہ بنے گا ' همیشہ اشخاص هي کے هاتھوں میں رهیگا - اسکے انتہائي تغیرات و اعمال کا حق بھي ایک محدود طبقہ کي مجلس خاص کو دیدیا گیا هے ' اور اسیکا نتیجہ هے کہ وہ محض چند مقامي اور قابض آدمیوں کا کھلونا بنگیا هے ' جو جس طرح چاهیں اپنے اغراض کیلیے اُس سے کھیل سکتے هیں -

اس سے بھي بڑھکر یہ کہ اُس نے اپني آخري توقعات بھي کھودیں اور چند آدمیوں نے خانہ ساز سازش کرکے نئے عہدہ دار منتخب کرلیے - ایسا کرنا خود ندوہ هي کے دستور العمل و قواعد کے صریح برخلاف هے - پھر نہ تو قوم اُن اشخاص سے واقف هے ' نہ انکے کاموں کي اُسے خبر هے ' اور نہ یہ جانتي هے کہ جن مقاصد کا ندوۃ العلما ماتم گذار هے ' اُن سے اُنهیں کوئي مناسبت و تعلق بھي هے یا نہیں ؟

دار العلوم ایک ویرانۂ و خرابہ هوگیا هے - گرد و خاک کے اندر چند مدرسوں اور طالب علموں کي مٹتي هوئي صورتیں نظر آتي هیں ' اور وہ بھي قریب فنا هیں - طلبا کي تعداد ایک تہائي سے زیادہ گھٹ گئي هے ' اور انکے اندر ولولۂ تحصیل اور شوق تدریس کي کوئي روح باقي نہیں رهي - انکے دل افسردہ هوگئے هیں اور اپني حالت پر متاسف هیں - انکو ارباب فن کي صحبت و تعلیم سے محض بربناے بغض ذاتي روکا جاتا هے ' اور قومي مجلسوں میں شرکت کي اجازت نہیں دي جاتي - حتی کہ اُنهوں نے اسٹرائک کردي هے ' اور یہ امن مدارس و مجامع کي انتہائي غارت هے !

کسي مدرسے کي معنوي زندگی کیلیے بڑي چیز یہ هے کہ اسکے طلبا کے اندر اپني کالج لائف کي محبت اور ولولۂ و نشاط کا هو - یهي ولولہ انکو سب کچھہ بنانے والا هے ' ورنہ محض کتابوں کے صفحوں اور معلموں کي زبانوں میں تو کچھہ بھي نہیں هوتا -

لیکن دار العلوم ندوہ کے اندر اب کسي طالب علم کو اپني زندگي محسوس نہیں هوتي - بہ حیثیت مجموعي انکي اور انکے مدرسہ کي حالت ایسي هوگئي هے کہ دیکھنے والے کو زندگي کي جگہ ایک معنوي موت کے آثار نظر آتے هیں !

یہ حالت دیکھکر تعلیم کا ایک سرکاري انسپکٹر بھی همارے ماتم میں شریک هوگیا ' اور اس نے افسوس کیا کہ گورنمنٹ کا پانسو روپیہ ماهوار ضائع جا رها هے !

کچھہ شک نہیں کہ ان حالات کے ساتھہ ندوہ کچھہ بھي نہیں هے - اتنا بھي نہیں جتنا کسي دیہات کا مکتب یا کسي پرانی مسجد کے ملا کا صحن درس هوتا هے - بلا شبہ اگر اسکا مرض لا علا

ـرف اشارہ کیا تھا - در اصل مقصود اُس سے بھي یہي تھا مگر ـعت کے غیر تجارتي مذاق نے کھل کر صاف صاف کھنے نہ دیا :

دوش کزگـردش بختم گلـہ بر روے تو بود
چشم سوے فلک و روے سخن سوے تو بود !

ھر کام کیلیے طبیعت کي مناسبت اور عادت ضروري ھے - کیجیے کہ کاروباري اور تجارتي باتوں میں اور اپني طبیعت مذاق میں اسدرجہ اختلاف و تضاد واقع ھوا ھے کہ مجبوري نے کبھي زور ڈالا بھي اور ارادہ بھي کیا کہ دو چار لفـظ زبان سے کالیے تو ایک اناڑي اور نوا موز تاجر کي طرح عین خرید ـروخت کے وقت زبان لڑکھڑا گئي :

طفل نا دانـم و اول سبق ست !

* * *

یہ خدا ھي خوب جانتا ھے کہ طبیعت کیا چاھتي ھے اور کرنا ا پڑتا ھے ؟ میں نے بارھا نفرت اور سخت کراھیت کے ساتھہ ـني اس حالت کو دیکھا ھے کہ اصلاح و دعوت کے کاموں کا تو دعوا ـتا ھوں ' لیکن حالت یہ ھے کہ ایک کاروباري دفتر قائـم کیا ھے ' ـر لوگوں سے قیمت لیتا ھے اور اسکے معاوضہ میں ایک رسالہ چھاپکر ـسیم کرتا ھے - حالانکہ خدمت خلق اللہ کے ولولے کے ساتھہ تاجروں ـسا لین دین کب جمع ھوسکتا ھے ؟ خـدا کے کام کو تجارت کا بازار ـیں بنانا چاھیے - یہ ایثار نفوس و صرف جذبات کي ایک قربانگاہ ـے جہاں تاجرونکا گذر نہیں ' کیونکہ نفع ڈھونڈھنے والوں کیلیے وھاں ـرئي سامان نہیں ھے - وھاں کا پیام دعوت صرف اُنھي کے لیے ھے ـو سود کي جگہ زیاں کے ' لذت کي جگہ ایذا کے ' جمع کي جگہ ـرچ کے ' اور حصول کي جگہ بخشش فرمائي کے متلاشي ھیں !

بدہ بشارت طوبیٰ کہ مرغ ھمت ما
بران درخت نشیند کہ بے ثمر باشد !

لیکن پھر سونچتا ھوں تو اسکے سوا چارہ بھي نہ تھا - اخبار موجودہ زمانے میں ایک ھي وسیلہ اصلاح خیال و دعوت عموم کا ھے' اور اسکے جاري کرنے کا ذریعہ یا تو یہ ھے کہ ایک بڑا خزانہ اسکے لیے وقف کردیا جاے' جو میسر نہیں (والحمد للہ علی ذلک) ور یا پھر یہ کہ بقدر اخراجات لینے والوں سے قیمت لینا گوارا کیا جاے - دوسري صورت کے اختیار کرنے پر مجبور تھا اور اختیار کي ' مگر وہ عالم السرائر خوب جانتا ھے کہ اگر اسکي خدمت کي شیفتگي غالب نہ آتي تو میں اسطرح کي اخبار نویسي کیلیے کسي طرح بھي راضي نہ تھا - مرحوم غالب نے میري زباني کہا ھے جبکہ درد اور حسرت میں ڈوب کر کہا ھے :

ما نبودیم بدین مرتبـہ راضـي غالب
شعر خود خواھش آن کرد کہ گردد فن ما !

عام طور پر ان معاملات میں جو حالت ھماري ھورھي ھے اسکو سامنے لائیے' اور پھر انصاف کیجیے کہ اب تک الهلال کا کیا رویہ رھا ؟

کبھي درد انـگیز اپیلیں لـکھي گئیں ؟ کبھي خـریداروں کو کارخـانے کي حـالت پر توجـہ دلائي گئي ؟ کبھي اپنے پے درپے نقصانات کا افسانہ سنایا گیا ؟ کبھي لوگوں سے درخواست کي گئي کہ وہ ایک ایک خریدار ضرور ھي مہیا کردیں ؟ حالانکہ ان کاموں کي جو حالت عام طور پر ھو رھي ھے' اسکے لحاظ سے تو الهلال کے ھر نمبر کو حسن طـلب کا ایک نیا سوال ھونا تھا - لیکن الحمد للہ کہ ایسا کبھي نہ ھوا - طبیعت گدائي اور دریوزہ گري کي اعلی سے اعلی اور مخفي سے مخفي صورتوں سے بھي بکلي نفور اور تجارتي معارضہ کي طلب سے بھي بالکل مستغني و بے پروا تھي - مانگنے کي جگہ یـک ھي ھے نہ کہ ھر دینے والا - اور وہ جو آسمان پر سوال کرنے والے ھیں ' چاھیے کہ زمین پر خود انکے آگے سوال ھو - دعـوت و اعـلان حق کا کام کرنے والـوں کو اپنے لیے نہیں ' مگر اپنے کام کي عزت کی خاطر پادشاھوں کي سي نظر' اور کشور ستانوں کا سا دماغ رکھنا چاھیے - جو لوگ خـدا کے دروازے کے سائل ھیں ' دنیا میں کس کي ھستي ھے کہ وہ انھیں اپنے سامنے سائل دیکھہ سکے ؟ اُنکي جیب میں ایک کھوٹا سکہ بھي نہو' لیکن انکے دل میں وہ خزانہ مخفي ھے جس سے بڑي بڑي مغـرور شہنشاھیوں کو خرید سکتے ھیں - دولت اور ریاست دنیوي اسلیے بنائي گئي ھے تاکہ اپنے آپکو انکے آگے پوري حقارت سے ڈالدیے ' اور وہ اُسے ٹھکرا کر عـزت بخشیں - اگر وہ ایسا کـریں تو دولت کے پوجاریوں کیلیے یہي بڑا شرف ھے - کیونکہ اُنکے پاس جو کچھہ ھے وہ ختم ھوجائیگا یا چھین لیا جائیگا - پر اِنکے پاس جو خـزانہ ھے وہ نہ تو کبھي ختم ھوگا اور نہ اس آسمان کے نیچے اُسے کوئي چھین سکتا ھے !

جب حالت ایسي ھو تو خدمت حق کي توفیق طلبي کے ساتھہ انسانوں سے اعـانت طلبي کا خیال کیونـکر جمع ھوسکتا تھا ؟ جو زبان خدا کي حمد و ثنا کیلیے بني ھے ' اسے عاجز و درمانـدہ بنـدوں کے آگے شکرگـذاري اور عجز بیاني سے گندہ کرنا روح کي موت اور دل کی ھلاکت ھے !

لب تشنہ رفت و دامن پرھیز تر نہ کرد
زاں چشمۂ کہ خضر و سکندر وضو کنند

* * *

اعلان حق اور احتیاج و طلب ' دونوں ایک ساتھہ جمع نہیں ھوسکتے - خدمت حق کي پہلي شرط یہ ھے کہ خداے برتر کے سوا اور کسي ھستي کا قلم و زبان پر دباؤ نہو - کیونکہ اگر ایسا ھوگا تو بہت ممکن ھے کہ انساني احسانوں کا بوجھہ تمھیں حق کیلیے ھلنے نہ دبے ' اور جن مغرور سروں کو حق کي عزت کیلیے چاھیے کہ غرور صداقت اور تکبر الھي سے ٹھکرادو ' خود اُنھي کے آگے تمھیں اپني گردنیں جھکاني پڑیں :

آنکـہ شیراں را کند روبہ مزاج
احتیاج ست ' احتیاج ست ' احتیاج

تاریخ اسلام میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے تنزل کا افسانہ پڑھو - تمھیں نظر آئیگا کہ اسکا اصلي سبب یہي تھا کہ علماء حق روز بروز کم ھوتے گئے ' اور علماء سوء نے امرا ؤ رؤساء کے آگے طلب و احتیاج کا سجدہ کرنا شروع کردیا - نتیجہ یہ نکلا کہ جنکے دست احسان کے ڈالے ھوے طوق گلے میں پڑے تھے ' انکے سامنے اٹھنے کي اُن میں طاقت کیونکر ھوسکتي تھي ؟ آج بھي عالم اسلامي کو دیکھو تو تمھیں دعوۃ الی الخیر اور نھي عن المنکر کي صدائیں کہیں سے سنائي نہ دینگي ' کیونکہ جس فاسق و فاجر اور ظالم و مستبد کي جیب میں زر ھے ' وہ کتوں کے آگے روٹي کے چند ٹکڑے ڈالدینے کا جادو خوب اچھي طرح سیکھا ھوا ھے :

دھن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ !

پس قلم خاموش ھیں ' زبانیں سي دي گئي ھیں ' حـق کي جرأتیں طمع و حرص کے مندر پر قربان ھو رھی ھیں ' اور وہ خدا کي سچائي جسکي قیمت میں کرۂ ارضي کے تمـام خزائن بھي ھیچ تھے ' اور جو اسکے رسولوں اور نبیـوں کي پـاک امانت تھي ' چاندي سونے کے چند سکوں پر فروخت کي جا رھي ھے : اولٓئک الذین اشترو الضلالۃ بالھدي' فما ربحت تجارتھم و ما کانو مھتدین -

* * *

حالانکہ خداے عزیز و برتر کا کچھہ اس طرح فضل و کرم ھے کہ جس چیز کے پیچھے لوگ چیختے چلاتے ' گرتے پڑتے ' گرد و خاک میں لوٹتے

مساجد و [illegible] لشکر پور

بیان کیا گیا ھے کہ اب لشکرپور کي مساجد کا مسئلہ صوبے کے اعلی حکام کے ھاتھہ میں ھے اور وہ بہت جلد اس کا فیصلہ کرینگے - لیکن ضرورت اس سے بھي بلند تر حکام کے توجہ کي ھے ' ورنہ یہ معاملہ بھي کانپور کے واقعہ سے کم نہوگا -

کہا جاتا ھے کہ ایجي ٹیشن نہ کرو - پبلک کے سامنے گورنمنٹ کي اطاعت کے سوا اور کچھہ زبان سے نہ نکالو - اگر ایسا کروگے تو یہ بغاوت ھے - لیکن سوال یہ ھے کہ خود گورنمنٹ اور عام حکام کے طرز عمل کا کیا حال ھے ؟ کیا وہ کسي سچائي کو وقت سے پہلے اور بغیر عام ھیجان کے قبول کرلیتے ھیں ؟

اسي لشکر پور کے واقعہ سے اس سوال کا جواب مانگنا چاھیے - ابتدا ھي میں حکام کو تمام معاملات سے واقفیت ھوگئي تھي اور گورنمنٹ کے سامنے پورا معاملہ رکھدیا گیا تھا - لیکن باوجود اسکے کوشش کي گئي کہ غفلت اور التوا سے فائدہ اٹھا کر مسجدوں کو منہدم کردیا جاے ' مثل اُن بہت سي مساجد کے جو اسي طرح منہدم ھوچکي ھیں !

اسطرح خود گورنمنٹ ھي پبلک کو سکھلا رھي ھے کہ ھم سے کام نکالنے کا صحیح طریقہ کیا ھے ؟ مگر ستم یہ ھے کہ جب اس ایک ھي کامیاب طریقہ سے کام لیا جاتا ھے تو پھر حکام آپے سے باھر ھوجاتے ھیں اور چیخ اُٹھتے ھیں کہ یہ بغاوت ھے :

دنبال تو بودن گنہ از جانب ما نیست
با غمزہ بگو تا دل مردم نہ رباید

کانپور کے معاملے کے بعد امید بندھي تھي کہ شاید حکام عبرت پکڑیں اور سمجھیں کہ سڑکوں کي کشادگي اور بحري اسٹیشنوں کي وسعت بغیر خدا کي عبادت گاھوں کو ڈھاے ھوے بھي ممکن ھے - خود ھز ایکسلنسي لارڈ ھارڈنگ نے بار بار اسکا اعلان کیا ' اور پچھلي کونسل کي اسپیچ کے بعد تو مسجدوں کي طرف سے ھمیں بے فکر ھوکر سوجانا تھا - مگر افسوس کہ لشکر پور کے معاملے نے یقین دلا دیا ھے کہ وھي اعتقاد سچ تھا جو اس بارے میں ابتدا سے ھے ' اور جو ان وعدوں کي دلفریبي سے متزلزل سا ھوگیا تھا !

یہ چھوٹے حکام جو ایسا کر رھے ھیں ' در اصل گورنمنٹ کے اعلی اعلانات کي صریح توھین کرتے ھیں - انکے نزدیک ھز ایکسلنسي لارڈ ھارڈنگ کے اظہارات گویا بالکل ایک بے اثر چیز ھیں - پس سوال یہ ھے کہ کب تک مسلمان اسطرح اپني عبادت گاھوں کي طرف سے بیقرار و مضطرب رکھے جاینگے ؟ اور آخري نتیجہ اسکا کیا ھوگا ؟

کیا بہت آساني کے ساتھہ ممکن نہیں ھے کہ اسي طرح غفلت میں مسجدیں توڑدي جائیں ' اور قبرستانوں سے بوسیدہ ھڈیاں نکالکر بکھیر دي جائیں ؟ ان نظائر سے معلوم ھوتا ھے کہ اب مسجدیں صرف مسلمانوں کي بروقت ھشیاري ھي سے بچ سکتي ھیں نہ کہ کسي قانون اور سرکاري وعدے سے - اگر ایسا ھي ھے تو کیا مسلمانوں کو اب ھر وقت ھشیار اور آمادۂ کار رکھنا پڑیگا ؟

ھم لوگوں کو ھشیار کرتے رھے ھیں اور اب بھي ایسا ھوسکتا ھے لیکن گورنمنٹ کیلیے اس وقت کا انتظار کرنا دانشمندي کے خلاف ھوگا - کاش حکام اس سوال کا جواب اپنے دل سے پوچھیں اور انکے نتائج سے ڈریں !

اس موقعہ پر ھم اُن لوگوں کو یاد کیے بغیر نہیں رھسکتے جو گذشتہ جنوري میں قانون تحفظ مساجد کي منظوري کا وعدہ دلاتے تھے ! قانون تو جنوري میں پاس نہوا - البتہ فروري میں ایک اور مسجد بھي گرا دي گئي ! ! فما لھا ؤلاء القوم ' لا یکادون تفقھون حدیثا !

الهلال

٢٠ ربیع الثانی ١٣٣٢ ھجری

صدا بہ صحرا !

مسئلۂ قیام الہلال کا آخري فیصلہ

(١)

از نالہ ام مرنج کہ آخر شدست کار
شمع خموشم وز سرم دود مي رود !

الہلال کو نکلے ھوے اکیس ماہ ھوگئے یعنے تین ماہ کے بعد پورے دو سال ھوجائینگے - الہلال مثل دنیا کے تمام کاموں کے ایک کام ھے ' جسکا ھر جزو روپیہ کے خرچ سے طیار ھوتا اور انسان کي دماغي و جسماني محنتوں سے بنتا ھے - جس طرح کہ دنیا میں ھر شے قیمت سے ملتي ھے ' اسي طرح الہلال کیلیے بھي ھر شے خریدني پڑتي ھے - اسکے لیے پریس قائم کیا گیا ھے ' جسکي ھر چیز روپیہ دیکر لي گئي ھے - وہ کاغذ پر چھپتا ھے ' اسپر سیاھي صرف کي جاتي ھے ' تصویروں کے بلاک بناے جاتے ھیں ' اور یہ تمام اش[یا] قیمت کے بغیر نہیں ملتیں - مثل دنیا کے تمام کاروباري دفاتر [کے] اسکا بھي ایک دفتر ھے ' جسکے لیے چاندي اور سونے کے سکے مطلوب ھیں ' اور دنیا میں ابتک معاوضۂ جنس کا قدیمي اصول بغیر کسي اقتصادي تغیر کے جاري ھے -

پھر یہ بھي ھے کہ دنیا عالم اسباب ھے ' اور کوئي کام قائم نہیں رھسکتا جب تک کہ اسکا جمع و خرچ برابر نہو ' یا اسکے لیے کوئي ایسا خزانہ ھاتھہ نہ آجاے ' جسکے گھٹ کر ختم ھوجانے کا خوف د[ور] کردیا گیا ھو -

اگر یہ تمام حقائق ' حقائق اصلیہ ھیں ' جنکي صحت متعارف اور نا قابل انکار ھے تو کوئي وجہ نہ تھي کہ الہلال کیلیے روپیہ کا مسئلہ موثر نہ ھوتا اور اسکي مالي حالت کے موضوع کو بالکل نظر انداز کردیا جاتا ' اور وہ کہ سب کیلیے اسکے پاس زبان ھے ' ضرور تھا کہ خود اپنے لیے بھي کبھي نہ کبھي کچھہ بولتا -

تاھم احباب کرام سے پوشیدہ نہیں کہ اس بارے میں آجتک وہ بالکل خاموش رھا ' اور اس لحاظ سے وہ ملک کے تمام زر طلب تجارتي اور غیر تجارتي کاموں میں شاید ایک ھي کام ھے ' جس نے اپني مالي حالت کے متعلق باوجود مسلسل کام کرنے کے اسدرجہ خاموشي اختیار کي ھے - شش ماھی جلدوں کے اختتام اور فاتحۂ جلد جدید کے لکھتے ھوے کئي بار ارادہ ھوا کہ چند کلمات اس بارے میں بھي عرض کروں - لیکن ھر مرتبہ طبیعت نے نہایت کراھیت کے ساتھہ انکار کردیا کہ خدا کي تلاش کے ساتھہ اُسکے بندوں کے آگے ھاتھہ پھیلانا زیبا نہیں - پچھلے دنوں ایک دو سطریں اس بارے میں لکھیں بھي تو وہ اسقدر مجمل اور مبہم اشارہ تھیں کہ شاید بہت سے لوگ سمجھے بھي نہ ھونگے - گذشتہ جلد کے کسي آخري نمبر میں " صدا بہ صحرا " کے عنوان سے الہلال کے روز افزوں مخارج کی

مدارس اسلامیه

ندوة العلماء

مـــاضي و حـــال

(٦)

حيات بعد الممات

(دارالعـلوم سنـه ٠٦ - ميں)

ایک سرسري نظـر اُس حالت پر ڈال ليني چاهيے جو سنه ١٩٠٦ ميں دارالعلوم کي تهي جبکه مولانا شبلي کي معتمدي شروع هوئي -

دارالعلوم کي اُس وقت کي حالت کا اگر اندازه کرنا چاهتے هو تو ایک مریض جاں بلب کے بستر کو دیکهو ' یا کسي لٹے هوے اور برباد قافلے کو - اگر یه کافي نهو تو پهر پراني دهلي کے اُن کهنڈروں کي سیر کرو جنکي بهت سي دیواریں گر چکي هیں ' اور جو کچهه باقي هے وه بهي عنقریب گرنے والا هے !

افـلاس و فقر ' بے نوائي و شکسته حالي ' کس مپرسي و محتاجي ' خرابهٔ کار اور بربادي محنت کا ایک ویرانه تها ' جسکے اندر تباهي و هلاکت کے آثار هر طرف نمایاں تهے - اِک ظاهري صورت ضرور قائم تهي - مدرسه تها ' مدرس تهے ' طالب علم تهے ' لیکن نه تو روپیه تها جس سے تمام کام زنده رهـتے هیں ' اور نه کوئي تعلیمي روح تهي جو بهت سے مادي نقصانوں کي بهي تلافي کردیا کرتي هے -

(مالـي حالت)

ندوه کے حیات بعد الممات اور عروج بعد از زوال کیلیے پهـلا کام یه تها که اسکي مالی حالت درست کي جاے - اس واقعه کي حقیقت کو کوئي فتـنه نهیں دبا سکتـا که جب مولانا شبلي نے دارالعلوم کي معتمدي اپنے هاتهه میں لي هے تو منشي محمد علي محرر دفتر نے کها که تحویل بالکل خالي هے !

ریاست حیدر آباد سے سو روپیـه ندوه کو ملتے تهے اور پچیس روپیه بعض دیگر ذرائع سے آتا تها - یهي سوا سو روپیه دارالعلوم کا مایهٔ حیات تها اور " لا یزید و لا ینقص " هوکر رهگیا تها -

خرچ بالـکل دوگنا تها یعني ڈهائي سو روپیه - باقي کمي چندوں سے پوري کي جاتي تهي مگر انکا بهي یه حال تها که کبهي روزي اور کبهي روزه !

اعانت کرنے والوں میں امرا گورنمنٹ کے زیر اثر اور گورنمنٹ مخالف - عام و متوسطین ندوه کے طرف سے افسرده و نا امید - پس فراهمي زر کا کام نهایت هي مشکل هوگیا تها - تاهم مولانا شبلي نے مختلف اطراف میں سعي شروع کر دي - سب سے پهلے موجوده اسلامي هند کے اولین مبدأ فیضان یعني ریاست بهوپال کا سفر کیا ' اور پچاس روپیه ماهوار رقم مقرر هو گئي - اس سے عـام پبلـک میں ایک نئي توجـه پیدا هوگئي اور لوگ یکمشت رقمیں بهي بهیجنـے لگے - اخبارات میں بهی اب ندوه کے کاموں کا تذکره کیا جانے لگا -

اسکے ساتهه هي کوشش کي گئي که گورنمنٹ کے سوء ظن کو دور کیا جاے اور اسکے لیے مقامي حکومت سے بهي بالاتر مقامات کو توجه دلائي گئي - بالاخر یه مرحله بهي طے هوا - سر جان هیوٹ نے مولانا شبلي سے پوچها که وه گورنمنٹ سے کتني مدد لینا چاهتے هیں ؟ انهوں نے زمین اور غیر دیني تعلیم کیلیے معقول ایڈ کي درخواست کي - ڈائرکٹر نے تمام حالات تحقیق کرکے یاد داشت پیش کي بالاخر پانچ سو روپیه ماهوار ایڈ مع ایک وسیع و بهترین قطعهٔ زمین کے دیا گیا -

پهر اُسي ندوه کے دار العلوم کي تاسیس کا ' جسکو بغاوت کي تحریک سمجها جاتا تها ' ایک عظیم الشان جلسه هوا اور لفٹننٹ گورنر نے بنیادي پتهر رکها -

اس اثنا میں ریاست رامپور سے بهي مولانا خط و کتابت کر رهے تهے - هزهائنس نواب صاحب نے اعانت کا وعده کیا اور شاید چهه سو روپیه سالانه وهاں سے بهي مقرر هوگیا یا کم و بیش - ٹهیک رقم یاد نهیں -

(تعمیـرات)

لیکن سب سے بڑا اهم سوال دار العلوم کي تعمیر کا تها - ابتک مدرسه جس عمارت میں تها اسے ابتدا سے عارضي سمجها گیا تها اور کسي طرح بهي مدرسه کیلیے کافي نه تها - نئي عمارت کیلیے سب سے پهلے زمین اور پهر اقلاً ایک لاکهه روپیه مطلوب تها -

مولانا نے تعمیر دارالعلوم کیلیے ایک اپیل شائع کي اور مدرسے کي تعمیر کیلیے پچاس هزار روپیه کا ابتدائي اندازه کیا - یه اپیل ریاست بهاولپور کے خاندان شاهي تـک پهنچي اور خدا تعالے نے کچهه اسطرح کي توفیق عطا فرمائي که پچاس هزار روپیه کے گرانقدر عطیے کا صرف بهاولپور هي سے اعلان هوگیا !

بورڈنـگ هاوس کي تعمیر کیلیے یه کارروائي کي گئي که آٹهه آٹهه سو روپیه کي لاگت کا ایک ایک کمره قرار دیا گیا جو اپنے معطي کے نام پر تعمیر هوگا - اس اعلان نے اکثر ارباب خیر کو توجه دلائي اور روپیه جمع هونے لگا - (اگرچه وه تمام روپیه خلاف نیت عطا کنندگان دوسرے کاموں میں صرف کیا گیا لیکن اسکا ذکر آگے آئیگا) -

اس طرح مالي مشکلات کي منزل سے ندوه به کمال کامیابي و ترقي گذر گیا - مولانا شبلي نے جب اسکو لیا تها تو سوا سو روپیه ماهوار آمدني تهي اور خزانه بالکل خالي - لیکن اب ایک هزار روپیه تـک ماهوار آمدني پهنچ گئي اور دار العلوم اور بورڈنـگ کي عمارت کیلیے ستر اسي هزار روپیه جمع هوگیا -

(اعلان حیات و غلغلهٔ کار)

ایک شخص جو مرگیا هے ' لوگ کبهي اُسے زنده نهیں سمجهینگے اگـر وه بستر پر چند کـروٹیں لیکـر اپني زندگي کا ثبوت دینا چاهیگا - کیونکه دنیا اسکي طرف سے مایوسي کا فیصله کر چکي هے ' اور یه فیصله جب هي ٹوٹ سکتا هے جبکه وه اٹهکر اس طرح دوڑنے لگے که لوگ زنده مان لینے کے لیے مجبور هو جائیں -

یهي حال کاموں اور تحریکوں کا هے - جماعت کي توجه میں کبهي بهي کوئي ترتیب صحیح یا عقلي با قاعدگي نهیں هوتي - وه جب کسي کام کے طرف سے مایوس هو جاتي هے تو پهر دوباره امید کا پیدا کرنا بهت مشکل هو جاتا هے -

مولانا شبلي نے ندوه کیلیے سب سے بڑي خدمت یه انجام دي که جس چیز کو لوگ بهلا چکے تهے ' اسے پهر انـکے سامنے کـردیا ' اور

هوے دوڑتے هیں مگر پھر بھي نہیں ملتي' وہ میرے لیے بغیر میري ادنی طلب و خواهش کے موجود هے' اور اگر میں چاهوں تو اپنی جگہ سے هلے بغیر اپنے دامن حرص و آز میں آسے هر وقت مہیا دیکھہ سکتا هوں - لیکن الحمد للہ کہ سائل کی جگہ معطي بننے کي لذت سے دل کچھہ اس طرح آشنا هوگیا هے کہ جو هاتھہ اپنے سامنے پھیلے هوے هاتھوں کو دے سکتا هے' اسے دوسروں کے آگے اپنے کیلیے کبھي پھیلا نہیں سکتا - الہلال جب اول اول شائع هوا هے تو ایک فیاض رئیس نے دو هزار روپیہ کا چک بھیجا اور لکھا کہ اٹھارہ سو روپیہ سالانہ آیندہ بھي همیشہ بھیجتا رهونگا' البتہ فلاں فلاں باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیے گا - لیکن میں نے اسکي واپسي میں اتني دیر بھي گوارا نہ کي جتني ایک ڈاک کے وقت سے دوسرے وقت تک میں هوتي هے - اسي وقت اظہار تشکر و امتنان کے بعد واپس کردیا اور الہلال کے تیسرے یا چوتھے نمبر میں لکھایا کہ " اس لطف و نوازش کا میں مستحق نہیں - خود مجھہ کو خریدنا منظور هو تو اسکے لیے خشک گھانس کي ایک ٹوکري بھي میري قیمت سے زیادہ هے - لیکن اگر میري راے کي خریداري منظور هے تو اسکے لیے دنیا کي تمام شہنشاهیاں بھي قیمت نہیں دیسکتیں - اپني ریاست اور امارت کا تو نام بھي نہ لیجیے ! "

درون حلقۂ خود هر گدا شہنشا هست
قدم برون منہ ازحد خویش و سلطان باش !

ایک نہیں' اللہ کے فضل بیکراں سے متعدد ارباب ریاست و ثروت ایسے موجود هیں کہ اگر میں خواهش کروں تو وہ بڑي سے بڑي رقمیں الہلال کے کاموں کیلیے وقف کردیں' اور بعضوں نے مجھے بارها لکھا بھي مگر میں نے همیشہ انکار کردیا - یہ صرف اسلیے لکھتا هوں' تا لوگ عبرت پکڑیں کہ جس الہلال کو وہ بالکل ایک نئي قسم کي غیر مانوس صدا سمجھتے تھے' اور علانیہ فیصلہ کرتے تھے کہ یا تو اپنے تلخ و شدید خیالات کي وجہ سے خود فنا هوجائیگا یا حکومت کا استبداد اسے آگے بڑھنے نہ دیگا' اسے اللہ کے فضل و کرم نے کس عالم تک پہنچا دیا هے ؟ اس سے بھي زیادہ یہ کہ لوگ تمام اخباروںسے اسکے متمني رهتے هیں کہ قیمت گھٹا دیں' لیکن الہلال کیلیے خود بخود ارباب دل لکھتے هیں کہ قیمت کم هے - زیادہ کیجیے :

نرخ بالا کن کہ ارزاني هنوز !

* * *

یہ حالت تو عام طور پر قاریین الہلال کي هے - اپنے خاندان کي مخصوص جماعت اور اپنے اخوان طریقت و سلسلہ کے جوش فدا کاري اور هجوم التفات و محبت کا حال کیا کہوں کہ اپني نا اهلي و هیچ کاري کے مقابلے میں آسکے لطف و کرم کي کرشمہ سازیاں کچھہ عجیب و غریب هیں :

من وفاے دوست را در بے وفائي یافتم !

اس نے اپنے لطف ذرہ نواز سے مجھے ایسے مخلصین صادقین عطا فرماے هیں کہ سچ مچ انھوں نے اپني جان و مال' دونوں میرے حوالے کر دیے هیں' کیونکہ انکے دل میں خدا نے ڈالدیا هے کہ میں انکی جان و مال کو خود اپني جان و مال کے ساتھہ کسي دوسرے کیلیے وقف کر دینا چاهتا هوں - ان میں ایسے ایسے فدا کار محبت موجود هیں کہ اگر میں انسے کہوں کہ اس وقت جو کچھہ انکے گھر میں موجود هے' جمع کر کے میرے دروازے پر ڈھیر کردیں تو مجھے پورا یقین هے کہ وہ مجھسے دو چار منٹ کي مہلت بھي نہ مانگینگے اور اپنے گھر میں اپنے لیے ایک تنکہ بھي باقی نہ چھوڑیں گے -

ازانجملہ برادرم میاں معظم الدین و محمد امین ایک قدیم مخلص و فدا کار هیں' جنکو کچھہ ایک عجیب طرح کي بے چینی هر وقت اس فکر سے رهتي هے کہ میں انسے کچھہ مانگوں اور قبول کرلوں - اس مخلص شخص کي محبت پر مجھے اسقدر یقین دیا گیا هے کہ اگر رات کے دو بجے میں ایک معمولي نوکر اسکي دکان پر بھیجدوں اور کہوں کہ مجھے پندرہ هزار روپیہ اسي وقت چاهیے تو وہ بلا تامل اٹھا کر دیدیگا - اسي طرح اخویم شیخ محمد حسین صاحب اورسیر هیں' جو اس عاجز کے خاندان سے چالیس سال سے رشتۂ اخوت رکھتے هیں - انھوں نے جب سنا کہ الہلال پریس سے ضمانت لي گئي هے' تو وہ سمجھے کہ شاید دس هزار کي آخري ضمانت هوگئي' کیونکہ وہ الہلال کي حق گوئي کو اتنا ارزاں قیمت نہیں سمجھتے تھے جسکے لیے دو هزار کي حقیر رقم کافي هو - پس انھوں نے اُسي وقت ناگپور سے تار دیا کہ " دس هزار روپیہ میري طرف سے خدا کیلیے قبول کرو " میں نے واپس کردیا اور لکھا کہ ضمانت دیدي گئي هے اسکي ضرورت نہیں - میں الہلال کو بند کر دونگا مگر کسي دوسرے کو ضمانت کیلیے زحمت نہ دونگا - اسي طرح برادرم میاں احمد علي رئیس گجرات و شیخ غلام رحمن صاحب' و میاں زبید علي و میاں مولا بخش صاحبان ایسے مخلصین صادقین هیں' جنکا نام لیے بغیر میں نہیں رہ سکتا' مال و دولت تو کیا شے هے ؟ یہ وہ لوگ هیں کہ خدا نے انکے دلوں کو اس عاجز کیلیے جان تک دیدینے کا حکم دیدیا هے اور مجھے تاسف کے ساتھہ کہنا پڑتا هے کہ اپنے صدها مخلصین و محبین کو بسا اوقات انکے بیجا اظہار جوش سے روکنے کیلیے ایسي سختي کرني پڑتي هے' جسپر اپنے تخلیہ کے اوقات میں نہایت هی سخت نادم هوتا هوں : فسبحان الذي بیدہ ملکوت کل شيء و الیہ ترجعون

* * *

یہ مختصر اشارات محض بطور تحدیث نعمۃ کے کیے گئے کہ و اما بنعمۃ ربك فحدث' ورنہ قاریین کرام سے پوشیدہ نہیں کہ آجتک کبھي بھي انکا ذکر قلم تک نہیں پہنچا - اس سے مقصود یہ تھا کہ لوگ سمجھیں کہ اللہ تعالے نے اپنے لطف و کرم سے اس عاجز کے لیے ایسے سامان پیدا کردیے هیں کہ میں اگر پسند کروں تو بغیر کسی چیخ پکار کے اپنے کاموں کیلیے دوسروں کا روپیہ حاصل کرسکتا هوں -

مگر جہاں اللہ کے فضل و کرم نے مجھسے باهر یہ سب کچھ کیا هے' وهاں ایک دوسري دولت لا زوال اور خزانۂ غیر فاني کو بھي سپرد کردیا هے' اور میں کسي طرح راضي نہیں کہ اس سے دست بردار هوں - پس میں نے روز اول هي سے جن باتوں کا قطعي فیصلہ کرلیا' ان میں ایک یہ بھي هے کہ اپنے کاموں کیلیے نہ تو کسي انسان کے آگے سوال کرونگا' اور نہ کسي انسان کا احسان لینا پسند کرونگا - یہ سچ هے کہ کسي نیک کام کیلیے دوسروں سے مدد لینا انکا احسان لینا نہیں هے بلکہ اُن پر احسان کرنا هے' اگر کسي نیکي کیلیے هم خود اپنے تئیں مستعد کرسکیں تو کچھ حرج نہیں کہ دوسروں کو بھي اسمیں شریک کریں - لیکن با اینہمہ میں نہیں چاهتا کہ کسي اچھي سے اچھي تاویل کے ذریعہ بھي الہلال کو زیر بار منت خلق اللہ بناؤں -

یہي سبب هے کہ اللہ کے بخشے هوے اِس تمام سامان سے جسکا ذکر اُوپر کرچکا هوں' میں نے کام لینا کبھي گوارا نہیں کیا' همیشہ دل نے یہي فیصلہ کیا کہ جو آرزو دوستوں کے دلوں میں هے' اسکا قائم رهنا مجھے زیادہ عزیز هے' بہ نسبت اسکے کہ وہ ایک یا دو بار پوري هوکر ختم هوجاے -

کرا دینا ھے کہ متعلم آگے چلکر خود اپنے درس و مطالعہ کے راہ پیدا کرلے -

یہ سچ ھے - دنیا کی ھر زبان کا نصاب تعلیم یہی مقصد رکھتا - یہ کچھہ ایک آپ ھی کا مقصود نہیں ھے - لیکن سوال یہ ھے کہ ریہی مقصود تھا تو اسکی کیا علت ھے کہ معقولات قدیم کے تر متون و شروح کے بوجھہ سے دماغوں کو کچل ڈالا جاتا ھے ' مگر و علوم قران کیلیے صرف جلالین و بیضاوی کے چند اجزا ھی سمجھہ لیے گئے ھیں ؟

اور پھر کیا ان کتابوں کے ذریعہ قران اور علوم و معارف قران سے حقیقی مناسبت پیدا ھو سکتی ھے ؟

بہر حال دارالعلوم ندوہ میں فن ادب کی اصلاح کے بعد سب زیادہ زور فن تفسیر پر دیا گیا - طریق تعلیم میں املا (لیکچرز) کا سلہ شروع کیا ' قران کریم کے مطالب کے مختلف حصے کرکے ھر حصہ پر مستقل درس دینے کی کوشش کی ' اور گو سب سے لا علاج مصیبت اشخاص و معلمین کے فقدان کی تھی ' تاھم ت سی مشکلوں سے راہ صاف ھوئی اور تفصیل مفصل صحبتوں محتاج ھے -

(درجۂ تکمیل)

علوم اسلامیہ کی موجودہ تعلیم کا ایک بڑا نقص یہ ھے کہ فن لیم کے اُن عمدہ اصولوں سے جو آج انسانی دماغ کی مخفی قوتوں اُبھار رھے' اور قدرتی قابلیتوں کی نشو و نما کر رھے ھیں' اُسے کوئی اسبت نہیں - تعلیم کا ایک بڑا اصول یہ ھے کہ سب سے پہلے با کو تمام ضروری علوم سے بقدر ضرورت آشنا کیا جاے ' اور گویا طرح انکے دماغ کے آگے علم و فن کی تمام جنس و متاع رکھدی جاے - ر دیکھے کہ قدرتی طور پر کس طالب علم کو کس چیز سے ذوق اص ھے ؟ اور کون دماغ کس شاخ علم کیلیے اپنے اندر مناسبت بیعی رکھتا ھے ؟ جس علم سے جس متعلم کو ذوق خاص ھو ' ی کی تکمیل کا اسکے لیے سامان کرے - کیونکہ ھر دماغ قدرتاً ک ھی فن کیلیے مستعد ھوتا ھے' اور ایسے افراد خال خال ھوتے ہیں جو متعدد علوم سے یکساں ذوق رکھتے ھوں -

یہ میں کچھہ اسپنسر کی ایجوکیشن سے نقل نہیں کر رھا ھوں' کہ پانچویں صدی میں امام غزالی نے بھی یہی لکھا ھے -

لیکن ھمارے یہاں تکمیل فن خاص کا مفہوم مفقود ھے - الب علم خود اپنی مناسبت سے کسی فن میں رسوخ خاص حاصل لے لیکن مدرسہ اس بارے میں اُسکے لیے کچھہ نہیں کرسکتا - اسی نتیجہ ھے کہ ھم میں علماے فن یکسر ناپید ھوگئے ھیں -

مولانا شبلی نے اس نقص کو دور کیا اور دارالعلوم میں م - اے کا درجہ " درجۂ تکمیل " کے نام سے کھولا گیا ' تاکہ فراغت کے بعد طلبا اپنے ذوق و مناسبت کو دیکھیں اور ادب ' تفسیر حدیث ' علوم جدیدہ ' زبان انگریزی ' جس فن کو چاھیں ' و سال تک صرف اسی کو حاصل کریں -

(علوم عصریہ و زبان انگریزی)

ندوہ نے اپنی خصوصیات تعلیم میں ایک بڑی چیز یہ بتلائی ہ وہ علوم عصریہ و السنۂ فرنگ کی تعلیم' علوم اسلامیہ کے ساتھہ امل کریگا تاکہ اسلام و اھل اسلام کی موجودہ داعیات و ضروریات یلیے علماء جامع و ذو الیمینین پیدا ھوں :

پنبہ را آشتی اینجا بہ شرار افتادہ ست !

لیکن اس راہ کی دقتیں بھی کم نہ تھیں - انگریزی زبان کی تعلیم کا انتظام آسان تھا مگر عربی داں طلبا کیلیے علوم عصریہ کی تعلیم مشکل تھی - اول تو ھماری مشرقی زبانوں میں نئے علوم کی معتمد کتب نا پید ' پھر بعض تراجم عربیہ ھیں بھی تو انکے پڑھانے والے کہاں سے لاے جائیں ؟

تاھم اس شاخ میں بھی کوشش بالکل رائیگاں نہ گئی - انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کی ایک کمیٹی بنائی گئی جس نے ادب انگریزی کی تعلیم کیلیے ایسا نصاب تجویز کیا جسکی تدریس کے بعد متعلم کو اتنی قابلیت حاصل ھوجاے' جتنی انٹرنس کے درجے تک یونیورسٹی کے طالب علموں کو ھوجاتی ھے - حساب ' جغرافیہ ' اقلیدس' اور ریاضی' جنکو ھمارے علما کے دربار علم میں بہت حقارت کے ساتھہ یاد کیا جاتا ھے اور اس لیے بہت کم اُنھیں وھاں تک باریابی ملتی ھے ' داخل تعلیم کیے گئے - دروس الاولیہ وغیرہ بیروت کے بعض تراجم کو باھر کے مخصوص اشخاص کے ذریعہ پڑھایا گیا ' اور اس طرح طلباے دارالعلوم اک گونہ نئے علوم سے بھی آشنا ھوگئے - کم از کم وحشت و بیگانگی نہ رھی -

(تصنیف و تالیف)

ندوہ نے جس اصلاح تعلیم کا دعوا کیا تھا ' اسکا ایک بہت بڑا نتیجہ یہ ھونا تھا کہ وہ اپنی درسگاہ میں ایسے وسائل و اسباب مہیا کرتا کہ اسکے تعلیم یافتہ گروہ سے مختلف علوم و فنون میں اھل قلم و مصنف پیدا ھوتے -

تصنیف و تالیف کا مذاق بہت سی چیزوں کا طالب ھے - تعلیم و طرز تعلیم کے بعد علمی صحبت و مجامع ' مذاکرات و مباحثات علمیہ' مطالعۂ و نظر' مشق و مزاولت ' اور سب سے زیادہ کسی مصنف کے زیر نظر کام کرنے سے قدرتی قابلیتوں کو تربیت میسر آتی ھے - قدیم مدارس میں اسکا سامان نا پید ھے - خود مدرسین ھی کو ذوق نہیں تا بدیگراں چہ رسد ؟ وسعت مطالعۂ و نظر کا جب سامان ھی نہو تو دماغ میں استعداد اخذ و ترتیب و بحث کیونکر کام دے ؟ اسی کا نتیجہ ھے کہ صدھا متخرجین مدارس عربیہ میں دو چار صاحب نظر مصنف بھی نظر نہیں آتے -

دار العلوم ندوہ کی ھر چیز محض ابتدا تھی' نیز وہ ایک انقلابی سعی تھی جو نئے ساز و سامان سے نئے نتائج پیدا کرنا چاھتی تھی - اسلیے ابتدائی تجربوں سے نتائج کاملہ کی امید نہیں کی جاسکتی تھی' تاھم بلا خوف تغلیط کہا جا سکتا ھے کہ آٹھہ دس برس کے تعلیمی دور سے جو نتائج اس بارے میں بھی اُسنے پیدا کیے ' وہ بہت حد تک تعجب انگیز اور نہایت قیمتی ھیں -

مولانا شبلی کے مذاق علم و تصنیف و تالیف نے قدرتی طور پر اسکا سامان مہیا کردیا - ایک مصنف کا وجود خود مدرسۂ فن تصنیف ھوتا ھے - خاص خاص طلبا جنکے اندر اس کام سے مناسبت موجود تھی مختلف عنوانوں سے تصنیف و تالیف اور انشاء رسائل کے کاموں پر لگاے گئے ' اور فکر و مطالعہ کی راھیں انکے سامنے کھل گئیں - چنانچہ متخرجین ندوہ میں سے کئی اھل قلم و مصنف پیدا ھوے جو مختلف حیثیتوں سے آجکل کی اھل قلم جماعت میں امتیاز خاص رکھتے ھیں - بہترین مدارس جدیدہ بھی انکے سے نمونے پیدا نہیں کرسکے ھیں -

جس کے لیے مایوسي کا فیصلہ هو گیا تھا ' اسکے لیے امیدیں مـر کر پھر زندہ ہوگئیں !

ایسا هونے کیلیے صـرف ایک هي شاخ عمل کافي نہیں ہے بلکه مسلسل اور غیر منقطع کاموں کا ایک پورا سلسلہ چاهیے - دارالعلوم ندوہ کے متعلق جو کچھه هوا ' وہ اس قسم کے کاموں کے لیے ایـک عمدہ تجربہ ہے -

ندوۃ العلما کے سالانہ اجلاس ' مدراس کے جلسے کے بعد بالکل موقوف هوگئے تھے ' کیونکہ نہ تو کام کرنے والے تھے اور نہ لوگوں هي کو کسي قسم کي دلچسپي باقي رهي تھی -

مولانا شبلي نے کوشش کي کـہ سالانہ جلسوں کا سلسلہ پھـر شروع هو -

سب سے پہلے بنارس میں اسکي تحریک کي گئي اور برسوں کے بعد ندوۃ العلما کے انعقاد کا غلغلہ هوا - پھر دوسرا جلسہ لکھنو میں هوا - تیسرا دهلي میں اور پانچواں دارالعلوم ندوہ کي نئي عمارت میں جسکي صدارت کے لیے سید رشید رضا مصر سے آے ' گو علماء ندوہ نے کہا کہ همیں انکي قابلیت معلوم نہیں !

دارالعلوم کے سنـگ بنیاد نصب کـرنے کا جلسہ بھي اسي سلسلے میں شامل ہے -

ان جلسوں سے ملـک میں ندوہ کي صدائیں دوبارہ بلند هوگئیں اور اسکے متعلق عـرصے کي خاموشي سے جو افسردگي پھیل گئي تھي دور هوگئی -

(تعلیمي حالت)

ندوہ کے متعلق تمام مباحث کا خلاصہ یہي عنوان ہے - اسکي عظمت کسـي عمـارت سے وابستـہ نہیں ' اور نہ بہت سا روپیہ ملجانا اسکو قابل قدر بنا دیسکتا ہے - اصل شے یہ ہے کہ جس قسم کي مخصوص طرز تعلیم کے ذریعہ وہ ایک خاص جماعت پیدا کرنا چاهتا ہے ' اور جس بنا پر میں اُسے " اصلاح دیني " کي سب سے بڑي تحریک سمجھتا هوں ' اسکے لیے کیا هوا اور کس قدر کام کیا گیا ؟

اس سلسلہ کے کسي گذشتہ نمبر میں لکھہ چکا هوں کہ اصلاح تعلیم کے بارے میں بعض خاص رائیں رکھتا هوں ' اور میں نے ابتدا سے ندوہ پر صرف اس حیثیت سے نظر ڈالنا شروع کي ہے کہ گذشتہ قرون تغیرات و اصلاح میں جسقدر تحریکیں عالم اسلامي میں پیدا هوئیں اُن سب میں ندوہ کا کیا درجہ ہے ' اور جو راہ اُس نے اختیار کی ہے وہ اصولاً اصلاح کي کس قسم میں داخل ہے ؟ پس یہاں بھي اپني خاص اراء کي بنا پر بحث نہ چھیڑونگا بلکہ صرف اس بنا پر کہ ندوہ نے جو تعلیمي اصول قائم کیا ' اسکے مطابق اسکے اندر کیا کیا کچھه هوا اور وہ کس نے کیا ؟

آخري سوال کا ایک هي جواب یہ ہے کہ مولانا شبلي نے کیا ' کیونکہ واقعہ کو کیسے جھٹلایا جاے اور حقیقت سے کیونکر انکار کیا جاے ؟

وہ جب دار العلوم میں آے تو اسکي بربادیاں صرف مالي اور مادي حیثیت هي سے نہ تھیں ' بلکہ سب سے زیادہ مصیبت انگیز حالت یہ تھي کہ وہ اپني تعلیم و اصول تعلیم کي معنوي روح سے بھي یکسر محروم تھا ' اور باوجود ادعاء اصلاح نصاب و غلغلۂ تجدید تعلیم ' اُسکي حالت اُن مدارس پر کچھہ بھي مزیت نہیں رکھتي تھي جو زیادہ وسیع پیمانے پر ملک میں پیشتر سے موجود هیں ' اور اُس سے زیادہ وسیع جماعت کو تعلیم دے رہے هیں -

ندوۃ العلما نے اپنے تعلیمي کاموں کیلیے اصولاً تین نئي اصلاحوں کا دعوا کیا تھا :

(۱) موجودہ طریق مدارس و حسن تقسیم و نظم و ادارہ کے ساتھہ ایک مدرسۂ عربیہ قائم کرنا -

(۲) درس نظامیہ جو آجکل تمام مدارس هند میں علوم عربیہ کا نصاب تعلیم ہے ' اسکي اصلاح کرنا اور ایک نیا مکمل نصاب داخل کرنا جو مقتضیات عصریہ اور احتیاجات حالیہ کے مطابق ' علوم اسلامیۂ صحیحہ پر حاوي ' غیر ضروري کتابوں اور قدیم طریق حواشي و شروح سے پاک ' اور علوم شرعیہ میں باحسن نہج و باکمل طرق رسوخ و کمال پیدا کرنے والا هو -

(۳) بعض علوم عصریہ کي شمولیت اور انگریزي زبان کي تعلیم تاکہ انگریزي داں علما پیدا هوسکیں -

لیکن اُس وقت تـک اِن تینوں چیزوں میں سے ایک شے بھي دارالعلوم میں نہ تھي - اول تو نیا نصاب دو تین سال تـک داخل مدرسہ هو هي نہ سکا - پھر انگریزي زبان کي تعلیم کي مخالفت کي گئي - اسکـے بعـد بمشکـل گورا کیـا بھي تو اس طرح کہ صرف پندرہ روپیہ تنخواہ کا ایک مدرس انگریزي کیلیے رکھا گیا جس سے دو چار لڑکوں نے اے - بي - سي - شروع کردي - فن ادب کي باسلوب جدید تعلیم بالکل نہ تھي - مضمون نگاري اور تقریر و خطابت کا کوئي سامان نہ تھا - طلبا میں بہت سي ذهین طبیعتیں موجود تھیں لیکن برباد جا رهي تھیں - یہ تمام باتیں اشخاص پر موقوف هیں - دار العلوم میں ایک شخص بھي ایسا نہ تھا جو ان باتوں کو محسوس کرے - کرنا اور کرنے کي قابلیت تو بڑي چیز ہے -

(ادب و تفسیر)

مولانا شبلي نے سب سے پہلے نصاب تعلیم بدلا اور اس نصاب کي تعلیم شروع کي جو مدراس کے اجـلاس میں منظور هوا تھا - فن ادب هماري قدیم تعلیم کي حقیقي روح ہے ' اور قران و حدیث کے خزائن و علوم اسي کے اندر مدفون هیں - لیکن هندوستان میں ابتدا سے یہ فن مہجور رها اور درس نظامیہ کو تو گویا اس سے کچھه واسطہ هي نہیں - مولانا نے فن ادب کیلیے خاص طور پر کوشش کي اور صحت تعلیم فن ' و حصول مناسبت تام ' و درس کتب قدماء بیان و بلاغت کے ساتھه صحیح و فصیح عربي میں تقریر و تحریر کا بھي طلبا کیلیے سامان کیا - یہ في الحقیقت هندوستان کے تمام مدارس عربیہ کے تعلیم ادب میں سب سے پہلي بدعۃ حسنہ تھي -

چنانچہ چند سالوں کے اندر هي اسکے نتائج ظاهر هوے - متعدد متعلمین ندوہ کو عربي میں تقریر و تحریر کي ایسي قابلیت پیدا هوگئي کہ اُنھوں نے سالانہ مجامع میں في البدیہہ و برجستہ عربي میں تقریریں کیں !

اس بوالعجبي پر همیشہ ماتم کیا جائیگا کہ تمام علوم اسلامیہ کي درس و تدریس کا اصل مقصود قران تھا ' اور سب کے سب اس لیے بمنـزلۂ آلات و وسائل کے تھے ' مگر اجرام سماویہ کا مطالعہ کرنے والا دوربین کے بنانے میں ایسا غرق هوگیا کہ اُسے آسمان کے طرف نظر اُٹھانے کي مہلت هي نہ ملي ! یعني معقولات اور فلسفۂ کو اصل مقصود بنـگئے ' اور قران اور علوم قران بالکل نظر انداز کردیے گئے - پھر یہ حالت یہاں تک بڑھي کہ یہ سمجھنا مشکل هوگیا کہ همارے مـدارس کا اصل مقصود کیا ہے ؟ ارسطو اور اسکے بہت دور کے کج ترجمانوں کي پرستش ' یا قران حکیم و حدیث نبوي کا فہم و درس

بعض حامیان نصاب قدیم یہ تاویل کرتے هیں کہ همارا مقصد هر علم و فن میں بذریعۂ مختصرات و مطولات قوم اسدرجہ مناسبت

مقالات

حقيقة الصلاة

(۲)

ان الصلوٰة تنهي عن الفحشاء و المنكر ، و انها لكبيرة الا على الخاشعين

(۳)

ایک خاص نمازکي تحقیق بهي اسي ذیل میں ضروري هے جس کي تعیین و تحدید کا سوال ایک نهایت معرکة الارا مسئله بن گیا هے ' اور جس نے اصل نماز کے متعلق عجیب عجیب مباحث پیدا کردیے هیں - یعنے " صلاة وسطی " جسکے لیے قرآن کریم نے خاص طور پر تاکید کي هے :

حافظوا على الصلوٰة والصلوٰة الوسطیٰ -	محافظت کرو نمازکي اور علی الاخص نماز وسطی کي -

(صلاة الوسطیٰ)

نماز وسطی کس نماز کا نام هے ؟ علماے تفسیر و حدیث کے متعدد قول اس باب میں هیں :

(۱) نماز وسطی عصر کي نماز هے - اس کي تائید میں ٦۹ حدیثیں مروي هیں ' جن میں ایک خاص حدیث واقعۂ احزاب کے متعلق هے اور بقول محدث ابن جریر یهی حدیث تخصیص عصر کي علة العلل هے :

شغل المشركون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة العصر حتى اصفرت او احمرت - فقال شغلونا عن الصلاة الوسطیٰ ملا الله اجوافهم و قبورهم نارا (۲) -	مشرکوں نے رسول الله صلی الله علیه و سلم کو جنگ میں اتنا مشغول کرلیا که نماز عصر ادا کرنے کي مهلت نه ملي ' حتی که آفتاب کا رنگ زرد یا سرخ هوگیا - یعني غروب کا وقت آگیا - اس حالت میں آنحضرت نے فرمایا : " خدا ان کے سینے اور قبریں آگ سے بهر دے ' انهوں نے هم کو نماز وسطی سے روک رکها " (۲) -

(۲) نماز وسطی ظهر کي نماز هے - اس کي تائید میں ۲٦ حدیثیں مروي هیں ' جن میں تخصیص ظهر کي علة العلل دو حدیثیں هیں (۳) :

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهر بالهاجرة و لم يكن يصلي صلاة اشد على اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منها - قال : فنزلت حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطیٰ ' و قال ان قبلها صلاتين و بعدها صلاتين (۴) -	رسول الله صلی الله علیه وسلم ظهر کي نماز دوپهر ڈهلتے هي پڑهتے تهے - آپ جتني نمازیں ادا فرماتے تهے اس لیے اس سے زیاده اور کوئي نماز صحابه پر گراں نه تهی - اسي بناپر یه آیت اُتري که " نمازوں کي اور نماز وسطی کي محافظت کرو " راوي حدیث (زید بن ثابت) نے اس کے وسطی هونے کي یوں بهي توجیه کي هے که ظهر سے قبل و بعد دو دو نمازیں هیں ' پس ظهر وسط میں هے (۴) -

(۴) نماز وسطی عشاء کي نماز هے - اس کي تائید میں خصوصیت کے ساتهه اس حدیث سے مدد لي جاتي هے :

عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من صلى العشاء الاخرة في جماعة كان كقيام نصف ليلة	حضرت عثمان رسول الله صلی الله عله وسلم سے روایت کرتے هیں که جس نے عشا کي نماز جماعت کے ساتهه ادا کی اُس کي نماز نصف شب تک کي عبادت سمجهي جائیگی -

از روے عقل اسکے وسطی (درمیاني نماز) هونے کی یه علت بهي بیان کي جاتي هے :

انها متوسطة بين صلاتين تقصران : المغرب و الصبح (۱)	نماز عشا مغرب و فجر کی دونوں چهوٹي چهوٹي نمازوں کے مابین متوسط درجه کي نماز هے (۱)

(۵) نماز وسطی فجر کي نماز هے - اس کي تائید میں ۱۷ حدیثیں مذکور هیں جن میں سے ایک خاص حدیث یه هے :

عن ابن عباس انه صلى صلاة الغداة في مسجد البصرة فقنت قبل الركوع وقال : هذه الصلاة الوسطى التي ذكرها الله " حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى وقوموا لله قانتين " (۲)	بصره کی مسجد میں عبد الله بن عباس نے صبح کی نماز ادا کي جس میں رکوع سے پهلے دعاء قنوت پڑهي اور فرمایا که نماز وسطی یهي هے جس کي نسبت الله تعالے نے تذکره کیا هے که نمازوں کی اور نماز وسطی کي محافظت کرو اور الله کے لیے قنوت کرتے هوے کهڑے هو (۲)

علامه ابن جریر لکهتے هیں :

و علة من قال هذه المقالة ان الله تعالى ذكره قال : حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى و قوموا لله قانتين ' بمعني ' و قوموا لله فيها قانتين ' قال فلا صلاة مكتوبة من الصلوات الخمس فيها قنوت سوى صلاة الصبح فعلم بذلك انها هي دون غيرها (۳)	جن لوگوں کا قول هے که نماز وسطي فجر کي نماز هے وه اس بنا پر یه کهتے هیں که الله تعالے نے فرمایا هے که نمازوں کي اور نماز وسطي کي محافظت کرو ' اور الله کے لیے قنوت کرتے هوے کهڑے هو - پس وه کهڑے هونے کے معنی عبادت کرنے اور قنوت کرنے کا مطلب نماز میں دعاے قنوت پڑهنا سمجهتے هیں - نماز پنجگانه میں نماز فجر کے علاوه کوئی ایسی نماز نهیں جس میں دعاے قنوت پڑهتے هوں ' لهذا معلوم هوا که نماز وسطی جس کے ساتهه قنوت کی شرط هے فجر هي کي نماز هے - کوئي اور نماز نهیں هے (۳)

(٦) نماز وسطی یه تو معلوم نهیں که کون سي نماز هے مگر انهیں پانچوں نمازوں میں سے ایک نه ایک یه بهي هے - اس کي تائید میں تین حدیثیں روایت کي گئي هیں ' جن میں دو یه هیں :

(۱) غرائب القران - ج ۲ ص ۳٦۵ -
(۲) ابن بشار قال ثنا عبد الوهاب قال ثنا عوف عن ابي المنهال عن ابي العاليه عن ابن عباس انه صلى الخ -
(۳) ابن جرير ج ۲ ص ۳۵۰ -

(بھاشا اور سنسکرت)

ندوہ کا اولین مقصد اشاعت اسلام تھا - دار العلوم اسي ليے قائم ھوا کہ اسکے ليے کام کرنے والے پيدا ھوں - آجکل آريا سماج کے نئے مذھبي حلقوں نے مسلمانان ھند کے سامنے ايک نيا حريف پيدا کر ديا ھے - انسے مباحثہ کرنے کے ليے ضروري ھے کہ اُنکے علوم و الہيات سے واقفيت ھو -

مولانا شبلي نے چاھا کہ دار العلوم ميں ايک کلاس اسکے ليے بھي کھول دي جاے تا کہ کچھہ طلبا ابھي سے اسکے ليے طيار ھونے لگيں - چنانچہ ايک پنڈت خاص اسي غرض سے ملازم رکھا گيا ' اور چند طلبا نے باقاعدہ پڑھنا شروع کر ديا - عرصے تک يہ سلسلہ قائم تھا - مجھے معلوم نہيں پھر قائم رھا يا نہيں -

(جماعة خـدام اسـلام)

اس سے بھي اھم تر اور نتائج کے لحاظ سے اعظم ترين خيال جو ھوا وہ يہ تھا کہ طلباے دارالعلوم ميں سے کمسن بچوں کي ايک جماعت عام طلبا سے الگ کرلي جاے - اِنکا قيام علحدہ ھو' انکي تربيت خاص طور پر کي جاے ' انکے طرز معيشت ميں فقر و محنت کا زيادہ خيال رھے - ايک خاص شخص اسطرح انکي نگراني کرے کہ ھر وقت انھي کے ساتھہ رھے اور شب و روز کسي وقت بھي اُنسے علحدہ نہو' تاکہ اس گروہ سے جفاکش ' ايذا دوست ' مذھب پرست ' اور اشاعت اسلام و اصلاح ملت کے کاموں ميں اپنے تئيں فدا کرديني والے طلبا طيار ھوسکيں -

يہ خيال جس آساني سے ذھنوں ميں آجاتا ھے ' اسقدر اُسکا کرنا آسان نہيں ھے ' اور اسکے ليے جو سامان مطلوب ھيں وہ خاص اور بہت کمياب ھيں - تاھم مولانا شبلي نے حتی الامکان اسکي ايک ابتدائي بنياد سي ڈالديني چاھي اور کمسن طلبا ميں سے ايسے لوگوں کو حزم و احتياط کے ساتھہ چن ليا جنھوں نے اس راہ کي تکليفيں سننے کے بعد خود ھي اُنکے جھيلنے کي خواھش کي ' اور جنميں ذھانت و شرافت کے علاوہ اور جوھر بھي اور ونسے زيادہ نظر آے -

انکے قيام کا انتظام مخصوص کيا گيا - مدرسين دارالعلوم ميں سے ايک معتمد ترين بزرگ کو انکي نگراني سپرد کي - تقرير و بحث کي مشق کرائي جانے لگي - چھوٹے چھوٹے بچے جنکي عمريں بارہ تيرہ برس سے کسي طرح زايد نہوگي ' برجستہ اور رواں و مربوط تقرير کرنے لگے - مذھبي اعمال کي پابندي ميں بھي انکي سختي بہت زيادہ رکھي گئي - پانچ وقت مسجد ميں وہ اولين صف کے نمازي تھے -

ميں نے يہ حالات بارھا خود ديکھے اور جب کبھي لکھنو گيا اُنميں سے کسي نہ کسي لڑکے کي نسبت اچھي راے قائم کرنے کے مواقع ھاتھہ آے -

يہ ايک صحيح اصول پر محض ابتدا تھي ' ليکن اسکے ليے بہت سے ناياب اجزاء عمل مطلوب ھيں - و القصة بطولها -

الهلال کي ايجنسي

ھندوستان کے تمام اُردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں ميں الھلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ايک عمدہ اور کامياب تجارت کے متلاشي ھيں تو ايجنسي کي درخواست بھيجيے -

دار العلوم ندوه

طلبا کي استرائک

[از وقائع نگار لکھنؤ]

طلباء دار العلوم ندوة العلماء نے کل بتاريخ ۷ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع مختلف شکايات کي بنياد پر جو کچھہ عرصہ سے پيدا ھو رھي تھيں استرائک کردي - اسوقت بظاھر يہ سبب ھے کہ تقريباً دو ھفتے ھوے کہ ايک درخواست طلباء نے ناظم صاحب کو دي تھي - اسکا جواب لينے کے ليے ناظم صاحب کے پاس گئے - جناب ناظم صاحب نے بجائے اسکے کہ اوس درخواست کے متعلق کچھہ فرمائيں ' نہايت سختي سے اپني دار النظامت سے نکل جانے کا حکم ديا اور بہت بري طرح پيش آے -

اسکے بعد بعض مقامي ارکان مکان پر تشريف لائے' اور چند طلباء کو بلاکر دير تک گفتگو کي ' مگر انھوں نے بھي بغير طلبا کي شکايت دريافت فرمائے ھوے اسي بات پر زور ديا کہ اگر تمنے کل سے تعليم شروع نہ کر دي تو تمکو مدرسہ بجبر فوراً خالي کردينا پڑيگا - طلباء نے اسکا جواب کچھہ نہيں ديا ' اور اسليے خاموش رھے کہ بغير ھماري شکايات سنے ھوے جب يک طرفہ فيصلہ کرديا تو ايسي حالت ميں کچھہ کہنا بيکار ھے - چونکہ اسکے قبل متعلقين دار العلوم نے موجودہ طلباء کے اخراج کي قرار داد کرلي ھے' اور بارھا اسکا اظہار بھي بعض ذمہ دار حضرات کي طرف سے ھوا ھے' اسليے ھم اسکے فيصلہ کا نہايت بيچيني سے انتظار کر رھے ھيں - چونکہ مقامي ارکان کو دار العلوم کے معاملات سے کسي قسم کي دلچسپي نہيں ھے اسليے اس موقع پر سر برآوردگان قوم سے عموماً اور غير مقامي ارکان دار العلوم سے خصوصاً يہ درخواست ھے کہ اس معاملہ کي تحقيقات کيليے ايک غير جانب دار کميشن مقرر کيا جاے' تا کہ وہ صحيح واقعات کو دريافت کرنے کے بعد کوئي معقول فيصلہ کر سکے - طلباء کي شکايات کا اکثر حصہ تعليمي معاملات سے متعلق ھے اسليے اس استرائک ميں بورڈر اور غير بورڈر تمام شريک ھيں - تفصيلي شکايات غالباً طلباء خود قوم کے سامنے پيش کرينگے اسوقت قوم کو انکي مظلوميت و غير مظلوميت کا پورے طور پر اندازہ ھوجائيگا - (بقيہ واقعات مراسلات کے سلسلے ميں ھيں)

یہاں کہیں بھي مغائرت نہیں ھے -

ابن ابي دواد ایادی کے مشہور قصیدے میں ھے :

سلــــط المــــوت و المنــون علیهم
فلهــم في صــدی المقــابر هــام

موت اور منون کے درمیان واو عطف سے تفریق کي ھے لیکن معني دونوں کے ایک ھیں -

ارض حیرہ کا نامور شاعر اور لقمان بن منذر کا سرپرست عدي بن زید عبادي ایک قصیدے میں لکھتا ھے :

فقــد مت الادیـــم لرا هشیه
فالفــی قولهـــا کـــذباً و میـنـــا

" کذب " اور " مین " دونوں ایک ھي چیز ھیں -

فارسي میں بھي یہي قاعدہ ھے - فردوسي کا شعر ھے :

ور از جوے خلــدش بهنـــگام آب
به بیخ انگبیں ریزي و شهــد ناب

انگبین اور شهد دونوں دو چیزیں نہیں ھیں -

سیبویه کا قول ھے :

یجوز قول القائل " مررت باخیك و صاحبك" ویکون الصــــاحب هــوالاخ نفسه

یہ کہنا جائز و درست ھے کہ " میں تیرے بھائي اور تیرے رفیق کے پاس سے گزرا " خواہ جس کو رفیق کہا گیا ھو وھي بھائي ھو - یعني دونوں ایک ھوں - دو نہوں -

(قنــوت)

قنوت کے کیا معني ھیں ؟ اس مسئله میں بھي حسب معمول متعدد اقوال ھیں :

(۱) قوموا لله قانتین میں قنوت کے معني سکوت و خاموشي کے ھیں - اس باب میں ۹ حدیثیں مروي ھیں جن میں ایک یہ ھے :

کنا نقوم في الصلاة فنتکلم و یسأل الرجل صاحبه عن حاجته ویخبــره و یردون علیه اذا سلم ' حتی اتیت انا فسلمت فلم یردوا علي السلام فاشتد ذالك علی ' فلما قضي النبي صلی الله علیه وسلم قال : انه لم یمنعني ان ارد علیك السلام الا انا أمرنا ان نقوم قانتین لا نتکلم في الصلاة ' و القنــوت السکوت (۱)

ھم لوگ نماز میں باتیں کیا کرتے تھے - لوگ اپنے ساتھي سے اپني ضرورت کے متعلق سوال کرتے ' وہ آنھیں جواب دیتا ' اطلاع دیتا ' باھم سلام کرتے' جواب دیتے ' یہي کیفیت روز مرہ تھي کہ ایک مرتبه میں حاضر ھوا - نماز ھو رھي تھي ' میں نے سلام کیا ' جواب نہ ملا ' مجھہ پر یہ واقعه بہت ھي گراں گذرا - رسول الله صلے الله علیه و سلم جب نماز سے فارغ ھولیے تو آپ نے ارشــاد فرمایا : " جواب سلام سے مجھے صرف اس بات نے روکا تھا کہ ھم کو حکم ھوا ھے کہ قنوت کے ساتھہ عبادت کریں ' نماز میں نہ بولیں " پس قنوت کے معني خاموشي کے ھیں (۱)

(۲) قنــوت کے معني خشوع و خضوع کے ھیں - اس باب میں پانچ حدیثیں مروي ھیں جن میں ایک یہ ھے :

ان من القنوت الخشوع و طول الرکوع و غض البصر و خفض الجناح من هیبة الله - کان العلماء اذ اقام احدهم یصلي یهــاب الرحمان ان یلتفت او ان یقلب الحصي او لعبث بشيء او یحــدث نفسه بشيء من امر الدنیــا الا ناسیا (۲)

قنوت کي ذیل میں خشوع ' طول رکوع ' نظر نیچي رکھني ' خدا کے خوف سے متواضع رھنا ' یہ سب باتیں داخل ھیں - علماے صحابه کي عادت تھي کہ جب اُن میں کوئي نماز پڑھنے اُٹھتا تو خدا کي اُن پر اتني ھیبت چھا جاتي کہ نہ ادھر التفات کرتے ' نہ کنکریاں اُلٹے پلٹتے ' نہ کوئي بے کار شغــل کرتے ' نہ دنـیــا کي کسي بات کو جي میں لاتے ' اور اگــر لاتے تو بھولے سے لاتے (۲) -

(۳) قنوت سے مراد دعاے قنوت ھے - اس کي تائید میں ابن عباس کي روایت پہلے نقل ھوچکی ھے -

(۴) قنوت کے معنی اطاعت کے ھیں - اس باب میں ۲۴ حدیثیں مروي ھیں جن میں سے اکثر کے راوي ثقه ھیں' اور ادبیات عرب سے بھي اس کي تائید ھوتي ھے - علامه ابن جریر لکھتے ھیں :

اولي هـــذه الاقــوال بالصواب في تــا ویــل قــوله وقوموا لله قانتین قول من قال تاویــله مطیعین' و ذلــك ان اصل القنوت الطاعــة ' و قد تکون الطاعــة لله فــي الصــلاة بالسکوت عما نهي الله من الکلام فیها' و لذلك وجه من وجه تاویل القنوت في هذا الموضع الي السکوت فی الصلاة احد المعاني التي فرضهــا الله علی عبــاده فیها الا عن قرأة قــرآن او ذکر له بما هو اهله ....وقد تکون الطاعة لله فیها بالخشوع و خفض الجناح و اطالة القیا م و بالدعاء لان کلا غیر خــارج من احــد معنیین، من ان یکون مما امــر به المصلی او مما ندب الیه ' و العبد بکــل ذلك لله مطیع وهو لربة فیه قانت ' و القنوت اصله الطاعة لله ثم یستعمل في کل ما اطــاع الله العبــد ' ...... فتا ویل الاٰیة اذاً حــافظوا علی الصلوات و الصلاة الوسطی وقوموا لله فیها مطیعین ... غیر عاصین لله فیهـــا بتضییـــــع حـــدودهـــا و التفریط في الواجب بعد علیکــم فیها وفي غیرها من فرائض الله[۳]

" الله کے لیے قنوت کرتے ھوے عبادت کرو" اس کي تفسیر میں جو اقوال مذکور ھیں اُن میں زیادہ درست اور بہتر یہ تاویل ھے کہ قنوت کرنے کے معنی اطاعت کرنے کے ھیں - سبب یہ ھے کہ قنوت اصل لغت میں اطاعت و فرمانبرداري ھي کے لیے موضوع ھے - نماز میں خدا کي اطاعت کي ایک صورت یہ بھي ھے کہ خاموش رھے ' جن باتوں میں خدا نے گفت وگو کرنے کي ممانعت کي ھے اُن میں کــلام نہ کرے - آیت میں جو لوگ قنوت کے معني سکوت لیتے ھیں اس تاویل کي ایک شکل وہ بھي ھے - خــدا نے بحالت نمــاز بنــدوں پر سکوت کو بھي فــرض ٹھرایا ھے - البــتہ قــراءت قــرآن یا وہ اذکار جو خدا کے شایان شان ھیں اس کلیه سے مستثنے ھیں .... نماز میں اطاعت الهي کي ایــک دوسري صورت خشوع و خضوع و طول قیام و دعــا بھي ھے - یــہ تمام چیزیں دو باتوں سے خــالي نہیں - یا تو نماز پڑھنے والے کو اس کا حکم ملا ھے' یا اس کو مستحب ٹھرایا گیا ھے - دونوں حالتوں کي اطاعت میں بندہ خدا کي اطاعت اور قنوت کرنے والا سمجھا جائیــگا - قنوت کي حقیقت بھي خدا کي اطاعت ھے - بعد میں اُن تمام اشکال کو بھي قنوت کہنے لگے جن کے ذریعه سے خدا کي اطاعت کي جاے...... اس صورت میں آیت کی تفسیر یہ ھوئي کہ نمازوں کی اور نماز وسطي کي حفاظت کرو - اور ان عبادتوں میں خدا کي اطاعت کیا کرو ...... حدود اطاعت کو تلف کرکے نافرمان نہ بنو - نمازوں میں اور دوسرے فرائض و واجبات میں جو امور خدانے تم پر لازم ٹھراے ھیں اُن میں کمي نہ ھونے دو [۳]

(۱) موسی قال ثنا عمرو قال ثنا اسباط عن السدي فی خبر ذکرہ عن مرة عن ابن مسعود قال کنا نقوم الخ

[۱] موسی قال ثنا عمرو قال ثنا اثباط عن السدي في خبر ذکرہ عن مرة عن ابن مسعود و قال کنا نقوم الخ -

[۲] مسلم ابن جنادة قال ثنا ابن ادریس من لیث من مجاهد وقوموا لله قانتین قال فمن القنوة طول الرکوع الخ -

[۳] ابن جریر - ج ۲ ص ۳۵۴

كنا عند نافع ومعنا رجاء بن حياة فقال لنا رجاء سلـوا نافعاً عن الصـلاة الوسطى فسألناه' فقـال قد سأل عنها عبد الله بن عمر رجل فقال هي فيهـن فحـــا فظـــوا عليـــهن كلهـــن (۱)

هم لوگ نافع کے پاس بیٹھے تھے- همارے ساتھه رجاء بن حياة بھي تھے - رجاء نے کہا کہ نافع سے پوچھو کہ نماز وسطی کونسي نماز ھے ؟ هم سے لوگوں نے سوال کیا تو نافع نے جواب دیا کہ عبد الله بن عمر سے بھي ایک شخص نے یہي سوال کیا تھا - اُس کے جواب میں ابن عمر نے کہا تھا کہ انہیں پانچ نمازوں میں ایک نماز یہ بھي ھے پس تم سب کي حفاظت کرو (۱)

دوسري حدیث میں ھے :

عن ابي فطيمة قال فسألت الربيع بن خيثم عـن الصـلاة الوسطى - قال : ارأيت ان علمتها كنت محافظـا عليها و مضيعا سائرهن؟ قلت لا' فـقال : فانـك ان حافظـت عليهن فقـد حافظت عليهـا (۲)

ابو فطیمہ کہتے ھیں کہ میں نے ربیع بن خیثم سے نماز وسطی کي نسبت دریافت کیا' اُنھوں نے کہا " اگر تمھیں یہ معلوم ھو جاے تو کیا صرف اسي ایک نماز کي محافظت کرو گے اور بقیہ نمازیں چھوڑ دو گے ؟ " میں نے کہا " نہیں " اسپر اُنھوں نے کہا کہ " اگر تم نے ان سب نمازوں کي محافظت کي تو اُس کي محافظت بھي کرلي (۲) -

(۷) نماز وسطی ان پانچوں نمازوں کے مجموعہ ھي کا نام ھے - اس کي تائید میں یہ دلیل پیش کي جاتي ھے :

ان الوسطى مجمـوع الصلوات الخمـس فان الايمان بضع و سبعون درجة اعلاهـا شهـادة ان لا اله الا الله و ادناهـا اماطة الاذي عن الطريق' و الصلـوات المكتوبـة واسطة بين الطرفين (۳)

حقیقت میں نماز وسطی سے مراد اوقات پنجگانہ کي نمازوں کا مجموعہ ھے' اس لیے کہ حسب روایت صحیحہ ایمان کے کچھہ اوپر ۷۰ درجے ھیں' جن میں اعلی درجہ یہ ھے کہ اللہ تعالی کے سوا اور کسي معبود کے نہ ھونے کي شہادت دي جاے' اور ادنی درجہ یہ ھے کہ راستے سے اذیت کي چیزیں ھٹا دي جائیں - فرائض خمسہ کا درجہ ان دونوں کے درمیان ھے اور یہ ان دونوں کناروں کے کیلیے باھم: ملنے کي جگہ ھے پس یہي وسط ھے (۳) -

(لفـظ " وسطـی ")

صلاۃ وسطي میں لفظ وُسطی کے معني کیا ھیں ؟ علماے لغت و محققین ادبیات کا بیان ھے :

الوسطى تانيث الاوسط' و اوسـط الشـئ و وسطـه خياره' و منه قوله تعالى : و كذلـك جعلنا كـم اُمـة وسطاً - و وسط فلان القـوم يسطهـم اى صارفي وسطهم و ليست من الوسط الذي معناه متوسط بين شيئين لان فعلي معناها التفضيل' ولا يبنـي [illegible] الا ما يقبل الزيادة و النقص' و الوسـط بمعنـي العـدل و الخيار يقبلهما' بخـلاف التوسط بين الشيئين فانـه لا يقبلـهـا' فـلا يبنـى منـه افعـل التفضيل (۱)

" وُسطی " لفظ " اوسط " کا صیغۂ مونث ھے - محاورہ میں کہتے ھیں " اوسـط الشئ " و " اسط الشي " (کسي چیز کا اوسط اور اُس کا وسط) اور اُس سے مراد لیتے ھیں " خیار الشئ " (بہترین چیز) " اوسط " " وسط " سے تو مشتق ھے مگر اُس " وسط " سے مشتق نہیں ھے جس کے معنے دو چیزوں کے درمیاني حصہ کے آتے ھیں' اس لیے کہ " فعلي " جس کے وزن پر " وسطی " کا لفظ ھے' اُس کے معني " تفضیل " یعني زیادتي کے ھیں' اور " تفضیل " کے لیے وھي لفظ لائینگے جو زیادتي و کمي دونوں حیثیتوں کو قبول کرسکتا ھو - " وسط " جس کے معنے " معتدل " اور " بہتر " کے ھیں' ان دونوں (یعني زیادتي و کمي) کي قابلیت رکھتا ھے (یعني بصورت زیادت اعتدال و بہتري' اور بحالت نقص بے اعتدالي و بدتري کي گنجایش بھی اس میں نکل سکتي ھے) بخلاف اُس " توسط " کے جس سے دو چیزوں کا درمیاني حصہ مراد ھو' کیونکہ اس میں دوسرا پہلو آسکتا ھي نہیں' لہذا صیغۂ " افعل التفضیل " اس سے نہیں بنا سکتے (۱)

یعني جن روایتوں کي بنا پر نماز وسطی کے لیے اوقات پنجگانہ میں سے کسي ایسي نماز کي تحدید کي جاتي ھے جو تمام نمازوں کے درمیان میں واقع ھو' یہ تخیل ھي برخود غلط ھے' کیونکہ وسطي کے یہ معنے ھي نہیں ھیں -

(۵)

اس تحقیق کي تائید میں کہا گیا ھے کہ واو العطف تقتضی المغايرة (واو عطف کا اقتضا یہ ھے کہ معطوف و معطوف الیہ دونوں دو علحدہ چیزیں ھوں) پس حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى میں واو عطف موجود ھے' لہذا صلوات سے جو نمازیں مراد ھیں' اُن کي ذیل میں صلاۃ وسطی کیوں کر آسکتي ھے ؟ لا محالہ ا کوئی دوسري نماز فرض کرنا پڑیگا -

یہ شبہ اگر صحیح ھے تو وہ روایتیں جو اوقات پنجگانہ کي نمازوں میں سے کسي ایک نماز کو وسطی بنا رھي ھیں' یقیناً ماننی پڑینگي - نماز وسطی کو فرائض خمسہ کے علاوہ ایک دوسري نماز ماننا ھوگا' اور تحقیق کے لیے بحث کي ضرورت ھي نہ رھیگي -

لیکن اسکا جواب دیا گیا ھے کہ ھر واو کو واو عطف مان لینا ھي غلط ھے - واو کي ایک قسم واو زائدہ بھي ھے جس کي متعدد مثالیں خود قرآن کریم میں موجود ھیں' مثلاً : وكذلك نفصل الايات -

ولتستبين سبيل المجرمين

و كذلك نرى ابراهيم ملكوت السماوات و الارض

وليكون من الموقنين

خود عطف میں بھی جہاں ایک قسم عطف وصفي کي جس میں معطوف و معطوف الیہ میں مغائرت ضروري ھے' وہ ایک دوسري قسم عطف ذاتي کی بھي ھے جسے اس تفریق کچھہ سروکار نہیں - آیتوں میں عطف ذاتي کي بکثرت نظیر وارد ھیں' مثلاً :

ولكن رسول الله و خاتم النبيين

سبح اسم ربك الاعلى' الذي خلق فسوى' و الذي قدر فهدى والذي اخرج المرعى -

ان مثالوں میں کوئي ایک بھي ایسي نہیں ھے جسے مغا[ئرت] کے ثبوت میں پیش کرسکیں - یہ سب عدم مغائرت کے [مثال] ھیں - اسي طرح بے شمار آیتیں نقل کي جاسکتي ھیں مما لا حاجة الى سوقها لما هو معلوم بالبداهة -

عرب کا ایک قدیم شعر ھے :

الى الملك القـرم وابن الهمام
و ليث الكتيبـة في المـزدحـم

(۱) یونس بن عبد الاعلى قال اخبرنا ابن وهب قال ثنى هشام بن سعد قال يرضاه عنه نافع الخ -

(۲) احمد بن اسحاق قال ثنا ابو احمد عن قيس بن الربيع عن سيرين بن عارق عن ابي قطيعة قال الخ -

(۳) غرائب القرآن - ج ۲ ص ۳٦۳ -

(۱) فتح البيان - ج ۱ ص ۳۱۵ -

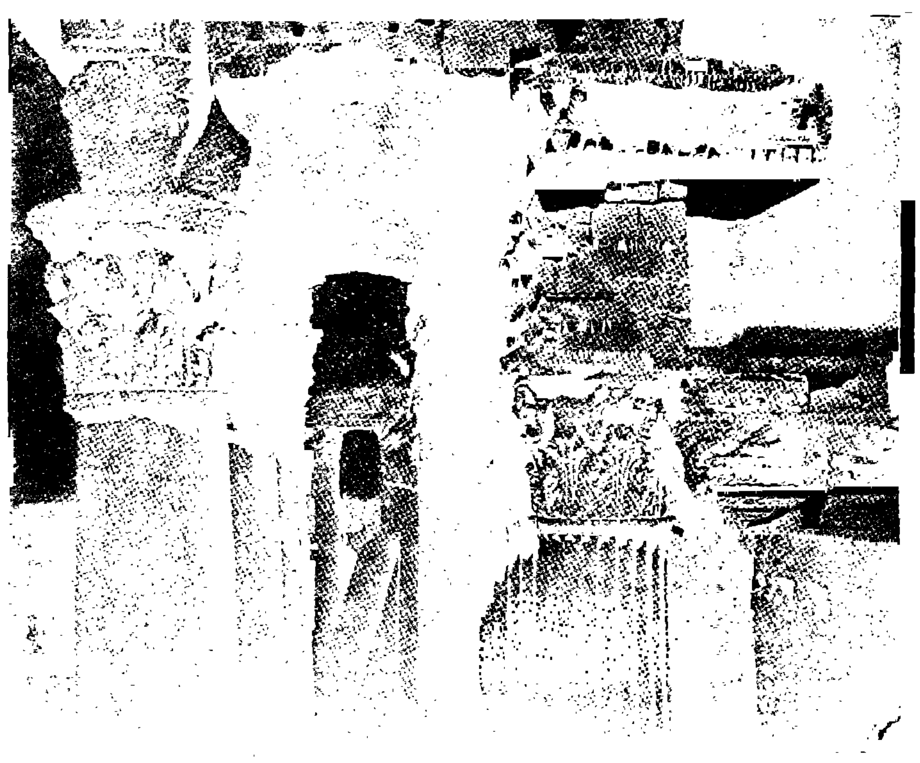
رھیوں کے قریب استادہ ہے جو آگے مندر کے طرف جاتی ہیں - کے دونوں جانب وضو کے - لیے چھوٹے چھوٹے حوض بھی ہیں - اب سے پہلے قربانگاہ وغیرہ غیر معلوم تھیں - تازہ حفریات میں منی کے مشن نے یہ قربانگاہ اور وہ سیڑھیاں بھی دریافت کرلی ں جن پر سے پوجاری قربانی کے لیے آیا کرتے تھے -

قدیم اشوری مندروں میں ترمیم و تغیر کرنے کے مجرم صرف سلمان فاتح ہی نہیں ہیں - عیسائی کشورکشا بھی اسمیں مسلمانوں برابر کے شریک ہیں - البتہ ہر ایک کے مصالح جدا گانہ تھے ' رجس نے جو تغیر کیا وہ اپنے مصالح کے لحاظ سے کیا -

عیسائیوں نے جب بعلبک فتح کیا تو اُنکی اولین و آخرین شش یہ تھی کہ جسطرح بھی ہوسکے ' قدیم اشوری بت پرستی مٹایا جائے اور اسکے آثار اس طرح محو کردیے جائیں کہ انہی قامات پر عیسائی مقدس عمارتیں تعمیر ہوں - چنانچہ انھوں نے ع بعلبک کے بعد قربانگاہ کے ایک حصہ کو کھود کے سطح زمین کے ابر کردیا اور دوسرے حصہ پر اسطرح ایک کلیسا بنا دیا کہ اسکا ش قربانگاہ کی چوٹی کے برابر تھا - دوسرے بڑے مندر کو بھی ملیے ڈھا دیا کہ اس کے ملبے سے کلیسا بنالیں -

خیر ' اس طویل و عریض حن سے انسان ایک وسیع ینے پر ہوکے خود مندر کے ندر داخل ہوجاتا ہے - اس مندر کی عمارت میں سے ب صرف ستون باقی رهگئے ہیں - ان ستونوں کے متعلق پروفیسر تائیلر (Prof. Taylar) لکھتے ہیں :

" میرے علم میں قدیم صنعت کے پس ماندہ آثار میں ان ستونوں سے خوبصورت کوئی شے نہیں - ہر رخ سے اور چاند اور سورج ' دونوں کی روشنی میں انکی حالت بالکل یکساں ہے -



بیکشس کے مندر کے ستون جن پر چھتا قائم ہے

ایک عجیب بات یہ ہے کہ اگر کسیقدر فاصلے سے ان ستونوں کو دیکھیے تو اپنے باہمی مکمل تناسب کی وجہ سے جسقدر انکا طول ہے اس سے کہیں زیادہ معلوم ہوتے ہیں !

یہ عظیم الشان و سر بفلک ستون جس چبوترہ پر قائم ہیں وہ بجاے خود ایک حیرت انگیز چیز ہے - یہ چبوترہ کیا ہے ؟ ایک دیوار ہے جسکی بلندی ۴۰ فیت کی ہے - ان ستونوں کا قطر ساڑھے سات فیت ہے - طول مع قرطاجنی گنبدوں کے ۷۰ فیت -

* * *

یہاں تک تو بعلبک کے مشہور ترین آثار یعنی بڑے مندر کے کھنڈروں کا تذکرہ تھا - اب ہم دوسرے بڑے مندر کے کھنڈروں کے حالات لکھنا چاہتے ہیں -

جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں دوسرا مندر بیکچش کا مندر ہے - یہ مندر بڑے مندر کے جنوب میں واقع ہے - یہ دونوں ایک دوسرے سے بالکل آزاد و بے تعلق ہیں - اس مندر کی سطح پہلے مندر کی سطح سے کسیقدر پست ہے - اس میں کوئی صحن نہیں - مشرق کی طرف سے ایک زینہ ہے - اسی پر چڑھکے مندر میں جاتے ہیں - اسکے حجرے طول میں زیادہ اور عرض میں کم ہیں - اس کی دیواریں باہر سے بالکل سادی ہیں - البتہ جس پتھر سے بنائی گئی ہیں وہ خوب درست کرلیا گیا ہے ' اور جوڑ تو اس قدر خوب ملاے ہیں کہ تعریف نہیں ہوسکتی - دونوں سروں کے اتصال کا یہ عالم ہے کہ چھری کا پھل بھی اندر نہیں جاسکتا - اس حجرے کے دونوں طرف کوئی دس فیت کے فاصلے پر چکنے ستونوں کی ایک قطار ہے - یہ ستون مع اپنے بالائی حصہ کے ۵۲ فیت بلند ہیں - چھت کی دیواروں کے ساتھہ اُنھیں پتھر کے ٹکڑوں کے ذریعہ ملایا گیا ہے - ان ٹکڑوں کی تعداد بہت ہے اور ان پر بادشاہوں اور دیوتاؤں کی تصویریں کندہ ہیں - ان تصویریں کے بیچ بیچ میں پھولوں وغیرہ کی تصویریں بھی بنی ہوئی ہیں - غرضکہ یہ چھت صنعت و قلمکاری کے لحاظ سے عجیب و غریب ہے -

حجرے کی دیواریں تو ابھی سالم و ثابت ہیں البتہ اکثر ستون گرگئے ہیں - جو حصہ ابھی نہیں گرا ہے اسمیں شمال کی حالت بہت زیادہ بہتر ہے -

اس مندر کے دروازے کو اسکا درۃ التاج سمجھنا چاہیے - کیونکہ اگرچہ اس عمارت کے اور حصوں میں بھی گلکاری کی ہے اور صنعت کے عمدہ عمدہ نمونے دکھائے گئے ہیں ' مگر دروازہ کی صنعت ان سب سے بدرجہا بہتر ہے -

یہ دروازہ ۴۳ فیت بلند اور ساڑھے ۱۲ فیت عریض ہے - اسمیں جسقدر حصہ پر گلکاری کی ہے اسکی مقدار ۶ فیت کے قریب ہے -

یہ تو آپکو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے کہ تیسرا مندر زہرہ کا ہے - یہ مندر دوسرے مندروں کے کھنڈر سے ۲ سو میل پر واقع ہے - یہ ایک قرطاجنی وضع کی عدیم المثل عمارت ہے جسکا اندرونی حصہ خوب ہی آراستہ ہے - اندرونی ستونوں کی وجہ سے یہ عمارت بالکل ہشت گوشہ معلوم ہوتی ہے - یونانی عیسائیوں نے اسکو سینٹ باربرا کا گرجا بنا لیا ہے - گذشتہ صدی میں انھوں نے اسکی تجدید کی کوشش بھی کی تھی جو کچھہ زیادہ کامیاب نہیں ہوئی -

آثار عتيقه

بعلبک

تاريخ قـديم اور تمدن اسلامي کا ايک صفحه

(۲)

يه آثار جو اس مضمون کا موضوع هيں' دو بڑے اور ايک چھوٹے مندر کے کھنڈر هيں - بڑے مندروں ميں ايک جو پيٹر (مشتري) کا مندر هے اور دوسرا بيکسش (Bacchus) کا - چھوٹا مندر وينس (Venus زهره) کا هے - گو يه آثار چنداں زيادہ نہيں مگر انکي وجه سے خود اس شهرپنـــاه کے متعلق سـوء ظن نه کيجيے جسکي آغوش ميں يه پس ماندہ نشانياں ملي هيں - اسکي عظمت و وسعت کا تو يه عالم هے که قديم روما کے سے کتني هي کھنڈر اسميں آجا سکتے هيں !!

يه آثـار جس جگه پر قائم هيں وہ معمولي زمين نہيں بلکه ايـک محدب اور پخته چبوترہ هے جسکے موجد غالبـاً فنيقي هيں - اس کا طول ۳۲۱ گز' عرض ۲۰۰ گز' اور طول ۱۵ سے ۳۰ قدم تـک هے - اس عظيم الشان چبوترے کے نيچے سے مسقف راستے گئے هيں - يهي راستے هيں جن سے هوکر مندر ميں آنا پڑتا هے -

جيسا که همنے ابھي بيان کيا هے يه آثار تين مختلف مندروں کے کھنڈر هيں - ان ميں سب سے زيادہ اهـم و مقدم وہ کھنڈر هيں جن کا تعلق بڑے مندر (جو پيٹر کے مندر) سے هے -

اس مندر ميں آنے کا راسته مشـرق کي طـرف سے هے - پہلے سيڑھيوں کا ايک وسيع سلسه شروع هوتا هے جو ايک پھاٹـک پر جا کر ختم هوتا هے - يه پھاٹـک در اصل ايک پر شوکت و عظمت محراب هے - اسکے آگے ستونوں کي قطار هے - مندر کے اندر جانے کا اصلي راسته يهي هے - اسکے دروازے هر وقت کھلے رهتے تـھے' اور پوجاري نہايت خضوع و خشوع اور جوش عقيدت و فرط اعتقاد کے ساتھ ان ستونوں ميں سے هو کے انـدر جاتے تھے - ان ستونوں ميں سے تين کے زيريں حصے ميں چند کتبے بھي هيں - ان کتبوں کے پڑھنے سے معلوم هوتا هے که يه مندر هيليپولس کے جليل القدر ديوتاؤں کے نام پر بنايا گيا تھا -

عربوں نے جب بعلبک فتح کيا تو کسي قدر تغير و ترميم کے بعد اسکو ايک قلعه بنـاليا - انهوں نے ان ستونوں اور سيڑھيوں کو مسمار کرديا' اور ان کي جگه انکے ملبے سے ايک نہايت مستحکم فصيل بنالي -

تاريخ نے اپنے آپ کو دهرايا هے - جرمني کے مشن نے بھي ديوار ڈھا کے اسي جگه سيڑھياں بنائي هيں جهاں پہلے تھيں - اب پھر ايک شخص اسيطرح سيڑھيوں سے مندر ميں آتا هے جسطرح عهد قديم کے پوجاري آيا کرتے تھے !!

جرمن مشن کي اس کارروائي کے ليے هر سيـاح اپنے آپ کو مرهون منت محسوس کرتا هے' کيونکه اس ديوار کے هٹ جانے سے مندر کا قديمي نقشه بالکل واضح هوگيا هے -



بعلبک کے سب سے بڑے مندر کے بعض آثار و سر بفلک ستون -

اس محـراب نما پھاٹـک کے بعـد تين دروازے پہلـو به پہلو هيں - ان دروازوں ميں سے بيچ کا دروازہ بڑا اور مرکزي دروازہ هے - اس دروازے سے اندر داخل هو جاييے تو ايک چھوٹا سا شش گوشه صحن ملتا هے - کسي زمانه ميں يه چھوٹا سا صحن هر طرف سے ستونوں کي قطاروں ميں محصور تھا - ستونوں کي تعداد قريباً چھه تھي' جنميں سے چار کے پہلوؤں ميں کمرے تھے - عربوں نے اس تيسرے راسته کو بھي بند کرديا اور ان دروازوں کو اپني قلعه بنديوں کے سلسلے ميں ليليا -

ان تين راستوں سے گذرنے کے بعد اب آپ بڑے مندر يا قربانگاہ کے مندر ميں پہنچينگے - اس کي وسعت کا کسيقدر اندازہ اس سے هو سکتا هے که وہ ۴۴۰ هزار فيٹ لمبا اور ۳۷۰ هزار فيٹ چوڑا هے !

درمياني اور اسکے ايک پہلو کا دروازہ گر پڑا هے' مگر انکے اجزاء پريشان پھر جمع کر کے اسي جگه رکھديے گئے هيں' جهاں کبھي دروازے تھے -

اس صحن کے تين طرف يعني مشرق' شمال' اور جنوب ميں نيم مربع کمرے هيں - ان کمروں ميں مجسموں کے رکھنے کے ليے طاق بنے هوے هيں - افسوس هے که ان مجسموں کا ايک نمونه بھي اب موجود نہيں ! يه کمرے ان پوجاريوں کے ليے تھے جو يہاں پرستش کي غرض سے آکے رهتے تھے -

کمروں کے آگے مصري ستونوں کا سلسله هے - ان ستونوں کے بالائي سروں پر نہايت نفيس و کمياب کندہ کاري هے - افسوس که ستون گر پڑے هيں اور انکے اجزاء صحن ميں پڑے هوے هيں - قربانگاہ کا جو کچھه حصه باقي رهگيا هے وہ ابھي وسط صحن ميں

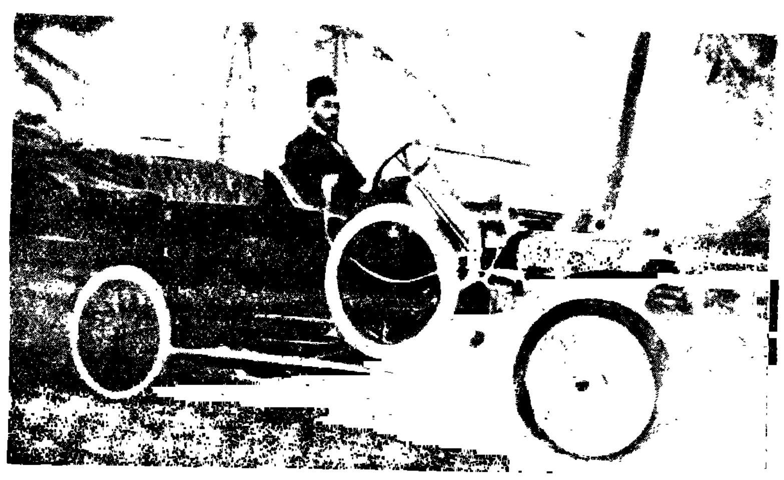
قدیمی وضع کی مشہور توپی ہے - (عباسیه ای قانسوہ بهی اسی طـرح کی لنبی اور نـکیلی توپی هوتی تهی - یه در اصل ایرانی مجوسیوں کی ایجاد ہے - الهلال) جاڑے میں سیاہ پوستین اوڑهتے هیں جوقورکا کہلاتی هیں -

گرج مسلمان هوں یا عیسائی ' اکثر یهی لباس پہنتے هیں - انکے یہاں جبه ارخا لوخ کہلاتا ہے - بعض لوگ پپاخ نہیں اوڑهتے بلکه ایک کپڑا سر پر باندهلیتے هیں - جسکو انکے یہاں باباماتی کہتے هیں - بعض لوگ ایک اور قسم کی بنی هوئی توپی اوڑهتے هیں جو باشلاقی کہلاتی ہے - اسمیں کهنڈیاں سی هوتی هیں ' اور اسکے دونوں سرے اتنے لمبے هوتے هیں که رانوں تک آتے هیں -

گرج تیسری صدی عیسوی کے آخر اور چوتهی صدی عیسوی کے آغاز میں عیسائی هوے - گرجی زبان جسطرح بولی جاتی ہے اسیطرح لکهی بهی جاتی ہے - اسکے حروف بالکل نرالی وضع کے هیں اور اسی لیے کسی زبان کے حروف سے انہیں تشبیه نہیں دیجا سکتی - یه حـروف نہایت قدیم هیں - بیان کیا جاتا ہے که چوتهی صدی قبل مسیح میں ایجاد هوے -

گرجوں میں بہت سے شعرا گذرے هیں جنمیں سب سے زیادہ مشہور روستا فلای ہے - روستا فللی تیسری صدی عیسوی میں تها - اسکی بہترین نظم وہ ہے جو " تیندوے کی کهال " کے نام سے مشہور ہے -

قوقاز کے دو حصے هیں اور دونوں قوقاز کے سلسله کوہ کی وجـه سے ایک دوسرے سے عمدہ هیں - ایک حـصه یـورپ میں ہے اور دوسـرا ایشیـا میں - یورپین حصے میں گرجی ' منجریل ' ازجیلی ' سوانی ' شیشانی ' اور انـکے علاوہ روسی ' ارمنی ' تـرکی ' ایرانی ' غـرضکه کولی تیس مختلف زبـانیں بولی جاتی هیں -



مسقط میں یورپین تمـدن کی تکمیل اور ریاست کا خاتمـه !

سلطان جال موٹرکار پر سوار جارہے هیں

اسـکا بجٹ ۶۷ ملین روبل (تـقریباً ۷۰ ملین پونـڈ) ہے - قوقاز میں تجارت کا بیشتر حصه ارمنیوں کے هاتهه میں ہے - صنعت میں بهی وهی پیش پیش هیں اور زرگری کی تو یه حالت ہے که خنجروں اور تلواروں کی تمام مرصع اور سادی نیامیں انهی کے هاتهه کی بنی هوتی هیں -

یہاں دیسی فوجی افسر روسی افسروں کی طرح فوجی کاسکیت نہیں پہنتے بلکه عجمی قلبق پہنتے هیں ' جس پر طلائی یا نقرئی ایران کا نشان حکومت اور اس کے اوپر روسی تاج بنا هوتا ہے -

قوقاز میں سردی نہایت سخت پڑتی ہے ' حتی که کبهی کبهی مقیاس الحرارت (تهرما میٹر) صفر کے درجے سے نیچے تـک اتر آتا ہے -

قوقاز اور تمام وسط ایشیا میں روسی حکومت انیسویں صدی میں قائم هوئی ' لیکن بخارے کی خود مختاری ابهی تـک روس کے زیر سیادت باقی ہے (محض براے نام - الهلال) -

قوقاز کے گورنر جنرل کا لقب هندوستان کے گورنر جنرل کی طرح نائب الملـک (وائسراے) ہے - اسکی کل آبادی کوئی سات ملین ہے ' جسمیں تین ملین مسلمان ' دو ملین گرج ' دو لاکهه منجرلیان هیں - گرج اور منجرلیان دونوں قومیں مذهباً ارتهوڈکس اور رومن کیتهولـک هیں - زیادہ تعداد آرتهوڈکس کی ہے - گرجوں میں مسلمان بهی هیں ' جنـکی مجموعی تعـداد ۹۰ هزار ہے - ارمنی تمام دنیا میں ۴ ملین هیں ' جسمیں سے ڈیڑہ ملین قوقـاز میں ' دو ملـین دولت عثـمانیـه میں ' اور نصف ملـین ایران میں -

یہاں ایک قوم رهتی ہے جسکا نام " سوانت " ہے مگر اسکی تعداد معلوم نہیں - یه ابهی تـک بالکل ابتدائی طبیعی حالت پر ہے - چنانچه اسوقت بهی وہ بهیڑوں کی کهالیں پہنتے هیں -

قوقاز میں یہودی بهی هیں ' اور انکی تعداد معقول ہے یعنی ۳ لاکهه -

قوقاز میں دو فوجی چهاونیاں هیں - ایک قارهی میں عثمانی سرحد پر ' دوسری تفلیس میں - ان دونوں چهاونیوں کی هر پلٹن میں ۷۰ هزار سپاهی هوتے هیں -

میں قلا دیقا قفاز سے تفلیس موٹر کار پر واپس آیا اور تفلیس سے ریل میں سوار هوکر ۱۲ گهنٹے سے زائد میں باکو پہنچ گیا -

(بـاکـو)

یه شہر بحر خزر پر واقع ہے - پہلے یه ایران کے ماتحت تها مگر اب روس کے زیرنگیں ہے - تمام شہر بالکل نئے طرز کا بنا هوا ہے - سڑکیں بالکل باقاعدہ هیں - روشنی برقی ہے - یہاں کی آب و هوا نہایت خراب ' اور گرمی تفلیس سے بهی زیادہ ہے - اسکی وجه یه ہے که یہاں سے ایک گهنٹے کی مسافت پر کراسن تیل کے چشمے هیں - هر چند که ان چشموں سے دولت کے چشمے اُبلتے هیں اور اهل شہر کیلیے سونے کے سیلاب بنـکر بہتے هیں ' لیکن انـکی وجه سے گرمیوں میں یہاں کا موسم نا قابل برداشت بهی هو جاتا ہے -

باکو کراسن تیل اور پٹرول کی سلطنت سمجها جاتا ہے - چنانـچه خود اسمیں اور اسکے نواح میں جسقدر چشمے اس وقت موجود هیں انکی تعداد ایک سو ہے - دنیا میں جسقدر گیس بکتا ہے اس کا نصف حصه انهیں چشموں کے تیل سے بنتا ہے -

باکو میں بہت سے مسلمان لکهپتی هیں ' مثـلاً موسی نامی یوف ۶۰ ملین روبل (۶ ملین پونـڈ) کے آدمی هیں - حاجی زین العابدین تقی یوف کی حیثیت پچاس ۵۰ ملین کی تهی - مرزا علی یوف شرحه اور شیخ علی دادا یوف کے پاس ۳۰ ' ۳۰ ملین هیں - مختار روف کوکی ۲۵ ملین کے سمجهے جاتے هیں -

(حاجی زین العابدین ایرانی الاصل اور ایک نہایت مخیر و وطن پرست شخص تها - سفر نامه حاجی ابراهیم بیگ آسی کی تصنیف ہے - وہ اپنے پاس سے پوری قیمت دیکر حبل المتین کلکته کی آٹهه سو کاپیاں علما و مجتهدین ایران و عراق میں برسوں تقسیم کراتا رها تاکه وہ وضعیت زمانه سے واقف هوں اور ملت و وطن کی بربادیوں کو سمجهیں - فاضل مراسله نگار کو اسکے حالات معلوم نہیں - نور الله مرقدہ - الهلال) -

تقی یوف پہلے شیالا کے نام سے بہت مشہور تهے ' مگر اب انکا نام هی نام مشہور ہے - انـکے کئی اسٹیمر دریا میں چلتے هیں - انـکے عـلاوہ بنـک اور کارخـانے هیں - اپنی قوم پربهی انـکے بـیشمار احسانات هیں - کتنی هی اسپتالیں بنوائیں ' لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے مـدرسے قائم کیے ' اور طرح طرح کے نیک کاموں میں حصه لیا - ان کارهاے خیر سے انکے نام کو زندگی جاوید حاصل هوگئی ہے ' اور انـکا ذکر تمام مجلسوں میں لوگوں کی زبانوں پر رهتا ہے - یه بهی خدا کی قدرت ہے که انکو یه مرتبه ملا - پہلے تو انکی حالت یه تهی که انـکے پاس کچهه بهی نه تها -

عالم اسلامی

چرکس ' گرج ' داغستان ' قوقاز ' و ترکی

اثر محمود رشاد بے

(۳)

قوقاز سے تین گھنٹے کي مسافت پر صوبه قوبانسکي واقع ھے - یہاں اکثر چرکس قبائل رھتے ھیں جنکے نام ابزاخ ' ما توقاے بجدرغ ' کمکو ' شابغ ' اور حکوس ھیں - اس صوبه کا یه نام نہر قوبان کي مناسبت سے ھے - یه نہر سلسه کوہ قوقاز کے کوہ البرز سے نکلي ھے اور بحر اسود سے جاکے ملگئي ھے -

امبز کے شمالي پہاڑوں کے دامن میں قرہ جاے کے چرکسي قبائل رھتے ھیں - چرکسوں کا ایک اور قبیله ھے جس کا نام شہنشانس ھے - یه قبیله بھي پہاڑ کا رھنے والا ھے -

اس موقع پر ان قبائل کو نه بھولنا چاھیے جنکا ذکر بلاد یاني کے تذکرہ میں آچکا ھے -

اگرچه چرکسوں کي تعداد ۵ لاکھه سے زیادہ نہیں ' مگر با ایں همه تمام اهل قوقاز انکے نام سے تھراتے ھیں کیونکه وہ شجاعت ' جرات ' تیر اندازي ' اور اسپ سواري میں مشہور ھیں - خود حکومت روس خاص انکا بھي خیال کرتي ھے اور دوسروں سے زیادہ عزت کرتي ھے -

تیرسکی سے شہر شیخ شامل تک ۱۶ گھنٹے کا راسته ھے - ۶ گھنٹے گاڑي میں بیٹھنا پڑتا ھے اور ۱۰ گھنٹے پیدل چلنا پڑتا ھے - یه نامور شخص داغستان کے قبیله لزجین میں سے ھے اسکا اصلي نام شمویل ھے مگر عام طور پر ھر طرف وہ شامل ھي کہلاتا ھے -

شیخ شامل نه صرف ایک فوجي اور جنگي انسان تھا ' بلکه ایک سخت دیندار اور منتظم شخص تھا - اس نے اپنے زمانے میں جامع قوقازیه بنوائي اور شرعي عدالتیں قائم کیں ' اور جب روس نے اسکے وطن عزیز و محبوب کو لینا چاھا تو اس نے اسکي مدافعت میں مسلسل ۴۵ سال تک جنگ جاري رکھي - ۱۳ سال تک تو ایک دوسرے شخص کے جھنڈے کے نیچے لڑا ' اور ۳۲ برس تک خود اپنے علم کے نیچے - اگر حاجي مراد نامي ایک شخص خیانت نه کرتا تو یقیناً روس کبھي بھي اسے قید کرنے میں کامیاب نه ھوتا -

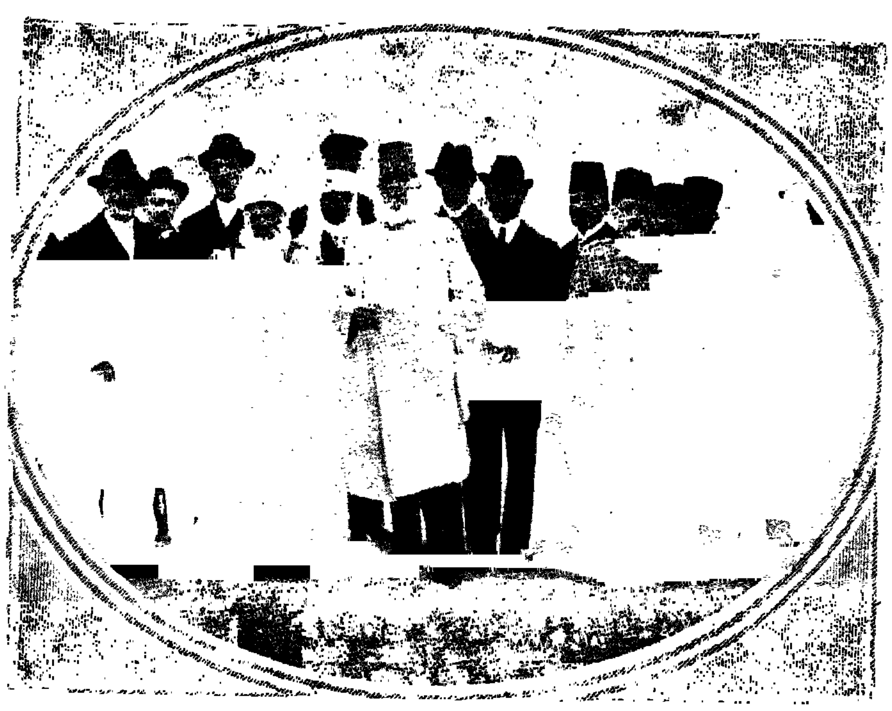
شیخ شامل جب قید ھوگیا تو روس نے اسے رھنے کے لیے ایک خاص کوٹھي شہر کالوجا میں دیدي جو موسکو سے ۴ سو میل کے فاصله پر نہر اوکا کے ساحل میں واقع ھے -

شیخ شامل ایک عرصه تک یہاں نہایت عزت و احترام کے ساتھه رھا - اسکے بعد حکومت روس نے اسے حجاز جانے کي اجازت دي - شیخ شامل حجاز روانه ھوا ' اور حج بیت الله اور زیارت روضه مطھرہ نبوي سے مشرف ھوکے مدینۂ منورہ ھي میں اقامت اختیار کرلي - یہاں تک که وھیں انتقال کیا -

شیخ شامل نے تین لڑکے اپني یادگار میں چھوڑے - ایک محمد شافع جس نے روسي مدارس میں تعلیم پائي اور پھر روسي فوج میں بھرتي ھوا اور ترقي کرتے کرتے جنرل کے عہدے تک پہنچا - تین سال ھوے که اُس نے انتقال کیا ھے - دوسرا غازي محمد جس نے مدینه منورہ میں انتقال کیا - تیسرا محمد کمال ہے جو آجکل یہیں موجود ھے -

شیخ شامل کي قبر مدینه منورہ میں ابن حجر مکي کي قبر کے آگے ' اور حضرة ابن عباس عم رسول اللــه صلی الله علیه وسلم کي قبر کے پہلو میں ھے -

داغستان کي آبادي ۸ لاکھه ھے - ان لوگوں میں بھي وہ تمام صفات عالیه اور حالات سامیه پائے جاتے ھیں جو انکے بھائي چرکسوں میں ھیں - داغستان کي تہذیب و شایستگي ' فضائل و کمالات کي روح ' اور انکے اصلاح و تقوی کا سہرہ ایک بخاري عالم شیخ محمد بن سلیمان کے سر ھے ' جس نے في الحقیقة اسلام کي سب سے بیش قرار خدمات انجام دیں - اسي شیخ جلیل کي صحبت سے ایک بزرگ شیخ منصور نامي اٹھے ' جنھوں نے روس کے خلاف جہاد دیني کی دعوت دي ' اور جنکے ایک شاگرد شیخ شامل بھي تھے -



سد هندیه کا افتتاح بغداد میں

قاضی بغداد ' گورنر ' و حکام و اشراف شہر -

چرکس ' لزجین ' اور اباذ قوقاز کي قدیم ترین قومیں ھیں - تاریخ میں ان سے پہلے ممالک قوقاز میں کسي قوم کے رھنے کا پته نہیں چلتا -

یه قومیں پیدایش مسیح سے تین هزار سال پہلے وسط ایشیا سے یہاں آئیں اور یہیں رهگئیں - آٹھویں صدي عیسوي میں حلقه بگوش اسلام ھوئیں ' اور پھر ان سے اسلام کو نہایت تقویت و تائید ھوئي کیونکه انکي شجاعت و بسالت معمولي نه تھي -

ان سب کا خاندان قریباً ایک ھي ھے ' لیکن جب قوقاز میں یه قومیں آئیں اور مختلف حصوں میں رھنے لگیں تو زبانوں میں اختلاف پیدا ھوگیا اور قریباً ھر ایک کي ایک نئي زبان بنگئي -

یه تمام زبانیں صرف بولي جاتي ھیں - لکھي نہیں جاتیں - ان زبانوں کے سب سے زیادہ نمایاں حروف حاء ' خاء ' سین ' شین ' قاف ' اور عین ھیں - ان قوموں کے تمام معاملات عربي میں ھوتے ھیں - یہاں کے علماء اور امام عربي پڑھنا اور لکھنا دونوں جانتے ھیں ' اور داغستان میں تو عربي بولتے بھي ھیں -

یه تمام قبائل اپنے گونه گوں اختلافات کے باوجود ایک ھي قسم کا لباس پہنتے ھیں جسکو چرکسکا کہتے ھیں - چرکسکا ایک جبه سے عبارت ھے جسکو شوخا بھي کہتے ھیں - شوخا کے سینه پر انگلیاں سي بني ھوئي ھوتي ھیں جسکو کازیري کہتے ھیں - کازیري دراصل کارتوس رکھنے کے لیے تھیں ' مگر اب محض نمایش اور حفظ وضع قدیم کے لیے رهگئي ھیں - پیٹ پر ایک خنجر لٹکا ھوتا ھے - اسکو کنجال کہتے ھیں - اسکي نیام طلائي مرصع کبھي غیر مرصع اور نقرئي ھوتي ھے - زیادہ تر انکے سروں پر پپاخ ھوتي ھے جو ایران کي

مکتوب لندن

میں نے ایک دو سال ہوے لکھا تھا کہ مسلمانوں پر خراب وقت ور اس سے بھی خراب تر آنے والا ہے - جنگ بلقان نے اوس ب وقت کو بد قسمتی سے ہم سبکو دکھا دیا - خدا ایسا وقت ب پر نہ لاے - زمین پر جہنم کا نظارہ دیکھنے کی کسے تاب ؟ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر ہم غافل رہے تو جلد ہی اس سے خراب وقت مسلمانوں پر آنے والا ہے - ہمکو ہماری غفلت سزا دینا فطرت کے قانون کے مطابق ہے - اسلیے اوس سزا کا یقینی ہے اور آثار ظاہر کر رہے ہیں کہ اسکا انتظام ہو رہا ہے - اچھا پھر وہی سوال ہوتا ہے کہ با وجود خدا کے مکرر وعدوں کہ مسلمان و مومن فتحیاب ہونگے' یہ بلائیں' یہ شکستیں' کیوں نصیب ہوئیں - اور میں آئندہ ان سے بھی بہت ین بلاؤں کا کیوں خوف دلا رہا ہوں ؟ نہیں مین پھر کہتا ہوں خدا کا کلام سچا تھا - سچا ہے - اور سچا رہیگا -

ہم نے شکستوں پر شکستیں کھائیں - محض اسوجہہ سے کہ در اصل مسلمان نہ تھے - اور اگر ہم مومن نہ ہوے تو اور گین شکستیں کھاینگے اور جلد ہی کھاینگے - اگر وہ امانت ہمکو رب العالمین نے سپرد کی تھی وہ بھی ہم سے جاتی اور کسی دوسری قوم کو نصیب ہو جاے تو عجب نہیں -

ندر صدمہ کی بات ہے کہ ہم لوگ جو اسلام کے نام کو روشن کرنے لیے خلق ہوے تھے' آج خود ہمارے ہی ہاتھوں اسلام کے ک رتبہ نام پر خاک ڈالی جا رہی ہے ! ہم اُس اسلام کو م کر رہے ہیں اپنے اعمال و افعال سے جسکا نام ہمارے اجداد کو ' مال' اولاد ' غرضکہ ہر چیز سے زیادہ عزیز تھا - جسکے نام کی طرہ لوگ فاقہ پر فاقہ کرتے تھے - زخموں پر زخم کہاتے تھے - عورتوں بیوہ ' بچوں کو یتیم چھوڑتے تھے - جلا وطنیاں اختیار کرتے تھے - متیں اوٹھاتے تھے -

وہ زمانہ خیال کرو جب حضرت معین الدین چشتی اجمیر میں ے تھے - ابتو تم وہاں شاہانہ عمارت اور دربار دیکھتے ہو مگر یقین ہو نہ آنکو زندگی میں آنھیں یہ نصیب نہ تھا - یہ ریل نہ تھی - ہوٹل نہ تھے - یہ امن وامان بھی نہ تھا - اجمیر ایک زبردست ستان تھا - اُسوقت تک مسلمانوں سے ہندوستان بہت مانوس ی نہ ہوا تھا - اور چونکہ وہ وقت ہندوں کے بھی ادبار کا تھا اسلیے الت تعصب وغیرہ اُسوقت بہت زیادہ تھا - پھر بھی اُس خدا بندہ نے اجمیر میں آکر اپنا بستر جما ہی دیا - بستر ترکی کے یران کے قالین کا نہ تھا - صرف زمین کے چھوٹے چھوٹے سنگ وں کا - یہ سب تکلیف خواجہ معین الدین چشتی نے محض م کے نام کے لیے اوٹھائی -

میں کشمیر میں بہت رہا ہوں - لیکن وہاں کی اور باتوں کے علاوہ ں بات نے میرے دلپر اثر ڈالا ' وہاں کے مزارات ہیں - قریب قریب ن جہاں میں گیا ' وہاں کوئی نہ کوئی مسلمان درویش زمین اندر آرام سے سوتے ہیں - مزار شریف و عشق مقام وغیرہ مشہور مقامات ہیں - کل مرگ کے پاس بابامریشی کا مزار ملا ' مرگ مقابلتاً کوئی زیادہ دشوار گذار مقام اس زمانے میں بھی رہا ہوگا جب با با مریشی وہاں پہنچکر کسی پتھر کا تکیہ بناکر ت زمین پر متمکن ہوے ہونگے' لیکن تعجب تو مجھے جب ہوا ب کئی اونچے اونچے پہاڑوں سے گذر کر' برف پر چل کر' خاں کے برباد دکن آثار کی تاریخ کو دھرا کر' مقام گریز میں ایک مزار دیکھا - با وجود اسکے کہ اسوقت ہر طرح کی کوشش کرکے آمد و رفت کے لیے راستہ صاف کیا گیا ہے' سڑک بھی بنائی گئی ہے - مگر پھر بھی گریز صرف تین ہی چار مہینے دنیا کے دوسرے حصوں سے رسم و راہ رکھتا ہے پھر اس زمانہ میں تو انسان کا وہاں پہونچنا اگر محال نہیں تو دشوار سے ایک درجہ مشکل تر ضرور رہا ہوگا '

الحمد للہ کہ اس گئی ہوئی حالت میں بھی بعض خدا کے بندے ہندوستان میں ایسے ہیں جو اسلام سے خالص محبت رکھتے ہیں اور طاقت بھر اوسکی خدمت کرتے ہیں -

ایک انمیں کے خواجہ کمال الدین صاحب پنجاب کے ہیں جنہوں نے کچھہ عرصہ سے اپنی وکالت چھوڑ کر' گھر چھوڑ کر' اعزا و احباب کو چھوڑ کر اس جزیرہ میں جو آجکل دنیاے شرور و شر ہورہا ہے' سکونت اختیار کی ہے - کسی تجارتی کام کے لیے نہیں - اپنے نام کے لئے نہیں - کسی سیاحت و تفریح کے شوق کے لیے - نہیں بلکہ محض اسلام کی خدمت کے لیے - صد آفریں ہے اس کی ہمت پر -

یہ نہیں کہ اس جزیرے میں اس سے پہلے اسلام کی روشنی نہیں پھیلی تھی - اسلام کی روشنی تو ہر جگہ تیرہ سو برس سے پھیل گئی ہے - یہاں بھی وہ روشنی بلا شبہہ پونچی - یہانتک کہ یہاں کے پادریوں کو کوشش کرنی پڑی کہ یہاں کی خلقت اُس سے موثر نہ ہو - یہاں کا ایک بادشاہ فوج و سپاہ لیکر جنگ صلیب میں شریک ہوا - اور وہ جنگ عیسائیت کی سب سے بڑی کوشش تھی تا کہ امن کی روشنی کو گل کردے - یہاں کی کتابوں کی سیر کرنے والے کی نظر اکثر رسول عربی' خیر الناس' اکمل البشر' رحمت العالمین کے بگاڑے ہوے نام اور توہین سے بھرے ہوے کالموں پر پڑتی ہے - کوئی دقیقہ یہاں کے پادریوں نے اسبات کا اٹھا نہ رکھا کہ یہاں کے باشندے اسلام کو ایسی خوفناک اور دہشتناک صورت میں دیکھیں کہ اسکا نام آتے ہی لوگوں کو نفرت ہوجاوے - اسلام کے نام کو بھی مصلحت سے بدلدیا اور محمدن یا محمڈن مذہب کہنا شروع کردیا - ہمارے جاہل کچھہ انگریزی جاننے والے ہندی مسلمانوں نے بھی اپنے کو اور اپنے اسکولوں کو محمڈن کے لفظ سے پکارنا شروع کیا ہے - وہ یہ نہ سمجھے کہ خدا نے اور رسول نے جو مسلمانوں کو محمدی نہ کہا تو اسمیں کچھہ مصلحت ہی ہوگی - یہاں کے پادریوں نے محمدن جس مصلحت سے کہا وہ یہ تھی کہ یہاں کے لوگونپر اونھوں نے نقش کیا تھا کہ مسلمان کافر اور محمد پرست (Leathen) ہیں - محمد کے تابوت کو پوجتے ہیں - نماز جب پڑھتے ہیں تو سامنے اونکے تابوت کا نقشہ رکھہ لیتے ہیں -

انھوں نے پھیلایا کہ قرآن کہتا ہے' عورتوں کی روح نہیں ہوتی - مسلمان مرد کے لیے لازمی ہے کہ بہت سی عورتوں سے عقد کرے - اسلام بہت ہی خونی مذہب ہے - جسقدر مسلمان دنیا میں ہیں سب بزور تیغ مسلمان بنائے گئے - حضرت رسول اللہ کی جو واقعی تمام عالموں کے لیے رحمت ہیں ایک خیالی تصویر بھی بنائی تو اوسی سینٹ پال کی تصویر کی طرح جو روم کے گرجے کے دروازے پر بنی ہوئی ہے - یعنی ایک ہاتھہ میں کتاب اور ایک میں تلوار -

لیکن اسکا وہم بھی یہاں کے پادریوں کو نہ تھا کہ کسی وقت تبلیغ اسلام کا کام بھی یہاں کچھہ نہ کچھہ شروع ہوجاویگا -

یہاں مختلف اوقات پر تبلیغ اسلام کی کوششیں ہوئیں - ایک ایرانی صاحب نے عرصہ ہوا ایک انجمن قائم کرنے کی کوشش

مراسلات

دار العلـــوم نـــدوه

طلبـا کـي استـــرائـک

طلباء دار العلوم کے قیام کي تقسیم بوجه کسي مستقل مکان نهونیکے* درمکانوں میں هے - ۷ کي شب کو طلباء اپنے اپنے کمرونمیں چلے گئے - صبح منتظمین کے حکم سے تقریباً ۱۵ چهوتے طالب علم بجبر رهیں روک لیے گئے ' اور بارجود پورے اظہار بے چیني کے رنکو یکجا هونیکي اجازت نهیں دیگئي -۸ کو بهي طلباء اپنے سابق رویه پر قائم رهے - دس بجے پرنسپل صاحب کیطرف سے بڑے درجونکے سات طالب علموں کے اخراج نام کا حکم صادر هوا - طلبا کیطرف سے بدستور جواب خاموشي سے دیاگیا - تعلیم کیوقت حضرات مدرسین کے ذریعه تعلیم گاه کے تخلیه کا حکم دیا گیا - چونکه طلباء حضرات مدرسین کے هر جائز حکم پر گردن اطاعت خم کرنیکے لیے تیار معلوم هوتے هیں ' اسلیے انہوں نے اس پر فوراً عملدر آمد کیا اور درسگاه سے علحده هوگئے - جسوقت منتظمین کو معلوم هوا که طلباء مدرسین کے احکام کو بخوشي منظور کرلیتے هیں ' اوس وقت یهه کارروائي شروع کردي - مدرسین کو فهمائش کیلیے بهیجا که وه طلباء کو سمجهائیں که اس حرکت سے باز آئیں ' مگر اسمیں ناکامیابي هوئي ' اور طلباء نے نہایت سنجیدگي سے جواب دیا که اگر آپ هماري شکایات کے ذمهدار هوجائیے تو البته ایسا ممکن هے - مگر چونکه حضرات مدرسین براه راست کوئي اختیار نهیں رکهتے تهے اسلیے اس پر سکوت اختیار کیا - پرنسپل صاحب نے مدرسین سے کوئي رپورٹ اسکے متعلق لکهوائي جسکے مضمون سے هم بالکل بے خبر هیں - پرنسپل صاحب نے ایک حکم جاري کیا که اگر طلباء اس حرکت سے باز نه آئے تو هم بهت جلد کوئي سخت کارروائي شروع کرینگے - چار بجے کے بعد انهیں حضرات ارکان میں سے جو اس کے قبل تشریف لائے تهے' دو صاحب دار العلوم تشریف لاے ' اور طلباء سے ایک ایسي کمیشن کیلیے درخواست فرمایا جس میں مقامي ارکان کے علاوه دو صاحب اور شریک کرلیے جائیں - چونکه اکثر طلباء اوسوقت موجود نه تهے ' اسلیے یه عذر پیش کیا که هم مشوره کرنیکے بعد اس کا جواب بهت جلد دینگے ' مگر بجائے اس عذر کي سماعت کے برهمي کا اظہار کیاگیا ' اور یه فرماکر جناب ناظم صاحب کے مکان پر واپس تشریف لیگئے که تمهارے ساتهه بغیر کسي سخت کارروائي کے کام نهیں چلیگا -

چند طلباء پهر ارکان کے پاس گئے اور دریافت کرنا چاها که اس کا جواب هم سے لیا جائیگا ' لیکن اس کا جواب بهي سختي سے دیاگیا که هم کوئي جواب نهیں چاهتے - اس کے بعد پهر کوئي کارروائي نهیں هوئي -

آخر میں هم یه عرض کردینا ضروري سمجهتے هیں که اگر اس وقت پریس و سربرآوردگان قوم نے فوراً توجه نهیں فرمائي تو یه معامله بهت ناگوار حد تک پهونچ جائیگا - حضرات مقامي ارکان کا برتاؤ همیشه سے طلباء کے ساتهه بهت خراب رها هے - انمیں اکثر ایسے حضرات بهي هیں جو عربي خواں طلباء کو بیحد ذلیل اور ناقابل خطاب سمجهتے هیں جس کا ثبوت ارنکا همیشه کا طرز عمل هے' و السلام - ایک نامه نگار - ۹ - مارچ سنه ۱۴ ع

نـــدوة الـعـلـمـا

اور

عـلامـــهٔ شـبـلـي نـعـماني

همدرد قوم و ملت -

کچهه عرصه سے قوم کي بیداري کا راگ اعلی سروں میں الا پا جارها هے' اور معناً راگ کے تیپ و بند کا مفهوم یه هے که قوم کسي بڑي سے بڑي کایاپلت اور بهلائي کي امید کر رهي هے- ذرایع حصول مدعا؟ وه جو اپنے کو لیڈر قوم قرار دیکر قوم کے افراد سے اپنا تعارف کرانے کے لیے مستدعي و متمني هیں! سبحان ربك رب العزت عما یصفون!

مولانا شبلي نعماني مد ظله کي خدمات پر تهوڑي دیر کے لیے بلا رو و رعایت غور فرمائیے - کیا مولانا کي خدمات انهیں نکته چینیوں کي سزا وار تهیں جو کي گئیں' اور قوم نے کیا فایده اوٹهایا؟ جو صاحب مولانا کي نظامت ندوه سے علحدگي کا باعث هوے اب وه کہاں هیں؟ ندوه کي ڈگمگاتي کشتي کو کچهه تو سهارا دیں - کم سے کم کوئي تدبیر هی تجویز فرماویں -

حضرت! آپ لله محض اخبار میں هفته وار لیڈر نکالنے پر قناعت نکریں - اب وقت سر پر آگیا هے که مناسب عملي تجویز پیش هو' اور اوس پر اکابر قوم عمل کرنے میں حصه ضروري لیں' ورنه قوم کا " وه انستیٹوشن " جس پر نظریں اوٹهنے لگي تهیں ' اور جس کے ساتهه قوم کي اهم امیدیں وابسته هو چلي تهیں' خاک بدهن حاسدین' خلاف رنگ اختیار کرلیگا ' اور متلاشیان حق کے حق میں عبرتکده بنجاویگا -

خلاصه کلام - میري حقیر راے جو غایت ادب کے ساتهه پیش هے ' یهه هے که جس صورت سے بهي ممکن هو مولانا شبلي نعماني مدظله اس پر اماده کیے جاویں که گذشته را صلواة تمام نکته چینیان معاف فرماکر قومي کشتي کي جو گرداب بلا میں اولجهي هوئي هے ناخدائي فرماویں - غیر ممکن هے که مولانا اپنے همدرد دل کے ساتهه استدعاء قوم قبول نه فرماویں ' اور اوسکو ساحل مقصود پر پهونچا نے میں هاتهه پاوں نه ماریں' اور اپنے هي نو نہال پودوں کو مرجهاتا هوا چهوڑ دیں - اگر ضرورت هو تو قومي استدعا کے ساتهه ایک ڈیپوٹیشن اکابر قوم کا مولانا کي خدمت میں حاضر هوکر استدعاء پیش کرے - جهاں تک میرا خیال هے مولانا اس کي نوبت خود نه آنے دینگے - زیاده والسلام -

هیچمرز - شیخ احمد حسین - (خان بهادر)
انریري مجسٹریٹ اجوره - ضلع فتحپور

الهـــلال :

اب ندوه کا معامله صرف مولانا شبلي کي معتمدي کا مسئله نهیں رها - یه سوال بعد کا هے که آینده کون هو؟ سب سے پہلے ندوه کے تمام معاملات کي اصلاح کرني چاهیے - اور قوم کو مثل تمام کاموں کے اس کام کو بهي اپنے هاتهوں میں رکهنا چاهیے - جو شخص ناظم هو' قانون ' قاعده ' اهلیت اور قومي فیصله سے هو - سوال صرف مولانا شبلي کا نهیں هے اور نه صرف اسکے پیچهے وقت ضائع کرنا چاهیے - قوم کي قسمت صرف مولانا شبلي کے هاتهه میں نهیں هے - سوال اصول کا هے -

رب العالمین ھے - جس نبي کي پیروي کو وہ کہتا ھے وہ رحمة للعالمین -

وہ کل انسان کو بلا خیال اسکے کہ کالے ھیں یا گورے ' مشرق کے ھیں یا مغرب کے ' ایک خدا کي رسي میں جکڑ دینا چاھتا ھے- پھر ایسے مذھب کو تفرقہ سے کیا واسطہ ؟ تفرقہ بھي وہ جو خود اسمیں اندروني سمجھے جاتے ھوں - یہاں جو لوگ اسلام کي طرف مخاطب ہوے ھیں اُنمیں سے زیادہ تر اپنے مذھب کي فرقہ بندي سے بیزار ھیں اگر ھماري اس حالت کا نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے اسلام کو بھي پارہ پارہ پایا تو اُنکو اسطرف تشویق کیسے ہوگي ؟

میرا خیال یہ ھے اور خواجہ کمال الدین صاحب سے گفتگو کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ان کا خیال بھي یہي ھے کہ در اصل اسلام میں فرقہ بندي مفقود ھي ھے - خدا ' رسول ' قرآن ' کعبہ سب ایک ھي ھیں - اور بقول انکے ان سات باتوں پر سبکا اعتقاد ھے جو قرآن میں مومن کے لیے ضروري بتائي گئي ھیں -

12 مشاھیر اسلام رعایتي قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۴ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (٦) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (١٦) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ٦ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دھلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۲) انریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمة الله علیه ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انہ رعایتي ۲ انہ (۲٦) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۷] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالي ٦ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ٦ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعي ٦ انہ رعایتي ۱۰ پیسہ [۳٦] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنہ رعایتي ۲ انہ - سب مشاھیر اسلام قریباً دو ھزار صفحہ کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) دبستان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ٦ - انہ (۴۱) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رہبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتي ٦ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ٦ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتاب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھ ھزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ۹ روپیہ ۷ انہ [۴٦] ھشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموز الاطبا ھندوستان بھر کے تمام مشہور طبیبوں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے ھیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ھے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ھے انکے نام بھي لکھدیے ھیں - علم طب کي لاجواب کتاب ھے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ھے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] البحران اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ -(۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکھانے والي سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ (۵۱) اصلي کیمیا گري یہ کتاب سونے کي کان ھے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ھیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

ملنے کا پتہ ــــ منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

جب سے میں آیا ھوں میں ھر جمعہ کي نماز میں شریک ہوا ھوں اور خواجہ کمال الدین صاحب کے وعظوں کو دلچسپي اور غور سے سنا ھے - کبھي کسی وعظ میں سھو سے بھي اونھوں نے احمدي ھونے کا خیال ظاھر نہیں کیا - مجھسے اونسے گفتگو ھوئي- مجھے معلوم ہوا کہ گو وہ احمدي ضرور ھیں مگر اُس کو وہ محض ایک ذاتي معاملہ سمجھتے ھیں -

میں اسبات کي شہادت دیتا ھوں کہ ھم اسلام کي تبلیغ کو خواجہ کمال الدین صاحب پر بلا ذرا سے پس و پیش کے چھوڑ سکتے ھیں جبتک کہ وہ ایسي روش پر قائم رھیں - اور جبتک انکے اسي طرح کے اسلامي خیالات رھیں -

وہ خــاص احمدیت کي تبلیغ ھــرگز ھــرگز نہیں کرتے - حاشـا نہیں کرتے - وہ اسلام' خالص اسلام کي تبلیغ کرتے ھیں - اُس اسلام کي تبلیغ کرتے ھیں جو قرآن میں ھے - یہاں تو تثلیث کو فنا کرنا ھے - وحدانیت کا اعلان کرنا - اور رسول کي رسالت کا قائل بنانا -

(مشیر حسین قدوائي ساکن گدیه از لندن)

اشتـــہــــار

طب جدید اور اپنے چالیس سالہ ذاتي تجربے کي بناپر دو کتابیں تیار کیں ھیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور معافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے متعلق موثـر تدابیـر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي ھیں - ڈاکٹـر کرنیل زید احمد صاحب نے بہت تعریف لکھہ کر فرمایا ھے کہ یہ دونوں کتابیں ھر گھر میں ھوني چاھیں - اور جنابہ ھر ھائینس بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالہا نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمائي ھیں بنظر رفاہ عام چھہ ماہ کے لیے رعایت کي جاتي ھے طالبان صحت جلد فائدہ اٹھائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیہ - ۱۰ آنہ - رعایتي ۱۲ آنہ معافظ الصبیان ' اصلي قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - رعایتي ۱ روپیہ - اردو میڈیکل جورس پرڈنس معہ تصاویر اس میں بہت سي کار آمد چیزیں ھیں اصلي قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - رعایتي ۱ روپیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ -

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر ومیڈیکل افیسر دوجانہ - ڈاکخانہ بیری ضلع رھتک -

[19] سعادت فلاح دارین - قران کریم - بیش قدر تفاسیر - اکسیر صفت کتب دیني و تاریخي و اسلامي - اور بیسیوں دیگر مفید و دلچسپ مطبوعات وطن کی قیمتوںمیں یکم مارچ ۱۴- بروز اتوار - کیلئے معقول تخفیف ھوگي - مفصل اشتہار مع تفصیل کتب بوابسي منگا کر ملاحظہ کیجیے - تا کہ آپ تاریخ مقررہ پر فرمایش بھیج سکیں -

المشتہر

منیجر وطن لاھور

کي تهي اور کچهه رسالے بهي لکهے تهے - نماز وغیرہ کا انتـظام شاید مسٹر معمود مرحوم کے زمانـہ میں بهي بعض لوگوں نے کیا تها - لور پول کا مجمع تو هندوستان والوں میں شاید سبهي کو معلوم هوچکا هے -

پین اسلامک سوسائٹی نے دس بارہ برس هوے ایک خاص تحریک پیدا کردي جسکے سکریٹري ڈاکٹر سهروردي تهے اور کچهه انگریز یہاں کے مسلمان هو بهي گئے - امراء برطانیه میں لارڈ استینلي اول مسلمان شخص هیں جنکو اسلام سے عزت حاصل هوئي اور جنهوں نے مردانگي سے اپنے کو مسلمان ظاهر کیا -

جب سنه ۱۹۰۴ع میں میں یہاں آیا تو اسوقت تک بهي تعصب کي یه حالت تهی که خود مجهکو لونڈوں نے ڈهیلے مارے' اسلیے که میں ترکي ٹوپي دیتا تها - جہاں میں جاتا تها' ترک ترک لوگ کهه اٹهتے تهے - جب کوئي لڑکا یہاں زیادہ شیطنت کرتا تها تو کہتے تهے که وہ ترک هے (He is a Turk) اخبار ٹائمز وغیرہ اسلامک سوسائٹي کي نوٹس لینے بهي پس و پیش کرتے تهے -

گو سوسائٹي نے بہت اثر کیا - لیکن ایک وقت ایسا آیا که اس سوسائٹي کو غلطي سے یہاں کے بعض انگریزوں نے اور ایک آدہ مسلمان صاحب نے پولیٹکل سمجهه کر اسکے بلکه اوسکے نام کے بهي مٹانے کي کوشش کي اور تهوڑے عرصه کے لیے اوسکا نام بدلا هوا رها - میں اس زمانے میں هندوستان چلا گیا تها - لوٹ کر پهر میں نے اسي پین اسلامک نام پر سوسائٹي کو لانے کي کامیابي کے ساتهه کوشش کي - جب سهروردي صاحب یہاں سے گئے اور میں سوسائٹي کا آنریري سکریٹري هوا تو مجهے بہت سي مشکلات سے (اندروني اور بیروني) سابقه پڑا - نه صرف یہاں کے بعض با اثر مسلمان هي اوس سوسائٹي کے خلاف کوششیں کرنے لگے' بلکه هندوستان میں بهي اسکے خلاف کچهه نه کچهه شورش اس مشهور مقام سے نمودار هوئي جس کو اسلام کي ترقي کا بہت بڑا مرکز ظاهر کیا جاتا هے -

میں الحمد لله که ان لوگوں میں نہیں هوں جنکے اعتقاد پر دهمکي کا اثر هو - میں صفائي اور سچائي کے بیانات و تحریر هي سے اسباب میں کامیاب هوا که لوگوں پر جو پان اسلام کے نام کي دهشت سوار هوتي تهي وہ مٹگئي -

مگر میرے چلے آنے کے بعـد هي سوسائٹـي ختـم هوگئي اور ایک اسلامک سوسائٹي قایم هوئي جو اب تـک قائم هے

اب یہاں تبلیغي کام خواجه کمال الدین هي صاحب کے سر هے اور میں سمجهتا هوں که وہ نه صرف موجودہ لوگوں سے بلکه گذشته زمانه سے بهي زیادہ موزونیت اور مستعدي سے کام کر رهے هیں

اونکي محنت اور کوشش کے نتائج بہت جلد ظاهر هوئے هیں کئي عیسائي مرد اور عورت مسلمان هوئے هیں - لارڈ هیڈلے بهي مسلمان هوگئے هیں اور کہتے هیں که وہ بیس سال سے مسلمان تهے

میں اپنے هندوستاني بهائیوں سے دو باتیں خواجه کمال الدین صاحب کے متعلق ذهن نشین کرنا چاهتا هوں - اول تو یه که ان کے کام کا اندازہ هرگز اس تعداد سے نه کریں جو نومسلموں کي یہاں هے دوسرے یه که خدا کے لیے' اور اس کے رسول کے لیے' قرآن کے لیے اور کعبه کے لیے' فرقه بندي یا تفریق کا نام هي نه آنے دیں - پہلے دوسرے امر کي بابت لکهونگا اسلیے که وہ اهم ترین امر هے

اسلام کا سب سے بڑا جوهر کیا هے؟ یه که وہ کل دنیا کے اور زمانوں کے لیے هے - جس خدا کي پرستش کا وہ حکم دیتا ...

15

جام جهـان نمـا

— * —

بالكل نئي تصنيف كبهي ديكهي نه هوگي

— * —

اس كتاب كے مصنف كا اعلان هے كه اگر ايسي قيمتي اور مفيد كتاب دنيا بهركي كسي ايک زبانميں دكهلا دو تو

ايک هـزار روپيـه نقد انعـام

ايسي كار آمد ايسي دلفـريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي هے - يـه كتاب خريد كر گويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كر لئے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليے - دنيا كے تمام سر بسته راز حاصل كر ليے صرف اِس كتاب كي موجودگي ميں ريا ايک بڑي بهاري لائبريري (كتبخانه) كو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه

— * —

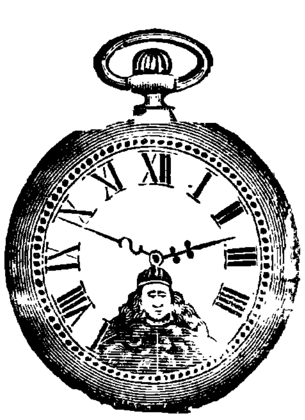
فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عـروض - علـم كيميا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حرام جانور وغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها هے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نور پيدا هو بصارت كي آنكهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا كے مشهور آدمي انكے عهد بعهد كے حالات سوانعمري و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے هر موسم كيليے تندرستي كے اصول عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' انكي قيمتيں ' مقام اشاعت وغيره - بهي كهاته كے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني جسميں علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا هے - حيوانات كا علاج هاتهي ' شتر ' گائے بهينس ' گهوڑا ' گدها بهيڑ ' بكري ' كتا وغيره جانوروںكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا هے پرندونكي دوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر (جن سے هـر شخص كو عموماً كام پـڑتا هے) ضابطه ديواني فوجداري ' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـک كي بولي هر ايک ملک كي زبان مطلب كي باتيں اردو كے بالمقابل لكهي هيں آج هي وهاں جاكر روزگار كر لو اور هر ايک ملـک كے آدمي سے بات چيت كرلو سفـر كے متعلق ايسي معلومات آجتـک كهيں ديكهي نـه سني هونگي اول هندوستان كا بيان هے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات وهاں كي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگـه كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے هيں اسكے بعد ملک برهما كا سفر اور اس ملک كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان (روبي واقع ملک برهما) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفـر كا بالتشريح بيان ملـک انگليند - فرانس - امريكه - روم - مصـر - افـريقه - جاپان - آسٹريليا - هر ايک علاقه كے بالتفسير حالات وهانكي درسگاهيں دخاني

كاهيں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز كے سفـر كا مجمل حوال كرايه وغيـره سب كچهه بتلايا هے - اخير ميں خاتمه (مطالعه دنيا كا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز كه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ كے كواڑ كهلجائيں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايک كتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايک - روپيه - ۸ - آنه محصولڈاک تين آنے دو جلد كے خريدار كو محصولڈاک معاف -

تصوير دار گهڑي

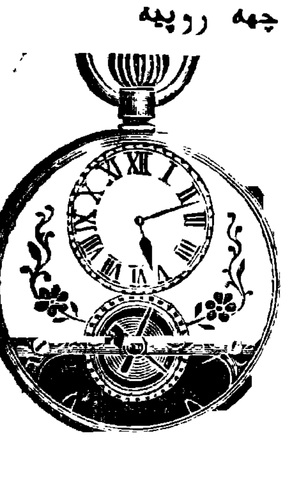
گارنـٹي ۵ سال قيمت صرف چهه روپے



ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا هے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي هے ! جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني كا پرزے نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

آٹهه روزه واچ

گارنـٹي ۸ سال قيمت ۶ چهه روپيه

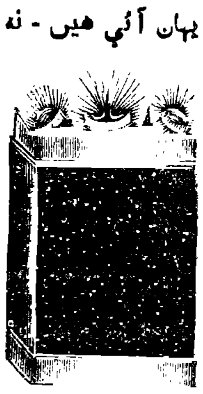


اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے نه كبهي ايک منٹ كا فرق نهين پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتياں اور پهول عجيب لطف ديـتے هيں - برسوں بگـڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهـري نهـايت خوبصورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بند هسكتي هے مع تسمه چرمي قيمت سات روپے

بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كارآمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بنكر همارے يهان آئي هيں - نه ديا سلائي كيضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک لمپ انكو اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كركے خطرےسے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے اٹهنا پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا ناياب تحفه هے - منـگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي -



قيمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنگ كي روشني هوتي هے ۳ روپيه ۸ آنه -

ضروري اطلاع ــــ علاوه انكے همارے يهان سے هر قسم كي گهڑياں ' كلاک اور گهڑيونكي زنجيرين وغيرہ وغيرہ نهايت عمده و خوشنـما مل سكتي هيں - اپنا پتـه صاف اور خوشخط لكهيں اكٹها مال منـگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منـگوا ليے -

منيجر گپتـا اينـڈ كمپني سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام ٹوهانه - ايس - پي - ريلـوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹــر ایٹ لا کی

13

میــڈیکل جیــورس پــروڈنس

یعنی طب متعلقــہ مقــدمــات عــدالت پــر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ھے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ھے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے رجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ھیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ھے جس میں قانون اور طب کے باھمي تعلقات سے بحث کي جاتي ھے ' اور اس علم کا موضوع کل رہ مباحث قانوني و طبي ھیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ھیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ھیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ھے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ھے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانونی ضرورتوں کے راسطے کیا جاتا ھے ۔

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ھے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ھے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زھر خوراني وغیرہ کے مقدمات ھیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ھونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ھے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ھیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیرو کار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ھو تو اس کا نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ کسي بے گناہ کو سزا ھوجاتي ھے اصل مجرم رھا کردیا جاتا ھے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماھر نہیں ھے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ھیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ھمیشہ مقدمات کے خراب ھوجانیکا اندیشہ لگا رھتا ھے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاھي حاصل ھوتي ھے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ھوجاتي ھے جنپر

عــدل و انصاف کا انحصار ھے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ھیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمــد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ھیں ' جسکي رجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ھے -

اس کتاب میں طب و قانون کے رہ تمام مباحثات آگئے ھیں جو فوجداري مقدمات میں ھمیشہ در پیش رھتے ھیں مثلاً

مقــدمات قــتــل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ھلاکت کي جوابــدھي (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ھونا (۸) پھانسي یا گــلا گھونٹنا وغیرہ -

عــورتــوں کے م ت ع ل ق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -
(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاھر ھوتے ھیں ان کا بیان -

امــــور مختلفــــہ کے متعلق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زھر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھی مندرج ھیں ج.. ب رجہ سے ھر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ھوگئي ھے ' اور ساتھہ ھي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ھے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ھیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاھر ھوتي ھے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ھے کہ رہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ھر انسان کی سمجھہ میں آتا ھے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ھیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معانی ربط مضمون سے ذھن نشیں ھو جاتے ھیں -

مدت ھوئی کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ھوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ھے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ھر طرح جامع و مکمل ھو -

خدا کا شکر ھے کہ یہ کمي پوري ھوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ھوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ھمہ داني کے اعتبار سے تمام ھندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ھے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ھدایت اور خضر رھنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اھتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ھے اور (۳۸۰) صفحے ھیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ھے - از مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ھے -

مــولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو ناياب كتــابیں

(از مــولانا شبلــي نعمــاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ھیں کہ ان کے ھاتھہ کي دو سطریں ھات آجاتي ھیں تو اھل نظر آنکھوں سے لگاتے ھیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ھوگیا - اھل ملــک کي خــوش قسمتي ھے کہ مــولوي عبــد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کی کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ھوئي ھیں - سروآزاد اور مآثر الکرام - سروآزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ھے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ھے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ھیں ' اعلی درجہ کے ھیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ھے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انھوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ھے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ھیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ھیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تــک ھندوستان میں پیدا ھوے

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ھیں جو ھــزاروں اوراق کے اُلٹنے سے بھي ھات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ھوں کہ علالت اور ضعف کي رجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتھاري جملوں پر اکتفا کرتا ھوں - لیکن مجھے امید ھے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ ھونگے - قیمت ھر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ھے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک
ســروآزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کی مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ
ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ
مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتھر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر
کتب خانہ آصفیہ حیــدر آباد دکن

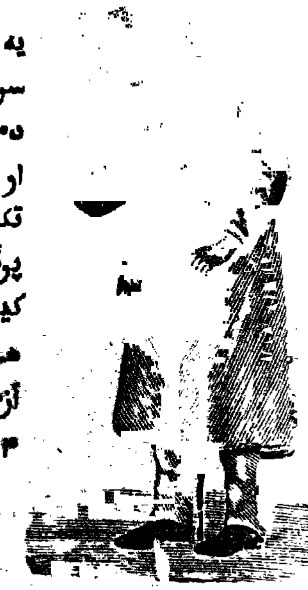
[1]

جسکا درد وهي جانتا هے - دوسرا كيونكر جانسكتا هے -



یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سر سر بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکهئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتورہ - بهنگ - بلاڈونا - پوٹاسرایي ' اوڈائڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف همارے هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکراسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۴ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۱۲ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته



[3]



تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشی ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیح انٹي ملریا مکسچر
اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کرچکے هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت ...

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجائے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

۱۰۰۱ ور پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغني کهمسک - ۲۲ و ۷۳

کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[24]

یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یه دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنهوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجه سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وه مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نهایت مفید هے نه عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بهي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتي هے اور فائده دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه علاوه محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانه میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یه گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو ' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کهو دیتي هے ' اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئي هے - پندره دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت فی ڈبه ۳ روپیه آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معده ' جگر ' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نهایت موثر - اور تبخیر معده کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیاده تفصیل کي ضرورت نهیں هے - قیمت في ڈبه ۵ روپیه علاوه محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکوره بالا ادویه زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں پرچه ترکیب همراه ادویه - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکه چوتهائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حواله ضرور دیں - فرمایش اس پته سے هوں :

منیجر یوناني فارمیسي گول بنگله افضل گنج - حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

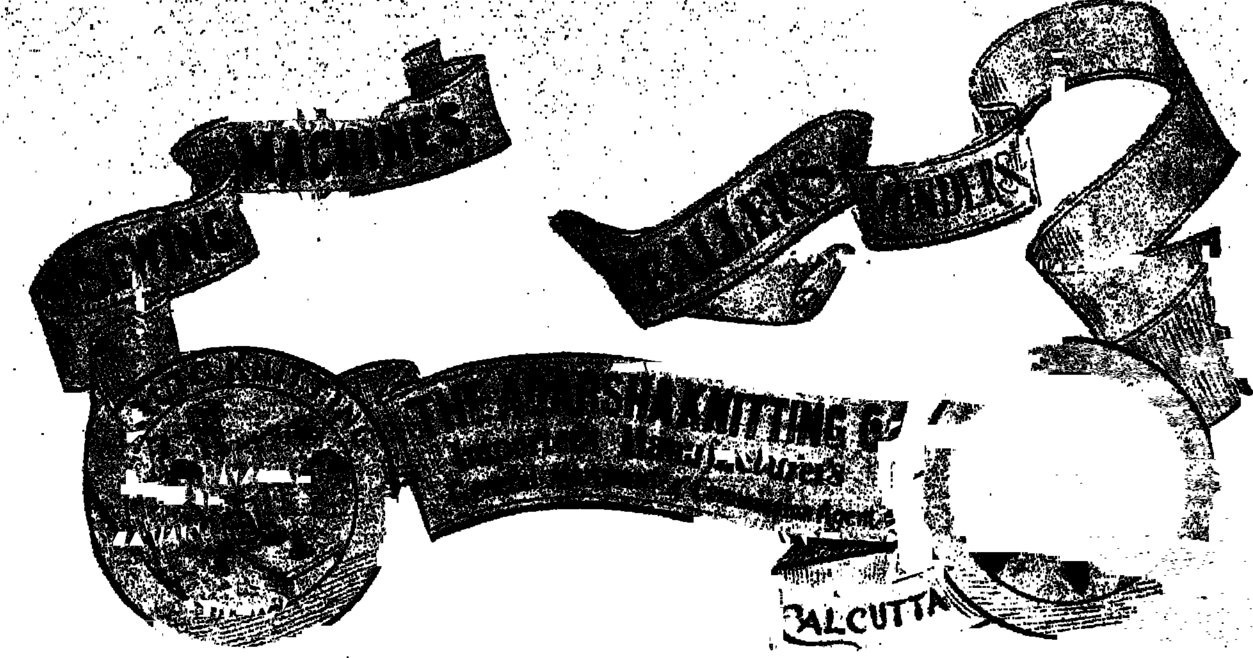
جلد ۴

کلکتہ : چہارشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta: Wednesday, March 25 1914.

نمبر ۱۲



مکتب حربیہ قسطنطنیہ کا ایک داخلی منظر



ادرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خرد باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روا نہ کیا اور آسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ایں - گوند راؤ پلیڈر - (بلاری) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

کسم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلماء مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند معزز اخبارات کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریت کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے - اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly ,, 4-12

الهلال

مدیر مسئول و مرتب خصوصی
احمد المکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ٤ | کلکتہ : چہارشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۱۲

Calcutta: Wednesday, March 25 1914.

قوموا یا عباد اللہ!

" ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و هم لا یسمعون ! ! "



مسجد مقدس مچھلی بازار کلکتہ

جس کو امپروومنٹ کمشنر کلکتہ نے دیگر مساجد و مقابر کے ساتھہ خرید لیا ہے
اور خطرہ میں ہے !

یہ مسجد ابھی محفوظ ہے لیکن اگر مسلمان کونسلوں میں بل پیش کرنے والوں اور حکام کے اعلانات کو وحی و الہام کی طرح چشم سر پر جگہ دینے والوں کے اعتماد پر رہے ' تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ اسکے ساتھہ بھی وہ سب کچھہ نہوگا جو لشکر پور کی ایک مسجد کے ساتھہ ہوچکا ہے ؟ ہاں' مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو بدبختی سے اکثر سوئی رہتی ہے' لیکن یہ یاد رہے کہ وہ جاگ بھی سکتی ہے - علی الخصوص ایسی حالت میں کہ مچھلی بازار کانپور کی ارواح شہداء کی صدائیں ابھی بالکل چپ نہیں ہوگئی ہیں - گورنمنٹ اور اسکے حکام کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک مسلمان اسکو گوارا کرلے سکتا ہے کہ اسکے پہلو کو چیر کر دل نکال لیا جاے ' یا اسکی دونوں آنکھوں کے ڈیلوں کو نشتر کی نوک سے تراش کر اسکی ہتیلیوں پر رکھدیا جاے' پر یہ اسے کبھی گوارا نہیں ہوسکتا کہ اسکی عبادت گاہ کی ایک اینٹ بھی اسکے سامنے زخمی ہو - مبارک ہے وہ حکومت جو ٹھوکریں کھا کر سنبھل جاے ! !

(نہایت مفصل و تعجب انگیز حالات مع بعض سرکاری مراسلات کے آیندہ)



[80] خیالات آزاد

جو اودھـه پنچ کے مشہور اور مقبول نامـہ نگار مولانا والا نواب سید محمد خان بہادر - آئي - ایس - او - (جنکا فرضي تلم ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رھا ھے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجه اور اپني علم شہرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالـم انشا میں اپنا آپ ھي نظیر ھے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمه کش دیدۂ اولالابصار ھے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کي سحر بیاني اور معجز کلامي سے فائده اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیه ۴ آنه - سوانحعمري آزاد ۱۲ - آنه علاوه محصول -

سید اختر حسن نمبر ۹۲ تالتلا لین - کلکته

[8] هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مہتم بالشان دوا خانه ھے وہ عمدگي ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھه بہت مشہور ھوچکا ھے - صدھا دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني ھوئي ھیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِس کارخانـه سے مل سکتے ھیں) عالي شان کار و بار٬ صفائي٬ ستھرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف ھوگا که :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان میں ایک ھي کارخانه ھے -

فہرست ادویه مفت٬ (خط کا پتـه)

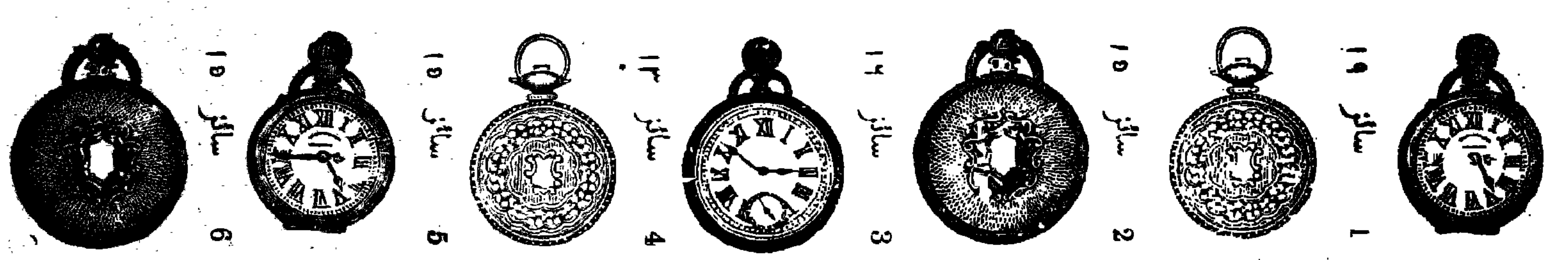
منیجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

الهلال کي شش ماهي مجلدات بجاے آٹھه روپیه کے پانچ روپیه

الهـلال کي دوسري اور تیسري جلدیں مکمل موجود ھیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنہري حرفوں میں الهـلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بھي ھیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا ھے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسي زیاده قیمت نہیں ھے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي ھیں -

(منیجـر)

[5]



1 — سستم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول دو روپیه آٹھه آنه
2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مٹل کیس ٹھیک ٹائم دینے والي گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول پانچ روپیه
3 — چاندي ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ھر جرزو پر یاقوت جڑا ھوا گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول باره روپیه
4 — [illegible] ي لیڈي واچ یا هاتھه کو زیب دینے والي اور خوبصورتي میں یکتا معه تسمه گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول چھه روپیه
5 — [illegible] دي ڈبل کیس منقش علاوه خوبصورتي کے ٹایم میں آزموده گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول سات روپیه
6 — پٹنٹ راسکوپ سستم لیور واچ بہت چھوٹي اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول تین روپیه آٹھه آنه
7 — کرو والزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل کیس اسکي مضبوطي کي شہرت عام ھے گارنٹي ۳ سال قیمت معه محصول پندره روپیه

نوٹ خدا کا شکر ھے که جسقدر همارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگاتے ھیں آجتک کسي نے شکایت نہیں کي

المشتہر :— ایم - اے - شکـور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتله کلکتـه

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

لاع دیجاچکي تهي ' جس سے همارے دعوے کي تصدیق هوتي هے -
(٦) ان واقعات سے ثابت هوتا هے که ناظم صاحب نے لڑکونکو
زده کہا اور نکل جانکا حکم دیا - هم نے اپني عرضداشت میں
کھا هے که ناظم صاحب سخت کلامي کرتے هیں اور اون سے
ستعال پیدا هوتا هے ' اس سے اسکي تصدیق هوتي هے - کہا
سکتا هے که لڑکونکو ناظم صاحب کے پاس جانیکا کیا حق تها ؟
اونکو ناگوار هوا هوگا اور اسکو انهوں نے درخواست پر حکم
هوانیکا جبري طریقه سمجها هوگا ' لیکن اسکي وجه یه تهي که
مهتمم صاحب نے اپني راے میں لکهدیا تها که میرے نزدیک
ناظم صاحب کي خدمت میں اس درخواست کا پیش هونا مناسب
نهیں ' اسلیے اونکو اب مهتمم کے توسط کا سهارا نهیں رها ' اور وه
ذات خود مجبوراً ناظم صاحبکي خدمت میں درخواست لیکر گئے -

(٧) مولوي محمد حسن نے ناظم صاحب کي خدمت میں
درخواست ٥ - مارچ کو بتوسط مهتمم صاحب دي ' اوسکو مهتمم
صاحب نے ٧ - مارچ کو بهیجا جب که اسٹرئک هوچکي تهي -
اس سے معلوم هوتا هے که وه درخواست کو دبالینا چاهتے تهے ' لیکن
بعد اسٹرائک اسلیے بهیجدي که اون پریهه الزام نه آنے پاے -
طلباء نے اسي بنا پر زور دیا که یه درخواست دبائي نه جا سکے -

(٧) مهتمم صاحب نے اپني رپورٹ کا یهه فقره نقل کیا هے :
" اوس کا (محمد حسن کا) طرز عمل جمیع اساتذه کیلیے '
باعث توهین و هتک هے " لیکن اگر مولوي محمد حسن کا طرز
عمل جمیع اساتذه کو ناگوار هوتا تو وه آنکے داخل کرنیکي سفارش
کیوں کرتے ؟ حالانکه متعدد مدرسین نے اونکي سفارش کي تهي
اگر جمیع اساتذه سے صرف انگریزي اسٹاف مراد هے تو کیا اسکے پہلے
بهی مولوي محمد حسن کے طرز عمل کی کسی ماسٹر نے شکایت
کی تهی ؟

(٩) هم نے بیان کیا هے که هم نے مسجد کانپور کے فیصله سننے
کیلیے وهاں جانیکي یا مسٹر محمد علي کے استقبال کي کوئي
خواهش نهیں کي ' اسلیے اسکے ممانعت کا آڈر بلا وجه تها ' لیکن با
این همه اخبار آئي ' ڈي ' ٹي کو یه اطلاع دیگئي که هم نے یه اسٹرئک
اس بنا پر کي هے که همکو پولیٹیکل شرکت سے روکا گیا تها ! اس سے
صرف یه مقصود هے که همارے مطالبات کي بے وقعتي ثابت کي
جاے اور هماري نسبت سرکاري حکام کے خیالات سیاسی سوء ظن کي
بنا پر خراب هوجائیں -

(١٠) مدرسین کي رپورٹ سے معلوم هوتا هے که وه جب
اسٹرئک کے بعد سمجهانے آئے تو طلباء نے اونکے ساتهه گستاخي
کي ' مگر اسکے متعلق امور ذیل کا لحاظ رکهنا چاهیے :

(١) مدرسین نے عین حالت هیجان میں طلباء کو بغیر
کسي همدردي کے سمجهانا شروع کیا تها ' ایسي حالت میں اگر
کسي طالب العلم نے اونکے ادب کا خاص لحاظ نه کیا هو تو اوسکو
معذور رکها جا سکتا هے -

(٢) مدرسین نے ظاهر کیا تها که هم بطور خود سمجهانیکے
لیے آئے هیں ' حالانکه اونکو پرنسپل نے بهیجا تها - اس بیان
کي وجه سے طلبا پر انکا اثر اچها نهیں پڑ سکتا تها -

(٣) مدرسین نے کہا تها که تعلیم جاري کردو تمام شکایتیں
رفع کرد جائینگي ' لیکن وه اسکے ذمه دار نه تهے ' اسلیے طلباء نے
اسکو قابل التفات نه سمجها -

(٤) مهتمم صاحب نے مدرسین سے بجبر ایسی سخت رپورٹ
لکهوائی هے اور دستخط دینے کیلیے مجبور کیا هے اور کہا هے که
اگر تم ایسا نه کروگے تو اسکے یه معني هیں که تم بهي طلباء کے
ساتهه شریک هو -

(٥) مهتمم صاحب نے بعض مدرسین پر بهي شرکت اسٹرائک
کا الزام لگایا تها ' اسلیے انهوں نے اپني برات دیلیے اس رپورٹ پر
دستخط کردیا - یه رپورٹ مولوي عبد الکریم صاحب کے مرتب کي
تهی - وه سرحدي ملک کے رهنے والے هیں ' اونکي تحریر و تقریر
عموماً سخت هوتي هے ' جس مدرس کي نسبت اس رپورٹ
میں لکھا هے که نهایت شسته تقریر کی ' وه مولوي عبد الکریم
صاحب هي تهے - طلبه کے فقروںکے نقل کرنے میں اُن باتونکو
حذف کردیا هے ' جنکے جواب میں وه کہے گئے تهے ' مثلاً عبد الجلیل
کا یه فقره که جو شخص جس طریقه سے همارا مقابله کریگا ' هم اوس
کا اسي طور سے مقابله کرینگے ' اسوقت کہا گیا جب مولوي
عبد الکریم صاحب نے یه کہا که اگر هم پولیس یا فوج کو بلائیں '
تو کیا تملوگ همارا مقابله کرسکتے هو ؟

(١٢) ان تمام واقعات سے ثابت هوتا هے که اسٹرائک صرف
مولوي محمد حسن کے اخراج نام پر کي گئي هے ' اور یه ایک
شخصي بحث هے جسمیں طلباء کو مداخلت کرنا مناسب نهیں '
لیکن یه بالکل غلط هے ' اسٹرائک ان تمام شکایتوں کي بنا پر کي گئي
هے جنکي نسبت مولوي نسیم صاحب فرماتے هیں که طلباء
احکام کي مخالفت کرتے هیں - مولوي محمد حسن کا واقعه جیساکه
هماري عرضداشت سے ثابت هوگا ' ان مسلسل شکایات کي آخري
کڑي تها ' اسلیے یه اسٹرائک شخصي نهیں ' بلکه اس کا اثر
تمام طلباء پر پڑسکتا تها ' مولوي محمد حسن کا نام جس بنا پر
خارج کیا گیا تها ' اوس کا تعلق بهی عام طلباء سے تها -

اس تحریر سے همارا مقصد یه هے که بزرگان قوم ان واقعات
پر هماري عرضداشت اور هماري اس تحریر کو پیش نظر رکهکر کوئي
راے قائم کریں ' ورنه انکا فیصله بالکل عاجلانه هوگا جو هماري
موت کا باعث هوسکتا هے - (طلباء دار العلوم ندوه لکهنو)

جماعة احمدیه

گذشته اشاعت میں هم مولوي حکیم نور الدین صاحب رئیس جماعة
احمدیه کے انتقال کی خبر درج کرچکے هیں جو رسالے کے مرتب
هونے کے بعد پهنچی تهی ' اب جو واقعات شائع هوے هیں اُنسے
معلوم هوتا هے که اس جماعت میں مسئلۂ خلافت اور تکفیر و عدم
تکفیر مسلمین کی بنا پر باهم اختلاف و نزاع پیدا هوگیا هے -

ایک عرصے سے اس جماعت میں مسئله تکفیر کی بنا پر دو
جماعتیں پیدا هوگئی تهیں - ایک گروه کا یه اعتقاد تها که غیر احمدي
مسلمان بهی مسلمان هیں گو وه مرزا صاحب کے دعوؤں پر ایمان
نه لاے هوں - لیکن دوسرا گروه صاف صاف کهتا تها که جو لوگ
مرزا صاحب پر ایمان نه لائیں وه قطعي کافر هیں : ان لله و انا الیه
راجعون - آخري جماعت کے رئیس صاحبزاده بشیر الدین محمود هیں -
اس گروه نے انهي کو اب خلیفه قرار دیا هے ' مگر پهلا گروه تسلیم
نهیں کرتا -

مولوي محمد علی صاحب ایم - اے نے اس بارے میں جو
تحریر شائع کي هے ' اور جس عجیب و غریب جرأت اور دلاوري
کے ساتهه قادیان میں رهکر اظهار راے کیا هے جهاں زیاده تر پہلے گروه
کے رؤسا هیں ' وه فی الحقیقت ایک ایسا واقعه هے جو همیشه اس
سال کا ایک یادگار واقعه سمجها جائیگا !

اس جماعت کا بیان هے که انکي تعداد کم از کم تین لاکهه هے '
لیکن مسلمانان عالم کي تعداد آج چالیس کرورڑ تک اندازه کي
گئي هے -

پس اگر غیر احمدیوں کو کافر سمجهه لیا جاے تو اس نئي
مردم شماري کي بنا پر چالیس کرورر میں سے انتالیس کرورر
ستانوے لاکهه کي تعداد نکال دیني پڑیگي - پهر افسوس اُس دین
الهي پر جس کا درخت خدا نے لگایا ' پر آج اُسکي شاخوں میں
صرف تین هي لاکهه پهل باقي رهگئے هیں !!

شذرات

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوة العلماء

طلباے دارالعلوم کي اسٹرائک

پچهلے هفتے موجوده مدعي نظامت (کیونکه حسب دستورالعمل ندوة العلما کا کوئی شخص ناظم نهیں هوسکتا جب تک اسے جلسۂ عام منظور نه کرے) کي جانب سے ایک رپورٹ وقعات اسٹرائک کے متعلق چهاپکر شائع کي گئی هے - اسمیں شک نهیں که کسي مدرسه یا انجمن کے عهده داروں کا کوئي بیان انکے مدرسے اور انجمن کے متعلق سب سے زیاده معتبر بیان سمجها جاسکتا هے' مگر چونکه موجوده معامله خود حکام ندوه اور طلباے دارالعلوم کے باهمي مناقشه کا هے' اسلیے انکي حیثیت ایک فریق سے زیاده نهیں' اور جس طرح ایک غیر جانب دار شخص کیلیے خود طلبا کا تنها بیان ایک فرق کا بیان هے اسی طرح یه رپورٹ بهي دوسرے فرق کي هے' اور قوم کے لیے حقیقت صرف اسي حالت میں منکشف هوسکتي هے جبکه باهر کے لوگوں کا ایک کمیشن نه صرف وجوه اسٹرائک بلکه تمام مفاسد ندوه کی تحقیقات کرے -

لیکن هر تحریر خود اپنی اندروني شهادتوں سے بهي جانچي جاسکتي هے اور اس بنا پر اگر اس رپورٹ کو دیکها جاے تو وه اُن نادانوں کی حماقت کا ایک تازه ترین ثبوت هے جو سمجهتے هیں که اس طرح کي تحریریں شائع کرکے قوم کو دهوکا دیدینگے' اور اصلاح مفاسد کي جو موجیں انکی طرف بڑهنے لگي هیں' اور جو انکے اغراض مفسدۂ و باطله کو پیغام موت دے رهي هیں' انسے اپنی شخصیت کي کشتي بچا لیجائینگے گو خود مسلمانوں کي ایک عظیم الشان دیني تحریک غرق هلاکت و تباهي هوجاے !

لقد استکبروا في انفسهم وعتو عتوا کبیرا

لیکن یه بالکل تمسخر انگیز هے - اگر ان لوگوں کو هدایت ملنے والي هوتي تو یه اب بهي سنبهلنے کي کوشش کرتے' اور مسلمانوں کي حالت پر رحم کرتے جنکے لیے ندوه کي بربادي بڑي هي مصیبت انگیز هے - مگر معلوم هوتا هے که دلوں کا مرض اور بڑهگیا هے : في قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا - بجاے انابت و اعتراف اور سعي اصلاح کے یه اپنے نفس خادع کے دهوکے میں آ گئے هیں' اور اُس شریر قوت نے انکو یه پٹي پڑها دي هے که اس قسم کي رپورٹیں چهاپکر اور اسٹرائک کو محض ایک خاص لڑکے کا معامله بنا کر یا اپنے مقامي معبدوں کے آگے سجده هاے مشرکانه کرکے' اور انهیں پالیٹکس کا فرضی خطره دکهلا کر حق کي صداؤں کو شکست دیدینگے : و یحسبون انهم علی شي' الا انهم هم الخاسرون !

خیر' بهتر هے - اپني آخري قوتوں کو بهي آزما لیں - حق کی جو اواز بڑي بڑي عظیم الشان قوتوں کو لمحوں اور منٹوں کے اندر شکست دیسکتی هے وه شاید چند بر خود غلط اور نا آزموده هستیوں کا فیصله کرنے سے عاجز نهیں' اور اگر ندوه کي اصلاح چاهنے والے اپني کسي ذاتي غرض سے نهیں بلکه صرف حق اور صداقت کیلیے اُٹهے هیں تو عنقریب نتائج خود فیصله کردینگے :

و یحق الله الحق بکلمته و لو کره المجرمون !

(یهاں تک لکها تها که ایک تحریر طلباے دارالعلوم کي طرف سے پهنچي جو انهوں نے اس رپورٹ کے جواب میں شائع کي هے - اسکي اشاعت ضروري سمجهتا هوں کیونکه رپورٹ تمام اخبارات میں شائع هوچکي هے اور ضروري هے که خود طلباء کا بیان بهی شائع هوجاے - چونکه اخبار مرتب هوچکا هے اور زیاده گنجایش ابتدائی صفحات میں نهیں رهي هے اسلیے خود اپني تحریر کو ملتوي کردیتا هوں - آینده هفتے جو کچهه لکهنا هے لکهونگا -)

معروضات طلباے دارالعلوم

بجواب

واقعات اسٹرائک مرتبۂ ناظم صاحب ندوة العلماء

اسٹرائک کے جو وقعات اور همارے جو بیانات دفتر نظامت کي طرف سے شائع هورے هیں' اونکے متعلق همارې معروضات بدفعات ذیل هیں :

(۱) همارا یه بیان همارې تمام شکایتوں پر حاوي نهیں هے' کیونکه ارکان نے همکو اونکے بیان کرنیکے لیے کافي وقت نهیں دیا' اسلیے هماري دوسري شکایات پر اس کا اثر نهیں پڑسکتا -

(۲) جناب مهتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں جو رپورٹ مولوي محمد حسن کے اخراج نام کی بهیجي هے وه نهایت مبالغه آمیز هے' اور جن باتوں سے اس کا اثر کم هوسکتا تها اوسکو بالکل چهوڑ دیا هے - مولوي محمد حسن کس غرض سے اونکي خدمت میں گئے ؟ سلسلۂ کلام کیونکر شروع هوا ؟ انهوں نے کن باتوں کی طرف توجه دلائي ؟ جناب مهتمم صاحب نے اس موقع پر طلباء کي نسبت کیا الفاظ استعمال فرماے ؟ مولوي محمد حسن کے وه کیا الفاظ تهے جنکو درشت کلامي سے تعبیر کیا گیا هے ؟ فیصله اور صحیح راے قائم کرنیکے لیے ان باتوں کو روشني میں لانے کي ضرورت تهي - مولوي محمد حسن اور تمام طلباء نے جو درخواست اس معاملے کے متعلق دي هے' اور اوس میں واقعه کي تحقیقات کے متعلق جو زور دیا هے' اوس کا مقصد صرف یهي تها که ان باتوں کي تحقیقات کرکے فیصله کیاجاے - لیکن جناب مهتمم صاحب هر موقع پر اس سے تحاشي کرتے هیں - اب همارے عرضداشت سے یهه باتیں روشني میں آجائینگی' اسلیے قوم کو هماري عرضداشت کے شائع هونے سے پہلے اس کے متعلق کوئي راے نهیں قائم کرني چاهیے - (یه شائع هوگئي هے اور اس کي اشاعت کے آخر میں درج هے - الهلال)

(۳) طلباء نے جناب ناظم صاحب کي خدمت میں جو درخواست دي' اوس سے ثابت هوتا هے که وه پہلے جناب مهتمم صاحب کي خدمت میں ایک مفصل درخواست دے چکے تهے - واقعات اسٹرائک میں اوس درخواست کو شائع نهیں کیا گیا' اسلیے اس سے طلباء کي درخواست دینے کے وجوه اور اونکي موزونیت نهیں معلوم هوسکتي -

(۴) طلباء کي جو درخواست مع رپورٹ مهتمم' ناظم صاحب نے ارکان کي خدمتمیں بهیجي اوسمیں مولوي نسیم صاحب لکهتے هیں که " اگر طلبا اسٹرائک کریں تو درس گاه براے چندے بند کردینا چاهیے " مولوي اظهر علي کي راے بهي مولوي نسیم کے مطابق هے - مولوي ظهور احمد صاحب نے بهي اپني راے میں اسٹرائک کا ذکر کیا هے - ان تمام راؤں سے ثابت هوتا هے که ارکان کو پہلے هي سے طلبه کي طرف سے بدگمان کردیا گیا تها جس سے اونکي راے کي وقعت کم هوجاتي هے - حکیم عبد الولي صاحب لکهتے هیں که معامله غور طلب هے - اور یه ضرور نهیں که میري راے آور ونکے موافق هي هو - اس سے معلوم هوتا هے که بعض ارکان نے اس اثر کو قبول نهیں کیا تها -

(۵) مولوي نسیم صاحب کي راے سے ظاهر هوتا هے' طلباء احکام کي مخالفت کرتے رهتے هیں - اس سے ثابت هوتا هے اسکے پہلے قابل مخالفت احکام جاري کیے گئے' اور طلباء نے اونکی مخالفت کي - هم نے اپني عرضداشت میں لکها هے که جن طلبا نے انکي مخالفت کي وه ناظم صاحب کي نگاه میں کهٹکنے لگے - اس راے سے معلوم هوتا هے که خاص خاص ارکان کو بهي اس

رقت تک ضرور هي جلا ئيگي - بالكل اِسي طرح ميں سچائي اس خاصه كو بهي ديكهتا هوں كه وه جب تک سچائي هے' اُس تک ضرور هي كامياب هوگي - اگر دنيا كے تمام شهنشاه جمع كر كوشش كريں ' اگر دنيا كي تمـام فوجيں لڑنے كيليے اكٹهي جائيں ' اگر خزانے راستوں ميں بچها ديے جائيں ' اور دنيا هر بسنے والے كے هاتهه ميں تلوار ديدي جاے' اور پهر يه سب كچهه تم چاهو كه ايک دن' ايک گهنٹے ' ايک لمحه كيليے بهي آگ خاصه چهوڑ دے ' تو كيا ايسا هوسكے گا ؟ اگر نهيں هوسكيـگا يقين كرو كه ايسا هي مجهے بهي يقين ديا گيا هے كه اگر دنيـا تمام دماغي اور مادي قوتيں اكهٹي هوكر سچائي كے كاموں كو كام كرنا چاهيں ' جب بهي ايک ساعت ' ايک لمحے ' بلـكه ايک لمحے كے دسويں حصے كيليے بهي اسـكا الهي خاصه اُس سے الـگ نهيں هوسكتا - يه بهي اُسي خدا كا ايک قانون هے جسنے آگ كو گرمی اور پاني كو برودت بخشي هے : ولن تجد لسنة الله تحويلا !

* * *

پس چونكه الـهلال كوئی تجارتي دفتر نه تها جو عـام كاروباري اصولوں پر قائم كيا گيا هو ' بلكه ايمان بالله اور عمل بالاسلام كی ايک دعوة ديني تهي جو چند مقاصد كو اپنے سامنے ركهتي تهي ' اور خدا كے حكموں اور حكموں كے پيغام بروں كے طريقے كے ما تحت قوم كو انكي طرف بلاتي تهي ' اسليے مجهے اسكي طرف سے ايک بے پروا دل اور ايک بے خوف روح دي گئي' اور مجهے پورا اطمينان هوگيا كه اگر يه بيج كهوٹ اور نقص سے خالي هے ' تو بغير پهل پيـدا كيے اور سرسبز و تنـاور هوے نهيں رهيـگا -

و البلد الطيب يخـرج نباته باذن ربه ' و الذي خبث لا يخرج الا نكدا - كذالـك نصرف الايات لقوم يشكرون (۷ ۵۵)

جو جگه ايسي هے كه زمين اُسكي عمده هے تو اسكے پروردگار كے حكم سے اسكي پيدا وار بهی عمده هي نكلتي هے - اور جو زمين ناقص اور خراب هے اُسكي پيدا وار بهي ناقص هوتي هے - يه دراصل ايک مثال هے اور اسي طرح هم اپني حكمت كي نشانياں اُن لوگوں كيليے مثالوں ميں بيان كرتے هيں جو فضل الهي كا شكر ادا كرنے والے هيں -

* * *

اگر تجارت كي دكان هوتي تو ميں تاجروں كي طرح كام كرتا ' اگر كاروباري معاملات هوتے تو ميں اپنے كام كے فروغ و ترقي كيليے هر خريدار كے آگے منت كرتا ' اگر ميري معاش هوتي تو مجهے اسكے بڑهنے سے خوشي اور گهٹنے سے دكهه پهنچتا ' اور اگر ميري محنت اسكے ليے سبب اور ميري دوڑ دهوپ اسكے ليے وسيله هوتي تو ميں خدا كا نا فرمان هوتا اگر ايسا نه كرتا ' ليكن جبكه ميں چيخ چيخ كركهتا تها كه اسكي سچائي كي دعوت اور اسكے دين مبين كي پكار هے' اور جبكه مجهے يقين تها كه ايسا كهنےميں ميں غلطي پر نهيں هوں اور جو كچهه كهه رها هوں صرف اسي ميں سچ هے ' تو پهر ميں ديوانه نه تها كه هشياروں كي طرح اعتماد نه كرتا ' اور بے هوش نه تها كه هوش والوں كي طرح اُسكے وعدے كو نه سمجهتا - دنيا ميں ايک شخص چند روپيوں كي تنخواه ديكر كسي انسان كو اپنا كام سپرد كر ديتا هے' اور پهر بے پروا هو جاتا هے كه خود مجهے فكر كرنے اور فكر ميں گهلنے كي ضرورت نهيں - پس اگر انسانوں كے اعتماد پر ايک انسان بے فكر هونا جانتا هے تو كيا مجهے خدا پر اعتماد كركے بے فكر و بے پروا هونا نهيں آتا تها ؟ جبكه كام اُسي كا تها ' اور جبكه اسكے وعدوں كا اُس وقت سے اعلان هو رها هے ' جس وقت سے كه وه بندوں سے كلام كرتا اور اپني مقدس شريعتوں كو بهيج رها هے تو ميں كيا كرتا اگر ايسا نه كرتا ؟ اور اگر ميں نے ايسا كيا تو يه ايک ايسا كام تها جو ايک بچه بهي كرتا ' اور ايک نادان سے نادان انسان بهي اسكے ليے شهادت ديتا -

هاں ' كام اسي كا تها ' وه سچ تها ' اسكا وعده بهی سچ هے ' اور اعتماد كيليے اس سے بڑهكر كوئي نهيں ' پس مجهے كيا پڑي تهي كه اپنے تئيں تاجروں كي طرح گرفتار غم ركهتا ' اور مزدوروں كي طرح محنت و مشقت اُٹهاتا جبكه كام كرنے والا خود هي اپنے كاموں كو انجام دے ديگا ؟

* * *

الحمد لله كه ميرے اعتماد نے مجهے دهوكا نهيں ديا ' اور اگر اعتماد كا يه ايک هي دروازه بند هو جاے تو پهر آسمانوں اور زمينوں ميں انسان كيليے كوئي جگهه اعتماد كي نه رهے - مشيت ايزدي اسي كي مقتضي هوئي كه الهلال نكلے اور جو كچهه اُسے كرنا هے وه كرے - پس وه نكلا اور ايک بے پروا اور بے فكر روح كي طرح اپنے كاموں كو انجام ديتا رها - نه تو اُس نے كسي سے مدد چاهي اور نه كسي كي مدد قبول كي - نه تو كاروبار كي طرح كبهي اپنے ليے فكر و جستجو كي' اور نه كبهي انسانوں كے آگے عاجزي كا سوال كيا ' اور نه هي كبهي اُنكے شكر كا ترانه گايا - يهاں تـک كه اقل قليل مدت كے اندر جو اسطرح كے كاموں كيليے ايک نهايت نا قابل ذكر مهلت هے ' اسكا بيج پهوٹا اور اسكي شاخيں اسقدر دور پهيل گئيں كه انكے خيال سے تعجب اور انكے ذكر سے حيراني پيدا هوتي هے - اس نے دنيا ميں قدم ركهنے كے وقت ايک دعا مانگي تهی ' اور نه تو وه اپنے حريفوں سے هراسان تها اور نه اپنے نقصانوں اور مشكلوں سے متفكر تها ' بلكه صرف اپني اُس دعا كے نتائج كا منتظر تها - اُس نے خدا سے مهلت مانگي تهي كه اپنے بعض مقاصد كو اپنے سامنے ديكهه لے ' اور اگر وه سچي باتوں كي طرف دعوة دينے والا هے تو كاميابي سے پہلے هلاک نهو - پس دعا قبول هوئي اور اسے هلاكت كي جگه زندگي كا پهل ملا : ذالـك بان اللـــه هو الحـق ' و ان ما يدعون من دونه الباطل ' و ان الله هو العلي الكبير ! (۳۱ : ۳۰)

* * *

بس اب ديكهتـا هوں تو الهـلال اپنا كام پورا كرچـكا هے اور اپنے " بعض مقاصد " كو اپنے سامنے ديكهه رها هے - ميں اسكي تفصيل نهيں كرونگا ' مگر صرف اتنا اشاره كرونگا كه وه اصلي كام نه تها بلكه كام كي پكار تهي ' تا لوگ متوجه هوں اور راسته صاف هو - وه لوگوں كي غفلت كو دور كرنا چاهتا تها ' اور انكے دلوں ميں اُن پراني اميدوں كو زنده كرنا چاهتا تها جو افسوس هے كه بهلا دي گئي تهيں - وه صرف " دعوة " تهي ' جو لوگوں كے اندر ايک نئي آرزو پيدا كرنا چاهتي تهي ' اور اپني ملت كي حسيات اور جذبات ميں خدا پرستي كي لگن اور دين الهي كي محبت اور اطاعت كا شوق ديكهنا چاهتي تهي - وه عمارت نه تهي بلكه اسكے ليے داغ بيل تهي ' اور آفتاب مقصود نه تها بلكه صبح صادق كي روشني تهي جسكے بعد روشني كو بڑهتے بڑهتے بالكل اُجالا هو جانا چاهيے : يقلب الله الليل و النهار ' ان في ذالك لعبرة لاولي الابصار - (۲۴ : ۳۵)

* * *

الحمد لله كه تائيد الهي سے يه سب كچهه هوچكا هے ' اور الهلال كا كام اپني " پهلي منزل دعوة " سے گذر چكا هے - اب اسكے بعد " دوسري منزليں " هيں اور اُنكي راه پهلي منزل كي راه سے مختلف هے - اگر اسكے بعد بهي الهـلال قائم رهے ' اور بيداري كو محكم اور طلب

الهلال

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری

به صحـرا !!

مسئلۂ قیام الهلال کا آخری فیصلہ

(۲)

پهلو بشگافید و به بینید دلم را
تا چند بگویم که چنانست چناں نیست !

گذشته اشاعت کے مقالۂ افتتاحیه میں مختصراً اپنے حالات و افکار کي سرگذشت لکهه چکا هوں اور بعض اُن اسباب کي تفصیل کي هے جنکي وجه سے ابتک الهلال کے مالي مسئله کي طرف سے بالکل خاموشي اختیار کي گئي - حتی که کبهي اسکے نقصانات کا بهي تفصیل کے ساتهه تذکره نهیں کیا گیا ' اور دنیا میں جسقدر متعارف وسائل و ذرائع اس طرح کے کاموں کو فروغ دینے کے هیں ' اُن میں سے کسي ایک ذریعه کو بهي اختیار نهیں کیا -

لیکن فی الحقیقة اس خاموشي اور استغناء کا سبب صرف یهي نهیں هوسکتا - یه سچ هے که ایک انسان بهتر سے بهتر اور اولو العزم سے اولو العزم ارادے کرسکتا هے ' لیکن وه اپنے ارادوں کي کشتي کو کنارے تک لے جانے پر قادر نهیں ' اور اس بارے میں وه عالم خلقت کا سب سے زیاده کمزور جانور هے - وه موجیں جو باهر کي مشکلات سے اٹهتي هیں اور پهر همارے اندر کے اٹهنے والے طوفانوں میں ملجاتي هیں ' اُنکے آگے صبر اور ارادوں کے بڑے بڑے پهاڑ بهي قائم نهیں رهسکتے ' اور جلب نفع اور دفع ضرر کي طبیعي خواهش کا بهونچال دماغ کي بنائی هوئي عمارتوں کیلیے بڑا هي خوفناک هوتا هے -

پهر یه بهي هے که انسانوں کي اعانت سے بے پروا هو جانے کے یه معني نهیں هیں که آزادانه وسائل ترقي و فلاح کے اختیار کرنے سے بهي آدمي دست بردار هوجاے - ایک شخص سب سے بے پروا و مستغني رهکر بهي اپنے کاموں کو اعلی قسم کے تجارتي وسائل سے فروغ دیسکتا هے - لیکن غور فرمائیے که الهلال نے ایسا بهي تو نهیں کیا ؟ نه تو کبهي بڑے بڑے اشتهارات دیے گئے ' نه دورہ کرنے کیلیے ایجنٹ بهیجے گئے ' نه تمام شهروں میں ایجنسیاں قائم کرنے کیلیے خاص طور پر کوششیں کیں ' نه اشتهارات حاصل کرنے کیلیے بکثرت خط و کتابت کي گئي ' نه پرائیوٹ خطوں کے ذریعه خریداروں کو توسیع اشاعت پر توجه دلائي ' حتی که شاید هي کسي مقبول عام کلم میں اسدرجه اغماض اور پهلو تهي کي گئي هوگي ' جیسي که الهلال کیلیے برابر هوتي رهي هے - مثلاً ذرا سي بیجا شکایت پر خریداروں کو قیمت واپس بهیج دي گئي - بسا اوقات دفتر کے کسي شخص کي غفلت سے ایسا هوا که تین تین چار چار بار کسي نے خریداري کي درخواست دي ' اور اس سے قیمت وصول نهیں کي گئي - یهاں تک که اس نے رجسٹرد خطوط بهیجے اور ارجنٹ تار کے ذریعه توجه دلائي !

لوگ چونکه میري طبیعت سے واقف نهیں هیں اور عام حالت کے خوگر هیں ' اسلیے سفر میں اکثر ایسا اتفاق هوتا هے که هر روز دو چار شخص مجهسے فرمایش کردیتے هیں که همارے نام اخبار جاري کردیجیے گا ' اور سمجهتے هیں که انهوں نے مجهپر احسان کیا ' حالانکه مجهے اس سے اسقدر تکلیف هوتي هے که بیان نهیں کرسکتا - میں کچهه الهلال کا ایجنٹ نهیں هوں که اسکی خریداري کي درخواست مجهے دیکر خوش کیا جاے - یه امور دفتر کے منتظمین سے متعلق هیں اور جسکو خواهش هو وه ایک پیسے کا کارڈ بهیجکر اخبار منگوا سکتا هے - بهرحال کئي سو اشخاص ایسے هیں جنهوں نے مجهسے زباني کها ' اور میں نے اس غلطي کا یوں کفاره کیا که کبهي انکے نام اخبار جاري نه کرایا :

همارا بهي تو آخر زور چلتا هے گریباں پر !

اسي طرح بے شمار واقعات هیں جنکو بیان کیا جاے تو لوگوں کو نهایت تعجب و تحیر هو - پس ان تمام حالات کا سبب اصلي صرف ایک اراده هي نهیں هو سکتا جو کسي کمزور انساني دماغ کے اندر پیدا هوا هو -

* * *

اصل یه هے که اسکا سبب نه تو محض کوئي الوالعزمي کا اراده هے اور نه کوئي نا دانسته غفلت ' نه تو اسکے اندر انساني ارادہ کا کوئي شرف هے اور نه محض ارادے کے استقلال کا کوئي جوهر ' وه نهایت هي ادنی قسم کا انساني عمل هے جو ایک عاجز و درمانده بنده کرسکتا هے ' اور ایک بهت هي معمولي درجے کا اعتماد هے جو هر ایسي روح کو هونا چاهیے جو اپنے تئیں ایمان اور یقین کے دروازے پر گرا دے -

میرا اشاره اُس یقین قلبي اور ایمان روحي کي طرف هے ' جو هر صداے حق اور دعوة صداقت کي کامیابي اور فتح و نصرة کیلیے ابتداے کار سے اس عاجز کو دیا گیا هے ' اور جس کے ذکر کو آغاز اشاعت الهلال سے اس وقت تک اتني مرتبه دهرا چکا هوں که بهت سے لوگ شاید سنتے سنتے اُکتا گئے هونگے ' مگر کچهه ایسا هر آن اُبلنے والا جوش اور هر دم بهڑکنے والي آگ اپنے دل میں پاتا هوں که کسي طرح بهي اسکے بار بار کهنے سے مجهے سیري نهیں هوتي - حتی که جي چاهتا هے که اگر بن پڑے تو تمام باتوں اور تذکروں کو یک قلم چهوڑ دوں ' دیوانوں اور پاگلوں کي طرح شهروں کي گلیوں اور بازاروں میں نکل جاوں ' اور اپنے خداے قدوس کي اس شان صدق نوازی کا گیت گاؤں که وه کیسا سچائیوں کا مالک اور راست بازوں کا پروردگار هے ' اور اسکے سوا کون هر طرح کي عاجزیوں اور هر طرح کي چاهتوں اور محبتوں کا مستحق هو سکتا هے ' جو سچائی کي صداؤں کو اپنے پیاروں کي طرح همیشه پالتا ' اور اپني صداقت کي طرف بلانے والوں کے ساتهه دوستوں اور یاروں کي طرح همیشه وفاداري کرتا هے !! سبوح قدوس ' ربنا و رب الملائکة والروح !!!

* * *

سورج هر روز مشرق کي جانب سے نکلتا دکهائي دیتا هے ' اور رات جب آتي هے تو وه پچهم کي طرف ڈوب جاتا هے - پاني کي خاصیت هے که هر بوجهل شے اُسمیں ڈوب جاتي هے ' اور آگ کا کام یهي هے که وه گرم کرتي اور جلادیتي هے - هر شخص دنیا میں ان مشاهدات طبیعة اور قوانین فطرة کو دیکهتا هے ' اور ایک بچه بهي اسپر اسي طرح عملاً اعتقاد رکهتا هے ' جیسا که ایک حکیم علماً اور حکماً -

یقین کرو که ٹهیک اسي طرح بلکه اس سے بهي زیاده محکم اور غیر متغیر یقین کے ساتهه میں بهي دیکهتا اور جانتا هوں که سچائي نکلتي هے ' اور اپنے کاموں کو ایک یکساں قانون فطرة کي طرح همیشه انجام دیتي هے - جسطرح آگ کا خاصه هے که وه جب تک آگ

مدرس سلامیه

: ۱وة العا ۱

مـــاضي و حـــال

(۷)

ات بـ ۱، الـ ، ات

(کتب خانه)

اس سلسلے میں ایک قابل ذکر شے آور رهگئي هے - دارالعلوم
وۃ العلما کي علمي حیثیت کچهه بهي نهوتي اگر علوم اسلامیهٔ
عربیه کا ایک عمده ذخیره اسکي ملکیت میں نهوتا - بعض
باب خیر نے شاهجهانپور اور پٹنه وغیره کے اجلاس میں کتابیں
ـ کیں لیکن اُن میں زیاده تر عام مطبوعات اور متداول کتب کا
خیره تها - غالباً سنه ۱۹۰۶ میں مولانا شبلي نے ندوه کے متعلق
ـ عظیم الشان کتب خانه قائم کرنے کي تحریک کي اور سب
ـ پہلے اپنـا پورا کتب خانه جو ایک عمده منتخب ذخیره علوم
لامیه و مشرقیه کا تها ' ندوه کو دیدیا -

اُسکے بعد انهوں نے نواب سید علی حسن خاں صاحب کو آماده کیا
وه اپنا کتب خانه بهي ندوه کیلیے وقف کردیں - انکے پاس انکے
د مرحوم نواب صدیق حسن خاں صاحب کے کتب خانه کا بڑا
صه محفوظ تها اور مطبوعات کے علاوه بهت سي نادر قلمي کتابیں
ي تهیں' مثلاً متاخرین ائمۀ حدیث یمن کي تصنیفات جو نواب
ـاحب مرحوم نے خاص کوشش سے حاصل کي تهیں - از انجمله
ام شوکاني اور امیر اسماعیل یماني رحمة الله علیهما کي اکثر غیر
طبوعه کتابیں هیں که انـکا حاصل کرنا اب بهت دشوار هے - امام
وکاني کي تفسیر فتح القدیر تفسیر بالحدیث کا ایک بهترین
مجموعه هے - اور اسکا مکمل نسخه اسمیں موجود هے -

چنانچه نواب صاحب نے اپنا کتب خانه بهي بعض شرائط کے
ساتهه اسمیں شامل کردیا - اسي طرح مولوي سید حسین بلگرامي
نے بهي اپني تمام کتابیں بهجوادیں - اور به حیثیت مجموعي ایک
مده ذخیره علوم و فنون اسلامیه و عربیه کا هوگیا -

(خلاصۀ مطالب)

یه ایک اجمالي نظر تهي اُن واقعات پر جو سنه ۱۹۰۶ سے
ه ندوه کي نئي حیات عمل کا آغاز هے ' گذشته سال تـک ظهور
یں آے اور یهي اُس کي حیات بعد الممات اور عروج بعد از
وال کي سرگذشت هے - اس سے مقصود یه تها که ندوه کے گذشته
موں کي نسبت لوگوں کو ایک مکمل و مرتب معلومات حاصل
وجاے اور وه اندازه کرسکیں که کس قدر کام هوچکا هے ؟ یهي
سبب هے که موجوده حالات کے نقائص کا تفصیلي بیان میں نے
ملتوي کردیا تها اور چاهتا تها که سب سے پہلے ندوه کي غرض
سیس اور گذشته کاموں کي مقدار بیان کردي جاے -

ایک صحیح اور مکمل واقفیت کے بعد جو راے قائم هوتي
ه رهي صحیح راے هوتي هے - ندوه اب ایسي هي رایوں کا
حتاج هے -

دنیا عالم اسبـاب هے اور کوئي فعـل وجـود میں آ نهیں سکتا
ب تک که اُسکے تمام اسباب جمع نه هوجائیں - پس مولانا شبلي
نے دار العلوم کیلیے یه جو کچهه کیا ' اسکي اصلي علت صرف انهي
کي کوششیں نهیں هوسکتیں - یقیناً بهت سے اسباب و علل اسکے لیے
فراهم هوے - لیکن اگر اس تعلیل کا مطلب یه هو که پیش نظر
نتائج کو انکي طرف منسوب نهونا چاهیے تو یه ایک ایسي
سوفسطائیت هوگي جسکے بعد دنیا میں کوئي نسبت فعل و کار جائز
نهوسکے گي !

دنیا جانتي هے که میں مداح نهیں بلـکه معترض هوں -
الحمد لله که میرے اعتراف و اقرار کي گردن میرے خداے قدوس
نے بهت هي متکبر بنائي هے ' اور مجهے انسانوں کے آگے جهکنے کا
سبق نهیں ملا هے - میں سچ سچ کهتا هوں که میرے لیے انسانوں
کي تعریف سے بڑهکر کوئي بهي مکروه و غیر مطبوع کام نهیں هوتا -
اگر میں ایسا کرنا چاهوں بهي تو خود میرا دل مجهے ملامت کرنے
لگتا هے' اور میرا ضمیر کچهه اسطرح خود بخود محجوب هوجاتا هے گویا
اُس سے کوئي بڑا هي شرمناک جرم سرزد هو رها هے ! و ذلک فضل
الله یوتیه من شاء والله ذوالفضل العظیم - غیور و الوالعزم عرفي نے
میري زباني کها هے :

قصیـده کار هـوس پیشـگاں بود عـرفي
تو از وظیفۀ عشقي وظیفه ات غزل ست !

لیکن با این همه میں پورے اطمینان اور کامل راحت ضمیر کے
ساتهه مولانا شبلي کي ان خدمات کا اعتراف کرتا هوں جو انهوں نے
ندوة العلما کیلیے انجام دیں اور تسلیم کرتا هوں که ان کاموں میں
ایک بـڑا هي قیمتي جوهر ایثار نفس کا تها جو آجکـل بهت
کم یاب هے -

مجهے مولانا شبلي کي کمزوریاں بهي معلوم هیں - میں جانتا
هوں که انمیں کیا خوبیاں هیں اور اسکے ساتهه هي کیا اوصاف نهیں
هیں جنکے لیے انهیں متاسف هونا چاهیے - میں ندوه کے متعلق
آخري مباحث میں بتلاونـگا که دارالعلوم کیلیے انکا وجود کن کن
امور میں رحمت الهي تها ' کن کن امور میں بے سود ' اور وه
کونسي باتیں هیں جنکي انمیں کمي تهي ؟ میں اپنے اظهارات میں
بے خوف هوں ' اور الله کے فضل سے میري حق گوئي کي چٹان
اتني بلنـد هے جهاں سے اشخاص کي تمدیح و تقبیح کي باتیں
چیونٹي کے وجود سے بهي زیاده حقیر و صغیر نظر آتي هیں - جو خدا
کي صـداقت کے آگے جهکنا اور حکومتوں اور گورنمنٹوں کے دبدبۀ
و سطوت کو ٹهکرا دینے کي توفیق کا طـالب هو ' اسکے آگے چنـد
انسانوں کي هستیوں کے مباحث کیا چیز هیں ؟

مبیں حقیر گدایان عشق را کین قوم
شهان بے کمر و خسروان بے کله اند !

لیکن کمـزوریوں سے کوئي انسان خـالي نهیں - دیکهنا یه هے
که ندوه جس غرض سے قائم هوا ' جس مقصد کا اُس نے اعلان کیا '
جو مقصد وه کهو رها تها ' جس کهوے هوے کو اُٹها نے والا ' اور
گمنامي و فنا سے زندگي و شهرت میں لانے والا کوئي نه تها ' اسکے
لیے کس کا وجود موجب نجاح هوا ' اور کس نے اپنا وقت ' اپني
قابلیت ' اپنا دماغ ' صرف کر کے پورے ایثار کے ساتهه دار العلوم
ندوه کو موت کے منه سے نکالا ' اور موجوده حالت تـک پہنچایا ؟

صداقت کا اعتراف ' اسکا قدرتي حق هے ' اور دماغ و عقل
مجبور هے که سفید کي سفیدي کا اقرار کرے - پس یه کهنا پڑتا هے
که یه سب کچهه مولانا شبلي نے کیا ' اور انکے وجود سے ندوه کي
گذشته هستي کو الگ کر کے دیکهیے تو صـرف گولا گنج لکهنو کا
ایک ویرانه باقي رهجاتا هے ' جسکے اندر تباهي و بربادي کي
خاک اڑ رهي هے !

و جستجو کو پائدار بنانے کا وسیله ثابت هو تو یه اُس کریم و حکیم کا مزید لطف و احسان ھے' اور اسکا قاعدہ یهي ھے که شکر نعمت سے اسکا لطف همیشه بڑھتا' اور عاجزیوں اور التجاؤں سے دوگنا هوتا ھے:

ولئــن شکرتم لازیـدنــکم ' ولئــن کفــرتم' ان عــذابي لشدیــد !

یهی سبب ھے که گذشته فاتحۂ جلد جدید میں اس عاجز نے اس دعا کو دهرایا اور یاد دلایا او ر پهر بهت سے بیانات کارو بار دعوۃ کے ظهور و تکمیل کے متعلق حوالۂ قلم هوے که اُن سے مقصود در اصل پهلی منـزل کار تـک پهنچنے کا اعــلان تها: فسبح بحمــد ربـك و استغفرہ' انه کان توابا -

* * *

پس اب چونکه الهلال اپنے مقصد کو پورا کر چکا ھے اور اپنی "پهلی منزل" سے گذر چکا ھے' اور خود اُس نے اپنے کارو بار کي جو مدت قرار دي تهي' وہ الحمد لله که صرف اسکي التجا اور حضرۃ ایزد برحق کي قبولیت سے بلا منت غیرے پوري هوچکي ھے- اسلیے وقت آگیا ھے نه احباب و مخلصین اور مومنین مهتد ین کے آگے الهلال کے آیندہ قائم رکهنے کے مسئله کو چند لفظوں میں صرف ایک بار پیش کردیا جاے' تاکه جو لوگ اُسکي محبت اپنے اندر رکهتے هیں اور اسکے کاموں کو ملک و ملت کیلیے ضروري اور مفید یقین کرتے هیں' صرف وهي لوگ اسپر غور کریں' اور ایک قطعي فیصله کـرنے میں میرے ساتهه شریـک هو جائیں - خواہ اسے تکبر سمجها جــاے یا غرور بیجا ' لیکن میں سچ سچ کهتا هوں که اب بهي نه تو کسي سے التجا ھے اور نه کسي کے آگے سوال ' نه کسی پر بار ڈالنا مقصود ھے اور نه کسي کیلیے بار خاطر بننا گوارا - میں تن تنها بغیر دولت و ثروت ' بغیر حصول اعانت ' بغیر استمداد و استعانت اشخاص و جماعت ' تمام مشکلوں کو برداشت کرکے اور تمام موانع و مصائب سے بے پروا رهکے' محض نصرۃ الهي سے اپنا "پهلا کام" پورا کر چکا هوں ' اور اب میرے آگے "دوسري منزلیں" موجود هیں اور اُنکے لیے "الهلال" کي اشاعت کا محتاج نهیں هوں - الهلال کے مالي نقصانات اگرچه انتهائي حد تک پهنچ گئے هیں اور مجهے تن تنها رهنے کي وجه سے اتني محنت کرني پڑتي ھے که میري صحت نے جواب دیدیا ھے اور میري آنکهوں کي بصارت یکا یک ضعیف سے ضعیف تر هوگئي ھے - اس سے بهي زیادہ یه که میں اب متصل چند گهنٹے کام کرتا هوں تو سر میں درد شروع هوجاتا ھے اور رات کو جاگ کر کام کرنے کي میري محبوب و لذیذ عادت مجهسے مفارقت چاهرهي ھے - تاهم مجهپر میرے خدا کا کچهه ایسا فضل و کرم ھے که اگر الهلال کا کام نا تمام رها هوتا اور مجهے میري "پهلي منزل" دکهائي نه دیتي' تو اب بهي پوري خاموشي کے ساتهه برسوں کام کـرتا رهتا اور کبهي بهي ان سرگـذشتوں کے پڑهنے کي تمهیں تکلیف نه دیتا - کیونکه خدا حکیم و قدیر ھے اور اسکا فضل اور اُسکي ربوبیت همارے تمهارے انـدازے سے بهت زیادہ ھے: و ان تعـدوا نعمة الله لا تحصوها !

* * *

لیکن چونکه "پهلا کام" هوچکا ھے اسلیے میں مجبور نهیں که الهلال کو موجودہ حالت میں جاري رکهوں - یهي وجـه ھے که اپنے کسي فیصلے سے پہلے اپنے دوستوں کو فیصله کرنے کي صرف ایک بار دعوت دیتا هوں :

فـان کنت لا تـدري فتلـك مصیـبة
و ان کنت تـدري فـالمصیـبة اعظـم !

(خــلاصــۂ مطالب)

الهلال اپنے اهتمام و انتظام کے لحاظ سے اردو پریس میں بالکل ایک نئي چیز ھے' اور بڑي مشکل یه ھے که آپ اسکے مصارف کا اندازہ کر هي نهیں سکتے- اسلیے یه لا حاصل هوگا اگر میں کهوں که اُسکي قیمت بارہ روپیه سالانــه هوتي جب بهي وہ اسقدر ارزاں تها که اس سے زیادہ ارزاني ممکن نهیں -

اسکے مالي مسئلۂ کي درستـگي کي پهلي صورت یه ھے که آیندہ سے اسکي قیمت بڑها دي جاے - چنانچه اس کیلیے معاونین الهلال کا بڑا حصه بالکل طیار ھے ' اور بغیر اس عاجز کي تحریک اور خواهش کے صدها بزرگوں نے خود بخود لکها ھے که قیمت پندرہ روپیه یا اقلاً بارہ روپیه کردي جاے -

لیکن حقیقت یه ھے که میرے لیے الــهلال کي قیمت کي زیادتي کا خیال نهایت تکلیف دہ ھے اور جو چیز لوگوں کو مفت دیني تهي ' اسکي قیمت کو دوسرے ملـکوں کي نظیر میں زیادہ کــرنا کسي طرح گوارا نهیں هوسکتا - میري کوشش همیشه یهي رهي ھے که کسي نه کسي طرح قیمت کم کي جاے' زیادہ تو کسي حالت میں نه هوني چاهیے -

پس یه صورت تو سر دست بهلا هي دي جاے - اسکے بعد الهــلال کي توسیع اشاعت کا سوال آتا ھے - اگر الهــلال کو آیـنـدہ بحالت موجودہ قائـم رکهنا ھے تو بس اسي صورت کو حل کرنا چاهیے - میں نے مصارف کیلیے ایک نیا بجٹ قرار دیا ھے اور حتی الامـکان پوري سعي کي ھے که کم سے کم خرچ سے آئندہ الهلال نکل سکے - **پس اگر هم کوشش کرکے الهـلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹهه روپیــه سالانه قیمـــت ادا کریں تو اسکے بعد یقینــا الهــلال کا مالي مسئله بغیر قیمــت کے بـڑهاے حــل هوجائیگا ، اور صرف یهــي نهیــں که وہ قائم رهیگا بلکه اسکے هر صیغــے میں کافی وسعــت اور ترقـی هــوجائیگـــي -**

سر دست یهي حل الهلال کے مالي مسئله کے عقدۂ مشکل کا ھے اور چونکه اسکي قیمت بهت کم اور مصارف نهایت زیادہ هیں اسلیے موجودہ تعداد اشاعت میں اسکے نقصانات ائندہ کسي طرح برداشت نهیں هوسکتے - میں اُن تمام بزرگوں اور دوستوں کے سامنے جو الهلال کو ایندہ بهي اسي حالت میں بلکه اس سے بهتر حالت میں دیکهنے کي خواهش رکهتے هیں ' آخري مرتبه اس حل کو پیش کردیتا هوں - اگر خدا کي مرضي هوئي اور نئے خریداروں کي فراهمي کیلیے کوشش کي گئي تو میں الهلال کو موجودہ حالت سے بهتر حالت میں جاري رکهونگا ' اور اگر ایسا نهوا تو نه تو کسي کي شکایت ھے اور نه کسي کیلیے گله - نه تو انسانوں پر اعتماد ھے اور نه انکي توجه کي آرزو - میں اپنا "پهلا کام" کرچکا هوں اور اب میرے لیے زیادہ تر خاموش کاموں کی "دوسري منزلیں" آنے والي هیں - پس میں صرف اُنهي کاموں میں مشغول هوجاونگا - میرے پاس ایک هي زندگي ھے اور میں نے بهت چاها لیکن ایک زندگی بهت سے کاموں کیلیے طیـار نهوسکی اور اب تـک جو کچهه هوا یه محض الله کا ایک مخصوص فضل تها

خوش ست افسانۂ درد جدائـي مختصـر غالـب
بمعشر مي تواں گفت انچه در دل ماندہ است امشب !

تعلیم دیتا ھے ' اور ھماري نظر غیرونکي تقلید پر نہیں بلکه الہامي اصولوں پر ھوني چاھیے -

چنانچه ندوه جب قائم ھوا تو یه امور اسکے پیش نظر تھے اور قانون اساسي بنایا گیا اسمیں جماعتي کاموں کے نظام صحیح کے بق پوري وسعت اور جمہوریت رکھی گئي - اس قسم کے کاموں ں سب سے بڑا اھم مسئله عہده داروں کے تقرر اور ممبران خاص انتخاب کا ھوتا ھے که اصلي کارکن قوت وھي ھوتے ھیں - ندوه اصلي قانون اساسي کي دفعات اس بارے میں یه تھیں :

(دفعه ۲۷) ارکان جلسهٔ انتظامیه کا انتخاب ھر سال جلسهٔ عام ں اس طرح ھوا کریگا که موجوده مجلس انتظامیه ایک فہرست پابندي قواعد دستور العمل ھذا مرتب کرکے پیش کیا کریگی ں میں کمي بیشي اور تغیر و تبدل کا اختیار جلسهٔ عام کو ھوگا

(دفعه ۳۶) ندوة العلما میں ایک ناظم اعزازي (آنریري یکریٹري) جلسهٔ عام سے منتخب ھوگا -

(دفعه ۲۸) عموماً صرف ناظم ندوة العلما کي معزولي جلسهٔ ے ھوسکے گي اور دیگر عہده داران ندوة العلما کی معزولي ـهٔ انتظامیه سے ھوگی - "

ندوه کا نظام (کانسٹي ٹیوشن) اس اصول پر تھا که تمام حق م و اداره اور قوة نافذه و آمره ایک منتخب مجلس کو دي ی تھي جس کا نام " مجلس انتظامیه " رکھا گیا تھا (" مجلس نظامیه " ایک لغو اور مہمل ترکیب ھے - نہیں معلوم کس نے م کي) - یہي مجلس سب کچھه تھي اور اب تک ھے -

پس دفعات کے اُن الفاظ پر غور کیجیے جن پر خط کھینچدیا ا ھے - اِن دفعات سے صاف طور پر واضح ھوتا ھے که ندوه نے اپني مجلس انتظامیه اور اپنے سکریٹري کا حق انتخاب جلسهٔ عام کو دیا ا جسمیں ھر حصے اور ھر طبقه کے افراد ملت جمع ھوں اور نیابتي صول پر ممبر اور سکریٹري منتخب کیا جاے - پھر سکریٹري کي معزولي کا حق بھي جلسهٔ عام کو دیا تھا که جو قوت کسي عہده دار و نصب کر سکتي ھے ' اسي کو حق عزل بھي ملنا چاھیے -

یہي اسلام کا صحیح اصول شوری اور نظام اجتماعي ھے اور کوئي حکومت ' کوئي ریاست ' کوئي انجمن ' کوئي جماعت ' کبھي سلامي نہیں کہی جاسکتي ' جب تک که وه اس اصل شرعي و یني اور حکم مقدس الہي کي پیرو نہو - الهلال اس اصل دیني استقدر اعلان کر چکا ھے که مزید تفصیل کي یہاں ضرورت نہیں -

لیکن بدبختانه سب سے پہلے خنجر فساد و ضلالت نے ندوه کی سی شه رگ کو زخمي کیا اور " ملک عضوض " کی بعض ارواح مفسده ایسي پیدا ھوگئیں جنھوں نے ندوه کے نظام جمہوري و شرعي کو یکایک حکومة مطلقهٔ و شخصیه کے نظام باطل و بدعة سے بدل دیا ' اور اس طرح ندوه کي وه بنیادي چٹان ھي شق ھوگئي جس پر کبھي اُسکی سر بفلک عمارتیں کھڑي کي جاتیں !

انھوں نے دیکھا که ندوه کي اصلي قوة حاکمه مجلس انتظامیه ھے - اسکے ممبر اگر جلسهٔ عام میں منتخب کیے گئے تو قوم کا ایک بڑا حصه اسمیں شامل ھوگا اور ھر حصے اور طبقے سے اشخاص لیے جائیں گے - پس ندوه کي حکومت قوم کے ھاتھوں میں چلي جائیگي - جس کو وه چاھیگي سکریٹري بنائیگي اور جس کو چاھیگی معزول کر دیگي - اس طرح کي حکومة راشده سے شخصي استبداد و مطلق العنانه حکمرانیوں کا دروازه بند ھو جائیگا اور ندوه کو اپني جائداد بنا کر کوئي نہیں رکھه سکے گا - پس سب سے پہلے مجلس انتظامي کے انتخاب کا حق جلسهٔ عـام سے غصب کر لینا چاھیے - چنانچه نئے دستور العمل میں جلسهٔ عام کي قید اڑا دي گئي -

اسي طرح سکریٹري کی معزولي کا جو حق شرعي و دیني جلسهٔ عام کو حاصل تھا ' وه بھي اس سے چھین لیا گیا - یعني جن مسلمانوں کو حضـرة ابو بـکر اور حضرة عمر (رضي الله عنهما) کی معزولي کا حق حاصـل تھا اور انکے اس حق کو خود یه جانشین پیغمبر تسلیم کرتے تھے ' انھیں نـدوة العـلما نامي ایک انجمن کے سکریٹري کو معزول کرنے کا حق نہیں ھو سکتا !

درحقیقت اس کارروائي کے بعد ندوه ایک اسلامي انجمن ھي نه رھا - کیونکه میں کسي جماعت کو جو اپنے اندر اسلام کے اصل الاصول شوری اور اشتراک جمہور کے قاعدے کو نه رکھتي ھو ' ابداً اسلامي جماعت تسلیم نہیں کرسکتا - وه شاید اس ملت کي پیرو ھوگي جسمیں کسری اور قیصر گذرے ھیں ' مگر وه اسلام جسکے پیرو ابوبکر و عمر تھے (رضي الله عنهما) اور جسکے قران میں سورۂ شوری موجود ھے ' اس سے انھیں کچھه تعلق نہیں -

(مجلس خاص)

اسکے بعد اپنے تمام استبدادي اغراض مفسده کي تکمیل اور خود مختارانه اعمال سئیه کي تحصیل کیلیے ایک قدم ضلالت اور آگے بڑھایا اور دستور العمل میں " مجلس خاص " کے نام سے ایک مجلس کا اضافـه کیا جو في الحقیقت اپنے خواص و اوصاف کے لحاظ سے عجائب خانـهٔ ندوه کا سب سے زیاده عجیب الخلقت جانور ھے - شاید ھي دنیا کي کسي مجلس میں جو ایک قومي مجلس کے نام سے مشہور ھو ' ایسي صریح خود مختاري اور شخصي استبداد و حکومة مطلـقه سے کام لیا گیا ھوگا جیسا که اس خانه ساز مجلس کے وضع کرنے میں لیا گیا - وه قطعاً عجیب الخواص ھے - کیونـکه جہل و فساد ' دونوں کا مجموعـه ھے - ایک طرف تو اسکو دیکھکر اُن احمقوں کي بے وقوفي پر ھنسي آتي ھے جو ایک عظیم الشان مجلس کو چـلا نے اور قائم رکھـنے کے وھم میں گرفتار تھے مگر انھیں اتني بھي خبر نه تھي که دنیا بھر میں مجلسوں اور جماعتي کاموں کے عام اصول کیا ھیں ؟ دوسري طرف انکے اس افساد و شـر عظیم پر متاسف ھونا پڑتا ھے که کس طرح قوم کي غفلت سے فائده اُٹھا کر انھوں نے ندوه کے جسم سے یکسر روح حیات و عمل کھینچ لي اور پھر اسکي بیجان لاش پر گدوں کي طرح گر کر پنجے مارنے لگے !

اس " جلسهٔ خاص " کو ایک طرف تو اسقدر وسیع اختیارات دیدیے گئے که ندوه کي ھستي یکسر اسکے قبضه میں چلي گئي - یعني قانون اساسي اور تمـام قواعد و ضوابط متعلق ندوه کی تبدیل و ترمیم بلکه یکقلم منسوخ کردینے کا اختیار بھي اسي کو دیدیا گیا (دیکھو دفعه ۳۵ دستور العمل حال) دوسري طرف اسکے انعقاد کو تمـام مجلسي قواعد و شرائط کي پابندي سے بالکل آزاد کردیا تاکه اسکے مطلـق العنـانه کاموں میں کسي طرح کي رکاوٹ پیدا نہوسکے !

چنانچه دستور العمل حال کي دفعه ۲۹ میں ھے :

" جلسهٔ خاص کیلیے کوئي وقت اور کوئي زمانه معین نہیں ھے - حسب تحریک ارکان مجلس انتظامي ' یا ناظم ' یا نائب ناظم ' جب ضرورت پیش آے ' منعقد ھوسکتا ھے "

اصول اور حق جماعت کو شاید ھي دنیـا میں اسطرح کسی نے غارت کیا ھوگا ! ایـک عظیم الشان قومي انجمن کے انتظام کیلیے ایک مجلس مقرر کی جاتي ھے جسکے اختیارات کا یه عالم

مفاسد و فتـــن

یه تصویر کا روشن رخ تها - اب اسکے تاریک رخ پر نظر ڈالیے - یہاں تک تو اُن کاموں کي تفصیل بیان کي گئي جو ندوہ کي تکمیل کیلیے انجام پاے' مگر اب ان مفاسد کي طرف متوجه هونا چاهیے جو ندوہ کي تخریب و هلاکت کیلیے مختلف اسباب سے پیدا هوے اور جنکي اصلاح کیلیے مولانا شبلي نے اپني پوري قوت صرف نه کي - وہ خود بهي دبتے رهے اور باهر کے ان لوگوں کو بهي دباتے رهے جنکو اصلاح کا خیال پیدا هوتا تها - انکے سامنے فساد و فتن کا شجرۂ خبیثه نشو و نما پا رها تها اور آنے والے وقت کي پیشین گوئي کررها تها - انکا فرض تها که یا تو اسکا پورا استیصال کرتے اور اگر اشتعال فتنه و طغیان کے خوف اور اپنے کاموں میں تنہا هونے کي وجه سے ایسا نہیں کر سکتے تھے' تو کم ازکم قوم کو اس سے مطلع کردیتے تاکه اُنکي ذمه داري باقي نه رهتي - مگر انهوں نے ایسا نہیں کیا - وہ همیشه اُس کام کیلیے قوم کا نہایت قیمتي انیٹ چونا فراهم کرتے رهے' جسکي نسبت انهیں علم تها که اسکي بنیاد هي یکسر کهوکهلي هے!

علاوہ ان اصولي مفاسد کے جو ندوہ کو اسکي حقیقي روح هي سے خالي کر دینے والے هیں' اور بهي متفرق واقعات ایسے پیش آتے رهے جو دیانت و صداقت اور اصول و قواعد کے بالکل خلاف تھے - جلسۂ انتظامیه کي مجارتي انکو پسند کرتي اور مولانا شبلي مخالفت کرکے پهر اپني کمزوري سے خاموش رهجاتے - مثلاً کرنیل عبد المجید صاحب پٹیالوي کا مولوي غلام محمد شملوي سے اپنے اغراض شخصیه کیلیے گورنمنٹ کي پرستش و بندگي کا سالها سال وعظ کرانا اور اسکي تنخواہ ندوہ کے خزانے سے دلانا جسکي پوري تفصیل آگے آئیگي' اور جو اس داستان کي ایک بڑي هي دلچسپ فصل هے - یا دار العلوم کي عمارت پر دار الاقامة کا روپیه صرف کردینا اور کوئي صحیح جواب اسکے متعلق نه دینا - یه سچ هے که مولانا شبلي نے ندوہ کو بالکل بربادي کے عالم میں پایا اور وہ اُسے رفته رفته درست کرنا چاهتے تھے - نیز اصلاح کا عنصر قلیل اور مادۂ افساد و شرارت کثیر و وسیع تها - تاهم یه مفاسد ایسے تھے جنپر کسي طرح بهي چشم پوشي جائز نہیں هوسکتي اور جبکه خود اسي کام کے اندر یه سب کچهه هو رها تها' جسکے وہ خود بهي ایک رکن رکین تھے' اور جسپر صرف انهیں کي وجه سے قوم کو اعتقاد تها تو ایسي حالت میں اُنکي ذمه داري بہت بڑهجاتي هے اور وہ معاف فرمائیں اگر میں کہوں که ان پر باطل کي اعانت اور فساد پر سکوت کا الزام عائد هوتا هے - هاں' یه سچ هے که وہ صرف دار العلوم کے سکریٹري تھے - ان کاموں میں شریک نه تھے اور انکو اندر هي اندر روکنا بهي چاهتے تھے' مگر صحیح مسلم کي حدیث " من رای منکم منکراً الخ " کے آخري درجے " و ان لم تستطع فبقلبه " کا یه موقع نه تها' اور وہ بهي " اضعف الایمان " میں داخل هے!

(نـــدوہ کا قانـــون اساسي)

افساد و فتن کي پہلي تخم ریزي ندوہ کي بنیادي چٹان' یعني دستور العمل سے شروع هوئي - جس کا نتیجه یه نکلا که سرے سے ندوے نے اپنا مقصد هي کهودیا -

ندوة العلما کا مقصد تاسیس اس سلسلے کي ابتدائي صحبتوں میں آپ معلوم کرچکے هیں - وہ اصلاح دیني کي ایک تحریک تهي جو علوم اسلامیه کے درس صحیح کے ذریعه قوم میں مرشدین و مصلحین کا ایک ایسا گروہ پیدا کرنا چاهتي تهی جسکي تعلیم و مساعي سے ارشاد و دعوت دیني کا سلسلۂ حقه قائم هو که تمام امراض ملت کا یه ایک هي علاج هے -

لیکن بدبختي یه تهي که یه خیال معدودے چند اشخاص کا تها جو ندوہ کے باني اور روح رواں تھے - باقي زیادہ تر هجوم ان لوگوں کا تها جو یا تو سرے سے " اصلاح " کے مخالف و منکر شدید تھے - یا ایک بهیڑ اکٹهي هوتي دیکهکر خود بهي شامل هوگئے تھے مگر کچهه نہیں جانتے تھے که اسکا اصلي مقصد کیا هے؟ کوئي سمجها کہ شهرت و نمایش کا وسیله هے - کسي نے خیال کیا که ارباب دستار کي مقبولیت اور مرجع خلائق بننے کا اچها آله هے - کوئي آیا که اپني وعظ طرازي اور ترانه سنجي کا اشتهار دے' اور کسي نے اسکے سفرۂ ضیافت کے طول و عرض کو ناپا اور بے اختیار هوگیا!

پس کچهه تو وہ لوگ جو اُسے بالکل نه سمجهے' اور کچهه وہ جو اُسے سمجهے هوں یا نه سمجهے هوں مگر اعتقاداً " مسئلۂ اصلاح " کے سخت مخالف و منکر تھے' مثل اُس گهن کے جو درخت کي جڑ میں لگ گیا هو' ابتدا سے اسکے اندر رهے' اور جماعة مصلحین کي قلت و کمزوري اور زیادہ تر اسکے مرکز میں نه رهنے کي وجه سے متصل نشو و نما پاتے رهے - انکا مقصد همیشه یه رها که ندوے سے " اصلاح " کا عنصر نکالدیا جاے' اور جہاں تک ممکن هو' اپني تنگ خیالي اور تقشف و جمود کے رنگ میں اُسے رنگ دیا جاے - چنانچه اسکو عمدہ فرصتیں ملیں اور سب سے پہلے ندوہ کے قانون اساسي (کانسٹي ٹیوشن) میں متعدد اصولي تبدیلیاں کردي گئیں جسکي وجه سے قوم کي نیابت اور جمهور کا اشتراک مفقود هوگیا اور صرف چند آدمیوں کے هاتهه میں سیاہ و سفید کا اختیار آگیا -

اسکي پہلي بربادي کے بعد جب مولانا شبلي لکهنو میں آ۔ تو انکے متعلق صرف دارالعلوم کي معتمدي کي گئي - ندوہ کي مجلس انتظامیه کیلیے کوئي سکریٹري هاتهه نه آیا جو اسکي اصلي مشین کے پرزوں کا زنگ دور کرتا - وہ تمام تر دار العلوم کي اصلاح و تکمیل میں مشغول رهے اور یه عنصر فساد مجلس انتظامي میں اپنے اعمال مفسدہ برابر انجام دیتا رها - وہ اگرچہ تو اصلاح کي قوة سے فساد کو شکست کامل دیسکتے تھے مگر انهوں نے ایسا نہیں کیا اور همیشه اپنے کاموں میں موانع و افساد دیکھ کر خاموش هوتے رهے -

وہ سمجهے که کسي کام کے اندر رهکر آهسته آهسته اصلاح کرنے کا اصول اختیار کرنا چاهیے حالانکه اسکا موقع نه تها -

(تفصیل اجمال)

اس اجمال کي تفصیل یه هے :

ندوة العلما مسلمانان هند کي ایک عظیم الشان دیني تحریک تهي' اور وہ ایک ایسا مرکز بننا چاهتي تهي جو انکي تمام ضروریات و معاملات مذهبي کي کفیل هو - وہ جماعتي کاموں کے اصول پر ایک قومي مجلس تهي اور قوم هي کے سرمایه سے اپنے تمام کاموں کو انجام دینا چاهتي تهي - اس بنا پر ضرور تها که اسکا نظام بالکل اسي طرح جمهوري اور اشتراکي اصول پر هوتا' جیسا قومي انجمن کا هونا چاهیے' اور شخصي اقتدار اور مخصوص جماعتوں کے قبض و تسلط سے وہ همیشه آزاد رهتي -

اسکي شاخیں تمام ضلعوں میں قائم کي جاتیں اور هر ضلع سے اسکے لیے ممبر منتخب هوتے اور جو کچهه هوتا' جلسوں میں هوتا -

صرف یهي نہیں که آجکل تمام جماعتي کاموں کا یهي اصول هے' بلکه دراصل شریعة حقۂ اسلامیه کا اصل الاصول " شو

مقالات

حقيقة الصلاة

(۳)

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء و المنكر ، و انها لكبيرة الا على الخاشعين

(۸)

حقیقت یہ ہے کہ نماز میں سب سے بڑی مہم اطمینان قلب ، حضور نفس ، و خشوع طبیعت ، و خضوع جوارح ہے کہ انسان پنے تمام اعضا اور تمام قوی و جذبات سے خدا کی جانب متوجہ و جاے ، اور جن اغراض کے لیے نماز کی تاکید کی گئی ہے اُن کو ہایت مکمل طریق پر بجا لاے - حدیث میں ہے :

مس صلوات افترضهن لـه تعالى : من احسن ضوهن و صلاهن لوقتهن اتم ركوعهن و خشوعهن ن له على اللـه عهد ن يغفر له ، و من لم يفعل ليس له على الله عهد - ن شاء غفر له ، و ان شاء عـذبـه (۱)

خدانے پانچ نمازیں فرض ٹھرائی ہیں - جس نے اچھی طرح وضو کیا وقت پر نماز پڑھی اور کامل طریق پر رکوع و خشوع کے حقوق سے ادا ہوا تو اللہ کا وعدہ ہے کہ ضرور اُس کی مغفرت ہوگی ، لیکن جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی وعدہ نہیں ، چاہے تو اللـہ اُس کو بخشدے اور چاہے عذاب میں ڈالے (۱)

یہی وہ نماز ہے جسے کامل طریق پر ادا نہ ہوتے دیکھکر ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ وسلم ٹوکتے رہے - اُس نے تین چار مرتبہ نماز پڑھی مگر ہر مرتبہ آنحضرت (ص) نے یہی ارشاد فرمایا : قم فصل فانك لم تصل (اُٹھو اور پھر نماز پڑھو ، اس لیے کہ جو نماز تم نے پڑھی ہے وہ نماز ہی نہ تھی (۲)) -

وہ نماز جو انسان میں ایک ذرہ برابر اشراق و نورانیت نہ پیدا کرسکے ، وہ خواہ کسی وقت کی نماز ہو مگر اُس میں صلاۃ وسطی کا درجہ کیونکر آسکتا ہے ؟ روز مرہ جو نمازیں فرض ہیں یہی صلاۃ وسطی بھی ہیں - شرط یہ ہے کہ ہر ایک شرط کی تکمیل پر نظر ہو ، نماز کے اغراض و مقاصد ان سے حاصل ہوسکیں ، قلب میں طہارت پیدا ہو ، بطون میں نورانیت کا ظہور ہو ، روحانیت بڑھے ، نفس میں تہذیب خصائل بلند ہو ، اور انسان اس قابل ہوسکے کہ جب نماز پڑھے تو ملکوت السماوات و الارض کے اسرار اُس پر افشا ہوجائیں : لو كشف الغطاء لما ازددت يقينا (قدرت کے تمام پردے اگر کھل جائیں جب بھی میرا تیقن اس درجہ بلند ہے کہ اُس میں کوئی اضافہ نہ ہوسکیگا)

علماے حقیقت لکھتے ہیں :

القلب هو الذي في وسط الانسان بين الـروح و الجسد فكانـه قيل : حافظوا على صورة الصلوات بشرائطها ، حافظوا على معاني الصلوات بحقائقها بدوام شهود القلب للرب في الصلاة و بعد ها " (۱)

" قلب وہ چیز ہے جو شرف مرتبت و شرف محل ہر حیثیت سے انسان کے وسط جسم میں واقع ہے - یہ روح اور جسم میں ٹھیک درمیان کی حالت رکھتا ہے - گویا نماز وسطی کی محافظت کا حکم دیتے ہوے یہ کہا گیا کہ صورت نماز کی محافظت کرو ، شرائط نماز کی محافظت کرو ، معانی و اغراض نماز کی محافظت کرو ، حقیقت و حکمت نماز کی محافظت کرو ، اور یہ محافظت اس طرح کرو کہ نماز میں اور نماز کے بعد ہر حالت میں قلب کو بطریق دوام و استمرار پرور دگار عالم کا شہود حاصل رہے (۱)

وسطی وہی نماز ہوگی جو فضل و شرف میں سب پر فائق ہو - ایسی نماز جو دینی و دنیوی ہر قسم کی ترقیوں کی بہترین تحریک اپنے اندر رکھتی ہو ، اس کی فضیلت میں کیا کلام ہوسکتا ہے ؟ یہی نمازیں ہیں جن کو قران کریم کی اصطلاح میں وسطی کا لقب دیا گیا اور انکی محافظت کی تاکید کی گئی تاکہ انسان اس طریق پر زمانـہ بھر کی نعمتوں اور برکتوں کا احاطـہ کرسکے ، اُس کے تفوق کی سارے عالم پر حکومت ہو -

(۹)

اس تمام مذکور کا ما حصل یہ ہے :

(۱) نماز اور اجزاے نماز سے محض خشوع و خضوع و طہارت نفس مقصود ہے - یہ چیز ہی حاصل نہو تو وہ نماز بھی مشرکین قریش کی نماز جیسی ہوگی جو انسان کو دوزخ میں لے جانیوالی چیز ہے -

(۲) نماز وہی ہے جو حقیقی معنوں میں ادا کی جاے ، ایسی نماز سے انسانکی ہر مشکل آسان ہوسکتی ہے -

(۳) نماز کی حقیقت یہ ہے کہ فواحش و منکرات سے روکے اور انسان کی زندگی کو پاک اور ستھرا بناسکے ، جس نماز سے یہ خصوصیت حاصل نہ ہو وہ نماز ، نماز ہی نہیں ہے -

(۴) نماز کی مواظبت سے انسان درست ہوتا ہے ، خدا کی بارگاہ میں تقرب بڑھتا ہے اور اس درجہ بڑھتا ہے کہ دنیا کی تمام جھوٹی ہستیاں ہیچ نظر آنے لگتی ہیں !

(۵) وہ نماز جو ان اوصاف کی جامع ہو ، شریعت کی اصطلاح میں وہی نماز وسطی ہے - حدیثوں پر تدبر کرو - جب کسی نماز کا وقت نہ رہا تو یہی شکایت ہوگی کہ نماز وسطی جاتی رہی ، یعنی اب اتنی گنجایش باقی نہیں کہ تمام حدود و شرائط کے ساتھہ یہ نماز ادا کی جاتی - جس نماز میں کوئی شان فضیلت دیکھی اُسی کو وسطی سمجھہ لیا کہ تعمیم صلاۃ میں تخصیص ، فضیلت صلاۃ وسطی ہی کے لیے ہے -

(۶) نماز وسطی کی ایک صفت یہ ہے کہ معتدل ہو ، اسی لیے مغرب و ظہر و عشاء وغیرہ نمازوں کو وسطی کہنے لگے تھے -

(۷) نماز وسطی کے لیے دعاي قنوت مشروط نہیں ہے ، قنوت البتہ مشروط ہے جس کے معنے خضوع کے ہیں -

(۱) رواه احمد و ابو داؤد عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات الخ -

(۲) رواه البخاري و مسلم عن ابوهريرة و قال ان رجلا دخل المسجد و رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس الخ -

(۲) نیسابوری - ج ۲ ص ۳۶۵ -

ہے کہ وہ اسکے کانسٹی ٹیوشن تـک کو بدل ڈال سکتي ہے - لیکن نہ تو اسمیں عام انتخاب کو دخل ہے ' نہ اسکے ممبروں کی تعداد میں وسعت ہے ' نہ اسکے لیے قابل اطمینان ضوابط و قواعد ہیں - کوئی شرط ' کوئی مہلت ' کوئی زمانہ اسکے لیے معین نہیں - جب کبھی دو چار انتظامی ممبروں کے نام سے ایک درخواست حاصل کرلی جاسکے یا سکریٹري اپني کسی خاص غرض سے ایسا کرنا چاہے ' فوراً چنـد اشخاص کي ایک مجلس منعـقد کر کے ایک حکمران و فعال ما یرید کي طرح ندوہ کے تمام قوانین و ضوابط کو منسوخ کردے سکتا ہے !

پھر صرف سکریٹري هي تک آ کر معاملہ ختم نہیں ہو جاتا - نائب سکریٹري بھي اگرچاہے تو دستور العمل نے اُسے پورا حق دیدیا ہے !

(شجرۂ فساد کا دوسرا تخم)

یہ ظاہر ہے کہ ندوۃ العلما کا مقصد صرف ایک عـربي مدرسہ قائم کرنا نہ تھا - وہ ایک عظیم الشان دینی تحریک تھي جو حفظ کلمۂ اسلام کیلیـے تمام علماء ملت کو متفقہ و متحدہ جد و جہد کرنے کي دعوت دیتي تھی ' اور ایک ایسا عام مذہبي مرکز بنانا چاہتي تھي جو کسي خاص گروہ کے لیے مخصوص نہو' بلکہ وہ تمام عظیم الشان تحریکیں جو کل مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہوں اسکے اندر انجام پا سکیں - یہی سبب تھا کہ اس نے ابتدا ہی سے اپنے اہم مقاصد یہ قرار دیے کہ حفظ کلمۂ توحید و خدمت اسلام کیلئے تمام علما کا اجتماع ' اور اصلاح نصاب و تعلیم قدیم -

پہلے مقصد کی بعض حلقوں سے سخت مخالفت ہوئی اور بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوگئیں - بعض علما نے رفع نزاع باہمی اور اتحاد علما کا یہ مطلب سمجھا کہ ندوہ اسلام کے مختلف فرقوں کے عقائد کو باہم ملاکر ایک نیا معجون مرکب بنانا چاہتا ہے اور اسکا مقصود یہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے اُن مخصوص عقائد کو ترک کردے جنھیں وہ حق سمجھتا ہے ' لیکن ندوہ نے اپنے مقصد کو زیادہ واضح کیا کہ اسکا مقصود اختلافات باہمي سے دست بردار ہونا نہیں ہے اور نہ اس طرح کا اتحاد حق پرستي اور امر بالمعروف کے ساتھہ کبھي ہوسکتا ہے - وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ جو امور تمام مختلف گروہوں اور جماعتوں کے مشترک معتقدات ہیں مثـلاً حفظ بیضۂ شریعت و دفع ہجوم منکرین اسلام ' و اصلاح عموم مسلمین ' و تبلیغ کلمۂ توحید و رسالت ' ان مقاصد کیلیے تمام پیروان کلمۂ شہادت متفق ہوکر اپني قوتوں کا ایک مشترک مرکز بنائیں - جدید علوم مادیہ نے ' آریا سماج کے مشنریوں نے ' عالم مسیحي کے عالمگیر دیني حملوں اور متواتر کوششوں نے' جو نقصان اسلام کي قوت دیني و تبلیغي کو پہنچایا ہے' اسکا اثر اسلام کے ہر فرقے پر یکساں پڑتا ہے - اگر کلمۂ اسلام سب کو محبوب ہے ' تو اسکے لیے سب کو اپني قوت صرف کرني چاہیے -

اسي طرح بہت سے مذہبي معاملات ایسے ہیں جنکا تعلق گورنمنٹ سے ہے اور انکے لیے کسي ایک فرقے کي نہیں بلکہ عموم اہل اسلام کے طرف سے صدا بلند ہوني چاہیے - ندوہ صرف اسلیے قائم ہوا ہے کہ ان مشترک مقاصد کو انجام دے - باقي رہے ہرگروہ کے مخصوص کام ' تو انکے لیے پہلے سے مختلف انجمنیں قائم ہیں اور ہر فرقہ اپنے مخصوص اعتقادات پر پوري طرح قائم رہکر ہر طرح کے کام انجام دیسکتا ہے -

ندوہ کیلیے یہ اصول ابتدا سے بمنزلۂ ایک بنیاد اور اساس کے تھا اور اسکے قدیمي دستور العمل میں کوئي قید کسي خاص گروہ کیلیے نہ تھي لیکن بعد کو یہ عمومیت بالکل نکالدي گئي ایک دفعہ یہ بڑھا دي گئي کہ ندوہ کے ارکان انتظامي صرف ایک هي گروہ سے لیے جائیں گے اور اسطرح اسکا دائرہ سمت کر بالکل محدود ہوگیا -

چھوٹي چھوٹي انجمنیں جو آج ملک میں قائم ہیں ' دستور العملـوں میں اس سے زیادہ وسعت و عمومیت ہے جتني کہ موجودہ حالت میں عظیم الشان ندوہ میں ہے !

طلباء دارالعلوم کی اسٹرائک

ان تاریخوں میں برابر اسٹرائـک جاري رہي - ۱۲ کي شام کو جناب خـان بہادر نہال الدین صاحب و جناب مسٹر مختار حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا و جناب مولوي نظام الـدین حسن صاحب وکیل تشریف لائے -

مگر طلبا سے چند سوالات کرنے کے بعد یہ فرما کر واپس تشریف لیگئے کہ کل بعد نماز جمعہ ہم مفصل شکایات سنینگے طلبا نے شکریہ ادا کیا ' اور بخوشي اسکو منظور کیا - حسب قرارداد دوسرے دن اصحاب مـذکورۂ بالا میں سے دو صاحب اور قاضي ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹر تشریف لائے - خان بہادر کسي وجہ سے نہ آسکے -

طلباء نے شکریہ کے بعد اپني شکایات زباني هي کہیں جنکو ان حضرات نے نہایت توجہ کے ساتھہ سنا ' اور ضروري نوٹ بھي کیے - بعد کو بطور مشورہ یہ فرمایا کہ آپ لوگ اپني تعلیم کا سلسلہ بطور خود جاري رکھیں - بڑے درجـہ کے طلبا ابتدائي درجونکو تعلیم دیں یا کوئي اور دوسري صورت اختیار کیجیے ' بہرحال مشغلہ علمي جاري رہنا چاہیے - اسکے بعد واپس تشریف لیگیے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان حضرات نے کیا راے قائم کي -

۱۴ کي شـام کو منشي اعجاز علي صـاحب رئیس کاکوري جو ندوہ کے ممبر ہیں تشریف لائے ' اور چند طلباء سے گفتـگو کرنے کے بعد واپس گئے - ہمکو معلوم ہوا ہے کہ گفتگو کا طرز جانبین سے بہت کچھہ مناظرانہ رہا - اسکي وجہ غالباً یہ ہے کہ مسلم گزٹ کي کسي اشاعت میں انہوں نے کل طلباے دار العلوم پر دہریت کا الزام لگایا تھا ' جسکے متعلق ایڈیٹر مسلم گزٹ نے ایک نوٹ بھي لکھا تھا اس الزام سے طلباے دار العلوم میں نہایت برهمي پھیلي ہے -

ہمکو جہانتـک معلوم ہوا ہے اب تـک منتظمین کیطرف سے کوئي ایسا طریقہ نہیں اختیار کیا گیا جس سے یہ جوش فرو ہو منتظمین کا یہ طرز عمل دیکھکر سخت افسوس ہوتا ہے کہ بجائے اسکے کہ وہ اسکی اصلاح کي کوشش کریں اسکو اور زیادہ اہم بنا رہے ہیں' اب تمام کوشش اس بات پر صـرف کیجا رہي ہے کہ اس اسٹرائک کو پولیٹکل ثابت کیا جائے جیسا کہ انـڈین ڈیلي ٹیلیگراف سے ثابت ہوتا ہے -

اکابرین قوم کو بہت جلد اس طرف متوجہ ہونا چاہئے ورنہ بیچارے غریب الوطن طالبعلمونکو اس نا عاقبت اندیش کروائی سے بہت کچھہ نقصان پہونچـنے کا اندیشہ ہے ' اسوقت طلبا کی حالت بہت نازک ہے ' وہ عجیب کشمکش میں مبتلا ہیں -

ایک نامہ نـگار از لکھنـؤ

(۳) اسلیے حیوان میں جو ارادہ اور اختیار ہے وہ کسی میاوی ترکیب عناصر کا نتیجہ نہیں ہوسکتا' کیونکہ اگر اسکا نتیجہ تا تو لازم آتا کہ کیمیاوی ترکیب عناصر کا یہ اختیار ہے کہ کبھی نتیجہ کو ظاہر ہونے دے اور کبھی ظاہر ہونے نہ دے جو حال ہے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ) -

(مثال شکل دوم)

(۱) زید عمرو کے مارنیکو لکڑی اٹھاتا ہے' اور پھر اسیوقت کسی خارجی اثر کے اس کو رکھدیتا ہے اور عمرو کا مارنا ترک دیتا ہے -

(۲) زید کا لکڑی اٹھانا عمرو کے مارنے کے لیے اور پھر اسیوقت س کا رکھدینا ترک ارادہ سے' یہ دو متضاد افعال زید کے اختیار ے ہیں -

(۳) اسلیے زید کے ہر دو متضاد افعال عناصر کی کسی ترکیب کیمیاوی کا اثر نہیں ہیں' کیونکہ اگر اس ترکیب کا یہ اثر رہے تو لازم آتا کہ اس ترکیب کو اس امر کا اختیار ہے کہ کبھی چ اثر کو ظاہر ہونے دے' اور کبھی ظاہر ہونے نہ دے (دیکھو کل دوم کا نتیجہ) -

(شکل سوم)

(۱) حیوان میں بعض افعال جیسے دوست دشمن کو تمیز کرنا - شیاء کی شناخت' خیال وغیرہ یعنی تعقل موجود ہے -

(۲) عناصر کی کسی ترکیب کیمیاوی کا اصول ابتک اسبات پر الم نہیں ہوا کہ یہ تعقل عناصر کی کسی ترکیب کیمیاوی کا اثر ہے -

(۳) اسلیے لازمی طور پر حیوان میں کوئی ایسی شے موجود ے جو ان نتائج یعنی تعقل کا باعث ہے' اور جو کچھہ وہ شے ہو ی روح ہے -

(مثال شکل سوم)

(۱) حیوان کی آنکھہ کے سامنے شعاع میں جو چیزیں ہوں ن کے عکس کا طبقات چشم پر منقش ہونا عناصر کی کیمیاوی رکیب اور ترتیب طبقات کا اثر ہے -

(۲) لیکن ان اشیاء کی شناخت' دوست دشمن میں تمیز' ن اشیاء کا بھلا یا برا لگنا' وغیرہ وغیرہ' عناصر کی ترکیب کیمیاوی کا وئی اصول اسپر دال نہیں ہے -

(۳) اسلیے لازمی طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ حیوان میں وئی اور شے بھی موجود ہے جو ان نتائج کا باعث ہے' اور جو کچھہ ہ شے ہو وہی روح ہے -

(شکل چہارم)

(۱) فطرت انسانی کسی چیز کی موجودگی ثابت کرسکتی ہے -

(۲) لیکن کسی شے کی ماہیت کا جاننا خواہ وہ چیز کیسی ی عام ہو' انسانی فطرت سے خارج ہے -

(۳) اسلیے فطرت انسانی حیوان میں روح کی موجودگی بت کرسکتی ہے لیکن روح کی ماہیت کا جاننا فطرت انسانی ے اختیار سے خارج ہے -

(شکل پنجم)

(۱) حیوان میں ہمکو روح کا وجود ثابت ہوا ہے (دیکھو شکل وم کا نتیجہ) -

(۲) لیکن کسی اور وجود کا ثبوت نہیں ہوا جسکے ساتھہ روح سطرح وابستہ ہو کہ اگر وہ نہو تو روح بھی نہو -

(۳) اسلیے روح جوہر قائم بالذات ہے -

(شکل ششم)

(۱) ہمارا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ کوئی جوہر قائم بالذات بھی فنا نہیں ہوتا -

ح جوہر قائم بالذات ہے (دیکھو شکل پنجم کا نتیجہ)
ہے نا نہیں ہوگی -

جسقدر اقسام مادہ کے ہمکو معلوم ہیں' روح ان اقسام مادہ سے نہیں ہے' لیکن اگر روح کسی ایسے قسم مادہ سے ہو جو ہمکو معلوم نہیں ہے تو اسکا مادی ہونا اسلام کے کسی مسئلہ کی صداقت پر حرف نہیں لا سکتا -

حدوث مادہ کے ثبوت میں

(شکل اول)

(۱) مادے کے لیے صورت کا ہونا لازمی امر ہے - یعنی مادے کا بدون صورت پا یا جانا محال ہے -

(۲) مادے کی تغیر حالت سے پہلی صورت معدوم ہوجاتی ہے' اور دوسری صورت پیدا ہوجاتی ہے -

(۳) اسلیے صورت حادث ہے یعنی نو پیدا شدہ ہے -

(شکل دوم)

(۱) صورت حادث ہے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ)

(۲) مادے کے لیے صورت کا ہونا لازمی امر ہے -

(۳) اسلیے وہ بھی حادث ہے -

(شکل سوم)

(۱) فرض کرو کہ مادہ قدیم ہے -

(۲) مادے کا بدون صورت کسی حالت میں پا یا جانا محال ہے-

(۳) اسلیے صورت بھی قدیم ہے - لیکن یہ محال ہے کیونکہ صورت کا حادث ہونا بہ تغیر حالت مادہ کے بداہۃً ظاہر ہے - اسلیے صورت ایک ہی حال میں حادث بھی ہے اور قدیم بھی ہے پس یہ فرض کہ مادہ قدیم ہے' غلط ہے -

صانع عالم کا ثبوت

شکل اول

(۱) مادے میں حرکت اور قوت طبیعی امور ہیں لیکن ارادہ نہیں ہے -

(۲) مادے میں غیر محدود تغیرات مرتب اور منتظم اشکال میں ظاہر ہوتے ہیں - اتفاقیہ نہیں ہیں کیونکہ وہ تغیرات پر خاص معلولوں کے لیے بطور علت کے ہوتے ہیں - و ہلم جرا -

(۳) اسلیے ان مرتب اور منتظم تغیرات کی علت مادہ کی حرکت اور قوت نہیں ہوسکتی بلکہ کوئی اور موثر صاحب ارادہ ہے جو ان مرتب اور منتظم تغیرات کا باعث یا علت ہے اور وہی صانع عالم ہے -

(شکل دوم)

(۱) جو چیز مرتب اور مستمر النظام ہے' اور اس ترتیب اور نظام سے ارادہ کیے ہوے نتائج پیدا ہوتے ہیں' وہ کسی صاحب ارادہ کی پیدا کی ہوئی چیز ہے -

(۲) عالم مرتب اور مستمر النظام ہے' اور اس ترتیب اور نظام سے جو اس میں ہے' ارادہ کیے ہوے نتائج پیدا ہوتے ہیں -

(۳) اسلیے عالم کسی صاحب ارادہ کا پیدا کیا ہوا ہے -

(شکل سوم)

(۱) ارادہ صنعت ذی حیات ہے -

(۲) عالم کسی صاحب ارادہ کا پیدا کیا ہوا ہے (دیکھو شکل دوم کا نتیجہ)

(۳) اسلیے عالم کا پیدا کرنے والا ذی حیات ہے - مردہ نہیں ہے -

(شکل چہارم)

(۱) عالم کا پیدا کرنیوالا ذی حیات اور صاحب ارادہ ہے - (دیکھو شکل دوم و سوم کے نتائج)

(۲) مادہ ذی حیات نہیں ہے اور نہ صاحب ارادہ -

(۳) اسلیے مادہ عالم کا پیدا کرنے والا نہیں ہے -

مذاكرۂ علميه

(۸) نماز وسطي كے ليے تمام نمازوں كے وسط ميں هونا ضروري نهيں' اور نه يه ضروري هے كه اوقات خمسه كے علاوه يه كوئي مستقل و جدا گانه نماز هو -

(۹) نماز وسطى كي محافظت لازم هے' نه اسليے كه ايک رسم پوري هو' بلكه اس ليے كه ان ميں نماز كي مواظبت سے وه خصوصيت پيدا هو كه سارے جهان كو چهالے اور هر جگهه اسيكي حكومت هو :

و نريد ان نمن على الــذين استضعفـوا في الارض و نجعلهـم ايمـة و نجعلـهـم الوارثيـن' و نمكن لهـم في الارض و نري فرعون و هامان و جنودهما منهم ما كانوا يحـذرون (۲۸ : ۵)	جو لوگ ملک ميں كمزور هو گئے هم چاهتے هيں كه انپر احسان كريں' ان كو سردار بنائيں' انهيں سلطنت كا وارث ٹهرائيں' ملک ميں انكا قدم جمائيں' اور فرعون اور هامان اور ان كے لشكر كو دكها ديں كه جس بات كا انهيں خطره تها وه انهيں كمزوروں كے هاتهه سے انكے آگے آگئي -

(البقية تتلى)

دسترکٹ و سيشن جج كے خيالات

[ترجمه از انگريزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ايس دسترکٹ و سيشن جج هوگلي و هوڑه

ميرے لڑكے نے مسرز ايم - ان - احمد ايند سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹريٹ كلكته] سے جو عينكيں خريدي هيں' وه تشفي بخش هيں - همنے بهي ايک عينک بنوائي هے جو اعلى درجے كي تيار هوئي هے - يه كارخانه موجوده دور ميں ايمانداري و ارزاني كا خود نمونه هے - ملک ميں اسطرح كے كارخانوں كا كهولنا يقيناً هماري همت افزائي كا مستحق هے "

كون نهيں چاهتا كه ميري بينائي مرتے دم تک صحيح رهے - اگر آپ اسكي حفاظت كرنا چاهتے هيں تو صرف اپني عمر اور دور و نزديک كي بينائي كي كيفيت تحرير فرمائيں تاكه لائق و تجربه كار ڈاكٹرونكي تجويز سے قابل اعتماد اصلي پتهر كي عينک بذريعه وي - پي - كے ارسال خدمت كيجاے - اسپر بهي اگر آپكے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلديجائيگي -

نكل كي كماني مع اصلي پتهر كي عينک ۳ روپيه ۸ آنه سے ۵ روپيه تک - اصلي رولڈگولڈ كي كماني يعنے سونے كا پترا چڑها هوا مع پتهر كي عينک كے ۶ روپيه سے ۱۵ روپيه تک محصول وغيره ۶ آنه -

منيجـــر

الهلال كي ايجنسي

هندوستان كے تمام اردو' بنگله' گجراتي' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهـلال پهلا رساله هے' جو باوجود هفته وار هونے كے روزانه اخبارات كي طرح بكثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور كامياب تجارت كے متلاشي هيں تو ايجنسي كي درخواست بهيجيے -

حيـات و موت كي تـعـريف

از جناب مولانا عطا محمد صاحب رئيس امرتسر-

عناصـر كي تركيب كيمياوي سے كسي جسم ميں جو استعداد نشو و نما كي اندر سے باهر كي طرف بذريعه اخذ يا انجذاب بيروني عناصر كے پيدا هوتي هے' وه اس جسم كے ليے حيات هے' اور جب وه استعداد كسي انـدروني يا خارجي اثر سے معدوم يا فنا هوجاتي هے تو وه اس جسم كے ليے موت هے -

ميرے خيال ميں حيات و موت كي يه تعريف جامع و مانع هے

(روح كي تـعـريف)

حيات حيواني ميں جو قوت صاحب تعقل و اراده هے' اور اركان و اعضاء جسم حيواني و حواس كے استعمال پر بموجب انكي ساخت كے قادر هے' وه روح هے -

روح' عناصـر كي تركيب كيمياوي كا اثر نهيں هے - يه ذيل كي چند منطقي شكلوں سے ثابت هے :

(شـكـل اول)

(۱) جو اثر عناصـر كي تركيب كيمياوي سے پيـدا هوتا هے وه اس وجود كے ليے امر طبيعي هوتا هے -

(۲) جب تک وه تركيب عناصر اس وجود ميں باقي رهتي هے وهي اثر پيدا هوتا رهتا هے' اور اسكا نه پيدا هوتے رهنا محال هے

(۳) اسليے اس وجود كے اختـيار ميں يـه امر نهيں هے كه جب تک وه تركيب كيمياوي اس وجود ميں باقي رهے' كبهي اس اثر كو ظاهر هونے دے اور كبهي ظاهر نه هونے دے -

(مـثـال شـكـل اول)

(۱) مقناطيس ميں تركيب كيمياوي عناصر سے جذب آهن كا اثر پيدا هوا هے - يه اثر مقناطيس كا طبيعي امر هے -

(۲) جب تـک مقناطيس ميں يه تركيب كيمياوي عناصر كي باقي رهيگي' يه اثر جذب آهن كا پيدا هوتا رهيگا' اور اس اثر نه پيدا هوتے رهنا محال هے -

(۳) اسليے مقناطيس كے وجود كے اختيار ميں يه امر نهيں هے كه جب تک عناصر كي تركيب كيمياوي اس ميں باقي رهے' اس اثر جـذب آهـن كو كبهي ظاهر هونے دے اور كبهي ظـاهر هونے دے -

(شـكـل دوم)

(۱) حيوان ميں اراده و اختيار هے كه جس كام كو چاهے كرے چاهے نه كرے -

(۲) كيمياوي تركيب عناصر سے جو اثر پيدا هوتا هے' اس اختيار ميں نهيں هوتا كه كبهي اس اثر كو ظاهر هونے دے اور كبهي ظاهر هونے نه دے (ديكهو شكل اول كا نتيجه) -

ساتهه تیرهویں صدي هجري کے اوائل میں شروع هوئي اور اهسته هسته افریقه کے تمام اسلامي حصص میں پهیلتي رهي - یه تحریک یک ایسے ملک میں شروع هوئي تهي جو دنیا کے متمدن و معروف حصوں سے بالکل الگ تهلگ هے اور نئے تمدن کے اثرات وهاں تک پهنچنے میں همیشه ناکام رهے هیں -

اسلیے قدرتی طور پر اُسے خاموشی و سکون کی قیمتی مهلت متصل ملتی رهی' اور اعلان و هنگامه سے جو مقابلے هر تحریک کو پیش آجاتے هیں' اور جنکی وجه سے اُنکي قوتیں جماعت کے پیدا کرنے کی جگه اسکے حفظ و دفاع میں صرف هونے لگتی هیں' اُن سے وہ بالکل محفوظ رهی -

نه تو وهاں اخبارات تهے جو اسکا تذکرہ کرتے' نه اس قسم کا ملک تها جو خارجی سیاحوں کا جولانگاہ هوتا - دولت عثمانیه کے انحطاط اور اسکے مرکزوں کے اختلال کا دور تها - مصر میں خدیوي خاندان کی بنا پڑچکي تهی مکۂ معظمه میں ترکوں کے خلاف منشور اصلاح کی بنا پر بغاوت هو چکی تهی - ایران و ترکی کا سرحدي مسئله جنگ تک پهنچ گیا تها - سلطان محمود مصلح کي اصلاح اور ینگچریوں کے فتنه نے قسطنطنیه کو بالکل اپنے اندر مشغول کر رکها تها اور روس کی پیش قدمی روز بروز جنگ کا پیام دے رهی تهی - ان تمام اسباب کی وجه سے سنوسی تحریک کو پهیلانے اور ترقی کرنے کی پوري مهلت ملگئی' اور اسکے لیے خاموشی اور سکون کے ایسے اسباب مهیا هو گئے که بغیر بیرونی دنیا کے خبردار هوے وہ پوري قوة کے ساتهه اپنا کام کرتی رهی -



جربوب میں جماعة سنوسیه کي مرکزي خانقـاہ اور قلعه
خود حضرة شیخ سنوسي کا بهي قیام یهیں رهتا هے

دولة عثمانیه کا وجود جهاں گذشته چهه صدیوں میں اسلام کي پولیٹـکـل قوت کا محـافظ رها هے' وهـاں بهت سي ایسي تحریکوں کیلیے مهلک و قاتل بهي هوا هے جنکے اندر مسلمانوں کے اصلاح حال اور عروج بعد از زوال کیلیے بهت سي قیمتي قوتیں مخفی تهیں' اور جنهیں اگر دولة عثمانیـه اپنے سیـاسي خطروں سے گهبرا کر هلاک نه کرڈالتي تو وہ اصلاح دیني و تجدید سیاست اسلامي کي عظیم الشان جماعتیں پیدا کردیتیں -

لیکن سنوسي دعوة خوش قسمتي سے افریقه کے غیر معروف حصص میں قائم هوئی اور ایسے زمانے میں پهیلی جو دولة علیه کے مرکزي اختلال و اغتشاس کا وقت تها - اسلیے اولیاء حکومت کو اسپر متوجه هونے کي مهلت نه ملي اور سرزمین افریقه کے قدرتي خصـائص نے اسکے مرکز کو همیشه دنیـا کي مهلـک نظروں سے چهپـاے رکها - یهاں تـک که اسکا اثر افریقه اور صحرا کے مخفي ریگزاروں سے نکلر مصر و حجاز اور شام تـک پهنچ گیا !

(سنوسـی اول)

الجزائر کے اطراف میں ایک چهوٹا سا صحرائي قریه " بادیه مستغانم " هے جس میں عرب و اندلس کے مهاجرین اولین کے چند خاندان کئي صدیوں سے آباد هیں - اسي قریه کے ایک فاطمی النسب خاندان میں ایک لڑکا پیدا هوا' جس کا باپ اپنے شدید مذهبی اعمال کي وجه سے مشهور اور حسنی النسل سید تها - یه واقعه سنه ۱۲۰۴ هجري کا هے -

بچپن هی سے اس لڑکے کے عادات و اطوار غیر معمولی تهے' اور وہ اپنے خاندان اور قوم کي موجودہ حالت پر غیر قانع نظر آتا تها - وہ جب سن تمیز کو پهنچا تو تحصیل علوم دینیه کے شوق میں ترک وطن پر آمادہ هوا اور سب سے پہلے مراکش کے دار الحکومت شهر " فاس " میں آیا جو اب بهی افریقه میں علوم عربیه کا ایک بهت بڑا مرکز اور اپني قدیمي یونیورسٹي " جامع ابن خلدون " کي وجه سے مشهور و ممتاز هے -

یهاں وہ عرصے تک مقیم رها اور تحصیل علوم کے ساتهه علوم فقر و سلـوک و مجـاهدات صوفیه کي طرف بهي متوجه هوکر طریقۂ " درقاویه " میں داخل هوگیا جو مثل دیگر طرق تصوف مشهورہ کے ایک غیر معروف طریقه هے اور زیادہ تر بلاد مغرب و مراکش میں رائج هے -

شاذلي طریقه کے ایک صاحب طریقت بزرگ شیخ درقاوي گذرے هیں جو گیارهویں صدي کے اوائل میں افریقه گئے اور اپنے طریقـه کے ارشاد و دعوة میـں مشغـول هوگئے - جس طرح هندوستـاں میں حضرة شیخ احمد سرهندي (رح) نے طریق سلوک و تصوف کو ظواهر شرع کے تحفظ کے ساتهه رائج کیا اور متصوفیـن مبتدعین کي تمام بدعات و خرافات کي اصلاح کي' چنانچه طریقۂ نقشبندیۂ مجددیه تمام طرق معروفه میں محفوظ و مصئون ترین طریقه هے' اسي طرح معلوم هوتا هے که شیخ درقاوي نے بهی اصلاح و تجدید کے بهت سے مراحل طے کیے تهے اور اپنے طریقه کي بڑي خصوصیت اعمـال شرعیه و سنت نبوي و آثار سلف صـالح کی پیروي قرار دي تهي -

یه نوجوان حسني سید مراکش میں اخذ علوم کے ساتهه اس طریقه کے ذکر و فکر سے بهي مستفید هوتا رها' اور اسکے بعد مکۂ معظمه کا قصد کیـا تا که علمـاے حجاز کي خدمت میں علوم دینیه کي تکمیل کرے -

مکۂ معظمه میں وہ ایک نهایت متقي اور صاحب ورع و صلاح صوفي سے ملا جنکا نام شیخ احمد بن ادریس الفاسي تها اور جو اُس وقت اپنے کمالات باطني اور طریق سلوک کي فضیلت کے لحاظ سے تمام حجاز و یمن میں یکساں شهرت رکهتے تهے - وہ اس نوجوان مغـربي کو دیکهتے هي گروید هوگئے اور اسکے شوق علم و ورع و زهـد کا اُن پر کچهه ایسا اثر پڑا که بڑے بڑے مجمعوں میں اسکی فضیلت کا ایـک معمولي شخص کي طرح اعتـراف کرنے لگے !

کارزار طرابلس

غـــزوۂ طـــرابلس اور اســـکا مستقبل

افریقة کا "سر مخفي"

براعظم افـــریقة میں اسلام کی بقیة امیدیں

شیخ سنوسي اور طریقۂ سنوسیه

گذشته اشاعت سے ما قبل اشاعت میں " چند قطرات اشک " کے عنوان سے غزوۂ طرابلس کي ختم شدہ داستان پھر از سرنو چھیڑي گئي تھي که ایک ختم شدہ اقبال کے ماتم گـــذاروں کے لیے گذري هوئی داستـــانوں کي یاد' اور آیندہ کي حسرت کے سوا اب اور کام هي کیـــا باقـــي رهگیا هے ؟

اے جنوں باز بتاراج گریبان بر خیز !

اس مضمون میں جنـــگ طرابلس کي بعض خصوصیات پر توجه دلائي تھي جو عرصے سے اعداء اسلام اور فرزندان اسـلام کے باهمي جنـــگ و قتال میں ناپید هوگئي هیں اور لکھا تھا که اسلام نے اپنا نظام اجتماعي و ملکي اس اصول پر رکھا هے که حفظ ملت و وطن کی امانت مقدس حکومتوں کي تنخواہ دار فوجوں کي جگه تمام افراد ملت کے سپرد کي هے اور اسي کا نام جهاد دیني هے - جنـــگ طرابلس کیلیے کچھه ایسے اسباب جمع هوگئے که دولة علیه کي جگه بادیه نشین عربوں کو میدان کارزار میں آنا پڑا اور اس طرح جنـــگ طرابلس ایک غزوۂ دیني بنکر اُن تمام گرانقدر اور مقدس جذبات و حسیات کے ظهور کا باعث هوگئي جنسے سرزمین اسلام عرصے سے محروم تھي -

* * *

لیکن بالاخر اس کا نتیجه کیا نکلا ؟ وہ فرزندان اسلام جنهوں نے باوجود بیچارگي و بے سامانی نے اس طرح حفظ اسلام کیلیے اپني جانوں کو وقف کیا که اٹلي کي نوایجاد اور انسان پاش توپوں کے آگے اپنے سینوں کو ڈهال بنایا' اور اسکي ڈهائي لاکهه سے زیادہ متمدن اور باسامان فوجوں کو اپني زنـــگ آلود تلواریں اور پراني قسم کي فرسودہ بندوقیں لیکر اس طرح روک دیا که اٹلي کیلیے آگ میں کودنا اور سمندر کي موجوں میں غرق هوجانا آسان تھا' پر ان بادیه نشین فقرا کي سرزمین میں ایک قدم بڑهنا محال هوگیا تھا' کیا بالاخر اپنے مقدس فرض کے پورا کرنے سے اُکتا گئے اور انهوں نے دشمنان ملت اور اعداء الهي کے آگے سر جهکا دیا ؟

کیا مقدس جذبات ملي اور خصائص عجیبۂ اسلامیة کے ایسے روشن و منور جذبات جنکي نظیر پچھلي کئي صدیوں میں نهیں ملسکتي' بالاخر ناکامي و نامرادي' اور اطاعت و تذلل کي تاریکي میں همیشه کیلیے گم هوگئے اور اب انکا سراغ کبھي نهیں ملے گا ؟

* * *

جنـــگ بلقان کي مشغولیت نے همیں ان سوالات پر غور نهیں کرنے دیا مگـــر اب غور کرنا چاهیے - اسي لیے کارزار طرابلس کا عنوان اب مکرر شروع کیاگیا هے - سب سے پہلے هم نے شیخ سلیمان البارونی کي مراسلات کا ترجمه شائع کیا جو انهوں نے مستر درے معمد کے نام بهیجي تهیں - یه ایک سب سے زیادہ مفصـــل بیان تھا جو آخري حالات کے متعلق شـــائع هوا لیکن عزیز بـــک مصري کے بیانات اسکے مخالف هیں' اور فرهاد بـــک نے جو تحریریں بعض عثمانی جرائد میں روانه کي هیں اور جن میں شیخ سنوسي اور انکي جماعت کے تمام حالات بالتفصیل درج کیے هیں' انسے کچھه دوسرے هي قسم کے حالات معلوم هوتے هیں -

هم نے ان بیانات پر اکتفا نه کر کے خود درنه کے بعض ذرائع موثقه سے صحیح حالات کا علم حاصل کرنا چاها هے اور همیں امید هے که ایک دو هفته کے اندر ان حالات کے متعلق بعض مستنـــد مراســـلات شائع کرسکیں گے -

* * *

لیکن آج چاهتے هیں که اس سلسلے میں پہلے شیخ سنوسي اور انکي جماعت کے حالات شائع کریں جنکے علم کے بغیر اندرون طرابلس کي موجودہ حالت اور غزوۂ طرابلس کي اصلي حیثیت منکشف نهیں هو سکتي- شیخ اور انکي جماعت کے حالات بھي همیشه مثل ایک سر مخفي کے رهے هیں اور طرح طرح کي غلط روایتیں انکے متعلق شائع هوگئي هیں - یورپ کے نامه نگاروں نے انهیں " افریقـــه کے ســـر مخفي " کے لقب سے یاد کیا هے اور هندوستان میں بہت سے لوگ سمجھتے هیں که وہ کوئي پراسرار طلسم هیں جنهیں آگ اور پانی سے کوئي نقصان نهیں پهنچ سکتا - حالانکه نه تو وہ کوئي سر مخفي هے اور نه زمانۂ قدیم کي روایات کا کوئي طلسم - بلکه اسلام کے سچے پیروں کا ایک معفوظ گروہ جس نے بہت سي بدعات و زوائد سے اپنے تئیں الگ رکھا هے اور زمانے کے تغیرات انکي طبیعة عربیه و اسلامیه کے خواص میں وہ تبدیلیاں پیدا نهیں کرسکے هیں جنکي وجه سے اسلام کي قوۃ کا عظیم الشان طلسم توٹ کر اپنے عجائب و خوارق سے محروم هوگیا هے !



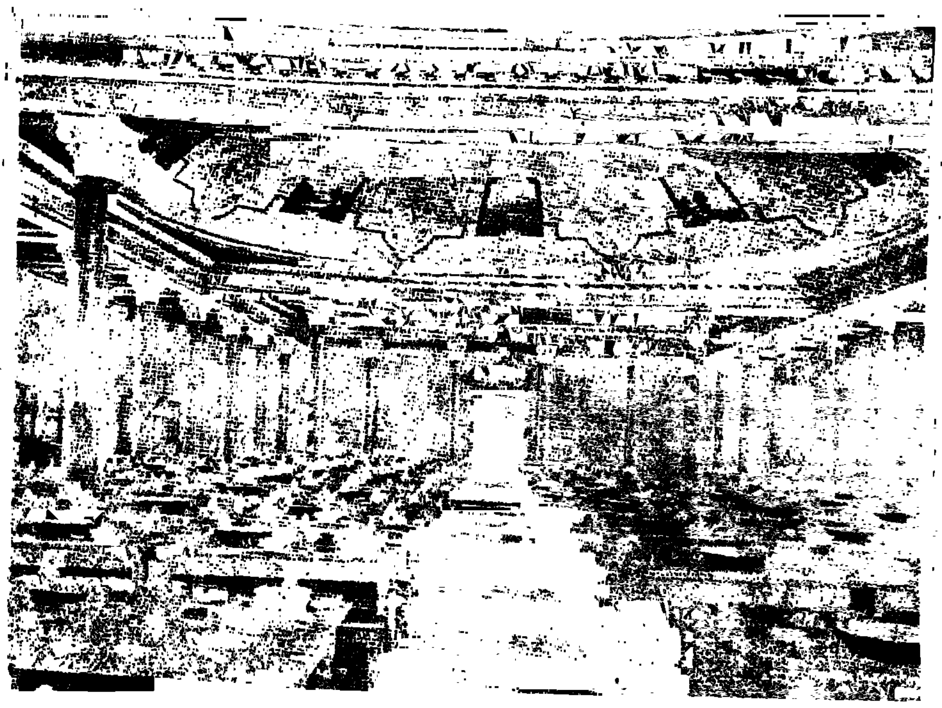
اندرون طرابلس کا ایک نخلستان جسکي زمین خون شهادت سے ابتک تر هے !

(آغـــاز دعـــوۃ سنـــوسي)

" سنوسیه " في الحقیقت اصلاح اسلامي اور ارشاد و هدایت دیني کي ایک افریقي تحریک هے جو صوفیانه طریقہ بیعت کے

ان چیزوں کو یورپ کي موجودہ ترقیات کے اصول پر خواہ کتني هي ترقي دي جاتي مگر یہ براہ راست سیاست حمیدیہ کے لیے مضر نہ تھیں -

" خستہ خانہ " ترکي میں شفا خانے کو کہتے هیں - یہ گویا قدیم ترکیب " بیمارستان " کا لفظي ترجمہ ہے جسے عربوں نے " مارستان " کہنا شروع کردیا تھا - سلطان عبد الحمید نے ایک شاهي خستہ خانہ قائم کیا ' اور ایسے وسیع پیمانے پر کہ آج یورپ کي بڑے بڑے دار الحکومتوں میں بھي شاید اس درجہ کا کوئي هاسپٹل تازہ ترین ترقیات طبي و تیمار داري کے ساتھہ نہوگا - اسکي سالانہ رپورٹیں با تصویر نکلتي تھیں - میرے پاس بھي رپورٹیں هیں اور ترقیات عصریہ کا ایک عجائب خانہ نظر آتي هیں !



یہي حال " مکتب حربیہ " یعنے فوجي تعلیم کے کالج کا ہے - اس کو سب سے پہلے سلطان عبد المجید نے قائم کیا تھا ' مگر سلطان عبد الحمید کے زمانے میں وہ انتہائي ترقي تک پہنچ گیا -

یہ موجودہ زمانے میں عسکري تعلیم کي ایک بہترین درسگاہ ہے جسمیں آجکل کا تعلیم یافتہ ترک سپاهي نشو نما پاتا ہے اور اول سے لیکر انتہائي مدارج تک کی تعلیم حاصل کرتا ہے - وہ ایک وسیع قطعۂ زمین پر قائم ہے جس کے اندر متعدد بورڈنگ هاؤس مختلف درجوں اور قسموں کے بنائے گئے هیں اور انکا هر کمرہ صفائي و نفاست اور نظم و باقاعدگي کا بہترین نمونہ ہے - ایک ایک بورڈنگ میں بہ یک وقت آٹھہ آٹھہ سو طالب علم رهسکتے هیں اور هر بورڈنگ کي ضروریات و نگراني کیلیے الگ الگ انتظامي دفاتر قائم هیں - تمام عمارتوں میں موجودہ زمانے کي آخري علمي ایجادات کو استعمال کیا گیا ہے اور هر عمارت اپنے وسعت اور خوبصورتي کے لحاظ سے شاهي محلات کا مقابلہ کرتي ہے - گھوڑوں کے لیے بڑے بڑے اصطبل هیں اور انکي صفائي کا ایسا عمدہ انتظام ہے کہ دنیا کے مشہور صحافي مسٹر اسٹید نے ' انھیں دیکھکر کہا تھا کہ انگلستان کے قصر بکنگھم کا اصطبل بھي اسدرجہ صاف و نظیف نہیں ہے !

درس و تعلیم کی متعدد عمارتیں هیں اور نصاب تعلیم اور طریق تعلیم میں زیادہ تر جرمني کا اسکول موثر ہے - موجودہ ترکي کے بہترین تعلیم یافتہ فوجي اسي کے تربیت یافتہ هیں - تعلیم ابتدا سے هوتي ہے اور تمام مصارف کالج کے ذمے هوتے هیں - اسکے تمام پروفیسر ترک هیں -

انقلاب دستور کے بعد اسکي حالت میں اور ترقیات بھي هوئي هیں - گذشتہ عثماني ڈاک سے معلوم هوتا ہے کہ اسکي شاخیں تمام بلاد عثمانیہ میں کھل رهي هیں - داخلہ کي شرطیں پہلے کسي قدر سخت تھیں مگر اب عام کردي گئي هیں - جسقدر وظائف طلبا کو یہ درسگاہ دیتي ہے ' شاید هي کسي دوسرے کالج میں ملتے هوں - یہاں کے طلبا کا تمام ملک میں احترام کیا جاتا ہے -

کالج کي وردي نہایت خوشنما اور قیمتي هوتي ہے - کوٹ کے کالر پر کالج کا نام سنہري کلابتوں سے لکھا هوتا ہے - جب لڑکے شہر کي کسي سڑک سے گزرتے هیں تو تمام راهگیر محبت و احترام سے انکے لیے راستہ چھوڑ دیتے هیں اور دکاندار سلام کرتے هیں !

یورپ کے بڑے بڑے سیاحوں نے اسے دیکھا اور اسکي عظمت کا اعتراف کیا - حال میں اسکي ایک سہ سالہ رپورٹ شائع هوئي ہے - اسمیں ناموران عالم کی رائیں ترجمہ کرکے درج کي هیں جو سو صفحہ سے زیادہ میں آئي هیں !

اس وقت هندوستان کے بھي دو طالب علم اس درسگاہ میں تعلیم حاصل کر رہے هیں !

مرحوم حقی بک

مشہور عثماني اهل قلم ' حقي بک ' جنکے انتقال کي خبر تار برقیوں میں آئي تھي ' گذشتہ عثماني ڈاک میں انکے تفصیلي حالات آگئے هیں - تمام معاصرین آستانہ نے اس حادثہ کو " حادثۂ ملت " اور " ضائعۂ ملي " سے تعبیر کیا ہے :

انا للہ و انا الیہ راجعون !

" بابان زادہ حقي بک " جدید سیاست نگاران عثمانیہ اور نشئۂ حدیثۂ آستانہ کے اعلی ترین مجمع صحافت کا ایک ممتاز رکن تھا - انقلاب دستوري کے بعد مشہور روزانہ اخبار " اقدام " میں اسکی نشریات سیاسیہ نے هلچل مچا دي تھي - بڑے بڑے ارکان انقلاب معترف هیں کہ اگر حقي بک کا حقائق نگار قلم مساعد نہوتا ' تو عثماني دستور کو عام افکار ملت میں اس درجہ مقبولیت حاصل نہوتي !



[۱] مکتب حربیہ کا ڈائیننگ هال

[۲] مرحوم بابان زادہ حقي بک

اسکے بعد " طنین " کي ریاست تحریر اسے حاصل هوئي اور تمام اولیاء حکومت اسکے قلم کي جنبش سے هراساں رهنے لگے - اسکے مقالات کي بڑي خصوصیت یہ تھي کہ انشاؤ حقائق ' دونوں کا مجموعہ هوتے تھے -

وہ ایک خالص علمي اور تدریسي زندگي رکھتا تھا - ایک طرف تو اسکي پبلک زندگي جرائد و مجلات کے دفاتر میں نظر آتي تھي ' دوسرے طرف " دار الفنون " قسم طلعتیہ کا وہ ایک محترم معلم تھا ' اور اسکے علمي درس کي سماعت کیلیے باهر سے لوگ آآکر شریک جماعت هوتے تھے !

اسکي فعالیت سیاسي اور جبروت قلمي کا یہ حال تھا کہ ایک مقالہ نگار کی زندگي سے چند مہینوں کے اندر وزارت تک پہنچا اور محض اُن مقالات کے اثر سے جو " طنین " میں شائع هوتے تھے !

شئون عثمانیه

مکتب حربیه

ترکي کے گذشته عهد استبداد میں ترقي و تنزل ' علم و جهل ' نور و ظلمت ' دونوں ایک هي وقت کے اندر موجود تھے !

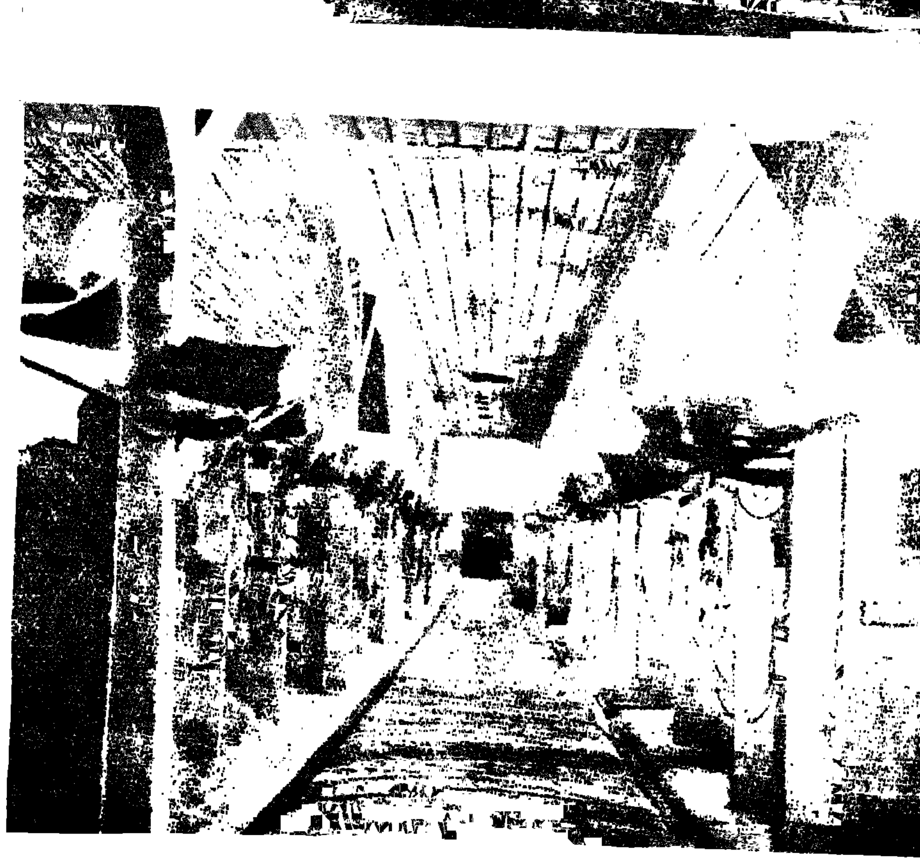
ایک سیاح جب قسطنطنیه پهنچتا تها ' سراے یلدز کي طلسم سرائیوں کو دیکھتا تها ' سلا ملق کے جلوس میں سلطاني باڈي گارڈ کے طلا پوش سوار اور حمیدیه رجمنٹ کے انا دولي سپاهي اپني پر شوکت وردیوں میں نظر آتے تھے ' یا " خسته خانهٔ همایوني " اور " مکتب حربیه " کي عظیم الشان ' اور ترقي یافته اسباب و ادوات سے لبریز عمارتوں کے سامنے سے گذرتا تها ' تو وہ متعجب هوکر اپنے دلسے پوچھتا تها که جو حکومت نئي ترقیات کي تحصیل میں اس درجه سریع السیر هے ' کیونکر جائز هو سکتا هے که اسکے تنزل کا ماتم کیا جاے ؟

لیکن اسکے بعد هي جب وہ اپنے اُسي رهنما سے جو حکم سلطاني سے اسکے لیے مامور کیا گیا تها ' پوچھتا که دار الخلافة عثمانیه کي یونیورسٹي کہاں هے ؟ عام تعلیم کیلیے کتنے کالج قائم هوے هیں ؟ صنعت و حرفت کي درسگاهیں کہاں هیں ؟ بڑے بڑے اخبارات کے دفاتر کا مجھے پته بتلاؤ - میں تخت گاہ بازینطیني کي بڑي بڑي انجمنوں اور کلبوں کو دیکھنا چاهتا هوں - تو اِن تمام سوالوں کے جواب میں غریب رهنما حسرت کے ساتھ ایک نگه خاموش اُٹھاتا ' اور پھر ایک پر اسرار اشارے کے بعد بغیر کسي جواب کے اس صحبت کو ختم کر دیتا !

اصل یه هے که نادان عبد الحمید ایک عجیب طرح مصیبت میں مبتلا هوگیا تها - ایک طرف تو یه حالت تهي که وہ بیسیوں صدی کے یورپ کے قلب میں تها ' اور چوبیس گھنٹے کي مسافت کے بعد علم و مدنیة کي وہ لهریں اُٹھ رهي تهیں جنکي روکو زمانه کي قاهر و مقتدر هوا بڑهنے اور پهیلنے کا حکم دے رهي تهي - پس وہ مجبور تها که ترقي کا اپنے تئیں دشمن ثابت نه هونے دے اور کچھ نه کچھ اسکے ایسے مناظر اپنے یہاں طیار کردے جن کے نظارے سے اسکي ترقي خواهي کیلیے استدلال کا کام لیا جاسکے -

دوسري طرف وہ دیکھ رها تها که علم و تمدن اور استبداد و شخصیت ایک لمحه کیلیے بهي باهم جمع نهیں هوسکتے - اور اگر ترکي میں نئي ترقیات و اصلاحات کا دروازہ کهول دیا گیا ' آزادانه تعلیم کي درسگاهیں قائم هوگئیں ' اجتماع و اتحاد کے وسائل رائج هوگئے ' کتب خانے قائم هوے ' انجمنیں منعقد هونے لگیں ' پریس کے بڑے بڑے دفتر کهل گئے ' تو ان سب کا اولین نتیجه یه هوگا که تخت قسطنطنیه تو بلکے سنور جائگا مگر تخت حمیدي قائم نه رهیگا اور میري شخصیت اور مطلق العناني کیلیے پیام اجل آ پهنچے گا -





(۱) مکتب حربیه کا ایک بورڈنگ هاؤس
(۲) مکتب حربیه کا اصطبل

پس وہ ایک ناقابل حل کشمکش میں مبتلا هوگیا - مجبوراً یه طریقه اختیار کیا که ملکي تعلیم و تربیت کے علاوہ جو میدان اظهار ترقي و تمدن کے تھے ' انکو تو یورپ کي بهتر سے بهتر ترقي یافته حالت تک پهنچا دیا تاکه دیکھنے والا به یک نظر نئي ترقیات کے مناظر سے مرعوب هوجاے - لیکن وہ تمام چیزیں جو ملک میں اعلی تعلیم و تربیت پهیلا نے والي تهیں اور آزادانه اشغال و اعمال کا انسے دروازہ کهلتا تها ' اُن سب کو اسطرح بهلا دیا اور لوگوں کو بهول جانے پر مجبور کیا ' گویا ترکي کے آسمان کے نیچے عالم انسانیت کو اُن چیزوں کی ضرورت هي نهیں هے !

اس قسم کے اظهار ترقیات کے جو مناظر مدهشه طیار کیے گئے ' ان سب میں دو چیزین سب سے زیادہ قابل تذکرہ هیں : شفا خانه اور فوجي درسگاہ -

[بقیه مضمون صفحه ۱۵ کا]

یہاں تک که وہ با قاعدہ انکے سلسلے میں داخل هو گیا - شیخ نے بهي اپني خلافت اُسکے سپرد کردي اور اپنے تمام پیروؤں کو حکم دیا که ایندہ سے اُسکے تمام احکام کو مثل شیخ کے احکام کے تصور کریں -

اسکے بعد اُس نے آبادي کا قیام ترک کردیا اور جبل بوقبیس کي مقدس اور الهام سرا کهاٹیوں میں ایک خانقاہ بنا کر رهنے لگا !

* * *

اس نوجوان جزائري کا نام محمد بن علي تها جو آگے چلکر " الاستاذ محمد بن علي السنوسي الکبیر " مشهور هوا ' اور یهي جماعة سنوسیه کا باني اول هے -

(البقیة تتلي)

مسئلۂ بقاء و اصــلاح ندوہ

پیلـــي بهیـــت

هم حسب ذیل اصحاب سے درخواست کرتے هیں که وہ بہت جلد اپني توجه اسطرف منعطف فرما کر قوم کو مشکور فرماویں : سرراجه صاحب محمود اباد ' صاحبزادہ افتاب احمد خانصاحب ' حاجی شمس الدین صاحب سکریٹري نجمن حمایت اسلام لاهور ' مسٹر محمد علي خاں صاحب ایڈیٹر همدرد ' انریبل مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور ' ایڈیٹر صاحب الهلال کلکته ' جناب وزیر صاحب بهاول پور ' حاجي حافظ حکیم اجمل خاں صاحب ' حاجی نواب محمد اسحاق خاں صاحب سیکریٹري علی گڈہ کالج ' ناظم صاحب مدرسه عالیه دیوبند -

راقــم محمد عزیز الله خاں ر دیگر اصحاب جلسه
پیلي بهیت صوبه ممالک متحدہ اودہ

بمبئی

ذیل میں اس ریزولیوشن کي نقل درج کرتا هوں جو انجمن ضیاء الاسلام میں ندوۃ العلماء لکهنؤ کے متعلق منظور هوا هے' براہ کرم اخبار میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں :

" انجمن ضیاء الاسلام کا یه جلسه طلباء ندوۃ العلماء لکهنؤ کي استرائک پر دلي رنج ظاهر کرتا هے ' اور اس امر کو بڑے زور کے ساتهه پیش کرتا هے که اکابرین قوم کا ایک قائم مقام کمیشن نــدوۃ العلمــاء کي خرابیوں کي تعقیقات کیلیے مقرر کیا جاے ' اور پوري سرگرمی کے ساتهه اس امر کي سعي کیجاے که مذکورۂ بالا افادہ گاہ محفوظ و مامون رهے "   راقــم نیاز مند - عبد الرؤف خاں
آنریري سکریٹري انجمن ضیاء الاسلام بمبئی

[1

دیکھے ؟

ایک نهیں بلکه تین ڈاکٹر صاحبان فرماتے هیں

یه زمانه حال کي حیرت انگیز ایجاد از کار رفته بوڑهوں کیلیے مائے جواني' کمزوروں و ناتوانوں کیلیے طلسم سلیماني ' نوجوانوں کیلئیے شمشیر اصفهــاني' غرضـکه هر طرح محــافــظ زندگاني هیں - معمولي کمزوري کو چــنــد روز میں پورا پورا فائدہ پهنچاتي - اور تــکان میں حلق سے اترتے هي فوراً اپنا اثر دکهــاتي هیں - دل و دمــاغ کو قوت بخشتي اور اعضائے رئیسه کو تقویت دیکر لطف زندگاني دکهــاتي هیں - چہرہ کو با رونق' هاضمــه درست ' رهاتهــه پاؤں کو چست چالاک کرتي هیں - مرجهائے هوئے دل کو تازہ کرکے مردہ جسم مین جان ڈالتي هیں - ایام شــباب کي بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں کی وجه سے جو لوگ مایوس و زندہ درگور هو چکے هیں آنکے لیے اکسیر سے زیادہ مفید هیں - ڈاکــٹر سي - سي - ایم - میڈالسٹ ایل - ایم - اس - فرماتے هیں که کا یا پلٹ زمانــه حال کي حیرت انگیز و کامیــاب دوا ڈاکٹــري یوناني کبیراجي کا نچوڑ هیں - اور هر قسم کے کمزور مریضوں کیلیے میں وثوق و کامل بهروسه کے ساتهه تجویز کرتا هوں - ڈاکٹــر بي - ڈي - معارن مشیر طبي شهنشاهي ٹرف کلب وغیرہ فرماتے هیں که کا یا پلٹ میں کوئي چیز مضرر رسان نهیں بلـکه نهایت قیمتي و مقوي اجزاء سے مرکب هیں میں پوري اطمینان کیساتهه بیــکار و کمزور مریضوں کیلیے تجویز کرتا هوں -

ڈاکٹر آر - بي - ایل - ایم - اس کلکته فرماتے هیں که کایاپلٹ نامردي - جــریان و سرعت کے مریضوں کے لیے نهایت مفید گولیاں هیں از و زمرد نے تو اسکي خوبیوں کو بهت کچهه بڑها دیا هے

دهلی

ٹیلی گرام :

مسلمانان دهلي کا ایک عام جلسه آج کالي مسجد میں منعقد هوا اور یه ریزولیوشن باتفاق راے پاس هوا :

" یه جلسه ندوۃ العلما کے موجودہ حالات سے ناراضي ظاهر کرتا هے اور یه تجویزکرتا هے که ایک کمیشن مقرر کیا جاے جسکے ارکان سارے هندوستان کے چیدہ اصحاب سے لیے جائیں ' اور وہ اسکي موجودہ بدنظمي کي تحقیقات اور اسکے دفعیه کي کوشش کرے "

قصـــور

قصور کے معزز مسلمانوں کا ایک جلسه ندوۃ العلما کي موجودہ نازک حالت کو اخبارات کے ذریعه معلوم کر کے مولوي عبد القادر صاحب وکیل چیف کورٹ کے مکان پر ۱۳ مارچ سنه ۱۹۰۱۴ ع کو بعد نماز مغرب منعقد هوا ' جسمیں بالاتفاق حسب ذیل ریزولیوشن پاس هوے -

اول - مسلمانان قصور کا یه جلسه دار العلوم ندوہ کے موجودہ نازک حالت اور اسکي نسبت موجودہ بے اطمینانی کو نهایت رنج اور تشویش سے دیکهتے هوے اراکین ندوہ سے استدعا کرتا هے که ایک غیر جانب دار قائمقام کمیشن کے ذریعه ان تمام حالات کي تحقیقات کرائي جاوے ' اور کمیشن مذکور کي رپورٹ کو آگاهي اور فیصله کیلیے مشتهر کیا جاوے -

محرک مولوي غلام محي الدین صاحب وکیل - موید مولوي محمد داؤد صاحب - حاجي عبد الرحیم صاحب رئیس -

دوم - یه جلسه تجویز کرتا هے که یه ریزولیوشن اراکین ندوہ کي خدمت میں بذریعه ناظم صاحب' نیز اشاعت کیلیے اخبارات میں بهیجدیا جاے -

(عبد القادر وکیل)

مراسلات

صوبجات متحدہ اور اردو پریس

براہ کرم مجھے اجازت دیجیے کہ آپکے محترم رسالے کے ذریعہ اپنے صوبے کي حالت زار پر قوم کو توجہ دلاؤں - میرا مقصود صوبہ متحدہ آگرہ و اودہ سے ھے - باوجودیکہ یہي صوبہ مسلمانوں کا سب سے بڑا تعلیمي مرکز رکھتا ھے ' انکي کئي عظیم الشان انجمنیں اسي میں ھیں ' تعلیمي کانفرنس ' ندوۃ العلما ' مسلم لیگ ' اور اسي طرح کے متعدد اھم کام یہیں ھو رھے ھیں ' مگر کیسے افسوس کي بات ھے کہ پریس جو قومي بیداري کي اصلي قوت ھے ' اسکے لحاظ سے تمام صوبے کي حالت افسوس ناک ھو رھي ھے - مسلمانوں کے ھاتھہ میں کوئي اردو کا ایسا عمدہ آرگن نہیں ھے جیسے کہ متعدد صوبۂ پنجاب میں موجود ھیں - انگریزي میں آئي - ڈي - ٹي نکلتا ھے مگر وہ محض بیکار ھے - مسلم گزٹ ایک اچھا اخبار نکلا تھا لیکن اسکا بھي خاتمہ ھوگیا - علي گڈہ گذٹ جو سرسید مرحوم کا قائم کیا ھوا ھے اور تعلیمي مرکز سے نکلتا ھے ' اسکي ایسي ردي حالت ھے کہ دیکھکر نفرت ھوتي ھے - میں صوبے کے ارباب درد کو اس طرف توجہ دلاتا ھوں کہ لکھنو یا الہ آباد سے عمدہ پیمانے پر ایک روزانہ اخبار یا اقلاً ھفتہ وار نکالنے کا انتظام کریں اور اسکے لیے ایک کافي سرمایہ کي کمپني قائم ھو - اگر ایسا کیا جاے تو میں پانچ سو روپیہ کا حصہ خرید نے کیلیے طیار ھوں -

(خریدار الهلال نمبر ۱۴۰۱)

الهـلال :

جناب کا جوش کار قابل تعریف ھے اور وسیع پیمانے پر اخبارات کو نکلنا چاھیے مگر میں آپکے اس خیال سے متفق نہیں ھوں کہ صوبۂ متحدہ سے کوئي اچھا اخبار نہیں نکلتا -

لکھنؤ سے " ھندوستاني " ایک سنجیدہ اور پر مواد اخبار نکلتا ھے اور ھمیشہ اسکي تعریف کرتا ھوں - گور کھپور سے " مشرق " حکیم برھم صاحب نکالتے ھیں جو قیمت کے لحاظ سے ارزاں ' چھپائي لکھائي کے لحاظ سے نہایت عمدہ ' اور ھر طرح کے مواد اور معاملات و اخبار کا بہت اچھا مجموعہ ھوتا ھے - ضخامت اور کثرت اخبار کے لحاظ سے اس صوبے میں کوئي اخبار اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا - اسکے علاوہ اور بھي بہت سے اخبار نکلتے ھیں اور اپني مقدور بھر کام کررھے ھیں - البشیر اس صوبے کا قدیمي اخبار ھے اور اسوقت سے کام کررھا ھے جبکہ اردو پریس ابتدائي حالت میں تھا - اردو اخباروں میں شاید رھي ایک اخبار ھے جس نے اپني کوششوں سے ایک عمدہ ھائي اسکول بورڈنگ سسٹم پر قائم کردیا جسے حال میں ھز انر سر جیمس مسٹن نے ۲۵ ھزار روپیہ اور زمین دینے کا کانپور کے قیام میں حکم دیا ھے -

الہ آباد سے ایک نیا اخبار مساوات نامي بھي نکلا ھے -

بھر حال اخبارات تو نکل رھے ھیں البتہ روزانہ اخبار کوئي نہیں - اگر کوئي کمپني قائم ھو تو وہ روزانہ نکالے - یا موجودہ اخبارات ھي میں سے کوئي دفتر اس کام کو اپنے ذمے لے لے - دفتر مشرق گورکھپور جس نے پریس کے کاموں میں بہت ترقي کی ھے مشرق کو روزانہ کرنے کیلیے کوشش کرے تو بہتر ھے - آپ دفتر مشرق سے خط و کتابت کیجیے -

عرضداشت

جو طلباے دار العلوم ندوہ نے تمام ارکان ندوہ و عموم بزرگان ملت کي خدمت میں بھیجي

بخدمت جناب بزرگان قوم و ارکان ندوۃ العلما مد ظلھم العالي - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - جنابعالي ! ھم طلباے دار العلوم جناب کي خدمت میں یہ عرض کرنے کي اجازت چاھتے ھیں کہ جسقدر جلد ممکن ھو جناب اپني توجہ ندوۃ العلما کے معاملات کیطرف مبذول فرمائیں کیونکہ ندوہ کي تعلیمي و انتظامي خرابیاں روز بروز ترقي پر ھیں - جن معاملات کا تعلق ندوہ کے نظام سے ھے اُنسے ھمیں یہاں بحث نہیں - اسکا تعلق عام مسلمانوں سے ھے - البتہ تعلیمي نقائض اور اندروني معاملات کا تعلق خاص ھماري ذات سے ھے - اسلیے ھم مدت تک ان نقصانات کو برداشت کرتے رھے ' اور دائرۂ قانون مدارس کے اندر رھکر کوشش کي لیکن اصلاح کي کوئي صورت نہ نکلي -

اب معمولي معمولي معاملات میں روک ٹوک ھونے لگي ' اور ھماري جائز آزادي بالکل سلب کرلي گئي - ھمارے تمام حقوق پامال کردیے گئے ' اور ھمکو گستاخ اور سرکش قرار دیا گیا - ھمنے اسپر بھي صبر کیا اور باقاعدہ درخواست دیکر اپنے خیالات کو ظاھر کیا - اسکے جواب میں ھمسے نہایت سخت کلامي کي گئي اور ھمکو دھمکي دي گئي کہ تمھارا نام خارج کر دیا جائیگا -

جب ھمنے دیکھا کہ مرض لا علاج ھے اور اصلاح کي توقع مفقود ' تو تنگ آکر تعلیم بند کردي - اسکے جواب میں دار الاقامہ بند کر دیا گیا - اب ھم غریب الوطن طلبا کو یہ دھمکي دیجاتي ھے کہ بورڈنگ چھوڑ دو ' ھمکو یہ بھي پیام دیا گیا ھے کہ پولیس کے ذریعہ نکالدیے جاؤگے - خدا کے لیے جلد ھماري مدد کیجیے ورنہ ھم تمام طلبہ دار العلوم کو خالي کرکے اپنے اپنے گھروں چلے جائیں گے -

طلباے دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ

مسئلۂ بقاء و اصــلاح ندوة العلما

طلباء دارالعلوم ندوه نے اپني شکایتوں اور اسٹرائک کے اسباب کے متعلق مندرجۂ ذیل تحریر شائع کي -

حــامــدا و مصليا

جناب والا !

هم طلباء دار العلوم کے اسٹرائــک کا جو معامله آپ کے سامنے ـ هے ' جبتک آپکو اسکي ترتیب و تاریخ و علل و اسباب ـت کرنیکا کوئي قابل وثوق ذریعه هاتهه نه آــے' آپ اوسکا منصفانه له جیسا که آپ کي ذات سے توقع هے نهیں کرسکتے - اس بنا پر طلبا آپکي خدمــت میں یــه تفصیلي عرضداشت پیش کرنیکي ـت چاهتے هیں :

دنیا میں واقعات پر مختلف حیثیتوں سے نگاه ڈالنے سے مختلف نتــائج مستنبط هوتے هیں' همارا معامله اوسکي ـین مثال هے - اس معامله کا ایک پهلو یه هے که یه اسٹرائــک ـري سرکشي کا نتیجه هے ' لیکن واقعه پر جب اس حیثیت نگاه ڈالي جاتي هے که کیا ایک ضعیف اور محکوم گروه ایک ـب اقتدار مهتمم یا ناظم کے ساتهه بغیر سخت ناگوار برتاؤ کے ـشي کرنیکي جرأت کرسکتا هے ؟ تو واقعه کي حیثیت بدلجاتي هے' خود بخود سوال پیدا هوتا هے که وه کیا شکایات هیں جنهوں نے ـ ضعیف گروه کو اس خود کشي پر آماده کیا ؟ هم جناب کي ـمت میں اس معامله کو اسي حیثیت سے پیش کرتے هیں -

لیکن آپ کو هماري شکایتوں سے پہلے یه پیش نظر رکھنا چاهیے ندوه کیساتهه قوم کو کسقدر دلچسپي هے ؟ دار العلوم کن اصولوں چل رها تها ؟ دار العلوم کي امتیازي خصوصیات کیا هیں ؟

یه عام طور پر مسلم هے که ندوه کیساتهه قوم کو کوئي خاص ـچسپي نهیں هے - سالانه جلسے عموماً بند هوگئے هیں ' چنــدوں ـ مقدار کم هوگئي هے' لوکل ارکان کا خود یه حال هے که بمشکل ـتظامي جلسوں میں کورم پورا هوتا هے -

یه بهي آپ کو معلوم هے که اب دار العلوم کي تعلیمي حالت ـت ترقي کرگئي تهي' درجۂ تکمیل کهلگیا تها ' نصاب تعلیم میں ـت کچهه تغیر کردیا گیا تها ' طریق تعلیم بهت کچهه بدل گیا تها ـلباء میں مجتهدانه تعلیم حاصل کرنیکا ذوق پیدا هوگیا تها ' علمي ـسائل پر برجسته تقریر کرنیکي خاص طور پر کوشش کیجاتي تهي -

مسودۂ دار العلوم' قواعد ندوة العلماء ' روئداد جلسهاــے انتظامیه ـے تمام طلباء کو عزت نفس ' مساوات ' بلند همتي کا عام سبق دیا ـهے' اور یهي دارالعلوم کي امتیازي خصوصیات هیں - چنانچه جلسه ـهلي میں دار العلوم کي جو رپوٹ پیش کي گئي تهي اوسمیں ـسپر خاص طور پر فخر کیا گیا تها - انهیں خصوصیات نے هماري ـالت کو عام مدارس عربیه کے طلباء سے مختلف کردیا هے ' اور ـماري معروضات کے سننے میں جناب کو خاص طور پر اس کا لحاظ ـرنا چاهیے -

ان مقدمات کے عرض کرنے سے همارا مقصد یــه هے که آپ کو ـتائج ذیل کیطرف توجه دلائیں :

(۱) جبکه ندوه کے ساتهه قوم کو کوئي دلچسپي نهیں هے تو ـسي حالت میں هم کو قوم کي توجه و حمایت کي توقع بهت ـم تهي اسلیے یــه اسٹرائــک سخت مایوسي اور مجبوري کي ـالت میں کیگئي هے ' بلکه درحقیقت یــه ایک قسم کي ـود کشي هے -

(۲) تعلیمي حالت جن اصول پر قائم هوگئي تهي طلباء کو اوسکے قائم رکهنے یا ترقي دینے کا جائز حق حاصل تها اسلیے اگر اسمیں کسی قسم کي رکاوٹ پیدا کیجاتي هے تو اوس سے قدرتی طور پر مایوسی پیدا هوتی هے -

(۳) اگر طلباء کیساتهه ناظم یا مهتمم یا مدرسین ایسا برتاؤ کرتے جو عزت نفس کے منافي هوتا ' یا اونمیں ذلت آمیز تفریق و امتیاز پیدا کرتا ' تو یقیناً یه طرز عمل مایوسي بخش هوتا -

ان نتائج کے بعد اب هم ان شکایات کو به تفصیل آپکي خدمت میں پیش کرتے هیں - همکو مذهبی' تعلیمي' انتظامي ' اخلاقي هر قسم کي شکایتوں کے پیش کرنیکا افسوسناک موقع پیش آ گیا هے ' اسلیے هم هر ایک کا ذکر جدا جدا عنوانات کے تحت میں کرتے هیں - جناب سے توقع هے که آپ ان تمام پهلوؤں کا لحاظ فرما کر هماري زندگي کو اور دار العلوم کی انتظامي حالت کو ایک ایسے معیار پر لانیکي کوشش کرینگے ' جو دار العلوم کے شایان شان هوگا -

(تعلیمي شــکایات)

تعلیمي حیثیت سے مستطیع و غیر مستطیع طلبا میں سخت تفرقــه قائم کیا گیا ' چنانچه یه حکم جاري کیا گیا که طلباء غیر مستطیع کو یه معاهده کرنا پڑیگا که وه بعد فراغ پانچ سال تــک با قل معاوضه (بیس ۲۰ روپیه ماهوار) مدرسے کي خدمت پر اپني زندگی وقف کر دینــگے ' نیز اگر بغیر تــکمیل پاس کیے یهاںسے چلے جاوینــگے تو اونپر جو کچهه خرچ کیا گیا هے وه واپس کرنا پڑیگا ' طلباء غیر مستطیع نے اس ناگوار تفریق کو محسوس کرکے ایک درخواست دي ' جسکا خلاصه یه تها که قواعد دارالعلوم میں اس کا کوئي ذکر نهیں هے' اور نه یه تجویز کسي جلسه میں منظور هوئي هے ' اور نه کبهي اس پر عمل کیا گیا -

مهتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں طلباء کے عــذرات پیش کیے - اونهوں نے جواب دیا که یه تجویز منظور هوچکي هے ' میں وه تحریر بهیجدونگا - مهتمم صاحب سے جب دوباره ناظم صاحب نے اسکي تعمیل پر اصرار کیا تو اونهوں نے حسب وعده تحریر مانــگي ' لیکن اونهوں نے تحریر نهیں بهیجي ' اور فرمایا که آپ کو میرے حکم کي تعمیل کرني هوگي - اب مهتمم صاحب نے طلباے غیر مستطیع کو بلاکر فرمایا که میں اسکي تعمیل پر مجبور هوں ورنــه آپ لوگوں کو اخراج نام کي تکلیف گوارا کرني هوگي - طلبا نے اب مجبوراً ناظم صاحب کي خدمت میں درخواست دي جسکا جواب ابتک نهیں دیا گیا - اس حکم کی ناگواري کا ایک بڑا سبب یه تها که دارالعــلوم میں مصارف طعام کے عــلاوه اور تمام مصارف تعلیم سے مستطیع اور غیر مستطیع برابر فائده اُٹهاتے هیں ' اسلیے اسکی کوئي وجه نهیں که طلباء مستطیع بالــکل آزاد کردیے جائیں اور غیر مستطیع طلباء کو ایسي سخت پابندي پر مجبور کیا جائے - بعض انتظامات سے طلبا کو یقین هوگیا که اب دارالعلوم کے نظام تعلیمي میں عظیم الشان انقلاب پیدا هو جائیگا چنانچه درجــۂ تــکمیل کي اصلي خصوصیت فنا هوگئي - علم تفسیر پر تقریر کرنے کیلیے جو جلسه هوا کــرتا تها ' بند هوگیا - طلباء کے کانوں میں یه صدائیں آنے لــگیں که اب ملا فاضل اور انٹرنس کے امتحان کي تیاري کا سامان کیا جائیگا ' اور اسکے لیے لــڑکے تیار کیے جائینــگے - عملاً جو انقلاب هوا وه یه تها که صرف ایک طالب علم کیلیے درجۂ انٹرنس کهولا گیا -

درجۂ اعلی کے متعلق قواعد داخله میں صاف تصریح هے کــه " درجۂ اعلی کے دونوں سالوں میں انگریزي بهي پڑهائي جائیگي "

لیکن جب درجه انٹرنس کهلا تو ایک مدرس کے اضافه کي ضرورت پیش آئي - بجاــے اسکے که یه اضافه کیا جاتا - درجه اعلی کي تعلیم کے گهنٹے اس درجه کو دیدیے گئے ' اور اس درجه کو انگریزي تعلیم سے محروم کردیا گیا - اکثر مدرسین نے ان طلباء کے

لکھنـــؤ

انجمـــن اصـــلاح نـــدوه

۱۶ مارچ کو لکھنؤ اور باهر کے مسلمانوں کا ایک جلسه نواب سید علي حسن خاں بہادر کي کوٹھي پر منعقد هوا - مولوي نظام الدین حسن صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - صدر منتخب هوے اور ندوة العلما کے مفاسد اور خرابیوں کے انسداد کي تدابیر پر غور کیا گیا - مولوي محمد نسیم صاحب وکیل ورکن ندوه نے یه تجویز کي که " اصلاح ندوه " کي جگه " معین الندوه " کے نام سے ایک کمیٹي بنائي جاے' لیکن مجاریٹي نے اسے منظور نہیں کیا کیونکه اس سے مقصود ندوه کي قابل اصلاح حالت کو تاریکي میں ڈالنا تھا - بالاخر کثرت ارا سے طے پایا که " چونکه ندوة العلما کي بد انتظامي اس حد تک پہنچ گئي هے که جب تــک تمام قوم اسکي طرف متوجه نهوگي اسکا درست هونا دشوار هے - اسلیے ایک انجمن " اصلاح ندوه " قائم کي جاتي هے جو جمله حالات کي تحقیق کرے اور تمام مسلمانان هند کے قائم مقاموں کو مدعو کرکے ایک جلسۂ عام منعقد کرے " اس انجمن کے ممبر وه تمام اصحاب قرار دیے گئے جنکي فهرست موجود تھي -

(مراسله نـــگار)

چھاونـــی ملتـــان

ندوة العلما کي جدید نظامت کے متعلق جو خیالات قوم میں پیدا هوے تھے' اور جو بدگمانیاں پیدا هورهي تهیں' طلباے ندوه کے اسٹرائک سے درجه یقین کو پہنچ گئیں - عام مسلمان بے حد مشوش تھے - آخر ۱۵ - مارچ سنه ۱۴ع کو انجمن نصرة الاسلام چھاؤني ملتان کا غیــر معمولي جلسه هوا جس میں مندرجــه ذیــل رزولــیوشن پاس هوئے :

(۱) یه انجمن مسلمانان ملتان کي طـرف سے استدعا کرتي هے که نـدوه کے هر صیغه میں جس قدر جلد ممکن هو اصلاح کي جائے' اور جدید ناظم صاحب یعني مولوي خلیل الرحمن پر قوم کو مطلق اعتماد نہیں هے - اس لیے عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرتي هے -

(۲) یه انجمن مناسب سمجھتي هے که طلبا کے اسٹرائــک کے متعلق اور جدید اصلاحات پر غور کرنے کے لیے مندرجه ذیل اصحاب کي کمیٹي منتخب کي جائے جو بعد تحقیقات اپني رپورٹ پبلــک کے سامنے پیش کریں' نیز مجوزه اصلاحات کو عمل میں لانے کیلیے سعي بلیغ فرمائیں -

(صوبه پنجاب کي طرف سے)

ڈاکٹر محمد الدین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بہاولپور - کرنل عبد المجید خاں پٹیــاله - حاجي شمس الدین صاحب انجمن حمایت الاسلام لاهور -

(دهلي)

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب - مسٹر محمد علي ایڈیٹر " کامریڈ " -

(صوبجات متحده)

آنریبل خواجه غلام الثقلین وکیل میرٹھه - آنریبل سید رضا علي وکیل مراد آباد - صاحبزاده آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹرایٹ علیگڈه - مسٹر وزیر حسن سکریٹري آل انڈیا مسلم لیــگ لکھنو راجه صاحب محمود آباد مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل لکھنو نواب وقار الملــک صاحب امروهه -

(بهار)

مسٹر مظهر الحق بیرسٹرایٹ لا بانکي پور -

(بنگال)

مولانا ابو الکلام آزاد - کلکته -

(دیوبند)

مولانا سید احمد صاحب -

(مــذهبي شــكايات)

مذهبي زنــدگی اور اشاعــة اسلام کا ابتدائي خاکه قائم رنيکے ليے چند طلباء کو خاص پابندي کے ساتهه تمام طلــباء ے الگ کرليا گيا تها - وہ ايک مدرس کي نــگراني ميں علعدہ مــکان ميں رکهے جاتے تهے - ان طلباء نے اپني زنــدگي اس مقدس م کيليے رقف کردي تهي ' اور انکے والدين بهي اس پر راضي تهے - ارنميں تقرير کرنيــکا مادہ بهي پيدا هوگيا تها ' عين اوس حالتميں جبکه يه طلباء اس زندگي کے خوگر هوچــکے تهے ' يه انتظام درهم برهم دريا گيا ' اور آن طلباء کو عام طلباء کے ساتهه مخلوط کرديا گيا ' جس ے ارنــکی مذهبي خصوصيت فنا هوگئي ' اور دار العــلوم کا بهت ڑا مقصد جسکي ابتدا هوچکي تهي دفعة برباد هوگيا -

عموماً ربيع الاول ميں هملوگوں کي طرف سے ايک مجلس کر مولد مرتب کي جاتي هے ' امسال بهي هم نے حسب معمول ديم مجلس مولد مرتب کرني چاهي ' اور خيال تها که اس جلس ميں تقرير کرنيکي مولانا شبلي کو تکليف ديجاے - چونکه سميں کبهي کسي قسم کي رکارت نهيں پيدا کي گئي تهي ' کارڈ پلے هی سے چهپوا ليے تهے ' اور چندہ بهي جمع کرليا تها ' ليکن جب نم نے مهتــمم صاحب سے اسکي اجــازت طلب کي تو انهوں نے يت و لعــل کيا - اسي اثناء ميں وہ لاهور تشريف ليگــئے ' اور مولوي عبد الــکريم صــاحب قائــم مقام کے طور پر عارضي مهتــمم رار پاے -

چونــکه رقــت گذرا جاتا تها هم نے قائــم مقام مهتمم صاحب سے جــازت مانــگي - انهوں نے جواب ديا که مهتــمم صاحب نے مجکو جازت مولود نه ديــنے کي خاص طور پر هدايت کردي هے ' اسليے يں اجازت دينے سے مجبور هوں -

هم نے مهتمم صاحب کي خدمت ميں بــذريعه ڈاک بغرض حصول اجازت خط بهيجا - جب وہ لاهور سے تشريف لاے ' تو هم نے پر اسکي درخواست کي - انهوں نے چند شرائط پر اجازت دي ' جو نهيں کے الفاظ ميں حسب ذيل هيں -

(۱) " اجــازت مجلس ميــلاد کي دي جاتي هے بشرطيــکه شمس العــلما مولوي محمد شبلي صاحب نعماني کي تشريف وري اور تشريف ليجانيکي وهي صورت هو ' جيسے سادگي ميں لکے زمانے ميں هوتي تهي -

(۲) يه که بجز مولانا موصوف کے اور کوئي تقرير نــکرسکيگا ' وئي نظم پڑهني هو تو وہ پہلے سے صاف مهتمم صاحب کو دکهلا کر جازت ليليني چاهيے ' اور کار روائي مجلس ميلاد کا نگراں مهتمم وگا -

هم نے يه تمام شرطيں منظور کيں ' جس سے ثابت هوتا هے که س سے همارا ارادہ کسي قسم کا ناجائز فائدہ اٹهانيکا نه تها ' ليکن آخر س رکارت کا کيا سبب تها ؟ کيا يه مولود کي رسم کوئي جديد رسم ي ؟ کيا مولانا شبلي نے کبهي اس مجلس ميں اس سے پہلے قرير نهيں کي تهي ؟ کيا اسکے ليے اون سے زيادہ کوئي اور شخص موزوں هو سکتا تها ؟ کيا جلسه کانفرنس آگرہ ميں مولانا شبلي سے سيرة نبوي پر تقرير کرنيکي درخواست نهيں کي گئي تهي ؟ اگر کانفرنس نے اونکو اس کام کيليے موزوں سمجها تها ' تو همارا نتخاب کوئي جرم تها ؟ جسکو اس قدر اهم اور پيچيدہ بنا کر همارے مذهبي جذبات ميں اشتعال پيدا کيا گيا ؟

نظــام مذهبي ' اور مــذهبي جــذبات کي پائمــالي کي هايت درد انگيز مثال يه هے که جنــگ بلقان کے زمانے ميں هم طلباء نے ايک مهينے تــک گوشت بند کر کے جو رقم جمع کي تهي ' اور جسکي مقدار تخميناً (۲۵۰ روپيه) تــک پهونچي تهي ' باوجود همارے تقاضے کے بلقان فنڈ ميں شامل نهيں کي گئي ' بلکه مصارف بورڈنــگ ميں صرف کرديگئي - کيا هماري فاقه کشي کا يهي صله هوسکتا تها ؟ کيا بد ديانتي کي اس سے بڑهکر کوئي نظير ملسکتي هے ؟

(انتظــامي شــكايات)

طلبه کے اشتعال کا سب سے بڑا سبب وہ انتظامي طريقه تها جو ان رکارٹوں کے پيدا کرنے ميں عمل ميں لاياجاتا تها - طلباء کے اخراج نام کي دهمکي ناظم صاحب کا تکيه کلام تهي - سخت کلامي سے کوئي بات خالي نهيں هوتي تهي ' بخاري کے درس کے روکنے پر صاف الفاظ ميں ناظم صاحب نے فرمايا که ميں اُن مدرسين اور طلباء کو نکالدونگا جو شريک درس هوتے هيں -

طلباء غير مستطيع نے جو درخواست دي اوسکے آخري جواب ميں مهتمم صاحب نے فرمايا : اب ميں مجبور هوں ورنه آپ لوگوں کو اخراج نام کي تکليف گوارا کرني هوگي -

مولانا شبلي کے استقبال پر تدارک کي دهمکي ديگئي ' اور اسکو شورش پسندي سے تعبير کيا گيا ' کيا يه طرز عمل اوس مدرسه کيليے موزوں تها ' جسميں عزت نفس کي تعليم ديجاتي هے ؟

(۲) اشتعال کا ايک بڑا سبب ناظم صاحب کي وہ خفيه و علانيه مداخلت هے ' جو آنهوں نے پرنسپل کے اختيارات ميں هر موقعه پر کي ' اور جس کا اثر طلباء کي حالت پر پڑا ' اور جس نے مهتمم و طلباء ميں سوء ظن پيدا کيا -

هم اوپر بيان کرچکے هيں که بخاري کا درس ناظم صاحب کے اصرار سے روکا گيا ' ورنه جناب مهتمم صاحب کو اس پر کوئي اصرار نه تها - مولود ميں بهي جناب ناظم صاحب کے اشارہ سے اس قسم کي رکارٹيں پيدا کي گئي تهيں ' چنانچه جب اسکي اجازت کي درخواست پيش هوئي تو ناظم صاحب موجود نه تهے ' مهتمم صاحب نے اسکي اجازت جناب ناظم صاحب کے آنے پر بشرط اجازت ديدي -

ناظم صاحب کے صاحبزادہ نے واپسي چندہ کيليے طلباء کو جو خطوط لــکهے ارنسے ثابت هوتا هے که ناظم صاحب کو يهه مولود کس قدر ناگوار تها - اس مداخلت کي نوبت يهانتک پهونچي که ايک طالب علم درجه تــکميل نے کتاب لينے کيليے مهتمم صاحب کي خدمت ميں عــرضي دي ' اوس وقت جناب ناظــم صاحب موجود تهے ' اونهوں نے عرضي اٹها کر پهينکدي ' اور غصه آميز لهجه ميں فرمايا که اس وقت نهيں ديکهي جاسکتي - خود جناب پرنسپل صاحب کو يه حرکت ناگوار هوئي ' اور انهوں نے طالب علم مذکور کو سمجهايا که ناظم صاحب کي موجودگي ميں آپلوگ عرضياں نه لايا کريں - مجهے آپلوگوں کي توهين سے تکليف هوتي هے -

ڈاک هميشه پرنسپل کے يهاں آتي تهي ' ناظــم صاحب نے اپنے يهاں منتقل کرالي اور اب ڈاک کي بــد عنواني کي طلبــاء و مدرسين کو عام شکايت پيدا هوگئي -

يهه مداخلت خود جناب مهتمم صاحب کو ناگوار هوئي ' اور انهوں نے ڈاک خانه کو اطلاع دي که ڈاک پرنسپل کے پاس آني چاهيے - ڈاکخانه سے اسکے تصديق کے ليے ايک شخص آيا ' تصديق هونے پر اس نے وعدہ کيا که اب ڈاک پرنسپل کے پاس آئيگي ' ليکن جب ناظم صاحب کو يه معلوم هوا تو انهوں نے اس پر ناراضي ظاهر کي ' اور مهتمم صاحب سے ڈاکخانه ميں دوسري اطلاع دلوائي که ڈاک ناظم کے پاس آني چاهيے -

(اخــلاقي شكايات)

(۱) ان مذهبي ' علمي ' قومي ' جذبات کے پائمالي کے ساتهه ' همارے اُن جــذبات کو صدمه پهونچا يا گيا ' جو مقتضاے انسانيت و شرافت تهے - مولانا شبلي نے دار العلوم پر جو احسانات

جائز حقوق کے دلانیکي کوشش کي ' مگر اونکو نا کامیابي هوئي - انسپکٹر صاحب نے بهي درجه انٹرنس کے کهلنے پر اعتراض کیا ' اور کہا که درجه انٹرنس کیلیے موجوده استاف نا کافي هے اور اب یونیورسٹي اله آباد نے پرائیویٹ طریقه امتحان قائم نہیں رکها ' لیکن با ایں همه وه درجه ابتک قائم هے ' اور طلباے درجۂ اعلی انگریزي سے محروم هیں -

انگریزي استاف کی بے توجهي اور نا مناسب برتاؤ کي همیشه سے طلباء کو شکایت رهي ' جسکي وجه یه هے که یه استاف همیشه اپنے آپ کو پرنسپل کے اثر سے خارج سمجهتا رها - چنانچه بعض ماسٹرونکے متعلق جب عام شکایت پیدا هوئي که وه وقت پر نہیں آتے ' اور پورے گهنٹے میں تعلیم نہیں دیتے ' تو مهتمم صاحب نے اسکا انتظام سختي سے کرنا چاها ' اسپر بجائے اطاعت کے وه مهتمم صاحب کے ساتهه نا مناسب طریقه سے پیش آئے - اس خیال کا یه اثر تها که انگریزي استاف نے طلبا پر اس قسم کی ناجائز سختیاں کیں که اونکي زبان بند هوجائے ' تا که مهتمم صاحب کو مداخلت کي ضرورت هي پیش نه آئے - اس غرض سے مهتمم صاحب و ناظم صاحب کي خدمت میں طلباء کي سرکشي کي شکایتیں شروع کیں ' جنکا مقصد یه تها که اونکي آواز بے اثر هوجائے - عملاً اونکي سختي کي نوبت یہانتک پهونچي که هیڈ ماسٹر نے ایک لڑکے کو بوٹ سے ٹهوکر لگائي ' حالانکه وه اوسوقت دوسرے کلاس میں حساب سیکهه رها تها - سیکنڈ ماسٹر نے ایک طالب علم کو دوڑا کر مارا ' اور پهر هیڈ ماسٹر سے شکایت کي که یه لڑکا بد تہذیب هے - اس کا نام خارج کردیا جائے -

مولانا شبلي نے اپنے استعفا کے بعد همکو یقین دلایا تها که وه اب بهي هماري خدمت کیلیے تیار هیں ' چنانچه انکي یه تحریر اخبار وکیل میں شائع هوچکي هے - اس توقع کي بناپر جب وه تشریف لائے تو همنے اونسے بخاري پڑهنے کي درخواست کي ' اور وه بمجبوري تمام آماده هوے - مهتمم صاحب اسپر بالکل راضي تهے - چنانچه جن طلبا نے کتب خانه سے بخاري شریف لینے کي عرضي دي ' اوسکي اجازت اونهوں نے بخوشي دي - لیکن چند هي روز کے بعد معلوم هوا که ناظم صاحب اسکو پسند نہیں کرتے - مهتمم صاحب کا بیان هے که اس سبق کے نه روکنے کیلیے اونهوں نے ایک هفته تک اونسے اصرار کیا - طلباء کے ساتهه بعض مدرسین بهي شریک درس هوتے تهے ' اونکي نسبت مهتمم صاحب سے ناظم صاحب نے فرمایا که میں اون مدرسین کو نکال دونگا - آپ طلباء کو روکیے - جب یه دهمکیاں کارگر نه هوئیں ' اوسوقت یه حکم جاري کیا گیا که طلباء بجز درسي کتابوں کے کوئي غیر درسي کتاب کسي غیر مدرس سے نہیں پڑهسکتے - جب همنے اسپر عذر کیا تو مهتمم صاحب کے ذریعه سے دهمکي دیگئي که جو طلباء شرکت درس سے باز نه آوینگے ' اونکا نام خارج کردیا جائیگا ' همنے باوجود اس اشتعال انگیز طرز عمل کے صرف یه کیا که اسکے خلاف ایک عرضي بهیجی ' اور تا انتظار جواب درس بند رکها - جب جواب میں دیر هوئي تو همنے مهتمم صاحب سے اسکي درخواست کي ' انهوں نے فرمایا که ناظم صاحب نے نہایت مجمل جواب دیا هے ' جسکي توضیح کي ضرورت هے ' وه اسوقت نہیں هیں - اونکے آنے بعد اسکي توضیح هوسکیگی - میں اس درمیان میں سبق جاري کرنے کي زباني اجازت دیتا هوں -

اب آپکو اس واقعه پر مختلف حیثیتوں سے غور کرنا چاهیے - پہلا سوال یه هے که بخاري کے درس سے چند طلباء روکے گئے تهے - اس سے عام ناراضي کیوں پیدا هوئي ؟ اس کا جواب یه هے که یه حکم عام تها اسلیے اس کا اثر عام طلبا پر پڑتا تها - دارالعلوم میں بلکه تمـــام مدارس میں یه طریقــه جاري هے که جو طلباء کسي خاص کتاب یا فن میں کمزور هوتے هیں ' یا اونکے اسباق چهوٹ جاتے هیں ' یا تیاري امتحان کا زمانه هوتا هے ' یا کسي مشهور یا صاحب فن عالم کي ذات سے فائده اوٹهانیــکا موقع ملتا هے ' ایسي حالت میں اون طلبا کو مدرسین کے علاوه دوسرے لوگوں سے درس حاصل کرنیکي ضرورت هوتي هے - اسلیے اس قسم کا حکم طلباء کیلیے ایک ایسي بندش تهي جس کا اثر اونکي عام علمي زندگي پر پڑسکتا تها - چنانچه اس حکم کے بعد هي تمام طلبا کے خارجي اسباق بند هوگئے - یہي وجه هے که تمام طلباء نے اس حکم پر متفقه طور سے عام ناراضي ظاهر کي - بعض اساتذه میں پارٹي فیلنگ کا ایسا شدید احساس پیدا هوگیا هے که وه اپنا تمام وقت اسي مشغله میں صرف کرتے هیں ' جس کا نتیجه یهه هے که پہلے سے کتابوں کا مطالعه کرکے نہیں آتے ' درجه میں آکر اکثر اسی قسم کي گفتگو کرتے هیں ' جس کا مقصد یهه هوتا هے که همکو اپنـــا هم آواز بنائیں ' اسلیے همارا سخت تعلیمي نقصان هوتا هے ' اور همارے جذبات میں هیجان پیدا هوتا هے -

سکنڈ ماسٹر صاحب عموما اپنے وقت مقرره پر تشریف نہیں لاتے ' جس سے روزانه تعلیم کا حرج هوتا هے ' اور انکے زیر تعلیم درجونکو مسلسل تعلیمي نقصان برداشت کرنا پڑتا هے -

علم ادب کا ذوق جو خصوصیات دارالعلوم میں هے ' کلیةً مفقود هوگیا هے - عربي تحریر کي مشق کي طرف سے بالکل بے پروائي کیجاتي هے ' خطابت کي طرف مطلق توجه نہیں ' درجه اعلي کیلیے خاص ادب کا کورس مقرر هے ' یهه درجه صرف اسي فن کي تعلیم حاصل کرتا هے ' لیکن اوسکي حالت بهي عام درجوں سے کچهه ممتاز نہیں - اس سے ابتدائي اور متوسط درجوں کي تعلیم کا اندازه کرلینا چاهیے -

علوم دینیه کي تعلیم نہایت معمولي پیمانے پر دیجاتي هے ' اساتذه بجاے اهم اور نتیجه خیز باتوں کے رکیک اور دور از کار قصوں سے طلباء کے دلونکو مرعوب کرتے هیں ' اصولي مباحث کو چهوڑ کر طلباء میں جزئیات فقه کے متعلق لقب پیدا کرایا جاتا هے ' جو مقاصد دارالعلوم کے بالکل خلاف هے -

تحریر و تقریر کا کمال خصوصیات دارالعلوم میں هے ' لیکن اب اس کا کوئي سامان نہیں - مدت تک همکو عربي اخبارات و رسائل کے ذریعه سے اسکے تکمیل کا موقع ملتا تها ' لیکن اب یه سامان بالکل مفقود هے - مجلس مکالمه چند دنوں سے کرائي جاتي هے ' لیکن اوسمیں نه تو همکو طرز تقریر بتایا جاتا هے ' اور نه هماري معلومات میں کسي قسم کے اضافه کي کوشش کیجاتي هے - جو اساتذه اسمیں شریک هوتے هیں ' وه عام سامعین کے طرح همارا بیان سنکر چلے جاتے هیں -

ادبي ذوق بڑهانیکے لیے هم نے بار بار خواهش ظاهر کي که همارا درس عربي زبان میں هو ' درجه تکمیل کے معلم اگرچه ایک زباندان عرب هیں ' تاهم هماري اس درخواست کي طرف توجه نہیں کیجاتي ' تعلیم بالکل کتابوں تک محدود هوگئي هے ' مجتهدانه تعلیم کي طرف کسیکو توجه نہیں - اس کا ایک طریقه یه تها که مدرسین کسي خاص موضوع پر پہلے سے تیار هوکر آتے اور کم ازکم هر مهینے میں اوس پر ایک لکچر دیتے ' پہلے هي سے اس طریق تعلیم کي داغ بیل پڑ چکي تهے ' مگر اب یهه طریقه بالکل مفقود هوگیا هے -

معتمد سابق کا یهه دستور تها که وه هر مهینے میں کسي نه علمي مسئله پر مجتهدانه لکچر دیتے تهے ' جو طلباء کے علاوه مدرسین کي رهنمائي کا بهي کام دیتا تها - همارے مستقبل اور طرز تعلیم کے متعلق مفید هدایات کرتے تهے جو همیشه مدرسین و طلبا کے پیش نظر رهتي تهیں - اب یه طریقه بالکل ناپید هوگیا هے

لوي چراغ علي صاحب مرحوم المخاطب به نواب اعظم يار جنگ بهادر كي

لا جواب كتـاب

« كريتكل اكسپوزيشن آف دي پاپولر جهاد » كے اُردو ترجمـه

تحقيق الجهاد

حمه مولوي غلام الحسنين صاحب - پاني پتي مترجم " فلسه تعليم " تربيۃ اسپنسر پر حكيم سيد شمس الله قادري - ايم - آر - اى - ايس - ايف - آر - ايچ - ايس - عالم آثار قـديمه كا

ريـويـو

عيسائي مصنفين اسـلام پر هميشه سے يه اعتراض كرتے چلے هيں كه " مذهب اسلام دنيا ميں به زور شمشير پهيلا يا گيا هے " مي تاريخ ميں جو واقعات - غزوات - سرايا اور بعوث كے نام سے ـهور هيں اِن كو يه لوگ كچهه ايسي رنـگ آميزي و ملمع ي سے بيان كرتے هيں ' جس بنا پر يه مشهور هوگيا هے كه باني ـلام اور اِن كے اتباع نے " ايک هاتهه ميں تلوار اور دوسرے ميں ـ ليكر مذهب اسـلام كي اشاعت كي " - مسئله جهاد كے ساتهه لامي و تسري وغيره پر بهي عيسائي دنيا كي طرف سے اعتراضات اكرتے هيں ' جن كي ترديد هميشه مسلمانوں كي طرف سے هوتي ي هے - هندوستان كي مسلمه مشتركه زبان اُردو ميں بهي اس ضوع پر متعدد اصحاب تصنيف و تاليف كرچكے هيں - مثـلاً لوي رحمت الله مرحوم - مولوي آل حسن مرحوم - مولوي ايت رسول مرحوم - هندوستان ميں مشـهور مناظر گذرے هيں - خر قوم سر سيد احمد خان مرحوم نے بهي عيسائيوں كے اعتراضات ے نهايت عالمانـه و محققانـه جوابات ديے هيں - اعظم يار جنـگ ولوي چراغ علي مرحوم نے بهي مذهب اسلام كي حمايت ميں ميشه بے مثل كتب و رسائل تاليف كئے هيں - اِن سب مصنفين ي كتابيں بجائے خود نهايت عمده اور بهت قدر كے قابل هيں - گو " هرگلے را رنـگ و بوے ديگر است " مولوي چراغ علي صاحب مرحوم كي تحرير ميں ايک تو يه خصوصيت هے كه طرز ادا نهايت ساده اور طريقه استدلال نهايت مستحكم هوتا هے - دوسرے ان سے پہلے به ظاهر كسي مصنف نے مسئله جهاد پر كوئي مستـقل كتـاب نهيں لكهي - سر سـيد مرحوم كي تفسـير القرآن جلد چهارم ميں اگرچـه غزوات كا ذكر بهت كچهه هے ' مگر وه محض نوٹ هيں جو تفسير كي جلدوں ميں محسوب اور شامل هيں - سنه ۱۸۸۵ع ميں مولوي چراغ علي صاحب نے خاص اسي موضوع پر مندرجه عنوان مستقل كتاب تصنيف كي - اسكے تين حصه هيں :

(۱) حصـه اول ميں مقدمـه مصنف هے جس ميں وه تمام وجوه و اسباب درج هيں جنهوں نے جناب رسالت مآب اور آن كے اصحاب كو لڑائيوں پر مجبور كيا - اس كے ضمن ميں مسلمانوں كي ابتدائي تاريخ اور مشركين عـرب كے مظالم كو مفصل بيان كيا هے جن كي مدافعت كے لئے مسلمان تلوار اُٹهانے پر مجبور هوے - اس كے بعد اشاعت اسـلام كے واقعات بيان كئے هيں - اسـلام كي تعليم اور تمدن پر گهري نظر ڈالي هے - اوامر و نواهي خصوصاً مسئله جهاد كے فلسفه كو سمجهايا هے اور يه نتيـجه نكالا هے كه مذهب اسـلام اصول انصاف اور قوانين فطرت كے مطابق هے ' اسلئے آساني كے ساتهه لوگوں كے دلنشين اور دنيا ميں مروج هوا - يه مقدمـه (۱۲۸) صفحات كا هے -

(۲) حصـه دوم - مقدمـه كے بعد اصل كتـاب شروع هوتي هے - جس ميں تمام غزوات كے حالات درج هيں - قرآن ' حديث ' فقه اور تاريخ كے نا قابل ترديد حوالوں سے ثابت كرديا هے كه باني اسـلام كي تمام لڑائياں دفاعي تهيں - اشاعت اسـلام ميں آپنے كبهي جبر و اكراه سے كام نهيں ليا - اسـيران جنـگ كے متعلق يورپين مورخوں كي افـترا پردازيوں كي قلعي كهولدي هے اور پورے طور پر ثابت كرديا هے كه آنحضرت نے اسـيران جنـگ كے ساتهه نهايت رحيمانه و منصفانه برتاؤ كيا -

(۳) - حصه سوم ميں تين ضميمه هيں - پہلے ضميمه ميں جهد - جهاد كي صرفي - نحوي اور فقهي قواعد سے تحقيق كركے يه ثابت كيا هے كه قرآن مجيد ميں يه الفاظ بمعني جنگ و جدل استعمال نهيں هوئے - دوسرے ضميمه ميں لونڈي غلام اور حرم بنا نے كي ترديد كي هے - تيسرے ضميمه ميں ان آيات كلام مجيد كے حوالے درج هيں جن ميں دفاعي لڑائيوں كا ذكر وارد هوا هے - ان مباحث كے ذيل مين علامه مصنف نے تاريخ ' تفسير ' اور فقه كے اكثر مسائل حل كئے هيں - مثلاً قبائل عرب كے انساب و مواطن كي تحقيق - رجم و رجوم كي لغوي تشريح ' بنو نضير ' بنو قريظ اور دوسرے يهوديوں كے قتل كي فرضي داستا نيں ' غزوه خندق كے متعلق نعيم بن مسعود كي تقرير پر بحث ' جنگ بدر كے اسباب ' تعدد زوجات ' غلامي تسري كے مباحث خاص طور پـر پـڑهنے كے قابل هيں - ريحانه - ماريه قبطه اور بي بي زينب كے حالات پر روشني ڈالي هے - غرض كه يه كتاب مسئله جهاد اور اسكے متعلقات پـر اس خوبي سے لكهي گئي هے جس كي مثال نهيں مل سكتي -

اس كتاب كے پبليشر مولوي عبد الله خاں صاحب كے نام سے علم دوست اصحاب بخوبي واقف هيں جنهوں نے گلشن هند اور مآثـر اكـرام جيسي عمده لٹريري كتابيں اور اعظم الكلام في ارتقاء الاسلام " - اور " تحقيق الجهاد " جيسي عالمانه اور مذهبي كتابيں شايع كركے ملـک قوم كي عظيم الشان علمي خدمت انجام دي هے - خـان صـاحب موصـوف نے اس كتاب " تحقيق الجهاد " كو بصـرف زر كثيـر شايع كركے اسلامي لٹريچر ميں ايـک قابل قدر اضافه كيا هے -

مولوي غلام الحسنين صاحب پاني پتي كا نام نامي ترجمه كي خوبي و عمدگي كے ليے ايک قابل اطمينان ضمـانت هے - فاضل مترجم نے جا بجا نهايت عمده اور قيمتي نوٹ بهي لكهے هيں ' اور اس كے بے مثل هونيكا مزيد استحكام اور وثوق يه هے كه يه ترجمه عالي جناب شمس العلما مولانا الطاف حسين صاحب پاني پتي كي نظر سے گذرا اور ان كي اصلاح سے مزين هوا هے -

خود پبليشر يعنے مولوي عبد الله خاں صاحب نے بهي خاص طور پر نهايت توجه و اهتمام كے ساتهه اس كي تهذيب و ترتيب كي هے - مصنف مرحوم نے انگريزي ميں جو حوالے ديے تهے خان صاحب موصوف نے آن كے صفحات بهي بتاے هيں تا كه تلاش كرنيوالے كو آساني هو ' اور خود دوسرے حوالے تلاشكر كے بكثرت اضافه كر ديے تاكه مصنف كے بيان كو مزيد تقويت و تائيد هو - انگريـزي ميں آيات قرآن كا فقط ترجمه تها ' خان صاحب نے ترجمه ميں اصل و متن كو جمع كرديا ' اور نصف كالم ميں اصل آيت لكهه كر مقابل ميں اس كا فصيح و صحيح اردو ترجمه لكها هے - انگريزي سے عـربي اسماء و اعلام كے نقل هونے ميں جس قدر دشوارياں هيں اس كو صـرف علمي مذاق ركهنے والے سمجهه سكتے هيں - خان صاحب نے نهايت قابليت و محنت كے ساتهه سيكڑوں عـربي كتابوں كي مدد سے ان مشكـلات كو بهي حل كيا - غرضكه آپنے اس كتـاب كي تصحيح و تحشي ميں نهايت جانكاهي اور عـرق ريزي اور كمال تحقيق و تدقيق سے كام ليا هے ' اور حيرت انگيز بات يه هے كه يورپ ميں جو كام بڑي بـڑي جماعتوں كے هاتهه سے هوتا هے وه انهوں نے تن تنها انجـام ديا ' جسكے لئے وه مبـارک باد اور شكريه كے مستحق هيں ' اور حقيقت يه هے كه كتب خانۀ آصفيه كا ايسا عظيم الشان بے مثل اور نادر خزانه كتب اگر موجود نه هوتا تو يه مـرحله كسي طرح طے هونا ممكن نه تها -

اب پبلک كو اس لاجواب كتاب كي خريداري كر كے قدر داني و امداد كـرني چاهيے تاكـه خانصاحـب موصوف كو دوسري مفيد كتابوں كے شايع كرنے كا آينده حوصله هو سكے - صـرف مولوي چراغ علي صاحب مرحوم كي بے مثـل اور قابل قدر (۴۵) چهوٹي اور بڑي مذهبي كتب و رسائل قابل اشاعت موجود هيں -

اس كتاب كے شروع ميں مولانا عبد الحق صاحب بی - اے علیگ كا مختصر مگر دلچسپ و مفيد مقدمه شامل هے ' اور اس كے علاوه اصل كتاب كے (۴۱۲) صفحات هيں ' اور نهايت عمدگي سے مطبع رفاه عام لاهور ميں چهپي - اس كے قابل قدر خوبيوں كے مقابله ميں نهايت كم يعني فقط (۳) روپيه علاوه محصول ڈاک مقرر هے - اور كتب خانۀ آصفيه حيدر آباد دكن سے مولوي عبد الله خاں صاحب كے پته سے مل سكتي هے *

المشتهر عبد الله خان بک سيلر اينڈ پبلشر كتب خانه آصفيه حيـدر آباد دكن

کیے هیں' هم یه نهیں بتا سکتے که قوم اور ارکان کو اس کا اعتراف هے یا نهیں ' لیکن انهوں نے هماري جو علمي خدمت کی هے هم اوس احسان سے سـر نهیں اُٹھا سکـتے ' لیکن اوس کے اظهار کیلیے انکي تشریف آوري پر هم نے انکا جو استقبال کیا ' اور انکے احترام میں جو پارٹي دي' اوسکو جناب ناظم صاحب نے نهایت ناگواري کے ساتھه دیکھا - بلـکه یه پہلا موقع هے جس نے ناظـم صاحب کے دلمیں هماري طرف سے مخاصمانه خیالات پیدا کیے' اور اُسي دن سے ناظم صاحب کي سخت کلامي اور ذلت آمیز برتاؤ کي ابتداء هوئي - اسلیے جناب کو سب سے پہلے اس مسئله پر غور کرلینا چاهیے که کیا یه استقبال همارے طرز عمل کے خلاف تها ؟ انتظامي' قانوني' تمدني ' کسی حیثیت سے نا موزوں تها ' کیا یه دار العلوم کے عام طرز عمل کے خلاف تها ؟

پہلے سوال کا جواب خود همارے طرز عمل سے ملسکتا هے ' دار العلوم میں جب مولانا شبلي کے استعـفاء کی خبر مشهور هوئي ' اوس وقت هـم نے جلسه کرکے بذریعه تار درخواست کي که وه استعفاء واپس لیں ' بالاخر جب استعفاء منظور هوا ' تو هم نے اظهار افسوس کا جلسه کیا ' اور اخبارات میں اسکي رپورٹ شائع کي ' مولانا شبلي کے منصب میں اضافـه هوا ' تو هم نے اظـهار خوشي میں ایک جلسه کیا ' اکثـر ان جلسوں کے پریسیڈنت جناب مهتمم صاحب تهے -

ان واقعات سے ثابت هوتا هے ' که طلباء کو ابتدا هي سے مولانا شبلي کے ساتهه عقیدتمندي هے ' اور اونـکے اس استقبال میں بهي اس قدیم عقیدتمندي کا اظـهار کیا گیا - مولانا شبلي کے آنر میں جو پارٹي دیگئي' اسمیں مهتمم صاحب تمام مدرسین اور اکثر ارکان مثـلاً (مولوي عبد الحي صاحب ' مولوي اظهر علی صاحب ' مسٹر نسیم صاحب اور خود مسٹر نسیم صاحب نے اسکي صـدارت فرمائي) شریک تهے ' جس سے ثابت هوتا هے که طلباء کي یه روش انتظامي اور قانوني حیثیت سے قابل اعتراض نه تهي - دوسرے سوال کا جواب بهي صاف هے ' جس شخص نے اپني عمر کا بهترین حصه هماري علمي خدمت اور دار العلوم کي ترقي میں صرف کردیا هو' جس شخص نے بعد استعفاء بهي هماري خدمت کرنیکا وعده کیا هو' کیا وه هماري اس اظـهار عقیدتمندي کا مستحق نه تها ؟

(مسلسل شکایات کا آخري نتیجه)

همنے ان تمام مظالم کو اگرچه نهایت صبر و تحمل کے ساتهه برداشت کیا ' تاهم هر موقع پر نهایت آزادي کے ساتهه ان احکام کي نا موزوں نیت ثابت کي' ان رکاوٹوں پر ناراضي ظاهر کي' ان کو نظام دار العلوم کے مخالف ثابت کرنیکي کوشش کي ' جسکا مخالف نتیجه یه هوا که جن طلبا نے ان موقعوں پر عام طلبا کي وکالت کا فرض ادا کیا تها ' وه جناب ناظم صاحب کي نگاه میں کهٹکنے لگے ' اور واقعات کي پیچیدگي نے همکو خود یه یقین دلا دیا که معاملات کو اسي غرض سے اسقدر طول دیا جاتا هے که نمایاں اور پر جوش اور سریع الانفعال طلباء کا پیمانۀ صبر لبریـز هوجائے ' اور اونـکي کوششوں کو اسیطرح قانون کے تحت میں لاکر اونکا نام خـارج کردیا جائے - مولوي محمد حسن طالبعلم درجۀ تکمیل اس قسم کے طلبا میں امتیاز خاص رکھتے تهے - طلباء غیر مستطیع سے معاهده لینے کا جو حکم صـادر هوا تها اوسکـي مخالفت میں اونهوں نے نمایاں حصه لیا تها - بخاري کے درس میں اونهوں نے شرکت کي تهي ' اور اوسکي رکاوٹ پر خاص طور سے ناراضي ظاهر کي تهي ' مولود کے معاملے میں بهي اونهوں نے نهایت کوشش کی تهي ' درجۀ انٹرنس کے نکلنے سے خود اونکي انگریزي تعلیم کے گھنٹے لے لیے گئے تهے ' جنکے واپس دلانے کیلیے وه مدت سے کوشاں تهے - اب چونکه سالانه امتحان کا زمانه قریب آتا جاتا تها ' انهوں نے مهتمم صاحب کي خدمت میں ایک عرضي دي جسکا مقصد یـه تها که اگر امتحان انگریزي میں طلباے درجه اعلی کي شرکت ضروري هو تو اونکو اسکي تیاري کا موقع ملنا چاهیے ' ورنه اسـکا قطعـي فیصله هونا چاهیے - مهتمم صاحب نے آٹهه روز تـک اسکا کوئي جواب نهیں دیا ' آخري مرتبه اونهوں نے اسکا جواب مانگا ' اور اس افسوس ناک طرز عمل کیطرف توجه دلائی که طلبا کي درخواستوں کے جواب میں غیر معمولي تعویق و تساهل سے کام لیا جاتا هے ' اونهوں نے مثال کے طور پر بخاري کے درس ' اور مولود کے معامله کو پیش کیا جنکا ابتک کوئي فیصله نهیں هوا - انهوں نے یه بهي کها که فرنگي محل کے مولود و دعوت کي شرکت کیلیے مدرسه چار گهنٹے کیلیے بند کردیا گیا ' اور خود همکو مولود کي اجازت دینے میں اسقدر لیت و لعل کیا جاتا هے - اونکے اس اصرار اور آزادي پر مهتمم صاحب کو غصه آگیا ' اور اونهوں نے اونکو ناقابـل برداشت گالیاں دیں - طالب علم مذکور نے بهي اس طرز خطاب کا کسی قدر غصه آمیز لہجے میں جواب دیا - مهتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں رپورٹ کي اور اونکا نام خارج کردیا گیا - هم طلبا کو متعدد وجوه کي بناپر یه سزا سخت معلوم هوئی : مولوي محمد حسن متعدد حیثیتوں سے طلباے دار العلوم میں ممتاز خیال کیے جاتے هیں - تقریر کرنیکا اونمیں خاص طور پر ملکه پیدا هوگیا تها ' اونکي تعلیم ختم کرنیکا زمانه قریب تها' اونکي سزا کا یه طریقه بهي هوسکتا تها که اونکا وظیفه بنـد کردیا جاتا' اسکے ساتهه بدگمـاني بهی هوئي که نمایاں طلبا کے اخـراج کي جو فکریں هو رهي تهیں اس وقعه میں اونـکا کافي اثـر موجود هے - تاهـم همنے ابتـک اسکے متعلق خود کوئی کارروائي نهیں کي - سب سے پہلے طالب علم مذکور نے خود مهتمم صاحب کي خدمتمیں اپنے اخراج نام کے بعد درخواست دی جو نا منظور هوئي - اونهوں نے ناظم صاحب کي خدمت میں اسکا اپیـل کیا جسکو اونهوں نے قبـول نهیں کیا - متعدد مدرسین نے بهي ناظم صاحب اور پرنسپل صاحب کي خدمت میں اونکے نام داخل کرنیکي سفارشیں کیں' وه بهي بے اثر رهیں - اب هم تمام طلبا نے وجوه بالا کي بنا پر مهتمم صاحب کي خدمت میں متفقه درخواست دي' جسکا جواب اونهوں نے یه دیا که " میں اپنے فیصله پر نظر ثاني نهیں کرسکتا " همنے ناظم صاحب کي خدمت میں اسکا اپیل کیا - لیکن دو تین روز تـک اسکا جواب نهیں دیا' یه انتظار شاق گذر رها تها' اسلیے چند طلبا نے ناظم صاحب کے دفتر میں جاکر اسکا جواب طلب کیا' اونهوں نے طلبا کے ساتهه نهایت سخت کلامي کي ' اور اونکو اپنے کمرے سے نکلوا دیا ' جسکے بعد هم سب طلبا نے اسٹرائـک کردي -

اسٹرائک کے بعد جو واقعات پیش آے وه بهي کچهه کم اشتعال انگیز نه تهے - اسٹرائک کے روکنے کیلیے سب سے پہلا جبري طریقه یه اختیار کیا گیا که کهانا بند کردیا گیا ' اور باورچي خانه ابتک بند هے - شام کے وقت چند ارکان جمع هوے ' جنهوں نے سرسري طور پر همارے عذرات سنے اور حکم دیا که اگر تمنے کل تـک درس کي شرکت نه کي تو تمهارا نام خارج کردیا جائیگا ' دوسرے روز ایک تحقیقاتي کمیشن بٹهانے کیلیے چند ارکان کا نام پیش کیا گیا - طلباء چونکه غیر جانبدار کمیشن چاهتے تهے انهوں نے اسکو نامنظور کیا ' اسپر اونکو دهمکي دیگئي که پولیس کے ذریعه سے اونکو نکلوا دیا جائیگا -

غیر مستطیع طلباء کے والدین کے نام خطوط جاري کیے گئے که اگر اونهوں نے ان طلبا کو نـه روکا تو انـکے وظائف بنـد کردیے جائینگے -

عام طور پر یه خیال پهیـلایا گیا که اسٹرائـک پولیٹـکل آزادي اور اوسکي روک تهام کا نتیجه هے -

15

جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ هوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکهلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کار آمد ایسي دلفـــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بھي سستي هے - یـــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

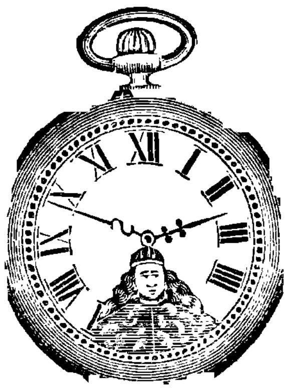
— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـــروض - علـــم کیمیا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نو پیدا هو' بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمي انکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري، و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ' انکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا هے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر' گائے بهینس' گهوڑا ' گدها بهیڑ' بکري ' کتا وغیره جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا هے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجستـــري استامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسي معلومات آجتـــک کهیں دیکهي نـــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـــه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـــر - افـــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخاني کانیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـــر کا مجمل حوال کرایه وغیـــره ســـب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاریز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

گارنـــٹي ۵ سال قیمت صرف چهه روپے



ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي هے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹهیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹی ۸ سال قیمت ۶ چهه روپیه

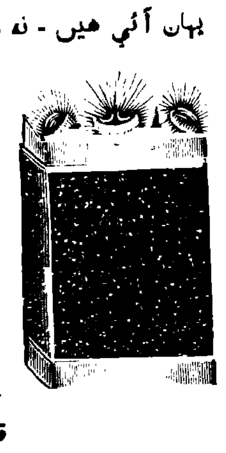


اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے که کبهي ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـــڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهـــري نهـــایت خو بصـــورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بند هسکتي هے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یهان آئے هیں - نه دیا سلائي کي ضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو



اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرےسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منـــگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي هے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع ـــ علاوه انکے همارے یهان سے هر قسم کي گهڑیان' کلاک اور گهڑیونـــکي زنجیرین وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنـــما مل سکتي هیں - اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منـــگوانے والون کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منـــگوا لیجے -

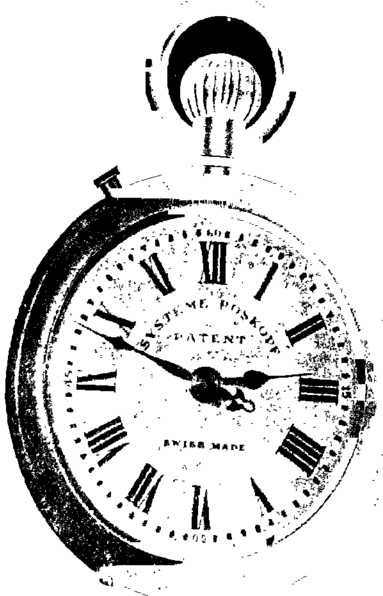
منیجر گپتـــا اینـــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام توهانه - ایس - پی - ریلـــوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

خریداران الهلال کے لئے

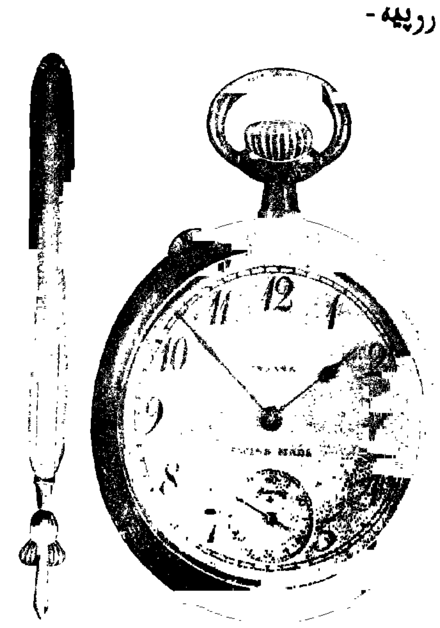
خاص رعایت

یہ گھڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اسي قیمت میں ملتي هیں جو یہاں اصلي قیمت لکھي گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الهلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے کہ هر خریدار کم سے کم ایک گھڑي خرید لے -



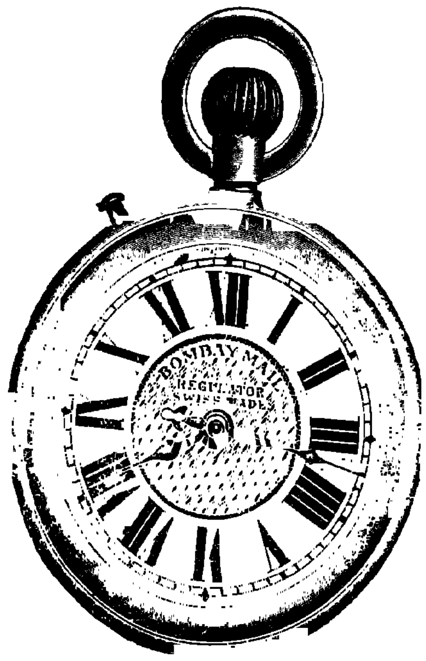
سستم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - امل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي - گارنٹي تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنگ رگلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي - روپیہ -



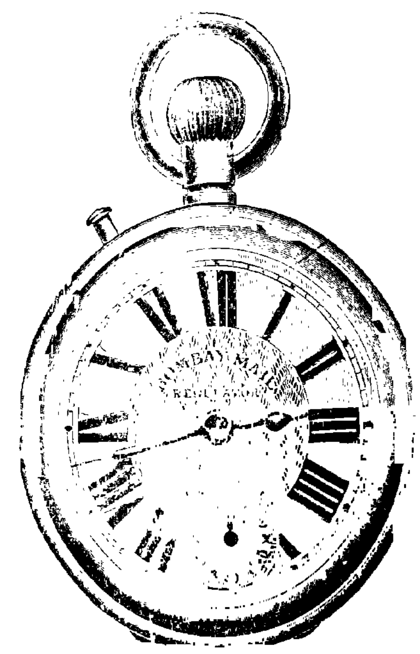
آربانہ اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہري سوئین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - هانڈ اکشن - متّل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل ھانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۲ - آنہ



بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

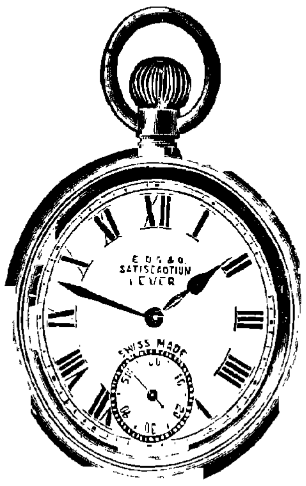


بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کي سوئین زاید -

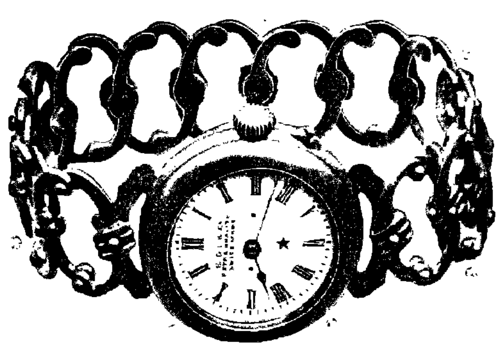
اصلي قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -



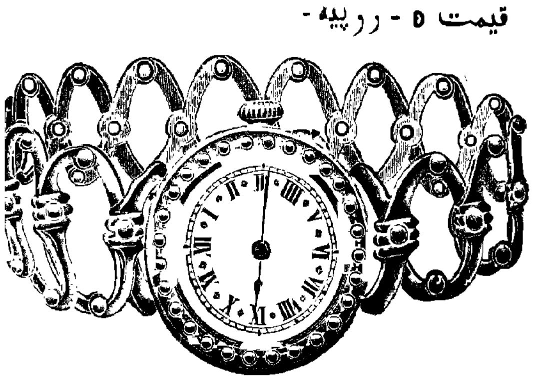
یہ گھڑي نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -



متّل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانڈست مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل هانڈس - بزل ست اور مصنوعي جواهرات - اکسپانڈنگ برسلت بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -



متّل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلت - اوپن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مور منٹ سلینڈر اسکیپمنٹ - پن هانڈست مکانیزم - کیلس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل هانڈس ' بزل ست اور مصنوعي جواهرات - اکسپانڈنگ برسلت بغیر ڈرم اسنپ باک -

بالکل نمبر ۲ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

اشتہار کے - بی ۱۰۹۱ سعید اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ ...

[1]





یہ سخت سردی کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب ہو رہا ہے۔
سردی ہٹانے کیلیے سر سے بندوبست کرتے ہیں - لیکن بد قسمتی سے
دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں۔
اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے - دیکھئے ! آج اسکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری ادویہ زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورہ بھنگ - بلادونا پوٹاسرائیڈ - آیوڈائڈ دیکر بنتی ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی - دمہ کی دوا انمول جوہر ہے - یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے - بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - آپنے بہت کچھ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان ہی کیا ہے' پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی ہے - قیمت ۲ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

[3]



تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائنس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز آسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
۱۰۰۱ ور رہروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[24]

یونانی فارمیسی کی نایاب دوائیں

حب حیات یہ دوا اکسیر ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ایام شباب میں بدپرہیزی کے وجہ سے کسی مرض میں مبتلا ہوگئے - چاہے وہ مرض پرانا ہو یا نیا - ہر قسم کے مزاج والیکو نہایت مفید ہے نہ عمر اور موسم کی قید ہے عورتوں کے لیے بھی از حد مفید ہے ۲۱ روز میں صحت کامل ہو جاتی ہے اور فائدہ دائمی ہوتا ہے - قیمت فی شیشی چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانہ میں نوے فی صدی اس مرض موذی میں مبتلا ہیں - اس خاص مرض میں یہ گولیاں عجیب الاثر ہیں - خونی ہو یا بادی ہو' نئی ہو یا پرانی سب کو جڑ سے کھو دیتی ہے' اور خالص نباتی اجزا سے تیار کیگئی ہے - پندرہ دن کے استعمال میں بالکل زائل ہو جاتی ہے -

قیمت فی ڈبہ ۳ روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل' دماغ' معدہ' جگر' اور تمام اندرونی اور عام نقاہت جسمانی کیلیے از حد مفید ہے - خون کے پیدا کرنے میں نہایت موثر - اور تبخیر معدہ کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکی تصدیق کرچکے ہیں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے - قیمت فی ڈبہ ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکورۂ بالا ادویہ زہریلے اور وضائی اجزا سے پاک ہیں

پرچہ ترکیب ہمراہ ادویہ - قیمت پیشگی - یا وی - پی بھیجی جائیگی - چوتھائی قیمت پیشگی آئے - اخبار کا حوالہ ضرور دیں - فرمایش اس پتہ سے ہوں :

منیجر یونانی فارمیسی گل پتکہ افضل گنج - حیدرآباد دکن

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

20 هر فرمایش میں الهلال کا حوالہ دینا ضروری هے

رینلڈ کی مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدونمیں هے ابھي چھپ کے نکلي هے اور تھوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - کپڑونکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیہ وي - پي - اور ایک روپیہ ۱۴ آنہ محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوسٹن ٹانسن

معجز نما ایجاد اور حیرت انگیز شفا - دماغ کي شکایت دور دفع کرنے کیلیے - مرجھائے هوئے دلکو تازہ کرنیکے لیے - مسٹریہ اور کلرو ٹیک کے تکلیفونکا دفعیہ نرو میں قوت پہونچانا - بڑھاپے کو جواني سے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونونکے لیے مفید - قیمت دو روپیہ في بکس جسمیں چالیس گولیاں هوتي هیں -

زینوٹن - ضعف باہ کا اصلي علاج - اور نہایت تیز بہدف دوا اسکے استعمال کرتے هي آپ فائدہ محسوس کرینگے -

قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

هایڈرولین — هایڈ روسیل کا نہایت مجرب دوا - دس دنکے لیے چار روپیہ اور ایک مہینہ کے لئے دس

ڈاٹین اینڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکتہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

دماغي قوت کا مجرب دوا

ڈاکٹر ڈبلو - سي - رائي کي مجرب دوا سے فوراً دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کیفیت سے اطلاع دیجاویگي - پانچ روپیہ في شیشي -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت پسند نہونے سے واپس

میرے نئے چالس کي جیب گھڑیاں ٹھیک وقت دینے والي اور دیکھنے میں بھي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کےلیے دي جاتي هے - اصلي قیمت ساٹھ روپیہ چودہ آنہ اور نو روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت تین روپیہ پندرہ آنہ اور چار روپیہ پندرہ آنہ هر ایک گھڑي کے همراہ سنہرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

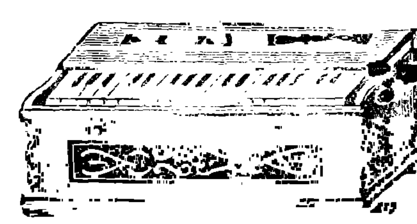


کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیہ چودہ آنہ اور تیرہ روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت - چار روپیہ پندرہ آنہ اور چھہ روپیہ پندرہ آنہ باندهنے کا فیتہ مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکتہ -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نہونے سے واپس



همارا من موهني فلوٹ هار مونیم سرپلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یہ ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بہت هي عمدہ اور بہت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ هے آرڈر کے همراہ ۵ - روپیہ پیشگي روانہ کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

استعمال سے مردہ لوگوں میں تازگي اجاتي هے - اور کھوئي قوتیں پھر پیدا هوجاتي هے اسکے خارجي استعمال سے کسي طرحکي تکلیف نہیں هوتي هے - قیمت دو روپیہ في شیشي - محصول ڈاک علاوہ -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف کے تمام رؤلیں اڑجاتے هیں -

آر - پي - گھوس

تین بکس آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک

نمبر ۳۰۶ اپر چیت پور روڈ - کلکتہ

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني - ممسک سبلیکا — جسکے خواص بہت سے هیں جس میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي - جواني دائمي - اور جسم کي راحت - ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کي آزمایش کي ضرورت هے -

راما نرنجن تیلہ اور پرنسیز انجن تیلا - اس دوا کو میں نے اپنا آباؤ اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نہیں ! اور درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

۱۰ ونڈرفل کائیھر" کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

ممسک پاس اور الکٹریک ریگر پوسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۹ آنہ -

یوناني ڈوٹ پاؤڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي هے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

تار کا پتہ " بیگم بہار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

پچاس برس کے تجربہ کار

رائے صاحب ڈاکٹر کے - سي داس کا آزمایا ساهوا - جو مستورات کے خاص بیماري کے لیے عجیب دوا مبتلاے ایام کے زمانہ میں وغیرہ -

گولیاں — ایک بکس ۲۸ گولیونکي قیمت ایک روپیہ -

مستورات کے بیماریونکے لیے نہایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے اطلاع کیجائیگي -

سواتیسهاے گولیاں

مردونکے نروس بیماري کے لیے نہایت مفید اور مجرب هے اب ایک مرتبہ استعمال کریں اگر فائدہ نہو تو میرا ذمہ -

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سال ویٹي یہ دو ایک عجیب اثر پیدا کرتا هے - نوجوان بوڑها - مجرد هو یا شادي شدہ سب کے لیے یکساں اثر -

S. C. Roy M. A.

N.o. 36 Dhurrumtala

Street, Calcutta.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الہلال

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address
"Alhilal Calcutta"
Telephone No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

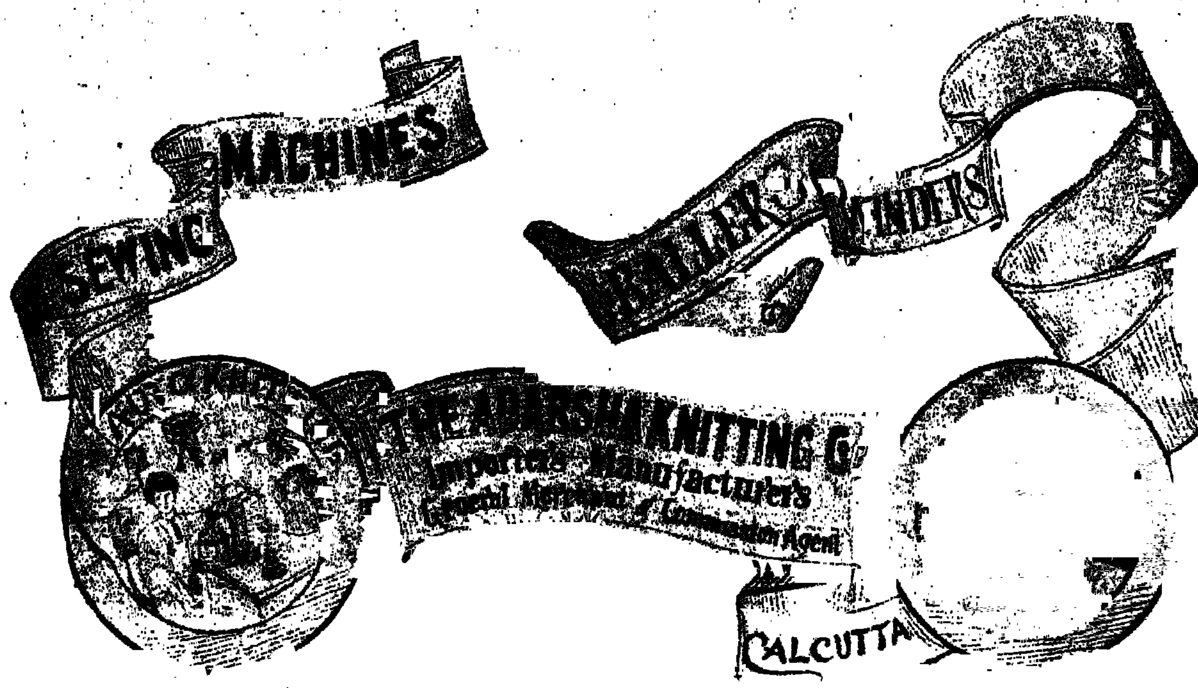
مقام اشاعت
۱-۱۴ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۳ | کلکتہ : چہارشنبہ ٤ جمادی الاول ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta: Wednesday, Aprail 1 1914.



قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ



ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپني آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپني ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجي دونوں تیار کي جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپني آپکي بنائي ھوئی چیزوں کے خرید نے کي ذمہ داري لیتي ہے -

(۵) یہ کمپني ھر قسم کے کاتے ھوے اون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم ھوا - آپکے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

اي - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بلاري) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا ھوں -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکي نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي ھوں -

شمس العلماء مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئي تامل نہیں کہ اسکي بناوٹ یورپ کي ساخت سے کسي طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ھر شخص باساني اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مشہور اخبارات کی راے

—*—

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے ھیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ھیں اور بناوٹ بھي اچھي ہے - محنت بھي بہت کم ہے اور ولایتي چیزونسے سرمو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپني کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ھوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly ,, 4-1 2

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۳ — کلکتہ : چہارشنبہ ٤ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta : Wednesday, Aprail 1 1914.

وفد ڈیپوٹیشن

نازم فریب صلح کہ غالب زکوے دوست
نا کام رفت و خاطر امید وار برد!

بالاخر وہ ڈیپوٹیشن جسکا تذکرہ بعض اخبارات میں شروع ہوگیا تھا، ۲۵ مارچ کی سہ پہر کو ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کے سامنے پیش ہوا:

بتوں کی دید کو جاتا ہوں دیر میں قائم
مجھے کچھہ اور ارادہ نہیں خدا نہ کرے!

ایک مفصل ایڈریس کے ذریعہ مسلمانوں کی امن پسندی اور وفا داری کے میثاق قدیم کی زبان معترف اور سر اطاعت کے ساتھہ تجدید کی گئی:

یقین عشق کن و از سر گماں برخیز!

ایڈریس میں اسکے سوا اور کچھہ نہ تھا اور ہونا بھی نہیں چاہیے تھا:

جز سجدہ متاعے دگر از کس نہ پذیرفت
خاکے کہ ز نقش قدم او اثرے داشت!

ایک واقعی بات کے دہرا دینے میں چنداں ہرج نہیں اور ارباب محبت جانتے ہیں کہ کسی کے لب جاں بخش سے اگر ایک بار بھی جواب مہر ملنے کی امید ہو تو سودائیان عشق کو ہزار مرتبہ پکارنے سے بھی انکار نہیں ہوتا:

گو وہ سنتے نہیں پر ہم تو کسی حیلے سے
ایک دو بات محبت کی سنا آتے ہیں!

سوال عجز کے جواب میں جتنی مرتبہ نگاہ مہر کا نظارہ حاصل ہوجاے، عشق کا اندوختہ اور امیدوں کا خزانہ ہے:

یاں عجز بے ریا ہے نہ واں ناز دلفریب
شکر بجا رہا گلۂ بے سبب تلک!

تاہم موقعہ پر کوئی دل پسند شعر یاد آجاے تو ضیافت ذوق سے باز نہیں رہسکتا - مولانا فیض الحسن مرحوم عربی کے ادیب تھے - اردو کے شاعر نہ تھے - تاہم کبھی کبھی اچھے شعر بھی کہہ جاتے تھے - ایک انکا پر معاملہ شعر مجھے نہیں بھولتا:

پہلے ہی اپنی کونسی تھی قدر و منزلت
پر شب کی منتوں نے ڈبودی رہی سہی!

ڈیپوٹیشن کی طویل فہرست ہم نے کسی دوسری جگہ انگریزی معاصر دہلی سے نقل کردی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت وسیع مجمع تھا، اور تقریباً ہر صوبے اور ہر طبقہ کے اشخاص شامل تھے - اگرچہ:

سر رشتہ در کف ارنی گوے طور بود!

خاص امتیاز کی بات یہ ہے کہ اس عطر مجموعہ میں ہر طرح کی خوشبوئیں شامل تھیں - پیران کہن سال بھی تھے، اور جوانان عہد بھی - خرقۂ زہد بھی تھا، اور قبہاے رندی بھی - سرہاے سجود پیشہ بھی تھے اور نگہ ہاے عشوہ طراز بھی - پہلے کیلیے عذر کی ضرورت نہیں - دوسرے سے اگر سوال و جواب کی ضرورت ہو تو مفتی آزردہ مرحوم کی زبانی جواب پہلے سے سن لیجیے:

میں اور بزم بادہ کشی؟ لیگئیں مجھے
یہ کم نگاہیاں تیری بزم شراب میں

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ممبران وفد میں سے اگرچہ صرف ۸۴ حضرات موقعہ پر جمع ہوسکے، لیکن اصلی فہرست دو سو ممبروں پر مشتمل تھی - یہ تمام لوگ ڈیپوٹیشن میں شرکت کیلیے آمادہ تھے مگر کسی وجہ سے شریک نہو سکے - البتہ صرف دو آدمیوں کی نسبت جانتا ہوں جنھوں نے شرکت سے باوجود عزم شکن اصرار کے قطعی انکار کر دیا:

بندۂ را کہ بفرمان خدا راہ رود نگزارند کہ در بند زلیخا ماند

ایڈریس میں بنیاد کار یہ قرار دی گئی تھی کہ مسلمان اپنے کاموں میں مصروف تھے - یکا یک ترکی کے مصائب پیش آگئے - اس سے انکے حواس مختل اور دل بے قابو ہوگئے - یہ بڑا نازک وقت تھا اور:

ہست این قصۂ مشہور و تو ہم می دانی!

لیکن با این ہمہ اختلال حواس، و پراگندگی طبع، و تعطل دماغ، و ہجوم آلام و مصائب، وفاداری و اطاعت کیشی کی "حبل المتین" انکے ہاتھوں سے نہ چھوٹی، اور جادۂ رضا و تفویض پر پورے ثبات و استقامت سے قائم رہے - گویا و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا - انکے نامۂ اعمال کا عنوان جلی اور دفتر عقیدت کا سرخط الہامی ہے:

شنیدہ ام کہ سگان را قلادہ می بندی
چرا بہ گردن حافظ نمی نہی رسنے؟

جواب میں ارشاد ہوا کہ ہاں سچ ہے - اپنی نظر ہوشمند و کارداں سے یہ امر مخفی نہیں - آپ نہ کہیں جب بھی معلوم ہے:

در حضرت کریم تقاضا چہ حاجتست؟

البتہ یہ جو کہیں کہیں "سخت الفاظ" بھی استعمال کیے گئے تو اس عرض نیاز اور قبولیت خسروی سے اُسے مستثنی کر دیجیے - ایسا نہوتا تو بہتر تھا کہ آبگینۂ عبودیت کیلیے یہ حرف گراں بھی



ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خرد باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کہیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

بی - گزونہ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلماء مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اُسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مستند اخبارات ہند کی راے

—*—

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمائش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سرمو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

مسئلۂ ع اس امیـــہ " لشکـــر پـــور "

صوبے کي گورنمنت کیلیے آخري فرصت

هز اکسلنسی لارڈ کارمائیکل

بالاخر مساجد و قبور کلکته کا مسئله خطرناک حد تــک پهنچ گیا - درخواستوں سے اغماض کیا گیا' عرضداشتیں شنوائي سے محروم رهیں' مهلتیں ضائع کي گئیں اور فرصت کي قدر نه کی - گذشته تجارب سامنے هیں اور عبرتوں کي صدائیں غفلت شکن' مگر نادان انسان کي خمیر میں ٹهوکریں کهانے کے سوا کچهه نہیں هے' اور شاید عبرت کي ایک نئي عمارت اُس گرد و خاک اور ٹوٹي هوئي اینٹوں سے بنائي جائیگی' جو ۲۳ فروري کو مسجد لشکرپور کی محترم برجیاں گرا کر جمع کي گئي هے : وذلـك یوم الخروج !

پهـر کیا وقت آگیا هے که هـم مایوس هوجائیں اور قانون اور سرکاري وعدوں کي بے اثري کا آخري فیصله کرلیں ؟

اسمیں شــک نہیں که اس سوال کے آخري جواب کا وقت آگیا هے - انتظار تا بکے اور التوا تا چند ؟ حادثه سر پر هے اور خدا کي مقدس عبادت گاهیں انهدام و بربادي کو اپنے سامنے دیکهه رهي هیں' پس ضرور هے که جو کچهه کرنا هے' کیا جاے - اب یه معامله کلکته سے گذر کر تمام اسلامي هند تــک پهنچ گیا هے - اور همارے لیے مشکل هوگیا هےکه پبلک کو صرف خاموش بیٹهے رهنے هي کي تلقین کرتے رهیں - تاهم قبل اسکے که خطرہ کا سررشته بالکل هاتهه سے نکل جاے' بهتر هے که گورنمنت کو دانشمندي و فرزانگي کے بهترین اور محبت اثر اظهار کا ایک موقعه اور دیا جاے' اور اسي لیے تمام کاموں کو اُس ڈیپوٹیشن کے جواب پر ملتوي کردیاگیا هے جو " انجمن دفاع مساجد و عمـارات دینیه " هز اکسلنسي لارڈ کارمائیکل کي خدمت میں بهیجنا چاهتي هے' اور جسکے متعلق ایک ریزولیوشن ۲۹ مارچ کے عام جلسۂ انجمن میں منظور هوا هے - یه آخري موقعه هے که گورنمنت همارې خیرخواهي اور دوستي پر یقین کرے' اور سمجهه لے که جو مشورہ دیا جا رها هے' وهي عاقبت اندیشي اور امن پرستي کا تنها مشورہ هے' اور غریب مسلمانوں کو اسقدر جلد جلد اپنے مذهبي جذبات کي حفاظت پر مجبور کرنا کوئي اچهي بات نهیں هے -

اس موقعه پر ایک نهایت اهم سوال یه هے که کیا جو کچهه هوا یه صرف پورٹ کمشنـر هي کي کارروائي هے' اور صوبے کي گورنمنت اس امر سے بالکل بے خبر تهي که مسجدیں منهـدم اور قبریں اُکهاڑي جائینگي ؟

اگرچه گورنمنت کسي ایک شخص کا نام نهیں هے بلـکه حکومت کے اُس تمام کار فرما مجمع سے عبارت هے جو نیچے سے لیکر اوپر تــک چلا گیا هے' اور اگر قانون کي خلاف ورزي کسي خاص صیغه کے حکام کے سر تهوپ کر گورنمنت بري هوجا سکتي هے تو اسکے یه معني هیں که پینل کوڈ کوئي شے نهیں' اور برٹش گورنمنت میں رهنے والوں کو اپني جان و مال کي طرف سے بهي مطمئن نہونا چاهیے - کیونـکه بهت ممکن هے که باوجود چوري کے جرم هونے کے کسي خاص صیغه کي کارروائي سے چوري هو جاے' اور اسکے بعد کهـدیا جاے که گورنمنت اسکے لیے کچهه نهیں کرسکتي' یا صبر کرو اور چهوڑ دو - آئنده غور کیا جائیگا !!

تاهم واقعات کے دیکهـنے سے معلوم هوتا هے که یهاں یه صورت بهی نهیں هے - هم پہلے لکهه چکے هیں که اس زمین کے متعلق صوبے کي گورنمنت سے سنه ۱۹۰۹ اور سنه ۱۹۱۰ میں مراسلات هوئي تهیں جبکه یه زمین مع مسجدوں کے خرید کي گئي تهی - اب اُن سرکاري مراسلات کا خلاصه دینـا چاهتے هیں جو هم نے حاصل کیے هیں' اور جنسے پبلک اندازہ کرسکے گي که گورنمنت خطرہ سے پہلے کس طرح خطرہ کي اطلاعات کو بے پروائي سے ٹالدینا چاهتي هے' اور پهر جب اسکے افسوس ناک نتائج ظاهر هوتے هیں تو کها جاتا هے که یه بد امني هے' یه شورش هے' اور اس الزام کے مٹانے کیلیے ایک بهت بڑے وفاداري کے پیامبر ڈیپوٹیشن کي ضرورت هے جو دهلی میں آکر سر اطاعت خم کرے !

مگر اندراں دیارے که توئي وفا نه باشد !

(سنه ۱۹۱۰ کي مراسلات)

اپریل سنه ۱۹۱۰ میں جب لشکرپور' اندری' مرچي کهولا' کرسٹوپور' اور سنئي بازار وغیرہ کی زمینیں مع مساجد و قبور کے پورٹ کمشنر نے خرید لیں اور چند زر پرست وایمان فروش متولیوں نے (قبحهم الله) حـکام پورٹ کمشـنر کا ساتهه دیا' تو ان آبادیوں کے مسلمانوں نے ایک میموریل هز آنر سر بیکر لفٹنٹ گورنر بنگال کي خدمت میں روانه کیا جسکا خلاصه یه تها :

" پورٹ کمشنر کلکته نے چهه هـزار بیگه زمین مندرجه صدر موضعوں کي خضر پور ڈک کي وسعت کیلیے لي هے جسمیں متعدد مسجدیں اور مسلمانوں کے قبرستان واقع هیں -

میموریل بهیجنے والوں نے معتبر علماء اسلام سے فتوی طلب کیا اور قانون اسلامي کي کتابیں بهي دیکهیں - وہ پوري قوت اور اطمینان سے ظاهر کرتے هیں که شریعت اسلامي کے مطابق مسجدوں اور قبروں کي زمین پر اور کوئي دوسري عمارت نهیں بن سکتي- بعض قبریں اُن بزرگان دین کي بهي هیں' جنکي مسلمان بهت عزت کرتے هیں' اور انکا منهدم کردینا انکے جذبات کیلیے بهت درد انگیز هوگا -

هم چند قریبي مثالیں اسي شهر کي پیش کرتے هیں - کلکته مڈیکل کالج کے احاطے کے اندر ایک مسجد آگئي تهي لیکن اسے بجنسه چهوڑ دیا گیا' اور وہ باوجود احاطه کے اندر هونے کے آباد و قائم موجود هے - اسي طرح سیالدہ میں بهي اسکي نظیر دیکهلي جاسکتي هے -

هم نهایت عاجزي اور ادب سے درخواست کرتے هیں که حضور اس درخواست پر توجـه فرمائیں اور مسجـدوں اور قبـرستانوں کو محفوظ کردیں "

(جـــواب)

۲۶ - اپریل سنه ۱۹۱۰ کو گورنمنت بنگال کے سکریٹري نے اسکا جو جواب دیا وہ نهایت غور و فکر کے ساتهه مطالعه کرنے کي چیز هے-

سخت تھے :

نسیم صبح جو چھوجاے ' رنـگ هو میلا ! !

یہ ایک واقعي بات تھي جو ایڈریس میں کہي گئی ' لیکن اگر آپ چاهتے تو دوسري سچائیوں کو صدمہ پہنچاے بغیر بھي اسے پیش کرسکتے تھے - یہ کہنا کہ مسلمانوں کی پچھلي بے چیني کا سبب اصلي صرف باهر کے اسلامی مصائب تھے ' محض غلط ھے ' اور اتنا غلط کہ دروغ مصلحت آمیز بھي نہیں ھے - مسلمان اسقدر احمق اور عقل باختہ نہ تھے کہ اٹلي اور ریاست هاے بلقان کا غصہ انگلستان پر نکالتے - ایسا کہنا خود اپني زبان سے اپنے پاگل هونے کا اقرار کرنا ھے - انکي بے چیني باهر کے مصائب سے بھي تھي ' اور اندروني مصیبتوں سے بھي - وہ سر ایڈورڈ گرے کو اٹلي اور بلقان کے دعوے میں شریک پاتے تھے ' اور مسٹر ایسکوئتھہ ایک صلیبي مجاهد کي طرح اس جنـگ کو اسلام اور مسیحیت کے رنگ میں ظاهر کرکے خوشیاں مناتے تھے - پہلے خود کہا کہ یہ جنگ جغرافیۂ سیاسي نہیں بدل سکتي - پھر خود هي " ثمرات فتح " چُن چُن کر بلغاریا کے صلیبي دامن میں پھیکنے لگے - یہ سچ ھے کہ مسیح خود اپني جان کي طرح انکي بھي مدد نہ کرسکا ' اور بد بخت بلغاریا کے دامن میں فتح کا ایک دانہ بھي نہ آیا - تاهم انھوں نے تو اس چیز کے لیے کوشش کي جسے وہ نہ پاسکے ' اور حق کے مقابلے میں کفر کي یہي علامت ھے - فهموا بما لم ینالو - و کان عاقبة امرها خسرا !

اس سے بھي بـڑھکر یـہ کہ کانپور کا واقعۂ خونین پیش آیا - ایک ایسي ظالمانہ خونریزي کي گئي جس کا سرخ دھبہ کبھي بھي دامـن حکومت سے محو نہیں هوسکتا - پھر کیا کانپور کي مسجد اور پیروان اسلام کي خونچکاں لاشوں کا نظارہ بھی صرف " باهر هي کے مصائب اسلامي " میں داخل ھے ؟ اور اسکے لیے جسقدر بے چیني مسلمانوں میں پیدا هوئي ' کیا وہ بھي ترکوں هي کي همدردي کي وجہ سے تھي ؟ فویل لهم مما کتبت ایدیهم و ویل لهم مما یکسبون !

ولا تلبسو الحق بالباطل	حق کو باطل کے ساتھہ مشتبہ نہ کرو
و تـکتمو الحق و انتـم	اور حق کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم سب
تعلمـــون (۲ : ۴۰)	اُسے جانتے هو !

ایڈریس کے جواب میں هز اکسلنسي نے مرحوم سر سید احمد کي پالیسي کا بھي ذکر کیا ھے ' اور هم خوش هیں کہ هندوستان کے ایک بہت بڑے آدمي کا انھوں نے عمدہ تخاطب کے ساتھہ ذکر کیا - لیکن اگر اس سے انکا مقصود مرحوم کي پولیٹکل پالیسي ھے تو افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ همارا نیک دل ویسراے ایک ایسي بات کي امید رکھتا ھے جسکے رکھنے کا وقت گذر گیا - مسلمانوں کي اس سے پہلے کوئي بھي پولیٹکل پالیسي نہ تھي ' اور اگر تھي بھي تو الحمد للہ کہ مرچکي ھے ' اور وہ جنت نصیب اب دوبارہ دنیا میں نہ آئیگي :

نکل گئی ھے وہ کوسوں دیار حرماں سے !

جواب کا خاتمہ ان لفظوں پر هوا :

" مجھے پوري امید ھے کہ خدا کي وحدانیت اور حکمراں کي وفاداري کي بابت آپکے پاک اور خالص مذهب کا جو عقیدہ ھے وہ همیشہ ایک شعلے کے مانند روشن رهیگا "

هم مسلمان هیں اور تیرہ سو برس سے صرف اسلیے هیں کہ خدا کي وحدانیت کا وعظ کریں اور هر طرح کي باطل پرستیوں کو جو اس راہ میں مانع هوں ' اپني خدا پرستانہ طاقت سے مٹادیں ' پس اپنے نیک دل اور انصاف دوست حاکم کي زباني عقیدۂ توحید کے ایسے سچے اعتراف کو سنکر همیں جسقدر بھی فتح مندانہ خوشي هو وہ کم ھے - هم ان قیمتي جملوں کي اپنے دل میں پوري محبت و وقعت محسوس کرتے هیں -

تاهم ایک غلط فہمي جو اسکے ساتھہ ملگئي ھے ' اس سے معلوم هوتا ھے کہ هز یکسلنسي کو اسلام کے بنیادي عقائـد کي صحیح خبر نہیں دي گئي - انھوں نے عقیدۂ توحید کے ساتھہ " حکمران کي وفاداري " کابھي اس طرح ذکر کیا ھے ' گویا یہ بھي مثل عقیدۂ توحید کے اسلام کا کوئي اساسي اعتقاد ھے - حالانکہ یہ صحیح نہیں اور بہت جلد اسکي غلطي انھیں محسوس فرما لیني چاهیے - اسلام کا اصل اصول صرف عقیدۂ توحید ھے - اسکے بعد اعتقاد رسالت و قران ' اور بعض ضروري اعمال و عبادات - " حکمران کي وفاداري " اُن میں داخل نہیں ھے اور نہ تو قران میں بتلائي گئي ھے اور نہ احادیث میں اسے مسلمانوں کا بنیادي اعتقاد قرار دیا ھے - البتہ بعض جاهل اور خبیث روحیں کبھي کبھي کسي کو خوش کرنے کیلیے کہدیا کرتي هیں کہ اسلام کا بنیادي اصول " وفاداري " ھے ' مگر : کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا -

بیشک " وفاداري " هي وہ چٹان ھے جسپر اسلام کي عمارت قائم کي گئي ھے ' مگر خداے واحد کي وفاداري ' نہ کہ کسی اور کي -

البتہ مسلمانوں کو امن پرستي ' اور حق کے تحفظ کے ساتھہ اطاعت کیشي کا حکم مثل اور صدها جزئي اور عام اخلاقي احکام کے دیا گیا ھے ' مگر نہ تو یہ کوئي اسلام کا بنیادي عقیدہ ھے اور نہ عقیدۂ توحید کي حرمت اسکو گوارا کر سکتي ھے کہ خدا کي وفاداري کے ساتھہ اسکے بندوں کي وفاداري کا ذکر کیا جاے :

صنمے در دل ما یافتـہ راہ * نحـــن لا نعبـــد الا ایاہ

بهر حال اب ان باتوں کا کون موقع ھے ؟ سوال و جواب ' شکوہ و شکایت ' اور عرض و قبول تو هوچکا - اب بہت سے لوگ منتظر هیں کہ دست شرق کیلیے اسکے بعد بھي کوئي مرحلہ باقي ھے یا نہیں ؟ کیا پوري رات صرف اسي میں بسر هوجائیگي ؟

بوسـۂ لـب تـو دیـا ' کیـا کہـنا
کہیے ' کچھہ بڑھکے بھي همت هوگي ؟

بیچارے غالب کي بھي ایک رات اسي طرح سوال و جواب میں ضائع جارهي تھي - بالاخر غریب سے صبر نہوسکا اور چیخ اٹھا :

گـذشتـم ازگلـہ ' در وصل فـرصتم بـادا
زبـان کوتـہ ودست دراز مي خـواهم !

اچھا - گاہ گاہ یہ بھي هوتا رهے - جو جانا چاهتے هیں ' آپ انھیں کیوں روکیں ؟ اعتراف وفاداري میں هرج هي کیا ھے ' اور مقصود اپنے اعتراف سے کہیں زیادہ انکا اقرار تازہ تھا - یہ بھي هوگیا - چلیے فرصت هوئي - هرگروہ کو اپنا اپنا کام کرتے رهنا چاهیے :

در خور عشق حقیقي هیں یہ اهل تقوی
هم سے لوگوں کیلیے عشق بتاں اچھا ھے

البتـہ ڈیپـوٹیشن گیا اور واپس آیا - اب خـدا را اسکي تبریک و تہنیت کو بھي اسي طرح جلد ختم کردیجیے - بے فائدہ اس سے طبیعت کو خلجان هوتا ھے - نہیں معلوم کیوں ' مگر آج جی چاهتا ھے کہ صرف شعر هي پڑھتا رهوں :

بالتفات نگارم چہ جاے تہنیت ست ؟
دعا کنیـــد کہ نوعے ز امتحـاں نبـود

و تلك الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون في الارض علوا ولا فسادا - و العاقبة للمتقین !

الهلال

۴ جمادی الاول ۱۳۳۲ ہجری

مدارس اسلامیه

ندوة العلماء

ماضي و حال

(۸)

" ان ارید الا الاصلاح ما استطعت "

(استبداد و افساد کار کا نتیجه)

ان تغیرات مفسده و بدعات منکرهٔ سئیه کا نتیجه یه نکلا که ندوة العلما سے روح عمل و اصلاح بالکل مفقود هوگئی' اور جیسا که یه مفسدین مضلین چاهتے تھے' وه محض چند آدمیوں کا ایک خانه ساز کھلونا بنکر رهگیا - پبلک اسکے نام کو عزت کے کانوں سے سنتي تھي ' لوگ اسکے مقاصد کو یاد کر کے اس سے حسن ظن رکھتے تھے' ارباب فکر و صلاح سمجھتے تھے که وه اصلاح دیني کا تمام عالم اسلامي میں ایک هی عملي کام هے - حتی که قسطنطنیه کي مشیخت اسلامیه اُسکے حالات تحقیق کرتي تھي ' اور سید رشید رضا اپنے تمام مقاصد اصلاح کیلیے اسکو ایک اُسوۂ حسنه بتلا تا تھا' لیکن جبکه یه سب کچھه سمجھا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا ' تو عین اسي وقت خود ندوه کے ارباب حل و عقد کا یه حال تھا که اصلاح کے نام پر تبرا بھیجتے تھے' اور انکے نفوس مفسده سے بڑهکر دنیا میں کوئي گروه اصلاح و دعوة کے عمل صالح اور اقدام صحیح کا الدالخصام دشمن نه تھا ! فسبحان الذي هو اسعد و اشقي !

قبله گم شد ' محتسب ، میخانه را آباد کن !

متضاد صورتوں اور متخالف حقیقتوں کا شاید هي کوئي ایسا تمسخر انگیز اجتماع هوگا جیسا که بدبخت ندوة العلما تھا ! تھوڑي دیر کیلیے اس منظر کا تصور کرو ! ایک طرف تو ندوه کي ظاهري مصلحانه صورت تھي ' جسکي زبان پر هر دم اصلاح اور عمل کا ورد جاري تھا - اسکي صدائیں قسطنطنیه تک پہنچتي تھیں' اور قاهره کے اندر اسکي تقلید میں ایک نئي بنیاد ڈالي جا رهي تھي - اُسکے جلسے هوتے تھے اور اسکے سب سے بڑے کام یعنے دار العلوم کا سکریٹري مسئلۂ اصلاح تعلیم اور اجتماع نتائج قدیم و جدید پر تقریر کرتا تھا - لوگ سنتے تھے اور آمال اصلاح و قرب حصول نتائج کے تصور سے خوش هوتے تھے - اسکے بعد بعض اُن فارغ التحصیل طلبا کي صورتیں تھیں جو دار العلوم کے اولین دور کے نتائج قائمه هیں' اور جو اپني ممتاز خصوصیات کے اندر لوگونکے لیے ایک دعوت جالب اور پیغام جاذب تھے -

لیکن دوسري طرف جب ظواهر و صور کا پرده اُٹھتا تھا اور خود ندوه کا باطن سامنے آتا تھا ' تو اُسکي جماعت حل و عقد اپنے تمام آلات مفسده اور اسلحۂ باطله کے ساتھه جلوه فروش هوتي تھي - اور ان نبرد آزمایان فضیلت و تقدس میں کا هر مجاهد فخر کرتا تھا که اسکي سیف غزاء جہل نے " اصلاح و عمل " کي کسي نه کسي ایک هستي کو عین اسکي پیدایش کے وقت ضرور هي خاک و خون میں تڑپایا هے ! !

آفتے بود ایں شکار افگن کزیں صحرا گذشت !

ایسا هونا ناگزیر تھا کیونکه جماعۃ مفسدین نے انهی مقاصد کیلیے ندوه میں جماعت اور جمهور کي شرکت کا موقعه نکالدیا' اور اسکي مجلس انتظامیه کو اس خود مختارانه اسلوب پر ڈالدیا 'جسکے بعد سوا چند خاص مذاق اور عقیدے کے لوگوں کے اور کوئي گروه اسمیں شریک هي نہیں هوسکتا تھا - اب جو کچھه تھا ' وه انهي لوگوں کے هاتھه میں تھا - ارباب فکر و اصلاح ابتدا هي سے قلیل و مغلوب تھے' اور نئي شرکت کي راهیں بالکل بند کردي گئي تھیں -

یه جب هي هوتا جب جلسۂ عام میں انتخاب هوتا اور مسلمانوں کي راے عام کو اسمیں دخل دیا جاتا ' لیکن اسکي قید اوڑا دي گئي تھي ' اور " جلسۂ خاص " کے نام سے ایک اموي تخت گاه دمشق بنا لیا گیا تھا ' جو جو کچھه چاهتا تھا چشم زدن میں کرلے سکتا تھا -

پس ضرور تھا که صرف چند آدمیوں کي اکثریت قابض هوجاے ' اور وه جو کچھه چاهے پاس کرالے ' یا اصلاح اور عمل کے جس کام کو روکنا چاهے روکدے - جب " قواعد " اور " قانون " کو اسطرح چند لوگوں نے شکست دیدي تھي ' تو اب قانون خود انکا دماغ تھا ' اور قاعده کے معني ایک جتھے کے تھے جو ایسے موقعوں کیلیے بنا لیا جاتا تھا -

سب سے بڑي نا جائز طاقت جو اس " حزب الافساد " کے هاتھه آگئي ' وه یه تھي که " جلسه انتظامیه " کے ممبروں کے انتخاب اور شرکت کے مسئله پر قابض هوگئے ' اور اس طرح کارداں ' روشن خیال ' اور اصلاح طلب لوگوں کي شرکت کا دروازه بند کردیا گیا -

(ارکان مجلس انتظامیه)

مجلس انتظامیه کے ارکان میں بلا شبه متعدد اشخاص اصلاح کو پسند کرنے والے اور استبداد و مطلق العناني کے مخالف تھے اور هیں - میں سمجھتا هوں که پنجاب کے اکثر ممبروں کا یهي حال هے - خود مقامي ممبروں میں بھي بعض اشخاص مستبدین و مفسدین کي کار روائیوں کے همیشه مخالف رهے' اور اس طرح ممکن تھا که آهسته آهسته خود اندر هي سے اصلاح کا سامان پیدا هوجاتا - لیکن چند اسباب ایسے پیدا هوگئے جنکي وجه سے " حزب الافساد " همیشه نشو و نما پاتا رها -

سب سے اول تو میں افسوس کے ساتھه اسکا سبب مولانا شبلي کي کمزوري خیال کرونگا ' کیونکه وهي ایک شخص تھے جو سب سے زیاده ان کاموں کا درد رکھتے تھے' اور ضرور تھا که وهی سب سے زیاده کمزوري اور عدم استعمال وسائل کار کے جوابده بھي هوں - انھوں نے نه تو کبھي اپني پوري قوت کا استعمال کیا' اور نه وه وسائل اختیار کیے جنسے ندوه کي مجلس انتظامي کے اندر هي ایک قوي حزب الاصلاح پیدا هوجاتي - جو لوگ عمده خیالات رکھتے تھے نه تو انسے

درخواست یه تهی که شریعت اسلامیه کا لحاظ رکها جاے جیسا که متعدد مقامات پر کیا گیا هے - اسکے جواب میں ارشاد هوتا هے :

" آپکے میموریل کے جواب میں یه کہنے کی مجهے هدایت هوئی هے که اُن افسروں نے جوزمین کے متعلق کام کر رهے هیں' پورٹ کمشنر کی راے سے اس بارے میں پوری طرح تشفی کرلی هے' اور وہ اُن آدمیوں سے بهی گفتگو کرچکے هیں جو اُن مسجدوں کے متولی هیں - گورنمنٹ یقین کرتی هے که آیندہ کچهه مشکلات نہیں هیں اور اگر اسپر بهی کوئی بات هوئی تو مقامی کلکٹر درست کرلے گا "

(گورنمنٹ کی پالیسی)

اس خط کے پڑهنے کے بعد بهی کیا کسی کو اس بات کے باور کرنے میں شک باقی رهیگا که وقت سے پہلے خطرہ اور مشکلات کی اطلاع اعلی حاکموں کیلیے محض بے سود هوتی هے' تاوقتیکه وہ خطرہ' کانپور کے سے حالات کے ساتهه سر پر نه آجاے ؟

جو بے پروائی اور غفلت اس جواب سے مترشح هوتی هے' وهی بنیاد هے ان مسائل کی ساری مصیبتوں کی' اور اگر ایسی هی غفلتیں اور لاپروائیاں قائم رهیں تو همیں هر مہینے کانپور کے سے واقعات کا منتظر رهنا چاهیے -

(حادثه کی سرکاری رپورٹ)

گذشته ۲۳ فروری کو جب رات کی جرائم پوش تاریکی میں چهپ کر پورٹ کمشنر کے آدمی پہنچے اور مسجد کو منہدم کرنا شروع کیا' تو اسکے بعد مسلمانوں نے ایک باقاعدہ درخواست حادثے کے متعلق مقامی مجسٹریٹ مسٹر ڈنلاپ کو دی' جو ایک نہایت دانشمند اور انصاف درست حاکم هیں' اور جنکی بر وقت مداخلت اور همدردانه رویه نے تمام مسلمانوں کے دلوں میں انہیں محبوب بنا دیا هے -

انهوں نے اس حادثه کے متعلق فوراً ایک سرکاری رپورٹ گورنمنٹ میں بهیج دی - رپورٹ کی مستند نقل هم نے حاصل کرلی هے اور وہ حسب ذیل هے :

" ۲۳ ماہ گذشته کو ایک درخواست مجهے ملی' جس پر مسلمانان مواضع لشکرپور وغیرہ کے دستخط تهے - اسمیں لکها تها که پورٹ کمشنر کے قلی مسجدوں کو منہدم کر رهے تهے اور قبروں کو اکهاڑ رهے تهے جس سے مسلمانوں کے مذهبی جذبات نہایت درجه زخمی هیں' اور وہ باقاعدہ داد خواهی چاهتے هیں -

میں نے صدر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو موقع واردات پر متعین کیا - وہ فوراً وهاں گیا اور چند انسان کی کهوپریاں اور هڈیوں کے ٹکڑے جو ایک قبر کو کهود کر نکالے گئے تهے' اُس نے منتشر پاے' اور قلیوں کو دیکها که زمین کهود رهے هیں - اُسکا یه بهی بیان هے که چند مسلمان جو اُس وقت موجود تهے' اُن میں کچهه ایسا جوش نه تها' تاهم بہت زیادہ ممکن هے که اطراف کے مسلمان کسی وقت جوش میں آجائیں' اور ایسا هوا تو امن میں سخت خلل پڑیگا -

آپ اس واقعه کو پورٹ کمشنر کے سامنے پیش کریں تاکه وہ مسجدوں اور قبروں کو هاتهه نه لگائیں اور بجنسه چهوڑ دیں -

میں ممنون هونگا اگر آپ جلد جواب دیں اور بتلائیں که پورٹ کمشنر نے اس بارے میں کیا راے قائم کی هے ؟ "

(دستخط) جے - سی - ڈنلپ - مجسٹریٹ

مسئلۂ بقاء اصلاح نــــدوہ

کلکتـــه میں جلســه

نہایت مختصر لفظوں میں تین باتیں کہنی هیں کیونکه ڈیپوٹیشن کے افسانے نے جگه لیلی هے اور اشاعۃ آتیه میں " مدارس اسلامیه " کے علاوہ بهی ایک مفصل تحریر نکلنے والی هے -

(۱) ۲۶ کو ارکان دارالعلوم نے اسٹرائک کا فیصله کرنے کیلیے انتظامی ارکان کو بلایا تها - اسکی تفصیلی روئداد ابتک معلوم نہیں هوئی - البته اسقدر معلوم هوا که وهی فیصله هوا جسکی توقع تهی - یعنی چند آدمی اکهٹے هوے اور کہدیا که شکایات کوئی نہیں سنتا - طلبا چپ چاپ داخل هوجائیں ورنه سب کے نام کاٹ دیے جائیں -

جلسۂ انتظامیه کی حقیقت آپ " مدارس اسلامیه " کے سلسله میں پڑهیے - میں بحالت موجودہ اُسے کوئی چیز نہیں سمجهتا - تاهم عقل کو هر مغز میں هونا چاهیے' اور جہل و ناعاقبت اندیشی کی بهی ایک حد هوتی هے - بہتر تها که یه لوگ سمجهه سے کام لیتے - ایسا فیصله کرکے انهوں نے سچ مچ دارالعلوم کو غارت کردیا - اس سے کیا فائدہ که تمام طالب علم اپنے گهروں کو چلے جائیں اور مدرسے میں خاک اڑنے لگے ؟

(۲) میں ابهی ندوہ کے متعلق صرف اصول و قواعد کی بحث کررها هوں' لیکن اب بہت جلد ایک ایک شخص کے متعلق لکهنا پڑیگا - خدا جانتا هے که یه میرے لیے بہت هی مکروہ کام هے اور اپنے وقت کی ایک بہت هی ادنی قسم کی بربادی - تاهم کیا کیجیے که ایسا هونا ناگزیر هے -

(۳) کلکته میں ندوۃ العلماء کے معاملات کے متعلق کل شام کو ایک جلسه زیر صدارت جناب انریبل چودهری نواب علی صاحب منعقد هوا - سب سے پہلے صدر صاحب نے نواب بہادر سر سلیم خاں بالقابه (ڈهاکه) کا تار پڑهکر سنایا' جسمیں انهوں نے جلسے کے اغراض سے پوری همدردی اور اتفاق ظاهر کیا تها - اُسکے بعد حسب ذیل دو تجویزیں منظور کی گئیں :

(الف) یه جلسه انجمن " اصلاح ندوہ " لکهنو کی بروقت کوششوں کا شکریه ادا کرتا هے' اور اُس سے درخواست کرتا هے که بہت جلد تمام صوبوں کی باقاعدہ اسلامی انجمنوں سے نیابتی اصول پر ناموں کو طلب کرکے ایک هئیۃ تفتیش (کمیشن) مقرر کرے - تا که وہ تمام معاملات ندوہ کی باقاعدہ تحقیقات کرے -

محرک — جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر و آنریری مجسٹریٹ کلکته -

موید — اے - احمد اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا -

(ب) یه جلسه منتظمین و ارکان دار العلوم سے درخواست کرتا هے که وہ خدا را مسلمانوں کے ایک عظیم الشان دینی مدرسه کو موجودہ مشکلات سے نکالنے کیلیے دانشمندی اور عاقبت بینی سے کام لیں اور اپنی بزرگانه حیثیت کو ملحوظ رکهتے هوے محمد حسین طالب العلم کی درخواست معافی کو (جو وہ بارها پیش کرچکا هے) منظور کرلیں - ساتهه هی یه جلسه طلباے دار العلوم سے بهی امید رکهتا هے که اس صورت میں وہ ایثار اور بے نفسی سے کام لیں گے' اور مجوزہ کمیشن پر اعتماد کرکے اسٹرائک ختم کردینگے -

محرک — ڈاکٹر عبد الله سهروردی ایم - اے - بیرسٹر ایٹ لا -

موید — مولانا هدایت حسین صاحب پروفیسر عربی پریسیڈنسی کالج کلکته -

آخر میں قرار پایا که صدر مجلس اس بارے میں ارکان دار العلوم اور طلبا سے مراسلات کریں -

مولـــود فســـاد کا کامل بلـــوغ

نئے عہدہ‌داروں کا انتخاب

مزعومه ومفروضـه نظامت ندوة العلماء

ناجواں مرداں فـراهـم کردہ بودنـد انجمن
زود در هنگامـهٔ بطلاں فتـور انـداختیم

بالا خر وہ تخم فساد جسکو انسان کے سب سے بـڑے قدیمي دشمن نے ندوہ کي بنیاد کي سطح پر بویا تھا ' بڑھتے بڑھتے برگ وبار لایا اور اسکي سب سے بڑي اونچي ٹہنی کا پہلا پھل ' نئے عہدہ داروں کا خود مختارانه تقرر تھا : انا لله و انا الیـــه راجعون اب ابلیس افساد کي امیدیں پوري هوگئیں جس نے پہلے هي دن حلف اٹھا کر کہا تھا : فبعزتک لاغوینهم اجمعین - الا عبادک المخلصین

(مسئـلۀ نظامت نـــدوہ)

ندوة العلما جب قائم هوا تو مولوي محمد علي صاحب اُسکے ناظم تھے - وہ مستعفي هوگئے اور ندوہ کا دور فلاکت و معتوبي شروع هوا - وقت کسي نه کسي طرح کاٹنے کیلیے مولوي مسیح الزمان مرحوم کے سر نظامت ڈالي گئي که حیثیت دنیوي بھي رکھتے تھے - اسکے بعد جب وہ بھي مستعفي هوگئے تو ماہ صفر سنـه ١٣٢٣ هجري کے جلسۀ انتظامیه نے یه طے کیا که آیندہ کیلیے بجاے ناظم کي تلاش کے تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹري مقرر هوجائیں اور اپنے کاموں کو جاري کریں -

في الحقیقت یه ایک نہایت عمدہ تقسیم عمل تھي' اور مسئلۀ نظامت کي تمام مشکلات کا اس سے خاتمه هوجاتا تھا -

میں نے یہاں " مشکلات " کا لفظ لـکھا - شاید بہت سے لوگ اسے نه سمجھیں اور معترض هوں که اسمیں مشکـلات کیا تھیں ؟ علي گڈہ کالج کو سکریٹري ملجاتا هے - حمایت اسـلام لاهور کیلیے سکریٹري شپ کوئي مصیبت نہیں - مسلم لیگ کیلیے سکریٹري مل هي گئے - اسي طرح ندوة العلما کیلیے بھي ایک سکریٹري منتخب کرلیا جاتا -

لیکن افسوس هے که ایسے اصحاب اپني بد بختیوں کو نظر انداز کردینگے اگر ایسا سمجھیں گے - ندوة العلما کیلیے في الحقیقت سکریٹري شپ کا مسئله لا ینحل نه تھا گو بہت هي اهم اور عظیم النتائج تھا ' لیکن جن افسوس ناک حـالات سے هم گھرے هوے هیں ' انھوں نے اسے مشکـل سے مشکل تر بنا دیا - غریب ندوہ بد قسمتی سے ندوة العلما هے ' یعنے علما کي مجلس هے - پس اسکے سکریٹري کو فرقۀ علما میں سے هونا چاهیے -

حضرات علماء میں سے جو لوگ ندوہ کے ساتھه موجود تھے اُن میں کوئي بھي نه تھا جو علم و فضل اور وقعت و عزت کے ساتھه ندوہ کے مقـاصد کا بھي اندازہ داں هوتا ' اور ساتھه هي قوة نظـم و ادارہ بھي رکھتا هوتا - پھر جـو لوگ موجود تھے ' ان میں سے متعدد اشخاص با وجود کمال نا اهلي و هیچ کاري ' اس " سقیفۀ بني ساعدہ " کے مدعی خلافت تھے ' اور صرف اتنا هي نہیں که " منا امیر و منکم امیر " پر اکتفا کرلیں ' بلکه ان میں کا هر فرد بیعت لینے کیلیے اپنا هاتھه هر دم بڑھاے هوے تھا - ایسي حالت میں محال تھا که ندوہ کي زندگي کے تحفظ کے ساتھه اسکي نظامت کا مسئله بھي طے هوجاتا - اسمیں شک نہیں که یه بڑي هي رنج کي بات هے ' مگر حقیقت هے اور اسکا اظہار ناگزیر - اگر ایسا نهوتا تو یه حالت بھي نهوتی جسکے ماتم کیلیے هم سب جمع هوے هیں - حیران هوں که مرحوم طالب آملي نے ندوة العلما کے متعلق کیونکر سو برس پہلے پیشین گوئي کردي حالانکه وہ کہتا هے :

خانـۀ شرع خـرابست که اربـاب صـلاح
در عمارت گـري گنبـد دستـار خـودند !

اس بنا پر اس مشکل کا بہترین حل یهي تھـا جو کیا گیا که سرے سے اسکي ضرورت هي باقي نه رهي - تین کام جنسے ندوہ عبارت هے ' الگ الگ اپني اپني معتمدیوں میں چلنے لگے -

چنـانچه جب کبھي جلسۀ انتظـامیه کے اجـلاس هوے اور یه مسئله چھیڑا گیا تو باوجود بعـض مفسدین و اشـرار کـي مخالفانه جاں توڑ کوششوں کے ' بالاخر یهي فیصله هوا که یهی انتظام قائم رهے -

نومبر ١٩٠٨ میں جلسۀ انتظامیه کا ایک کامل جلسه هوا جسمیں تمام ممبر شریک تھے - اس جلسے نے رزولیوشن پاس کیا که " تینوں معتمد ابتک جو کام کرتے آے هیں همیں اُنپر پورا اعتماد هے "

پھر ٢٤ جولائي سنه ١٩١٠ کو جلسۀ انتظامیه نے یه تجویز پاس کي که " اسوقت کوئي شخص موجود نہیں جو ناظم مقرر کیا جا سکے ' پس جب تک کوئي ایسا شخص نه ملے ' اس وقت تک اس مسئلے کو ملتوي کر دینا چاهیے اور جس طرح کام چل رها هے اسي طرح چلتا رهے "

ان حوالوں کو جلسه هاے انتظامیه کي روئدادوں میں دیکھه لیا جاسکتا هے -

اسقدر معلوم کر لینے کے بعد اب بعد کي سرگذشت غور سے سنیے :

(گذشته انتظام میں انقلاب)

٢٠ جولائي سنه ١٣ ١٩ کو ایک جلسۀ خاص منعقد کیا گیا ' جس میں ٥١ ممبران ندوہ میں سے صرف گیارہ ممبر موجود تھے -

اس جلسے میں مولوي سید عبد الحي صاحب نے ایک تحریري تجویز پیش کي که :

(١) تینوں معتمدیاں توڑ دي جائیں -

(٢) ایک پیڈ مددگار ناظم قرار دیا جاے -

(٣) صیغۀ تعلیم کے سکریٹري کے فرائض پرنسپل دار العلوم کو تفویض هوں ' اور صیغۀ مال اور مراسلات براہ راست ناظم کے متعلق هو جائیں -

(٤) البته منشي احتشام علي بدستور صیغۀ تعمیرات کے انچارج رهیں -

چنانچه فوراً اسکو منظور کیا گیا - اسکے بعد هي " حسب تجویز بالا طے پایا که مولوي خلیل الرحمن سہارنپوري نـدوة العلما کے ناظم قرار پائیں " اور وہ قرار پا گئے :

عیشم بکام ست با یار دلخواہ
الحمد لله ' الحمـد للـه !!

اسکے بعد هي مـددگار ناظـم کا بھي تقرر کیا گیا ' اور مولوي عبد الرحیم نامي کوئي بزرگ چالیس روپیه ماهوار تنخواہ پر بحال کردیے گئے :

بردنـــد و برادرانـــه قسمت کردنـــد !

چنانچه اس وقت سے مولوي خلیل الرحمن صاحب کا خیال هے که وہ ندوہ کے ناظم هیں -

(اصـولـي بحـث)

نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاهیے که اگر ایک باهر کا خالي الـذهن شخص بالـکل بے طرفانه اور محض ایک تیسرے شخص

کبھي انھوں نے مراسلات کیں' نه خاص مشورہ و صحبت کا سلسله قائم کیا' اور نه هي باهر سے لوگوں کو اپنے ساتھه لینے کي کوشش کي - بر خلاف اسکے وہ لوگ پوري سازشیں کرتے رهتے تھے' اور سعي و کوشش کا کوئي دقیقه اٹھا نهیں رکھتے تھے -

دوسرے نمبر پر اسکا سبب یه بھي تھا که لوگوں کو کاموں کا ذوق کم ' اور ایثار کي عادت ناپید ھے - عموماً جلسۂ انتظامیه میں باهر کے لوگ کم شریک هوتے تھے' اور زیادہ تر ایک هي خیال کے آدمي بلا لیے جاتے تھے - صحیح الخیال ممبروں میں کوئي شخص با همت اور کارداں نه تھا جو اس طرح کے کاموں سے بھي واقف هو - ایک جماعت ضعیف القلب اور تذبذب مشرب لوگوں کي تھي : لا الی ھا اولاء ولا الی ھا اولاء - وہ عین موقعه پر مفسدین کا ساتھه دیدیتی تھي ' اور اسطرح کوئي اصلاح نهیں هوسکتي تھي -

تیسرا سبب یه بھي تھا که مفسدین کے کاموں کو دیکھکر بہت سے لوگ افسردہ هوگئے اور انھوں نے دلچسپي لینا چھوڑ دیا - پس اس طرح اس تخم فساد کی بار آوری کي راہ میں کوئي بھي قوي روک پیدا نهوئي -

(حـزب الافساد کا دوسرا دور)

کاش " حزب الافساد " کي باطل پرستانه امنگیں اتنے هي تک پهنچکر ختم هوجاتیں' مگر جس بیج کیلیے پاني اور دھوپ کے ملنے میں روک نهوگي وہ یقیناً بڑھتا هي رهیگا - اس جماعت نے دیکھا که با ایں همه ابتک اُنکي حالت ایک مفسد اور سنگ راہ هستي سے زیادہ نهیں ھے - وہ کاموں میں دقتیں اور الجھاؤ پیدا کردینے میں تو کامیاب هوجاتے هیں' پر انکو کامیابي کے ساتھه نابود نهیں کردیسکتے - کیونـکه مجلس انتظامیه میں اصلاح طلب اور عمل خواہ عنصر بھي موجود ھے ' اور اسکي موجودگي هر موقعه پر سامنے آجاتي ھے -

پس اُس شریر قوت نے جو انسانوں کو اپنا مرکب بنا کر همیشه دنیا میں حق و صداقت کا مقابله کرتي ھے ' انکے نفس پر یه القا کیا که اب کوئي نه کوئي ایسي چال چلني چاهیے جس سے مجلس انتظامیه میں نهایت کافي اور قطعي الثبوت حدتک " حزب الافساد" کي اکثریت (مجارٹي) پیدا هوجاے ' اور پھر بے فـکر و مطمئن هوکر اپنے ارادوں کو پورا کریں -

حسب دستور العمل ندوۃ العلما' مجلس انتظامیه کے ممبروں کي تعـداد ۳۵ رکھی گئي تھي ' اور همیشه یهي تعداد قائم رهي تھي - لیکن لکھنؤ میں یـکایک ایک جلسه منعقد کـراکے اپني سازش کي تـکمیل کے بعد یه ترمیم پیش کردي ' اور خود هي منظور بھي کرلي " که آیندہ سے ممبرونکي تعداد بجاے ۳۵ کے ۵۱ هو"

حالانکه یه ظاهر ھے که ایسا کرنا بالکل قانون کے خلاف تھا - نه تو ممبروں کو ایک لمحے پہلے اسکي خبر دي گئي تھي ' اور نه اسطرح کرنے کا کسي کو حق تھا - اس جلسے میں مولانا شبلي نه تھے - اور لوگونکي مخالفت کي شنوائي نه هوئي ' اور ضعفاء و مذبذبین نے خاموشي اختیار کي -

پھر اس پر بھي اکتفا نه کیا - اُسي وقت اپنے ڈھب کے پندرہ نام بھي منتخب کرلیے ' اور کسي کو قـانون اور قواعـد کي اس شرمناک توهین پر شرم نه آئي - اس طرح انـکا جتھا کامل درجے پر قوي اور غالب هوگیا' اور وہ اس طرح مضبوط هوگئے که جب تک مجلس انتظامیه کي از سر نو اصلاح نهو' اسکے اندر رهکر انھیں کوئي مغلوب نهیں کرسکتا -

افسوس که اسکے بعد بھي مولانا شبلي هشیار نهوے ' اور صاف صاف قوم کو حالت بتلاکر غل نه مچایا - حالانکه اس آخري کارروائي کے بعد اندروني اصـلاح کي امیدیں بالـکل خواب و خیال هوگئی تھیں ' اور مجلس انتظامیــه بالکل مفسدین کے هاتھه چلي گئي تھي -

انکو سمجھنا تھا که اب اسکے بعد رها هي کیا جسکي بنا پر کوئي امید قائم کي جاے ؟ مجلس انتظامیه میں باهر کے ممبر همیشه آ نهیں سکتے - صرف ندوہ هي نهیں بلکه تمام کاموں کا یهي حال ھے که زیادہ تر مقـامي اور قریب تر مقـامات کے لوگ عمـوماً جلسوں کا کورم هوتے هیں - اس بنا پر " حزب الافساد " پیشتر هی سے پورا قوي تھا ' مگر اب تو یه کیا گیا که پندرہ ممبر خاص اس طرح کے چھانٹ کر منتخب کیے گیے جو زیادہ تر مقامي اور ایک هي حلقه کي متنوع الاشکال کڑیاں تھیں - باهر کے بھي وهي لوگ تھے جو بالکل انکے هم خیال اور انکي ایک صدا پر لبیک کناں دوڑنے والے تھے - پس اسطرح انھوں نے اپنا جتھا اس درجے قوي و غالب بنا لیا که اگر مجلس انتظامیه کا پورا جلسه هو' جب بھي اُنھیں اپنے مقاصد کے هاتھه سے جانے کا کچھه خوف نهیں: یمکرون و یمکر الله ' والله خیر الماکرین -

" حزب الافساد " کي ان کار روائیوں نے ندوہ کو جس طرح قوم کي عین توجه اور عهد عروج میں تباہ و برباد کیا ' اسکا افسانه بہت طویل ھے ' اور اگر اُسکے مختلف مالي' انتظامي' تعلیمي' صیغوں کي تمام ابتریاں ایک ایک کر کے بیان کي جائیں تو ان میں سے هر واقعه کے لیے پوري ایک صحبت چاهیے - میں ان سب کو انشاء الله بیان کرونگا کیونکه عمارت اندر سے کھوکھلي ھے اور باهر کي دیواروں کے بچانے سے اب کوئي فائدہ نهیں - لیکن چونکه موجودہ سلسلۂ بحث ندوہ کے اصول و قوانین اور کانسٹي ٹیوشن کي ایک اصولي مبحث ھے ' اسلیے پہلے اس سلسلے کو آخر تک پهنچا دینا ضروري ھے - اس بربادي کا انتهائي اور آخري منظر نئے عهدہ داروں کے تقرر کا عجیب و غریب تاریخي افساد ھے -

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اُردو' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـلال پهلا رساله ھے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

ارض طرابلس



جربوب میں قبائل سنوسيه کا اجتماع

غـــزوہ طـــرابلـــس اور اسکا مستقبـــل

شمالي افريقه کا "سر مخفي"

براعظم افريقه میں اسلام کي بقيه اميديں

شیخ سنوسي اور طريقهٔ سنوسيه

(٢)

محمد بن علي السنوسي عرصے تک جبل بو قبيس کي خانقاہ میں مقیم رہا - اسکي طبیعت ابتدا سے زاهدانه و راز دارانه واقع هوئي تهي' اور اب اسکي نشو و نما کا اصلی موقعه آگیا تها - وہ اکثر تنها رهتا - صرف هفتے میں ایک بار باهر نکلتا تاکه ارادت مندوں کو اصلاح و تزکیهٔ نفس کیلیے اپني صحبت میں شریک کرے -

اسي اثنا میں ارسکا دماغ بہت سے مهتم بالشان امور پر غور و خوض کرتا رہا - اُسنے بعض مقاصد کے ظهور و تکمیل کا ارادہ کیا' اور یکا یک مکه معظمه سے مصر روانه هو گیا - اسکندریه پهنچ کر ایک خانقـاہ بنائي اور اسمیں مقیم هوکر دعوت و ارشاد کا سلسله شروع کرنا چاها -

(شیخ الاسلام کي مخالفت)

مکهٔ معظمه کے قیام کے زمانے میں گو وہ محض ایک گوشه نشیں اور خالص دیني زندگي رکهتا تها' مگر اسکا اثر اسدرجه بڑهگیا تها که حج کے ایام میں هزاروں آدمي اُسکي زیارت کیلیے جمع هوتے اور ایک نظر دیکهه لینے کي تمنا رکهتے - استبدادي حکومتوں میں کسي شخص کا مرجع خلائق هونا سب سے بڑا جرم هوتا هے - گورنر مکه کو یه بات خوش نه آئي اور اُس نے حکام قسطنطنیه کو بہت سي خلاف اطلاعات دیکر شیخ کا مخالف بنادیا - مکهٔ معظمه میں تو اسکا ظهور نہیں هوا مگر اسکندریه پهنچکر شیخ کو خبر ملي که شیخ الاسلام قسطنطنیه سخت مخالف هوگیا هے - تهوڑے هي دنوں کے بعد قسطنطنیه سے شیخ الاسلام کا حکم پهنچا که محمد بن علي السنوسي کي خانقـاہ میں شریـک هونا کسي شخص کیلیے جائز نہیں -

اس فتوے نے عوام و خواص سب کو بهڑکا دیا' اور شیخ مجبور هوا که فوراً مصر چهوڑ دے - چنـانچه وہ اسکندریه سے پوشیدہ قاهرہ آیا' اور قاهرہ سے براہ سلوم و درنه شمالي افريقه کي سرزمین میں پهنچا جو همیشه اولو العزم ارادوں کا مامن و ملجا رهي هے -

(شمالي افريقه میں آغاز دعوة)

طرابلس الغرب کا ایک بڑا حصه جبل الاخضر کے کنارے واقع هے اور اسکے بعد هي بنغازي کا ساحلی حصه هے - دولـة عثمانیه نے اسے برقه کے ضلع میں شامل کردیا هے اور طرابلس کا اطلاق اسکے علاوہ دیگر حصص ملـک پر کیا جاتا هے - سنه ١٢٥٥ هجري میں شیخ محمد بن علي جبـل الاخضر پهنچا' اور اس سرزمین کي گمنامي' علحدگي' اور قدرتي حفاظت اُسے بہت هي پسند آئي - اس نے سب سے پہلے اس حصے میں اپنے افريقي اعمال کي اولین بنیاد ڈالي اور متعدد خانقاهیں بنا کر مقیم هوگیا - وہ اطراف کے تمام بادیه نشین قبائل کو جمع کرتا اور اوقات نماز کے علاوہ تمام وقت انکي تلقین و هدایت میں صرف کردیتا - یہیں اُسنے ایک سید زادي سے نکاح بهي کرلیا' اور سنه ١٢٦١ - اور سنه ١٢٦٣ میں بالترتیب دو لڑکے پیدا هوے' جنمیں سے پہلے کا نام "محمد المهدي" رکها اور دوسرے کا: "محمد الشریف"

(حجاز کا دوسرا سفر)

سات برس تک وہ مسلسل یہاں مقیم رہا - اسکے بعد جب تحریک پوري طرح قائم هوگئي تو پهر نکلا' اور حجاز کا دوسرا سفر

كي حيثيت سے اس واقعه پر یا مثل اسکے کسي دوسرے واقعه پر نظر ڈالے ' تو اُسکے لیے قدرتي طور پر طریق نظر و بحث کیا هوگا ؟

فرض کرو که یه کار روائي ندوه میں نہیں هوئي بلکه کسي دوسري باقاعده انجمن میں هوي - ایسي حالت میں اگر هم اسکے جواز و عدم جواز پر بحث کرنا چاهینگے تو صحیح اسلوب بحث کیا ہے ؟

میں سمجھتا هوں که هر صاحب فہم اس باره میں میرے ساتھه هوگا که اس کار روائي پر مندرجهٔ ذیل طریقوں سے بحث کي جاسکتي هے - اسکے سوا جانچنے کا آور کوئي محتاط و بے خطر طریقه هو نہیں سکتا :

(۱) سب سے پہلے محض بربناے حقیقة و اصلیت غیر اضافي و مطلق حیثیت سے نظر ڈلني چاهیے ' نه که بر بناے قواعد و قوانین رسمیه - یعنی اس لحاظ سے که جو کار روائي کي گئي وہ قطع نظر عام قواعد مجالس و اصول کار کے في نفسه کیسي ہے اور از روے عقل و نقد حکمت جائز و انسب تھي یا نہیں ؟

اس حیثیت بحث میں مقدم سوال یه هوگا که ندوة العلما ایک عظیم الشان مجلس ہے ' جسکے خاص خاص اساسي و اصولي مقاصد هیں ' اور ندوه اُسي وقت تک باقی هے جب تک که ان مقاصد کو قائم رکھا جاے - علمي ' تعلیمي ' اصلاحي ' انتظامي ' اور اخلاقی حیثیتوں سے بھي وہ ایک خاص حیثیت رکھتي هے اور وهي حیثیت اسکی اصلي روح هے - پھر مختلف شاخوں میں اسکے مختلف کام هیں جنمیں ایک سب سے بڑا کام دار العلوم اور اسکي خاص طرز کي تعلیم هے -

پس جو شخص اسکا سکریٹري منتخب کیا گیا - آیا اس عهده کیلیے واقعي صلاحیت و اهلیت بھي رکھتا هے یا نہیں ' اور جن جن اوصاف و امور کی قدرتي اور لازمي طور پر اسکے لیے ضرورت هے ' وہ بھي اسمیں هیں یا نہیں ؟

(۲) اسکے بعد عام قوانین و قواعد کا سوال سامنے آتا هے - ندوة العلما محض چند آدمیوں کي ایک نا جائز بھیڑ یا چند یاران صحبت کا صحن مکان نہیں هے جسکے کاموں کیلیے " قاعده " اور " قانون " کا لفظ غیر ضروري هو ' بلکه مثل تمام با قاعده مجالس و مجامع کے وہ بھي ایک مجلس هے ' اور اس طرح کي مجلسوں کیلیے عام طور پر قوانین و قواعد موجود هیں - پس مان لیجیے که اهلیت و استحقاق کوئي شے نہیں ' اور قابلیت و اوصاف یا مقاصد ندوه کے تحفظ و بقاء کے خیال کي بھي یہاں کوئي سماعت نہیں هوني چاهیے ' لیکن تاهم یه تو ضروري هے که جو شخص بھي سکریٹري منتخب کیا جاے ' قاعدے اور قانون کے مطابق کیا جاے اور استحقاق و اهلیت کی بنا پر نہو تو اقلاً قانون کي بناپر تو هو ؟ شخصی حکومتوں میں اپني اغراض شخصیه سے بسا اوقات لوگ پادشاهوں کو معزول کرکے چھوٹے بچوں کو تخت پر بٹھا دیتے تھے ' اور دنیا جانتي تھي که یه بچه تخت پر کھیلنے کے سوا آور کسي کام کا نہیں - تاهم اسکي تخت نشیني اسي طرح کرائي جاتي تھي جیسے کسي عاقل و بالغ اور مستحق تاجگزار پادشاه کي هوا کرتي هے - یه ایک کھیل هوتا تھا مگر با قاعده کھیل تھا اسلیے لوگ گردن جھکا دیتے تھے -

ندوة العلما کے تخت نظامت کیلیے بھي هم نه صرف استحقاق و صلاحیت سے ' بلکه درجهٔ انسانیت سے بھي قطع نظر کیے لیتے هیں - آپ ایک بیل کے سر پر نظامت کي پگڑي باندھدیجیے ' اور اسکے گلے میں ایک گھنٹي ڈالدیجیے - وہ سر هلائیگا اور گھنٹي کي آواز سنکر هم سب وجد کرینگے که ناظم صاحب ندوه کي ضرورت پر کیا دلکش وعظ فرما رهے هیں - یه نہیں تو ایک کاٹھه کا پتلا بنا کر اسي کو رب الندوه یقین کیجیے - همیں کوئي عذر نہیں - اسي کو مسند نظامت پر بیٹھا دیکھکر روز صبح سلام کر آئیں گے - لیکن خدارا قاعده اور قانون کو تو هاتھه سے ندیجیے اور جو کچھه کیجیے اصول اور ضابطهٔ عمومي کے ماتحت کیجیے - گذشته عهد کے ایک حکیم صاحب اپنے مریضوں کو هلاک بھي کرتے تھے تو قاعدے کے ساتھه ' آپ غریب ندوه کا بھي قواعد کے ساتھه چلکر خاتمه کیجیے :

آدمي چاهیے کرے کچھه تو ؟

(۳) خیر ان دونوں دفعات بحث کو بھي جانے دیجیے - استحقاق و اهلیت ایک مہمل لفظ هے - ندوه کے مقاصد اور اسکے تعلیمي اور دیني کاموں کا بقا کوئي شے نہیں - عام مجالس و مجامع کے قواعد و قوانین کو کوئي نہیں پوچھتا - خود ندوه کا قدیمي دستور العمل بھي تقویم پارینه هے ' اور اُسکي دفعات کو یاد کرنا نري حماقت :

رسمے کهنے بود بعهدے تو برافتاد !

تاهم خود ندوة العلما کا جو دستور العمل اس وقت بھي هم سب ماتم گذاران ندوه کے هاتھه میں موجود هے ' اور جسپر آجکل ندوه کے تمام کام چل رهے هیں ' آخر وہ بھي کوئي شے هے یا نہیں ؟ جانے دیجیے دنیا کي تمام مجلسوں کے قواعد کو - لیکن خود آپنے جو قواعد اپنے هاتھه میں رکھے هیں اس کار روائي کو کم از کم اسکے تو مطابق هونا چاهیے ؟ آپ ایک اونٹ کو کهدیجیے که یهي ندوه کا مالک هے - هم مان لیتے هیں - لیکن آخر کوئي مهار تو اسکے لیے هو ؟ اور نہیں تو صرف ندوه کے موجوده اور آپکے قرار داده دستور العمل هي کے مطابق اس کار روائي کو جائز معلوم کرکے فتوئے جواز دیں -

* * *

میں نہیں سمجھتا که اس کے علاوه آور بحث و نظر کا کیا پہلو هوتا هے ' اس طریقهٔ بحث کے اختیار کرنے میں خاتمهٔ سخن کي انتهائي سے انتهائي سرحد تک پہنچ گئے ' اور اگر اس سے بھي آور نیچے اُترنے کي فرمایش کي جاے ' تو پھر کسي بحث و نظر کي ضرورت هي کیا هے ؟ جلسوں کے قائم کرنے اور انتظامي ممبروں کے اجلاس منعقد کرنے کي زحمت کیوں گوارا کي جاے ؟ سب سے بہتر اور آسان بات یه هے که قدیم روایتوں کے لاوارث تاج و تخت کي طرح باهم ملکر قرار دیدیجیے که آج صبح طلوع آفتاب کے بعد سب سے پہلے جو حیوان گوله گنج لکھنو سے گذریگا ' ندوه کي نظامت کا تاج اُسي کے سر پر رکھدیا جایگا - پھر آگے ندوه کي قسمت ' جو متحرک صورت آپکو سب سے پہلے بڑھتي هوئي نظر آے ' اسي کا هاتھه پکڑیے اور ندوه کي نظامت کي پگڑي حوالے کیجیے :

سپردم بتو مایهٔ خویش را !

اگر آپ کہیں که اصول کي بحث هے - تمسخر کا کون موقع هے ؟ تو میں کہونگا که تمسخر نہیں بلکه حقیقت هے - اگر آپ ایسا نہیں کرتے اور باقاعده کاموں کي طرح کارروائي کرتے هیں تو پھر کسي نه کسي اصول اور قاعدے کے ماتحت تو ضرور هي رهنا پڑیگا - کوئي نه کوئي اصول ضرور آپکے ساتھه هونا چاهیے - آخر براے خدا جواز و عدم جواز کا کوئي میعار بھي هے یا نہیں ؟ سب سے پہلے استحقاق اور صلاحیت هے اور في الحقیقة یهي اصل شے هے اور یهي اصول انتخاب حقیقي کا هے - لیکن اسکو بھي چھوڑ یے - عام قواعد اور خود ندوه کا اصلي دستور العمل لیجیے - یه بھي نسهي تو موجوده دستور العمل هی سهي - اگر یه آخري طریق بحث بھي آپکے لیے موثر نہیں تو پھر خدا کیلیے با قاعده کاموں کا نام لیکر دنیا کو مبتلاے مصیبت نه کیجیے - یا تو صبح پہلي آنے والي چیز کیلیے وصیت کر دیجیے - یا کسي جسیم و فربه خرگوش کو مسند نظامت پر لاکر بٹھا دیجیے - اسمیں اور آپکي نام نهاد با قاعده کار روایوں میں کوئي فرق نه هوگا - سرکاري انسپکٹر دارالعلوم کو " خرگوش خانه " " قرار دے هي چکا هے -

شؤون عثمانیه



عثماني طیاره چي : فتحي بے



طیاره چي صادق بے

شهداء راه کشف و سیاحت

نور الله مرقدهما

جبکه یورپ کي سرزمین جانفروشان ملت و فدا کاران کشف و علم کي یکسر شهادتگاه هے ' اور جبکه پیروان اسلام اپني جانفروشي کے اولین سبق کو بھلا چکے هیں ' تو ان جانفروشان سیاحت ' ان شهداے علم ' ان فدا کاران ملت و وطن ' یعني الوالعزم فتحي بے و صادق بے کي روحیں سامنے آکر ماتم گذاران ملت کومایوسي سے روکتي هیں !

اخبارات میں انکی سیاحت اور درد انگیز شهادت کا حال چھپ چکا هے ' اور الهلال میں مرحوم فتحي بے کي تصویر بلقیس شوکت خانم کے هوائي جهازکو چلاتے هوے آپ دیکھه چکے هیں - یه دونوں جانباز قسطنطنیه سے روانه هوے تاکه افریقه تک کا سفر هوائي جهاز میں سب سے پہلے طے کریں -

بلاد اسلامیه کي آس ساکن اور افسرده فضا میں جو فتح یاب جھنڈوں ' اور بلند قامت نیزوں کو دیکھنے کي جگه اب عرصے سے صرف نا کامي کي آهوں اور مظلوموں کي چیخوں هي کو سن رهي هے ' یکایک هواے عزم و الوالعزمي کے دو آسمان پیما عقاب طیران علم و اکتشاف کے پروں سے بلند هوتے هوے اور اوڑتے هوے نظر آے :

ویصعد حتی یظن الوری
بان لـه حاجـة فی السماء !

یه سیاح فضائي مختلف شهروں میں قیام کرتے هوے بیروت پهنچے اور هر جگه انکے استقبال کا عظیم الشان اهتمام کیا گیا - مصر میں خبر پهنچي که عنقریب تخت گاه فراعنه کي پر اسرار فضا میں بھي نمودار هونے والے هیں - اس خبر نے تمام ادني و اعلی حلقوں میں ایک هنگامۂ انتظار پیدا کر دیا - پرنس عمر طوسون پاشا کي زیر ریاست ایک کمیٹي قائم هوئي تاکه ان اولو العزم مهمانوں کا استقبال کرے -

لیکن عین شوق و انتظار کے اس هجوم میں تار برقیوں نے خبر سنائي که بیت المقدس کي طرف اوڑتے هوے مقام سمرا کے قریب ایک خاتمه کن حادثه هوگیا ' اور ۱۵۸ کیلیومیٹر کي بلندي سے دونوں سیاح گر کر شهید هوگئے ! انا لله و انا الیه راجعون !

اس خبر نے تمام بلاد عثمانیه میں تهلکه مچا دیا - قسطنطنیه میں چار ستون انکي یادگار میں نصب هونگے - مصر کي کمیٹي چنده جمع کررهي هے تاکه دو هوائي جهاز دولت عثمانیه کو نذر کرے - انمیں سے ایک کا نام "فتحي" اور ایک کا "صادق" هوگا -

یه هوائي سیاحت تاریخ طیران انساني میں همیشه یادگار رهیگي - جرمني اور فرانس کے بڑے بڑے ماهرین فن طیران کي رائیں شائع هوئي هیں جنمیں اس سیاحت کي اولو العزمي کا اعتراف کیا هے - ایک جرمن اخبار لکھتا هے که "جسقدر مساحت فتحي بے نے ایک هي سفر میں طے کي ' آجتک هم بھي نه کرسکے - اُس نے ۹۸ - کیلو میٹر صرف ۵۳ منٹ میں طے کیا ! "

ایک امریکن نامه نگار لکھتا هے :

" میں نے ایسي خوفناک پہاڑیوں کے اندر سے اُسے نکلتے هوے دیکھا ' جنکے تصور سے انسان کانپ اٹھتا هے - وه جس حیرت انگیز مشاقي سے نیچے اترتا تھا ' اسکي نظیر یورپ میں بھي اب تک نهیں دیکھي گئي "



کیا - مکۂ معظمه میں پہنچتے هي " جبل ابو قبیس کے گوشه نشین " کي آمد کي خبر تمام حجاز و یمن میں پھیل گئي اور نجد تک سے لوگ اسکي زیارت کیلیے آنے لگے - اس مرتبه بھي وہ اپني اُسي خانقاہ میں رهتا تھا جو جبل ابو قبیس میں پہلي مرتبه بنا چکا تھا ' اور رجوع خلائق و هجوم مسترشدین و مریدین پہلي مرتبه سے بھي دو چند هوگیا تھا - اس مرتبه سلوک و تصوف کے ساتھه فقه و حدیث کا درس بھي شروع کردیا - اسکا انداز درس عام طریقوں سے بالکل مختلف تھا ' اور اپني جاذبیت و تاثر اور حسن بیان و جمع لطائف کے لحاظ سے حجاز کے تمام بڑے بڑے حلقه هاے درس پر فوقیت رکھتا تھا -

اسکي شهرت اس سرعت کے ساتھه تمام عرب میں پھیل گئي که اب اسکا رُکنا حکومت کي طاقت سے بھي باهر هوگیا تھا - لوگ یمن کے اندروني حصوں اور نجد و حساء کے دور دراز خطوں سے کشاں کشاں شوق و ارادت میں کھینچتے تھے ' اور جبل بوقبیس کي خانقاہ کو اپنا محبوب و مطلوب سمجھتے تھے !!

(یمن میں تاسیس دعوت)

لیکن اسي اثنا میں شیخ کے مرشد احمد بن ادریس نے دیار یمن کا سفر کیا اور شیخ کو بھي اپنے همراہ چلنے کیلیے کہا - ایک بہت بڑي جماعت کے ساتھه یه دونوں بزرگ مکۂ معظمه سے روانه هوگئے ' اور کچھه عرصے تک صرف شیخ احمد بن ادریس اور محمد السنوسي تنہا یمن کے مختلف شہروں میں پھرتے رهے - اس سفر کا خاتمه شیخ احمد کي وفات پر هوا - شیخ محمد سنوسي نے وهاں خانقاہ بنائي - اسي کے ایک حصے میں اپنے مرشد کو دفن کیا اور پھر مکۂ معظمه کي طرف روانه هوگیا -



جر بوب میں طریقۂ سنوسیه کا پہلا زاویه

شیخ احمد کا مقبرہ اور خانقاہ اب تک یمن میں موجود هے ' اور هزارها اشخاص دور دور سے اسکي زیارت کیلیے آتے هیں - یمن میں سنوسي طریقه کي اشاعت کا مرکز یہي خانقاہ هوئي -

(ثور حجـــاز سنه ٥٧ - ع)

کیسي عجیب بات هے که جس سال هندوستان کا مشهور غدر هوا هے یعنے سنه ١٨٥٧ - ٹھیک اُسي زمانے میں مکۂ معظمه کے اندر بھي ایک بہت بڑا هنگامۂ قتل و خون هوا ' جو " ثور حجاز " کے نام سے مشهور هے - میں نے اُسکے عجیب و غریب حالات حضرت والد مرحوم کي زباني سنے هیں: جو اسکے آٹھه سال بعد پہلي بار مکۂ معظمه گئے تھے -

اس غدر کے اسباب مختلف قسم کے تھے اور انکا سرچشمه بھي ایک هي نه تھا - یه غدر ترکوں کے خلاف اعراب حجاز نے کیا اور شریف عبد المطلب اسکے سرغنه سمجھے گئے گو اس سید عظیم و جلیل (نور الله مرقدہ) نے همیشه اس سے انکار کیا -

یه زمانه سلطان محمود مصلح کا تھا جس نے عثماني ممالک میں متعدد نئي اصلاحات سب سے پہلے رائج کیں - ازانجمله یورپین لباس کا اختیار کرنا ' نئے طریق پر عدالتوں اور دفاتر کا کھولنا ' اور فرانسیسي اصول پر سب سے پہلے فوج نظام مرتب کرني - وغیرہ وغیرہ -

اِن اصلاحات کا آخري درجه وہ " منشور اصلاح " تھا جو سلطان محمود کے دستخط سے تمام ممالک عثمانیه میں شائع کیا گیا ' اور جسمیں لکھا تھا که ممالک حربیه سے زمانۂ امن میں لونڈي غلاموں کو لانا اور فروخت کرنا شریعۃ اسلامیه کے خلاف هے -

یه فرمان جب مکۂ معظمه پہنچا اور حرم شریف میں پڑھکر سنایا گیا تو تمام عربوں میں سخت ناراضي اور مخالفانه جوش پھیل گیا - ساتھه هي بجلي کي سرعت سے یه خبر تمام اطراف و قبائل حجاز میں پہنچ گئي اور بدؤں کے گروہ مکه میں پہنچکر چلانے لگے که " سلطان نصراني هوگیا اور نصرانیوں کے حکموں کے آگے جھک گیا "

یه تو ایک سبب ظاهري تھا جو اعراب حجاز کي سرکشي کا موجب سمجھا جاتا هے - مگر اسکے علاوہ اور بھي بہت سے اسباب تھے جو مدت سے اندر هي اندر جمع هو رهے تھے اور کسي قریبي معرکے کے منتظر تھے - دولۃ عثمانیه کا بیان هے که اِن اسباب مخفیه میں ایک سبب اُس وقت کے شریف " عبد المطلب " کا ارادۂ خروج تھا ' اور دوسرا جبل بوقبیس کي پر " اسرار خانقاہ " کا سر مخفي -

لیکن شریف عبد المطلب نے آخر تک اس سے انکار کیا - وہ اس تحریک کے وقت مکه میں موجود بھي نه تھا - طائف میں تھا - اسکے بے طرفانه حالات جس قدر معلوم هوے هیں اُنسے معلوم هوتا هے که ایک مصلح خیال ' اولو العزم ' اور شجاع و جانباز سید تھا ' اور جس قدر اثر و نفوذ اسکي ذات کو تمام قبائل حجاز اور اعراب بادیه میں حاصل تھا ' آجتک کسي شریف کو حاصل نہیں هوا ' اور نه هي کوئي شریف اس درجه صاحب علم و فضل اور جامع قابلیت صوري و معنوي مکه میں آیا هے -

بهرحال اس واقعه کي زیادہ تفصیل یہاں غیر ضروري هے - تمام قبائل اعراب مکه و اطراف مکه میں بہت جلد برهمي پھیل گئي اور بعض ترک افسروں کے بے موقعه سلوک نے اُسے اور تیز کردیا - یہاں تک که موسم حج کے قریب هي قتل و غارت کي آگ بھڑکي ' اور بدؤں نے ترکوں کو قتل کرنا شروع کردیا - ترک گورنر بھاگ گیا ' فوج برباد هوگئي اور تمام مکه پر بدؤں کا قبضه هوگیا -

بعض اسباب کي وجه سے دولت عثمانیه شریف عبد المطلب سے پہلے هي برانگیخته تھي مگر اسکے اثر و نفوذ کي وجه سے معزول نہیں کر سکتي تھي - شریف اُس وقت طائف میں تھا - غدر کے بعد اس نے بالا هي بالا نکل جانے کي کوشش کي ' مگر بدؤں نے جاکر گھیر لیا اور مجبور کیا که آپ همارے امیر و شریف هیں - هم کو چھوڑ کر نہیں جاسکتے - مجبوراً اُسے مکه معظمه آنا پڑا -

حج کا موسم شروع هوا تو تمام حجاز میں ترکي حکومت کا نام و نشان نه تھا - بدؤں نے ترک حاجیوں کو اس شرط سے آنے کي اجازت دي که حاکمانه اقتدار کو خیر باد کہکے آئیں ' اور سلطان کا نائب جبل عرفات پر خطبه نه پڑھے جیسا که همیشه پڑھا کرتا هے - ایک رقم بطور ٹیکس کے بھي ترکوں کیلیے لگا دي تھي جو تمام ترک حاجیوں کو دیني پڑي -

مقالات

هوائي جنگ

ابهي کل کي بات هے جب هم کهتے تے که " فلاں شخص هوا ميں لڑتا هے " اسکے معني هر شخص يه سمجهتا تها که وه اپني قوت کو ايک ايسي جد و جهد ميں ضائع کرتا هے جو وهمي ' خيالي اور بے بنياد و لا حاصل هے -

ليکن کيا آج بهي هوا ميں لڑنے کے يهي معني هيں ؟

* * *

اسرار و نواميس فطرت کے انکشاف نے نوع انسان کي تاريخ ميں کسقدر حيرت انگيز انقلاب پيدا کرديا هے ! انسان کے هزار ها خيالات جنکي وه کل تک نهايت شغف و شيفتگي کے ساتهه تمنا کرتا تها ' اور انکو اپنے دسترس سے باهر پاکر اپنے تخيل سے مدد ليتا تها ' وهي خيالات واقعيت کے لباس ميں آج اسکي روزانه زندگي کے اندر موجود هيں ' اور اسدرجه معمولي اور پيش پا افتاده معلوم هوتے هيں ' گويا ان ميں کوئي اعجوبگي و حيرت افزائي نهيں يا وه هميشه سے اسي طرح هوتے آئے هيں !

تبارک الذي بيده الملک وهو علی کل شی قدير !

مثال کے ليے کهربا يا بخار کي طرف اشاره کافي هے - کيا آج سے چند صدي قبل کسي بڑے سے بڑے حکيم کے تخيل ميں بهي يه آ سکتا تها که ايک شخص جس پر نه ملائکۂ آسماني نازل هوتے هوں ' نه جن و عفريت اسکے تابع هوں ' اور نه نجوم و رمل کے حساب و نقوش سے واقف هو ' ايسا شخص صرف پانچ منٹ ميں ٨ هزار ميل کا قطر رکهنے والے کره کے هر گوشے کي خبر معلوم کرسکتا هے ؟

يا يه که باد رفتار گهوڑے جس راه کو هفتوں ميں طے کرتے هوں انکو ايک بے روح و رواں آهني جسم بغير کسي طاقت معجزه نما کے چند گهنٹوں ميں قطع کرسکتا هے ؟

هاں اسوقت کے ايک بڑے سے بڑے حکيم کے تخيل ميں بهي يه نهيں آسکتا تها ' ليکن اب ٹيليگراف آفس کے ايک کلرک اور ز ترين ايک ڈرايور کي کم قيمت زندگي کا ايک معمولي مشغله هے !

* * *

بيشک ابهي چند سال قبل تک " هوائي جنگ " محض ايک خيالي استعاره تها مگر اب ايک حقيقت هے جو اگر آج واقع نهيں هوئي تو کل ضرور هي هوکر رهيگي -

جسطرح که بخار (اسٹيم) کے اکتشاف اور فن جهاز سازي کي تازه اختراعات نے انساني هستي کے ليے موت کا نيا دروازه کهولديا تها ' اسيطرح هوائي جهازوں کي اختراع نے بهي کشت و خون اور قتل و سفاکي کا ايک نيا دروازه کهولديا هے جو گذشته تمام دروازوں سے کهيں زياده هولناک اور فظيع و مهيب هے - يه ايک عالمگير خيال هے که اگر هوائي جنگ هوئي (اور ايک نه ايک دن يقيناً هوگي) تو اسوقت اتني شديد خونريزي هوگي جسکي نظير انسان کے اس دور زندگي ميں بهي نهيں ملسکتي جسکي تاريخ کا هر صفحه ميدان جنگ کے خون سے رنگين هے !

سلطنتوں ميں عام طور پر دهشت و خوف اور سرگرمي و مستعدي کي هوا چل رهي هے - هر سلطنت اپنے انسان پاش اور جهنمي سامان جنگ کے ليے هوائي جهاز اور هوائي جهاز رانوں کے انتظام ميں مصروف و منهمک هے -

* * *

اس استعداد و تياري ميں فرانس کا قدم سب کے آگے هے - اس نے سنه ١١ ع ميں ٢٤٨٠٠٠ پونڈ ' اور سنه ١٢ ميں ١٨٠٠٠٠٠ پونڈ آلات پرواز پر صرف کيے - اس سال ١٧٠٠٠٠٠ صرف کريگي -



هوائي جهاز ميں معتدل اور ممزوج هوا کے حاصل کرنے کا آله جو تيارچي ناک سے لگا ليتا هے

فرانس کے بعد جرمني کا نمبر هے - جرمني اس سال اپنے آلات پرواز پر ١٨٠٠٠٠٠ پونڈ صرف اپنے خزانے سے اور اسکے علاوه ٣٥٠٠٠٠ - اس چنده سے صرف کريگي جو قوم نے هوائي بيڑے کے ليے کيا هے !

جرمني کے بعد برطانيه کا نمبر هے - اس نے بهي اپنے سالانه بجٹ ميں ايک کثير رقم آلات پرواز کے ليے رکهي هے -

ان حالات کو ديکهتے هوے معلوم هوتا هے که وه وقت دور نهيں جب هوائي جهازوں کا بهي ايک خاص جنگي صيغه هوگا ' اور اس پر کم و بيش اسيقدر صرف هوگا جسقدر که اسوقت جهازوں پر صرف هو رها هے -

* * *

اسوقت تک جسقدر هوائي جهازوں کا تجربه هوچکا هے وه پانچ قسمونکے اندر بيان کيے جاسکتے هيں :

(١) وه جنکے دونوں پهلوؤں کي کمانياں (جنکو ضلع يا پسلي کهتے هيں) سخت هوتي هيں -

(٢) جنکے پهلو ميں يه پسلياں يا کمانياں نهيں هوتيں -

(٣) ايک درجه والے " ايرو پلين "

(٤) دوسرے درجے والے " ايرو پلين "

فهرست ممبران مسلم وفد

جو ۲۵ مارچ کو دهلي میں پیش هوا

(۱) نواب ذو الفقار علي خاں سي' إس' آئي - ماليركوٹله - (۲) ڈاکٹر ناظر الدين حسن بيرسٹرایٹ لا - لکھنؤ (۳) آنريبل راجه سر محمد علی محمد خاں بهادر کي - سی - آئی - اے - محمود آباد (۴) حاجي محمد موسیٰ خاں صاحب دتاولي - (۵) منشي محمد احتشام علي صاحب لکهنو - (۶) پرنس غلام محمد صاحب سابق شریف کلکته خاندان میسور - (۷) آغا سید حسین صاحب شوستري کلکته - (۸) پرنس افسر الملک اکرم حسین صاحب کلکته - (۹) پرنس احمد حليم الزماں خاندان میسور - (۱۰) حاجي بخش الهي خانصاحب سي - آئي - اي - دهلي - (۱۱) شفاء الملک حکیم رضي الدين احمد خاں صاحب دهلي - (۱۲) آنريبل کپتان ملک عمر حيات خاں توانه - سی - آئی - اي - دهلي - (۱۳) مفتي فدا محمد خاں بيرسٹر ایٹ لا - پشاور (۱۴) مسٹر مظهر الحق بيرسٹرایٹ لا بانکي پور - (۱۵) محمد علي اسکوئر ایڈیٹر کامرید و همدرد دهلي (۱۶) شوکت علي اسکوئر معتمد خدام کعبه دهلي (۱۷) چودهري غلام حيدر ایڈیٹر " زمیندار " لاهور (۱۸) ایم - غلام حسين سب ایڈیٹر کامریڈ (۱۹) مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل (۲۰) سید وزیر حسن بي - اے انریري سکریٹري آل انڈیا مسلم لیگ لکهنو (۲۱) میجر سید حسن بلگرامي علي گڈه (۲۲) آنريبل سر ابراهيم رحمت الله بمبئي - (۲۳) منشي محمد اظهر عليصاحب بي - اے جائنٹ سکرٹري آل انڈیا مسلم لیگ - (۲۴) ڈاکٹر مختار احمد انصاري - دهلي - (۲۵) خاں بهادر الله بخش خانصاحب لاهور سابق پولیٹکل اسسٹنٹ - (۲۶) کپتان نواب احمد نواز خاں سدوزئي ڈیرۂ اسمعیل خاں - (۲۷) نواب عبد المجيد صاحب سي - آئي - اي بيرسٹرایٹ لا اله آباد - (۲۸) آنريبل خاں بهادر خواجه يوسف شاه امرتسر - (۲۹) خاں بهادر شیخ غلام صادق صاحب امرتسر - (۳۰) سید عبد الرشيد بي - اے - ایل - ایل - بي اجمیر (۳۱) آنريبل مسٹر غلام حسن - بی - اے - ایل - ایل - بي - حيدر آباد سنده صدر انجمن اسلامیه - (۳۲) حاجي یوسف حاجي اسمعیل ثعباني صدر انجمن ' انجمن اسلامیه بمبئي - (۳۳) مولوي سید ابو العاص صاحب آنریری مجسٹریٹ پٹنه - (۳۴) خاں بهادر نواب سرفراز حسين صاحب پٹنه - (۳۵) محمد علي طيب جي قادر بهائي بيرسٹرایٹ لا صدر انجمن ضياء الاسلام بمبئي (۳۶) شیخ محمد فایق صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - فيض آباد (۳۷) حافظ محمد عبد الحليم صاحب کانپور - (۳۸) سید فضل الرحمن صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی - کانپور - (۳۹) آنريبل خاں بهادر میر اسد علي مدراس - (۴۰) آنريبل سید قمر الهدیٰ بيرسٹرایٹ لا بختيار پور - پٹنه - (۴۱) محمد علي جناح اسکوائر بيرسٹرایٹ لا بمبئي (۴۲) مولوي حبيب الرحمن خاں صاحب شرواني علیگڈه - (۴۳) صاحبزاده آفتاب احمد خاں اسکوائر بيرسٹر ایٹ لا علي گڈه (۴۴) شیخ عبد الله اسکوائر بی - اے - ایل - بي علي گڈه (۴۵) خاں بهادر مولوي مقبول عالم صاحب وکیل بنارس - (۴۶) تصدق احمد خاں اسکوائر بيرسٹرایٹ لا علیگڈه - (۴۷) آنريبل مسٹر جي - ایم بهرگری بيرسٹرایٹ لا سنده - (۴۸) محمد عبد العزيز اسکوائر بيرسٹرایٹ لا پشاور - (۴۹) شمس العلما مولوي شبلي نعماني - (۵۰) نواب محمد جعفر علي خانصاحب شیش محل لکهنو - (۵۱) نواب زاده محمد سید علي خاں بي - اے شیش محل لکهنو - (۵۲) مولوي غلام محي الدين خاں صاحب وکیل قصور پنجاب (۵۳) خاں بهادر مولانا ابو الخير صاحب شمس العلما غازي پور (۵۴) مسعود الحسن اسکوائر بيرسٹر ایٹ لا مراد آباد - (۵۵) آنريبل مولوي سید محمد طاهر صاحب وکیل مونگیر - (۵۶) چودهري محمد امير الحق صاحب بختيار پور مونگیر - (۵۷) مولوي شیخ کمال الدين احمد صاحب امین دار مشکي پور مونگیر - (۵۸) شیخ ظهور احمد اسکوائر بيرسٹر ایٹ لا مراد آباد (۵۹) خاں صاحب مولوي بشير علی خانصاحب آنریری سکرٹری انجمن اسلامیه لاهور (۶۰) نواب محمد علي خانصاحب قزلباش لاهور (۶۱) عبد المجيد خواجه اسکوائر کینٹب بيرسٹر ایٹ لا علیگڈه - (۶۲) سید علي عباس بخاري اسکوائر (آکسن) سکرٹري پراونشل مسلم لیگ پشاور - (۶۳) آنريبل نواب محمد ابراهيم عليخان کنجپوره پنجاب - (۶۴) سید ظهور احمد اسکوائر بي - اے - ایل - بی - جائنٹ سکرٹري پراونشل مسلم لیگ لکهنؤ (۶۵) سید عبد العزيز اسکوائر بيرسٹر ایٹ لا بانکي پور (۶۶) سید علي حسن خاں صاحب خاں بهادر سابق ممبر کونسل اندور اسٹیٹ و سابق مدار المهام ریاست جاوره (۶۷) احسان الحق اسکوائر بيرسٹر ایٹ لا جالندهر (۶۸) مولوي محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسه اخبار لاهور (۶۹) مولوي محمد یعقوب صاحب وکیل مراد آباد (۷۰) خاں بهادر مولانا ایچ - ایم ملک ناگپور پریسیڈنٹ سي - پي - مسلم لیگ (۷۱) آنريبل عبد الحسين آدم جي پیربهائي جي بمبئي (۷۲) حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب دهلي (۷۳) خواجه گل محمد خاں صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب - (۷۴) آنريبل سر فاضل بهائي کریم بهائي ابراهيم کے - سي - آئي - اي - بمبئي (۷۵) آنريبل راجه سید ابو جعفر صاحب پیرپور فيض آباد (۷۶) آنريبل خاں بهادر نواب سید نواب علي چودهري بنگال - (۷۷) خاں بهادر شیخ رحید الدين صاحب میرٹھه (۷۸) سید آل محمد اسکوائر بيرسٹر ایٹ لا سابق ڈپٹي کمشنر صوبجات متوسطه - (۷۹) مولانا سید کرامت حسين صاحب سابق جج اله باد هائي کورٹ - لکهنؤ (۸۰) آنريبل شیخ شاهد حسين صاحب بيرسٹر ایٹ لا لکهنؤ تعلقدار گدیا (۸۱) نواب محمد اسحاق خانصاحب سکریٹري ایم - اے - او - کالج - علي گڈه (۸۲) شمس العلماء مولوي سید احمد صاحب امام جامع مسجد دهلي (۸۳) قاضي نجم الدين احمد صاحب میرٹھه (۸۴) خواجه حسن نظامي دهلي -

اثر عتيقه

بازو گوليوں سے چهلني بهي هوجائيں' جب بهي اس کے باقي حصے پر کوئي اثر نهيں پڑتا -

پهر يه کچهه ضروري نهيں که هوائي جهاز دن هي کو اڑيں - کبهي شب کو بهي تو ضرورت هوگي ؟ مگر روشني صرف ايرو پلين هي ميں هوسکتي هے - ايرو پلين ميں نهايت آساني سے برقي روشني کا سامان رکها جاتا هے اور اس سے آپ زمين کو پوري طرح ديکهکر جهاں مناسب موقع معلوم هو وهاں اتر سکتے هيں - مگر غبارے والے جهازوں ميں دونوں باتيں ممکن نهيں - خصوصاً اترنا اسوقت تک ممکن هي نهيں جب تک که زمين پر چند آدمي موجود نه هوں اور اسکي مهار کو نه کهينچيں - اگر اتفاق سے کسي ايسي جگه اترنا هے جهاں کوئي مهار کهينچنے والا نهيں هے تو اترنا محال هوگا -

البته غبارے والے جهاز ميں يه فائده بهت بڑا هے که جنگ ميں پانچ ڈاينامیٹ تک اپنے ساتهه رکهسکتا هے' حالانکه اتنے ڈاينامیٹ کے ليے کم از کم ۳۵ ايرو پلينوں کي ضرورت هوگي -

ليکن ايرو پلين مسلسل ۶ سو ميل کا سفر بهي کرسکتا هے - يعني يه بالکل آساني سے ممکن هے که وه دشمن کي قلمرو ميں دور تک چلا جاے' گوله باري کرے' اور پهر بغير اترے واپس چلا آے - يه معلوم هے که کبهي کبهي دشمن کو اسکا علم هوجاتا هے اور اپني توپوں کے دهانے اسکي طرف پهير ديتا هے' مگر يه نقصان غبارے والے جهازوں کے متعدد نقصانات کے مقابلے ميں بالکل هيچ هے - فرض کرو که دس ايرو پلين دشمن پر حمله کرنے گئے جنميں سے پانچ کو اس نے ضائع کرديا' تو اس صورت سے تو يه بهر حال بهتر هے که ايک هي غبارے والا جهاز گيا اور ضائع هوگيا - کيونکه هم پہلے بيان کرچکے هيں که ايک غبارے والے جهاز اور ۳۵ ايرو پلينوں کے مصارف يکساں هوتے هيں -

* * *

آجکل فرانس اور جرمني کي تمامتر توجه کا محور و مرکز هوائي جهاز هيں اور دونوں سلطنتوں ميں نهايت زور و شور اور سرگرمي و انهماک سے تياريان هو رهي هيں - فرانس نے مقام تول' وردين' شالون' سيرين' بالو ديک' اور ايپنال ميں ايرو پلين کے اسٹيشن بنواے هيں - انکے علاوه جا بجا کثرت سے غبارے والے جهازوں کے بهي اسٹيشن' گيس کے سفري کارخانے' نيز ان جهازوں کے رکهنے کے ليے سفري گهر طيار کرائے هيں -

با ايں همه جرمني اس ميدان ميں فرانس سے آگے هي هے - اسکے پاس اسوقت زمين کے طرز کے چار بڑے آهن پوش غبارے والے جهاز هيں' جو اسطرح هر وقت اڑتے رهتے هيں گويا دشمن دروازوں تک آگيا هے !

ان چار جهازوں ميں سے دو فرانسيسي سرحد پر رهتے هيں اور دو روسي سرحد پر - ان ميں سے هر جهاز هر وقت اسطرح تيار رهتا هے که دشمن پر حملے کے ليے ايک معمولي اشاره کافي هے - جرمني اس سال ۹ غبارے والے جهاز اور بنانا چاهتي هے اور غالباً آينده سال اس سے دو چند بنائيگي -

مصر

علم آثار مصر

اجپٹيا لوجيا

دوآبهٔ دجله و فرات کي طرح مصر بهي تمدن کا ديرينه گهواره اور عجائب و غرايب تعمير کا ايک شهر آباد هے - البته آثار دوابه کے برخلاف مصر کے تمام آثار زير خاک مدفون نهيں هيں بلکه اُس کے سب سے بڑے آثار سطح زمين پر سر بفلک استاده صلاے نظارگي دے رهے هيں جسکے جواب ميں هزارها سياح اکناف و اقطار عالم سے هر سال مصر آتے رهتے هيں -

تمام قديمي سر زمينوں ميں مصر کو متعدد وجوه سے خاص خصوصيات حاصل هيں جو نه يونان کو حاصل هوئيں' نه هندوستان کو' اور نه رومة الکبرى کے پر عظمت تمدن کو:

(۱) جسقدر کثرت کے ساتهه مختلف قديمي تمدنوں کے آثار يهاں هيں اسدرجه کهيں نهيں - يه پوري سر زمين ايک شهر آثار هے -

(۲) اسکے زياده تر آثار فن تعمير سے تعلق رکهتے هيں جو عرصے سے حوادث کے حملوں سے اپنے تئيں بچاے هوے هيں - برخلاف ديگر مقامات کے که غير تعميري آثار زائد تهے اور اسليے ضائع هوگئے -

(۳) فن تعمير کے جو نمونے مصر پيش کرتا هے' استحکام اور عظمت کے لحاظ سے دنيا کا کوئي تمدن اسکا مقابله نهيں کرسکتا -

(۴) اسکي تعميرات اسدرجه بلند و محکم' يا زمين کي بلند ترين حصوں پر' يا سر بفلک ميناروں کي صورتوں ميں هيں جنکو ارضي تغيرات اپنے اندر چهپا نه سکے - اسليے وه اب تک انسان کي نئي تعميرات کي طرح زمين کے اوپر قائم هيں - حفريات (يعني زمين کهودنے اور نقب لگانے) کي مصيبتوں کي اسکے ليے ضرورت نهيں -

(۵) ممي کرکے انهوں نے لاشوں کو محفوظ رکها جو اب عصر قديم کا سب سے زياده قيمتي خزانه هے - ايسا قيمتي اثر کوئي ملک نهيں رکهتا -

(۶) اسکي اکثر تعميرات منقش هيں جنسے تمدن قديم کے معمے حل هوتے هيں - باستثناے ايران' کوئي ملک اسقدر منقوش و مکتوب عمارتيں نهيں پيش کرسکتا - اسي بنا پر علماے آثار نے "آثار مصر" کي خاص طور پر تحقيقات کي اور اسکو ايک خاص فن بنا ديا جو اجپٹيا لوجي کے نام سے مشهور هے -

ليکن ابتک اردو کا خزينهٔ علم آثار مصر کے نوادر و غرائب سے خالي هے' اور گو بعض آثار کے حالات شائع هوے هيں مگر انکا ماخذ تمامتر قديم تصانيف هيں - اسليے هم آج آثار مصريه کا ايک سلسله شروع کرتے هيں' جنميں زياده تر ان حالات کا ذکر کرينگے جو تازه حفريات کے نتائج هيں' اور يورپ کے وقيع و مقتدر مصور و غير مصور رسائل ميں شائع هوے هيں -

(۵) وہ " ایروپلین " جو مسطح آب پر گھومتے ہیں اور اسکے بعد ہوا میں بلند ہوتے ہیں -

ان پانچ قسموں میں سے دو اول الذکر قسم کے جہاز خود نہیں اڑتے بلکہ ایک ایک غبارہ ان میں اُڑتا ہے -

ان غباروں سے اڑنے والے جہازوں میں ایک قسم زمین کے جہازوں کي ہے - زمین کے جہازوں کی حقیقت یہ ہے کہ پہلے ایک غبارہ گیس سے بھرا جاتا ہے - اس غبارہ میں ایک ہوائي جہاز بندھا ہوتا ہے - اس میں ایک پنکھا ہوتا ہے جو نہایت تیز چلتا ہے - غبارہ جب چھوڑا جاتا ہے تو وہ ہوا میں بلند ہوتا ہے ' اور اپنے ساتھہ اس جہازکو بھي بلند کردیتا ہے - جب جہاز سطح زمین سے کسیقدر اونچا ہوجاتا ہے تو یہ پنکھا چلنے لگتا ہے - اس پنکھے کے چلنے سے جہاز آگے بڑھتا ہے - اس طرز کے ہوائي جہاز کي شرح رفتار پچاس میل في گھنٹہ ہے -

پہلے حکومت جرمني نے تمامتر توجہ اسي طرز کے جہاز پر کي ' مگر اب وہ ایک اور قسم کا جہاز تیار کرا رہي ہے جسکي رفتار امید ہے کہ ۵۵ میل في گھنٹہ ہوگي - یعني ریل کي تیز ترین میل کے برابر اور دریائي جہازوں سے دو چند تیز !

جرمني نے اس سے پہلے ایک اور آهن پوش ہوائي جہاز بنایا تھا - اُسکي شرح رفتار ۵۰ میل في گھنٹہ تھي - ابھی اسمیں ترقي کی کوشش ہورہي ہے اور امید ہے کہ ۶۰ میل تک اسکي شرح رفتار ہوجائیگي -

اسوقت ہوائي جہازوں کے لیے آندھي ایک شدید ترین خطرہ ہے لیکن اگر ترقي رفتار کي کوشش میں کامیابي ہوئي اور حسب امید ہوائي جہاز ۶۰ میل في گھنٹہ چلنے لگے تو پھر غالباً یہ خطرہ باقي نہ رہیگا ' اور فضاؤ جو کي حالت خواہ کتني ہي ناسازگار کیوں نہ ہو ' مگر ہوائي جہاز بے خوف و ہراس سفر کرسکینگے -

* * *

جسطرح کہ دریائي جہازوں میں توپیں رہتي ہیں ' اسیطرح ہوائي جہازوں میں بھي توپیں رکھي جاتي ہیں - اُنکے گولے فضا میں پھٹتے ہیں اور ان سے لوہے کے ٹکڑے نکلکے پھیلتے ہیں - ان گولوں میں گیس ہوتا ہے ' اور اُن کے پھٹنے کے بعد ایک دھواں سا پھیل جاتا ہے اور سامنے کي چیزیں نظر نہیں آتیں - نیز وہ گولے بھي پھینکے جا سکتے ہیں جنمیں ڈاینا میٹ ہوتا ہے - غرضکہ ہر قسم کے گولے ان توپوں سے پھینکے جاسکتے ہیں -

یہاں قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسقدر بلندي اور بعد مسافت کے با وجود کیا توپوں کي شست صحیح بندھسکتی ہے ؟ بیشک بظاہر یہ مشکل معلوم ہوتا ہے - صحراء لیبیا میں ہوائي جہازوں کو اسي لیے کامیابي نہ ہوئي مگر اب کوشش نے اس مشکل کو بھي آسان کر دیا ہے - اب شست نہایت آساني سے باندھي جاسکتي ہے ' اور اگر پہلي دفعہ نشانہ خطا کریگا تو دوسري مرتبہ یا تیسري مرتبہ ضرور ہي لگیگا -

ہوائي جہاز رانوں کے پاس ایک آلہ ہوتا ہے جسکو ارتفاع نما (اسٹیٹوسکوپ) کہتے ہیں - اس آلہ سے نہایت صحیح طور پر معلوم ہوجاتا ہے کہ اب جہاز سطح آب سے کسقدر بلندي پر ہے - اس آلہ سے جہاز کو حسب ضرورت پست و بلند کرنے میں بھي بہت مدد ملتي ہے -

جیسا کہ ہم نے ابھي بیان کیا ہے پہلے جرمني نے ہوائي جہازوں کي تمام قسموں سے صرف زپلن طرز کے اُن جہازوں کي طرف توجہ کي تھي جو غبارہ کے ساتھہ اُڑتے ہیں ' اور فرانس نے اسکے جواب میں ایروپلین کو اپني کوششوں کا مرکز قرار دیا تھا ' مگر چونکہ دونوں سلطنتوں میں عداوت شدید اور مقابلہ و ہمسري کا سخت جوش ہے ' اسلیے اب ان میں سے ہر ایک اسي قسم کے جہازوں کے انتظام میں سرگرم ہے جو دوسرے نے بنوائے ہیں تا کہ اگر مبادا جنگ کے وقت ایک قسم کے جہاز نا کامیاب ثابت ہوں تو حریف بازي نہ لیجا سکے ' اور فوراً دوسرے قسم کے جہازوں سے اسکا مقابلہ کیا جاسکے -

برطانیہ ایک بحري سلطنت ہے اسلیے قدرتاً وہ ان ہوائي جہازوں کي طرف مائل ہے جو مسطح آب پر گردش کرکے ہوا میں بلند ہوتے ہیں - امید ہے کہ اس سال کے ختم ہوتے ہوتے اُسکے پاس اس قسم کے ۷۵ جہاز ہوجائینگے -



دولت عثمانیہ کا نیا زیپلن قسم کا ہوائي جہاز

برطانیہ اپنے آپ کو ایرو پلن اور زپلین ' دونوں سے بے نیاز سمجھتي ہے - اسکا خیال ہے کہ اگر اسکے بیڑے کے پاس ان گردش کن جہازوں کي کافي تعداد ہو جاے تو پھر اسے دشمن کا خطرہ نہیں ' چنانچہ اسکا ارادہ ہے کہ اپني مقبوضات میں اس ترتیب سے ہوائي جہازوںکے اسٹیشن بنائیگي کہ اسکے تمام مقبوضات کے گرد ایک منطقہ یا دائرہ سا بنجائیگا اور جسطرح کہ قلعوں میں دشمن کي نقل و حرکت کي نگراني ہوتي رہتي ہے ' اسیطرح ان اسٹیشنوں سے دشمن کے ہوائي جہازوں کي نقل و حرکت کي نگراني ہوتي رہیگي -

برطانیہ اپنے حریف جرمني اور اپنے حلیف فرانس ' دونوں سے ہوائي جہازوں میں پیچھے ہے ' حالانکہ دونوں اسکے گھر کے دروازے پر ہیں اور ہر وقت حملہ کر سکتے ہیں - اسلیے انگریزي اخبارات مضامین اور تصاویر کے ذریعہ اپني قوم کو اس اہم نقص کي طرف متوجہ کر رہے ہیں - کوئي ہفتہ ایسا نہیں آتا کہ انگریزي ڈاک میں ہوائي جہازوںکے متعلق مضامین یا طرح طرح کي تصاویر نہ ہوں -

انگریزي اخبارات کا خیال ہے کہ غباروں سے اُڑنے والے ہوائي جہازوں کی نسبت ایروپلین زیادہ قابل اعتماد ہیں - کیونکہ ایک غبارے والا جہاز جتنے صرف سے تیار ہوتا ہے ' اتنی رقم میں ۳۵ ایروپلین بنتے ہیں - اسکے علاوہ ایروپلین کا بنانا آسان ہے اور ایک وقت میں بہت سے بن جا سکتے ہیں ' لیکن غبارے والے جہازوں میں یہ دونوں امر مفقود ہیں -

ایک اور بہت بڑا فرق یہ بھي ہے کہ غبارے والے جہاز میں جہاں گولي لگي اور سارا جہاز برباد ہوگیا - لیکن اگر ایروپلین کے دونوں

مراسلات

مسئلۂ بقـاء و اصـلاح نـدوۃ

پٹنہ

مسلمانان پٹـنہ کا ایک جلسہ بمکان جناب انریبل مولوي فخر الدین صاحب وکیل بتاریخ ۱۸ مارچ سـنہ ۱۹۱۴ ع منعقد هوا اور اُسمیں مندرجہ ذیل تحریکیں بہ اتفاق راے پاس هوئیں :

(۱) چونـکہ مسلمانان پٹنہ نے طلباء دار العلوم ندوۃ العلماء کی اسٹرائـک کي خبر نہایت رنج و افسوس کیساتھ سني ھے جس سے احتمال ھے کہ اس بڑے اسـلامي درسگاہ میں نقصان عظیم واقع هو' اسلیے اس جلسہ کي راے ھے کہ ایک کمیشن ایسے اشخاص کا جنـکو ندوۃ العلمـاء کے انتظامات سے کوئي سروکار نہ رہا هو' اس غرض سے مقرر کیا جاے کہ تمام امور متعلق ندوۃ العلماء کي تحقیقات کرے اور ایک اسکیم بغرض اصلاح اُسکے تیار کرکے نہایت جلد قوم کے سامـنے پیش کرے -

محرک ــــ جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر -

موئدین ــــ جناب خان بہـادر آنریبل مولوي فخر الدین صاحب و جناب مولوي محمد حسین صاحب وکیل -

ایک عام جلسہ معاملات ندوہ کے تصفیہ کیلیے طلب کیا جاے -

محرک ــــ جناب مولوي مبارک کریم صاحب -

موئدین ــــ جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر' سید نور الحسن صاحب وکیل -

انجمن خادم الاسلام گودھرا

انجمن خـادم الاسلام گودھـرا کا ایـک جلسہ بتاریخ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۴ کو منعقد هوا جسمیں مندرجۂ ذیل ریزولیوشن پیش هوکر باتفاق راے پاس هوے :

(۱) یہ جلسہ طلباء ندوۃ العلماء لکھنؤ کي اسٹرائـک پر اپنا دلي رنج و افسوس ظاهر کرتا ھے -

(۲) یہ جلسہ اکابـرین قوم سے بادب مگـر پر زور درخواست کرتا ھے کہ همدردان قوم کا ایک قائمقام کمیشن ندوۃ العلماء کي موجودہ خـرابیوں کي تحقیقات کیلیے مقـرر کیا جاے اور پوري سعي و کوشش کیجائے کہ قوم کي یہ مفید درسگاہ آفات سے محفوظ رہے -

(۳) یـہ جلسہ مولوي خلیل الـرحمن صاحب مدعي ناظم جدید ندوہ کے طریقۂ جبر واستبداد کو نہایت افسوس و حقارت کي نظر سے دیکھتا ھے -

(۴) یہ جلسہ علامـہ شبلي نعماني کي اسلامي اور قومي خدمات کا دل سے معتـرف ھے' اور انپر اپنا دلي اعتماد ظاهـر کرتا ھے -

خاکسار یحیی آنریری سیکریٹري انجمن

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلـي

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بـریلي کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع زیر صدارت جناب مولوي ظہور الدین صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - وکیل هائي کورٹ منعقد هوا' اور بالاتفاق منـدرجہ ذیل رزرلیوشن پاس کیے گئے -

(۱) یہہ جلسہ انجمن اصلاح ندوہ کے اغراض و مقاصد سے دلي همدردي ظاهر کرتا ھے جو حال میں اصلاح ندوۃ العلما کے لیے لکھنؤ میں قائم کي گئي ھے' اور اس امر کي سخت ضرورت محسوس کرتا ھے کہ جس قدر جلد ممکن هو مسلمانان هند کا ایک قائم مقام جلسہ طلب کیا جاے جو ندوہ کي موجودہ خرابیوں اور بد انتظامیوں کے رفع کرنیکی تجاویز پر غور کرے -

(۲) ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي نے لشکر پور کلکتہ کي مسجد اور قبرستان کي توهین کے حادثہ کو سخت افسوس کے ساتھہ سنا - یہہ لیگ نہایت زور کیساتھہ اپنے اس احساس کو معرض تحریر میں لانا چاهتي ھے کہ یہ سخت بدنصیبي کي بات ھے کہ کانپور کا المناک حادثہ بے احتیاط حکام کے لیے سبق آموز نہ هو سکا -

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي ان مسلمان لیڈروں کي غفلت شعاري پر نہایت افسوس ظاهر کرتي ھے' جنھوں نے فیصلۂ کانپور کے وقت اور اُس کے بعد مسلمانان هندوستان کو یہہ یقین دلایا تھا کہ عنقریب امپیریل کونسل میں مسودۂ قانون تحفظ معابد پیش کیا جائیگا' اور اُنسے یہہ دریافت کرنا چاهتي ھے "کہ اُن کے ان خوش آیند وعدوں کے پورا هونیکا وقت کب تک آنیوالا ھے ؟"

ردولـي

مسلمانان ردولي ضلع بارہ بنکي کا ایک جلسہ بصدارت مولوي فرید الدین صاحب نعماني بتاریخ ۲۲ مارچ سنہ ۱۴ع منعقد هوا' جس میں بکثرت هر طبقہ کے حضرات شریک تھے - بالاتفاق تجویز هوا کہ یہ جلسہ ندوۃ العلما کي حالت کو سخت نازک و پرخطر دیکھکر بیحد متاسف ھے' اور اراکین ندوۃ العلما سے مستدعي ھے کہ براہ خدا قوم پر رحم فرماکر اور فوراً ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ بے لاگ تحقیقات فرماکر اس کے نتیجہ سے قوم کو آگاہ فرمادیں' اور بعد اس کے ارکان ندوہ ایک جلسہ عام منعقد فرمائیں جس میں تمام دلچسپي لینے والے حضرات شریک هوکر ایک قطعي فیصلہ ندوہ کے متعلق فرمادیں کہ قوم کو آے دن کے روح فرسا واقعات سے نجات ملے کیونکہ مایوسي بھي ایک سکون ھے - بیدار اقوام کو مسرت و انبساط کے جلسے مبارک - هم کو جلسۂ عزاداري هي سہي -

ایک هنگامہ پہ موقوف ھے گھر کي رونق
نالہ غم هي سہي نغمـہ شادي نہ سہي

(ابو الہول)

اس سلسلے کی ابتداء ہم ابو الہول سے کرتے ہیں - سلسلۂ کوہ لوبیا کے امتداد سے فیوم اور نیل کے مثلث جزیرے (Delta) کے مابین ' اور رود نیل کي معاذات میں ' ایک وسیع میدان نوے میل تک پہیلتا ہوا چلا گیا ہے ' اور دریا کي طرف سے ایک عظیم الشان مجسمے تک پہنچ کر ختم ہوتا ہے - یہي وہ مجسمہ ہے جسے عربي میں ابو الہول اور انگریزي میں (Sphins) کہتے ہیں - قدیم مصري اسے صور نعس کہتے تھے -

ابو الہول مصري بت تراشي کا ایک بہترین نمونہ ہے - یہ ایک عظیم الشان چٹان کو تراش کے بنایا گیا ہے جو دامن کوہ میں واقع تھی - یہ بت گردن تک انسان کا سا ہے اور اسکے نیچے سے اسکي شکل شیر کي ہے - اسکي بلندي چوٹي سے لیکے زمین تک ۷۰ فیت اور تھڈي تک ۳۰ فیت ہے - اسکا مجموعی قطر ۱۵۰ فیت ہے ' اور چاروں اٹانگیں اور پنجے ۵۰ فیت کی ہیں - عرض ۳۳ فیت ہے - چہرہ ۱۴ فیت ' منہہ ۷ فیت ' ناک ۵ فیت ۲ - انچ ' اور کان ۴ فیت ۲ - انچ کے ہیں !!



ابوالہول موجودہ حالت میں

ابو الہول کے دیکھنے والے کو سب سے پہلي شے جو اپني طرف متوجہ کریگي وہ اسکي عظمت اور اسکا لازمی نتیجہ ' ہیبت اور ہولناکي ہے ' لیکن اسکے بعد وہ ایک اور شے بھي محسوس کریگا جو اسے حیرت و اعجاب میں ڈالدیگي -

ابو الہول جسقدر عظیم الشان ہے ' اسکا اندازہ آپنے اس تفصیل سے کرلیا ہوگا جو ابھي اسکے ابعاد ثلاثہ کے ذکر میں گذر چکي ہے ' مگر با ایں ہمہ اسکے تمام اعضاء میں ایک عجیب و غریب تناسب ہے جو بالکل ویسا ہي ہے جیسا کہ خود قدرت شیر کے جسم اور انسان کے چہرہ میں رکھتي ہے !

حیوان کے چہرہ میں آنکھہ ' ناک ' کان ' منہہ وغیرہ ' ان تمام اعضاء میں نہایت دقیق و نازک تناسب ہوتا ہے ' اور در حقیقت اسي تناسب کا دوسرا نام حسن ہے - ابو الہول کے چہرہ میں یہ تناسب بتمامہ محفوظ ہے ' اور اسي لیے دور سے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ چہرہ اپني اصلي حالت میں ہوگا تو نہایت جمیل و خوش منظر ہوگا - چنانچہ جب ایک بہت بڑے اثري (ارکیالوجسٹ) سے یہ دریافت کیا گیا کہ اس نے مصر میں سب سے عجیب شے کون سي دیکھي ؟ تو اس نے ابو الہول کا نام لیا ' اور جب ابو الہول کي ترجیح کي وجہ دریافت کی گئي تو اس نے کہا کہ با ایں ہمہ عظمت جثہ و کبر حجم ' اسکے اعضاء میں ایسا عجیب و غریب تناسب ہے کہ آج تک میري نظر سے نہیں گذرا - اس نے کہا کہ مجھے سخت حیرت ہے کہ اسکا بنانے والا اس دقیق و نازک تناسب کو اتنے بڑے بت میں کیونکر محفوظ رکھہ سکا ' جسکو قدرت انسان اور شیر کے مختصر اور چھوٹے سے جسم میں محفوظ رکھتي ہے ؟

معلوم ہوتا ہے کہ بناتے وقت مرد کا چہرہ پیش نظر رکھا گیا تھا کیونکہ تمام مراعات حسن و جمال کے ساتھہ تھڈي کے نیچے ڈاڑھي بھي تھي جسکو انگریزوں کي وطن پرستي مصر سے انگلستان لیگئي ہے ' اور جبکہ خود مصر کا عجائب خانہ خالي ہے تو برطانی عجائب خانہ کی گیلریاں اس سے آراستہ ہیں !

دنیا میں کتني چیزیں ہیں جو زمانے کے دست برد سے محفوظ رہسکي ہیں ؟ ابو الہول کے چہرہ کو کچھہ تو طول عہد اور امتداد زمانہ نے بگاڑا اور کچھہ بعض لوگوں کے جاہلانہ اقدامات نے جنہوں نے اس اثر قدیم کي قدر و قیمت نہ سمجھي -

سنہ ۷۸۰ میں محمد نامي ایک شخص تھا جسکا تعلق خانقاہ ملاحیہ سے تھا - اس شخص کو خیال ہوا کہ ابو الہول کي اہل مصر پرستش کرتے ہونگے - بہتر ہے کہ اس بت کو توڑ دیا جاے - توڑنا تو آسان نہ تھا مگر اس نے اسکا چہرہ بگاڑ دیا -

بد قسمتي سے اس اثر علمي کا مٹانے والا صرف یہي نہ تھا بلکہ اس عہد کے بعض پادشاہ بھي اس اثم علمي میں شریک تھے - یہ زمانہ امراے ممالیک کا تھا - یہ جاہل اسکے سر کو نشانہ بنا کے تیر اندازي کي مشق کیا کرتے تھے !

جیسا کہ آپنے اس تصویر میں دیکھا ہوگا جو آج شائع کي جاتي ہے ' اب ابو الہول کا چہرہ بالکل بگڑ گیا ہے - ناک اور کان توٹ گئے ہیں - آنکھیں بالکل بگڑ گئی ہیں اور کنپٹي ' گال ' اور گردن میں خطوط پڑگئے ہیں - جب کہ خود چہرہ ہي درست نہیں تو اس روغن کا کیا ذکر جو اسکے گالوں پر لگا ہوا تھا اور جسکی وجہ سے ڈینڈن نے (جو سنہ ۱۷۴۷ اور سنہ ۱۸۲۵ کے درمیان میں تھا) ابو الہول کا حلیہ بیان کرتے ہوے لکھا کہ یہ " گوشت اور زندگي ہے " -

(ابوالہول اور حوادث ارضیہ)

آپ جانتے ہیں کہ مصر افریقہ میں ہے اور سرزمین افریقہ کے میدانوں میں بحر انطلاطیق کي طرح ریگ کے طوفان اٹھتے رہتے ہیں - اسلیے قدرتاً ابو الہول کے اکثر حصونکو کو بارہا تودہ ہاے ریگ نے چھپادیا اور ہر بار کسي نہ کسي شخص کي ہمت نے تودوں کو صاف کیا -

ابو الہول کي یہ خدمت جس شخص نے سب سے پہلے انجام دي وہ مصر کا قدیم بادشاہ تحوتمس (Thotmes) رابع ہے - وہ تحوتمس (Smenhetep II) کا بیٹا تھا مگر اسکي ماں شاہي خاندان سے نہ تھي ' اسلیے اسکو امید نہ تھي کہ باپ کا تخت لے سکے گا - ایک دن تحوتمس شکار کھیلتا ہوا نکلا اور کھیلتے کھیلتے ادھر آ نکلا - وہ ماندگي سے چور چور ہو رہا تھا اسلیے استراحت کے واسطے لیٹ گیا - اتنے میں اسکي آنکھہ لگ گئي - خواب میں دیکھا کہ واسلفکس اسکي ماں آئي ہے اور اس سے کہتي ہے کہ اگر تو اسکو صاف کر دیگا تو اس خدمت کے صلے میں تجھے باپ کا تخت حکومت ملیگا - تحوتمس کي آنکھہ کھلگئي اور اسکے بعد ہي اس نے اسکي صفائي شروع کرائي - جب بالو بالکل ہٹا دیا گیا اور ابو الہول کا ہر حصہ نظر آنے لگا ' تو اس نے ایک ۱۴ فیت کي آہني تختي میں یہ تمام واقعہ خط تصویري (ہیرو گیلیفي) میں کندہ کراکے اسے ابو الہول کي چاروں اگلي ٹانگوں کے درمیان نصب کرا دیا جو اس وقت تک موجود ہے - اسکے بعد یہ وعدہ پورا ہوا اور

اظهار همدردي كرتا هے - اور ساتهه هي ان كي اس حركت كو جو كالجوں اور سكولوں كي كورانه تقليد ميں عمل ميں آئي هے نفرت كي نگاه سے ديكهتا هے - كيونكه وه اپني تمام شكايات قوم كے سامنے بلا اسٹرائك كے بهي پيش كر كے اصلاح كے ليے اپيل كرسكتے تهے -

محرك ـــ جناب منشي نظام الدين صاحب پنجابي -

مويد ـــ جناب حكيم سعيد الحسن صاحب -

سكريٹري انجمن ترجمة القران معروف گنج - گيا

مـــلـتـــان

انجمن اسلاميه ملتان كے جلسۂ منعقده ۲۲ مارچ ميں حسب ذيل رزوليوشن پاس كيا گيا :

"معزز مسلمانوں كا ايك كميشن اس امر كے ليے مقرر كيا جاے كه متعلمين ندوة العلما كے اسٹرائك كے متعلق پوري تحقيقات كركے تجاويز اصـلاح قوم كے سامنے پيش كرے -

سيد مير حسن وايس پريسيڈنٹ انجمن اسلاميه ملتان -

پـيـغـام سـفـارة عليۂ سابقـه

بنـام مسلـما نان هنـــد

جميع برادران اسلام ! قسمت اسكے خـلاف هے كه ميں آينده آپ لوگون ميں رهـكے كام كروں - جب سے بمبئي آيا هوں مجهے كبهي صحبت نصيب نه هوئي - اسليے عثما ني سفارت عامه سے مستعفي هونے پر مجبور هوں - مجهے سخت افسوس هے كه ميں هندوستـان سے جا تا هوں ' مگر آپ يقين كريں كه ميں هميشه مسلما نان هندوستان كے معاملات ميں همدردانـه دلچسپي ليتا رهونگا ' اور جهاں جارنگا وهاں اسـلام كے نشات ثا نيه كے ليے وقف خدمت رهونـگا - ميں اب معاملات سفارت كا ذمـه دار نهيں هوں - آپ سب كو ميرے سلامهاے محبت آگيں -

پـكا برادر ملي - خليل خالد بے

اكسيـــر شفـا دافع طاعـون و وبا

ايك كروڑ انسان يه مرض مار چكي هے

يهي ايك دوا هے جس كے استعمال سے هزاروں مريض تندرست هوچكے هيں اگر وبا زده مقامات ميں بطور حفظ ماتقدم هر روز ٥ بوند استعمال كي جائے تو پينے والا حمله مرض سے محفوظ رهتا هے - هدايات جس سے مرض دوسرے پـر حمله نهيں كـرتا ' اور مفيد معلومات كا رساله ايك سو صفحه كا مفت

آب حـــيات

كا قصه مشهور هے اب تك كسي نے اسكي تحقيقات نهيں فرمائي محققان يورپ حـكما سلف خلف كے تحقيق كـرده مسايل وغيره علمي تجربات و مشاهـدات اور مختلف عوارض كس طـرح دور و سكتے هيں اس كي علمي عملي ثبوت -

ايـك سو ۳۲ صفحه كي كتاب

لا علاج كهنه بيماريں - مثلاً كمزوري - هر طرح كے ضعف باه - ر - بواسير - نواسير - ذيابيطس - درد گرده ' ضعف جگر كا شرطيه يكه پر علاج هوسكتا هے فارم تشخيص منگواؤ -

پته حكيم غلام نبي زبدة الحكما مصنف رسالـه جواني ديواني - ابيطس نقرس در دگرده ضيق النفس وغيره لاهور موچي دروازه لاهور -

ايـك ضـــروري جلســه

روز يكشنبه ۲۲ - ماه مارچ سنه ۱۹۱۴ع كو ايك اهم جلسه احمديه بلـڈنگـز لاهور ميں منعقد هوا ' جسميں سلسلۂ احمديه كے بهت سے اعيان و اكابر و وكلا و بعض عهده داران انجمن هاے پنجاب و سرحد شامل هوے - علاوه ديگر حضـرات كے سات ٹرسٹيان صدر انجمن احمديه قاديان بهي شامل تهے - يه جلسه بهت كاميابي سے هوا - بهت سے حضرات نے تقريريں فرمائيں اور اصحاب مضافات كے خطوط اور تاريں جو موصول هوئيں تهيں پڑهكر سنائي گئيں اور ذيل كے رزوليوشن متحده طور پر منظور هوے - مجلس نے صاحبزاده صاحب كے انتخاب ميں جو يك طرفه كارروائي هوئي اسكو ناپسند كيا - (رزوليوشن حسب ذيل هيں)

(۱) الوصيت كي رو سے چاليس مومنوں كے اتفاق راے سے بيعت لينے والے بزرگوں كا انتخاب هو سكتا هے - اور جماعت كي راے ميں يه ضروري هے كه بڑي بڑي جماعتوں ميں ايسے بزرگ بيعت لينے كے ليے منتخب كيے جائيں -

(۲) صاحبزاده صاحب كے انتخاب كو اس حد تك جايز سمجهتے هيں كه وه غير احمديوں سے احمد كے نام پر بيعت ليں يعني سلسله احمد يه ميں انكو داخل كريں ' ليكن احمديوں سے دوباره بيعت لينے كي هـم ضـرورت نهيں سمجهتے - اس حيثيت سے هم تسليم كرنے كے ليے طيار هيں - ليكن اسكے ليے بيعت كي ضرورت نه هوگي ' اور نـه يه اميـر اس بات كا مجـاز هوگا كه جو حقوق واختيارات صدر انجمن احمديه كو ابتدا سے حاصل هيں ' اسميں كسي قسم كي دست اندازي كرسكيں -

مندرجه بالا رزوليوشنوں كو عملي جامه پنهانے كے ليے مفصله ذيل ديگر رزوليوشن بهي اتفاق راے سے پاس هوے :

(۳) ايك وفد منتخب احباب كا صاحبزاده صاحب كي خدمت ميں حاضر هوكر مذكوره بالا رزوليوشن پيش كرے اور انكو ان رزوليشنوں سے اتفاق كرنيكي درخواست كرے - ممبـران ڈيپوٹيشن كو تعداد بڑهانے كا بهي اختيار ديا گيا هے -

ايك سنياسي مهاتما كے دو نادر عطيئه

حبوب مقوي ـــ جن اشخاص كي قوىٰ زائل هوگئے هوں وه اس دوائي كا استعمال كريں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو يا دماغي يا كسي اور وجه سے بالكل نيست نابود هو جاتا هے - دماغ ميں سرور ونشاط پيدا كرتي هے - تمـام دلي دماغي اور اعصابي كمزوريوں كو زائل كر كے انساني ڈهانچه ميں معجز نما تغير پيدا كرتي هے - قيمت ٥٠ گولي صرف پانچ روپيه -

منجن دندان ـــ دانتوں كو موتيوں كيطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان كا قلع قمع كرتا هے - هلتے دانتوں كو مضبوط كرتا هے - دانت نكلتے وقت بچے كے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهايت آساني سے نكالتا هے - منهه كو معطر كرتا هے - قيمت ايك ڈبيه صرف ۸ آنه -

ترياق طحال ـــ تب تلي كيليے اس سے بهتر شايد هي كوئي دوائي هوگي - تب تلي كو بيخ و بن سے نابود كر كے بتدريج جگر اور قوىٰ كي اصلاح كرتا هے - قيمت في شيشي ۴ روپيه ۴ آنه -

ملنے كا پته - جي - ايم - قادري اينڈ كو - شفاخانه حميديه منڈياله ضلع گجرات پنجاب

اکبر پور

ضلع فیض آباد کے مسلمانوں نے ۲۰ - مارچ ســـنه ۱۴۱۹ ع کو ایک جلسه عام منعقد کرکے حسب ذیل رزولیوشن پاس کیے :

(۱) هم مسلمانان اکبر پور ' لشکر پور کي مسجد کے انهدام پر سخت رنج و اندوه کا اظـهار کرتے هیں اور امید کرتے هیں که حضور وایسرائے هند اس پر توجه مبذول فرماویں گے -

(۲) طلباء دارالعلوم ندوه کي اسٹرائـک اور اراکین کي باهمي مخالفت اور قومي ایوان کو نقصان پهونچـنے پر اظـهار غم والم کرتے هیں -

(۳) هم قوم کے بهي خواه اور سچے درد منـدوں سے بالتجا ملتمس هیں که دارالعلوم میں جا کر غیر جانبدارانه طریق سے طلبه کي شکایت کو سنیں اور رفع کرنے میں کوشش فرمائیں اور پردۂ حجاب کو جو متعلمین اور اراکین کے درمیان حایل هوگیا هے اٹھا دیں - نیز اس امر میں سعي بلیغ فرمائیں که دارالعلوم کا حال قابل اطمینان اور اسکا مستقبل شاندار نظر آئے -

دسـنــه

نـدوه کي موجوده حالت زار سے متاثر هوکر سکریٹـري انجمن الاصلاح دسنه نے ۲۰ مارچ کو ایک جلسه منعقد کیا اور مندرجۂ ذیل رزولیوشن پاس هوے :

(۱) یه جلسه طلباے دارالعلوم کي اسٹرائک کو دارالعلوم کے حق میں فال بـد تصور کـرتا هے - اس اسٹرائـک کے اسباب میں معلمین اور منتظمین کے نا جایـز دباؤ اور غیر اخـلاقي بـرتاؤ کو داخل سمجهتا هے -

(۲) یه جلسه ان لوگوں کا صـدق دل سے شکریه ادا کـرتا هے جن کي توجـه سے ایک کمیٹي بنام " اصلاح ندوه " قائم هوئي هے - اور امید کرتا هے که جلسه عام میں هر صوبه سے کثرت سے لوگ شریک هوکر ندوه کي اصلاح و فلاح کي بهترین صورت قائم کرینگے -

(راقم عبـد الحکیـم)

گیا

نـدوه کے موجوده خطر ناک حالات اخبارات سے معلوم کرکے معززین شهر گیا کا ایک عام جلسه خاص طور پر انجمن ترجمة القرآن معـروف گنـج کے زیر اهتـمام گیا کے مشهور وکیـل جناب مولوي نورالدین صـاحب بلخي کے مـکان پر ۲۲ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع کو منعقد هوا - جسمیں عـلاوه دیگر حضرات کے شاه عبد العزیز صاحب کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ - جناب مولوي اکـرم صاحب پیشکار - جناب مولانا مولوي ابو المحاسن محمد سجاد صـاحب سکریٹـري مدرسه انوار العلوم - جناب مولوي حکیم قطب الدین صاحب - جناب مولوي انجم صاحب شریک تهے - جلسه مذکور میں جو رزولیوشن باتفاق راے پاس هوے یه هیں :

" یه جلسه طلباے ندوه کے افسوسناک واقعه اسٹرائک پر اظهار رنج و افسوس کرتا هوا یه تجویز کرتا هے که ایک غیر جانب دار تحقیقاتي کمیشن تفتیش معاملات کے لیے جلد از جلد مرتب هو -

محرک - جناب مولانا مولوي ابو المحاسن محمد سجاد صاحب -

موید ـــ جناب مولوي حکیم قطب الدین صاحب -

(۲) یه جلسه مولانا ابو الکلام و دیگر اصحاب کے اس طرز عمل سے اختلاف راے ظاهر کرتا هے که کمیشن کے ارکان مشخص کرتے هوے کسي عالم کا نام نهیں لیا ' یا لیا بهي تو دیوبند کے صرف ایک عالم کا - (یه صحیح نهیں - مولانا عبد الباري کا بهي نام لیا گیا تها - الهـــلال)

محرک ـــ جناب سید شاه عبد العزیز صاحب کلرک -

موید ـــ جناب مولوي انجم صاحب -

(۳) یه جلسه تجویز کرتا هے که کمیشن میں فدایان قوم و علما کی تعداد مساوي هو - اس کے خلاف صورت میں قوم کو کمیشن کي کار روائیوں پر هرگز پورا اعتماد نه هوگا -

محرک ـــ جناب سید مولوي نور الدین صاحب بلخي وکیل -

موید ـــ مولوي اکرم صاحب پیشکار -

(۴) یه جلسه طلباء کے ان نقصانات کے متعلق جو ان کو اسٹرائـک کے باعث هرج اسباق کي صورت میں اٹها نا پڑا هے

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا وعلما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرت صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سر پرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کی لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوہاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ ہجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دہلی کي تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں ہندي عروض و قافیہ کے اصول وضوابط بھي مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پرڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کي تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۵۶۰) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلي صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب " دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بی - اے جس میں انوار سہیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي ہیں حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم ابتدا مین مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئي ہزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دہلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي ہزار کتابوں کي فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں انھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسي قیمت ۵ روپیہ -

اشتہار عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

(۴) بموجب الـــوصیت جناب خان صاحب غلام حسین خان صاحب کو جوکه همارے سلسله کے ایک پاک نفس رکن هیں - بیعت لینے کے لیے منتخب کیا گیا جو اتفاق راے سے پاس هوا -

(۵) سید حامد شاه صاحب کو جو سلسله کے ایک مهم پارسا اور متقي بزرگ هیں وہ بهي کئي اتفاق راے سے اسکے مجاز قرار دیئے گئے -

(۶) ایسے هي خواجه کمال الدین صاحب بهی بیعت لینے کے منصب کے لیے معین کیے گئے -

(۷) چونکه بعض احباب نے بیان فرمایا ہے که صاحبزادہ صاحب نے احباب سلسله کو کہا ہے که تـرسیل زر انکے نام هوني چاهیے ' اور جس بات کی میر قاسم علي صاحـب اڈیٹر الحق نے تصدیق فرمائي اسلیے اتفاق راے سے یه فیصله قرار پا یا که جبتک نتیجه ڈپوٹیشن سے اطلاع نه هو - ارکان انجمن مضامات سے روپیه ارسال نه کریں -

(۸) یه بهي اتفاق راے سے پاس هوا که در صورت انکار جناب صاحبزادہ صاحب ممبران ڈپوٹیشن حضرات ڈاکٹـــر میرزا یعقوب بیگ صاحب مولوي محمد علي صاحب ایم اے - شیخ رحمت الله صاحب و ڈاکٹر سید محمد حسن شاہ صاحب سے ملکر جو فیصله سلسله کے انتظام کے متعلق قرار دیں وہ قوم کیلیے - واجب العمل سمجها جاوے -

راقم

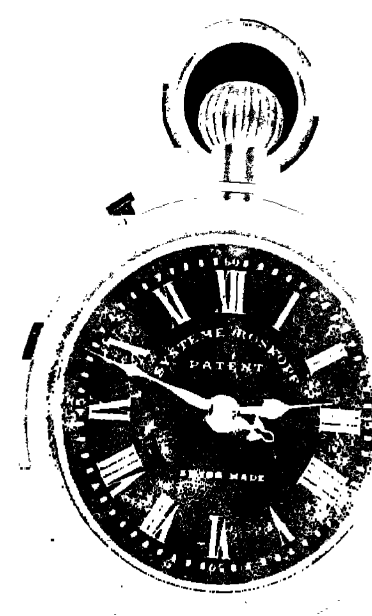
سکریٹري مجلس شوریٰ لاهور

15

خریداران الهلال کے لئے

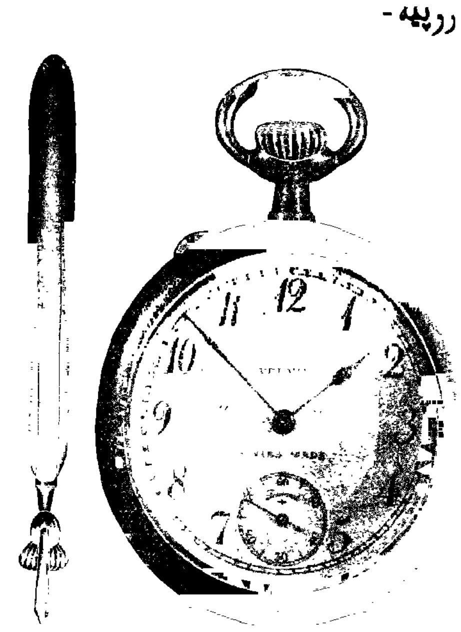
خاص رعایت

یہ گھڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اسي قیمت میں ملتي هیں جو یہاں اصلي قیمت لکھي گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الهلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے کہ هر خریدار کم سے کم ایک گھڑي خرید لے -



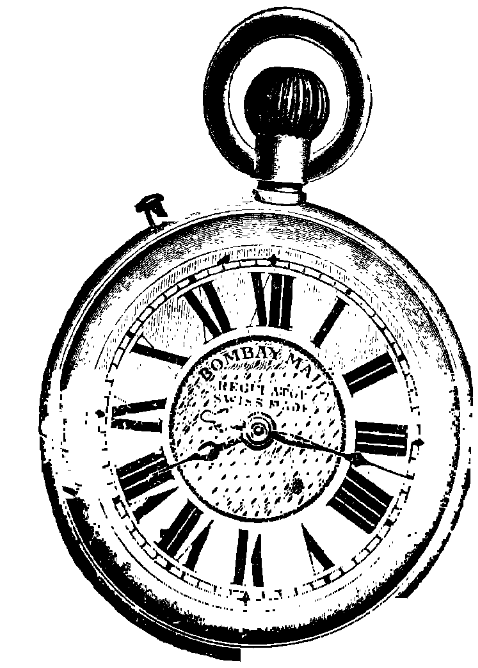
سسٹم راسکوپ - سائز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۲ - روپیہ -



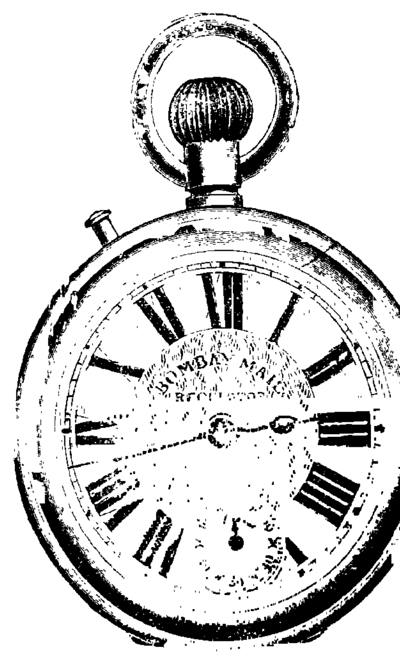
آربانہ اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہري سوئیں - سائز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - هانڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۶ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۶ - آنہ



بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

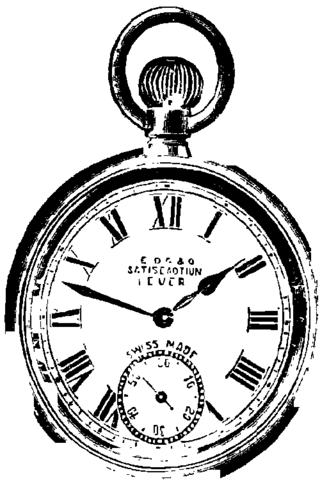


بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کي سوئیں زاید -

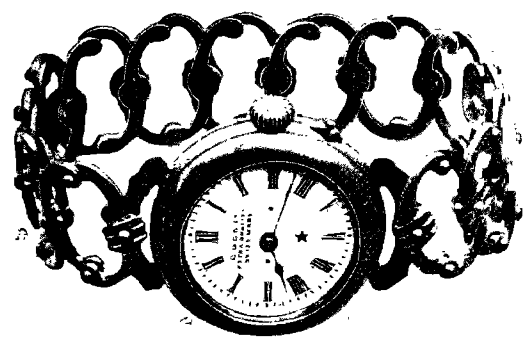
اصلي قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۶ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -



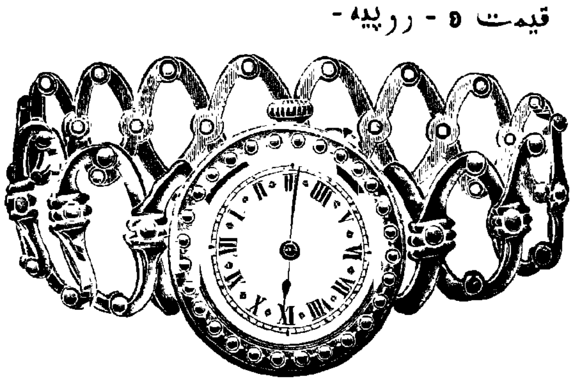
یہ گھڑي نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ -



مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانڈسٹ مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل هانڈس - بزل سٹ اور مصنوعي جواهرات - اکسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -



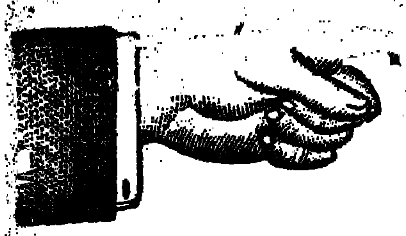
مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانڈسٹ مکانیزم - کیلس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل هانڈس ' بزل سٹ اور مصنوعي جواهرات - اکسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

[1]

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -





یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سر سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکهئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتورہ - بهنگ - بلادونا - پوٹاسراي ' اوقاالد دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف همارې هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۳ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

[3]



تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیئے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوہ محصولڈاک -

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑھ جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون سالم پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

اور هیڈ ڈپو ۱۰۰۱

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۷۲ و ۷۳

کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[24]

یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یه دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنهوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجه سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وہ مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نهایت مفید هے نه عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بهي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتي هے اور فائده دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه علاوہ محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانه میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یه گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو ' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کهو دیتي هے ' اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئي هے - پندره دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت في ڈبه ۳ روپیه آٹهه آنه علاوہ محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معده ' جگر ' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نهایت موثر - اور تبخیر معده کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیاده تفصیل کي ضرورت نهیں هے - قیمت في ڈبه ۵ روپیه علاوہ محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکورۂ بالا ادویه زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں پرچه ترکیب همراه ادویه - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکه چوتهائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حواله ضرور دیں - فرمایش اس پته سے هوں :

[illegible] یوناني فارمیسي گول بنگله افضل گنج - حیدر آباد دکن

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مر جا یا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں [illegible]

20

هر فرمایش میں الہلال کا حوالہ دینا ضروری ہے

رینلڈ کی مسٹر یز اف دی کورٹ اُف لندن

یہ مشہور ناول جو ۱۵ سولہ جلدوںمیں ہے ابھی چھپ کے نکلی ہے اور تھوڑی سی رہگئی ہے - اصلی قیمت کی چوتھائی قیمت میں دیجاتی ہے - اصلی قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اوراب دس ۱۰ روپیہ - کپڑےکی جلد ہے جسمیں سنہری حروف کی کتابت ہے اور ۴۱۶ ہاف ٹون تصویر ہیں تمام جلدیں دس روپیہ وی - پی - اور ایک روپیہ ۱۴ آنہ محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پـوتـــن ٹائـــن

— * —

معجز نمــا نتیجــاہ اور حیــرت انگیز شفــا - دماغ کی شکــایت کو دفع کرنے کیلیے - مرجھاے ہوئے دلکو تازہ کرنیکے لیے مسٹریہ اور دوسری قسم کے تکلیفونکا دفعیہ کرنے میں قدرت پہونچانا - بڑھاپے کو جوانی سے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خــاص علاج - مرد اور عورت دونوںکے لیے مفید - قیمت دو روپیہ فی بکس جسمیں چالیس گولیاں ہوتی ہیں -

زینوٹن - ضعف باہ کا اصلی علاج - اور نہایت تیز بہدف دوا اسکے استعمـــال کرتے ہی آپ فائدہ محسوس کرینگے -
قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

ہایڈرولین — ہایڈ روسیل کا نہایت مجرب دوا - دس دنکے لیے چار روپیہ اور ایک مہینہ کے لئے دس

ڈاٹین اینڈ کمپنی - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکتہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

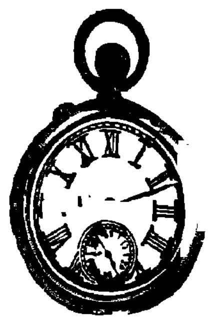
دماغی قوت کا مجــرب دوا

— * —

ڈاکٹر ڈبلو - سی - رای کی مجرب دوا سے فوراً دماغی خرابی جاتی رہتی ہے - درخواست پر پوری کیفیت سے اطلاع دیجاویگی - پانچ روپیہ فی شیشی -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت پسند نہونے سے واپس



ہمارے نئے چالان کی جیب گھڑیاں ٹھیک وقت دینے والی اور دیکھنے میں بھی عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دی جارہی ہیں جسکی گارنٹی تین سال تک کے لیے کی جاتی ہے -

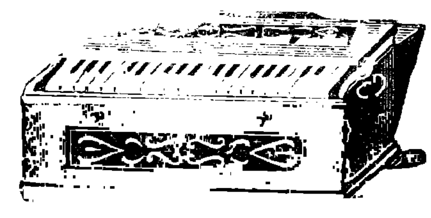
اصلی قیمت سات روپیہ چودہ آنہ اور نو روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت تین روپیہ پندرہ آنہ اور چار روپیہ پندرہ آنہ ہر ایک گھڑی کے ہمراہ سنہرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائی واچ اصلی قیمت نو روپیہ چودہ آنہ اور تیرہ روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت - چار روپیہ پندرہ آنہ اور چھہ روپیہ پندرہ آنہ باندھنے کا فیتہ مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپنی نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکتہ -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نہونے سے واپس



ہمارا من موہنی فلوٹ ہارمونیم سرلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دی جارہگی یہ سالن کی لکڑی کی بنی ہے جس سے آواز بہت ہی عمدہ اور بہت روز تک قائم رہنے والی ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ ہے آرڈر کے ہمراہ ۵ - روپیہ پیشگی روانہ کرنا چاہیئے -

کمرشیل ہارمونیم فیکٹری نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

جسکے

استعمال سے مردہ لوگوں میں تازگی آجاتی ہے - اور کھوئی قوتیں پھرپیدا ہوجاتی ہے اسکے خارجی استعمال سے کسی طرحکی تکلیف نہیں ہوتی ہے - قیمت دو روپیہ فی شیشی - محصول ڈاک علاوہ -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمـــال سے بغیرکسی تکلیف کے تمام رؤئیں اڑجاتے ہیں -

آر - پی - گہوس

تین بکس آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک

نمبر ۳۰۶ اپر چیت پور روڈ - کلکتہ

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث - یونانی میڈیکل سائنس کی یک نمایاں کامیابی یعنی -

ممسک سبلیمیکا — جسکے خواص بہت سے ہیں جس میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی - جوانی دائمی - اور جسم کی راحت - ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثرآپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش کی ضرورت ہے -

راما فرنجن تیلہ اور پرنمیرانجن تیلا - اس دوا کو میں نے اپنا واجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اورکسیکو نہیں اور درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

۱۰ ونڈر فل کاربچو" کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

ممسک پلس اور الکٹریک ریگر پرسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۶ آنہ -

یونانی ٹوٹ پاؤڈر کا سامپل یعنی سرکے درد کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

تار کا پتہ " بیگم بہار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

پچاس برس کے تجـربہ کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سی داس کا آزمودہ ساہاے - جو مستورات کے خاص بیماری کے لیے عجیب دوا مبتلاے ایام کے زمانہ میں وغیرہ -

گولیــاں — ایــک بکس ۲۸ گولیونکی قیمت ایک روپیہ -

مستورات کے بیماریونکے لیے نہایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوری کیفیت سے اطلاع کیجائیگی -

سواتیسہـــاے گولیــاں

مردونکے نروس بیماری کے لیے نہایت مفید اور مجرب ہے اپ ایک مرتبہ استعمال کریں اگر فائدہ نہو تو میرا ذمہ -

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سال ویٹی یہ دو ایک عجیب اثر پیدا کرتا ہے - نوجوان بوڑھا - مجرد ہو یا شادی شدہ سب کے لیے یکساں اثر -

S. C. Roy M. A.
N.o. 36 Dhurrumtala
Street, Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

الہلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

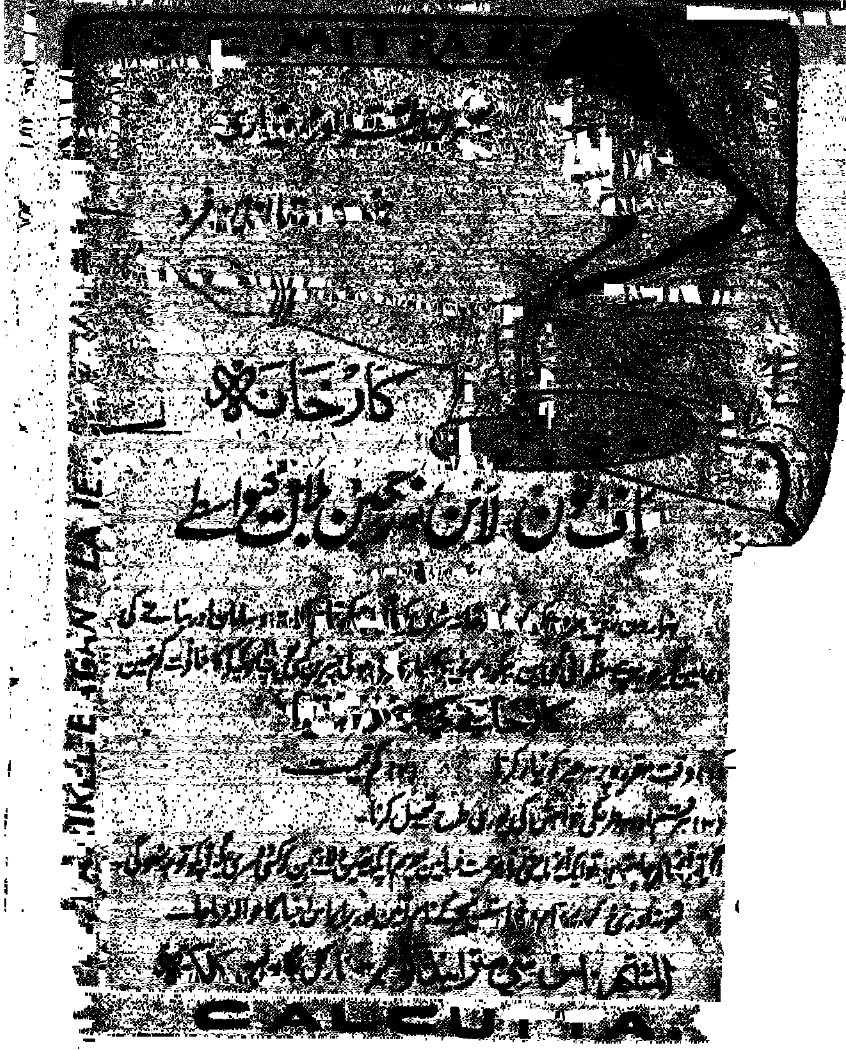
مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ٤ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۱۴

Calcutta : Wednesday, Aprail 8 1914.

ممالک - چین اور پیروان اسلام

پیکن دارالحکومت میں " مکتب رشادیہ " کی تاسیس
جسمیں چینی زبان کے علاوہ زبانی عربی اور علوم اسلامیہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے



[30] خیالات آزاد

جو اودھه پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولالابصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمالیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اٹھالیجیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ - آنہ علاوہ محصول -

سید اختر حسن نمبر ۶۲ تالتلا لین - کلکتہ

[8] هندوستانی دواخانہ دهلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - مدھا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار، صفائی، ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

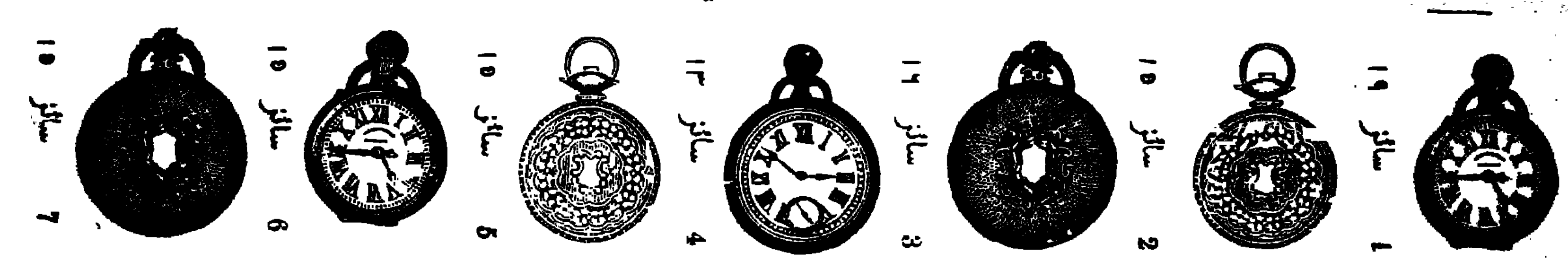
منیجر هندوستانی دوا خانہ - دهلی

الهلال کی شش ماهی مجلدات بجاے آٹھہ روپیہ کے پانچ روپیہ

الهلال کی دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رهگئی ہیں -

(منیجر)

[5]

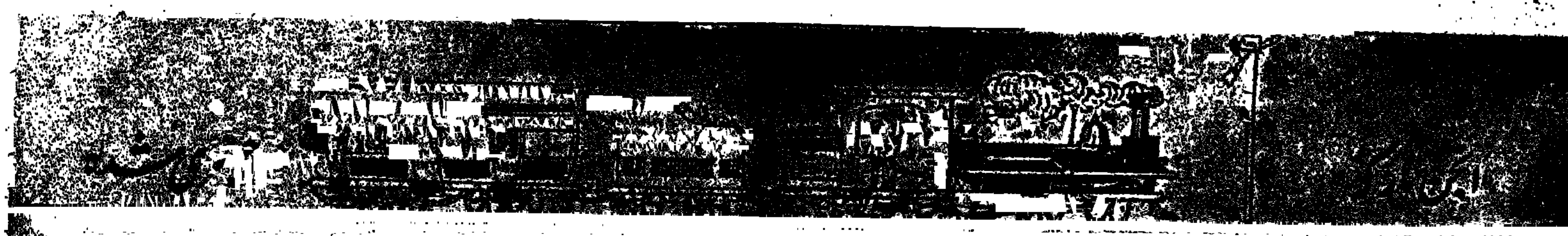


1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کیس ٹھیک ٹائم دینے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 — چاندی ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جوڑ پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 — چاندی کی لیڈی واچ یا هاتھہ کو زیب دینے والی اور خوبصورتی میں یکتا معہ تسمہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 — چاندی ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتی کے ٹایم میں آزمودہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 — پیٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹی اور خوبصورت گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
7 — کرو وائزر سلنڈر واچ چاندی ڈبل کیس اسکی مضبوطی کی شہرت عام ہے گارنٹی ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر همارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Sh koor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.



AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half yearly ,, 4-1 2

الهلال

مدير مسئول و محرر خصوصي

ابو الكلام الدهلوي

مقـام اشاعت

۷ - ۱ مكلاود استريت

كلكته

ٹيليفـون نمبـر ۶۴۸

قيمت

سالانه ۸ روپيه

ششماهي ٤ روپيه ۱۲ آنه

نمبر ۱۴ كلكته : چهـارشنـبه ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری جلد ٤

Calcutta : Wednesday, Aprail 8 1914.

فهرست

افكار و حوادث (مسئله بقاؤ اصلاح ندوه) ۱

تاريخ حسيات اسلاميه (مسئله قيام الهـلال) ۴

مقالهٔ افتتاحيه (مولود فساد كا كامل بلوغ) ۵

مذاكره علميه (ابتدائي تعليم) ۹

مقالات (انجمن اصلاح ندوه) ۱۱

عالم اسلامي (مشرق اقصى اور دعوة اسلام) ۱۴

كار زار طرابلس (شمالي افريقه كا سر مخفي) ۱۵

مـراسـلات (ميرٹهه) ۱۷

,, (ندوه كا جلسهٔ انتظاميه) ۱۷

,, (ايک تعليم گاه علوم معاش كي تجويز) ۲۰

اشتهـارات ۲۱ - ۲۴

تصاوير

تعليم و تربيت اطفال كا طبعي طريقه ۹

پيكن دار الحكومة چين ميں " مكتب رشاديه " كي تاسيس ۱۴

جاپان كي مجلس اسلامي كا ايک دفتر ۱۴

مجمع الجزائر ميں ايک مقدس مجمع كا عكس ۱۴

جربوب كي جامع مسجد جو شيخ سنوسي اول نے تعمير كي ۱۵

اطلاع

اگر معاونين الهـلال كوشش كر كے الهلال كيليے دو هـزار نـئـے خريدار پيـدا كرسكيں جو آٹهـه روپيـه سالانـه قيمت ادا كريں تو اسكے بعد يقيناً الهـلال كا مالي مسئله بغير قيمت كے بـڑهـاے حل هوجائيگا ، اور صـرف يهي نهيـں كه وه قائم رهيگا بلـكه اسكے هـر صيغه ميں كافي وسعت اورتـرقي هو جائيگي -

منيجـر

افكار و حوادث

مسئلـهٔ بقاؤ اصـلاح ندوه

" شـريعت " اور علـمـاے نـدوه

تعالوا الى كلمة سواء بيننا و بينكم !

۲۶ كو موجوده حكام ندوه نے جلسهٔ انتظاميه كے ممبروں كو جمع كيا تها تاكه طلبا كے اسٹرائک كے قضيه كا فيصله كريں - يه جلسه بهي عجيب تها جسميں خود مدعا عليه جج بنكر آے تهے - يه سارا فساد اسي عجيب و غريب جلسهٔ انتظاميه كا نهيں هے تو اور كس كا هے ؟ اگر ايک با قاعده مجلس آمره و نافذه موجوده هوتي تو بد بخت ندوه كا يه حال هي كيوں هوتا ؟

خود كوزهٔ و خود كوزه گر و خود گل كوزه !

يهي سبب هے كه سب سے پہلے ميں نے " جلسهٔ انتظاميه " كي حالت پر توجه كي اور اسكي حقيقت سے ارباب كار كو واقف كرديا - ميں عدالة ، قانون ، قواعد ، اور جماعت كے نام سے يه عقيده ركهنے كا حق ركهتا هوں كه ندوة العلما كي موجوده مجلس انتظامي ايک بے قاعده بهيڑ سے زياده نهيں هے ، جو چند شخصوں نے قانون و جماعت كي بدترين توهين كركے ايک خانه ساز صحبت بادهٔ و طرب كي طرح بنا لي هے - اور كسي گهر كي تقريب پر محلے والوں كو نيوته بهيجكر نه بلايا ، ندوه كے " عظيم الشان انتظامي ممبروں " كو كرايه بهيجكر جمع كرليا - فرق هے تو صرف اتنا هے كه وهاں دلفريب مشاغل اور دلپسند مناظر كا بهي دار العلوم كے سابق مكان كي صحبتوں كي طرح كچهه سامان هوجاتا هے - اس بے قاعده بهيڑ كي بے لطف غرض پرستيوں اور بے مزه نفسانيت كے هنگامهٔ باطل ميں يه بهي نهيں !

ايک نواب صاحب كے هاں مجلس طرب منعقد تهي ، اور شهر كي ايک نستعليق اور بذله سنج طوائف مجرا كر رهي تهي - جلسے ميں ايک مقدس صورت مولوي صاحب بهي كهيں سے آ نكلے تهے - كبهي كبهي ايسے اتفاقات حسنه بهي پيش آجايا كرتے هيں - ابهي كل كي بات هے كه دار العلوم ندوه كے سابق مكان ميں فتنه گران بازاري كا اجتماع هوا تها ، اور مقدس ناظم صاحب ندوه مع حلقهٔ



آدرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاهتي هے که هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصه نه لیں لهذا یه کمپني امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے :—

(۱) یه کمپني آپکو ۱۲ روپیه میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیه روزانه حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یه کمپني آپکو ۱۵۰ روپیه میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیه حاصل کرنا کھیل هے -

(۳) یه کمپني ۶۰۰ روپیه میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجي دونوں تیار کي جا سکے تیس روپیه روزانه بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یه کمپني آپکي بنائي هوئي چیزوں کے خرید نے کي ذمه داري لیتي هے -

(۵) یه کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتي هے - کام ختم هوا - آپنے روا نه کیا اور اُسی دن روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یه که ساتھه هي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکیٹ حاضر خدمت هیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکته) :— میں نے حال میں ادرشه نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکي قیمت اور ارصاف سے بہت تشفي هے -

اي - گورنڈ راؤ پلیڈر - (بلاري) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي هوں که میں ۶۰ روپیه سے ۸۰ روپیه تک ماهواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے هیں ؟

—(*)—

ادرشه نیٹنگ کمپني کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں که اسکي بناوٹ یورپ کي ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا هے اور میرا خیال هے که هر شخص باساني اسے سیکھه سکتا هے -

چند مشہور هندوستانی اخبارات کی رائے

— * —

بنگالي — موزہ جو که نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے هیں اور جو سودیشي میله میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تے نهایت عمده هیں اور بناوٹ بھي اچھي هے - محنت بھي بہت کم هے اور ولایتي چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشه نیٹنگ کمپني کا موزہ نهایت عمده هے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا که ایک شخص اس مشین کے ذریعه سے تین روپیه روزانه پیدا کرسکتا هے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعه چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا هوسکتا هے -

ادرشه نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

کام کو بھی عام انسانی قواعد و اصولوں کی بنا پر نہیں کرنا چاھتا ' اور میرے تمام کاموں اور صداؤں کا محور صرف شریعت ھی کا حکم ھے ' اور کچھہ نہیں - بہت سی ایسی باتیں ھیں جنکے کہنے میں نئے دور کے بعض ارباب اصلاح بھی میرے شریک ھیں ' مگر مجھہ میں اور انمیں بڑا فرق یہی ھے کہ وہ قانون ' سیاست ' حریت ' اجتماعیت ' اور آداب و تمدن کی بنا پر کہتے ھیں ' پر میں صرف شریعت کی بنا پر - میں سچ سچ کہتا ھوں (و اللہ علی ما اقول شہید و ھو یعلم سری و علا نیتی) کہ جب کبھی کوئی معاملہ ملک میں چھڑتا ھے تو میں عرصے تک خاموش رھتا ھوں ' اور اپنے دل سے فتوا طلب کرتا ھوں کہ ایمان اور شریعت کیا کہتی ھے ؟ پھر جب پوری طرح مطمئن ھو جاتا ھوں تو اپنی آواز بلند کرتا ھوں - وہ آواز میری نہیں ھوتی بلکہ حق اور شریعت کی آواز ھوتی ھے ' اور دنیا میں کوئی نہیں جو صداے شریعت کو شکست دیسکے : بل نقذف بالحق علی الباطل ' فیدمغہ فاذا ھو ذاھق ' و لکم الویل مما تصفون ! (۲۱ : ۱۹)

ندوۃ العلما کے متعلق بھی تم جانتے ھو کہ میں عرصے تک خاموش رھا اور اپنے ضمیر سے سوال کرتا رھا - جبتک مجھے حالات شخصی جھگڑوں اور فریقانہ تنازعات کی شکل میں نظر آے میں کچھہ نہ بولا اور ایک حرف بھی نہیں لکھا ' کیونکہ خدا تعالی کے فضل نے مجھے جو قوت کار عطا فرمائی ھے ' یقین کرو کہ میں اُسے چند حقیر اور فانی ھستیوں کے منافع کیلیے ضائع نہیں کر سکتا ' اور اگر ایسا کروں تو خدا مجھسے اپنا رشتہ کاٹ لے ' اور مجھے جنگل کی ایک سوکھی لکڑی کی طرح آگ میں ڈالدے - میں حق کی خاطر دشمنوں میں گھرا ھوا ھوں ' اور ایسی ایسی قوتیں میری دشمن ھیں جنکے ھاتھہ میں قانون کا آلہ ' جیلخانے کی کوٹھریاں ' اور سولی کے تختے ھیں - پر باوجود اسکے کہ اس نصف صدی کے اندر کسی انسان کو بھی ایسی بے پردہ صاف بیانی کی توفیق نہیں ملی جیسی کہ اس عاجز کو بارگاہ الہی سے مرحمت ھوئی ھے ' وہ مجھپر قابو نہ پا سکے اور خدا نے مجھے چھوڑ دیا تا کہ میں اپنے کاموں کو پورا کرلوں - انھوں نے اُن لوگونکو پکڑا جنھوں نے کوئی ادنی سا اشارہ کر دیا تھا ' پر وہ اس سے متعرض نہوے جسنے صاف صاف انا الحق کے نعرے لگاے تھے - بہت ممکن ھے کہ اب ایسا ھو ' مگر بیج بونے کی فرصت تو مجھے مل ھی گئی - و علی اللہ فلیتوکل المومنون !

پھر کیا تمھاری عقل اسے قبول کرتی ھے کہ جس شخص کا یہ حال ھو ' وہ چند انسانوں کی خاطر اپنے کاموں کو بالکل بھلا دیگا ' اور لوگوں کو اُس شے کی طرف بلائیگا ' جسکی تصدیق اُسکے اندر سے نہیں ھوتی ؟ فھل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ؟

ھاں ' تم شریعت کے حامل اور مفتی ھو تو میں بھی صرف شریعت ھی کیلیے رو رھا ھوں - اسکے سوا میرا کوئی مطالبہ نہیں - میں دیکھہ رھا ھوں کہ ندوۃ العلما کے کاموں میں شریعت کو مٹایا جا رھا ھے ' اور وہ سر سے لیکر پیر تک اپنے کسی کام میں بھی شریعت کے مطابق نہیں - جب مجھے اسکا اطمینان ھوگیا تو میں نے زبان کھولی اور قلم کو دل سے اُٹھے ھوے افکار کا تابع کردیا - اب میرا اور تمھارا معاملہ صرف شریعت ھی کیلیے ھے - جب تک شریعت کے احترام کا ندوہ یقین نہ دلادیگا ' میں تمھیں چھوڑ نہیں سکتا - تم کسی طرح بھی مجھسے بھاگ نہیں سکتے - مجھسے بچنے کیلیے تمھارے پاس کوئی گوشہ نہیں - میں جو کچھہ سمجھہ رھا ھوں اگر یہ غلط ھے تو خدا را شریعت ھی کے نام پر آؤ اور مجھے بتلا دو - میں خداے شریعت کی قسم کھا کر کہتا ھوں کہ اگر تم نے اپنے تئیں شریعت کے مطابق ثابت کر دکھایا تو سب سے پہلے جو شخص تمھارے ھاتھوں پر جوش احترام سے بوسہ دیگا وہ میں ھوں - چھوڑ دو مولانا شبلی کی معتمدی کے قصے کو اور اُنکی سرگذشتوں کو - جماعت کا سوال اس سے بہت زیادہ محترم ھے کہ ایک دو ھستیوں کا نام لیا جاے ' اور میرے عقیدہ میں تو وہ بھی تمھارے ساتھہ ان تمام مفاسد کے جوابدہ ھیں - آؤ ' صرف اُسی شریعت کے نام پر ھم تم فیصلہ کرلیں جسکی بنا پر تم نے اسٹرائک کیلیے فتوا دیا ھے - ھم میں اور تم میں شریعت کے سوا کوئی حکم نہو : تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ! آؤ اور اُٹھو ' تا کہ اس دور رسوم میں حق اور راست بازی کے سچے فیصلوں کی ایک نئی نظیر قائم کردیں اور دنیا کو دکھلا دیں کہ مدعیان علم و پیشوائی میں اب بھی خوف الہی اور راست بازی باقی ھے ' اور انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کا حکم اب بھی انکے دلوں کو نرم کرسکتا ھے - ساری تجویزوں اور تمام اخبارات کے مضامین کو یک قلم ملتوی کرکے ھم تم ایک مقام پر جمع ھو جائیں ' اور شریعت کی کتاب کو سامنے رکھکر اسپر قسم کھالیں کہ " اللہ کو حاضر و ناظر سمجھکر اور ھر طرح کی نفسانیت اور ذاتی غرضوں کی نجاست سے ضمیر کو پاک کرکے ' شریعت اور اُمت کی بہتری کو اپنے سامنے رکھیں گے ' اور سچی روحوں اور راست باز انسانوں کی طرح جو کچھہ کھلا کھلا شریعت کا حکم ھوگا ' اُسے فوراً مان لینگے - اگر ایسا نہ کریں تو : لعنۃ اللہ علی الکاذبین ! "

اگر تم نے ایسا کیا تو سارے جھگڑے لمحوں میں ختم ھو جائینگے - پھر اے وہ لوگو کہ اپنی شریعت پرستی پر مغرور ھو ' کیا تمھیں یہ فیصلہ منظور ھے ؟

آخر میں اُن علماء سے جنھوں نے ۲۶ کے جلسے میں اسٹرائک کو خلاف شریعت قرار دیا ھے ' درخواست کرتا ھوں کہ وہ اپنا فتوا شائع کردیں تا کہ معلوم ھو کہ قران و حدیث کے کن دلائل کی بنا پر یہ فتوا دیا گیا ھے ؟

سات نئے طلبا کے اخراج کا حکم

جلسۂ انتظامیہ کے فیصلے کا بقیہ حصہ اب معلوم ھوا ھے کہ علاوہ مولوی محمد حسین صاحب کے سات دیگر طلبا کیلیے بھی اخراج کا فیصلہ کیا گیا ھے - انا للہ و انا الیہ راجعون - خیر ' یہ جو کچھہ کرنا چاھتے ھیں کرلیں - چند روزہ حکومت اور باقی ھے - عنقریب کھل رھیگا کہ اپنی قوۃ کی نسبت یہ کیسے دھوکے میں گرفتار تھے ؟ طلبا نے اسٹرائک کرنے کے بعد ابتک نہایت امن پسندی اور عمدہ رویہ کا ثبوت دیا ھے - اُنھیں قوم پر اعتماد کرنا چاھیے اور یقین کرنا چاھیے کہ انکے فیصلے کی اپیل کیلیے ابھی بہت سی عدالتیں باقی ھیں ' اور یہ جو کچھہ ھوا قانون نہیں بلکہ قانون کا مضحکہ تھا - کلکتہ کی مجلس نے اسٹرائک کے ختم کردینے اور محمد حسین کے داخل کرلینے کا مشورہ دیا تھا ' اور بہ حالت موجودہ اس سے زیادہ باھر کے لوگ حکام دار العلوم کا ساتھہ نہیں دیسکتے - بہتر تھا کہ وہ اس مشورہ پر عمل کرتے - انتہائی ذلت و خسران کے بعد گزرے ھوے وقت کو یاد کرنا کچھہ مفید نہ ھوگا : فسیعلمون من ھو شر مکاناً و اضعف جندا ؟

مصاحبین و طلباے مدرسه کے رونق افروز تھے شاید اسلیے که دو چار سبق اس مدرسے کے بھي گاہ گاہ ھو جایا کریں تو خشکي دماغ اور یبوست طبع کیلیے اچھا نسخه ھے :

یارب به زاھــداں چه دھي خلد رائــگاں ؟
ذوق بتـــاں نه دیدۂ و دل خوں نکردہ کس !

بہر حال مجلس طرب گرم تھي - طوائف گاتے گاتے ایک پر معاملہ شعر پر پہنچي اور اُسکے بتانے کیلیے کسي قدر بے پردہ اور زھد شکن اشارات سے کام لینا پڑا - بھلا مولانا امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کے فرض مقدس سے کیونکر غفلت کرتے ؟ واعظانه و مفتیانه فتوا دیا که یه حرکت بالکل شرع کے خلاف ھے - طوائف نے ھاتھه باندھکے عرض کیا که " قبله وکعبه ! اگر یه شرع کے خلاف ھے تو اور جو کچھه ھو رھا ھے یہی کون مستحب اور سنت ھے ؟"

~~~~~~~~~~

یہي حال اُس جلسۂ انتظامیه کا بھي تھا جو ۲۶ کو لکھنو میں کرایه کے ممبروں سے بھري گئي تھي - سنا گیا ھے که سب سے پہلے ممبران کرام نے یه بحث کي که اسٹرائک شرع کے مطابق بھي ھے یا نہیں ؟ پھر خود ھی فتوا دیا که بالکل شرع کے خلاف ھے - لیکن سوال یه ھے که سرے سے خود جلسۂ انتظامیه جو کچھه کر رھا ھے ' وھي کونسا شریعت کا اسوۂ حسنه ھے ؟

~~~~~~~~~~

جو جلسۂ انتظامیه سرے سے شریعۃ اسلامیه کے اصل اصول " شوری " کا تباہ کن ھو ' جس نے " و شاورھم فی الامر " اور " امرھم شوری بینھم " کے مقدس احکام کي ایسي منکرانه توھین کي ھو جس سے بڑھکر اور کوئي توھین نہیں ھوسکتي ' جس نے ندوہ کي ریاست و نظامت کے حق شرعي کو جماعت اور اجماع امت سے غصب کر کے چند مفسدین و اشرار کے سپرد کردیا ھو ' جسکي مجلس انتظامي کے ممبروں کے انتخاب میں عام مسلمانوں کي آواز کو کوئي حق نه دیا گیا ھو جو اُنکا حق دیني ھے ' جو شریعت کے احیاء کے دشمن اور امۃ مرحومه کي اصلاح و ارشاد صحیح کے اعدی عدو ھوں ' جسکے صیغۂ مال کو بغیر مشورہ و حصول آرا محض ایک شخص اپني ذاتي جائداد کي طرح بے دریغ خرچ کرڈالے ' حالانکه بیت المال سے ایک بالشت کپڑا لینے کا بھي عمر فاروق اعظم (رضي الله تعالی عنه) کو حق نہو ' جسکي تعمیرات کا حساب مانگتے مانگتے لوگ تھک جائیں مگر اُنھیں نه دکھلایا جاے اور آجتک شائع نہوا ھو ' جسکا ناظم نوجوان طالب علموں کو لیکر رنڈیوں کے جمگھٹے میں بیٹھنے سے نه شرماے اور اپني اس محفل طرازي سے طالب علموں کے پر آرزو دلوں کو جرأت دلاے ' جسکے ممبر بڑي بڑي رقمیں لیکر اور نذرانے وصول کرکے جلسوں میں آئیں اور اس طرح ندوہ کا تمام اندوخته اسي میں اُڑ جاے ' جس کے ارکان کے اخلاق دیني کا یه حال ھو که ندوہ سے تو یه کہکر روپیه وصول کریں که تمھاري طرف سے لکھنؤ کانفرنس میں وکیل بنکر جاتے ھیں ' اور نواب محسن الملک سے بھي کرایه منگوائیں که کانفرنس کیلیے آتے ھیں ! جو برسوں تک کرنیل عبد المجید کے ذاتي فوائد کیلیے اپنے ایک پیڈ سفیر کو وقف کردیں چھاؤنیوں میں وہ گورنمنت کي پرستش اور پوجا کا وعظ کرے اور پچاس سے ۷۰ روپیه تک تنخواہ بد بخت ندوہ دے ! جسکا ناظم اپنے رھنے کا مکان بھی ندوہ کے روپیه سے لے ' اور لکھنو سے آگرہ تک کا سفر کرے تو ۴۶ روپیه کي لعنت ندوہ کے سر ڈالے ' غرضکه جس جماعت کی شریعت پرستي اور تدین و تقدس کے اعمال حسنه کا یه حال ھو ' آج اُسے یه کہتے ھوے شرم نہیں آتي که اسٹرائک شرع کے خلاف ھے '

اور ھم به حیثیت علماے دین اور مفتیان شرع متین ھونے کے اس کے خلاف فتوی دیتے ھیں ؟ سبحان الله ! ندوہ کے ممبروں اور حکام کو آج برسوں کے بعد شریعت یاد آگئي ' اور صرف اسي کے تحفظ کیلیے طلبا کے خلاف فیصله کرنے پر مجبور ھوے ! وہ ندوہ که سر سے لیکر پیر تک اُسکا وجود شریعت کي توھین اور دین مقدس کے احکام الہیه کي تذلیل ھے ' طلبا کي اسٹرائک کو خلاف شرع قرار دینے کا اپنے تئیں اھل سمجھتا ھے ! اگر آج شریعۃ اسلامي کا سررشتۂ افتـا ایسے ھي ھاتھوں میں ھے ' تو اُس شریعت پر ھزار افسوس اور اس دین کیلیے صد ھزار حیف جسکے حامل و مفتي احبار و رھبان یہود کے ایسے بروز ھوں ! اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ' و انتم تتلون الـکتاب افلا تعقلون ؟

~~~~~~~~~~

قران کریم نے جا بجا علماے یہود و نصاری کے اخلاق و عادات بتلاے ھیں ' اور مسیح نے اپنے زمانے کے صدوقیوں اور فریسیوں کي تصویر کھینچي ھے - میں سچ سچ کہتا ھوں که وہ ان لوگوں سے کچھه بھي برے نه تھے ' جو آجکل باوجود ادعائے علم و ریاست دیني ' خود تو شریعت کے مقدس احکام کو ٹھکرا رھے ھیں مگر دوسروں کو شریعت کي خلاف ورزي کا مجرم بتلاتے ھیں - غرور باطل اور نفس خادع نے انھیں یه پٹي پڑھا دي ھے که چونکه ھمارے سروں پر پگڑیاں اور ھمارے کانـدھوں پر جبے ھیں ' اور زمانـۂ مسیح کے فریسیوں کي طرح ھم عوام ملت کے سامنے مقدس و محترم سمجھے جاتے ھیں ' اسلیے ھم جو چاھیں کرسکتے ھیں -

مسیح نے کتني سچي بات کہي تھي : " شریعت اسلیے ھے تا که اسکے ذریعه یه دوسروں کو سزا دیں ' پر اسلیے نہیں ھے که اُسکے حکموں کي بنا پر خود اُنھیں بھي سزا دي جاے " قران حکیم نے بھي انـکا قول نقل کیا ھے که " یقولون سیغفر لنا " وہ شریعت کو توڑتے ھیں اور کہتے ھیں که ھمارے لیے گناہ کوئي شے نہیں - وہ تو معـاف ھي ھو جائیگا : اولائـك الذین طبـع الله علی قلوبھـم و سمعھم و ابصارھم ' و اولائك ھم الغافلون ! (۱۶ : ۱۰۹)

~~~~~~~~~~

آہ ' اے گرفتاران نفس و مدعیان شریعت ! یه تم نے کیا کہا که شریعت کے خلاف ھے ؟ کیا واقعي تمھارے دل میں شریعت کا درد ھے ؟ اور کیا سچ مچ تم اُس شریعت پر ایمان رکھتے ھو جو محمد بن عبد الله علیه الصلوۃ و السلام پر نازل ھوئي ھے ؟ اگر ایسا ھي ھے تو پھر یه کیا ھے جو ھو رھا ھے ؟ نـدوہ کي ساري مصیبتیں کس کے ماتم میں ھیں ؟ آہ ' اگر ایک لمحه اور ایک عشر لمحه کیلیے بھي تمھیں خدا کي شریعت اور خدا کي قائم کي ھوئي امت کا پاس ھوتا تو ندوۃ العلما کو یه روز بد کیوں دیکھنا پڑتا ؟ تم اپنے پانوں سے تو شریعت کو کچل رھے ھو ' پر زبان سے کہتے ھو که ھم شریعت کا حکم چاھتے ھیں - تمھارے تمام کام یکسر شریعت کي توھین ھیں ' مگر طلبا سے کہتے ھو که اپني اسٹرائک کو شریعت سے ثابت کریں - یاد رکھو که جس شریعت کا مقدس نام لیکر تم نے میرے دل کو زخمي کیا ھے ' میں بھي صرف اُسي شریعت کیلیے تمھارے آگے ھاتھه جوڑتا ھوں که خدا را فساد سے باز آجاو - یه ممکن ھے که مولانا شبلي کو دار العلوم کي تعلیم کا غم ھو - ممکن ھے که بابو نظام الدین صاحب کو حساب و کتاب کا رونا ھو - بہت ممکن ھے که ساري دنیا مجلسي قواعد و اجتماعی اصولوں کي خاطر تم سے لڑے ' مگر یقین کرو که مجھے اِن تمام باتوں میں سے کسي بات کا غم نہیں ھے - تم دو سال سے دیکھه رھے ھو که میں کسي

الهلال

۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری

مدارس اسلامیه

بـه سلسلـۂ "نـدوة العلما"

مـولود فساد کا کامـل بلـوغ

نئے عہدہ داروں کا سازشي تقرر

مزعومه و مفـروضه نظامت نـدوة العلماء

(۲)

اے معة کف ، زاویـۂ نـدوہ کجائي ؟
از پردہ بروں آے که ما محـرم رازیم !

گذشته اشاعت میں بحث و نظر کیلیے بالترتیب تین طریقے پیش کرچکا هوں جنکے علاوہ دنیا میں جواز و عدم جواز کے معلوم کرنیکا آور کوئي طریقه نہیں هوسکتا - آج چاهیے که بالکل اصول اور بحث حقیقہ... پر نظر رکھکر اس کار روائي کو الـگ الـگ اِن هر طریقه سے جانچیں -

ابھی بحث و انکشاف کا بہت بڑا میدان باقي هے - علی الخصوص صیغۂ مال اور تعمیرات کي داستان ' اسلیے بحث مختصر هوگي اور بالکل دفعه وار' تاکه نتیجه بہت جلد سامنے آ جاے -

۲۰ جولائي کے جلسۂ انتظامیه میں نئے عہدہ داروں کو مقرر کیا گیا هے - اس کارروائي کي صحت و عدم صحت اور جواز و عدم جواز کو تین حیثیتوں سے جانچنا چاهیے جو در اصـل دو اصولوں سے عبارت هیں - یعني :

(۱) استحقاق و اهلیت کے لحاظ سے -

(۲) قوانین و قواعـد کي بنا پر: ایک قواعد عمومي هیں - ایک خود ندوہ کے قواعد -

(۱)

اهلیت کے معني یه هیں که جس کام کیلیے جس شخص کو مقرر کیا جاے' اسکے انجام دینےکي اقلاً ضروري قابلیتیں اسمیں موجود هوں -

یه ایک ایسي بات هے جسکے ماننے سے کسي صاحب عقل کو انکار نهوگا -

قابلیتوں پر نظر ڈالنے کي بھی دو صورتیں هیں - ایک یه که اس قسم کے کاموں کیلیے عام اوصاف و صفات جو هونے چاهئیں ' انکي جستجو میں نکلیں -

دوسري یه که هر کام اپنے اندر بعض خصوصتیں رکھتا هے' اور وهي خصوصیات اس کام کو دوسرے کاموں سے الـگ کرتی هیں اور اسکي هستي کي اصلي روح هوتي هیں - منطق کي اصطلاح میں انهیں " فصل " کہیے -

انجمن ' مدرسه ' کلب ' مسجد ' تماشاگھر ' سب کے سب انسانوں کے جمع هونے کے مقامات هیں - لیکن انجمن کا اجتماع اور هے ' مدرسه کا آور ' مسجد کا آور ' اور فٹ بال کے میدان کا آور -

پھر ان میں بھی هر قسم کا اجتماع باهم یکدگر خصوصیات رکھـتا هے - انجمن حمایت اسـلام ' نـدوة العلما ' ایجوکیشنـل کانفرنس ' مسلم لیگ ' سب انجمنیں هي هیں - لیکن ان میں سے هر انجمن کي الگ الگ خصوصیات بھي هیں ' اور وهي انکي زندگي کي بنا اور انکي هستي کي ضرورت هیں -

پس اهلیت اور قابلیت کے جانچنے کیلیے همیشه یهی دو طریقے هونگے که عام حیثیت سے ایسے کاموں کیلیے جس قسم کي قابلیتوں کي ضرورت هو ' پہلے انکو تلاش کیا جاے - اسکے بعد اُس کام کي خصوصیات اور مختص امور کو پیش نظر لاکر اسکے انجام دینے کي قابلیت جانچي جاے -

میں شرمندہ هوں که ایسي بے حقیقت کارروائیوں کیلیے ایسي اصولي اور عظیم الشان تمهیدوں کے بیان کرنے میں وقت ضائع کر رها هوں اور اسطرح نا اهلوں کو اُنکي حیثیت سے زیادہ اهمیت دے رها هوں' مگر کیا کروں که قوم کي غفلت سے یه معامله یہاں تـک پہنچ گیا هے اور اب اسکو صاف کرنے کے لیے قیمتي وقت اور باتوں کو ضائع کرنا هي پڑتا هے -

بهرحال اهلیت جانچنے کے یهي دو قدرتي وسائل هیں - البته همیں یاد رکھنا چاهیے که قوم میں قحط الرجال هے' اور هماري موجودہ قابلیتیں ایسي نہیں هیں که هم کسي انجمن کا عہدہ دار تلاش کرنے کیلیے بہت هي بلند معیار اپنے سامنے رکھیں - ایسا کرینـگے تو همیں آدمیـوں کا ملنـا مشکل هو جائیـگا - پس ندوة العلما کے ناظم کیلیے بھي گو بحث اصول کي بنا پر هو ' لیکن قابلیت کا معیار بہت بلند نه رکھا جاے ' اور ادنی سے ادنی درجه کا مستحق ناظم بھي اگر همیں ملجاے تو بلا تامل قبول کر لینا چاهیے -

آخر علي گـڈہ کالج کو هر سکریٹري سر سید احمد کا سا تو نہیں مـلا ؟ حقیقہ... اور قابلیت کا کہاں تـک پاس کیجیگا ؟ جی تو چاهتا هے که آج قوم کا هر فرد غزالي و فارابي هو' اور اپني هر انجمن کا ناظم اُسي کو بنائیں جو سر سے لیکر پیر تک علم و اهلیت کا پیکر و مجسمه هو' لیکن ایسا چاهنے سے کیا هوتا هے ؟ جب قابلیتوں کا قحط هے اور هر جانے والا اپني خوبیوں کو اپنے ساتھه لے جاتا هے تو اسکے سوا چارہ نہیں که اپني نظر بلند نه کیجیے اور خود هي معیار انتخاب آسـان بنا دیجیے - کم سے کم بھي جو کچھه ملجاے ' اُسے اس طرح پسند کرلیجیے' گویا آپکے لیے بہتر سے بہتر یهي هے -

(نظـــامت: عــام نظـــر سے)

یه سب کچھه سمجھه لیـنے کے بعد اب غور کیجیے که ندوة العلما کیلیے ناظم قرار دیا جاتا هے - ندوہ عام حیثیت سے ایک انجمن هے' اور اپني خصوصیات کے لحاظ سے احیاء ملت و دعوة دیني کي ایک تحریک جو علوم عربـیۂ و دینیه کي اصـلاح کـردہ تعلیم کے ذریعه موجودہ زمانے کیلیے جامع حیثیات علما پیدا کرنا چاهتي هے - اس بنا پر اُس نے ایک مدرسه قائم کیا هے - جسمیں:

(۱) نصاب قدیم کي اصلاح کي هے -

(۲) علوم ادبیه و دینیه کي تعلیم کا خاص اهتمام کیا هے -

(۳) نئي ضرورتوں کي بنا پر نئے علوم اور زبانوں کو شامل کیا هے -

تاریخ و سیاست اسلامیه

مسئلـۂ قیـــام الهـــلال

الهـــلال میں " مسئلۂ قیام الهـــلال کا آخري فیصله " پڑهکر اس نیازمند کو اور نیز تمام احباب شهر کو جس قدر صدمه هوا اسکا بیان کرنا الفاظ کي قدرت سے باهر هے - حضرت خود اندازه فرمالیں که جن گم گشتگان ضلالت کو عرصے کي تاریکي کے بعد ایک هدایت کا ستاره نظر آیا هو ' اسکے بهي غروب هوجانے کي خبر سنکر اسکے دلوں کا کیا حال هوگا ؟

یه بالکل سچ هے که الهـــلال اپنا دعوۃ مقدسه کا فرض اولین ایک معجزانه قوۃ الهي کے ساتهه تهوڑے هي عرصے میں ادا کرچکا ' اور یه بهي بالکل درست هے که ایک عام بیداري اور ولولۂ عمل بالاسلام کو اس نے قوم کے هر طبقه میں پیدا کردیا هے ' اور کوئی نهیں جسکے سامعه تک ایک مرتبه بهي اسکي صداء حق پهنچي هو اور اسکے دلوں نے اسکا استقبال نه کیا هو - تاهم الهـــلال کا صرف اتنا هي کام نه تها ' اور جهاں اس تحریک کي عملي تکمیل کیلیے بعد کي خاموش منزلوں کي ضرورت هے ' وهاں اسکي بهي تو ضرورت هے که صداء غفلت شکن جاري رهے ' اور جو آگ سلگ اُٹهي هے اسے برابر هوا ملتي رهي ؟ پهر اس سے بهي قطع نظر الهلال صرف ایک دعوۃ دیني هی کي حیثیت نهیں رکهتا ' بلکه وه تمام قوم میں ایک هی ادبي رساله ' ایک هي علمی رساله ' ایک هی آزاد سیاسی آرگن ' اور ایک هي یورپ کے اعلی نمونے کا جرنل هے - اس وقت تک جس جس شاخ پر اُس نے توجه کي هے ' اس سے بڑهکر مضامین کسي دوسرے قلم سے نهیں نکلے هیں - پهر اگر جناب کا اولین فرض دعوۃ پورا هوچکا ' تو کیا قوم کیلیے ایک بهترین علمی ' ادبي ' اخلاقي اور سیاسي جرنل کي ضرورت بهي ختم هوگئي - حالانکه الهـــلال کو الگ کردینے کے بعد تمام ملک میں ایک رساله بهي اس درجه کا نهیں نظر آتا -

میري معلومات ممالک اسلامیه کي نسبت زیاده نهیں هے ' مگر جهاں تک مجهے معلوم هے ترکي اور مصر سے بهي کوئي ماهوار رساله اسقدر مختلف مذاقوں اور مختلف حیثیتوں کا جامع نهیں نکلتا -

پس فی الحقیقت الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي میں ایک هي هفته وار رساله هے - خدا کیلیے ' اسکے رسول مقدس کیلیے اُس دین برحق کیلیے جس سے بڑهکر آپکو دنیا میں کوئي شے محبوب نهیں ' اُس قران کریم کیلیے جسکے عشق میں آپ کا ایک ایک حرف ڈوبا هوا هے ' هم عاجزوں کي اس درخواست کو منظور کیجیے که الهلال برابر اسی آب و تاب سے جاري رکها جاے ' اور حضرت کي زندگي تک (جسکي طوالت و برکت کیلیے نهیں معلوم کتنے دلوں سے روز دعائیں نکلتي هیں) وه جاري رهے -

رها اسکا مالي مسئله تو خدارا اسقدر بے پروائي نه کیجیے - اور ایک سچے قومي کام میں اگر قوم مدد کرنا چاهے تو اُسے قبول کرلیجیے - بڑي مصیبت یه هے که آپ کسي کو خدمت کا موقع دیتے هي نهیں - میں تو قسم خدا کي الهلال کیلیے اپنا سب کچهه لٹانے کیلیے هر وقت طیار هوں ' اور یقین فرمائیے که جو کچهه جناب نے اپنے سلسلے کے خاص خدام کا حال لکها هے ' اس سے بڑهکر هم مهجور طیار و آماده هیں - میں جس مکان میں رهتا هوں وه تقریباً دس هزار روپے میں بنکر طیار هوا تها - میں بخوشي اِسے الهلال کي خدمت کیلیے نذر کرتا هوں - آپ مجهے اجازت دیجیے میں اسے فروخت کرکے روپیه بهیج دیتا هوں ' اور خود کرایه دیکر مکان میں رهتا هوں -

آه مولانا ! آپکو ابهي اپنا اثر اور اپني قوت معلوم نهیں - اگر خدا نے کوئي امتحان کا موقعه دیا تو آپکو معلوم هوگا که جو لوگ آپسے صدها کوس کے فاصلے پر هیں ' وه شب و روز آپکا تصور اور آپکي یاد اپنے لیے کس طرح عبادت سمجهتے هیں ؟

مضمون کے آخر میں آپنے دو هزار نئے خریداروں کیلیے لکها هے - میں نهیں سمجهتا که صرف اس سے کیا هوگا ' اور کب تک آپ اسکا انتظار کرینگے - جي ڈر رها هے که کهیں جلد آپ کوئي فیصله نه کر بیٹهیں - هم تو اپني جان و مال لٹانا چاهتے هیں ' اور آپ صرف خریـداروں کا ذکر کرتے هیں - خیر دس خریداروں کی فهرست منسلک عریضه هذا هے ' انکے نام وي - پي - بهیجدیجیے - گرمیوں کي پوري تعطیل میں دوره کرونگا اور گانوں گانوں پهرونگا - لیکن ان باتوں سے میرے خیال میں تو کچهه هوتا نهیں - الهلال کے مصارف بے شمار هیں ' اور ضرورت هے که ایک بارگي لاکهه روپیه صرف کرکے آپ اسکو اسدرجه وسیع و قوي کردیں که همیشه کیلیے وه مستحکم هوجاے - آخر میں پهر به هزار منت و عجز سائل هوں که میري درخواست بالا کو قبولیت عطا هو -

محمد حسین هڈ کلرک صاحب انجنیر بمبئی -

الهـلال :

پچهلے هفته سے جو تحریرات آ رهي هیں اُن میں سے صرف اس تحریر گرامي کو درج کیا گیا - جزا کم الله خیر الجزاء - آپکي محبت دیني اور جوش فـدا کاري کا صله صرف خدا هي سے ملسکتا هے - لفظوں میں میں کیا لکهوں ؟ باقي جو عطیۂ محبت آپنے پیش کیا هے ' اُسکي سردست کوئی ضرورت نهیں هے - جس حال میں هوں مجهے اُسي میں رهنے دیجیے - صرف خریدار بهم پهنچا کر آپ اس مسئـله کو بهتر طـریقه سے حل کردینگے - اُس سے زیاده کا طالب نهیں اور نه ضرورت هے - اپنے اصول سے مجبور هوں ' ورنه آپکي محبت فرمائي بڑي هی کشش رکهتي هے - الله ایسے قیمتي جـذبات سے بهت جلد کام لے که ملۃ قویمه کا اصلي خزانه یهي هے -

الهـلال کـــي ایجنسـي

هندوستان کے تمام اُردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کی درخواست بهیجیے -

میں پورے اطمینان کے ساتھہ کہتا ہوں کہ یہ لکھہ پتی تاجر اتنا بھي نہیں جانتا کہ ندوہ کے مقاصد و اغراض کیا کیا ہیں ' اور اصلاح دینی و تعلیمي سے مقصود کیا ہے ؟ انکو سمجھنا اور انکے مطابق ندوہ کو چلانا تو ایک بہت ہي بڑي بات ہے - البتہ یہ ضرور جانتا ہے کہ ندوہ میں اصلاح کے نام سے کچھہ باتیں ہیں ' اور جہاں تک ممکن ہو مجھے انکی مخالفت کرني چاهیے ' اور اُنھیں مٹانا چاهیے - چنانچہ اصلاح کی ہر تحریک و تجویز کا وہ ہمیشہ اشد شدید منکر و عدو رہا ' اور اسکی ایک بڑي فہرست عند الضرورت پیش کی جاسکتی ہے -

اسکے معلوم کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ اہل علم کي ایک مجلس منعقد کي جاے اور اس دولت مند آدمی سے کہا جاے کہ ندوہ کے اغراض و مقاصد بیان کرے - ساتھہ هي ایک دن پیشتر سے اُسے خبر بھي دیدي جاے ' اور کہدیا جاے کہ جس کسي سے پوچھہ سکتا ہے پوچھہ لے ' اور جسقدر ندوہ کي رپورٹیں اور تقریریں چھپی ہیں ' اُن سب کو چاٹ لے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ باوجود اسکے بھي وہ اس شے سے اسقدر ابعد و اجہل ہے کہ کسي طرح بھي بیان نہ کر سکے گا - اور گو چیختے چیختے تھک جاے ' اور اُسکي گردن کي رگیں زخمي ہو جائیں ' مگر پھر بھي ندوہ کی حقیقت اسکے گلے سے نہ نکل سکے گي !

(سو روپیہ کا انعام)

مجھے اس پر اسدرجہ وثوق ہے کہ اگر مولوي خلیل الرحمن صاحب اِسے منظور کرلیں تو میں سو روپیے کے انعام کا اعلان کرتا ہوں - جلسے سے پہلے منشي احتشام علي صاحب یا مولوي محمد نسیم صاحب کے پاس (کہ موجودہ نظامت کي گاڑي اسي جوڑي سے چل رهي ہے) امانت رکھوا دونگا - انعام کا ذکر اسلیے کیا کہ مولوي صاحب کو یہ شے ندوہ کي نظامت سے بھي زیادہ محبوب ہے ' اور جب کبھي حضرت کے دونوں معشوقوں کے حسن میں مقابلہ آپڑتا ہے ' تو اول الذکر هي کي محبوبیت اُنکے عشق کہن سال پر فتح یاب ہوتي ہے !

هست ایں قصۂ مشہور و تو هم مي داني !

یا سبحان الله ! انقلاب دهر کا اس سے بڑھکر اور عبرت انگیز منظر کیا ہوگا کہ ندوۃ العلما کي نظامت کا دعوا ایک ایسے شخص کو ہو جو تمام اوصاف و فضائل ضروریہ ایک طرف رہے ' بدبخت ندوہ کي حقیقت هي سے بے خبر ہو ' اور جسقدر جانتا بھي ہو اسکا اشد شدید منکر و مخالف ہو ' پھر مولوي عبد الحي صاحب تحریک کریں اور دس آدمي بیٹھکر (جنکو غریب قوم کا جمع کردہ روپیہ کرایے کیلیے دے دیکر بلایا گیا ہو) منظوري کا پروانہ لکھدیں ؟

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

(اخـــلاق و ایثـــار)

(۲) خیر - اسکو بھي جانے دیجیے - اگر علم و قابلیت نہیں ہے تو نسہي - ایک دوسرا عالم اقلیم اخلاق و جذبات کا بھي ہے جس کا ایک ذرۂ فضل بھي حاصل ہو جاے تو دماغي قابلیتوں کے بڑے بڑے خزانے اُسپر نثار کر دینے چاهئیں - ہر شخص عالم نہیں ہوتا مگر ہر شخص کے پہلو میں دل ضرور ہوتا ہے - ایک جاہل شخص بھي اپنے اندر ایسے اخلاقي جوہر رکھہ سکتا ہے جسکے آگے بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کے دعوے هیچ ہوں - مان لیجیے کہ وہ اُن دماغي قابلیتوں سے محروم ہیں جو ندوہ کي سکریٹري شپ کیلیے ضروري ہیں ' لیکن اگر اُن میں قومي خدمت کا سچا ولولہ ہے ' اگر قوم کي شیفتگي و محبت نے اُنکے دل پر قبضہ کرلیا ہے ' اگر وہ اُسکي راہ میں قربانیوں کیلیے طیار ہیں ' اگر اُسکے لیے اپنے مال و متاع کا ایک تھوڑا سا حصہ بھي لٹا سکتے ہیں ' یعني اگر اُن میں ایثار و فدویت کا جذبہ موجود ہے ' تو پھر اُنسے بڑھکر اس میدان کا مرد اور کون ہو سکتا ہے ؟ قابلیت کہیں نہ کہیں مل هي جائیگي - لیکن یہ متاع عزیز تو بڑي هی نایاب ہے - اسے کھو دینگے تو پھر کہاں سے هاتھہ آئیگي ؟ ایک شخص قابل آدمیوں کو اپنے ماتحت رکھکر کام نکال لے سکتا ہے - مصر کے تخت پر کافور حکومت کرتا هي رہا جو ایک حبشي خواجہ سرا تھا ' اور متنبي جیسے مغرور عرب بادیہ نے اُسکي مدح میں قصیدے لکھے - یہ کوئي ایسي بات نہیں جس کا اسدرجہ خیال کیا جاے - اصل شے سچے جذبات اور جوش ایثار و جاں نثاري ہے - یہ اگر ملجاے تو پھر تمام باتوں سے آنکھیں بند کر لیجیے -

اچھي بات ہے - آئیے - اب اسي راہ چلکر دیکھیں کہ ہمارے " ناظم صاحب " کہاں تشریف رکھتے ہیں ؟ اگر ایک جلوۂ حقیقت بھي نظر آگیا تو کم ازکم میں تو وعدہ کرتا ہوں کہ ندوہ کي نظامت بلا غل و غش و بلا شرکت غیرے اُنکے حوالے کر دینے کا مشورہ دونگا - اور اتنا هي نہیں بلکہ انکے سپرد کرکے اندر سے کنڈي بھي لگا دونگا تا کہ اور کوئي دوسرا قبضہ نہ کرلے - پھر سکندر اعظم اگر ارسطاطالیس کو بھي بھیجے گا کہ دروازہ کھولدو ' جب بھي دروازہ نہیں کھلے گا :

متفق گردید راے بو علي با راے من !

مولوي صاحب کا اولین وصف امتیازي جو تمام جنس علما میں انکے لیے بمنزلۂ فصل کے ہے ' یہ ہے کہ وہ دولت مند ہیں ' اور باختلاف روایت چار سے سات لاکھہ روپیہ تک انکا بینک میں موجود ہے - ندوہ کي نظامت کے وہ ایسے عاشق زار ہیں کہ برسوں سے اسکے فراق میں مضطر و بیقرار ہو رہے ہیں ' اور بارہا حاشیہ نشینان بارگاہ کے آگے آہ و زاري کرچکے ہیں کہ خدا را ' اور نہیں تو صرف ایک هي رات کیلیے اس شاهد بے پروا کو میرے حوالے کردو کہ برسوں کي دبي ہوئي حسرتوں کیلیے ایک شب خلوت بھي بہت ہے !

ایک بوسے پہ یہ لڑائي ؟ حیف !
دس نہیں ' سو نہیں ' ہزار نہیں !

پس اس راہ میں ایثار جان سے پہلے ایثار مال کي جستجو کرني چاهیے کہ آجتک کسقدر انفاق ندوہ کیلیے کیا جاچکا ہے ؟

افسوس کہ ہمارے مولانا گو عشق پیشہ ہیں لیکن عمل اس پر ہے :

گر جاں طلبد مضائقہ نیست
زر مي طلبد ' سخن درینست !

دنیا نہایت تعجب اور حیرت سے سنے گي کہ جس ندوہ کي شیفتگي میں حضرت کا یہ حال ہے ' اُس بد بخت کے دامن محبوبیت کو اُنکي جیب عشق سے آجتک ایک پھوٹي کوڑي بھي نصیب نہیں ہوئي ہے ' اور اب مفروضہ نظامت کے حصول کے بعد تو دست شوق کی جگہ دست سوال بے غل و غش بڑھ رہا ہے !

ان هــذا من اعـاجیب الـزمن !

اصل یہ ہے کہ دولت سے کہیں زیادہ اس جان نثار ندوۂ و خدمت ملت کے بخل کا ہے ' اسکي دولت بینک میں رہتي ہے مگر بخل کا آشیانہ اسکے دل میں ہے ' اور زر پرستي جب ایسي نو دولت طبائع میں بڑھتي ہے تو لازمي نتیجہ بخل هي ہوتا ہے :

زر پرستي مي کند دل را سیاہ
آخر ایں صفرا بہ سودا مي کشد !

یہ سچ ہے کہ ندوہ کي نظامت کے چشم و ابرو بڑے هي دلربا ہیں ' مگر محبوبۂ لکشمي کي تیکھي چتونوں کے مقابلے میں تو ہمارے ادا شناس و نقاد حسن مولانا اس حسن سادۂ و بے نمک کے گھائل نہیں ہوسکتے !

تم سے جہاں میں لاکھہ سہي ' تم مگر کہاں !

اس شخص کے بخل کے جو حالات میں نے سنے ہیں ' اگر بیان کروں تو کئي صفحے اسي میں صرف ہوجائیں - اسکا صحیح اندازہ صرف اس ایک هي بات سے کرلیجیے کہ ندوہ کی نظامت

وہ باقاعدہ انجمن ہے - مسلمانوں کا ایک عظیم الشان کام ہے - قوم کی خدمت کرنے والوں کا میدان عمل ہے - مختلف شاخوں کے عملہ اور کارکنوں کا مجموعہ ہے - مدرسہ ہے - تعلیم و تربیت کی جگہ ہے - اور اپنی خاص و ممتاز خصوصیات بھی رکھتا ہے -

پس ضرور ہے کہ اُسکا ناظم ایسا شخص منتخب کیا جاے جو صاحب علم و فضل ، منتظم و مدبر ، کاردان و باخبر ، اور قوۃ عملی و اداری رکھتا ہو - نیز قوم کی نظروں میں اپنے ان اوصاف کے لحاظ سے معروف ہو تا کہ وہ اسپر اعتماد کر سکے -

سب سے زیادہ یہ کہ قوم کی خدمت کا سچا ولولہ اسکے اندر ہو - ایثار اور قربانی کیلیے طیار ہو - قوم اور اسکے کاموں کیلیے کچھہ نہ کچھہ اپنا کھو سکے - کیونکہ یہ نہیں تو پھر باوجود ہر طرح کی قابلیتوں کے ایک جسد بے روح ہوگا -

ساتھہ ھی اسکی بھی ضرورت ہے کہ وہ ایک انجمن کا افسر اعلی ہوکر ایسا بے دست و زبان نہو کہ محض ایک ملبوس پتلے کی طرح جلسوں میں بٹھا دیاجاے - وہ ایک قومی انجمن کا سکریٹری ہوگا جسکے تما کام قوم کی توجہ اور تعلقات ھی سے چل سکتے ہیں -

پس ضرور ہے کہ صاحب قلم و صاحب زبان ہو - اعلے درجہ پر نہیں تو سیدھے سادھے طریقہ ھی سے لکھہ سکے اور بول سکے - علی الخصوص ایسی حالت میں کہ وہ ملک کی ایک عظیم الشان کانفرنس کا سکریٹری اور ایک تعلیمی مجلس کا افسر کل ہوگا -

یہ اوصاف عام حیثیت کے لحاظ سے ہیں کہ تعلیمی و دینی انجمنوں کے ناظم میں ان اوصاف کا ہونا ضروری ہے -

(خصـوصیـــات نـــدوہ)

اُسکے بعد ندوہ کی خصوصیات سامنے آتی ہیں - نـدوہ محض انجمن ھی نہیں ہے بلکہ ایک خاص طرح کی انجمن ہے - پس اسکے سکریٹری میں بھی اوصاف مندرجۂ صدر ایک خاص صورت میں ہونا چاہئیں - معیـار ادنی سے ادنی درجے کا قائم کیجیے جب بھی اقلاً ندوہ کے ناظم کیلیے ضروری ہوگا کہ وہ " مسئلۂ تعلیم علوم اسلامیہ " اور " مسئلۂ اصلاح " کا اندازہ داں ہو جـو ندوہ کے سب سے بڑے کام کا جوہر اصلی ہے - دار العلوم ندوہ دعوا کرتا ہے کہ وہ اپنے اصلاح یافتہ طریق تعلیم اور نصاب کتب سے ایسے علما پیدا کریگا جو قدیم مدارس عربیہ سے پیدا نہیں ہوسکتے - فن ادب اور فن تفسیر کے قدیم طریق تعلیم پر وہ معترض ہے اور اپنا ایک خاص طریقہ پیش کرتا ہے - پس یہ بھی ضروری ہے کہ اقلاً و تنزلاً وہ ایسا شخص ہو جو دار العلوم کی تعلیم و طرز تعلیم کی نگرانی کرسکے -

(موجودہ مدعی نظامت)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی خلیل الرحمن صاحب نامی ایک بزرگ کو ندوہ کا ناظم قرار دیا جاتا ہے - یہ کون صاحب ہیں ؟ کوئی مشہور صاحب علم و فضل ہیں ؟ نہیں - کسی درسگاہ کے معلم ہیں ؟ نہیں - کسی انجمن کے مشہور عہدہ دار ہیں ؟ نہیں - عربی کے ماہر ہیں ؟ نہیں - انگریزی کے گریجویٹ ہیں ؟ نہیں - مسئلہ تعلیم و مسئلہ اصلاح سے خاص دلچسپی رکھنے والے ہیں ؟ نہیں - خیر کم از کم اصلاح اور تجدید کے معتقد ہیں ؟ نہیں - اچھا قوم انکو ان کاموں کی حیثیت سے جانتی ہے ؟ یہ بھی نہیں - آخر وہ کیا ہیں ؟ یہ بھی معلوم نہیں - پھر کہاں جائیں ؟ اسکا بھی جواب یہی ہے کہ نہیں !

خیر - اگر قوم اُنہیں اب تـک نہیں جانتی تھی تو اب جان سکتی ہے ، اور یہ کچھہ ضروری نہیں کہ صرف صاحب شہرت اشخاص ھی صاحب حقیقت بھی ہوں - کتنی شہرتوں کے غلاف ہیں جنکے اندر کچھہ نہیں ہے ، اور کتنی ھی علم و اہلیت کے خزانے ہیں جو خاک گمنامی کے اندر چھپے ہوے ہیں ؟ ہمیں فیصلہ کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے - جتنے حالات معلوم ہو سکے ہیں انکو سامنے لانا چاہیے ، اور مزید حالات اُن لوگوں سے پوچھنا چاہیے جنھوں نے انکی آرزوے نظامت کو شرف قبولیت عطا فرمایا ہے -

پس جسقـدر معلوم ہے پہلے اُسے سن لیجیے - اسکے بعد غیر معلوم فضائل کیلیے معرک و مویدین کی خدمت میں چلیے گا -

(مولوی خلیل الرحمن صاحب)

(۱) مولوی خلیل الرحمن صاحب کے متعلق جسقدر حالات عام طور پر معلوم ہیں وہ یہ ہیں کہ انکے والد ایک مشہور عالم مولانا احمد علی مرحوم سہارنپوری تھے جنھوں نے صحیح بخاری کو ایڈٹ کرکے شائع کیا ، اور پھر صحیح مسلم مع شرح نووی کے اپنے مطبع میں صحت و خوبی کے ساتھہ طبع کی - لیکن میں جہاں تـک سمجھتـا ہوں اس وصف سے ندوہ کی نظامت کے مسئلہ میں کچھہ مدد نہیں ملسکتی -

اُسکے بعد وہ تاجر ہیں - " خلیل الرحمن منظور النبی " نامی فرم کے مالـک ہیں اور لکڑی کا کاروبار کرتے ہیں - بہت دولت مند ہیں ، مگر دولت کی صحیح مقدار کے تعین میں اختلاف ہے - منشی محمد علی محرر مال ندوہ کی روایت سات لاکھہ کی ہے - لیکن مولوی صاحب کے ایک دوست جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں ، اس روایت کو موقوف قرار دیکر جرح کرتے ہیں ، اور خود انکی مرفوع متصل روایت یہ ہے کہ چار لاکھہ روپیہ سے زیادہ بینـک میں نہیں ہے - الہم زد فزد -

میں یقین کرتا ہوں کہ اس وصف سے بھی مسئلۂ نظامت کے حل کرنے میں کوئی مدد نہیں ملسکتی ، اور اگر مدد لیجاے تو کلکتہ کا ایک معمولی مارواری جو لفظ " ندوہ " کا تلفظ بھی ٹھیک نہیں کرسکتا ، مولوی صاحب سے زیادہ نظـامت نـدوہ کا مستحق ہے -

قوت انتظامی کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں کیونکہ وہ ابتـک کسی جماعتی کام کے رکن کارفرما رہے ھی نہیں - قوم میں انکا وقار نہیں ، کیونکہ قوم انہیں کسی پبلـک کام کی حیثیت سے جانتی ھی نہیں ہے - لکھہ وہ نہیں سکتے ، بول وہ نہیں سکتے ، چار آدمیوں کے سامنے اگر اپنی مجلس ھی کو پیش کرنا پڑے تو سواے ایک تنحنح مسلسل اور صوت منحنی منقطع کے اور کچھہ سنائی نہ دیگا :

اے ہم نفس ! نزاکت آواز دیکھنا !

رہی علمی قابلیت تو جہاں تـک مجھے معلوم ہے میں بہت شـک کے ساتھہ لکھتا ہوں کہ وہ کسی لڑکے کو کافیہ بھی اچھی طرح پڑھا سکتے ہیں یا نہیں ؟ اور اگر وہ اپنے حدود سے باہر قدم نـکالیں تو یہ اُنکے لیے کوئی عیب کی بات نہیں ہے - جو شخص جس کام میں نہیں رہتا اُس سے بے خبر ھی رہتا ہے - وہ اگر مولانا عبد اللہ ٹونکی سے لکڑی کی قسمیں دریافت کریں تو شاید چار نام بھی نہیں بتلا سکیں گے - فی نفسہ انکے لیے یہ تعریف کی بات ہے کہ انہوں نے باوجود علما کے خاندان سے ہونے کے اپنا بار علماے ندوہ کی طرح قوم کے اندوختہ پر نہ ڈالا ، اور ایک شریف شہری کی طرح کاروبار تجارت میں مشغول رہے -

جب حالت یہ ہو تو علوم عربیہ و دینیہ کا تو اس مبحث میں نام لینـا بھی علم کی ایک ایسی بے حرمتی ہے جس سے زیادہ تصور میں آ نہیں سکتی - عمر بھر وہ اپنے کار و بار میں رہے - نیپال کے جنـگلوں میں درخت چرواے اور سہارنپور میں لاکر اُنہیں فروخت کیا - علمی زندگی کا کبھی اُن پر سایہ بھی نہیں پڑا - نہ تو کسی فن کو حاصل کیا ہے اور نہ کتابوں کو دیکھا ہے - نہ وہ جانتے ہیں کہ درس و تـدریس کیا شے ہے ، اور تعلیم و نصاب تعلیم کس قسم کی لکڑی کا نام ہے اور اُسکا نرخ کیا ہے ؟

(۲) جب ایک شخص کی عام قابلیت کا یہ حال ہو تو پھر ندوہ کی خصوصیات کے لحاظ سے بحث کـرنا محض فضول ہے -

مذاکرۂ علمیہ

ابتدائی تعلیم

میری مونٹسوری

(مقتبس از سائنٹفک امریکا)

اگر مشرق و مغرب کي تعليم اور اسکے نتائج کا موازنه کيا جائے يعنے يه ديکها جائے که دونوں جگه تعليم کتني هے اور نتائج کا کيا اوسط هے تو غالباً مشرق کے نام صفر نکليگا -

اسکا ايک بهت بڑا سبب يه هے که مشرق ميں ابتدائي تعليم کو کوئي اهميت نهيں ديجاتي' اسليے قدرتاً يه کام ايسے لوگوں کے هاتهه ميں رهتا هے جو ناقابل اور نا اهل هوتے هيں' يا ذي علم و صاحب کمال مگر پريشان روزگار اور آشفته حال هوتے هيں - وه اس ميدان ميں آتے هيں مگر اسليے نهيں که يه ميدان عمل و شعبۂ استعمال مواهب طبيعي هے' بلکه اسليے که يه کسب معاش و حصول ما يحتاج کا آخرين و سهل ترين ذريعه هے -

مگر مغرب کي حالت بالکل اسکے برعکس هے - وه ابتدائي تعليم کي اهميت کو سمجهتا هے اور نه صرف سمجهتا هے بلکه اسکي اس حيثيت کو هميشه ملحوظ رکهتا هے - اسکے بازار قدرداني ميں اس شعبۂ عمل کي بهي وهي قيمت هے جو دوسرے شعبه هاے کاري هے - اسليے وهاں جو لوگ اس ميدان ميں اترتے هيں وه صرف اسليے نهيں اترتے که يهاں انکے ليے اپنے نفس اور اپنے خاندان کے تکفل کا سامان هوگا - بلکه اسليے که يه بهي سعي و عمل اور استعمال قوی کا ايک نهايت اهم و ضروري ميدان هے' اس ميدان ميں طبع آزمائي کرتے هيں - قوم اور ملک بلکه عالم انساني کو فائده پهنچاتے هيں' اور اسکے صلے ميں خلود ذکر اور بقاے دوام حاصل کرتے هيں -

قوم کو ايک بازار سمجهيے - بازار ميں جب عمده جنس کي مانگ هوگي تو بهتر سے بهتر مال ضرور آئيگا - ليکن اگر متاع کي عمدگي کے بدلے قيمت کي ارزاني کا سوال هوگا' تو پهر يقيناً وه آنے والي جنس بدتر سے بدتر هوگي - قوم جب کسي شعبۂ عمل کو کم پايه هيچميرز سمجهتي هے - تو اس ميں در آنے والے وهي لوگ هوتے هيں جنکے ليے کام کي اور راهيں مسدود هوتي هيں' اور گو انميں سے بعض افراد با اين همه عسرو تنگي و سوء حال و واژون طالعي بهت کچهه کرسکتے هيں' مگر نهيں کرتے که اپني محنت و سعي کو نذر ناقدري و بے اعتنائي سمجهتے هيں -

ليکن اگر قوم ميں اس شعبه کے متعلق کم بيني و بے اعتنائي کے بدلے قدر شناسي اور حوصله افزائي هے' تو پهر بهت سے صاحب فضل و کمال دل و دماغ اس شعبه ميں قدم زن هوتے هيں -

اسليے قدرتاً يورپ ميں بهت سے اشخاص پيدا هوے جنکا ميدان عمل ابتدائي تعليم تها - انهوں نے اس ميدان ميں کارهاے جليل انجام ديے اور تاريخ نے از راه قدرداني انهيں دوام ذکر اور بقاء نام کا صله ديا -

* * *



تعليم و تربيت اطفال کا طبيعي طريقه

ميڈيم ميريا مونٹسوري کا مدرسه جس ميں نه بچوں کے سامنے کتاب هے اور نه کنڈر گارٹن کے تعليمي کهلونے - بلکه پوري آزادي اور خود مختاري کے ساتهه انهيں چهوڑ ديا گيا هے اور صرف کهيل رهے هيں ليکن اس کهيل کے اندر هي انکو ايسي پائدار تعليم دي جا رهي هے جو چپکے چپکے انکے ساده و معصوم دماغ ميں گهر بنا رهي هے !

اسي گروه ميں سے وه اطالي خاتون هے جسکا طريق تعليم اس مضمون کا عنوان بحث هے -

اس اطالي خاتون کا نام ميريا مونٹسوري (Maria Montessori) هے - يه سنه ۱۸۷۰ ميں روما ميں پيدا هوئي اور وهيں کي يونيورسٹي ميں پڑهنا شروع کيا - سنه ۱۸۹۴ع ميں اس نے ڈاکٹري کا تمغه (ڈپلوما) حاصل کيا - اور اسي يونيورسٹي ميں اس ڈاکٹر کي مددگار مقرر هوئي جو امراض عقلي کا علاج کرتا تها -

ايک عرصه تک وه اسي شاخ علاج ميں رهي - اسي اثناء ميں امراض عقلي کے هزارها بيمار اسکي نظر سے گزرے' مگر ان گونه گوں امراض ميں سے اسے سب سے زياده دلچسپي بلاهت يعني ساده لوحي اور بيوقوفي کے مريضوں سے هوتي تهي چنانچه وه ايسے بيمار کو نهايت اعتناء و اهتمام سے ديکها کرتي تهي -

سنه ۱۸۹۸ع ميں تعليم و تربيت کے متعلق تورين ميں ايک عظيم الشان موتمر (کانفرنس) منعقد هوئي - اس موتمر ميں ميريا مونٹسوري نے بهي تقرير کي - اس زمانے سينوبار تشلے وزير تعليم تها - اسے يه تقرير اسقدر پسند آئي که اس نے اس خاتون سے روما ميں مدرسين پر تقرير کي فرمايش کي - اس تقرير کا يه نتيجه نکلا که خاص بيوقوف اور کند ذهن لڑکوں کے ليے ايک مدرسه قائم کيا گيا' اور وهي اسکي پرنسپل مقرر هوئي -

ميريا مونٹسوري کي کوششيں بارآور هوئيں' اور اس مدرسه ميں بيوقوف اور کند ذهن بچوں کی تعليم نهايت کاميابي کے ساتهه

کا شوق اسے جنوں کي حد تـک پہنچ گیا ھے - کئي بار مجھے خیال ھوا کہ لاکھــہ بخیــل سہي ' مگر اس شوق کے ھیجــان میں آکر کچھہ نہ کچھہ خــرچ کر ھي بیٹھے گا - لیکن کئي سال ھوگئے - بارھا سخت سے سخت مواقع ندوہ کي مالي ضرورتوں کے پیش آے - مفلس اور بے زر ارکان نے اپني گرہ سے رقمیں پیش کیں - لیکن اس شیخ البخلاء نے جسکے کئي لاکھہ بینک میں جمع ھیں ' کبھي بھولے سے اتنا بھي نہ کیا کہ ایک ھزار روپیہ کا چند گھڑي کیلیے اعلان ھي کردیتا جیسا کہ بنارس کے اجلاس ندوہ میں بعض مولویوں نے جھوٹے اعلان کیے تھے -

" ایک ھزار روپیہ !! " اللہ اکبر !! ھزار کا لفظ سنکر تو میں نہیں سمجھہ سکتا کہ اس شخص کے ھوش و حواس بھي قائم رھینگے یا نہیں ؟ اسکے بخل کا تو یہ حــال ھے کہ دس بیس روپیے بھي ندوہ کیلیے خــرچ کرنا پڑیں تو اسي دن سے اُن تمام حرفوں کا بولنا چھوڑ دے جو " ندوہ " کے جاں طلب نام میں آتے ھیں ! نعوذ با للہ من عذاب البخل ! یہی وہ دولت کے پجاري ھیں جنکے لیے خدا نے ســورۂ نساء میں فرمایا ھے : الذین یبخلون و یامرون النــاس با لبخل (۴ : ۴۱) مگر اُنھیں یاد رکھنا چاھیے کہ جس دولت کو وہ اسقدر چھپا چھپا کر اور اپنی ساري عمر تکلیف و مشقت میں بسر کرکے جمع کرتے ھیں ' اور جسمیں خدا کیلیے اور اُسکے کاموں کیلیے کوئي حصہ نہیں ' وہ انکے لیے دولت و نعمت نہیں ھے بلکہ ایک بہت بڑا فتنہ ھے اور قریب ھے کہ اُس سے بجبر جدا کیے جائیں :

ولاتحسبن الذین یبخلون	جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل و کرم
بما اتاھم اللہ من فضلہ	سے مقــدور دیا ھے ' اور باوجود اسکے
ھو خیــرلھم ' بل ھـــو	راہ خدا میں خرچ کرنے سے بخل
شــر لھـــم ' سیطوقـــون	کرتے ھیں ' تو وہ اس کو اپنے حق
ما بخلــوا بہ یوم القیامہ	میں بہتر سمجھکر خوش نہوں - بہتر
و للہ میراث السمــاوات	نہیں بلکہ انکے حق میں نہایت ھي
والارض - و اللہ بما تعملون	برا ھے - کیونکہ جس مال کیلیے بخل
خبیــر - (۳ : ۱۷۵)	کرتے ھیں ' عنقریب قیامت کے دن

اُسکا طوق بنا کر اُنکے گلے میں پہنایا جائیگا - اور آسمان اور زمین ' سب کا وارث خدا ھی ھے اور جو تم کچھہ کررھے ھو ' اُس سے وہ بے خبر نہیں ھے !

(دو واقــعے)

چنانچہ حضرت کے ایثــار نفس اور انفاق مال کا پہلا کارنامہ یہ ھے کہ جب تک نظامت پر قبضہ نہیں ھوا تھا ' اُس وقت تــک صرف اسي کا رونا تھا کہ ندوہ کو کچھہ ملتا نہیں ' لیکن ناظم ھونے کے بعد بڑي مصیبت یہ آگئي کہ جو کچھہ بچي بچائي پونجي غریب کے پاس رھگئي ھے ' وہ بھي اب اس لکھہ پتي ناظم کی راہ فتح یابي میں قربان ھورھی ھے !

ندوہ کے ناظم یا معتمد کے قیام کا اب تک کوئي بار ندوہ کے سر نہ تھا - مولوي سید عبد الحي صاحب اپنے مکان کا کرایہ نہیں لیتے تھے - منشي احتشام علي صاحب کو اسکي ضرورت ھي کیا تھي - مولانا شبلي لکھنؤ میں ندوہ کیلیے رھنے لگے تو اپنے مکان کا کرایہ ھمیشہ خود دیا - اور سب نے یہي سمجھا کہ بیس پچیس روپیہ کي ادنی اور ذلیل رقــم کیلیے ندوہ کے سر پر آفت ڈالنا کوئي شرافت کي بات نہیں ھے - البتہ مجبوري ھو تو یہ دوسري بات ھے -

مولانا عبد الحي اگر لیتے تو ایک بات تھي - اُنکا مطب ابتدا سے اسقدر کامیاب نہ تھا - انکی زندگي محض فقیرانہ تھي - مولانا شبلي کو صرف سو روپیہ حیدر آباد سے ملتے تھے - پندرہ بیس روپیے ھر ماہ وہ کیوں خرچ کرتے ؟ تاھم ان لــوگوں نے ایسا نہیں کیا - لیکن جس دن سے مولوي خلیل الرحمـــن صاحب ناظم سمجھے گئے ھیں ' اسی دن سے پندرہ بیس روپیہ ماھوار کرایہ کا ایک مکان دفتر نظامت کے نام سے لیا گیا ھے - اسمیں وہ خود بھي رھتے ھیں اور انکا لڑکا بھي رھتا ھے اور اُســکا کرایہ غریب ندوہ سے وصول کیا جاتا ھے ' جسکي آمدني بند ھوگئي ھے اور جسکي عمارت نا تمام پڑي ھے ! اور پھر یہ وہ حیــا فروش شخص ھے جسکے کئي لاکھہ روپیے بینک میں محفوظ ھیں !

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو !

آگے سنیے - حضرت کے سفر کے تمام مصارف بھي غریب ندوہ ھي کے سر ڈالے گئے ھیں - اس دور نظامت میں جو مصیبت آتي ھے وہ سب سے پہلے بد بخت انوري ھي کا گھر تلاش کرتي ھے :

بــر زمیں نا رسیدہ مي پــرســد :
خانــۂ انـــوري کجـــا باشـــد ؟

ڈسمبر میں لیگ اور کانفرنس کا آگرہ میں اجلاس تھا - مولوي صاحب کو خوف ھوا کہ کہیں میري نظامت کے خلاف وھاں کوئي تجویز پاس نہ ھوجاے - لکھنؤ سے چلکر آگرہ آے ' اور اسکا کرایہ ۴۶ روپیہ ندوہ کے سر ڈالا گیا - پھر صرف اپنا ھي نہیں بلکہ اپنے ساتھہ اپنے ایک مصاحب کا بھي !

اب ذرا اس ایثار کي تشریح بھي سن لیجیے - حضرت کے بخل کا یہ حال ھے کہ اسقدر مدارج قارونیت طے کرنے کے بعد بھي جب کبھي اپني گرہ سے سفر کرتے ھیں تو تھرڈ کلاس میں کرتے ھیں ' یا بہت جوش فیاضي و امارت نے بے قابو کردیا تو انٹر کلاس میں - لیکن ناظم ھونے کے بعد جب غریب ندوہ کے سر بار ڈالکر سفر کیا جاتا ھے تو سکینڈ کلاس میں ' اور اس دولت مند بخیل کو ذرا شرم نہیں آتی کہ اگر میں نے تیس چالیس روپیے جیسي حقیر و نا قابل ذکر رقم قوم کے مال سے نہ لي تو میرا کونسا دیوالہ نکل جائیگا ؟

یا للعجب ! دل کا تو یہ حال کہ چالیس روپیے بھي نــدوہ کیلیے گرہ سے نہیں نکلتے ' اور اُسپر ولولوں کا یہ ھجوم کہ ندوہ کے ناظم بنکر نازو کرشمہ دکھلائینگے ! نادان اور زر پرست انسان ! اس چیز کیلیے کیوں اپنے تئیں رسوا کرتا ھے جسکے لیے تیــرا دل نہیں بنایا گیا ھے ؟ یہ ایک قومي انجمن ھے - یہاں اپنے تاجرانہ حساب و کتاب کو پہلے خیر باد کہہ لے ' پھر قدم رکھہ - ایک ایک ٹکے اور ایک ایک پائی کا جمع و خرچ یہاں نہیں چل سکتا :

تو دولت حسني ! زتو این کار نیاید !

ندوہ کي نظامت کا آغاز مولوي محمد علي صاحب سے ھوتا ھے - اُنکا یہ حال تھا کہ نواب وقار الامرا نے سو روپیے انــکے لیے مقرر کیے - انھوں نے اپنے نام کي جگہ ندوہ کے نام مقرر کرا دیے - حالانکہ بینــک میں چار لاکھہ کي جگہ شاید چار ھزار بھي اُنکے نہ تھے - آج ندوہ کے ناظــم مولوي خلیل الرحمن ھیں جو با وجود لکھہ پتي ھونے کے ۴۶ روپیہ دیکر اُسکے لیے سفر بھي نہیں کر سکتے ' اور لطف یہ کہ اسکے لیے سفر تھا بھي نہیں !

افسوس کہ ندوہ کا تمام اندوختہ ابتدا سے اسي میں برباد ھوا - نہ تو کوئي کام بنا ' اور نہ کوئي آرزو اُسکي پوري ھوئي - جو کچھہ ملا وہ یا تو علما نے اپنے کرایوں میں لٹایا یا واعظوں کے نام ایسے مني آرڈر بھیجے گئے ' جنـکي رسید تو آگئي مگر خود واعظ صاحب نہ آسکے : ان کثیرا من الاحبار و الرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ' و یصدون عن سبیل اللہ - فبشر ھم بعذاب الیم !

یہ تو استحقاق و اھلیت کا حال تھا - اب آیندہ نمبر میں قواعد و قوانین اور علي الخصوص خود ندوہ کے موجودہ دستور العمل کي بنا پر نظر ڈالي جائیگي - مجھے مولوي صاحب سے کوئي خصومت نہیں ھے مگر ایک عظیم الشان کام کي محبت ضرور ھے - میں ایک شخص کي خاطر کڑوروں مسلمانوں کے کام کو غارت نہیں کرسکتا - انھوں نے خود ھي اپنے تئیں پبلــک حیثیت میں رو نما کیا ھے - پس اب انکا سوال شخص کا نہیں ھے بلکہ جماعت کا ھے -

مقالات

اس قدرتي طريق تعليم ميں قابل لحاظ امر يه هے كه يه طبيعت پر بار نہيں هوتا - اس سے نه تو كوئي قوت پا مال هوتي هے اور نه افسرده - بلكه جو قوىٰ پوشيده هيں وه آشكارا ' اور جو آشكارا هيں وه نمو پذير هوجاتے هيں -

اس اطالى خاتون كى حقيقت شناس طبيعت نے اس اصلي رخنے كو پا ليا جو عام طريق تعليم ميں هے - يعنى قدرتى طريق تعليم كى مخالفت هوتي هے - اسليے اس نے اپنے طريق تعليم كا سنگ بنياد يه قرار ديا كه "بچه جو كچهه سيكهے وه از خود سيكهے" -

"بچه جو كچهه سيكهے وه از خود سيكهے" اس كا يه مطلب نہيں هے كه وه اعانت استاد كا منت كش بهي نه هو - بلكه اس سے مقصد يه هے كه نه تو وقت كى تحديد هو نه عنوان كا تعين - نه كتابت كي قرات هو نه استاد كي تلقين - نه سرزنش كى تخويف هو اور نه تحسين و آفريں كى تشويق ' بلكه صرف ايسے مواقع پيدا كيے جائيں جہاں بچه آئے اور اپنے پسند كي چيزوں ميں مصروف هو جائے - آستاد نگرانى كے ليے موجود هوں - بچه جو كچهه از خود سمجهلے اسميں مداخلت نه كريں ' جو نه سمجهه سكے اسے سمجها ديں - جن امور كي طرف اسكي توجه نه هو انكي طرف اسے متوجه كريں - اس مشغول كا محرك اميد و بيم نه هو ' بلكه وه تجسس جو انساني خاصه هے ' اور وه مسرت جو مساعي علميه كا بہترين اور حقيقي صله هے !

چنانچه ميريا مونٹسوري كے طريق تعليم كے مطابق جو مدارس قائم هوے ' انكي يه حالت تهي كه انميں هر لڑكے كو اختيار تها كه جو چاهے كرے -

اب ايك لڑكا آيا - اس نے ديكها كه لڑكوں كي چهوٹي چهوٹي ٹولياں ادهر ادهر پهيلي هوئى كهيل رهي هيں - پس كهيل سے اسے زياده رغبت هوئي اور وه اسي طرف چلا گيا اور انهيں كے ساتهه كهيلنے لگا - اس كهيل سے بهي گهبرايا تو وه دوسرے كهيل ميں شريك هوگيا - هر طرف استانياں موجود هيں - جو بات ديكهي كه لڑكوں كے سمجهه ميں نہيں آتي ' وه انهيں سمجها رهي هيں - بچے هيں كه كهيل ميں لگے هوے هيں - نه اكتاتے هيں اور نه تهكتے هيں - گويا بہشت كي حقيقي زندگي كا ايك نمونه هے ' جسكے اندر يه روحاني اجسام معصومه دايهٔ فطرة كي گود ميں كهيل رهے هيں !

يه مدارس عبارت تهے چند كمروں سے جنميں چهوٹي چهوٹي اور هلكي پهلكي كرسياں پڑي رهتي تهيں - كرسيوں كے علاوه زمين كا فرش بهي تها كه لڑكے چاهے بيٹهيں ' چاهے ليٹيں ' چاهے ٹيك لگاے كهڑے رهيں - كرسيوں كے علاوه چهوٹي چهوٹي ميزيں بهي هوتي تهيں - چند كمروں ميں سامان تعليم هوتا اور چند كمرے خالي پڑے رهتے تاكه اگر زياده كشاده جگه ميں اور لڑكوں سے علحده بيٹهكر كهيلنا چاهيں تو كهيل سكيں -

ميريا مونٹسوري نے ان علمي كهيلوں كي طرح هزارها كهلونے بنے هيں ' مگر انكي تفصيل اس مختصر مضمون ميں ناممكن هے - اسليے هم اسے قلم انداز كرتے هيں اور نفس طريق تعليم كا بيان شروع كرتے هيں - (باقي آينده)

انجمن اصلاح ندوه

" ان اريد الا الاصلاح ما استطعت "

[از جناب صفي الدوله حسام الملك ' سيد علي حسن خانصاحب خلف الصدق نواب صديق حسن خاں مرحوم ركن انتظامي ندوة العلما و سابق ممبر مجلس تعميرات دار العلوم - سكريٹري " انجمن اصلاح ندوه]

... و مصالح

ندوة العلما ميں اگرچه مدت سے متعدد خرابياں پيدا هوگئيں تهيں جنكي اصلاح ضروري تهي ' ليكن چونكه عام طور پر انكا كوئي اثر محسوس نہيں هوتا تها اسليے كسي نے انكي طرف توجه نہيں كي - اس بے توجهي كا نتيجه يه هوا كه دفعتاً ان كے مخفي اثر نے ندوة العلما كے نظام كو درهم برهم كر ديا - اب يه كوئي مخفي راز نہيں رها هے - اسليے پبلك نے اسكي طرف توجه كي هے - اخبارات نے اس انقلاب كے متعلق مضامين لكهے هيں - كلكته ' امرتسر ' پونا ' قصور ' دهلي ' بانكي پور ' بمبئى ' بريلي ' ملتان ' اور دوسرے مقامات ميں پبلك جلسوں كے ذريعه ندوه كي موجوده حالت پر بے اطميناني ظاهر كي گئي هے - انسپكٹر تعليمات نے دار العلوم ندوة العلماء كا معائنه كيا ' اور اس معائنه كي نهايت افسوس ناك رپورٹ لكهي ' جسكا اندازه صرف اس فقرے سے هو سكتا هے :

" اگر يهي ردي حالت قائم رهي تو گورنمنٹ اپنا ايڈ زياده عرصے تك نہيں ديسكتي "

اب ندوة العلماء كي اصلاح كا مسئله خاص طور پر قوم كي توجه كا مستحق تها - اسليے خيال پيدا هوا كه كه اسكے ليے ايك خاص كميٹي قائم كرنے كي اشد ضرورت هے ' چنانچه ميں نے اور جناب حكيم حافظ عبد الولي صاحب ممبر ندوه نے گذشته تجارب و معلومات كي بنا پر خاص طور پر اسكي ضرورت محسوس كي ' اور اسكے متعلق بتدريج عملي كام كرنا شروع كيا - پہلے متعدد اركان ندوة العلماء سے اسكي ضرورت و مقاصد كے متعلق ۲۴ جنوري سنه ۱۹۱۴ع كو بذريعه خط كے استصواب كيا جسكي نقل حسب ذيل هے :

" جناب من ـــ السلام عليكم و رحمته الله و بركاته - اسوقت ميں آپ كي توجه ايك نهايت ضروري قومي معامله كي طرف منعطف كرنا چاهتا هوں - آپ كو معلوم هے كه ندوة العلماء پر قوم كا لاكهوں روپيه صرف هوچكا هے ' اور موجوده حالت ميں اسكي هزار روپيه ماهوار مستقل آمدني اور ايك لاكهه كي لاگت كي عمارت موجود هے - ندوه سے بهت كچهه توقعات تهيں ' ليكن پچهلے ايك دو سالوں سے جو ابترياں پيدا هوئيں ' اور اب اسكي جو موجوده حالت هے ' اس نے تمام قوم ميں بے اعتباري پهيلا دي هے - ميں ايك زمانهٔ دراز سے ندوة العلماء كا ممبر هوں اور مقامي ممبر هونيكي وجه سے ندوه كے تمام حالات سے مطلع هونے كا مجهكو موقع ملتا رها هے - اس بنا پر ميں چاهتا هوں كه ايك اصلاحي كميٹي قائم كيجاے جسكے حسب ذيل كام هوں :

ھونے لگي حالت یه تھي که لڑکے اسپتال سے لائے جاتے تھے اس مدرسه میں پڑھتے تھے اور جب امتحان میں شریک ھوتے تھے تو ذھین اور عقلمند لڑکوں کے دوش بدوش ھوتے تھے -

اس کامیابی سے اسکا خیال عقلمند بچوں کي تعلیم کي طرف متوجه ھوا - وہ ایک مقام پر لکھتی ھے :

" میں اپني کوششوں کي بارآوري اور بیوقوف بچوں کي تعلیمي کامیابي پر غور کررھي تھي که دفعتاً میرے دل میں خیال آیا که آخر عقلمند اور ذھین لڑکے بیوقوف اور کند ذھن لڑکوں سے کیوں نہیں بڑھسکتے ؟ حالانکه انھیں یقیناً آگے ھونا چاھیے کیونکه فطرت نے انھیں ذھن رسا اور عقل سلیم بخشي ھے "

غور کرنے کے بعد اسے خیال آیا که کند ذھن بچوں کو یہاں مدرسے میں اسطرح تعلیم دیجاتي ھے که اس سے انکے عقلي قوی کو نشو و نما میں مدد ملتي ھے ' مگر غالباً عام مدارس کا طریق تعلیم اپنے نقص کي وجه سے دماغي قوي کو مدد دینے کے بدلے انکي بالیدگي کو روکتا ھے ' اور اسلیے وہ اپني طبیعي حدتک بھي نہیں پہنچ سکتے - پس اگر عام طریق تعلیم کی اصلاح کی جاے اور اسمیں بھی وہ اصول روشناس کیے جائیں جن کے مطابق اسوقت کند ذھن بچوں کي تعلیم ھو رھي ھے تو یقیناً نتائج اس سے بہتر ھونگے -

* * *

اسکے دل میں یه خیال کچھه ایسا جاگزیں ھوگیا که اس نے صحیح العقل اور ذھین لڑکوں کي تعلیم کے با قاعدہ مطالعه کا عزم کرلیا - چنانچه اس نے مدرسه کو خیر باد کھکے روما کي یونیورسٹی میں فلسفه پڑھنا شروع کیا ' اور علم النفس کے عملی مباحث پر خاص طور سے توجه کي - اسی اثناء میں وہ ابتدائي مدارس میں تعلیم کا تجربه بھي حاصل کرتي جاتي تھي -

چند سال تک تعلیم کے تجربه اور بچوں کي طبیعت کے مطالعه کے بعد اسے معلوم ھوا که بچوں کو اس طرح تعلیم دینا چاھیے که خود ان میں حقائق کے سمجھنے اور دریافت کرنے کي استعداد قابلیت پیدا ھو' نه یه که وہ استاد کے کورانه پیرو ھوں' اور اونٹ کي طرح جدھر ساربان لیجاے اودھر چلے جائیں !

اب وہ شب و روز ایک ایسے طریق تعلیم کي پخت و پز میں رھنے لگي جو بچے کے دماغ کے لیے صرف معین و مددگار ھو نه که ایک زبردستي کھینچنے والي رسي - یعني اس تعلیم کا مقصد صرف یه ھو که دماغ کو اپنے نشو و نما میں مدد ملے رھي یه بات که اس نمو کي رفتار کا رخ کیا ھو؟ اسمیں وہ اپنے میلان طبیعي کا پیرو ھو' نظام تعلیم یا معلم کو اس سے کوئی سروکار نه ھو - جسطرف وہ جائے نظام تعلیم اور معلم دونوں اسي طرف ھي کو لیجائیں -

* * *

حسن اتفاق سے سنه ۱۹۰۷ ع میں اپنے اس خیال کي تکمیل کا ایک عجیب و غریب موقعه ھاتھه آگیا - مکان والوں نے شہر کے محلے میں نہایت عالیشان اور پر تکلف عمارتیں بنوانا شروع کیں - اس امید پر که یہاں امراء و روساء رھا کرینگے ' انمیں مقابله شروع ھوگیا' اور عمارتوں کي وسعت و تکلف میں ایک دوسرے سے مسابقت کي کوشش ھونے لگي ' لیکن جب عمارتیں بنکے تیار ھوئیں تو یه خیال غلط ثابت ھوا اور بالاخر انھیں فوراً تمام عمارتیں مزدوروں اور غریبوں کو کرایه پر دینا پڑیں -

تھوڑے ھي عرصے میں یه محله جسکے متعلق امید تھي که کامیابي کے ساز و سامان زندگي اور حلقہاے عیش و طرب سے جنت کا نمونه بنیگا ' فقر و فاقه ' گندگي و ناپاکي ' اور بدبختي و بد اخلاقي سے جہنم کا ٹکڑا بنگیا - یه حالت دیکھکے روما کے اھل درد نے ایک انجمن اس محله والوں کي اصلاح و فلاح کے لیے قائم کي - اس انجمن نے اپنے یہاں ایک صیغه خاص ان بچوں کي تعلیم کے لیے بھي رکھا جنکي عمر تین اور نو سال کے درمیان تھي - اسکے لیے چند مدرسے قائم کیے - ان مدارس کا انتظام اسي اطالي خاتون کے ھاتھه میں دیا گیا - اب اسے اپنے مجوزہ طریق تعلیم کے تجربه کا پورا موقعه تھا - چنانچه ان مدارس میں اس نے وھي طریقه رائج کیا ' اور ھر معلم کے لیے لازمي قرار دیا که جس خاندان کے لڑکوں کو پڑھائے اسي کے قریب رھےبھي -

عام مدارس کا قاعدہ یه ھے که درس کے چند مقررہ گھنٹے ھوتے ھیں- ان گھنٹوں میں چند مخصوص عنوانوں کے متعلق استاد درس دیتا ھے - جو بچے محنتي اور شوقین ھوتے ھیں انکي تحسین و تعریف ھوتي ھے' اور جو بدشوق اور سست یا کند ذھن ھوتے ھیں انکي سرزنش بید' رول ' یا گوش مالي سے ھوتي ھے -

یعنے بچه جو کچھه پڑھتا ھے وہ اسلیے پڑھتا ھے که استاد بھي پڑھا رھا ھے - استاد جو کچھه پڑھاتا ھے وہ اسلیے پڑھاتا ھے که حسب قاعدہ آج کا یہي سبق ھے - سبق کے یاد کرنے کے لیے جو شے محرک ھے وہ زیادہ تر سرزنش کا خوف اور کمتر تحسین و تعریف کا شوق ھوتا ھے - غرضکه عام طریقه میں جو روح کار فرما ھوتي ھے وہ جبر و اکراہ اور مجبورانه پابندي نظام و آئین ھے -

لیکن دماغ کا اقتضاء اسکے بالکل برعکس ھے - اس کي حالت بالکل معدہ کي سي ھے- جسطرح معدہ صرف اسي غذا کو قبول کرتا ھے جو انسان کو مرغوب ھوتي ھے' اور اسیوقت غذا کو پوري طرح ھضم کرسکتا ھے جبکه بھوک کے وقت اور بقدر خواھش دیجاتي ھے اسي طرح دماغ بھي صرف انھي معلومات کو لیتا ھے جو میلان طبع کے موافق ھوتي ھیں' اور ذھن کي بھوک اور مدرکه کي پیاس کے وقت سامنے آتي ھیں -

عام طریقه تعلیم میں ایک طرف تو بہت سے پوشیدہ قوی اسلیے ظاھر نہیں ھوتے که انکو اظہار کا موقع ھي نہیں ملتا - دوسري طرف بعض قوی جو ظاھر بھي ھوتے ھیں' انپر اتنا بار پڑ جاتا ھے که اپنے طبیعي حد نمو و ترقي تک نہیں پہنچ سکتے ' اور سادہ و عام زبان میں ٹھٹھر کے رھجاتے ھیں !

ایسي حالت میں خلاف طبیعت و استعداد فطري بچه جو کچھه سیکھه لیتا ھے' اسے ریگ رواں پر ایک سبکرو مسافر کا نقش پا سمجھیے ' جسے مرور ایام' ھوا کے جھونکے ' اور دوسرے راھرو کے نقش قدم بآساني مٹا دیسکتے ھیں -

اور یه نتیجه نا گزیر ھے کیونکه عام طریقه تعلیم اس قدرتي طریقه تعلیم کے بالکل خلاف ھے جسکے مطابق انسان ماں کي آغوش سے لیکے قبر کي خوابگاہ تک تعلیم حاصل کرتا رھتا ھے -

انسان پیدایش سے لیکے موت تک برابر درس لیتا رھتا ھے مگر یه درس آموزي و تعلیم تحدید وقت ' تعین موضوع ' اعانت کتاب ' اور خوف تعذیب یا امید تحسین سے آزاد ھوتي ھے - اس سلسلۂ درس کا ما حصل یه ھے که جو چیزیں انسان کے حواس خمسه کے سامنے آتي ھیں ' وہ اپنا اپنا عمل کرکے اسکے نتائج سے دماغ کو اطلاع دیدیتي ھیں - دماغ اگر ان نتائج کو سمجھه جاتا ھے تو فوراً ان اطلاعات کو اپنے خزانے یعني حافظه میں بھیجدیتا ھے ' اور اگر شکوک پیدا ھوے تو پھر کاوش و تلاش شروع ھوجاتي ھے -

(۱) اصــلاح نصاب تعليـم (۲) دارالافتـا کا قائـم هونا (۳) رفع نزاع باهمي -

یه تین جمـلے جسقدر مختصر هیں ' اوسیقدر اپنے مفهوم اور معني کے اعتبار سے نهایت وسیع اور عظیم و اهم هیں - جسوقت اِن مقاصـد کا ندوه نے اظـهار کیا ' اُسوقت ملـک میں مختلف وسائل ترقي پهیلے هوے تھے - بعض لوگ مغربي زبان و علوم کي تحصیل میں سرگرم و مشغول تھے ' بعض تحصیل صنعت و حرفت پر زور دے رهے تھے ' بعض لوگ سیاسي معلومات کو معیار ترقي قرار دیتے تھے ' بعض مذهبي تعلیم کے طریقۂ قدیم هي کو مایۂ ناز سمجھه رهے تھے - یه سب چیزیں ایک حد تـک بجاے خود بلا شـبه مخصوص لوازم ترقي سے هیں' مگر وه اصل چیز جسمیں حقیقی ترقي کا راز مضمر هے اور یه سب لوازم اسکے فروعات میں سے هیں ' خود انـکے پاس موجود تھي' مگر خود انکو اسکي مطلق خبر نه تھي - یعني مذهب اسلام کي حقیقي اور صحیح دعوة و ارشاد جو صرف اصلاح نصاب تعلیم هي سے حاصل هو سکتا هے -

سـالها دل طلب جام جم از ما مي کرد
انچه خود داشت ز بیگانه تمنا مي کرد

اسکي عملي تدبیر وهي تھي جو ندوه نے سوچي' یعني غیر ضروري رسمي علوم کے بجاے ضروري اور حقیقي علوم رائج کیے جائیں' اور ایک عظیم الشان دارالعلوم اس غرض سے قائم کیا جائے تا که علوم دینیه میں تازه جان پیدا هو' اور اُس دارالعلوم سے ایسے طلباء نـکلیں جو ایک نه ایک فن میں مجتـهدانه کمال رکھـتے هوں - نیز وسیع الخیال هوں' جدید علوم سے بھي آشنا هوں' اپنے ملـک اور بیروني ملکوں میں اسلام کی خدمت انجام دیسکیں -

دوسرا مقصد رفع نـزاع باهمي تها - اسکا طریقه ندوه نے یه ٹهرایا که بذریعۂ جلسهاے عام علماء میں ربـط و اتحاد کا سلسله قائم کیا جاے' اور طلباء میں تهذیب نفس اور شائستگي اخلاق پیدا کیجاے تا که اظهار عقائد و مسائل کے وقت اور مناظروں میں لعن و طعن' سب و شتم' اور تـکفیر سے زبان و قلم کو پاک رکھیں -

سنه ۱۸۹۸ع ۱۳۱٦ھ' میں دارالعلوم کي ابتدائي شاخ کا لکھنؤ میں افتتاح هوا - سنه ۱۹۰۰ع مطابق سنه ۱۳۱۸ھ' میں تجویز هوئی که انگریزي زبان بطور زبان ثاني داخل درس کیجاے - بعض معزز ارکان ندوه نے اسکي سخت مخالفت کی دارالعلوم کے توڑ دینے کي دهمکي دي' با ایں همـه روشـن ضمیرانـه استقلال سطحي مخالفت پر غالب آیا ' اور سنه ۱۹۰۱ع مطابق سنه ۱۳۱۹ ھ ' میں انگریزي زبان کي تعلیم بھي جاري هوگئي ' اور کچھه دنوں کے بعد لازمي کردیگئي -

(ابتـــلاء عظیـم)

یهاں یه بھي ظاهر کردینا ضروري هے که بعض اسباب سے جنکي تفصیل کا یه موقع نهیں' صوبـه کي گورنمنٹ کو ندوه کي جانب سے سیاسي بدگمانیاں پیدا هوگئیں' جسکا نتیجه یه هوا کـه ایک ایک کرکے مدعیان حمایت ندوه جـدا هونے لگے ' خطباء اور واعظین نے اپنا عصا سنبهالا ' اور صدارت مجالس کے دعوے داروں نے ندوه سے کناره کھینچا - جناب مولانا محمد علي صاحب بعد فراغ حج واپس آکر نظامت سے مستعفي هوگئے' اور جناب مسیح الـزمان خانصاحب مرحوم ناظم قرار پا ے - اسوقت سے ندوه کي حالت بد سے بدتر هونا شروع هوئي - آمدني پہلے سے بھي کچھه نه تھي - اب عـام چندوں کا سلسله بھي ٹوٹنا شروع هوگیا - محض اتفاقي چندوں پـر اجراے کار موقوف رها -

(عروج بعد از زوال)

یهانتک که ندوه کي خوش قسمتي سے وه زمانه آیا جبکه مولوي مسیح الزمان خانصاحب نے لکھنؤ میں قیام نه کرسکنے کي وجه سے عهده نظامت سے استعفا دیدیا اور حسب اقتضاے وقت بجاے مستقل ناظم مقرر هونے کے تقسیم عمل کي بنا پر تین معتمدیاں قائم کیگئیں :

(۱) معتمد دارالعلوم جناب علامه شبلي نعماني (۲) معتمد مراسلات جناب مولوي عبد الحي صاحب (۳) معتمد مال جناب منشي احتشام علي صاحب -

اس زمانے کو ندوه کے سنبهالا لینے کا زمانه سمجھنا چاهیے - اس زمانے میں اور اسکے مابعد کے زمانے میں بهوپال اور بهاولپور سے بیش قرار عطیات و وظائف مقرر هوے - پچاس هزار روپیه کي رقم جناب بیگم صاحبه بهاولپور نے بغرض تعمیر دار العلوم مرحمت فرمائي - صوبے کے گورنمنٹ نے بھي از راه مهرباني ندوه کي جانب اپني توجه مبذول کي' اور ایک قطعۂ اراضي جو لکھنؤ میں آهني پل کے دهني جانب واقع هے ' دار العلوم کے لیے عطا کرنے کا حکم دیـا ' اور هز آنر سر جان هیوٹ صاحب بهادر نے اپنے دست خاص سے دارالعلوم کا سنگ بنیاد نصب فرمایا - سنه ۱۹۰۸ ع میں بمزید عنایت گورنمنٹ نے اس فیاضانه اصول پر که ندوه کي طرز تعلیم اور نصاب تعلیم میں کسي قسم کے تغیر و تبدل کي گورنمنٹ کي جانب سے خواهش نه کیجاریگي ' پانسو روپیه ماهوار کا عطیه دینـا منظور فرمایا - سنه ۱۹۰۹ ع میں درجۂ تکمیل کهولا گیا اور علم کلام اور علم ادب کا نصاب مقرر هوا ' اور بہت سے همدرد اور مقتدر حضرات نے مثل جناب علامۂ شبلي اور جناب نواب عماد الملک بهادر نے اپنے قابل قدر کتب خانے مرحمت فرماے (خود جناب مقرر نے بھي اپنا گرانقدر کتب خانه مرحمت فرمایا - الهلال)

غرض بیکس مریض ندوه نے بظاهر تندرست هوکر اپنے آثار حیات نمایاں کرنا شـروع کیے اور پهـر وهی اگلي سے چهل پهل نظر آنے لگي' بلکه اوس سے بھي کهیں زیاده عشاق علم و قوم کے ساتھه بوالهوسان شهرت و نمود کي جماعت نے بھي ملکر دو بالا گرمي بازار پیدا کردي ' مگر افسوس اور کمال افسوس کے ساتھه مجھکو کهنا پڑتا هے که:

خواب تها جو کچھه که دیکها ' جو سنا افسانه تها !

ندوه کي اس ترقي کے جسم میں بھي هلاکت کي جراثیم پوشیده تھے - اس زمانے کو اسکی خرابي اور نکبت کا پیش خیمه سمجھنا چاهیے - قطع نظر ان خرابیوں کے جو دستور العمل ندوه اور اسکي انتظامی کارروائیوں سے علاقه رکھتے هیں ' بد ترین خرابی یه تھی که خود کارکنوں اور ندوه کے ذمه دار افسروں میں مقاصد ندوه کے متعلق کوئی متفـق عقیده موجـود نه تها ' اور نه کوئی متحده اصول انـکي کارروائیوں کي تهه میں پایا جاتا تها ' بلـکه اُن نا بینا لوگوں کي طـرح جو هاتھي کو اپنے هاتھه سے ٹٹول ٹـٹول کر هر ایک اپني ایک نئي تشخیص کا طـالب داد هوتا تها' ان لوگوں میں بھي خود مقاصـد ندوه کے بارے میں سرتا سر اختلاف خیالات موجود تها - اس امر کا اندازه کارکنان ندوه اور ارکان سے ملکر اور گفتـگو کـرنے کے بعد اب بھي غالباً بخوبي هوسکتا هے - کسقـدر مضحکه انگیز اور تعجب خیز بات هے که وه جماعت جو اصلاح نصاب تعـلیم اور نشر علوم رباني کي علم بردار بنـکر اُٹھي تھي' وه خود اپني تصحیح خیالات نه کرسکي ' اور وه جماعت جسنے رفع نـزاع باهمي اپنا اهم مقصد قرار دیا تها ' خود هي آپس میں نزاع و فساد کي تخم ریزي کي باني هوئي ! (البقیة تتلی)

(۱) معاملات ندوہ کی تحقیقات کرے -

(۲) ارکان اور غیر ارکان دونوں قسم کے لوگ کمیٹی میں انتخاب کیے جائیں ' اور ایک مشترکہ کمیٹی تحقیقات کامل کے بعد ایک رپورٹ مرتب کرے کہ بدنظمی اور ابتری کے کیا وجوہ ہیں ' اور اون کی کیونکر اصلاح ہوسکتی ہے ؟

(۳) یہ کمیٹی فریقین کی جنبہ داری سے بالکل آزاد رهکر کام کرے -

(۴) یہ رپورٹ تمام اخبارات میں شائع کیجاے ' اور قوم کو متوجہ کیا جاے کہ وہ اپنی قومی عظیم الشان درسگاہ کو خطرہ میں نہ آنے دیں -

والسلام

راقم — محمد علی حسن خان - حکیم محمد عبد الولی "

(ضرورت اصلاح کا اعتراف)

اس خط کے جواب میں ارکان ندوہ کی جو رائیں موصول هوئیں اُن میں سے بعض یہ هیں :

(جناب مولوی محمد الدین صاحب جج چیف کورٹ بهاول پور)

مجھے اس امر میں آپ کے ساتھہ پورا اتفاق ہے کہ ندوۃ العلماء کی حالت قابل اصلاح ہے ' اور تجویز اصلاح صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ایک کمیٹی بلا رو رعایت تحقیقات کرے اور اسکے نتائج بغرض آگاهی عام شائع کیے جائیں -

(جناب نواب اسحاق خان صاحب انریری سکریٹری علیگڈہ کالج)

مجھے آپ کی اس راے سے اتفاق ہے - البتہ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر یہ ظاہر کرنا چاهتا هوں کہ اس اصلاح کی نیت سے جو کمیٹی مرتب هو ' اوسکے مقصد کی واقعی کامیابی کا مدار اسپر هوگا کہ منتظمین ندوۃ العلماء کی همدردی یا کم سے کم اونکا مشورہ بهی شامل حال هو - میرا دوسرا مشورہ یہ ہے کہ درمیانی اصلاحی کارروائیوں کو قبل از وقت اخبارات میں شائع نہ کیا جاے ' ورنہ بحث کا طولانی سلسلہ شروع هو جائیگا -

(جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر میور کالج الہ اباد)

جس کمیٹی کے متعلق جناب نے لکھا ہے امید ہے کہ نهایت مفید هوگی اور بہرحال اوسکی ضرورت ظاهر ہے - مگر میں اسکا رکن بننا اپنے خاص حالات کے لحاظ سے مناسب نہیں سمجھتا -

(جناب حاذق الملک حکیم اجمل خان صاحب دهلی)

آپنے ندوہ کے متعلق ایک کمیٹی قائم کرنیکی راے ظاهر فرمائی ہے - میں اس تجویز کے ساتھہ بالکل متفق هوں -

(جناب شمس العلماء مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دهلی)

سواے اس تجویز کے کہ ایک کمیٹی بغرض اصلاح مقرر هو اور وہ نہایت آزادی اور ایمانداری سے تمام معاملات ندوہ کی تحقیقات کرے اور اسکی اطلاع برابر پبلک کو دے اور پوری قوت سے تمام خرابیاں عملی طور سے دور کرنیکی کوشش کرے ' اور کوئی صورت اب ندوہ کے بقا کی خیال میں نہیں آتی -

میں ایسی کمیٹی کے مقرر هونے سے دل سے متفق هوں اور هر طرح آپ کی اس تجویز کا شریک هوں -

(جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم امرتسر)

تجویز جناب کی نهایت معقول ہے ' اسے ضرور عملی جامہ پہنایا جاے ' ندوہ میں پیش کرکے کمیٹی قائم کرا دیجیے - ندوہ کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے -

(جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر مدراس)

میں آپ بزرگواروں کے ساتھہ پورے طور سے اتفاق کرتا هوں کہ ندوہ کی موجودہ مشکلات میں اوسکی اصلاح کرنا نہ صرف اپنا منصبی فرض ہے بلکہ بہت بڑا قومی فریضہ ہے - آپنے جو واقعات اوسکی اصلاح کے متعلق قلم بند کیے هیں اور جس پیرایہ میں " اصلاحی کمیٹی " قائم کرنے کا خیال ظاهر فرمایا ہے ' اوس سے مجھے سر مو اختلاف نہیں -

(جناب مولوی حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور)

بیشک آپ کی اس بارہ میں جو راے ہے وہ نہایت مناسب ہے ' پورے طور پر مجھے ان امور سے اتفاق ہے -

(جناب مولوی سید محمد صاحب اوجین)

جو اسکیم اصلاح و ترقی کے متعلق آپ نے قائم کی ہے خاکسار اس سے متفق ہے -

(جناب خان بہادر سید جعفر حسین صاحب انجنیر ریاست بهوپال)

بذریعہ تار میںنے اپنے اتفاق راے سے اطلاع دی ہے ' اور امید ہے کہ خداوند کریم اس جلسہ کو کامیاب کریگا -

(انجمن اصلاح ندوہ)

جب یہ ابتدائی مراتب طے هوچکے اور حالات زیادہ ابتر هوتے گئے ' تو زیادہ التوا مناسب نظر نہ آیا ' اور ۱۵- مارچ کو غور و مشورہ کیلیے ایک جلسہ منعقد کیا گیا - اس جلسے کی روئداد اخبارات میں چهپ چکی ہے - یہاں وہ تحریر درج کرتا هوں جو میں نے اس جلسے میں حضرات شرکاء مجلس کے سامنے پیش کی تهی :

(تقریر جلسۂ ۱۵ مارچ)

ناله را هرچند می خواهم که پنهان برکشم
سینه می گوید که من تنگ آمدم فریاد کن !!

جناب صدر انجمن !

قبل اسکے کہ جو مدعا آج کے جلسہ کا ہے وہ بیان کیا جاے ' میں یہ عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ شکستہ دلوں کی ایک ناچیز کمزور صدا کو جس دلی توجهہ کے ساتھہ آپ بزرگوں نے اپنے گوشۂ دل میں جگہ دی ' اسکا شکریہ کسیطرح زبان و قلم سے ادا نہیں هوسکتا - یہ محض ایک رسمی شکریہ نہیں ہے بلکہ صحیح واقعہ کا اظہار ہے - فجزا کم اللہ خیر الجزاء -

(گذشتہ پر ایک نظر)

حضرات ! آپ کو یاد هوگا کہ ندوہ کو قائم هوے ابهی صرف بیس اکیس سال هوے هیں - وہ مبارک زمانہ ابهی تک هماری آنکھوں میں پهر رہا ہے جبکہ چند روشن ضمیر علماء نے سنہ ۱۸۹۴ع میں باضابطہ مجلس ندوہ کے قائم هونے کا اعلان کیا ' اور جناب مولانا محمد علی صاحب اسکی مسند نظامت پر متمکن هوے - ندوہ کے وہ رفیع الشان مقاصد جو بمنزلہ بنیادی اصول کے هیں ' ابهی تک هم سب کے دلوں پر نقش هیں ' اُن مقاصد کو تین مختصر جملوں میں ادا کیا جا سکتا ہے :

اسرار اصرابلس

غزوۂ طرابلس اور اُسکا مستقبل

شمالي افریقـــه کا " سر مخفي "

شیخ سنوسی اور طـریقـــۂ سنوسیه

(٣)

شریف عبد المطلب کي گرفتاري

حج ختم ہوا - مکہ معظمہ شریف عبد المطلب کے ہاتھہ میں تھا اور دولۃ علیہ اس خوف سے کہ کہیں تمام بدو بھڑک نہ اٹھیں ' کوئي کارروائي نہیں کرسکتي تھی - آخر جنگ و حرب کي جگہ مکر و خدع سے کام نکالنا چاہا ' اور اسکے سوا چارۂ کار بھي نہ تھا - عثمان پاشا ایک جنگي جہاز بغیر فوج اور سامان جنگ کے لیکر جدہ آیا ' اور مشہور کیا کہ محض رسد لینے اور زیارت کرنے کي غرض سے لنگر انداز ہوا ہے - اُس وقت جنگي جہاز اہل عرب کیلیے ایک عجیب و غریب تماشا تھا - عثمان پاشا نے جدے سے شریف کے پاس ایک خط بھیجا ' جسمیں بطور ایک عالیشان پادشاہ کے اسکو مخاطب کیا تھا ' اور بڑي لجاجت اور عاجزي سے مکے آنے اور حرم کي زیارت کي اجازت طلب کي تھي - شریف نے اجازت دي ' اور وہ مکے پہنچا - وہاں روز شریف کي صحبت میں شریک ہوتا اور بحري لڑائیوں کے تعجب انگیز واقعات بیان کرتا - ایک دن کہا کہ جس جہاز میں آیا ہوں ' وہ اتنا بڑا ہے کہ ایک پورا شہر معلوم ہوتا ہے ' اور اسمیں عجیب عجیب طرح کے سامان راحت و عیش مہیا کیے گئے ہیں - شریف کو تعجب ہوا اور وہ تعجب بڑھتا رہا - یہاں تک کہ ایک دن شریف نے جہاز دیکھنے کي خواہش کي اور اپنے ساتھہ صرف بارہ خاص غلام لیکر جدہ آیا - عثمان پاشا نے دعوت و ضیافت کا بڑے تکلف سے اہتمام کیا تھا ' جوں ہي وہ جہاز کے اندروني حصے میں پہنچکر کھانے پینے میں مشغول ہوا ' کپتان نے لنگر کھولکر قسطنطنیہ کا رخ کردیا !

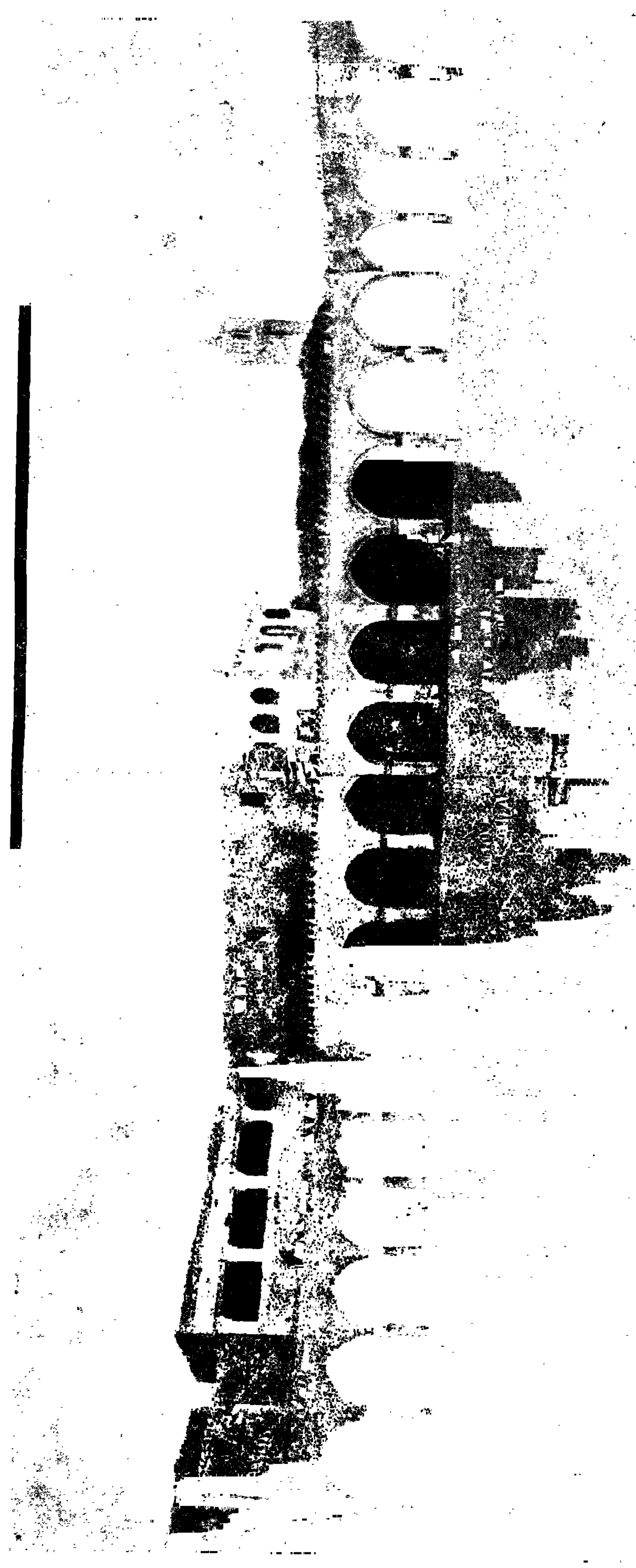
جہاز بہت بڑا تھا - عرصے تک شریف کو حرکت محسوس نہ ہوئي - اسکے بعد چلنے کا قصد کیا تو عثمان پاشا نے رات بھر قیام کي درخواست کي - صبح کو سادہ دل شریف اٹھا تو سمندر کي موجوں میں جہاز تیزي سے جا رہا تھا !

قسطنطنیہ پہنچکر شریف عبد المطلب نظر بند کردیا گیا ' اور ایک محل اسے رہنے کیلیے دیدیا -

(عـــود الی الاصل)

شیـخ محمد بن علي السنوسي عین اُسي زمانے میں مشغول دعوۃ تھے ' اور انکي خانقاہ مرجع خلائق تھي - دولۃ عثمانیہ کو کسي وجہ سے یقین ہوگیا کہ شیخ کا ہاتھہ بھي اس غدر میں ہے اور اس نے شریف عبد المطلب کي پوشیدہ اعانت کي ہے -

جب شریف قسطنطنیہ میں نظر بند ہوگیا اور دوبارہ ترکي حکومت نئے شریف کے تقرر کے بعد مکہ میں قائم ہوگئي ' تو قسطنطنیہ سے تحریک کي گئي کہ شیخ کي خانقاہ کے اثر کو کسي طرح کم کیا جاے ' اور کسي نہ کسي بہانے خود شیخ کو بھي گرفتار کرلیا جاے - لیکن قبل اسکے کہ ایسا ہو ' خود شیخ کو اسکا علم ہوگیا ' اور وہ دوبارہ مکہ معظمہ سے دیار مصر کي طرف روانہ ہوگیا -



جربوب کي جامع مسجد جو شیخ سنوسي اول نے تعمیر کي

عـالم اسـلامي

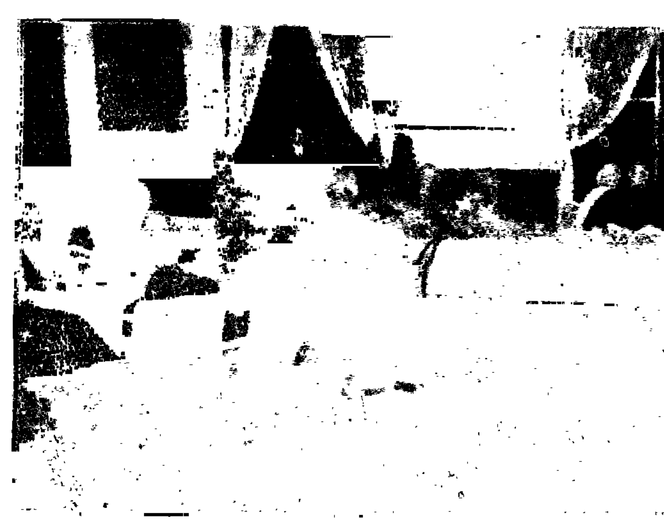
مشرق اقصى اور دعوة اسلام

مسلمانان چين كي تعليمي ترقيات

جاپان ميں تبليغ اسلامي كي تحريك

آجكي اشاعت ميں تين تصويريں على الترتيب شائع كي جاتي هيں - پہلا گـروپ دار الحكومت چين يعني پيكن كے ايك اسلامي مـدرسے كا هے، جسميں مسلمان لڑكے علوم دينيه كي تعليم حاصـل كرتے هيں - پہلي صف اساتذہ كي هے جو چيني هيں اور سب كے سب مسلمان هيں - اسكے بعد كي دو تصويريں جاپان كے متعلق هيں جو انگريزي رسالے " اسلامك يونيٹي" يعني " الواحدة الاسلاميه" سے نقل كيے جاتے هيں - اس رسالے كے ايڈيٹر مسٹر حسن يوهٹانو ايك جاپاني نو مسلم هيں - سالانه قيمت صـرف دو روپيه هے اور اس پته سے خط و كتابت كي جاسكتي هے :

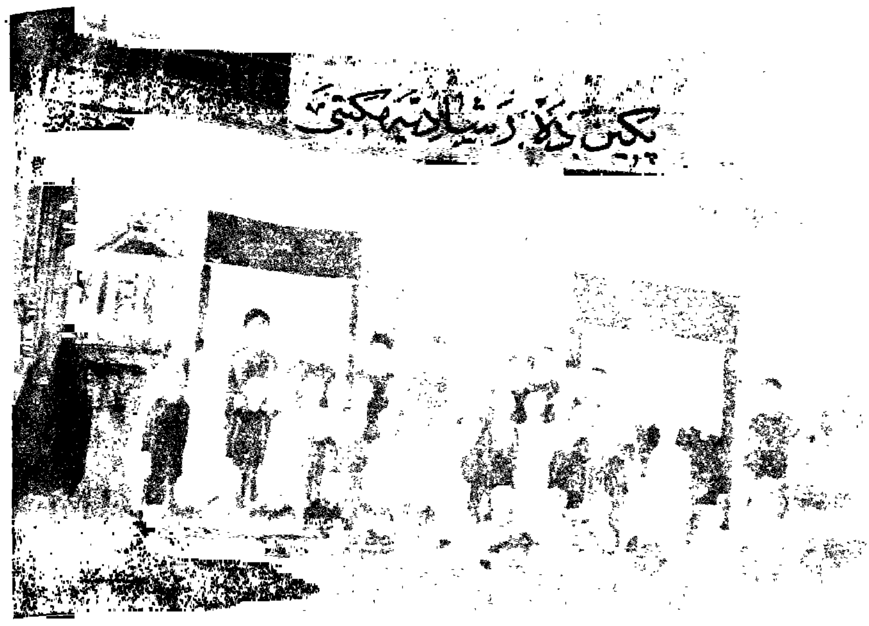
Hosan U. Hatano No. 41, Daimachi Akasaka, Tokyo
JAPAN



ان دو تصويروں ميں پہلا مرقع جاپان كي مجلس اسلامي كے ايك ڈنـر كا هے، جسميں بڑے بڑے مشاهير وقت شريك هوے تهے، جن ميں سے بعض كے نام يه هيں :

مسٹر ٹويا ما (ايك مشهور جاپاني عالم اور ليڈر) ڈاكٹر ٹورايو- (هاؤس آف پيرس كے ليڈر) كاونٹ ٹيراشمير (ايك ملكي افسر) بائرن - ان كنڈا ' آنريبل سر گيورہ ' ڈاكٹر كوگو ' جنرل جے - بيكي - مسٹر اوٹيك (ممبر پارليمنٹ) مسٹر ايٹو (ممبر پارليمنٹ) انكے علاوہ بہت سے ترك ' مصري ' اور هندو معززين شريك تهے -

سب سے زيادہ نماياں حيثيت اس مجمع ميں ڈاكٹر سنڈ رلدنڈ كي تهي' جو امريكه سے صلح ريگانگت كا پيغام ليكر تمام عالم كا سفر كر رهے هيں' اور جو اس مجلس اسلامي سے يه معلوم كركے نهايت متاثر هوے كه يه پيغام وحدت و صلح اب سے تيرہ سو برس پہلے



ريگستان حجاز ميں اولين مرتبه سنايا جا چكا هے : ان هـذہ امتـكم امة واحدہ و انا ربكم فاعبدون !

ڈاكٹر موصوف ٹوكيو سے پكينـگ هوكر هندوستان آئينگے اور يہاں سے مصر جائينگے -

دوسرا مرقع ايك نهايت محترم اور مقدس مجمع كا عكس گرامي هے جو مجمع الجزائر جاپان ميں فرزندان توحيد كي پہلي جماعت كو هم سے روشناس كرتا هے - كثـر الله امثـالهم : ومـن احسـن قـولا ممـن دعـا الى اللـه وعمل صـالحـا وقال انني مـن المسلمين ؟ (۴۱ : ۳۴)

يه جاپاني مومنين اولين كا مجمع اس تقـريب سے منعقد هوا تها كه ايك نئے طالب حق ڈاكٹر ڈالفرڈ ولستهارپ كے قبـول اسـلام كے موقعه پـر موجود رهے - ڈاكٹـر موصوف كا اسلامي نام " عبد الصمد " ركها گيا - وہ بائيں جانب كي آخري كرسي پر رونق افروز هيں -

يه تمام نتائج حسنه در اصل ڈاكٹر بركت الله كي كوششوں كے ابتدائي ثمرات هيں جنكو خدا تعالى نے جا پان ميں اولين تخم توحيد كے ڈالنے كيليے چن ليا تها -

جاپان ' انگلستان ' امريكه ' جزائر فيلي پائن ' اور سب سے پہلے خود هندوستان دعوة و تبليغ اسلام كيليے تشنه هو رها هے ' اور فضل الهي نے خود بخود ان ممالـك كے دروازے كهول دـيے هيں - پهر كيا اب بهي ايك عظيم الشان مركزي مشن كے قائم كرنے كا وقت نهيں آيا ؟ اور كيا مسلمانوں كو باهمي تـكفير و تفسيق سے مهلت نه مليگي ؟

گوش اگر گـوش تو و ' ناله اگر نالـهٔ من '
انچه البته بـه جاے نـه رسد فريـادست !

فهل من مجيب ؟



تـرجـمـه اردو تفسير كبيـر

قيمت حصه اول ۲/ - روپيه - ادارة الهلال سے طلب كيجيے -

مراسلات

جربوب تـک پهنچا دیتے - نه تو اُسے کسی دنیاوي حکومت سے اب خوف تها اور نه جاسوسوں کي مراقب نظروں سے -

(وفـات اور تصنیفـات)

اُس نے اپني زندگي هی میں اپني دعوت کو کمال عروج و رفعت ذکر کے عالم میں دیکهه لیا' اور سنه ۱۲۸۹ هجري میں جب پیام اجل پهنچا تو وه نهایت طمانیة اور دل جمعي کے ساتهه اسکے استقبال کیلیے طیار تها -

شیخ سنوسي اول کے علم و فضل اور دعوة و طریق ارشاد کا اندازه اُسکي تصنیفات سےهوسکتا هے جن میں سے بعض حسب ذیل هیں:

(۱) ایقاظ الوسنان في العمل بالسنة و القران - مصر میں چهپ گئي هے' مگر اب مطبوعه نسخه نهیں ملتا - میرے کتب خانے میں موجود هے- والد مرحوم نے قسطنطنیه میں ایک سنوسی داعي سے لي تهي - اس کتاب سے شیخ کي دعوة کا پورا پورا اندازه هوتا هے' اوریهي کتاب هےجس نے سب سے پہلےمیرے دل میں انکي نسبت حسن ظن پیدا کیا - موضوع یه هےکه صدر اول کے بعد سےمسلمانوں میں عملي تنزل شروع هوا' تا آنـکه بدعات و زوائـد اور خرافـات و سئیات نے اعمال صحیحهٔ شرعیه کي جگه لیلي - اب پوري سعي اسمیں صرف هوني چاهیے که قران و سنت کي تعلیم کا احیاء کیا جاے - اس کتاب پر آگے چلکر بحث کرونگا -

(۲) الشموس الشارقة فی سماء مشائخ المغاربة و المشارقه - بمبئي میں ایک سنوسي کے پاس اسکا قلمي نسخه دیکها تها' مگر اُسکا بیان هے که تیونس میں چهپ گئي هے- یه تصوف اور سلاسل سلوک کي ایک نهایت هي جامع کتاب هے - تمام طریقوں کا مختلف ابواب و فصول میں تذکره کیا هے' اور علی الخصوص اُن طریقوں کا جو بلاد مغرب و افریقه میں رائج هوے -

(۳) العقیده - عقائد محدثین و سلف صالح میں ایک چهوٹي سي کتاب هے - عبارت نهایت صاف هے - کهیں کهیں متکلمین کا رد بهي کرتے گئے هیں - مصر میں چهپ گئي هے اور ملتي هے -

(۴) المعین فی الطریق الاربعین - میں نے نهیں دیکهی - نام سے جوکچهه معلوم هو سمجهه لیجیے -

(۵) المنهل الرائق في الاسانید و الطرائق - اس کتاب میں وه تمام اسانید جمع کیے هیں' جنسے شیخ نے سلوک و تصوف ور مختلف علوم دینیه حاصل کیے - اساتذه کے حالات بهي دیے هیں - انداز تصنیف وهي هے جو حضرة شاه ولي الله قدس الله سره کے اُستاذ شیخ ابراهیم کردي المدني نے اپني اسانید میں ختیار کیا هے - تیونس میں چهپ گئي هے' اور میرے پاس موجود هے -

اسکے علاوه اور بهت سي تصنیفات هیں جو تیونس اور الجزائر کے پریسوں میں چهپوائي گئیں' مگر انکا حال معلوم نهیں - فرانس میں بهي ایک مختصر رساله چهپا هے جسمیں نئے مریدوں کیلیے ضروري تعلیمات هیں - مدت هوئي اُسکا خلاصه ایک شخص نے اخبار المؤید مصر میں چهپوایا تها' اور میں نے اُسکا خلاصه اخبار لیل کے کسی نمبر میں دیا تها -

مسئلهٔ بقاء و اصلاح ندوه

میرٹهه

مسلمانان میرٹهه و بیرونجات کا ایک عام جلسه زیر صدارت مولوي محمد علي صاحب اڈیٹر کامریڈ و همدرد هجوم نوچندي میں منعقـد هوکر نـدوة العلما لکهنؤ کے متعلق حسب ذیل رزولیوشن پاس هوا :

" مسلمانان میرٹهه ندوة العلما لکهنؤ کي موجوده شورش اور بدنظمي پر دلي تاسف کا اظهار کرتے هیں' اور اُنکی خواهش هے که ندوه کے معاملات کي جانچ و پرتال و نیز درستي کیلیے - مسلمانوں کا قائمقام مگر آزاد کمیشن مقرر کیا جاے ' جسمیں حسب ذیل اصحاب شامل هوں :

سرراجه صاحب محمود آباد' نواب وقارالملک بهادر امروهه ' مسٹر محمد علي اڈیٹر کامریڈ ' حکیم محمد اجمل خانصاحب دهلي ' مسٹر مظهر الحق بیرسٹر ایٹ لا بانـکي پور ' حاجي رحیـم بخش صاحب بهاولپور' خواجه حسن نظامي صاحب دهلی ' آنریبل سر ابراهیـم رحمت الله بیرونٹ بمبئي' مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کلکته ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگی محل لکهنؤ '

ندوه کا جلسهٔ انتظامیه

اور

طلبـاء کے قسمـت کا آخـري فیصله

۲۶ - مارچ سنه ۱۹۱۴ ع گو کسي خاص تقریب سے هندوستان میں ممتاز نهو' لیکن وه اس حیثیت سے ایک قابل یادگار تاریخ هے که اوس دن هماري قسمت کا اخري فیصـله هونیوالا تها - اخرکار بهزار انتظار و هزار کشمکش امید و یاس یهه یوم الفصل آگیا' اور اوس نے هماري تقدیر کا یکطرفـه فیصله سنا دیا -

اس یادگار تاریخ کے شام کو جلسه انتظامیه هونیوالا تها ' لیکن ۲۵ مارچ کے شام هي سے ارکان کے تشریف آوري کا سلسله شروع هوا ' اور ۲۶ مارچ کي صبح تـک هماري نـگاهیں مولوي عبد الرحیم ریوازوي ' مولوي نظام الدین جهنجهري ' مولوي ناظـر حسین جهتاروي ' مولوي احمد علي محدث میرٹهي ' مولوي ظهور الاسلام فتحپوري ' مولانا سیف الرحمن پشاوري ' قاري عبد السلام پاني پتی ' مولانا فضل حق صاحب رامپوري ' کے عقیدتمندانـه زیارت سے نور افروز هوچکیں - یهه وه بزرگ تهے ' جنکي ذات سے همکو منصفانه فیصله کے ساتهه رفق و ملاطفت اور ذاتي دلجوئي کي بهي توقع تهي - انکے علاوه نواب اسحاق خان' کرنل عبد المجید خان ' مولوي حبیب الرحمن خان شیروانی ' شـریک جلسه هوئے - خاندان کاکوري کے تمام ممبر منشي احتشام علی صاحب کے کوٹهي میں پہلے هي سے موجود تهے - قانون داں ممبروں کا سلسله جنمیں مولوي نسیم صاحب' مولوي

(مصر میں دوسرا قیام)

اُس زمانے میں مصر کي عنان حکومت عباس پاشا الاول کے هاتهه میں تهي - وہ سید محمد بن علي کے فضائل کا غلغله سن چکا تها - مصر پہنچتے هي خدیو مصر کي جانب سے نہایت شاندار استقبال عمل میں آیا ' اور " قریۂ شیخ قللی " کے قریب اس نے ایک زاویه بنا دیا که یہاں مقیم رهیے' اور اپنے اعمال و اشغال کو شروع کیجیے -

مگر شیخ نے حکومت کا احسان لینا گوارا نہیں کیا ' اور قاهرہ کے قریب ایک گانوں میں جس کا نام " کرداسه " هے خود اپنے لیے خانقاہ بنائي - ابهی چند ماہ هي گـذرے تهے که اسکي شهرت سے تمام وادي نیل گونج اُٹها ' اور هزاروں آدمي اطراف اور قاهرہ و اسکندریه سے آکر اسکے درس اور حلقۂ مجاهدات میں شریک هونے لـگے - اُسکي صحبت عجیب و غریب تهي' اور اُسکي تقریر کي فعالیت کا بڑے بڑے زبان آور مقابله نہیں کر سکتے تهے - جو شخص ایک مرتبه بهی اُسکی آواز سن لیتا تها ' پهر اُسکے اختیار سے باهر تها که دوبارہ اسکی طرف نه کهنچے !

لیکن معلوم هوتا هے که یہاں کا قیام اُسے اپنے مقاصد کے حصول کیلیے بے سود نظر آیا ' اور وہ بہت جلد برداشتۂ خاطر هو کر دوبارہ طرابلس کي طرف روانه هو گیا -

(العزبات کی آبادي)

اس مرتبه اُس نے اپني قدیمي خانقاہ کو تو بدستور رهنے دیا لیکن اسکے علاوہ جبل اخضر کے قریب ایک دوسري وسیع اور محفوظ جگه تلاش کي' جہاں کوئي وسیع آبادي بس سکے -

طرابلس کا اندروني حصه ایک تاریخي سرزمین هے' جہاں اب تـک گذشته قرون مدنیۃ کے بہت سے آثار باقي هیں - کارتهیج یهیں آباد تها ' سارانیکا یونانیوں کي ایک بہت بڑي مملکت اسي سرزمین میں تهي' اور فتح مند رومیوں نے بڑي بڑي عمارتیں اسي کے ریگ زار پر کهڑي کي تهیں - جبل اخضر کے قریب اب تک سارانیکا کے بڑے بڑے کهنڈر باقي هیں - ازانجمله ایک بہت بڑا قلعه هے جو کسي وقت دنیا کے بڑے بڑے قلعوں میں سے هوگا - سید محمد بن علي السنوسي نے اسي قلعه کے کهنڈروں کو اپني خاص آبادي کیلیے پسند کیا ' اور چند نئي عمارتیں بنا کر اُسکا نام " عزبات " رکها -

عزبات کي آبادي روز بروز بڑهنے لگي' اور " شیخ سنوسي اول" کي صحبت اور حصول قرب کی کشش نے تمام افریقه و عرب اور یمن و حجاز سے هزارها ارادتمندوں کو وهاں جمع کـردیا - یہاں تـک که وہ اندرون طرابلس اور صحرا کي ایک بہت بڑي آبادي هوگئي جو اب تک موجود هے' اور گذشته غزوہ طرابلس کے دوران میں بارها اُسکا نام لیا گیا هے -

(جـربـوب)

عزبات ایک آباد مقام هوگیا ' مگر در اصل آبادي سے بڑهکر شیخ کے مقاصد کیلیے اور کوئي شے مضر نه تهي -

تین چار سال کے عرصے میں تمام شمالي افریقه پر شیخ کي روحاني حکومت قائم هوگئي ' صحراے لیبیا کے تمام قبائل اُسکے مرید هوگئے ' اور اُسکے خلفاء اور داعي دور دور تـک پهیل گئے' جو شیخ کي جانب سے عمل بالکتاب و السنۃ کیلیے هر طالب سعادت مسلم سے بیعت لیتے تهے - یہاں تک که جاوی اور سینگا پور میں اُسکے داعي پہنچے ' اور جزیرۂ سیلون اور کولمبو میں اُسکے نام پر بیعت لي گئي -

یه حالت دیکهکر حکومت عثمانیه کو از سرنو توجه هوئي' اور طرابلس اور مصر سے بڑي بڑي رپورٹیں قسطنطنیه روانه کي گئیں - شیخ کے عقیدت مند مصر اور قسطنطنیه هر جگه موجود تهے - انهوں نے خبر دي که حکومت کسي مخالفانه کارروائي کا عزم کر رهي هے -

یه حالت دیکهکر شیخ نے اراده کرلیا که آبادي اور شہروں سے اپنے مرکز کو بالکل الگ کرلے' اور عزبات ایک صدر مقام کي حیثیت سے رهے' مگر خود اُسکي قیامگاہ اس سے بهي زیادہ دور اور محفوظ تر گوشے میں هو - پس اُس نے صحراء لیبیا کے مہلک اور بحر ریگ کے حصے کي طرف توجه کي -

" صحراء لیبیا " کرۂ ارضي کے اُن عجیب و غریب مقامات میں سے هے جسکي مہلک خصوصیات پر آجتک انسان کی قوتیں فتح نه پاسکیں - یه سب سے بڑا صحراء هے جو شمالي افریقه کے خوفناک ترین قطعه سے عبارت هے ' اور ریـگ محض کا ایک ایسا سمندر هے' جسکے طوفان ریگ و غبار کے آگے اقیانوس اور انطلانطیک کے بحري طوفان کچهه حقیقت نہیں رکهتے - وہ یک سر ریگستان هے - نباتات اور آثار حیات کا اسکے کسي گوشے میں پته نهیں - مهینوں سفر کرتے جائیے مگر پانی کا ایک قطـرہ میسر نـه آئیگا - شمالي افریقه میں بڑي بڑي اولوالعزم قومیں آباد هوئیں - رومن امپائر اور یونانیوں نے عظیم الشان شہر بسائے ' لیکن صحرا کے اندر قدم رکهنے کي کسي کو جرأت نہیں هوئي ' اور نه کوئي آبادي آجتـک وهاں قائم هوسکی -

اگر نقشه آپکے پاس هو تو اپنے سامنے رکهه لیجیے - آپ بنغازي کے قریب " جبل مشرق " کي چوٹیوں کو دیکهیں گے اور اُسکے قریب هي برقه کي سرحدي آبادي " اولاد حرابي " نظر آئیگي - پس اسکے بعد هي صحراے لیبیا کا حصه شروع هو جاتا هے' اور کچهه دور تـک چهوٹي چهوٹي آبادیـاں بادیـه نشین قبائـل کي ملتي هیں جو " واحه " کے نام سے مشہور هیں' اور اُنهی کے مجموعه کو " الواحات صحرا " کہتے هیں جو لیبیا کي اصلي آبادي هے -

اسي سلسلے میں ایک مقام " جغبوب " یا " جربوب " هے جو " العزبات " سے دس دن کے مسافت پر اور صحرا کي اولین آبادي " الواحۃ سیوا " سے تین دن کے فاصلے پر واقع هے - صحراء میں هونے کي وجه سے قدرتي طور پر یه ایک محفوظ مقام تها -

" سنوسي اول " نے عزبات کا قیام ترک کردیا ' اور آیندہ کیلیے اپني قیام گاہ اسي مقام پر قرار دي - یه واقعه سنه ۱۲۷۳ هجري کا هے -

سب سے پہلے اُس نے ایک نہایت عالیشان اور وسیع مسجد بنائي' جسکے صحن کے اندر ایک لاکهه سے زیادہ آدمي به یک وقت سما سکتے هیں' اور جسکي چار دیواري مثل قلعه کے نہایت بلند اور محکم هے - اُسکے صحن کي تینوں جانب محراب دار برامدہ هے' اور هر محراب کے اندر ایک وسیع حجرہ جسمیں کئي شخص بآرام و راحت رهسکتے هیں' اسي طرح صرف مسجد هي کے اندر کئي هزار آدمیوں کے رهنے کا سامان هو گیا -

مسجد کے ساتهه هي اُس نے ایک بہت بڑي خانقاہ بهی بنائي' جسکے اندر نئي نئي عمارتوں اور زاویوں کا سلسله برابر جاري رها - اب وہ بالکل مطمئن هو کر یہیں مقیم هو گیا تها ' اور اپنے افکار میں غرق تها - لوگ هر طرف سے کهنچتے هوے جربوب آتے' اور یه اپنے طریقه کے وعظ و هدایت اور ارشاد و سلوک میں مشغول رهتا - تمام قبائل پیشتر هي سے مرید هو چکے تهے - باهر کیلیے صدها داعي اور خلفاء بهیجتے جاتے تهے' اور نو وارد مسافروں کیلیے مختلف اقطاع افریقه میں رهنما متعین تهے' جو انهیں بآرام و راحت

نکلا که طلبه کو نواب اسحاق خانصاحب پریسیڈنت جلسه نے یهه فیصله سنادیا که اگر اپ لوگوں نے بلا شرط اسٹرائک نه ختم کر دي ' تو اپلوگونکے نام خارج کر دیے جائینگے ' طلباء نے اس حکم کو نهایت ضبط و تحمل کے ساتهه سنا ' اور در حقیقت یهه انکے استقامت کا اخري امتحان تها - اب صرف اخلاقي قوت کا اثر ڈالا جاسکتا تها - اسلیے صرف ان ارکان نے اس موثر قوت سے کام لینا چاها جنکو طلباء کے ساتهه همدردي تهي - چنانچه اس غرض سے مولوي حبیب الرحمن خانصاحب شیر واني اور مولوي فضل حق صاحب رامپوري بعد نماز جمعه دارالعلوم میں تشریف لاے - مولوي عبد الرحیم صاحب بهي ساتهه آے تهے - ان بزرگوں نے چند طلباء کو ایک کمره میں جمع کرکے پرائوٹ طریقه سے گفتگو کي ' اور امید دلائی که اگر وه فیصله قبول کرلیں تو وه لوگ شکایات کي تحقیقات پر جلسه کو توجه دلائینگے ' لیکن چونکه انهوں نے ذاتي همدردي سے یه طریقه اختیار کیا تها ' اسلیے طلباء کو ان بزرگوں کي همدردي کے اعتراف کے ساتهه اس پر تسکین نهیں هوئي - اب بهي فیصله قائم رکها گیا هے اور طلباء کو ارکان و جلسه انتظامیه کے یکطرفه فیصله سے بالکل مایوسي هوگئي هے ' انکو اب صرف قوم کا بهروسه هے - یه ارکان کا آخري فیصله تها ' جسمیں ڈیسپلن ' قانون ' انتظام ' جلسه و ارکان کي پوزیشن ' غرض مختلف خارجي اسباب کا لحاظ رکها گیا ' لیکن طلباء کے مطالبات کا رجوه اسٹرائک کا ' مهتمم او ر ناظم کی حیثیت کا ' ارکان کے انفرادي حالت کا اثر اس سے بالکل مختلف هے - اکثر ارکان نے ذاتي حیثیت سے احساس کیا ' اور بعض دلیر طبع لوگوں نے اس کو ظاهر بهي کردیا که طلبه کے مطالبات قابل لحاظ هیں ' اور مهتمم و ناظم میں طلباء پر اثر ڈالنے اور انتظام قائم رکهنے کي قابلیت نهیں -

(طلباء دارالعلوم ندوة العلما - لکهنؤ)

زنده درگور مریضوں کو خوشبري

یه گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکهتی هیں ' زمانهٔ انحطاط میں جواني کي سی قوت پیدا کر دیتي هیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی هیں ' اور همارا دعوی هے که چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بیان سے باهر هے - ٹوٹے هوے جسم کو دوباره طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چهرے پر رونق لاتي هے - علاوه اسکے اشتها کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر هیں ' هر خریدار کو دوائی کے همراه بالکل مفت بعض ایسي هدایات بهي دیجاتي هیں ' جو بجائے خود ایک وسیلهٔ صحت هے - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول بذمه خریدار چهه شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیه ۸ آنه - ۴ آنه کا ٹکٹ بهیجدین آپکو نمونه کي گولیونکے ساتهه ساتهه راز بهي تحریر کیا جائیگا -

المشتهر

منیجر کارخانهٔ حبوب ۵ یا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وه هاتهه کے بنے هوئے هوے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو درنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور هجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا و مروه اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف بحرف پڑهي جاتي هے -

منیجر صوفي پنڈي بهاؤ الدین - ضلع گجرات - پنجاب

امیروں کیلیے موسم سرما کا عجیب تحفه

مفرح بے نظیر

شافي مطلق نے عجیب اثر اِس جوهر بے نظیر میں مخفي رکها هے - نازک مزاج آدمي یا اُمرا جنکي طبیعت قدرتي طور پر موسم گرما کي شدت کي متحمل نهیں هو سکتي طرح طرح کے امراض مثلاً ڈهرکا - گرمي حرارت مثانه - وجع المعده - خفقان - مالخولیا - غشي - خرابي خون پریشاني - اوداسي - کاهلي اور تساهلي میں مبتلا هو جاتے هیں - اس شربت نے استعمال سے یه تمام شکایات بالکل رفع هو جاتي هیں - اگر حالت صحت میں اس شربت کو استعمال کیا جاوے تو موسم گرما کي گرمي قطعی اثر نکرے - طبیعت میں هر وقت سرور و نشاط رهے اوداسي و کاهلي نام کو بهي نه آئے - غم و الم پاس نه بهٹکے - دل و دماغ میں طرب و نشاط کا جمگهٹا رهے - یه شربت ذائقه میں نهایت لذیذ اور شیریں هے - عهده داروں - ججوں - کلرکوں - استادوں اور دماغي محنت کرنے والوں کے لیے نعمت عظمی هے - قیمت تین پاؤ شربت تین روپیه صرف محصول ڈاک ۱۲ - آنه نصف قیمت پیشگي آني چاهیے -

المشتهر

مولوی غلام حیدر اینڈ کو منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه یا (Plan) هے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعه کي پیمایش کرکے پیمانے سے بنایا هے نهایت دلغریب متبرک اور عجیب چیز هے - مسجد نبوي میں جهاں جهاں ستون هیں نقشے میں ان جگهوں پر چهوٹے چهوٹے دایرے بنے هوئے هیں جهاں نقشے میں ستونوں کا رنگ گلابي هے - مسجد میں بهي وه گلابي رنگ کے هیں - ریاض جنت کا ٹکڑا جسکے ستون موقعه پر زرد رنگ کے هیں نقشے میں بهي انکو زرد رنگ دیا هے - حضرت سرور کائنات رسول کریم صلعم کے عهد مبارک میں مسجد کي جسقدر حد تهي اسکو سبز رنگ دیا هے - حضرت عمر خطاب - عثمان غني - اور دیگر خلفاے کے وقت میں مسجد کے ساتهه جسقدر جگه ایزاد کرکے ملائي گئي هر ایک علحده رنگ سے دیکهائي گئي هے - بیر فاطمه - بستان فاطمه - باب الرحمت - باب النسا - باب مجیدي باب الجبریل - منبر - جاے تکبیر روضه شریف - مزار حضرت عمر - حضرت ابابکر صدیق - محراب النبي صلعم دیگر سب ضروري مقامات نقشه میں صاف طور سے دیکها دي گئي هیں - روغني نقشه معه رول وکپڑا پانچ رنگوں سے چهپا هوا - پیمانه صحیح طور پر مطابق موقعه تیار کیا قیمت صرف ایک روپیه علاوه محصول میں ملتا هے -

دیگر کتابیں

(۱) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ روپیه ۸ آنه هے - (۲) مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

ملنے کا پته — منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین

ضلع گجرات پنجاب

ظهور احمد صاحب خاص طور پر قابل ذکر هیں ' انسے الگ تها - اس مختلف الاوصاف اجتماع سے همکو ایک ایسے فیصلے کي توقع تهي ' جو قانون ' انتظام ' شریعت ' رفق و ملاطفت کا بهترین مجموعه هو سکتا تها ' لیکن مولانا فضل حق صاحب رامپوري کي همدردي ' مولانا حبیب الرحمن خان شیروانی کے محبت آمیز نصیحت کے الگ کرنیکے بعد همارے دامن امید میں کیا ایا واقعات کي ترتیب اسکا فیصله کر سکتی هے -

ترتیب نزول کے لحاظ سے ۲۶ - کي صبح تک علماء کا اجتماع هو چکا تها - یه تمام بزرگ دار العلوم کے متصل فروکش تهے - صبح سے شام تک طلبا سے ملنے جلنے اونکے خیالات کے دریافت کرنیکا کافی موقع مل سکتا تها ' لیکن ایک بزرگ بهي ایسے نه تهے ' جو دار العلوم میں آتے ' اور طلبا کي اخلاقي دلجوئي کرتے - اس بنا پر طلباء انکے اخلاقي کشش سے متمتع نهوسکے ' جو قانوني فیصله سے بهت زیاده موثر هوسکتي تهي - دوسرے ممبروں کو انسے بهي بالاتر سمجهنا چاهیے - چار بجے شام کو ان بزرگوں کا اجتماع هوا ' اور سب سے پہلے اسٹرائک کا معامله پیش کیا گیا - اس معامله کے فیصله کیلیے یه بحث چهڑي گئي که شرعي حیثیت سے اسٹرائک جائز هے یا نهیں - تمام لوگوں نے متفقه فتوي دیا که اسٹرائک ناجائز هے - اس فتوی کے حاصل کرنیکے بعد یهه یکطرفه فیصله کر دیا گیا که طلباء کو بلا شرط اطاعت قبول کر لینی چاهیے ' ورنه انکا نام خارج کر دیا جائیگا - یهه اس معاملے کا آخري فیصله تها ' لیکن با ایں همه دار العلوم کي قومي خصوصیت کا اس قدر لحاظ رکها گیا که اخلاق آمیز تمهید کے ساتهه طلباء کو سنایا گیا - اس غرض سے کرنل عبد المجید خاں صاحب ' حکیم عبد الولي صاحب ' مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیروانی ' مولوي فضل حق صاحب رامپوري ' مولوي احمد علي صاحب محدث میرٹهي ' دار العلوم میں تشریف لاے - طلباء اس فیصله ناطق کے سننے کیلیے پہلے سے موجود تهے - کرنل صاحب نے سب سے پہلے تقریر شروع کي ' اور تمهید میں اپني عظیم الشان شخصیت کو نمایاں کیا ' دار العلوم پر اپنے احسانات گناے ' گورنمنٹ کے تعلقات بتاے ' اسٹرائک کو شرعي حیثیت سے ناجائز قرار دیکر یهه فیصله سنایا - اسکے بعد حکم عبد الولي صاحب نے تقریر کي - حکیم صاحب نے اگرچه انتظامي حیثیت سے اسٹرائک کو ایک مضر چیز ثابت کیا ' تاهم انهوں نے موجوده دور کي خصوصیت کو نظر انداز نهیں کیا ' جس نے جذبات و خیالات میں آزادي پیدا کردي هے ' اسلیے انهوں نے اسٹرائک کو اس قدر قابل نفرت اور حقیر چیز ثابت کرنیکي کوشش نهیں کي ' جس کا اثر کرنل صاحب کے تقریر کے هر لفظ سے ظاهر هوتا تها - حکیم صاحب کے بعد مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیرواني نے ایک موثر تقریر کي ' اور کرنل صاحب کي تقریر پر سنجیده نکته چیني کے بعد وه طریقه اختیار کیا ' جو طلباء پر اثر ڈال سکتا تها - انهوں نے بهت سے تاریخي واقعات سے ثابت کیا که علماء کا کام صرف طلب علم تها ' اور طلباء دار العلوم کو اس غرض کیلیے موجوده ناگوار حالت چهوڑ کر اپنے بهترین سلسله تعلیم کو شروع کر دینا چاهیے - ارکان کے تقریر کا سلسله ختم هوا ' تو طلباء کي طرف سے مولوي حسن اٹهے اور تقریباً دو گهنٹے تک ایک پر اثر تقریر کي - اس تقریر کا بعض ارکان پر یهه اثر هوا که مولوي فضل حق صاحب نے اوسی وقت اعتراف کیا که طلباء کا بیان بهی قابل لحاظ هے ' اور اکثر ارکان نے مختلف طریقوں سے ظاهر کیا که طلباء کے شکایات نظر انداز کرنیکي قابل نهیں ' بلکه قابل تحقیقات هیں - بهر حال چونکه جلسه میں طلباء کے عذرات نهیں سنے گئے ' اور نه کمیشن تحقیقات کے بٹهانیکا وعده کیا گیا ' بلکه کرنل صاحب نے صاف طور پر ظاهر کیا که یهه قطعي فیصله هے ' اسلیے طلباء نے اس یکطرفه فیصله کے قبول کرنے سے انکار کیا ' لیکن مولوي فضل حق صاحب نے اپني ذاتي همدردي کی بناپر طلباء کو امید دلائي که وه جلسه میں انکے شکایات سنے کي تحریک کرینگے ' چنانچه صبح کو جب جلسه شروع هوا ' تو دو طالب العلم کو بحیثیت قائم مقام طلبه بلایا گیا - ان طلبه نے جلسه میں شکایات بیان کیں ' لیکن جلسه میں خاندان کا کوري ' اور طبقه علماء کے بعض ممبروں کي حالت بالکل فریقانه حیثیت رکهتي تهي - یهه لوگ انکے بیانات پر جرح و گرفت کرنیکي لیے مسابقت کرتے تهے - جلسه میں اسقدر بدنظمي پیدا کردي که مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب کو صاف صاف کهنا پڑا که " راتکو طلباء نے اپنے جلسه میں جس تربیت و حسن نظام کو قائم رکها تها ' افسوس هے که اپ اس قدر ترتیب بهي قائم نهیں رکهه سکتے - اخري نتیجه یهه

علمی ذخیره

(١) - مآثر الـكرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي كي تصنیف هے - جس میں هندوستان كے مشاهیر فقرا و علما كے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ٣٣٨ صفحه قیمت ٢ روپیه -

(٢) - سروآزاد - مآثر الـكرام كا دوسرا حصه هے - اس میں شعراے متاخرین كے تذكرے هیں - مطبوعه رفاه عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ٤٢٢ قیمت ٣ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں كه سرو آزاد خاص شعراے متاخرین كا تذكره هے یه تذكره جامعیت حالات كے ساتهه یه خصوصیت ركهتا هے كه اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلى درجه كے هیں - مآثر الـكرام میں اُن حضرات صوفیه كے حالات هیں جو ابتداے عهد اسـلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(٣) گلشن هند - مشهور شعراے اردو كا نادر و نایاب تذكره جس كو زبان اردو كے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلـكرست نے سنـه ١٨٠١ ع میں میرزا علي لطف سے لكهوایا هے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس كي تصحیح كي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لكها هے - جس میں زبان اردو كي ابتدائي تاریخ اور تذكره هذا كے خصوصیات مذكور هیں - صفحات ٢٣٢ قیمت ایک روپیه -

(٤) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم كی كتاب " كریٹكل اكسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " كا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس كتاب میں یوروپین مصنفین كے اعتراض كو رفع كیا هے كه مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا هے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت كیا هے كه جناب رسالت مآب صلعم كے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تهے اور ان كا یه مقصد هرگز نه تها كه غیر مسلموں كو بزور شمشیر مسلمان كیا جاے - حجم ٤١٢ صفحه قیمت ٣ روپیه -

(٥) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں كے مشهور پیغمبر اور ریفارمر كي سوانح عمري جس كو مشهور مستشرق عالـم جیكسن كي كتاب سے اقتباس كر كے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف كیا هے - صفحات ١٩٨ - قیمت ایک روپیه -

(٦) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني كي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه كي مفصل سوانح عمري اور اُن كے ملكي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و كمال كا تذكره مندرج هے - قیمت ٣ روپیه -

(٧) نعمت عظمى - امام عبد الـوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنـه ٩٧٣ هجري كی كتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار كا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسـلام سے دسویں صدي كے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان كے حالات اور زرین اقوال مذكور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثي قیمت هر دو جلد ٥ روپیه -

(٨) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید كي مشهور تصنیف جس میں دهلی كي تاریخ اور وهاں كے آثار و عمارات كا تذكره مندرج هے نامي پریس كانپور كا مشهور اڈیشن - قیمت ٣ روپیه -

(٩) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل كے ساتهه عربي و فارسي میں بهي كوئي كتاب لكهي نهیں گئي هے - اس كے آخیر میں هندي عروض و قافیه كے اصول و ضوابط بهي مذكور هیں ' اور اس كو شمس العلما ڈاكٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا هے - حجم ٤٧٤ صفحه - قیمت سابق ٤ روپیه - قیمت حال ٢ روپیه

(١٠) - میڈیكل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري هے - مترجمه شمس العلما ڈاكٹر سید علي بلگرامي - اس ، مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چكا هے - قیمت سابق ٦ روپیه قیمت حال ٣ روپیه -

(١١) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان كي فرانسیسي كتاب كا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاكٹر سید علي بلگرامي - یه كتاب تمدن عرب كي طرز پر هندوستان كے متعلق لكهي گئي هے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیكر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن كي تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم و فنون كے حالات لكهے هیں خصوصاً مسلمانان هند كا حال تفصیل كے ساتهه مندرج هے - قیمت (٥٠) روپیه -

(١٢) - تمدن عرب - قیمت سابق (٥٠) روپیه - قیمت حال (٣٠) روپیه -

(١٣) - داستان تركتازان هند - جلد ٥ جس میں مسلمانوں كے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه كے انقراض تک تمام سلاطین هند كے مفصل حالات منضبط هیں - اعلى كاغذ پر نهایت خوش خط چهپي هے - حجم (٢٦٥٦) صفحه قیمت سابق ٢٠ روپیه - قیمت حال ٦ روپیه -

(١٤) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلكان كي مشهور عالم كتاب وفیات الاعیان كا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک كے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین و سلاطین و حكما و فقرا و شعـرا وضاع وغیره كے حالات هیں - اس كتاب كے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور كثیر التعداد حواشي لكهے هیں - مترجم نے ان كا بهي اردو ترجمه اس كتاب میں شامل كردیا هے - قیمت هر دو جلد ٥ روپیه -

(١٥) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي كي سوانح عمري اور ان كے علمي كارناموں پـر مفصل تبصره - حجم (٢٧٢) صفحه طبع اعلى - قیمت ٢ روپیه -

(١٦) جنـگل میں منـگل - انگلستان كے مشهور مصنف اڈیارڈ كپلنگ كي كتاب دي جنـگل بک " كا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي كي طـرز پـر حیوانات كي دلچسپ حكایات لـكهي گئي هیں - حجم ٣٦٢ صفحه قیمت سابق ٤ - قیمت حال ٢ روپیه -

(١٧) وكرم اروسي - سنسكرت كے مشهور ڈراما نویس كالیداس كے ڈرامائین كا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مـرحوم - ابتدا مین مـرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لكها هے جس میں سنسكریت ڈراما كي تاریخ اور مصنف ڈراما كے سوانحي حالات مذكور هیں قیمت ایک روپیه ٨ آنه -

(١٨) حكمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع كتاب هے - جس میں افراد انساني كي روحاني ارتقا كي تدابیـر كے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عـزت حـاصل كرنے كي اصول و ضوابط بیـان كئے هیں حجم ٤٥٠ صفحه قیمت ٣ روپیه -

(١٩) افسر اللغات - عربي فارسي كي متداول الفاظ كي كارآمد ڈكشنـري حجم (١٢٢٦) صفحه - قیمت سابق ٦ روپیه قیمت حال ٢ روپیه -

(٢٠) قـران السعدین - جس میں تذكیر و تانیث كے جامع قواعد لكهے هیں ' اور كئي هزار الفاظ كي تذكیـر و تانیث بتلائي گئي هے - قیمت ایک روپیه ٨ آنه -

(٢١) كلیات قدر بلگرامي - جس میں جمیع اصناف سخن كے اعلى نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پـریس آگـره - حجم (٤٢٠) صفحه قیمـت ٣ روپیه -

(٢٢) دربار اكبري - مولانا آزاد دهلوي كي مشهور كتاب جس میں اكبر اور اس كے اهل دربار كا تذكره مذكور هے قیمت ٣ روپیه -

(٢٣) فهـرست كتب خانه آصفیه - عـربي فارسي و اردو كي كئي هزار كتابوں كي فهرست جس میں هر كتاب كے ساتهه مصنف كا نام سنه وفات - كتابت كا سنه - تصنیف - مقام طبع و كیفیت وغیره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے كه بزرگان سلف نے علم و فن كے متعلق اخلاف كے لیے كس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ كتابیں جمع كرنے كے شایق هیں اُنهیں اس كا مطالعه كـرنا لازمي هے - حجم ٥٠٠ صفحه - قیمت ٢ روپیه -

(٢٤) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حكمران دولت خدا داد افغانستان كي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نهایت خوشخط كاغذ اعلى - حجم (٥٦٢) صفحه (٨) تصاویر عكسي - قیمت ٤ روپیه -

(٢٥) فغان ایران - مسٹر شوسٹر كي مشهور كتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " كا ترجمه - حجم (٥٠٠) صفحه (٥٠) تصاویر عكسي قیمت ٥ روپیه -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر كتب خانه آصفیه حیـدر آباد دكن

ایک تعلیمگاہ علوم معاش کي تجویز

خادم الاسلام خاکسار محبوب الرحمن جملہ اهل اسلام کیخدمت میں عرض پرداز ھے کہ ضروریات زمانہ کے لحاظہ سے کچھہ عرصہ سے همارا یہ خیال ھے کہ دیوبند جیسے متبرک مقام پر جوکہ بفضلہ تعالی شہرۂ آفاق ھے' ایک ایسي تعلیمگاہ قایم کي جارے جس کے ذریعہ علوم معاش کي عملي تعلیم مسلمانوں کو دیجارے - اس تعلیمگاہ میں حسب ضرورت زمانہ و وسعت سرمایہ مختلف شعبے صنعت وحرفت زراعت وتجارت ودستکاري وغیرہ کے قرار دیے جاریں ر بلا لحاظ ذات و پیشہ وغیرہ مسلمانوں کو عملي طور پر اس تعلیمگاہ میں کام سکھا یا جارے - یہ تعلیمگاہ اپنےفوائد اور داخلہ طلبہ کے لحاظ سے عام هوگي - یعني هرمسلمان خواہ کسي صوبہ کا هو بلا لحاظ عمر و سکونت وغیرہ اس میں داخل هوسکےگا' اور جس صیغہ کام کے قابل سمجھا جاریگا آسمیں تعلیم پا سکے گا - اس معروضہ بالا مفید تجویزکو همنے حتی الامکان عملي طور پرپورا کرنیکا عزم کرلیا ھے' مگر چونکہ اِس کام میں سرمایہ کي بہت زیادہ ضرورت ھے لہـذا جمیع اهل اسلام کي خدمت میں نهایت ادب کے ساتھہ استدعا ھے کہ حتي الوسع امداد سے دریغ نہ فرماویں-

یہ مجوزہ تعلیم گاہ علوم معاش مدرسہ عالیہ عربیہ دیو بند کي طرف سے نہیں ھے بلکہ علحدہ مستقل کام ھے -

خاکسار محبوب الرحمن قادري وچشتي دیوبندي
دیو بند ضلع سہارنپور

اطلاع

برادر من تحیت و سلام !

برادران دور افتادہ کے اجتماع و ارتباط کي جو تحریک میں نے کي تهي اور آپ نے جسکا خیر مقدم کیا تها' اسکے استحکام کےلیے ۱۳-۱۴-۱۵- اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع کو ایک عظیم الشان جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا ھے' جسمیں آپکي شرکت کي ضرورت صرف اسلیے نہیں کہ آپ اس سلسلہ ربط واتحاد کي ایک کڑي هیں بلکہ اسکے لیے بهي کہ اس جلسہ میں نہایت ضروري مسائل طے کئے جائینگے جنکا اثر هماري ذات سے متعدي هوکر ندوہ پر بهي پڑیگا ' اور وہ مسائل حسب ذیل هیں :

(۱) انجمن کے لئے قواعد کي ترتیب سکرٹري اور عہدہ دارونکا باضا بطہ انتخاب -

(۲) معاملات اسٹرائک پر غور و فکر کرنا اور معاملات کے اصلاح کي کوشش کرنا -

(۳) اپنے حقوق کو متعین کر کے ارکان ندوۃ العلماء کي خدمت میں پیش کرنا -

امید کہ آپ اس جلسہ میں تشریف لاکر مجھے ممنون اور ان مقاصد کو کامیاب بنانیکی کوشش کرینگے تشریف آوري کي اطلاع تاریخ جلسہ سے ایک هفتہ پیشتر هوني چاهئے اور جو تجاویز آپ پیش کرنا چاهیں اُسکو بهیجدیجیے *

مسعود علي ندوي عارضي سکریٹري
انجمن طلباء قدیم دارالعلوم
احاطہ خام فقیر محمد خان - لکهنو

15

جام جهــان نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کارآمد ایسی دلفـــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي هے - یــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کرلئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی مرجودگی میں گویا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

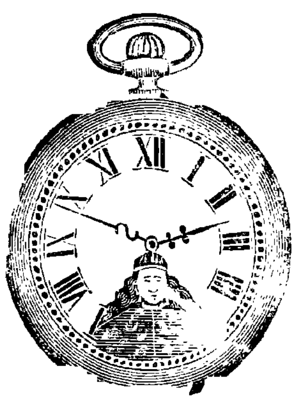
فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـــروض - علـــم کیمیا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نو پیدا هو' بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشهور آدمي انکے عهد بعهد کے حالات سوانعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا هے - حیوانات کا علاج هاتهی ' شتر' گائے بهینس' گهوڑا ' گدها بهیڑ' بکري ' کتا وغیره جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا هے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجســـٹري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـــر کے متعلق ایسي معلومات آجتـــک کهیں دیکهي نـــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـــه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـــر - افـــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخاني کانیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـــر کا مجمل احوال کرایه وغیـــره سب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویزکه پڑهتے هوے طبیعـــت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدارکو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گهڑي

گارنـــٹي ۵ سال قیمت صرف چهه روپے

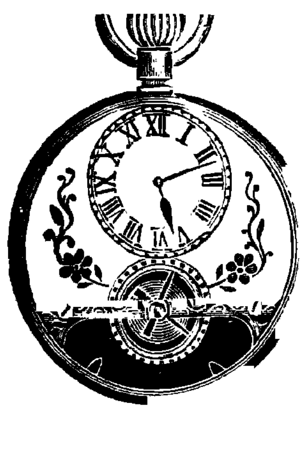


ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاني رهتي هے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹهیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

---

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹي ۸ سال قیمت ۶ چهه روپیه

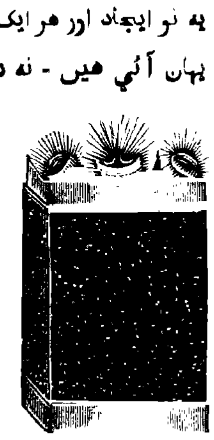


اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے که کبهي ایک منٹ کا فرق نهین پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـــڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهـــري نهـــایت خوبصـــورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بند هسکتي هے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یهان آئي هیں - نه دیا سلائي کي ضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ رات کو اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسی موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرہسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اُٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منـــگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي هے ۳ روپیه ۸ آنه -



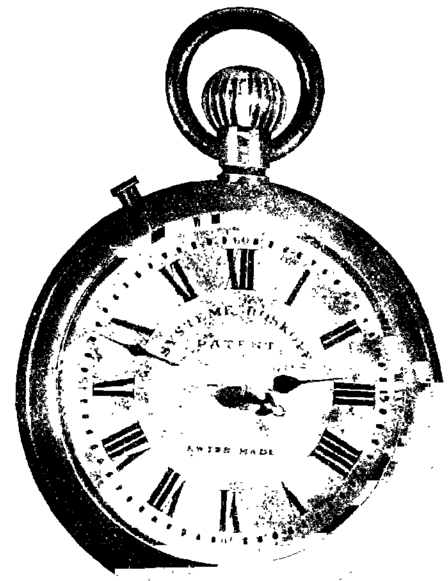
ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے یهان سے هر قسم کي گهڑیان' کلاک اور گهڑیونکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنـــما مل سکتي هیں - اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منـــگوانے والون کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منـــگوا لیجے -

منیجر گپتـــا اینـــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام ٹوهانه - ایس - پی - ریلـــوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

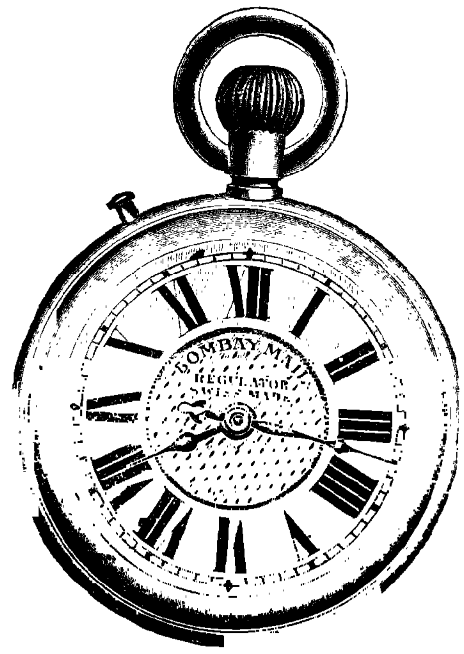
خریـــداران الهـــلال کے لئے خـــاص رعــایت

یہ گھـڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اُسي قیمت میں ملتي هیں جو یہــاں اصلي قیمت لکھی گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجـہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریــداران الهـلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے کہ هر خریدار کم سے کم ایــک گھڑي خرید لے -



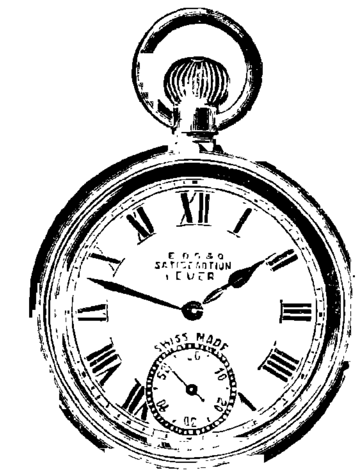
سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي - گارنٹي تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنــگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۲ - روپیہ -



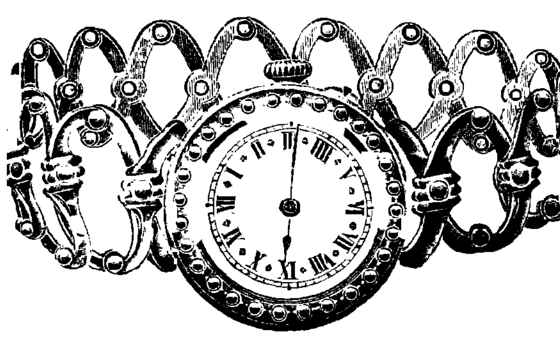
بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامــل ڈایل - گــلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -



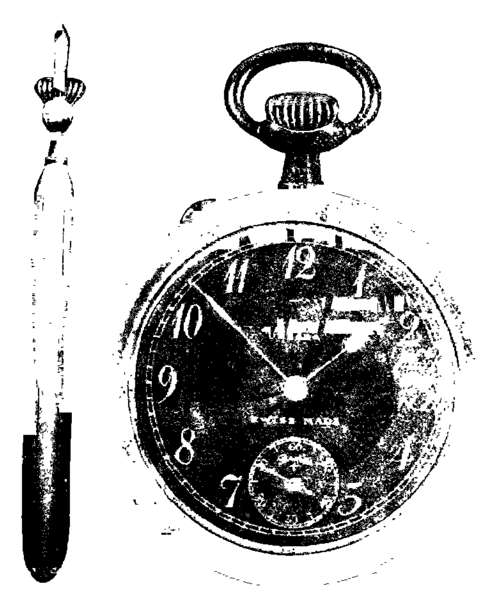
یہ گھڑي نہایت عمـدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -



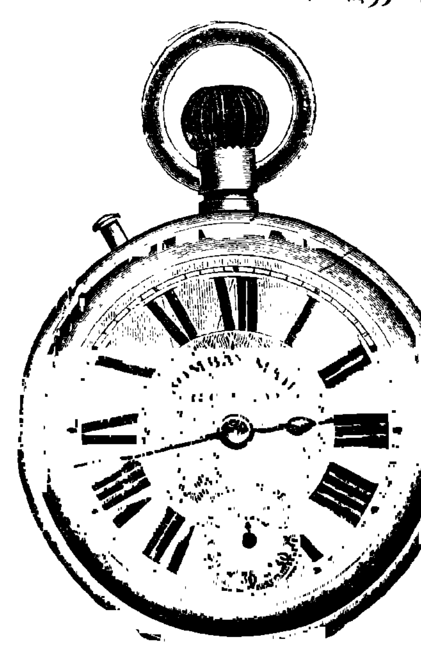
مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مرو منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانـڈست مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹــیل هانــڈس - بـزل ست اور مصنوعي جواهــرات - اکسپانـڈنــگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنــہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -



اُربانــہ اکسٹـــرا فــلاٹ ڈرس واچ - سنہري سوئیں - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - هانڈ اکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنــگ اور گلاس -

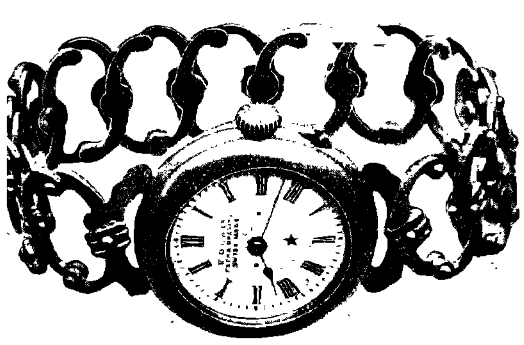
اصلي قیمت ۶ - روپیہ ۲ - آنــہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۶ - آنہ



بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامــل ڈایل - گــلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کي سوئیں زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیــہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۹ - آنہ -



بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیــہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهـلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -

المشتہر کے - بی محمد سعید اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 McLeod Street, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

Telegraphic Address, "Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۴ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۱۵ - ۱۶

Calcutta : Wednesday, Aprail, 15 - 22. 1914.



[30] خیالات آزاد

جو اردھـه پنچ کے مشہور اور مقبول نامـه نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رھا ھے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجه اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالـم انشا میں اپنا آپ ھی نظیر ھے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمه کش دیدۂ اولوالابصار ھے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اوٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیه ۴ آنه - سوانحعمری آزاد ۱۲ - آنه علاوہ محصول -

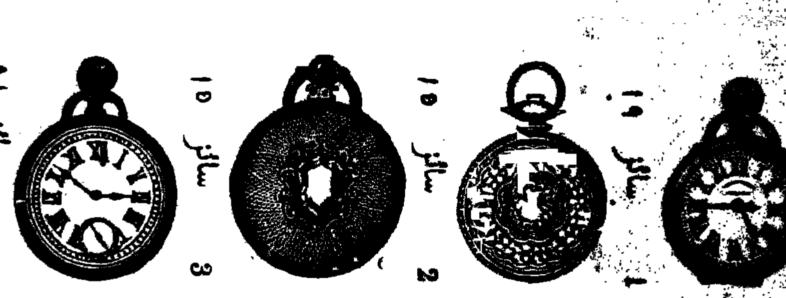
سید اختر حسن نمبر۶۲ تالتلا لین - کلکته

[8] ھندوستانی دواخانه دھلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویه کا جو مہتم بالشان دوا خانه ھے وہ عمدگی ادویه اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھه بہت مشہور ھوچکا ھے - مستعمله دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بنی ھوئی ھیں) حاذق الملک کے خانـدانی مجربات (جو صرف اِس کارخانه سے مل سکتے ھیں) عالی شان کار و بار' صفائی ' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف ھوگا که : ھندوستانی دوا خانه تمام ھندوستان میں ایک ھی کارخانه ھے -

فہرست ادویه مفت، (خط کا پتـه)

منیجر ھندوستانی دوا خانه - دھلی



(1) راسکوپ فایور واچ گارنٹی ۲ سال معه محصول دو روپیه آٹھه آنه
(2) نکلکیس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معه محصول پانچ روپیه
(3) چاندیکیڈبلکیس سلنڈرواچ گارنٹی ۳ سال معه محصول دس روپیه
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معه محصول پانچ روپیه

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچاوقت برابر چلنیوالی گھڑیوں کی ضرورت ھے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتی قیمت اور دس بارہ سالکی گارنٹی کے لالچ میں نه پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ دھرم تلا کلکته -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtolla Calcutta.

مسٹر ... کے خیالات

[ترجمه از انگریزی]

مسٹر بی - سی - متر - آئی - سی - ایس - ... وسیشن جج هوگلی و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسٹر ایم - این - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ربن اسٹریٹ کلکته] سے جو عینکیں خریدی ھیں' وہ تشفی بخش ھیں - ھمنے بھی ایک عینک بنوائی ھے جو اعلی درجے کی تیار ھوئی ھے - یه کارخانه موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونه ھے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ھماری ھمت افزائی کا مستحق ھے "

کون نہیں چاھتا که میری بینائی مرتے دم تک صحیح رھے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاھتے ھیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکه لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعه وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنے سونے کا پترا چڑھا ھوا مع پتھر کی عینک کے - ۶ روپیه سے ۱۵ روپیه تک محصول وغیرہ ۶ آنه -

الہلال کی ششماھی مجلدات

— * —

قیمت میں تخفیف

الهلال کی شش ماھی جلدیں مرتب و مجلد ھونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت ھوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام ھو' اسکی قیمت صرف پانچ روپیه کردی گئی ھے -

الهـلال کی دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ھیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشته پر سنہری حرفوں میں الهـلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ھاف ٹون تصویریں بھی ھیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا ھے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسی زیادہ قیمت نہیں ھے - بہت کم جلـدیں باقی رھگئی ھیں -

(منیجـر)

مـژدہ وصـل

یعنی عمل حب وبغض یه هردو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا ھوئی ھیں لھذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ھے اور خاکسار دعوی کے ساتھه عرض کرتا ھے که جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب ھونگے - ھدیه ھر ایک عمل بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه - ۴ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعنی بیس کا نقش اس عمل کی زیادہ تعریف کرنا فضول ھےکیونکه یه خود اسم باثر ھے - میرا آزمودہ ھے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھی خطا نکریگا اور یه نقش ھر کام کیواسطے کام آتا ھے ھدیه بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه ۴ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حواله ضرور دینا چاھیے -

خادم الفقرا فیض احمد محله تلیسا جھانسی

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly ,, 4-1 2

الهلال

مدير مسئول و محرر خصوصي
ابو الكلام الدهلوي

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مكلوڈ اسٹريٹ
كلكته
ٹيليفـون نمبـر ۶۴۸

قيمت
سالانه ۸ روپيه
ششماهي ٤ روپيه ۱۲ آنه

نمبر ۱۵ - ۱۶ كلكته : چهارشنبه ۱۸ - ۲۵ جمادي الاولى ۱۳۳۲ هجري جلد ٤
Calcutta : Wednesday, Aprail, 15 - 22. 1914

ندوة العلما كي قسمت كا فيصلـه

۱۰ مئي كو معاملات ندوة كيليے دهلي ميں عظيم الشان اجتماع

احساس ديني و فرض ملي كے اظهار كا اصلي موقعه !!

ندوه كے معاملات پر غور كرنے اور اسكي اصلاح كي تجاويز سونچنے كيليے مسلمانوں كا ايک عام جلسه (جسميں مختلف اسلامي انجمنوں كے قائم مقام اور صوبوں كے سر بر آورده اهل الراے جمع هونگے) ۱۰ مئي سنه ۱۹۱۴ كو صبح ۷ بجے دهلي ميں منعقد هوگا - جن حضرات كو ندوه سے همدردي هے ' اميد هے كه وه اپني شركت اور اظهار راے سے فائده پهنچائينگے ' اور هميں ممنون فرمائينگے -

الـداعيان

خان صاحب بشير عليخان سكـريٹري انجمن اسلاميه لاهور - حاجي شمس الدين سكريٹري انجمن حمايت اسلام لاهور - ميجر سيد حسن بلگرامي (علي گڈه) - قادر بهائي پريسيڈنٹ انجمن ضياء الاسـلام بمبئي - حاجـي يوسف سوباني ' پريسيڈنٹ انجمن اسلام بمبئي - آنريبل چودهري نواب علي ممبر كونسل بنگال - نواب سيد علي حسن خان - (لكهنو) - حكيم عبد الولي (لكهنو) - حاذق الملک حكيم محمد اجمل خان (دهلي)

خاموشي كے بعد اس معاملے كو چهيڑنا پڑا ' اور جب شروع هو چكا اب درميان ميں نهيں چهوڑ ديا جاسكتا تاوقتيكه تحريک اصـلاح ايک عملي صورت اختيار نه كرلے - جب تـک اپني دلچسپيوں كا كچهه ايثار نه كرينگے ' كوئي اهم كام انجام نهيں پاسكتا - اميد هے كه ۱۰ - مئي كا جلسه كسي عملي تجويز تـک پهنچنے ميں كامياب هو ' اور اس بحث كا حصول مقصود كے ساتهه جلد خاتمه هوجاے - (ايڈيٹـر)

اطلاع

(۱) آجكي اشاعت دو نمبروں كي يكي اشاعت هے -

(۲) ٹائيٹل پيج پر جو تصوير چهپ گئي هے وه اس هفته كے مضامين سے تعلق نهيں ركهتي - غلطي سے ديـدي گئي - آئنـده اشاعت ميں اسكا تذكره هوگا -

(۳) اس هفته ضروري مضامين كي كثرت كي وجه سے تمام تصويريں نهيں دي جا سكيں اور با تصوير مضامين كي گنجايش بهي نهيں نـكلي - ورنـه آجكي اشـاعت كيليے دس سے زياده تصويريں الـگ كردي گئي تهيں - انشاء الله آ ينـده اشاعت ميں اسكي تلافي هوجائيگي -

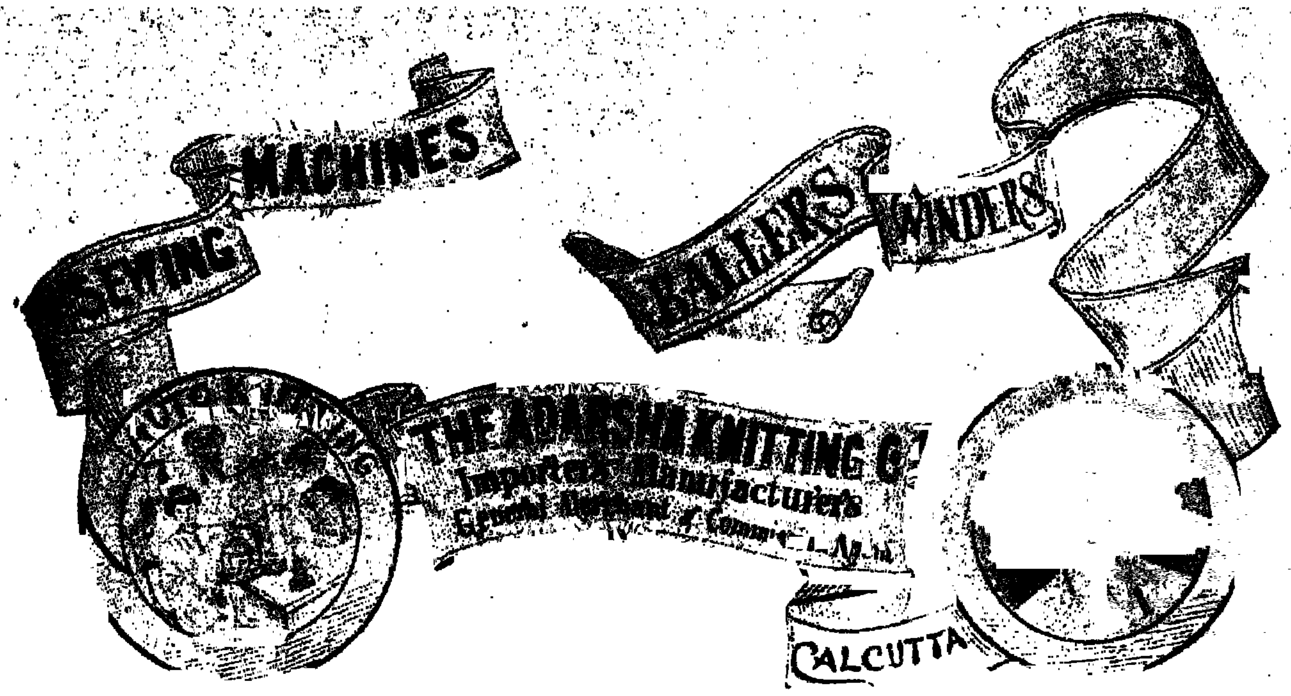
(۴) مجهے يه بات پسند نهيں كه الهـلال كے زياده صفحات ايک هي موضوع ميں صرف هوجائيں - كچهه دنوں سے ندوة العلما كے معاملات بهت بڑا حصه رسالے كا لے ليتے هيں - كئي هفته سے مدارس اسلاميه كے علاوه مقالۀ افتتاحيه لكهنے كي بهي مهلت نه ملي - بهت ممكن هے كه بعض احباب كـرام اسے محسوس فرماتے هوں - ليكن انهيں الهـلال كي معذوريوں پر بهي نظر ركهني چاهيے - جب تک كسي معاملے كے متعلق پوري طرح مراد بهم نه پهنچايا جاے ' اس وقت تک اسكي تحريک سے كوئي نتيجه حاصل نهيں هوسكتا - ندوة العلما كو ميں اپنے عقيدے ميں ايک اهـم كام سمجهتا هوں - نيز مجهے يقين هوگيا هے كه وه برباد كيا جا رها هے - عرصے تـک كي

اعلان

رپورٹ انجمن هـلال احمـر قسطنطنيه

انجمن هلال احمر قسطنطنيه نے اپني تمام كارگزاريوں كي ايک جامع رپورٹ تركي زبان ميں شائع كي هے جسميں حضور سلطان المعظم ' ولي عهد عثمانيه ' اور بانيان انجمن كي تصويريں بهي دي گئي هيں ' اور ابتدا ميں هلال احمر اور صليب احمر كي تاريخ بهي درج كي هے -

گو يه كتاب تركي ميں هے تاهم مسلمانان هند اس خيال سے خريد سكتے هيں كه اسكي فروخت سے جسقدر روپيه حاصل هوگا وه كارخير هي ميں صرف هوگا - انجمن هلال احمر نے هميں اس اعلان كي اشاعت كيليے لكها هے - كتاب كي قيمت دو روپيه هے - سكرٹري انجمن سے ملسكتي هے ' غالباً اسكے كچهه نسخے فروخت كيليے دفتر الهلال ميں بهي كسي آينده ڈاک سے پهنچ جائينگے - (منيجر)



ادرشه نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یه کمپنی نہیں چاهتي هے که هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصه نه لیں لهذا یه کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے :—

(۱) یه کمپني آپکو ۱۲ روپیه میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیه روزانه حاصل کرنا کوئي بات نہیں -

(۲) یه کمپني آپکو ۱۵۵ روپیه میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیه حاصل کرنا کهیل هے -

(۳) یه کمپنی ۶۰۰ روپیه میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزه اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیه روزانه بلا تکلف حاصل کیجئیے -

(۴) یه کمپنی آپکي بنائي هوئي چیزوں کے خرید نے کي ذمه داري لیتي هے -

(۵) یه کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتي هے - کام ختم هوا - اچھے روا نه کیا اور اسی دن روپے بهی مل گئے ! پهر لطف یه که ساتهه هي بننے کے لیے چیزیں بهي بهیج دي گئیں -

لیجئیے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري (کلکته) :— میں نے حال میں ادرشه نیٹنگ کمپنی کي چند چیزیں خریدیں مجهے اُن چیزونکي قیمت اور بناوٹ سے بهت تشفي هے -

اي - کرنه راؤ ... ر - (بلاري) میں کنز ویلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کهم ... دیوي - (ندیا) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي هوں که میں ۶۰ روپیه سے ۸۰ روپیه تک ماهواري آپکی نیٹنگ مشین سے ... کرتي هوں -

شمس العلماء ! مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے هیں ؟

—(*)—

ادرشه نیٹنگ کمپني کے موزه پهنچے اور مجهے اس باتکے کهنے میں کوئي تامل نهیں که اسکي بناوٹ یورپ کي ساخت سے کسي طرح کم نهیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکها هے اور میرا خیال هے که هر شخص باساني اسے سیکهه سکتا هے -

چند مشهور اخبارات هند کی راے

— * —

بنگالي — موزه جو که نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے هیں اور جو سودیشي میله میں نمایش کے واسطے بهیجے گئے تهے نهایت عمده هیں اور بناوٹ بهي اچهي هے - محنت بهي بهت کم هے اور ولایتي چیزونسے سر مو فرق نهیں -

انگلش ڈیلي نیوز — ادرشه نیٹنگ کمپني کا موزه نهایت عمده هے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا که ایک شخص اس مشین کے ذریعه سے تین روپیه روزانه پیدا کرسکتا هے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعه چهوڑ دیں تو اس سے بڑهکر افسوس اور کیا هوسکتا هے -

ادرشه نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکته

خود مولانا شبلي نے ندوہ کے معاملات سے قوم کو بے خبر رکھا ' اور اسکا سب سے بڑا الزام آنھي کے سر ھے - اسکے بعد اخبارات ھیں - زمیندار ' ھمدرد ' پیسہ اخبار ' وطن ' الهـــلال ' ان میں سے کسي نے بھي وقت سے پہلے خبر نہ لي - اب یہ کوئي انصاف کي بات نہیں ھے کہ اپنی غفلت کي نـدامت صرف طلبـا کو الـزام دیکر مٹائي جاے -

جلسۂ انتظامیـہ ۲۶ مـارچ

(۴) کذب بیاني ' باطل انـدیشي ' مکـر و حیل ' فـریب و دسائس کا ایک پورا مجموعہ وہ رپورٹ ھے جو ۲۶ مارچ سنہ ۱۴ کے جلسۂ انتظامیہ کی فرضي ناظم ندوہ نے شائع کي ھے - اب میں کہاں تک اپنے وقت اور الهـلال کے صفحات کو ان لوگوں کے پیچھے خراب کروں ؟ مختصراً چند کلمے لکھونگا :

اس رپورٹ سے معلوم ھوتا ھے کہ نہ تو باھر کے لوگوں کو اصلي حالات کے معلوم کرنے کا موقعہ دیا گیا اور نہ اصلی مسائل انکے سامنے پیش ھوے - نہایت چالاکي سے صرف اسٹرائک ھی کے معاملہ کو پیش کیا گیا ' اور کہـدیا کہ اسکے سوا قوم میں اور کوئی بے چینی نہیں -

اس رپورٹ سے معلوم ھوتا ھے کہ جلسے میں مندرجۂ ذیل امور بیان کیے گئے :

(۱) مولوي عبد السلام اور مولانا شبلي کے دو خط جسکا حال اوپر لکھا جا چکا ھے -

(۳) ایک نیا عہدہ " حامي ندوہ " کا وضع کیا گیا ' اور اسپر کرنیل عبد المجید پٹیالہ کا تقرر ھوا - اس خدمت عظیم کے صلے میں تین چار سال سے وہ مولوي غـلام محمـد شملوي سے چھاونیوں میں گورنمنٹ کي غلامي کا وعظ کراتے ھیں' اور ۸۰ - روپیہ انکي تنخواہ بدبخت ندوہ دیتا ھے !

(۳) ایک کاکوروي ممبر نے کہا کہ ندوہ سے " ابتک معزز حضرات کو ویسي ھي ھمدردي ھے' جیسي پہلے تھی " تعجب ھے کہ اسقدر صریح غلط بیاني کیونکر ایک تعلیم یافتہ شخص نے جائز رکھي - معزز حضرات سے اگر مقصود کاکوري کا خاندان اور مولوي خلیل الرحمن اور انکے حواري ھیں' تو اسمیں شک نہیں کہ نہ صرف پیشتر جیسي ھي ھمدردي ھے بلکہ ھزار درجہ المضاعف ھو گئي ھے' مگر اسکے لیے " معزز حضرات " کي تلمیح ضروري نہ تھي -

لیکن اگر معزز حضرات سے مقصود وہ لوگ ھوں جوکسي نہ کسي حیثیت سے قوم میں "معزز" تسلیم کیے جاتے ھیں تو ان میں جن لوگوں کو صحیح حالات کے معلوم کرنے کا موقعہ ملا ھے ' وہ سب کے سب موجودہ حالات پر متاسف ' اور اصلاح کي ضرورت سے مضطرب ھیں - اگر میں انکي فہرست یہاں دوں تو کئي کالم صرف ھو جائیں - انجمن اصلاح ندوہ کي رپورٹ اٹھا کر دیکھیے - خود ندوہ کے ارکان انتظامي کا کیا خیال ھے ؟ یقیناً ھر ھائنس بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالھا بھي اس شخص کے خیال میں " معزز " نہونگی' جنھوں نے اپنا ماھوار عطیہ تا اصلاح ندوہ ملتوي کر دیا ھے !

(۴) یہ بھي اسي ممبر نے کہا کہ " ناظم اور پرنسپل پر کوئي اعتراض صحیح نہیں کیا گیا " لیکن " ناظم پر بہ حیثیت ناظم تو بعد کو اعتراض ھوگا ' پہلے انکي نظامت کو تو جائز ثابت کردیا جاے -

(۵) ایک آور ممبر نے کہا کہ میرٹھہ میں قاضي نجم الدین صاحب ایک خط لاے جسمیں جلسہ کرنے کي تحریک تھي - لیکن سمجھہ میں نہیں آتا کہ اس سے ندوہ کے مسائـل پر کیا اثر پڑتا ھے ؟ اگر کچھہ لوگ ایک مسئلہ کو از روے ایمان و بصیرت ضروري سمجھتے ھیں' تو انکا فرض ھے کہ اسکي طرف قوم کو توجہ دلائیں' اور غفلت دور کرائیں - میں نے بلقان و طـرابلس ' کانپور و معاملۂ زمیندار' اور خود ندوہ کے متعلق علانیہ الهلال میں بار بار لـکھا کہ ھر شہر کے مسلمان جلسے کـریں اور اپني زندگي اور احساس کا ثبوت دیں -

(۶) ایک تیسرے ممبر نے کہا کہ " جو جلسے ھوے ھیں وہ ضلع بارہ بنـکي کے چھوٹے چھوٹے مواضعات میں کیے گئے ھیں " کیا کوئي وقت ایسا بھي آنے والا ھے جب ان لوگوں کو اپني کـذب بیانیوں کي جرأت پر ندامت ھوگي ؟ ندوہ کي اصـلاح کیلیے اس وقت تک پچاس کے قریب جلسے تمام ھندوستـان میں ھوچکے ھیں - بمبئي ' کلکتہ ' دھلي ' ملتان ' بانکي پور ' مدراس ' قصور ' بریلي ' گیا ' میرٹھہ ' گودھرا ' پیلي بھیت ' لکھنو ' یہ تمام مقامات شاید ندوہ کے جغرافیۂ ھند میں بارہ بنـکي ھي کے مواضع ھیں !

(۷) ایک سب سے زیادہ دلچسپ لطیفـہ یـہ ھے کہ جو لوگ طلبا کو سمجھانے گئے تھے ' انسے طلبا نے خواھش کي کہ ایک غیر جانب دار کمیشن قائم کیا جاے - اسکے جواب میں سفراء ندوہ نے کہا : " ارکان انتظامیہ ملک کے منتخب اصحاب ھیں اور تمام ذمہ داري کا ملک نے ارکان انتظامیہ پر بھروسہ کیا ھے "

مگر افسوس ھے کہ ایسي شاندار اور مسکت دلیل کو بھی " طلبہ نے نہیں مانا "

یا للعجب ! ندوۃ العلما کي سرزمین میں بھي " ملـک کے انتخاب کردہ اصحاب " کا لفظ بولا جاتا ھے' اور ایسے ارکان ندوہ دل کے جري اور ھمت کے مضبوط موجود ھیں جو ندوہ کے ارکان انتظامیہ کو " ملـک کي انتخاب کردہ " جماعت کہنے کي جرأت رکھتے ھیں ! پھر طلبا کے جواب میں متحیر ھیں کہ آنھوں نے ایسي صریح اور سچي بات کو بھي منظور نہیں کیا ؟

یا سبحان اللہ ! جس جلسۂ انتظامي کے ممبروں کے انتخاب کرنے میں نہ تو قوم کي آواز کو دخل ھو اور نہ قوم کو کسي طرح کا حق دیا گیا ھو ' حتی کہ برسوں سے قوم کو یہ بھي نہ معلوم ھو کہ کب انکے نائب منتخب ھوتے ھیں' اور کون آنھیں منتخب کرتا ھے ؟ جنکے انتخاب کا یہ حال ھو کہ ھر تین سال کے بعد آنھي میں کے چند آدمي بیٹھکر پچھلے آدمیوں کو اپني مرضي کے مطابق دھرا لیتے ھوں' اور جب چاھتے ھوں " مجلس خاص " کا تخت بچھا کر اپنے پندرہ پندرہ آدمیوں کو صرف ایک شخص کي تحریک پر ممبر بنا لیتے ھوں' جنکے لیے نہ تو کوئي قاعدہ ھے اور نہ قانون' نہ کوئي اصول ھے اور نہ کوئي راے' آج اس مجلس انتظامي کے ممبر بے دھڑک طلبا کے سامنے یہ دلیل پیش کرتے ھیں کہ قوم کے انتخاب کردہ نائب ھم سے بڑھکر آور کون ھونگے' اور پھر اتنا ھي نہیں بلکہ غریب قوم کي جانب سے " بھروسہ " کا پروانہ بھي اپنے جیب میں ٹٹولنے لگتے ھیں ! ان ھذا لشيء عجاب !

غفلت و بے خبری

(۸) اصلي مصیبت یہ ھے کہ لوگوں کو اصلي حالات معلوم نہیں - ندوہ سے دلچسپي لینے والے ھمیشہ خاص خاص لوگ تھے - نہ تو لوگوں نے اسکي رپورٹیں پڑھي ھیں نہ دستور العمل دیکھا ھے' اور نہ کبھي آن مضامین کو پڑھا ھے جو نـدوہ کے معاملات کے متعلق اخبارات میں نکلتے رھے ھیں - اب ندوہ کا معاملہ انکے سامنے آیا ھے اور وہ راے دیتے ھیں تو ادھر اودھر کي سني ھوئي باتوں پر مجبوراً اعتماد کرلیتے ھیں' اور بالکل سمجھہ نہیں سکتے کہ اصلي ماتم کیا ھے ؟

دھلي میں جو جلسہ ابھي ۱۳ - اپریل کو منعـقد ھوا تھا اسمیں مولانا عبید اللہ صاحب سابق ناظم جمعیۃ الانصار دیو بند نے اپني تقریر میں کہا : " میں ایک مرتبہ ندوہ کے انتظامي جلسے میں بلایا گیا تھا تا کہ بعض حضرات کے موافق راے دوں' لیکن جب

مسئلۂ بقا و اصلاح ندوہ

فریب سکوت اور فساد تجاهل !

سب سے بڑي مصیبت ارباب راے کي بے خبري و غلط فهمي ہے اور وہ معذور هیں -

۱۰ مئي کو دهلي میں عام جلسه

ندوۃ العلما کے موجودہ معاملات کے متعلق چند امور غور طلب هیں ' بغرض اختصار و عدم گنجایش صفحات دفعه وار عرض کرونگا :

(۱) پوري چالاکي اور مفسدانه هوشیاري سے کوشش کي جا رهي ہے که کسی طرح ندوہ کی اصلاح اور اسکے اصلی مفاسد کے مسئله کو قوم کي نظروں سے هٹا لیا جاے اور آسکي جگه محض طلبا کي استرایک کے معاملے کو یا بعض دوسرے حالات کو پیش کر دیا جاے - اس سے مقصود یه ہے که تمام لوگ ان معاملات میں ارلجهه جائینگے اور حزب الافساد کے اصلي مفاسد کي طرف کسي کو توجه نهو گي -

صیغۂ تعمیرات اور مال کے متعلق بار بار کہا جاتا ہے مگر اُسکا کچهه جواب نهیں دیا جاتا - معتمدیوں کے توڑ دینے کي ناجائز کارروائي پر اعتراض کیا جاتا ہے مگر اسکا کوئي تذکرہ نهیں کرتا - نئے عهدہ داروں کے تقرر کو دستور العمل کے خلاف اور بالکل سازشي بتلایا جاتا ہے ' مگر گویا انهوں نے سنا هي نهیں - جلسۂ انتظامیه منعقد بهي هوتا ہے تو صرف استرائک پر بحث کي جاتي ہے ' اور خطوط پڑھے جاتے هیں که استرائک مولانا شبلي کي ایما سے هوئي یا مولوي عبد السلام نے خط لکها -

مولانا شبلي نے اخبارات میں ایک تحریر شایع کرائي ہے اور خط کے اُس ٹکڑے سے انکار کیا ہے جسمیں مولوي عبد السلام نے انکي طرف اپنے مطالب کو نسبت دي ہے ' اور ساتهه هي لکها ہے که لعنة الله علی الکاذبین -

پهر یه خطوط بہت پیشتر کے هیں - استرائک اب هوئی ہے اور طلبا نے اپني شکایتیں بیان کردي هیں جنکا جواب ملنا چاهیے - تاهم هم تسلیم کیے لیتے هیں که واقعي استرائک انهیں کارروائیوں کا نتیجه ہے ' اور بعض لوگوں نے طلبا کو اُبهار اُبهار کر استرائک کیلیے آمادہ کیا ' لیکن اس واقعه سے دوسرے واقعات تو مٹاے نهیں جا سکتے ؟ کیا صیغۂ تعمیرات و مال کے مسائل اُسي وقت تک قابل اعتراض تهے ' جب تک که استرائک بغیر کسي کی تحریک کے ثابت هو ؟ اور کیا دستور العمل ندوہ کے بموجب مولوي خلیل الرحمن کا ناظم نهونا ' اور محض چند آدمیوں کا سازش کرکے ندوہ کے اصلي مقاصد کو مٹانے کیلیے اُنهیں ناظم بنا دینا بهي اُسي وقت تک قابل لحاظ ہے ' جس وقت تک استرائک بغیر مولوي عبد السلام کے خط لکهنے کے سمجهي جاتي ؟

کیا دستور العمل ندوہ کي تنسیخ ' حق انتخاب و عزل کی تحریف ' ایک ناجائز اور خلاف اصول کمیٹي کي باسم " مجلس خاص " تاسیس ' اور بابو نظام الدین صاحب کے صیغۂ مال کے متعلق تمام اعتراضات بهي اس وجه سے مٹ جاسکتے هیں که مولوي عبد السلام صاحب نے استرائک کرا دي ؟

(۲) یه بالکل ویسي هي بات ہے جیسے مچهلي بازار کانپور کي مسجد کی دیوار کو مسٹر ٹائیلر نے گرا دیا اور هز آنر سر جیمس مسٹن نے کہا که کانپور کے مسلمانوں میں کوئي جوش نهیں - صرف باهر کے چند مفسدین هیں جو کانپور کے مسلمانوں کو بهڑکا رہے هیں - حالانکه اگر مسجد کي زمین کا مطالبه شرعي و قانوني مطالبه تها تو وہ اس الزام کے مان لینے کے بعد بهي ویسا هي قابل جواب تها جیسا که دوسري صورت میں -

مولوي عبد السلام صاحب کے خط میں دو باتیں واقعي قابل اعتراض هیں - ایک تو انکا غلط طور پر اپنے بیانات کو مولانا شبلي کي طرف نسبت دینا جسکا وہ خود اقرار کرتے هیں - یقیناً ایسي غلط بیانی بڑے هي افسوس بلکه شرم کي بات ہے - دوسرا خط کا طرز بیان که جتنے لفظ لکهے هیں ' انمیں سے کوئي لفظ بهي کسي عقلمند آدمي کا لکها هوا معلوم نهیں هوتا - رهی یه بات که انهوں نے طلبا کو اپنے حقوق کے مانگنے پر اُبهارا ' تو دنیا میں فرضي اخلاق ' رعب و نظام ' اور ادب و نگونساري کا وعظ کرنے والے تو بہت هیں اور یه واعظ خوشنما بهي معلوم هوتا ہے ' لیکن اصلیت یه ہے که ایسي حالت خود اُن واعظوں یا انکے دائرۂ کار کی عمارتوں کو پیش آجاے تو اُس وقت حقیقت کهلے که خود انکا مشورہ بهي ایسا هي هوتا ہے یا نهیں ؟

یه سب کهنے کی باتیں هیں اور ان میں حروف و اصوات کے علاوہ مفهوم عملي کچهه بهی نهیں ہے -

جس دن طلبانے استرائک کی ' اُسي دن میں نے الهلال میں لکها که یه اچها نهیں کیا - " مدرسه مثل ایک مملکت کے ہے - جس طرح شخصي حکومت کا جبر و استبداد ملک کو خراب کرتا ہے اسی طرح طوائف الملوکي اور بے حکومتي بهي اسکے لیے مهلک ہے " - نیز یه لکها که " استرائک امن و نظام کي ایک ایسي غارت ہے جسکو کسی حالت میں بهي اچها نهیں کہا جاسکتا "

تاهم جو واقعات دنیا میں هوتے هیں ' انهیں صرف اخلاق کي کتابوں کے اندر هي نهیں ڈهونڈهنا چاهیے ' اور کسي شخص کو اسکا حق حاصل نهیں ہے که حق و باطل ' انصاف اور بے انصافی ' عدل و ظلم ' اور طلب و داد کو کسی خاص گروہ کیلیے مخصوص کردے - ندوہ کے طالب علموں نے اخبارات میں مضامین لکهے - اخبار وکیل امرتسر نے قابل صد تعریف مستعدي سے اپنے صدها صفحات اس بحث کیلیے وقف کر دیے ' اندروني طور پر هر شکایت کیلیے حکام ندوہ کو عرضیاں دي گئیں اور بار بار جواب طلب کیا گیا - لیکن ان تمام باتوں کا کوئي نتیجه نهیں نکلا اور وہ هر طرف سے مایوس هوگئے - سب سے بڑهکر یه که ایک پوري پارٹي ندوہ پر قابض تهي ' اور دوسرے خیال کے لوگ اصلاح کي طرف سے مایوس هوکر تهک گئے تهے ' اور اسلیے کچهه دلچسپي نهیں لیتے تهے - ایسي حالت میں اگر طلبانے آخري علاج سے کام لیا ' اور خرابي و بد نظمي کا علاج بالمثل خرابی هی سے کرنا چاها ' تو گو هماري اخلاقی مصطلحات کتنی هی همیں گرویدہ رکهیں تاهم همیں انکی نسبت فیصله کرنے میں زیادہ سختی نهیں کرنی چاهیے ' اور انکی مجبوري و بے بسی پر بهی نظر رکهنی چاهیے -

اگر استرائک اچهي چیز نهیں تو اسکا سب سے پہلے الزام قوم کے سر ' اور علی الخصوص قوم کے ان نمایاں اشخاص کے سر ہے جو همیشه ان معاملات میں پهلي صف هوتے هیں - کیوں انهوں نے اخبارات کے مضامین نهیں پڑھے ؟ کیوں اخبار وکیل کے بے شمار کالموں پر کبهي نظر نهیں ڈالي ؟ کیوں اُن انصاف طلب صداؤں سے کان بند کرلیے جو هر هفتے مصائب ندوہ کیلیے بلند هوتے تهے ؟ جب ایک شے پبلک میں آ گئي اور اخبارات میں مسلسل مضامین لکهے جاتے هیں تو پهر بے خبري کا عذر مسموع نهیں هوسکتا - جب کسي نے خبر نه لي تو انهوں نے اپني قسمت کو خود اپنے هاتهوں میں لیا ' اور وہ آخري علاج کرنا چاها ' جو گو کیسا هي برا هو لیکن اسکي علت خود هماري هي غفلت تهي - یه علاج کارگر هوا اور اب سرگشتگان غفلت نے دو چار کروٹیں لیں - پس جن لوگوں نے یه آخري علاج کرکے تمهیں هوشیار کیا ہے ' انکي بخشي هوئي هشیاري سے بیدار هوکر سب سے پہلے اُنهي کو الزام دینا انصاف سے بعید ہے !

الهلال

۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری

مدارس سلامیه

مولـــود فساد کا کامل بلوغ

عہدہ داروں کا سازشی تقرر

مزعومه ومفروضه نظامت ندوة العلماء

(۳)

ایک ایسا شخص فرض کیجیے جو نئے عہدہ داروں کا نہ صرف دوست و رفیق بلکہ شیفتۂ و فدا کار ہو ' اور اُنکي نظامت و نیابت کو اپنے ایمان و ضمیر سے بھي زیادہ محبوب رکھتا ہو - نیز اُس نے قسم کھا لی ہو کہ جب تـــک بحث و ثبوت کا ذرا سا سہارا بھي باقي رهیگا ' مولوي خلیل الرحمن صاحب کي نظامت کو هاتھه سے ندونگا :

یا تن رسد بجاناں ' یا جاں ز تن بر آید !

اچھا ' تو اب فرض کیجیے کہ وہ ایسے موقعہ پر کیا کریگا جبکہ اُسکے سامنے اهلیت اور استحقاق علمي و اخلاقي کي وہ تمام بحث پیش کي جائیگي جو پچھلي اشاعت میں نکل چکي ہے ؟

یقیناً وہ جوش حمایت میں کہے گا کہ خیر ' مان لیجیے کہ مولوي خلیل الرحمن صاحب نہ تو علمي قابلیت کے لحاظ سے اس عہدے کیلیے کوئي چیز هیں ' اور نہ هي کسي اخلاقي خوبي کے اعتبار سے مستحق هیں - لیکن آخر مجلسوں اور انجمنوں کے قوانین و قواعد بھي کوئي شے هیں یا نہیں ؟ اگر وہ قانون و قواعد کے مطابق ناظم بنادیے گئے هیں ' اور ایک انجمن کي ایگزیکیٹو کمیٹی نے اُنہیں قانوناً عہدہ دار تسلیم کرلیا ہے ' تو پھر خواہ وہ کیسے هي نا اهل کیوں نہوں ' لیکن قاعدہ چاهتا ہے کہ اُنہیں تسلیم کرهي لینا چاهیے - نہ کیجیے گا تو دنیا میں قانون اور قواعد کي توهین کي ایک بہت هي بري مثال قائم هوجائیگی - استحقاق نہیں ' نسہي ' کم ازکم قانون تو ہے ؟ اُنہوں نے استحقاق و صلاحیت کا پاس نہیں کیا - آپ قانون کي عزت پر نظر رکھیے - کسي کي علمي و اخلاقي حالت پر بحث کرنیکا آپکو کس نے حق دیدیا ہے ؟ یہ تو " ذاتیات " ہے - جو کچھہ کہنا ہے قاعدہ اور قانون کي بنا پر کہیے -

غرضکہ استحقاق و اهلیت کے بعد گو اصلاً بحث کا خاتمہ هوجاتا ہے لیکن ایک ایسے شخص کیلیے جو اصول کي بنا پر نہیں ' بلکہ اپنے کسي ذاتي فیصلے کي بنا پر اُنکي نظامت کا خواهشمند هو ' کہنے کیلیے قانون اور قواعد کا سہارا ابھي باقي ہے -

اچھي بات ہے - آئیے اپنے تئیں ایک ایسا هي ارادت کیش شخص فرض کرلیں اور پوري کوشش کریں کہ کسي نہ کسي طرح مولوي صاحب کو ندوہ کا ناظم بنا نا هي چاهیے - استحقاق و اهلیت کي بنا پر نا کامي هوگي تو قانون اور قواعد کا گوشہ ڈھونڈھیں گے - یہانسے بھي نـکالے گئے تو خود ندوہ کے دستور العمل کی دهائي دینگے - یہاں بھی شنوائی نہ هوئي تو اسکے معرف و موجودہ دستور العمل کا دروازہ کھٹکٹائینگے - اگر یہ بھي نہ کھلا تو پھر یا قسمت یا نصیب !

کیا شکوہ تم سے ' روییے اپنے نصیب کو !

بهر حال میں تسلیم کیے لیتا هوں کہ پچھلی اشاعت میں جو کچھہ لکھا گیا ' یکسر لغو اور بے معني تھا - استحقاق اور اهلیت کیا شے ہے اور ایثار و اخـلاق کو کون پوچھتا ہے ؟ اصل شے قانون اور قاعدہ ہے - فاستغفرالله ربي من کل ذنب و اتوب الیه !

کردیم هـزاربار توبـہ !

صرف مجالس و مجامع کے قوانین عمومي اور خود ندوہ کے دستور العمل هي کے مطابق اب نظر ڈالتا هوں :

گر تو دامن بکشي ' دست کسے کوتـہ نیست !

(نظامت جدید اور قواعد مجالس)

قواعد کا یہ حال ہے کہ ایک تو عام طور پر با قاعدہ انجمنوں کے قوانین هیں اور تمام مجلسوں کیلیے بطور ایک مشترک اصول کے تسلیم کیے جاتے هیں - ایک خود نـدوہ کا دستور العمل ہے - عام قوانین کا اگر ذکر کیا گیا تو یہ کہکر بآساني ٹالدیا جائیگا کہ ندوہ عام قوانین مجالس کي پیروي پر مجبور نہیں - اگر تمام دنیا میں ایسا هوتا ہے تو کیا ضرور ہے کہ ندوہ بھی ایسا هي کرے ؟

پس بہتر ہے کہ صرف نـدوہ هي کے دستور العمـل کے مطابق نظر ڈالي جاے -

لیکن ندوہ کا دستور العمل بھي دو مختلف صورتوں میں موجود ہے - ایک تو اُسکا اصلي اور قدیمي دستور العمل ہے دوسرا معرف موجودہ دستور العمل جس پر آجکل ادعائی عمل لیا جاتا ہے -

کسي گذشتہ صحبت میں تفصیل کے ساتھہ لـکھہ چکا هوں کہ اصلي دستور العمـل کي دفعات مہمہ کیا تھیں ' اور پھر کس طرح اُن میں نئي نئي ترمیمیں اور اضـافے کیے گئے ؟ پس موجودہ حالت میں در اصـل ندوہ کا دستور العمـل کوئي چیز نہیں ' اور مسئلۂ اصلاح ندوہ میں اصلي ما بہ النـزاع رهي دستور العمل ہے - تاهم جو کچھہ بھي ہے ' چاهیے کہ صرف اُسی کو پیش نظر رکھا جاے - کیونکہ اگر اصلي دستور العمل کي بنا پر بحث کیجیگا تو کہدیا جائیـگا کہ اس منسوخ شدہ دستور العمل کو اب تسلیم هي کون کرتا ہے ؟

ذکـر تو منسوخ کـرد عشق اوائـل !

(رعایت کي انتهـــا)

غور کیجیے کہ نقد و محاکمہ میں اس سے زیادہ رعایت اور نرمي کیا هوسکتي ہے ؟ عـام قوانین اصل بحث هیں - اگر اُنسے کام لیا جاے تو ایک منٹ کے انـدر پوري کارروائي کو ناجائز قـرار دیسکتے هیں - لیکن اُن سے بالکل قطع نظر کرلي جاتي ہے - اُسکے بعد نـدوہ کا اصلي دستور العمل ہے اور اسمیں جسقـدر تبدیلیاں کي گئي هیں ' یکسر نا قابـل تسلیم و خـلاف قانون هیں ' لیکن آپکي خاطر سے اُسے بھي چھوڑ دیا گیا - صرف رهي معرف و مبدل دستور العمل اپنے سامنے رکھتے هیں جو ندوة العلما کا موجودہ مسلمہ نظام ہے اور ندوہ کي طرف سے چھاپکر تقسیم کیا جاتا ہے !

(انتخاب نظامت حسب دستور العمـل)

۱۸ سے ۲۰ - جولائي تـک ایک جلسۂ انـتظامیہ لـکھنؤ میں منعـقد هوا ' اور اسي میں گذشتہ نظام عمـل کو توڑ کر نیا ناظـم منتخب کیا گیا - یہ کارروائي جو قانون اور قاعـدہ کے نـام سے کي گئي ' قاعدہ اور قانون کي بدترین توهین تھي - ایسي توهین جس سے زیادہ کوئي ناجائز مجمع اور بے قاعدہ جتھا نہیں کرسکتا -

پہنچا تو اصلي حالت دوسري هي نظر آئی ' اور میں بغیر کارروائي میں حصہ لیے واپس آیا "

اسي جلسے میں اصول و قواعد کي بنا پر ندوہ کے مفاسد بیان کیے گئے تو میرے عزیز دوست مستر محمد علي نے کہا کہ میرے لیے یہ تمام معلومات بالکل نئي هیں - اب تـک یہ باتیں بالکل معلوم نہ تھیں -

مجکو یقین ھ کہ خود ندوہ کے غیر مقامي ارکان انتظامیہ بھي جو گاہ گاہ جلسوں میں آکر شریک هوجاتے هیں ' ندوہ کے مفاسد سے بالکل بے خبر رکھے گئے هیں ' اور بالکل یہي رجہ ھ کہ وہ انکا ساتھہ دیدیتے هیں یا خاموش هو رهتے هیں - مولانا سیف الرحمن صاحب جو پچھلے جلسۂ انتظامیہ کے صدر بنائے گئے تھ ' مولانا فضل حق صاحب مدرس اعلے مدرسہ عالیہ رامپور جو ایک بہت هي معاملہ فہم اور صاحب فکر و راے بزرگ هیں ' نواب محمد اسحاق خاں صاحب سکریتري کالج ' مولوي احمد علي صاحب میرتھي ' اور اسي طرح بعض دیگر ارکان انتظامی کو میں شخصاً جانتا هوں ' اور یقین کرتا هوں کہ ندوہ میں جو کچھہ هو رها ھ ' اگر اسکے معلوم کرنے کا انھیں موقعہ دیا جاے یا ندوہ کے مفاسد کے مضامین اول سے اخر تـک وہ دیکھہ ڈالیں ' تو ایک لمحہ کیلیے بھي مفسدین ندوہ کا ساتھہ نہیں دینگے -

لیکن اصلي مصیبت یہ ھ کہ واقعي حالات معلوم نہیں - ندوہ کے موجودہ حکام کے ھاتھہ میں ایک بڑا حربہ مذھبي الزام کا ھ - جب کبھي علما سے ملتے هیں تو فوراً کہدیتے هیں کہ هم صرف طلبا کو الحاد و نیچریت سے بچانے کیلیے ایسا کر رھ هیں اور همیں خواہ مخواہ الزام دیا جاتا ھ - یہ سنکر وہ لوگ متاثر هو جاتے هیں اور کہتے هیں کہ واقعی آپ لوگ بڑے هي اچھے آدمي هیں !

اُردو اخبارات کا بھي یہي حال ھ - ان میں سے بعض خاموش رهجاتے هیں - ایک دو نے ضرورت اصـلاح سے انـکار کردیا ھ - مجکو یقین ھ کہ ان لوگوں کو بھي اصلي حالات معلوم نہیں اور اس دھوکے میں ڈالدیے گئے هیں کہ محض شخصي معاملہ ھ - اگر ندوہ کے مفاسد سے یہ لوگ واقـف هو جائیں تو پھر مجھہ سے بھي بڑھکر اصلاح کیلیے سعي کریں -

الهــلال کے سلسلۂ مضامین کو اگر یہ اصحاب مطالعہ فرمائیں تو انھیں واقعات معلوم کرنے میں مدد ملیگي -

درحقیقت ان تمام دقتوں کا علاج بحالت موجودہ ایک هی تھا ' اور الحمد للہ کہ بزرگان دھلی نے قابل صد تعریف مستعدي کے ساتھہ اسے پورا کردیا یعنے جلسۂ عام کا انعقاد - جب تـک عام لوگوں کا یک جا اجتماع نہو اور اپنا وقت صرف اسي مسئلے کیلیے صرف نہ کریں ' اس وقت تک محض اخبارات میں لکھنے سے کچھہ نہیں هوسکتا -

ریاست بھوپال اور نـــدوہ

(ہ) لیکن پچھلے دو هفتوں کا سب سے زیادہ قابل ذکر واقعہ یہ ھ کہ ڈھائی سو روپیہ ماهوار کی جو رقم ندوۃ العلما کو ریاست بھوپال سے ملتي تھي ' وہ هر هائنس سرکار عالیہ دام اقبالھـا نے (تا اصلاح ندوہ) ملتوي کردي -

جو سرکاري خط پریسیڈنت انجمن اصلاح ندوہ لـکھنؤ کے نام آیا ھ ' اسمیں لکھا ھ کہ چند ماہ سے ندوہ کے حالات نہایت افسوس ناک هو رھ هیں ' اور ایسے تغیرات هوے هیں جنکي رجہ سے اسکی حالت قابل اصلاح ھ ' اسلیے ریاست کي ماهوار رقم ملتوي کردي جاتي ھ تا آنکہ ندوہ کي اصلاح هوجاے -

یہ واقعہ سرکار عالیہ کي روشن ضمیري اور تدبر و عالي دماغي کا سب سے آخري مگر سب سے زیادہ موثر ثبوت ھ ' اور ایک ایسا احسان عظـیم ھ جسکا تمام مسلمانوں کو صـدق دل سے شکریہ ادا کرنا چاهیے - انھوں نے نـدوہ کي اُس وقت مدد کی جب کوئي اُسکا پرسان حال نہ تھا - پھر انھوں نے اپنے عطیہ میں اضافہ کیا اور ۵۰ کي جگہ ڈھائي سو تک مقرر هوگئے - بـلا شبہ یہ ایک ایسی شاهانہ فیاضي تھي جو صرف ریاست بھوپال هي سے هو سکتي ھ - لیکن تاهـم میں پورے یقین کے ساتھہ انکي خـدمت میں عرض کرونگا کہ ندوہ کی حقیقي زندگي اور مسلمانوں کي دیني تحریک کی اصلي هستی ' اُس ڈھائي سو میں اسدرجہ نہ تھی جو وہ برسوں سے عطا فرما رهی هیں ' جسقدر اس ڈھائي سو کے بند کردینے میں ھ جو انھوں نے آج سے شروع کیا ھ -

اخلاق کا هر جوهر اعراض و اثرات سے وابستہ ھ - فیاضي کے یہ معني نہیں هیں کہ روپیہ دیا جاے - في نفسہ روپیہ دینا کوئي تعریف کي بات نہیں ھ - ڈاکو ونکا سردار اپنے ماتحت چوروں کو روپیہ دیتا ھ - کئي قمار باز دولت مندوں نے بڑے بڑے چندے دیکر کارلو کا قمار خانہ قائم کر رکھا ھ - ایک ظالم حکمراں جب مظلوموں کو برباد کرنا چاهتا ھ تو قتل و خونریزي کیلیے خزانے کا منہ کھولدیتا ھ -

پس محض روپیہ دینا کوئي تعریف کی بات نہیں - اصلي شے اسکا طریق صرف و بخشش ھ کہ کار خیر و عمل صحیح کیلیے دیا جاے - اگر ایسا نہیں ھ تو ایک بخیل جو مسجد بنانے کیلیے روپیہ نہیں دیتا ' یقیناً اُس فیاض سے هزار درجہ بہتر ھ جسکے روپیہ سے قمار خانہ چل رها هو - پہلے نے کار خیر کو روکا پر دوسرے نے هزاروں انسانوں کو ٹھوکر کھلائي -

آج هندوستـان کي مصیبت یہ نہیں ھ کہ فیاضی نہیں کي جاتي - مصیبت یہ ھ کہ فیاضي کا صحیح مصرف و موقعـہ لوگوں کو معلوم نہیں - اگر یـہ مصیبت دور هوجاے تو یقین کیجیے کہ همارې ضرورتوں سے زیادہ قومي روپیہ اس وقت خرچ هو رها ھ -

سرکار عالیہ کا جود وسخا جس طرح تمام رؤساء و ارباب همم کیلیے ایک اسوۂ حسنہ تھا ' ٹھیک اسي طرح انـکا اس عطیہ کو روک دینا بھي همارے لیے ایک بہترین درس حقیقت ھ ' اور انھوں نے جس قدر احسانات اس وقت تک عطا فرما کر قوم پر کیے هیں ' ان سے کہیں زیادہ اس بندش و التوا کے ذریعہ احسان فرمایا ھ - جو متـاع جتني نایاب هو اتني هي قیمتي بھي هوتي ھ - دینے والے اور بھي هیں ' لیکن دینے کا صحیح محل و طریقہ بتلانے والا کوئي نہیں -

حقیقت یہ ھ کہ سرکار عالیہ موجودہ اسلامي نسل کي ایک غیر معمولي فرد هیں اور میں سچ سچ کہتا هوں کہ روز بروز میرے دل میں انکي عزت بڑھتي جاتي ھ - میں رؤسا اور ارباب دول سے (الحمد للہ) ایک مستغني اور بے پروا زندگي رکھتا هوں اور میري مذمت کے اسراف کے بعض لوگ شاکي هیں ' مگر میں تعریف میں کبھي بھي اسراف نہیں کر سکتا -

اگر اسي طرح هندوستان کي ریاستیں قومي درسگاهوں کے حالات پر نظر رکھیں اور انھیں اصلاح کیلیے مجبور کریں تو هزار جلسوں کے ریزولیوشن اور اخباروں کے صفحات ایک طرف اور ایک بخشش گاہ کا عارضي کا سد باب ایک طرف ! ندوہ کي زندگي کا سہارا گورنمنٹ کي اعانت کے بعد ریاست بھوپال کي اعانت تھي - اسکے بعد ریاست رامپور کي ماهوار مدد ھ ' اور حیدر اباد سے بھي سو روپیے ملتے هیں - کاش یہ دونوں ریاستیں بھي اس طرف متوجہ هوں ' علی الخصوص ریاست رامپور جسے کاردان و دانشمند مجمع اعیان و حکام میسر ھ -

مفسدین ندوہ کو یاد رکھنا چاهیے کہ وہ ندوہ کو کسي طرح نہیں مٹا سکتے مگر خود یقیناً مٹ جائیں گے -

قوم دوسرا ندوہ بنا سکتي ھ لیکن وہ اس قوم کي آواز کو ذلیل کرکے دوسري قوم اپنے لیے نہیں لا سکتے -

اور انکے اعوان و انصار قدیمۂ وجدیدہ شریک تھے' علی رغم انف خلیل الرحمن و اخوانه ' ایسا رزولیوشن پاس کیا ' اور کیوں خود مولوی خلیل الرحمن نے اپنے ادعاے "انا احق بالخلافة" سے کفارہ کشی کرلی ؟ اگر ۲۴ جولائی سنه ۱۹۱۰ تک جلسۂ انتظامیه میں کوئی شخص ناظم بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا ' حالانکه مولوی خلیل الرحمن ' مولوی شاہ سلیمان ' مولوی مسیح الزمان ' مولوی سید عبدالحی صاحب ' وغیرہ وغیرہ حضرات اسمیں موجود تھے ' تو ۱۸ جولائی سنه ۱۹۱۳ کو وہ کونسا انقلاب انسانی ذهن و جذبات کے اندر ہوگیا که یکایک انہیں میں سے ایک شخص تمام آلات و اسلحۂ نظامت سے لیس ہوکر سامنے آ گیا؟ اور پھر اسطرح سامنے آیا که جلسۂ انتظامیه کے تمام منکر و متمرد ارکان اپنے انکار و تمرد گذشته کو بھول کر یه کہتے ہوے سجدے میں اوندھے ہوگئے که " تا لله لقد آثرك الله علینا ' و ان کنا لخاطئین " اور گویا مولوی خلیل الرحمن صاحب نے مولوی سید عبد الحی صاحب سے مخاطب ہوکر کہا : " یا ابت ! هذا تاویل رویای من قبل ' قد جعلها ربی حقا " ؟

(التحول الفجائی)

جن حضرات کو " قانون ارتقا " کے مباحث سے دلچسپی ہے انہیں معلوم ہوگا که اس نظریه کے بنیادی مسائل مهمه میں سے ایک مسئله انقـلاب طبیعی اور تحول یعنی : Metamor Phasis کا بھی ہے -

اس سے مقصود وہ تغیرات و انقلابات هیں جو حسب سنن طبیعة موجودات عالم کے آثار و خواص ' اور اشکال و اجسام میں ہوتے رہتے هیں ' اور پھر رفته رفته انکا مجموعی نتیجه ایک نوعی تغیر تـک پہنچ جاتا ہے -

اِن تحولات میں سے ایک انقلاب " تحول فجائی " کا ہے - یعنی ایسے مستثنیات تحول جو یکا یک اور ناگہانی ظہور میں آجاتے هیں - اخیر دور کے علماء ارتقا نے اس تحول کا وجود اکثر حالتوں میں تسلیم کیا ہے ' اور پچھلے دنوں ڈاکٹر شیفر نے اسپر لیکچر دیتے ہوے اسکے نظائر و مشاهدات گنوائے هیں -

میں سمجھتا ہوں که تحول فجائی کی ایک عمدہ نظیر ۲۰ مارچ کے جلسۂ انتظـامیه نـدوۃ العلما کی یه کارروائی بھی ہے جس سے لنڈن کی امپریل اکاڈیمی کا بے خبر رهنا (جسمیں ڈاکٹر شیفر نے لیکچر دیا تھا) اسکی بہت بڑی بد قسمتی ہوگی - ایسی کھلی اور انسانی تحول فجائی کی شہادت اور کہیں نہیں ملسکتی ! واقعه یه ہے که سنه ۱۹۱۳ سے پیشتر تـک جسقدر ارکان ندوہ بشمولیت مولوی خلیـل الرحمن صاحب موجود تھے ' جلسۂ انتظامیه نے بشمولیت مولوی خلیل الرحمن و مولوی سید عبد الحی و منشی احتشام علی و مولوی شاہ سلیمان صاحب وغیرہ وغیرہ اُن ضروری شرطوں سے اُنھیں کلاً یا جزاً خالی پایا جو ندوہ کی نظامت کیلیے مطلوب هیں ' اور بار بار یہی فیصله کیا که معتمدیاں قائم رهیں کیونکه انپر اعتماد ہے اور کوئی شخص ایسا موجود نہیں جو ندوہ کا ناظم ہوسکے -

لیکن : ایں قصۂ عجب شنو از دور انقلاب :

که ۲۰ جولائی سنه ۱۹۱۳ کی صبح کو تحول فجائی کا ایک عجیب و غریب نمونه نظر آیا که وهی مولوی خلیل الرحمن صاحب جنکی موجودگی میں جلسۂ انتظامیه عہدۂ نظامت کیلیے ناظم کی تلاش میں نا کام رهچکا تھا ' اور اسطرح بار بار تسلیم کرچکا تھا که وہ باوجود خواهش و طلب شدید ' اس عہدے کیلیے اهل نہیں هیں ' یکایـک کسی قوۃ انقـلاب مخفی ' اور قانون تحول فجائی کے ماتحت آکر اس طرح منقلب اور متغیر و متحول ہوگئے ' گویا وہ کل تک کے مولوی خلیل الرحمن هی نہیں هیں ' اور مذهب ارتقا نے انہیں یکسر پیکر انقلاب و تغیر کردیا ہے !! فسبحان الذی اذا اراد شیئاً ان یقول له کن ا فیکون !!

(معتمدیوں کی شکست)

یه کار روائی بے قاعدگی اور بے نظمی کا ایک ایسا کامل درجه کا نمونه ہے ' جسکی نظیر پیدا کرنے کیلیے بڑی جد و جهد کرنی پڑیگی - معتمدیوں کے توڑنے کا جلسۂ انتظامیه کو اس طرح قانوناً کوئی حق هی نه تھا - اگر معتمدین نے اپنے اپنے استعفے بھیج دیے تھے تو جلسۂ انتظامیه صرف اس ایک هی فیصله کیلیے مجبور تھا که جلسۂ عام تـک انکی منظوری و عدم منظوری کو ملتوی کر دیتا ' اور جلسۂ عام کا انتظام کرتا - اس عرصے میں سابق انتظام برقرار رکھا جاتا - دنیا جہان کی انجمنوں کا یہی قاعدہ ہے ' اور خود ندوہ کا دستور العمل بھی یہی ہے - لیگ کی صدارت سے هز هائنس سر آغا خان نے بارها استعفا دیدیا ' لیکن لیگ کی کونسل اسکے سوا اور کچھه نه کر سکی که جلسۂ عام میں پیش کردے - جلسۂ عام کے انتہائی اختیارات تمام انجمنوں میں صرف اسی لیے رکھے گئے هیں تا که اشخاص و محدودہ جماعت کو کسی طرح کی سازش کا موقع نه ملے جیسا که بد بخت ندوہ سازش کا شکار هوا -

پس اول تو جلسۂ انتظامیه اسکے سوا اور کوئی کار روائی کر هی نہیں سکتا تھا ' لیکن چونکه هماری بحث ابتدا سے اس روش پر ہے که هر موقعه پر آخری سے آخری صورت جواز کو بھی تسلیم کرکے مسئله کے عـدم جواز کو ثابت کر دیتے هیں ' اور ابتدا هی میں لکھه آئے هیں که آجکی صحبت میں همارا پوزیشن ایک ایسے شخص کا هوگا جو تغیر نظامت کا نہایت خواهشمند ہے ' اور ایک ذرا سا سہارا بھی ناخن اٹکانے کا ملجاے تو اسپر اپنے مقصود و مطلوب کے جواز و ثبوت کا ایک پہاڑ کھڑا کردینا چاهتا ہے ' اسلیے علی سبیل الفرض تسلیم کیے لیتے هیں که جلسۂ انتظامیه معتمدین کی علحدگی کے مسئله کا فیصله کر سکتا تھا ' اور ایسا کرنے کیلیے صحیح وجوہ اپنے سامنے رکھتا تھا ' لیکن پھر بھی انتخاب نظامت کا عقدہ حل نہیں هوتا ' کیونکه اسکے سامنے ایک صاف اور باقاعدہ کار روائی کا راسته کھلا تھا - وہ ان معتمدوں کی جگھه عارضی طور پر دوسرے معتمد مقرر کر دیتـا اور آیندہ کیلیے معتمدیوں کے قیام و عدم قیام یا تقرر نظامت کے مسئله کو حسب قاعدہ جلسۂ عام میں پیش کرتا -

اسکی مجبوری کونسی آپڑی تھی که چپ چپاتے یکا یک ایک ایسے شخص کو ناظم مقرر کردیا جاے ' جو برسوں سے اپنے تئیں ناظم بنـانے کی آرزو رکھتا ہے مگر هر مرتبه جلسـۂ انتظامیه اسے ناظم تسلیم کرنے سے انکار کر دیتا ہے ' اور کسی جلسۂ عام میں اسکی نظامت کا مسئله پیش نہیں کیا جاسکتا ؟ اور پھر جسکی موجودگی اور خواهش جنون نماے نظامت کے باوجود ' جلسه انتظامیه یه فیصله کردیتا ہے که " عہدۂ نظامت کیلیے سرے دست کوئی شخص موجود نہیں " ؟

اُس شخص نے ناظم بننے کیلیے کیا کیا کوششیں نہیں کیں ' اور کیسی کیسی سازشیں نہیں هوئیں ؟ نا جائز طور پر لوگوں کو جمع کیا گیا ' راز دارانه خطوط لکھه لکھه کر اور دورے کر کرکے آدمی بلاے گئے ' اور ایک مرتبه تو وہ قیامت برپا کی جس کی ناکامی کا ایک لمحه کیلیے بھی " حزب الافساد " کو خوف نه تھا - تاهم قانون ' قاعدہ ' اهلیت ' استحقاق ' اور حق کی بمقابلۂ باطل قدرتی طاقت نے همیشه تمـام کوششوں کو نا کام رکھا ' اور خود جلسه هاے انتظـامیه نے فیصله کیـا که ناظم بننے کیلیے کوئی شخص اهل موجود نہیں ہے - موجودہ انتظام جس طرح چل رها ہے اُسی طرح چلنا چاهیے -

(۲۰ مارچ کا عجیب و غریب جلسه)

جس جلسۂ انتظامیه میں کار روائی کی گئی ' اسکی چھپی هوئی رپورٹ میرے سامنے ہے - اسمیں شرکاء مجلس کی جو فہرست [illegible]

اسلیے نہیں که حقیقت و قوانین عمومي کے خلاف تهي' بلکه صرف اسلیے که اس طــرح کي کارروائي کرکے جلسۂ انتظامیه نے خود ندوه کے دستورالعمل کو پرزے پرزے کردیا -

(دفعه ۲۲ دستور العمل)

(۱) دستورالعمل حال کي دفعه ۲۲ میں ہے:

" مجلس هـاے انتـظامیه کي تاریخ کا تعین ناظم ندوۃ العلما کرکے فہرست امور تصفیه طلب کي دو هفته پہلے ارکان انتظامیه کے پاس بهیج دیگا "

عام طور پر تمام انجمنوں کی منیجنگ کمیٹیوں کا قاعده ہے که فیصله طلب امور کو ایک دو هفتے پہلے ممبروں کے پاس بهیج دیتے هیں جسکو اجنڈا کہتے هیں' تاکه وه اُن پر غور و فـکر کرکے بحث و راے کیلیے مستعد هوجائیں - ندوه کے دستورالعمل نے اسکے لیے دو هفتے کي مدت قرار دي ہے -

اب تحقیق طلب یه ہے که ۲۰ جولائي کے انتظـامي جلسے میں ایک ایسا اهـم اور عظیم الشان مسئله پیش هونے والا تها جو ندوۃ العلما کے هشت ساله طریق انتظام کو منسوخ کرکے اور تینوں معتمدیوں کو توڑ کے ایک شخص کو ناظم قرار دینا چاهتا تها' اور یه وه کارروائي تهي جس پر ندوه کي انتظامی و تعلیمي هستي کا دارو مدار تها - پس ضرور تها که حسب دفعه ۲۲ دستور العمل ندوه دو هفته پہلے اسکي اطلاع تمام ممبروں کو دیدي جاتي' اور لکهدیا جاتا که معتمدیوں کے توڑ نے اور فلاں شخص کے ناظم مقرر هونے کي نسبت اُنهیں اپني راے دیني پڑیگی' لیکن اس قسم کي کوئي اطلاع ممبروں کو نہیں دي گئي' اور نه اجنڈا میں ناظم کا ذکر کیا گیا - دفعتاً ایک ممبرنے تجویز کي که متعمدیاں توڑ دي جائیں اور ۵۱ ممبروں میں سے دس یا گیـاره حاضر الوقت ممبروں نے اسیوقت منظوري بهي دیدي! اُسکے بعد معاً ایک شخص کو نظامت کے لیے پیش کیا گیا' اور وه ناظم بهی قرار پا گیا!!

کیا حسب قاعده دستور العمل دفعه ۲۲ کسي جلسۂ انتظامیه کي ایسي ناگهاني کارروائي جائز قرار دي جاسکتی ہے؟ کوئي شخص بهی جسے مجلسوں کے قواعد و قوانین کا علم هو' کیا اس درجه شرم و حیا کو خیـرباد کهه سکتـا ہے که اس کهلی سازش کو با قاعده قرار دیسکے؟

اگر باقاعده طور پر سچائي اور حقیقت کے ساتهه کام کرنا تها تو کیا وجه ہے که دو هفته پہلے ممبروں کو اطلاع نہیں دي گئي' اور اجنڈے میں اس تجویز کي تصریح نہیں کي؟ کونسي ضرورت اخفـا اور پرده داري کي پیش آگئي تهی؟ اور وه کونسا عذر ہے جسکي بنا پر ایک ایسے اهم اور عظیم الشـان انقـلابي مسئله کو یکا یک پیش کر کے منظور کرا لیا گیا؟

اصل یه ہے که یه لوگ فساد و ضلالت میں کتنے هي پخته مغز هوں' مگر معلوم هوتا ہے که ان کاموں میں ابهي نا تجربـه کار هیں - اگر ایسا نهوتا تو ایسي صریح اور کهلي بے ضابطگي کر کے اپني هلاکت کا سامان خود فراهم نه کرتے' اور صبر و احتیاط کے ساتهه ایک کامل درجه کي قاعده نما بے قاعدگي کرتے جیسا که آور بہت سے مقامات میں کیا جاتا ہے -

(حادثۂ غریب)

(۲) پهر یه بهي واضح رہے که معتمدیوں کي تقسیم اور نظامت ندوه کا مسئـله کوئي نیا مسئله نہیں ہے - خود جلسۂ انتظامیه میں بارها پیش هوچکا ہے - اور ایسے جلسوں میں جو جلسۂ عام کے موقع پر منعقـد هوے اور اسلیے صـرف کورم هي کے جلسے نه تهے بلکه تقریبا تمام ممبروں کا کامل اجلاس تها -

نومبر سنه ۱۹۰۸ میں مجلس انتظامیه کا ایک وسیع اجلاس هوا جسمیں مولوي خلیل الرحمن اور مولوي سید عبد الحي صاحب بهي موجود تهے - جلسے نے بالاتفاق یه تجویز پاس کی که تینوں معتمدیاں قائم رهیں' اور جلسۂ انتظامیه اس انتظام پر پورا اعتماد کرتا ہے -

پهر ۲۴ جولائي سنه ۱۹۱۰ کے جلسے میں بهي یہي مسئله پیش هوا اور بالاتفاق طے پایا که:

" اس وقت کوئی شخص ایسا موجود نہیں ہے جسکا تقرر خدمت نظامت کیلیے هوسکے - پس جس طور پر کام چل رها ہے' یعنی تین معتمدیوں کي تقسیم میں' اسی طرح چلتا رہے "

جلسۂ انتظامیه کا یه رزولیوشن قابـل غور ہے - یه جس جلسے نے بالاتفاق منظور کیا اسمیں مولوي خلیل الرحمن' مولوي سید عبد الحي' مولوي شاه سلیمان پهلواروي' اور مولوي مسیح الزمان مرحوم شاهجهانپوري موجود تهے - اسلیے اس سے صاف صاف ثابت هوتا ہے که ان اشخاص میں سے کوئی شخص جلسۂ انتـظامیه کے نزدیک ناظـم بنـنے کے لائق نه تها' کیونـکه اگـر لائق هوتا تو وه ان اشخاص کی موجودگي میں یـه رزولیوشن کیوں منظور کـرتا که " کوئي شخص خدمت نظامت کیلیے نظر نہیں آتا "؟

پس معتمدیوں کي تقسیم ایک ایسا انتظام تها جو برسوں سے چـلا آتا تها اور اسکو جلسه هاے انتظامیه نے بارها قابـل اعتماد و عمل تسلیم کـرلیا تها - جن جلسوں نے اسپر اعتـماد و قیـام کے ووٹ پاس کیے' وه کامل اور عظیـم الشان اجلاس تهے' یعنے انمیں تقریباً تمام ممبران انتظامي شریک تهے - ایک ایسے مسلم و معتمد انتظام کو یکا یک توڑ دینے کا ایک ایسے جلسے کو کیا حق هوسکتا ہے جو محض کورم کا ایک رسمي مجمع تها' اور سب سے زیاده یه که اسکي کوئي اطلاع حسب قاعدۂ دستورالعمل ممبروں کو نہیں دي گئی تهي؟

اگر اسي طرح ایک شخص دس باره ممبروں کو اکٹها کرکے انجمنوں کا کانسٹي ٹیوشن اولٹ دیا کرے تو پهر قاعده اور قانون ایک ایسا لفظ ہے جسکے کوئي معني سمجهه میں نہیں آسکتے!

اول تو یکایک معتمدیوں کو توڑ دینے کي تجویز پیش کي گئي اور منظور کرلي گئي - حالانکه یه جلسۂ انتظامیه کا ایک مسلمه و معتمده انتظام تها' اور اسکے توڑ دینے کیلیے ایک کامل اجلاس کي ضرورت تهي نه که چهه سات آدمیوں کی سازش کی -

پهر اسپر بهي اکتفا نه کرکے ایک شخص کو نظامت کیلیے تجویز بهی کردیا گیا -

یه کون شخص ہے؟ علم و صلاحیت کا کوئي نو مولود مخلوق ہے جو یکایک مولوي سید عبد الحي صاحب کو اپنے مطب میں کهیلتا هوا ملگیا ہے' اور وه جلسۂ انتظامیه کے سامنے اٹها کے لے آے هیں؟ یا دار العلوم ندوه میں کوئي نئی تربیت گاه کهل گئي ہے جو کهن سال ممبران ندوه کو بهي چند سالوں کے اندر اپنے نفوذ علمي و اخلاقی سے بالکـل بدل دیا کرتي ہے' اور اس تربیت گاه میں ایک شخص علم و صلاحیت کا چولا بدلکر جلسۂ انتظامیه کے سامنے آگیا ہے؟

نہیں' یه مولوي خلیل الرحمن صاحب سہارنپوري هیں جو ابتدا سے ندوۃ العلما کي مجلس انتظامیه کے ممبر' اور برسوں سے نظامت ندوه کے غزال رعنا کے پیچهے کوه و بیابان مساعی و متاعب کي ٹهوکریں کها رہے هیں:

که سر بکوه و بیاباں تو دادۂ مارا!

لیکن یه بزرگ تو اس وقت بهي جلسۂ انتظامیه میں موجود تهے' جب وه یه رزولیوشن پاس کر رها تها که " کوئي شخص عهدۂ نظامت کیلیے موزوں موجود نہیں ہے' اسلیے تین معتمدیوں کي تقسیم کے ساتهه هي کام جاري رکها جاے "؟

کیوں اُس جلسۂ انتظامیه نے جسمیں خود مولوي خلیل الرحمن

مقالات

انجمن اصلاح ندوه

" ان اریـــد الا الاصـــلاح ما استطعت "

[از جناب صفي الدوله حسام الملک ' سید علي حسن خانصاحب خلف الصـدق نواب صدیق حسن خاں مرحوم رکن انتظامي ندوة العلما و سابق ممبر مجلس تعمیرات دار العلوم - سیکریٹري " انجمن اصلاح ندوه "]

(۲)

(تـکمیـــل تخـــریب)

چونکه هر شے کي ایک انتہا هوا کرتي هے' ان مخالفتوں کا بھي آخري نتیجه ایک جدید انقلاب کي صورت میں نمودار هوا' جسکو ابھي چند مہینےهي هوے هیں اور جسنے ملـک کے مختلف حصوں میں بیچینی پیدا کردي هے - مطالعـۂ اخبارات اور موجوده حالات سے واضح هے که اکثر مقامات میں اس جدید انقلاب پر بے اطمینانی کا اظہار کیا گیا هے' اور متعدد انجمنوں نے اس جدید انقلاب پر اظہار ناراضی کے رزو لیوشن پاس کیے هیں - انهیں وجوه کی بنا پر هم خادمان قوم کو یه خیال پیدا هوا که اب وه وقت آگیا هے که ندوه کی تحقیق حال اور اسکی صلاح و فلاح کی جلد تر کوشش کیجاے - چنانچه آپ حضرات تک هم لوگوں نے اپني ناچیز صدا پہونچانا اپنا فرض سمجھا - خدا کا شکر هے که هماري صدا رائگاں نه گئي' اور مصلحان و همدردان قوم و اسلام نے اپنی قومي اور اسلامی تعلیم گاه ندوه کے ساتهه دلي سرگرمي کا اظہار کیا - جو خواهش در بارۂ اصلاح ندوه پیش کیگئي تهي' اسکی تائید میں بکثرت جلسےهو چکے هیں' اور به تعداد کثیر خطوط موصول هوے هیں -

(آینـده کي مہمات اصـلاح)

اس موقع پر بغرض مزید آگاهي سرسري طور پر اُن مشہور اور زبان زد خرابیوں کا بھي بیان کر دینا ضروري هے جنهوں نے ملک میں بے اطمینانی اور بیدلي پھیلا رکھي هے - یه خرابیاں جو عرصے سے قائم هیں اور بڑھتی هی چلي جاتی هیں ' ندوه کے نشو و نما اور اسکی ترقی کي راه میں ایک دیوار آهنی کا حکم رکھتی هیں :

(۱) نـدوه کا کانسٹیٹوشن ناقص هے اور خود جلسۂ انتـظامیه نے اسکو ناقص تسلیم کیا هے اور اسکی اصلاح کے متعلق تقریباً دو سال سے زاید هوا که تجویزیں بھی پاس کی گئیں ' مگر افسوس که هنوز روز اول هے' اور معلوم نهیں که کن وجوه کی بنا پر اسقدر صریح بے اعتنائی روا رکھی گئی هے -

(۲) معتمدیوں کی شکست کا جو واقعه ظهور میں آیا وه نہایت عجیب و غریب هے - عجیب تر یه که اس معامله میں ایک ایسي فوري تجویز اور ساتهه هي اسکے منظوري عمل میں لائی گئي جو بلاشبه کمیٹي اصلاح کي سب سے زیاده توجه اور تحقیق کے قابل هے -

(۳) اگر آپ آغاز قیام ندوه سے اسوقت تـک ندوه کے دستور العمل اور اسکے نظام و اصول کار پر غور کرینـگے تو آپ کو نمایاں طـور پر معلوم هوجائیگا که کہاں تـک اسپر ایک پبلـک انسٹیٹوشن هونیکا اطلاق هوسکتا هے ؟ سچ یه هے که اپني نوعیت اور بناکے اعتبار سے تو وه پبلـک انسٹیٹوشن کہا جا سکتا هے لیکن عمل درآمد کے اعتبار سے وه محض چند اشخاص کي ملکیت نزاعي اور مجلس خانه ساز هے -

(۴) مجلس تعمیرات کے رکن هونے کي تو مجهکو بھي عزت حاصل رهي هے' مگر میں اپنے ذاتي تجربه کي بنا پر عرض کرسکتا هوں که جب تـک میں ممبر رها ' باوجود متواتر تحریري یاد دهانیوں کے کبھی ایک جلسه بھی کمیٹی تعمیرات کا منعقد نہیں هوا ' اور نه اسکے مصارف کے تفصیلی حالات کا علم پورے طور پر هوسکا - آخر کار میں مستعفي هونے پر مجبور هوا - میں اپنی حد تحقیق اور معلومات کی بنا پر کهه سکتا هوں که شاید اسوقت تـک کوئی حساب بھی شائع نہیں هوا هے' اور نه غالباً اسوقت تـک کوئی اسکا جلسه منعقد هوا هے - غور کیا جاے که دنیا میں اس سے بڑھکر بھی کسی پبلـک انجمن کیلیے بد نظمی اور خود مختاري هوسکتی هے که نه تو اسکا حساب کبھی شائع کیا جاے اور نه کبھی براے نام ممبروں کو جمع کیا جاے ؟

(۵) مختلف معطیوں نے جو روپیه بغرض تعمیر بورڈنـگ وغیره وقتاً فوقتاً دیا هے ' اسکے متعلق یه امر تحقیق طلب هے که آیا وه روپیه انهیں کاموں کے لیے محفوظ هے یا خلاف مرضي معطیوں کے اور خلاف قاعـده جلسۂ انتظامیه کے صرف کیا گیا هے ؟ ایسا باور کرنے کے وجوه موجود هیں که جواب نفي میں هے -

(۶) سنا جاتا هے که دار العلوم کی تعمیر کا کام (جسکو ۴ سال گزر چکے هیں اور هنوز نا تمام هے) اب بہت آهستگي کے ساتهه جاري هے' مگر عملے کي تنخواهوں میں بلا ضرورت کثیر روپیه بدستور صرف هورها هے' اور چونکه محض شخصي اقتدار هے اسلیے کوئي پرسان حال نہیں -

(۷) مالي صیغه کي ابتري اخبارات میں شائع هوچکي هے' اور بابو نظام الدین صاحب جو ایک سرگرم رکن ندوه هیں' انکی رپورٹ قابل ملاحظه هے -

(۸) بورڈنـگ اور دار العلوم کي موجوده حالت اسقدر خراب هے که انسپکٹر صاحب مدارس جو حال میں معائنۂ دارالعلوم کیلیے تشریف لاے تهے ' اونهوں نے اسکو " خرگوش خانه " سے تعبیر کیا هے' اور اپني رپورٹ میں لکها هے که اگر ایسی هي خراب حالت رهي تو سرکاري اعانت زیاده دیر تـک قائم نہیں ره سکتي - ظاهر هے که اسکا اثر ندوه کے حق میں کسقدر مضر اور پبلـک میں کسقدر باعث بے وقعتي اور بد نامي هوگا ؟

(خـــاتمه)

حضرات ! یه وه سرسري خرابیاں هیں که اگر انمیں سے دو چار بھي تسلیم کرلیجاویں تو وه فوري تدارک و اصلاح کے قابل هیں' اور اگر انکا بڑا حصه یا کلیة سب خرابیاں صحیح هوں تو اس سے زیاده داغ رسوائي قوم کے لیے کیا هوسکتا هے ؟ مجهکو امید هے که آپ حضرات بست ساله روایات ندوه اور اسکے معتد به سرمایه کو حالت خطره میں رکھنا اور اسکا غارت هوجانا کبھي گوارا نه فرماوینگے' اور اپني اسلامي اور تعلیمي درسگاه کو تباهي و بربادی سے بچانے میں پوری کوشش سے کام لینگے : و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین - و العاقبة للمتقین -

۱۵ ممبران انتظامیه میں سے صرف حسب ذیل ۱۲ - اشخاص شریک ہوئے تھے :

(۱) منشی احتشام علي صاحب کاکوروي (۲) منشی اعجاز علي صاحب کاکوروي (۳) منشی اظہر علي صاحب کاکوروي (۴) مولوی محمد نسیم صاحب (۵) مولوی خلیل الرحمن صاحب (۶) مولوي سید عبد الحی صاحب (۷) حکیم عبد الرشید صاحب (۸) مولوي سید ظہورالاسلام صاحب (۹) مولوي عبد الحي صاحب وکیل چندوسي (۱۰) مولوي عبد الرحیم صاحب ریوازي (۱۱) قاري عبد السلام صاحب (۱۲) سید ظہور احمد صاحب وکیل -

ان بارہ میں سے دو شخص نکالدیجیے جو عہدۂ نظامت و نیابت پر فائز ہوے ' یعنی مولوي خلیل الرحمن اور مولوي عبد الرحیم - اب باقي اشخاص جنھوں نے انکي نسبت فیصله کیا ' صرف ۹ رهگئے - ان نو میں بھی ایک تہائي تو صرف ایک هي خاندان کاکوروي کي ممتوع الاشکال صور تیں هیں :

هر لحظه بطرز دگر ان یار بر آمد !

اس اقانیم ثلاثه کو مسیحی علم ریاضی کے اصول پر ایک هي سمجھیے :

ما سه جانے آمده در یک بدن !

اب باقي جسقدر حضرات تشریف فرما هیں انہیں شمار کیجیے - کلھم چھه باقي رهگئے - ان چھه میں ایک تو مولوي سید عبد الحي صاحب هیں جنھوں نے تجویز پیش کي :

در پس آئینه طوطي صفتم داشته اند

باقي پانچ میں سے تین مقامي ممبروں اور دو بیروني ممبروں نے ' اور کاکوري کے اقانیم ثلاثه کے تعداداً تین مگر حکماً ایک نے تجویز سني ' اور ندوة العلما کي سکریٹري شپ کا ' اُس ندوہ کی سکریٹري شپ کا جو تمام عالم اسلامي میں اصلاح دیني اور احیاء علوم اسلامیه کی ایک هی تحریک هے ' ایک آن واحد میں فیصله کردیا !

پھر لطف یه هے که یه چھه حضرات بھی در اصل ایک صداے واحد سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے ' کیونکه فی الحقیقت یه سب کے سب معاملات ندوہ میں ایک هی اصول اور اعتقاد کے اخلاف اور ایک هی شجر طریقت کے برگ و بار هیں - اسی لیے نه تو کسی نے مخالفت کی اور نه کسی کو ندوة العلما کے مسلمه دستور العمل کی اس کھلی توهین پر کچھه شرم و حیا آئی - اِدھر تجویز پیش هوئی اور ادھر سب لبیک کہتے هوے دوڑے :

بیار باده که ما هم غنیمتیم بسے !

خدا را لوگ انصاف کریں که یه کون لوگ هیں جو اسطرح علانیه قانون اور قواعد کو پاؤں تلے روند رهے هیں اور پھر یه کہتے هوے نہیں شرماتے که جلسۂ انتظامیه نے ایسا کیا ؟ کیا اس سے بھی بڑھکر قوم کو احمق بنانے کی کوئی مثال ملسکتی هے ؟ اگر جلسۂ انتظامیه ایسے هی جلسوں کا نام هے اور باقاعدہ کارروائیوں کا یہی مطلب هے تو اس جلسۂ انتظامیه سے دهقانیوں کی وہ بیٹھ هزار درجه افضل و ارجح هے جہاں شام کو ایک حقه لیکر کاشتکار جمع هوجاتے هیں اور مل جلکر بغیر کسی سازش اور ایمان فروشی کے اپنے جھگڑوں کو مٹا دیتے هیں -

(آخري اور فیصله کن سوال)

(۴) اچھا ' اِن تمام باتوں کي بھي جانے دیجیے - صرف ناظم کے انتخاب کے مسئله کو لیجیے - عام قوانین مجالس میں نہیں ' ندوہ کے پرانے دستور العمل میں نہیں ' خود موجودہ دستور العمل میں دفعه ۱۱ - موجود هے جو اوپر گذر چکي هے :

" ناظم کا انتخاب کامل جلسۂ انتظامیه کي تجویز اور جلسۂ عام کي منظوري سے تین سال کیلیے هوا کریگا -

ندوة العلما کا کانسٹي ٹیوشن مثل عام مجالس کے یوں هے که اسکے دو طرح کے ممبر هوتے هیں - ایک وہ جو دو روپیه سالانه دیتے هیں اور عام جلسے میں شریک هوتے هیں - دوسرے وہ ارکان انتظامي جو اسکي منیجنگ کمیٹي یا ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر هیں - ندوہ کے اصلی دستور العمل میں تھا که جلسۂ عام ناظم کو منتخب کریگا نیز اسے معزول کردینے کا بھی حق اُسي کو هے - نئے دستور العمل میں معزولی کے حق کو تو سلب کرلیا هے لیکن اتنا ٹکڑہ بجنسه موجود هے که " منیجنگ کمیٹي که کامل اجلاس تجویز کرے اور جلسۂ عام منظور کرے "

پس اس سے صاف ظاهر هے که سرے سے ناظم کي منظوري کا اختیار جلسۂ انتظامیه کو هے هي نہیں - اسکا کامل اجلاس کسي شخص کو تجویز کر سکتا هے - لیکن نصب اُسي وقت هوسکتا هے جبکه سالانه جلسۂ عام میں کثرت راے اسکا ساتھه دے -

اگر في الحقیقة ... یه دفعه دستور العمل میں موجود هے ' اور میں غلط حواله نہیں دے رها تو وہ تمام ارکان انتظامي جنھوں نے ۲۹ مارچ کو یه سازشي ایمان فروشي کي هے ' باهر نکلیں اور مجھے بتلائیں که کیونکر انھوں نے بغیر کامل جلسۂ انتظامی کي تجویز اور بغیر جلسۂ عام کي منظوري کے ایک شخص کو ناظم قرار دیدیا ؟ اور کیوں نه انکي اس تمام کارروائی کو قوم ایک بد ترین قسم کي شرمناک بے قاعدگي قرار دے ؟

کیا اُنھیں اس دفعه کی خبر نه تھی ؟ اگر خبر نه تھي تو هزار شرم اُن ارکان مجلس کیلیے جو صاحبان حل و عقد بنکر ندوہ کي قسمت کا فیصله کرتے هیں ' مگر اتنا بھي نہیں جانتے که خود ندوہ کا دستور العمل کیا کہتا هے ؟

نه تو مجلس انتظامي کا کامل اجلاس هوا ' اور نه جلسۂ عام نے نئے ناظم کو منظور کیا - پھر کس قانون کي بنا پر مولوي خلیل الرحمن اپنے تئیں ناظم سمجھتے هیں اور اپنی فرضی نظامت کے مصارف کی لعنت ندوہ کے سر ڈالتے هیں ؟ اور کیوں اس نام نہاد جلسۂ انتظامیه کي پوري کارروائي کو حق ' قانون ' اور دستور العمل ندوہ کے نام سے هم کالعدم نه سمجھیں ؟

یقیناً کالعدم هے - اُس جلسے کو جو اسدرجه قوانین مسلمۂ مجلس کي علانیه خلاف ورزي کرے ' جلسۂ انتظامیه کہنا انتظام کے لفظ کي صریح توهین هے - یہي سبب هے که میں ابتدا سے ندوہ کے جلسه انتظامیه کو ایک جتھا اور چند یاران سازش کا مجمع نا جائز کہتا آیا هوں ' اور عام اعلان کرتا هوں که اگر میرے بیانات صحیح نہیں هیں اور نئے ناظم کے تقرر کي کارروائي کسی طرح بھي دستور العمل ندوہ کے مطابق ثابت هو سکتي هے تو خدا را کوئی شخص بھي سامنے آجاے ' اور صرف اتنا هی کرے که خود ندوہ کے دستور العمل سے ثابت کر دے - ذاتی خصوصیت کا کوئی معامله نہیں هے - قاعدے اور قانون کی بحث هے - میں اُسی وقت مولوي خلیل الرحمن کی نظامت کا اعتراف کرلونگا ' اور پھر اگر استحقاق و اهلیت اور لیاقت و صلاحیت کا نام بھی لوں تو مجھسے بڑھکر کوئي مجرم نہیں -

رهي یه بات که خواہ اهلیت و لیاقت هو یا نهو ' قواعد اور قانون کے مطابق تقرر کیا جاے یا نه کیا جاے ' مگر تاهم مولوي خلیل الرحمن ندوہ کے ناظم هیں ' کیونکه وہ برسوں سے اپنی نسبت ایسا سوء ظن رکھنے کے مرض میں گرفتار هیں اور بعض ستم ظریفوں نے بھي انھیں ناظم صاحب ' ناظم صاحب ' کہه کہه کے همیشه بنایا هے اور اس طرح انکا مرض مزمن هوگیا هے ' تو اسکا جواب واقعي کوئي نہیں - " النبي نبي و لو کان في بطن امه " سنا هے ' لیکن یه ابتک نہیں سنا که کسي مجلس کا ناظم بھي بنا بنایا ' ترشا تراشا ماں کے پیٹ سے پیدا هوسکتا هے - ویسے عجائب آباد ندوہ میں کوئي خرق عادت هوا هو تو معلوم نہیں -

قال ابن عباس حضر عند رسول الله صلعم ابو سفیان والولید بن المغیرة والنضربن الحارث و عقبة و عتبة وثبیبة ابنا ربیعة و امیة وابی ابنا خلف والحارث بن عامر واستمعوا الی حدیث الرسول صلعم فقالوا للنضر ما یقول محمد - فقال لا ادري ما یقول لکني اراه یحرک شفتیه و یتکلم باساطیر الاولین کالذي کنت احدثکم به عن اخبار القرون الاولی - قال ابوسفیان اني لاری بعض مایقول حقاً فقال ابوجهل کلا ‘ فانزل الله تعالی تلك الایه -

ابن عباس فرماتے هیں (شدید ترین کفار مکه) ابوسفیان ‘ و لید‘ نضر ‘ عقبه ‘ عتبه ‘ شبیه ‘ امیه ‘ ابی اور حارث آنحضرت کےپاس آئے اور آپکا کلام سنا ‘ لوگوں نے نضر سے پوچھا که محمد کیا کهتا هے؟ اوسنے جواب دیا که یه تو میں نهیں جانتا که وه کیا کهتا هے لیکن میں سمجهتا هوں که وه لب هلاتا هے‘ اور اگلوں کے قصے کهتا هے‘ جسطرح میں تمکوگذشتوں کے قصے بیان کیا کرتا تها - ابو سفیان نے کها که محمد جو کهتا هے اسمیں سے بعض باتیں تو سچي معلوم هوتي هیں - ابو جهل نے کها هرگز نهیں اس واقعه پر یه آیت نازل هوئي -

خود ان آیات پر غور کرنا چاهیے جن میں یه الفاظ آے هیں -

(اساطیر الاولین کے مواقع)

قرآن مجید میں یه لفظ نو جگهه آیا هے‘ لیکن هر جگهه ان معانی کے سوا جو هم نے بیان کیے هیں کوئي اور معني نهیں بن سکتے ‘ چه جائیکه کسي کتاب کے نام کي طرف اشاره هو - هم ان تمام آیتوں کو نقل کرتے هیں :

(۱) یقول الذین کفروا ان هذا الا اساطر الاولین-

(۱) کافر کهتے هیں که یه (قرآن) تو صرف اگلوں کی کهاني هے-

(۲) و اذا تتلی علیهم آیاتنا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا ان هذا الا اساطیر الاولین (۸ - ۳۲)

(۲) جب اونکو هماري آیتیں پڑهکر سنائي جاتي هیں تو کهتے هیں هم سن چکے ‘ اگر هم چاهتے تو هم بهي ایسا کهه سکتے ‘ یه تو صرف اگلوں کي کهاني هے -

(۳) و اذا قیل لهم ماذا انزل ربکم ‘ قالوا اساطیر الاولین - (۱۶ - ۲۶)

(۳) ان منافقین سے جب پوچها جاتا هے که تمهارے خدا نے کیا نازل کیا تو کهتے هیں وهي اگلوں کي کهانیاں -

(۴) قالوا اذا متنا وکنا ترابا و عظاماء انا لمبعوثون لقد وعدنا نحن و آباؤنا ‘ هذا من قبل ‘ ان هذا الا اساطیر الاولین - (۸۵ - ۱۳)

(۴) (حیرت سے) کهتے هیں که کیا جب هم مرجائینگے اور مرکر صرف متي اور هدیي رهجائینگے ‘ تو کیا هم پهر اٹهاے جائینگے ‘ یه تو هم سے اور اس سے پہلے همارے بزرگوں سے بهي کها گیا تها - یه کچهه نهیں یه خیالات تو صرف پرانے لوگوں کي قصه کهاني کي باتیں هیں-

(۵) قال الذین کفروا ان هذا الا افك افترا به و اعانه علیه قوم آخرون‘ وقالوا اساطیر الاولین اکتبتها ‘ فهی ‘ تملی علیه بکرة و اصیلا (۲۵ - ۶)

(۵) کافر کهتے هیں که یهه قران اختراع هے ‘ خدا کي طرفسے نهیں ‘ محمد نے خود گڑها هے ‘ اور کچهه دوسرے لوگوں نے اسکو مدد دي هے ‘ اور وه یهه بهي کهتے هیں که یه تو پهلوں کي کهانی هے جسکو محمد نے لکها لیا هے اور صبح و شام اوسکو پڑهکر سنایا جاتا هے -

(۶) وقال الذین کفروا ‘ إذا کنا ترابا و آباء نا ائنا لمخرجون‘ لقد وعدنا هذا نحن و آباؤنا من قبل ‘ ان هذا الااساطیر الاولین - (۲۷ - ۷۰)

(۶) کافر کهتے هیں که کیا جب هم اور همارے اسلاف متی هو جائینگے ‘ هم پهر قبر سے نکالے جائینگے ؟ یه تو هم سے اور هم سے پهلوں سے یهي وعده کیے گئے تهے ‘ کچهه نهیں ‘ یه تو صرف اگلوں کي کهاني هے -

(۷) والذي قال لوالدیه أف لکما ‘ اتعدانني ان أخرج‘ وقد خلت القرون من قبلي و هما یستغیثن الله ویلک آمن‘ ان وعدالله حق ‘ فیقول ما هذا اساطیر الاولین‘ اولئک الذین حق علیهم القول (۴۶ - ۱۶)

(۷) جس کافر بیٹے نے اپنے مسلمان ماں باپ کو جهڑک کر کہا ‘ کیا تم دونوں اسکا مجهسے وعده کرتے هو که قبر سے اٹهایا جاؤنگا ‘ مجهسے پہلے کتني قومیں گذرگئیں‘ (اور اونکا نشان بهي نهیں) اوسکے ماں باپ اوسکو خدا کا واسطه دیکرکها که اے بد بخت ایمان لا ! خدا کا وعده سچا هے‘ بیٹا کهتا هے‘ که یه صرف پرانے لوگوں کي کهاني هے ‘ یهي وه لوگ هیں جنپر خدا کا عذاب واجب هوچکا -

(۸) ولاتطع کل حلاف مهین - هماز مشاء بنمیم ‘ مناع للخیر معتد اثیم ‘ عتل بعد ذلک زنیم ‘ ان کان ذا مال و بنین ‘ اذا تتلی علیه آیاتنا قال اساطیر الاولین (۹۸ - ۱۵)

(۸) تو انکي اطاعت نکر جو ذلیل هیں اور قسمیں بهت کهایا کرتے هیں ‘ جو عیب جو اور غماز هیں جو اسلیے که صاحب فرزند و مال هیں ‘ نیکي سے لوگوں کو روکتے هیں ‘ جو حد سے متجاوز هیں‘ جو گنهگار هیں‘ اور جو بد نهاد و بد اصل هیں ‘ اونکو جب هماري آیتیں پڑهکر سنائي جاتی هیں تو (بے پروائي سے) کهتے هیں که یهه اگلوں کي کهانیاں هیں -

(۹) ومایکذب به الا کل معتد اثیم ‘ اذا تتلی علیه ایاتنا قال اساطیر الاولین (۸۳ - ۱۳)

(۹) قران کي تکذیب وهي کرتے هیں جو ظالم اور گنهگار هیں ‘ اونکو جب هماري آیتیں پڑهکر سنائي جاتي هیں تو کهتے هیں که اگلوں کي کهانیاں هیں -

(خلاصه)

قران مجید کي ان آیات کریمه سے صاف ظاهر هوتا هے که اساطیر کسي کتاب دیني کا نام نهیں هے‘ جس سے قران ماخوذ هو‘ بلکه کفار کا اس سے مقصود کهیں تو یه هے که اسمیں قصے اور کهانیوں کے سوا اور کچهه نهیں ‘ اور کهیں یه مقصود هے که قیامت معاد اور حیات بعد الموت ‘ کچهه معقول بات نهیں - صرف اگلوں کي بیهوده کهاني هے - جس پر پرانے لوگ اپني بیوقوفي سے یقین رکهتے تهے -

بد قسمتي دیکهو که یه بعینه وهي اعتقاد فاسد هے جو کبهي کفار کا تها ‘ اور آج ان مسلمان متفرنجین کا هے جو قیامت کے دن پر یقین نهیں رکهتے ‘ جو خدا کے ظهور جلال کے منکر هیں ‘ جو اعمال کے مواخذه سے بے پروا هیں ‘ مرنے والو ! کیا موت تمهیں کبهي نه آئیگي ؟ هاں ایک بار آئیگي ‘ جسکے بعد تمکو زنده چهوڑ کر پهر کبهي نه آئیگي :

قد خسر الذین کذبوا بلقاء الله حتی اذا جاءتهم الساعة بغتة ‘ قالوا یاحسرتنا علي مافرطنا فیه ‘ یحملون اوزارهم علی ظهورهم ‘ الا ساء ما یزررن ‘ وما الحیوة الدنیا الا لعب ولهو ‘ و للدار الاخرة خیرالذین یتقون ‘ افلا تعقلون (انعام رکوع ۳)

جو قیامت کے منکر هیں وه یقیناً نقصان اٹهالینگے - جب نا گهاں وه گهڑي آجائیگي تو حسرت سے کهینگے ‘ اس گهڑي کي نسبت هماري سست اعتقادي پر افسوس (خاموش ! که اب افسوس و حسرت کا وقت نهیں) آج اونکي پشت گناه کے بوجه سے گراں هے - کیا برا بوجهه هے - مغرورو ! تم جس دنیا کي زندگي پر مغرور هو اوسمیں لهو ولعب کے سوا اور کیا دهرا هے - دار آخرت نیک لوگوں کیلیے بهترین محل اقامت هے ‘ نادانو ! کیا نهیں سمجهتے ؟

باب التفـ ـير

اس اطي ر الاولي ن

[از جناب مولانا السيد سليمان الندوي پروفيسر پونا کالج]

یورپ جسطرح علم کا مخزن هے وہ جهل کا بهي مرکز هے ' جس ذرہ سے اوسکو اپنے ادعا میں کچهه بهي فائدہ کي توقع هوتي هے اوسکو وہ پتهر کي چٹان نظر آتا هے' اور جس پتهر کے چٹان سے اوسکے شیشۂ ادعا کو ذرا بهي ٹهیس لگنے کا خطرہ هوتا هے وہ اوسکو ذرہ سے بهي کم نظر آتا هے - اوسکے نزدیک صحت واقعہ کا معیار دلائل کا ضعف و قوت نہیں هے' بلکه یه هے که اس واقعه کي تسلیم و انکار سے اوسپر یا اوسکے حریف پر کیا فوائد و نقصانات مرتب هونگے ؟

سر ولیم میور کو ینابیع القران (Sources of Alkoran) کا انگریزي میں ترجمه کرتے هوے اس ثبوت سے ایک خوشي محسوس هوتي هے که " قران مختلف ادیان و مذاهب کے خیالات و اعتقادات کا مجموعه هے " لیکن اس واقعه کو اگر هم یوں دهراتے هیں که اوقات مختلفه میں دنیا کے هر گوشه میں خدا کا ایک منادي اور داعي آیا' و ان من امة الا خلا فیها نذیر (۳۵ - ۲۴) اور قران ان تمام منادیوں اور دعوتوں کا مجموعه هے : و انه لفي زبر الاولین (۲۶ - ۱۹۶) تو دفعةً هم دیکهتے هیں که یوروپین نصراني کا سرخ و سفید چهرہ زرد پڑجاتا هے که کهیں اس چٹان سے اوسکے نازک شیشۂ اعتقاد کو ٹهیس نه لگ جاے -

مشهور مورخ گبن نے ایک موقع پر لکها تها :

" محمد کا مذهب شک و شبهه سے پاک هے ' اور قران خدا کي وحدانیت پر ایک شاندار شهادت هے - پیغمبر مکه نے ' بتوں کي ' آدمیوں کي ' ستاروں کي اور سیاروں کي پرستش اس دلیل سے رد کردي که جو طلوع هوگا وہ غروب هوگا ' جو پیدا هوگا وہ مریگا ' اور جو حادث هوگا وہ فاني هوگا ...... عقل کے اصول اول یعني توحید کي تائید میں محمد کي آواز بلند هوئي ' اور اوسکے پیرو مراکش سے هندوستان تک ' موحدین " کے لقب سے ممتاز هیں ' اور بت پرستي کا خوف اب محمد کے پیرووں سے بالکل دور هے(۱) - (خلاصه) "

همارے ایک نصراني دوست اولیفنٹ سمیٹن - ایم - اے - (Oliphant Smeaton, M. A.) جنهوں نے تاریخ زوال روم کي تصحیح و تحشیه کي تکلیف اٹهائي هے' حقیقت و صداقت کے اس چٹان کو دیکهکر کانپ اٹهے' اور چاها که اس اساس محکم اور بنیاد غیر متزلزل کو آلات جهل و افترا سے منهدم کردیں ' و انی لهم التناوش من مکان بعید -

همارا یوروپین نصراني محقق' گبن کے ان منصفانه الفاظ سے بیتاب هوکر اس موقع پر حسب ذیل حاشیه لکهتا هے :

" گبن کا بیان محمد (صلعم) کے نظام مذهب اور اسکي جدت کي نسبت نهایت مهربانانه هے' حالانکه محمد (صلعم) نے تو سادگي سے ایک نظام میں ان امور کو جمع کر دیا جو اوسکے چاروں طرف دماغوں میں پهیلے هوے تهے - قریش خود محمد (صلعم) کو الزام دیتے تهے که اوسکي تمام تعلیمات ایک کتاب سے ماخوذ هیں جسکا نام " اساطیر الاولین" هے ' جسکا چند مقامات میں قران میں ذکر آیا هے' اور جس سے معلوم هوتا هے که وہ حشر و معاد کے واقعات پر مشتمل هے "

(۱) تاریخ زوال روم ج ۵ ص ۲۳۶ '

اس غریب نصراني کو کیا معلوم که اوسکے قلم سے جو حرف نکل رها هے وہ جهل و نامعلومي کا ایک دفتر هے !

قران میں بیشک لفظ " اساطیر الاولین " متعدد مقامات پر آیا هے ' لیکن تمکو کسنے بتایا که یه ایک کتاب کا نام هے ؟ اگر یه استدلال صحیح هے که قران میں کسي لفظ کا متعدد بار استعمال اس بات کي دلیل هے که وہ کسي قدیم کتاب کا نام هے تو خود لفظ اسلام ' رسول الله ' اور صلوة کو کسي قدیم کتاب کا نام کیوں نہیں قرار دیتے که لفظ اساطیر سے زیادہ تو یه الفاظ قران میں بار بار آے هیں ؟

(اساطیر الاولین کي لفظي تشریح)

" اساطیر الاولین " " دو لفظوں سے مرکب هے " " اساطیر " اور " اولین "

اساطیر ' اسطور کي جمع هے جسکے معني داستان اور قصه کے هیں " اولین " " اول " کي جمع هے جسکے معني گذشته' پہلے' اور اگلے کے هیں - دونوں لفظوں کے مرکب معني هیں' اگلوں کے قصے' پهلوں کي کهانیاں ' گذشته اقوام و اشخاص کي داستانیں !

قال الراغب ما سطر الاولون فی الکتاب من القصص و الاحادیث قال الجوهري الاساطیر الاباطیل الترهات قال السدي اساجیع اولین' قال ابن عباس احادیث الاولین و قال قتادة کذب الاولین و باطلهم -

امام راغب اصفهاني اساطیر کے معني لکهے هیں ' پهلوں نے کتابوں میں جو قصے کهانیاں لکهیں' امام لغت جوهري کهتا هے' اساطیر کے معني " بیهودہ اور خرافات باتیں " سدي کهتا هے که اسکے معني " اگلوں کے قوافي " هیں ' ابن عباس فرماتے هیں " اگلوں کي باتیں " اور قتادہ کهتے هیں که " اگلوں کے جهوٹ اور کذب " اسکے معني هیں -

اور تعجب هے که اسطور جو اساطیر کا واحد هے کوئي ایسا لفظ نهیں جس سے ایک یوروپین محقق نا آشنا هو - کیا اوسنے اسي لفظ کو انهي معاني کے ساتهه لاطیني اور جرمني میں هستوري (Historia) اور انگریزي میں هستري (History) اور استوري (Story) کي صورت میں نهیں پڑها هے اور گر پڑها هے اور یقیناً پڑها هے تو یه کیا تعصب و عداوت هے که قران کے اس لفظ کو اس معني میں نهیں لیتے -

(اساطیر الالین کي معنوي تشریح)

انسان کي فطرت یه هے که واقعات ماضیه کي تاریخ ' اقوام فانیه کي سرگذشت' اور اشخاص گذشته کي داستان زندگي سے نهایت دلچسپي لیتا هے ' اور اوس سے عبرت و نصیحت حاصل کرتا هے - یهي سبب هے که دنیا میں جس کثرت سے تاریخ اقوام اور سرگذشت اشخاص کي کتابیں پڑهي جاتي هیں کسي دوسرے علم و فن کي کتابیں نهیں پڑهي جاتي هیں - اسی بنا پر قران مجید میں بغرض اعتبار و استبصار نهایت کثرت سے اقوام ماضیه کے اخبار تاریخي' اشخاص گذشته کے واقعات زندگی' اور ممالک فانیه کے حالات بقاؤ فنا بیان هوے هیں - کفار و ملحدین جو چشم بصیرت اور گوش اعتبار سے محروم تهے' کهتے تهے که قران میں قصص پارینه اور افسانه هاے کهنه کے سوا اور کیا دهرا هے ؟ قیامت ' معاد' اور حالات ماوراے مادہ کو بعید از عقل سمجهکر اونکو " داستان کهن " کے نام سے تعبیر کرتے تهے - جنانچه به ترتیب قران سب سے پهلي آیت جسمیں " اساطیر الاولین " کا لفظ هے' سورة انعام کي آیت هے - جسکي شان نزول میں مذکور هے :

کہا کہ یہ واقعہ ۲۴ گھنٹے اور ۲۸۸۰ منٹ پر ہوگا - یہ وقت کا تعین بھی منجملہ اسباب اصلیہ کے ہے - یہ حکم اٹھارویں دسمبر یوم شنبہ کو ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر دیا گیا تھا ' اور اکیسویں دسمبر کو ٹھیک ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر اسکی تعمیل ہوئی - دوسـرے تجربوں میں ۴۴۱۷ ' ۸۹۵۰ ' ۸۷۰۰ ' ۱۱۴۷۰ ' ۱۰۰۷۰ منٹ کی مـدت مقرر کی گئی تھی - ان تمام احکام کی تعمیل عین وقت پر ہوئی -

ہم میں سے اکثر اشخاص کی طرح معمول بھی بیداری کے عالم میں اس قابل نہ تھا کہ وہ دماغی طور پر حساب لگا کے معلوم کرسکتا کہ یہ مدت کب ختم ہوگی ؟ مگر طبقہ خواب مقناطیسی (Hypnotic stratum) اس قابل ضرور تھا ' اور وہ اس امر کی ضمانت کرسکا کہ جونہی وقت مقررہ آئیـگا ' فوراً حکم کی تعمیل ہوجائیگی - ایک تجربہ میں یہ وقت رات کو آیا ' معمولہ نے (اس تجربہ میں معمول ایک عورت تھی) ٹھیک اسی وقت چیلک کا نشان کاغذ کے ایک پرزے پر بنایا جو اسکے پلنـگ کے پاس پڑا تھا - بظاہر وہ اسوقت بیدار نہیں ہوئی کیونکہ جب وہ اٹھی ہے تو اسے چیلک بنانا یاد نہ تھا (۱)

اس بنا پر ہم کہسکتے ہیں کہ صـرف یہی نہیں کہ نفس کا ایک ایسا مخفی حصہ ہے جو حساب لگا سکتا ہے ' بلکہ یہ حصہ عالم بیداری کی " معمولی آگہی " سے بہتر حساب لگا سکتا ہے -

یہی نتیجہ حساب کے عجیب و غریب سوالات کے حل پر غور کرنے سے نکلتا ہے - بارہا دیکھا گیاہے کہ ان عجیب المواہب اشخاص نے (یعنی وہ لوگ جنہیں قدرت نے عجیب و غریب دماغی قوی عطا کیے ہیں) چند سکنـڈ کے اندر ایسے سوالات حـل کردیے ہیں جن کے آگے معمولی تعلیـم یافتہ اشخـاص کی عقلیں خیـرہ رہجائیں اور متوسط درجہ کے حساب داں کو بھی انکے حل میں کاغذ ' پنسل ' اور جلد جلد حساب لگانے کے باوجود نصف گھنٹہ لگے - تاہم یہ عجائب المخلوقات لوگ (جنکا وجود خلقت انسانی کی عبارت میں بطور جملۂ معترضہ کے ہے) جیسے بکسٹن (Buxton) داس (Dase) مانیڈیو (Mandeux) ذرا نہیں بتا سکتے کہ وہ کیونکر اسقدر جلد حساب لگا لیتے ہیں ؟ کیونکہ وہ جو کچھہ کرتے ہیں دانستہ نہیں کرتے بلکہ سوالات کو اپنے نفس کے اندر اترنے دیتے ہیں اور اسکے بعد اندر سے جواب کے آنے کے منتظر رہتے ہیں - یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ پلم پڈینگ کو (ایک قسم کا انگریزی کھانا ہے) گرم چشمہ میں جوش دینے کے لیے رکھیے ' یا بکری کے بچے کو چگا گو مشین میں ڈالیے کہ اندر جاتا ہوا تو بکری ہے مگر نکلتا سنبوسا ہے ! درمیان کی تمام کار روائی ہم سے پوشیدہ رہتی ہے - علی ہذا حساب بھی " معمولی آگہی " کی دہلیز کے نیچے ہی لگتا ہے !

(حافظۂ مخفی)

تجارب خواب مقناطیسی کے نتـائج ' اور شکستہ شخصیتوں کے تشخیصی حالات کا مطالعہ اس امـر کے اثبات کے لیے کافی ہے کہ معمولی حافظے سے حافظۂ مخفی (Sublimnal-memory) کا وسیع تر ہونا سوال کی سرحد سے باہر ہے -

بہت سی باتیں جو ہم " بھول جاتے ہیں " معلوم ہوتا ہے کہ سرک کے " دہلیز " کے نیچے آ رہتی ہیں ' اور اسطرح گو ہماری " معمولی آگہی " کے لیے وہ "گم شدہ " ہوجاتی ہیں مگر خواب مقناطیسی کی ان تک رسائی ممکن ہوتی ہے - یا یوں کہیے کہ عالم خواب میں جب خود " آگہی " غائب اور دوسرے طبقات نفس برسر کار ہوتے ہیں تو یہ "گم شدہ " چیزیں پھر واپس آ جاتی ہیں - یا پھر وہ لوح صغیر (Planchette) (۱) کی ایک غیرارادی Automaic (۲) تحریر کی صورت میں منتقل ہوجاتی ہیں - چنانچہ حال کے ایک واقعہ میں جسکی اطلاع سوسائٹی فور فزیکل ریسرچ کو دی گئی ہے ' ایک کاتب غیر ارادی (Automist) اور ایک " روح " سے سلسلہ مخابرات تھا جو اپنے آپ کو (Blanche Pnoyings) کہتی تھی ' اور بہت سے ایسے تاریخی واقعات کی تفصیل بیان کرتی تھی جس سے یہ شخص خود واقف نہ تھا - بعد کو معلوم ہوا کہ یہ روح ایک ناول کا کیریکٹر ہے جسے عرصہ ہوا اس لکھنے والے نے پڑھا تھا ' اور یہ تمام تفصیل اسمیں موجود تھی - یہ شخص اس کو بھول گیا تھا مگر وہ سرک کے " دہلیز " کے نیچے آگئی تھی - مخفی طبقات نے انہیں محفوظ رکھا تھا اور جب ایسا سوراخ کیا گیا جو آگہی کی بالائی سطح سے پار ہوگیا (یعنی " آگہی " کا پردہ بیچ سے ہٹ گیـا) تو پھر ان طبقات نے اسے غیـر ارادی تحریر کے ذریعہ حاضر کردیا !

(جذبات کا ہیجان مخفی)

جذبات کا مخفی ہیجـان (Sublimnal Emotion) بھی ایک حقیقت ہے اگرچہ شاید بہت کم قابل ثبوت ہے - ضروری شہادت کی ایک دلچسپ مثال وہ واقعہ ہے جو چند دن ہوے مسز ویرل کو غیر ارادی تحریر کے ایک تجربہ میں پیش آیاتھا - (مسز ویرل کمبرج میں السنہ قدیمہ کی خطیبہ یعنی کلا سکل لیکچرر ہیں اور (Pausanias) کی مترجمہ ہیں - آنکے متوفی شوہر انگریزی پروفیسر شپ موسومہ باسم بادشاہ ایڈورڈ ہفتم پر مامور تھے) مسز موصوفہ جب اپنی نیم آگہی (Semi-cansciousness) کے عالم سے نکلیں جسمیں کہ وہ بلا ارادہ (Automacically) لکھہ رہی تھیں تو باوجودیکہ انکے جذبات میں خبردارانہ ہیجان (Conscious emotion) نہیں ہوا تھا ' مگر پھر بھی انـکے رخسارے سرشک آلود تھے - امتحان

[۱] دیکھو روائداد سوسائیٹی فور فزیکل ریسرچ صفحہ ۱۸۹

[۱] جاندار اور بیجان چیزوں میں ایک وجہ امتیاز یہ ہے کہ جاندار چیزوں کے کام ارادہ اور علم کی حالت میں ہوتے ہیں - لیکن بیجان چیزوں کے کسی ایک کام میں بھی ارادہ یا علم کو دخل نہیں ہوتا - فونو گراف اور انسان ' دونوں بولتے اور دونوں کی گفتگو معنی خیز اور قابل فہم ہوتی ہے ' اور بعض بہتر قسم کے فونو گرافوں کی تو یہ حالت ہے کہ اگر سننے والے کو معلوم نہ ہو کہ فونو گراف بج رہاہے تو وہ یہی سمجھتا ہے کہ کوئی انسان بول رہا ہے - مگر انسان کے بولنے میں علم و ارادہ کو دخل ہوتا ہے اور فونو گراف کے بولنے میں نہ ارادہ ہوتا ہے اور نہ علم - اسی لیے ایک آهن گویا اور دوسرا صرف آهنگ ساز ہے -

لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنی اس مزیت سے علحدہ ہوجاتا ہے - وہ سب کچھہ وہی کرتاہے جو پہلے کرتا تھا ' مگر اسکی اس حالت کے تمام حرکات و سکنات کا شمار ایک جاندار کے حرکات و سکنات میں نہیں ہوتا - وہ اسوقت بالکل ایک مشین کی طرح ہوتاہے جو گو ایک جاندار کی طرح کام کرتی ہے مگر زندگی کی اصلی مزیت یعنی علم و ارادہ سے محروم ہوتی ہے -

کچھہ انسان ہی کی خصوصیت نہیں - یہ حالت دوسرے جانداروں کی بھی ہوتی ہے - کوئی جانـدار شے جب اس حالت میں ہو تو اسکو (Automaton) کہتے ہیں اور اس حالت کے حرکات و افعـال کو (Automatic) - آٹو میٹن کا لفظی ترجمہ خود رو ہے لیکن ہماری زبان میں خود رو دوسـرے معنی میں مستعـمل ہے - عـربی میں آٹو میٹن کا ترجمہ متحرک بلا ارادہ ہوا ہے - ایسی حالت میں آٹو میٹـک کا ترجمہ غیر ارادی کیا جاسکتا ہے -

[۲] یہ ایک فرانسیسی نژاد لفظ ہے جسکے لغوی معنے چھوٹا سا تختہ ہیں مگر اصطلاح میں ایک خاص قسم کی تختی کو کہتے ہیں - یہ ایک قلب نما یا مثلث لکڑی کا تختہ ہوتا ہے - اسکے نیچے تین پائے ہوتے ہیں - ان پایوں میں دو پہیے لگے ہوتے ہیں اور ایک نوکدار پنسل - جب پنسل کے بالائی سرے پر ہاتھہ رکھا جاتاہے تو وہ اس طرح چلنے لگتی ہے گویا از خود چل رہی ہے - پنسل کی رفتار سے نیچے کے کاغذ میں نقوش بنتے جاتے ہیں - خواب مقناطیسی کے معمول کو یہی تختی دی جاتی ہے - عربی میں اسکا ترجمہ " لوح صغیر " ہوا ہے جو اصل لفظ کا بعینہ ترجمہ ہے -

دقائق و رقائق

نفس انسانی کا ناقابل پیمایش عمق

[اثـر ادیب فاضل خواجه ابو العـلاء ندوي]

(متـرجـم از نـوا لیـج)

(۱)

غالبـاً همیـشه سے ارباب تفـکر کو یه شک هے که هم (نوع انساني) جسقدر بڑے معلوم هوتے هیں' اس سے زیاده بڑے هیں - یه خیال اولاً تو همارے قدرتي غرور' اور اگر اسکي تعبیر نـرم و عنایت آمیز الفـاظ میں کي جاے تو هماري امیـدوں ' خواهشوں ' اور حوصلوں کي خوشامد کرتا هے - اسکے علاوه یه ایک مهمان نواز پنـاه گاه هے - جهـاں مصائب و شدائـد کے وقت ' جو هماري پابندیوں کا نتیـجه هیں ' همیں بکثرت هوا اور وسیع گنجایش ملتي هے -

اس خیال کا اظهار گونه گونه شکلوں میں بهت سے مواقع پر هوا هے - انجیل میں انسانوں کا ذکر خداوند کي حیثیت سے کیا گیا هے - مسیحي متـکلمین نے خدا اور انسانوں کو ملا دیا هے ' اور پهر نه صـرف کسي فقید المثـال موقع پر بلـکه هر جگه - افـلاطون کي " جمهوریت " میں روح انساني آسماني سلطنتوں سے آتي هے ' اور دریاے لیتهي Lethe یوناني میتهولوجي میں ایک دریا هے ' جو شخص اس دریا کا پاني پیتـا هے اسکے حافظے سے تمام باتیں معو هو جاتي هیں) اُسکا پاني پیکر اپنے تمام گذشتـه تجربات کو بهول جاتا هے -

یه نظریه هندوں کے یهاں بعض تعلیمات سے بهت مشابه هے -

اس خیال کي موجوده بلند پایه تعبیر وه هے جو وررڈس ورتهه Words worth اپنے قصیدے اوڈ " ode میں کی هے - چنانچه وه کهتا هے :

هم خدا کے پاس سے آئے هیں جو همارا گهـر هے ' نه بالـکل فراموشي کے عالم میں اور نه همه تن عریاني کي حالت میں بلکه عظمت و شان کے بادل اپنے پیچهے کهینچتے هوے -

یهي شاعر ایک اور سانٹ کو (انگریزي نظم کي ایک قسم هے) اس کثیر الاستشهاد فقره پر ختم کرتا هے " هم محسوس کرتے هیں که اپنے آپ کو هم جسقدر بڑا سمجهتے هیں اس سے زیاده بڑے هیں "

اب تـک یه خیالات فلاسفه ' شعرا ' اور انبیا کي قلمرو میں داخل سمجهے جاتے تهے' مگر گذشته ربع صدي یا اس سے کم و بیش عرصـه میں انهوں نے ارباب علم (سائنس) کي توجه پر استحقاق کے دعوي پر دعوے کیے هیں' اور اس باب میں انهیں ایسے واقعات سے مدد پر مدد ملي هے جو اصلي هیں اور علمي سالمنتقـک طور پر مشاهده میں آئے هیں -

(۲)

اگر درحقیقت همارے اندر کوئي ایسي جسماني یا دماغي شے هے جو همارے روح یا نفس سے خارج هے جیسا که همیں خود آگهي (Self consciousness) کي حالت میں محسوس هوتا هے تو اسے هم کیونکر دریافت کرسکتے تهے ؟

یه ایک سوال هے جس کا جواب گونه گوں واقعات کا ذکر اور پهر ان سے نتائج مستنبط کریگا -

(احساس مخفي)

اگر ایک چهوٹی سي مکهي همارے هاتهه کی پشت پر چلتي هے تو اسکي رفتـار همارے احساس میں کسي قسم کا هیجان پیدا نهیں کرتي' بلکه اسکي رفتار محسوس تـک نهیں هوتي - لیکن اگر ایک کے بجاے چهه هوں تو وه همیں ضرور محسوس هونگي - تو گویا " لاشے " جب چهـه گونـه هو تو اس سے " شے " پیـدا هوجاتي هے یا یوں کهیے که احساس کي ایـک مقرره مقدار ایک محرک سے پیدا هوتي هے ' لیکن جب اس محرک میں سے پانچ سـدس (چهٹا حصه) کم کرلیے جائیں تو احساس کے ایک سدس باقي رهنـے کے بجاے کچهه بهي نهیں رهتا -

با لفاظ دیگر ایک دهلیز هے بظاهر اس دهلیز کے نیچے ایک محرک کوئي احساس پیدا نهیں کرتا ' لیکن همارا قیاس هے که یه محرک گو " محسوس" احساس پیدا نه کرسکے' مگر ایک غیر محسوس اور مخفي احساس (Sublimnal Sens atiar) ضرور پیدا کرتا هے -

هم میں کوئي ایسي شے ضرور هے جو ایک مکهي کو بهي محسوس کرتي هے گو معمولي نفس اسے محسوس نهیں کرتا - یه شے خواب مقناطیسي کے مختلف تجربات سے ظاهر هوئي هے جسمیں بقول پروفیسر جیمس (Prof. James) اشیاء سطح عام پر آجاتي هیں - (پروفیسر موصوف کے خاص الفاظ "on tap" هیں) " اگهي " (Consciousness) ایک اسپیکٹرم بینڈ هے Spectrum-band ایک آله هے جسمیں نور کے وه الوان منتشر بهي آجاتے هیں ' جنکو یوں نظریں نهیں دیکهسکتیں) جسطرح روشني کي بهت سي ایسي شعاعیں هیں جنکو آنکهیں نهیں دیکهسکتیں' اسیطرح بهت سے احساسات هیں جن سے معمولي طور پر هم آگاه نهیں هوتے' مگر روشنی کي ان غیر مرئي شعاعوں کي طرح وه بهي اس احساسات کے اس اسپیکٹرم بینڈ (احساس مخفي) میں اتر آتے هیں -

(ادراک مخفي)

ادراک مخفي (Sublimnal Intellection) کے لیے بکثرت شهادت موجود هے - اس میں تو شک هي نهیں که هم میں ایک ایسي قوت موجود هے " معمولی آگهي " کي محض لا علمي میں سونچتي هے ' دلائل قائم کرتي هے ' اور پهر انکے نتائج نکالتي هے - اس نقـطه بحث کے متعلق ڈاکٹـر برممیویـل (پورا نام Dr. J. Milne Bramwel هے) کے تجربات سب سے زیاده حیرت انگیز هیں - ڈاکٹر موصوف نے اپنے معمولوں کو حکم دیا که وه فلاں کام اپنے خواب سے بیدار هونے کے اتني دیر کے بعد کریں - مثلاً یه که کاغذ کے ایک پرزے پر چیلـک بنائیں - بیداري کي معمولی حالت میں تو معمول کو حکم کا ذرا بهي علم نه تها مگر ایک مخفي طبقه دماغ (Mental stratum) اس سے با خبر تها ' اور وقت مقرره کا انتظار کررها تها - جب اسے محسوس هوا که وقت مقرره آگیا هے تو اس نے معمول سے وه حکم پورا کرالیا - وقت مقرره کي مقدار منٹوں سے لیکر مهینوں تـک تهي - مثلاً ایک دفعه ڈاکٹر موصوف نے اپنے ایک معمول سے کها که تمهیں فلاں وقت یه معلوم هوگا که جیسے کاغذ کے پرزے پر چیلـک بنانے کے لیے کوئي مجبور کررها هے اور تم بناوگے - اسکے ساتهه انهوں نے وقت بهي بتادیا - چنانچه انهوں نے

و تنهـون عن المنكر — كي هدايت كرتے هو اور بري باتوں سے منع كرتے هو -

ولتكن منكم امة يدعون الى الخيـر و يـامـرون بالمعروف و ينهون عن المنكر و اولئـك هـم المفلحون (آل عمران) — تم ميں ايک گروه ايسا هونا چاهيے جو لوگوں كو نيكي كي دعوت دے' اچهي باتوں كي هـدايت كـرے ' بـري باتـوں سے روكے ' اور يهي گـروه كامياب هے -

(ايک شبـهـه كا ازالـه)

غلط هے جو يه سمجهتے هيں كه صـداقت اور حقـگوئي ' امر بالمعروف اور نهي عن المنكر' دعوت الى الخير اور منع عن الشر كے سلسله ميں اگر دوسروں كے حركات و افعال كا نقد كيا جاے تو وه اوس تجسس احوال غير كا ملزم هوگا جسكو قران نے منع كيا هے :

يا ايهاالذين آمنوا اجتنبوا كـثـيـرا مـن الظـن ان بعض الظن اثم - ولا تجسسوا ولايغتب بعضكم بعضا - ايحب احدكم ان ياكل لحم اخيه ميتـاً فـكرهتموه ؟ واتـقو الله - ان الله تـواب رحـيـم (حجرات) — مسلمانو ! بهت بدگمانياں كرنے سے اجتناب كيا كرو ! دوسروں كے حالات كي جاسوسي نكيا كرو ' ايک دوسرے كي پيٹهه پيچهے ميں بدگوئي نه كرو ! كيا تم پسند كرتے هو كه كسي بهائي كي لاش پڑي هو اور تم اوسكا گوشت نوچ نوچ كهاؤ ؟ كيا تمكو گهن نه آئيگي ؟ خدا كا خوف كرو كه خـدا تـوبـه قبول كرنے والا اور رحمت والا هے -

ليكن اس سے مـراد وه شخصي حالات هيں جو امور دين اور مصالح ملت ميں موثر نهوں' ورنه فريضهٔ امر معروف اور نهي منكر كيليے كيا چيز باقي رهجائيگي ؟ اور معاشرت كي اصلاح' معائب كے ازاله' اور منـكرات كے ابطال كيليے كونسا هتيـار همارے پاس هوگا ؟ اگر همارے عظماے محدثين حديث ميں رواة كے معائب و اخلاق كي تنقيد نكرتے اور حق كے مقابله ميں بڑے بڑے ارباب عمائم اور جبا براۂ حكومت كے زور و قوت سے مرعوب هوجاتے تو كيا آج همـارے پاس اقوال حـقه كے بجاے صـرف روايات كا ذبـه كا ايک ڈهير نهوتا ؟

اس سلسله ميں همكو يهه بهي بالا عـلان كهنا چاهيے كه سب سے پهلي هستي جس سے سب سے پہلے محاسبه كرنا چاهيے ' جسكے افعال كي سب سے پہلے تنقيد كرني چاهيے ' جسكے معائب كي سب سے پہلے مذمت كرني چاهيے' وه خود اپني هستي هے - بهادر وه نهيں هے جو ميدان قتال ميں دشمن سے انتقام لے - جب تم كسي دوسرے كي اخلاقي صورت كي هجو كررهے هو تو ذرا اپنے دل كے آئينه ميں بهي ديكهه لو كه خود تمهاري صورت تو ويسي نظر نهيں آتي ؟ جب حق كے اظهار كيليے تمهاري زبان دلائـل كا انبار لگا رهي هو تو جهانككر ديكهه لو كه كهيں تمهارے خرمن دل ميں تو يهه جنس موجود نهيں هے ؟ كيونكه :

لم تقولون ما لا تفعلون' (الصف) - — كيوں كهتے هو جو تم خود كرتے نهيں ؟

كبر مقـتـاً عنـد اللـه ان تقولوا ما لا تفعـلـون (الصف) — خدا كو يهه بات نهايت ناپسند هے كـه جو تمهارا قول هو وه فـعـل نهو -

اتامـرون النـاس بالـبر وتنسون انفسكم (بقره) — تم دوسروں كو تو نيكي كي بات بتاتے هو ليكن خود اپنے كو بهول جاتے هو؟

اسليے مسلمان كا ظاهر و باطن ايک هو - وه زبان سے جسكا اقرار كرتا هو دل سے اوسكا اعتقاد بهي ركهتا هو' ورنه وه منافق هے جو :

يقولون بافواههم ماليس في قلوبهم (آل عمران) — منـــه سے وه بـات كهتـــا هے جو اوسكے دل ميں نهيں هے -

(حريت راے اور قول حق كي تعريف)

حريت راے اور قول حق كيا شے هے ؟ اسكا جواب آيات سابقه نے بتايا هے - يعني جو بات حقيقتاً صحيح هو - دل سے اوسكا اعتقاد' زبان سے اوسكا اقرار' اور هاتهه سے اوسپر عمل - اگر غلطي سے حق كي ماهيت اوس سے مخفي هو تو جب اوسكا علم هو اپني غلطيوں كا اعتراف كرلے - غير اگر اس حق كا معارض اور اس صداقت كا دشمن هو تو اوسكي عظمت و جبروت سے اوسكے هاتهه ميں رعشه ' اوسكے پاؤں ميں لغزش ' اوسكي زبان ميں لكنت ' اور اوسكے قلب ميں خوف نهو - سوسائٹي كي شرم اور اقارب و احباب كي محبت اوسكی زبان حق كو اور اوسكے دست صداقت شعار كو بيكار نكردے - دولت و مال كي حرص اور عزت و جاه كی طلب اوسكي جادۂ حريت پرستي اور راه صداقت پسندي ميں سنگ گراں بنكر حائل نهو - اغراض ذاتي اور هواے نفساني كے سحر سے مسحور نهو - رضاے خدا اور طلب حق كے سوا اوسكا كوئي مطلوب نهو كه مذهب حق پرستي ميں يهي شرک هے : و ان الشرك لظلم عظيم -

(هر مسلمان كو فطرتاً آزاد گو اور حق پرست هونا چاهيے)

هر مسلم موحـد هے اور هر موحد آستانـهٔ احديت كے سوا تمام آستانوں سے بے نياز اور واحد القهار كے سوا هر هستي سے بے خوف هے' اسليے وه فطرتاً اپنے كسي قول و فعل ميں آزادي و حقگوئي سے نهيں ڈرتا - صحابهٔ كرام كو ديكهو كه يه خاک نشين قيصر و كسرى كے دربار ميں بے دهڑک جاتے هيں ' اور قاقم و حرير كي مسندوں كو الٹ كر زمين پر بيٹهه جاتے هيں - وه فرش دربار جو روم و ايران كا سجده گاه تها ' برچهي كي اني اور گهوڑوں كے سموں سے اونكے جبروت و استبداد كے پرزے اوڑا ديے گئے - جن درباروں ميں زبان كي حركت بهي سوء ادب تهي ' وهاں حمايت حق كيليے ٹوٹے هوے قبضے اور چتهڑوں سے بندهي هوئي تلوار جنبش ميں آجاتي هے ! اور پهر كيوں ايسا نه هو جبكه ايک موحد كا اعتقاد يه هے كه " لا نافـع ولا ضـار الا اللـه " خدا كے سوا نفع و ضرر كسي كے هاتهه ميں نهيں -

(هر مسلم خدا كا گواه صادق هے)

هر مسلم خدا كي طرفسے دنيا ميں ايک گواه صادق اور شاهد حال هے كه :

وكذلك جعلناكم امة وسطاً لتكونوا شهـداء على النـاس (بقره) — خدا نے تمكو ايک شريف قوم بنايا هے تا كه لوگوں پر گواه رهو -

كيا اوس سے زياده كوئي بدبخت هوسكتا هے ' جسكو خدا نے محكمهٔ عالم ميں اپني طرفسے گواه بنا كر بهيجا هو اور وه اس حق كي گواهي سے خاموش رهے يا اوسكے اخفا كي كوشش كرے ؟

و من اظلم ممن كتم شهادة عنـده من اللـه (بقره) — اور اوس سے بڑهكر كون ظالم هوگا ' جسكے پاس خدا كي كوئي گواهي هو اور وه اوسكو چهپاے ؟

كيونكه مسلم كے خدا كا حكم هے كه :

ولا تكتمـو الشهادة (بقره) — شهادت رباني كا اخفا نكرو !

(اداے شهادت رباني اور حريت راے ايک شے هے)

پس جو شخص شهادت رباني كا اخفا نهيں كرتا ' اور خدا كي طرف سے جو علم اوسكے قلب ميں القا كيا گيا هے وه على الاعلان اور بلا خوف لومة لائم اوسكا اظهار كرتا هے ' وهي هے جسكو دنيا صادق

ا زراث لام

الـ ـرية في الاسـ ـلام

حریت اور حیات اسلامی

قـران حکـیـم کي تصریحات

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوا مین بالقسط شهداء لله ولو علي انفسکم او الوالدین او الاقربین (نساء)	مسلمانو! تم انصاف پر قائم اور (زمین میں) خدا کے گواہ رهو' گو یه گواهي خود تمهارے اپنے نفس یا والدین یا عزیز و اقارب کے خلاف هي کیوں نهو -

اگر یه سچ هے که قومي زندگي کي جان اخـلاق هے تو یه بهي سچ هے که اخـلاق کي جان حریت راے' استقلال فکر' اور آزادي قول هے - لیکن اخلاق ملي کي یه روح مهالک و خطرات کي موت سے گهري هوئي هے: حفت الجنة بالمکارہ - اس آب حیات کے حصول کیلیے زهر کا پیاله بهي پینا پڑتا هے: الموت جسر الي الحیاة!

قوم کے نظـام اخـلاق و نظام عمـل کیلیے اس سے زیادہ کوئي خطرناک امر نهیں که موت کا خوف' شدائد کا ڈر' عزت کا پاس' تعلقات کے قیود' اور سب سے آخر قوت کا جلال و جبروت' افراد کے افکار و آرا کو مقید کردے - اونکا آئینۂ ظاهر' باطن کا عکس نهو' اونکا قول اونکے اعتقاد قلب کا عنوان نهو' اونکي زبان اونکے دل کي سفیر نهو - یه وهي چیز هے جسکو اسلام کي اصطلاح میں "نفاق" اور "کتمان حق" کهتے هیں اور جس سے زیادہ مکروہ اور مبغوض شے خداے اسلام کي نظر میں کوئي نهیں - اسلام کي بے شمار خصوصیات میں سے ایک خصوصیة کبری یه هے که اسکي هر تعلیم موضوع بحث کے تمام کنـاروں کو محیط هوتي هے - هم نے تورات کے اسفـار دیکهے هیں' زبور کي دعائیں پڑهي هیں' سلیمان (عم) کے امثال نظر سے گذرے هیں' یسوع کي تعلیمات اخلاقیه کے وعظ سنے هیں - هم نے ان میں هر جگهه خاکساري' انکساري' تحمل ظلم' درگذر' تسامح' اور عفو و کـرم کے ظاهر فریب اور سراب صفت مناظـر کا تماشا دیکها هے' لیکن کیا ان میں اون اصول اخلاق کا بهي پته لگتا هے جو قوموں میں خود داري' سر بلندي' اور حق گوئي کا جوهر پیدا کرتے هیں؟

جنکي نظر میں بمقابلۂ حق' آقا و غلام' باد شاہ و گدا' عالم و جاهل' قریب و بعید' اور سب سے بڑهکر یه که خود اپنا نفس اور غیر' سب برابـر نظر آتا هے؟ جنکي راستـگوئي' حریت پسنـدي' اور حق پرستي کي عروۃ الوثقی کو نه تو تلوار کاٹ سکتي هے' نه آگ جـلا سکتي هے' اور نه محبت و خوف کا دیو توڑ سکتا هے؟

فقد استمسک بالعروۃ الوثقی التي لا انفصـام لهـا (بقرہ)	کیونکه اوسنے وہ مضبوط قبضه پکڑا هے جسکے لیے کبهي ٹوٹنا هے هي نهیں -

اسلام ایک طرف مسلمانوں کي تعریف یه بتا تا هے که:

المسلم من سلم المسلم من لسانه و یـدہ (بخـاري)	مسلمان وہ هے جسکے هاتهه اور زبان سے مسلمانوں کو تکلیف نه پهونچے -

دوسري طرف مسلمانوں کي حقیقت یه ظاهر کرتا هے که اگر خدا و شیطان' حق و باطل' معروف و منـکر' اور خیر و شر کا مقابله هو تو وہ رضاے خدا' نصرت حق' امر معروف' اور دعوت خیر کیلیے:

لا یخـا فـون لومـة لائـم (مـا ئـدہ)	آسـمان کے نیچـے کي کسي هستي کي پروا نهیں کرتے!

غربت سراے دهر میں حق کا ٹهکانا صرف ایک مسلمان هي کا سینه هونا چاهیے' لیکن کیا بد بختي هے که آج همارے سینے باطل کا نشیمن' همارے دل نفاق کا مامن' اور همارا باطن اخفاے حق کا ملجا بنگیا هے' حالانکه هم وهي هیں جنهیں حکم دیا گیا تها که:

کونوا قوامین بالقسط شهداء الله (نساء)	دنیا میں خدا کے گواہ رهیں -
لـم تقولـون ما لا تفعلـون؟	اونکا قول و عمل همیشه برابر هو -
تخشی الناس و الله احق ان تخشاہ	اونکا دل اور زبان همیشه ایک هو' جنکو خدا کے سوا کوئي هستي مرعوب نهیں کرسکتي -

(تسـامـح اور قـول حـق)

عفو و درگذر' عیب کو ڈهانـکنا' خطاؤں سے چشم پوشي کرنا' بلا شبـهه ایک بهترین وصف هے' لیکن اگر کسي شهر کي پولیس ان مسامحانه اخلاق پر عمل شروع کردے یا بڑے بڑے مجرموں کي طاقت سے مرعوب هوکر اپنے فرائض میں کوتاهي کرے تو اسکا نتیجه یه هوگا که تهوڑے هي دنوں میں نظام و امن درهم و برهم هوجائیگا' اور معمورۂ شهر متي کا ڈهیر بن جائیـگا - هر آزاد راے اور حر الفکر انسان خدا کي آبادي کا کوتوال هے - اوسکا فرض هے که هر غلط رو کو روکدے' هر خطا کار کو ٹوکدے' اور حمایت حق و نصرت خیر کیلیے همه تن آمادہ رهے تاکه حق و باطل کے جور و ستم سے اور نور ظلمت کے حمله سے محفوظ رهے' اور سوسائٹي کا شیرازۂ نظام منتشر نهو جاے -

شریعت اسلامیه نے اسي خاص فرض کا نام امر بالمعروف اور نهي عن المنکر قرار دیا هے' اور ملت اسلامیه کا خاص وصف یه بیان کیا هے که:

کنتم خیر امـة اخرجت للناس تامرون بالمعروف	تم بهترین قوم هو جو دنیا میں لوگوں کیلیے نمونه بنائي گئي - اچهي باتوں

[بقیه مضمون صفحه ۱۳ کا]

کرنے پر معلوم هوا که تحریر میں دو دوستوں کا تـذکرہ هے جنهیں نهایت غمناک حالات میں موت آئي تهي - لیکن خود مسز ویرل نے جب تـک اپني تحریر نهیں پڑهي' اسوقت تـک وہ اسکے مضمون سے واقف نه هوئیں - اِس سے ظاهر هے که نفس کا کوئي حصه صرف یهي نهیں کرتا که خبردارانه هدایت Camacious direction کے بغیر سونچتا' یاد کرتا' اور انگلیوں کو لکهواتا هے' بلکه بغیر اسکے که نفس آگاہ Canscious mindy کو سبب معلوم هو' وہ آنکهوں سے آنسو کے دریا بهي بهادیتا هے! (دیکهو روئداد سوسائٹي فور فزیکل ریسرچ ۲۰ صفحه ۱۵) (باقي آیندہ)

مذاکرۂ علمیہ

اسکا نتیجه یه هوا که همارا هر علم و فن دست شل هوکر رهگیا - پہلوں نے جو کچهه لکها ' بعد والے اوسپر ایک حرف نه بڑھا سکے - پھر کیا اگر ایک فقیهه تاتارخانیه کو ' ایک طبیب سدیدي و قانون کو ' ایک نحوي کافیه و مفصل کو ' ایک متکلم مواقف و مقاصد کو ' ایسي کتاب فرض کرتا ھے که باطل جسکے نه آگے ھے نه پیچھے - نه داهنے ھے نه بائیں ' تو کیا یه شرک في القران نہیں ' اور هم نے ارنکے مصنفین کو ایسي هستي نہیں تسلیم کرلیا ' جنکو قرآن پاک نے اربابا من دون الله کہا ھے ؟

همارې گذشته چهل ساله عمر جو هماري قومیت کا دور طفولیت تهي ' بدترین زمانه استبداد اور بدترین مثال حسن اعتقاد تهی - هم هر تیز زبان کو مصلم اکبر اور هر تیز رو کو رهبر سمجهتے تھے ' اور اسکے هر حکم و فرمان کو اسي خشوع و خضوع کے ساتهه تسلیم کرتے تھے ' جس خشوع و خضوع کے ساتهه قران مجید نے بتایا ھے که یهود و نصاری اپنے احبار اور پوپ کے احکام کی تعمیل کرتے تھے - پس اب وقت آگیا ھے که هم تمام مسلمانوں کو یه دعوت الهي دیں :

تعالوا الی کلمة سواء	اے کتاب والو ! آؤ ایک امر جو هم
بیننا و بینکم الا نعبد	میں متفق علیه ھے ' اوسپر عمل کریں -
الا الله ولانشرک به شیئاً	اور وه یه ھے که غیر خدا کی پرستش
ولا یتخذ بعضنا بعضاً	نکریں ' اور نه اسکے حکم میں کسیکو
ارباباً من دون	شریک بنائیں ' اور نه خداے حقیقي
الله ' (آل عمران)	کو چهوڑکر ایک دوسرے کو خدا بنائیں -

دار العلوم ندوہ

مولوي محمد حسین طالب العلم کا قصور جو کچهه بهی هو اسکي تحقیق و تفتیش ضرور هوني چاهیے که آینده پهر ویسی حرکات کا طلبا میں سے کوئي مرتکب نه هو - مگر سوال یه ھے که مولوي محمد حسین کے اخیر امتحان کا زمانه ایسا محدود ھے که اگر کمیشن کی نشست کے انتظار و قوم کے فیصله پر یه معامله رکها گیا تو مدت گذر جائیگی ' اور غریب محمد حسین کي تمام عمر کي محنت رائگاں جائیگي - اسواسطے میري ناچیز راے یه ھے که تفتیش و تحقیق کے انتظار میں اس معامله کو نچهوڑا جاے - محمد حسین بدستور دارالاقامه و دار العلوم میں داخل کرلیا جاے - اور امتحان میں شریک کیا جاے - فیصله جو کچهه بهي هو اسکي تعمیل لازمي هوگي - اگر ایسا نه هوا اور فرض کیا که محمد حسین بعد تحقیق و تفتیش بیقصور ثابت هوا ' تو اس کے انتظار میں جو کچهه خرابي اور تباهي بد نصیب طالب علم کي هوجائیگي اوسکی تلافي غیر ممکن و محال هوگي - مجهے امید ھے که ناظم صاحب و پرنسپل صاحب دارالعلوم اپنے شاگرد پر نظر رحم و محبت کي ڈالکر اسکي ادخال دارالعلوم و دار الاقامة و شرکت امتحان کا حکم دینگے - بلا انتظار فیصله اخیر جس کي پابندي متعلقین پر لازمي هوگي -

آخر میں التجا کرتا هوں که آپ میري ناچیز راے کی تائید فرمائینگے اور غریب محمد حسین کے داخله و امتحان کا انتظام شروط فیصله اخیر فرمائینگے اور امید کرتا هوں که پرنسپل صاحب مدرسه ندوه بحق طالب علم مولوي محمد حسین طرز رحم و در گذر سے دریغ نه فرمائینگے -

نیاز مند شیخ احمد حسین خان بہادر آنریري مجسٹریٹ فتحپور -

هـــوائي جنگ

(۲)

جنگ میں هوائي جهازوں کا ایک بهت بڑا استعمال یه ھے که دشمن پر اوپر سے گوله باري کي جاے - آپ نے جنگ طرابلس کے حالات میں پڑھا هوگا که بارها اطالیوں نے عثماني مجاهدین پر اوپر سے گولے برسائے - ان اطالی تجارب کا نتیجه تو ناکامي نکلا کیونکه قریباً هر نشانے نے خطا کي اور هر وار خالي گیا - البته جرمني کے تجارب اس باب میں کامیاب ثابت هوے ' گو ابتدا میں اسے بهي ناکامي کا منه دیکهنا پڑا - بحیرۂ جنیوا میں ایک کشتي کهڑي کي گئي اور جنگي جهاز نے تین هزار فیت بلندي پر سے گولے اتارنا شروع کیے - پهلا اور دوسرا گولا تو نشانه پر نہیں پڑا مگر اسکے بعد جتنے گولے پهینکے گئے ' سب ٹهیک نشانے پر لگے - اس تجربه سے یه بهي معلوم هوگیا که آندهي شست کے صحیح بندهنے یا گولے کے نشانے پر پڑنے سے مانع نہیں هوتي -

اس سلسلے میں ایک اور واقعه قابل ذکر ھے - زپلن کے تیسرے جهاز نے ٦ هزار فیت کے بلند نشانے پر گولے پهینکنا شروع کیے - یه نشانه ایک بڑے گاؤں کا نقشه تها - ۱۷ منٹ میں اسکے پرزے پرزے اڑ گئے !

تجربے سے یه بهی ثابت هوگیا ھے که اوپر سے جو گولیاں پهینکي جاتي هیں ' وه اس فولاد کو توڑ کے نکل جاتي هیں جو آهن پوش اور محجوف هوتے هیں :-

* * *

ایرو پلین اور غبارے والے جهازوں سے ڈاینامیت کے گولے پهینکنا اب ایک عام بات ھے - اسمیں بڑي سهولت یه ھے که پهینکنے والا شست نهایت صحیح باندھ سکتا ھے ' اور اگر قادر انداز هو تو دعوے کے ساتهه کهه سکتا ھے که اسکا گولا ضرور هي نشانے پر بیٹهیگا - اسیلیے کارخانۂ اسلحه سازي کي توجه اس طرف هوئي اور بالآخر کارخانه کرپ نے ایک خاص قسم کا گوله ایجاد کیا - یه گوله جب زمین پر گرتا ھے تو گرتے روشن هو جاتا ھے ' اور یه روشني اسقدر تیز هوتي ھے که اسکے گرد و پیش جتني چیزیں هوتي هیں وه سب غبارے والوں کو نظر آجاتي هیں - اس گولے کي ایجاد سے بڑا فائده یه هوا که سخت سے سخت تاریکي میں بهي اب گولے اتارے جا سکتے هیں - کیونکه جب گوله انداز کو یه معلوم هوگیا که اسکے نشانے کا مقصود فلاں جگهه ھے تو وه پهر کامیابي کے ساتهه اس پر گولے پهینک سکتا ھے -

اسکے علاوه روشني کا ایک اور انتظام بهي کیا گیا ھے - جهازوں میں ایک برقي لمپ آویزاں کیا جاتا ھے - یه چراغ اس قسم کا هوتا ھے جسکي روشني نیچے کي طرف منعکس هوتي ھے - لیمپ جهاز سے سو فیت کے فاصلے پر رهتا ھے -

آپ سونچتے هونگے که چراغ کو جهاز سے ٥ سو فیت دور رکهنے سے کیا حاصل ؟ مگر اس لیمپ کا کمال اس دوري هي میں مضمر ھے - هم ابهي لکهه آئے هیں که لیمپ کي ساخت اسطرح کي هوتي ھے که اسکي روشني نیچے کي طرف منعکس هوتي ھے ' اسلیے اوپر والے تو نیچے کي هر چیز دیکهه لیتے هیں مگر نیچے والوں کو اوپر کي کوئي شے نظر نہیں آتي - اسلیے اس لیمپ کي بدولت اهل جهاز کے لیے تو رات دن هوجاتي ھے مگر زمین والوں کیلیے رات رات هي رهتي ھے - اهل جهاز جهاں چاهتے هیں

اللهجه ' مستقل الفکر ' حر الضمیر ' اور آزاد گو کہتي هے - پهر کیا جو شخص حر الضمیر اور آزاد گو نہیں ' وہ ' وہ نہیں جو شہادت کو چهپاتا هے اور حق کي گواهي سے اعراض کرتا هے ؟ حالانکہ وہ وجود اقدس جو عالم الغیب و الشهادة هے' بتصریح فرماتا هے :

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء للـه ولو عـلی انفسکم او الوالدین والاقـربین ان یکن غنیاً او فقیراً فاللـه اولی بهمـا فـلا تتبعو الهوی ان تعدلوا و ان تـلوا او تعـرضـوا فان الـلـه کان بمـا تعملون خبیراً (نساء)

مسلمانو! انصاف پر مضبوطي سے قائم رهو اور خدا کیطرفسے حق کے شاهد رهو ' گو یهه شہادت خود تمهاري ذات کے یا تمهارے اعزہ و اقارب کے خـلاف هي کیوں نهو ' اور وہ خواہ دولتمند هوں یا فقیر ' اداے شـهـادت میں اونکي پروا نکرو کہ خدا دونونکو بس کرتا هے ' اور نہ متبع هوی هوکر حق سے انحراف کرو - اگر تم بالکل انحراف کروگے یا دبي زبان سے شہادت دوگے تو جان لو کہ خدا سے کوئي امر مخفي نہیں - وہ تمهارے هر عمل سے واقف هے "

الله اکبر! آج مسلمان خدا کے اتنے بڑے فرض کو بهولے هوے هیں! وہ مسلمان جنکو صرف ایک سے ڈرنا تها ' اب هر ایک سے ڈرنے لگے هیں - وہ اظهار حق میں دولتمند سے ڈرتے هیں کہ شاید اوسکی جیب کرم بار کي چند چهینٹیں همارے دامن مقصود میں کبهي پڑ جائیں! اے دولت کے دیوتاؤں سے ڈرنے والو! کیا تم تک رزاق عالم کا یہ فرمان نہیں پهونچا کہ: نحن نرزقهم و ایا کم (الانعام) " هم هیں جو اونکو اور تمکو ' دونوں کو رزق پهونچاتے هیں "؟ وہ حمایت حق کیلیے کمزوروں کا ساتهہ نہیں دیتے - لیکن اے کمزوروں کی مدد نکرنے والو! جانتے هو کہ کمزوروں کا سب سے بڑا مدد گار کیا کہتا هے ؟

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین - (القصص)

هم ان لوگوں پر احسان کرنا چاهتے هیں جو دنیا میں کمزور سمجهے گئے اور اُنهیں اب دنیا کا پیشرو اور زمین کا وارث بنائینگے-

وہ حکومت کي تلوار سے ڈرتے هیں - مگر اے حکومت کي تلوار سے ڈرنے والو! کیا تم نے نہیں سنا کہ حق پرستان مصر نے فرعون کو کیا کہا تها ؟

فاقض ما انت قـاض - انما تقضی هذه الحیوة الدنیا - (طه)

تو جو کر سکتا هے وہ کر گذر ' اور تو بجز اسکے کہ هماري اس ذلیل دنیوي زندگي کو ختم کردے اور کرهي کیا کرسکتا هے ؟

همارا دل کیوں آزاد نہیں ؟ هم حق کے کیوں حامي نہیں ؟ هم استقلال فکر کے کیوں طالب نہیں ؟ تقلید اشخاص کي زنجیروں کو کیوں هم اپنے پاؤں کا زیور سمجهتے هیں ؟ هم طوق غلامي کو تمغاے شرف کیوں جان رهے هیں ؟ اسلیے کہ حسن اعتقـاد کو هم نے معصومیت کي سدرة المنتهی تک پهونچا دیا هے ' حالانکہ ایک هي هے (یعني خدا) جسکي ذات هر نقص سے پاک اور هر خطا سے مبرا هے ' اور ایک هي جماعت هے (یعني انبیا) جو گناهوں سے معصوم بنائي گئي هے - اور پهر اسلیے کہ غیر کی محبت نے همارے احساس حق کو مسلوب کر لیا هے ' حالانکہ وہ جو سراپا محبت هے ' اوسکي رضا جوئي میں هر محبت غیر همرتبۂ عداوت هے - اور اسلیے کہ هم دنیا کے ذرہ ذرہ سے خوف کرتے هیں حالانکہ ایک هي هے جسکا آسمان و زمین میں خوف هے - یعني وہ ' جو دنیا کے ذرہ ذرہ پر قابض هے - اور اسلیے کہ انسانوں سے همکو طمع خیر هے ' حالانکہ خیر کي کنجیاں صرف ایک هي کے هاتهہ میں هیں -

همکو اکثر عداوت اور ضد بهي حق بیني سے محروم کر دیتي هے - حالانکہ مسلم کا دل حق پرست اپنے نفس سے بهي انتقام لیتا هے اور حق کیلیے دشمن کا بهي ساتهہ دیتا هے -

(مـوانع حـق گـوئي)

هم نے بتا یا کہ وہ کیا چیزیں هیں جو هماري زبان کو حقگوئي سے ' همارے پاؤں کو حق طلبي سے باز رکهتي هیں ؟ نا جائز حسن اعتقاد ' محبت باطل ' خوف ' طمع ' اور عـداوت - قران مجید نے مختلف مقامات میں نہایت شدت کے ساتهہ ان موانع حریت اور عوائق حق کو بیان کیا هے اور تنبیہ کی هے کہ کیونکر هم ان سے محفوظ رہ سکتے هیں -

(نـا جـائـز حسن اعـتـقـاد)

حسن اعتقاد کوئي بري شے نہیں ' لیکن انبیا علیهم السلام کے سوا جو سفیر اوامر رباني هیں ' کسي انسان کو انکا رتبہ دینا کہ اوسکا هر قول و فعل آئین تسلیم اور معیار صحت هو ' در حقیقت شرک في النبوت هے - اعیان کرام کي عزت انسان کا ایک جوهر هے ' لیکن یهہ حق کسیکو نہیں پهونچتا کہ وہ همارے قلوب پر اس حیثیت سے حکمراني کریں کہ وہ انسان کي ایک ایسي نوع هیں جنکے احکام دائرۂ انتقاد سے خارج اور ضعف بشري سے مبرا هیں - اور اگر یهہ سچ هے تو پهر اوس احکم الحاکمین کیلیے کیا رہ گیا ' جسکا اعلان هے کہ ان الحکم الا لله (الانعام) حکومت صرف خدا هي کي هے ؟ کیا خدا نے اُن نصاری کو جو پوپ اور قسیسین کے احکام کو بلا حجت تسلیم کرتے تهے اور اونکے اقوال و اعمال کو بري عن الخطا اور خارج از نقد سمجهتے تهے ' یہ نہیں کہا :

اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربـابا مـن دون الـلـه (توبه)

نصاری نے خدا کو چهوڑ کر اپنے عالموں اور راهبوں کو خدا بنا لیا هے -

اور کیا قران نے اونکو دعوت توحید اسطرح نہیں دي ؟

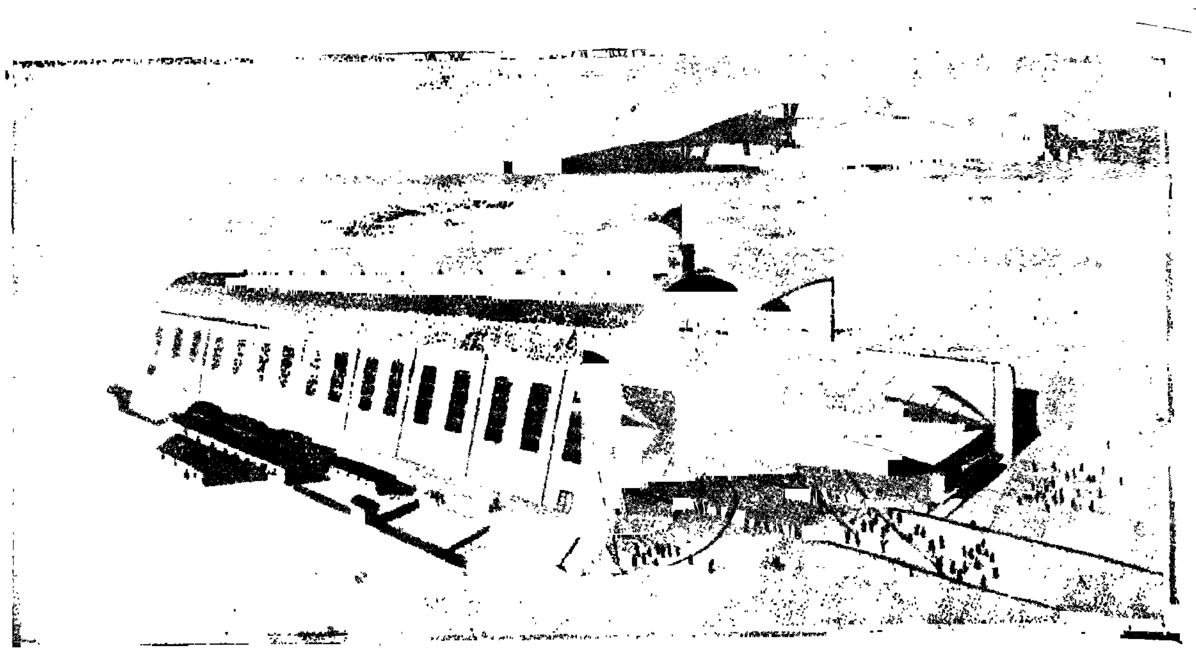
قـل یا اهـل الکتـاب تعـالوا الی کلمـة سواء بیننـا و بینکم الا نعبـد الا الله ولانشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضـاً ارباباً مـن دون الـلـه (آل عمران)

اے آسماني کتاب والو! آؤ ایک امر جو هم میں تم میں اصولاً متفق علیه هے ' اُسپر عمل کریں کہ هم صرف خدا هي کو پوجیں ' اور کسیکو اوسکا شریک نہ بنائیں ' اور نہ خدا کو چهوڑ کر هم ایک دوسرے کو خدا بنائیں -

ایک دوسرے کو خدا بنانا کیا هے ؟ یہ هے کہ هم اپنے قواے فکر کو معطل کر دیں ' اور حق و باطل کا معیار صرف اشخاص معتقد فیه کے غیر رباني و غیر معصوم حکموں کو قرار دیدیں - هماري پچهلي چند صدیوں کا زمانہ ایک بہترین مثال هے ' جب هم پر رعب ناموں سے مرعوب هو جاتے تهے ' اور جب هم حق و باطل کا معیار افراد کي شخصیت کو قرار دیتے تهے - تمام امور سے قطع نظر کرکے دیکهو کہ همارے علوم و فنون کو اس سے کتنا نقصان پهونچا ؟ هر علم و فن میں همارا وجود ' وجود معطل رہ گیا ' زبانیں تهیں لیکن بولتے نہ تهے ' دل تهے مگر سوچتے نہ تهے - قید تحریر میں جو چیز آگئي وہ تنسیخ کے لائق نہ تهي - هر کتابي مخلوق جو کسي خالق ممکن کي طرف منسوب تهي ' صداقت و معصومیت کا پیکر تهي - هر سابق العهد وجـود انساني ' بعد کے آنے والوں کي عقـول و آرا پر حکومت کرتا تها ' الغرض هر سابق هستي کا حکم اوس قدیم هستي کے حکم کیطرح تسلیم کیا جاتا تها جسکي شان یہ هے کہ :

لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا مـن خلفـه -

باطل نہ اُسکے آگے آسکتا هے اور نہ اُسکے پیچهے آسکتا هے -



وکٹوریا لوئس نامي جهاز جو فضا میں پوري حکومت رکھتا ہے !

* * *

مگر اس واقعه سے آپ یه نتیجه نه نکالیں که هوائي جهاز کی انتہاء پرواز ۵ هزار فیت هي ہے ' کیونکه وکٹوریا لوئس نامی جهاز ۷ هزار فیت تک اُڑ چکا ہے - اُترتے وقت وکٹوریا لوئس نے عجیب کمال دکھایا - پہلے تو وہ زاویه حادہ (Seul) پر نہایت تیزي کے ساتھه اُتر رها تھا - مگر آتے آتے جب زمین کے قریب پهنچا تو بجاے زمین پر آنے کے وہ پلٹکر امیرکا نامي جرمني جهاز پر جا پهنچا - اُسے یه دیکھنا منظور تھا که اگر وسط دریا میں کسي قسم کے سامان کی ضرورت هو تو یه ضروري نهیں که وہ زمین هي پر آئے ' بلکه اگر کوئي سامان کا جهاز دریا میں کهڑا هو تو وہ اسي جهاز سے سامان لیسکتا ہے - بغیر اسکے که زمین تک پهنچے !!

* * *

جرمني کے هوائي بیڑے میں هنسا نامي جهاز بهي قابل ذکر ہے - جب یه تیار هوگیا تو کونت زپلن اس میں اُڑا اور بحر شمال کو عبور کرتا هوا کونیا گن ' لمو ' اور اسوج تک پهنچگیا - اسکي شرح رفتار ۳۷۵ میل في یوم تهي - اس سفر کے خاتمے پر تمام جرمني سے شادماني و کامراني کے غلغلے بلند هوے - اور اخبارات نے لکھا که یه جهاز جب چاہے ' لندن یا کسي اور انگریزي شہر پر سے بلا مزاحمت گزر جا سکتا ہے !

* * *

یه صحیح ہے که جرمني غبارے والے جهازوں کو پایه تکمیل تک پهنچانے میں سرگرم ہے - مگر با ایں همه ایروپلین سے غافل بهي نهیں - کونت زپلن اب یه انتظام کر رها ہے که اسکے هر غبارے والے جهاز کے ساتھه ایروپلین بهي هو - یه ایروپلین اسے چهوڑ کے جہاں چاهیں چلے جائیں ' اور پھر اسکے پاس واپس آجا سکیں - گویا جسطرح که بڑے بڑے جهازوں کے ساتھه چھوٹی چھوٹی دخانی کشتیاں هوتي هیں ' اسیطرح غبارے والے هوائي جهازوں کے ساتھه ایروپلین بهی هوا کریں ' اور ان میں دور انداز توپیں هوں که اگر دشمن کے هوائي جهاز غبارے والے جهاز پر حمله کرنا چاهیں ' تو قبل اسکے که وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب هوں ' یه انهیں برباد کردیں -

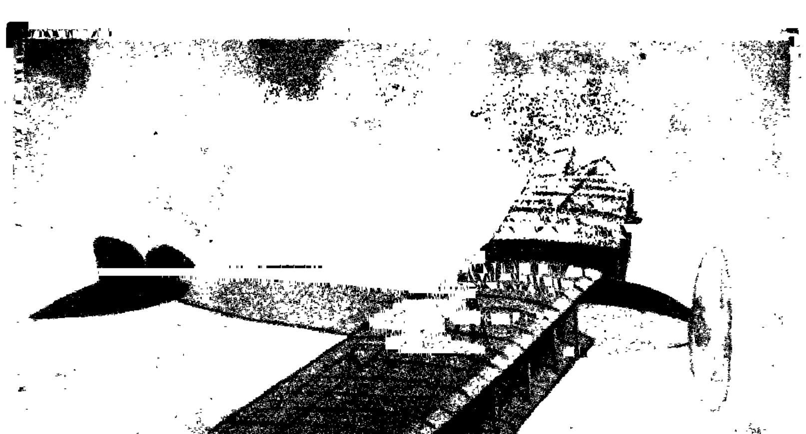
* * *

زیپلن کے جهاز میں تین توپیں هوتي هیں - ان توپوں میں ایک عجیب و غریب خصوصیت یه ہے که جس زاویه پر چاهیں اسکي شست باندھسکتے هیں - ان توپوں ' انکي برجوں ' اور غبارے کي جهاز پر ایک خاص قسم کا فولاد منڈھا هوتا ہے - یه فولاد نہایت هي باریک ہے ' مگر با ایں همه اسمیں یه معمولي گوله اثر نهیں کرتا - بلکه موم کی طرح پگهل کے اس پر پهیلجاتا ہے - اسکے علاوہ اس سے گولے مارے بهي نهیں جا سکتے ' کیونکه اگرچه اسکا طول دو سو فیت تک هوتا ہے مگر جب وہ بہت اونچا هو جاتا ہے تو زمین سے ایک معمولی پنسل سا معلوم هوتا ہے ' اور ایک لحظه بهی ایک جگه نهیں ٹهیرتا -

* * *

هوائي جهاز کی ضرر رسانی گوله باري تک محدود نهیں ' بلکه وہ اس سے بهي کهیں زیادہ خطرناک طور پر نقصان پهنچا سکتا ہے - مثلاً یه که اوسمیں مشعلیں باندھدیجائیں ' اور وہ کهیت ' گاوں ' اور شہروں کو جلاتا هوا چلا جائے - باشندے بجهانا چاهیں تو اپني انسان پاش توپوں کے دهانے کهولدے ' یا یه که اسمیں تار اور تاروں میں آنکڑے بندھے هوں ' اور وہ لکڑي کے مکانات اور ریل کي پٹریوں کو اکهیڑتا هوا چلا جاے - یا یه که ان آنکڑوں کے ساتھه مشعلیں بهي هوں که ایک طرف تو ان پٹریوں کو گرما کے از کار رفته کردے - دوسري طرف انکو الٹ پلٹ کر برباد کردے - اسٹیشنوں کے چوبي مکانات ' بارود خانوں ' اور گیس کے کارخانوں میں آگ لگاتے هوے نکل جانا اسکے لیے ایک ادنیٰ قسم کا مشغله هوگا !!

غرضکه هوائي جهاز کي ایجاد اپنے جلو میں انسان کے لیے تباهي و بربادي کي فوج در فوج لائی ہے ' اور جو کچهه اسوقت تک هوا ہے ' وہ اسکے مقابله میں کچهه بهی نهیں جو آئندہ هوتا نظر آتا ہے - فتربصوا انی معکم من المتربصین -



ایرو پلین قسم کا ایک جنگي طیارہ جو اس وقت تک چار کامیاب سفر کرچکا ہے اور جسکي شرح رفتار ۳۸۵ میل في یوم ہے -

جاسکتے هیں اور جس پر گولے پهینکنا چاهیں پهینک سکتے هیں ' مگر زمین والے کچهه نهیں کرسکتے ': کیونکه اولاً تو انهیں یه غلط فهمي هوتي ھے که جهاں یه لیمپ ھے وهیں جهاز بهي هوگا ' اور اگر کسي طرح یه معلوم بهي هوگیا که یه روشني اس خاص لیمپ کي ھے تو پهر بهي یه پته نهیں چلتا که اس سے جهاز کتنے فاصلے پر ھے ؟ اسلیے که جهاز کا ۵ سو فیٹ پر هونا کچهه ضرور نهیں - ممکن ھے که اس سے کم فاصله پر هو-

پهر اگر یه بهي فرض کر لیا جاے که نهیں' جهاز ۵ سو فیٹ هي پر ھے' جب بهي یه معلوم نهیں هو سکتا که وه ھے کهاں ؟ اور جب تک یه معلوم نهو اسوقت تک کچهه بهي نهیں هو سکتا - توپ خواه کتني هي هو عمده هو اور توپچي خواه کتنا هي قادر انداز' مگر جب تک اسے یه معلوم نه هو که اسکا نشانه فلاں جگه ھے ' اسوقت تک شست نهیں باندھ سکتا ' اور بغیر شست باندھے گولے پهینکنا اپنے سامان کو ضائع کرنا ھے -

* * *

اب تک تو هم نے یه بیان کیا تها که اگر تاریکي هو تو اسمیں روشني کا انتظام کیا گیا ھے - مگر یه بهي تو ھے که همیشه روشني هي کی ضرورت نهیں هوتي - بسا اوقات تاریکي بهي درکار هوتي ھے - مثلاً فرض کرو که ایک هوائي جهاز اڑتا هوا آرها ھے اور نیچے دشمن کي فوج توپیں لیے مستعدي سے کهڑي ھے که جهاز زد پر آجاے اور وه فائر کریں - وه دیکهتا ھے که ان پر سے هوکے گذرنا ناگزیر ھے - جب ان پر سے گزریگا تو لامحاله زد پر هوگا ' اور ادهر وه زد پر آیا نهیں که توپیں ایک دم سے سر هوگئیں - پهر کیا اتنے گولوں میں سے ایک بهي نه لگیگا ؟ اگر ایک بهي لگ گیا تو اسکے تباه هونے کے لیے کافي ھے - ایسی حالت میں قدرتاً وه چاهیگا که کسي طرح میں اپنے دشمنوں کي نظر سے چهپ سکتا -

مگر رات نهیں ھے جسکي قدرتي تاریکي پرده پوشي کرے - پهر کیا وه یه نه چاهیگا که کسي طرح تهوڑي دیر کے لیے اس دن کو رات بنا سکتا ؟

ایجاد جو هر موقع پر انسان کي دستگیري کرتي ھے' اس نے اس معال کو بهي واقع کر دیا - اهل جرمني نے جو هوائي جنگ میں غیر معمولي سرگرمي و شغف دکها رھے هیں' آخر ایک قسم کا گوله بنا لیا جو ایسے نازک مواقع پر پرده پوشي کرسکے - یه گوله جب پهینکا جاتا ھے تو هوا هي میں پهٹتا ھے اور اسمیں نهایت کثیف دهواں نکل کے تمام فضاء میں پهیل جاتا ھے - فضاء بالکل تیره و تار هو جاتي ھے اور اسمیں خواه کتني بڑي شے کیوں نه هو' مگر زمین والوں کو نظر نهیں آتي - جهاز اس عالم ظلمت میں انکے سروں پر سے گذرتا هوا چلا جاتا ھے' اور وه بهري هوئي توپیں لیے کے لیے رهجاتے هیں - دهویں کا ابر غلیظ جب تک چهٹے' اسوقت تک جهاز انکی زد سے بهت دور نکلجاتا ھے !

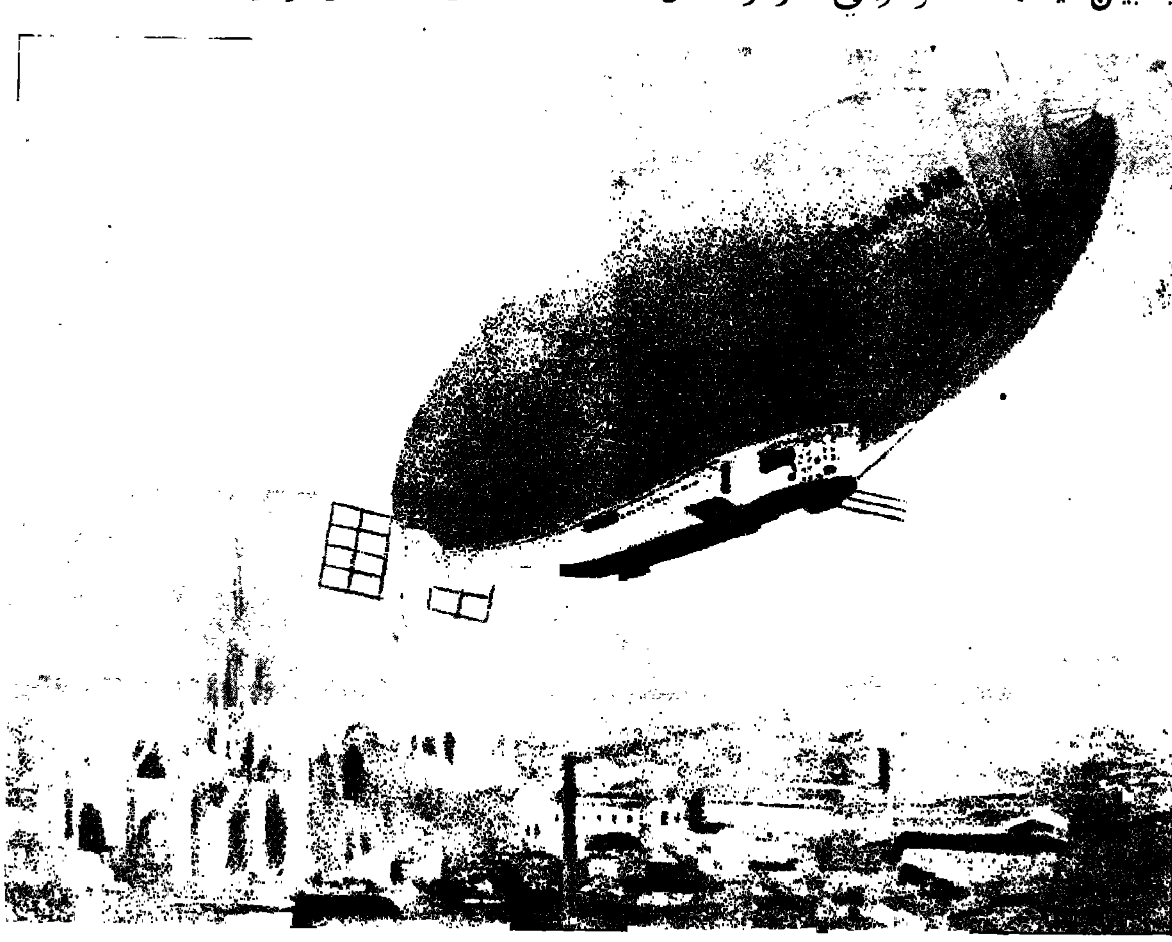
* * *

لیکن یه تمام ایجادیں اس ایجاد کے مقابله میں محض هیچ هیں' جسکے متعلق یورپ کے پیش بین و انجام اندیش فسانه نگار فرض کیا کرتے تهے مگر اب وه عالم خیال سے عالم وجود میں آ گئي ھے - یه ایجاد کیا ھے ؟ گولے هیں جنمیں نهایت سمي گیس بهرے هوتے هیں - جب یه پهینکے جاتے هیں تو پهٹتے هیں اور ان سے زهریلا گیس نکلکے چاروں طرف پهیل جاتا ھے - اسکا دائرۂ انتشار سو میٹر بلکه اس سے بهي زیاده وسیع هوتا ھے - اس دائره کے اندر جتنے ذي حیات وجود هوتے هیں' وه جب سانس لیتے هیں تو یه گیس هوا کے ساتهه ملکے انکے اندر چلا جاتا ھے ' اور جاتے هي انهیں هلاک کر دیتا ھے !

نعوذ بالله من شر الانسان و من شر العلم !

* * *

اس ذیل میں ٹوکیو کا ایک واقعه کا تذکره دلچسپي سے خالي نه هوگا - ٹوکیو میں ایک کتا ایک ٹوکري میں رکها گیا ' اور ٹوکري جهاز میں اس طرح لٹکائي گئي که وه جهاز سے ۳ سو فیٹ پر رهتي تهي - اسکے بعد جهاز اڑا - جب جهاز کسیقدر بلند هوگیا تو نیچے سے گولا پهینکا گیا - گولا حسب قاعده پهٹا اور اسکا زهریلا گیس پهیلا - گیس کے پهیلتے هي کتا مرگیا - کتے کا جسم جب چیر گیا تو اسکے دونوں پهیپهڑے اس گیس سے پر تهے -



غباره والا طیاره جو اپني قسم کا سب سے زیاده کامیاب جهاز ھے

مگر اس ایجاد میں ابهي ایک بڑا نقص باقي ھے - جو توپیں ان لوگونکو پهینکتي هیں' انکي طاقت زیاده نهیں ھے - یه گولے صرف ۲ هزار فیٹ تک جا سکتے هیں - لیکن ایجاد ' جس نے هزار ها اعجاز نما کرشمے دکها لے هیں' اس سے کچهه بعید نهیں که جلد یا بدیر اس نقص کي بهي تلافي کر دے -

* * *

هوائي جهازون کے متعلق ایک اهم سوال یه ھے که آیا بلندي کي زیادتي اور کمي کا اثر نشانے کي صحت و خطا پر پڑتا ھے یا نهیں ؟ اهل جرمني کے تجارب نے یه ثابت کردیا ھے که اگر جهاز ۵ هزار فیٹ تک بلند هو تو اس کا اثر نشانے کي صحت یا غلطي پر نهیں پڑتا - چنانچه زیپلین قسم کا ایک بهت بڑا جهاز فضا میں ٹهرا - اسکي بلندي ۴ اور ۵ هزار فیٹ کے درمیان تهي - اس نے ایک لشکر گاه پر گوله باري شروع کي - گولے بالکل تیار تهے اور سپاهي نشانون کے پاس کهڑے تهے - هر گوله ٹهیک نشانے پر آکے لگتا تها مگر باوجود کوشش کے ان سپاهیوں کو جهاز نظر نهیں آیا -

تھا اور دور دور تک معتقد موجود تھے ' مگر اب اُسکي تعداد حد شمار و قیاس سے بھي افزوں ھوگئي ' اور داعیان سنوسیه کی خاموش کوششوں نے ان مقامات تـک اپنا اثر پہنچا دیا ' جو صحراء جربوب سے کئي کئي ماہ کے فاصلے پر واقع تھے ' اور جنکو جغرافیۂ ارضي کي تقسیمات نے نا پیدا کنار سمندروں ' بڑے بڑے صحراؤں ' اور سر بفلک پہاڑوں کے سلسلوں کے ساتھہ افریقه و عرب سے بالکل جدا کردیا تھا !!

خود افریقه کا یه حال ھوا که جنوب کی طرف کی تمام آبادیاں اور قبائل اسکے زیر اثر آگئیں - صحراے کبری اور ما وراے صحراء میں اسکے مریدین وداي ' کانم ' باجرمي ' اور دارفور تـک پھیل گئے - طرابلس الغرب ' تیونس ' الجزائر ' مراکش ' اور سوڈان میں تو یه بتلانا مشکل ھوگیا که کون شخص اور قبیله ایسا ھے جو اپنے اندر مذھبی جوش اور عملي زندگي رکھتا ھے اور باوجود اسکے سنوسي نہیں ھے ' اور ایک مخفي رشتۂ ارادت جربوب کي خانقاہ اعظم سے نہیں رکھتا ؟

(افریقي زوایا کي تاسیس)

اسکے بعد شیخ سنوسي دوم اپنے سلسلے کے بقا اور استحکام کی طرف متوجه ھوا ' اور حکم دیا که تمام شمالي افریقه اور اندرون صحراء میں سنوسی طریقه کی خانقاھیں بنائی جائیں جنکو عربی میں " زاویه " کہتے ھیں -

" زاویه " ایک وسیع عمارت مثل مسجد یا مدرسه کے ھوتی ھے جسمیں رھنے کیلیے کم و بیش بہت سے حجرے بنائے جاتے ھیں ' اور وسط میں شیخ زاویه کیلیے ایک مخصوص حجرہ ھوتا ھے - باھر سے ایک اونچي چار دیواری اسکی حفاظت کرتی ھے ' اور دیکھنے والا قیاس کرتا ھے که شاید یه کوئي صحرائی گڑھی اور چھوٹا سا ایک قلعه ھے -

چنانچه تمام قبائل اور شیوخ مریدین نے اسکا اھتمام شروع کر دیا اور رفته رفته سیکڑوں چھوٹے چھوٹے قلعے زاویه کے نام سے تعمیر ھوگئے - بـڑے بڑے شہروں میں جیسے تیـونس ' فاس ' اور الجزائر ' یا اسکندریه و قاھرہ میں جو زاویے بنائے گئے ' وہ مثل مدرسے اور مساجد کے تھے - انکي وسعت و استحکام میں قلعه نما صورت ملحوظ نہیں رکھی گئی کیونکه یه مصالح کے خلاف تھا ' مگر اندرون افریقۂ و صحراء کے تمام زاویے قلعه نما تعمیر ھوے اور انکی تعداد برابر بڑھتي گئي ' حتی که اب صحیح تعداد کا بتلانا مشکل ھوگیا ھے !

ان زاویوں کي صورت یه ھے که اطراف کي تمام آبادي کیلیے ایک مرکزي عمارت کي حیثیت رکھتے ھیں ' اور اپنے اپنے حلقوں کي جماعت کی تعلیم و ارشاد اور نظم و ادارہ کی تمام قوت و حکومت اسي کے اندر ھوتي ھے - ھر زاویه میں سلسلے کا ایک شیخ ھوتا ھے جسے شیخ اعظم سے ریاست وخلافت کي اجازت ملتی ھے ' اور وہ اپنے حلقه کے تمام معاملات کا مدیر و افسر کل ھوتا ھے - لوگ اُسے " خلیفه " کے لفظ سے پکارتے ھیں اور وہ نئے آدمیوں سے شیخ اعظم کي نیابت میں بیعت بھی لے سکتا ھے -

عمارت کي تقسیم یه ھے که سب سے پہلے مسجد بنائي جاتي ھے تا که پانچ وقت کي نماز جماعت کے ساتھه ادا کي جاسکے - اسکے ساتھه ایک مدرسه ھوتا ھے جسمیں علوم دینیه کي آسان اور سادہ تعلیم دي جاتی ھے - یه تعلیم اکثر حالتوں میں ابتدائي ھوتي ھے اور تمام سنوسی جماعت اور اُسکي اولاد کیلیے جبري ھے - قران کریم آسان و سادہ تشریح کے ساتھه ' ضروري مبادي صرف و نحو و ادب ' اخلاق و تزکیۂ نفس کے بعض رسائل جو اس سلسلے کیلیے تصنیف کیے گئے ھیں ' بس یہي کورس ھے جو بہت جلد ھر صحرائي و شہري سنوسي ختم کرلیتا ھے - اس سے زیادہ کي اگر اُسے خواھش ھو تو مرکزي درسگاہ یعني جامع جربوب کا قصد کرے -

ھر زاویه کے ساتھه ایک بہت بڑا ٹکڑہ زرعي زمین کا ھوتا ھے جسمیں ملکي پیداوار کي کاشت کي جاتي ھے - اسکا حق تصرف صرف شیخ کو ھوتا ھے جو حسب حالت و ضرورت تقسیم کرتا ھے - اُسکے شاگرد و مریدین اور طلباء مدرسه اسمیں کاشتکاري کرتے ھیں اور تمام خدمات زراعت انجام دیتے ھیں - جب زراعت کا موسم آتا ھے تو تعلیم و ارشاد کے اوقات کے بعد طلبا اور مرید نکل جاتے ھیں اور دن بھر کام کرتے رھتے ھیں - یہي سب سے بڑي انکي ریاضت ھے -

اس زمین کي پیداوار سے جو کچھه حاصل ھوتا ھے ' اُسکو شیخ زاویه دو حصوں میں تقسیم کرتا ھے - ایک حصه خود اپنے اور اپنے زاویه کے متعلقین کیلیے رکھتا ھے - دوسرا حصه مرکز یعنے جربوب میں بھیج دیتا ھے تا که سنوسي بیت المال میں جمع کیا جاے - اس طرح ھر سال شیخ اعظم کے پاس ایک مرکزي خزانه قائم رھتا ' اور روز بروز بڑھتا جاتا ھے - اسکے ایجنٹ شہروں میں آتے ھیں اور جنس و اشیاء کو چاندي سونے کے سکوں میں بدل لیتے ھیں -

(بعض مشہور افریقي زاویا السنوسیه)

اِن زاویوں کی پوري تعداد کا پته لگانا دشوار ھے - افریقۂ و عرب اور یمن وسواحل کے تمام بڑے بڑے شہروں ' قصبوں ' قریوں میں سنوسي زاویے موجود ھیں اور نہایت خاموشی اور سکون سے ایک دیني و صوفیانه زندگی کے کاروبار میں مشغول نظر آتے ھیں - مگر خاص برقۂ و طرابلس اور بنغازي اور حدود مصر کے درمیاني حصے میں جو مشہور زاویے ھیں ' اور جو غزوۂ طرابلس کے دوران میں عظیم الشان خدمات انجام دیچکے ھیں ' اُن میں سے بعض کے نام یہاں درج کیے جاتے ھیں :

نام زاویه	خلیفۂ زاویه	قبیله
بنغازي	صالح العوامي	
درفنه	محمد الغمري	غفیفه
سقه	علي الغمري	عبادله
الھویس	تواتي الخلیلی	عائلة داغر
ام شیخند	محمد ابن علی	فوارس
تو قرہ	عبد الله الفضیل	برغتة
طولمیثة	الامین الخیلی	عائلة الشلماني
سدوت	ابو زید	دورسة
ھانیة	احمد العیساوي	دورسه
حمامه	السنوسی الغروي	"
سوسه	حاج محمد کور	حسا
مرج	عمران الشکوري	عرفة
کسرین	محمد العریبي	دور سة
کوسور	عمر المنفي	عبید
بیت عمار	حبیب	عبیدات
ارغوب	جاد الله بن عمور	دورسة
مار	احمد بن ادریس	عبیدات
بشری	ابن عمور	عبیدات
تارت	محمد العزالي	"
شاھات	محمد الدردفي	حسا
الفدفا	صالح بن اسماعیل	براسة
البیضاء	رفاعه العلمي الغمري	"



جربوب میں قبائل سنوسیہ کا سالانہ اجتماع جو پہلی شوال کو منعقد ہوتا ہے

شمالـــی افریقـہ کا سـر • خ فی

شیخ سنوسـی اور طریقۂ سنوسیہ

(۴)

(شیخ محمد المهدي السنوسي)

شیخ سنوسی اول کے انتقال کے بعد اُسکا بڑا لڑکا " محمد المهدي " سلسلۂ سنوسیہ کا جا نشین ہوا - جا نشیني کے وقت اُسکی عمر صرف سولہ برس کی تھی !

شیخ اول نے اپنے دونوں لڑکوں کی تعلیم و تربیت خود کي تھي - اُس نے اپني تصنیفات میں جا بجا تصریح کی تھی کہ میري ذریت ضائع نہ ہوگی اور اس سے خدا تعالی بڑے بڑے کام لیگا - اسکی حسن تعلیم و تربیت کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بڑے لڑکے کی عمر سولہ برس کی اور چھوٹے " محمد الشریف " کی صرف تیرہ برس کي تھي ' مگر تاہم شیخ کے انتقال کے بعد انہوں نے پورے سلسلہ کو سنبھالے رکھا ' اور درس و تدریس ' ارشاد و ہدایت ' بیعت و مبـایعة ' دعوت و تبلیغ ' اور ترقی و استحکام جمـاعة کا کار و بار پہلے سے بھی زیادہ وسیع و قوی ہوگیا !

پندرہ برس کی عمر میں وہ تمام علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کر چکا تھا ' اور سولھویں بـرس جب شیخ اول نے انتقال کیا ' تو وہ انکی زندگي هي میں درس و ارشاد شروع کرچکا تھا -

جانشیني کے بعد پانـچ برس تک مجاهـدات و ریاضات میں مشغول رہا - وہ ہمیشہ جامع سنوسی کے ایک حجرے میں تنہا رهتا اور صرف نماز کے اوقات میں باہر نکلتا - صبح کي نماز کے بعد درس دیتا ' ظہر کے بعد وعظ کرتا ' عصر کے بعد جماعت کے مختلف کاموں کی نسبت احکام دیتا ' اور مختلف اطراف کے داعیوں اور خلفاء کي معروضات سنتا - مغرب کے بعد نئے طالبین کو مرید کرتا ' اور عشاء کے بعد حلقۂ ذکر و فکر قائم ہوتا -

ان اشغال کے معین اوقات کے بعد اسکي صورت باہر نظر نہ آتی اور نہ کوئی شخص اُس سے ملسکتا -

پانچ سـال کے بعد (جبکہ اسکی عمر اکیس بائیس برس کی تھی) اس نے خلوت گزینی کو کسی قدر کم کیا اور جماعت کي توسیع اور سلسلے کے رفع ذکر کیلیے زیادہ وقت صرف کرنے لگا - پہلي شوال سنہ ۱۲۹۲ کو ایک عظیم الشان جلسہ جامع سنوسی میں منعقد ہوا جسمیں تمام داعیان طریقة اور مبشرین سلسلۂ سنوسي جمع ہوے تھے ' اور اطراف و جوانب کے شیوخ قبائل اور صنادید جماعة کو بھی مدعو کیا گیا تھا - شیخ نے اس مجلس میں شیخ اول کے حالات زندگي بیان کیے ' اور انکی دعوة کے مقاصد کی تشریح کي - پھر ارکان جماعة سے درخواست کي کہ اُن مقاصد کے حصول و تکمیل کو اپنا نصب العین بنائیں ' اور ایک نئی مستعدي اور جوش کار سے سنوسی دعوة کا اعلان شروع کردیں - اسي صحبت میں طے پایا کہ داعیوں کی جماعت کو زیادہ وسیع کرنا چاهیے ' اور عرب و افریقہ سے باہر بھي کام اُسی مستعدي سے ہونا چاهیے ' جیسا کہ خود شمالي افریقہ کے اندر ہو رہا ہے - پھر ایسے لوگوں کا انتخاب ہوا جو بیعت لینے اور ارشاد و ہدایت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں ' اور اس طرح جماعة سنوسیہ میں جوش کار کی ایک نئي تحریک پیدا ہوگئي -

چند برسوں کے اندر ہی نئے تحریک کے نتائج عظیمہ ظاہر ہونا شروع ہوگئے - شیخ اول کے عہد میں سلسلہ بہت وسیع ہوچکا

ترین خدمت کي انجام دهي سے بے فکر هو جائیں' تو سمجهه جاؤ که همارا خدا هي حافظ ہے -

میں نے اپني کوشش شروع کردي ہے' اور به تائید کردگار امید ہے که نه صرف دو خریدار بلکه جسقدر هو سکیں فراهم کرلونگا والله الموفق و نعم الوکیل -

ایک خادم الهـــلال از حیدراباد دکن

توسیع اشاعت کے متعلق جو تحریک کیگئي ہے اسکو دیکهه کر نہیں کہه سکتا که کسقدر اضطراب و الم هوا ؟ خیر في الحـال ایک صاحب آماده هوے هیں انکے نام الهـلال جاري فرما دیجیے -

الراقم عارف - فتح پور -

سردست دو خریدار حاضر هیں -

محمد انور علي فاروقي دکن خریدار نمبر ۳۱۴۶

مجهکو افسوس ہے که ایسے رسالہ کے واسطے بهي جد و جهد کي ضرورت ہے - حالانـکه اسکي خوبیوں کے اعتبا رسے چاهیے تها که اسکي اشاعت اسقـدر هوتي که اسکي آمدني سے بہت سے مفید مذهبي کاموں میں آپ اعانت کرسکتے - بهرحال یه رساله همیشه کے لیے جاري رهنا چاهیے اور اسکے بند کرنیکا خیال تـک بهي کسي دماغ میں آنا نچاهیے - سردست جو دو هزار کي اشاعت کا اعلان منیجر صاحب نے کیا ہے امید ہے که جلد پورا هورهیـگا - چار صاحبونکے نام الهـلال جاري فرماویں اور هر ایک صاحب کے نام تمام رسائل الهـلال جلد چهارم کے وي - پي - بهیجکر مشکور فرمائیں - میں امرتسر میں کوشش کرونـگا که اور خریـدار بهم پهنچا سکوں -

خاکسار عطا محمد عفي عنـه گورنمنٹ پنشنر - امرتسر

میں چاهتـا هوں کے الهـلال قائم رہے' اور آپ کے دو هزار مطلوبه خریداروں کے فراهم کے سعي میں اپنا نام پیش کرتا هوں -

راقم نیاز شیخ احمد حسین وکیل هائیکورٹ حیدر آباد

الهـلال کا فیصله اضافۂ قیمت یا مزید خریدار پیـدا کرنے پر رکها دیا ہے - اضافـۂ قیمت بهي منظور ہے اور توسیع اشاعت کیلیے بهي حاضر هوں - سردست ایک خریدار حاضر ہے -

خاکسار علي شاه نائب تحصیلدار - پاک پٹن

مضمون درباره توسیع اشاعت اخبار الهلال پڑها - آه ! مضمون تها یا ایک پیام اضطراب ! مطالعه سے دل کو ایسي چوٹ لگي که انکهوں سے بے اختیار آنسو نکل آے - دو خریدار سردست حاضر هیں- اب سے اس نیازمند نے قطعي اراده کرلیا ہے که آپ کے اخبار کي توسیع میں لگا تار کوشش جاري رکهونگا - مجهے قران حکیم کا عشق ہے' میں نے الهلال میں اسکے ایسے ایسے عجیب نکات دیکهے هیں که نه کبهي پڑهے اور نه کبهي سنے - سبحان الله ! احقر دعوی سے کہتا ہے که اگر تمام هندوستان میں ایسے اخبار دو چار اور هوں تومسلمانوں کي قسمت حفته بیدار هو جاے - کوئي شـک نهیں که آپ اپنا کام پوري طرح انجام دے رہے هیں - محبت کرنے سے آپ محبوبیت کے درجه پر پهونچ جاوینگے - مندرجه ذیل چار اصحاب کے نام اخبار جاري فرماویں -

غلام حسین کلرک محکمه نهرمالاکنڈ خریدار نمبر ۲۸۴۰

السلام علیکم - بجواب "صدا بصحرا' یعني قیام الهلال' پانچ اصحاب کے نام اِرسال خدمت کیے جاتے هیں - اِنکے نام ایک سال کیلیے الهلال کا وي - پي - جـاري فرما کر ممنـون فرماویں' نیز خاکسـار کو مطلع فرمـاویں - که کس کس تاریخ کو وي - پي - بهجواے گئے هیں - میں انشاء الله مزید کوشش کرکے بعد میں بهي اِطلاع دونگا - ایک بات ضروري قابل التماس یهه ہے که الهلال کي ترقي رفتار خریداران یا عام حالت کي بابت اگر کم از کم ماهواري رپورٹ شائع هوا کرے تو میرے خیال میں بہت مناسب ہے - اس سے شائقین الهلال کو اپنے عزیز پرچه کي حالت کا صحیح اندازه تازه تازه معلوم هوتا رهیگا' اور یه انکے لیے مزید تحریک و کوشش کا باعث هوگا - زیاده طول طویل امور کي ضرورت نہیں ہے - صرف اسقدر کافي هوگا که ماه گـذشته میں تعداد خریداران یه تهي - ماه زیر رپورٹ میں اسقدر جدید خریدار هوے' اور اسقدر خارج هوے - باقي تعداد یه ہے - اسقدر گنجایش تو هرماه کے آخري پرچه یا دوسرے ماه کے شروع کے پرچه میں ضرور نکال لي جاے - والسلام -

خریدار نمبر ۳۸۹۱

السلام علیکم - مسئله قیام الهـــلال کے اشارات سے معلوم هوا که اسکا قیام خطرے میں ہے - خدا ایسا نه کرے -

لیاقت کي حد پر ذمهداري کي حد منحصر ہے - اگر اسوقت تک صرف آپ هي بهترین خدمت (مسلمانوں کي موجوده ضرورت کے لحاظ سے) ادا کرسکتے هیں تو اسکے معنے یه هیں که آپ هي میں اسوقت تـک اسکي بهترین لیاقت ثابت هوئي ہے' اور میں اسکا گواه هوں که هاں ایسا هي ہے - پس معاف فرمائیے اگر میں یه عرض کروں که آپ خدا کے سخت گنهـگار هونگے اگر خدا کي عطا کي هوئي امانت یعنے خدا داد لیاقت سے بني آدم کي اُسي نسبت سے خدمت کرنا چهوڑ دیں - مسئله مالي ایک نهایت ذلیـل اور آسان کام ہے بمقابلـه اُس قابل قدر قدرت ایزدي کے جسکي جهلک آپکے قلم سے وقتاً فوقتاً نظر آتي رهتي ہے -

چنده آپ لینا چاهتے نہیں - صرف خریدار هي آپ چاهتے هیں - اگر آپ چندوں کو (جو قیام الهـــلال یعنے اهم ترین اغراض قوم کے خیال سے جمع کیا جاسکتا ہے) قبول فرمائیں تو مجهے یقین ہے که نهایت کم میعاد میں اتنا روپیه جمع هو جسکي سالانه آمدني سوله هزار روپے کے قریب قریب هو جاے - مگر آپ صرف خریدار هي چاهتے هیں' اور وه دو هزار کم از کم - خیر' اسکو آپ پهر سونچیے -

کاغذ کي' تصویر کي' ٹائپ کي' وغیره وغیره کي خوبیوں کے لیے اسمیں شک نہیں که زیاده مالي آمدني کي ضرورت ہے - لیکن قوم کو جسکي ضرورت ہے اور آپکي جو فضیلت ہے' وه مضامین هي کي ہے' اور خصوصاً آپ کے قلم سے آشکارا هوتي رهتي ہے -

لهذا ملتمس هوں که جب تـک آپ میں اس خاص مذکوره قوت کو تندرستي حاصل ہے آپکا فرض ہے که آپ الهـلال کو جاري رکهیں - خواه وه بلا تصویر هو' یا ارزاں کاغذ پر چهپے' یا لیتهو گراف سے چهپے -

مجهے اُمید ہے که اس عریضه کو آپ اپنے اخبار میں شائع فرماوینگے - میں یه خصوصاً اسلیے چاهتا هوں که شائع هوچکنے کے بعد آپ کو اپنا احساس فرض اور بهي زیاده محسوس هوتا رهیگا -

خاکسار آپکا خیر اندیش -

غلام مصطفی خطیب از تهانه - بمبئي

مراسلات

نام زاویه	خلیفۂ زاویه	قبیله
غفنته	حمیدة بن عمور	”
درنة	محمد الخواجه	ابي منصور
مرتوبا	عبد الله فرقاس	بزیزات
دفنه	حصن الغریاني	عبیدات
المخیلي	الامین الغمري	”
الازیات	الحسین	”
ام رجل	موسي	”
حجاج آغابا	صالح الجروي	قطعان
المتنان	محمد علي	”
امکابا	رفاعة	”
نخیله	صالح الخواجه	حواطه
اغبا	موسی	اولاد علي
زمیمة	عبد الله فخري	” دستور
طورفافا	عبد الله ابو عامر	عشیبات
الحوش	محمد المحسن	اولاد علي
تلمون	مصطفي محجوب	عواجر
أم سوس	سنوسي	”
کتفیة	عبد الله نعاس	اغاربه
سرت	محمد بن الشفیع	”
ارجیلة	صالح بو شوشة	—
جالو	عبد الله طواني	—
بشر	محمد علي	—
جفارة	عبد الکریم بن احمد	زاویة
الکفرة	احمد الشریف المهدي	” مغبرا
أوجنیقا	الغربیة عبد ربه	عبید
”	الشرقیة عبد الرزاق	”
قارو	محمد سقفة	”
عوان	عبد الحفیظ	”
عراضة	القادر محمد ر عبید	”
القلعة	البراني	”
کافي	ورسي صالح	”
حرسي	الاشعث	”
المسالیط	محمد المنفی	”
وادي	محمد الفضیل	”

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اُردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کی درخواست بهیجیے -

تاریخ حیات اسلامیه

قیام الهلال

سب سے پهلے دو چار ماه قبل " صدا به صحرا " کے عنوان سے جو مضمون الهلال میں شایع هوا تها نهایت معني خیز تها - میں نے ایک خط کے ذریعه گذارش کي تهي که في الحال خریداران " الهلال " دو روپیه چنده میں اضافه کریں ' اور اسکی تعمیل خود اس خادم نے بهي کردي " الهلال " کي مهتمم بالشان خدمات کا تمام ملک صدق دل سے اعتراف کر رها هے - اسلیے توقع تهي که قوم خود بخود اِضافه چنده میں پیش قدمي کریگي ' اور اوس مضمون سے زیاده واضح مطالب کے لکهنے کي نوبت نه آئیگي ' مگر اب دو سلسلوں سے جو مضامین نکل رهے هیں ' اُن سے ثابت هوتا هے که قوم نے ابهي تک اس جانب پورا التفات نهیں کیا ' حالانکه اوسکي حیات اسي تحریک میں پنهاں تهي که زندگي بڑهانے کا پر تاثیر علاج " الهلال " هي سے هوسکتا هے - اگر قوم " الهلال " کو کهو دیگي تو پهر ترقي رفتار میں هزاروں میل پیچهے پڑجائیگي - کیا غضب کي بات هے که ایک ایسے شخص کي خالص و بے ریا پکار پر ابتک کان نه لگاے گئے ! جو اونکي صلح و فلاح کے لیے خود کو هزاروں مصائب و آلام کے لیے وقف کر دیتا هے ؟

حضرت من ! بلا شبه آپ حق پرست هیں اور حق کي وه صحیح تعلیم دے رهے هیں جس سے مسلمان بدبختانه محروم هیں - آپکا ولوله دیني هے ' آپ کے جذبات پاک هیں ' آپکا دل وه تڑپ رکهتا هے جسکي لذت دردمند هي جانتا هے - بے شک صداقت کبهي بے اثر نهیں ره سکتي - دو هزار خریداروں کا پیدا هونا کیا بڑي بات هے ؟ اگر هر خریدار " الهلال " تهوڑي سي سعي کرے تو هر شخص دو دو خریدار بهم پهونچا سکتا هے - اسطرح دو هزار بلکه اس سے بهي زیاده تعداد ایک ماه کے اندر فراهم هوسکتي هے -

هم کو نه بهي یاد رکهنا چاهیے که الهلال نے پهلي مرتبه اپني مالي حالت کے مسئله کو همارے سامنے پیش کیا هے اور سخت افسوس کی بات هو اگر هم اسکا استقبال نه کریں -

میں تمام خریداران " الهـــلال " و نیز تمام مسلمانوں کي خدمت میں عاجزانه التماس کرتا هوں که وه خدارا اس عظیم الشان مقصد کے طرف فوراً متوجه هو جائیں - اپنے دوست و احباب اور شناساؤنکي خدمت میں خطوط لکهکر اور هر موثر ذریعه سے اس امر کی کوشش کریں که بهت جلد یهاں تک که دو تین هفته کے اندر تین چار هزار خریداروں کو پیدا کر کے اپنے خدا و رسول کي سچي محبت اور نیز اپني قومیت کا ثبوت پیش کریں - اگر هم اس بزرگ

أس الم لذ ان میــں

میں گذشته جمعه کو آخري ڈاک سے ایک لمبا مضمون حسب عادت الهـــلال کو بهیج چـکا هوں - میں نے اوسي دن عجلت میں گهسیت دیا تها اور جو کچهه کهنا چاها تها اوسے ختم نه کر سکا تها - اب مجهے اس هفته الهلال کا وه مضمون ملا جس میں مسئله تبلیغ اسلام کے ذیل میں مختار احمد خاں صاحب لکهنوي کے جواب میں خود مولانا ابو الکلام نے اس مسئله کو لکها هے - مولانا نے جس صفائي اور مضبوطي سے اصولي بحث کي هے ' یقین هے که مختار احمد خاں صاحب اور دیگر حضرات کو تسکین هو گئي هوگي -

میں نے گذشته خط میں لکها تها :

(۱) اس کام کا انــدازه محض اوس تعداد سے نه کرنا چاهیے جو یہاں مسلمانوں کي اس کے ذریعه پیدا هوئي -

(۲) فرقه بنــدي کے مسئله کو بالکل الـگ رکهنا چاهیے - اس فرقه بندي کي اصولي بحث کو میں اپنے سے زیاده قابل لوگوں پر چهوڑتا هوں - البته خود میرا عقیده یه هے که قران کریم اور نبي (صلعم) کي تعلیم نے اسلام اور اصول اسلام کو ایسا بین اور واضح کردیا هے که کوئي گنجائش اصولاً فرقه بندي کي اسلام میں نہیں هے ' اور یورپ میں اگر کسي اسلام کو پیش کرنے کي ضرورت هے تو اوسي اسلام کي -

چنانچه جب ڈاکٹر سہروردي اور میں نے یہاں چند سال هوے صـداے اســلام بلنـد کي تو همارے ساتهـه کئي شیعه مسلمان بهي تهے - سید امیر علي گو اپنے اپ کو معتزلي کهتے هیں مگر وه شیعي اعتقــاد کے مسلمان هیں - هم سب اُن دنوں میں ایک هي امام کے پیچهے نماز پڑهتے تهے ' اور یہاں آکر اپني قدیمي اور کهنا چاهیے که خانداني پشتیني فرقه بندي کو بالکل بهول گئے تهے - آج کل یه صورت هے که هم لوگ سب خواجه کمال الدین صاحب کے پیچهے نماز پڑهتے هیں ' اور خود اونهوں نے نماز عید گذشته ایک حنفي امام کے پیچهے مع اپنے رفقا کے پــڑهي - پچهلے جمعه کو (خواجه صاحب) بوجه علالت نه آسکے تو عثماني امام خیر الدین افندي نے نماز پڑهائي ' اور خواجه صاحب کے ایک ساتهي چوهدري فتح محمد احمدي ایم - اے اور ایک احمدي طالب علم چودهري ظفر الله خاں صاحب بي - اے نے بهي اوسي امام کے پیچهے نماز پڑهي - یہاں عملي صورت میں بهي فرقه بندي کا نام نہیں هے ' اور مساوات کا اصول اسلامي هي نمایاں رهتا هے -

گو سید امیر علي صاحب یا توفیق پاشا یا مشیر الملک اپنا مذهبي فرض ادا کرنے نہیں آتے ' مگر مسلمانان هند یه سنکر خوش هونگے کے مرزا عباس علي بیـگ صاحب جو انـڈیا کونسل میں مسلمـانوں کے نائب هیں ' اکثــر شــریک جمعــه هــوتے هیں - خوجــه کمــال الدین صــاحب جب هــوتے هیں تو وه خــود ' ورنه کوئي اور قران کریم کي کوئي آیت یا کوئي جزو عربي میں تلاوت کر کے اوسکا انگریزي میں ترجمه کرتا هے جس سے یہاں کے باشندوں پر اچها اثر پڑتا هے - عموماً عیسائي اور اسلام کے اصولوں کا مقابله اور اسلام کے محاسن اور اُن باتوں کي تردید هوتي هے جو پادریوں نے یہاں اسلام کے خلاف شائع کر رکهي هیں - حسب طریق ماثوره تهوڑا سا قیام هوتا هے - پهر خطیب قرآني دعاؤں اور درود شریف پر خطبه کو ختم کرتا هے - بعد میں نماز ادا هوتي هے - نماز کے بعد خیر الدین افندي عثماني امام عربي میں اسلام اور خلیفهٔ اسلام کے لیے دعا مانگتے هیں - خاتمه پر لارڈ هیڈ لے بالقابه انگریزي میں دعا مانگتے هیں جو مسلم انڈیا کے جنوري سنه ۱۴ نمبر میں چهپي هے - میرے سامنے خواجه صاحب نے ایک عیسائي خاتون کو مسلمان کیا ' اور ذیل کے الفاظ اونهوں نے نو مسلمه سے بطور اقرار دهرائے :

" لااله الا الله محمد رسول الله

میں شہادت دیتي هوں که میں سواے الله کے اور کسي کو پرستش اور عبادت کے قابل نہیں مانتي - میں شہادت دیتي هوں که محمد (صلعم) الله کے رسول تهے - میں مسیح کي الوهیت پر ایمان نہیں رکهتي بلکه میں مسیح کو جناب ابراهیم ' نوح ' داؤد ' و سلیمان وغیره کي طرح خدا کا ایک نبي مانتي هوں ' اور اون خدا کے مرسلوں میں جن میں مسیح بهي شامل هے میں کوئي تمیز اور فرق نہیں کرتي - میں یه بهي اقرار کرتي هوں که میں ایک مسلمه زندگي اختیار کرونگي اور اون تمام احکام پر چلونگي جو قران کریم میں هیں - خدا میري مدد کرے - آمین "

مسئلۂ [illegible] اء و اصلاح ندوہ

عظيـــم الشـــان جلسے کا انعقـــاد

۱۰ - مئي کو دهلـــي ميں عام جلســـه

جنـاب من تسليم - ۱۳ اپريل کي شام کو معززين دهلي کا ايک جلسه عاليجناب حاذق الملک حکيم محمد اجمل خانصاحب کے دولت خانه پر منعقد هوا تا که ندوة العلماء کي اصلاح کے مسئله پر غور و مشوره کرے - شمس العلماء مولانا سيد احمد صاحب امام مسجد جامع صدر منتخب هوے -

سب سے پہلے جناب حاذق الملک نے جلسه کے اغراض و مقاصد پر تقرير فرمائي - اسکے بعد مندرجه ذيل رزوليوشن پيش کيا گيا :

" يه جلسه دار العلوم ندوه کي اسٹرائک سے نهايت افسرده هے اور اميد کرتا هے که طلباء پوري کوشش کے ساتهه اسٹرائک ختم کرديںگے - نيز يه جلسه منتظمين ندوه سے درخواست کرتا هے که وه مهرباني فرماکر طلبا کيليے سهولتيں بهم پهونچائيں "

مولانا عبد الاحد صاحب مالک مجتبائي پريس نے تائيد کي اور منظور کيـا گيـا - اسکے بعد جنـاب مـولانا مولوي عبد الله صاحب ناظم نظـارة المعـارف القرآنيه دهلي نے دوسرا رزوليوشن پيش کيا :

" يه جلسه تجويز کرتا هے که ۱۰ مئي کو ايک عام جلسه دهلي ميں منعقد کيا جاے اور اوسميں تمام صوبوں کے اهل الراے اصحاب جمع هوں تاکه ندوة العلما کي اصـلاح کيليے ايک اختتامي تجويز عمل ميں لائي جاے - "

جناب مولوي محمد مياں صاحب نے اسکي تائيد کي - مسٹر محمد علي صاحب ايڈيٹر کامريڈ نے ترميم پيش کي که بجاے کسي ايسے جلسه کے خود ندوه کے عام جلسه کيليے درخواست و سعي کيجاے که وه لکهنؤ کے علاوه کسي دوسرے مقام پر منعقد هو - مگر کثرت راے اصل تجويز کي تائيد ميں تهي اسليے منظور کي گئي -

اسکے بعد مجوزه جلسه کيليے ايک سب کميٹي مندرجۂ ذيل حضرات کي قـرار پائي اور ارنهيں اختـيار ديا گيا که اور حضرات کو بهي شريک کرسکتے هيں :

حاذق الملک حکيم محمد اجمل خانصاحب ' مسٹر محمد علي ايڈيٹر کامريڈ ' شمس العلما مولوي سيد احمد صاحب ' ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاري ' مولوي عبد الاحد صاحب مالـک مجتبائي پريس ' مولانا عبد السلام صاحب ' مولانا عبد الله صاحب ناظـم نظـارة المعارف ' پير زاده مولوي محمد حسين صاحب ايم - اے ' حاجي عبد الغني صاحب ميونسپل کمشنر' حکيم احمد علي صاحب' نـواب سـراج الـدين احمـد صاحب سائل ' مرزا محمـد علي صاحب ' مولوي محمد مياں صاحب ' ماسٹر فضل الدين صاحب ' شيخ عطا الرحمن صاحب وکيل ' مولوي قطب الدين صاحب ' پير جي مظفر علي صاحب ' شيخ عزيز الدين صاحب -

انجمـ[illegible]ـن ضيـا الا[illegible]ـلام بمبئي

نے حسب ذيل تجويز منظور کي :

انجمن ضياء الاسلام بمبئي کا يه جلسه اصلاح ندوه کي کميٹي سے نهايت خلوص سے يه درخواست کرتا هے که وه تحقيقـات حالات ندوة العلماء ميں اپنا فرض منصبي نهايت ايمانداري و ديانت وجرأت اسلامي سے ادا کرے تا که ندوة العلماء جيسا دار العلوم ذاتي اثرات سے محفوظ رهکر قوم و مذهب کيليے مفيد ثابت هو - نيز ديگر انجمنهاے اسلاميه سے بهي درخواست کرتا هے که وه بهي اس قسم کا ريزوليوشن جلد پاس کر کے اس ريزوليوشن کو مناسب وقت تقويت بخشيں - راقم نياز مند عبد الرؤف آنريري سکريٹري

[illegible]

جناب من ! کل شام کو انجمن الاصلاح دسنه کا ايک غير معمولي جلسه زير صدارت مولوي شمس الحق صاحب (عليگ) معاملات ندوه پر غور کرنے کے ليے منعقد هوا - سب سے پہلے طلبا کي اسٹرايک پر نظر ڈالي گئي - مولوي سعيد رضا صاحب نے اپني ذاتي واقفيت کي بنا پر اسٹرائک کے وجوه حقيقي کو بيان کيا - کل حاضرين نے متفقه طور پر طلبا کو اسٹرائک کرنے ميں حق بجانب ٹهرايا - مولوي عبد العظيم صاحب هيڈ مولوي مدرسة الاصلاح دسنه کي تحريک اور جمله حاضرين کي تائيد سے مندرجه ذيل رزوليوشن پاس هوا :

" يه جلسه اس امر کے باور کرنے ميں که طلباے دارالعلوم کي موجوده اسٹرائک ناظم و مهتمم کي مستبدانه روش اور ناجايز دباؤ کا نتيجه هے ' ذره برابر شک و شبه کي گنجايش نهيں پاتا ' اس ليے ۲۶ مارچ کے جلسه انتظاميه کے فيصله کو منصفانه تصور نهيں کرتا ' اور اميد کرتا هے که انجمن اصلاح ندوه اسٹرايک کے معامله کو اپنے هاتهه ميں ليگي اور طلبا کے اخراج کو تا انعقاد جلسه عام اپنے اُن اختيارات سے کام ليکر جو تمام صوبوں کي باقاعده اسلامي انجمنوں نے نيابتي اصول پر اسکو بذريعه رزوليوشن تفويض کيے هيں ' رکوا ديگي "

مولوي محمد يونس صاحب کي تحريک اور جميع حاضرين کي تائيد سے دوسرا رزوليوشن يه پاس هوا :

" يه جلسه طلبا کے اخراج جبريه کے ليے پوليس بلانے والے کي حرکت کو نهايت حقارت اور رنج و غصه کي نظر سے ديکهتا هے' اور جميع هوا خواهان ندوه کي خدمت ميں يه تحريک پيش کرتا هے که قبل اس کے که ندوه کا خرگوش خانه " حزب الافساد " کي ناجايز طاقت اور خود غرضانه پاليسي کے هاتهوں ايکدم ويرانه هو جاے ' اسکو قبضه نا جايز سے جلد از جلد آزادي دلانے کے ليے زبردست سے زبردست متفقه آواز سے کام لينا چاهيے ' اور علم راے کي جو بے وقعتي کيجارهي هے' اسکي حفاظت جلد کرني چاهيے"

(سيد عبد الحکيم سکرٹري انجمن الاصلاح دسنه)

مسلمانان رياست ميلا وانگنج

آج ۲ - اپريل سنه ۱۹۱۴ع کو بصدارت حکيم مظهر حسين صاحب انجمن اخوان الصـفا کا جلسه منعـقد هوا جسميں حسب ذيـل رزوليوشن پاس هوے :

(۱) يه جلسه طلباء ندوه کے ساتهه اظهار همدردي کرتا هے اور خواهش کرتا هے که مندرجۂ ذيـل اشخاص کا ايک غير جانب دار کميشن طلباء کي شکايات سنئے کيليے بهت جلد مرتب کيا جاے :

نواب وقار الملک بهادر ' مولانا ابوالکلام صاحب ازاد ' مولوي حبيب الرحمن خاں صاحب شرواني ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محلي ' راجه صاحب محمود آباد ' حکيم اجمل خاں صاحب - مسٹر مظهر الحق صاحب بانکي پور ' حکيم عبد الولي صاحب ' نواب علي حسن خاں صاحب ' محمد علي صاحب ايڈيٹر همدرد -

(۲) يهه جلسه ان اصحاب کا شکريه ادا کرتا هے جنهوں نے ندوه کي اس ناگفته به حالت پر تاسف کرکے براه فلاح و همدردي " انجمن اصلاح ندوه " کي بنا ڈالي هے' اور اميد کرتا هے که اصلاح کي هر بهترين صورت کو عمل ميں لائينگے -

(۳) يه جلسه موجوده نظامت پر بے اعتمادي ظاهر کرتا هے

" هادي حسن "

عصر جدید

جامعۂ اسـلامیه کي هیئت فعال کا آرگن

هفته وار اخبارکي صورت میں دو باره جاري هوتا هے

زمانه میں سیکڑوں نئے نئے خیالات اور نئي نئي تحریکیں پیدا هورهي هیں - ملـک اور قوم میں مختلف اور ایک دوسرے سے مخالف آوازوں نے پبلک کے کانوں کو بهرا کردیا هے - اخبارون اور رسالوں ' لکچروں اور تحریروں - خوالدہ آدمیوں کے خیالات اور ناخواندہ لوگوں کے توهمات سے ایک عجیب هنگامه برپا هے - کسي کو خبر نهیں که هم کیا هیں ' کدهر جارهے هیں ' کیا کرتے هیں ' اور در اصل کس راسته پر چلنا همارا فرض هے ؟

مگر امید جو ایمان کا ایک جزو اوز زندگي کا سکان هے ' هم کو اطمینان دلاتي هے که اگر ایک بذا کن پروگرام قوم کے سامنے آئے اور پبلک کو قومي مقاصد واغراض انخوبي سمجهادے ' اور اپنے خلوص کا یقین دلانے کے بعد ایک زبردست قومي آرگن کے ذریعه سے عملي کام شروع کردے تو قوم نه صرف غفلت کي موت سے بچ جائیگي بلکه اوسکا جوش صحیح اور فعال طریقوں پر چلکر باقي اسلامي دنیا کیلیے رهبري کا کام کریگا -

اس خیال سے همنے خداے تعالی کي توفیق اور پبلک کي تائید پر بهروسه کرکے اراده کیا هے که پانچ برس کي خاموشي کے بعد رساله عصر جدید کو هفته وار اخبارکي صورت میں دو باره جاري کیا جاے - خواهش یه هے که عصر جدید هر ایسے پڑهے لکهے مسلمان کے هاتهه میں پهنچے جو قوم کا درد رکهتا اور اُسکے لیے کچهه کرنا چاهتا هے - یه ظاهر کرنیکي ضرورت نهیں که هم کسي دوسرے اخبار یا رسالے کي رقابت میں داخل نهیں هوتے - وہ سب اپنا اپنا فرض اب سے بهتر ادا کرسکینگے' اور هم بهي اپنے مقدور کے موافق اظهار حق میں دریغ نه کرینگے - عصر جدید کے سابق ایڈیٹر آنریبل خواجه غلام الثقلین صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي دیگر مصروفیتوں کي وجه سے اگرچه ایڈیٹري کیلیے کافي وقت نهیں دیسکینگے' مگر اخبارکي عام پالیسي کي باگ بدستور سابق انهیں کے تجربه کار هاتهه میں رهیگي - لائق اور گریجوایٹ ایڈیٹر اور صائب الراے اهل قلم اُنکي ماتحتي میں اور اُنکے مشوره سے کام کرینگے -

همارا یقین یه هے که سعي تن آساني سے ضرور بهتر هے' خواہ اُس سعي میں کتني هي ناکامیابي کیوں نه هو - مقصد میں کامیاب هونا انعام نهیں هے' بلکه کامیاب هونے کي کوشش میں جو جفا کشي اور تهذیب نفس هوتي هے وہ خود ایک اجر هے - پهر یه بهي ممکن هے که آج جو چیز قوم و ملک کو بے فائدہ معلوم هوتي هے کل وهي اُسکو مفید ثابت هو' اور همارا بویا هوا تخم ایک زمانه کے بعد پهل لائے ' جبکه شاید همارا نام بهي صفحه هستي پر نرهے -

عصر جدید کا پهلا نمبر انشاء الله یکم مئي کو شائع هو جائیگا في الحال ۱۸ - ۲۲ کے ۲۴ صفحے رهینگے - کاغذ لکهائي چهپائي ولایتي رسالوں کي طرح اعلی درجه کي هوگي - قیمت پیشگي معه محصول سالانه ۴ روپیه ۸ آنه - ششماهي ۲ روپیه ۱۰ - سه ماهي ۱ روپیه ۸ آنه - رکهي گئي هے -

درخواستیں بنام محمد انوار هاشمي منیجر عصر جدید - سعید منزل میرٹهه - آني چاهئیں -

آفتاب صداقت کا کلکته کي اُفق سے

عنقریب طلوع هوگا - جو اخباري صورت میں اولاً هفته میں ایکبار' پهر دوبار' اور بالاخر روزانه حریت اور صداقت کي خالص روشني سے هند کے تمام تیرہ و تاریک ظلمت کدوں کو روشن کریگا - وہ راستي وصداقت کا حامي هوگا حریت و آزادي کا علم بردار هوگا - ملک وملت کي مخلصانه خدمات اپنا نصب العین بنائیگا - وہ ملک و قوم کا سچا خادم هوگا - اور اُنمیں زندگي اور بیداري کي مخلصانه روح پهونکیگا - وہ تاج اور حکومت کا دلي خیر خواہ هوگا اور فرو گذاشتوں پر جرأت اور دلیري سے متنبهه کریگا وہ همیشه قوم کا هوگا - اُسکي حیات وممات محض قوم کیلیے هوگي - وہ اپنے معاصرین کا قوت بازو بنے گا اور حریت و صداقت میں همیشه انکي همنوائی کریگا - وہ ابتداً اسي ناچیز کے ایڈیٹري سے نکلیگا - اور پهر اُسمیں ملک کے مایۂ ناز احرار اور قابل ترین نوجوانوں کي متفقه طاقت کام کریگي - اسکي سالانه قیمت ۳ تین روپیه هوگي - اسکے اجرا اور پریس کیلیے درخواست دیدي گئي هے جو انشا الله منظور هوکر رهیگی -

اب دیکهنا هے که ملک کے کتنے حریت اور صداقت پسند اصحاب اس جاں فروشانه سعي و کوشس کو بار آور بنانے میں عملي حصه لیتے هیں ؟ جو صرف یهي هے که پیشتر سے درخواست خریداري ارسال فرمائیں (تمام درخواستیں اور جمله خط وکتابت ذیل کے پته پر کیجاے) -

حکیم رکن الدین دانا - نمبـر ۱۶۹ لور سرکلر روڈ کلکته

روغن بیگم بهار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار' وکلا' طلبه' مدرسین ' معلمین ' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنواں عبارت سےابهي دیکها اور پڑها هے ' ایک عرصے کي فکر اور سونچ کے بعد بهترے مفید ادویه اوراعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا هے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي هے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هوسکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کدیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کهانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کهانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبۂ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هوجاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهیں هوگي - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

ممسک بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعنی -

ممسک بٹیکا — جسکے خواص بهت سے هیں جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت ' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے -

راما نرنجن تیله اور پرنمیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شهنشاہ مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

" ونڈر فل کائیهو" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه بارہ آنه ممسک پاس اور الکٹریک ویگر پرست پانچ روپیه بارہ آنه محصول ڈاک ۹ آنه - یوناني قوت باؤڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

اب رها یه سوال که ایا جو لوگ خواجه کمال الدین صاحب کي کوشش سے مسلمان هوے هیں یا هوتے هیں وہ قادیاني هیں یا کیا ؟ اسکا جواب یه هے که وہ صرف مسلمان اور مومن هوتے هیں - اگر خواجه صاحب اون سے فرقه بندي اسلام کا نام بهی لیں تو میں سمجهتا هوں که وہ اسلام اختیار کریں هي نهیں - وہ تو اسلام کو نهایت ساده ' نهایت مضبوط ' اور بلا تفریق کا مذهب سمجهکر اعتقاد لاتے هیں - هندوستان کے مسلمان شاید اس فرقه بندي کي بحث سے اونهیں بد راہ کرکے خواجه صاحب کے راستے میں روڑے اٹکا دیں تو اٹکا دیں - وہ تو یه دیکهکر مسلمان هوتے هیں که اسلام ژولیده اعتقادات سے پاک هے - " خدا انسان میں اور انسان خدا میں " کے معمه سے بري هے - ایک شخص کي مصلوبیت سے دوسروں کي نجات کا عقیده اوس میں نهیں هے - اسلام میں خدا کو خداے کامل دکهلایا هے جسکے سامنے انسان خواہ کتناهي عقلمند اور فرزانه هو اور کتناهي معظم اور مقدس ' مگر بے اختیار جهک سکتا هے - وہ تو اسلام کے اصول مساوات اور اسلام کے جهانگیر اوصاف سے مسلمان هوتے هیں - اون پر تو رسول الله صلعم کے اخلاق کا اثر پڑتا هے - وہ تو " انما انا بشر مثلکم " کے اعلان پر جان دیتے هیں - " لا نفرق بین احد من رسله " کے گرویده هوتے هیں !

جب موجوده زمانه کي مادي هوا اونهیں پریشان کر دیتي هے - جب وہ هوا اون سے عیسائیت کے اعتقادات تک کو اڑا لیجاتي هے ' جب اون میں سے بعض حضرت عیسی کے وجود کو تاریخي طور پر پایه سے رہ جاتے هیں - جب وہ انسان کے مقصود و مسجود حال پر غور کرکے گهبرا اوٹهتے هیں ' تب ارنکو اسلام کي صدا پر کان لگانے کا خیال هوتا هے - تب اسلام کا نور ' اسلام کی صلح جوئي ' اور اوسکے تسکین قلب اور طمانیت روح بخشنے والے اصول کام کرتے هیں - الغرض یهاں یه سوال پیدا هي نهیں هوتا که حضرت ابوبکر ' عمر ' عثمان ' علی ' رضي الله عنهم کو خلیفه مانتے هو یا نهیں ؟ سوڈان کے مهدي یا مرزا غلام احمد کي مهدویت و مسیحیت کے قائل هو یا نهیں ؟ اگر یهاں سوال هوتا هے تو یه که هیوم ' مل ' یا هکسلے نے جو تلواریں مذهب پر ماري هیں ' اونکا جواب مذهب دے سکتا هے یا نهیں ؟

عیسائیت پر دهریت غالب آگئي هے ' کیونکه یهاں کے عقلا عیسائیت کے سوا دوسرے مذاهب سے ناواقف هیں - اسلیے اون کے نزدیک دهریت اور مادیت مذهب پر غالب هے - اوس شخص کو جو یهاں تبلیغ اسلام کرنا چاهے ' ان معاملات کو مد نظر رکهنا ضروري هے - یه ظاهر هے که فرقه بندي کا سوال لیکر یهاں کوئي بهی تبلیغ اسلام نهیں کر سکتا -

میں کهتا هوں که اگر خواجه کمال الدین صاحب کبهي اینده ایسا چاهیں بهي تو وہ اپني کامیابي کو جواب دے بیٹهینگے -

مشیر حسن قدوائی

12 مشا هیر اسلام رعایتی قیمت پر

(١) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ٣ آنه رعایتي ١ آنه (٢) حضرت بابا فرید شکر گنج ٣ آنه رعایتي ١ آنه (٣) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ٢ آنه رعایتي ٣ پیسه (٤) حضرت خواجه حافظ شیرازي ٢ آنه رعایتي ٣ پیسه (٥) حضرت خواجه شاہ سلیمان تونسوي ٣ آنه رعایتي ١ آنه (٦) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ٣ آنه رعایتي ١ آنه (٧) حضرت امیر خسرو ٢ آنه رعایتي ٣ پیسه (٨) حضرت سرمد شهید ٣ آنه رعایتي ١ آنه (٩) حضرت غوث الاعظم جیلاني ٣ انه رعایتي ١ انه (١٠) حضرت عبد الله بن عمر ٣ انه رعایتي ١ آنه [١١] حضرت سلمان فارسي ٢ آنه رعایتي ٣ پیسه [١٢] حضرت خواجه حسن بصري ٣ آنه رعایتي ١ آنه [١٣] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ٢ آنه رعایتي ٣ پیسه (١٤) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ٢ آنه رعایتي ٣ پیسه (١٥) حضرت شیخ سنوسي ٣ آنه رعایتي ١ آنه (١٦) حضرت عمر خیام ٣ آنه رعایتي ١ انه (١٧) حضرت امام رازي ٥ آنه رعایتی ٢ آنه (١٨) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ٤ آنه رعایتي ٦ پیسه (١٩) شمس العلما ازاد دهلوي ٣ انه رعایتي ١ انه (٢٠) نواب محسن الملک مرحوم ٣ انه رعایتي ١ انه (٢١) شمس العلما مولوي نذیر احمد ٣ انه رعایتي ١ انه (٢٢) آنریبل سرسید مرحوم ٥ رعایتي ٢ انه (٢٣) رائٹ انریبل سید امیر علي ٢ انه رعایتي ٣ پیسه (٢٤) حضرت شهباز رحمة الله علیه ٥ آنه رعایتي ٢ آنه (٢٥) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ٥ انه رعایتي ٢ انه (٢٦) حضرت شبلي رحمة الله ٢ انه رعایتي ٣ پیسه [٢٧] کرشن معظم ٢ آنه رعایتي ٣ پیسه [٢٨] حضرت ابو سعید ابوالخیر ٢ انه رعایتي ٣ پیسه [٢٩] حضرت مخدوم صابر کلیري ٢ انه رعایتي ٣ پیسه [٣٠] حضرت ابونجیب سهروردي ٢ انه رعایتي ٣ پیسه [٣١] حضرت خالد بن ولید ٥ انه رعایتي ٢ انه [٣٢] حضرت امام غزالي ٦ انه رعایتي ٢ انه ٢ پیسه [٣٣] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ٥ انه رعایتي ٢ انه [٣٤] حضرت امام حنبل ٤ انه رعایتي ٦ پیسه [٣٥] حضرت امام شافعي ٦ انه رعایتي ١٠ پیسه [٣٦] حضرت امام جنید ٢ انه رعایتي ٣ پیسه (٣٧) حضرت عمر بن عبد العزیز ٥ - آنه - رعایتي ٢ - آنه (٣٨) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کا کي ٣ - آنه رعایتي ١ - آنه ٣٩) حضرت خواجه معین الدین چشتي ٥ - آنه - رعایتي ٢ آنه (٤٠) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ٥ آنه رعایتي ٢ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ٢ روپیه ٨ - انه - (٤٠) رنگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ١٢ - انه رعایتي ٦ - انه (٤١) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ٥ انه - رعایتي ٣ - انه - [٤٢] حالات حضرت مولانا روم ١٢ - آنه - رعایتي ٦ - انه - [٤٣] حالات حضرت شمس تبریز ٦ - انه - رعایتي ٣ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نهیں - [٤٤] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ١ روپیه ٨ انه [٤٥] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ٦ روپیه ٧ انه [٤٦] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ٢ روپیه ٨ انه [٤٧] رموزالاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکي نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ٣ روپیه ٨ انه [٤٨] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ٢ انه رعایتي ٣ پیسه [٤٩] صابون سازي کا رساله ٢ انه رعایتي ٣ پیسه (٥٠) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قیمت ایک روپیه (٥١) اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ٢ روپیه ٨ آنه

دهلي کے خانداني اطبا اور دوا خانه نو رتن دهلي

یه دوا خانه عرب - عدن - افریقه - امریکه - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکونمیں اپنا سکه جما چکا هے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدوله قبله حکیم محمد احسن الله خان مرحوم طبیب خاص بهادر شاہ دهلي کے خاص مجربات هیں -

دوائی ضیق - هر قسم کي کهانسي و دمه کا مجرب علاج في بکس ایک توله ٢ دو روپیه -

حب قتل دیدان - یه گولیاں پیٹ کے کیڑے مار کر نکال دیتي هیں في بکس ایک روپیه -

المشتهر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلی فراشخانه

ترجمه اردو تفسیر کبیر

قیمت حصه اول ٢ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر درجہ و خیال کا آدمی ڈوبا ہوا ہے جب آپ کسی سے کوئی بات ادعائے کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ اصل واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب **وقار الملک** بہادر

جناب نواب حاجی **محمد اسحٰق** خانصاحب۔

جناب آنریبل سید **شرف الدین** صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید **اکبر حسین** صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی **ابو محمد عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد **اقبال** صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی **محمد عبد الحلیم** صاحب **شرر** لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر **زیڈ۔ اے۔ احمد** صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الھلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلےٰ

ان ناموں کی عظمت اور راؤں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج ان بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہے کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا **تاج روغن گیسو دراز** پھر آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ ہم میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہے اور عند الطلب ہر ترتیب پرچے بھی روانہ کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہے کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی پائے سر پھوڑ پڑے لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے پھر ہندوستان سیلون برہما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دوربین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کاندھوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتًا قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہو نہیں رہی اور اگر گیسوئے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پہ رہجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا سه

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلے سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ سه

پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندہ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب استحکام کے ساتھ خوشبوؤں کا جانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوئی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرینگے کہ **تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو** کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور دراصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کردیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی بڑھادی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی۔ تاہم۔

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بیموقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک۔ دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتًا اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد و اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون و یاسمین — مہر و بنفشہ

قیمت پانچ فی شیشی

تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی ۱۲

فی شیشی (۱۰/)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵/ دو شیشیوں پر ۸/ اور تین شیشیوں پر ۱۰/ بذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کریجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہوسکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلاقیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتھر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

اکسیر ... دافع طاعون و وبا

ایک کروڑ انسان کو یہ مرض مار چکی ہے

یہی ایک دوا ہے جس کے استعمال سے ہزاروں مریض تندرست ہوچکے ہیں اگر وبا زدہ مقامات میں بطور حفظ ماتقدم ہر روز ۵ بوند استعمال کی جائے تو پینے والا حملہ مرض سے محفوظ رہتا ہے۔ ہدایات جس سے مرض دوسرے پر حملہ نہیں کرتا' اور مفید معلومات کا رسالہ ایک سو صفحہ کا مفت

آب حیات

کا قصہ مشہور ہے اب تک کسی نے اسکی تحقیقات نہیں فرمائی محققان یورپ حکما سلف خلف کے تحقیق کردہ مسایل وغیرہ و علمی تجربات و مشاہدات اور مختلف عوارض کس طرح دور ہوسکتے ہیں اس کی علمی عملی ثبوت۔

ایک سو ۳۲ صفحہ کی کتاب

لا علاج کہنہ بیماریوں۔ مثلاً کمزوری۔ ہر طرح کے ضعف باہ۔ عقر۔ بواسیر۔ نواسیر۔ ذیابیطس۔ درد گردہ' ضعف جگر کا شرطیہ ٹھیکہ پر علاج ہوسکتا ہے فارم تشخیص منگواؤ۔

پتہ حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما مصنف رسالہ جوانی دیوانی۔ ذیابیطس نقرس درد گردہ ضیق النفس وغیرہ لاہور موچی دروازہ لاہور۔

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر معاینہ

حبوب مقوی — جن اشخاص کی قوی زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں۔ اس سے ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا کسی اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہوجاتا ہے۔ دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتی ہے۔ تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کرکے انسانی ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتی ہے۔ قیمت ۵۰ گولی صرف پانچ روپیہ۔

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے۔ امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے۔ ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے۔ منھہ کو معطر کرتا ہے۔ قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ۔

تریاق طحال — تپ تلی کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوائی ہوگی۔ تپ تلی کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کی اصلاح کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۴ آنہ۔

ملنے کا پتہ۔ جی۔ ایم۔ قادری اینڈ کو۔ شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

15

جام جهـان نمـا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعـام

ایسي کار آمد ایسي دلفـریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي هے - یـه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بتري بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

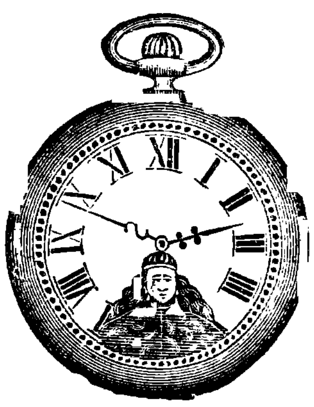
— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نو پیدا هو' بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشهور آدمي انکے عهد بعهد کے حالات سوانعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ' انکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بتري بتري کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا هے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر' گائے بهینس' گهورا' گدها بهیتر' بکري ' کتا وغیره جانوروںکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــرتا هے) ضابطه دیواني فوجداري' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجستــري استامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسي معلومات آجتــک کهیں دیکهي نــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهورے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دکهائی کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایه وغیره سب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویزکه پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

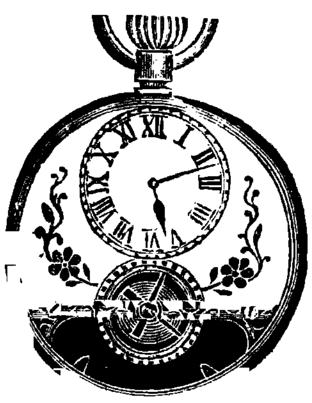
گارنــتي ۵ سال قیمت صرف چهه روپے



ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي هے! ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هوجاتي هے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹهیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنــتي ۸ سال قیمت ۶ چهه روپیه

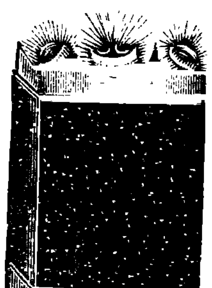


اس گهڑي کو آٹهه روزمیں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے که کبهي ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهــري نهــایت خو بصــورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بند هسکتي هے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یهان آئي هیں - نه دیا سلائي کیضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ رانکو



اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے ' رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہسے بچ سکتے هو- یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے آٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منــگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوئی ' قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي هے ۳ روپیه ۸ آنه -

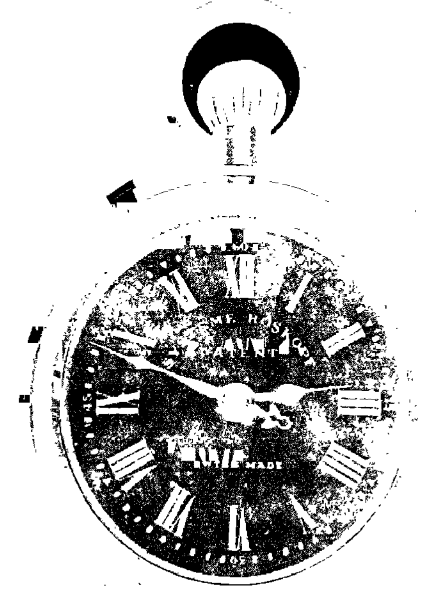
ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے یهان سے هر قسم کي گهڑیان' کلاک اور گهڑیونــکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمدہ و خوشنــما مل سکتي هیں ' اپنا پتــه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منــگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منــگوا لیجیے -

منیجر و گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام ٹوهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

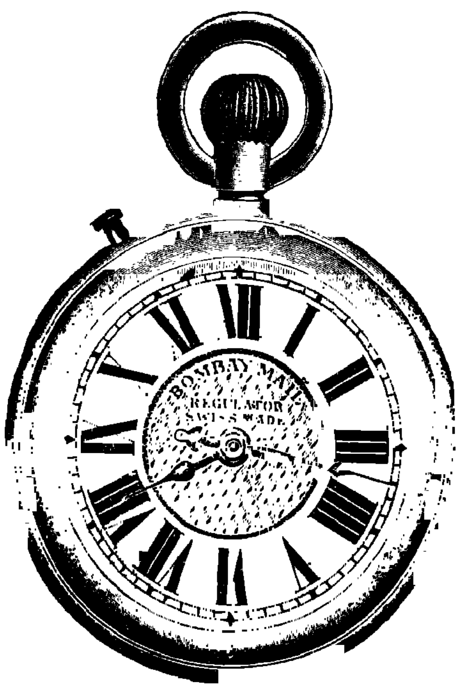
خریداران الہلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اُسی قیمت میں ملتی ہیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -



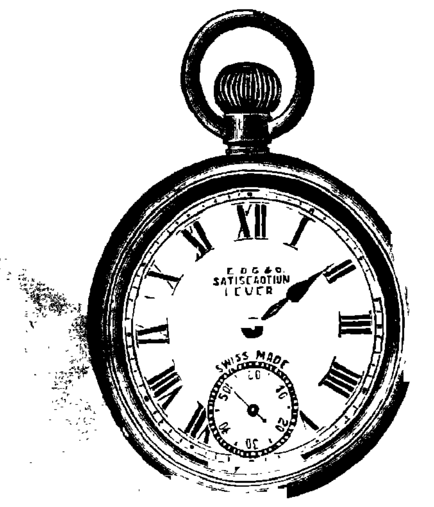
سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی گارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -



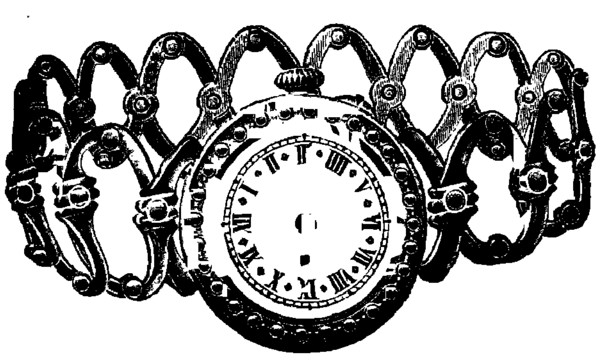
بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈوم - ہنج باک - پن ہانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -



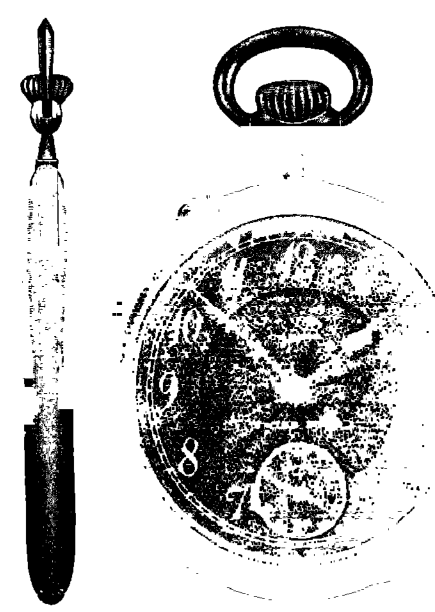
یہ گھڑی نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -



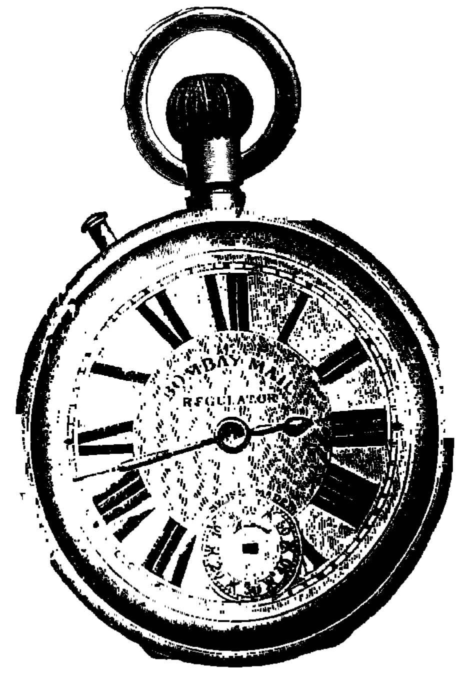
متل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن ہانڈست مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل ہانڈس - بزل ست اور مصنوعی جواہرات - اکسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -



اُربانہ اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہری سوئین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - ہانڈ اکشن - متل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل ہانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۶ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ ورگلاس -

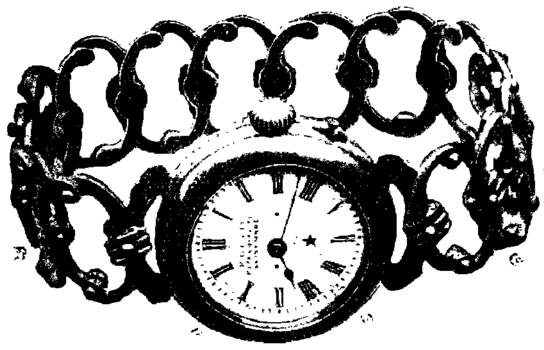
اصلی قیمت ۹ - روپیہ ۶ - آنہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۹ - آنہ



بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈوم - ہنج باک - پن ہانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئین زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۹ - آنہ -



بالکل نمبر ۶ کی طرح بغیر جواہرات -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہلال کا حوالہ نہیں ہوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ہوگی -

المشتہر [illegible] اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

علمی ذخیره

(۱) - مآثر الـکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف هے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سروآزاد - مآثر الـکرام کا دوسرا حصه هے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاه عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکره هے یه تذکره جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الـکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسـلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکره جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلـکرست نے سنـه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکهوایا هے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکره هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یورپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا هے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا هے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا هے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تهے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفار مر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالـم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا هے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکره مندرج هے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالـوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنـه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسـلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثي قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکره مندرج هے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتهه عربي و فارسي میں بهي کوئی کتاب لکهي نهیں گئي هے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیه کے اصول وضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا هے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري هے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا هے - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئي هے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج هے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي هے - حجم (۲۶۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعـرا وضاع وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیوڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا هے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پـر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنـگل میں منـگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنـگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کي طـرز پـر حیوانات کي دلچسـپ حکا یات لـکهي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائیں کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مـرحوم - ابتدا میں مـرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب هے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیـر کے ساتهه ساتهه قوي ترقي اور عـزت حـاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیـان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنـري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قـران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیـر و تانیث بتلائي گئي هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پـریس آگـره - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور هے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهـرست کتب خانه آصفیه - عـربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیره چهوڑا هے جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي هے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسي قیمت ۵ روپیه -

خود وهي جانتا هے - دوسرا کيونکر جانسکتا هے -



يه سخت سردي کے موسم ميں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کيليے سو سو بندوبست کرتے هيں - ليکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکليف دمه سے پريشان هوتے هيں - اور رات دن سانس پهولنے کيوجه سے دم نکلتا هے - اور نيند تک حرام هوجاتي هے - ديکهئے ! آج اسکو کسقدر تکليف هے - ليکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادويه زياده تر نشيلي اجزاء دهتورة - بهنگ - بلادونا، پوٹاسرايي * اوڈالڈ ديگر بنتي هے - اسليے فائده هونا تو در کنار مريض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کيميائي اصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - يه صرف هماري هي بات نهيں هے - بلکه هزاروں مريض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هيں - آپنے بهت کچهه خرچ کيا هوگا - ايک مرتبه اسکو بهي آزما ليں - اسميں نقصان هي کيا هے، پوري حالت کي فهرست بلا قيمت بهيجي جاتي هے - قيمت ۳ روپيه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -



ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ



تيل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے ليے بهت سے قسم کے تيل اور چکني اشيا موجود هيں اور جب تهذيب و شايستگي ابتدائي حالت ميں تهي تو تيل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشيا کا استعمال ضرورت کے ليے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذيب کي ترقي نے جب سب چيزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تيلوں کو پهولوں يا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بناياگيا اور ايک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - ليکن سائينس کي ترقي نے آج کل کے زمانه ميں محض نمود اور نمايش کو نکما ثابت کرديا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جوياں هے بنابريں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے ديسي و ولايتي تيلوں جانچکر " موهني کسم تيل " تيار کيا هے اسميں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹيفک تحقيقات سے بهي جسکے بغير آج مهذب دنيا کا کوئي کام چل نهيں سکتا - يه تيل خالص نباتاتي تيل پر تيار کياگيا هے اور اپني لفاست اور خوشبو کے ديرپا هونے ميں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هيں - جڑيں مضبوط هوجاتي هيں اور قبل از وقت بال سفيد نهيں هوتے درد سر، نزله، چکر، اور دماغي کمزوريوں کے ليے از بس مفيد هے اسکي خوشبو نهايت خوشگوار و دل آويز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قيمت في شيشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

هندوستان ميں نه معلوم کتنے آدمي بخار ميں مرجايا کرتے هيں، اسکا بڑا سبب يه بهي هے که ان مقامات ميں نه تو دوا خانے هيں اور نه ڈاکٹر، اور نه کوئي حکيمي اور مفيد پٹنٹ دوا ارزاں قيمت پر گهر بيٹهے بلا طبي مشوره کے ميسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضرورتوں کا خيال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثير کے بعد ايجاد کيا هے، اور فروخت کرنے کے قبل بذريعه اشتهارات عام طور پر هزارها شيشياں مفت تقسيم کرچکے هيں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے [illegible]

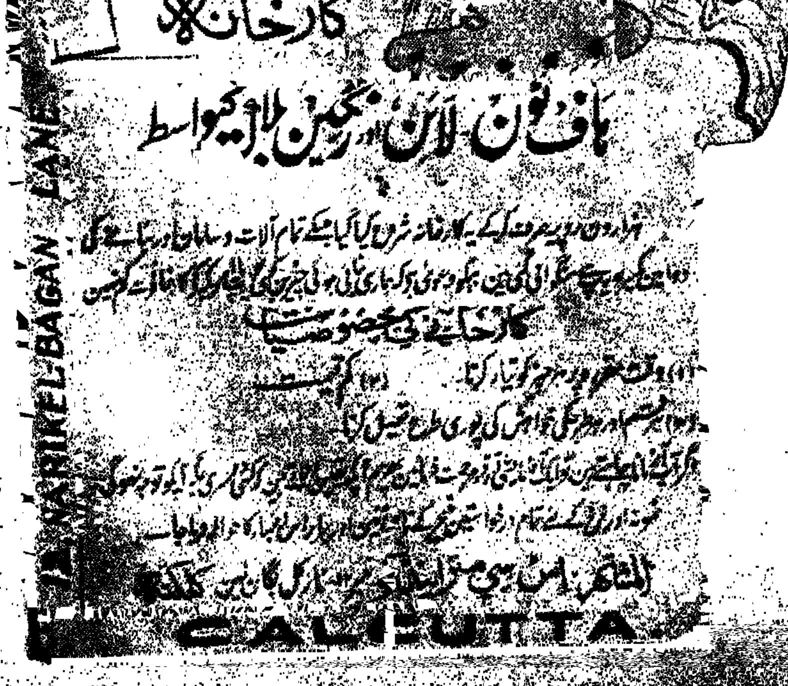
دعوے کے ساتهه کهه سکتے هيں که همارے عرق کے استعمال هر قسم کا بخار يعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار، جسميں ورم جگر اور طحال لحق هو، يا وه بخار، جسميں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو يا گرمي سے - جنگلي بخار هو - يا بخار ميں مروڑ بهي هو - کالا بخار - يا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه کهانسي بهي هو گئي هو - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے، اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کيجاے تو بهوک بڑه جاتي هے، اور تمام اعضا ميں خون صالح پيدا هونے کي وجه سے ايک قسم کا جوش اور بدن ميں چستي و چالاکي آجاتي هے، نيز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پير ٹوٹتے هوں، بدن ميں سستي اور طبيعت ميں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا ديرسے هضم هوتا هو - تو يه تمام شکايتيں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هيں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هيں -

قيمت بڑي بوتل - ايک روپيه - چار آنه
 " چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکيب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

۱۵۹
ور پيرو پرائٹر

ايم - ايس - عبد الغني کيمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹريٹ - کلکته



PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لاتهنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحكيم

الهلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

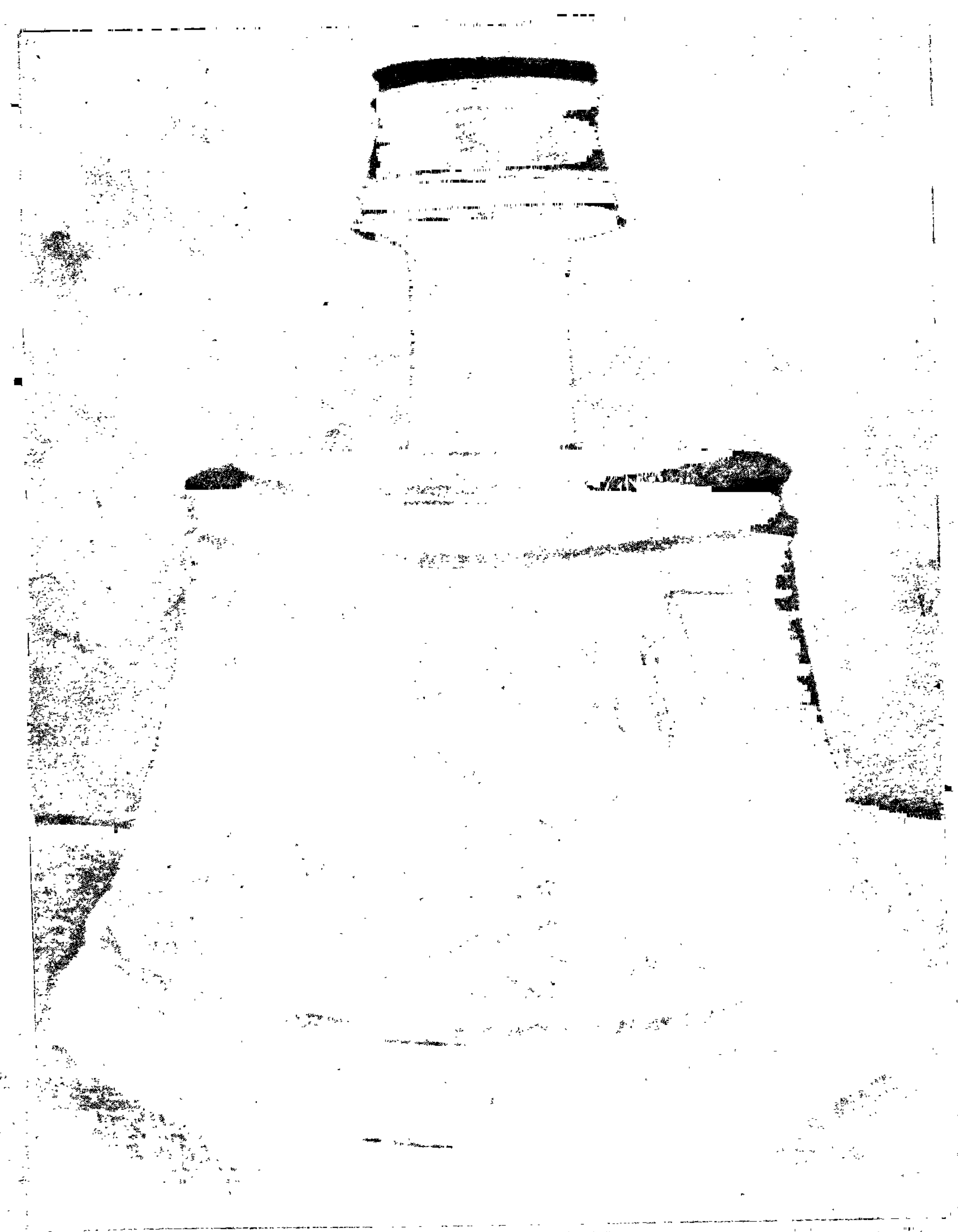
مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۷ | کلکتہ : چہارشنبہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴

Calcutta : Wednesday, April, 29. 1914



قیمت فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الهلال

ایڈیٹر مسئول و مدیر خصوصی
ابوالکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۷ | کلکته : چہارشنبه ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۲ هجری | جلد ٤
Calcutta: Wednesday, April, 29. 1914

" مسئلۂ ندوہ " کے متعلق ۱۰ مئي کو دهلي میں عام اجتماع !!

بالاخر قوم کي صدائيں بيکار نه گئيں ' ارباب اصلاح کي سعي ضائع نهوي ' ندوه کا دم واپسين بے اثر کيے نه رها ' مسلمانوں کي سب سے بڑي اصلاح ديني کي تحريک مٹنے اور برباد هونے کيليے نہيں چهوڑ دي گئي ' اور وقت آگيا که اسکي داستان الم سننے کيليے همدردان ملت يک جا جمع هوں ' اور دهلي مرحوم کي اُس خاک مقدس پر جہاں علوم اسلاميه کے خزائن پيشيں مدفون هيں ' اپني اُن اميدوں کو ايک بار آور دهرا ليں جو بيس سال سے احياء علوم اسلاميه اور دعوۃ اصلاح ديني کيليے " ندوۃ العلما " کے نام سے غلغله انداز عالم اسلامي هيں !

تمام ارباب درد کيليے پيام کار اور مدعيان خدمت ملت کيليے دعوۃ عمل هے - يه آخري فرصت هے جو ندوه کے بقا کيلے هميں دي گئي هے اور اگر اس موقعه پر بهي قوم نے خبر نه لي تو پهر رشتۂ کار هميشه کيليے هاتهه سے نکل جائيگا - ندوه کے معاملات محض اخبارں کے مضامين اور انجمنوں کي تجويزوں سے حل نہيں هو سکتے تهے - اسکي صرف ايک يهی تدبير تهی که تمام ارباب فکر و راے ايک مقام پر جمع هوں اور ايک اختتامی تجويز اصلاح کيليے عمل ميں لائيں - خدا جزاء خير دے تمام بزرگان دهلي کو' اور علي الخصوص جناب حاذق الملک حکيم محمد اجمل خاں صاحب کو' جنهوں نے ايک ايسے عام جلسے کا دهلي ميں انتظام کيا هے اور تمام بزرگان ملت کو دعوت دي هے - اعلان سے معلوم هوتا هے که بزرگان دهلي کے علاوه ديگر صوبوں کے بهي بعض سربرآورده اشخاص شريک دعوت هيں' اور اگر الله کا فضل معين و موفق هوا تو اميد هے که يه اجتماع نتيجه خيز اور موصل الي المقصود هو -

في الحقيقت اِن بزرگوں نے اپنا فرض ادا کرديا - اب همدردان ملت کا فرض هے که وه ايک عظيم الشان اسلامي کام کيليے اپنے وقت ' اپنے ارام ' اور اپنے مال کا تهوڑا سا ايثار گوارا فرمائيں اور اس جلسے ميں شريک هوکر حصول مقصد کيليے سعي کريں - هم نے گذشته دو تين سالونکے اندر پوليٹکل کاموں سے اپني سچي دلچسپي کے متعدد ثبوت دیے هيں - هم آگره ميں بکثرت جمع هوے هيں تا که ليگ کي پاليسي کو آزادانه اقدام سے هٹنے نه ديں اور اگست کي گرميوں ميں علي گڈھ پہنچے هيں تا که مسلم يونيورسٹي کے آخري فيصله کيليے کسي ايک جماعت کو تنها نه چهوڑ ديا جاے -

ليکن آج وقت هے که ايسی هی دلچسپي کا ثبوت ايک سچے ديني کام کيليے بهي ديا جاے جو في الحقيقت مسلمانوں کي احياء و ترقي کيليے اصلي اور حقيقي کام هے اور هماري غفلتوں سے سنبهل کر پهر گرجانے والا هے -

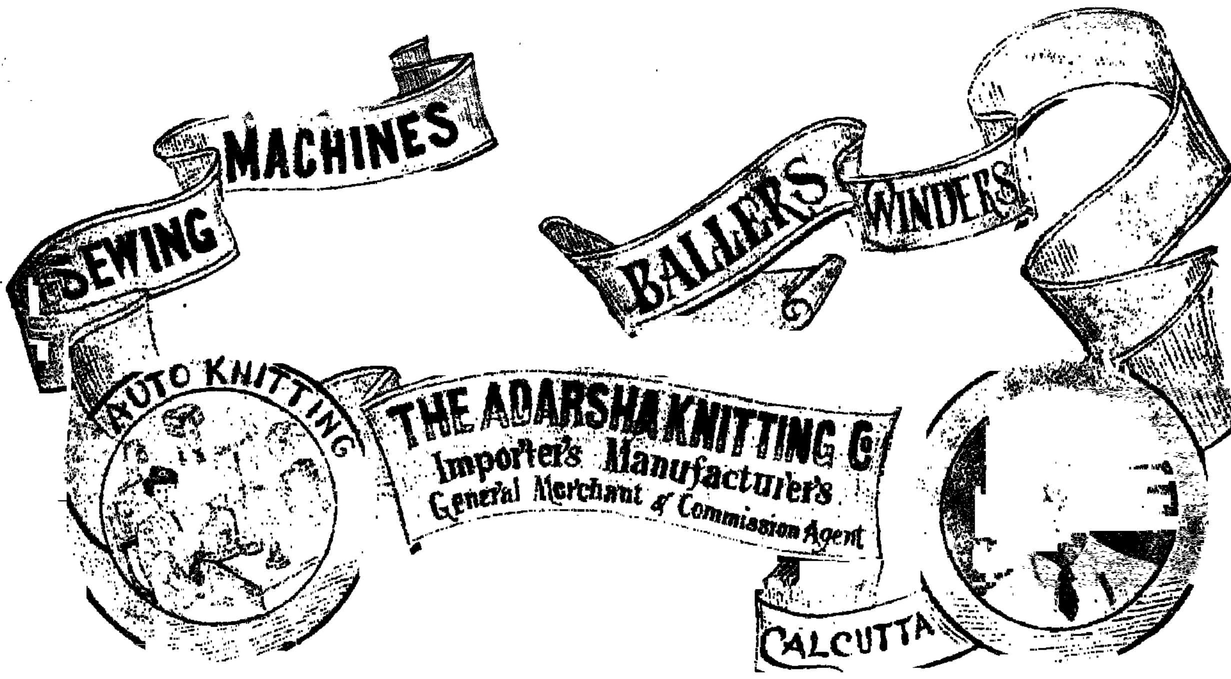
يه پہلے سے معلوم هے که جلسے کيليے وقت موزوں نہيں - کوئي سرکاري تعطيل نہيں هے اور گرمی بهي شدت سے شروع هوگئي هے - تاهم کام کرنے والوں کيليے ايسي رکاوٹيں دامنگير نہيں هو سکتيں اور درد مند دلوں کے اندر محبت ملت کي جو حرارت هوتي هے' اسکے آگے موسم کي گرمي کي کوئي حقيقت نہيں - هم ايک ايسے عهد ميں هيں جبکه هم نے کام کرنے کا نيا نيا دعوا کيا هے - پس کچهه عرصے تک ضرور هے که اسکي آزمايشوں سے بهي کامياب گذريں - اگر ايسے عذر هماري راه ميں مانع هوسکتے هيں تو همارے ليے اپنے شاندار دعوونکے واپس لے لينے کا دروازه کهلا هے - کوئي هميں سولي پر نہيں چڑها ديگا اگر هم کهديں گے که قوم و مذهب سے اپنے ارام و راحت کو زياده عزيز رکهتے هيں !

ندوه کے موجوده ارکان و منتظمين اگر اب بهي اصلاح و تلافي مافات کيليے آماده هو جائيں تو انکے ليے وقت باقي هے - انهيں چاهيے که اس جلسے ميں سب سے پہلي صف اپنے تئيں ثابت کريں ' اور اس طرح صداقت و حسن نيت کے ساتهه طريق اصلاح و دفع مفاسد کيليے متحده و متفقه کوشش کي جاسکے - اسي ميں هم سب کيليے بهتري هے : هذه تذکرة ' فمن شاء اتخذ الي ربه سبيلا !

اطلاع

۱۰ مئي کے جلسے کے انتظام کيليے معززين دهلي کي ايک استقبالي کميٹي قائم هوگئي هے -

جو حضرات شريک جلسه هونا چاهيں وه اپنے ارادے کي نسبت فوراً " سکريٹري استقبالي کميٹي - دولت خانه جناب حاذق الملک - دهلي " کو تار ديں تا که انکے قيام کا بندوبست کيا جاے -



ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے ایسے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ای - گورنڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میر گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلماء مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مستند اخبارات ہند کی راے

—*—

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمائش کے واسطے بھیجے گئے تے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

ریاست بھوپال اور مسئلہ ندوہ

ندوہ کی بد انتظامیاں اور مفسدانہ تغیرات اس درجہ آشکارا وگئے کہ ریاست بھوپال نے اپنا ماهوار عطیہ تا اصلاح حالات ملتوي دیا -

چاهیے تھا کہ موجودہ حکام ندوہ اب بھی اپنے مفسدانہ اعمال ے باز آ جاتے ' اور ندوہ پر رحم کرتے جسکی بربادي کے بعد انھیں چھہ دین و دنیـا کے خزانے نھیں ملجائینگے بلکہ دائمی ذلت خسران هي میں گرفتار هونگے ' لیکن نفس خادع جسکی شرارت بے پناہ ر جسکے مکر ان گنت هیں ' اس موقعہ پر بھی سامنے آیا اور اس نے بجاے شرمساري و خجالت کے آور خیرہ سري کی تعلیم دي :

فــویل لهم ثــم ویل لهم !

انهوں نے دیکھا کہ ندوہ کي سب سے بڑي غیر سرکاري اعانت کا د هو جانا ' مفاسد ندوہ کا ایک کھلا ثبوت هے جسکے بعد یب دینے کیلیے کوئي شرارت کارگر نھیں هوسکتي - پس ضرور هے بہت جلد کوئي ایسا جھوٹا قصہ گھڑ کے مشہور کر دیا جاے جس ، اپني رو سیاهي دوسروں کے حصے میں آجاے - چنانچہ ایک گمنام اسلت ایک اخبار میں شائع کي گئي هے جسمیں لکھا هے کہ ڈیٹر الهلال نے مخفي کوششیں کر کے یہ رقم بند کرائي ' اور ثبوت دیا هے کہ اسکي اطلاع صرف (فرضي) ناظم ندوہ کے پاس آئي تھي - ڈیٹر الهلال نے بعینہ اسکے الفاظ کیونکر معلوم کر لیے اور اخبارات کو دیدیے اگر وہ خود اس کام میں نہ تھا ؟ سبحانک هذا بهتان عظیم ! ں نھیں سمجھتـا کہ یہ لوگ کیوں شرو فسـاد کے بت کے ے اس طرح اندھے بہرے هوکر اوندھے هوگئے هیں ؟

ان نادانوں کو معلوم نھیں کہ اگر میں اپني علانیہ اور بے ہ کارروائیوں کے علاوہ کسي مقصد کیلیے مخفي کوشش کرنا بھي از رکھوں ' تو الحمد للہ فضل الهي سے اتنا اثر ضرور رکھتا هوں بہت سے معاملات زیادہ عرصے تـک طول هي نہ پکڑیں -

مگر اس طرح کرنے کي مجھے ضرورت هي کیا هے جب میں نیہ سب کچھہ کہنے کي قوت رکھتا هوں ؟ میں ندوہ کي جودہ حالت کو علانیہ پر از مفاسد بتلا رها هوں - میں اسکے ستي ٹیـوشن کو قاعـدے اور اصـول کی بنا پر لغو و نامعقول ا هوں ' اور نام نہاد مجلس انتظامي کي کارروائیوں کو خود ندوہ دستور العمل کي بنا پر باطل ثابت کرتا هوں - علانیہ خود بھي ش کرتا هوں اور لوگوں سے بھي کہتا هوں کہ هر جگہ جلسے کریں ' امین لکھیں ' اور پوري طرح ساعي هوں کہ انکي ایک قیمتی ع چند مفسد و هوا پرست اور اعداء اصلاح و تجدید لوگوں کے هوں برباد نہو -

میں اپني بصیرت اور اپنے ایمان کي بنا پر ندوہ کو وہ ندوہ هي ں سمجھتا جو ایک اچھي چیز هے ' اسلیے علانیہ میرا مشورہ نمنت کو ' والیان ریاست کو ' اور تمام قوم کو یہي هے کہ ب تـک ندوہ درست نہو ' اسوقت تـک ایک کوڑي اسے نـہ ، اور اپني تمـام اعـانتیں بند کردیں - اگر موجودہ دارالعلوم ست نہو تو انھیں اعانتوں سے (بقول مسٹر محمد علي) دوسرا وہ بنالیں ' اور اسطرح روپیہ کو ایک بیکار و لغو شے کے پیچھے ع نہ کیا جاے -

جبکہ میں یہ سب کچھہ علانیہ لکھتا هوں اور کہہ سکتا هوں اور مجھے نے ' گمنام مراسلات کے لکھنے ' منھہ پر ستر و اخفا کا برقع ڈالنے ' اور شرمیلی عورتوں کی طرح پیچھے رهکر اشارے کرنے کي ضرورت نھیں هے ' تو پھر کونسی وجہ هے کہ میں ریاست بھوپال کی اعانت کو ملتوي کرانے کیلیے چوروں کي طرح مخفی کوششیں کرتا ؟

نادانو ! یہ کچھہ ضرور نھیں هے کہ تمهاري طرح هر شخص بزدل هو ' اور جهل و باطل جس طرح قدرتاً لرزاں و ترساں رهتا هے ' اسی طرح صدا فرمایان حق و حقیقت بھی ڈرتے هوے اور مجرموں کی طرح کام کریں - تم اپنی حالت پر دوسروں کو قیاس نہ کرو اور مان لو کہ دنیا میں قوت ' اطمینان ' اور روشنی کے ساتھہ کام کرنے والے انسان بھی بستے هیں - انسانیت کا پیمانۂ اخلاق صرف تمهارے هی دل کو ناپ کر نھیں بنایا گیا هے !

واقعہ یہ هے کہ ندوہ کے تغیرات باطلہ عرصے سے آشکارا هیں - اخبارات میں برابر تذکرہ هو رها هے ' اور علی الخصوص وکیل امرتسر میں مهینوں تک مضامین نکلتے رهے هیں - مسئلہ کانپور کی مشغولیت اور بعض اور وجوہ سے دیگر اخبارات نے اسپر توجہ نہ کی تھی ' اور میں نے خود بھی متوجہ هونے میں بہت دیر کر دي -

بالاخر توجہ هوئي اور لکھنو میں نواب علي حسن خان اور حکیم عبد الولي صاحب جو کوشش پیشتر سے کر رهے تھے ' وہ بھي اس منزل تک پہنچ گئي کہ با قاعدہ انجمن اصلاح ندوہ کا اعلان هوگیا -

یہ حالات دیکھکر هر هائنس سرکار عالیہ بھوپال دام اقبالها ' جو ایک نہایت هوشمند و مدبر اور اصلاح پسند و حقیقت شناس فرماں روا هیں اور همیشہ ملک کے حالات پر نظر رکھتي هیں ' اور زیادہ مفاسد ندوہ پر خاموش نہ رهسکیں ' اور انهوں نے بلا کسي مخفي تحریک کے خود بخود ایک راے قایم فرما کے ماهوار اعانت بند کردی - في الحقیقت یہ انکي قابلیت و روشن ضمیري کا سب سے بڑا ثبوت تھا ' اور اس کے ذریعہ انهوں نے ایک نہایت اعلے اسوۂ حسنہ تمام والیان ملک کیلیے قائم کر دیا هے - انکی نظر هوشمند اس سے ارفع و اعلی هے کہ وہ کسي کی مخفی تحریکوں کی محتاج هو -

التـوا کي اطلاع ریاست نے دفتـر ندوہ کو دي ' اور بجنسہ اسکي ایک نقل صدر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو کو بھي بھیجدي - میں جب لکھنو پہنچا تو واقعہ معلوم هوا اور اسکي اطلاع اوسي وقت اخبارات کو دیدي - کیونکہ میں جانتا تھا کہ حکام ندوہ اس واقعہ کو بالکل چھپا دینے کي کوشش کرینگے -

یہ سچ هے کہ سرکار عالیہ اس عاجز کي نسبت حسن ظن رکھتی هیں جیسا کہ ارباب فضل و کرم کا شیوہ هے اور آج برسوں سے میرے بعض اعزا انکي ملازمت میں هیں ' تاهم بھوپال کے تمام احباب جانتے هیں کہ با وجود ان تعلقات کے میں اجتک کبھي بھوپال گیا بھي نھیں ' اور کبھي سرکار عالیہ کیخدمت میں حاضر هونے کي کوشش بھي نھیں کي -

اصلاح ندوہ مجھے عزیز هے مگر اس سے بھی بالا تر اپنی زندگی کے چند اصول رکھتا هوں - انھیں اسکے لیے نھیں توڑ سکتا - میں همیشہ ایسے مقامات سے بھاگتا هوں جهاں میري موجودگی کو مخاطب کسی ذاتی غرض یا طلب و سوال پر محمول کرسکے اور مجھے اسکی تغلیط کرنی پڑي - میں ندوہ کیلیے ریاستوں میں مارا مارا نھیں پھر سکتا -

البتہ یہ مقام دوسرا هے جسے میرے مخاطب ابھی برسوں تـک نھیں سمجھہ سکتے -

شــذرات

مسئلۂ بقـا و اصـلاح نـدوہ

فـریب سکــوت و افســـاد تجـاهل

غلط بیانیونکي انتہا - ادعـاے باطل - اشاعات مفسدہ - ارباب راے کي بیخبري و غلط فہمي -

(اتمـــام حجـ ...)

شاید هي آجتـک کسي قومي مجلس کے متعلق اسقدر مفصل ' اسقدر مدلل ' اسقدر واشگاف ' اسدرجہ مسکت و ملزم ' اور سب سے زیادہ یہ کہ اسدرجہ علانیہ حقیقت طلب اور جواب خواہ بحث کي گئي هوگي ' جیسی کہ بحمد اللہ ندوۃ العلما کے متعلق کی جا چکي ہے ' اور شاید هي کسی جماعت نے ابتـک اسدرجہ بے پردہ سکوت الزامات صریحہ کے مقابلے میں کیا هوگا ' جیسا کہ حکام ندوہ (هداهم اللہ تعالی) کر رہے هیں - سکوت بہت سي بلاؤں کو ٹالنے والا ہے ' اور داناؤں نے ضرور نصیحت کی ہے کہ مصیبتوں سے چپ رهکر محفوظ رهو ' تاهم ندوہ کا معاملہ تو اب اس حد سے گذر چـکا ہے - یہ نسخہ همارے نا دان دوستوں کو کچھہ فائدہ نہیں پہنچا سکتا - چپ رهکر آپ سب کچھہ کرسکتے هیں پر واقعات کو نہیں بدل سکتے - اور حق جب ظاهر هوجاے ' تو باطل کو اپنا دهن فساد بند هي کرنا پڑتا ہے - تم اگرچہ چپ رهکر صرف اپني زبان کو بند دکھلانا چاهتے هو ' مگر مـدت سے میں تمہارے دلوں کو بھي مقفل اور تمہارے کانوں کو بھي بہرا یقین کرچکا هوں : صم بکم عمي فہم لا یبصرون ! اگر ایسا نہ هوتا تو اپنے جهـل و اصلاح دشمني ' اور ولولۂ اغراض شخصیہ پر اس جرأت باطــل ' اس جسارت افساد ' اور اس بے پردہ دلیري کے ساتھہ مسلمانوں کے ایک بہت هی قیمتی کام کو قربان نہ کرتے : و هو الذي جعل لکم السمع و الابصار والافئدہ ' قلیل ما تشکرون !

پس مجھے بے اختیار هنسکر کہنا پڑتا ہے کہ یہ فریب سکوت اور افساد تجاهل بالکل بے فائدہ ہے ' اور صداے حق و اصلاح کي اٹل قوتوں کا کبھي بھی ان بچوں کي سی بے جہت ضد او ر شوخ عورتوں کي سی بلا دلیل " نہیں " کے حربے سے مقابلہ نہیں هوسکا ہے - جب کہ وقت آجاے اور حق کھل جاے ' جبکہ سچی نیتوں اور صادقانہ اغراض کے ساتھہ اصلاح کی سعی هو ' جبکہ واقعات اور حقیقت اصلاح طلبوں کا ساتھہ دے ' تو پھر وہ سمندرونکي موجوں اور پہاڑوں کی چٹانوں کی سی قوت ہے ' جسے بڑي بڑي انسانی دانائیاں اور شہنشاهیاں بھي نہیں روک سکتیں - چـہ جائیکہ غرور باطل اور فساد جهل کا ایک شر ذمۂ قلیل جسکو خود هماري هي غفلت اور زمـانے کي جهـل پروري نے اسـکا موقعہ دے دیا اور بد بختانہ اسکو مخاطب کرکے اپنا وقت صرف کرنا پڑا ' ورنہ وہ اتنے کا بھي اهل نہ تھا !

پس معاملے کا فیصلے آسان ' اور حکم دینے کا وقت قریب ہے - میں ندوہ کے متعلق جو کچھہ لکھہ رها هوں ' اگر اسمیں شخصي اغراض کي خباثت کا کوئي جزء بھي شامل ہے ' اور اگر اسکي بنیاد علم صحیح ' بصیرۃ قلبي ' حق و صـداقت ' واقعیت و خلـوص کي جگہ کوئي دوسري شے ہے ' تو بہت جلد دنیا کو فیصلے کا موقعہ مل جائیگا ' اور خـدا کي عطا کردہ کامیابي و ناکامي خود هي آکر بتلا دیگي کہ حق کس کے ساتھہ ہے ؟ یہ میرا ایمان ہے ' اور یہي عقیدہ میري زندگي کي اصلی روح ہے جو اگر مجھسے لیلي جاے میں اسي وقت هـلاک هوجاؤں - هر چھوٹے سے چھوٹے معاملہ بھي میں اسي عقیدۂ ایماني کي روشني میں دیکھتا هوں - گذ[شتہ] دو تین سال کے اندر الهـلال کي اس دعوۃ کے بہت سے تجربے اهل بصیرت دیکھہ چکے هیں - اگر آنکھیں هوں تو اب کسي مزید روشني کي ضرورت هي نہیں ہے -

(ایـک جـواب)

هاں اس تمام مدت کي پوري خاموشي کے بعد ایک جواب مجھے ضرور ملا ہے ' اور یہ جھوٹ هوگا اگر کلیتاً نفي کردوں کہ مجھے مضامین اصلاح کا کوئي جواب نہیں ملا -

یہ ایک گمنـام خط ہے اور لکھنؤ سے آیا ہے - اسمیں اول سے لیکر آخر تـک مجھے مخاطب کرکے نہایت فحش اور ادنی درجہ کي بازاري گالیـاں دي هیں ' اور اُسکا لـکھنے والا اس فن میں اُس شخص سے بھي بازي لیگیا ہے جس نے مـدت هوئي لکھـنؤ سے ایک گمنام خـط لکھا تھا - گالیوں سے اگر کچھہ جگہ بچي ہے تو وہ صرف چند مقامات هیں جہاں مولوي خلیل الرحمن صاحب کا نام مجبوراً آگیا ہے ' اور مجھے جرم کي نوعیت بتلانے کیلیے ضرور تھا کہ ایسا کیا جاتا -

اسمیں لـکھا ہے کہ تم مولوي خلیل الرحمن پر اعتراض کرتے هو ' اور لکھـتے هو کہ وہ بڑے دولت مند هیں مگر ندوہ کو آجتـک ایک ٹـکہ بھي نہیں دیا بلکہ خود اسیکي کمائي کھا رہے هیں - تم ایسا کہـنے والے کون هو ؟

اسکے بعد یکسر ماں بہن کی گالیاں هیں -

یہ بھي لکھا ہے کہ اگر ابکے لکھنو آے تو هماري ایک جماعت تمھیں خوب پیٹیگي - وغیرہ وغیرہ -

بهر حال غنیمت ہے کہ خاموشی ختم هوئي اور کچھہ تو جواب ملا - رهي جواب کي نوعیت ' تو یہ اپنا اپنا اصول ہے اور اپنا اپنا طـریقہ - جن لوگوں کے پـاس اسکے سوا اور کچھہ جواب نہو وہ دوسرا جواب کہاں سے لائیں ؟ اسکي نسبت تو کچھـہ کہـنے کي ضـرورت نہیں - البتہ اس اخبار کے ذریعہ لـکھنؤ کي اُس جماعت کو خبر دیدیتاهوں کہ میں عنقریب یعنے مئي کے پہلے هفتے میں لکھنو آنے والا هوں - ۵ مئي کے بعد سے وہ انتظار کریں -

اس ڈهائي سال کے اندر کتنے هي لوگوں اور جماعتوں نے اس طرح کي اطلاعیں دیں ' پر افسوس کہ شرافت و انسانیت ایک طرف ' رذالت کي شرم رکھنے والا بھي کوئي نہ نکلا !

میں ایسے لوگوں کو جو گمنام خطوط یا مضامین لکھیں ' بالکل هي ناکارہ سمجھتا هوں - علم و قابلیت اور شرافت و اخلاق کے کام تو یہ کیا کرینگے ؟ بدمعاشي اور پاجي پنے کے کاموں میں بھي مجھے انسے کسي بلنـد اور بڑے کام کي توقع نہیں - اسکے لیے بھي همت چاهیے - قول کا پاس چاهیے - نڈر اور بے خوف دل کی ضـرورت ہے - یہ جوهـر ان میں هوتے تو پھر آدمي هي نہ بن جاتے ؟

ندوہ کے متعلق بعض اشخاص اخبارں میں اِدهر اودهر کي باتیں اکٹھي کرکے کچھہ بھیجتے بھی هیں تو وہ بھي گمنام ' اسی سے اندازہ کرلیجیے کہ اصلیت کیا ہے ؟ جن لوگوں کو اتنی همت بھي نہو کہ اپنا نام ظاهر کریں ' انکے ضمیر کے اطمینان کا کیا حال هوگا ؟

اصلاح ندوہ کے مسائل میں مسئلۂ نظامت ختم هوگیا - اب آیندہ نمبر سے دیگر مسائل کے طرف متوجہ هونگے : فبشـر عبـادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ' اولائک الذین هداهم اللہ و اولائک هـم اولـو الالبـاب !!

الهلال

۳ - جمــادي الاخــر ۱۳۳۲ هج

عالم اسلامی

آثار قونیه

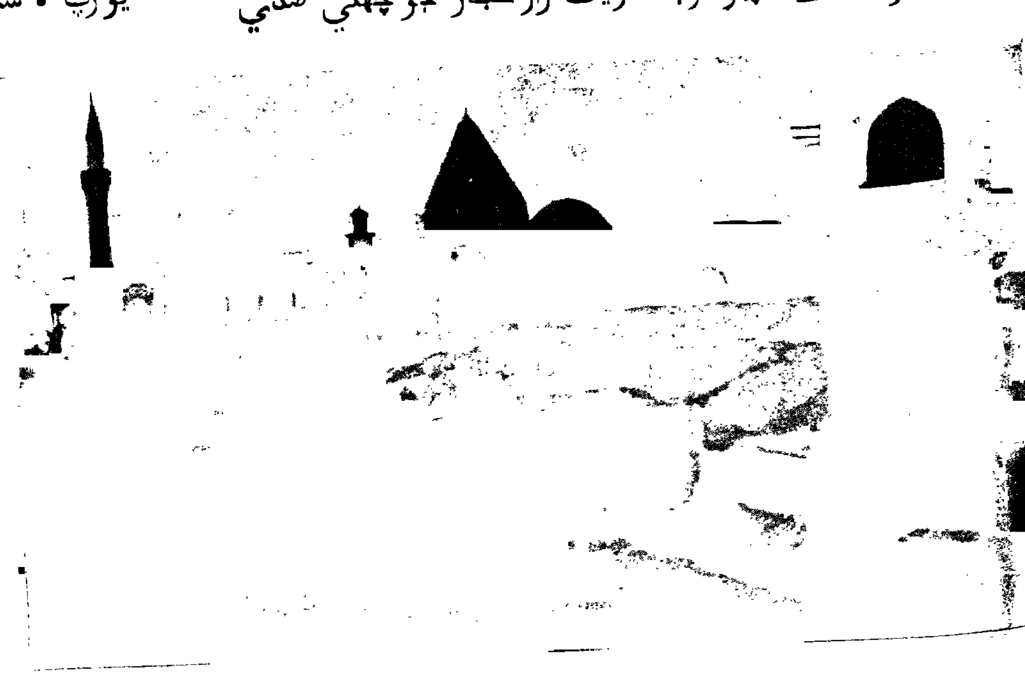
تاریخ آل سلجوق کا ایک صفحه

آثار ملوکانه و علمیه - خانقاه مولویه - جامع علاء الدین -

دولة عثمانیه کو یورپ ' ایشیا ' افریقه ' تینوں براعظموں کے سب سے زیادہ عظیم الشان ' متمدن ' اور پراز آثار و نوادر حصۂ زمین کو زیر نگیں رکھنے کی عظمت حاصل هوئي - وہ ایک هي وقت میں یورپ ' ایشیا ' اور افریقه کي بهترین زمینوں کو اپنے قبضۂ حکومت میں دیکھتي تھي -

یورپ میں رومن امپائر اور یونان تمدن و علوم کا منبع و مولد تھے -

ایشیا میں سرزمین دو آبه عراق ' بابل و نینوا کي پر عظمت داستانوں کي راوي ہے - شام کي مقدس سرزمین بني اسرائیل کي تاریخ کا دفتر مکمل اور سریاني اقوام کا موطن ہے جو قرون متوسطه میں یورپ اور ایشیا کے تمدني تعلقات کا ایک ضروری حلقه رهي ہے - اسي طرح یمن کا پر اسرار خطه جو روز بروز اپنے اسرار علمیه پر سے پردۂ اخفا الٹ رہا ہے ' اور مملکت معینیه اور تمدن حمورا بي کے آثار نے تاریخ قدیم کے مسلمات کو منقلب کر دیا ہے - پھر عرب کا ریگ زار حجاز جو چھٹي صدي



سلطان علاء الدین کا کوشک اور شکسته برج
بنا کردہ سنه ٦٥٣ - هج

قونیه کا منارۂ ساعت (کلاک ٹاور)
بنا کردۂ سنه ٦٥٤ هجري



کے سب سے بڑے انقلاب عالم کا سر چشمه ہے ' اور جسکے اندر بوقبیس اور ثور کي وہ پہاڑیاں موجود هیں ' جنکي غاروں کے اندر کی روشنی نے ایک طرف الپس کے چوٹیوں تک اپنی شعاعیں پہنچائیں اور دوسري طرف همالہ کے سب سے بڑے کوهی طول و عرض کی تاریکي کو روز روشن کی طرح منور کردیا !

افریقه میں شمالی افریقه عهد قدیم کے تمدنوں کا سب سے بڑا گہوارہ رہا ہے - کارتھیج کی حکومت اسی سرزمین پر عرصے تک قائم رهی - یونانی دولة سارانیکا نے اپنی عظیم الشان عمارتیں یہیں کھڑي کیں - رومیوں کے فتح یاب غول اسی پر سے گذرے اور اپنی ایسی پائدار اور مستحکم یادگاریں چھوڑ گئے کہ آج بھی اسکے ریتلے تودوں کے اندر سے عظیم الشان ستونوں کے ٹکڑے ' اور منقش و مخطط محرابوں کے حلقے برآمد هو رہے هیں !

اس سے بھی بڑھکر مصر کی پر هیبت و عجائب سرزمین جس کی تاریخی اور تمدنی حیثیت کے لیے کچھہ کہنا فضول ہے -

کرۂ ارض کے تینوں براعظموں کے یه پر عظمت ٹکڑے دولة عثمانیه کے حصۂ فتح و اقبال میں آے ' اور اس جامعیت کے لحاظ سے اگر دیکھا جاے تو دنیا کی کوئی موجودہ حکومت اسکی اس خصوصیت میں شریک و مقابل نہیں هو سکتی -

لیکن افسوس کہ غفلت و تنزل نے گذشته ایک صدي کے اندر یورپ کا سب سے بڑا حصه اس سے چھین لیا ' اور افریقه کي تقریباً تمام عثماني مقبوضات دول یورپ کے قبضے میں چلي گئیں - مصر کے بعد سب سے بڑا افریقي علاقه طرابلس کا تھا ' لیکن پچھلي جنگ نے اسکا بھي تمام ساحلي حصه اٹلي کے سپرد کردیا !

تاهم اب بھي یورپ کا سب سے بڑا تاریخي شہر اسکا دار الحکومت ہے ' اور ایشیا میں بڑے بڑے اثار و نوادر کی سرزمینیں اسیکے زیر حکومت باقي هیں - یورپ کے سیاح اور محقیقین آثار آتے هیں اور ان خزائن تاریخ و علم کو کوڑیوں کے مول لیجاتے هیں - اگر دولت عثمانیه نے اپنے عهد عروج میں علم و تمدن کي طرف توجه کي هوتی ' تو آج اس سے بڑھکر دنیا کے آثار علم و تمدن کے خزائن کا مالک اور کوئي نهوتا ' اور لندن ' پیرس ' وائنا ' بوڈ ابسٹ ' اور

مولانا شبلی اور مسئلۂ ندوہ

سچ یہ ہے کہ حق کے کاموں میں ذاتی محبت و عداوت سے بڑھکر کوئی سنگ راہ نہیں -

ندوہ کی اصلاح اور دفع مفاسد و مفسدین کا مسئلہ چھڑا - اسکا جواب مفسدین کے پاس کچھہ نہ تھا - پس مجبور ہوکر انہوں نے دوسروں کے سہارے اٹھنا چاہا - انہوں نے دیکھا کہ بعض لوگ مولانا شبلی کے مخالف ہیں - سونچا کہ اقلاً انہی لوگوں کی ہمدردی حاصل کرلو - پس مشہور کرنا شروع کیا کہ یہ تو صرف مولانا شبلی کی معتمدی کا سوال ہے : و اللہ یعلم انہم لکاذبون !

اِن لوگوں کی حماقت و نادانی پر رونا چاہیے - کیونکہ وہ حق اور حقیقت کی طاقت کے متعلق بالکل دھوکے میں ہیں - وہ نہیں جانتے کہ اس طرح کی کذب بافیوں سے واقعہ اور حق چھپ نہیں سکتا -

ممکن ہے کہ ندوہ کے متعلق مولانا شبلی کی معتمدی کا کوئی سوال ہو لیکن کیا الہلال جو کچھہ لکھہ رہا ہے ' وہ بھی اس سوال سے متاثر ہوسکتا ہے ؟ کیا کانسٹی ٹیوشن کی بحث کا کوئی جواب ہے ؟ کیا ندوہ کے دستور العمل کے بدلدینے کی کوئی تاویل ہوسکتی ہے ؟ کیا مجلس خاص کی غیر شرعی و قانونی کار روائی صرف قانون اور حقیقت کا سوال نہیں ؟ کیا ناظم کے انتخاب کی کار روائی بد ترین قسم کی شرمناک قانون شکنی نہ تھی ؟ کیا فرضی نظامت کیلیے مکان کا کرایہ لینا کوئی غلط واقعہ ہے جسکی تغلیط کی جائیگی ؟ کیا صیغۂ مال کے وہ تمام مباحث مٹ سکتے ہیں جو بابو نظام الدین کرچکے ہیں اور آور کرنے کیلیے طیار ہیں ؟

پھر آج سے چھہ سات ماہ پیشتر سرکاری انسپکٹر کا آنا اور دار العلوم کو خرگوش خانہ سے تشبیہ دینی اور رپورٹ کرنی کہ مدرسہ سرکاری اعانت کے لائق نہیں ہے ' اور اسکی اطلاع خود مولوی خلیل الرحمن صاحب کا ارکان کو دینا ' کیا یہ واقعہ بھی مولانا شبلی کی شخصیت ہی کا سوال ہے ؟

اصل یہ ہے کہ میری پوری بحث اصول اور حقیقت کی بنا پر ہے اور میں نے پہلے ہی دن کہدیا ہے کہ یہ تمام خرابیاں خود مولانا شبلی کی کمزوری اور باطل پر سکوت کا نتیجہ ہیں اور سب سے پہلے قوم کے آگے وہی اسکے لیے جواب دہ ہیں کیونکہ انہوں نے ان مفاسد سے قوم کو مطلع نہیں کیا - اگر دل کی طرح آنکھوں پر بھی پردہ نہیں پڑگیا ہے تو الہلال کے پرچے اٹھا کر دیکھہ لو -

دھلی کے جلسے میں مولانا نے اسکا یہ جواب دیا کہ میں ناظم نہ تھا - صرف دار العلوم کا معتمد تھا - لیکن افسوس ہے کہ یہ جواب قابل تسلیم نہیں - مانا کہ وہ ناظم نہ تھے لیکن اُسی مجلس کے ایک رکن عامل تو ضرور تھے جو شریعت اسلامی اور قانون مجالس اور حق و جماعت کے سچے اصولوں کو ٹھکرا رہی تھی ؟ پھر کیا عند اللہ و عند الناس انکا فرض نہ تھا کہ قوم کو با خبر کرکے بری الزمہ ہو جاتے ؟

یہ سچ ہے کہ انہوں نے دار العلوم کو زندہ کیا اور اسکو لڑ جھگڑ کے ہمیشہ نام نہاد مجلس انتظامی اور حزب الافساد کے حملوں سے بچایا ' لیکن ساتھہ ہی انہیں سونچنا تھا کہ قوم صرف میرے ہی اعتماد پر ندوہ کی مدد کر رہی ہے اور جب اسکی اصلی کل ہی بگڑی ہوئی ہے تو اس طرح لیپا پوتی کرکے کب تک کام چلے گا ؟

بہر حال میں تو ندوہ کو وہ ندوہ دیکھنا چاہتا ہوں جسکا اسنے اعلان کیا - اور اس کام میں جن جن لوگوں سے قصور ہوے ' میرے نزدیک سب یکساں جوابدہ ہیں - اگر کوئی کہے کہ یہ سب کچھہ مولانا شبلی کا کیا دھرا ہے تو جب بھی چشم ما روشن اور دل ما شاد - لیکن سوال یہ ہے کہ اب اصلاح کیوں نہ کی جاے ؟

اسی اخری سوال پر آکر مفسدوں کے دل ہل جاتے ہیں اور رنگ فق ہوجاتا ہے - حالانکہ ابتو یہ سوال چھڑ ہی گیا ہے اور آج جس خوف سے انکا رنگ فق ہے ' کل اسکا پنجہ انکی گردنوں تک پہنچکر رہیگا - -فانتظروا ' انی معکم من المنتظرین ! !

معاصر اٹاوہ

اس عاجز کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ جب تک کوئی قابل توجہ بات معاصرین کے صفحوں میں نہیں آتی ' اپنا وقت عمل انکے قال اقوال میں ضائع نہیں کرتا - مسئلۂ ندوہ کے متعلق ابتک کسی نے بھی اصل امور کا جواب نہیں دیا ' اسلیے میرا عمل بھی : و اذا مروا باللغو مروا کراما - پر رہا - لیکن پچھلے ہفتہ جناب مولوی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر نے چند نوٹ لکھے ہیں جنمیں مولانا شبلی کے بعض خطوط کا ذکر کیا ہے جو انکے ہاتھہ آگئے ہیں اور ابھی صرف دھمکی ہی دی ہے کہ اگر مسئلہ اصلاح ندوہ سے ہاتھہ نہ اٹھا یا تو انہیں شائع کردیا جائیگا -

معلوم نہیں وہ کونسے خطوط ہیں اور انسے مسئلۂ اصلاح پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ تاہم چونکہ بحث چھڑ گئی ہے ' اسلیے سب کچھہ پبلک کے سامنے آہی جاے تو بہتر ہے - پس میں اپنے معزز دوست کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خدا کیلیے ان خطوں کی اشاعت میں جلدی کریں اور صرف انذار و تخویف ہی میں معاملے کو نہ ٹالیں - اب قوم کو ندوہ کے متعلق سب کچھہ معلوم ہو جانا چاہیے - یہ بہت بڑا احسان ہوگا اگر ائندہ اشاعت کے البشیر میں وہ تمام خطوط شائع کردے جائینگے -

اگر مولانا شبلی نے بھی ندوہ کے کاموں میں ایسے ہی خلاف قانون کام کیے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ انسے بھی باز پرس نہ کی جاے - لیکن پہلے اُن خطوط کی اشاعت سے واقعات تو سامنے آجائیں -

ان خطوں کے ذکر میں بعض بعض اشارے ایسے موجود ہیں جنسے میں سمجھہ گیا ہوں کہ کن واقعات کا انسے تعلق ہے ؟ میں یہ سمجھکر اپنے جی میں خوب ہنسا اور افسوس ہوا کہ مولوی بشیر الدین صاحب کو اصلی حالات معلوم نہیں ہیں ' اور بعض ارکان فساد نے انہیں غلط سلط باتیں کہکر دھوکے میں ڈالدیا ہے - وہ خطوط شائع ہو جائیں - پھر خود ہمارے تجربہ کار دوست پر اصلیت منکشف ہو جائیگی -

ندوہ کی اصلی مصیبت یہ ہے کہ باہر کے لوگوں کو حالات معلوم نہیں - اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ مفسدین کے دھوکے میں آجاتے ہیں - مولوی بشیر الدین صاحب ایک با اصول آدمی ہیں مگر نا واقفیت کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ندوہ کی موجودہ حالت بڑی اچھی ہے اور یہ سب کچھہ مولانا شبلی کا سوال ہے - مجھے یقین ہے کہ انپر اصلیت ظاہر ہوگی تو قطعاً راے بدلنے پر مجبور ہو جائینگے -

جو روز بروز بڑھنے لگی - پھر وہ مرگیا اور بیگو' طغرل' داؤد' اسکے جانشیں ہوے - وہ تاتار گئے - مسعود بن سلطان محمود غزنوي سے مقابلے ہوے - اور متعدد تغیرات و حوادث کے بعد ایک مستقل حکومت قائم ہوگئی - مشہور الپ ارسلاں اور اسکا وزیر نظام الملک سلجوقي اسي خاندان کا ایک حکمراں اور وزیر تھا جسکے بعد ملک شاہ سلجوقی تخت نشیں ہوا -

یہ خاندان سلجوقیۂ ایران کي نسبت سے تاریخ میں مشہور ہے - لیکن ایک دوسرا سلجوقي سلسلہ ایشیاء کوچک کا بھي ہے - یہ خاندان پہلے خاندان کي شاخ ہے' اور اس طرح قائم ہوا کہ ایک سلجوقي ترک قتلمش نامي ایشیاے کوچک میں چلا آیا اور قونیہ پر قابض ہوگیا - یہي وجہ ہے کہ اس خاندان کو "بذوقتلمش" بھی کہتے ہیں -

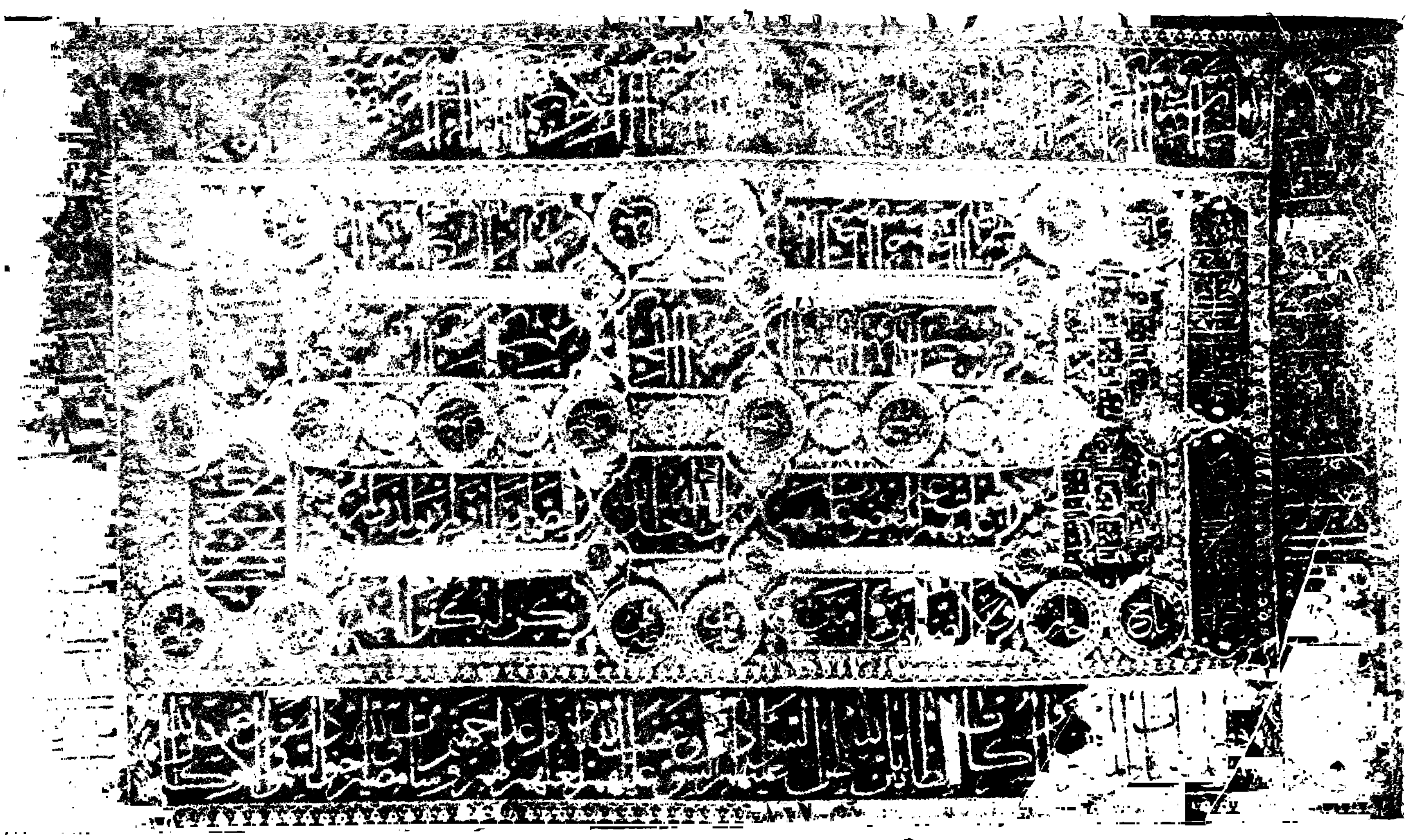
یہ سلجوقي خاندان سنہ ۴۵۶ ہجري سے سنہ ۷۱۸ ہجري تک قائم رہا - البتہ اُسکا آخري زمانہ محض براے نام تھا' کیونکہ

(عــلاء الــدین سلجــوقي)

اس سلسلہ کا ایک فرمانروا علاء الدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو ثاني بھي تھا - ثاني اسلیے کہ ایک کیقباد اس سے پہلے بھي اسي خاندان میں گذر چکا ہے' اور اسي کا زمانہ اس خاندان کا پورا عہد عروج تھا -

علاء الدین اپنے والد کیخسرو کے انتقال کے بعد سنہ ۶۵۴ میں تخت نشین ہوا - یہ زمانہ تاتاري فتنہ کے انتہاے عروج کا تھا - منکو خان قراقرم میں تخت نشین ہوچکا تھا اور اسکا بھائي ہلاکو خان خون اور ہلاکت کا پیغام لیکر بلاد اسلامیہ کي طرف بڑھ رہا تھا - اسي اثنا میں عراق عرب و عجم کي تسخیر کي خبر مشہور ہوئي' اور اسکے بعد ہی تاریخ اسلام کا وہ حادثہ کبری ظہور میں آیا' جسمیں شش صد سالہ مرکز اسلامي یعنی دارالخلافۃ بغداد کا تمام خشک و تر حصہ انسانی لاشوں اور خون کے سیلابوں سے معمور ہوگیا تھا :

فلا تسال عما جری یوم حصرهم و ذلك مما لیس یدخل فی حصر!



قونیہ کي خانقاہ مولویہ میں حضرۃ مولانا روم کا مخطوط و منقوش سجادہ

تاتاري کفار تمام عالم اسلامی پر قابض ہوگئے تھے - آخري فرما نروا مسعود بن کیکاوس تھا جسکي براے نام حکومت کے بعد پوري طرح تاتاري مسلط ہوگئے -

لیکن پھر اسکے بعد ہي انقلاب ہوگیا اور موجودہ دولت عثمانیہ ایشیاے کوچک میں شروع ہوکر رفتہ رفتہ تمام اطراف و ملحقات پر قابض ہوگئی -

اس سلجوقی خاندان کا دارالحکومۃ ہمیشہ قونیہ رہا اور اکثر پادشاہ علم پرور اور علما دوست ہوے - وہ گو تاتاري النسل تھے جنکا کام وحشت و جہل کے سوا کچھہ نہ تھا' مگر اسلام نے انکے خواص قومي کو بدل دیا تھا - اور قوموں اور جماعتوں کی قلب ماہیت کردینا اسکي تعلیمات کا اصلي جوہر ہے - موجودہ دولت عثمانیہ کي بنیاد بھي وہیں پڑي' اور گویا وہ اُسی خاندان کي بلا فصل جانشین ہوئي - اسلیے قونیہ اور اُسکے آثار دولت عثمانیہ میں ایک خاص تاریخي اثر رکھتے ہیں -

اُسي زمانے میں خان تاتار منکو خان نے اپنا ایک امیر ایشیاے کوچک بھی بھیجا اور وہ اکثر شہروں پر قابض ہوگیا - یہ حالت دیکھکر علاء الدین کیقباد مضطرب الحال ہوا' اور ہر طرف سے مجبور ہوکر قصد کیا کہ تاتاري دارالحکومۃ میں پہنچے' اور خاص تاتار کو اپنی اطاعت کا یقین دلاکر اپني حکومت کي حفاظت کا پروانہ لے آے -

چنانچہ وہ تحفہ تحائف لیکر روانہ ہوا - لیکن قبل اسکے کہ قراقرم تک پہنچے' راہ ہي میں پیام اجل آ پہنچا اور آسکے ساتھي قونیہ واپس آگئے -

(مولانا روم)

حضرۃ مولانا روم کا سال وفات ۶۷۰ ھ ہے - وہ علاء الدین کیقباد کے عہد سے پہلے قونیہ آے' اور غیاث الدین کیخسرو بن رکن الدین قلیج ارسلاں کے عہد تک زندہ رہے - علاء الدین کے بعد اسکا بھائي عزالدین تخت نشین ہوا - عزالدین کے بعد رکن الدین قلیج

برلن کے عجائب خانوں کي گیلریوں کا سب سے بڑا حصہ قسطنطنیہ کے " عتیق خانہ " میں نظر آتا -

(آثـار و تمـدن اسـلامي)

تمدن قدیم سے قطع نظر ' خود عہد اسلامی کے جو آثار قدیمہ جابجا مملکت عثمانیہ میں موجود هیں ' علی الخصوص اواخر عہد عباسیہ سے لیکر دور اخیرۂ اسلامیہ تک کے آثار و نوادار ' اگر صرف اُنهي کے جمع و تحقیق کی کوشش کی گئی هوتی ' تو آج تاریخ اسلام کے بہت سے غیر معلوم سلسلے مکمل هوجاتے - لیکن وہ صرف تلوار هي کي دوست رهي ' کیونکہ اسنے اپنے دشمنوں کو کبهي بهي تلوار کے بغیر نہ دیکها - افسوس کہ اس ایک هی رفیق نے بهی اسکے ساتهہ حق رفاقت ادا نہ کیا !

(عثماني دار الاثار)

انقلاب دستوري کے بعد جو مختلف علمي صیغے نئے کهولے گئے تهے ' ان میں ایک خاص صیغہ اس غرض سے بهي قائم هوا تها

جلال الدین رومی صاحب مثنوي معنوي کی خانقاہ اور اُسکے آثار-

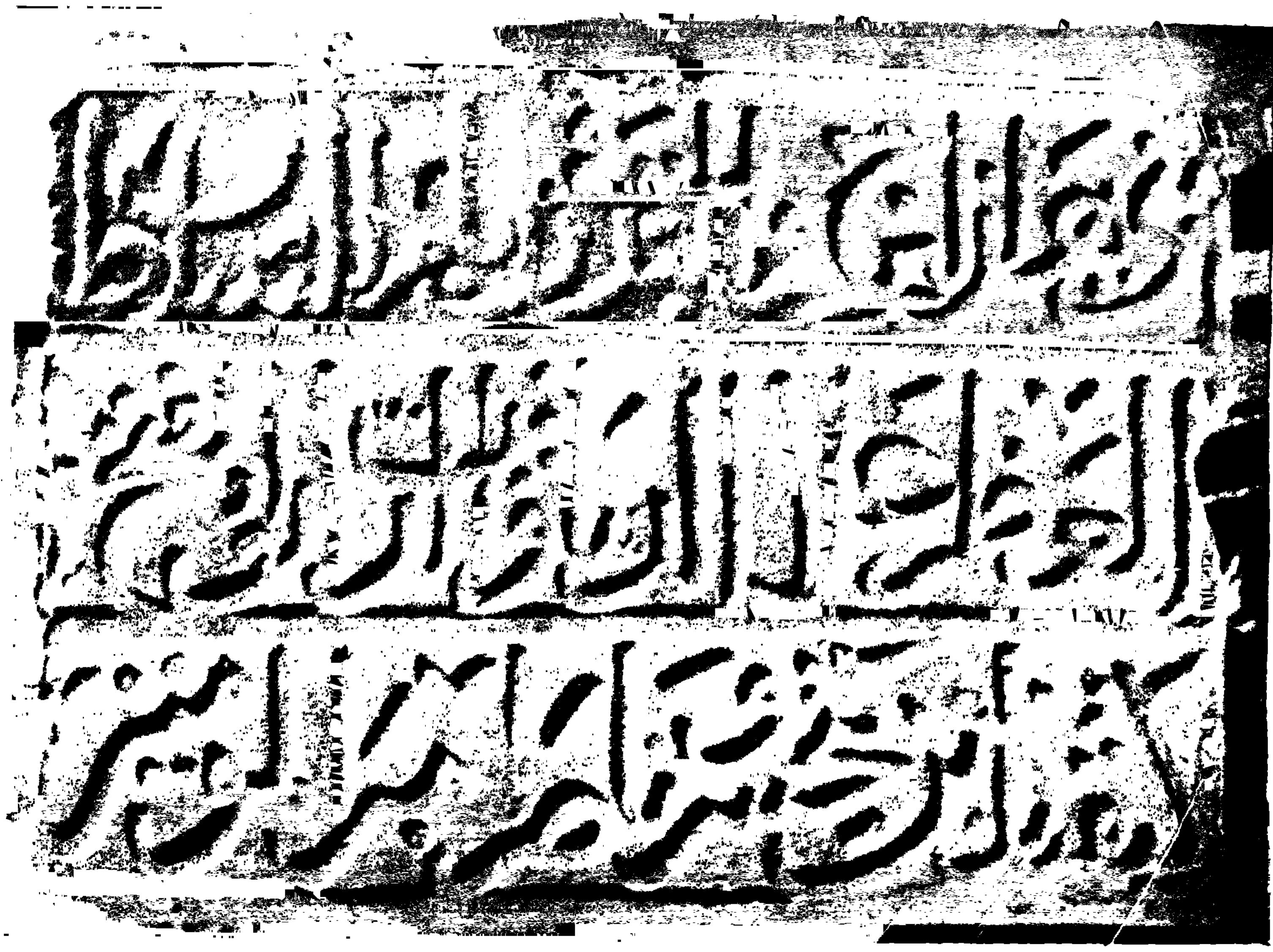
(اجمال تاریخي)

قونیہ ایشیاے کوچک کا ایک مشہور صدر مقام اور تاریخی حیثیت سے کئی اسلامی حکومتوں کا دار الحکومت هے - تمدن اسلامی کے عہد متوسط کے متعدد صاحبان علم و کمال اسکی خاک سے اُٹهے ' اور تقریباً هر علم میں اپنی بیش بہا خدمات یاد گار چهوڑیں -

مگر ان سب میں جو شہرت حضرت مولانا روم کو انکی مثنوي کي وجہ سے هوئي ' وہ کسي کو نہوئي - " روم " کي نسبت سے وہ اسی لیے مشہور هیں کہ قونیہ میں چلے آے اور مقیم هوگئے - ایشیاء کوچک کا یہ حصہ بلاد اسلامیہ میں روم کے لقب سے پکارا جاتا تها -

(دولۃ سلجوقیہ)

چوتهی صدي هجري میں جبکہ بغداد کا سیاسی مرکز ضعیف هوگیا ' تو جیسا کہ عام قاعدہ هے ' تمام بلاد اسلامیہ میں نئی نئی



جامع مسجد سلطان علاء الدین کیقباد کے ایک برج کا کتبہ

کہ عثماني ممالک کے بقیہ آثار و نوادر کی تفتیش کرے ' اور انکے متعلق سالانہ رپورٹیں مرتب کرتا رهے - لیکن بدقسمتی سے اسکے بعد هی یورپ کے حملوں کا سلسلہ شروع هوگیا ' اور دولت و ملک کی تمام قوت جنگ طرابلس اور بلقان کی نا کامیوں کی نذر هوگئی -

بربادیوں اور تباهیوں کے بعد اب امن و فرصت کا ایک نیا دور شروع هوا هے جو نہیں معلوم کتنی عمر لیکر آیا هے - تاهم کام کرنے والے اپنی هوشیاري اور مستعدي کا ثبوت برابر دے رهے هیں - صرف یهی نہیں هے کہ " رشادیہ " اور " عثمان اول " تعجب انگیز آمادگي سے خریدا گیا هے ' بلکہ علمی صیغے بهی نہایت تعجب انگیز سرعت سے ترقی کررهے هیں !

حال میں عثمانی تفتیش آثار عتیقہ کے صیغے نے ایشیاے کوچک کی بہت سی تاریخي اشیا کا پتہ لگایا هے اور انکے حالات و نتائج مرتب هورهے هیں - اسی سلسلے میں مشہور تاریخي مقام " قونیہ " کے آثار اسلامیہ هیں - علی الخصوص حضرت مولانا

حکومتیں قائم هونے لگیں ' اور بعینہ وهی حال هوگیا جو سترهویں صدي عیسوي میں دهلی کے ضعف سے هندوستان کا هوگیا تها - هر شخص جو تلوار کے قبضے کو مضبوطی سے پکڑ سکتا تها ' حکومت کے ولولے اور فرمانروائی کی امنگیں لیکر اُٹهتا ' اور خلافۃ بغداد ایک رسمی تعلق و اعتراف قائم رکهکر اپني نئی حکومت جمالیتا -

ان حکومتوں میں سب سے زیادہ قوي اور متمدن حکومت خاندان آل سلجوق کا سلسلہ تها -

ایک تاتاري خاندان اپنی حکومت سے ناراض هو بخارا چلا آیا اور مسلمان هوگیا - اسکے مورث اعلی کے مرنے بعد اسکا لڑکا اپنی جماعت کا سردار هوا - یہ وقت تاتاریوں کے عا اور آهستہ آهستہ عروج کا تها - تمام سرحدي ممالک انکي تاخ و تاراج کا جولانگاہ تهے - یہ تاتاري نو مسلم خاندان انکے حملوں جواب دینے لگا ' اور اس طرح ایک جنگی جماعت طیار هوگ

الحـــريـــة فـــي الاســـلام

حریت اور حیـات اسلامي

قرآن حکیـــم کي تصـــریحات

(۲)

(محبت بـاطـل)

دنیا میں محبت باطل سے بڑھکر پاے حق کوش کیلیے کوئي سخت زنجیر نہیں کہ "حبك الشئي يعمي و يصم" (حدیث صحیح) محبت باطل قبول حق سے آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا کردیتي ہے - ہم اپنے نفس کو محبوب رکھتے ہیں اسلیے ہم اپنے نفس کے مقابلہ میں شہادت حق سے عاجز ہیں - ہم عزیز و اقارب سے محبت باطل رکھتے ہیں اسلیے ہم اونکے خلاف حق کیلیے گواہي دینے پر آمادہ نہیں ہوتے حالانکہ اُس شاہد حقیقي کا فرمان ہے :

و اذا قلتم فاعـدلوا ولو کان ذا قـربی (انعام)	جب بولو انصاف کي بات بولو اگرچہ تمہارے کسي عزیز کے مخالف هي کیوں نہو۔
یا ایها الـذین آمنـوا کونوا قوامین بالقسـط شہداء للـه ولـو علی انفسکم او الـوالـدین والاقـربین (نساء)	مسلمانو ! اپنے نفس کے مقابلہ میں، اپنے ماں باپ کے مقابلہ میں، اور اپنے اعزۂ و اقارب کے مقابلہ میں بھي انصاف پر مضبوطي سے قائم رہو اور خدا کے گواہ بنے رہو۔

اسلیے سرگروہ احرار اور سر خیل قائلین حق وہ ہے جو اس راہ میں اثر محبت سے مسحور نہیں، جو ان علائق ظاهري سے آزاد ہے، جو اپنے نفس سے بھی حق کیلیے اوسیطرح انتقام لیتا ہے جسطرح اپنے دشمن سے - جو اپنا سر حق کے سامنے اوسیطرح جھکا دیتا ہے، جسطرح وہ غیر کا سر جھکا ہوا دیکھنا چاهتا ہے - کتنے انسان هیں جو جادۂ حق کوئي میں خطرات و شدائد سے نہیں ڈرتے ؟ اور کتنے هیں جو آزادي حق کیلیے اپني جان فدیہ میں دینے کیلیے طیار هیں، لیکن اس آیت پاک نے صدق پسندي اور حریت پرستي کي جو راہ قرار دیدي ہے اوسپر چلتے ہوے اکثر پاؤں کانپ گئے هیں اور اکثر دل بیٹھہ گئے هیں، فان ذلك هو البلاء المبین، کیونکہ یہ سب سے بڑي آزمایش ہے - اس آزمائش میں جو پورے اُترے اور اس امتحان میں کامیاب هو، وهي میدان حریت کا شہسوار اور معرکۂ حق و صداقت کا فاتح ہے :

رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیـه (احـزاب)	یهي وہ لوگ هیں جنہوں نے خدا سے جو عہد کیا تہا اوسپر پورے اُترے۔

(خـــوف)

هم غیر سے ڈرتے هیں اور ڈرکر حق کی گواهي سے باز آجاتے هیں، حالانکہ ایک هي ہے جس سے ڈرنا چاهیے - کیا همارا یہ اعتقاد نہیں کہ دنیا کي هر چیز جس سے هم ڈرتے هیں خدا کي مخلوق ہے ؟ دلوں کي عنان حکومت صرف ایک کے هاتهہ میں ہے هو القاهر فوق عبادہ اور وہ جدهر چاهتا ہے اوسکو پهیر دیتا ہے یقلب کیف یشاء ؟ پهر کیوں همارے دل اپنے هي جیسي بے بس اور بے اختیار مخلوقوں سے ڈرجاتے هیں ؟ هم مصائب سے ڈرتے هیں لیکن کیا همارا یہ اعتقاد نہیں کہ ما اصاب من مصیبة الا باذن الله (تغابن) هر مصیبت خدا هي کے حکم سے آتي ہے ؟ هم موت سے ڈرتے هیں پهر کیا همارا یہ ایمان نہیں کہ :

اذا جـــاء اجـلـهـم لا یستقدمون ولا یستاخرون	جب موت آتي ہے تو نہ آگے بڑہ سکتے هیں نہ پیچھے ؟

اور جو راہ صـداقت پرستي میں مرجاتے هیں، وہ مرتے کب هیں ؟ وہ تو فاني زندگی چھوڑ کر دائمي زندگي حاصل کرلیتے هیں - کیا تم اسکو مرنا کہتے هو؟ نہیں :

لا تقولوا لمن یقتل في سبیل الله امـوات بل هـم احیـاء (بقرہ)	شہداے راہ خدا کو مردہ نہ کہو - وہ تو زندہ هیں !

وہ دنیا میں بھي زندہ هیں - قوم اونکے نام کا ادب کرتي ہے، دنیا زبان احترام سے اونکا نام لیتي ہے، تاریخ اونکے نام کو بقاے دوام بخشتي ہے - وہ نہ صرف خود هی زندہ هیں بلکہ اونکا مسیحانہ کارنامہ دوسروں کو بھي زندہ کرتا ہے (باذن الله) قوم اونکے مرنے سے جیتي ہے - ملـک اونکي موت سے زندگي حاصل کرتا ہے کیونکہ :

یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی (انعـــام)	خـدا مـردہ شے سے زنـدہ شے اور زنـدہ شے سے مـردہ شے کو پیـدا کرتا ہے -
اتخشی النـاس والله احق ان تخشاہ (احزاب)	(پهر) کیا انسانوں سے ڈرتے هو؟ حالانکہ سب سے زیادہ خدا کو اسکا حق حاصل ہے کہ اُس سے تم ڈرو !
و من یعمل من الصالحات و هو مومن فلا یخاف ظلما ولا هضما (طہ)	اور جو نیکو کار اور با ایمان ہے اوسکو کسي ظـلم و نا انصـافي سے ڈرنـا نہ چاهیے -

(طمـع)

سالـک راہ حریت و صداقت کے پاؤں میں اُسکے دشمن لوہے کي زنجیریں ڈالدیتے هیں تا کہ وہ آیندہ کے منازل طے نکرسکے، لیکن اکثر ایسا یہ زنجیر لوہے کي جگہ سونے کي بھي هوتي ہے - وہ اس طلسمي زنجیر کو دیکھکر راہ و رسم منزل صداقت پرستي سے بیخبر هو جاتا ہے، اسکے لیے دوڑتا ہے اور مسکراتا هوا خود دشمن کے هاتهہ سے لیکر اپنے پانوں میں ڈال لیتا ہے - یہ طلسمي زنجیر کیا ہے ؟ امید زر اور طمع جاہ !

لیکن آہ ! کس قدر دني الوجود اور کم ظرف ہے وہ انسان، جو صرف حب مال اور الفت زر کیلیے خدا کي محبت کو ٹھکرادیتا ہے، اور ایک فاني شے کیلیے حق و صداقت کي باقي اور لازوال دولت کو همیشہ کیلیے کهو دیتا ہے ! وہ چاندي سونے کے سکوں

ارسلان' اور اسکے بعد غیاث الدین - گویا انھوں نے تخت قونیہ کے پانچ حکمرانوں کا زمانہ پایا -

(خـانقـاہ مولویہ)

مثل دیگر سلاسل تصوف کے ایک سلسلہ "مولویہ" بھي ھے جو مولانا روم کی طرف منسوب ھے اور ابتک اسکا مرکز ارشاد خانقاہ مولویہ ھے - بلاد روم و ایشیاء کوچک میں اس طریقہ کے ارادتمند هزارها مسلمان هیں - خود قسطنطنیہ میں مولویہ درویشوں کا رقص کناں ذکر تکیۂ مولویہ میں هوا کرتا ھے اور یورروپین سیاحوں نے همیشہ تعجب و شوق سے اسکا ذکر کیا ھے -

خانقاہ مولویہ قونیہ کي بہت بڑي تاریخي عمارت ھے جسمیں حضـرت مولانا روم کا خاندان ابتـک سجادہ نشین چلا آتا ھے - مولانا کے مزار کے علاوہ اسمیں ایک بہت بڑي مسجد بھي ھے جو علاء الـدین کیقباد نے بنائي تھي' اور اپني وسعت اور طرز عمارت کے لحاظ سے ایک مخصوص شکل کا اثر تاریخی ھے -

(آثـار قونیـہ)

حال میں قونیہ کے جن آثار پر توجہ کي گئی ھے' انمیں سب سے زیادہ قیمتـي شے ایک طلائي شمعدان ھے جسے سلطان علاء الدین کیقباد نے بنـایا تھا اور جامـع علاء الدین میں ابتک موجود ھے -

اسکي شکـل اسکی تصـویر سے معلوم هو جائیـگي - وہ بالکـل مرصع اور منقش ھے اور اسقدر نازک اور باریک نقـش و نـگار کیا گیا ھے کہ موجـودہ زمانے کی بہتر سے بہتر صناعی بھي اسکے آگے هیچ نظر آتی ھے - اسکے چاروںطرف مجوف حرفوں میں سلطان کا نام اور دعائیہ فقرے کندہ هیں' اور اُنسے جسقدر جگہ بچي ھے' اسمیں طرح طرح کے بیل بوٹے کھود کر بنائے گئے هیں -

اسي طرح اوپر کے درجہ پر جو خاص شمع کي نشست کي جگہ ھے' ابھرے هوے نقش و نگار هیں' اور درمیاني گردن پر دونوں طرف خط کوفی میں مقدس اسماء کے دو دائرے منقش هیں -

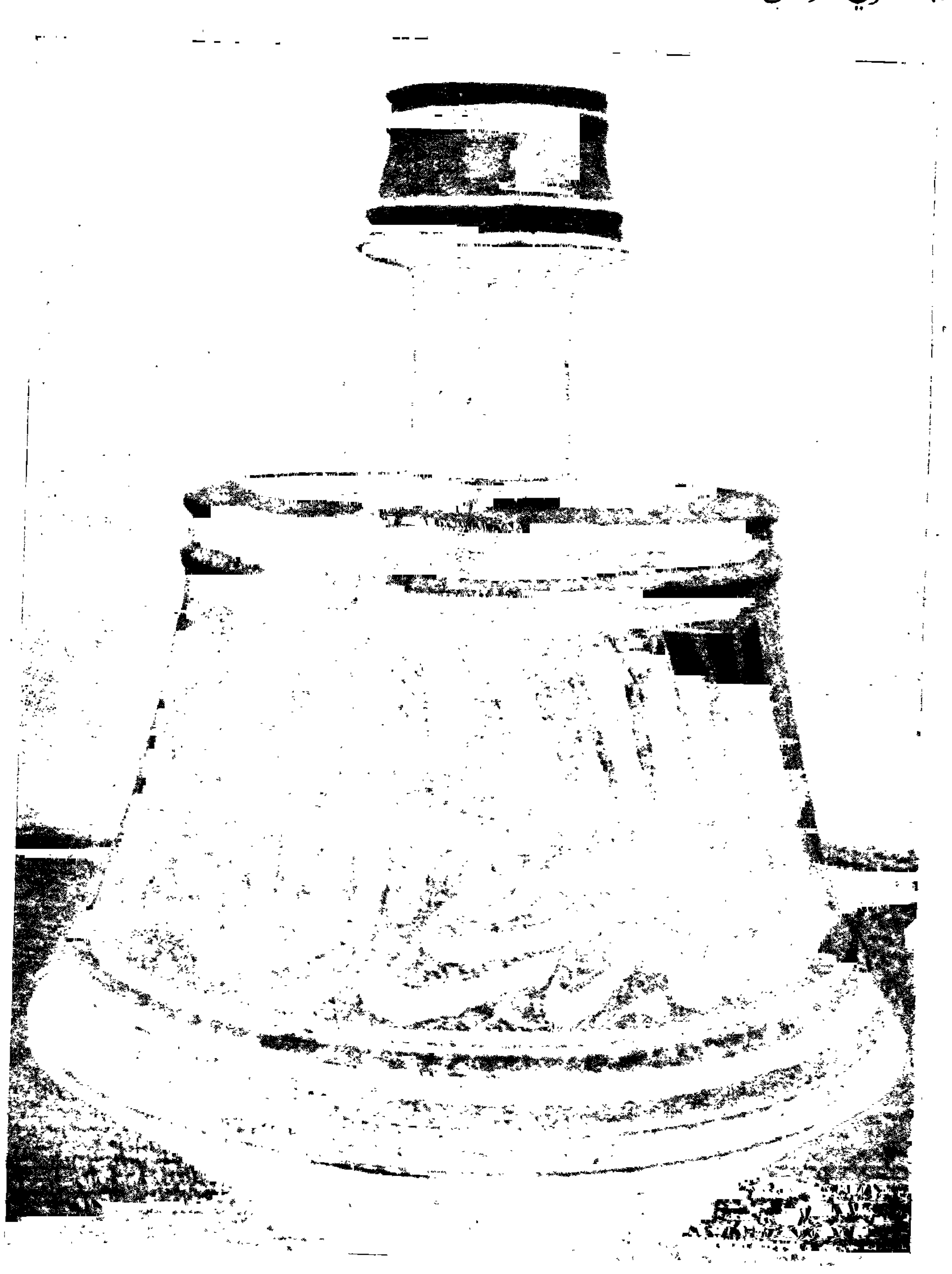
(مولانا کا سجادہ)

دوسرا تاریخي اثر' مولانا روم کا وہ سجادہ ھے جو اُنکي درگاہ میں ابتـک موجود ھے' اور جو یکسر آیات و سور کـلام اللہ اور اسماء متبرکہ سے منقش و مخطوط ھے -

اسکا عکس بھي شائع کیا جاتا ھے - في الحقیقت یہ فن پارچہ بافي کي اعلی ترین صنعت کا ایسا نمونہ ھے جسکی نظیر شاید دوسري نہیں ملیگی -

یہ خطوط و حروف جو اسمیں نظر آتے هیں' دراصل اسکی بناوٹ میں مختلف رنگ کے ابریشم اور اون کی آمیزش سے بنے گئے هیں - اسطـرح کی بناوٹ تو ایک عام بات ھے لیکن جیسا اعلی ترین خط نسخ و ثلث مع حرفوں کے دوائر اور انکے نازک نوک و پلـک کے قائـم رکھا گیا ھے' وہ اس فن کی نہایت تعجب خیز صنعت ھے' اور جس عہد میں یہ کام هوتا تھا یقیناً اس صناعی کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ عہد تھا -

غور سے دیکھیے - اسکے چاروں طـرف سورۂ فتح کي ابتـدائي آیات هیں - درمیـان میں اسماء متبرکـہ کے دوائر هیں - انسے بني هـوئي جدولوں کے انـدر پوري سورۂ فاتحہ لکھي هوئي ھے - کاغذ اور وصلي پر بھي ایسا اعلي ترین خـط نسـخ و ثلـث هرخوشنویس نہیں لکھہ سکتا - چہ جائیکہ کپڑے کے اندر بنا جاے ؟



سلطان عـلاء الدین کا طـلائي شمعدان جو جامع قونیہ کے آثار عتیقہ میں ابتـک محفـوظ ھے - (سـنہ ٦٥٤ هجـري)

(جامع سلطان علاء الدین)

سلطـان علاء الـدین تخت نشین هوتے هي فتنـہ تاتار میں مبتلا هو گیا - تعجب ھے کہ ایـک بہـت بـڑي عظیم الشان مسجد کے بنانے کا اُسے کب وقت ملا ؟ بهر حال یہ مسجد اپنـي پوري شـان و شـوکت کے ساتھہ ابتک موجود ھے' اور عربي و ایراني طرز عمـارت کي ممزوج خصوصیـات کا ایـک عجیب و غریب نمونہ ھے !

اسکے گنبد نصف دائرہ کے بالکل ایراني طرز کے هیں' لیکن محرابیں اور منارے عربي طرز کے بنائے گئے هیں - ایک سب سے بڑا برج جو صدر دروازے پر ھے' اسپر منارۂ قطب دهلي کي طرح اُبھرے هوے حرفوں میں کتبے کندہ هیں - انسے معلوم هوتا ھے کہ سنہ ٦٥٤ هجري میں (کہ یہي اُسکا سال جانشیني ھے) سلطان علاء الدین کیقباد کے حکم سے تعمیر هوا -

چنانچہ ایک جانب کے کتبے کا عکس لیا گیا ھے جسکي نقل هم بھي شائع کرتے هیں - ایک لفظ نہیں پڑھا جاتا - باقي عبارت حسب ذیل ھے :

" بنى هذا البرج و...... با مر السلطان العظیم علاؤ الدین الدنیا والدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو ناصر امیر المومنین"

[البقیة تتلى]

(خلاصۂ مطالب)

ان تمام مباحث کا نتیجه یه هے که هر حقیقی مسلم کا وجود دنیا میں حق کي شهادت اور حریت کا نمونه هے - نه تو ناجائز حسن اعتــقاد اوسکي عقــل صــداقت شعار کو سلب کرسکتا هے نه محبت اوسکو حق گوئی سے اندها اور بهرا بنا سکتي هے - نه خوف جان و مال اوسکو حق سے باز رکهه سکتا هے ' اور نه حرص و طمع اور حب زر و جاه کے سحر سے مسحور هوکر منــکر صداقت هوسکتا هے - نه هي کسیکي عداوت و دشمنی سلوک راه حق میں اوسکے لیے زنجیر پا هوسکتي هے - وه حق کا شیدا هے اور حق کا طالب - وه حریت کا دلداده اور حریت کا جویاں هے - وه هر جگه' جهاں اوسکو پاسکتا هے اوسکے لیے جاتا هے - اور جس طرح وه مطلوب حقیقی اوسکو ملسکتا هے اوسکے لیے کوشاں هوتا هے - ایک مسلم کي شان یه هے که اوسکو همیشه باطــل سے نفرت اور حق کي جستجو رهتی هے - دنیا میں اسکي متاع مطلوب اور معشوق اصلي سچائي اور حق کے سوا اور کوئي نهیں هے !

اگر آج هم حقیقی طور سے مسلم هوں' حق کے طالب هوں ' حریت کے دلداده هوں - حق کیلیے اور اداے شهادت کیلیے جو هر مسلم کے وجود کا مقصد هے ' نه تو هم دوستوں کي محبت کي پروا کریں اور نه جبابرۂ حکومت کے جبروت وجلال سے مرعوب هوں - نفاق کا هم میں وجود نه هو - طمع و خوف هماري استقامت کو متزلزل نه کرسکے تو حسب وعدۂ الهی اسکا نتیجه یه هوگا که همارے تمام اعمال صالح اور همارے تمام گنــاه مغفور هونگے -

یا ایهالذین آمنوا اتقوالله مسلما نو ! خدا سے ڈرو اور سچي بات وقولوا قولاً شدیداً یصلح لکم کهو ' تا که خدا تمهارے اعمال کو صالح اعمالــکم و یغفرلــکم ذنوبکم کردے اور تمهــارے گناه بخشدے !
(۷ - ۳۳)

پـــریس نـــوٹ

بجاے چهاپه سنگي (لیتهو گراف) ٹائپ استعمال کرنیکا مسئله ایک عرصه سے سرکار عالي (هزهائنس) نظام گورنمنٹ کے زیر غور هے ' مگــر چونکــه نستعلیق ٹائپ کے اعلی درجــه کے نمونے دستیاب نهیں هوے ' لهذا اس خصوص میں کوئي کارروائي نهوسکي - حال میں چند اولو العزم کمپنیوں نے عمــده نستعلیق ٹائپ ایجاد کیے هیں ' اور خاص وضع کے ٹائپ ڈهالنے پر بهي آماده هیں - اسلیے سرکار عالي نے ایک کمیٹي زیــر صــدارت معتــمد صاحب عدالت و کوتوالي و امور عامه (ایجوکیشنل سیکرٹري) قائم کي هے جــو موجوده نستعلــیق ٹائپ کے نمونوں کے حسن و قبــح و دیگر فني مسائل کے متعلق تفصیلي تحقیقات کرکے رپورٹ پیش کریگي -

چونکه یه ایک ایسا مسئله هے جسمیں زبان اردو کے تمام بهي خواهوں کو دلچسپي هے ' اس لیے کمیٹي نهایت خوشي سے ان اصحاب کي آراء پر غور کریگي جنهیں اس مسئله پر غور کرنیکا اتفاق هوا هے - ٹائپ کے فروخت کرنے اور بنانے والے اور ٹائپ ڈهالنے کي مشین بنانے والے بهي اپنے ٹائپ کے نمونے وغیره بهیجسکتے هیں -

بشــیر احمــد مــددگار معتـــمد

الهـــلال کـــي ایجنـ...ـي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار ...الوں میں الهــلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ...زانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ...ے عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي ...رخواست بهیجیے -

وثایق و حقایق

نفــس انسانی کا ناقابــل پیــمایش عمــق

(متــرجــم از نــوالیم)

(۲)

(تخلیق مخفي)

تخلیق مخفي Sublimnal creation سب سے زیاده ثابت هے کیونکه هم میں هر شخص هر شب کو اس کا ثبوت دیتا هے - وه عالم خواب میں ایک ناول یا ڈراما نویس بنجاتا هے اور ایسے ایسے حالات تراشتا هے جو بیداري کي حالت میں نفس کو بالکل لغو معلوم هوتے هیں اور همارے تجربه کے لحاظ سے بالکل انوکهے هوتے هیں !

اسکي تصدیق اسکاٹ بهی کریگا جس نے برائڈ آف لمیر مور (Bride of Lammermoor) اپنے مرض اور دماغ کي غیر معمولي حالت میں لکهوائي ' اور جب یه قصه کتاب میں پڑها تو اس کا بڑا حصه اسے بالکل نیا معلوم هوا !

اگر دعوے کي اس سے بلنــد تر سطح پر قدم رکهنــا هو تو بلا خوف رد کها جا سکتا هے که ذهن کے تمام اعمال اور تخلیقات انهي مخفي چشموں سے جوش زن هوتے هیں - یه چیزیں خیالات کے اخذ سے پیدا نهیں هوتیں - معلوم هوتا هے که اسکا طریقه اس قوة کے طریقه سے بالکل مختلف هے جو دانسته سونچتی اور دلائل قائم کرتی هے - یهاں عمل سے زیاده انتظار هوتا هے - گیٹے (Goethe) کهتا هے که " گویا سب کچهه دیا هي گیا هے (Alles ist als wie ge schenkt) اور الهام " دهلیز " کے نیچے سے آتا هے - بهت سے اجلۂ اهل قلم گیٹے کے مقولے کي تائید کرتے هیں -

چنانچه اسبین (Isbeen) نے سخت بخار کي حالت میں تین هفته کے اندر برینڈ (Brand) لکهي - وه نیم خوابي کے عالم میں اپنے بستر مرض سے ان سطروں کے لکهنے کے لیے هاتهه بڑها یا کرتا تها جو هنگامه محشر بپا کرتي هوئي اسکے نفس کي سطح تک آجاتي تهیں - شیرلٹ برونٹے (Charlotte Bronte) کي یه حالت تهي که وه پہلے تو چند دنوں تــک نهایت آزادي سے لکهتي تهي' مگر اسکے بعد تحریر ملتوي هو جاتي تهي اور هفتوں تــک دو باره جاري هونے کا نام نهیں لیتی تهي -

مگر اسکے بعد پهر کوه آتش فشاں پهٹتا تها اور وه نهــایت جوش و خروش کے ساتهه لکهنا شروع کرتي تهي - یهانتــک که وه کثرت محنت کي وجه سے آخر بیمــار پڑ جاتي تهي - اس نے " ایمیلیز ویتهرنــگ هــائٹس " (Emilys wuthiring Hhieghts) میں جهاں یه بحث کي هے که هیتهکلف (Heathcliff) کے سے کریکٹر کا پیدا کرنا بجا هے' وهاں وه اپني بهترین زبان میں اس واقعه کو یوں بیان کرتي هے :

" مگر اسکو میں جانتي هوں جو انشا پرداز که قوت تخلیق رکهتا هے - اسکے پاس ایک ایسي شے هوتي هے جس کا وه همیشه مالــک نهیں هوتا - جو بسا اوقات نهایت عجیب و غریب طور پر چاهتي هے اور اپنے لیے کام کرتي هے - وه قواعد بنا سکتا هے ' اصول وضع کرسکتا هے ' شاید سالها سال تــک انکی محکومي میں پڑا بهي رهے ' لیکن پهر ایک وقت آتا هے جب یه قوت بغاوت کي اطلاع کے بغیر وادیوں کي جتی هوئي زمین میں هیڈــکا یا سراون پهیرنے یا هل میں جتنے کو قبول نهیں کرتي - جبکه یه شهر کے مجمع پر خنده

کو اگر خدا کیلیے اور اسکي سچائي کیلیے کھو دے تو خدا آسے سچائي کے ساتھہ واپس دلا سکتا ھے ' پر جس خدا کي محبت کو دولت کیلیے کھوتا ھے ' وہ تو اسے دولت نہیں دلا سکتي ؟ پھر انسانیت کیلیے کیسی درد انگیز موت ھے کہ انسان آسمان کي سب سے بڑي عزت کو زمین کي سب سے زیادہ حقیر شے کیلیے کھودے ؟

وہ دولت اور دولت کے کرشمے جس سے طمع کي لعنت اور لالچ کی پھٹکار نکلتی ھے ' کیا ھے ؟ کیا انسان کي عمر کو بڑھا دینے والي اور عیش حیات کو موت کے ڈر سے بے پروا کر دینے والي ھے ؟ کیا وہ زندگي کي تمام مصیبتوں کا علاج اور انسان کي تمام راحت جوئیوں کا وسیلہ ھے ؟ نہیں ! ان میں سے کوئی بات بھی اسمیں نہیں ھے - چاندي اور سونے کے محل سراؤں میں رھنے والے بھي اسي طرح موت کے پنجہ میں گرفتار ' مصائب حیات کے ھجوم سے محصور ' تکلیف اور دکھہ کے حملوں سے زخمي ' اور تڑپ اور بے چیني کي چیخوں سے الم ناک دیکھے جاتے ھیں ' جیسا کہ ایک فقیر و مفلس فاقہ مست ' یا ایک پتوں کے جھونپڑے میں بیماري کے دن کاٹنے والا محتاج و بیدس مسکین !

پھر کیا ھے جسکے لیے حق کي عزت کو برباد ' اور خدا کی صداقت کو ذلیل کیا جاتا ھے ؟ وہ کونسي ایسي طاقت ھے جو خدا کو چھوڑ کر ھم حاصل کرلینگے ؟ روپیہ نہ تو ھمیں زمین کي رسوائي سے بچا سکتا ھے اور نہ آسمان کی لعنت سے ' مگر حب زر سے فرض صداقت کي خیانت ھمیں دونوں جہانوں میں عذاب دیسکتي ھے -

کتنے بڑے بڑے تاجدار ' پر ھیبت فاتح ' عظیم الشان سپہ سالار ' نامور محب وطن ' اور محبوب القلوب و ملت پرست انسان ھیں ' جنکے حق پرستانہ عزائم کي استقامت کو اسي لعنت طمع نے ڈگمگا دیا - انھوں نے اپنے ملک ' اپني قوم ' اپني فوج ' اور در اصل اپنے خدا اور آسکي صداقت سے غداري کي ' اور دشمنوں کیلیے دوستوں کو ' غیروں کیلیے اپنوں کو ' ظالموں کیلیے مظلوموں کو ' بے رحم فاتحوں کیلیے بیکس مفتوحوں کو ' اور شیطان کے تخت کي زیب و زینت کیلیے خداے رحمان کے دربار اجلال کي عزت و عظمت کو چھوڑ دیا ! تاریخ کے صفحات ھمیشہ سے اسي درد کے ماتمي ھیں - قوموں اور ملکوں کي داستانیں ھمیشہ اسی ناپاک سرگذشت پر خوں کے آنسو بہاتي ھیں ' اور دولت پرستی کی ملعون نسل آغاز عالم سے ناصیۂ انسانیت کیلیے سب سے بڑا بے عزتي کا داغ رھي ھے !

فی الحقیقة... راہ حق پرستي کي سب سے بڑي آزمایش چاندي کي چمک اور سونے کي سرخی ھي میں ھے ' اور اگر اس منزل پر خطر سے تم گزر گئے تو پھر تمھاري ھمت بے پروا اور تمھارا عزم ھمیشہ کیلیے بے خوف ھے - یہي طمع کا خبیث دیو ھے جسکا پنجہ بڑا ھي زبردست اور جسکي پکڑ قلب انساني کیلیے بڑي ھی مضبوط ھوتي ھے - اسي نے فرزندان ملت سے غیروں کے آگے مخبري کرائي ھے - یہي پکڑ پکڑ کے ابناے وطن کو لے گیا ھے ' اور غیروں کے قدموں پر اخلاق کي ناپاکي اور جذبات کي کثافت کے کیچڑ میں گرا دیا ھے ' تاکہ اپنے وطن ' اپني سرزمین ' اپنے مذھب ' اپني قوم ' اور اپنے بھائیوں کے خلاف جاسوسي کریں ! اسي نے بڑے بڑے مدعیان خدمت ملک و ملت کي برسوں کي کمائي ایک آن کے اندر ضائع کردي ھے ' اور انھیں چار پایونکي طرح گرا دیا ھے تاکہ برسوں کي سچائي کو ایک لمحہ کي طمع پر قربان کردیں - آہ ! یہي انسانیت کیلیے وہ روح خبیث ھے جو بڑے بڑے پاک جسموں ' بڑي بڑي مقدس صورتوں ' بڑے بڑے پر از علم و عمل دلوں کے اندر حلول کرگئی ھے ' اور فرشتہ سیرتوں نے شیطانوں کے ' اور ملکوتي صفات ھستیوں نے خونخوار عفریتوں کے سے کام کیے ھیں !

وہ مقدس عالم جو کتب فقہ کو حیلہ تراشیوں کیلیے اولٹتا ھے ' وہ مفتی شریعت جو جرائم و معاصي کو جائز بنا دینے کیلیے ابلیسانہ فکر و غور کے ساتھہ نئی نئی پر فریب تاویلیں سونچتا ھے ' وہ واعظ جو سامعین کے آگے ان تعلیمات کے پیش کرنے سے گریز کرتا ھے جو انکے اعمال سیئہ کي مخالف ھیں ' وہ صاحب قلم جو اپنی حق پرستانہ سختي کو نفاق آمیز نرمي سے ' اور حریت خواھانہ جہاد حق کو زمزمۂ صلح باطل سے بدلدیتا ھے ' آخر کس سحر و افسوں سے مسحور اور کس دام سخت کا شکار ھے ؟ کونسا جادو ھے جو اسپر چل گیا ھے ' اور خدا سے روٹھہ کر شیطان کے تخت کے آگے سجدہ کرنا چاھتا ھے ؟ کونسی قوت ھے جسکے آگے شریعت کے احکام ' ضمیر کا فتوا ' اور حق کا الہام بیکار ھوگیا ھے ؟

آہ ! کوئی نہیں مگر طمع کا افسون باطل ' اور کچھہ نہیں مگر زر پرستی ' حب مال ' جاہ طلبی ' کا عمل السحر : اولائـك الذین یلعنهم الله و یلعنهم اللاعنون !

من كان يريـد العاجلـة عجلنا له فيها ما نشاء لمن نريد ' ثم جعلنا له جهنم يصلهـا مـذمـومـاً مدحـوراً (اسرائيل)	جو دنیا کے خیر عاجل کا طالب ھو تو ھم جسے چاھتے ھیں اور جتنا چاھتے ھیں اسي دنیا میں دیدیتے ھیں ' مگر آخر کار اوسکے لیے جہنم ھي ھے جسمیں وہ حقیر و ذلیل ھوکر رھیگا !

(عـداوت)

لیکن یاد رھے کہ جسطرح محبت آنکھوں کو بصارت حق سے اندھا اور شنوائي صداقت سے بہرا کردیتي ھے ' بالکل اوسیطرح عداوت بھي آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا بنا دیتي ھے - صداقت کی روشني نظر آتي ھے لیکن وہ نہیں دیکھتا ' حق کی آوازیں بلند ھوتی ھیں لیکن وہ نہیں سنتا ' کیونکہ عداوت نہیں چاھتي کہ انسان غیر کي صداقت و حقیقت کا اعتراف کرے - سفر حریت کی ایک پرخطر اور دشوار گذار منزل یہ بھي ھے جسکو صرف وھی قطع کرسکتـا ھے جو اس میدان کا مرد اور اس معرکہ کا بہادر ھے - اگر انسان کیلیے یہ دشوار ھے کہ اپني غلطي اور انحراف عن الحق کا اعتراف کرے ' تو یہ دشوار تر ھے کہ اپنے دشمن کي سچی راے اور سچے عمل کا اپنے دست و زبان سے اقرار کرے -

لیکن مسلم و مومن زندگي کے فرائض حریت کي ایک دفعہ یہ بھي ھے کہ اگر انصاف و عدل اور حق و صداقت اوسکے سب سے بڑے دشمن کے پاس بھي ھو ' جب بھي اوس روح ایمان کیلیے جو اوسکے ساتھہ ھے ' اپنا سر نیاز اوسکے آگے جھکادے کہ " در مع الحق کیفما دار " :

یا ایها الذین آمنو کونوا قوامین لله شهداء بالقسط ولا یجرمنـکم شنآن قوم علی الا تعدلوا - اعدلوا هو اقرب للتقوی - ان الله خبیر بما تعملون (المائدہ)	مسلمانو ! خـدا کیلیے آمادہ اور حق کیلیے گواہ رھو ! دیکھو کسي قوم کي عداوت و دشمني تمکو حق و عدل سے کہیں باز نہ رکھے - حق و عدل سے کام لو کہ وہ تقوی سے قریب تر ھے اور خدا تمھارے اعمال سے خوب واقف ھے -

کیا اسکے بعد بھي کسي مسلمان کو عداوت و کینہ پروري اعتراف حق سے باز رکھہ سکتي ھے ؟ اگر رکھہ سکتي ھے تو وہ خصائص و امتیازات اسلم سے محروم ھے -

مذاکرۂ علمیہ

ھے - " ایک " " کئی " ھے اور " کئي " " ایـک " - ممکن ھے یہ کہاجاے ' یہ ایک ایسا نتیجہ ھے جسکا مبنی خیال اور جسکا وجود صرف ذھن میں ھے ' مگر اسکے برعکس حالت یہ ھے کہ یہ بالکـل عملي شے ھے ' کیونکہ اسے اعمال انسانیہ سے بہت بڑا تعلق ھے -

دیکھو ! ھم اپنے بھائی اور بہنوں کا کیسا درد رکھتے ھیں ؟ کیا انکے دوش بدوش نہیں کھڑے رھتے کہ خاندان کا فائدہ ایک عام فائدہ ھے ' اور اُسکے لیے کیا ھم میں سے ھر شخص کو اس کار زار ھستي میں جنگ نہیں کرنا چاھیے ؟ دیکھو ' کسیقدر توسع کے ساتھہ کہا جاسکتا ھے کہ افراد کي بہبودي خاندان کی بہبودي کے ساتھہ وا بستہ ھے ' اور جو ایک جزء کے لیے بہتر ھے وھي دوسرے اجزاء کے لیے بھی بہتر ھے ؟ پس اب غور کرو کہ کیا سے کیا ھو جائے اگـر سب لوگ یا کم از کم متمدن اور تعلیم یافتہ آدمي سمجھنے لگیں کہ انسانیت ایک بڑا خاندان ھے اور فوائد کے لحاظ سے نیز اصلیت و حقیقت کے لحاظ سے " ایک " ھي ھے - جو فرق ھمیں نظر آتا ھے وہ افـرادی نفس آگاہ کا فریب ھے - اُسکا سبب صرف ھماري اصلی فطرت کا جہـل ھے - اگر واقعي ایسا ھوجاے توکیا اس سے ایک انقلاب برپا نہ ھوجائیـگا ؟ مجھے تو یقین ھے کہ جلـد یا بدیر ایسـا ضرور ھوگا -

مذھب کي تعلیم اخوت ایک شریفانہ اخلاقی ترغیب تھی مگر اسکي اپیل محبت کے جذبات سے تھي - اسلیے وہ سرد مہر دماغ کے مقابلے میں بے اثر ثابت ھوئي - لیکن اب اسے علم (سائنس) سے مدد مل رھي ھے - اب علم عقیدہ اور محبت کے ھاتھہ میں ھاتھہ ڈالـکر چل رھا ھے اور مشرق میں اُسکي شعاعیں پہنچنے کے لیے ایک نئی پو پھٹ رھی ھے - اب نیکی کا دور قریب ھی ھے - .... اب ھمیں یہ نظر آنے لگا ھے کہ ھم " معرکہ آرا اجزاء دیمقراطي " کا ایک انبار ھي نہیں ھیں بلکہ اجزاء وسیع کا ایک مجموعہ ھیں جو آپسمیں لڑتے اور ایک جسم تیار کرتے ھیں - پس جو اس جسم کے لیے اچھا یا برا ھے ' وہ اجزاء کے لیے بھی اچھا یا برا ھے - ھمارا شعار ھم جنسي اور یکجہتي ھونا چاھیے - شخصیت حد سے زیادہ تیز ھوگئي ھے - ھمیں انسانیت کو استقلال کے ساتھہ پیش نظر رکھنا چاھیے اور اسکے ایک ایک مجموعہ کو تمام کائنـات کے وسیع تر مجموعہ کے لحاظ سے مجموعہ در مجموعہ سمجھنا چاھیے -

الـــہلال :

یہ تحریر اُس عظیم الشان روحاني لٹریچر کے علمي مباحث کا نمونہ ھے جو یورپ اور امریکہ کي موجودہ روحانیات (اسپیریچولیزم) کے معتقدین نے مرتب کیا ھے اور اسی لیے بجنسہ ترجمہ کردیا گیا ھے ' لیکن قارئین کرام اسکے دعاوي اور اظـہارات کی نسبت راے قائم کرنے میں جلدی نہ کریں اور اُس مضمون کا انتظار کریں جو اس موضوع پر الہـلال میں نـکلنے والا ھے - اُسکی تصویریں مـدت سے بنی پڑي ھیں اور بکثرت مواد سامنے ھے لیکن ابتـک لکھنے کی مہلت نہیں ملي - یہ گویا اُس مضمون کا تتمہ ھوگا جو پچھلے دنوں ڈاکٹر رسـل ویلس ایـک طبیعی روحاني کے متعلق شائع ھوا تھا -

ابتـــدائی تعلـــیم

میري مونسٹوري

(۲)

(سلسلے کیلیے جلد حال ملاحظۂ ھو الہلال نمبر (۱۴)

اس طریق تعلیم میں سب سے پہلے جس شے پر توجہ کي جاتي ھے ' وہ اولاً قوت لامسہ ' اور اسکے بعد قوت باصرہ و سامعہ کی ترقي ھے - اسکے لیے پہلے مختلف قسم کے کھیل بچوں کو کھلاے جاتے ھیں - اسکے بعد جو اشیاء کہ ان کھیلوں میں استعمال ھوتي ھیں ' انکی اور انکے ناموں اور عقلي صورتوں کے باھمي ربط و تعلق کي طرف بچونـکي قوت انتباہ کو متوجہ کیا جاتا ھے - مثـلاً ایک استانی نے چند بچونکو بلایا کہ آؤ پانی سے کھیلیں ' اور ایک جگ میں ٹھنڈا یا گرم پاني لیکے انکے ھاتھہ پر ڈالنا شروع کردیا - اب بچے خوش ھو ھوکے نیچے طشت میں ھاتھہ دھو رھے ھیں - جب وہ پاني ختم ھوگیا تو اور منگوایا - مگر ابکی دفعہ پہلی مرتبہ کے برعکس گرم کے بدلے ٹھنڈا یا ٹھنڈے کے بدلے گرم منگوایا - ظاھر ھے کہ جب جلد پر دو متضاد کیفیتیں یکے بعد دیگرے طاري ھونگی تو قوت لامسہ میں ایک قسم کا ھیجان یا انتباہ شدید پیدا ھوگا - چنانچہ بچوں میں ایک خفیف سي حرکت پیدا ھوئي اور بعض کي زبان سے چند غیر موضوع آوازیں نکل گئیں - معلمہ نے فوراً پوچھا کہ کیا ھے ؟ وہ بچے کیا بتا سکتے ھیں جنھوں نے ابھي اپنی عمر کا تیسرا سال بھي پورا نہیں کیا ھے ؟ (کیونکہ اس طریقہ تعلیم میں داخلہ کی عمر صرف ڈھائي سال ھے) اسلیے استانی نے استفہام تقریري کی صورت میں دریافت کیا کہ کیـا پانی گرم ھے ؟ بچوں نے سر ھلا دیا کہ ھاں ! پھر پوچھا کہ پہلے بھي ایسا ھی تھا ؟ انھوں نے سر کے اشارے سے کہا " نہیں " یا کہا : ھاں وہ ٹھنڈا تھا -

یا مثلاً اس نے مختلف قسم کي دفتیاں (پیسٹبورڈ) لیں - بعض نرم اور لچکتي ھوئي ' بعض سخت جیسے لکڑي کا تختہ - اور یہ بچوں کو دیں کہ انہیں لچکاؤ - نرم تو لچک گئي مگر سخت نہیں لچکي - ان سے پھر کہا اور بچوں نے بار بار کوشش کي ' مگر انکي سختی انکے نرم و نازک ھاتھوں کي طاقت سے زیادہ تھي - وہ اس استاني کا منہہ دیکھنے لگے - استاني نے سمجھایا کہ پہلي دفتي نرم تھي اسلیے لچک گئي - دوسري سخت ھے - وہ تم سے نہیں لچکے گی -

(قوت باصرہ کي تربیت)

اب فرض کرو کہ قوت باصرہ کو ترقي دینا منظور ھے ' اور اسمیں بھي خصوصاً مختلف شکلوں کا باھمی امتیاز اور انکے اسماء تعلیم ' تو اسکے لیے وہ مختلف شکلوں کے لکڑي کے ٹـکڑے اور انکے خانے لائیگي - یہ خانے اسطرح بنے ھوتے ھیں کہ انمیں سے ھر ایک میں وھي ٹکڑا جا سکتا ھے جسکے لیے وہ خانہ بنایا گیا ھے - وہ بچوں سے کہیگی کہ ان ٹـکڑوں کو ان خانوں میں ڈالو ! کئي بچے ایک کیس میں لپٹ گئے اور اسکے خـانوں میں لکـڑي کے ٹـکڑے ڈالنا شروع کیا - جس نے اپنا ٹـکڑا ٹھیک اسکے خانے میں ڈالدیا وہ تو پڑگیا ' اور جس نے دوسرے خانے میں ڈالنا چاھا اس سے نہیں پڑا -

زن هوتی هے اور هنکانے والے کي آواز کے ساتهه بے پروائي کرتي هے - جبکه وه سمندرکي ریت کي رسیاں (ریت کي رسي یعني کمزور او ر غیر استوار رشته یا رابطه) بنانے سے انکار کرتي هے اور بت تراشي شروع کردیتي هے - چنانچه تمهیں " قسمت " یا " الهامي هادي " کي حیثیت سے ایک (Pluto) یا ایک (Jove) یا ایک (Tisiphone) یا ایک (Psyceh) یا ایک (Mermaid) یا ایک (Madonna) ملیگا - یه کام خواه هیبت ناک هو یا شاندار' ابلیسی هو' یا قدرسي ' تمهیں انتخاب کا اختیار نهیں - تمهارے لیے صرف یهي رهگیا هے که اسے خاموشی کے ساتهه اختیار کرلو - رهے تم ' تو ایک براے نام صناع کي حیثیت سے تمهارا حصه سرف اتنـا هي هے که خاموشي کے ساتهه ان هدایات کے اندر کام کرو جو نه تو تم نے دیے هیں اور نه جنکے متعلق تم دریافت کرسکتے هو- جو نه تو تمهاري نماز جنازه میں بیان کیے جائینگے اور نه تمهارے خیال کے وقت چهپاے یا بدلے جائینگے - نتیجه دلچسپ هوا تو دنیا تمهاري تعریف کریگي - تم که تعریف کے مستحق نهیں هو دنیا تمهاري تعریف کریگي ' اور اگر نا پسند هوا تو تم تعریف کي طرح الزام کے بهي سزا وار نهیں - دنیا الزام دیگي ! " -

اسکاٹ کي طرح استیوینسن (Stevenson) بهي اسکي تائید کریگا ' جسکا بیان هے که اس نے " ٹریژر آئیلیند" (Treasure Island) کے پندره باب پندره دن میں لکهه ڈالے - مگر اسکے بعد یه کار روائي رک گئي ' اور خاص اسکے الفاظ میں " میرا منهه بالکل خالي تها اور میرے سینے میں ٹریژر آئیلینڈ کا ایک حرف بهي نه تها " مگر اس جزر کے بعد پهر مد هوا ' اور " دیکهو! وه میرے اندر سے چهوٹي چهوٹي نالیوں کي طرح جاري هوئي " چنانچه اس نے هر روز ایک باب کے حساب سے کتاب پوري کر دي !

اس سلسلے میں یه امر بهي یاد رکهنا چاهیے که وه اپنے افسانوں کے خاکے (پلاٹ) خواب میں دیکها کرتا تها ' جیسا که اس نے ایکروس د ي پلینس (Across the Plains) میں بیان کیا هے -

اس قسم کے تجربے دوسرے فنوں کے میدانوں سے بهي منتخب لیے جاسکتے هیں جهاں قوت تخلیق کام کرتي هے- غالباً یه فن ادب سے زیاده موسیقي میں نظر آئیگا - مثلاً (Mozart) کے ذهن میں الهام کي اجنبي (کیونکه الهام " نفس آگاه " کے لیے اجنبي هي هے) نوعیت کا ایک روشن تخیل تها - مصوروں میں سے Watteau ایک عجب انداز کے ساتهه کهتا هے که وه اپني نادره روزگار صناعي پر خود ششدر هے ! یه ظاهر هے که وه ذرا بهي نهیں جانتا که وه کیونکر کرتا هے ؟

في الواقع کوئي ذهن نهیں جانتا که " وه کیونکر کرتا هے ؟ " اگر وه جانتا تو دوسروں کو بهي بتاسکتا - مگر یه شے تو نه نفس کا جاننے والا حصه هے ' اور نه کوئي دوسرا حصه جسے " آگهي " سمجهه سکے - یه تو ایک قوت هے جو مخفي طبقات میں بهت نیچے مدفون هے' اور یه جو همیں نظر آتا هے صرف اسکے نتائج و آثار هیں -

غرض اب یه ثابت هوگیا هے که احساس ' ادراک ' حافظه ' هیجان' جذبات ' تخلیق ' وغیره وغیره کے متعلق ایسے اعمال جسماني و دماغي هوسکتے هیں جو ان تمام چیزوں سے بالا تر هوں جن سے نفس آگاه واقف هے - سائنس نے یه ثابت کردیا هے که هم اپنے آپ کو جسقدر جانتے هیں' اس سے زیاده بڑے هیں - نفس کے اشار فرما ابر کے ٹکڑے چهٹ گئے هیں ' اور ما بعد الطبیعي میں نئے مناظر کا دروازه کهلا هے - هماري روح بے پایاں اور ناقابل پیمایش نکلي هے' اور دفعاً همیں ته خانوں سے نکالکر ناپیدا کنار مرغزاروں میں لیا گیا هے - هم صرف یهي نهیں جانتے که هم آینده چلکے کیا هونگے ؟ بلکه هم کو یه بهي نهیں معلوم که هم کیا هیں ؟

اسلیے هم (Malvolio) کي طرح روح کا تصور عزت کے ساتهه کرتے هیں - صاحب اناشهد ' جس سے مسیح نے اتفاق کیا هے اور اسکا قول نقل کیا هے ' کهتا هے که " هم خدا هیں" یعني ایک نظر خیره کن هستي ' اور ایک نقش حیرت خیال !

لیکن خواه هم اسقدر بلند جالیں یا نه جالیں ' لیکن بهر حال یه کوئي ایسي بهت بڑي بات نهیں کهی گئي هے- کیونکه هم یونان اور ناروے کے بهت سے معبودوں سے کهیں زیاده تعجب انگیز مخلوق هیں - هم کم از کم ذیل کے دانشمندانه مثلث (Triplet) میں ایمرسن (Emorson) کے هم نوا هوسکتے هیں جو ان امور کے متعلق انبیاء کا سا احساس رکهتا هے - وه کهتا هے :

" اگر تجهسے هوسکے تو تو وه پر اسرار خط کهینچ جو صحیح طور پر " تجهے " " اس " سے جدا کردے اور یه بتادے که کون انسان هے اور کون خدا ؟ "

(۳)

متوفي پرو فیسر ولیم جیمس کها کر تا تها که فلسفه کا سب سے اهم مسئـله وحدت و کثرت کا هے - یه کیسے هوسکتا هے که جو " کل" یا " ایک " هو' وهي ایک "عالم" بهي هو جسمیں مادي اور غیر مادي هر قسم کي چیزیں شامل هیں ؟ یه کیسے ممکن هے که ایک هي شے ایک هي وقت میں ایک بهي هو اور کئي بهی ؟ اگر اسکے بر عکس هم کثرت کي طرف سے شروع کرتے هیں - مثلاً یه اور وه ' درخت اور مکان ' پهاڑ اور ملک' خورد بیني کیڑے اور گهانس کي پتیاں یا تتلي' تو یه چیزیں جو بلا اختلاف ایک دوسرے سے علحده هیں ' انهیں هم کیونکر " ایک " دیکهه سکتے هیں ؟ اسوقت یه مسئله نا قابل حل هے - هم دونوں سروں میں کسي ایک سے شروع کرسکتے هیں مگر مشکل یه هے که درمیان میں کوئي ملتقی (Mitting place) نهیں هے - " ایک " همیشه ایک رهیگا او ر " کئي " همیشه کئي رهینگے -

لیکن اس مسئله کے حل کي طرف کم از کم اشاره تو ضرور روح' نفس' یا ذات مخفي (Sublimnal self) کے جدید اصول میں موجود هے جسے ۲۵ برس هوے' سب سے پہلے میرس (Myers) نے پیش کیا تها ' جسکا استقبال جیمس نے علم النفس میں " سب سے بڑي جدید ترقی " کے نام سے کیا ' اور جسکي تائید تازه ترین واقعات سے هو رهي هے -

یه صحیح هے که نفوس انسانیه بهت هیں ' مگر انمیں بهت هي مشابهت هے اور ان تمام علوم میں جنکا تعلق علم الحیات سے هے' یه دیکها گیا هے که مشابهت کا اشاره ایک عام سرچشمه کی طرف هوتا هے - اسلیے ایک طرح سے یه نتیجه نکالنا چاهیے که تمام نفوس انسانیه کا سرچشمه صرف ایک هی هے -

مگر تحقیقات طبیعي کے مشاهدات جیسے (Telepathy) سے یه معلوم هوتا هے که تمام نفوس انسانیه جو یهاں هیں اور اسوقت موجود هیں ' ان میں باهم کچهه اسطرح کا تعلق کامل هے که وه ان تمام طریقوں سے خارج اور بالا تر هے جنکو حواس معلومه سمجهتے هیں - اس یقین کے لیے وجوه موجود هیں که وه اور اسکے همرشته مشاهدات میں اصلي کار فرما وهی نفس کا حصۂ مخفي هے - یه دلائل اسقدر پیچیده هیں که انکي تفصیل یهاں نهیں هو سکتي -

یه اور اسي قسم کے غـور و فکر کا اشـاره اس طرف هے که گو هماري معمولي طبیعی آگهي ایک دوسرے سے جدا اور بظاهر ممتاز نظر آتي هے ' اور اسلیے مخابرات میں نطق اور تحریر کے ذرائع سے بے حد کام لینـا پڑتا هے' تاهم مخفي سطحوں میں هم باهم یکدگر وابسته هیں -

بتغیر استعاره ' هم میں سے هر شخص پاني کي ایک دهار هے جو ایک شهر کي هزارها نلوں میں سے کسي ایک نل سے جاري هے ' مگر پاني وهي هے اوراسي ایک خزانۂ آب (Reservoir) سے آرها هے - اسي طرح وهي ایک روح هے جو هم سب کو پهنچي

کامیاب خوش و خرم اور ناکام کھسیانے ہوے - استانی نے ان ناکام بچوں کو تسلي دي' اور چمکار کے ایک لڑکے سے کہا کہ تمھارا تـکڑا اس طرح کا مثـلاً گول ہے - جب گول خانے میں ڈالوگے جب ھي پڑیگا' - پھر کہا کہ دیکھو اس کیس میں گول خانہ کہاں ہے ؟ اس نے تھوڑي دیر تک تلاش کیا' اور اسکے بعد ڈھونڈھہ نکالا - اس بچے کو کہا کہ اسمیں ڈالدو - بچے نے جب ٹکڑا ڈالا تو اندر چلا گیا - وہ باغ باغ ہوگیا - اسي طرح اور بچوں کو بھي بتایا ' یہاں تـک کہ سبکي شرمساري و ناکامي کامراني کي مسرت سے بدلگئي ' اور اسطرح بغیر کسي باقاعدہ تعلیم کے انھیں ریاضي و اقلیدس کے بڑے بڑے مسائل معلوم ہوگئے !

یا مثلاً شکل کے بدلے رنگوں کے باھمي فرق اور انکے نام بتـانا مقصود ہیں - وہ لکڑي کي رنگیں تختیاں بچوں کے آگے رکھدیگي اور رنگ برنگ کي ریشمي پٹیاں انکو دیگي کہ ان تختیوں پر باندھدیں - پٹیوں کے دینے میں ایسي ترتیب ملحوظ رکھیگي کہ بندھنے کے بعد ایک عجیب دلفریب منظر پیدا ہو جاے - بچے اسے دیکھکے خوش ہونگے' اور اسي سلسلہ میں انھیں ایک ایک رنگ کا نام یاد کرا دیگي !

(لامسہ و سامعہ)

اس طریق تعلیم میں بعض کھیل ایسے ہیں جن سے قوت لامسہ اور قوت سامعہ ' دونوں کي ایک ساتھہ پرداخت و بالیدگي ہوتي ہے - یہ کھیل اندھیرے میں ہوتا ہے - اسکے تمام کھلونے پتھر یا کسی اور وزن دار شے کے ہوتے ہیں -

فرض کرو کہ استاني یہ کھیل کھلانا چاھتي ہے تو وہ ایک بچے کو بلائگي ' اور اسے ایک ایسي میز کے پاس کھڑا کرائیگي کہ اس لڑکے کا ھاتھہ ایک طرف سے دوسري طرف جاسکے - اسکے بعد اسکي آنکھوں پر پٹي باندھدیگي ' اور اس میز پر پتھر کے چند ٹکڑے جو ایک دوسرے سے وزن اور قد و قامت میں مختلف ہوتے ہیں ' لڑھکا کر بچے سے کہیگي کہ انھیں چنکے اس طرح رکھدو کہ جو پتھر جس پتھر سے وزن میں کم ہو وہ اسکے بعد ھي رکھا جاے - بچے کي آنکھیں بند ' وہ نہیں جانتا کہ کون ٹکڑا کدھر گیا ہے ؟ پھر وہ کیونکر معلوم کریگا کہ سب سے زیادہ وزندار ٹکڑا کون ہے اور کدھر گیا ہے ؟

استاني بچے کو ھدایت کریگی کہ وہ ان ٹکڑوں کي آواز غور سے سنے - ظاہر ہے کہ جو شے بھاري ہوگي اسکے گرنے کي آواز بھي بھاري ہوگي ' اور جو چیز ھلکي ہوگي ' اسکے گرنے کي آواز بھي ھلکي ہوگي - اسي آواز سے بچہ نہ صرف ٹکڑوں کی جگہ کو بلکہ انکا وزن بھي معلوم کرلیگا ' اور اگر وہ اسمیں کامیاب نہ ھوا تو پھر وہ ٹٹولکے جمع کریگا اور دونوں ھاتھوں میں تولکے انکے وزن کو معلوم کرلیگا -

غرض اس کھیل میں قوت لامسہ اور قوت سامعہ' دونوں کي تربیت و ترقی ہوتي ہے -

(جسماني ورزش)

اس طریق تعلیم میں صرف حواس ھي کی پرداخت و بالیدگي پر توجہ نہیں کي جاتي ' بلکہ حواس کے ساتھہ ساتھہ اعضا و جوارح یعني ھاتھہ پیر وغیرہ کے نشو و نما کا بھي پورا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے -

ہر بچے کے کھلونے اور دوسري ضرورت کي چیزیں ایک جگہ قرینے سے رکھی ہوتي ہیں -

انکے لانے کے لیے نوکر نہیں ہوتا - بچہ اپنے کھلونے خود ھي اٹھا کر لاتا ہے - جب کھیل سے فارغ ہو جاتے ہیں تو جہاں سے وہ شے لاتے ہیں وہیں رکھہ آتے ہیں - کام کی عادت ڈالنے اور ھتھہ پیروں کی نادانستہ ورزش کے لیے یہاں تـک کیا جاتا ہے کہ کپڑے پہننا ' جوتوں کی لیس باندھنا ' ھاتھہ منھہ دھونا ' نہانا وغیرہ وغیرہ تمام کام استانیاں اپنی موجودگی میں ان بچوں سے لیتی ہیں - جو کام ایسے ہیں جنھیں ہر بچہ خود کرلے سکتا ہے ' وہ تو خود کرتا ہے اور جو کام وہ تنہا نہیں کرسکتا ' اسمیں دوسرے بچے اسکی مدد کرتے ہیں -

(طـریق کتـابت)

یہ اس طریق تعلیم کی اولین منزل ہے - عام طور پر ابتدا پڑھانے سے کی جاتی ہے ' مگر اس تعلیم میں کتابت قرات پر مقدم ہے - اس سے یہ نہ سمجھنا چاھیے کہ ھندوستان کی طرح بچوںکو حروف کی شکلیں بنا کے دیدي جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ انکے نام ' شکل ' اور پھر لکھنا ' یہ تینوں کام ایک ساتھہ ھي کرو -

نہیں ' اس تعلیم کي تمام چیزوں کي طرح کتابت کی تعلیم بھی کھلونے ھي کے ذریعہ دیجاتی ہے - دفتی کے ٹکڑوں پر ورق سنبادہ (emery paper) کے حروف کٹے ہوے چسپاں ہوتے ہیں - یہ حروف بچوں کو دیدیے جاتے ہیں - وہ ان سے کھیلتے ہیں - کھیل اس انداز سے ترتیب دیے گئے ہیں کہ بچوں کو ان حروف پر لازمی طور پر انگلی پھیرنا پڑتی ہے - اسطرح قبل اسکے کہ بچہ قلم اور روشنائی لیکر لکھنے بیٹھے' اسکی انگلیاں ان تمام گردشوں کی عادي ہو جاتی ہیں ' جنکی ضرورت حروف کے لکھنے میں پڑتی ہے ! !

پھر صرف اسي پر اکتفا نہیں کیا جاتا ' بلکہ جسطرح ھمارے یہاں قدیم طرز تعلیم میں میانجي بچوں کو تختے بناکے دیتے ہیں کہ بچے اس پر ھاتھہ پھیریں' اسیطرح ان لڑکوں کو بھي بنے بناے حروف دیے جاتے ہیں جنکا جوف خالي ہوتا ہے - وہ انمیں رنگ بھرتے ہیں - جب بچے اچھی طرح حرفوں کي شکلیں پہچاننے لگتے ہیں تو پھر مرکبات بتاے جاتے ہیں -

(تعلیم کتابت کي مدت)

مسٹر ھولمز مفتش (انسپکٹر) تعلیمات انگلستان لکھتے ہیں :

" لکھنے کے لیے اسطرح سے تیار ہونے میں ان بچوں کا ڈیڑھہ مہینے سے زیادہ صرف نہیں ہوتا جنکي عمر ابھي صرف چار ھي سال کي ہے - جب یہ مدت گذر جاتي ہے تو وہ روشنائي سے سادہ اور بسیط مرکبات لکھنا شروع کرتے ہیں - اگر مشق جاري رہے تو تین مہینے نہیں گذرنے پاتے کہ بچے کا خط نہایت خوشنما ہوجاتا ہے !

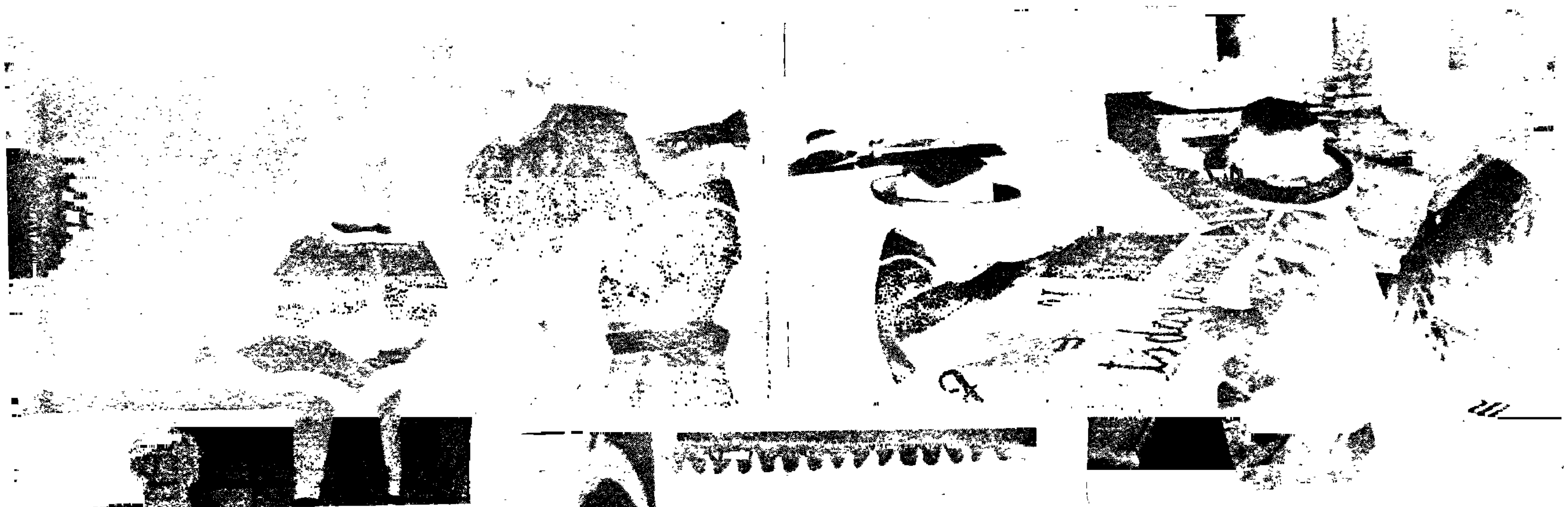
جب بچے کو لکھنا آجاتا ہے تو اسے پڑھنے پر لگایا جاتا ہے - پڑھنے میں وہ صرف انھي الفاظ کو نہیں پڑھتا جنکو وہ خود لکھتا ہے ' بلکہ اسے ہر قسم کي تحریر پڑھائی جاتي ہے ' خواہ وہ مطبوعہ ہو یا قلمي ' اور خود اسکي لکھی ہوئی ہو یا غیر کي -

بچے کو جس زبان کی تعلیم دي جاتی ہے ' وہ اگر ایسي زبان ہے جسمیں تمام حروف پڑھے جاتے ہیں - یعني کوئی حرف بھي سائیلینٹ یا غیر ملفوظ نہیں ہوتا ' تو اسکے سیکھنے میں بچے کو بہت سہولت ہوتي ہے - چنانچہ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بچوںکو اطالي زبان انگریزي' فرانچ' اور جرمن وغیرہ کی نسبت جلد آجاتی ہے - کیونکہ اطالي میں سائیلینٹ (حروف غیر ملفوظ) کا جھگڑا نہیں ہے "

پڑھنے کي ابتدا مفرد اسماء سے کرائي جاتي ہے - اسکے بعد مفرد صفات اور صفات کے بعد جملے بتائے جاتے ہیں - تمام الفاظ

مس مونٹسوری کی ابتدائی تعلیم

اس طریقه کے سب سے بڑے کامیاب اسکول کے چھه کلاس جسکی معلمه مس جارج هیں



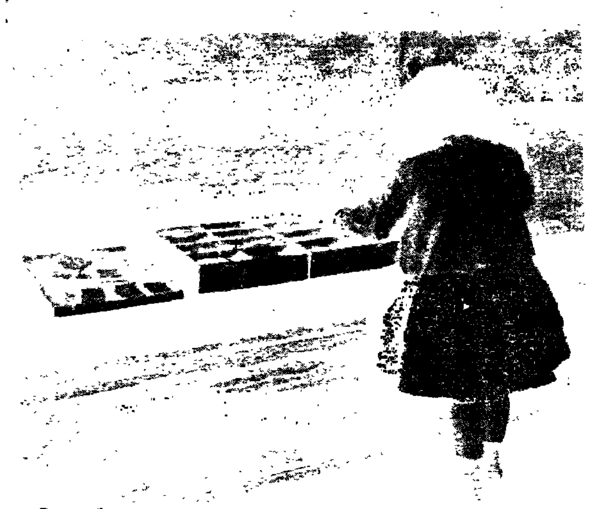
یه پانچ تصویریں مس مونٹسوري کي ایجاد کردہ ابتدائی تعلیم کے متعلق هیں -

(۱) مس جارج معلمه بیٹھي هیں بچوں کے سامنے کاغذ کے کٹے هوے حروف رکھدیے هیں جنسے الفاظ ترکیب پاتے هیں - بچوں کو بتا رهي هیں که الفاظ کے کیونکر هجے کیے جائیں ؟

دو خانے اسکے ایسے بناے جاتے هیں جنکے اندر تمام حروف کاغذ کے ترشے هوے آجاتے هیں ' اور تعلیم حروف میں ابجد کے پانچ ست استعمال کیے جاتے هیں -

(۲) معلمه بچوں کو بتا رهي هے که ضخامت ' قد ' اور قطر و عرض کی بنا پر کیونکر اشیا کو شناخت کیا جا سکتا هے ؟ موضوع تعلیم یه هے که قوۃ لامسه کے ذریعه مختلف اشیا کي شکلیں معلوم کي جائیں - طریقه تعلیم یه هے که بچے کي آنکھوں پر پٹي باندہ دیتے هیں اور اسکو کوئي تعلیمي چیز دیر





پوچھتے هیں که کیسي هے ؟ اسکے بعد پٹی کھول دي جاتی هے ' اور بچه دیکھکر معلوم کرلیتا هے که اسکا اندازہ صحیح تھا یا نہیں -

(۳) بہت سے چھوٹے چھوٹے لکڑي کے ٹکڑے هیں جنکي بلندي اور عرض باهم مختلف هے - معلمه بچوں سے کہتي هے که انھیں تلے اوپر رکھتے چلے جاؤ - اسطرح انکو طول و عرض اور حجم و ضخامت اشیا کے علم کي مشق کرائي جاتي هے -

(۴) رنگوں کے بکس هیں جنکے عکس سے مختلف قسم کے ملے جلے رنگوں کے تماشے اور کھیل بنتے هیں اور بچه نہایت دلچسپي سے ان میں مشغول هو جاتا هے - رنگوں کي تعداد ۸ هے - اور انکے عکس اپني اصلي ترتیب میں اسطرح نظر آتے هیں که یکے بعد دیگرے انکا باهمي تدریجي فرق نمایاں هو جاتا هے - موضوع تعلیم رنگوں کی شناخت اور انکی ترکیبی حالتوں کا علم هے - رنگوں





کا فطري حسن خود بخود بچے کو اپني طرف متوجه کرلیتا هے !

(۵) اس مرقع میں بائیں جانب کا بچه واٹرکلر سے رنگ بھر رها هے - درمیان میں جو لڑکي بیٹھي هے وہ لیس بن رهي هے - تیسري لڑکي بٹن لگا رهي هے - اس کھیل کا موضوع درس یه هے که انگلیوں کي مشترکه حرکت کو ضمناً ترقي دي جاے - اس طریق تعلیم میں ریاضي ورزش کي ابتدا انگلیوں سے کرائي جاتي هے کیونکه تمام اعمال ید میں انگلیاں هي اصلي قوت کار هیں -

(۶) لکڑي کے دو ٹکڑے هیں جنپر مختلف رنگوں میں ایک سے لیکر نو تک کے عدد منقوش هیں - معلمه پہلے ان ٹکڑوں کو باهم ملاکر رکھدیتي هے اور بچے کو انکے خوشنما و مختلف رنگوں کي ترتیب دکھلا دیتي هے - بچه جب اچھي طرح دیکھه لیتا هے تو پھر اس سلسلے کو منتشر کردیتي هے اور اس سے کہتي هے که اب آسي طرح تم بھي ملاکر دکھلاؤ - رنگوں کا اختلاف ' انکي باهمي آمیزش کي طبیعي خوشنمائي ' انکي ترتیبي حالت کا سلسلهٔ الوان ' اسقدر دلفریب هوتا هے که بچه پوري دلچسپي سے از خود انھیں جوڑ کے رکھنے کا شائق هو جاتا هے - موضوع تعلیم علم حساب کا ابتدائي درس هے - اس رنگین کھیل سے بچونکو خود بخود تعداد اور ابتدائي عشرۂ حساب کا علم حاصل هو جاتا هے -

مراسلات

اردو پریس کی تنظیم

ایک اهم تجویز

صوبۂ پنجاب و اگرہ و اودهه کے اسلامي اخبارات

جناب نے از راہ نوازش نیازمند کي تحریر الهلال جلد حال نمبر ۱۲ میں درج فرماکر جو جواب مرحمت فرمایا هے ' اسکا شکریه ادا کرتا هوں - میں نے لکها تها که صوبۂ متحدہ مسلمانوں کے بڑے بڑے امور کا مرکز هے مگر یہاں سے کوئي با وقعت اخبار نہیں نکلتا - جناب نے اس پر تعجب کیا هے اور لکها هے که اخبارات تو نکل رهے هیں - پهر خود هي یه راے دي هے که روزانه کیلیے کوشش کرني چاهیے اور بہتر هے که اخبـار مشرق یا کوئي اور اخبـار روزانه هوجاے -

لیکن گذارش هے که میں اسقدر دنیا سے بے خبر نہیں هوں که مجهے ایک صوبے کے مشہور اخبارون کا حال معلوم نہو اور سمجهتا هوں که وهاں سے کوئي اخبار نہیں نکلتا - مجهے معلوم هے که علی گڈہ گزٹ اردو کا سب سے پہلا وقیع اخبار وهیں سے نکلتا هے - البشیر اور مشرق بهي وهیں سے نکلتے هیں - جناب نے انکي تعریف کي هے - ممکن هے که ایسا هی هو مگر میرا مقصد تو یه تها که گو بہت سے اخبار نکل رهے هیں ' لیکن همارے لیے انکا وجود و عدم برابر هے - کوئی آزاد مسلمان اخبار نہیں نکلتا - ان سب کي پالیسی کا حال دنیا کو معلوم هے -

میں چاهتا هوں که اس صوبے میں ایک کمپنی قائم کی جاے جس سے نیا اخبار نکالنا چاهیے - ایک هفتہ وار ایک روزانه - ملک میں اب ازاد اخبارات کا کافي ذوق پیدا هوگیا هے ' اور ارزاں قیمت هو تو کمپنی کو نقصان کا خوف بهي کسي طرح نہیں هو سکتا - آپ جن اخبارات کو بتلاتے هیں ' انسے مسلمانوں کي موجودہ سیاسي حالت کو نفع نہیں پہنچ سکتا - وہ آنهیں آگے لیجانے سے قاصر هیں اور اپني اغراض کي بنا پر سعی کرتے هیں که هوسکے توپهر پیچهے هٹجائیں - مجهے آپکا ایسا خیال پڑهکر سخت تعجب هوا ....

میرا تو یه خیال هے که اب حالت بدل گئي هے ' اور اسلامي پریس کا صرف اشخاص کي قوت پر چهوڑ دینا ٹهیک نہیں - چاهیے که هر صوبے میں کمپنیاں کهل جائیں - هر کمپني ایک روزانه اور ایک هفتہ وار اخبار ایک هي اصول اور پالیسي کے ماتحت جاري هوں - اسطرح تمام مسلمانان هند ایک هي طرح کي صدائیں سننے لگینگے - ایسا هونا کچهه مشکل نہیں هے - جو لوگ زمیندار فنڈ میں بار بار چندہ دیکر اپني بیداري کا ثبوت دیچکے هیں ' کیا وہ ایک مرتبه سو پچاس روپیه دیکر کمپني میں شریک نہیں هوسکتے ؟

میں پہلے لکهه چکا هوں اور اب پهر اعادہ کرتا هوں که اگر کمپني قائم هو تو صوبجات متحدہ کی کمپني میں ایک معقول حصه سب سے پہلے میں خریدونگا - جناب اس تجویز پر غور فرمائیں اور اهل الراے بزرگوں سے مشورہ کریں - اگر آپکا قلم ساتهه دے تو ایسے صدها کام هوسکتے هیں -

نیاز مند - ن - ح -

نوٹ الهلال :

اس عاجز کا بهي یه مقصد نه تها که آپ کو ان اخبارات کي خبر نہیں ' لیکن چونکه آپنے مطلق نفی سے کام لیا تها ' اسلیے میں نے بهي صرف اثبات هي کو کافي سمجها -

آپکا یه خیال که " صوبجات متحدہ سے جو مسلمان اخبارات نکل رهے هیں انکا وجود و عدم برابر هے " میرے عقیدے میں اسدرجه افسوس ناک خیال هے که اگر اسکي تغلیط کردینے کا ارادہ نہوتا تو میں اسے شائع بهي نه کرتا جیسا که آگے چلکر دس بارہ سطریں مجبوراً کاٹ دي هیں - اختلاف راے دوسري چیز هے - همکو اپني بصیرت کے مطابق اپنی راے کو ترجیح دینے یا حق سمجهنے کا پورا حق حاصل هے - مگر دوسروں کي نسبت یه سمجهه لینے کا که انکا وجود محض بیکار و لا حاصل هے ' کسي کو حق نہیں پہنچتا - صوبجات متحدہ سے جسقدر اخبارات نکل رهے هیں ' وہ بهي مثل تمام اخبارات کے بقدر اپني طاقت او ر سمجهه کے ملک و قوم کي خدمت کر رهے هیں ' اور جب تک صریح واقعات سامنے نه هوں اس وقت تک نیتوں کے لیے عدالت کهولنا اور فیصله کرنا بہت نازیبا انساني جسارت هے -

بیشک میں نے البشیر اور مشرق وغیرہ کي تعریف کی تهي لیکن اسکے وجوہ بهي لکهدیے تهے ' اور ان اعتبارات سے اب بهي ان اخبارات کو اچها سمجهتا هوں اور یقین کرتا هوں که انکا وجود مفید هے اور وہ اپني قوت کے مطابق خدمت کررهے هیں -

اسی طرح مساوات ' قیصر هند ' مسلم گزٹ باردوم ' یه تمام اخبارات بهي اسي صوبے سے نکل رهے هیں ' اور میں نہیں سمجهتا که آپکے پاس اسکے لیے کیا وجوہ هیں که اُنهیں کلیتاً نظر انداز کردیں ؟ میں ان سب میں کچهه نه کچهه خوبیاں پا تا هوں ' اور ان میں هر شخص اسي طرح خدمت قوم کي سعي کررها هے جس طرح آپکے پیش نظر اشخاص -

رهی پالیسي اور اصول نگارش وآراء ' تو یه اپنی اپنی سمجهه هے اور اپنی اپنی بصیرت - جّس طرح اور جس قوت سے ایک شے آپکو مفید نظر آرهی هے ' بہت ممکن هے که بالکل اسی طرح دوسرے کو مضر نظر آتي هو - آپکو چاهیے که آپ جس عقیدہ کو حق سمجهتے هیں اسکا اعلان کیجیے ' اسکے مخالف خیـالات کا پوري قوت سے رد کیجیے ' معروف کی دعوۃ دیجیے اور منکر سے لوگوں کو بچائیے اور اسمیں کسی کی پروا نه کیجیے - لیکن یه اسکے لیے مستلزم نہیں که آپ انکی دوسري خوبیوں سے انکار کردیجیے یا انکے وجود هی کو کالعدم سمجهیے -

البته اگر آپکے پاس ایسے وجوہ موجود هیں جنکی بنا پر آپ نیتوں کو اغراض سے آلودہ پاتے هیں ' تو ایسی راے رکهه سکتے هیں ' مگر میرے سامنے تو ابهي وہ وجوہ نہیں هیں -

رها اردو پریس کی تنظیم و وحدت کا خیال تو بلا شبهه یه بہترین خیال هے - متعدد واقعات نے بتلا دیا هے که اخبارات کو اشخاص کے هاتهه میں چهوڑ دینا بہتر نہیں - پریس ایکٹ ایک شخص کے پریس کو ضبط کرنے کی جگه بہتر هے که صدها اشخاص کے مشترکه مال کو ضبط کرے ' اور اس طرح جو کچهه نقصان هو وہ هر شخص

، پر لکھے هوتے هیں - کارڈ کي رهي شکل هوتی هے جو
بر لکھے هوے لفظ کے مطلب کي هوتي هے - مثلاً ایک کارڈ پر
لکھا هوا هے' تو یه کارڈ خود بهی کتے هی کي شکل کا هوگا -
، علي هذا -

جب تک مفردات کی تعلیم هوتی رهتي هے' اسوقت تک ان
، کي کتاب یہي کارڈ هوتے هیں - لیکن جب یه دور ختم هوجاتا
ور جملوں کا وقت آتا هے تو ان کارڈوں کے بدلے سیاه تختے
مال کیے جاتے هیں - جملے زیادہ تر کھیل کے سوالات یا احکام
، هیں - استاني اس قسم کے جملے تختے پر لکھکے بچوں سے
تي هے' اور پھر اسکي تعمیل کراتي هے -

اس طریق تعلیم میں غیر معمولي کامیابي هوي هے - چنانچه
ے جنکي عمر ابھي ساڑھے تین برس کي تھی' بغیر اسکے که وه
منت کے لیے بھي یه سمجھکر دل گرفته هوں که وه پڑھرهے هیں'
، نے انگریزي لکھنا اور پڑھنا سیکھه لیا !!

یه کوئی مستثنی واقعه نهیں بلکه اس تعلیم کا ایک مسلم
ه هے - چنانچه مسٹر هولمز' جنھوں نے اس طریق تعلیم کو
ت دقت نظر سے دیکھا هے' کہتے هیں که اس تعلیم
ں یه کوئي تعجب انگیز امر نهیں که بچه اسقدر جلد نوشت
ند سیکھه لیتا هے - یه ایسا هي هے جیسا که وه چلنا پھرتا اور بولنا
هے !

(حســـاب)

پڑھنے کے بعد حساب کي باري آتي هے - حساب بھي بالکل
هي کھیل میں سکھایا جاتا هے - میري مونٹسوري نے بعض
کھیل ایجاد کیے هیں جنمیں گنتي کا هونا ناگزیر هے - اس
کے کھیلوں کے لیے اس خاتون نے بعض خاص قسم کے کھلونے
بنائے هیں جن پر گنتي لکھي هوتي هے - یه کھلونے بچوں
دیے جاتے هیں اور وه ان سے کھیلنا شروع کرتے هیں - یہي
انھیں حساب سیکھا دیتا هے !

اس طریق تعلیم کا تجربه اسوقت صرف ان لڑکوں پر کیا گیا
جو ابھي طفولیت کے دور میں تھے' لیکن امید هے که ان لڑکوں
تعلیم میں بھي کامیاب هوگا جو اس منزل عمر سے گزر چکے هیں -

(معـلـمـات)

یہاں تک تو فن تعلیم کے متعلق بحث تھی - اب هم چند کلمات
وں اور استانیوں کے متعلق کہنا چاهتے هیں -

عام طور پڑھانے والوں کا قاعده هے که جب وه بچے کو کوئي
چیز شروع کراتے هیں تو پہلے اسے بتا دیتے هیں' پھر اس سے
ے هیں که اسکي نقل کرے - یا اگر دیکھتے هیں که بچه ایک
رها هے مگر اس سے نهیں هوتا' تو فوراً اسکي مدد کرنے لگتے
- یا اگر اس نے کرتو لیا مگر اسمیں کسي قسم کي غلطي
ي هے' تو خود هي اسے درست کردیتے هیں -

لیکن اس طریقه تعلیم کی استاني جب کوئي نئي شے شروع
چاهتي هے تو ایسے مواقع پیدا کرتي هے که بچے کو خود بخود
کی طرف توجه هو - جب انکو متوجه دیکھتي هے تو منتظر
ي هے که وه خود بخود اسکو کرنا چاهے - البته جسوقت اسے یه
سوس هوتا هے که بچه خود نهیں کرسکتا کیونکه اپني کوشش
کرچکا هے' تو پھر اسوقت بتادیتي هے -

اسی طرح اگر وه غلطي کرتا هے تو کوشش کرتی هے که خود
غلطي پر متنبه هو جاے - اگر نهیں هوتا تو پھر توکتی هے اور
ش کرتی هے که وه خود هی اسے درست کردے - جب اسمیں
، کامیابی نهیں هوتي تو پھر مجبوراً خود هی بتا دیتی هے -

اسلیے قدرتاً اس طریق تعلیم کي کامیابي کا دار و مدار پڑھانے والوں کی لیاقت و قابلیت پر هوتا هے' اور اس کے لیے جس قسم کی نوعیت اور جس مقدار کی قابلیت کی ضرورت هے وه اس سے بالکل مختلف اور بہت زیاده هے' جو عام مدارس کے لیے درکار هوتی هے -

چنانچه جس مدرسه کو بدقسمتي سے قابل استانیوں یا استادوں کی کافي تعداد نهیں ملتی' اسے مجبوراً بند کر دیا جاتا هے - مسٹر هولمز کہتے هیں :

" میں نے پانچ مدرسے جو اس طریق تعلیم کے لیے قائم کیے گئے' دیکھے - مگر ان میں سے چار کو کامیاب اور ایک کو ناکام پایا - اسکی وجه مہتممه کا اس طریقه کے تفصیلی حالات سے جہل تھا - میں نے اسکی اصلاح کي بہت کوشش کي مگر بالاخر مدرسه بند هي کر دینا پڑا "

(موانع رواج تعلیم جدید)

قابل استانیوں کے قحط کے علاوه اس طریق تعلیم کي راه میں ایک دوسرا سنگ گراں اسکي گرانی بھی هے - سب سے پہلی بات تو یه هے که اسمیں عام طریق تعلیم کی نسبت جگه زیاده درکار هوتی هے - عام تعلیم میں فی بچه ۹ فیٹ جگه کافي هوتي هے مگر اسکے لیے کم از کم ۱۵ فیٹ چاهیے - کیونکه اول تو یہاں بچے آزاد اور خود مختار هوتے هیں - چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کے متعلق کسي قسم کي روک ٹوک نهیں هوتي - دوسرے اس کے لیے ساز وسامان بھی بہت هوتا هے جسکے لیے وسیع جگه کی ضرورت هے - پھر اسمیں استانیاں بھی بہت چاهییں کیونکه ایک استاني مشکل سے بیس لڑکوں کو پڑھا سکتي هے -

با ایں همه امید هے که بہت جلد یه طریقه تمام یورپ اور امریکه میں رائج هو جائیگا - کیونکه یه اب تجربه کي حد سے گزر چکا هے اور اسکے فوائد منظر عام پر آچکے هیں -

(گورنمنٹ هنـد اور مسئلۂ تعلیم)

لیکن کیا گورنمنٹ هند بھي اس طریق تعلیم کے فوائد معلوم کرکے بدبخت هندوستانیوں تک اسے پہنچانے کی کوشش کریگی ؟ کیا جو گورنمنٹ اپنے تئیں هندوستان کا تربیت فرما بیان کرتی هے' وه چند امتحان لینے والی یونیورسٹیوں کو قایم کرکے تمام فرائض تربیت سے سبکدوش هوگئی هے ؟ افسوس که اسکے جواب میں بحالت موجوده مایوسی کے سوا اور کچھه نهیں هے !

مسئلـۂ اصلاح نـــدوه

بتاریخ ۳ - اپریل جامع مسجد کھل گاؤں میں بعد نماز جمعه ایک عام جلسه مسلمانان کھل گاؤں کا زیر صدارت جناب ابو نعیم صاحب بي - اے بدیں غرض منعقد هوا که ندوه کي موجوده حالت کے متعلق قوم کو توجهه دلائے -

لائق صدر انجمن نیز جناب حافظ مولوي منظر علي صاحب نے بہت هي اچھے پیرایه میں ندوة العلما کي سرگذشت اور اغراض و مقاصد بیان کیے - اسکے بعد حسب ذیل تجویزیں باتفاق رائے منظور هوئیں جو بغرض آگاهي قوم روانه کیجا تي هیں :

(۱) یه جلسه طلبائے دارالعلوم ندوة العلما کي اسٹرائک کو نهایت افسوس کي نظر سے دیکھتا هے' اور اس نازک وقت میں بہت هي غور طلب معامله سمجھتا هے -

(۲) یه جلسه بھي خواهان قوم سے درخواست کرتا هے که وه بعد کافي اور غیر جانبدارانه تحقیقات کے اپني توجهه اصلاح و استقلال ندوه کي طرف منعطف فرما کر قوم کو مشکور فرمائیں -

(۳) یه جلسه موجوده ناظم ندوة العلما سے غیر مطمئن هے اور انھیں اس عهده کیلیے موزوں نهیں سمجھتا -

ناچیز شرف الدین

بلکه ميرا گمان تو يه هے که جو لوگ مولوي عبد السلام صاحب کو محض اس بنا پر گالـياں دے رهے هيں وه خود اس قسم کے گناهونکا ارتکاب بارها کرچکے هونگے ' اور ميرا دعوى هے که غالباً آينده بهى ضرور کرينگے - مثال کے ليے دهلي مسلم ڈيپوٹيشن کا واقعه کافي هے - ميں سمجهتا هوں که مختلف الخيال لوگوں کو شمول ڈيپوٹيشن کي ترغيب و تحريص ميں جو پرائيوٹ خطوط لکهے گئے هونگے يا زباني گفتگو کي گئي هوگي' اسميں اس سے زياده دروغ مصلحت آميز حرف پيش آيا هوگا - اور يقيناً يه ظاهر کيا گيا هوگا که خود وايسراے کا منشا هے که ايک ايسا ڈيپوٹيشن آئے' يا سر علي امام کي گفتگو سے معلوم هوا که وايسراے کي يه خواهش هے - وقس على هذا -

اصل يه هے که هم لوگ دوسروں کي اخلاقي کمزوريوں پر طعن کرنے ميں بهت بے باک هيں ليکن خود اسي قسم کي کمزوريوں ميں مبتلا هوجانے کيليے بادنى تحريک آماده رهتے هيں - مثلاً کيا يه واقعه حيرت انگيز نهيں هے که نواب صاحب رامپور کے ڈيپوٹيشن کے متعلق جن جن باتوں پر سنگين سے سنگين اعتراض کيے جاتے تهے' بعينه اسي قسم کي باتوں کي تائيد ميں اب جديد دهلي ڈيپوٹيشن کے ضمن ميں قوي سے قوي دلائل پيش کيے جا رهے هيں ؟

الله تعالے مسلمانوں کو حق کي اعانت اور اسپر استقلال کي توفيق اور تلون سے احتراز کا حوصله عطا فرماے -

دهلي ميں جلسه

ندوه کے متعلق ۱۰ مئي کا اجتماع

(از حاذق الملک حکيم محمد اجمل خانصاحب)

۱۰ - مئي کو دهلي ميں جو جلسه هونے والا هے ' اوسکے متعلق مختلف قومي جرائد ميں موافق اور مخالف بحثيں هو رهى هيں جنهيں ميں قومي بيداري کي ايک علامت سمجهتا هوں - ميرا خيال هے که کسي مسئله ميں جب اختلاف هوتا هے تو عام طور سے يه اختلاف کبهي تو واقعات پر کم غور کرنيکي وجه سے هوتا هے' اور کبهي اسليے هوتا هے که دو گروه جو مختلف خيالات کے هوتے هيں ' اپنے اپنے نصب العين کي روشني ميں اس مسئله کے مختلف پهلؤں کو ديکهتے هيں -

ميں ان سطور ميں يه کهنا نهيں چاهتا که ندوة العلما کے اصلاحي جلسه کے متعلق جو اختلاف هے ' وه ان دونوں قسموں ميں سے کس قسم کا هے ؟ کيونکه اسے ميں آپ کے اخبار کے پڑهنے والوں کيليے چهوڑتا هوں ' اور سمجهتا هوں که يهي طريقه زياده بهتر اور زياده مناسب هے -

ندوة العلما اس ليے قائم کيا گيا تها که اسکے طلبه ايک اعلى نصاب تعليم اور اعلى تربيت سے مستفيد هوسکيں' اور اسکے بعد وه خدمت اسلام کو مختلف ضرورتوں کے لحاظ سے انجام ديسکيں - يه شريف اور اعلي مقصد اس وقت پورا هو رها هے يا نهيں ؟ اور اسکے پورا هونيکي هندوستان کے اهل اسلام توقع کر سکتے هيں يا نهيں ؟ اس کا فيصله صرف مسلمانوں کے هاتهه ميں هے -

گو ندوة العلما کا انتظام پست حالت ميں هو' گو قواعد کي خلاف ورزي بهى اسميں هوتي هو' اور گو اسکا مالي انتظام بهي قابل اطمينان نهو' ليکن سب سے زياده اس بات کا فکر هے که وه اپنے اساس سے روز بروز دور هوتا جاتا هے' اور اس بات کے خوف کرنيکے وجوه پاے جاتے هيں که وه ايک معمولي مدرسه کي صورت نه اختيار کرلے - اگر اس خيال سے چند اهل الراے ايک جگه جمع هوں اور ندوه کي بهتري کے ذرائع پر غور کريں ' تو ميرے خيال ميں ايسے جلسے کو بے ضرورت يا مضر بتانے سے يه بهتر هوگا که اس ميں شرکت کيجاے ' اور صرف انصاف اور اعتدال کے ساتهه مخالف اور موافق بيانات کو سن کر اُن پر صحيح راے قائم کيجاے -

ميں يه بهي ظاهر کرنا ضروري سمجهتا هوں که سب سے پہلے دوستانه تبادلۀ خيالات کي کوشش کيجائيگي - اگر اسميں بدقسمتي سے کاميابي نهوي تو انصاف کيساتهه راے قائم کرکے (خدا همیں اسميں توفيق عطا فرماے) اصلاح کا مطالبه کيا جاے گا (بشرطيکه اسکي ضرورت هوئي) - اور مطالبه اصلاح کا طريقه بهي اميد هے که معتدل هي هوگا -

ميں نهايت افسوس کے ساتهه اُن معزز دوستوں سے جن کا يه خيال هے که قوم کو ندوه سے مطالبه کرنے کا کوئي حق نهيں هے ' اختلاف کرتا هوں - مطالبه قوم کو کرنيکا پورا حق حاصل هے جسطرح که اس مطالبه کو قبول کرنے يا نه کرنے کا ارکان ندوه کو حق حاصل هے - اگر اسکے عوض يه کها جاتا که قوم کو ارکان ندوه کے مجبور کرنيکا حق حاصل نهيں هے تو بے شک ميں بهي اسکے ساتهه اتفاق کرتا -

اس وقت جن بزرگوں کے هاتهه ميں ندوه کے انتظام کي باگ هے' وه سب خدا کے فضل سے مسلمان اور همارے اخوان دين هيں' اور ندوه کے ساتهه دل چسپي بهي رکهنے والے هيں - اسليے همیں پوري اميد هے که وه مهرباني فرما کر اصل مسئله پر غور کريں گے - اور حق پسندي کي راه کو هر حال ميں ترجيح دينگے -

مجهے اس کے ساتهه هي اُن بزرگوں سے جو ۱۰ - مئي سنه ۱۴ کو دهلي ميں تشريف لائينگے ' اُميد هے که وه بهي فرقه بندي کے خيالات سے پاک هونگے اور صرف انصاف اور راستي کى پيروي کرينگے -

علي گڈه کالج هر لحاظ سے باقي اسلامي درسگاهوں ميں ايک بهتر کالج هے جو بهتر انتظام اور بهتر سرمايه کيساتهه بهتر منتظمين کے زير سايه چل رها هے - ليکن ميں نهيں سمجهه سکتا که اگر اسميں کوئي بات بنيادي اصول کے خلاف هو تو کيوں قوم کو اصلاحي مطالبه سے محروم رکها جاے جب که اوس کا تمام سرمايه قومي سرمايه هے ؟

حال هي ميں اهل اسلام کے ايک چهوٹے گروه نے اپنے حقوق کے متعلق مطالبات پيش کرتے هوے (يهاں اس بات کا موقع نهيں هے که مطالبات سے بحث کيجاے) ايسي خواهشيں بهي کي هيں جو کالج کے اندروني انتظام سے تعلق رکهتي هيں - ليکن ميرے معزز دوست نواب محمد اسحاق خاں صاحب آنريري سکرٹري نے ان مطالبات کے جواب ميں يه نهيں کها' اور نه ابهي تک کسي اهل الراے نے ايسا ظاهر کيا هے که اهل تشيع کو کوئي حق ان مطالبات کا نهيں هے - بلکه برخلاف اسکے ان کے مطالبات پر غور هو رها هے' اور کوشش کيجا رهي هے که صحيح مطالبات کو منظور کيا جاے - ايسي حالت ميں ندوه کے مطالبات کے متعلق يه کهنا که اُنکا حق قوم کو حاصل نهيں هے کم سے کم ميرے خيال ميں کسي صحيح دليل پر مبني نهيں هے -

ميري راے ميں ۱۰ - مئي کے جلسه کے متعلق اس وقت کوئي موافق يا مخالف راے دينے سے يه بهتر هوگا که اسکي روئداد پڑهنے يا اسميں شريک هونے کے بعد کوئي خيال ظاهر کيا جاے ممکن هے که يه جلسه جو اسوقت غير ضروري سمجها جاتا هے ۱۰ مئي کو مفيد ثابت هو -

اسکے علاوه مجهے يه بهي کهنا هے که دهلي کي انتظامي کميٹي ارکان ندوه ميں سے بهي ايک جماعة کو دعوت بهيج رهي هے ' اور يهه تجويز اگرچه همارے بعض معزز اسلامى پرچے بهى پيش کر رهے هيں ليکن خود کميٹي کا اس سے پہلے بهي يهى خيال تها - اميد هے که اس جلسه ميں هر گروه کے اصحاب موجود هونگے ' اور هر ايک گروه کے بيانات روشنى ميں آنے کے بعد جلسه کوئى مناسب راے قائم کرے گا -

بانت کر برداشت کرے - پھر خیالات کی طوائف الملوکی سے بہتر ہے کہ کم از کم کسی ایک اصول میں تو لوگ متحد ہو جائیں -

(تجـویز)

میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب اور صوبجات متحدہ سے اس کام کو شروع کیا جاے ' اور اس طرح کیا جاے کہ جو عمدہ اخبارات اِس وقت نکل رہے ہیں' وہ سب' یا ان میں سے جو منظور کریں' ایک خاص قرار دادہ شرط کے ماتحت یک جا ہو جائیں' اور اعلان کردیا جاے کہ یہ سب ایک ہی سلسلہ کے اخبارات ہیں - ہر اخبار کوئی خاص خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے - جس شخص کو وہ خصوصیت مطلوب ہو وہ اسی اخبار کو خریدے - کچھہ ضرور نہیں کہ وہ ہر معاملہ میں متحد الراے بھی ہوں - ایسا ہونا ممکن نہیں اور حق پرستی کے ساتھہ جائز بھی نہیں - البتہ قرارداد کے مطابق ایک اصول مشترک ان میں ضرور ہونا چاہیے -

مثلاً لاہور میں عمدہ حلقۂ اشاعت رکھنے والے اخبارات بہت سے ہیں - اخبار وطن لاہور اسلامی ممالک کے عام حالات' عربی اخبارات کے اقتباسات ' اور انگریزی جرائد کے عثمانی و مشرقی مراسلہ نگاروں کے تراجم جس کثرت کے ساتھہ دیتا ہے کوئی نہیں دیتا' اور اس شاخ میں وہ سب سے زیادہ دلچسپ ہے - روزانہ پیسہ اخبار ایک عام روزانہ اخبار کی حیثیت سے ہر طرح کا مواد بہم پہنچاتا ہے' اور تمام روزانہ معاملات پر چھوٹے چھوٹے نوٹ دیتا ہے - زمیندار اپنی خصوصیات معلومہ و شہرہ کے لحاظ سے پوری شہرت رکھتا ہے اور لوگ اسکے بہت گرویدہ ہیں - یہ تینوں اخبار تین مختلف مذاق کی جماعتوں کیلیے ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ باہم رقیب ہوں - جس شخص کو جس طرح کے اخبار کی ضرورت ہو خریدے - یہ سب ایک ایسوسی ایشن کے ماتحت ہو سکتے ہیں -

وطن اور پیسہ اخبار ملک کو تعلیم دیں - زمیندار ملک کی شکایتیں گورنمنٹ کے آگے پیش کرے -

اگر ہم چاہیں تو سب کچھہ کر سکتے ہیں اور بہت تھوڑے سے ایثار کی ضرورت ہے - قوم کی خدمت کا سب کو درد ہے - نہ تو وہ صرف زمیندار کے دفتر میں مقفل ہے' نہ کارخانۂ وطن اور پیسہ اخبار میں ' یہ تمام لوگ اپنے اپنے دائرۂ خدمت کو مشخص کرکے بغیر تصادم کے خدمت کر سکتے ہیں -

اسی طرح صوبجات متحدہ کے کچھہ اخبار باہم متحد ہو جائیں - پھر اور صوبوں کے - لیکن بمبئی ' بنگال ' مدراس ' اور بہار سے اخبارات نہیں نکلتے - وہاں نئے بھی جاری کرنے چاہئیں -

میں سمجھہ نہیں سکتا کہ آپ ایسا تعلیم یافتہ اور صاحب اثر بزرگ کیوں علانیہ سعی نہیں کرتا ؟ آپ اپنے صوبے میں کام شروع کردیں - سب سے پہلے موجودہ اخبارات کے مالکوں سے ملیں اور مشورہ کریں - اگر آپکا مقصد حاصل نہو تو پھر دوسری راہ اختیار کریں - پتھر کی چھپائی بہت ارزاں ہے' اور ایک عمدہ هفتہ وار اخبار پانچ چھہ ہزار روپیے کے ابتدائی سرمایہ سے نکل سکتا ہے -

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوہ

مولوی عبدالسلام صاحب کا خط

از جناب مولانا سید فضل الحسن صاحب حسرت موہانی

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الهـــلال - تسلیم !

معاملات ندوہ کے متعلق آجکل تقریباً کل اسلامی اخباروں میں جو بحث جاری ہے باوجود دیگر مشاغل' راقم حروف نے بڑی دلچسپی کے ساتھہ مطالعہ کیا - میں اس موقعہ پر علامہ شبلی یا اُنکے مخالف گروہ کی تائید یا تردید کرنا نہیں چاہتا ' لیکن سلسلۂ بحث میں دو ایک باتیں ایسی پیش آگئی ہیں جنکی نسبت چند کلمے عرض کرنا ضروری معلوم ہوتے ہیں - کیونکہ اُنکے متعلق میرے خیال میں اسوقت تک کسی نے بے لاگ راے قائم نہیں کی ہے -

مثلاً مولوی عبد السلام صاحب ندوی نے اپنے ایک خط میں طلباے ندوہ کو اسٹرائک کرنے کی جو تحریک کی ہے اُسے تمام لوگوں نے ' عام اس سے کہ وہ مولوی شبلی صاحب کے موافق ہوں یا مخالف' حد درجہ مذموم اور قابل ملامت فعل قرار دیا ہے - اور الہلال نے بھی سخت ملامت کی ہے -

مجھکو چونکہ بفضلہ تعالے کسی گروہ سے تعلق نہیں ہے اسلیے بلا خوف تردید و لومۃ لائم اس راے کا ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ تحریک اسٹرائک کو علامۂ شبلی کے ایما سے منسوب کرنے کے سوا باقی اور کوئی بات مولوی عبد السلام صاحب کے خط میں قابل اعتراض نہیں ہے -

جو لوگ اُنکی تحریر کو جنون' شکایت ' یا فتنہ پردازی قرار دیتے ہیں' اُنہیں پہلے یہ بات ثابت کرنا چاہیے کہ بحالت مجبوری اسٹرائک کرنا یا اسکی تحریک کرنا کوئی نا معقول فعل ہے - ہم کہتے ہیں کہ زبردست کے مقابلے میں کمزوروں کا اسٹرائک کرنا اُنکا ایک قدرتی حق ہے جسکو بلا دلیل نا جائز قرار دینے کا کسی شخص کو کوئی منصب حاصل نہیں - اگر کسی کو اس بات کا دعوی ہو تو وہ اُسے پیش کرے - اُسکا مسکت جواب دیا جائیگا انشاء اللہ تعالے -

مولوی عبد السلام صاحب نے اسٹرائک کی جو تحریک کی تھی وہ بالکل صحیح تھی ' اور اگر وہ پختہ کار یا صاحب استقلال ہوتے تو اپنی تحریر پر اطمینان اور صداقت کے ساتھہ قائم رہ سکتے تھے - لیکن افسوس کہ اعتراض کی کثرت سے گھبرا کر انھوں نے خود ہی اپنے ایک بالکل جائز فعل کو نا روا تسلیم کرلیا - تحریک اسٹرائک کو مولوی شبلی صاحب کے نام سے منسوب کرنے کو ہم اچھا نہیں کہتے ' لیکن وہ بھی کوئی اسدرجہ مذموم فعل نہیں ہے کہ اسکی بنا پر مولوی عبد السلام صاحب پر گالیوں کی بوچھاڑ کردی جاے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تحریک اسٹرائک کے متعلق مولوی شبلی صاحب نے کوئی علانیہ ایما نہ کیا ہوگا ' لیکن فحواے کلام سے ایسا ضرور دریافت ہوسکتا ہوگا کہ مولانا اس تحریک کو قابل اعتراض نہیں سمجھتے ' جیسا کہ اب بھی انکی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحالت مجبوری اسٹرائک کو جائز قرار دیتے ہیں - پس ایسی حالت میں اپنی تحریک کو پرزور بنانے کے لیے علامۂ شبلی کے نام کا حوالہ دے دینا گناہ کبیرہ یا کفر کی حد تک نہیں پہنچتا

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئي تصنيف کبھی ديکھي نه هوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ايسي قيمتي اور مفيد کتاب دنيا بهرکي کسي ايک زبانميں دکھلا دو تو

ايک هزار روپـه نقد انعـام

ايسي کار آمد ايسي دلفـريب ايسي فيض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي هے - يـه کتاب خريد کرگويا تمام دنيا کے علوم قبضے ميں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانيں سيکهه ليے - دنيا کے تمام سر بسته راز حاصل کر ليے صرف اِس کتاب کي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (کتبخانه) کو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے ليے علميت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروريات کا ناياب مجموعه

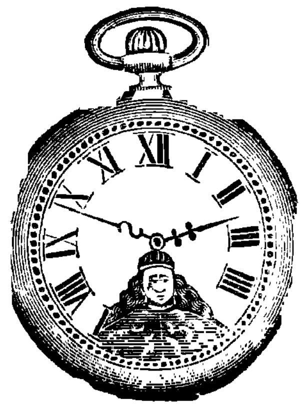
— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عـروض - علـم کيميا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغيره هر ايک کا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلميں سرور آنکهونميں نو پيدا هو' بصارت کی آنکهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا کےمشهور آدمي أنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري: و تاريخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طريقے هر موسم کيليے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدينه منوره کي تمام واقفيت - دنيا بهر کے اخبارات کي فهرست ' أنکي قيمتيں' مقام اشاعت وغيره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني جسميں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کهينچکر رکهديا هے - حيوانات کا علاج هاتهي ' شتر' گائے بهينس' گهوڑا ' گدها بهيڑ' بکري ' کتا وغيره جانورونکي تمام بيماريونکا نهايت آسان علاج درج کيا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بيمارياں دور کرنا تمام محکمونکے قوانين کا جوهر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا هے) ضابطه ديواني فوجداري' قانون مسکرات ' ميعاد سماعت رجسـٹـري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـک کي بولي هر ايک ملک کي زبان مطلب کي باتيں أردو کے بالمقابل لکهي هيں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ايک ملـک کے آدمي سے بات چيت کرلو سفـر کے متعلق ايسي معلومات آجتـک کهيں ديکهي نـه سني هونگي اول هندوستان کا بيان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگـه کا کرايه ريلوے يکه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت کے مقامات واضح کئے هيں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور أس ملک کي معاشرت کا مفصل حال ياقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کي ترکيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاکهه پتي بننے کي حکمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند کي هيں بعد ازاں تمام دنيا کے سفـر کا بالتشريح بيان ملک انگليند - فرانس - امريکه - روم - مصـر - افـريقه - جاپان - اسٹريليا - هر ايک علاقه کے بالتفسير حالات وهانکي درسگاهيں دخاني کليں اور صنعت و حرفت کي باتيں ريل جهاز کے سفـر کا مجمل احوال کرايه وغيره سب کچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا کا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز که پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجاليں دل و جگر چٹکياں لينے لگيں ايک کتاب منگاؤ أسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں کے قيمت صرف ايک - روپيه - ۸ - آنه محصولڈاک تين آنے دو جلد کے خريدار کو محصولڈاک معاف -

تصوير دار گهڑي

گارنـٹي ۵ سال قيمت صرف چهه روپے



ولايت والوں نے بهي کمال کر دکهايا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين کي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي هے! ' جسکو ديکهکر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني کا' پرزے نهايت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنيکا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد کر آزمايش کيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قيمت صرف چهه روپيه -

آٹهه روزه واچ

گارنـٹي ۸ سال قيمت ۶ چهه روپيه

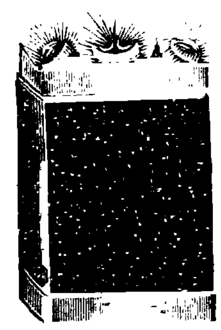


اس گهڑي کو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسکے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے که کبهي ايک منٹ کا فرق نهين پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتياں اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگـڑنيکا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهـــري نهـــايت خو بصـورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بند هسکتي هے مع تسمه چرمي قيمت سات روپے

بجلي کے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص کيلئے کارآمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بنکر همارے يهاں آئي هيں - نه ديا سلائي کيضرورت اور نه تيل بتي کي - ايک لمپ ڈانکو اپني جيب ميں يا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات کيوقت کسي جگه اندهيرے ميں کسي موذي جانور سانپ وغيره کا ڈر هو فوراً ليمپ روشن کرکے خطرےسے بچ سکتے هو - يا رات کو سوتے هوے ايکدم کسيوجه سے آٹهنا پڑے سيکڑوں ضرورتوں ميں کام ديگا - بڑا ناياب تحفه هے - منـگوا کر ديکهيں تب خوبي معلوم هوگي -



قيمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنگ کي روشني هوتي هے ۳ روپيه ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے يهاں سے هر قسم کي گهڑياں' کلاک اور گهڑيونـکي زنجيريں وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنـما مل سکتي هيں - اپنا پتـه صاف اور خوشخط لکهيں اکٹها مال منـگوانے والوں کو خاص رعايت کي جاويگي - جلد منـگوا ليے -

منيجر گپتـا اينـڈ کمپني سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام ٹوهانه - ايس - پي - ريلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

زبان خلق

قول وفعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر وجہ و خیال کا آدمی آزاد ہوتا ہے جب آپ کسی سے کوئی بات او دعانا کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب **وقار الملک** بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید **شرف الدین** صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید **اکبر حسین** صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی **ابو محمد عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد **اقبال** صاحب۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی **محمد عبد الحلیم** صاحب **شرر** لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس۔

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی

جناب پنڈت **مان سنگہ** صاحب وید سکریٹری آل انڈیا۔ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ

اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اُردوے مُعلّٰے

ان ناموں کی عظمت اور رائوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج اس بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہو اور بات ہے کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا **تاج روغن گیسو دراز** ہے۔ آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ جن سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہے اور عند الطلب پرچہ پر چھپی روانہ کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہو کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دیوار یں موجود ہیں کہ جہاں کوئی جائے سر پھوڑے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے بجز ہندوستان سیلون برہا عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دوربین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کاندھوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونے سے رہی اور اگر گیسوے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر بجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا ع

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلے سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ ع

پہنچے نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندہ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انکام کے ساتھ خوشبوؤں کا جانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوئی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرلینگے کہ **تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو** کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کردیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ⅕ حصہ پہلے ہی سے بڑھادی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی۔ تاہم۔

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانا تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کردینا بھی شاید بیموقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد و اوصاف بمختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

قیمت تاج روغن حنا و عنبر و بنفشہ / تاج روغن زیتون و یاسمین فی شیشی ۱۲
تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی ۱۲
فی شیشی (۱۰/ا)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵ ر دو شیشیو نپر ۸ ر اور تین شیشیو نپر ۱۰ ر بذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر بآسانی دستیاب ہوسکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے **مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ ”تاج“ دہلی

دیگر کتابیں

(۱) حالات و مکتوبات حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجدد رحمۃ اللہ علیہ معہ سوانح حضرت اسمعیل شہید و دیگر خلفاے حضرت صاحب اس کا ایک نسخہ سو روپیہ کو بھی نہ ملتا تھا ؛ ہملے بڑی محنت سے ایک نسخہ تلاش کرکے طبع کرایا ہے۔ قیمت ۲ روپیہ - [۲] مذاق العارفین ترجمہ اردو احیا العلوم مولفہ حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیہ - تصوف کي نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۳] ہشت بہشت مجموعہ حالات و ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - [۴] رموز الاطبا علم طب کی بے نظیر کتاب موجودہ حکماے ہند کے باتصویر حالات و مجربات ایک ہزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ - [۵] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفہ حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیہ -

(۶) مشاہیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگی دو ہزار صفحہ کي کتابیں اصل قیمت معہ رعایتي ۲۰ روپیہ ۸ آنہ ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے قلمي کاغذ بڑا سایز ترجمہ اردو قیمت ۶ روپیہ ۱۲ آنہ

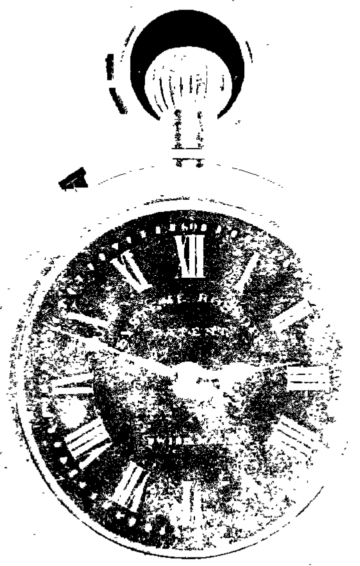
دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشتہ سفر حج میں میں اپنے ہمراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ہوں - جن میں بعض تیار ہوگئے ہیں اور بعض تیار ہو رہے ہیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائے تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث ہونگے - قیمت فی فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار ہیں اکٹھے منگانے کي صورت میں ایک روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے ہیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ہیں - وہ ہاتھہ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکہ بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ہیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وہاں بہت رسوخ حاصل کرکے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنہري حروف جو فوٹو میں بڑي اچھي طرح پڑھے جاسکتے ہیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ اور ہجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھي ہیں (۸) جنت البقیع جسمیں اہل بیت وامہات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي اللہ عنہ شہداے بقیع کے مزارات ہیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وہاں جو کلام رباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف بحرف پڑھي جاتي ہے -

ملنے کا پتہ ــــ منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

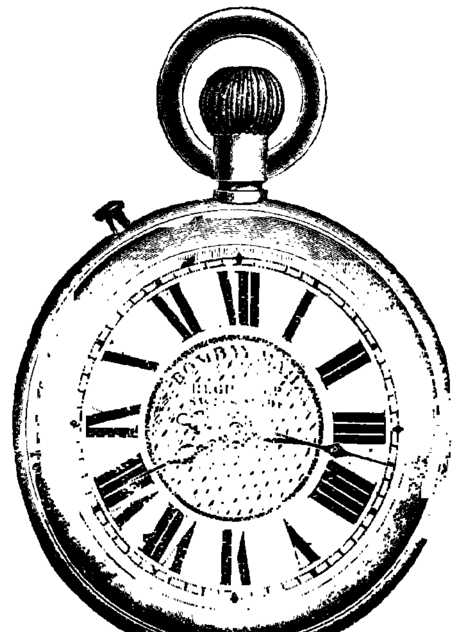
خریـداران الهــلال کے لئے خـاص رعـایت

یہ گھـڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اسي قیمت میں ملتي هیں جو یہـاں اصلي قیمت لکھي گئي هے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجـہ سے هے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریـداران الهـلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي هے کہ هر خریدار کم سے کم ایـک گھڑي خرید لے -



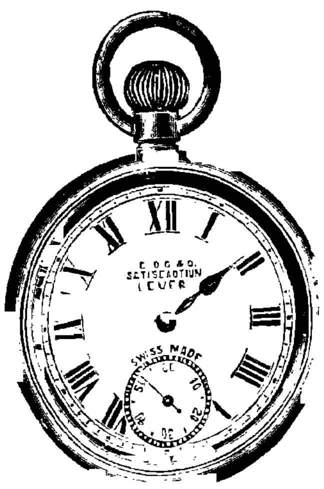
سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي - گارنٹي تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنـگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۲ - روپیہ -



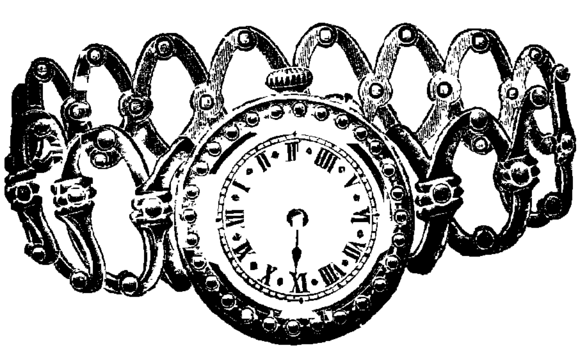
بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

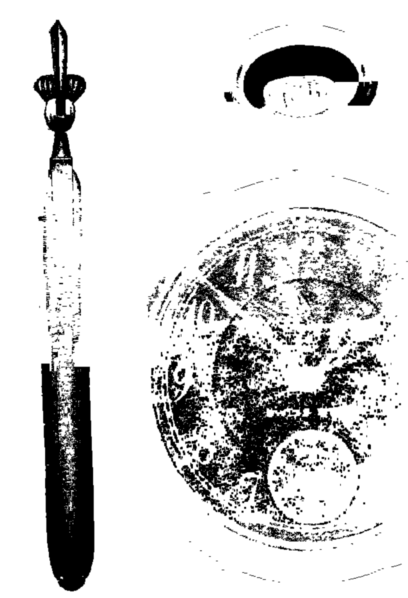
اصلي قیمت ۳ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -



یہ گھڑي نہایت عمـدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

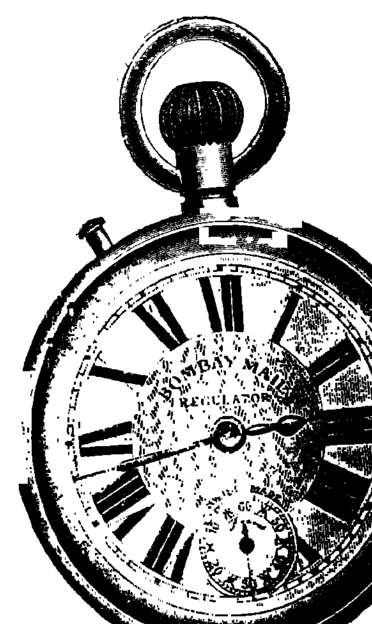
اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -





ارربانـہ اکسٹـرا فـلاٹ ڈرس واچ - سنهري سرلین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - هانڈ اکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۶ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنـہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۶ - آنہ



بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا هے کہ سکنڈ کي سوئیں زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیـہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۶ - آنہ -

مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مرو منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانـڈست مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل هانـڈس - بـزل ست اور مصنوعي جواهـرات - اکسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنـہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -



بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیـہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهـلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -

المشتہر کے - بی - احمد سعیـد اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۱۸ کلکتـہ

علمی ذخیره

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام استیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عہد اسـلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یورپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالـم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالـوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنـہ ۹۷۳ هجري کي کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثي قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دهلي کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیہ کے اصول وضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۳ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تہذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۹۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پـر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنـگل میں منـگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنـگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کي طـرز پـر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراماکا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مـرحوم - ابتدا میں مـرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیـر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عـزت حـاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیـان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنـري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قـران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیـر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامي - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پـریس آگـرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عـربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فہرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا ہے - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں انھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ

(۲۵) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم ... صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ھیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ھوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ھرج اور نقصان نہ ھوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ھے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ

دو دوائیں

ھمیشہ

اپنے

پاس

رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ھو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ھوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ھی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھہ منگانے سے خرچ ایک ھی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ



[3]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ھی کرنا ھے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ھیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاھری تکلف کے دلدادہ رھے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ھے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ھے بنابریں ھم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ھر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موھنی کسم تیل " تیار کیا ھے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ھی سے مدد لی ھے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ھے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ھونے میں لاجواب ھے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ھیں - جڑیں مضبوط ھوجاتی ھیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ھوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ھے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ھوتی ھے نہ تو سردی سے جمتا ھے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ھے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ھاں سے مل سکتا ھے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ھیں کہ ھمارے عرق کے استعمال سے ھر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ھو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ھو سردی سے ھو یا گرمی سے - جنگلی بخار ھو - یا بخار میں درد سر بھی ھو - کالا بخار - یا آسامی ھو - زرد بخار ھو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ھوگئی ھوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ھو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ھے ' اگر شفا پالے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ھے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ھونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ھے ' نیز آسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ھے - اگر بخار نہ آتا ھو اور ھاتھہ پیر ٹوٹتے ھوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاھلی رھتی ھو کام کرنے کو جی نہ چاھتا ھو کھانا دیر سے ھضم ھوتا ھو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ھوجاتی ھیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ھوجاتے ھیں -

قیمت
بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ھمراہ ملتا ھے
تمام دوکانداروں کے ھاں سے مل سکتی ھے

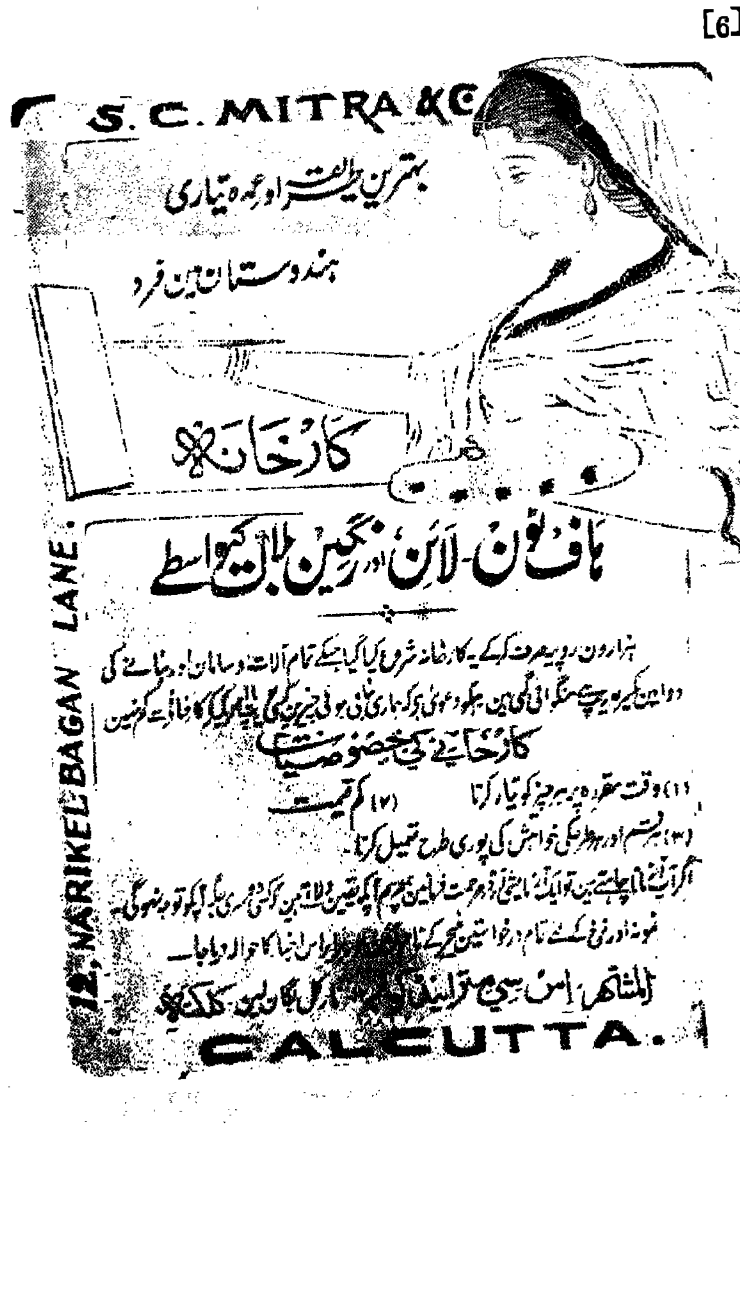
المشتھــــــر رھبر و ھرا لثر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
لوئر چتپور روڈ - کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

میسحا انٹی ملریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ھر قسم

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ھیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ھے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ھیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ھے - ھمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ھے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ھزارھا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ھیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ھوجائے مقام مسرت ھے کہ خدا کے فضل سے ھزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ھیں اور ھم

[6]



هر فرمـايش ميں الهـلال كا حوالة دينا ضروری هے

رينلڈ كي مسٹر يز اف دي كورٹ اُف لندن

يه مشهور ناول جو كه سولـه جلدونميں هے ابهي چهپ كے نكلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت كي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ۴۰ روپيه اور اب دس ۱۰ روپيه - كپڑونكي جلد هے جسمين سنهري حروف كي كتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلدين دس روپيه وي - پي - اور ايک روپيه ۱۴ آنـه محصول ڈاک -

امپيرئيل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - كلكته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

يوٹن ٹائين

ايک عجيب و غريب ايجاد اور حيرت انگيز شفا ' يه دوا كل دماغی شكايتونكو دفع كرتی هے - پژمرده دلونكو تازه كرتي هے - يه ايک نهايت موثر ٹانک هے جوكه ايكسان مرد اور عورت استعمال كر سكتے هيں - اسكے استعمال سے اعضاء رئيسه كو قوت پهونچتی هے - هسٹريه وغيره كو بهی مفيد هے چاليس گوليونكی بكس كی قيمت دو روپيه -

زينو ٹون

اس دوا كے بيرونی استعمال سے ضعف باه ايک بار كی دفع هو جاتی هے - اس كے استعمال كرتے هی آپ فائده محسوس كرينگے قيمت ايک روپيه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر كرانے كا خوف جاتا رها -

يه دوا آب نزول - فيل پا وغيره كے واسطے نهايت مفيد ثابت هوا هے - صرف اندروني و بيرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ايک ماه كے استعمال سے يه امراض بالكل دفع هو جاتی هے قيمت دس روپيه اور دس دنكے دوا كی قيمت چار روپيه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist,
Post Box 141 Calcutta.

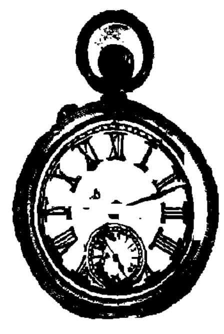
هرقسم كے جنون كا مجرب دوا

اسكے استعمال سے هرقسم كا جنون خواه نوبتي جنون ' مرگی واله جنون ' غمگين رهنے كا جنون ' عقل ميں فتور ' بے خوابي ر مزمن جنون ' وغيره وغيره دفع هوتي - هے اور وه ايسا صحيح و سالم هوجاتا هے كه كبهي ايسا گمـان تـک بهي نهيں هوتا كه وه كبهي ايسے مرض ميں مبتلا تها -

قيمت في شيشي پانچ روپيه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

نصف قيمت پسند نهونے سے واپس



ميرے نئے چالان كي جيب گهڑياں ٹهيک وقت دينے والي اور ديكهنے ميں بهي عمده فائده عام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جارهي هيں جسكي گارنٹي تين سال تک كے ليے كي جاتي هے -

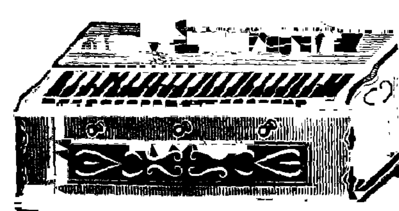
اصلي قيمت سات روپيه چوده آنه اور نو روپيه چوده آنه نصف قيمت تين روپيه پندره آنه اور چار روپيه پندره آنه هر ايک گهڑي كے همراه سنهرا چين اور ايک فونٹين پين اور ايک چاقو مفت ديے جائينگے -

كلائي واچ اصلي قيمت نو روپيه چوده آنه اور ڈيڑه روپيه چوده آنه نصف قيمت - چار روپيه پندره آنه اور چهه روپيه پندره آنه باندهنے كا فيته مفت مايگا -

كمپٹيشن واچ كمپني نمبر ۲۰ مدن مٹر لين كلكته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس



همارا من موهني فلوٹ هارمونيم سريلا فائده عام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جاريگي يه ساگن كي لكڑي كي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپيه اور نصف قيمت ۱۵ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپيه ڈبـل ريڈ قيمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپيه نصف قيمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپيه هے آرڈر كے همراه ۵ - روپيه پيشگي روانه كرنا چاهيئے -

كمرشيل هارمونيم فيكٹـري نمبر ۱۰/۳ لوئر چيت پور روڈ كلكته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجيب و غريب مالش

اس كے استعمال سے كهوئی هوئي قوت پهر دوباره پيدا هوجاتي هے - اسكے استعمال ميں كسی قسم كي تكليف نهيں هوتی - مايوسي مبدل بخوشي كر ديتي هے قيمت فی شيشی دو روپيه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

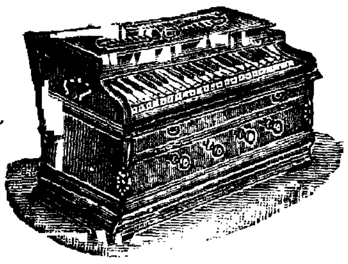
HAIR DEPILATORY SOAP

اسكے استعمال سے بغير كسي تكليف اور بغير كسي قسم كي جلد پر داغ آنے كے تمام روئيں اڑجاتی هيں - قيمت تين بكس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گهوش

B. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

سنـكاری فلوٹ



تين سال كي گارنٹي

بهترين اور سريلي آواز كي هارمونيم
سنگل ريڈ C سے تک C يا F سے F تک
قيمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپيه
ڈبل ريڈ قيمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپيه

اسكے ماسوا هرقسم اور هر صفت كا هرمونيم همارے يهاں موجود هے -

هر فرمايش كے سـاتهه ۵ روپيه بطور پيشگي آنا چاهيے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچـاس برس كے تجربه كار

ڈاكٹر رائے - صاحب كے - سی - داس كا ايجاد كرده - آزلا سهائے - جو مستورات كے كل امراض كے ليے تير بهدف هے ' اسكے استعمال سے كل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتی هے ' اور نهايت هي مفيد هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - كم هونا - بے قاعده آنا - تكليف كے ساتهه جاري هونا - متواتر يا زياده مدت تک نهايت زياده جاري هونا - اس كے استعمال سے بانجه عورتيں بهي باردار هوتي هيں -

ايک بكس ۲۸ گوليوں كي قيمت ايک روپيه -

ســوا تسهائے گوليـان

يه دوا ضعف قوت كے واسطے تير بهدف كا حكم ركهتي هے - كيسا هي ضعف كيوں نه هواسكے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوكه بيان سے باهر هے - شكسته جسموں كو از سرنو طاقت ديكر مضبوط بناتي هے ' اور طبيعت كو بشاش كرتي هے -

ايک بكس ۲۸ گوليوں كي قيمت ايک روپيه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

وائـت

اس دوا كے استعمال سے هرقسم كا ضعف خواه اعصابي هو يا دماغي يا اور كسي وجه سے هوا هو دفع كرديتي هے ' اور كمزور قوی كو نهايت طاقتور بناديتي هے - كل دماغي اور اعصابي اور دلي كمزوريونكو دفع كركے انسان ميں ايک نهايت هي حيرت انگيز تغير پيدا كرديتي هے - يه دوا هر عمر والے كے واسطے نهايت هی مفيد ثابت هوئي هے - اسكے استعمال سے كسي قسم كا نقصان نهيں هوتا هے سوائے فائده كے

قيمت في شيشي ايک روپيه

S. C. .Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 6 8

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ — ۱۴ ۱۴ء : چہارشنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۱۸

Calcutta : Wednesday, May, 6. 1914.





اطلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آتهه روپیه سالانه قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئله بغیر قیمت کے بڑهاے حل هو جائیگا - منیجر

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

—:•:—

[ترجمه از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑه

میرے لڑکے نے مسزز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے جو عینکیں خریدي هیں، وه تشفي بخش هیں - همنے بهي ایک عینک بنوائي هے جو اعلی درجے کي تیار هوئي هے - یه کارخانه موجوده دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونه هے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کهولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق هے "

کون نهیں چاهتا که میري بینائي مرنے دم تک صحیح رهے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکه لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتهر کي عینک بذریعه وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بهي اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتهر کي عینک ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑها هوا مع پتهر کي عینک کے - ٦ روپیه سے ۱۵ روپیه تک محصول وغیره ٦ آنه -

منیجر

ایک سنیاسی مهاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل هوگئے هوں وه اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈهانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

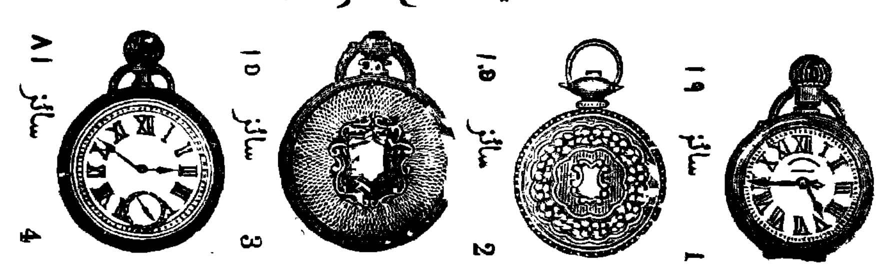
مژده وصل

یعني عمل حب وبغض به هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجهکو عطا هوئي هیں لهذا بغرض رفاه عام نوٹس دیا جاتا هے اور خاکسار دعوی کے ساتهه عرض کرتا هے که جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیه هر ایک عمل بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه - ۴ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیاده تعریف کرنا فضول هے کیونکه یه خود اسم بااثر هے - میرا آزموده هے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبهي خطا نهوگا اور یه نقش هر کام کیواسطے کام آتا هے هدیه بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه ۴ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حواله ضرور دینا چاهیے -

خادم الفقرا فیض احمد محله تلیسا جهانسي

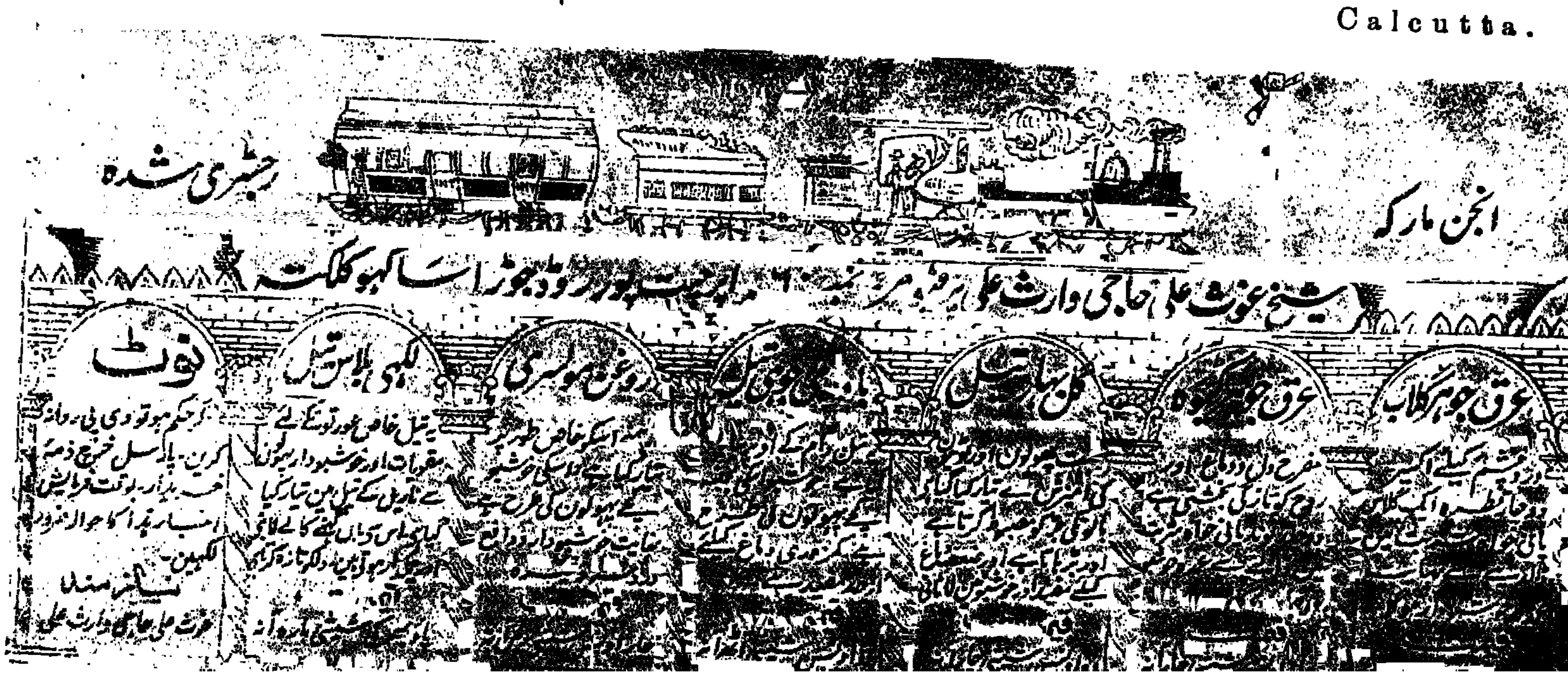


(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹي ۲ سال معه محصول دو روپیه آٹهه آنه
(2) منلڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه
(3) چاندیکیڈبلکیس سلنڈرواچ گارنٹي ۳ سال معه محصول دس روپیه
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچاوقت برابر چلنیوالي گهڑیوں کي ضرورت هے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس باره سالکي گارنٹي کے لالچ میں نه پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۱/۵ ویلسلي اسٹریٹ دهرم تلا کلکته -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.



AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly ,, 4-12

الهلال

مدير مسئول و محرر خصوصي

احمد المكنى بابي الكلام الدهلوي

مقـام اشاعت

۷ - ۱ مکلاؤ اسٹریٹ

کلکته

ٹیلیفون نمبر ۶۳۸

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۸ — کلکته : چهارشنبه ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۲ هجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, May, 6. 1914.

اطـــلاع

الهـلال کا اینده نمبـر نهیں نکلیگا

(۱) گو احباب کرام اسے محسوس نه فرماتے هوں اور گو الهـلال کی مالی حالت کیسي هي کیوں نهو' تاهم مجهسے دیکها نهیں جاتا که الهـلال نکلے' اور اسکي صوري و معنوي خصوصیات میں تهوڑا سا نقص بهي پیدا هو جاے - یهي وجه هے که گذشته ڈهائي سال کے اندر متعدد گراں قیمت تغیرات اسکے اندر کیے گئے اور اکثر ایسا هوا که لوگوں کو انکي خبر بهي نهیں دي گئي -

(۲) ٹائپ کي چهپائي میں سب سے بڑا اهم اور گراں مسئله حروف کي خوبي اور خوش سوادي کا هے - جس قسم کي خوبي میں چاهتا هوں وه چهه مهینے کے بعد باقي نهیں رهتي - اسي لیے الهلال کا ٹائپ هر شش ماهي کے بعد بدل دیا جاتا هے' اور ابتک تین مرتبه بدلا جاچکا هے - جس ٹائپ میں آجکل الهـلال چهپتا هے یه گذشته نومبر کے آغاز میں لیا گیا تها - اب پورے چهه مهینے اسپر گذر گئے -

(۳) گو اب تک ٹائپ صاف هے اور غیر دقیق نظر سے کچهه ایسا زیاده بدنما نهیں هوا هے' تا هم پچهلا نمبر دیکهکر میں نے فیصله کر لیا که اب الهـلال کو بالکل نئے ٹائپ میں چهپنا چاهیے - پچهلي اشاعت کي بد نمائي و بد خطي کا مجهے سخت رنج هے -

(٤) نیا ٹائپ ایک هي مرتبه نهیں مرتب هو جاتا بلکه رفته رفته اسے حسب ضرورت ترتیب دیا جاتا هے - اقلاً ایک هفته اسمیں ضرور لگے گا - علاوه اسکے پریس کا ایک مکان بهي بعض وجوه سے بدلا گیا هے' اور تمام سامان دوسري جگه رکها جا رها هے - اسکي وجه سے بهي انتظامات ابتر اور بے نظم هو رهے هیں -

ان مجبوریوں کی وجه سے دفتر ایک هفته کي مهلت کا طالب هے' تا که نیا ٹائپ مرتب هوجاے' اور پریس کے انتظامات بهي درست هو لیں - پس آینده هفته کي اشاعت کا قارئین کرام انتظار نه کریں - اسکے بعد دو پرچوں کی یکجا ضخامت میں نئے ٹائپ اور نئے انتظامات صوري و معنوي کے ساتهه انشاء الله حاضر هوگا -

(۵) یه سچ هے که احباب کرام کو یه غیر حاضري بهت شاق گذریگي - مجهے ایسے سچے دوستوں اور مخلصوں کے دل کا حال معلوم هے' جنهیں الهلال کے آنے میں ایک دن کي دیر بهي بهت دکهه پهنچاتي هے - مگر کیا کروں مجبور هوں - بري حالت اور مسخ حرفوں میں الهلال کے صفحات دیکهکر سخت صدمه پهنچتا هے - اور ایسي حالت میں اسکا نکلنا مجهے برداشت نهیں هوسکتا - امید هے که ان امور کو پیش نظر رکهکر جو معذرت کي گئي هے وه قبول کي جائیگي - احباب کرام نے همیشه میري کمزوریوں اور معذوریوں کو سنا هے اور اپنے لطف و کرم سے معاف فرمایا هے -

(ایـڈیٹـر)

بریلي میں عام جلسه

مسئلۂ ندوه

۳۰ - اپریل سنه ۱۹۱٤ع کو مسلمانان راے بریلي کا ایک عام جلسه ندوة العلماء کے موجوده معاملات پر غور کرنے کیلیے بمقام مسجد دائره منعقد هوا - جسمیں هر طبقه کے لوگ شریک تهے - به تحریک جناب حافظ سید محمد صاحب و بتائید جناب منشي حبیب احمد صاحب جناب کپتان علي محمد خانصاحب سردار بهادر - آنریري مجسٹریٹ و ممبر میونسپل بورڈ و رئیس راے بریلي بالاتفاق صدر جلسه قرار پاے' اور حسب ذیل رزولیوشنز پیش هوکر بالاتفاق پاس هوے :

(۱) اس جلسه کو اس بات کا نهایت صدمه هے که ایک مذهبي درسگاه میں ایسا ناگوار واقعه پیش آیا - یه جلسه ان ذمه دار حضرات سے جنکي کارروائي کا یه نتیجه هے' نهایت منت و التجا کے ساتهه درخواست کرتا هے که حسبةً لله اپنی ذاتي خواهشات کو چهوڑ دیں اور معامله کو خوش اسلوبي سے طے کر دیں -

محرک — جناب صدر جلسه

(۲) یه جلسه طالب علموں کو مشوره دیتا هے که اسٹرائک ختم کر دیں' اور منتظمین دار العلوم ندوة العلماء سے درخوست کرتا هے که وه قوم کي موجوده حالت اور اس بات کا خیال کرکے که کسي طالب علم کا نکالنا سخت نقصان کا باعث هوگا' کل طالب علموں کو بلا استثناء داخل کرلیں' اور طلباء کي شکایات و اسباب اسٹرائک کي تحقیقات کے لیے ایک بے تعلق کمیشن مقرر کردیں -

محرک - جناب شیخ شهاب الدین احمد صاحب وکیل -

موید - جناب شیخ سجاد حسن صاحب هیڈ کلرک عدالت سیشن جج -

(۳) یه جلسه ندوة العلماء کي اصلاح کے لیے ضروري سمجهتا هے که ندوة العلماء کے معاملات کي تحقیقات کے لیے ایک پبلک آزاد کمیشن بٹهائي جاوے -

محرک — جناب شیخ محمد شعیب - بي - اے - ایل - ایل - بي -

موید — جناب حکیم مولوي سید اسرار حسن صاحب چشتي -

(٤) یه جلسه اُن تمام کارروائیوں پر جو خلاف قاعده دستور العمل کي گئي هیں' اظهار افسوس کرتا هے اور موجوده نظامت پر جو خلاف قاعده دستور العمل وجود میں آئي هے' بے اعتمادي ظاهر کرتا هے -

محرک — جناب منشي سجاد حسین صاحب -

موید — جناب منشي حبیب احمد صاحب محافظ دفتر عدالت سشن جج بهادر -

(۳) یه جلسه ان تمام بزرگان قوم و اخبارات کا جنهوں نے نیک نیتي سے معاملات ندوة العلماء پر بحث کي هے اور اصلاح ندوة العلماء کے خواهشمند هیں' دلي شکریه ادا کرتا هے -

محرک — جناب منشي نعمت خانصاحب

موید — جناب منشي حبیب احمد صاحب



ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتی ہے کہ ھندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

اي - گروند راؤ پلیڈر - (بلاری) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ھیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزے پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مستند اخبارات ھند کی رائے

—*—

بنگالی — موزے جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریت کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۹ گرانٹ اسٹریت کلکتہ

قانون کي بحث میں مسلمہ قواعد مجالس هیں اور خود ندوۃ العلما کا دستور العمل ہے - لیکن فلاں فلاں دلائل اور فلاں فلاں واقعات کی بنا پر بغیر کسي تاویل و بحث کے ثابت ہوتا ہے کہ کسی حیثیت سے بھی یہ کارروائی جائز نہیں سمجھی جاسکتي -

پس اگر اُس طالب حق کو راستبازي کے ساتھہ کشف حقیقت اور حصول حق و صداقت کي تلاش ہے' توچاهیے کہ جن جن دلائل اور واقعات کو پیش کیا گیا ہے اور جن جن اصولوں کے ماتحت نتائج نکالے هیں' اُن سب کو اپنے سامنے لاے اور انکي غلطي کو اُسی طرح ثابت کرے -

(۳)

کوئي چیز هو' ضرور ہے کہ کسي نہ کسي معیار اور اصول کے ماتحت هوگي - ندوۃ العلما کے کاموں کیلیے بھي کوئی نہ کوئي اصول قرار دینا پڑیگا - اِن مضامین میں اصول پیش کیے گئے هیں' اور کارروائی کے جواز و عدم جواز کیلیے معیار سامنے رکھا ہے - پس چاهیے کہ ان اصولوں کو غلط ثابت کیا جاے' اور ان معیاروں کے مقابلے میں دوسرے معیار پیش کیے جائیں - دنیا میں یہي ایک طریقہ اختلاف اور نزاع کے فیصلہ کرنے کا ہے -

پھر واقعات کی قوت سب سے بالا تر ہے' اور جب وہ سامنے آجائیں' تو جب تک انکے وجود کا بطلان نہوجاے' انکے حکم سے انکار نہیں کیا جا سکتا - ندوہ کے مباحث میں جا بجا واقعات پیش کیے گئے هیں' اور اسکے تمام صیغوں کے متعلق ابتري و بے قاعدگي کا دعوا مطبوعہ کاغذوں اور پبلک تحریرات میں کیاگیا ہے - پس هر اُس شخص پر جو اصلیت و حقیقت کا جویاں هو' فرض ہے کہ یا تو اُن واقعات کے واقع هونے سے علانیہ انکار کرے' یا انکی واقعیت کے آگے نیک روحوں اور سچے مومنوں کي طرح سر جھکا دے -

(۴)

رهي یہ بات کہ جو کچھہ لکھا گیا' اسکا طرز تحریر و الزام سخت تھا یا نرم ؟ تو اسکے متعلق مجھسے شکایت کرنا لا حاصل ہے' اور میري نسبت یہ رونا ابسے نہیں ہے بلکہ آغاز اشاعت الہلال سے ہے - اس مسئلہ کو بھي میں الہلال میں اتني مرتبہ اور اتني تفصیل سے لکھہ چکا هوں کہ اب زیادہ لکھنا تکلیف دہ اعادہ ہے' اور تعجب ہے کہ لوگ بہت کہنے سے پہلے تھوڑا سا پڑھہ کیوں نہیں لیتے ؟ خواہ اسے کچھہ هي سمجھا جاے لیکن میں ایک یقین بخش بصیرۃ کے ماتحت اپنے اصولوں کو قرار دیچکا هوں' اور جن لوگوں کو حق اور صداقت کا مخالف یقین کرلیتا هوں' انکے بارے میں جو کچھہ میرے خیالات هوتے هیں' خواہ وہ اندرائن کے پھل سے زیادہ کڑوے اور تلوار کے زخم سے زیادہ تکلیف دہ کیوں نہ هوں' لیکن بغیر کسي نفاق اور ظاهر آرائي کے سچ سچ اور صاف صاف کہدیتا هوں -

میں نے اپني بصیرۃ کے مطابق اطمینان کرلیا ہے کہ اسلام کا یہي حکم ہے' اور شریعت کے پاک حاملوں اور سچائي کے برگزیدہ نمونوں کي یہي تعلیم رهي ہے - جبتک کہ میرے اس عقیدے کي غلطي مجھپر واضح نہ کر دي جاے' میں اسکے مطابق کام کرنے پر مجبور هوں' اور کسی اعتراض اور کسی مخالفت سے متزلزل نہیں هوسکتا : فالحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله !

اب هر شخص سمجھہ سکتا ہے کہ اگر یہ تمام بیانات صحیح نہ ھے' تو جب غیر صحیح باتوں کو اس دعوے اور علانیہ طریقہ سے بیان کیا جا سکتا ہے' تو صحیح باتوں کا ظاهر کرنا تو بالکل هي آسان تھا ؟ اور جب حق پر چلنے والوں کو اسطرح باطل پرست جھٹلا دیسکتے هیں' تو حق والوں کیلیے تو اپني حقانیت کا دکھلا دینا کچھہ بھي مشکل نہ تھا - علی الخصوص ایسی حالت میں جبکہ اسکا علانیہ مطالبہ کیا جاے' اور غلطي پر ٹوکنے والے کیلیے بڑی آرزؤں اور التجاؤں سے پکار هو !

اگر یہ سب کچھہ سچ نہیں ہے تو کیوں جرأتیں مفقود هوگئي هیں' صورتیں مستور هیں' اور زبانیں خاموش ؟

(۵)

البتہ کچھہ اور لوگ هیں جو ندوہ کے معاملات کے متعلق لکھتے هیں - میں نے ان کو بھي دیکھا اور خدا جانتا ہے کہ طلب حق اور تلاش جواب کي نظر سے دیکھا' لیکن افسوس کہ انکے پاس بھي ان امور کا کوئي جواب نہیں پایا - یہ تمام لوگ زیادہ تر فریب بیانیوں کا شکار هوے هیں' اور اصلیت انسے چھپا دي گئی ہے - وہ عموماً انھي باتوں کو لکھنا شروع کر دیتے هیں جنکو میں پہلے هي بار بار لکھہ چکا هوں' یا پھر ایسی افسوس ناک غلط بیانیوں کو صحیح سمجھکر درج کردیتے هیں جنکو پڑھکر سوا اسکے کہ افسوس کیا جاے اور کچھہ نہیں کہا جاسکتا -

(٦)

سچ یہ ہے کہ حقیقت اور واقعات کا کوئي جواب نہیں - اگر ایسا نہوتا تو دنیا میں کبھي بھی نفس انساني کو اپني شرارتوں کي سزا نہیں ملتي - مجھے گمنام خطوط کا لکھنا اور گالیاں دینا بالکل بے فائدہ ہے - اگر اس سے لکھنے والوں کو کچھہ دیر کیلیے خوشي اور راحت مل جاتي هو تو میں انکي خوشي میں خلل ڈالنا پسند نہیں کرونگا - دوسروں کی اُس خوشي پر مجھے کیوں اعتراض هو جو میري خوشي کو کچھہ نقصان نہیں پہنچا سکتي ؟ تاهم اگر وہ اپني خوشی کے اس عمدہ ذریعہ کو جاري رکھکر' ساتھہ هي میري غلطیوں کو ظاهر کرنے اور میري غلط بیانیوں کو واضح کرنے کیلیے بھي ایک سطر لکھدیتے تو میں انکا سچے دل سے شکر گذار هوتا -

میرے اطمینان کیلیے یہ کافی ہے کہ میں جو کچھہ کررها هوں اسمیں الحمد لله میرے ضمیر کیلیے کوئي شرمندگي نہیں - میں خدا کے وجود پر ایمان رکھتا هوں' اور اُسے انسان کے چھپے هوے رازوں اور دل کے اندر کے بھیدوں کا جاننے والا یقین کرتا هوں - میرے دل میں کاموں کي محبت ڈالي گئي ہے' اور مجھے مضبوط ارادہ اور راسخ اعتقاد بخشا گیا ہے - مجھکو یقین ہے کہ ندوہ ایک مفید کام تھا مگر اسے برباد کیا جارها ہے' اور اسکي بربادي مسلمانوں کیلیے درد انگیز ہے - پس میں جن لوگوں کو ایسا کرنے والا دیکھتا هوں' انکي مخالفت کرتا هوں' اور انسے مسلمانوں کے فوائد کو بچانا چاهتا هوں - اگر اس جذبہ و اعتقاد کے سوا اس کام میں اور بھي کوئي خیال شامل ہے' اور اشخاص کے فوئد کي خباثت اور هٹ دهرمي اور فساد طبعي کي لعنت کو میں نے حق جوئي کي چادر ڈالکر چھپادیا ہے' تو بہت جلد دنیا اسے دیکھہ لیگي - کیونکہ ناپاکي اور غلاظت کو کیسے هي خوبصورت دوشالے سے چھپا یا جاے' پر وہ زیادہ عرصے تک نہیں چھپ سکتي - یا تو هوا کا جھونکا اسے الٹ دیگا یا خود هي اسکي بدبو لوگوں سے مخبري کر دیگي !

(۷)

هاں' میں اپنے نفس سے دھوکا کھا سکتا هوں' اور میري قوۃ فیصلہ مجھے فریب دیسکتي ہے - میں ایک عاجز انسان هوں اور انسان هي همیشہ ٹھوکر کھاتا ہے - لیکن اگر ایسا هي ہے تو کیوں میري غلطي مجھپر نہیں کھول دي جاتي ؟ اور کیوں مجھے میرے غلط بیانات سے واقف نہیں کر دیا جاتا ؟ میں سچ سچ کہتا هوں کہ مجھے غلطي کے مان لینے میں کوئی شرم نہیں - اگر مجھے بتلا دیا جاے کہ میرا یقین غلط اور میرا اعتقاد باطل ہے' تو آج میں نے جن لوگوں کو مفسد اور مخرب سمجھکر برا کہا ہے' یقین کرو کہ کل انھیں مصلح سمجھکر معافي مانگونگا' اور انکے هاتھوں کو بوسہ دونگا -

پھر ایسا کیوں نہیں کیا جاتا ؟

و العاقبة للمتقين !

مسئلـۂ بقـا و اصـلاح نـدوه

مسئلۂ اصلاح کے مہمات امور

اتقو الله یا اولي الالباب ! !

قبل اسکے کہ میں ندوہ کے متعلق بقیہ مسائل و مباحث کو شروع کروں ' چاھتا ھوں کہ جو کچھہ لکھا جا چکا ھے ' اسکا خلاصہ ایک جاجمع کردوں ' تاکہ بیک نظر ارباب فکر و راے کو معلوم ھو سکے کہ ندوہ کے متعلق کیا کیا امور توجہ طلب ھیں ؟

میں ایک حرف نہیں لکھتا جب تک کہ اسکے تمام پہلو میرے سامنے نہیں ھوتے ' اور وہ عالم السرائر خوب جانتا ھے کہ اپنی غلطي کے اعتراف اور حق کے آگے جھک جانے کیلیے ھمیشہ طیار رھتا ھوں بشرطیکہ حق اپنے تئیں مجھے دکھلا دے -

الهـلال میں نـدوہ کے متعلق سلسلۂ مضامین گذشتہ جنوري سے شروع ھوا ھے - اسکو پورے چار مہینے ھوگئے - سب سے پہلا مضمون ۱۶ - جنوري کي اشاعت میں نکلا تھا -

میں نے اسي لیے ندوہ کے متعلق ابتدا سے جامع بحث کي - سب سے پہلے اسکے مقاصد پر نظر ڈالي - پھر اسکے تغیرات ماضیہ کي سرگذشت لکھي - اسکے بعد اسکے کانسٹي ٹیوشن کو پیش کیا' اور ان نقائص کو دکھلایا جنکي وجہ سے وہ جماعت کي جگہ محض چند اشخاص کے ھاتھوں میں پڑگیا ھے اور اپنے مقاصد کے حصول سے بالکل محروم ھے -

پھر اس جماعت کے کاموں پر نظر ڈالی جو مجلس انتظامیہ کي فرضي نسبت سے اپنے مخفي و شخصي مقاصد انجام دیتي ھے ' اور علی الخصوص نئے عہدہ داروں کے تقرر کے مسئلہ کو استحقـاق و اھلیت اور قوانین و قواعد ' دونوں پہلوؤں سے علي الا علان باطل قرار دیا -

جن لوگوں کو مسئلۂ نـدوہ کے متعلق الهـلال کي معروضات سے اختلاف ھے ' انکا فرض تھا کہ اس تمام سلسلۂ مضامین پر ایک نظر ڈال لیتے جو نـدوہ کے مقاصد ' اصلاح دیني کي تاریخ ' اور خود ندوہ کے گذشتہ حالات کے متعلق نکل چکے ھیں ' اور پھر اپنے بیانات میں انھیں ملحوظ رکھتے - صدق نیتوں سے اگر بحث کي جاے اور مقصود محض انـکار و جحود نہ ہو ' تو ایسا ھي ھونا چاھیے - نیکي اور انصاف کي طلب ھر انسان کا قدرتي حق ھے - مگر افسوس کہ بعض لوگ ایسي باتیں کہہ اٹھتے ھیں جنکے متعلق نہایت تفصیل سے الهلال لکھہ چکا ھے اور پھر اسکے دھرانے کی کوئی حاجت نہیں ھے - اس سے معلوم ھوتا ھے کہ یا تو انھوں نے ان مضامین کو نہیں دیکھا ھے - یا دانستہ ایسا کر رھے ھیں -

مثـلاً ایک صاحب فرماتے ھیں کہ اگر یہ مفاسد ندوہ میں موجود تھے' تو مولانا شبلی پر سب سے پہلے الزام آتا ھے کہ کیوں انھوں نے دور نہیں کیا ؟

گویا انکے خیال میں اس بارے میں الهـلال نے کچھہ نہیں لکھا ھے اور اسکے لیے یہ بالکل ایک نئی دلیل قاطع ھے !

ایک دوسرے صاحب کہتے ھیں کہ اگر ندوہ میں خرابیاں تھیں تو یہ کیا بات ھے کہ آج ھی انکا افسانہ سنایا جاتا ھے ؟

گویا اس شخص کے خیال میں الهـــلال نے اسکے وجوہ و اسباب کی نسبت ابتک ایک حرف نہیں لکھا ھے ' اور اب ضرورت ھے کہ اسکا جواب دیا جاے !

پھر کہا جاتا ھے کہ جب مولوي عبد السلام کا خـط نکل آیا تو اب اسکا جواب کیا ھے ؟

گویا الهـلال ندوہ کے جو مفاسد بیان کر رھا ھے ' وہ یہ ثابت ھونے کے بعد بالکل معدوم ھوگئے کہ مولوي عبـد السـلام نے ابسے چھہ سات مہینے پہلے اسٹرائک کرنے کیلیے خط لکھا تھا !

حقیقت میں یہ بہت ھی افسوس کی بات ھے اور اس سے یہ درد انگیز نتیجہ نکلتا ھے کہ ان لوگوں میں سچائی کی طرف کوئی جنبش نہیں پائي جاتی - اگر انھوں نے الهـــلال کے تمام مضامین نہیں پڑھے ھیں تو انکی غفلت پر افسوس ' اور اگر باوجود علم و مطالعہ کے ایسا کر رھے ھیں تو الله انکے دلوں کو صداقت کي قبولیت کیلیے کھولدے !

(۲)

پھر ان مباحث کے ضمن میں مفاسد ندوہ کي تاریخ ' مولانا شبلي کی معتمدي دارالعلوم ' اصلاح کي کوششیں ' انکي نا کامیاں' قوم کو بے خبر رکھنا ' مستبدانہ قانون کي وجہ سے مجلس انتظامیہ کا نا قابل مقابلہ ھونا ' اندروني اصلاح کي تمام کوششوں کا نا کام رھنا ' تا ھم مولانا شبلی کي کمزوري اور باطل پر سکوت ' اور اسکے افسوس ناک نتائج کا ظہور' یہ اور اسي طرح تقریباً تمام وہ مطالب جو اب بعض لوگوں کو یاد آے ھیں ' پوري تفصیل و توضیح سے پہلے ھي بیان کردیے گئے ھیں -

اب ایک طالب حق کا کام یہ ھونا چاھیے کہ وہ انھیں پڑھے ' اور جن جن مطالب کو جن جن دلائل کے ساتھہ پیش کیا گیا ھے ' ویسےھي دلائل سےانکا جواب بھي دے - اگر ندوہ کے مقاصد اور مسلمانوں کی اصلاح و تجدید کی بحث ھے ' تو وہ بتلاے کہ کیوں وہ صحیح نہیں ؟ اگر ندوہ کے مختلف عہدوں کی تاریخ بیان کی گئی ھے تو وہ ثابت کرے کہ بیان کردہ واقعات غلط ھیں اسي لیے انکے نتائج بھي قابل تسلیم نہیں ! اگر ندوہ کے نظام و اساس (کانسٹي ٹیوشن) پر بحث کي ھے ' تو وہ سچائي اور دلیلوں کی روشنی میں آے اور دکھلا دے کہ حق و جماعت اور شریعت و قوانین کے نام سے جو کچھہ پیش کیا گیا ھے' وہ انھیں صداقتوں کی بنا پر بالکل رد کر دینے اور جھٹلا دینے کا مستحق ھے !

پھر اسي سلسلے میں چند آدمیوں کي ایک جماعت سے قوم کا تعارف کرایا گیا ھے' اور علانیہ اسے اصلاح دیني کے مقاصد صالحہ و اغراض صحیحہ کا منکر و مخالف بتلایا ھے - پس اگر یہ سچ نہیں ھے تو وہ ویسے ھي دلائل و استشہادات کے ساتھہ جیسے کہ اس بیان میں موجود ھیں ' اٹھے اور انکي غلط بیاني آشکارا کر دے !

اسکے بعد ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کي کارروائي پر بحث کي ھے جبکہ چند آدمیوں نے جمع ھوکر ندوہ کا انتظام درھم برھم کر دیا اور ایک شخص کو آیندہ کیلیے ناظم مقرر کیا - اس بحث کے طے کرنے کیلیے صرف دو ھي طریقے ھو سکتے تھے : استحقاق و اھلیت اور قواعد و قوانین - پس سب سے پہلے استحقاق و اھلیت کی بنا پر بحث کي گئي' اور ندوہ کي نظامت کیلیے ادنی سے ادنی معیار قرار دیکر دیکھا گیا کہ مقرر کردہ ناظم کسي طرح بھی اس خدمت کیلیے موزوں ھوسکتا ھے یا نہیں ؟ اس حصہ میں اول سے لیکر اخر تک جسقدر لکھا گیا ھے' صرف اصول اور واقعات کي بنا پر لکھا گیا ھے - اسکے بعد قوانین و قواعد کي طرف توجہ کي' اور خود ندوہ ھي کے دستور العمل کو ھاتھہ میں لیکر اس کار روائي پر نظر ڈالی ' نیز جن جن واقعات کی بنـا پر بحث کی ' انکا برابر حوالہ دیا -

پھر ان تمام مباحث کے بعد علانیہ یہ نتیجہ نکالا گیا کہ کسي معیار' کسی اصول' کسي قانون' اور جواز و عدم جواز کے کسي طریق بحث سے بھي جو دنیا میں انسانوں کیلیے ذریعۂ حصول صحت اور وسیلۂ علم و اطلاع صداقت ھو' یہ کاروائي درست ثابت نہیں ھوسکتي ' اور ان تمام واقعات و شہادات اور دلائل صریحہ و براھین واضحہ کي بنا پر جو ان بیانات میں پیش کیے گئے ھیں ' از سرتاپا باطل اور یکسر نا جائز و کالعدم ھے - استحقاق و اھلیت کي بحث میں علم ھے ' فضیلت ھے ' واقفیت ھے ' تجربہ ھے ' اور ان سب سے بڑھکر ایثار نفس و جذبۂ خدمت ملـک و ملت ھے - اسی طرح

کهدیا هے که احیاء العلوم میں اکثر حدیثیں ضعیف ' اور بهت زیاده بے اصل و سند هیں - اسي لیے شارحین احیاء نے اُن احادیث کی تخریج میں بڑي محنت اُٹهائي ' اور صحیح کو ضعیف سے اور حدیث کو غیر حدیث سے الگ کرنا چاها - علامۂ ابن تیمیه کا یه قول احیاء کی نسبت مشهور هے :

کلامه فی الاحیـــاء غالبه جید لیکن فیه اربع مواد فـــاسدة : مادة فلسفیه و مادة کلامیـــه و ترهات الصوفیه و الاحادیث الموضوعه -	امام غزالي کا اکثر بیان احیاء العلوم میں عمده اور معتبر هے الا چار باتیں جو بطور مواد فاسد کے اسمیـــں شامل هوگئي هیں : فلسفیانه مطالب ' کلامیه انداز ' ترهات صوفیه ' اور موضوع حدیثیں -

علامۂ موصوف کو مسلمان فلسفیوں اور متکلموں کے گروه سے سخت نفرت تهي ' اور انکی غیرت شریعت بعض متصوفین کے ترهات و شطحیات کي سماعت کي متحمل نهیں هوسکتي تهي ' اسلیے انهوں نے ابتدائی تین چیزوں کو بهي احیاء کا مواد فاسد قرار دیا ' مگر در حقیقت یه رائے زیادتی سے خالی نهیں - البته آخري چیز یقیناً قابل ذکر هے ' یعنے نقل احادیث میں بے احتیاطي -

حضرت امام هي پر موقوف نهیں - عموماً صوفیاء کرام نے نقل احادیث میں بڑي بد احتیاطیاں کي هیں ' اور یهي سبب هے که انکے مخالفین کو تشدد و تعصب کا زیاده موقع ملگیا هے ' اور حق یه هے که محدثین کرام اپنے اس تشدد میں حق بجانب هین -

(کتب موضوعات)

پس آپ احیاء العلوم وغیره پر اس بارے میں اعتماد نه کریں ' اور اقلاً بعض کتب موضوعات ضرور پیش نظر رکهه لیں - حضرة شاه ولي الله قدس الله سره نے حجة الله البالغه میں طبقات حدیث و محدثین پر جو کچهه لکها هے بهت نافع هے - محدث ابن جوزي ' حافظ سیوطي ' ملا علي قاري ' اور امام شوکاني کي کتب موضوعات چهپ گئي هیں ' اور ان میں عام زبانوں پر چڑهی هوئی حدیثوں کا تذکره آگیا هے - صاحب سفر السعادة کے تشدد کي اس بارے میں شکایت کی جاتي هے مگر حقیقت اسکے خلاف هے - شیخ عبد الحق محدث دهلوي کی شرح سفر السعادة منگوا لیجیے - مع رد کے اسکا خاتمه نظر سے گذر جائیگا اور فائده بخشے کا - شیخ عبد الرحمن بن علي شیباني کی " التمیز في ما یدور علی السنة الناس من الحدیث " بهي چهپ گئي هے ' اور اسمیں تمام مشهور حدیثوں کي کامل طریقه پر تخریج کي گئي هے - علامۂ ابن تیمیه اور ابن قیم کي تصنیفات میں بهي اسکا مواد بهت هے - علي الخصوص مجمع الفتاوی اور مجموعۂ رسائل جلد اول و دوم میں جو حال میں مصر میں چهپ گئے هیں -

امام شوکاني کي موضوعات میں قدما کي تمام کتابوں کو ضبط و اعتدال کے ساتهه جمع کرنے کي کوشش کي هے - اگر اسے آپ دیکهه لیں تو عام و مشهور احادیث کے متعلق اچهي بصیرت حاصل هوجائیگي -

(احادیث مسئوله عنها)

اب میں فرداً فرداً آپکي تحقیق کرده احادیث کي نسبت عرض کرتا هوں :

(۱) حب الدنیا راس کل خطیة - یعني دنیا کي محبت تمام خطاؤں کي جڑ هے -

بیهقي نے شعب الایمان میں حسن بصري سے روایت کي هے - ابونعیم حلیة الاولیا میں اسے حضرت عیسی کا قول کهتے هیں (دیکهو حلیه ترجمۂ ابو سفیان) مالک ابن دینار کي طرف بهي منسوب هے - علامۂ ابن تیمیه نے اسے جندب البجلي کا قول کها هے -

بهر حال یه جمله معناً تو بالکل صحیح هے ' مگر لفظاً حدیث نهیں هے -

(۲) ما وسعني ارضی و لا سمائي و لکن وسعنی قلب عبدی المومن - یعني خدا کهتا هے که نه تو مجهے زمین اُٹها سکي نه آسمان ' مگر میرے مومن بندے کے دل میں میں سماگیا :

در دل مومن بگنجم اے عجب
گر مرا جوئي دران دلها طلب

معناً یه جمله بهت صحیح اور قران کریم کي اس آیت کا بیان هے : انا عرضنا الامانة علی السموات و الارض و الجبال فابین ان یحملنها فاشفقن منها فحملها الانسان - لیکن حدیث نهیں هے - کسي کا قول هے - محدثین نے تو اسے اسرائیلیات میں سے شمار کیا هے -

(۳) " گوشت کو چهري سے کاٹ کر کهانے کی ممانعت "

غالباً اپ کا مقصود اس حدیث سے هوگا : لا تقطعوا اللحم با لسکین فان ذلک من صنیع الاعاجم - یعني گوشت کو چهري سے کاٹ کر نه کهاو کیونکه یه عجمیوں کي ایجاد هے -

بیهقی نے شعب الایمان میں اسے روایت کیا هے - نیز ابو داود نے سنن میں ' لیکن امام شوکاني لکهتے هیں :

قال احمـــد : لیـــس بصحیح و قد کان النبي یحتز من لحـــم الشاة	امام احمد کهتے هیں که یه حدیث صحیح نهیں کیونکه آنحضرة کا بکري کے گوشت کاٹنا ثابت هے -

پهر اس کي روایت میں ابو معشر هے اور امام احمد کهتے هیں که " لیس بشي " وه کوئي چیز نهیں -

(۴) العلم علمان . علم الابدان و علم الادیان - علم دو هیں : ایک وه علم جس سے بدن انساني کا تعلق هے یعنے فن طب ' اور ایک وه جو شریعتوں اور دینوں کا علم هے -

اسکي بهي کوئي اصلیت نهیں - ضعیف سے ضعیف سند سے بهي کسي نے روایت نهیں کیا - تعجب هے که کیونکر یه جمله حدیث مشهور هوگیا ؟

(۵) " رجب خدا کا مهینه هے اور شعبان پیغمبر کا اور رمضان میري امت کا "

فضائل ایام و شهور میں موضوعات کا بڑا ذخیره هے - غالباً آپکا مقصد اس حدیث سے هوگا : رجب شهر الله و شعبان شهری و رمضان شهر امتی ' فمن صام فی رجب یومین فله من الاجر ضعفان الخ -

لیکن محققین و ثقات فن نے اسے موضوع قرار دیا هے - اسکے اسناد میں ابوبکر بن الحسن النقاس هے جو متهم هے - اور کسائي نامي بهي ایک راوي هے جو مجهول هے -

(صلـــواة التسبیح)

(۶) " صلوة التسبیح اور اسکے فضائل "

" صلوة التسبیح " سے مقصود ایک خاص نماز نفل هے جو چار رکعتوں میں ختم هوتي هے - هر رکعت میں فاتحه اور سورة کے بعد " سبحان الله ' و الحمد لله ' و لا اله الا الله ' و الله اکبر " پندره پندره مرتبه پڑهتے هیں - پهر رکوع اور قومه اور دونوں سجدوں میں بهي دس دس مرتبه یهي کلمات پڑهے جاتے هیں - اس طرح هر رکعت میں ۷۵ مرتبه کلمۂ تسبیح پڑها جاتا هے -

اس نماز کے متعلق متعدد طرق سے حدیث مروي هے - سب سے زیاده مشهور دو طریقه هیں : ایک حضرت ابن عباس کي روایت سے ' دوسرا ابي رافع کي روایت سے - پهلي روایت کو

الهـلال

۱۰ - جمـادي الاخـر ۱۳۳۲ هج

اسئلة واجوبتها

بعـض احـاديث مشـهورة

موضـوعـات كـي اشاعت

احاديث مندرجۂ احياء العلوم

حضرت مولانا - السلام عليكم - چند احاديث كي صحت و عدم صحت كے متعلق بعض علما سے دريافت كيا ليكن مختلف اور متضاد باتيں كہى گئيں - يعنے اكثر نے تو صحيح كہا اور بعض نے ضعيف - يه حديثيں حضرة امام غزالي رحمة الله عليه كي احياء العلوم ميں ميں نے پڑھي هيں' اور اكثر واعظان دين نے بهي بيان كيا هے - اب جناب سے ملتمس هوں كه انكي نسبت محققانه جواب مرحمت هو - كيونكه بعض علما فرماتے هيں كه بڑي بڑي مشهور كتابوں ميں يه حديثيں موجود هيں جو تمهاري نظر سے نہيں گذريں - آپ جو كچهه فرمائينگے اس پر سب سے زيادہ مجهے اعتماد هے - (اسكے بعد وہ احاديث نقل كي هيں اور بعض كا صرف مطلب لكهديا هے - چونكه جواب ميں وہ سب آجائينگي اسليے يہاں مكرر نقل نہيں كي گئيں - الهـلال)

خاكسار محمد علي پيش امام و خطيب - از بهاؤ نگر -

الهـلال :

احاديث كى صحت و عدم صحت كا معامله بہت نازک اور محتاج علم و نظر هے - جب تک اس فن عظيم و مقدس سے واقفيت نهو' اور تمام علوم متعلقۂ حديث پر نظر نهو' نيز تمام كتب معتبرۂ قوم و طبقات محدثين و رواة پيش نظر' و تصريحات ائمۂ فن و طريق تخريج و نقد و درايت كي پوري پوري من الباب الى المحراب خبر نهو' اس وقت تک كچهه پته نہيں چلتا - محض چند كتب حديث كا سامنے ركهه لينا اس بارے مفيد نہيں -

آجكل بڑى مصيبت يه هے كه علم و جہل ميں كچهه تميز نہيں رهي - هر واعظ محدث اور هر خوانده زبان محقق هے - نتيجه يه هے كه عوام ميں اس كثرت سے موضوع و بے اصل حديثيں مشہور هوگئي هيں كه اگر اُن سب كو جمع كيا جاے تو ايک نئى كتاب الموضوعات لكهني پڑے - يه ايک بڑي آفت هے اور قوم كي ضلالت ديني كا بہت بڑا سبب قوي - پهر اس سے بهى بڑهكر آفت يه هے كه هر عربي كا جمله جو كسي واعظ كى زبان سے نكل جاے اور اس نے كتب مواعظ و قصص ميں پڑهه ليا هو' اسدرجه اصح الحديث اور كالوحى و القران سمجها جاتا هے كه اگر انكو بے اصل كہيے تو لوگ جنگ و جدل كيليے آستينيں چڑها ليتے هيں !

(قصـاص و واعظيـن)

يه قصاص و وعاظ كئى صديوں سے مسلمانوں كيليے سب سے بڑي مصيبت هيں اور موجوده عصر جهل نے اس مصيبت كو اور زياده عام و شديد كر ديا هے - نه تو انهيں قران كى خبر هے نه حديث و آثار كى - نه كتابيں پڑهى هيں اور نه علم و فن كي صورت ديكهي هے - صرف چند قصے اور اشعار ياد كرليے هيں جو يا تو اپنے بزرگوں سے سنتے آے هيں يا كسى وعظ كي كتـاب ميں ديكهه ليے هيں !

وعظ كى اصلى قوت دماغ كى جگه انكے گلے ميں هوتي هے - ايک مطرب و مغنى كى طرح گانا شروع كر ديتے هيں' اور پهر عربى كا هر غلط سلط جمله جو انكي زبان سے نكل سكتا هے' بے تكلف اور بے خوف "حديث" كے لقب سے بيان كرديا جاتا هے - غريب سننے والے جو موسيقى كے قدرتي تاثر سے پہلے هى مرعوب هوچكے هيں' شوق اور عقيدت سے سنتے هيں' اور انكي تمام خرافات كو حديث رسول يقين كر ليتے هيں ! فنعوذ بالله من شر الجهل و الفساد !

آج اصلى مصيبت يہى هے كه قران و حديث هى اسلامي تعليم كا اصلى سر چشمه هيں مگر انكى صحيح و حقيقي تعليمات حاصل كرنے كا عوام بيچاروں كے پاس كوئى وسيله نہيں - واعظين جاهلين اور قصاص دجالين نے هر طرف سے انكا محاصره كر ليا هے - علماء حق اول تو قليل هيں' پهر جتنے بهى هيں' اصلاح عوام كي اصلي تدابير سے بے پروا :

كار از دوا گذشته و افسوں نكرده كس !

(احـاديث احيـاء)

آپنے حضرة حجة الاسلام امام غزالي رحمة الله عليه كي احياء علوم الدين كا ذكر كيا هے' اور اُن احاديث كى نسبت خاص طور پر پوچها هے جو بكثرت اسميں درج كي گئى هيں - احياء العلوم ايک ايسي كتاب جليل و عظيم هے كه اگر تاريخ اسلام كى تمام تصنيفات سے صرف اعلى ترين كتابوں كي ايک بہت هى منتخب فہرست بنائي جاے' تو بلا شبه احياء العلوم ان سب ميں ايک خاص ممتاز كتاب هوگى -

تا هم يه ياد ركهنا چاهيے كه هر عالم و مصنف كي حيثيت علمي كا ايک خاص دائره هوتا هے اور اس سے باهر اسكي وہ حيثيت باقي نہيں رهتي - امام مالک محدث تهے اور فقيه' ليكن مورخ نه تهے - پس تاريخ ميں انكا قول بمقابله مورخ كے ارجح نهوگا - اسى طرح ابن خلدون بہت بڑا مورخ هے' ليكن اگر حديث و فقه ميں اسكي سند دي جاے تو اسے كوئي بهي تسليم نہيں كريگا - ابن خلدون نے مقدمه ميں لكهديا هے كه حضرة امام ابو حنيفه كو صرف سترہ حديثيں معلوم تهيں مگر آپ اُسے تسليم نہيں كرسكتے - هر فن اپني بحث و نظر كيليے ايک خاص جماعت ركهتا هے اور اسكے خاص خاص اصول هيں - فن تاريخ كي بحث هو تو مورخين كي سند لائيے - ادب كے مسائل هوں تو ائمۂ ادب كي طرف رجوع كيجيے - يه نه كيجيے كه بحث تو فقه كي هو' ليكن معتبر سمجهيں آپ كسائي اور سيبويه كو كيونكه وہ فن نحو ميں امام تهے ! اكثر لوگ اس نكتے كو بهول جاتے هيں اور سخت ٹهوكر كهاتے هيں -

حضرة امام غزالى فلسفۂ و كلام كے ماهر' منقول و معقول ميں تطبيق دينے والے' تصوف و سلوک كے سب سے بڑے اور سب سے بهتر معبر و ترجمان' اور علم اسرار الدين كے بهترين ذخيره كے جامع هيں' مگر محدث نہيں هيں - محدثين و ارباب نقد نے صاف صاف

سفرکي تصريح " و اذا ضربتم في الارض " میں موجود ہے - لیکن چونکہ اسکے بعد حالت خوف وجنگ کا ذکر کیا گیا ہے اسلیے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں سفر سے مقصود خاص رهي سفر ہوگا جو جہاد و قتال کفار کي غرض سے کیا جاے -

اس آیت سے ضمناً یہ بھي ثابت ہوتا ہے کہ قصر کی حالت میں دو رکعتیں پڑھنی چاهئیں' کیونکہ فرمایا کہ ایک جماعت جب سجدہ کرچکے تو ہٹ جاے اور دوسري جماعت آکر پڑھے - ایک سجدہ سے مقصود ایک رکعت ہی ہوگا -

نماز کا جب حکم ہوا تو صرف دو رکعتیں ہي فرض ہوئي تھیں - احادیث سے ثابت ہے کہ ہجرۃ تک آنحضرت نماز مغرب کے سوا اور تمام نمازیں دو دو رکعت پڑھتے تھے - ہجرۃ کے بعد چار رکعت قرار دي گئي - پس چونکہ اصل نماز کي دو رکعت تھی' اور اصل کسي حالت میں بھي ساقط نہیں ہوسکتي' اسلیے جنگ اور خوف کے وقت میں بھي وہ قائم رہي -

چنانچہ عروہ بن زبیر کي روایت سے حضرۃ عائشہ کا قول مشہور ہے:

فرضت الصلوۃ رکعتین رکعتین فی الحضر و السفر' فاقرت صلاۃ السفر و زید فی صلاۃ الحضر (صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین صفحہ ٢٥٧)

نماز در اصل دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئي تھي - لیکن اسکے بعد وہ سفر کي حالت میں قرار پائي' اور قیام کي حالت میں زیادہ ہوگئي -

معلوم ہوتا ہے کہ جن بزرگ نے آپسے نماز قصر کي نسبت کہا ہے' انکی نظر صرف اس ایت ہی کے طرف ہے' اور بلا شبہہ یہ درست ہے کہ قصر کا حکم جنگ اور خوف ہی کی وجہ سے ہوا' کیونکہ لڑائی کے عالم میں زیادہ عرصے تک نماز میں مصروف رهنا ہوشیاري اور حفاظت کے خلاف تھا -

لیکن جو نتیجہ انہوں نے اس سے نکالا ہے' وہ کسیطرح صحیح نہیں -

(سنۃ ثابتہ اور اثار صحیحہ)

(٢) بلا شبہ اس آیت میں جنگ اور خوف کي حالت کا ذکر اور حکم ہے' لیکن یہ بھی بالکل قطعی اور یقیني طور پر احادیث و آثار سے ثابت ہے کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سفر کي حالت میں نماز قصر پڑھی' گو وہ سفر امن اور بغیر جنگ ہي کے ہو- کبھي بھي چار رکعت پڑھنا آنسے ثابت نہیں - اسي طرح خلفاء اربعہ کي نسبت بھي ثابت ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اور ہر طرح کے سفر میں قصر کیا' اور یہ امر اس درجہ حد تواتر و شہرت تک پہنچا ہوا ہے' اور صدر اول و عہد صحابہ کا تعامل اسدرجہ متیقن ہے کہ اس سے انکار کرنا کسی طرح ممکن نہیں - اور جس شخص نے ایک نظر بھي کتب حدیث پر ڈالي ہے وہ اسکی کبھي جرات نہیں کرسکتا -

یہ صحاح ستہ کے ابواب صلاۃ میرے سامنے ہیں اور اسکے شواہد کثیرہ سے لبریز ہیں - پھر قول جمہور بھي اسی کا موید ہے' اور تمام ائمۃ و فقہا کا بھي یہي مذهب ہے - میں کتني حدیثیں نقل کرونگا' اور ایک صریح اور مسلم بات کیلیے دلائل تلاش کرنے سے کیا فائدہ؟ حضرت انس هي کي روایت اس بارے میں کافي ہے اگر وہ حدیث کے طالب ہیں:

خرجنا مع النبي (صلعم) من المدینۃ الی مکۃ' فکان یصلي رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ - قلت اقمتم بمکۃ شیئاً؟ قال اقمنا بہا عشراً (بخاري جزء ثاني باب ماجاء فی القصر)

ہم آنحضرۃ (صلعم) کے ساتھہ مدینہ سے مکہ روانہ ہوے - وہ برابر دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے- یہاں تک کہ مکہ میں قیام کرکے پھر مدینہ واپس پہنچ گئے (یعنے مدینہ آنے تک یہي حالت رہي - یحیي بن ابي اسحاق راوي نے پوچھا کہ مکہ میں کچھہ قیام بھي کیا تھا؟ کہا کہ ہاں ایک عشرہ -

صرف صحیحین هي کو اٹھا کر دیکھہ لیجیے - خلفاء اربعہ اور تمام اجلۂ صحابہ کا ہمیشہ ایک عمل اسي پر رہا -

مسلم میں بروایت مجاهد حضرۃ ابن عباس کا قول صاف صاف موجود ہے: فرض اللہ الصلوۃ علی لسان نبیکم فی الحضر اربعا و فی السفر رکعتین' وفی الخوف رکعۃ - (کتاب صلوۃ المسافر و قصرها)

(حکمت بقاء حکم قصر مع فوت علت)

(٣) البتہ یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جب قصر کا حکم ایک خاص علت کي وجہ یعنے جنگ وخوف کے سبب سے ہوا تھا' تو پھر دفع علت کے بعد کیوں قائم رہا؟ - آپکے سوال میں اسي پر زور دیا گیا ہے - لیکن قبل اسکے کہ آج اس کي نسبت شبہ پیدا ہو' خود اسي عہد مقدس میں یہ شبہہ پیدا ہوا اور اسکا جواب بھی دیا گیا - یعلی بن امیہ نے یہي سوال حضرۃ عمر فاروق رضي اللہ عنہ سے کیا تھا:

عن یعلي بن امیہ قال: قلت لعمر ابن الخطاب: " لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا " فقد امن الناس - فقال: عجبت مما عجبت فسالت صلے اللہ علیہ وسلم عن ذالک' فقال: صدقۃ تصدق اللہ بہا علیکم فاقبلوا صدقۃ -

" یعلي بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرۃ عمر سے پوچھا: قران میں تو یہ ہے کہ اگر تمہیں کافروں کي طرف سے خوف ہو تو کچھہ مضائقہ نہیں اگر تم نماز کو قصر کر لو- اس سے معلوم ہوا کہ حکم صرف بے امني اور خوف کي وجہ سے ہے' لیکن اب تو امن ہوگیا ہے اور وہ حالت باقي نہیں رهي - اب کیوں قصر کیا جاتا ہے؟ حضرۃ عمر نے فرمایا کہ جسطرح تمہیں اس آیت کي بنا پر تعجب ہوا ہے' مجھے بھي ہوا تھا - چنانچہ میں نے آنحضرۃ سے دریافت کیا - انہوں نے جواب دیا کہ یہ خدا کا تم پر صدقہ ہے - اسکے بخشے ہوے صدقے کو قبول کرلو "

یہ حدیث میں نے صحیح مسلم سے نقل کي ہے - لیکن نسائي نے بھي اسے یعلي بن امیہ کي روایت سے باختلاف رواۃ مابعد لیا ہے-

اصل یہ ہے کہ شریعت کے تمام احکام میں آساني اور سہولت ملحوظ رکھي گئي ہے - " الدین یسر " شریعۃ حقہ کي بڑي پہچان ہے - خدا تعالی اپنے بندوں کي کمزوري پر جب رحم فرماتا ہے تو پھر اسے واپس نہیں لیتا - اس حدیث کا مطلب یہي ہے - گو حکم جنگ اور خوف کي بنا پر ہوا تھا' لیکن جب خدا نے آساني عطا فرما دي تو یہ اسکي بخشش ہے' اور خدا کی بخشش کو کون ہے جو رد کرنے کي جرات کرسکتا ہے؟ یرید اللہ بکم الیسر و لا یرید بکم العسر! و قال ایضاً سبحانہ و تعالی: وما جعل علیکم في الدین من حرج - انسان کیلیے سچا قانون رهي ہوسکتا ہے جو اسکے ضعف' اسکي مجبوریوں' اور اسکي طبیعي احتیاجات و داعیات کا پورا پورا لحاظ کرے -

(حضرۃ عثمان اور حضرۃ عائشہ)

(٤) نماز قصر کے متعلق صحابۂ کرام کے اس عام اجماع سے صرف حضرۃ عثمان اور حضرۃ عائشہ مختلف پاے جاتے ہیں اور بوجہ نا واقفیت و عدم نظر کے بزرگ موصوف نے اس سے احتجاج کیا ہے لیکن اس اختلاف کي حقیقت انہیں معلوم نہیں- اس اختلاف میں بھي پہلا اختلاف محض جزئي ہے -

حضرۃ عثمان کو حالت سفر میں قصر سے اختلاف نہ تھا - مثل حضرات شیخین و اجلۂ صحابہ کے وہ بھي قصر کیا کرتے تھے - صحیح مسلم میں عاصم بن عمر کا قول ہے کہ میں نے آنحضرۃ کے ساتھہ نماز پڑھي' حضرۃ ابوبکر کے ساتھہ پڑھي' حضرۃ عمر کے ساتھہ

ابو داؤد' ابن ماجه ' اور حاکم نے درج کیا ہے - دوسري ترمذي اور ابن ماجه میں ہے - دار قطني نے بھي حضرة عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے -

لیکن اس حدیث کے متعلق محققین فن میں اختلاف ہے - محدث ابن جوزي نے موضوعات میں شمار کیا ہے - حافظ ابن حجر اسکا رد کرتے ہیں اور لکھتے ہیں که ابن عباس والي روایت مضبوط اور شرط حسن پر ہے - نیز ابن داؤد نے اسے اسناد " لا باس" به سے روایت کیا ہے' اور فضل بن عباس' ابن عمر' علي ابن ابي طالب' جعفر ابن ابي طالب ' ام سلمه ' ان سب سے روا یتیں موجود ہیں - ایسي حالت میں ابن جوزي کا موضوع کہنا کس قدر زیادتي کي بات ہے ؟ چنانچه لکھا ہے که " و قد اساء ابن الجوزي بذ کره في الموضوعات "

علاوه حافظ ابن حجر کے ابن منده ' خطیب ' ابن الصلاح' اور نروي نے بھي اسے صحیح یا حسن قرار دیا ہے اور اُسکي تصریح کي ہے - تاهم ایک بڑي جماعت محدثین کي اسے ضعیف بھي کہتي ہے' اور موضوع کہنے والوں میں ابن جوزي کے علاوہ عقیلي بھي ہیں :

و قال العقیلی : لیس فی صلواة التسبیح حدیث یثبت - و قال ابن العربي : لیس فیها حدیث صحیح و لا حسن (الفوائد المجموعه للشوکاني)

اور عقیلي نے کہا که صلواۃ تسبیح کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں - نیز ابن عربي کہتے ہیں که اس بارے میں نه تو کوئي حدیث صحیح مروي ہے اور نه حسن -

حتی که حافظ سیوطی اللالي میں لکھتے ہیں :

و الحق ان طرقه کلها ضعیفة و ان حدیث ابن عباس یقرب من شرط الحسن الا انه شاذ لشدة الفردیة فیه و عدم المتابع و الشاهد من وجه معتبر ' و مخالفة هیئتها لهیئة باقي الصلوة -

" اور حق یه ہے که اس حدیث کے تمام طریقے ضعیف ہیں - ابن عباس والي حدیث البته شرط حسن کے قریب پہنچتي ہے مگر اسمیں بھي یه کمی ہے که شاذ ہے ' کیونکه کمال درجه اپنے بیان میں فرد ہے' اور اسکا تابع اور شاهد کوئی نہیں جو کوئي وجه معتبر رکھتا ہو - نیز یه بات بھي ہے که جس نماز کي اسمیں ترکیب بتلائي گئي ہے اسکي صورت باقي نمازوں کے مخالف ہے"

حافظ موصوف کا قول اس حدیث کیلیے سب سے بہتر اور معتدل قول فیصل ہے - اسي سے آپ راے قائم کرلیں - رها صلوۃ تسبیح کا حکم اور فضائل ' تو وہ بہرحال ایک نفل نماز ہے اور اس طریق تسبیح سے عبادت کرنا کسي دوسرے نص کا معارض بھی نہیں - مختصر یه که اسپر عمل کرنا قابل اعتراض نہیں هوسکتا ! و هذا هو الحق عندي -

(بعض دیگــر موضوعات مشہــوره)

(۷) " حب الوطن من الایمان " محبت وطن کي ایمان میں سے ہے -

یه ایک اچھا اور صحیح جمله ہے' مگر اسے حدیث کہنا بالکل کذب و افترا ہے - کسی غیر معروف سند سے بھي مروي نہیں -

(۸) " علماء امتي کانبیاء بني اسرائیل" میري امت کے علماء ایسے ہیں جیسے بني اسرائیل کے نبي -

بالکل بے اصل ہے - حافظ ابن حجر نے صاف لکھه دیا ہے که " لا اصل له " البته " العلماء ورثة الانبیاء " کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذي نے روایت کیا ہے -

حکم نماز قصــر بحــالت امن و راحت

فقــه و حــدیث کــي ایک بحث

ریل کے سفر میں نمــاز کا قصر کرنا

ایک مستند اور بزرگ عالــم نے نماز قصر کے متعلق فرمایا که ریل کے سفر میں قصر کرنا جائز نہیں ' کیونکه قصر کا حکم اُس وقت هوا تها جبکه خوف و جنگ اور شداید و تکالیف کے ساتھه سفر هوتا تها - اب ریل کے سفر میں وہ حالت کہاں باقي رهي ہے ؟ اسکي نسبت احقر نے جناب سے استفسار کیا تها - جناب نے ارقام فرمایا که احادیث صحیحه سے قصر کرنا هر حال میں ثابت ہے - چنانچه میں نے اسے بیان کیا - لیکن اسکے جواب میں انهوں نے کہا که احادیث میں تو اختلاف ہے - حضرة عثمان اور حضرت عائشه کي نسبت ثابت ہے که وہ قصر نہیں کرتے تھے - اتنے بڑے جلیل القدر اصحاب نے جب قصر نہیں کیا تو پھر کیونکر سنت هوسکتا ہے ؟ میں نے آپکا حواله دیا تو انهوں نے کہا که انهیں حدیث کي کچھه خبر نہیں - وہ اس بحث سے واقف هي نہیں ہیں - انکے مقابلے میں ایک اور عالم مصر ہیں که قصر کرنا واجب ہے اور ثابت ہے - اب احقر نیز یہاں کے مسلمان حیران ہیں که کیا کریں ؟ امید ہے که جناب میري تشفي فرمادینگے اور خط کي جگہه الہلال میں مفصل بحث کرینگے -

احقر العباد احمد علي

جواب الہلال : نماز قصر

جواب کو چند دفعات میں بالترتیب عرض کرونگا :

(القران الحکیم)

(۱) قرآن کریم میں سفر اور خوف کے وقت نماز کے قصر کرنے کا حکم سورۂ نساء میں به تصریح موجود ہے :

و اذا ضربتم في الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا - ان الکافرین کانوا لکم عدوا مبینا -

اور مسلمانو ! جب تم جهاد کیلیے سفر کرو اور تم کو خوف هو که نماز پڑھنے میں کافر حمله کر بیٹھیں گے تو تم پر کچھه گناه نہیں اگر نماز میں سے کچھه گھٹا دیا کرو - بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں -

پھر اسکے بعد جنگ اور خوف کي حالت کے متعلق به تفصیل فرمایا :

و اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوۃ فلتقم طائفة منهم معک و لیاخذوا اسلحتهم ' فاذا سجدوا فلیکونوا من ورائکم ' ولتات طائفة اخری لم یصلوا فلیصلوا معک و لیاخذوا حذرهم و اسلحتهم -

" اور اے پیغمبر ! جب تم فوج کے ساتھه هو اور نماز پڑھانے لگو تو اس ترتیب سے نماز پڑھي جاے : پہلے ایک جماعت تمہارے ساتھه کھڑي هو اور اپنے هتھیار لیے رہے - جب وہ سجده کر چکیں تو پیچھے هٹ جائیں اور دوسري جماعت جو اب تک شریک نماز نہیں هوئي تھي ' آگے بڑھکر تمہارے ساتھه نماز میں شریک هوجاے اور هوشیار رہے - نیز اپنے اسلحه بھی لیے رہے "

اس آیة کریمه سے معلوم هوتا ہے که سفر اور خوف ' دونوں حالتوں میں نماز کو گھٹا کر یعني قصر کرکے پڑھنا چاهیے -

ا ر اســ رام

الــ ريــة فــي الا .. لام

احــاديــث و اثــار

قال النبی (صلعم) من رای منکم منکرا فلینکر بیدہ و من لم یستطع فبلسانه و من لم یستطع فبقلبه و ذالك اضعف الایمان (الترمذي و المسلم)

رسول الله فرماتے هیں : جو مسلمان کسي بـرائي کو دیکھے ‘ چاهیے که اپنے هاتھه کے زور سے اوسے متادے - اگر یه نهوسکے تو زبان سے برا کهے - یه بهي نهوسکے تو دل سے برا سمجهے - اور یه ضعیف ترین درجهٔ ایمان هے -

گذشته نمبر میں تصریحات قرانیه کي بنا پر هم نے ایک اجمالي نظر حریت و فرائض حریت پر ڈالي تهي - آج احادیث و اثار کي بعض اهم تصریحات پیش کرنا چاهتے هیں -

(سوسائٹي اور امــر بالمعــروف)

ایک حقگو اور راستباز انسان ‘ هیئت اجتماعی اور مجتمع انساني (یعني سوسائٹي) کا محافظ اور نگراں کار هے - اگر ملک و حکومة کو حفظ امن اور تهدید اشرار کیلیے پولیس کي ضرورت هے ‘ تو یقینـاً مجتمع انساني اور هیئت اجتماعي کے بد کار اور شریر هستیوں کي تهدید و تخویف کیلیے حقگو اور راستباز انسانوں کي بهي سخت ضرورت هے - وہ راست باز انسان جنکي آواز حق گو دلوں کو تهرا دے ‘ جنکي راستبازي شریروں کو مرعوب کردے ‘ جنکي صدق شعاري مبتلایان اعمال سیئه کیلیے ایک صداے تنبه هو ‘ جو عملاً اس عقیدے کي تصویر هوں که هر تنهائي اور تاریکي میں ایک ایسا حاضر ارنکے پاس موجود هے جو کبهي غائب نهیں هوتا ‘ اور هر پردے اور دیوار کي ارٹ میں ایـک ایسا ناظر ارنهیں دیکهه رها هے جسکي نظر سے کبهي اوجهل نهیں هوسکتے - ان ربک لبالمرصاد !

افسوس هے اوس هیئت اجتماعي پر ‘ اور هزار حیف هے اوس مجتمع انساني پر ‘ جسمیں کسي حقگو اور راستباز روح کا وجود نهو ‘ جس کي آواز سوسائٹي کیلیے باعث حفظ امن اور موجب قلع وقمع مفاسد و ضلالت نه هو - اوسکي هلاکت نزدیک آئي اور اوسکي بربادي کے دن قریب آگئے :

عن ابي بکر رض : اني سمعت رسول الله یقول ان الناس اذ رأوالظالم فلم یاخذوا علي یدیه ‘ اوشک ان یعمهم اللـه بعقاب منه (رواه الترمذي)

ابو بکر صدیق فرماتے هیں : میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو کهتے سنا هے که " لوگ جب ظالم و بدکار کو دیکهیں اور اوسکا هاتهه نه پکڑیں ‘ تو عنقـریب خـدا اپنـا عـذاب ان سب پر نازل کریگا "

(راست بازي کي هیبت اور خـدا کا ڈر)

قوموں کي حیات و ممات سوسائٹي کي زندگي اور بربادي پر موقوف هے ‘ اور سوسائیٹوں کي زندگي و بربادي افراد کے صلاح و فساد اور معاشرت و اخلاق پر مبني هے - اخلاق و آداب معاشرت کي نگراں و محافظ صرف دو هی چیزیں هیں : خشیت الهی اور خوف انساني - مبارک هیں وہ جنکے قلوب خشیت الهي کے نشیمن هیں ‘ اور هر حال میں ان آنکهوں کو دیکهتے هیں جو تاریکي و روشني دونوں حـالتوں میں یکساں دیکهنے والي هیں ‘ اور جو خلوت

لیکن وہ جو خشیت الهي سے محروم هیں ‘ اونکا نگران اعمال کون هوگا ؟ اگر اونمیں کوئي راستباز نهیں ‘ اگر اونمیں وہ نهیں جو امر بالمعروف اور نهي عن المنکر کي خدمت انجام دیتا هے ‘ تو پهر ان شریر روحوں کو هدایت پر مجبور کرنے والي قوت اور کون هوسکتي هے ؟ پس ضرور هے که هر جماعت میں نوع انساني کے ایسے سچے خدمت گذار موجود هوں جو هر باطل و ضلالت کو هاتهه سے متا دینے پر آماده هوں - یهه نهوں تو وہ هوں جو انکو زبان سے برا کهکر هدایت کرتے هوں - اگر ایسے بهي نهوں تو پهر غضب الهي کي روک ‘ انسانیت کے بقا ‘ اور فطرة کے غصه سے بچنے کیلیے کم از کم ایسے تو هوں جو طـاقت اور اختیـار نه پاکر دل هي دل میں برائي کو برا سمجهیں ‘ اور اسطرح بروں میں هیں ‘ پر نیکي کے لیے بروں سے اپنے تئیں الگ کرلیں ؟ یهي معني هیں مسلم اور ترمذي کي اس مشهور حدیث مقدس کے که :

من راي منکم منکرا فلینکره بیده و من لـم یستطع فبلسانه و من لم یستطع فبقلبه و ذلـک اضعف الایمان (رواه الترمذي)

جو مسلمان کسي برائي کو دیکهے وہ اسے اپنے هاتهه کے زور سے متادے - اگر یه نهوسکے تو زبان سے برا کهے - اگر یهه بهي نهوسکے تو دل سے برا سمجهے ‘ مگر یه پست ترین درجهٔ ایمان هوگا -

(فرد کي محبت اور قوم سے عداوت)

جو لوگ حق گوئی سے نفرت کرتے هیں کیونکه اس سے بدکار انسانوں کے دل دکهتے هیں ‘ اور خائنین ملت کو برا کهنا برا جانتے هیں که اس سے بعض گنهگاران ملت کے دلوں میں تیس اٹهتي هے - کیا انهیں یه نهیں معلوم که چند بد کاروں اور گنهگاروں کے ساتهه محبت کرنا پوري قوم و ملک کے ساتهه عداوت کرنا هے ؟ کیا تم چپ رهکر مالک مکان کے ساتهه دشمني نهیں کر رهے هو ‘ جبکه تم دیکهه رهے هو که چور قفل توڑ چکا هے اور اندر داخل هونا چاهتا هے ؟ تم اوس چور پر رحم کرتے هو اور مالک مکان کو نهیں جگاتے ‘ مگر اس طرح صرف ایک مالک مکان کے ساتهه هي عداوت نهیں کرتے هو ‘ بلکه اس شهر کے تمام انسانوں کے ساتهه عداوت کر رهے هو ! چور کی همت کو تم نے بـڑها دیا - خوف انساني جو پہلے ڈرا دیتي تهي اب نهیں ڈرائیگي !

(کشتـــي کي تمثیـــل)

کشتي جب ایـک معصوم اور نیـک کردار انسانوں کي جماعت کو لیے هوے ساحل کي طرف آهسته آهسته آ رهي هے تو تم ایک خائن و گنهـگار انساں کو دیکهتے هو که اپني نا جائز عداوت کی بنا پر کشتي کے ایک تختے میں سوراخ کر رها هے - لیکن تم ترس کهاتے هو اور اسکا هاتهه نهیں پکڑتے - کیا اسکا نتیجه یه نهیں که ایک گنهگار انسان کے ساتهه محبت کرکے تم سینکڑوں قابل رحم اور نیک انسانوں کے ساتهه عداوت کررهے هو ؟ کیا تم یه سمجهتے هو که کشتي ڈوب جائیگي پر تم محفوظ رهوگے ؟ دیکهو ‘ تمهارا رهنماے سفینهٔ نجات اپنی مبارک تمثیل میں کیا بتاتا هے ؟

قال النبي صلي الله علیه و سلم مثل القائم علي حدود الله والمداهن فیها کمثل قوم استهموا علي سفینة في البحر فاصاب بعضهم اعلاها

اون لوگوں کي تمثیـل جو حدود خداوندي میں مداهنت کرتے هیں اور بیجا رعایت ‘ ایسي هے جیسے ایک جماعت جس نے ایک کشتي میں حصه لگایا - بعضوں کے

پڑھي ‘ لیکن یه سب قصر کیا کرتے تھے ‘ اور آخري وقت تک اُنکا عمل اسي پر رها - روایت میں حضرة عثمان کی نسبت بھي اسي جزم و یقین کے ساتھه بیان کیا هے که " فلم یزد علي رکعتین حتي قبضه الله " یعنی میں نے حضرة عثمان کي بھي صحبت پائي ‘ لیکن انھوں نے بھي سفر کی دو رکعتوں کو کبھی زیادہ نہیں کیا ‘ یہاں تک که وفات پا گئے !

پس دیکھو ‘ اس روایت سے کس طرح صاف صاف ثابت هوتا هے که عام طور پر نماز قصر کے متعلق انھیں کوئي اختلاف نه تھا - وہ اسي طرح قصر کرتے تھے جسطرح که حضرات شیخین رضی الله عنهما کرتے رهے ‘ اور نیز یه که وہ آخر تک اسی پر قائم رهے -

البته اپني خلافت کے دوسرے سال انھیں ایک جزئي اختلاف اِس مسئلے میں پیدا هوا ‘ اور وہ بھي قصر کے ایک خاص موقعه اور سفر کی ایک مخصوص صورت کي نسبت - انحضرة کا طرز عمل دیگر اجلۂ صحابه کے سامنے یه تھا که وہ منی میں بھي مثل دیگر مواقع سفر کے قصر پڑھا کرتے تھے - حضرة عثمان بھي اپني خلافت کے ابتدائي عهد میں ایسا هي کرتے رهے - مگر دوسرے سال انھوں نے اختلاف کیا اور منی میں پوري نماز پڑھی - صحیحین میں عبد الله بن عمر اور عبد الرحمان بن یزید وغیرہ سے مروي هے :

صلیت مع النبي بمني رکعتیں وابی بکر و عمر ‘ ومع عثمان صدراً من امارته ثم اتمها (بخاري - ما جاء في التقصیر)

میں نے انحضرة کے ساتھه منی میں دو رکعت پھر ابوبکر کے ساتھه اور عمر کے ساتھه - اسي طرح عثمان کے ساتھه بھي انکي خلافة کے ابتدائي عهد میں - اسکے بعد انکی راے بدل گئی اور پوري پڑھنے لگے -

پس حضرة عثمان کا جو اختلاف هے ‘ وہ عام مسئلۂ قصر پر کچھه موثر نہیں - صرف قصر الصلاة بمنی کي نسبت انھوں نے راے بدل دي تھي اور اسکي ایک تاویل کرلي تھي جسکي تفصیل کتب شهیرۂ فقه و حدیث میں موجود هے -

همارے لیے اسقدر کافي هے که منی میں بھي انحضرة اور شیخین کا قصر ثابت هے - نیز اجلۂ صحابه مثل ابن مسعود و ابن عمر بھي اسي پر عامل تھے - صرف ایک حضرة عثمان کا اجتهاد اس بارے میں کیا موثر هو سکتا هے ؟

(حضرة عائشه رضي الله عنها)

(٥) البته حضرة عائشه کا اختلاف اس معاملے میں بہت مضطرب اور عجیب هے - ایک طرف تو خود انکا قول اوپر گذر چکا هے که : فرضت الصلوة رکعتین رکعتین في الحضر و السفر ‘ فاقرت صلوة السفر و زید في صلاة الحضر - (نماز اصل میں دو دو رکعت فرض هوئي تھي - پھر وہ سفر میں قرار پا گئي اور حضر میں زیادہ یعنے چار رکعت هوگئی) دوسري طرف یه بھي ثابت هوتا هے که وہ قصر کي قائل نه تھیں !

حضرة عائشه رضي الله عنها جنکا اجتهاد اور بصیرة و علم تمام صحابه میں امتیاز خاص رکھتا تھا ‘ سخت تعجب هے که اس صاف اور صریح مسئله میں بغیر کسي سبب قوي کے ایسا مضطرب عمل رکھیں ! میں سمجھتا هوں که حضرة عائشه کو بھی مثل حضرة عثمان کے صرف منی هي کے قصر میں اختلاف هوگا - عام طور پر نفس قصر سے اختلاف نه فرماتي هونگي - اس کي تائید مسلم کي ایک مشهور حدیث سے بھي هوتي هے - زهري سے حضرة عروة بن زبیر نے حضرة عائشه کا یه مشهور قول جب نقل کیا که " سفر میں دو رکعت نماز قرار پائي " تو زهري نے سوال کیا :

فقلت ما بال عائشه تم في السفر ؟ قال انها تاولت کما تاول عثمان (کتاب صلوة المسافرین)

زهري کہتے هیں که میں نے یه سنکر عروة سے کہا که پھر عائشه کو کیا هوگیا تھا که وہ سفر میں پوري پڑھتي تھیں ؟ انھوں نے کہا که عائشه نے بھي اسکي تاویل کرلي تھي جیسي که عثمان نے کي تھي -

عروہ کے قول میں حضرة عائشه کي تاویل کو حضرة عثمان کي تاویل سے تشبیه دي هے - یه تشبیه نفس تاویل میں بھي هوسکتي هے که جسطرح حضرة عثمان نے قصر الصلوة بمنی میں تاویل کي تھي ‘ ویسي هي حضرة عائشه نے نفس مسئلۂ قصر میں بھی کي - اور اسي طرح مسئله قصر میں بھي هوسکتي هے که جسطرح حضرة عثمان نے تاویل کرکے منی میں قصر ترک کردیا تھا ‘ اسي طرح حضرة عائشه نے بھي منی کے قصر کي تاویل کرلی -

(٦) اگر اس حدیث میں عروہ کے قول کا آخري مطلب سمجھا جاے تو نفس قصر کے متعلق حضرت عائشه کا اختلاف باقی نہیں رهتا - اس صورت میں ایک اور حدیث سامنے آئیگی جو امام شافعی نے روایت کی هے : " کل ذلک قد فعل النبی قصر الصلوة و اتم " لیکن اس حدیث کی صحت بالکل مشتبه هے - اسکی روایت یوں هے : " شافعي عن ابراهیم بن محمد عن طلحه بن عمرو عن عطاء " لیکن ابراهیم بن محمد اور طلحه بن عمر باتفاق محدثین ضعیف الروایة هیں ‘ اور ان دونوں کا ایک روایت میں جمع هوجانا اسکي تضعیف کیلیے کافي سے بھی زیادہ هے ‘ جیسا که ارباب فن پر مخفی نہیں -

بهرحال حضرة عائشه کا اختلاف اگر صریح و عمومی صورت میں متحقق بھی هو جاے ‘ جب بھي تمام اجلۂ صحابه اور احادیث معروفه و مشهورۂ نبویه کے مقابلے میں صرف انکا اختلاف کیونکر مقبول هو سکتا هے ؟ علی الخصوص جبکه خود انکا قول موجود هے که سفر کی حالت میں دو رکعت قرار دي گئی ‘ اور خود انکے بھانجے (یعنی عروہ) نے جو اس بارے میں اعلم الناس هیں ‘ صاف صاف کہدیا که وہ کسی تاویل کی بنا پر ایسا کرتی تھیں ‘ نه که کسی سنت کی بنا پر ؟ اگر حضرة عائشه کے پاس کوئی دلیل سنت موجود هوتی ‘ تو عروہ اس سے کیونکر بے خبر رهتے ؟ فتامل و تدبر -

(حکم نماز قصر)

(٧) اس بارے میں اختلاف هے که حالت سفر میں قصر کرنا کس حکم میں داخل کیا جاے ؟ اور اگر پوري چار رکعت کوئي پڑھلے تو اسکا حکم کیا هے ؟ آیا وہ حرام هوگا ‘ مکروہ هوگا ‘ یا یه که اسکا ترک اولی هے ؟ امام شافعي کا مذهب انکے ایک قول کے بموجب یه هے که قصر جائز هے مگر اتمام افضل - لیکن اس سے زیادہ معتبر و مسلم قول انکا وہ هے جسمیں قصر کو افضل بتلا یا گیا هے -

امام مالک سے بھي دو مختلف قول منقول هیں - ایک میں قصر و اتمام دونوں کو یکساں بتلایا هے - ایک میں قصر کے وجوب کے قائل هیں - امام سحنون کي روایت وجوب هي کي تائید کرتي هے - امام احمد بھي ایک قول میں قصر کو افضل اور دوسرے میں اتمام کو مکروہ بتلا تے هیں - امام ابوحنیفه قصر کے وجوب کے قائل هیں - یعلي بن امیه کي حدیث میں انحضرة نے مثل امر کے فرمایا هے که قبول کرلو - اسلیے احناف کہتے هیں که وجوب ثابت هوگیا -

لیکن " فاقبلو " کو اس طرح کا امر نصي قرار دینا جسکو وجوب کیلیے مستلزم قرار دیا گیا هے ‘ ضروري اور قطعي نہیں - سب سے زیادہ اصح اور اوسط مسلک یهي هے که قصر سنت هے اور اتمام مکروہ - ائمۂ مذاهب کے مختلف اقوال میں سے ایک ایک قول سب کا بالاتفاق اسي کي تائید کرتا هے - حضرة امام ابو حنیفه باوجود وجوب کے فرماتے هیں که قصر کي نیت واجب نہیں - اگر نیت واجب نہیں تو وجوب قطعي تو نه هوا -

(ریل میں نماز)

(٨) الحاصل آجکل کے سفر میں بھي قطعاً نماز قصر کا حکم باقي و قائم هے ‘ اور حالت خوف اور شدائد کا نہونا اسپر کچھه موثر نہیں هو سکتا - انحضرة صلی الله علیه وسلم سے اونٹ کي پیٹھه پر جب نماز ثابت هے تو ریل کے اندر کیوں جائز نہو گی

مقالات

یورپ اور قدیم تصاویر

چند مہینوں کي بات هے - ریوٹــرنے سفریجت عورتوں کے جنگی اقدامات کے سلسلے میں یه خبر سنائي تهي که لنڈن کے شاهي عجائب خانے کي گیلري پر حمله کیا گیا اور ایک نہایت قیمتي قدیم تصویر خراب کردي گئي جسکي قیمت ایک لاکهه پاونڈ کے قریب تهي -

اس تار برقي کو پڑهکر بہت سے لوگوں کو تعجب هوا تها که کیا ایک پراني تصویر اتني قیمت کي بهي هوسکتی هے ؟

اسي زمانے میں همنے چاها تها که قدیم تصاویر کے متعلق ایک مضمون شائع کیا جاے اور اسکے اهم واقعات جمع کریں تاکه قارئین الهلال کو موجوده یورپ کی اس سب سے بڑي قیمتی جنس اور تجارت کا حال معلوم هوجاے - آج اس مضمون کو شایع کرتے هیں -

* * *

ابهي چند دنوں کي بات هے که یورپ پر فلاکت و افلاس چهایا هوا تها ' اور هزارها انسان ایک گلاس بیر یا ایک انگیٹهي کوللے کے نه ملنے سے بیکسانه دم توڑکر راهی ملک عدم هوتے تهے !

مگر اب موسم بدل گیا هے ' اور وه نسیم مراد جو کل تک ایشیا میں چلتي تهي ' آج مغرب میں چلرهي هے - دولت کے چشمے جو ایشیاء میں کبهي ابلا کرتے تهے ' اب بهي جوشزن هوتے هیں ' مگر ان سے جو سیلاب جاري هوتا هے اسکا رخ صرف یورپ هی کي طرف هے - صنعت و تجارت اپنی مقناطیسي کشش سے ایک ایک چپه کو ایشیا کے گوشے گوشے سے کهینچکر مغرب پہنچا رهي هے ' اور آج مغرب میں بے شمار انسان ایسے موجود هیں جنکي آمدنی کا حساب ایک ایک گهنٹے کي آمدني سے لگایا جاتا هے !

اس غیر معمولي دولتمندي کا قدرتي نتیجه هے که ضروریات اور کمالیات تمدن سے گزر کے اب امتیازات میں مسابقت و مباهات شروع هوگئي هے - ایک شے گو کتني هي بیکار هو لیکن اگر اپنے اندر کوئی ندرت یا اعجوبگی رکهتي هے تو اسکي قیمت میں اتني بڑي بڑي رقمیں دیجاتي هیں که اگر وه بدبخت انسانوں کے اطعام و فاقه شکني میں صرف هوتیں تو ایشیاء کي وه هزارها هستیاں راتوں کو آرام سے سو سکتیں ' جنکی شب هاے حرماں کروٹیں بدلتے یا ستارے گنتے بسر هوا کرتي هیں !!

* * *

اس قسم کي چیزیں زیاده تر عام نیلاموں میں فروخت هوتي هیں - گذشته ربع صدي میں اس قسم کے جو بڑے بڑے نیلام هوے هیں ' انمیں سے بعض یه هیں :

نیلام	تاریخ	مقدار اشیا	ایام	قیمت بحساب پونڈ
جاک دوسے	۱۹۱۲	۳۶۷	۴	۵۵۵۳۰۰
قسر هملٹن	۱۸۸۲	۲۲۱۳	۱۷	۳۹٬۵۶۲
میڈم پولج	۱۹۰۲۳	۲۸۲۰	۳۰	۳٬۹۳۱۴
ایریڈرک استپیزر	۱۸۹۳	۳۳۶۹	۳۷	۳۶۴۳۱
جون ٹیلر	۱۹۱۲	۱۵۴۵	۱۲	۳۵۸۴۹۹
بارکس	۱۹۱۰	۱۹۸	۳	۳۰۵۳۳۵
یڈر ڈریر	۱۹۱۲	۳۶۴	۳	۲۱۹۵۲۵

مشہور ریفیل مصور کي بنائي هوئي ایک تصویر جو ایک لاکهه ۴۰ هزار پونڈ کو فروخت هوئي !



نیلام	تاریخ	مقدار اشیا	ایام	قیمت بحساب پونڈ
میڈم رسل	۱۹۱۲	۳۱۳	۴	۲۱۸۸۲۶
سرکیز کارکنیو	۱۹۱۲	۲۷۲	۳	۱۵۷۷۶۱
الگزینڈر نونگ	۱۹۱۰	۶۸۳	۳	۱۵۳۸۹۱
جان ڈلفس	۰۰۱۲	۵۹۴	۶	۱۴۱۰۰۴
استیفن	۱۸۹۵	۱۲۴۹	۹	۱۴۱۰۰۴
هولنڈ	۱۹۰۸	۴۳۲	۳	۱۳۸۱۱۸
بیرن شروڈر	۱۹۱۰	۴۲۳	۳	۱۳۰۰۵۸
ورتهیمر	۱۹۱۲	۱۷۶	۲	۱۳۲۰۲۱
لارڈ ڈیڈلي	۱۸۹۲	۱۹	۱	۱۰۱۳۲۰

یه صرف چند تاریخي نیلاموں کي فہرست هے ورنه اس قسم کے عام نیلام تو همیشه هوا کرتے هیں -

(قدیم تصاویر)

اس قسم کے نیلاموں میں جو چیزیں زیاده تر فروخت هوتي هیں ' وه قدیم تصویریں اور پراني قلمي کتابیں هیں - اسوقت هم صرف تصاویر کو لیتے هیں اور کتابوں کو آینده فرصت کے لیے ملتوي رکهتے هیں -

نام تصویر	نام مصور	نیلام	قیمت
مریم اور مسیح (علیهما السلام)	انڈریا منانیا	ویر	۲۹۵۹۰
ایک بڑهیا	فرنیس هوس برکس		۶۷۴۶۰
تیر اور انوار نیلگون	ٹرنر	„	۲۵۸۹۰
دي وال لابنیوي	دي لاٹور	ڈوسے	۲۴۴۰۰
مسز ولیمس	ریبرن	•	۲۳۴۱۵
مسز هاے	„	•	۲۲۲۶۰
ایک بڑهیا جو پرند کے پر نوچ رهي هے	رمیرنٹ	لیوتها	۱۹۸۰۰
سالومي	رنیهلبٹ	کارکانو	۱۹۲۰۰
امیره ٹیلیوتک	میڈم ریکابرون	ڈوسے	۱۶۰۰۰

الذين في البحر اسفلها يصعدون فيستقون الماء فيصبون على الذين اعلاها - فقال الذين في اعلاها لا ندعكم فتصعدون فتوذوننا ، فقال الذين في اسفلها فانا ننقبها في اسفلها ، فان اخذوا على ايديهم فمنعوهم نجوا جميعاً ، وان تركوهم غرقوا جميعا ! (رواه البخاري والترمذي واحمد)

بعضوں کے حصے میں نیچے کا طبقه - نیچے والے پاني وغیرہ کي ضرورت سے اوپر کے طبقه میں جاتے تھے اور اون پر چھینٹیں ڈالتے تھے - اسپر اوپر والوں نے کہا که اب هم تمکو اوپر نه آنے دینگے - تم همکو تکلیف پہنچاتے ہو - نیچے والوں نے کہا اگر تم اوپر نه آنے دوگے تو نیچے کے تختے میں هم سوراخ کردیتے هیں - اب اگر لوگوں نے انکا هاتهه پکڑلیا اور اونکو اس سے بازرکها تو سب محفوظ رهینگے - اور اگر چھوڑ دیا تو سب هي ڈوب جائینگے "

(امم گذشته اور عذاب الهي)

تم سے پہلے بھي دنیا میں قومیں پیدا هوئیں اور اپنے اعمال سئیه کي پاداش میں آخر کار تباہ و برباد هوگئیں - انکے حالات و واقعات همارے لیے تازیانۂ تنبیه و عبرت هیں ، لیکن کیا تمنے کبھي جاننے کی کوشش کي که انکي بربادي اور هلاکت کا سبب کیا تھا ؟ ایک قوم کے چند افراد پہلے عصیان الهي ، خیانت ملي ، اور منافقت قومي کے مرتکب هوتے هیں - قوم کے اهل دانش و فہم اور ارباب ایمان و اخلاص اگر اسي وقت متنبه هوجائیں ، اور فرض الهي جو انکے ذمه عائد هے اوسکے ادا کرنیکي کوشش کریں ، تو یقیناً یه سیل بلا چند لمحوں میں تھم جائیگا ، اور سفینۂ نجات قومي غرق هونے سے محفوظ رهیگا ، لیکن اگر سوء اعمالي نے بد بختي اور سیه کاري نے سیه نصیبي کي صورت اختیار کرلي هے ، تو اداے فرض کي جگه مسامحت و مساهلت لے لیگي ، جو گنہگاروں کو بے باک اور بد کاروں کو دلیر بنا دیگی ، اور اسطرح اس تاریکي کا باریک پردہ جسنے پہلے صرف چند قلوب هی کو فرض شناسي ، اطاعت رباني ، اور ایثار ملي سے محروم کیا تھا ، اب اور زیادہ غلیظ و کثیف هو جائیگا - تا آنکه آنکھیں دیکھنے سے ، هاتهه ٹٹولنے سے ، پاؤں چلنے سے مجبور هو جائینگے ، اور پھر اسي پردۂ ظلمت میں صاعقۂ عذاب چمک کر اور کڑک کڑک کر هلاکت کي خبر دیگا اور تمام قوم پر گرکے موت اور بربادي پھیلا دیگا - بني اسرائیل کي هلاکت و بربادي کا افسانه تم نے سنا هے ؟

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان اول ما دخل النقص علی بني اسرائیل ، کان الرجل یلقی الرجل ، فیقول یا هذا اتق الله ودع ما تصنع فانه لا یحل لك ، ثم یلقاه من الغد ولا یمنعه ذلك ان یکون اکیله وشریبه وقعیده ، فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم علی بعض - ثم قال " لعن الذین کفروا من بني اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی بن مریم " الی قوله " فاسقون " ثم قال : کلا والله لتامرن بالمعروف وتنهون عن المنکر ، ولتاخذن علی یدي الظالم ولتاطرنه علی الحق اطرا ، وتقصرنه علی الحق قصرا ! (رواه ابو داؤد)

آنحضرت صلعم نے فرمایا : سب سے پہلے بني اسرائیل میں جو نقص پیدا هوا وہ یه تھا که ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا جو مبتلاے گناہ تھا اور کہتا که اے شخص خدا سے ڈر ، اور اس کام سے باز آجا که تجھے جائز نہیں - پھر جب اس گنہگار سے ملاقات هوتی تو اسے گناہ سے روکنا ترک کردیتا کیونکه وہ اسکا هم نواله و هم پیاله هو جاتا - جب بني اسرائیل ایسا کرنے لگے تو خدنے (اثر صحبت سے) اونکے دل یکساں کر دیے - پھر آنحضرت نے قران کي یه آیۃ پڑھي " داؤد اور عیسی ابن مریم کي زبان سے وہ ملعون کیے گئے جنھوں نے بني اسرائیل میں سے کفر کیا " پھر فرمایا : خدا کي قسم تم اے مسلمانوں ! امر بالمعروف اور نہي المنکر کا فرض ادا کرو ، اور ظالموں کا هاتهه پکڑو اور اونکو حق و انصاف پر چلنے کیلیے مجبور کرو !

پھر کوئي هے جو اس صداے حق کو جو قلب نبوۃ سے اٹھي ، اور اس زبان سے نکلي جو " ماینطق عن الهوی " کي شہادت رباني سے مقدس اور " ان هو الا وحي یوحی " کي توثیق سے پاک کی گئی تھی ، سنے ، اور اس اطاعت معصیت اور وفاداري ظلم و عدوان کے پردۂ فریب کو چاک کردے ، جسنے آج کروڑوں پیروان اسلام کی نظروں سے خدا اور اسکي عدالت کي صورت چھپا دي هے ؟

کیا تم نہیں سنتے که اسلام کا داعي مقدس تم سے کیا کہه رها هے ، اور تم کو قائم کرنے والا تم سے کیا چاهتا هے ؟ کیا صاف صاف وہ نہیں کہتا که ظالموں کا هاتهه پکڑو ، اور انهیں حق اور عدالت پر چلنے کیلیے مجبور کرو ؟ پھر کیا تم نے کبھی انکا وہ هاتهه پکڑا جو خدا کے بندوں پر ظلم و جبر کیلیے اٹھتا هے ؟ اور کیا کبھی اپنے جہاد صداقت و حریت سے انکا مقابله کیا که وہ حق کی پامالی سے باز آجائیں اور خدا کی پاک عدالت کیلیے مجبور هوں ؟ اگر تم مومن و مسلم هو ، تو تم کو وہ هونا چاهیے جنهیں اس حکم الہی کے تخاطب سے پاک بنایا گیا - نه که وہ ، جو معصیت کی اطاعت اور ظلم وعدوان کی وفاداري کی لعنت سے نا پاک کیے گئے ؟ تم حق کیلیے بناے گئے هو - پس حق هی کے هو کر رهو ! تم کو ظلم و ضلالت پر چیخنے ، چلانے ، هاتهه کو حرکت دینے ، اور زبان کو وقف جہاد لسانی کر دینے کا حکم دیا گیا هے - پس خدا کی مغضوب و مردود قوموں کی طرح شیطانی وسوسوں کے ماتحت نه آؤ اور اپنے کاموں کو انجام دو ! سچا مسلم وهی هے جو اس حکم پر عامل هو ، اور وہ ظلم پرست روح کبھی مومن نہیں هوسکتی - جو فاطر السماوات و الارض کے حکم اور ختم المرسلین کی دعوۃ کو بھلا دے - تم سے پہلے جتنے برباد هوے انکي بربادي صرف اسي کا نتیجه تھي که انهوں نے اس حکم الهي کو بھلا دیا ، اور ظلم کے دوست اور غاصب و جابر قوتوں کے غلام بنگئے - بني اسرائیل کي رحمت لعنت سے بدل گئي ، اور سلیمان کا تخت اور داؤد کا هیکل خونخوار ظالموں سے بھرگیا - یه سب کیوں هوا ؟ صرف اسلیے که انهوں نے ٹھیک ٹھیک اسي طرح خدا اور اسکے مقدس رسولوں کا حکم حق پرستي و حق پژوهي بھلا دیا جسطرح که اے روے زمین کے سب سے بہتر انسانوں تم بھلا رهے هو ! !

اور اے علماے امت محمدیه ! و اے رؤسا ملت اسلامیه ! اٹھو که وقت آگیا ، هاتهه بڑھاؤ که صداقت طالب اعانت اور اسلا[م] اپنے فرض کیلیے پکار رها هے ! سنو ، صداے حق کیا کہتي هے ؟ کیا علماؤ رؤساے بنی اسرائیل کي طرح تمهارا بھي ارادہ اِس عہد ش[ر] و شر میں خاموشی وسکوت کا هے تاکه تمام قوم کي هلاکت و بربادي کا سامان هو ؟ کیا تم سب سے پہلے اِس بات کیلیے جوابدہ نہی[ں] هو جسکے لیے تمام امت جوابدہ هے ؟ کیا تمهیں معلوم نہیں بني اسرائیل کا پہلا گناہ اسکے عالموں اور پیشواؤں هي سے نکلا تھا آہ سنو که مخبر صادق کي آواز بے ایف کیا کہه رهي هے ؟

والذي نفس محمد بیدہ لتامرن بالمعروف وتنهون عن المنکر او لیوشکن الله ان یبعث علیکم عقاباً من عندہ ثم لتدعونه فلا یستجاب لکم (رواہ احمد والترمذي)

اوس ذات اقدس کي قسم جس[کے] هاتهه میں محمد کي جان هے ، فرض امر بالمعروف اور نہي عن المن[کر] ادا کرو ، ورنه خدا تم پر اپنا ع[ذاب] عذاب بھیجیگا پھر تم پکاروگے ، لی[کن] قبول نه کیا جائیگا !

نام تصویر	نام مصور	خرید بحساب پونڈ	فروخت بحساب پونڈ
خروج	پرنگٹن		۳۴۰۰
مصور کی لڑکیاں	گانیبرن	۵۸۸۰	۸۴۰۰
مسز پول بیچلي	"		۴۶۲۰
جان الڈ	"		۴۲۰۰
مسز گرانفل	جان هیز		۳۵۷۰
کرینتهه رملتهن	سر طامس لارنس		۱۷۴۰۰
سر چارلس لاذر	"		۴۶۴۰
مسز هاے	سر ایچ بریبرن		۲۲۲۶
جنرل هاے	"		۵۲۵۰
مسز لوني ڈیوڈ سن	"		۳۲۶۰
مسز طامسن	"		۴۶۷۲
لارڈ نیوٹن	"		۷۱۲۰
مس مانٹلو	"		۵۰۴۰
مسز آگینس لو	"		۴۹۰۵
ایک لیڈي کي تصویر	"		۳۹۹۰
مسز میکرٹنی	"		۳۳۶۶
مسز ڈنکن	"		۳۳۲۰
حنه لیڈي استکهاپ	سر برینگلڈز		۶۴۰۵
لیڈي سارا رینبري	"		۸۶۱۰
لیڈي بلیک	"		۵۲۵۰
نابین وتعزیس کي لڑکیاں	"		۹۰۳۰
برنس میں ایک بڑا تالاب	ٹرنر	۳۱۰	۳۲۸۰

اس فهرست سے جو صرف سال گذشته کي فروخت شده تصاویر کي هے' آپکو اندازه هوگیا هوگا که انگریزي قوم باکمال اور مقبول عام مصوروں سے خالی نهیں هے - گذشته صفحات میں آپنے پڑھا هوگا که بعض بعض تصاویر کي قیمت ایک ایک لاکهه پونڈ هے مگر جیسا که هم لکهچکے هیں' اسکو گراں بهائي کی انتهائي سرحد تصور کرنا درست نهوگا - ابهي حال میں ایک تصویر (جو آپکو اس مضمون کے صفحه اول کي ابتدا میں نظر آتي هے) ایک لاکهه ۴۰ هزار پونڈ کو فروخت هوئي هے - یه تصویر پنیشیگبر میڈونا کي هے اور اسکے بنانے کا فخر ریفیل کے قلم کو حاصل هے - یه تصویر لیڈي کوپر کے پاس تهي - لیڈي کوپر کے پاس سے لیڈي ڈیونشائر کے پاس پهنچي جو لیڈي کوپر کي رشته دار هیں - اور لیڈي ڈیونشائر سے ڈیوروین کي معرفت امریکه کے مشهور اور بهت بڑے دولتمند تاجر مسٹر پي - اے - بي - ونڈر نے خریدي هے -

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو' بنگله' گجراتي' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

افریقه کا سر مخفی

شیخ سنوسي اور طریقهٔ سنوسیه

(۵)

(شیخ سنوسي دوم اور متمهدي سوڈاني)

شیخ سنوسي دوم کے عهد کے سب سے بڑے واقعات دو هیں :

(۱) محمد احمد سوڈانی کا ادعاے مهدویت اور سوڈاني تحریک -

(۲) فرانسیسي سرحد تک سنوسي حکومت کا پهنچنا اور باهمي جنگ و پیکار -

مهدي سوڈاني اور شیخ کے تعلقات کا واقعه اس لحاظ سے بهت اهم هے که شیخ اول و دوم کی نسبت بهی ادعاء مهدویت کا گمان کیا جاتا تها - نیز اس لیے بهی که اس سے شیخ کے طریقه اور مقصد دعوة پر روشنی پڑتی هے -

محمد احمد سوڈاني نے جب مهدویت کا دعوا کیا' اور تمام سوڈان اور اطراف افریقیهٔ شمالي میں اسکے خلفا پهیلنے لگے تو شیخ نے ایک ناطرفدرانه اور خاموش حالت اختیار کرلي - نه تو انهوں نے اسکو روکنا چاها' اور نه اپنے عظیم الشان حلقه اثر کو اسکي اعانت کا حکم دیا - وه دیکهه رهے تهے که یه ابتدا هی سے ایک جنگی تحریک هے' اور اسکا اجتماع دفع کفار و اعداء اسلام کیلیے بهر حال مفید هے - پس اسکو روکنا اور اسکي عملاً مخالفت کرني مصلحت ملي کے خلاف هے - البته اسکي اعانت بهي نهیں کي جاسکتي کیونکه اسکي بنیاد دعوے پر رکهي گئي هے اور وه دعوا صحیح نهیں هے -

لیکن سوڈانی کیلیے ضروري تها که وه شمالي افریقهٔ و مصر' بلکه تمام عالم اسلامي اور تمام براعظم افریقه و جزیرهٔ عرب کے اس عظیم الشان حلقهٔ دعوة کي طرف جلد سے جلد متوجه هوتا اور اس سے فائده اٹهانے کي کوشش کرتا - خود شیخ سنوسي اول کي نسبت ادعاء مهدویت کا ذکر کیا جاتا تها' اور بهت سے لوگ آینده ظهور میں آنے والے واقعات کی نسبت اسکي پیشین گوئیاں بیان کیا کرتے تهے - یه بهي مشهور تها که وه خود اپنے تئیں موعود و منتظر قرار نهیں دیتا' لیکن علم الهی کي بنا پر کهتا هے که اسي کے نسل سے کوئي ظهور هوگا - ان حالات میں محمد سوڈانی نے سمجها که اگر یه سلسله اسکا ساتهه دے' تو وه اپنے کاموں کیلیے تمام دنیا سے مستغنی هوجائیگا' اور ایسا هونا ممکن بهی هے - کیونکه اسی قسم کے خیالات اسکی نسبت بهی بیان کیے جاتے هیں -

چنانچه سنه ۱۸۸۳ میں جبکه سوڈاني کي تحریک ابتدائي منزلوں سے گذر چکي تهي' اسنے ایک لنبا چوڑا خط شیخ سنوسي کے نام لکها' اور اسمیں اسے دعوت دي که اگر وه ساتهه دیگا تو سوڈاني اسے اپنے مخصوص ترین خلفا میں جگه دینے کیلیے طیار هے - یه مراسله شیخ عبد الله نامي ایک سوڈاني عالم کے ذریعه روانه کیا گیا تها -

لیڈي ڈریل	ریبرن	•	۱۷۰۰
همشیر رمبرنت (مشهور مصور رمیرنت)		کار کانو	۱۴٦۰۰
ایک لڑکي مع بیچ	•	هوکر	۱۴۱۰۰
خلوت	کوارڈ	کارکانو	۱۴۰۰۰
پیٹا	منٹانیا	ربڈي	۱۲۹۱٥
بازار جانا	ڈرون	یارکس	۱۲۱۰۰
سینٹ زینو بیرس کي زندگی	بوچلے	ایڈي	۱۱۳۴۰
ایک یهودي ربي	رمیرنت	یارکس	۱۰۲۸۰
تعلیم سب کچهه کرتي هے	ڈررہ	روسل	۱۰۰۰۰

اس فهرست میں آپنے دیکھا هوگا که بعض بعض تصویروں کي قیمت ... ۲۹ پونڈ سے زاید دي گئی - آپ شاید اسي قیمت کو انتها ئي خیال کرینگے ؟ مگر ذرا انتظار کیجیے - عنقریب ایک اور تصویر کا تذکرہ آپکي نظر سے گزریگا جسکے متعلق خود یورپ نے تسلیم کرلیا هے که یه گراں ترین تصویر هے جو آج تک فروخت هوئي هے -

(قدیم تصاویر کي تجارت)

قاعدہ هے که جب کوئي کام چلنے لگتا هے تو پهر لوگ اسے بطور پیشے کے اختیار کرلیتے هیں - چنانچه جب بعض لوگوں نے دیکھا که نوادر و تحف کا مذاق بڑهرها هے اور لوگ عام طور پر اسکے متلا شي و جویا هوتے هیں ' تو انهوں نے پیشه کے طور پر یه کام شروع کر دیا - اسوقت یورپ اور امریکه میں بهت سي کمپنیاں نهایت وسیع پیمانے پر قائم هیں - جهاں صرف نوادر و عجایب فروخت هوتے هیں - انکے وکیل (ایجنٹ) تمام اقطار عالم میں پهیلے هوے هیں - جهاں کوئي عجیب یا نادرہ روزگار شے انهیں نظر آجاتي هے' فوراً اپني کمپني کو اطلاع دیدیتے هیں -

نوادر و عجائب کي تجارت کسقدر نفع بخش هے ؟ اسکا اندازہ ذیل کي فهرست سے هوسکتا هے جسمیں صرف چند تصاویر کا ذکر هے جو ان نوادر فروشوں نے لي تهیں اور اسکے بعد پهر فروخت کیں :

نام تصویر	نام مصور	خرید بحساب پونڈ	فروخت بحساب پونڈ
مریم (علیها السلام)	انڈریا منٹانیا	۴۰۰۰	۲۹٥۰۰
مدیشي	انجیولو بر نزینو	۷۰۰۰	۱۱۳۴۰
ایک جوان	„ „	۲۰۰۰	٦۰۹۰
مسیح	پولون ویرونیز	۱۲۰۸	۷۲۲۰
زمین اور انسان -	ڈچیان	۲۱	۱۱۲٥
مریم (علیها السلام)	کارلوکریولي	۹۰	۲۸۰۰
„ „	ڈي بلٹو منیارڈي	۱۹۹	۲٥۰۰
وینس کے قریب ایک جزیرہ -	فرنسکو گارڈي	۱۷	۲۱۰۰

اس فهرست میں ۹۰ پونڈ کو جو تصویر خریدي گئي تهي وہ اٹهائیس سو پاؤنڈ کو فروخت کي گئي !

غرضکه یورپ کي تمام تجارتوں میں نوادر فروشي کي تجارت سب سے زیادہ نفع بخش هے- اسکی بڑي وجه یه هے که بعض نوادر نهایت کم قیمت ملجاتے هیں - کیونکه انکے بے خبر مالک انکي قیمت سے واقف نهیں هوتے - تهوڑے عرصه کے بعد جب وہ بکنےلگتے هیں تو اصلي قیمت سے اتنے زیادہ داموں پر فروخت هوجاتے هیں که دوسري تجارتوں میں اتنے نفع کا تصور بهي نهیں هوسکتا - بعض تصویرونکي تو یہانتک نوبت هے که انکي قیمت ایک ایک لاکهه پونڈ ملي هے - چنانچه آپ ابهي پڑھ آے هیں که "ارض و اشخاص" تصویر ۲۱ پونڈ کو لي گئي تهي اور ۱۱۲٥ کو فروخت هوئي !

ایک اور تصویر جو لیویه کے نیلام مین ٥٦۰ پونڈ کو ایگئي تهي' ۱۹۸۰۰ پونڈ کو فروخت هوئي - کار کانو کے نیلام میں جو تصویر ۱۴٦۰۰ پونڈ کو فروخت هوئي' وہ دراصل ۸۸۴ پونڈ کو خریدي گئي تهي - ویر کے نیلام میں جس تصویر کے ۲ هزار پونڈ آے ' وہ صرف ۲۳۱ پونڈ کو خریدي گئي تهی !!

(تصاویر کي انتهائي قیمت)

میدان عمل میں هزاروں آدمي اترتے هیں اور ان میں بهت سے ایک حد تک کمال بهي پیدا کرلیتے هیں - مگر ایسے لوگ جنهیں انتهاء کمال اور قبول عام کي سند ملے صرف چند هي هوتے هیں - لیکن جنهیں یه مرتبۂ بلند ملتا هے انکي قدرداني کا یه عالم هوتا هے که کسي شے کا انکي طرف منسوب هو جانا هي اس شے کے بیش بها هونے کے لیے کافي هوتا هے - چنانچه هولینڈ ' امریکا ' ڈینمارک ' جرمني ' اطالیا وغیرہ کے جن مصوروں نے شهرت کمال حاصل کي هے ' انکی تصویرونکي قیمتوں میں برابر اضافه هوتا رهتا هے - مثلاً یورپ میں رمبرنٹ مصور بهت مقبول هے - اسکي تصویروں کي جو قیمت چند روز پہلے تهی وہ آج نهیں ' اور جو آج هے وہ یقیناً کل نه هوگی - مارکوئس آف لینڈون کے یهاں رمبرنٹ کی تصویر تهی جو اُس نے نهایت بڑي قیمت پرلی تهی - اسکے بعد جب فروخت کي گئی تو ایک لاکهه پونڈ کو فروخت هوئی ! یه تصویر فیور شام کے پاس پهنچی اور جب اُس نے فروخت کي تو اسکی قیمت ٥ لاکهه پونڈ ملی !

جان استین بهی ایک مشهور مصور هے - اسکي ایک تصویر سنه ۱۸۷۷ ع میں ۸۷۰ پونڈ کو فروخت هوئي تهي' مگر سنه ۱۹۱۳ ع کے موسم گرما میں ۲۱٥۲ پونڈ کو بکي ! گیرارڈ ڈیویڈ کي ایک تصویر سنه ۱۸۹ ع میں ۱۲۰ پونڈ کو فروخت هوئي تهي لیکن گذشته سال ڈیفوس کے نیلام میں اسکي قیمت ۱۴٦۰ پونڈ ملي !

ان تمام واقعات سے بهي زیادہ تعجب انگیز یه هے که مریا ڈریزا جو البین کے ایک مشهور مصور ویلا سکوئنا کي لڑکي تهي' اسکی تصویر بیسویں صدي کے آغاز میں ۲۰ پونڈ کو خریدي گئی تهی - اب وهي ویر کے نیلام میں ۲۲٥۰ کو فروخت هوئی هے !

ذیل میں ایک فهرست دي جاتی هے جس سے معلوم هوسکیگا که کن کن مصوروں کی تصویرونکی کیا کیا قیمت ملي هے ؟

نام تصویر	نام مصور	خرید	فروخت
ڈي وال ڈي بوني	دي لاٹور	۲۰۸	۲۴۰۰۰
امیرہ ٹلیرنڈ	میڈم دی برون	٦۴۰	۱٦۰۰۰
قرباني	فرا گونار	۲۱۲	۱۴۴۰۰
تعلیم	„		۱۰۰۰۰
تعظیم	„	۸۰۰	۲۸۴۰
شاگرد	ڈررہ	۴۸	۸۲۰۰
باني قصرر	شارڈن	۴	۷۲۰۰

(مصورین انگلستان)

هم نے ابهي تک انگریزوں کي تصاویر کا ذکر نهیں کیا هے اس سے آپ یه نتیجه نه نکالیں که انگریز اس میدان میں بالکل نهیں اترے یا اترے مگر کوئي کمال پیدا نه کرسکے - صرف ایک گذشته سال کے اندر انگریز مصوروں کي کهینچي هوئي تصویریں جو فروخت هوي هیں' انکی فهرست یه هے :

بتلاے' اور اسکے بعد خود آنحضرة صلی الله عليه وسلم کے دربار میں مجھے حضوري نصیب هوئي اور میں نے دیکھا که انکے اصحاب کے ساتھه ساتھه میرے اصحاب کے مقامات بھی قرار دیے گئے هیں - چنانچه مجھے نظر آیا که حضرة ابوبکر صدیق کي کرسي پر میرے ایک اصحابي کو جگه دي گئي هے ' اور اسي طرح حضرة عمر کي کرسي پر میرے دوسرے صاحب کو - حضرة عثمان کی کرسی کي نسبت مجھسے کہا گیا که وہ ابن السنوسي کیلیے هے - (یعنے آپکے لیے)

پھر میں نے حضرة علي کي جگه دیکھي اور اسپر اپنے ایک دوسرے رفیق کو متمکن پایا -

میں نے همیشه آپکي روحانیة کو اپنے بعض اصحاب کے ساتھه اپنے همراه پایا هے "

آخر میں لکھا تھا :

" جب میرا یه خط آپکو ملے تو چاهیے که دو راستوں میں سے ایک راسته اختیار کریں - یا تو آپ مصر اور اسکے نواحي کي طرف متوجه هوں - یا همارے طرف هجرت کریں - یه دونوں صورتیں آپکے سامنے هیں -

البته مجھے هجرت زیادہ محبوب هے اور آپکو معلوم هے که هجرت کا ثواب سب سے زیادہ هے "

(شیخ سنوسي کا جواب)

شیخ سنوسي نے اس خط کو پڑھکر کیا جواب دیا ؟

یه ظاهر هے که یه موقعه شیخ کي صداقت اور راست بازي کے لیے ایک کامل درجه کي آزمایش تھي - اگر اسکے دل میں جھوٹے دعوؤں اور غلط اعلانات کا کچھه بھي کھوٹ هوتا تو وہ اس موقعه پر یا تو سوڈاني کا ساتھه دیتا یا اسکے سامنے ایسے هي روحاني دعوے پیش کرتا -

سوڈاني اسکي نسبت شہادت دے رها تھا که اسکا مرتبه غیر معمولي اور عام انساني کمالات سے ارفع هے ' اور اسکي جگه آنحضرة صلے الله علیه وسلم کے اصحاب اور خلفاؤ جانشین میں اسے نظر آئي هے - پس اگر اسکے دل میں سچائی نہوتی تو ضرور تھا که اس بڑي شہادت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا -

لیکن جونہي اسنے خط کو پڑھا اور اس حصے تک پہنچا جہاں سوڈانی نے لکھا تھا که " میرے ساتھیوں کو انحضرة کے خلفاء ؤ اصحاب کي جگه دي گئی " تو وہ غصه سے بھر گیا ' اور اسکے بعد جب یه پڑھا که " حضرة عثمان کي کرسي تمھارے لیے مخصوص کي گئي هے " تو اسکے غیظ و غضب کي کوئي انتھا نہیں رهي - اس نے خط پھینک دیا اور چلاکر کہا :

" استغفر الله ! جس خاک پر سے اصحاب رسول اور حضرة عثمان گذرے هیں' هم تو اسکا درجه بھي حاصل نہیں کر سکتے - کچھه نہیں - یه هفوات و خرافات هیں هے ' دین کي تحقیر' اور شارع مقدس کا مقابله ! ! "

اس نے سوڈاني ایلچي کو نا کام واپس کردیا اور کہا که میرے پاس تمھارے متمهدي کیلیے کچھه نہیں هے - اگر وہ کفار سے مقابله کي طیاري نه کرتا اور سر زمین اسلام کو دشمنان ملت سے پاک کرنے کي تحریک نہوتي تو میں اسکی پوري پوري مخالفت کرتا -

ایڈیٹر الہلال کی راے

میں همیشه کلکته کي یوریین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبه مجھے ضرورت هوئي تو مسرز ایم - اِن - احمد اینڈ سنز (نمبر ١٥/١ - رپن اِسٹریٹ کلکته) سے فرمائش کي - چنانچه دو مختلف قسم کی عینکیں بنا کر انھوں نے دي هیں اور میں اعتراف کرتا هوں که وہ هر طرح بہتر اور عمدہ هیں '- اور یوریین کارخانوں سے مستغنی کر دیتی هیں - مزید براں مقابلتاً قیمت میں بھی ارزاں هیں - کام بھي جلد اور وعدے کے مطابق هوتا هے -

(ابو الکلام آزاد - ٢ مئی سنه ١٩١٣ع)

تاریخ حیات اسلامیه

مسئلۂ قیام الهلال

الهلال کي گذشته اشاعتوں میں " مسئله قیام الهلال کا آخري فیصله " دیکھکر بے حد رنج هوا -

قوم کي اس تیرہ و تاریک گھٹا میں الهلال اور صرف الهلال هي کي روشني ایسي هے جو گم گشتگان بادیه گمراهي کي صحیح رهنمائي کرسکتي هے - الهلال اور صرف الهلال هي ایک سچا هادي اور ایک ایسا رهبر و رهنما هے جو کشتي قوم کو گرداب ضلالت سے نکالکر سچي راہ پر لگا سکتا هے ' اور جسکے سچے اور بے لاگ صلاح پر قوم کي دیني و دنیاوي فلاح منحصر هے - اگر اسکي ضرورت هے که مسلمان زندہ رهیں' اگر یه ضروري هے که اسلام صرف نام هي کو باقي نه رهے بلکه هر مسلم هستي کو سچا مسلمان هونا چاهیے ' تو یقین فرمائیے که میرا یه ایمان هے که الهلال کو زندہ رهنا اور قوم کي رهنمائي کرنا چاهیے !

مانا که الهلال اپني " پہلی منزل دعوة " سے گذر چکا هے' لیکن قوم ابھي پوري طرح سے بیدار نہیں هوئي اور میں اس تباہ کن غفلت کے خیال سے لرز رها هوں جو نیم باز آنکھوںپر چھا جایا کرتي هے - پس قطعي ضروري هے که یه صداے غفلت شکن برابر جاري رهے -

آنجناب نے جو صورت الهلال کے مالي مسئله کي درستگي کي تجویز فرمائي هے' وہ اس خیال سے که مسلم پبلک شاید زیادتي قیمت کي متحمل نه هوسکتي' نہایت مناسب هے' لیکن میں چونکه اپنے زمانۂ قیام کلکته میں (جب ڈاکٹري و علم حیوانات پڑھتا تھا) الهلال پریس کے وسیع انتظامات دیکھه چکا هوں' اسلیے میري راے یه هےکه زیادتي قیمت هي بہتر تھي اور الهلال آٹھه روپیه میں بالکل مفت هے - بهر حال میں کوشش میں هوں که خریدار پیدا کروں اور میرا ارادہ هے که ان اطراف میں دورہ کروں اور لوگونکو خریداري پر آمادہ کروں - بہتر تھا که جناب قواعد ایجنسي بھي روانه کرنیکي هدایت فرما دیتے تاکه شهروں میں ایجنسیاں قائم کرانے کي کوشش کرتا - مجھے امید هے که انشاء الله دو هزار خریدار بہت جلد پیدا هوجائینگے اور خدا آپکے مشن کو هر طرح سے کامیاب کریگا -

نیاز مند رحم حسین قدوائي - بارا بنکي -

گذشته الهلال میں (صدا به صحرا) کے عنوان سے جو مضمون شایع هوا هے اسنے همدردان ملت اور علی الخصوص ناظرین الهلال کے دل دهلادیے' اور ابتک بھي اسکا انتشار باقي هے - لیکن خداے قادر و توانا سے همیں امید کامل هے که مولانا کے خیالات کے موافق دو هزار خریدار دو هفتـه میں ملجائینگے ' بشرطیکه هر ناظر الهلال اس رساله کي سچي خدمت پر کمربسته هو (جو میرے خیال ناقص میں اسکا فرض اولین اسلامي هے) کیونکه یهي ایک وہ اخبار هے جو احیاء شریعت کا موید اور صداے حق سے ممجد هے -

همارے مردہ دل اس کي آواز سے زندہ هیں - اگر یه نهوگا (خدا نخواسته) تو دیکھه لینا هم پھر مردہ هوجاینگے - هم اس کي توسیع کے لیے هزار جان سے کوشاں هونگے - اگر سو مرتبه بھي هوسکے تو اسکے خریدار کا شرف غلامي حاصل کرنے کے لیے تیار هوں !

بهر حال میرے ایک عزیز اسوقت ایک پرچه کے خریدار هوچکے هیں ایک اور اخبار ذیل کے پته پر ارسال فرما دیجیے -

سید امیر الدین وکیل مدهول علاقه نظام دکن

(بقیه مضمون کے ' صفحه ١٨ ملاحظه هو)

(سوڈانی کا خط شیخ کے نام)

یہ خط اُن مختلف کتابوں میں نقل کیا گیا ہے جو فتح سوڈان کے بعد مصر میں شائع کی گئیں - نعوم بک نے تاریخ سوڈان گورنمنٹ مصر کے سرکاری کاغذات سے مرتب کی ہے' اور اس خط کی نسبت لکھا ہے کہ اسکی نقل خرطوم میں سنوسی کے خزائن سے ملی - ہمیں اُس دینی و سیاسی تعصب کا حال بھی معلوم ہے جو گورنمنٹ مصر اور مصر کے انگریزی اثر کے حلقوں میں سوڈانی تحریک کی نسبت قدرتاً موجود ہے' اور اسلیے پورے وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان نیم سرکاري کتابوں کے پیش کردہ کاغذات کہاں تک صحیح اور درست ہیں ؟ تاہم اس واقعہ کی صحت میں بھی شک نہیں - کیونکہ خود سنوسي اعیان و اکابر نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے' اور ظن غالب یہي ہے کہ اِس خط کي نقل بھي صحیح ہوگي -

اس خط میں حمد و نعت کے بعد پہلے اپنے اُن حالات کو لکھا ہے جو ادعاء مہدیت سے پہلے پیش آے اور جو آنے والے ظہور کی خبر دیتے تھے - اسکے بعد حکم الٰہی سے دعوا کرنے کا حال لکھا ہے



یہ پہلي اور ایک ھي تصویر ہے جو موجودہ حضرة شیخ سنوسي اور انکے خلفاء خاص کي لي گئي ہے - موجودہ شیخ بالکل درمیان میں کھڑے ہیں

اور وہ تمام دلائل لکھے ہیں' جو اُسکے خیال میں اثبات مہدیت کیلیے قاطع ہیں - مثلاً یہ کہ میرا نام محمد ہے - میري ماں کا نام آمنہ تھا اور باپ کا عبد اللہ - حدیثوں میں آیا ہے کہ آنے والے مہدي کا نام اور اسکے والدین کا نام وھي ہوگا جو انحضرة صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے والدین کا ہے - وغیرہ وغیرہ

اسکے بعد شیخ سنوسي کو مخاطب کر کے کہتا ہے :

" و اعلم یا حبیبي قد کنا و من معنا من الاعوان' ننتظرک لاقامة الدین قبل حصول المهدیة للعبد الذلیل' وقد کاتبناک لما سمعنا باستقامتک و دعایتک الی اللہ علی السنة النبویة وتأھبك لاحیاء الدین المنجمع معك - ولیکن لم ترد لنا المکاتبة وأ ظن ذالك من عدم وصولها الیکم - حتی انی ذاکرت جمیع من اجتمعت معه من اهل الدین والشیوخ و الامراء المشهورین فابوا ذلك لهوان الدین عند هم و تمکن حب الوطن و الحیاة فی قلوبهم وقلة توحیدهم حتی یا یعني الضعفاء علی الفرار بالدین ' و اقامته علی ما یطلب رب العلمین' و قنعت نفوس من بایعناه من الحیاة الدنیا لما یرون للدین من الممات -

ولا زال المساکین الذین لم یبالوا باللہ بما فاتهم من المحبوب یزدادون' وفیما عند اللہ یرغبون -

حتی هجمت المهدیة الکبری من اللہ و رسوله علی العبد الحقیر - فاخبرني سید الوجود (صلعم) بانی المهدي المنتظر وخلفنی علیه الصلاة والسلام علی کرسیه مراراً بحضرة الخلفاء الاربعة والاقطاب و الخضر علیه السلام -

ولازال التایید یزداد من اللہ و رسوله و انت منا علي بال حتی جاء نا الاخبار فیك من النبي (صلعم) انك من الوزراء لي - ثم ما زلنا ننتظرك حتی اعلمنا النبي الخضر علیه السلام باحوالهم وبما انتم علیه - ثم حصلت حضرة عظیمة عن النبي (صلعم) فما خلفه من اصحابه و من اصحابي فان اجلس احد اصحابي علي کرسی ابی بکر الصدیق وأحدهم علی کرسی عمر' وأوقف کرسی عثمان فقال هذا الکرسی لابن السنوسی الی ان یاتیکم بقرب او طول - وأجلس احد اصحابی علی کرسی علی رضوان اللہ علیهم' ولازالت روحانیتك تحضر معنا فی بعض الحضرات مع اصحابی الذین هم خلفاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم -

فاذا بلغك جوابی هذا' اما ان تجاهد فی جهاتك الی مصر و نواحیها ان لم یسلموا' واما ان تهاجر الینا - ولکن الهجرة احب الینا لما علمت من فضل الهجرة من زیادة الثواب والمقابلة ان تیسرت - و علی کل حال ترد الینا منك الافادة بما سیصیر الیه عزمك من جهاد او هجرة و مثلك تکفیه الاشارة "

خط کا خلاصہ یہ ہے کہ " قبل اظہار مہدیت کے میں اور میرے اعوان واحباب آپکا انتظار کرتے تھے اور اسی لیے ایک خط بھی آپکی طرف بھیجا گیا تھا - اسکا سبب یہ تھا کہ ہمنے آپکي استقامت اور خدمت دین و ملت کا حال سنا ہے' اور ہم جانتے ہیں کہ آپ دین اسلام کو زندہ کرنے اور سنت نبوي کي تازگي کیلیے نہایت استقامت اور قوت سے کوشش کر رہے ہیں' اور اس لیے ہمارا اور آپکا اس مقصد کیلیے جمع ہو جانا بہت مبارک اور بہتر تھا - ہم اُس خط کے جواب کے منتظر تھے لیکن غالباً وہ آپ تک نہیں پہنچا اور اسی لیے کوئي جواب حاصل نہیں ہوا -

اسکے بعد میں نے اس مقصد کیلیے بڑے بڑے لوگوں سے ذکر کیا - لیکن حب دنیا دین پر غالب آئي اور سوا غریب اور مسکین لوگوں کے کسي نے میرا ساتھہ نہ دیا - یہاں تک کہ مہدیة کبری کا ظہور ہوا - اللہ اور اسکے رسول کے طرف سے یہ درجہ مجھے عطا کیا گیا' اور حضرة سید الوجود صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دي کہ میں ھي مہدي منتظر ہوں - چنانچہ بار بار مجھے آنحضرة نے خلفاء اربعہ' اقطاب و اولیا' اور خضر علیہ السلام کے حضور میں کرسی مہدیة پر بٹھایا' اور روز بروز میري قوت بڑھتي جاتي ہے -

اسی اثنا میں مجھے آپکی نسبت بھي نبي صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دي کہ وہ تیرا وزیر ہوگا - میں برابر ظہور خبر انتظار کر رہا تھا کہ پھر خضر علیہ السلام نے آپکے تمام حالات مجھ

آثار عتیقه

آثـار قـونیه

(۲)

آثـار ملوکانـه و علمـیـه

(منارۂ ساعت)

ایک عجیب عمارت منارۂ ساعت هے جو اسی علاؤ لدین نے تعمیر کیا تھا - اور جسکي تصویر گذشته نمبر کے مضمون میں پہلے صفحه پر نکل چکي هے -

نیچے ایک بہت بڑي کرسي قلعه کے دروازوں اور حصار کے برجوں کي طرح تعمیر کي هے - اسکے اوپر دو درجے محرابوں کے بناے هیں - تیسرا درجه اس سے چھوٹا ایک مربع کمره کی شکل کا هے - اسکے اوپر گھڑي کا برج هے -

کلاک ٹاور آجکل کي ایجاد هے اور جہانتک میرا خیال هے' دمشق اور بغداد کی دو عجیب و غریب گھڑیوں کے سوا عام طور پر قدیم عمارتوں میں اسکی نظیر نہیں ملتي -

زیاده تر برج بناے جاتے تھے جنپر هر ایک پہر کے بعد یا ایک ایک گھنٹے کے بعد نوبت بجتی تھی' لیکن اسمیں گھڑي کا لگانا اُسی وقت سے رائج هوا هے' جس وقت سے که موجوده گھڑیاں ایجاد هوئی هیں -

غالبا ابن جبیر نے دمشق کی جامع اموي کی ایک طلسمي گھڑي کا حال لکھا هے' اور خطیب نے بغداد کے ایک برج کي نسبت بھي روایت کی هے جسمیں ایک عجیب الهئیة گھڑي لگائی گئی تھی - جامع اموي کی گھڑی فن آلات و حیل (مشینری اور میکانک) کا عجیب و غریب نمونه تھی - اسکے اندر چند پتلے بنائے گئے تھے جو گھنٹه بجا کر پھر اپنے خانے کے اندر واپس چلے جاتے تھے -

لیکن اس منارے کے دیکھنے سے معلوم هوتا هے که گھڑي کا رجود اُس زمانے میں اسقدر محدود و خاص نه تھا جیسا که عام طور پر سمجھا جاتا هے - اس مناره میں چاروں طرف مختلف اللون شیشے لگے تھے - اُسکے اندر شب کو روشني کی جاتی تھی اور بالکل آجکل کی بڑي بڑی گھڑیوں کی طرح اس قسم کے آلات لگاے گئے تھے که هر گھنٹے کے بعد نہایت بلند اور دور دور تک پہنچنے والی آواز میں خود بخود گھنٹا بجتا تھا !

حوادث و تغیرات نے اس گھڑي کو اب نا پید کر دیا هے لیکن سرکاري کاغذات سے معلوم هوتا هے که اب سے دو سو برس پہلے تک موجود تھي - متعدد مورخین عثمانیه نے اپنی اپنی تاریخوں میں اسکا حال لکھا هے - قدیم شعراے ترک نے آواز کی بلندي' دائمي هوشیاري' تغیر الوان' اور شب بیداري کیلیے اس گھڑی کے وجود سے ایک محسوس تمثیل کا کام لیا هے - سلطان سلیم کے عہد کے مشہور مصنف شیخ زاده بروسه لی نے خاص اسکے حالات میں ایک مختصر رساله بھی لکھا تھا جسکا احمد مدحت نے اپني تاریخ آل عثمان میں تذکره کیا هے -

(کوشـک سلـطـانـي)

اُس عہد کي اولو العزمیوں کا تصور کرو که امن و فرصت کے ایام راحت و عیش هي میں نہیں' بلکه جنگ و خوف اور بے امني و سراسیمگي کي پر آشوبیوں میں بھي عظیم الشان محل سراؤں کي تعمیر' مدارس و مساجد کي بنا' اور بڑے بڑے تمدني و علمی کاموں کا سلسله برا بر جاري رهتا تھا !

وه لوگ حوادث و مصائب سے کس درجه نڈر تھے' اور مصیبتیں اور پریشانیاں کس طرح انکے ارادوں کو معطل کردینے میں نا کام رهتی تھیں ؟ انکی همتوں کو دیکھو جو بالکل نڈر تھی' اور انکے عزموں کو یاد کرو جو کسی وقت بھی بیکار نہیں هوتے تھے !

ایک نوجوان پادشاه جسے تخت پر بیٹھتے هی پیام جنگ سننا پڑا' اور بربادي و هلاکت کا وه سیلاب عظیم اسکی طرف امنڈ آیا جو تمام عالم اسلامی کي بڑی بڑي شہنشاهیوں کو تنکوں اور خشک پتوں کی طرح بہا لے گیا تھا' پھر اس عالم میں بھي چند مہینوں سے زیاده مہلت اُسے نه ملی اور وه اپنا تخت چھوڑکر دور دراز سفر پر نکل گیا - تاهم ایسی پر آشوب' همت فراموش' عزائم شکن' هوش و حواس افگن' اور پر از آلام و مصائب زمانے میں وه ایک طرف جنگ و مقابله کی طیاریاں بھي کرتا هے' اور دوسري طرف بڑي بڑي عظیم الشان عمارتوں کو مکمل بھی کردیتا هے !!

یه وه اولو العزمی تھی جسکے نظائر و شواهد سے تاریخ اسلام بھري پڑي هے' اور جسکا آج کل کے عالم اسلامی کی منقلب و مبدل حالت سے مقابله کرنا چاهیے - فشتان ما بین الیوم و الامس !

سلطان علاء الدین کے اقل قیل اور پر اشوب زمانے کی یادگار هی کیا هوسکتی تھی ؟ مگر ان دو چار مہینوں کے اندر هي اس نے عظیم الشان جامع مسجد بنائی' منارۂ ساعت تعمیر کیا' اور اس سے بھي زیاده تعجب انگیز یه که ایک وسیع و عظیم قصر سلطانی بنایا جو ابتک "علاء الدین کوشک" کے نام سے قونیه میں موجود هے اور جسکی تصویر گذشته نمبر میں پانچویں صفحه پرنکل چکي هے -

یه کوشک در اصل ایک نا تمام قلعه هے - معلوم هوتا هے که پہلے اپنے رهنے کا محل بناکر اسکے بعد رفته رفته پورا قلعه تعمیر کرنے کا اراده تھا - عمارت کے اندر داخل هوکر سب سے پہلے ایک شکسته برج ملتا هے جسکے پہلے درجه کي صرف ایک محراب هي باقي رهگئی هے - اسکے بعد دروازۂ قلعه کی طرح نشیب میں اترکر صدر دروازه ملتا هے اور اندر کا حصه مختلف عمارتوں اور محل سراؤں میں منقسم هے - عمارت میں ایرانی طرز غالب هے جسکي بنیاد اس وقت پڑ چکی تھی - البته ایک چیز بالکل نئی قسم کي هے - یعنے مخروطی شکل کا ایک مدور گنبد جو مثل هندوستان کے مندروں کے معلوم هوتا هے - تمام بلاد اسلامیه کے آثار و ابنیه میں کہیں بھی اس طرز کا گنبد نہیں پایا جاتا -

اسلامي طرز تعمیر میں گنبد کی دو هی شکلیں تھیں : ایراني اور عربی - ایرانی طرز کا گنبد کره کا نصف اول یا اس سے بھی کچھه کم هوتا تھا' جیسا که جامع اصفہان' مساجد قسطنطنیه' اور اثار شاهان مشرقیۂ جونپور میں پایا جاتا هے - عربی طرز میں کره کا دو تہائی حصه یا نصف سے زائد لیا جاتا تھا اور بہت خوشنما هوتا تھا - تاج آگره' جامع مسجد دهلي' مقبرۂ منصور' اور الحمراء اندلس وغیره کے گنبد اسي طرز کے هیں -

لیکن مخروطي مدور گنبد کہیں بھی نہیں بناے گئے -

حکومۃ عثمانیه نے حکم دیا هے که ان تمام آثار کي حفاظت ایک مستقل صیغے کے سپرد کي جاے' اور همیشه انہیں اصلی حالت میں برقرار رکھا جاے -

مذاكرۂ علميه



هـــوائي جنـگ

(۳)

هوائي جنگ کے عنوان سے جو دو نمبر الهلال میں نکلے هیں ' یه دو تصویریں انکا تتمه هیں - پهلي تصویر سب سے زیادہ طاقتور ایروپلین کوالیرجین سن نامی کي هے جو حال میں فرانس نے طیار کیا هے - اسکی شکل کشتي کي سي هے ' اور تصویر اس طرح لی گئي هے که اسکي اند روني حالت نظر آجاے - اسمیں برخلاف عام هوائي جهازوں کے دو انجن هیں' اور انکي مجموعي طاقت چار سو گهوڑونکي هے - هوائي جهازوں میں سب سے زیادہ اهم آله پراپلر (Prapeller) نامي هوتا هے جو جهازکو آگے بڑها تا هے - اسمیں پراپلر کے آگے ایک اور آله بهی لگا یا گیا هے جس سے مستقیم شعاعیں نکلتي هیں - اسلیے تاریکي میں وہ هوائي جنگ کو جاري رکهه سکتا هے اور اپني شعاعوں کے اندرکي هرچیز دیکهه سکتا هے -

دوسري تصویر سے یه دکهلا نا مقصود هے که هوائي جها زوں میں کس طرح توپوں سے کام لیا جاتا هے ؟ یه ایک ایروپلین هے اور اسکي بالائي سطح پر پروں کے آگے ایک مشین گن رکهي گئي هے - توپچي کهڑا هے تاکه اپنا کام شروع کرے - وہ هوائی سفر کا لباس پهنا هوا هے - طیارہ چي (ڈرائیور) اسکے پیچهے سر نکالے ' اور هوائی سفرکي عینک چڑهاے غور سے دیکهه رها هے -

یه تجربه گذشته فروري کو کپتان ڈارشے (Destawches) نے ویلا کو ریلا واقع جرمني میں کیا تها ' اور فائرکرنے اورگولوں کے ٹهیک اُتار نے میں پوري کامیابي هوئي تهی -

یه سب سے آخري خدمت هے جو بني نوع انساني کي هلاکت کیلیے علم و تمدن نے انجام دي هے ! !



اطلاع

انجمن اصلاح المسلمین قصبه گنیشپور ضلع بستي کا پہلا جلسه بتاریخ ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ مئی سنه ۱۹۱۴ع یوم جمعه و شنبه و یکشنبه قرار پایا هے - علماء کرام و ملک کے قابل حضرات کے خدمت میں استدعا هے که شریک جلسه هوکر کارکنان انجمن کو مشکور فرماویں -

جو صاحب کوئي مضمون نثر یا نظم انجمن میں پڑھنا چاهیں - وه دو هفته قبل سکریٹري انجمن کو عنوان مضمون سے اطلاع دیدیں -

شریک هونیوالے حضرات کے قیام و طعام کا انتظام منجانب انجمن هو گا بشرطیکه ایک هفته قبل اطلاع دیجائے

قصبه گنیشپور اسٹیشن بستي سے قریب هے -

المعلن

ابو الاعجاز عرشی - سکریٹري انجمن اصلاح المسلمین قصبه گنیشپور ضلع بستی پوست صدر - یو - پی -

ایک اهم خوشخبری

حضرت مولانا و مقتدانا - السلام علیکم و رحمته الله و برکاته !

غالباً آپ اس خبر مسرت اثر سے بہت هی خوش هونگے

صحت النساء و محافظ الصبیان

طب جدید اور اپنے چالیس ساله ذاتي تجربے کي بنا پر دو کتابیں تیار کي هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے متعلق موثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹر کرنیل زیڈ احمد صاحب نے بہت تعریف لکھه کر فرمایا هے که یه دونوں کتابیں هر گھر میں هوني چاهیں - اور جنابه هر هائینس بیگم صاحبه بھوپال دام اقبالها نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمائي هیں - بنظر رفاه عام چهه ماه کے لیے رعایت کي جاتي هے - طالبان صحت جلد فائده اٹھائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیه - ۱۰ آنه - رعایتی ۱۲ آنه

محافظ الصبیان ' اصلی قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتی ۱ روپیه -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر ومیڈیکل افیسر دو جانه - ڈاکخانه بیری ضلع رهتک -

الهلال کي ششماهی مجلدات

— * —

قیمت میں تخفیف !

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ و چھپائي کي خوبي محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں هے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجر)

که ۲۴ - اپریل جمعه گذشته کو مسجد گیان باپی میں ایک اعلی تعلیم یافته یوروپین شخص اور بنارس اسٹیٹ کا چیف انجنیر مسٹر سی - ایف - لنٹن صاحب بهادر بعد نماز جمعه ایک بہت بڑے عظیم الشان مجمع کے سامنے مشرف به اسلام هوے ' اور انهوں نے خود اپنا اسلامي نام محمد اسمعیل پسند فرمایا - اس سارے واقعه کی کامیابي کا سہرا جناب مولانا مولوي محمد عظیم صاحب متوطن ککھڑ ضلع گوجرانواله (پنجاب) کے سر هے - جن کي فیض صحبت سے متاثر هوکر صاحب موصوف نے اسلام قبول فرمایا - صاحب موصوف ایک معزز انگریز خاندان سے هیں - اور خاص علمی مذاق رکھنے کے علاوه بہت بڑے انجینر هیں - چنانچه آجکل بنارس اسٹیٹ ریلوے کی تعمیر کا کام اُن کے سپرد هے - جسمیں انهیں باره سو روپے ماهوار تنخواه علاوه الاؤنس کے ملتی هے - قبول اسلام سے پہلے تلاش حق میں مصروف تھے - اتفاقاً مولوي صاحب سے سابقه پڑ گیا - اور یه سعادت خداوند کریم کے فضل سے انهیں نصیب هوی -

نیاز مند نذیر علی - نمبر ۴۳ - چھاؤني بنارس -

روغن بیگم بہار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار ' وکلا ' طلبه ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھي دیکھا اور پڑھا هے ' ایک عرصے کی فکر اور سوانچ کے بعد بهترے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا هے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بھي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجھي جا سکتي هے صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کمپراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا هے - اکثر دماغي امراض بھي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکھي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوی دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پھولوں کی خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بھی ضائع نهیں هوگي - قیمت في شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114-115 Machuabazar Street
Calcutta.

دهلي کے خانداني اطبا اور دواخانه نورتن دهلی

یه دوا خانه عرب - عدن - افریقه - امریکه - سیلون - آسٹریلیا - وغیره وغیره ملکونمیں اپنا سکه جما چکا هے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدوله قبله حکیم محمد احسن الله خان مرحوم طبیب خاص بهادر شاه دهلي کے خاص مجربات هیں -

دوائی ضیق - هر قسم کي کهانسي و دمه کا مجرب علاج في بکس ایک توله ۲ دو روپیه -

حب قتل دیدان - یه گولیاں پیٹ کے کیڑے مار کر نکال دیتي هیں في بکس ایک روپیه -

المشتہر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلی فراشخانه

بقيــة "مسئلهٔ قيــام الهــلال"

ميں نے دو آدميوں سے ذکر کيا - انہوں نے خواهش کی که ميں آنکے ليے اپکی خدمت ميں تحرير کردوں -

محمد اکبر خاں - ارشد منزل - کيمبل پور -

سردست تين خريدار حاضر هيں -

نذر محمد کورت انسپکٹر هوشيار پور

۴ جمادي الاولی کا پرچه پڑهنے سے کمال پريشاني هوئی که بوجه نقصان مالي کے کہيں ايسا نهو که الهــلال بنــد هي هو جاے' پهر آگے جب خريدا روں کی دابت پڑها تو اُس سے بهي زياده گهبراهت هوئی - ميں به حيثيت ايک مسکين هونے کے اپنے مال سے امداد کرنے پر طيــار هوں - اگر اجازت هو تو حــاضر خدمت کيا جاے -

نيز يه بهي عرض هے که آپ نے جو حضور وايسراے کے جواب ايڈريس ميں اشاره اسطرف کيا هے که حاکم کی وفاداري کوئی جزؤ اسلام يا احکام قران ميں داخل نهيں ' اور نه قرآن ميں اسکا ذکر آيا هے' تو عرض هے که ميں کچهه زياده علم نهيں رکهتا - صرف ترجمه لفظی پڑها هے - مگر جو همارے مولويصاحبان هيں' وه آيت کريمه اطيعو الله و اطيعو الرسول و الامر منکم کی تفسير ميں يهي تعليم ديتے هيں که حاکم کي اطاعت محکوم پر فرض هے' بلکه جس طرح خدا و رسول کي اطاعت فرض هے اوسي طرح يه بهي فرض هے - اب ميري سمجهه ميں يه نهيں آيا که آپکا اشاره غير اسلام حاکم کيطرف هے يا که عام طور پر - تفسير آيت کريمه کي کس طرح هوگي ؟ آپ غلام کو جواب باصواب سے بذريعه اخبار مشکور فرماويں -

حافظ چراغ الدين قريشی از تراب تحصيل تله ضلع اٹــک

الهــلال :

جواب تفصيل کا طالب هے - اس آيت کو اس موقعه سے کوئي تعلق نهيں - اسکی ايسي تفسير کرنا بڑي هي سخت باطل پرستا نه جسارت هے - ميں اينده کسي اشاعت ميں فرصت پاتے هي مفصل جواب دونگا - ايک مرتبه اس مسئله کو بالکل صاف کرديا چاهيے -

مسيحاے ملت - روحی فداک - الهلال اسلام اور فرزندان اسلام کی جو کچهه گرانقدر خدمت انجام دے رها هے' وه اهل بصيرت سے پوشيده نهيں - کوئي مسلم قلب يه سننے کی تاب نهيں لاسکتا که خدا نخواسته الهلال کي اشاعت بند هو جائيگی -

ميرے خيال ميں جن دلوں ميں درد هے وه کب کے صدا بصحرا کے گوش زد هوتے هی بيچين هوگئے هونگے ' بلکه عملی طور سے مصروف هونگے که مسئله قيام الهلال کے متعلق جو کچهه جناب نے تجويز فرمائي هے' اوسکی تکميل هوجاے - اس قصبه ميں مسلمانوں کی تعليمی حالت نهايت ابتر هے - اور قومي احساس کيسے هوسکتا هے جبتک که انکو علم نهو ' تاهم ميں شبانه روز اسي فکر ميں هوں که جهاں تک هوسکے اس مفيد تجويز کي تکميل ميں کچهه خدمت کروں - مجهے اس کا خيال بهت دنوں سے هے که الهلال هر مسلم هاتهه ميں رهنا چاهيے اور کم از کم جنکو کچهه بهی علمي مذاق هے يا اخباري ذوق اور مذهبی احساس ' اونکے هاتهه تو کبهي بهي الهلال سے خالي نرهيں - بحمده که جذب کي اس مفيد تجويز نے اور آماده اور طيــار کرديا ' انشاء الله ميں برابر کوشش کرونگا ليکن خدا کيليے آپ کوئی فيصله ايسا نه کر بيٹهيگا که مسلمانوں کی آرزؤں کی خلاف هو - سر دست سات خريدار حاضر هيں -

انور علی فاروقی از پر بهنی ' دکن -

زنده در گورمريضوں کو خوشخبــری

يه گولياں ضعف قوت کيليے اکسير اعظم کا حکم رکهتی هيں زمانــهٔ انحطاط ميں جواني کی سی قوت پيــدا کر ديتی هيں کيساهي ضعف شديد کيوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجا تی هيں' اور همارا دعوی هے که چاليس روز حسب هدايت استعمال کرنيسے اسقدر طاقت معلوم هوگی جو بيان سے باهر هے ٹوٹتے هوے جسم کو دو باره طاقت ديکر مضبوط بنا تي ' اور چهره پر رونق لا تي هے - علاوه اسکے اشتها کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے ميں بهي عديم النظير هيں ' هر خريدار کو دوائی همراه با لکل مفت بعض ايسي هدايات بهی دیجا تی هيں ' بجا ئے خود ايک وسيلهٔ صحت هے - قيمت في شيشي ايک روپيه محصول بذمه خريدار چهه شيشي کے خريدار کے ليے ۵ روپيه ۸ آنه ۴ آنه کا ٹــکٹ بهيجدين آپکو نمونه کی گوليونکے ساتهه ساتهه بهي تحرير کيا جا ئيگا -

المشتهر

منيجر کارخا نــهٔ حبوب کا يا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

ترجمــه اردو تفسير کبيــر

قيمت حصه اول ۲ · روپيه - ادارهٔ الهلال سے طلب کيجيے

هندوستاني دواخانه دهلی

جناب حاذق الملک حکيم محمد اجمل خان صاحب کي سر پرستي ميں يونانی اور ويدک ادويه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادويه اور خوبی کار و بار کے امتيازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه کے صحيح اجزاء سے بني هوئی هيں) حاذق الملــک کے خانــداني مجربات (جو صرف اِسي کارخانــه سے مل سکتے هيں) عالي شان کار و بار' صفائي ' ستهرا پن ' اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کريں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي کارخانه هے -

فهرست ادويه مفت، (خط کا پتــه)

منيجر هندوستاني

رسالــت

اس نام کا ايک ماهوار اردو رساله قابل ترين ايڈيٹرونکي ايڈيٹري ميں کلکته سے شايع هونے والا هے - مضامين - مذهبي - اخلاقي تمدنی تاريخي - ادبی - طبی وغيره وغيره هوا کريں گے - مقصد اعلی توحيد و رسالت کی تبليغ هے - خط عمده کاغذ و چهپائی اعلی حجم ۴۸ صفحه - نهايت لا جواب وقابلديد رساله هوگا - قيمت با وجود بيشمار خوبيوں کے عام خريداروں سے مع محصولڈاک دو روپے آٹهه آنے سالانه ليجائيگی - پهلا نمبر نمونے کے طور پر بلا قيمت روانه هوگا - مابعد چارآنے کے ٹکٹ آنے پر -

ترسيل زر و جمله خطوکتابت اس پته پر هونی چاهئے -

منيجر رسالت نمبر ۱۰۵ سنديه پٹی بازار - کلکته

جام جهـــان نمــا

— * —

بالكل نئي تصنيف كبهي ديكهي نه هوگي

— * —

اس كتاب كے مصنف كا اعلان هے كه اگر ايسي قيمتي اور مفيد كتاب دنيا بهركي كسي ايک زبانميں دكهلا دو تو

ايک هـــزار روپـــه نقد انعـــام

ايسي كار آمد ايسي دلفـــريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي هے - يـــه كتاب خريد كر گويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كر لئے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليے - دنيا كے تمام سر بسته راز حاصل كر ليے صرف اِس كتاب كي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (كتبخانه) كو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه

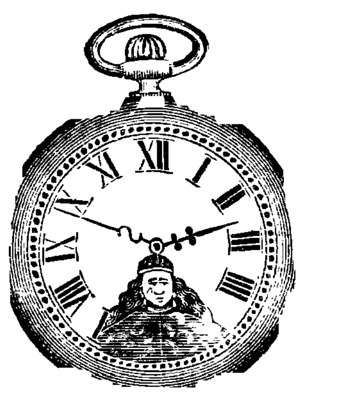
— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عـــروض - علـــم كيميا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حرام جانور وغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها هے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نور پيدا هو' بصارت كي آنكهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا كے مشهور آدمي آنكے عهد بعهد كے حالات سوانحعمري: و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے هر موسم كيليے تندرستي كے اصول عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' آنكي قيمتيں' مقام اشاعت وغيره - بهي كهاته كے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپر دازي طب انساني جسميں علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا هے - حيوانات كا علاج هاتهي ' شتر' كالے بهينس' گهوڑا ' گدها بهيڑ' بكري ' كتا وغيره جانورونكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا هے پرندونكي هوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر (جن سے هـــر شخص كو عموماً كام پـــڑتا هے) ضابطه ديواني فوجداري' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت رجسٹـــري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـــک كي بولي هر ايک ملک كي زبان مطلب كي باتيں اردو كے بالمقابل لكهي هيں آج هى وهاں جاكر روزگار كر لو اور هر ايک ملـــک كے آدمي سے بات چيت كرلو سفـــر كے متعلق ايسي معلومات آجتـــک كهيں ديكهي نـــه سني هونگي اول هندوستان كا بيان هے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات وهاں كي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگـــه كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے هيں اسكے بعد ملک برهما كا سفر اور اُس ملک كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان (روبي واقع ملک برهما) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفـــر كا بالتشريح بيان ملـــک انگليند - فرانس - امريكه - روم - مصـــر - افـــريقه - جاپان - اسٹريليا - هر ايک علاقه كے بالتفسير حالات وهانكي درسگاهيں دكهاني كليں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز كے سفـــر كا مجمل احوال كرايه وغيره سب كچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا كا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز كه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ كے كواڑ كهلجائيں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايک كتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايک - روپيه - ٨ - آنه محصولڈاک تين آنے دو جلد كے خريدار كو محصولڈاک معاف -

تصوير دار گهڑي

گارنـــٹي ٥ سال قيمت صرف چهه روپے



ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا هے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي هے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني كا' پرزے نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹي ٨ سال قيمت ٦ چهه روپيه

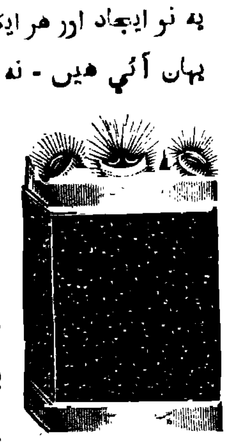


اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے كه كبهي ايک منٹ كا فرق نهين پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتيان اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگـــڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهـــري نهـــايت خو بصـــورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ٩ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بند هسكتي هے مع تسمه چرمي قيمت سات روپے

بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كار آمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بنكر همارے يهان آئے هيں - نه ديا سلائي كيضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک لمپ راتكو اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كر كے خطرےسے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے اٹهنا پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا ناياب تحفه هے - منـــگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي - قيمت ١ معه محصول صرف دو روپے ٢ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنگ كي روشني هوتي هے ٣ روپيه ٨ آنه -



ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهان سے هر قسم كي گهڑياں' كلاک اور گهڑيونـــكي زنجيرين وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنـــما مل سكتي هيں - اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لكهيں اكٹها مال منـــگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منـــگوا ليے -

منيجر گپتـــا اينـــڈ كمپني سوداگران نمبر ٥١٣ - مقـــام ٹوهانه - ايس - پي - ريلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر درجہ و خیال کا آدمی دوبا ہوا ہے جب آپ کسی سے کوئی بات ادعاء کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب **وقار الملک** بہادر

جناب نواب حاجی محمد **اسحق** خانصاحب۔

جناب آنریبل سید **شرف الدین** صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید **اکبر حسین** صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی **ابو محمد عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد **اقبال** صاحب۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد **عبد الحلیم** صاحب **شرر** لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر **زیڈ۔ اے۔ احمد** صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ محمد **عبد الولی** صاحب لکھنوی

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکریٹری آل انڈیا۔ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلی

ان ناموں کی عظمت اور ان کی اہمیت منفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج ان بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہے کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا **تاج روغن گیسو دراز** ہے آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ ان ہی میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہے اور عند الطلب ہر تیرہ پر پھر بھی روانہ کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہو کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں اس کثرت سے دوا ئیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی جائے سر پھوڑے لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے پھر ہندوستان سیلون برہما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دوربین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کاندھوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا !

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہو نہیں رہی اور اگر گیسوئے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر رہجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندھ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو و فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب استحکام کے ساتھ خوشبوؤں کا جمانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوئی ہو بلکہ مقابلتاً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کر لیجئے کہ **تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو** کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور دراصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بیموقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک۔ دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک درد انگیز فرو گذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد و اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون و یاسمین — **قیمت بادام سرو بنفشہ** — **تاج روغن آملہ و بنولہ** — فی شیشی ۱۲ — فی شیشی (۱۰/)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵ ر دو شیشیوں پر ۸ ر اور تین شیشیوں پر ۱۰ ر بذمہ خریدار مقرر ہیں ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے **ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

دیگــــر کتـــابیں

(۱) حالات و مکتوبات حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجدد رحمة الله علیه معه سوانح حضرت اسمعیل شهید و دیگر خلفاے حضرت صاحب اس کا ایک نسخه سو روپیه کو بھي نه ملتا تھا ' همنے بڑي محنت سے ایک نسخه تلاش کرکے طبع کرایا هے ۔ قیمت ۲ روپیه ۔ [۲] مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۳] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه ۔ [۴] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه ۔ [۵] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۶) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگی دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ روپیه ۸ آنه هے ۔ (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحه دهلي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

ملنے پته ــــ منیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

بتیــکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سایئنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني -

بتیکا ــــ کے خــواص بهت هیں ' جن میں خــاص خــاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت هے ' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے -

راما نرنجن تیله اور برنمیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تھے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

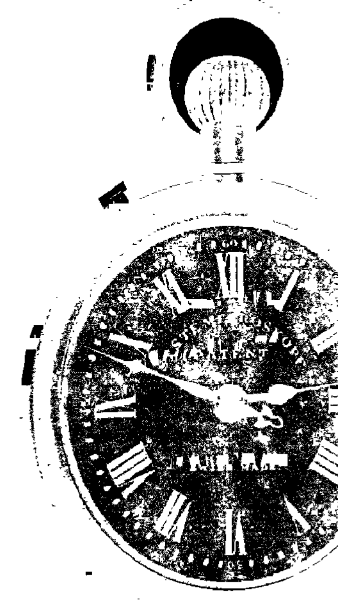
"ونڈر فل کائیهو" کو بهي ضرور آزمایش کرلیں - قیمت دو روپیه باره آنه ممسک پاس اور الکٹریک ریگر پرست پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۲ آنه - یوناني ڈوسٹ پاؤڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکھنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

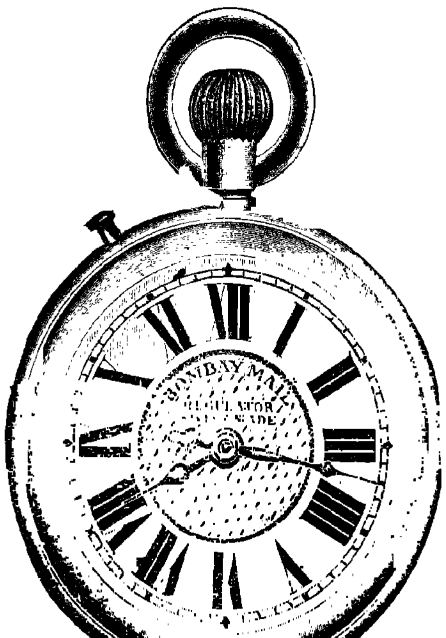
خریداران الہلال کے لئے خاص رعایت

یه گھڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اُسی قیمت میں ملتی هیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجہ سے هے که میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح هوسکتی هے که هر خریدار کم سے کم ایک گھ خرید لے -



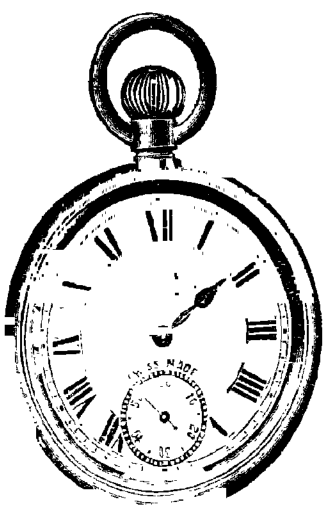
سستم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضه - نکل کیس - بلا کنجی گارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ ررگلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتی ۲ - روپیه -



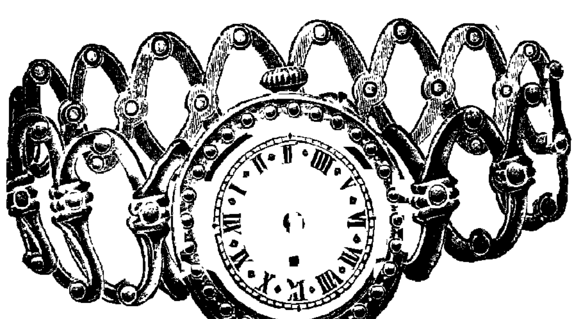
بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتی قیمت ۲ - روپیه ۲ - آنه -



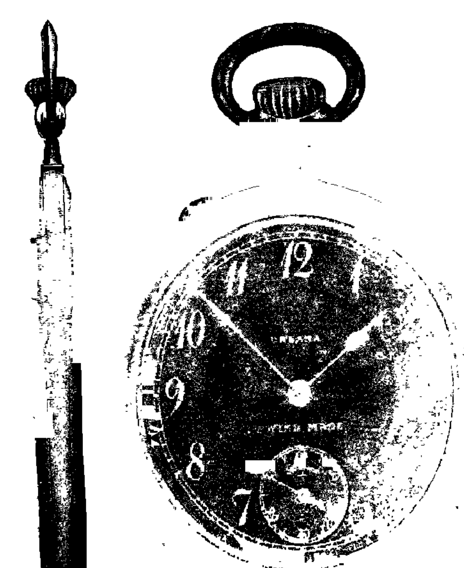
یه گھڑي نہایت عمده اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

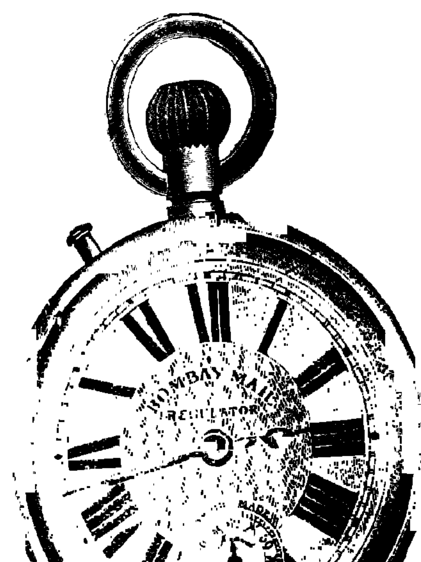
اصلي قیمت ۸ - روپیه ۱۲ - آنه رعایتی قیمت ۶ - روپیه ۲ - آنه -



متّل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مرو منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانڈست مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل هانڈس - بزل ست اور مصنوعي جواهرات - اسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنب باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیه ۸ - آنه رعایتی قیمت ۵ - روپیه -





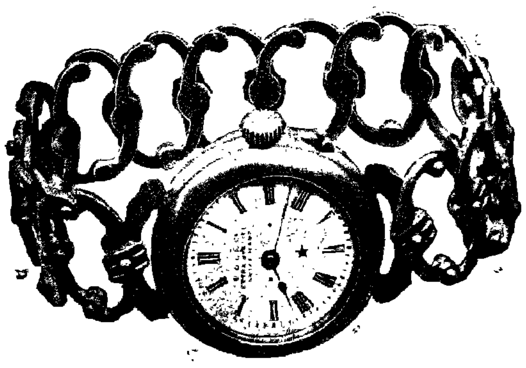
اُربانه اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہري ولین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - ن ست - هانڈ اکشن - متّل سلور ڈایل - سکنڈ ثیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۶ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ ررگلاس -

اصلي قیمت ۹ - روپیه ۶ - آنه رعایتی قیمت ۴ - روپیه ۶ - آنه

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامل ڈایل - گلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا هے که سکنڈ کي سوئین زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیه ۲ - آنه رعایتي قیمت ۲ - روپیه ۶ - آنه -



بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیه رعایتي قیمت ۴ - روپیه ۸ - آنه -

جن فرمایشوں میں الہلال کا حواله نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آینده کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -

المشتهر کے - بی سعید اینڈ کمپنی پوست بکس ۱۷۰ کلکته

علمی ذخیره

(۱) - مآثر الـكرام - حسان الهند مولانا مير غلام علي آزاد بلگرامي كي تصنيف هے - جس ميں هندوستان كے مشاهير فقرا وعلما كے حالات هيں - مطبوعه مفيد عام پريس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قيمت ۲ روپيه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الـكرام كا دوسرا حصه هے - اس ميں شعراے متاخرين كے تذكرے هيں - مطبوعه رفاه عام استيم پريس لاهور - صفحات ۴۲۲ قيمت ۳ روپيه -

مولانا شبلي نعماني تحرير فرماتے هيں كه سرو آزاد خاص شعراے متاخرين كا تذكره هے يه تذكره جامعيت حالات كے ساتهه يه خصوصيت ركهتا هے كه اس ميں جو انتخابي اشعار هيں اعلى درجه كے هيں - مآثر الـكرام ميں اُن حضرات صوفيه كے حالات هيں جو ابتداے عهد اسـلام سے اخير زمانه مصنف تک هندوستان ميں پيدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو كا نادر وناياب تذكره جس كو زبان اردو كے مشهور محسن وسرپرست مسٹر جان گلـكرسٹ نے سنـه ۱۸۰۱ ع ميں ميرزا علي لطف سے لكهوايا هے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس كي تصحيح كي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ايک عالمانه مقدمه لكها هے - جس ميں زبان اردو كي ابتدائي تاريخ اور تذكره هذا كے خصوصيات مذكور هيں - صفحات ۲۳۲ قيمت ايک روپيه -

(۴) تحقيق الجهاد - نواب اعظم يار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم كی كتاب " كريٹكل اكسپوزيشن آف دي پاپيولر جهاد " كا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنين صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس كتاب ميں يوروپين مصنفين كے اعتراض كو رفع كيا هے كه مذهب اسلام بزور شمشير پهيلايا گيا هے - قرآن ' حديث ' فقه اور تاريخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت كيا هے كه جناب رسالت مآب صلعم كے تمام غزوات وسرايا وبعوث محض دفاعي تهے اور ان كا يه مقصد هرگز نه تها كه غير مسلموں كو بزور شمشير مسلمان كيا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قيمت ۳ روپيه -

(۵) زرتشت نامه - قديم پارسيوں كے مشهور پيغمبر اور ريفارمر كي سوانح عمري جس كو مشهور مستشرق عالـم جيكسن كي كتاب سے اقتباس كر كے مولوي خليل الرحمن صاحب نے تاليف كيا هے - صفحات ۱۹۸ - قيمت ايک روپيه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني كي لا ثاني تصنيف جس ميں حضرت عمر رضي الله عنه كي مفصل سوانح عمري اور اُن كے ملكي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وكمال كا تذكره مندرج هے - قيمت ۳ روپيه -

(۷) نعمت عظمى - امام عبدالـوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنـه ۹۷۳ هجري كی كتاب لواقح الانوار في طبقات الاخيار كا ترجمه جس ميں ابتداے ظهور اسـلام سے دسويں صدي كے اواسط ايام تک جس قدر مشاهير فقرا گذرے هيں ان كے حالات اور زرين اقوال مذكور هيں - مترجمه مولوي عبد الغنى صاحب وارثي قيمت هر دو جلد ۵ روپيه -

(۸) - آثار الصناديد - مرحوم سر سيد كي مشهور تصنيف جس ميں دهلى كي تاريخ اور وهاں كے آثار وعمارات كا تذكره مندرج هے نامي پريس كانپور كا مشهور اڈيشن - قيمت ۳ روپيه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسين قدر بلگرامي - علم عروض ميں اس توضيح و تفصيل كے ساتهه عربي و فارسي ميں بهي كوئي كتاب لكهي نهيں گئي هے - اس كے آخير ميں هندي عروض وقافيه كے اصول وضوابط بهي مذكور هيں ' اور اس كو مشس العلما ڈاكٹر سيد علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوايا هے - حجم ۴۷۴ صفحه - قيمت سابق ۴ روپيه - قيمت حال ۲ روپيه

(۱۰) - ميڈيكل جيورس پروڈنس - يعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري هے - مترجمه شمس العلما ڈاكٹر سيد علي بلگرامي - اس كا مفصل ريويو الهلال ميں عرصه تک چهپ چكا هے - قيمت سابق ۶ روپيه قيمت حال ۳ روپيه -

(۱۱) - تمدن هند - موسيو گستا ولبان كي فرانسيسي كتاب كا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاكٹر سيد علي بلگرامي - يه كتاب تمدن عرب كي طرز پر هندوستان كے متعلق لكهي گئي هے - اور اس ميں نهايت قديم زمانه سے ليكر زمانه حال تک هندوستان ميں جسقدر اقوام گذرے هيں اُن كي تاريخ ' تهذيب و تمدن اور علوم وفنون كے حالات لكهے هيں خصوصاً مسلمانان هند كا حال تفصيل كے ساتهه مندرج هے - قيمت (۵۰) روپيه -

(۱۲) - تمدن عرب - قيمت سابق (۵۰) روپيه - قيمت حال (۳۰) روپيه -

(۱۳) - داستان تركتازان هند - جلد ۵ جس ميں مسلمانوں كے ابتدائي حملوں سے دولت مغليه كے انقراض تک تمام سلاطين هند كے مفصل حالات منضبط هيں - اعلى كاغذ پر نهايت خوش خط چهپي هے - حجم (۲۰۵۶) صفحه قيمت سابق ۲۰ روپيه - قيمت حال ۶ روپيه -

(۱۴) مشاهير الاسلام - قاضي احمد ابن خلكان كي مشهور عالم كتاب وفيات الاعيان كا ترجمه جس ميں پهلی صدي سے ساتويں صدي تک كے مشاهير علما و فقها و محدثين و مورخين وسلاطين وحكما و فقرا و شعـرا وضاع وغيره كے حالات هيں - اس كتاب كے انگريزي مترجم موسيو ڈي سيلان نے ابتدا ميں چار عالمانه مقدمے اور كثير التعداد حواشي لكهے هيں - مترجم نے ان كا بهي اردو ترجمه اس كتاب ميں شامل كرديا هے - قيمت هر دو جلد ۵ روپيه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي كي سوانح عمري اور ان كے علمي كارناموں پـر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلى - قيمت ۲ روپيه -

(۱۶) جنـگل ميں منـگل - انگلستان كے مشهور مصنف اڈيارڈ كپلنگ كي كتاب دي جنـگل بک " كا ترجمه - مترجه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس ميں انوار سهيلي كي طـرز پـر حيوانات كي دلچسپ حكايات لـكهي گئي هيں - حجم ۳۶۲ صفحه قيمت سابق ۴ - قيمت حال ۲ روپيه -

(۱۷) وكرم اروسي - سنسكرت كے مشهور ڈراما نويس كاليداس كے ڈراماٹين كا ترجمه - مترجمه مولوي عزيز ميرزا صاحب بي - اے مـرحوم - ابتدا ميں مـرحوم مترجم نے ايک عالمانه مقدمه لكها هے جس ميں سنسكريت ڈراما كي تاريخ اور مصنف ڈراما كے سوانحي حالات مذكور هيں قيمت ايک روپيه ۸ آنه -

(۱۸) حكمت عملي - مصنفه مولوي سجاد ميرزا بيگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع كتاب هے - جس ميں افراد انسانى كي روحاني ارتقا كي تدابيـر كے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عـزت حـاصل كرنے كي اصول و ضوابط بيـان كئے هيں حجم ۴۵۰ صفحه قيمت ۳ روپيه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي كي متداول الفاظ كي كارآمد ڈكشنـري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قيمت سابق ۶ روپيه قيمت حال ۲ روپيه -

(۲۰) قـران السعدين - جس ميں تذكير و تانيث كے جامع قواعد لكهے هيں ' اور كئي هزار الفاظ كي تذكيـر و تانيث بتلائي گئي هے - قيمت ايک روپيه ۸ آنه -

(۲۱) كليات قدر بلگرامى - جس ميں جميع اصناف سخن كے اعلى نمونے موجود هيں مطبوعه مفيد عام پـريس آگـره - حجم (۴۲۰) صفحه قيمت ۳ روپيه -

(۲۲) دربار اكبري - مولانا آزاد دهلوي كي مشهور كتاب جس ميں اكبر اور اس كے اهل دربار كا تذكره مذكور هے قيمت ۳ روپيه -

(۲۳) فهـرست كتب خانه آصفيه - عـربي فارسي و اردو كي كئي هزار كتابوں كي فهرست جس ميں هر كتاب كے ساتهه مصنف كا نام سنه وفات - كتابت كا سنه - تصنيف - مقام طبع و كيفيت وغيره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے كه بزرگان سلف نے علم و فن كے متعلق اخلاف كے ليے كس قدر ذخيره چهوڑا - جو لوگ كتابيں جمع كرنے كے شايق هيں أنهيں اس كا مطالعه كـرنا لازمي هے - حجم ۵۰۰ صفحه - قيمت ۲ روپيه -

(۲۴) دبدبه اميري - ضياء الملة والدين امير عبد الرحمن خاں غازي حكمران دولت خدا داد افغانستان كي سوانح عمري - مترجمه مولوي سيد محمد حسن صاحب بلگرامي - نهايت خوشخط كاغذ اعلى - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاوير عكسي - قيمت ۴ روپيه -

(۲۵) فغان ايران - مسٹر شوستر كي مشهور كتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشيا " كا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاوير عكسى قيمت ۵ روپيه -

المشتهر عبد الله خان بک سيلر اينڈ پبلشر كتب خانه آصفيه حيدر آباد دكن

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکي دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پینے نہانے میں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے میں بدمزه بهي نهیں هے ۔

قیمت سوله گولیوں کی ایک ڈبه ۵ آنه محصول ڈاک ایک ڈبه سے چار ڈبه تک ۵ آنه

یه دو دوائیں همیشه اپنے پاس رکهیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سر کي تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ایک ٹکیه نگلنے هي سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پاني کردیگی -

قیمت باره ٹکیونکي ایک شیشي ۶ آنه محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشي تک ۵ آنه -

نوٹ — یه دونوں دوائیاں ایک ساتهه منگانے سے خرچ ایک هي کا پریگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه کلٹیاں بهي هوگئی هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتی هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکی آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتی هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹی بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲ و ۷۳ کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[3]



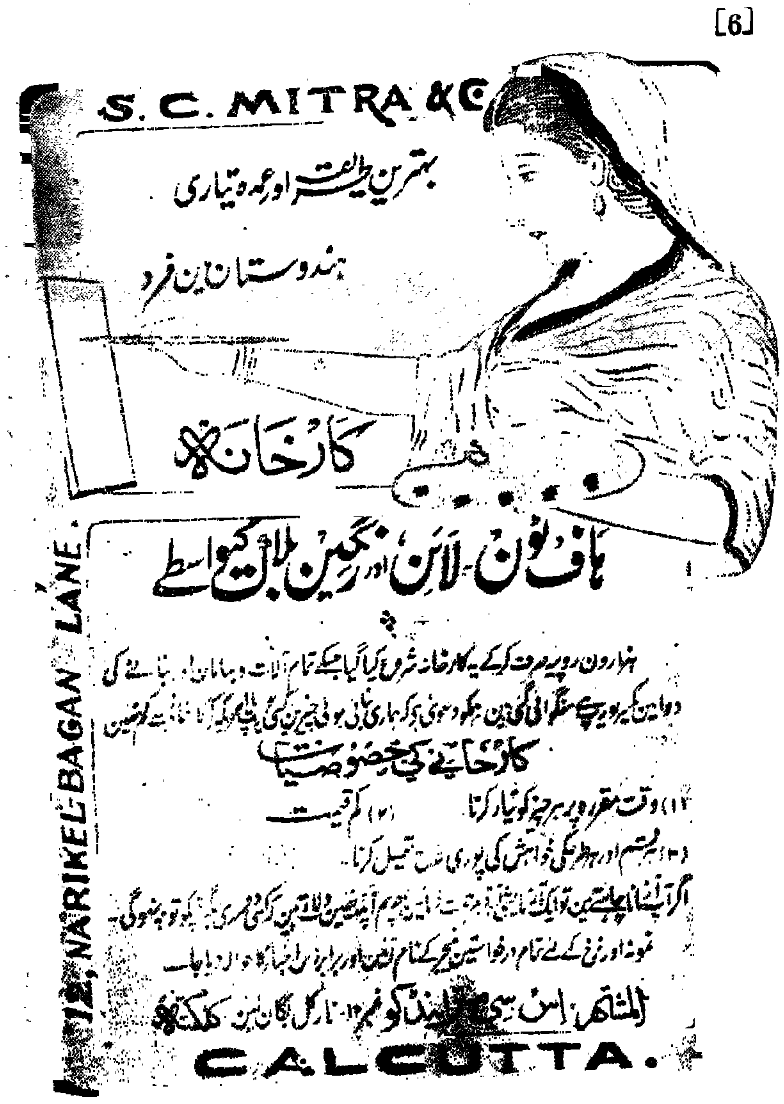
تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائی حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دلاویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشی ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم

[6]



20

هر فرمـــايش ميں الهـــلال كا حواله دينا ضروری هے

رينلڈ كي مسٹر يز اف دي كورٹ اُف لندن

يه مشهور ناول جو كه سولـه جلدونميں هے ابهي چهپ كے نكلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت كي چوتها ئي قيمت ميں ديجا تي هے - اصلي قيمت چاليس ۴۰ روپيه اوراب دس ۱۰ روپيه - كپڑونكي جلد هے جسمين سنهري حروف كي كتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلدين دس روپيه وي - پي - اور ايک روپيه ۱۴ آنـه محصول ڈاک -

امپيرئيل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بہو بازار - كلكته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

يوٹن ٹائين

ايک عجيب و غريب ايجاد اور حيرت انگيز شفا ، يه دوا كل دماغی شكايتونكو دفع كرتی هے - پژمرده دلونكو تازه كرتي هے - يه ايک نهايت موثر ٹانک هے جوكه ايكسان مرد اور عورت استعمال كر سكتے هيں - اسكے استعمـال سے اعضاء رئيسه كو قوت پهونچتی هے - هسٹريه وغيره كو بهی مفيد هے چاليس گوليونكی بكس كی قيمت دو روپيه -

زينو ٹون

اس دوا كے بيرونی استعمال سے ضعف باه ايک بار كی دفع هو جاتی هے - اس كے استعمال كرتے هی آپ فائده محسوس كرينگے قيمت ايک روپيه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر كرانے كا خوف جاتا رها -

يه دوا آب نزول - فيل پا وغيره كے واسطے نهايت مفيد ثابت هوا هے - صرف اندروني و بيرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ايک ماه كے استعمال سے يه امراض بالكل دفع هو جاتی هے قيمت دس روپيه اور دس دنكی دوا كی قيمت چار روپيه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم كے جنون كا مجرب دوا

اسكے استعمال سے هرقسم كا جنون خواه نوبتي جنون ، مرگی واله جنون ، غمگين رهنے كا جنون ، عقل ميں فتور ، بے خوابي و مزمن جنون ، وغيره وغيره دفع هوتي - هے اور وه ايسا صحيح و سالم هوجاتا هے كه كبهي ايسا گمـان تـک بهي نهيں هوتا كه وه كبهي ايسے مرض ميں مبتلا تها -

قيمت في شيشي پانچ روپيه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قيمت پسند نهونے سے واپس



مهرے نئے چالان كي جيب گهڑياں ٹهيک وقت دينے والي اور ديكهنے ميں بهي عمده فائده عام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جارهي هيں جسكي گارنٹي تين سال تک كے ليے كي جاتي هے -

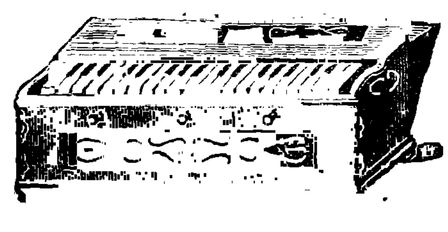
اصلي قيمت سات روپيه چوده آنه اور نو روپيه چوده آنه نصف قيمت تين روپيه پندره آنه اور چار روپيه پندره آنه هر ايک گهڑي كے همراه سنهرا چين اور ايک فونٹين پين اور ايک چاقو مفت ديے جائينگے -

كلائي واچ اصلي قيمت نو روپيه چوده آنه اور تيره روپيه چوده آنه نصف قيمت - چار روپيه پندره آنه اور چهه روپيه پندره آنه باندهنے كا فيته مفت ملايگا -

كمپٹيشن واچ كمپني نمبر ۲۰ مـدن مٹر لين كلكته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس



همارا من موهني فلوٹ هارمونيم سريلا فائده عام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جاويگي يه ساگن كي لكڑي كي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سينـگل ريڈ قيمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپيه اور نصف قيمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپيه ڈبـل ريڈ قيمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپيه نصف قيمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپيه هے آرڈر كے همراه ۵ - روپيه پيشگي روانه كرنا چاهيئے -

كمر شيل هارمونيم فيكٹـري لمبر ۱۰/۳ لوئر چيت پور روڈ كلكته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجيب و غريب مالش

اس كے استعمال سے كهوئی هوئي قوت پهر دو باره پيدا هوجاتي هے - اسكے استعمال ميں كسی قسم كي تكليف نهيں هوتی - مايوسي مبدل بخوشي كر ديتي هے قيمت فی شيشی دو روپيه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

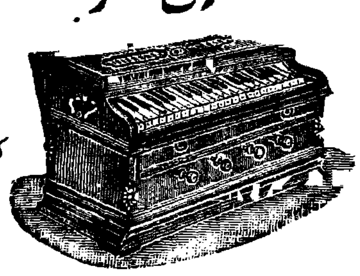
HAIR DEPILATORY
SOAP

اسكے استعمال سے بغير كسي تكليف اور بغيركسي قسم كي جلد پر داغ آنے كے تمام روئيں اڑجاتی هيں - قيمت تين بكس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

سنـكاری فلوٹ



تين سال كي گارنٹي

بهترين اور سريلي آواز كي هارمونيم
سنگل ريڈC سے تک C يا F سے F تک
قيمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپيه
ڈبل ريڈ قيمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپيه

اسكے ماسوا هر قسم اور هر صفت كا هرمونيم همارے يهاں موجود هے -

هر فرمايش كے سـاتهه ۵ روپيه بطور پيشگي آنا چاهيے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچـاس برس كے تجربه كار

ڈاكٹر رائے - صاحب كے - سي - داس كا ايجاد كرده - آرالا سهائے - جو مستورات كے كل امراض كے ليے تير بهدف هے ، اسكے استعمال سے كل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتی هے ، اور نهايت هي مفيد هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - كم هونا - بے قاعده آنا - تكليف كے ساتهه جاري هونا - متواتر يا زياده مدت تک نهايت زياده جاري هونا - اس كے استعمال سے بانجه عورتيں بهي باردار هوتي هيں -

ايک بكس ۲۸ گوليوں كي قيمت ايک روپيه -

ســـوا تسهائے گوليـان

يه دوا ضعف قوت كے واسطے تير بهدف كا حكم ركهتي هے - كيسا هي ضعف كيوں نه هو اسكے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوكه بيان سے باهر هے - شكسته جسموں كو از سر نو طاقت ديكر مضبوط بناتي هے ، اور طبيعت كو بشاش كرتي هے -

ايک بكس ۲۸ گوليوں كي قيمت ايک روپيه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

نر 1 وائـت

اس دوا كے استعمال سے هرقسم كا ضعف خواه اعصابي هو يا دماغي يا اور كسي وجه سے هوا هو دفع كرديتي هے ، اور كمزور قوی كو نهايت طاقتور بناديتي هے - كل دماغي اور اعصابي اور دلي كمزوريونكو دفع كركے انسان ميں ايک نهايت هي حيرت انگيز تغير پيدا كرديتی هے - يه دوا هر عمر والے كے واسطے نهايت هی مفيد ثابت هوئي هے - اسكے استعمال سے كسي قسم كا نقصان نهيں هوتا هے سوائے فائده كے

قيمت في شيشي ايک روپيه

S. C. .Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۳۸

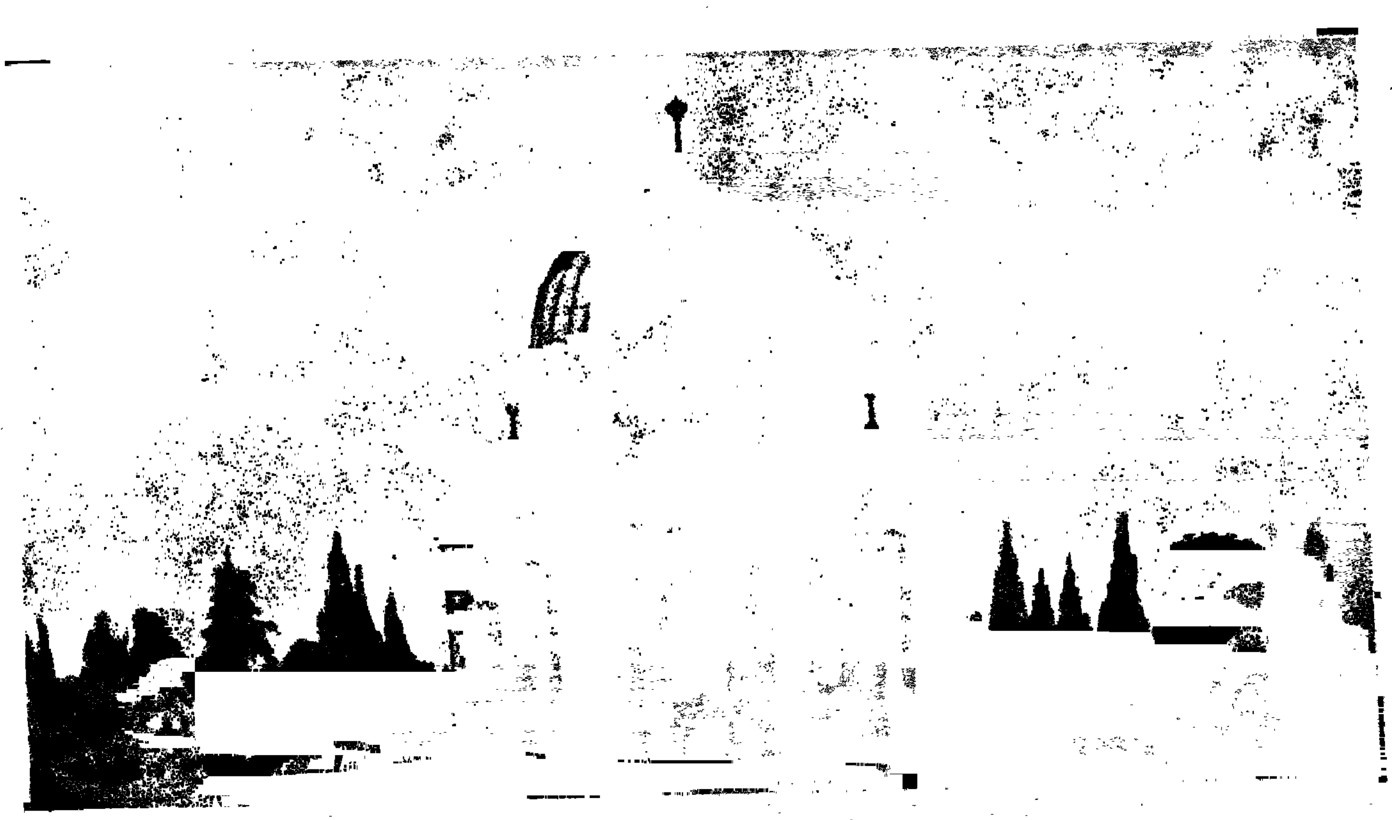
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 6 8

مقام اشاعت
ـ ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
[illegible]

جلد ۴ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۷ - ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۱۹ - ۲۰

Calcutta : Wednesday, May, 13 & 20. 1914.



قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

نوٹ — ڈبل نمبر ہونے کی وجہ سے قیمت ۵ - آنہ -



ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ١ / ١٥ وین اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدي هیں، وہ تشفي بخش هیں - همنے بھي ایک عینک بنوائي هے جو اعلی درجے کي تیار هوئي هے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ هے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً همارے همت افزائي کا مستحق هے "

کون نہیں چاهتا کہ میري بینائي مرتے دم تک صحیح رهے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹرونکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگي -

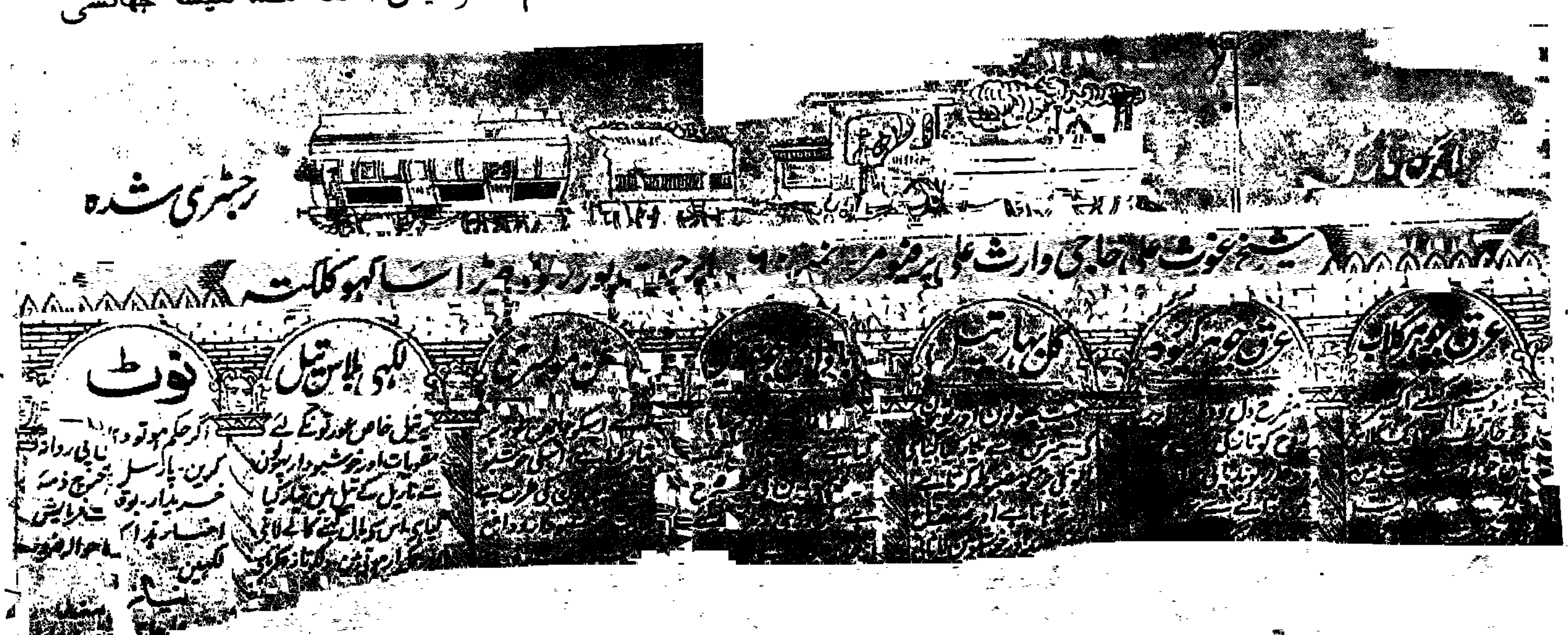
نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ٣ روپیہ ٨ آنہ سے ٥ روپیہ تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑھا هوا مع پتھر کي عینک کے ٦ روپیہ سے ١٥ روپیہ تک محصول وغیرہ ٦ آنہ -

مژدہ وصل

یعني عمل حب وبغض یہ هردو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا هوئي هیں لہذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا هے اور خاکسار دعوی کے ساتھہ عرض کرتا هے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیہ هر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ١ روپیہ - ٤ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیادہ تعریف کرنا فضول هے کیونکہ یہ خود اسم بااثر هے - میرا آزمودہ هے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھي خطا نکریگا اور یہ نقش هر کام کیواسطے کام آتا هے هدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ١ روپیہ ٤ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاهیے -
خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جھانسی



AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly ,, 4-12

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی
ابوالکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ۴ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۲۰-۱۹
کلکته: چهارشنبه ۲۴ - ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۳۲ هجری
Calcutta: Wednesday, May, 13 & 20. 1914
جلد ۴

شذرات [مسئله قيام الهلال] ۱
,, [روزانه معاصر دهلي] ۲
مكتوب لندن ۲
مسلم گزٹ ۳
مقالهٔ افتتاحيه [اصول رد و دفاع مطاعن منكرين] ۵
مقالات [مكتوب آستانه] ۹
احرار اسلام [احاديث و آثار ۲] ۱۱
مدارس اسلاميه [مسئله اصلاح و بقاء ندوه] ۱۳
شئون عثمانيه [طرابلس اور بلقان كے بعد] ۱۷
آثار عتيقه [آثار مصر] ۲۱
تاريخ حسيات [مسئله قيام الهلال] ۲۳
مراسلات [نظارة المعارف دهلي كي مجوزه تحريک] ۲۵
,, [مكتوب لندن] ۲۷
,, [۱۰ مئي كا جلسه دهلي] ۲۸
,, [رياست بهوپال اور مسئله ندوه] ۲۹
,, [كهلي چٹهي كا جواب] ۲۹
اشتهارات ۳۰ - ۳۲

تصاویر

ايڈريا نوپل كی ايک يادگار مسجد ۱۰
مسيحی وحشت كا ايک نيا منظر ۱۰
دولة عليه كا تيسرا آهن پوش جهاز " سلطان عثمان " ۱۸
قسطنطنيه كا جديد دار الصنائع ۱۹
عثمانی صنائع نفيسه كا دار الصنائع ۲۰
شاه ايمی نم ثالث فرعون مصر كے منارے كی چوٹی ۲۱
ريميسس ثانی فرعون مصر كا بت ۲۲
ايسی نوفس فرعون مصر ۲۲
فراعنه كی مقدس قربانی كے بهيڑونكے دو سر ۲۳

خريداران الهلال

جن حضرات كي قيمت آئنده جون ميں ختم هوجائيگي ' انكي خدمت ميں اطلاعي كارڈ حسب معمول روانه كيے جا رهے هيں تاكه جون كا پهلا پرچه وي - پي روانه كرنے كي اجازت ديديں - جن صاحبوں كو كسي وجه سے آئنده الهلال كي خريداري منظور نهو' اگر وه ايک كارڈ لكهكر دفتر كو اطلاع ديدينگے تو باعث تشكر و ممنونيت هوگا -

ايسے مواقع پر دفتر نے كبهي بهي احباب كرام سے اصرار نهيں كيا كه وه آئنده بهي الهلال كو ضرور هي خريديں - يه امر صرف دلي خواهش اور طبيعت كے پسند پر موقوف هے اور اسميں كسي دوسرے كو مداخلت نهيں كرني چاهيے - تاهم چونكه آجكل قيام الهلال كا مسئله درپيش هے اور اكثر ارباب درد توسيع اشاعت كيليے سعي فرما رهے هيں' اسليے بيجا نهوگا اگر آن دوستوں كو بهي اس طرف توجه دلائي جاے جنكي سابقه قيمت ختم هوگئي هے - الهلال مقرره قيمت كے سوا اوركسي اعانت كا طالب نهيں هے - اگر اسميں بهي تساهل و انكار هو تو كچهه نه كچهه افسوس ضرور هونا چاهيے - (منيجر)

شذرات

مسئلۂ قيام الهلال

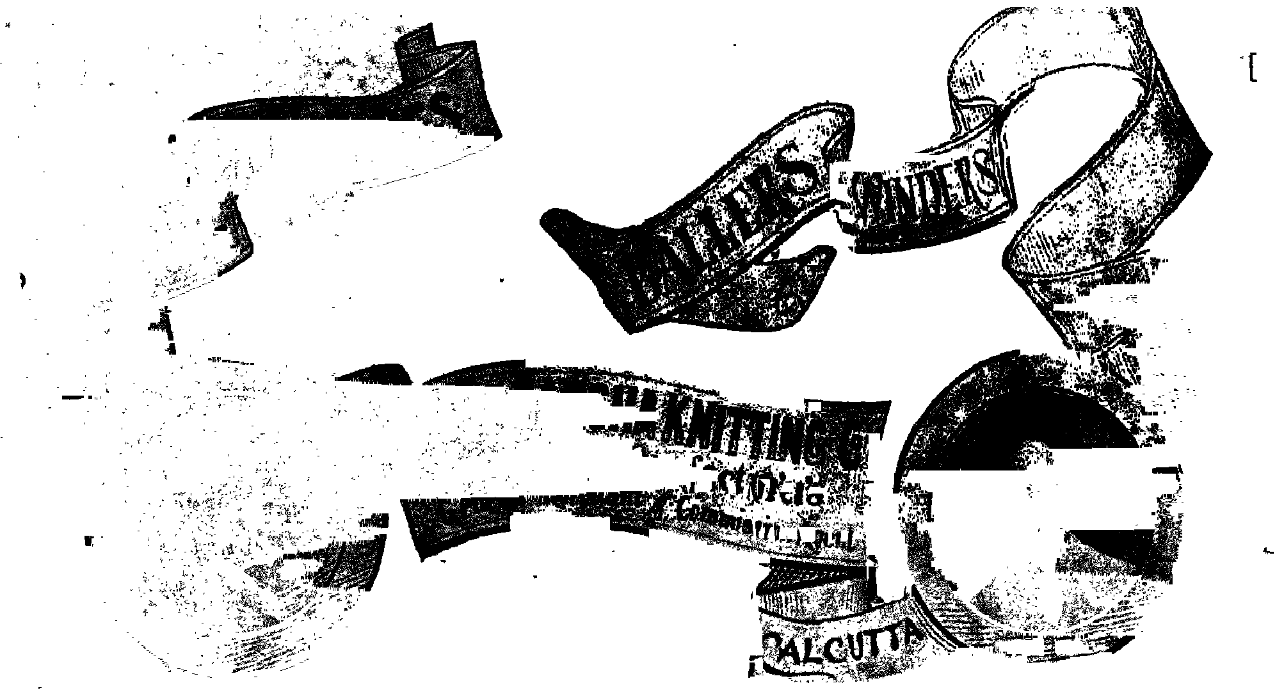
" صدا به صحرا " كے عنوان سے الهلال كے مالي مسئله پر نظر ڈالي گئي تهي - احباب كرام اور مخلصين ملت نے جس درد اور محبت كے ساتهه اسكا جواب ديا' وه اس امر كا ايک تازه ترين ثبوت هے كه احياء ملت اور دعوة ديني كے اعلان و اشاعت كا احساس اب اپني ابتدائي منزلوں سے گذر چكا هے' اور ميري اميديں كچهه بيجا نهيں اگر ميں سمجهتا هوں كه موسم ميں تبديلي هوگئي هے اور الهلال كي دعوة نے اپنے پهلا كام پورا كر ديا هے - و لله در ما قال:

كسيكه محرم باد صباست' مي داند
كه با وجود خزاں بوے يا سمن باقيست !

جو خطوط اور مفصل مكاتيب اس بارے ميں بكثرت دفتر ميں پهنچے' افسوس هے كه انكي اشاعت كيليے كافي جگهه نه نكل سكي' اور صرف گذشته دو تين اشاعتوں ميں بعض مكاتيب كے مقتبس ٹكرے شائع كر ديے گئے - آن سے ايک سرسري اندازه احباب و معاونين كرام كے جوش و محبت كا كيا جا سكتا هے - فالحمد لله على ذلك -

آن مضامين ميں ظاهر كيا گيا تها كه الهلال كي اشاعت سے مقصود جس تيقظ و بيداري كا پيدا كرنا اور جس فراموش كرده سنت مقدس حريت و دعوة اسلاميه كي طرف توجه دلانا مقصود تها ' الحمد لله كه وه اس اقل قليل مدت هي ميں فضل الهي سے حاصل هوگئي هے ' اور اس طرح دعوة ديني اپني پهلي منزل سے گذر چكي هے - اسكے بعد زياده تر خاموش اور مستغرق كاموں كي منزليں هيں ' اور ميں مضطرب هوں كه كسي طرح جلد يكسوئي حاصل كرکے صرف آنے والي منزلوں هي كي طرف متوجه هو جاؤں -

پس جبكه ميري محسوسات كا اس بارے ميں يه حال هے ' تو ميں اپنے مقصد حقيقي كي بنا پر مجبور نهيں كه آئنده بهي الهلال كو جاري هي ركهوں - رها اعلان و دعوة كا تسلسل ' اور ايک اعلى مذاق اور پيمانے كے علمي و مذهبي رسالے كي ضرورت ' نيز آن تمام صوري و معنوي خصوصيات كے بقا بلكه ترقي كا سوال جو الحمد لله الهلال كو حاصل هيں ' تو يه سب باتيں دنيا ميں تقسيم عمل كے قدرتي اصول هي پر هوسكتي هيں - ايک فرد واحد كئي سال تک مختلف كاموں كو ايک هي وقت ميں انجام دينے كيليے هاتهه پانوں مارتا رها ' اور جو كچهه آس سے هوسكا



اندرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتی ہے کہ ھندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رھیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ھوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ھر قسم کے کاتے ھوے اون جو ضروری ھوں معض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ھوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ای - گورنڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ھوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ھوں -

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ھیں ؟

—(*)—

اندرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ھر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مشہور اخبارات کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ھیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تے نہایت عمدہ ھیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — اندرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ھوسکتا ہے -

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

وہ ایک خاص قسم کا تائپ ھے ' پھر بہت گھس جانے کي رجه سے بالکل نا قابل قرأت ھوگیا ھے - اگر تائپ کي چھپائي آیندہ جاري رکھي جاتي تو یقیناً تائپ بدلا جاتا - ایسي حالت میں جو اصحاب ھمدرد کي تبدیلي سے آزردہ تھے ' انکا فرض صرف یہي نه تھا که اس کاغذي مناظرہ میں سرگرم حصه لیں ' بلکه ھمدرد کے مالي مسئله کے حل کرنے کیلیے بھي کچھه نه کچھه کرنا ضروري تھا جو اس راہ میں بڑي سے بڑي قرباني کرچکا -

اصل یه ھے که اس بارے میں ابتدا ھي سے ھمارے دوست نے غلطي کي اور تائپ کا سر رشته اپنے حد رسائي کے اندر رکھنے کي جگه سمندر پار کي سرد مہر مخلوق کے رحم پر چھوڑ دیا - تائپ جس قسم کا بھي ھو' اسکي اصلي مصیبت یه ھے که جلد جلد بدلنا چاھیے اور اسکا حقیقي طریقه ذاتي فونڈري کا قیام ھے یا اقلاً ایسے تائپ کو اختیار کرنا جو ھمیشه بآساني ملسکے - جو لوگ ھمدرد کے تائپ سے گھبرا گئے تھے ' انکے حق بجانب ھونے میں کچھه شک نہیں - واقعي اسکا تائپ بہت ھي خراب ھوگیا تھا ' اور حرفوں کے دوائر و اشکال اسدرجه مندرس ھوگئے تھے که انکا پڑھنا مشکل ھوگیا تھا - مگر ھمدرد بھي اس مشکل میں گرفتار تھا که پرانے تائپ کو بدلے تو کیونکر بدلے ؟ نیا تائپ اگر بیروت سے منگوایا جاے تو اسکے لیے علاوہ مصارف کثیرہ کے صبر و انتظار کي ایک نئي عمر کہاں سے لاے ؟ خود فاونڈري قائم کرے تو اسکے لیے بھي کئي ماہ مطلوب اور پھر بھي نمونے کے مطابق تائپ کا ڈھلنا مشکوک !

غرض دوگونه عذا بست جان مجنوں را !

بہر حال تائپ کتنا ھي ضروري ھو' مگر تین سال کے اولین تجربے کے بعد خود ھماري بھي راے یہي ھے که پتھر کے مقابلے میں اسکا صرف نہایت کثیر اور مشکلات طباعة و تفریق کار و تعدد مطلوبات کي دقتیں بہت زیادہ ھیں ' پس بحالت موجودہ وھي فیصله بہتر تھا جو دفتر ھمدرد نے کیا ' اور آئندہ کیلیے پتھر کي چھپائي منظور کرلي -

ھمدرد کي اشاعت کي تجویز جن بلند ارادوں پر مشتمل تھي ' اور جیسا وسیع پیمانه اُسکے بلند نظر مجوز کے پیش نظر تھا ' اگر اسکي تکمیل کے سامان میسر آجاتے تو في الحقیقہ ... اردو پریس کي سب سے بڑي ضرورت پوري ھوتي - روزانه اخبارات پریس کي پہلی منزل ھیں ' اور ھمارا پریس ابتک اسی اولین راہ میں درماندہ ھے -

لیکن افسوس که جسقدر اسباب و وسائل اس مقصد کي تکمیل کیلیے ضروري تھے ' اُن میں سے ایک بھي وقت پر میسر نه آیا - سب سے پہلے تائپ کے مصائب شروع ھوے - پھر تائپ وغیرہ سے بھي اھم تر بلکه جان مقصد ایڈیٹوریل اسٹاف کا مسئله تھا - اخبار صرف عمدہ چھپے ھوے اوراق ھي کا نام نہیں ھے بلکه اصلي شے وہ معنوي روح ھے جو اسکے جسم صورت میں زندگي پیدا کرتي ھے - لیکن یه وہ مسئله ھے جو شاید ابھی برسوں تک حل نہوگا - اس کی دقتیں کوئی ھم سے پوچھے :

که من بخویش نمودم صد اهتمام و نشد !

ایک تنہا مسٹر محمد علي کي اولوالعزمي کیا کرسکتي تھي ؟ انکي مشغولیت کیلیے کامریڈ پہلے ھی سے زنجیر پا ھے - نتیجه یه نکلا که پبلک نے ھمدرد کو توقع سے کم پایا ' اور دنیا میں صناع کي مصیبتونکو محسوس کرنے والے کم مگر رد و قبول کا فیصله کرنے والے بہت ھوتے ھیں :

نوا گران نخوردہ گزند را چه خبر ؟

اسمیں شک نہیں که پبلک کي شکایت درست ھے مگر ھ میں سے ھر شخص صرف سعي و کوشش ھي کرسکتا ھے - ضرورتوں کے پورا کرنے کیلیے اپني مطلوبات کا خالق نہیں بن سکتا - بڑے ارادے پہلے ھي دن پورے نہیں ھوتے ' اور تنہا کام کرنے والوں کے قصوروں کیلیے چاھیے که صبر اور برداشت کے ساتھه فیصله کیا جاے

نفس نه انجمن آرزو سے باھر کھینچ !
اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ ! !

اب ھمیں معلوم ھوا ھے که ادارۂ ھمدرد صرف تائپ ھی کي تبدیلي کا نہیں بلکه اخبار کے مضامین اور انکي کمیت و حیثیت میں بھي بہت بڑي تبدیلي کرنے کا انتظام کر رھا ھے - ھماري دلي التجا ھے که وہ اپنے ارادوں میں احسن و اکمل طریقه سے جلد کامیاب ھو ' اور ھم تمام ھمدردان ملت کا ایک اھم فرض یه سمجھتے ھیں که اس موقع پر اسکي توسیع اشاعت اور اعانت مالي کیلیے بڑي سي بڑي کوشش عمل میں لائیں تاکه اردو پریس کي ترقي کا ایک بہت بڑا عزم خدا نخواسته ناکام رھکر قوم کیلیے داغ خجالت ثابت نہو -

مکتوب لندن

مسٹر مشیر حسین قدوائي بیرسٹرایٹ لا اس مرتبه جب سے لندن گئے ھیں اکثر مراسلات لکھتے رھتے ھیں - اشاعت اسلام کے کاموں کے متعلق انکي بعض دلچسپ تحریریں الهلال میں نکل چکي ھیں - پچھلي ڈاک میں مسلم ڈیپوتیشن دھلي کے متعلق انکا ایک سخت مخالفانه مضمون پہنچا ھے جسے ھم بلا تامل حسب عادت شائع کردیتے ھیں - مگر ھمیں تعجب ھے که ھمارے دوست کو اس مضمون کي اشاعت کے متعلق کیوں شبه ھوا اور خط میں کیوں اصرار کیا گیا ؟ حالانکه ھم نے مختلف مسائل کے متعلق اس سے بھي زیادہ سخت تحریریں شائع کردي ھیں -

ڈیپوتیشن کا واقعه گذر چکا اور اخبارات میں اسکي بحثیں ھوچکیں ' البته مسٹر قدوائي مسٹر شوکت علي معتمد خدام کعبه کے متعلق شخصاً معترض ھیں که وہ اس حیثیت سے کیوں شریک وفد ھوے ؟

مسٹر موصوف ھي اسکو بہتر سمجھه سکتے ھیں ' تاھم جہاں تک ھمیں علم ھے ' ھم کہه سکتے ھیں که انکي شرکت غالباً ایک تعلیم یافته مسلمان اور عام طور پر قومي کاموں میں سرگرم حصه لینے والے شخص کي حیثیت سے تھي ' نه که معتمد خدام کعبه ھونے کی حیثیت سے ' اور جبکه جناب مولانا عبد الباري صاحب کی نسبت تعدد حیثیات کو اِس بارے میں خود ھمارے دوست قابل اعتراف تسلیم کرتے ھیں تو پھر مسٹر شوکت علی اگر اپنی عام حیثیت سے ڈیپوتیشن میں شریک ھوے ھوں تو یه کیوں قابل اعتراض سمجھا جاے ؟

بہر حال مسٹر قدوائي خود بھی خدام کعبه کے بانیوں اور عہدہ داروں میں سے ھیں اور انھیں ذمه دارانه حیثیت سے لکھنے کا حق حاصل ھے ھمارا خیال جو کچھه تھا وہ ھم نے ظاھر کردیا -

اسلام گزٹ

عین اُس وقت جبکه پریس ایکٹ کي سختیوں سے ھندوستان کي عدالت ھاے عالیه ' کونسل کے ھال ' اور پارلیمنٹ کے ایوان یکساں طور پر گونج چکے ھیں ' یه خبر تعجب اور عبرت کے کانوں سے سني جائیگي که ابھي اسکے مذبح پر اور نئي قربانیوں کي ضرورت

اُس نے کیا - لیکن اب کہاں تک ضمني فوائد کے آگے اپنے سب سے بڑے مقصد کو فراموش کردے ' اور کب تک اصلي اور حقیقي کاموں کي عدم تکمیل کے تصور سے بیقراري و بیتابي کے انگاروں پرلوٹے ؟ اس شب فراق و اضطراب کي سحر کب هوگي ؟ اور اس انتظار و جستجو کي تاریکي میں کب تک طلیعۂ مقصود و صبح مطلوب کیلیے چشم و دل وقف امتحاں رهیں گے ؟ و لنعم ما قیل :

فراق دوست اگر اندک ست اندک نیست
درون دیده اگر نیم مو ست ' بسیار ست !

مالی مسئله اصلاً کوئي شي نہیں هے ' اور زمانه جانتا هے که اس بارے میں توفیق الهي سے الهلال نے همیشه غیورانه خاموشي کے نقصانات کو گدایانه طلب و سوال کے انعامات پر ترجیح دي هے ' لیکن اب که اپنے اولین کام کو مکمل پا تا هوں جسکے بعد اُس اصل مقصد کے لحاظ سے الهلال کي اشاعت ناگزیر نہیں رهي هے - نیز نقصانات بهي حد برداشت و تحمل سے افزوں هوگئے هیں ' اسلیے میں نے ضروري سمجها هے که اسکے قیام و عدم قیام کا مسئله ایک بار احباب کرام کے سامنے پیش کردوں ' اور صاف صاف عرض کردوں که آینده قیام بغیر مالي مسئله کي درستگي کے ممکن نہیں -

اسکي مختلف صورتیں تهیں - از انجمله یه که قیمت میں اضافه کیا جاے ' لیکن میں نے اسے پسند نہیں کیا ' اور صرف اسیکي خواهش کي که دو هزار نئے خریدار الهلال کے فراهم هو جائیں - کیونکه اگر ایسا هوا تو دفتر کي بعض جدید تخفیفات کے ساتهه ملکر الهلال کا جمع خرچ برابر هو جائیگا -

بلا شبه احباب کرام کے لطف و محبت کا اعتراف کرنا چاهیے ' جنهوں نے اس تحریر کو پڑهتے هي توسیع اشاعت کي سعي شروع کردي اور اسکا سلسله برابر جاري هے - حتی که بعض بعض ارباب درد نے پہلے هي خط میں سات سات اور دس دس خریداروں کے نام روانه کیے ' اور بعض حضرات نے تو خریداروں کي جگه اپني جانب سے اعانت مالي یا اضافۂ قیمت کي نسبت بهي مزید اصرار کیا - اسکے لیے میں تهه دل سے اُنکا شکرگذار هوں اور ایسے دوستوں کي موجودگي کو اپنے لیے الله تعالی کا سب سے بڑا احسان یقین کرتا هوں ' اگرچه اسکي تعمیل نہیں کرسکتا -

تاهم جو رفتار توسیع اشاعت کي اس تمام عرصے میں رهي هے ' اسکي نسبت اتنا عرض کردینا ضروري و ناگزیر هے که وه اس درجه تک نہیں پہنچي جو اس مسئله کے کسي انقطاعي فیصله کیلیے معین هوتي - بهرحال مشیت الهي کو جو کچهه منظور هوگا وه هر حال میں هو رهے گا - سردست میں نے آخري راے قائم کرلي هے که آئنده جولائي سے نئي ششماهي جلد شروع هونے والي هے ' اور درمیان میں ایک مهینه اور دو هفتے فرصت کے موجود هیں - اگر اس عرصے میں مطلوبه تعداد کا ایک بڑا حصه پورا هو گیا تو فبها - نہیں تو ایک بار اور عام مشوره کرکے اپني راه اختیار کرونگا :

آن نیست که من هم نفسان را نه شناسیم
با آبله پایاں چه کنم ' قافله تیز ست !

روزانه معاصر دهلي

"همدرد" کو بالاخر ٹایپ سے کناره کش هوکر پهر وهي قدیم راه اختیار کرني پڑي ' جسمیں انقلاب پیدا کرنے کي دیرینه آرزوئیں لیکر هم اور وه نکلے تهے :

نا روا بود به بازار جهاں جنس وفا
رونقے گشتم و از طالع دکاں رفتم !

چنانچه اس نے اعلان کردیا هے که بہت جلد پتهر کي چهپائي میں نکلنا شروع هو جائیگا - اسکے لیے نئي لیتهو مشینیں خریدي گئي هیں اور نئے انتظامات هو رهے هیں -

اصل یه هے که کوئي انقلاب بهي هو لیکن انقلاب کي بے مهر دیبي بغیر قربانیوں کے راضي نہیں هوتي - انسان کیلیے رسم و رواج کي زنجیریں سب سے زیاده بوجهل هیں ' اور رسم کہن کي محبت اسدرجه اسکے اندر رکهي گئي هے که مذهب کي بهي اسکے آگے بسا اوقات نہیں چلتي - انا وجدنا ابائنا علي امة و انا علي اثارهم مهتدون کي صدائیں گو مذهبي انقلابات کے سلسلے میں سني گئي هیں مگر صرف اسي عالم تک محدود نہیں - انسان اپني هر عادت اور هر خواهش میں رسم پرستي کا بنده هے :

خلاف رسم دریں عهد خرق عادت داں
که کارهاے چنیں از شمار بوالعجبي ست !

دفتر همدرد غیر معمولي ارادوں اور انتظامات کے ساتهه وجود میں آیا ' اور اُسنے اردو طباعة کے انقلاب کي راه میں اپنے تئیں مالي قرباني کیلیے پیش کردیا - یقیناً هر شخص اس قابل تعریف همت کا اعتراف کریگا جسکا نمونه مسٹر محمد علي نے اس راه میں پیش کیا هے ' اور واقعي بات یه هے که محض ایک خاص طرح کي چهپائي کو رواج دینے کیلیے شدید ترین مالي نقصانات کو مردانه وار برداشت کرنا ایک ایسا شاندار اور موثر واقعه هے ' جسکو معمولي باتوں کي طرح نہیں دیکهنا چاهیے -

مگر معلوم هوتا هے که ٹائپ کے مسئله کیلیے یه ابتدائي قربانیاں کافي نہیں ' اور اس شاهد امتحاں طلب کے رام کرنے کیلیے ابهي اور بہت کچهه لٹانا پڑیگا :

عالمے کشته شد و چشم تو در ناز هماں !

اس سوال نے همدرد میں ٹائپ اور لیتهو کے موازنه کي بحث چهیڑ دي :

فاذا هم فریقان یختصمون (۲۷ : ۴۶) پس معاً دو فریق هوگئے اور آپسمیں بحث کرنے لگے -

ان میں سے جو لوگ ٹائپ کي چهپائي کے مخالف تهے ' وه اُن دقتوں کو پیش کرتے تهے جو همدرد کے مطالعه میں اُنهیں پیش آتي هیں ' اور جو موافق تهے وه اصولاً ٹائپ کي وه خوبیاں پیش کرتے تهے جو پتهر کے مقابله میں انکي سمجهه میں آتي تهیں - یه بحث ضرور دلچسپ تهي ' مگر دفتر همدرد جو هزارها روپیه کے نقصانات برداشت کرتے کرتے عاجز آ گیا تها ' اتني فرصت اور انتظار کہاں سے لاتا که اس دلچسپ اور طولاني مناظره کے آخري نتیجه کا انتظار کرتا ؟

اس بحث ناصواب میں کیونکر نه جاے دل
میں دل کو آزماؤں ' مجهے آزماے دل !

درحقیقت اس بحث میں بڑي غلطي یه تهي که همدرد کي موجوده حالت کو ٹائپ کا نمونه قرار دیا جاتا تها ' حالانکه اول تو

الهـــلال

۱۷ - ۲۴ جمادي الاخــر ۱۳۳۲ هج

ا ملة واجوبتها

اصول رد و دفاع مطاعن منكريـن

واقـعه ايـــلاء و تخـيير

روايـات ضعيفـه و موضوعـه

انكار حديث و مصا ين متفرنج ين

حضرت مولانا - السلام عليكم - ميرے ايک نوجوان دوست (جنكا نام لكهنا ابهي مناسب نہيں سمجهتا اور غالباً انكے خاندان سے جناب بهي ضـرور واقف هيں) آجكل عيسائي مشنـريوں كے دام ميں پهنس گئے هيں' اور رفته رفته انهيں اسلام كي جانب سے بدظن كيا جارها هے - وہ روز اپنے نئے عيسائي رفيقوں كے يہاں سے كوئي نه كوئي اعتراض سيكهه كر آتے هيں ' اور هم لوگوں سے جواب طلب كرتے هيں - ايک كتاب اردو كی ٹائپ ميں لندن كی چهپي هوئي بهي انهيں دي گئي هے جسكو وہ بطور حرز جاں كے هر وقت اپنے ساتهه ركهتے هيں اور اسميں بهي اسيطرح كے اعتراضات جمع كيے گئے هيں - الحمد لله كه آجتک انكے هر اعتراض كا ميں نے مسكت جواب ديا اور اسكا جواب وهانسے وہ كوئي نه لا سكے - البته ايک واقعه انهوں نے ايسا بيان كيا جسكے متعلق بوجـه عـدم علم و واقفيت ميں پوري طرح تشفي نه كرسكا ليكن چونكه اسكا حواله احاديث كی بنا پر ديا گيا تها اسليے ميں نے صاف كهديا كه هم صرف اُنهی اعتراضات كے جوابده هيں جو قران كريم كی بنا پر كيے جائيں - صرف وهی حقيقی اور ايک هی مجموعه همارے تمام اعتقادات و عبادات كا هے - حديثوں كو كوئی ايسی درجه حاصل نہيں اور اسليے اُس - كے هم ذمه دار نہيں هيں - يہی زريں اصول سر سيد احمد خاں مرحوم نے خطبات احمديه اور مضامين تهذيب الاخلاق ميں قائم كيا هے - اسپر انكے عيسائي دوست نے جواب ميں كهلايا كه قران ميں بهي اسكا ذكر كيا گيا هے -

انهوں نے حضرة سرور كائنات (صلی الله عليه و سلم) كے متعلق بيان كيا هے كه ايک مصري عورت حضور كے پاس آئي تهي ' اور آ‌سے لونڈي كے آپنے ركهه ليا تها - ايک دن آپ اسكے ساتهه خلوت ميں تهے كه يــكايک آپكي بيويوں ميں سے ايک بيــوي چلي آئيں اور سخت ملامت كي' اسپر اپنے معذرت كي اور كها كه اس واقعه كا ذكر دوسري بيويوں سے نه كرنا ورنه مشكل هوگي - مگر انهوں نے ذكر كر ديا اور آپ ايک مهينے تــک اپني تمام بيويوں سے ناراض هوكر ان سے الگ رهے ' اور اسقدر اسكا صدمه هوا كه مهينے بهر تــک اپني ... سے بالكل نه نكلے -

وہ كهتا هے كه يه واقعه معتبر كتب ميں موجود هے ' اور اس بنا پر اعتراض كرتا هے كه كيا ايسا اخلاق انبيا كا هوسكتا هے ؟ ميں نے اپنے يہاں كے بعض علما سے دريافت كيا تو انهوں نے كها كه هاں بيشک يه واقعه كتب معتبره ميں آيا هے - پهر جناب .... كو لكها انهوں نے بهي اسكي تصديق كي - اب جناب سے مستدعي هوں كه خدا را اپنا تهوڑا سا وقت صرف كركے مجهے واقعه كي حقيقت سے مطلع فرمائيں بلكه الهـــلال ميں درج كريں تا كه تمام مسلمـانوں كيليے ذريعـهٔ علـم هو اور مخـالفوں كے دام تزوير سے بچيں - نيـز اسكي نسبت بهي تحـرير فـرمائيں كـه كيـا احاديث كے متعلق اس اصول كو آپ تسليم كرتے هيں جو ميں نے مخالف كے سامنے پيش كيا ؟

خاكسار غلام سرور شاه عفي الله عنه

اور الهلال:

(۱) آپنے جس كتاب كو اپنے قابل رحم دوست كے هاتهه ميں ديكها هے وہ غالباً پادري عماد الدين كي ميزان الحق وغيره هوگي جو لندن ميں چهپي تهي - ازالة الاوهام ' استفسار ' لسان الصدق ' اظهار الحق وغيره انهي كتابونكا جواب هے - ليكن جس واقعه كا آپنے ذكر كيا هے اسے ان كتابوں سے كوئي تعلق نہيں -

(۲) جن لفظوں اور جس صورت ميں آپكے دوست نے يه واقعه بيان كيا هے ' وہ قطعاً بے اصل اور حتماً كذب و افترا هے - آپ پورے وثوق او ر تحدي كے ساتهه انكار كرديں اور ثبوت طلب كريں - جن حضرات علما سے آپنے تحقيق فرمايا اور انهوں نے اِس واقعه كي تصديق كي ' انكي نسبت بجز اسكے كيا كهوں كه الله انپر رحم كرے - ايسے اپنوں كا وجود دشمنوں سے زيادہ مهلک هے - فنعوذ بالله من شر الجهل و الجاهلين -

(۳) البته بيان كردہ صورت واقعه سے اگر قطع نظر كرلي جاے ' تو يه در اصل واقعهٔ ايلا و تخيير كي بعض روايات كي ايک مسخ شدہ صورت هے ' اور جس مصري لونڈي كي طرف اشارہ كيا هے اس سے مقصود ماريه قبطيه هيں - بلاشبه كتب سير و تفاسير ميں بعض روايات ايسي موجود هيں جنسے معلوم هوتا هے كه آنحضرة صلی الله عليه وسلـم نے بعض ازواج كي خـاطر ماريه قبطيه كو اپنے اوپر حرام كرليا تها ' اور حضرت حفصه يا حضرت زينب سے كها تها كه اس واقعه كا ذكر كسي سے نه كرنا - انهوں نے حضرت عائشه سے ذكر كرديا اور اسپر سورهٔ تحريم كي آيات نازل هوئيں -

ليكن اول تو آپكے دوست كے مسيحي معلم كا يه كهنا كه يه واقعه قران كريم ميں بهی موجود هے ' بالكل غلط هے - قرآن كريم ميں كوئي واقعه بيان نہيں كيا گيا ' بلكه صرف ايک راز كا ذكر كيا گيا هے جو آنحضرت نے بعض ازواج بر ظاهر كيا تها اور اسكا ذكر دوسروں سے كرديا گيا ' پهر جو روايتيں اس بارے ميں موجود هيں انكا كتب معتبرهٔ حديث ميں كہيں ذكر نہيں - صحاح كے تمام ابواب نكاح و طلاق و ايلا و تفسير انسے خالي هيں ' اور طبري وغيرہ ميں انكا هونا كوئي دليل صحت نہيں جب تک كه اصول مقررهٔ حديث كے مطابق ثابت نهو جاے - علاوہ برين متعدد وجوہ ايسے موجود هيں جنسے يه تمام روايات موضوع اور پايهٔ اعتبار سے ساقط ثابت هوتي هيں اور محققين فن كي بهي يهي راے هے - كما سياتي انشاء الله -

ليكن آپنے ساتهه هي ايک نهايت اهم اور اصولی موضوع بهي چهيڑ ديا هے يعنے احاديث كے انكار و تسليم كا سوال - بغير ايک مستقل مبسوط مضمون كے اسكا تشفي بخش جواب تو ممكن

باقي هے' اور جب تک یه ایکت قائم هے اس وقت تک پالیسي کي تبدیلیوں کے سر گوشانه مواعید اور صلح و صفائي کے بڑے بڑے کام کچهه بهي مفید نهیں هوسکتے !

مسلم گزت لکهنؤ کے نذر استبداد غیر قانوني هونے کے بعد کئي صاحبوں نے اسکے دوبارہ اجرا کي کوششیں کي تهیں - بالاخر بعض حضرات کي سعي سے دو بارہ جاري هوا - هم نے اسکا پهلا نمبر دیکها تها مگر اسکے بعد اخبارات دیکهنے کي مهلت نه ملي -

اب ایک تار سے معلوم هوتا هے که اسکي پچهلي اشاعت کے کسی مضمون کی بنا پر دو هزار روپیه کی ضمانت طلب کی گئی هے - جب تک وہ مضمون هم دیکهه نه لیں کوئی قطعی راے نهیں دیسکتے - تاهم پریس ایکت کے گذشته تجارب سامنے هیں اور پنجاب اور یوپی کی گورنمنتوں کا اصول حکومت همیں معلوم هے - یه ظاهر هے که اس مضمون میں بغاوت اور قتل و غارت کا اعلان نهیں کیا هوگا' اور نه غریب مسلم گزت نے بم بنانے کا حکم دیاهوگا - زیادہ سے زیادہ کسي معامله پر غیر عاجزانه نکته چیني کي هوگي - مگر جس ایکت نے هر مقامي حاکم کو مالک رقاب امم بنا دیا هے' اسکے لیے یقیناً هر آواز جرم اور هر راے بغاوت هوسکتی هے !

هم آیندہ تفصیلی بحث کرینگے - سردست اسکے سوا اور کیا کهیں که هم دفتر مسلم گزت کی خدمت کیلیے هر طرح طیار هیں اگر وہ ضمانت کی رقم کا بندوبست کرنا چاهے -

[illegible] مساجد و قبور [illegible] ر پور

ڈیپوٹیشن کی ملاقات سے انکار!

[illegible]

اس مسئله پر بظاهر خاموشي کے چند هفتےگذر گئے' مگر دراصل هم اس کارروائي کے نتائج کا انتظار کررهے تهے جو " انجمن دفاع مساجد و عمارات دینیه کلکته " اس بارے میں کررهي تهي' اور جو مراحل امن و سکون اور صلح جویانه کوششوں میں سب سے زیادہ قیمتي اور شاید آخري کوشش تهي -

قارئین کرام کو یاد هوگا که انجمن مذکور کے ایک عام جلسه کے متعلق الهـــلال میں اطلاع دي گئي تهي' جسمیں باتفاق عام یه تجویز منظور هوئي تهي که اس مسئله کے متعلق منتخب مسلمانوں کا ایک وفد هز اکسلنسي لارڈ کارمائیکل بهادر کي خدمت میں حاضر هو' اور اس فیصله کے حاصل کرنے کي کوشش کرے جو اس مسئله کا ایک هي فیصله هے' اور خواہ وقت سے پہلے غور و فکر اور دانشمندي و عاقبت بیني کے ساتهه کیا جاے' یا گذشته تجربوں کي طرح وقت کے گذر جانے کے بعد' جو گورنمنت اور رعایا' دونوں کیلیے سخت افسوس ناک واقعه هوگا -

چنانچه ایڈیٹر الهـلال نے به حیثیت صدر انجمن مذکور اس بارے میں گورنمنت سے مراسلت کي' اور اس تجویز کي نقل بهیجکر درخواست کي که ایک ڈیپوٹیشن کو حاضر هونے کي اجازت دي جاے -

۹ - مئي کو دارجلنگ سے حسب ذیل جواب چیف سکریٹري گورنمنت بنگال کي جانب سے اس مراسلت کا موصول هوا :

" از جے - جي - کمنگ سي - آئي - اي آئي - سي - ایس - چیف سکریٹري گورنمنت اوف بنگال -

بنام پریسیڈنت دي موسک ڈیفنس ایسوسي ایشن کلکته -

دارجلنگ ۴ - مئي سنه ۱۹۱۴ع :

جنابمن !

آپ کے خط مورخه ۲۸ - اپریل بنام پرائیوٹ سکریٹري هز اکسلنسي گورنر کا جواب دینے کیلیے مجهے هدایت کي گئي هے' جسمیں آپ نے تحریر کیا هے که هز اکسلنسي کیخدمت میں ایک وفد قائم مقام مسلمانوں کا قانون اسلامي متعلق مساجد کیلیے حاضر هونا چاهتا هے - هز اکسلنسي اس مجوزہ وفد کا کوئي فائدہ مند نتیجه نهیں خیال کرتے' کیونکه هز اکسلنسي کے پاس کل واقعات موجود هیں' اور قانون اسلامي متعلق مسئله هذا کے متعلق انهوں نے کافي اطلاعات حاصل کرلي هیں -

اس پر بهي هز اکسلنسي قانون اسلامي متعلق مساجد کے متعلق هر قسم کي تحریرات کو دیکهکر بهت خوش هونگے جو آپکي ایسو سي ایشن انکے پاس روانه کریگي "

همارے لیے اس خبر سے بڑهکر اور کوئي مسرت انگیز خبر نهیں هوسکتي که گورنمنت بنگال کے سامنے لشکر پور کي مساجد کے تمام واقعات موجود هیں' اور اسلامي قانون کي آسے پوري اطلاع حاصل هے جسکا اس چٹهي میں اعتراف کیا گیا هے - یقیناً اسکے معني وهي هونگے جو اس بارے میں ایک اور صرف ایک هي هوسکتے هیں - کیونکه قانون اسلامي کے احکام واضح اور غیر مشتبه هیں' اور انکے متعلق کبهي بهي مختلف قسم کي صحیح اطلاعات نهیں هوسکتیں - اسکا صاف منشا جیسا که اس قانون کے تمام پیرو یقین کرتے هیں' یهي هے که جو زمین مسجد کے نام سے وقف کردي گئي اور خدا کي عبادت کیلیے پکار دي گئي' وہ نه تو فروخت کي جاسکتي هے اور نه کسي دوسرے کام میں لائي جا سکتي هے - پس همیں یه معلوم کرکے نهایت خوشي هوئي که هز اکسلنسي کي گورنمنت کو اس قانون اسلامي کا پوري طرح علم حاصل هے -

لیکن اسکے ساتهه هي هم نهیں سمجهه سکتے که اس علم صحیح کا کوئي فیصله کن نتیجه کیوں نهیں ظاهر هوتا' اور کیوں تمام مسلمانوں کو اضطراب و پریشاني کے عالم میں مبتلا چهوڑ دیا گیا هے ؟ وہ اطلاع جو هز ایکسلنسي نے حاصل فرمائی هے' بلاشبه نهایت قیمتي وسائل سے ملي هوگي اور اسکی صحت و واقعیت کا بهی هم بلا تامل اعتراف کرتے هیں - تاهم صرف اطلاع کامل اور معلومات موثقه کے وجود کا علم اس زخم کا اصلی مرهم نهیں هے جو مسجد لشکر پور کے مناروں کے انهدام سے تمام مسلمانوں کے دلوں پر لگا هے' اور جسے پوري بے پروائي کے ساتهه چهوڑ دیا گیا هے تاکه اچهي طرح گهرا هوکر نا قابل اندمال ناسور بن جاے !

مجوزہ ڈیپوٹیشن اسلیے نهیں جاتا تها که اس نے فرض کرلیا تها که هز ایکسلنسي کو واقعات کا علم نهیں هے' اور نه اسکا حاضر هونا اس امر کیلیے مستلزم تها که گورنمنت کے پاس قانون اسلامي کے متعلق اطلاعات حاصل کرنے کے ذاتي ذرائع نهیں هیں' بلکه مقصود اس مسئله کو پیش کرنا تها جو باوجود ان اطلاعات و معلومات کے خطروں اور بے چینیوں کیلیے چهوڑ دیا گیا هے' اور جسکے آخري فیصلے کے انتظار میں عام پبلک کے جوش کو ذمه دار لوگوں نے اس وقت تک بمشکل روکا هے -

بهتر تها که گورنمنت انجمن دفاع مساجد کي اس سعي کو اسکي اصلي جگه دیتی' اور اُن امن دوست اور خیر طلب مسلمانوں کے وفد کی ملاقات سے انکار نه کرتی جو اس بارے میں نهایت قیمتی مشورے اپنے ساتهه رکهتے هیں - اس کارروائی کے بعد معامله کی صورت دوسري هوگئی هے' اور اصلاح و درستگی کی نهایت قیمتی فرصت افسوس ناک نا عاقبت اندیشی کے ساتهه ضائع کی جارهی هے - هم ایندہ نمبر میں اسکے متعلق مفصل طور پر لکهینگے -

مذهب کے متعلق یه کہنا که وہ بزور شمشیر پھیلا ' سننے والے کو اسدرجه متاثر نہیں کرسکتا جسقدر اس افترا کا پیش کرنا که (نعوذ بالله) اسکا باني اپنے متبنیٰ کي بیوي کو برهنه غسل کرتے دیکھکر فریفته هوگیا ' اور بالاخر اس سے طلاق دلاکر خود اپنے نکاح میں لے آیا -

یه ایک نہایت دقیق نکته ھے جو میں کہه رها هوں اور اس وقت تک بہت کم اسپر توجه کی گئي ھے -

(ان مطاعن کا سر چشمه)

اس قسم کے تمام مطاعن و معائب میں جو واقعات بیان کیے جاتے هیں' انکا ایک بڑا حصه تو خود معترضین کے القاء کفر و ضلالت کا نتیجـه هـوتا ھے جسکي کوئي اصلیت نہیں' البتـه معانـدانه حذف و اضافه اور تحریف و تلبیس کو الگ کردینے کے بعد دیکھا جاے تو اسکي بنیاد میں کوئي بات ایسي ضرور نکل آتي ھے' جو یا تو کسي مسلمان مصنف کا بیان ھے' یا کوئي روایت اور اثر ھے' یا پھر کوئي قصه ھے جو عام مسلمانوں کي زبانوں پر چڑھگیا ھے -

معترضین عموماً یه کرتے هیں که اسـلامي تصنیفات کے متعلق ایک سطحي اور سر سري واقفیت حاصل کرکے چند کتابیں تفسیر اور سیـرۃ یا قصص و فضـائل کي اپنے سامنے رکھه لیتے هیں' اور اسمیں جسقدر روایتیں اس قسم کي پاتے هیں جنکي بنا پر اسلام کی صداقت اور باني اسلام کی زندگی پر طعن و قدح کیا جاسکتا ھے' اُنھیں کامل ابلیسانه هوشیاري اور پوري مفتریانه چالاکی کے ساتھه یک جا کر لیتے هیں - پھر اپنے اکاذیب و مفتریات کا انپر اضافه کرتے هیں ' اور مفید مطلب توجیهه و تعلیل کے ساتھه ترتیب دیکے اس طرح پیش کردیتے هیں که ناواقف انکے استدلال اور استشهاد سے مرعوب هو جاتا ھے -

وہ عموماً کتابوں کا حواله دیتے هیں اور بعض اوقات اُن روایات کو نقل بھي کر دیتے هیں جنسے انکا استدلال هوتا ھے - امریکن مشن نے عربي زبان میں جو کتاب بلاد مصر و شام کیلیے شائع کي تھي' جو چار ضخیم جلدوں میں ختم هوئي ھے اور جسکا نام الهدایه ھے' اسمیں اول سے لیکر آخر تک هر اعتراض کے ساتھه کوئي نه کوئي روایت بھي پیش کي ھے - غیروں کے علاوہ خود نا واقف مسلمانوں پر بھي ان حوالوں کا بہت اثر پڑتا ھے ' اور وہ کہتے هیں که جب خود اسلامي روایات میں یه واقعات موجود هیں تو انسے کیونکر انکار کیا جاسکتا ھے ؟

اس قسم کي روایات زیادہ تر تفاسیر اور عام کتب سیر و تاریخ میں هیں' یا حضرۃ شاہ ولي الله کي تقسیم مدارج کتب حدیث کے مطابق ' تیسرے اور چوتھے درجے کي کتابوں سے لي جاتي هیں -

(فتنۂ اصـلاح و اجتہاد جدید)

یه ایک نہایت اهم اور اصولي بحث ھے که اس قسم کے اعتراضات اور مطاعن کیلیے صحیح اور حقیقي طریقه جواب ورد کا کیا ھے ؟

همارے زمانے میں ایک نیا گروہ مصلحین و متـکلمین کا پیدا هوا ھے جس نے اپني قابل تعریف بیداري و باخبري سے پہلے پہل ان اعتراضات سے واقفیت حاصل کي' اور چاها که ان مطاعن کي آلودگي سے اسلام کے دامن کي تنزیهه و تقدیس ثابت کرے - اسکي مستعدي مستحق اعتراف ھے' اور اسکي نیت سعي قابل تحسین ' لیکن افسوس ھے که جس کام کو وہ کرنا چاهتا تھا ' اسکے لیے مستعدي اور آمادگي تو اسکے پاس ضرور تھي' پر اسباب و وسائل یکسر مفقود تھے - اسکا دماغ کا رکن اور اسکا فہم طالب اجتہاد تھا' لیکن نه تو اسکے پاس نظر علم پیما تھي جو معین مقصد هوتي' اور نه هي فکر واقف کار تھا جو سامان مہیا کرتا - نه تو اُسے علوم اسلامیه کي خبر تھي نه فن حدیث و اثر پر نظر تھي - نه اصول فن سے آسنے واقفیت حاصل کي اور نه اسفار و مصنفات محققین و ائمۂ قوم پر نظر ڈالی - جس طرح اسلام کے حریفوں نے اسپر طعن کرتے هوے اپنے جهل پر اعتماد کیا ' اسي طرح اسلام کے ان حامیوں نے اُنکا جواب دیتے هوے صرف اپنے بے خبرانه اجتہاد هي کو کافي سمجھا - چونکه انھیں اپني قوت کي خبر نه تھي اور صرف اپني فکر و راے هي پر اعتماد تھا' اسلیے وہ حریفوں کي سطوت سے مرعوب هوگئے ' اور قابل اعتراض روایات و بیانات کا انبار دیکھکر اس طرح گھبرا گئے که ان میں رد و تحقیق کیلیے کوئي قوۃ فعال باقي نه رهي - اور انکا رشتۂ کار حریفوں کي قوت اور استیلاء اثر کے هاتھوں میں چلا گیا -

اس گھبراهت میں انھوں نے اپنے تئیں بالـکل مجبور پایا ' اور اسکے سوا کوئي چارہ نه دیکھا که اپنے کسي جـدید خود ساخته اصول کي بنا پر احادیث و روایات کي صحت هي سے قطعي انکار کردیں ' اور اسطرح انکے جواب کي ذمه داري سے بآساني سبکدوش هوجائیں - پس بجاے اسکے که وہ ان روایات کي حقیقت و اصلیت کو واضح کرتے ' انھوں نے اس قسم کے مجتہدانه اصول وضع کرنا شروع کردیے جنکو اگر صحیح تسلیم کرلیا جاے تو معترضین کے فـتنه سے بھي بڑھکر ایک داخلي فتنۂ عظیم اسلام میں پیدا هو جاے - اعاذنا لله من شرها و من شر الجهل والفساد !

مثلاً انھوں نے اُن اعتراضات سے بچنے کیلیے جو احادیث کي بنا پر کیے جاتے هیں ' سرے سے فن حـدیث هی کي تضعیف و تحقیر شروع کردي' حتیٰ که صاف فیصله کر دیا که چونکه حدیثیں اکثر خبر احاد هیں اور خبر احاد مفید یقین نہیں - اسلیے حدیث في الحقیقت کوئي شے نہیں ھے - اسکے جواب کے هم ذمه دار نہیں ! انا لله و انا الیه راجعون -

اسطرح انھوں نے ایک فتنه سے بچنے کیلیے اپنے وجود کو دوسرا فتنه بنا دیا' اور دشمن نے چونکه مکان کے شاگرد پیشه پر قبضه کرلیا تھا' اسلیے اسکے هلاک کرنے کیلیے پوري عمارت میں آگ لگادي ! عزیز من ! یه اسلام کي حمایت نہیں ھے : بل هي فتنة ' ولکن اکثر الناس لا یعلمون -

وقت تفصیل کا متحمل نہیں اسلیے میں نہایت سر سري اشارات کرونگا - اگر فن و ارباب فن پر ان بے خبروں کي نظر هوتي تو وہ سمجھتے که مخالفین کے حملوں سے بچنے کیلیے اس مہلک اجتہاد کي کوئي ضرورت نہیں ھے - ایک محفوظ و مصئون طریق کار پیشتر سے موجود ھے ' اور بغیر اِسکے که کسي جدید مصلح و مجدد کو اپنے غزاء اجتہاد کے اعلان کي ضرورت هو' خود محققین فن نے اس رباے میں جو اصول و قواعد وضع کردیے هیں اُنهی کے مطابق چلکر هم بہتر سے بہتر حق تحقیق و دفاع ادا کر سکتے هیں -

(اصول بحث و مسلک صحیح و مستقیم)

اصل یه ھے که یه تمام نتائج جهل و بے خبري کے هیں' اور وہ بے خبري همارے مخالفین اور همارے نئے حماۃ و مصلحین ' دونوں کے حصے میں آئي ھے همارا اولین فرض یه ھے که هم معترضین کو بتا دیں که قرآن کریم کے بعد همارے لیے حجۃ و دلیل کون کون سے مصادر علم و اعتماد هو سکتے هیں ؟ نیز یه که کیا کسي روایت کا کسي کتاب میں درج هونا اسکے لیے کافي ھے که وہ مسلمانوں کیلیے حجۃ هو سکے اور اس بارے میں ائمۂ سلف نے کچھه اصول مقرر کیے هیں یا نہیں ؟

درحقیقت انهي دو سوالوں کا جواب آجکل کے صدها داخلي و خارجي مباحث و اختلافات کیلیے بمنزله اصل و اساس کے ھے

نہیں - البتہ اصل سوال کے جواب سے پہلے سرسري طور پر کچھہ اسکي نسبت بھي عرض کریتا ھوں -

(معترضین اسلام کي ایک اصولي تقسیم)

مخالفین و اعداء اسلام جسقدر اعتراضات اسلام اور حضرة داعي اسلام کے متعلق کرتے ھیں' خواہ وہ آج پادري عماد الدین' پادري فنڈر' سر ولیم میور' اور مارگولیتھہ وغیرہ نے کیے ھوں' یا اب سے صدھا سال پہلے اُن معترضین نے جنکے جوابات ابن حزم نے ملل و النحل میں' غزالي نے تحفہ الاریب میں' ابن تیمیہ اور ابن قیم نے ارشاد الحیاری وغیرہ میں دیے ھیں (رحمهم الله) مگر اصولاً انکي دو ھي قسمیں ھیں :

(الف) وہ اعتراضات جو محض سوء تفہم یا دانستہ تلبیس و اعراض عن الحق کا نتیجہ ھیں - مثلاً قران کریم کے احکام جہاد ونکاح وطلاق وغیرہ کے متعلق جسقدراعتراضات کیے جاتے ھیں' یا اختلاف بیانات قران و کتب مقدسہ کي بنا پر جو کچھہ کہا جاتا ھے انکي بنیاد ایک صحیح اور واقعي تعلیم پر ھے' اور یقیناً وہ احکام قرآن کریم میں موجود ھیں' لیکن یا تو انکي نسبت تعصب و جہل سے غلط فہمیاں پیدا ھوگئي ھیں - یا دانستہ انکے رد و بطلان کي کوشش کي گئي ھے- یا سرے سے اس اصل ھي کو قابل اعتراض قرار دیدیا ھے جسپر وہ تمام تعلیمات و احکام متفرع ھیں - غرضکہ اسلام کو اُن باتوں کیلیے الزام دیا ھے جنکے وجود سے تو وہ منکر نہیں' لیکن جن وجوہ و دلائل کي بنا پر الزام دیا گیا ھے انکا منکر و مبطل ھے -

(ب) یا پھر وہ اعتراضات ھیں جنکي بنا نہ تو کسي اسلامي تعلیم پر ھے' اور نہ کسي اسلام کے مسلمہ واقعہ پر- نہ تو خود قرآن کریم میں انکا وجود ھے' اور نہ احادیث صحیحہ و معتبرہ میں - انکا دار و مدار صرف اُن بیانات اور روایات پر ھے جو بعض مسلمان مصنفوں نے اپني کتابوں میں کسي نہ کسي حیثیت سے درج کردیے ھیں یا عام طور پر مسلمانوں میں بیان کي جاتي ھیں' اور افواہ عوام پرچڑھگئي ھیں - مثلاً قصۂ غرانیق. اور واقعۂ حضرة زینب وغیرہ' یا مثلا یہي واقعۂ ماریہ قبطیہ جو آپکے دوست کو ایک نہایت مکروہ و محرف صورت میں دکھلایا گیا ھے -

اِن دو قسموں کے علاوہ بے شمار اعتراضات ایسے بھي ھیں جو محض افترا و بہتان ھیں' جیسے صلیبي لڑائیوں کے زمانے میں مشرقي پادریوں نے مسلمانوں کي بت پرستي کے اکاذیب مشہور کردیے تھے' اور جنکو موسیو کاستري نے " اسلام اور باني اسلام " میں مفصل بیان کیا ھے - یا آج بھي ایسي صدھا باتیں اسلام کی طرف منسوب کردي جاتي ھیں جنکي کوئي ادنی اور ضعیف اصلیت بھي روایات اسلامیہ میں نہیں ھے - لیکن یہ تمام اعتراضات یکسر عداوت و تعصب اور جہل و فساد کا نتیجہ ھیں جنکو خود صاحب نظر معترضین بھی تسلیم نہیں کرتے' اور یہاں مقصود صرف قابل توجہ اعتراضات ھیں نہ کہ افتراء محض و بہتان صرف -

(سب سے زیادہ خطرناک قسم)

جن لوگوں نے مخالفین و معترضین کے اسفار و کتب سے واقفیت حاصل کي ھے' وہ تسلیم کرینگے کہ اعتراضات کا سب سے زیادہ حصہ در اصل دوسرے ھي قسم پر مشتمل ھے' اور پہلی قسم کے اعتراضات گو اصلاً زیادہ اھم ھیں' لیکن انکي تعداد بہت کم ھے اور اعداء اسلام کو اسلام کي تضحیک و تحقیر میں بھی انسے نسبتاً بہت کم مدد ملتي ھے - یہ صدھا کتابیں جو اسلام کي مخالفت میں لکھي گئي ھیں یا لکھي جا رھي ھیں' انہیں اُٹھا کر دیکھیے' اور اُن تمام اعتراضات پر نظر ڈالیے جو ان میں پیش کیے گئے ھیں - ان میں بہت تھوڑا حصہ ان اعتراضات کا ھوگا جو براہ راست قرآن کریم کي تعلیمات یا احادیث معتبرۂ و مسلمہ کي بنا پر کیے گئے ھیں' اور تمام مجلدات یکسر انہي مطاعن و معائب سے لبریز ھونگي' جو عام روایات مفسرین و کتب سیرۃ و مغازي کي بنا پر کیے گئے ھیں' اور جنمیں ضمناً یہ مقدمہ تسلیم کرلیا گیا ھے کہ اسلام و پیروان اسلام کیلیے ھر مسلمان مصنف کا بیان حجۃ اور برھان ھے !

سب سے بڑا ابلیسي دسیسہ اعداء اسلام کے پاس یہ ھے کہ حضرة داعي اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی حیات طیبہ و مقدسہ کو دنیا کے سامنے ایسي مکروہ و معیوب شکل میں پیش کیا جاے جسکے دیکھتے ھي طبائع میں نفرت و کراھیت پیدا ھو جاے' اور اسلام کے متعلق کسي حسن ظن کے پیدا کرنے کا موقعہ ھی نہ ملے !

یہ مقصد پہلي قسم کے اعتراضات سے حاصل نہیں ھوسکتا - قرآن کریم میں جہاد کا حکم ھے - تعدد ازدواج کي اجازت ھے - طلاق کو جائز بتلایا ھے - قوم عاد و ثمود کے تاریخي مقامات کا ذکر ھے - حضرة ابراھیم و اسماعیل علیهما السلام کا خانۂ کعبہ بنانا بیان کیا گیا ھے - حضرة مریم علیہا السلام کو ملامت کرنے والوں نے " یا اخت ھارون " کہا ھے - معترضین انپر نکتہ چیني کرتے ھیں - احکام جہاد کو ظالمانہ بتلاتے ھیں - تعدد ازدواج اور طلاق کو اخلاقاً معیوب کہتے ھیں - قوم عاد و ثمود کے متعلق تاریخي ثبوت طلب کرتے ھیں - حضرة ابراھیم کے بناے کعبہ کا ثبوت تورات سے مانگتے ھیں- حضرة مریم کا " اخت ھارون " ھونا انکي سمجھہ میں نہیں آتا - تاھم ان تمام اعتراضات سے اسلام کے محاسن و فضائل پر بالکل پردہ نہیں پڑ جا سکتا' اور سننے والے کیلیے یہ باقي رھجاتا ھے کہ وہ اسکے دیگر احکام و تعلیمات کے متعلق حسن ظن قائم کرے' یا بعض دیگر شرائع سے مقابلہ کر کے تسلي حاصل کرلے - حضرة موسی نے تلوار سے کام لیا - حضرة داؤد و سلیمان نے صدھا بیویاں رکھیں - اگر مخاطب ان الزامات کو صحیح مان بھي لے جب بھي زیادہ سے زیادہ یہي نتیجہ حاصل کر سکتا ھے کہ قران کریم اور کتب مقدسہ عتیقہ کو ایک درجہ میں رکھنا چاھیے -

لیکن برخلاف اسکے دوسري قسم کے اعتراضات و مطاعن اپني معاندانہ تاثیر و نفوذ میں ان اعتراضات سے بالکل مختلف ھیں ان میں اُس زندگي کي تصویر دکھلائي جاتي ھے جو تعلیمات اسلامیہ کا حامل ھے' اور جسکي رسالت و نبوت کي صداقت پر قران و اسلام کي حقانیت موقوف ھے - یہ تصویر نہایت مکروہ ھوتي ھے' اور شیطان کفر و ضلالت اعداء اسلام کے اندر حلول کرکے اسکے خال و خط درست کرتا ھے - نعوذ باللہ انساني معاصي و رذائل کے تمام اعمال سئیہ اسمیں جمع کیےجاتے ھیں' اور ایسے ایسے قبائح و فضائح کو اسکی طرف منسوب کیا جاتا ھے جو انساني بد اخلاقي کي انتہا ھیں اور درجۂ نبوت و رسالت تو بہت ارفع و اعلی ھے' ایک شریف و نیک اعمال شخص کي زندگي بھي انسے ملوث نہیں ھوسکتي کذالک یوفک الذین کانوا بایات اللہ یجحدون (۴۰ : ۶۵)

آج یورپ اور امریکہ میں عام طور پر جو توحش و تنفر اسلام کی طرف سے پھیلا ھوا ھے' وہ زیادہ تر اسي تلبیس و شیطنت کا نتیجہ ھے- اِن مفتریات کو سنکر ایک سادہ ذھن مخاطب اسدرجہ اسلام سے متوحش ھوجاتا ھے کہ اُسکے کسي حسن و فضیلت کا اسے تصور بھي نہیں ھوسکتا - اور ھمیشہ کیلیے حسن ظن و تلاش حقیقت کا باب ھوجا تا ھے -

پس في الحقیقۃ قسم اول کے اعتراضات اسدرجہ اسلام کیلیے مضر نہیں ھیں جسقدر دوسري قسم کے' اور آج اعداء اسلام کے ھاتھہ میں سب سے زیادہ خطرناک حربہ یہي مفتریات ھیں - کسي

مقالات

یه بالکل ایک کھلی هوئي بات هے - علی الخصوص کتب تفسیر و سیرة و مغازي اور قصص انبیاء سابقین و اسرائیلیات کے متعلق ابتدا سے ائمۂ فن نے یہی راے دي هے' اور حضرة امام احمد کے زمانے سے جبکه انھوں نے "ثلاثة کتب لیس لها اصل : المغازي و الملاحم و التفسیر" کہا تھا' حفاظ حدیث کے آخري عهد تک جبکه ابن حجر' ابن تیمیه' ابن قیم' اور حافظ ذهبی رحمهم الله نے کتابیں تصنیف کیں' تمام محققین فن کا طرز عمل اسی کا موید رها هے -

(خـلاصـۂ مطـالـب)

پس ضرور هے که اس امر کو اچھی طرح معترضین اسلام پر واضح کردیا جاے اور اسکے اصول و قواعد انکے سامنے پیش کردیے جائیں اسکے بعد اُنسے بحث کی جاے - اگر ایسا کیا جاے تو باوجود اُس واقفیت کے جو مجھے معترضین کے ذخیرۂ کثیرۂ مطاعن و معائب سے هے' اور باوجود اُن مشکلات کا کامل اندازہ کرنے کے جو همارے نئے مصلحین و مجتهدین اور متکلمین قرن جاري کو رد مطاعن اور دفع اعتراضات و شکوک میں پیش آئی هیں' میں پورے طمانیة قلب اور وثوق کامل کے ساتھه کهتا هوں که احادیث معتبرہ کی بنا پر کوئی دقت همیں اس راہ میں پیش نہیں آئیگی' اور نئے اجتهادات و تجدیدات کا طوفان مهلک و هادم اُٹھانے کی بالکل ضرورت نه هوگی -

یهی وہ مقام هے جهاں آکر باوجود اتحاد مقصد و علم ضرورت' مجھے نئے مصلحین متفرنجین سے علحدہ هوجانا پڑتا هے' اور باوجود انکے کاموں سے غیر جامدانه و غیر متقشفانه واقفیت کے' میرے دل میں انکے لیے کوئی حسن اعتقاد و اعتماد پیدا نہیں هوتا - بلاشبه ضرورتیں شدید اور نظر و تحقیق کی داعیات ناگزیر هیں' یقیناً همارا مقابله سخت اور بهت سے عوارض و جزئیات میں بالکل نئے قسم کا هے' اور یه بهی بالکل سچ هے که جو لوگ سب سے پہلے حریف کے وجود سے خبردار هوے اور میدان کارزار میں نکلے' انکی مستعدي هوشیاري اور سعی و محنت کا پوري طرح اعتراف کرنا چاهیے' لیکن تاهم ان میں سے کوئي بات بهی اسکے لیے مستلزم نہیں هے که نا واقفیت کو مجتهد العصر اور لا علمي و بے خبري کو صاحب الامر تسلیم کرلیا جاے' اور بلا ضرورت دشمنوں کے مقابلے میں ایسا اسلحه اٹھایا جاے جسکا پهلا وار خود اپنے هی گردن پر پڑے ؟

جبکه هم اصول و قواعد فن کے مطابق چلکر بعینه وهی مقصد حاصل کرسکتے هیں جو ان لوگوں کے پیش نظر هے تو پهر اسکی کیا ضرورت هے که محض اپنے فهم و قیاس شخصی کا نام "درایت و احتجاج عقلی" رکھکر اُن علوم مسلمۂ اسلامیه کی تضعیف و تحقیر بل انکار و انهدام کے درپے هو جائیں' جو خزائن امة کا راس المال' و اشرف ترین مصادر علوم دینیه' و سرچشمۂ معارف و حقائق اسلامیه' و تاریخ صدر اول و سیرة حضرة ختم المرسلین هے' اور جسکے لیے خود صحابۂ و تابعین' ائمۂ مهتدین' اور تمام سلف صالح' بل اجماع جمیع امة مرحومه' من بداية عهدها الی زماننا هذا' قولاً و فعلاً همارے سامنے موجود هے ؟ در حقیقت ایسا کرنا اصول متفقه امة اور مصادر شریعة و علوم شرعیه میں ایک سخت اختلال و اغتشاش پیدا کرنا هے جسکا نتیجه مهلک اور جسکے عواقب فساد آلود هیں -

٢٠ۃ وب اىۃ انـسه برلی ه

نا خلـف شـاگـرد

یه امر اب عام طور پر مسلم هے که یورپ (یا نصرانیت) اپني تمام اقسام کي ترقیا میں مسلمانوں کا ممنون احسان هے - جسقدر علوم اسوقت رایج الوقت هیں' یا جو کچھه اکتشافات زمانه حال میں هو رهے هیں' انکي ابتدا اسلام هي کے کسي قابل فرد کي کوشش کا نتیجه هے - یه ضرور ماننا پڑیگا که بعض اکتشافات میں مسلمانوں نے بالکل نقش اول چھوڑے' اور یوروپین اقوام نے انهیں اپني ترقیا سے نقش بنا دیا - لیکن "الفضل للمتقدم" ابتداء کا فخر مسلمانوں هی کو هے' اور موجودہ دنیاے نصرانیت بجا طور پر مسلمانوں کي شاگرد هے -

مسلمانوں نے اپنے زمانۂ عروج میں غیر مذاهب کے ساتھه جو نیک سلوک کیا' اسکي مثال غیر مسلمانوں میں' آجکل کے مهذب ترین زمانه میں بهي نہیں پائي جاتي - یهي وہ تعلیم تهي جو اسلام نے اپنے پیروؤں کو دي تهي' اور یهي وہ تعلیم تهي' جس پر عمل پیرا هونے سے مسلمان دنیا کے تخت و تاج کے مالک بنے تهے - اب چونکه مسلمانوں نے اس تعلیم کي پیروي چھوڑ دي هر جگه قعر مذلت میں گر رهے هیں -

بر خلاف اسکے غیر مسلمانوں علی الخصوص یوروپین عیسائیوں نے جو سلوک اپنے استادوں (مسلمانوں) کے ساتھه کیا' اسپر نظر ڈالنے سے رونگٹے کھڑے هو جاتے هیں - صرف چند تاریخي واقعات کے صرف اشارہ کرتا هوں -

ان دنوں آپ جا کر اسپین (اندلس) کي سیر کیجیے - آپ کو تمام سفر میں کوئي چیز بهي ایسي دکھائي نه دیگي' جس سے اسکا پته چلے که اس علاقے میں کبھي بهی مسلمانوں کا قدم آیا تها - تاریخ میں جو واقعات آپنے ملاحظه کیے هونگے' اس سے آپ ضرور نتیجه نکالینگے که مورخین نے مبالغه سے کام لیا - لیکن حقیقت یه هے که ان تاریخي واقعات میں ذرا بهي مبالغه نہیں - غرناطه جو اندلس میں مسلمانوں کا دار الخلافة سات سو بیاسي سال تک رها' اور سنه ۸۹۷ھ میں ایک عرصه دراز کے محاصرہ کے بعد انکے هاتھه سے نکلا' اب اسمیں سواے قصر الحمراء کے کوئي علامت مسلمانوں کي باقي نہیں هے - وهاں کي بے نظیر جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا' جسمیں اب تک توحید کي جگه تثلیث کي تعلیم دي جاتي هے !

اسي طرح "اشبیلیه" کي جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا جو اسوقت کلیساے اعظم روم کے بعد دوسرے درجه پر دنیا میں شمار هوتا هے - بلکه بقول بعض دنیا میں سب سے بڑا گرجا هے !

عبد الرحمن بن معاویه بن هشام نے (جسنے اندلس میں پچاس سال کے قریب حکومت کي) اپنے دار الخلافة قرطبه میں ایک عالي شان مسجد کي بنا ڈالي - جسے اسکے بیٹے نے سنه ۱۸۳ میں پورا کیا - اسکے بعد تمام مسلمان سلاطین اسپر کچھه نه کچھه

اور جسقدر مشکلات همیں نظر آتي هیں اور جسقدر ٹهوکریں نئے مصلحین نے کهائي هیں ' وہ تمام تر اسی اصولي بحث کے افراط و تفریط کا نتیجه هے -

ان دو سوالوں کا مختصر جواب یه هے که قران کریم کے بعد یقیناً اور حتماً احادیث صحیحه کا درجه هے ' اور بغیر کسي خوف اور تامل کے اسکا اعتراف کر لینا چاهیے که حدیث صحیح ایک ایسا مصدر علم ضرور هے جو همارے لیے دلیل اور حجة هوسکتا هے - اور جس طرح هم اپنے داخلي اعمال میں احادیث کے معترف و معتقد هیں ' بالکل اسي طرح خارج کے اعتراضات میں بهي انکي حقیقت کو تسلیم کرتے هیں -

لیکن حدیث ایک مدون و منضبط فن هے جسکے اصول و قواعد هیں' اور اسکي جمع و ترتیب کا کام صدیوں تک جاري رها هے - اس لیے صحت و اعتبار کے لحاظ سے مختلف طبقات و مدارج میں منقسم هوگیا هے - اسکي بنیاد انسانوں کي روایت پر تهي اسلیے اصول شهادت و روایت کي بنا پر ضرور تها که نقد و درایت کے اصول وضع کیے جاتے اور وضع کیے گئے - اس پورے کرۂ ارضي کے اندر جسمیں انسان نے هزارها برس کے تجارب و محن کے بعد صدها علوم و فنون تک رسائي حاصل کي هے ' اور هر قوم نے علم کي تفتیش و تدوین میں حصه لیا هے' بے خوف دعوے کے ساتهه کها جا سکتا هے که کسي علم و فن کو بهي انساني دماغ نے اسدرجه منضبط' اور سعي انساني کي انتهائي حد تک مرتب و مهذب نهیں کیا جیسا که علماے سلف نے فن حدیث کو' اور یه ایک مخصوص شرف و مزیت علمي هے امة مرحومه کي جسمیں دنیا کي کوئی قوم شریک و سهیم نهیں - والقصة بطولها -

پس ضرور هے که جس حدیث سے همارے سامنے استدلال کیا جاے' اسکي صحت اصول و قواعد مقررۂ فن اور علوم متعلقۂ حدیث سے ثابت بهي کردي جاے - اگر ایسا نه کیا گیا تو همارے لیے کسي طرح بهي دلیل و حجة نهیں هوسکتي -

(ایک عام غلط فهمي)

ایک بهت بڑي غلط فهمي یه پهیل گئي هے که فن حدیث کے طبقات و مدارج اور محدثین کے طریق جمع و اخذ پر لوگوں کي نظر نهیں - عام طور پر یه سمجها جاتا هے که تفسیر و سیر اور مغازي و ملاحم کي کسي کتاب میں بسلسلۂ اسناد کسي روایت کا درج هونا اسکے لیے کافي هے که اسے تسلیم کرلیا جاے - حالانکه یه صریح غلطي هے ' اور خود محدثین نے اس غلطي کو کبهي جائز نهیں رکها - حضرة شاہ ولي الله رحمة الله علیه نے حجة الله البالغه وغیرہ میں جو تصریحات اس بارے میں کردي هیں' وہ قدما کي تصنیفات سے مستغني کر دیتي هیں - انهوں نے باعتبار صحت و شهرت و قبول کتب احادیث کو چار درجوں میں تقسیم کیا هے - اول درجے میں وہ موطاء امام مالک اور صحیحین کو قرار دیتے هیں' اور بقیه کتب صحاح سته کو دوسرے درجے میں رکهتے هیں- اسکے بعد دارمي' ابو یعلي ابن حمید ' طیالسي ' کے مسانید اور عبد الرزاق ' ابن ابي شیبه ' حاکم ' بیهقي ' اور طبراني وغیرہ کے مجموعے هیں - انهیں تیسرے درجے میں قرار دیا هے اور لکها هے که اسمیں رطب و یابس هر طرح کا ذخیرہ هے' یهاں تک که موضوع حدیثیں بهي شامل هیں - شاہ صاحب نے سنن ابن ماجه کو بهی اسي درجه میں قرار دیا هے - مگر اسکے خلاف رائیں زیادہ ملیں گي -

چوتهے درجے میں کتب حدیث کا تمام بقیه حصه داخل هے - علی الخصوص تصانیف حاکم ابن عدي ' ابن مردویه ' خطیب ' تفسیر ابن جریر طبري' فردوس دیلمي ' ابو نعیم صاحب حلیه ' ابن عساکر وغیرہ وغیرہ - عام کتب تفاسیر و دلائل و خصائص و قصص کا سر چشمه یهي کتابیں هیں-

ان بزرگوں نے اپنا مقصد کتب صحاح کے جامعین سے بالکل مختلف قرار دیا تها - اس مقصد کي بے خبري هی سے تمام مشکلات پیدا هوتي هیں - انهوں نے کبهي بهی یه دعوا نهیں کیا که جسقدر حدیثیں وہ پیش کرتے هیں' سب کي سب قابل اعتماد هیں - انکا مقصد صرف احادیث کو کسي خاص سلسلے سے جمع کر دینا تها' اور اسکے نقد و بحث کو انهوں نے دوسرونکے لیے چهوڑ دیا تها -

چنانچه اسکا سب سے بڑا واضح ثبوت یه هے که محققین فن حدیث نے همیشه اپنی تصنیفات میں انکی جمع کردہ حدیثوں کو اسی وقت قبول کیا جبکه وہ اصول مقررۂ حدیث کے مطابق جانچ لی گئیں ' اور همیشه ان پر اپنے اصولوں کے ماتحت رد و قدح اور نقد و جرح کرتے رهے - سب سے بڑا ذخیرۂ حدیث اس قسم کا امام ابن جریر طبري کی تفسیر هے جنهوں نے قرآن کریم کی هر آیت کے نیچے روایات کے جمع کرنے کا التزام کیا هے' اور واقعۂ ماریۂ قبطیه کے متعلق جو روایت آپکے دوست نے نسخ و اضافه کے بعد پیش کي هے' وہ بهی امام موصوف هي نے سورۂ تحریم کی تفسیر میں درج کی هے - یا پهر طبرانی کے معاجم هیں' اور حاکم کي مستدرک' ابن حمید و دارمی کی مسانید ' اور ابونعیم و دیلمی کی تصنیفات هیں - لیکن هم دیکهتے هیں که حافظ ابن حجر عسقلاني اور حافظ ذهبی جیسے مسلم محدثین اپنی تصنیفات میں جا بجا انکی مرویات پر جرح و نقد کرتے هیں' اور کسی روایت کو بحث و نظر کے بعد قبول اور کسی کو مردود قرار دیتے هیں - صرف فتح الباري اور عینی هی اٹهاکر دیکهه لیجیے که اس رد و قبول کا کیا حال هے ؟

امام ابن تیمیه سے بڑهکر فن حدیث کا اور کون حامی اور غواص هوگا' جنهوں نے اس راہ میں بے شمار متاعب و شدائد بهی فقهاء متقشفین کے هاتهوں برداشت کیے' مگر جن خوش نصیبوں کو امام موصوف کی تصنیفات کے مطالعه کرنے کی توفیق ملی هے ' وہ اندازہ کرسکیں گے که میں کیا کهه رها هوں؟ منهاج السنه وغیرہ میں صحاح کی متعدد احادیث کو انهوں نے صاف صاف رد کردیا هے !

یه همارے پاس علامۂ ابن قیم کی زاد المعاد اور اعلام الموقعین وغیرہ مصنفات شهیرہ موجود هیں - ایک نهیں متعدد مقامات پر علامۂ موصوف ان کتابوں کی بیان کردہ احادیث کو بلا تکلف رد کردیتے هیں - صرف اتنا هی نهیں بلکه کتب صحاح کی مرویات پر بهی روایت و درایت کے مقررہ اصول کے بموجب نظر انتقاد ڈالتے هیں' اور کسی سے استدلال کرتے هیں اور کسی کو اعتماد کیلیے غیر مفید بتلاتے هیں - پهر فقهاء حنفیه کا طرز عمل تو اس بارے میں ایک صاف شهادت هے جو احادیث صحیحین تک کو بلا تکلف اپنے قیاس و درایت کے مقابله میں تسلیم نهیں کرتے -

پس یه ایک صریح اور مسلم بات هے که احادیث کے تسلیم کرنے کیلیے طریق نقد و نظر سے کام لینا ضروري اور ناگریز هے اور اس بارے میں همیشه اکا بر فن کا یکساں طرز عمل رها هے - اس امر کیلیے کسي شهادت کے پیش کرنے کي ضرورت نه تهي - میں نے اسلیے زور دیا تا که مخالفین اسلام یه نه سمجهیں که انکے اعتراضات سے بچنے کیلیے یه کوئي نیا اصول قرار دیا جا رها هے - یه اصول همیشه سے موجود هے' اور جس طرح هم اب سے اٹهه سو برس پہلے صرف انهي احادیث کو تسلیم کرتے تهے جو قواعد مقررۂ فن سے ثابت هو جائیں اسی طرح آج بهی صرف انهي روایتوں کو تسلیم کرینگے جو خود ان روایات کے جمع کرنے والوں کے مقررہ اصول کے مطابق ثابت کر دي جائیں -

اس سے کہا جاتا ہے کہ اگر عیسائی ہوگا تو حکومت کي طرف سے اسپر مہرباني کي جائیگی - اور اگر مسلمان رهیگا ' تو سب سے اول جو سلوک اس سے کیا جائیگا وہ یہہ ہوگا کہ بیدردي کے ساتھہ اسکا ختنه کیا جایگا -

الغرض ان ناخلف شاگردوں نے جو سلوک اپنے استادوں کي اولاد کے ساتھہ یورپ ' ایشیا ' اور افریقه میں کیا یا کر رہے ہیں ' وہ انسانیت اور تہذیب کیلیے باعث ہزار شرم ہے -

مرا کو میں اب کیا ہوگا ؟ اٹلي تریپولي میں کیا سلوک کریگي ؟ جن اصلاحات کي بنیاد طرابلس میں ابراهیم پاشا نے قایم کي تھي ' انکا کیا حشر ہوگا ؟ ریاستہاے بلقان نو مفتوحه علاقوں پر کسطرح حکومت کرینگی ؟ البانیه کا مستقبل کیسا ہوگا ؟ ان سوالوں کے جوابات واقعات سے ظاہر ہیں - اور جو کچھہ ڈھکا چھپا رهگیا ہے وہ عنقریب معلوم ہو جائیگا :

عروس ملک کسے تنگ در کنار زند
که بوسه بر لب شمشیر آبدار زند

(مراسله نگار خصوصي - آستانه علیه)

انجمن ترقي اردو

جناب من تسلیم — گذشته اجلاس انجمن ترقي اُردو میں جو ۲۶ ڈسمبر سنه ۱۹۱۳ ع کو بمقام آگره زیر صدارت جناب انریبل خواجه غلام الثقلین بي - اے - اِل - اِل - بي - وکیل میرٹھہ منعقد ہوا تھا حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا تھا -

رزولیوشن نمبر (۸) " یه انجمن تمام مالکان اخبار و مطابع و دیگر مصنفین اور اهل قلم سے درخواست کرتي ہے کہ وہ اپنے اخبارات و رسایل اور تالیفات ' انجمن کے دفتر میں ارسال فرمایا کریں تا کہ جدید ادبي تحریک کے متعلق جامع اور مکمل معلومات جمع کرنے میں مدد ملے "

آپ کي خدمت میں اس رزولیوشن کي بناء پر التماس ہے کہ آپ جو کچھہ شایع فرمائیں اُسکا ایک نسخه دفتر انجمن میں ارسال فرماتے رہیں تا کہ جو مفید مقصد انجمن کے پیش نظر ہے ارسمیں آپ کي توجه و امداد سے کامیابي ہوسکے ' اور خود آپ کي مطبوعات انجمن کي رپورٹوں کي ذریعه سے ملک میں عام طور پر مشتہر ہو سکیں - انجمن کي رپورٹ میں جہاں اُسکي سال بھر کي کارگذاري کا بیان ہوگا وہاں اراده یه ہے کہ رپورٹ کو خاص طور پر دلچسپ بنانے کیلئے اُردو زبان کے متعلق ہر قسم کا ذخیره معلومات بھي جمع کیا جاے ' تا کہ رپورٹ کے ناظرین کو اُسکے مطالعه سے اپني مادري زبان کے متعلق کافي واقفیت ہوجاے ' اور جن لوگوں کو اپني ملکي علم ادب کي ترقي اور نشو و نما سے دلچسپي ہو اُون کے لیے یه رپورٹ بمنزله تاریخي سرمایه کے بن جائے -

لیکن کوئي کام ایک شخص کي کوششوں سے سرانجام نہیں پا سکتا ' اسلیے ناممکن ہے کہ آپ کي توجه اور عنایت کے بغیر یه مقصد پورا ہوسکے - پس امید اینکه از راه نوازش و کرم و همدردي زبان اُردو آپ اِس قسم کي امداد دینے سے دریغ نه فرمائینگے جس کي اس رزولیوشن میں آپ سے درخواست کیگئي ہے - انجمن آپ کي اس عنایت کي دل سے قدر کریگي اور آینده اجلاس میں جو رپورٹ پیش ہوگي اُوس میں اُوس امداد و اعانت کا بتفصیل ذکر کیا جائیگا ' جو اِس معامله میں آپ سے ملیگي فقط -

آنریري سکریٹري -

الحریة في الاسلام

احادیث و اثار

(۲)

(امر بالمعروف اور رشتۂ الهي)

کیا تم اظہار حق ' اعانت حریت ' اور اعلان صداقت میں اونسے ڈرتے ہو جو اس دنیا میں بڑے ہیں ؟ آه ' نڈرو کہ وہ آخرت میں چھوٹے ہونگے - کیا تم اسلیے ڈرتے ہو کہ تم چھوٹے ہو ؟ مگر یقین کرو کہ مستقبل میں تم ہي بڑے ہوگے - پھر کیا تم اسلیے حق سے باز رہتے ہو کہ انسانوں سے ڈرتے ہو ' لیکن کیا تم انسانوں کے مالک سے نہیں ڈرتے جسکا مقدس پیغامبر فرماتا ہے ؟

لایحقرن احدکم نفسه ان یری امر الله تعالی علیه فیه مقال فلا یقول فیه فتلقي الله وقد اضاع ذلک فیقول الله ما منعک ان تقول فیه ؟ فیقول یا رب خشیة الناس - فیقول فایای کنت احق ان تخشی (رواه احمد و ابن ماجة)

تم میں سے کوئي اپنے آپکو اس امر میں حقیر نه سمجھے کہ وہ کسی بات کو دیکھے جسکے متعلق اسکا فرض ہو کہ امر حق کو ظاہر کرے مگر اپني کمزوري کے خیال سے چپ رہے - قیامت میں خدا کے رو برو جب حاضر ہوگا اور وہ اس موقع کو بھول چکا ہوگا ' تو خدا اُس سے پوچھیگا کہ تونے کیوں راستي اور صداقت کي بات نه کہي ؟ وہ کہیگا : " پروردگار ! لوگوں کے خوف سے " خدا فرمائیگا کہ " کیا خدا تیرے سامنے نه تھا جس سے تو ڈرتا ؟ "

اسوقت کون ہوگا جو اوس عرش جلال و قدوسیت کے آگے جھوٹ بول سکیگا ؟ اے واے اوس اعتراف پر ' جب خجالت و شرمندگي کے ساتھہ ہم اقرار کرینگے کہ ہاں اے قادر علی الاطلاق ! ہاں اے داناے اسرار قلوب ! ! ہم انسانوں سے ڈرے پر تجھسے نڈرے ' ہمنے مخلوق کے سامنے سر جھکایا پر تجھسے سربلندي کي ' ہم نے حق کو چھوڑ کر باطل کو سجده کیا - ہم غیروں سے آشنا ہوکر تجھسے بیگانه ہوگئے - اوسوقت کہا جائیگا کہ کیا تم نے میرے منادِ صادق اور داعي حق کی اوس آواز کو نہیں سنا تھا جبکہ کہا گیا تھا کہ :

ایہا الناس ! ان الله تعالی یقول : امروا بالمعروف ونہوا عن المنکر قبل ان تدعوني فلا اُجیبکم ' و تسألوني فلا اعطیکم ' و تستغفروني فلا اغفر لکم - (رواه الدیلمي)

لوگو ! خدا فرماتا ہے : اچھي باتوں کا حکم کرو ' اور بري باتوں سے منع کرو ! قبل اسکے کہ تم پکارو اور میں نه بولوں ' تم مانگو اور میں ندوں ' تم مغفرت چاہو اور میں مغفرت نکروں ! (یعني اگر تم نے امر بالمعروف کا فرض ادا نه کیا تو میں اپنا رشته تم سے کاٹ لونگا)

اسلیے ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ حق کا طالب ' باطل کا دشمن ' عدل و حریت کا عاشق ' اور جور و ظلم سے متنفر ہو - اوسکا فرض ہے کہ طلب صداقت میں اپنے عزیز ترین سامان حیات کو بھي نثار کرنے کیلیے طیار رہے - حق پژوهي اور عدل دوستي اسکا جوہر ایمان اور اسکے لیے روح اخلاص ہو - وہ راه حق میں موت سے نه ڈرے کہ یہي اوسکي زندگي ہے ' اور سچائي کے عشق میں وہ سب کچھہ

ایــدریــا نــوپـــل کي ایک یادگار مسجد

جسے بلغاریا کے صلیبوں نے اپنے قیام کے زمانے میں گرجا بنا دیا تھا اور فتح ادرنه کے بعد دوبارہ صـداے توحید سے مقدس کي گئي !



اضافه کرتے رهے - آج وهی مسجد گرجا کا کام دے رهي هے ! اس مسجد کي وسعت کا اندازہ اس سے هوسکتا هے که اسکا طول تین سو تیس گز اور عرض دو سو پچاس گز هے - اور چودہ سو ستون سنـگ مرمر وغیرہ کے منقش و مشجر اسمیں استعمال کیے گئے هیں !

غرناطه اندلس میں آخري شهر تھا جو مسلمانوں کے هاتھه سے گیا - چونکه محاصرہ نے بهت طول پکڑا ' اسلیے مسلمانوں نے عیسائیوں کے ساتھه ۶۷ شرایط منظور کرکے اپنے آپکو ان کے حواله کردیا - ان میں سے بعض شرایط یه هیں :

(۱) تمام مسلمان امان میں رهیں - ان کي جان و مال کي حفاظت کي جاے -

(۲) مسلمان اپنے مذهب میں آزاد رهیں ' اور انپر اسلامي شرع کے مطابق حکومت کي جاے -

(۳) مساجد اور دیگر اوقاف بدستور قایم رهیں -

(۴) اسلامي احکام کي نگهداشت کي خاطر انپر کوئي یهودي یا عیسائی حاکم مقرر نه کیا جاے -

(۵) ان کے کل سیاسي قیدي آزاد کیے جائیں -

(۶) انکو اجازت هو که اگر چاهیں تو یهاں سے هجرت کرجائیں-

(۷) ایام جنگ میں اگر کوئي عیسائي کسي مسلمان کے هاتھوں مارا گیا هو تو اس سے مواخذہ نه کیا جاے - وغیرہ وغیرہ -

اب غور کرو که صلح کے بعد کهانتک ان شرایط پر عمل کیا گیا ؟ افسوس که بجاے ان شرایط پر عمل کرنے کے مسلمانوں کو جبراً عیسائي بنایا گیا اور یهاں تک سختي کي گئي که بحکم شاهي جو مسلمان عیسائي هونا منظور نه کرتا ' بے دریغ قتل کیا جاتا - اس ظالمانه حکم سے جو مسلمان پهاڑي علاقه میں پناهگزین هوگئے تھے ' ان کو بھي بالاخر اس علاقه سے بھاگنا پڑا - پھر اس پر بھي اکتفا نه کي گئي ' بلکه نئے عیسائي شدہ مسلمانوں کی نسبت فتوا دیا گیا که وہ دل سے مسلمان هیں اور اسیلیے اُنهیں طرح طرح کے عذاب دیے گئے - یهاں تـک که بعضوں کو زندہ جلا دیا گیا !!

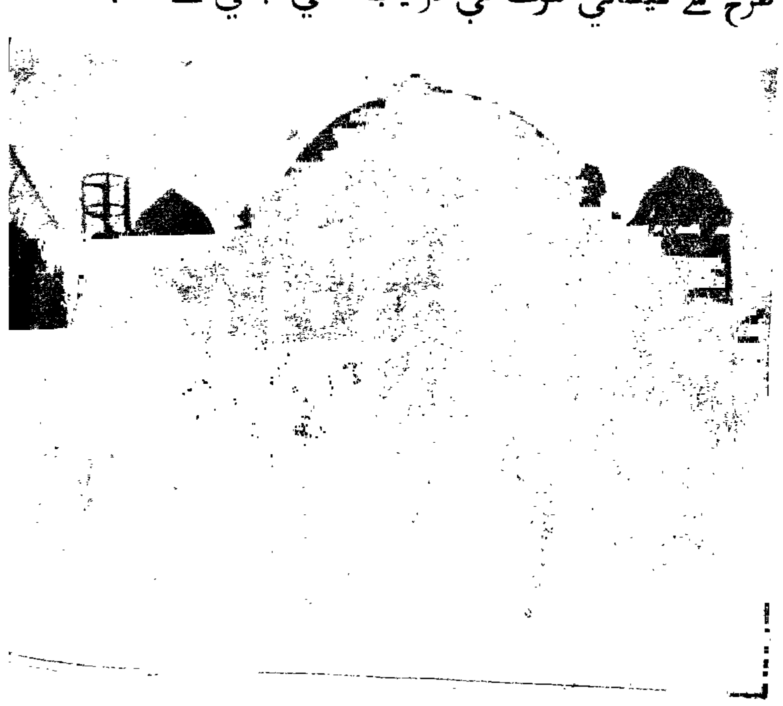
سنـه ۱۰۱۰ هجري سے اب وهاں ایـک فـرد متـنفس بھي مسلمان نظر نهیں آتا جهاں آٹھه سو برس تک توحید کي حکومت رهی !!

لطف یهه هے که مسلمانوں پر یهه لوگ اسلام کو بزور شمشیر پھیلانے کا ناپاک الزام لگانے سے نهیں چوکتے - حالانکه یورروپین ترکي پر آٹھه سو سال سے مسلمان قابض هیں ' لیکن ابھي تـک رعایا کي تعداد میں کثرت عیسائیوں هي کي هے - هندوستان پر اتنے هي سال مسلمانوں نے حکومت کي ' لیکن کثرت هندوؤں هي کي رهي - حالانکه اسپین پر جب عیسائي قابض هوے تو نصف صدي کے اندر هي اندر مسلمانوں کے نام سے بھي ملک خالي کردیا گیا -

دوسرا علاقه جو عیسائیوں کي مهرباني سے اسوقت اسلام کے پیروؤں سے خـالي هے ' جزیرہ سسلي (صقلیه) هے جو از روے مساحت گـیـارہ هزار دو سو اکیـا نوے مربع میـل هے ' اور مامون الرشیـد کے زمانه میں فتح هوا هے - آهسته آهسته وهاں کے باشندوں نے خوشي سے اسلام قبول کیا ' اور اس جزیرہ میں بهت سي عالیشـان مساجـد بنـائي گئیں - تقریبـا دو سو سال یعنے سنه ۲۰۶ هجري سے سنه ۳۹۳ ه تـک مسلمانوں نے اس جزیرہ پر حکومت کي - لیکن رفته رفته ان سے چھینا گیا ' اور سنه ۴۸۴ هجري میں باضابطه مسلمان اس سے بے دخل هوگئے - یهه جزیرہ اجکل اٹلي کے زیر حکومت هے - اب اگر کوئي سیـاح اس جزیرہ میں جاکر تلاش کرے تو اسے اسلام کي کوئي علامت نظر نه آئیگي ' وہ گمـان بھي نه کرسکیـگا که اس زمین پر کبھي مسلمان بھي حکومت کرچکے هیں !

اسیطرح الجزایر کو لیجیے جسکي آبادي چھه کرور کي کهي جاتي هے - سنه ۱۲۴۷ هجري میں اسپر فرانس نے قبضه کیا اور بے انتها مظالم کرنا شروع کیے - مسلمانوں کي طاقت کم کرنے کے لیے انکو شهروں سے نکالکر خود فرانسیسي قابض هوگئے -

اسیطرح تیونس پر جب فرانس نے سنه ۱۲۹۹ هجري میں قبضه کیا ' اور اصلاح و تهذیب کے مشهور بهانے سے دست ظلم دراز کیا تو ان سے بھي وهي سلوک کیا گیا جو الجزایر میں هوا تھا - فرانس جو جمهوریت کے لباس میں هے ' جب اسکا یه حال هے تو روس جو کرے کم هے - چنانچه روس کے قرم اور قازان کے علاقه میں مسلمانوں کو عربي ترکي یا فارسي میں گفتگو کي اجازت نهیں - اسـلامي نام وہ نهیں رکھه سکتے - اگر رکھیں تو اسکا تلفظ روسي طرز سے هونا چاهیے - کوئي نئي مسجد مسلمان نهیں بنا سکتے - بلکه اس علاقه میں مرمت طلب مساجد کي مرمت کي بھي اجازت نهیں - اکیس برس کي عمر سے پهلے اولاد کو ختنه کرنے کي بھي اجازت نهیں هے - اکیس سال کي عمر کے بعد لڑکے کو عدالت میں حاضر کیا جاتا هے اور اس سے کها جاتا هے که عیسائیت اور اسلام میں سے جس مذهب کو چاهے اختیار کرے - اسکو طرح طرح سے عیسائي هونے کي ترغیب دي جاتي هے - یهانتک ک



مسیحي وحشت کا ایک نیا منـظر!

یعني سلانیک کي ایک قدیمي اور تاریخي مسجد جو اب گرجا بنا دي گئي هے!

کیا همارے لیڈر اس جہاد کیلیے طیار هیں ؟ کیا کونسلوں کے مسلمان ممبر اس شجاعت کا نمونه دکھانے کو آمادہ هیں ؟ کیا صحافۂ اسلامیه کے محرر و مدیر اس میدان میں اترینگے ؟ مطمئن رهنا چاهیے که اس " افضل الجهاد " کیلیے هاتهه کي ضرورت نهیں دل کي ضرورت هے - اس بہترین مظہر شجاعت کا آلۂ عمل تلوار نہیں بلکه قلم هے - اس جنگ کیلیے ابهي اسلحۂ آهنین نہیں چاهئیں ' صرف چند پارہ هاے گوشت درکار هیں جن میں حرکت صحیح اور جنبش صادق هو !

تم مواقع جہاد کو میدانوں اور معرکوں میں ڈهونڈهتے هو ؟ لیکن میں کہتا هوں که تم اونکو اپنے دل کے گوشوں میں ڈهونڈهو - ضعف ارادہ و باطل پرستي کي اصلي کمینگاہ یہیں هے - و قال رسول الله صلعم :

الجهاد اربع : الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ' والصدق في مواطن الصبر ' و شنان الفاسق (رواہ ابو نعیم)

جہاد چار چیزیں هیں : اچهي باتوں کا حکم کرنا ' بري باتوں سے منع کرنا ' صبر و آزمایش کے موقع پر سچ بولنا ' اور بدکار سے عداوت رکهنا -

انواع جہاد میں سے کون سی نوع هے جسکا مظہر دل نہیں ؟ هاں دل درست کرو که تمهارے ارادوں میں قوت ' افکار میں صداقت ' حوصلوں میں استقلال ' اور پاے عمل میں ثبات پیدا هو - دل ' وو یہي دل جسکا مضغۂ گوشت تمهارے پہلو میں هے ' یقین کرو ه تم سے باهر تمام عالم کي اصلاح و فساد کي اصلي کنجي یہي هے :

ال النبي صلعم : ان ی الجسد مضغة اذا لحت صلح الجسد كله اذا فسدت فسد الجسد ه ' الا وهي القلب ! صحاح) -

انسانکے بدن میں گوشت کا ایک ٹکرہ هے ' جب وہ صالح هوتا هے ' تو تمام جسم صالح هوتا هے ' اور جب وہ فاسد هوجاتا هے تو تمام جسم فاسد هوجاتا هے ' هاں جانتے هو وہ گوشت کا ٹکرہ کیا هے ؟ " دل " -

دیوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کي جان هے ' جسمیں قدیم و جدید ؏ري کي بہترین مثالیں موجود هیں ' جسکی زبان کي نسبت اهیر عصر متفق هیں که دهلي اور لکهنؤ کي زبان کا عمدہ نمونه ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي هے - اِسکا ؏ هونا شعر و شاعري بلکه یوں کہنا چاهیے که اردو لٹریچر کي میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا هے - حسن معاني کے ساتهه ه سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک م شگرف باندها هے که جسکو دیکهکر نکته سنجان سخن نے ختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي هے -

مولانا حالي فرماتے هیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسي دونوں ں میں ایسے نئے دیوان کے شائع هونے کي بہت هي کم امید ..... آپ قدیم اهل کمال کي یادگار اور انکا نام زندہ کرنے هیں - " قیمت ایک روپیه -

وحشن ' اثر - نمبر ۱۶ - کڑایه روڈ - ڈاکخانه بالیگنج - ۲ ۱ ٤٤ ه

مدرسۂ اسلامیه

مسئلۂ اصلاح و بقاء ندوہ

موعظة و ذكرى لقوم يذكرون !

قل رب احكم بالحق ' و ربنا الرحمن المستعان على ما تصفون !

بالاخر مسئلۂ اصلاح ندوہ کا مجوزہ جلسه ۱۰ - مئی کو دهلي میں منعقد هوا ' اور گو اسکے انعقاد سے پہلے اور خود اسکے اندر وہ سب کچهه کیا گیا جو اعمال انسانیه کي اصلاحي کوششوں کي تاریخ میں همیشه هوا هے ' اور گو غلط فہمیوں اور دروغ سرائیوں کے وہ تمام حربے اسکي مخالفت میں استعمال کیے گیے ' جو انسانوں کي کوئی جماعت اپني انتہائي جد و جہد کو صرف کرکے ایسے مواقع میں کرسکتي هے ' تاهم اسکو منعقد هونا تها اور وہ منعقد هوا ' اور ایک خاص نتیجه تک پہنچنا تها اور بے خوف و خطر پہنچا - جسقدر کوششیں اسکي مخالفت میں کي گئیں ' اتنا هي آور زیادہ رفع ذکر هوا ' اور جسقدر اسکي ناکامي و نامرادي کي آرزوئیں کي گئیں ' اتني هي زیادہ اسکي کامیابي نمایاں هوئي - سچائي کے شعلے مخالفت کے طوفان سے آور زیادہ بهڑکتے هیں ' اور یه معجزہ صرف صداقت هي کے درخت میں هے که جسقدر اسے چهانٹا جاے اتنا هی اور زیادہ نشو و نما پاتا هے - پس خدا کی مرضي یہي تهي که اس کام کی کامیابي اور عظمت کا کام مخالفوں کے هاتهوں لیا جاے ' اور جن خدمات کے انجام دینے کي مہلت اس کام کے دوستوں کو میسر نه تهي ' وہ اسکے مخالفوں کي جانکاہ محنتوں اور تاب گسل مشقتوں کے ذریعه انجام پا جائیں - جس خداے عجائب ساز کي نیرنگیاں ظلمت سے روشني کو اور موت سے حیات کو پیدا کرتی هیں ' اسکے لیے کچهه مشکل نه تها که وہ دشمني سے محبت کو اور نامرادي کي کوششوں سے مقصد و مراد کے نتائج حسنه پیدا کردے : يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي ' و يحي الارض بعد موتها ' و كذلك تخرجون (۳۰ : ۳۵)

غور کیجیے که جلسے کا اعلان کیسے قلیل اور ناموافق موقعه پر هوا تها ؟ وقت کس قدر کم تها ' اور موسم کس درجه مخالف تها ! پهر ندوہ کے مسئله سے چنداں دلچسپي بهي قوم کو نہیں رهي تهي ' اور کوئي تعطیل بهي ایسي نه تهي جسکی وجه سے کار و باري اشخاص کو آنے میں سہولت هوتي - یه تمام حالات ایسے تهے جنسے جلسے میں اجتماع کثیر کا هونا ' اور ایک نمایاں اور ناقابل انکار حیثیت اکثرية و نیابتي کا پیدا هونا بالکل غیر متوقع تها - پهر اسکي کامیابي کیلیے ایسے لوگوں کي ضرورت تهي جو یکسر وقف کار هو جاتے ' اور اپنا پورا وقت سرگرمي و استغراق سے اسکے لیے وقف کر دیتے - وقت کي قلت سے ایسي محنتوں اور مشقتوں کا حصول بهي مشکل هو گیا تها ' اور جسقدر کوشش استقبالي کمیٹي کے سرگرم ممبر کر رهے تهے ' انکے نتائج بهي ضیق وقت کي وجه سے کچهه زیادہ امید افزا نه تهے نیز زیادہ سے زیادہ انکي انتہائي سرحد اخبارات کے اعلانات یا دعوة و طلب کي مراسلات تهیں ' اور ظاهر هے که صرف اسقدر تحریک ایسے اجتماع عظیم کیلیے کسی طرح بهي کافي نه تهي -

لٹادے جو آدم کي اولاد اس زمین پر لٹا سکتي ھے - یہي تعلیم ھے جو ھمارے معلم ربانی نے ھمیں دي ھے :

تعرو الصدق وان رایتم فیه الهلکة فان فیه النجاۃ (رواہ ابن ابي الدنیا مرسلاً)

راستي و صـدق کو تـلاش کرو' گو اسمیں تمھارے لیے ھـلاکت ھي کیوں نہو کہ اسی ھلاکت میں تمھارے لیَے نجات ھے -

کون ھے جو اوس ھلاکت کا طالب نہیں جو موجب نجات ھے ؟ کون ھے جو اُس زھر آلود پیالہ سے نفرت کرتا ھے جو اُسکي زندگي کیلیے آب حیات ھے ؟ شہید راہ حق پرستي نہ صرف تنہا زندہ ھے بلکہ وہ تمام قوم کو بھی زندہ کردیتا ھے - اسکے مردہ قالبوں میں روح حرکت کرنے لگتي ھے' اور اسکی بند رگوں میں خون حیات اپني آمد و رفت شروع کردیتا ھے - پھر کیوں لوگ اس موت سے ڈرتے ھیں ؟ کیا وہ قوم کي زندگي کے آرزو ... نہیں ؟ کیا وہ حیات جاوید کے طالب نہیں ؟

وہ خدا کي راہ میں ان انساني بتوں سے ڈرتے ھیں' جو سونے چاندي کی کرسیوں پر خدا بنکر بیٹھے ھیں' جو اپني فوج کي چند صفوں سے قہر الهي کا مقابلہ کرنا چاھتے ھیں' جو معصوم جانوں کي ظلم و قہر کي دیبي پر قرباني چڑھاتے ھیں' جو کمزوروں کو ستاتے ھیں کیونکہ انکے نالہ و فریاد کی لے انہیں پسند ھے' جو بے گناھوں کو قتل کرتے ھیں کیونکہ اُنکے دھن تشنہ کیلیے خون کے چند قطروں کي ضرورت ھے' جو مصیبت زدوں کي فریاد ناپسند کرتے ھیں تاکہ اُنکي محفل عیش و امن منغض نہو - جو مظلوموں پر ظلم کرتے ھیں تاکہ انکي مجلس عدالت داد رسي کیلیے زحمت کش نہو -

(مـقـدس پیشین گوئي)

لیکن ھر مسلمان کو آج یقین کرلینا چاھیے کہ اسکے پیغمبر مقدس نے اپني امت کے پاس اس موقعہ کیلیے ایک پیغام بھیج دیا ھے اور ٹھیک اسي وقت کیلیے اسکي زبان وحي پیشین گوئي کرچکي ھے :

انه سیکون علیکم ائمة تعرفون و تنکـرون' فمن انکر فهو بری و من کرہ فقد سلم' و لکن من رضی و تابع هلک (رواہ احمد و الترمذي)

عنقریب تم میں بعض افسر ھونگے جنکي بعض باتیں اچھی ھونگي اور بعض بري' جسنے انکو نہ مانا وہ بري ھوا ' اور جسنے نا پسند کیا وہ محفوظ رھا ' لیکن جسنے رضامندي ظاھر کی اور متابعت کي وہ ھلاک ھوا -

سیکون امراء فتعرفـون و تنکرون ' فمن کرہ بريء و من انکر سلم' و لکن من رضی و تابع هلک (رواہ مسلم و ابو داؤد)

عنقریب تم میں بعض ایسے حکام ھونگے' جن کي بعض باتیں اچھي اور بعض بري ھونگي' جو ان باتونکو مکروہ سمجھیگا وہ بري ھوگا' اور جو انکو نمانیگا وہ محفوظ رھیگا' لیکن جو ان باتوں کو پسند کریگا اور اونکی متابعت کریگا وہ ھلاک ھوگا -

(الی الجهاد في سبیـل الله !)

پس کیا جور و ظلم کی رضا کا اور باطل و منکر کي اطاعت کا ارادہ ھے ؟ نہیں تم مسلم ھو' اور مسلم دنیا میں صرف اسلیے آیا ھے تاکہ عالم کو ھر طرح کے ظلم و فساد اور عدوان و طغیان سے نجات دلاے ' پس جسطرح کفار و مشرکین نے اپنے اعمال سیئہ اور مقاصد شنیعہ سے دنیا کو جور و ظلم سے بھر دیا ھے' اسي طرح تم بھی اسے عدل و صداقت سے بھر دو - ھاں اے فرزندان ابراھیم ! اُٹھو اور ان ھیکلوں کو جن میں سنگ مرمر کے انساني بت بستے ھیں توڑ ڈالو' اور اس صنم آباد کے " صنم کبیـر " کو جسکـو تمھارے باپ ابراھیم نے اسلیے چھوڑ دیا کہ وہ اپنے بندوں کو معبودان صغار کي تباھي کا افسانہ سناسکے ' سب سے پہلے توڑو تاکہ وہ انکي تباھي کا فسانہ بھی نہ سنا سکے - قوت و ضعف کا سوال نکرو کہ تم نہ تو پشہ

تقربوا الی الله ببغض اهـل المعاصي ' و لقو هـم بوجـوہ مکفـرۃ ' و التمسوا رضاء الله بسخطهم ' و تقربوا الی الله تمهیں حـاصل بالتـبـاعد منهم (رواہ ابن شاھین)

ظالموں سے عداوت رکھو تاکہ خدا کي محبت تمھیں نصیب ھو' اون کے سـاتھہ تلـخ روئي سے پیش آؤ ' تاکہ خدا کي رضا تمھیں حاصل ھو' اون سے دور رھو تاکہ خدا سے نزدیکـي اور اسکي درگاہ میـں تقرب پاؤ ! !

میں بغض و نفرت اھل جور و ظلم کے مناظر میدانوں میں دیکھنا نہیں چاھتا بلکہ دلوں کے گوشوں میں' آبادیوں میں دیکھنے کا طالب نہیں ھوں بلکہ قلوب کے خلوتکدوں میں : و ذلك اضعف الایمان :

(اقسام جهـاد)

میں تم سے فتنہ کا طالب نہیں کیونکہ فتنہ خـدائے اسـلام کو محبوب نہیں ھے - میں تم سے صرف قول حق کي درخواست کرتا ھوں کہ یہي اعلیٰ ترین میدان شجاعت ھے - میں تم سے صرف کلمۂ حق کا طالب ھوں کہ وھي افضلترین جہاد ھے :

قال النبي صلعم : احب الجهاد الي الله کلمة حق یقـال لامـام جـا ئـر (رواہ احمد و الطبراني)

آنحضـرت صلعـم فـرماتے ھیں : خدا کے نزدیک سب سے محبوب جہاد وہ " کلمۂ حق " ھے جو کسي ظالم حاکم کے سامنے کہا جاے -

افضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر (احمد و ابن ماجة و الطبراني والبیهقي)

بہترین جہاد وہ " کلمۂ حـــق " ھے جـــو کسي ظـــالم سلطـــان کے رو برو کہـــا جاے -

ان من اعظم الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر (رواہ التـرمـذي)

جہـاد اکبـــر ' کسي ظالم حکمراں کے آگے انصاف و عدل کـــی بـــات کہنا ھے !

یہ کیسي عالمگیر غلطی ھے کہ اسلام کے جہاد کو صرف جنگ و قتال ھي میں محدود سمجھا جاتا ھے ؟ افسوس کہ غیروں کے ساتھہ تم بھي اسي غلطي میں مبتلا ھو' حالانکہ صحیح ترمذي اور سنن ابن ماجہ کي یہ تین حدیثیں جو اُوپر گذر چکي ھیں ' اس خیال کو یکسر فکر باطل ثابت کرتي ھیں - وہ صاف صاف شہادت دیتی ھیں کہ جہاد مقدس صرف اس سعي اور جہد صالح کا نام ھے جو ایثار و جاں نثاري کے ساتھہ راہ حق و صداقت میں ظاھر ھو' اور اسکا سب سے بڑا میدان امر بالمعروف اور دعوۃ حق و عدل ھے - فرمایا کہ " افضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر " سب سے افضل جہاد یہ ھے کہ ایک ظالم و انصاف دشمن پادشاہ اور حکومت کے سامنے حق اور عدل کا بے خوف اظہار کیا جاے - اس سے ثابت ھوگیا کہ سچا مجاھد وھي راست باز انسان ھے جو انساني قوتوں کي ھیبت اور سطوت کے مقابلے میں کھڑا ھوجاے' اور خدا کي عدالت اور صداقت کي محبت اسپر اسدرجہ چھا جاے کہ وہ اسکے بندوں کي ھیبت کي کچھہ پروا نہ کرے !

یہي جذبۂ صداقت و حق پرستي ھے جسکو آج دنیا کي قومیں مختلف ناموں سے پکارتي ھیں مگر اسلام نے اسکا نام جہاد رکھا اور ایک مومن و مسلم زندگي کا اسے اصلي شعار بتلایا - افسوس کہ خود مسلمانوں ھي نے اس شعار کي توھین کي ' اور خود اپنوں ھي نے غیروں کي خاطر خدا و رسول کے اس پاک حکم کو مٹانا چاھا - لیکن وقت آگیا ھے کہ آج پھر اسلام اپنے ھر فرزند سے اس حکم کي تعمیل کا مطالبہ کرے ' اور الحمد لله کہ الهلال کو آغاز اشاعت سے اس اصل اساس ملت اور اولین حکم إسلامي کے اعلان و ذکر کي توفیق دي گئي' اور اسکی دعوۃ کي تمام شاخوں کي بنیاد و اساس

حضرات علماء کرام کا بڑا گروہ ابتدا سے ندوہ سے الگ رہا ہے ' اور اب ان میں سے بہت سے بزرگوں کو اس سوء ظن میں مبتلا کیا گیا تھا کہ ندوہ کو الحاد اور بد دینی کا گھر بنانے کیلیے یہ سب کچھہ کیا جا رہا ہے اور وہ مختلف اسباب سے اسے جلد تسلیم کرلیتے تھے اور اونکی اعانت کیلیے طیار ہوجاتے تھے - ان اسباب سے اصلاحی تحریک ایک عجیب کشمکش میں تھی کہ اصل کام کی طرف متوجہ رہے یا غلط فہمیوں کے انسداد کیلیے ایک دفتر کھولے !

(الھــــلال اور تحـــریک اصـــلاح)

مجھے اوروںکے دلوں کی خبر نہیں' لیکن با ایں ہمہ خود میرے دل کو تو کامل طمانیۃ تھی ' اور الحمد للہ کہ بغیر کسی تزلزل کے ابتک وہ طمانیۃ قائم ہے - میں اس تحریک میں جو کچھہ حصہ لے رہا تھا ' اسکو کسی شخص یا جماعت کی طرفداری سے تعلق نہ تھا بلکہ صرف اپنے یقین اور بصیرت کے ماتحت جو کچھہ سچ دیکھتا تھا لکھتا تھا - غلط فہمیاں آج پھیلائی جا سکتی ہیں' اور نیتوں کو شک اور بدگمانی کی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے' مگر کل تک انھیں قائم رکھنے پر کوئی قادر نہیں اور خــدا کا ہاتھہ سب سے زیادہ زبردست ہے - وہ جس طرح نیتوں کے کھوٹ کو فلاح نہیں دیتا ' اسی طرح غلط فہمیوں اور بیجا شکوک کو بھی زندگی اور طاقت نہیں بخش سکتا - میرے لیے یہ یقین اور اعتقاد کافی ہے کہ اگر میں ندوہ کی اصلاح کی خواہش کسی فرد واحد کی حمایت یا کسی جماعت کی ذاتی عداوت کیلیے کررہا ہوں تو میری ہلاکت خود میرے کام کے اندر ہی سے پھوٹ نکلے گی ' اور میری آواز کو کبھی سچی آوازوں کی سی عمر نصیب نہوگی - حضـرۃ یوسـف علیہ السلام نے امراۃ العزیــز سے جو کچھہ کہا تھا ' وہ ہمیشہ کیلیے دنیا کو بس کرتا ہے : انہ لا یفلح الظالمون !

(عــــام جلســــہ کا اعــــلان)

لیکن ان تمام کوششوں میں جو مسئلۂ اصلاح ندوہ کی تحریک میں ظاہر ہوئیں' سب سے زیادہ قابل ذکر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو ہے جسکا قیام خود بعض ارکان انتظامیۂ ندوہ کے مساعی حسنہ سے وجود میں آیا ' اور جو گذشتہ دسمبر سے اسکے متعلق ارکان ندوہ وعام اہل الراے اشخاص سے خط وکتابت کررہی تھی - اس انجمن نے اپنے اولین جلسہ ہی میں یہ تجویز منظور کی کہ معاملات ندوہ پر غور و فکر کرنے کیلیے کسی شہر میں ایک عام جلسہ طلب کیا جاے ' اور ملـک کے ہر حصے سے جو صدائیں غیر جانبدارانہ تحقیقات کیلیے اُٹھہ رہی تھیں' وہ بھی بغیر اسکے ممکن نہ تھی کہ کسی ایسی جماعت کا کسی عام جلسہ میں عام راے سے انتخاب کیا جاے - پس ضرور تھا کہ کسی مرکزی اور غیر جانب دار مقام پر عام جلسہ طلب کیا جاتا -

(بـــزرگان دھلی)

مـوجودہ حالت میں مشـکـل ہے کہ اس خـدمت عظیم وجلیل کا صحیح اندازہ کیا جاے جو بزرگان دھلی نے ۱۰ مئی کے جلسے کو منعقد کرکے مخلصانہ و بے غرضانہ دین و ملت کی انجام دی ہے' تاہم مجھے یقین ہے کہ اس کام کی عزت اور اصلی قدر و قیمت کے کامل اعتراف کیلیے ہمیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا ' اور وہ زمانہ کچھہ زیادہ دور نہیں ہے جب اس کام کی غیر مشتبہ صداقت اور ناقابل انکار عزت ہر زندہ چشم قلب کے سامنے ہوگی - انی لا اضیع عمل عامل منکم خدا کا وعدہ ہے : وکان وعــــد اً مفعــولا !

(مخـــالفت کا دوســرا طــوفان)

اس جلسہ کے اعلان کے ساتھہ ہی غلط فہمیوں کی اشاعات کا ایک نیا طوفان اٹھا اور وہ تمام باتیں مجوزین جلسہ کے سر تھوپی گئیں جو انکے خواب و خیال میں بھی نہ تھیں - ظن و گمان کا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ اُن لوگوں کا اظہار لیا جاے جنکی نسبت ظنون پیدا ہوے ہیں ' مگر مخالفین جلسہ کیلیے یہ طریقہ بالکل بے سود تھا اور باوجود بار بار مقاصد انعقاد کے اعلان کے وہ ہر طرح کی غلط بیانیوں اور غلط فہمیوں سے کام لے رہے تھے - کبھی مشہور کیا گیا کہ یہ جلسہ طلباے دار العلوم کی اسٹرائک کی حمایت میں منعقد ہونے والا ہے - کبھی کہا گیا کہ اسکا مقصد صرف یہ ہے کہ مولانا شبلی کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا جاے - پھر اس پر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک ایسے کام کے متعلق جو علانیہ کھلے بندوں ہو رہا تھا اور جو عام دعوۃ تمام پبلـک کو دے رہا تھا ' کہا گیا کہ ایک راز دارانہ سازش ہے اور اس طرح پوری کوشش کی گئی کہ جلسہ کے متعلق انعقاد سے پہلے ہی پبلک اچھی طرح مخالفانہ راے قائم کرلے -

یہ تو عام مخالفانہ کوششوں کا حال تھا - لیکن خاص خاص کوششیں جو جلسہ کو نا کام رکھنے ' تمام لوگوں میں طرح طرح کی اشاعات مھیجہ کے ذریعہ جوش پیدا کرنے ' خود دھلی میں اسکی مخالفت کرانے' اور مقامی پارٹی فیلینگ سے فائدہ اٹھانے کیلیے کی گئیں' اگر انکو اجمال و ایجاز سے قلمبند کیا جاے تو بھی کئی صفحے صرف اسی سرگذشت میں صرف ہو جائیں - مثلاً ندوۃ العلما کے اُن تنخواہدار سفیروں کے ذریعہ جنکو اسی اسی روپیہ تنخواہ صرف اسلیے دی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام یا مقاصد ندوہ کے اشاعت کریں ' ایک ماہ پیشتر سے بھیجدیا گیا کہ اس جلسہ کی مخالفت و شکست کیلیے کوششیں کریں' اور اسطرح اشاعت اسلام کی خدمت انسے لی گئی !

یہ اور اسی طرح کی بہت سی باتیں ہیں جو علاوہ مخالفانہ تدابیر کے تذکرہ کے خود ندوہ کے متعلق بھی نہایت ضروری سوالات ہیں- لیکن چونکہ اصلاحی کمیٹی کے قائم ہونے کے بعد میں بالکل غیر ضروری سمجھتا ہوں کہ مزید بحث اخبارات میں کی جاے ' اسلیے انہیں نظر انداز ہی کردینا بہتر ہے -

(انعقــاد کے بعــد)

پھر جب جلسہ منعقد ہوا تو خود اسکے اندر بھی جنـگ جویانہ طیاریوں اور معرکہ آرایانہ سامانوں کے ساتھہ حضرات مخالفین شریک ہوے' اور سفراے ندوہ کی کوششوں' با قاعدہ مطبوعہ اعلان ' اور مسلسل مراسلات و مکاتیب کے ذریعہ ایک بڑی جماعت مختلف اطراف سے مخالفت کیلیے جمع کی گئی اور وہ بھی جلسہ میں مستعدانہ شریک ہوی - ابتدا میں خبر دی گئی تھی کہ صرف ایک لکھنو ہی سے تین سو حضرات مخالفت کیلیے تشریف لا رہے ہیں مگر بعد کو معلوم ہوا کہ ساٹھہ ستر اشخاص وہانسے تشریف لاے تھے' اور انکے علاوہ ایک جماعت خود شہر کی ' اور ایک بڑی جماعت دیگر مقامات کی بھی (جنکی نسبت مجھے یقین ہے کہ محض غلط فہمیوں سے متاثر ہوکر اس غرض میں انکی شریک ہوگئی تھی اور سمجھتی تھی کہ مولانا شبلی کو ناظم بنانے کی مخالفت کا مسئلہ درپیش ہے) شریک کار و معین مقصد تھی -

کارروائی کے شروع ہونے ہے طیاریوں کا ظہور ہوا اور جلسے کو درھم برھم کرنے کیلیے ایک ہی مرتبہ پوری فوج نے حملہ کردیا :

پس اگر اس کام میں سچائي تهي تو ضرور تها که توفیق الهي اسکے تمام کاموں کو خود اپنے هاتهوں میں لے لیتي اور ایسے مستعد خادموں اور همه تن وقف مزدوروں کا کوئي گروه باهر سے بهیج دیتي ' جو کام کرنے والوں کے تمام بوجهه کو خود بخود اپنے سر اٹها لیتا ' اور جلسه کو اسدرجه عظیم و وقیع بنا دیتا ' گویا مهینوں کي کوششوں کا نتیجه ' اور بڑي بڑي جماعتوں کي سرگرمیوں کا حاصل هے !

چنانچه اس صداقت نواز قدوس نے جسکا دست نصرت صرف حق و راست بازي هي کے لیے اٹهتا هے' خود بخود اسکا تمام سامان مهیا کردیا ' اور اُن لوگوں کو جو اپني نیتوں میں مخالف لیکن اپنے کاموں میں سب سے بڑے جلسه کے معین و مددگار تهے' یکایک اسطرح آمادۀ کار کردیا که وه اس جلسے کیلیے راتوں کو فکر و اضطراب میں جاگے ' اپنے دن کے کار و بار سعي و تدابیر میں معطل کردیے' اخبارون میں اعلانات شائع کراے ' لوگوں کو شرکت کي مسسل دعوتیں دیں اور دوره کرنے کیلیے خوش بیان واعظوں کو بهیج دیا جو گو اپنے خیال میں اس جلسه کي مخالفت پهیلا رهے تهے مگر في الحقیقة ... خدا تعالي اُنسے اس جلسے کی بهترین خدمت لے رها تها - قصه مختصر اسکي رونق و اظهار قوت کیلیے تمام وسائل مخالفت ایک ایک کرکے عمل میں لاے گئے' تا ظلمت کي شدت سے روشني کي قدر' اور سیاهی کے تقابل سے سپیدي کي چمک زیاده کهل کر نمایاں هو ' اور اس طرح جلسه میں امید سے زیاده اجتماع' توقع سے زیاده فروغ' اور اندازے سے زیاده کامیابي کا خود بخود ظهور هوجاے : فسبحان الذي بیده ملکوت کل شيء و الیه ترجعون !

(بصائر و عبر !)

دنیا کا کوئي واقعه هو' لیکن چاهیے که تمهارے سامنے ایک اعتقاد هو' جسکي صداقت و راستي کو اس کارگاه عمل کے هر حادثے میں تلاش کرو اور اسکي کوئي حرکت ایسی نه هو جسکے اندر اُس اعتقاد کي روشني تمهیں نظر نه آے - اگر ایسا نهیں هے تو دنیا کا تماشا گاه تمهارے لیے کچهه مفید نهیں ' حالانکه سیر و نظاره کے علاوه اسکے اندر اور بهي کچهه هونا چاهیے - نظر غفلت اور دیدۀ اعتبار میں یهي فرق هے : وکاین من آیة فی السماوات والارض یمرون علیها و هم عنها معرضون !

۱۰ - مئي کے جلسه کي موافق مخالف روئدادیں روزانه اخبارات میں چهپ گئي هیں' اور جبکه پیش نظر مقصد حاصل هوچکا هے تو اب صرف سرگذشت مجلس کي جزئیات و روایات کي تنقیح اور جرح و تعدیل میں وقت ضائع کرنا بے سود هے' میں محض روئداد جلسه کے لکهنے میں اپنا وقت ضائع کرنا نهیں چاهتا - البته اپني عادت اور اصول کے مطابق جو بصائر و عبر اس واقعه میں دیکهه رها هوں ' چاهتا هوں که ان میں سے بعض حوالۀ قلم کروں : وذکر' فان الذکر تنفع المومنین -

(الحق یعلو ولا یعلی !)

الحمد لله ' میں مثل هر مومن و مسلم قلب کے اپنے تمام کاموں کیلیے ایک اعتقاد اپنے سامنے رکهتا هوں - خواه وه جنگ و خونریزي کے آلام هوں اور خواه امن و عافیت کے اشغال' خواه هندوستان کے باهر کے مصائب هوں یا خود هندوستان کے اندر کے حوادث و تغیرات ' خواه وه مسلمانوں کے تنزل کا ماتم هو یا تدابیر عروج کے سقم و فساد کا نالۀ و افغاں ' خواه وه سیاسي حقوق و آزدي کا پیچیده اعلان هو یا ندوه کے تعلیمي مسئله کي اصلاح کي مشتبه اور شکوک آلود بحث'

غرضکه اُن تمام مسائل و حوادث میں سے جو ملکي و جماعتي مقاصد سے تعلق رکهتے هیں اور جو چهپے هوے اوراق میں لکهے جاتے یا مجلسوں اور صحبتوں میں بیان کیے جاتے هیں' کوئي بهی واقعه هو' میرے پاس انکے دیکهنے کیلیے صرف ایک هي روشني هے - اور میري نظریں صرف اُسي میں سے هوکے اُن تک پهنچ سکتي هیں - یهي اعتقاد میري زندگي اور قیام کي وه مستحکم چٹاں هے جسپر میں بیخوف کهڑا هوں حالانکه میرے هر طرف موت اور هلاکت کي خوفناک غاریں کهودي جاتي هیں - اگر ایک لمحه اور ایک دقیقه کیلیے بهي اس اعتقاد کي روح مجهسے لیلي جاے تو میں هلاک هو جاوں کیونکه کوي جسم بغیر روح کے زنده نهیں رهسکتا !

یه اعتقاد کیا هے ؟ یه صداقت اور سچائي کي فتح مندي اور انجام کار کی کامیابي کا وه قانون الهي هے جسکي حکومت قوانین مادیه سے زیاده محکم اور جسکي طاقت آگ اور پاني کے خواص طبیعیه سے بهي زیاده غیر متزلزل هے - جسکے وجود کو گو غفلت سرشت اِنسان بهول جاے ' مگر اسکي قوة نافذه اپنے کاموں کو نهیں بهول سکتي' اور جو گو هر خدا پرست قلب کے سامنے موجود هے کیونکه اس راه کي پهلی منزل یهي هے' مگر افسوس که خدا پرستي کے بهت کم گهر ایسے هیں جنهوں نے اس روشني کو صرف دیکهه لینا هي کافی نه سمجها هو بلکه اپنے اندر جگه بهي دي هو' اور یهي وه قانون هے جسکا قران کریم نے بار بار " العاقبة للمتقین " کے جامع ترین جملے میں اعلان کیا هے : و تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا في الارض و لا فسادا ' و العاقبة للمتقین !

میں نے ابتدا سے هر واقعه اور هر حادثه کو اسي اعتقاد کے ساته دیکها هے' اور اس وقت بهي میں دیکهتا هوں تو ۱۰ - مئي کے جلسۀ دهلي کے اندر (اس اعتقاد کے هزارها تجارب گذشتۀ عالم کي طرح) ایک نیا تجربه مجهے نظر آرها هے -

(هجوم مخالفت و حصار مخالفین)

ندوة العلما کي اصلاح کي تحریک کے شروع هوتے هي اسکي مخالفت مختلف جهتوں اور مختلف رشتوں سے شروع هوگئي - سب سے پهلے تو موجوده قابض گروه نے مخالفت کي اور ایسا هونا ناگزیر تها - پهر بعض وه لوگ ایک دوسري سمت سے نمایاں هوے جنهیں ندوه کي حیات و ممات سے تو چنداں دلچسپي نه تهي لیکن اصلاح طلبي کي آواز کا اصولاً ان پر بهي اثر پڑتا تها ' اور پهلے مخالف گروه کیلیے یه اعانت ایک نعمت غیر مترقبه ثابت هوگئي - ان دو گروهوں کے علاوه ایک گروه اُن حضرات کا بهي اُٹهه کهڑا هوا جس نے اس تحریک کو غلط فهمیوں اور بد گمانیوں کي نظر سے دیکها' اور یه یقین کرکے که اسکے اندر انکي کسي مخالف هستي کا فروغ پوشیده هے ' اپني پوري قوتیں وقف مخالفت و انکار کردیں - عام پبلک کو نه تو ندوه کے متعلق معلومات تهیں اور نه تعلیم یافته طبقه کو اس قسم کے مذهبي کاموں سے زیاده دلچسپي رهي هے' اسلیے وه اس مسئله کي اصلیت و حقیقت کے اندازه داں نه تهے اور بهت جلد غلط بیانیوں اور مخالف اظهارات سے متاثر هوجاتے تهے - ان سب سے زیاده یه که مخالفین اصلاح نے غلط فهمیوں کي اشاعت میں بهي اپني انتهائي قوت صرف کردي' اور ایسي ایسي شدید غلط فهمیاں پهیلائی گئیں جنکا انسداد کسی ایسے با قاعده محکمه سے بهي ممکن نه تها ' جو صرف ان روز روز کی غلط بیانیوں کی تغلیط کیلیے قائم کیا جاتا ' اور شب و روز صرف یهي ایک کام کرتا

شئون عثمانیه

طرابلس اور بلقان کے بعد

مسئلهٔ شام

خلافة علیه اور مستقبل قریب

یورپ کي مقراض سیاست دولة عثمانیه کي تقسیم میں همیشه متحرک رهتي ہے گو همیں اپني کوتاه نظري اور ظاهر بیني کي وجه سے بظاهر اس پر سکون و امهال کا پرده پڑا نظر آئے - طرابلس اور بلقان کے واقعات اس قدر قریب العهد هیں که ایک کمزور سے کمزور حافظه بهي انهیں نهیں بهولسکتا - خصوصاً جبکه مجاهدین صحراے لیبیا اور فریب خوردگان البانیا کے حملے اس وقت تک گذشته خونین واقعات کو یاد دلاتے رهتے هیں -

یه دونوں زخم ابهي غیر مندمل هیں - زخموں سے جسقدر خون بهه چکا ہے' اس قدر پاني بهي ابتک انکے دهونے میں نهیں بهایا گیا - مگر تاهم مسلمانوں کو که یکسر وقف زخم و جراحت هیں' نئے زخموں کے لیے مستعد رهنا چاهیے جو علي الترتیب یکے بعد دیگرے دولة عثمانیه کے جسم نزار اور تمام عالم اسلامي کے دلهاے صد چاک پر لگنے والے هیں (لا قدرالله)

یعنی مسئلهٔ شام و عراق -

اخفاء مطامع او ر اخذ تدابیر سریه انگلستان کی ایک مشهور مزیت ہے- یعنی اپني حریص آرزوؤں کو حیرت انگیز ضبط و تحمل سے چهپاے رکهنا اور پوشیده تدابیر میں جادوگروں کي سي قوت سے کام لینا- یه پیش نظر رکهنے کے بعد اب ذرا ایشیا کا نقشه سامنے رکهیے - اگر آپ میں کچهه بهي فراست و توسم ہے تو خلیج فارس کے نئے استحکامات کو دیکهه کر پهچان لیجیگا که ان کا مقصد کیا ہے ؟ البته یه یقیني ہے که انگریزي مطامع کا اعلان اسوقت تک نهیں هوگا جب تک که (لا قدر الله) شام کا بهي وهي حشر نه هو جاے جو اسکے همسایه طرابلس کا هوچکا ہے - اور جو صرف اسي لیے هوا تا که انگلستان کے لیے مسئلهٔ مصر کو خصوصاً اور دیگر عثمانی مسائل کو عموماً صاف اور بے خطر کر دیا جاے -

مگر شام کي قسمت نے تو اپنے نقاب کے بند ابهی سے کهولدیے هیں - گو نقاب ابهي بالکل نهیں اُلٹي گئي تاهم پیشاني سےتو ضرور سرک گئي ہے- شام میں احتلال فرانس (یعنی قبضهٔ غیر قانونی) کے مقدمات سامنے آ رہے هیں -

گذشته صدي کے وسط کا زمانه تها که بعض نالائق عثماني عهده داروں کي وجه سے فرانسیسي سیاست میں ایک حرکت پیدا هوئي جسکے نتایج اس وقت بالکل غیر معلوم تهے - کتني هي بربادیاں هیں جو اسي طرح کی لا علمي کے پرده میں آتي هیں ؟ لیکن فواد پاشا نے اپنی مشهور و معروف پالیسی یعني دول یورپ کي باهمی رقابت و منافست سے فائده اُٹها کے اس حرکت کو روکدینا چاها اور گو رکی نهیں لیکن سست ضرور هوگئي -

اسکے بعد هي شام کي تاریخ میں ایک نیا دور شروع هوا - وه نصراني مبشرین (مشنریز) کا جولانگاه بنگیا جو همیشه یورپ کے احتلال و تاخت و تاراج کا پیش خیمه هوتے هیں - مختلف سلطنتوں کے مبشرین فوج در فوج شام میں پهیلگئے اور ایک قیامت خیز هنگامهٔ فساد بپا کر دیا - گو اسکا نام اشاعت تعلیم اور تبلیغ مذهب رکها جاتا ہے مگر در حقیقت وه موجوده عهد کي سب سے بڑي حمله اور فوج کا ایک بے امان کوچ هوتا ہے - یورپ نے که ایک سچے موحد کي طرح صرف سیاست هي کا پرستار ہے' ان مذهبي کوششوں پر تحسین و آفرین کا غلغله بلند کرنے میں معاً ایک دوسرے سے مسابقت کي' اور هر سلطنت کي طرف سے اپنے اپنے مشن کے لیے مدد و اعانت کا هاتهه بڑهگیا !

دمشق اور بیروت کے والیوں نے اپني آنکهوں سے ان مبشرین کو حشرات الارض یا وبائي امراض کے جراثیم کي طرح پهیلتے دیکها مگر پروا نه کي - وه سمجهے که جس هڈي پر بهت سے کتے لڑنے لگتے هیں' وه انمیں سے کسي کو بهي نهیں ملتي - مگر نه سمجهے که اتحاد مقصد کبهی نه کبهی تمام باهمي اختلافات کو رفع کرهي دیگا - کسی نے سچ کها ہے که دنیا میں اس شخص سے زیاده احمق کوئی نهیں جو اپني قوت کے بدلے دشمن کے ضعف پر بهروسه کرے -

سال پر سال گزرنے لگے - اس عرصے میں دول یورپ کی نظر طمع کي همت آور بڑهگئي اور اب دولت عثمانیه کے دوسرے حصوں کے لینے کا بهي خیال پیدا هوگیا - اسوقت محسوس هوا که اگر یهي باهمي رقابت و منافست رهي تو کبهی بهي کامیابي نه هوگي' اسلیے بهتر یهی ہے که هر سلطنت اپنا اپنا دائره مقرر کرلے اور اسمیں کوئي دوسرا رخنه انداز نه هو -

اب فرانس کے لیے میدان خالی تها -

فرانسیسي سرگرمي اندر هي اندر اپنا اثر پهیلاتي رهي اور گو دریا کي سطح پر سکون معلوم هوتا تها مگر اسکے قعر میں ایک شدید حرکت جاري تهي - اسي اثنا میں فرانس نے دعوا پیش کردیا که مذهبي سیادت کي وجه سے اسے مشرقي کیتهولک عیسائیوں کی حمایت کا حق حاصل ہے جو شام میں آباد هیں - اگرچه یه فقره کبهی بهی اسکي زبان سے آئرلینڈ کے متعلق نه نکلا جسکي زیاده تر آبادي سے اسے بعینه یهي رشته حاصل ہے' اور جو تیس سال سے انتظامي و اعلاني خود مختاري کے لیے اپنا لهو اور پاني ایک کر رهی ہے !

عرصے تک فرانس بظاهر اپنے اسي دعوے پر قائم رها' لیکن اب وه اس منزل سے گذر چکا ہے اور علانیه کهتا ہے که اسکے غصب و احتلال کا وقت آ گیا - فرانس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجیه مسیو دومرج فرانس کي مجلس النواب (چیمبر آف ڈیپوٹیز) میں فرماتے هیں :

دیدیم زور بازوے نا آزمودہ را !

جس طریقہ سے جلسہ کو درهم برهم کرنے کي اس پانچ گھنٹے کے اندر متصل اور غیر منقطع کوشش کي گئي' اب میں کیونکر اسکا نقشہ لفظوں کے ذریعہ دکھلاؤں ' کیونکہ ایسي کوئي نظیر اور مثال میرے سامنے نہیں ھے جسکي طرف حوالہ دیکر عہدہ برا ھوسکوں - حقیقت یہ ھے کہ اسکا اندازہ صرف وھي لوگ کرسکتے ھیں جو شریک مجلس تھے اور اب اسکے صحیح تذکرہ کیلیے کوئي قادر سے قادر قلم بھي کام نہیں دیسکتا - کسي مجلس اور صحبت میں اجتک شاید ھي کسي جماعت نے اپنے مخالفین کي ایسي نا گفتہ بہ مخالفانہ کوششوں کے ساتھہ اسدرجہ صبر و تحمل کیا ھوگا' جسکي حیرت انگیز اور یادگار نظیر عام طالبین اصلاح نے عموماً اور بزرگان دھلي نے خصوصاً اس جلسے میں ۱۰ - مئي کي صبح کو پیش کي !

قاعدہ اور قانون اِن بزرگوں کے نزدیک کوئي شے نہ تھي' مجالس و محافل کے اداب و قواعد نے گویا ۱۰ مئي کي دو پہر تک ان حضرات کو اپني تعمیل سے یکسر مستثنے کردیا تھا - کرسي صدارت کے حقوق اور مسلمہ اقتدار کا ان میں سے کسی بزرگ کو اعتراف نہ تھا - مجالس کے عام قواعد تقریر' تحریک و تجویز اور ترمیم و مخالفت کي قانوني ترتیب' موضوع تحریک و مبحث جاري کا سوال' بلکہ وہ تمام اداب و قواعد جو دنیا بھر میں مجلسوں اور انجمنوں میں عام طور پر تسلیم کیے جاتے ھیں' اسطرح حرف مہمل ھوگئے تھے کہ انکے یاد دلانے کي کوشش کرنا جنون اور حماقت کا مرادف تھا - صرف ایک ھي خواھش اور ایک ھي ارادہ تھا جسکے لیے پوري جماعت امادۂ پیکار تھي - یعني یا تو جلسے کو خود ھي بغیر کسي نتیجہ کے حاصل کیے ملتوي کردو' یا تم نہیں کرتے تو هم درهم برهم کر دینگے !

غرضکہ انسانوں کا کوئي گروہ فریقانہ ضد اور جوش مخالفت و تعاند میں آکر جو کچھہ کر سکتا ھے' وہ سب کچھہ پوري ھوشیاري اور کامل سرگرمي سے کیا گیا' اور اس طرح جلسہ کو نا مراد رکھنے اور کسي نتیجہ تک پہنچنے میں نا کام بنانے کیلیے تمام انفرادي و جماعتي حربے ایک ایک کر کے استعمال کیے گئے !

(العـاقـبـة لـلمتـقین !)

لیکن تاھم جو حضرات ایسا کر رھے تھے' وہ اپني ھوشیاري اور دانائي کے زعم میں یہ بھول گئے تھے - کہ انساني تدابیر و مساعي کي دنیا سے بھي بالا تر ایک عالم ھے' جسکے فیصلے اٹل اور جسکے حکم کا کوئي مرافعہ نہیں - وہ خدا جو نیتوں کا عالم اور دلوں کے اندر کے سرائر و خفایا کو دیکھنے والا ھے' یقیناً اسکی بھي قدرت رکھتا ھے کہ ناحق کي کوششوں کو باوجود ھر طرح کے اسباب و وسائل کے شکست دے' اور صادق نیتوں اور مخلص ارادوں کو باوجود ھجوم مخالفت و حصار مخالفین' ناکامي کي رسوائي سے بچالے -

مخالفین کي تمام کوششوں کا ما حصل یہ تھا کہ یا تو یہ جلسہ منعقد ھي نہو' اور ھو تو قبل اسکے کہ کسي نتیجہ تک پہونچے درھم برھم کردیا جاے' لیکن برخلاف اسکے جلسہ عظیم الشان غیر متوقع اجتماع' اور ایک کھلي اور نا قابل انکار اجماعي و نیابتي حیثیت سے منعقد ھوا' اور جس مقصد کو حاصل کرنا چاھتا تھا' اسے عام اتفاق کے ساتھہ حاصل کیا !

پس در حقیقت یہ واقعہ سچي کوششوں اور صادق نیتوں کي کامیابي کا ایک تازہ ترین تجربہ ھے' اور کام کرنے والوں کیلیے اسمیں بڑي ھي قیمتي بصیرۃ و عبرت پوشیدہ ھے - یہ جلسہ ھمارے لیے ایک یادگار سبق ھے اس امر کا' کہ کامیابي کا اصلي میدان انسان سے باھر نہیں بلکہ خود اسکے اندر ھے' اور نیت کي صداقت ھي وہ اصلي قوت ھے جسکي طاقت تمام مادي اسباب و وسائل سے بالا تر ھے - اگر تمھارے دل کے عزائم کے اندر سچائي کا ایک ذرہ بھي موجود ھے' تو یقین کرو کہ باھر کي کوئي انساني قوت اُسے شکست نہیں دیسکتي -

(کامیـابي کا اصلـي راز)

میں نے کہا کہ یہ واقعہ سچي کوششوں اور صادق نیتوں کي کامیابي کا ایک تازہ ترین تجربہ ھے' مگر یہاں " سچي کوششوں اور صادق نیتوں " سے میرا مقصود اصلي کن لوگوں کي کوششیں ھیں ؟ ضروري ھے کہ میں اسے صاف کر دوں - در حقیقت اس سے مقصود نہ تو محض الهلال کي تحریریں ھیں اور نہ دیگر اصلاح طلب حلقوں کي صدائیں' بلکہ خاص طور پر وہ بزرگان دھلي اور ارکان انجمن اصلاح ندوہ لکھنو مقصود ھیں جنکي کوششوں سے یہ جلسہ منعقد ھوا -

دھلي کے بزرگوں نے اور علی الخصوص جناب حاذق الملک نے اس کام میں جن نیتوں کے ساتھہ حصہ لیا' في الحقیقت وہ ھر طرح کي آلودگیوں اور بدگمانیوں سے پاک تھیں - ندوہ کے مناقشات میں کسي ذاتي تعلق یا شخصي اغراض کا انکي نسبت گمان بھي نہیں کیا جا سکتا' اور اُنھیں آجتک سواے براے نام رکن انتظامي ھونے یا ندوۃ العلما کے ایک جلسۂ عام کے صدر ھونے کے اور کوئي تعلق ندوہ کي پارٹیوں سے نہیں رھا ھے -

بلا شبہ بہت سے لوگ ھیں جو بہت سے ھنگامہ آرا کام اسلیے بھي کرتے ھیں تاکہ انکي شہرت و ناموري ھو' لیکن اول تو حاذق الملک اُس جنس کے چنداں شائق نہیں ھوسکتے جو ویسے بھي انکے پاس بکثرت موجود ھے - ثانیاً یہ جلسہ اُن کاموں میں سے بھي نہ تھا جو آجکل میدان شہرت و وسیلۂ نام آوري سمجھے جاتے ھیں - پھر سب سے زیادہ یہ کہ حصول شہرت کیلیے قبول عام اور ھر دل عزیزي اولین شے ھے' مگر اس معاملہ میں پڑکر ایک گروہ کو بیٹھے بٹھاے اپنا مخالف بنانا اور اسکے طرح طرح کے حملوں کا آماجگاہ بننا تھا -

پس در حقیقت قوم و ملت کا سچا درد اور ایک مفید دیني و تعلیمي کام کي بربادي کا غم ھي وہ چیز تھي' جسنے انکو اور دیگر بزرگوں کو اِن تمام مشکلات و محن کے برداشت کرنے پر آمادہ کیا' اور (بعض حضرات کي زبان میں) الهـلال کي تحریک خواہ کتني ھي نا پاک اور مفسدانہ ھو' لیکن خدا ایسے بے غرض لوگوں کي مخلصانہ سعي کو تو کبھي بھي ناکام و خجل نہیں کرسکتا تھا !!

جلسے کے انعقاد نے نصف سے زیادہ غلط فہمیوں کو ملیا میٹ کردیا' اور جو کچھہ باقي ھیں انکي عمر بھي زیادہ نہیں - نہ تو جلسہ نے اسٹرائک کي مدح میں گیت گاے' نہ مولانا شبلي کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا' اور نہ ارکان ندوہ کو گالیاں دیں - اس نے صرف اصلاح کي وہ خواھش کي' جسکا خود حکام ندوہ کو اعتراف ھے - پس ھم کو یقین کرنا چاھیے کہ جن بزرگوں نے دھلي میں یہ عظیم الشان خدمت انجام دیکے اس کام کو ایک عملی سرحد تک پہنچایا ھے' انکے کام کي پوري عظمت عنقریب دنیا دیکھہ لیگي -

تاخت و تاراج کورهے هیں مگر انهوں نے اپني آنکهیں اسطرح بند کرلیں گویا ان خونریزیوں کا وجود هي نهیں هے یا جو کچهه هو رها هے وہ عثماني غیر عثمانیوں کے ساتهه کررهے هیں!

قدرتاً اسکا نتیجه یه هوا که فرانس کي رگ سیاست میں جنبش هوئي - قبل اسکے که وہ مراکش کا لقمۂ گلوگیر نگل چکے' شام میں مستعمارانه کوششوں کے از سر نو شروع کرنے کا پهر شوق پیدا هوگیا - اس کے دوسرے حلیف یعني اطالیا کا بحیرہ ایجین کے بارہ خزانوں پر قبضه اور اپني سلطنت کي توسیع میں شبانه روز سرگرم کوششیں سمند شوق کیلیے تازیانه هوگئیں' اور بالاخر فرانس کي سرگرمي میں غیر معمولي اضافه هوگیا - پس اگر هم نے اس چشمۂ فساد کا دهانه پہلے هي بند کردیا هوتا یعني جرمني کي مستعمرانه کار روائیوں' اور جرمن یهودیوں کے تاخت و تاراج کے ساتهه تسامح و چشم پوشي نه کي هوتي' تو اغلباً اسقدر جلد یه روز بد نه دیکهنا پڑتا!

یه تو هماري سیاست خارجي کي ایک فاحش و شدید غلطي تهي' مگر هم نے اس سے بهي شدید تر غلطي کی جو اگر نه کي هوتی تو اس غلطي کا تدارک ممکن هوتا -

یه هماري سیاست داخلي کي غلطی هے - عثماني حکام نے اپنے فرائض کے انجام دینے میں همیشه تغافل کیا - انهوں نے کبهي کوشش نه کي که ملک میں بتدریج اصلاح هو اور باشندے خود بهي فائدہ اتهائیں اور حکومت کو بهي پهنچائیں' نیز دوسري طرف انکا تعلق دولت عثمانیه سے بهي استوار و مستحکم هو - یهي وہ اصلي کوتاہ عملي هے جس کے سهارے پر فرانس کے وزیر اعظم کو یه کهنے کا موقع ملا:

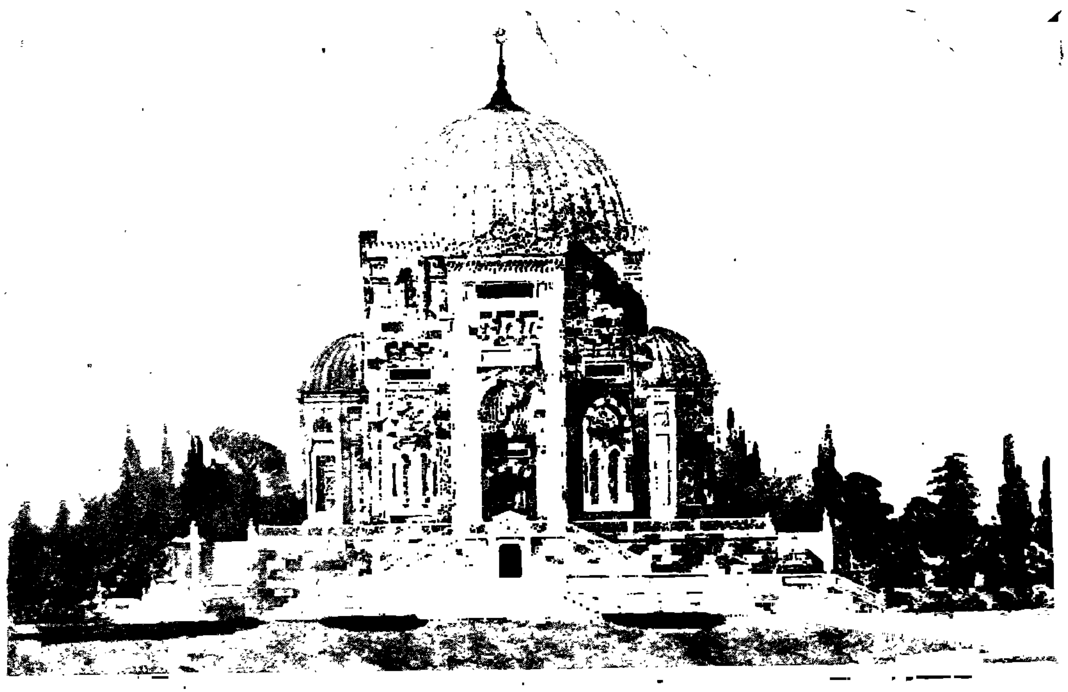
" فرانس شام میں اشاعت تعلیم کے لیے اتّهه کهڑا هو - خصوصاً اسلیے که وہ یه چاهتا تها که شام سے ان هجرت کرنے والوں کے سیلاب کو روکے جو وهاں کے باشندے هیں اور جو همیشه فرانس کے زیر حمایت رهینگے "

سچ یه هے که فرانس کو کیوں نه ادعاء حمایت هو جب که حالت یه هو که برازیل (جنوب امریکا) میں ۵ سو شامیوں کو منت منت پر حملے کا خطرہ هو - وہ اپني سلطنت سے خواستگار هوں که انکي حمایت و اعانت کیلیے قسطنطنیه میں معتمد برازیل سے گفتگو کرکے انکي جان و مال کي حفاظت کا انتظام کرایا جاے مگر انکي یه درخواست حمایت و اعانت ناکام هو - اسکے بعد وہ بعالم یاس و قنوط پیرس میں عثماني ایوان تجارت کو لکهیں که حکومت فرانس سے کهو که مذهبي رشته کے نام پر هماري دستگیري کرے' اور همیں اس مصیبت سے نجات دے - اس پر فرانسیسي حکومت فوراً مستعد هو جاے' اور موسیو دومرج اپنے سفیر ریو تیو جانیرو کو لکهکر انکي جان و مال کي حفاظت کا انتظام کرادیں!!

اسکے ساتهه ان ادبي اور سیاسي اشارات کو بهي ملا لیجیے جو شام میں فرانس کے بحري اور هوائي جهازوں کي آمد اور انکے لیے عظیم الشان تزک و احتشام اور جوش و خروش کے ساتهه جلسوں کی زبان حال بیان کر رهي هے -

تیار آفندي ممبر مجلس اعیان عثماني نے اخبار جون ترک کو لکها هے که هماري غفلت اور فرانس کي فرصت شناسي کي یه حالت هے که جب کبهي هماري طرف سے شامیوں کي حمایت میں ذرا بهي کوتاهي هوتي هے تو وہ فوراً انکي مدد کے لیے مستعد هوجاتا هے' اور وہ سب کچهه کردیتا هے جو در اصل همارا فرض هوتا هے - اسکا لازمي نتیجه یه هے که اهل شام کے تعلقات فرانس کے ساتهه قوي اور همارے ساتهه کمزور هو رهے هیں -

مسئلۂ شام کا حقیقي راز اس واقعه میں هے که شام کي اصلي آبادي عیسائي اقوام کي هے اور وہ پچاس برس سے برابر خفیه سازشوں اور ریشه دوانیوں میں مشغول هے - وہ گو اپنے تئیں عثماني کهتے هیں اور دولۃ عثمانیه کے تعلق کو همیشه بڑي بڑي قسموں اور حلفوں کے ذریعه ظاهر کرتے رهتے هیں' لیکن عثماني حکومت میں مسیحیت کا زهریلا سانپ اسدرجه خطرناک هے که اسے دودہ پلانا کبهي بهي مفید نهیں هوسکتا' اور وہ گو آستین کے اندر رهتا هے لیکن اسکے ڈسنے کي جگه دل کے اوپر هے - فرانس کو ابتدا هي سے موقعه ملگیا که شامي عیسائیوں کي غدارانه امنگوں کو اپني جانب مائل کرلے - عیسائیوں اور فرقۂ دروز کي باهمي خونریزیوں نے بهت جلد اسکے مواقع بهم پهنچا دیے' اور شام میں فرانس کا سیاسي اقتدار قائم هوگیا - اب وهاں کي تمام مسیحي آبادي اُس وقت کا نهایت بیقراري سے انتظار کر رهي هے جب وہ اسلامي خلافۃ کي اطاعت سے ازاد هو جائیگي' اور فرانس نے اسے یه فریب دیدیا هے که اندروني خود مختاري کے نام سے تحریک شروع کرکے فرانس کي اعانت سے فائدہ اتهاسکتي هے -



قسطنطنیه کا جدید دار الصنائع

دولت علیه کے جدید علمي اعمال میں سے فنون نفیسه کے دار الصنائع (فائن آرٹس گیلري) کي یه خوبصورت عمارت هے جسکے دو مختلف حصونکے عکس آجکي اشاعت میں شائع کیے جاتے هیں - ان میں وہ تمام بیش بها صنائع جمع کي گئي هیں جو دولت علیه کے ممالک گذشته و حال سے تعلق رکهتیں هیں -

البته اگر دولت عثمانیه کو اندروني اعمال کي فرصت ملتي اور سب سے زیادہ یه که کاردان اور صادق النیۃ اشخاص هاتهه آتے تو وہ نهایت آساني سے اُن مواقع کو نابود کر دیتے جو مسیحي رعایا کو شورو شر کے بهانے بهم پهنچا دیتے هیں - لیکن شکایتیں همیشه پیدا هوئیں اور انکے لیے بظاهر مسکین شامي کو فرانسیسي قنصل کا دروازہ کهٹکٹانا پڑا - نتیجه یه نکلا که فرانس کا سیاسي اثر علانیه کام کرنے لگا اور اب وہ اپنے مقاصد کي تکمیل کیلیے زیادہ صبر کرتا نظر نهیں آتا!

آہ وہ فرصت زریں اور مهلت عظیم' جو سلطان عبد الحمید نے محض اپني شخصیت کي حفاظت و بقا میں ضائع کردي! ورنه ایک قرن کامل کا زمانه اِن تمام مفاسد کي اصلاح کیلیے کافي سے بهي زیادہ فرصت تهي!

" شام میں فرانس اپنے اثر کے پهیلانے ' اس اثر سے پیدا هونے والے حقوق ' ان حقوق کی پیدا کی هوئي قوت ' اور اشاعت تعلیم و تمدن کے ذریعه اپنے اثر کي تائید و تقویت میں برابر سرگرم سعی کر رها ہے - وہ ان تمام مختلف مشذون میں فرق نہیں کریگا جو مشرق میں فرانسیسی تہذیب کي اشاعت کے لیے جائینگے - ان کي حفاظت و حمایت همیشه اپنے مال اور اثر سے کریگا " -

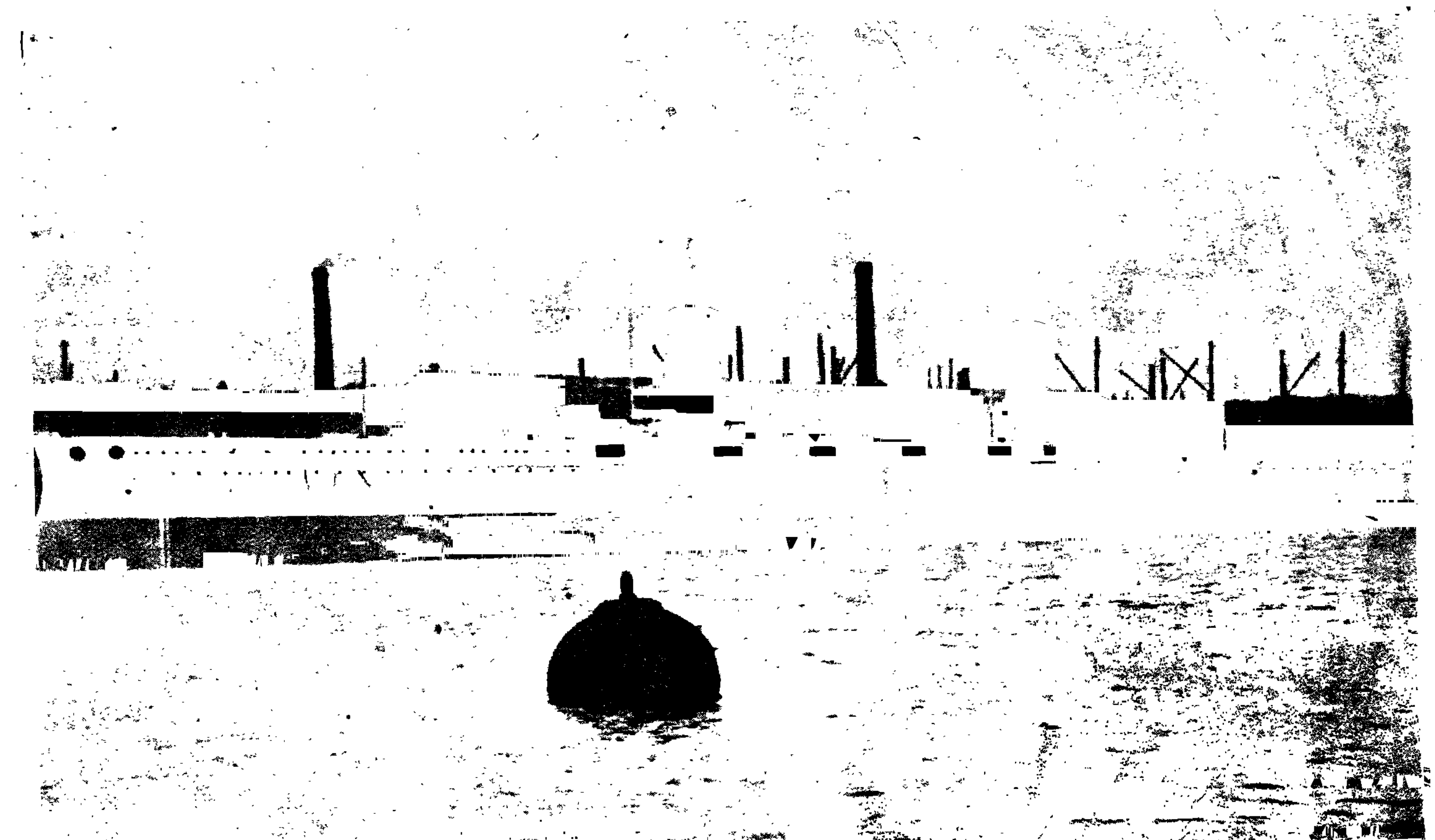
اس سے پہلے بیروت کے فرانسیسي قونصل موسیو کوجه نے جو کچهه کہا ہے ' وہ بهی سن لیجیے - گذشته ماہ فروري میں لبنان کا بطریق مارونی مغرب اقصی جا رها تها کیونکه اسوقت فرانس کو شام سے زیادہ مغرب اقصی میں اسکي ضرورت تهی - اسکے وداعي جلسه میں فرانسیسي قونصل نے بهي تقریر کي - اثناء تقریر میں اصلاح لبنان کے لیے بطریق مذکور کي خدمات جلیله و مساعی مشکورہ کا ذکر کرتے هوے کہا :

" فرانس کا ممثل (وکیل) شام سے مغرب اقصی جا رها ہے ' مگر وہ ایک آدمی ہے جو جاتا ہے - اسکی جگه کوئی دوسرا آدمي

کي تدبیرونکي شکست میں بهي صرف کیا هوتا ' اور آج باشندے بجاے اسکے که اپنے درمان و چارہ گري کے لیے اجانب و اغیار کے پاس جانے کا بہانه نکالیں ' خود همارے هي پاس آتے - لیکن افسوس که ان کوتاہ نظر و ناعاقبت اندیشوں نے اس سیاسي رقابت پر اسقدر اعتماد کیا که وہ اس اصل تدبیر سے بالکل غافل هو رهے جس کے بعد اغیار کو اس سرسبز و شاداب حصه ملک کی طرف نظر اُٹهاکے دیکهنے کي بهی جرأت نه هوتي !

یه سپر جس پر هم نے همیشه اعتماد کیا اور جسکو اپنے بقاء و حیات کا دار و مدار قرار دیا ' اس کا وجود اب کہاں تک ہے ؟ اور وہ آیندہ کس حد تک همارے لیے مفید هوسکتي ہے ؟ اس کا اندازہ ان فقروں سے هوگا جو موجودہ یورپ کا سب سے بڑا ساحر سیاست ' یعني سر ایڈورڈ گرے مارچ کے اول هفته کے اجتماع پارلیمنت میں کہه چکا ہے :

" فرانسیسي اخبارات یه افواہ اڑا رهے هیں که شام میں انگریزي دائرۂ اثر کے پیدا کرنے میں بعض انگریزي افسروں کا هاتهه ہے - لیکن



دولة علیه کا تیسرا آهن پوش جهاز " سلطان عثمان " جو موجودہ عهد کا بہترین آهن پوش ہے -

آجائیگا - فرانس کی پالیسی نه بدلی ہے اور نه بدلیگی - قونصل آتے هیں اور چلے جاتے هیں مگر ان کے جانے سے قنصل خانے میں تغیر نہیں هوتا - وہ حسب دستور باقی رهتا ہے - میں جو کچهه کہه رها هوں اس کو باور کیجیے اور کوشش کیجیے که یه جدائي همارے لیے زیادہ شاق نه هو "

یه چند اقوال جو بطور نمونے کے آپنے پڑهے کسی اخبار کے ایڈیٹر ' یا اسکے مقامي مراسله نگار ' یا کسی چند روزہ قیام کے خیالات نہیں هیں ' بلکه ان لوگوں کے خیالات هیں جو اپنے ساتهه مسئولیت و ذمه داري کا وزن اور حکومت کي تمثیل و ترجماني کی اهمیت رکهتے هیں - کیا اسکے بعد بهی کسی کو شک ہے که فرانس شام کے مسئله کو اب زیادہ توقف میں نہیں رکهنا چاهتا ؟

جیسا که هم پہلے کہچکے هیں ' اب تک دولة علیه کے ارباب سیاست کا اسلحۂ وحید دول کي سیاسي رقابت اور اختلاف مصالح تها - یهي وہ سپر تهي جس پر اُنهوں نے یورپ کے حملوں کو روکا - اس بات پر هم اُنهیں ملامت نه کرتے اگر انهوں نے اس فرصت مغتنم کو ملک کي اصلاح و ترقي ' باشندوں کے جلب قلوب ' اور اغیار

اصل واقعه وهي ہے جس کا اعلان میں اس سے پہلے کرچکا هوں - میں نے نہایت سختي کے ساتهه اس قسم کي ان تمام افواهوں کي تغلیط کي تهی جو هماري طرف منسوب کیجاتي هیں - هم جانتے هیں که شام میں فرانس کے اقتصادي مصالح کیا هیں ؟ خصوصاً اسلیے که اسکي ریل وهاں موجود ہے - اسي لیے هم هر ایسي کوشش کو جسکا مقصد شام میں انگریزي دائرۂ اثر کا پیدا کرنا هو ' ان تعلقات دوستانه کے خلاف سمجهتے هیں جو هم میں اور فرانس میں قائم هیں " -

اسکا صاف مطلب یه ہے که مسئلۂ شام میں انگلستان فرانس کا ساتهه دیچکا ہے اور اسکي حمایت کا فیصله کرچکا ہے -

هماري راے میں آج شام کي جو حالت ہے (جس پر هر فرزند توحید کی آنکهیں اشک فشاں اور زبان حسرت سنج هوگیي) وہ یقیناً دولة عثمانیه کي داخلي اور خارجي سیاست کي متعدد و مشترکه غفلتوں کا نتیجه ہے - حکومت نے فلسطین میں جرمني کي مستعمارانه (۱) سرگرمیوں کے ساتهه غفلت کي اور حکام نے دیکها - جرمني کے یہودي فلسطین کے عثماني عیسائیوں اور مسلمانوں کو

[۱] نو آبادي کو عربی میں مستعمر کہتے هیں -

اثار عتيقه

اثـــار مـــصـــر

اجپٹیـــا لـــوجي

" ابوالهول " كي تمهيد ميں هم نے لكها تها كه چند سلسله وار نمبروں ميں هم مصر كے ان عجيب و نادره روزگار اثار پر ايک نظر عام ڈالنا چاهتے هيں ' جنكي كشش شائقين آثار كو اكناف و اطراف عالم سے كهينچ كر قاهره لاتي هے - ابوالهول اس سلسله كي پهلي كڑي تهي -

آجكے نمبر ميں پانچ مجسموں كي تصويريں شائع كي جاتي هيں - يه تمام تصاوير مصر كے عجائب خانه ميں موجود هيں جسكو يورپ متفقه طور پر علم آثار مصر كي بهترين تعليمگاه تسليم كرتا هے -

ان ميں پهلي تصوير ايک نئے مذارے كي هے جسكي چوٹي حال ميں نكلي هے - دوسري شاه امنيوفس ثالث كي هے - اسكے باپ كا نام توتوميس رابع هے - اميذوفس كے حالات ايک محل كي شكسته ديواروں پر كنـده ملے هيں - ان حالات كے ديكهنے سے معلوم هوتا هے كه اميذوفس فراعنه مصر كے اٹهارويں خاندان كا ايک جليل القدر ' اولوالعزم ' اور نام آور تاجدار تها -

انهيں كتبوں ميں لكها هے كه اميذوفس كے پيدا هونے سے پہلے مصر كے سب سے بڑے كاهن نے اسكي ماں كو بشـارت دي تهي كه تيرے يہاں ايک لڑكا پيدا هوگا - اور جب امنيوفس پيدا هوا تو اس نے مكرر پيشينگوئي كي كه يه اقبالمند و فرخنده انجام هوگا - اسكي قلمرو اتني وسيع هوگي كه آج تـک كسي كي نهيں هوئي - وه سارے عالم كا مالک هوگا -

سنه ۱۳۰۹ قبل مسيح ميں امنيوفس نے عنان حكومت هاتهه ميں لي اور درحقيقت وه ايک جليل القدر' اولو العزم ' اور وسيع الممالک باد شاه هوا - اس نے بهت سے مقامات خصوصاً نوبه اور سودان پر فوجكشي كي اور فتحياب و فيروز مند واپس آيا - ساز و سامان دنيوي اور قوت و شوكت مادي كے گهمنڈ ميں هميشه انسان نے يه بهلا ديا هے كه اسكي حقيقت كيا هے اور جب كبهي اسے عظمت و بزرگي نصيب هوئي هے تو اس نے عبـد سے معبود بننے كي كوشش كي هے -

امنيو فس اپني عظمت و شوكت كے غرور ميں اسدرجه بد دماغ هوگيا كه اپنےتئيں انسانيت سے ايک ارفع واعلى هستي سمجهنےلگا اور اپنا لقب روس (آفتاب ربيع) اور شاه چار دانگ عالم ركها -

[بقيه مضمون صفحه ۲۰ كا]

هلال:

اگر معاصر موصوف كي روايت صحيح هے تو اس خطرناک بے خبري پر جسقدر آفسوس كيا جاے كم هے - ليكن پچهلے دنوں بعض عثماني جرائد ميں صرف انـگريزي كمپني كي اس خواهش كا ذكر كيا گيا تها نيز بوثوق لكها تها كه دولت عثمانيه نے بالـكل نا منظور كرديا - خدا نه كرے كه اسكے بعد يه واقعه ظهور ميں آيا هو -

شاه ايمي نم ثالث فرعون مصر كے مذارے كي چوٹي جو عجائب خانه مصر ميں موجود هے



اميذوفس كي جلالت و عظمت فتوحات ملكي تـک محدود نه تهي بلكه اسكي زندگي كے بعض اور محير المعقول اعمال كا اثر بهي اسميں شريک تها - چنانچه اس نے ايک بت ايسا بنوايا تها جس سے طلوع آفتاب كے وقت آواز نكلتي تهي -

اس اجمال كي تفصيل يه هےكه اميذوفس نے رود نيل كے بائيں جانب ايک عبادت خانه بنوايا جسميں بهت سے بت تهے اور ايک خوداسكا بهي تها - يه بت ايسے پتهر سے تراش كے بنـايا گيا تها جسكي طبيعي خاصيت يه تهي كه شبنم كے بعد جب اس پر آفتاب كي شعاعيں پڑتي تهيں تو اس ميں آواز پيدا هوجاتي تهي -

عرصه هوا كه يه مندر برباد هوگيا - صـرف دو بت باقي رهگئے تهے - ان ميں سے ايک تو سنه ۵۹۵ ه كے زلزله نے ضائع كرديا - اور دوسرا خود بخود گركے ٹكڑے ٹكڑے هوگيا -

اسوقت جو تصوير آپـكے پيش نظر هے' وه انهيں دو بتوں ميں سے ايک كي هے - انميں دهنے طرف امينوفس كي بيوي بيٹهي هے اور بائيں طرف خود اميذوفس بيٹها هے - جن چبوتروں پر دونوں بيٹهے هيں انكے دونوں كنـاروں اور وسط ميں اسكي تينوں لڑكيوں كي بهي تصوير تهي - سنه ۱۹۰۶ اور ۸ - كے درميان ميں يه گروپ بالكل ٹكڑے ٹكڑے ملا تها جسكو ماهرين آثار نے جمع كركے پهر اصلي شكل ميں كهڑا كرديا اور جو حصے ضائع هوگئے تهے وه از سرنو تراش كے لگادیے -

دوسري تصوير رعمسيس ثاني كي هے جسكے متعلق يقين كيا جاتا هے كه بني اسرائيل كا ابتدائي عهد اسي كے عهد ظلم و استبداد ميں بسر هوا تها - چونـكه اس كے مفصل حالات جلد سوم نمبـر ۱۰ - ۱۱ ميں نكلچكے هيں اسليے تفصيل كي ضرورت نهيں -

ديرالبحاري (مصر) ميں دو مجسمے ملے تهے ' ان ميں سے ايک اميهيٹو كا هے جو هيپو كا لڑكا تها اور دوسرا مرقع دو مقدس بهيڑوں كے سروں كا هے جو فراعنۂ مصر كي پرستشگاهوں ميں قربان كيے جاتے تهے -

اس مرقع كي آخري تصوير ايک گاے هے - يه بهي ديرالبحاري ميں ملي تهي - در اصل يه مصر كي ايک ديوي هے جو گاے كي شكل ميں هے - اس ديوي كا نام هيتر تها -

يه مجسمه جو اپني كمال صناعي و رنـگ سازي كي وجه سے ايک زنده وجود معلوم هوتا هے ' ايک قبه نما گيند ميں نصب هے - اس گاے كے تمام جسم پر هلكا هلكا زرد رنـگ اور دونوں پهلوؤں پر سرخ رنگ لگايا گيا هے - اسكے علاوه جسم پر گل بهي هيں جنكي شكل لونـگ كي سي هے - سر كے نيچے بادشاه كي تصوير هے - گاے پر امنيت ثاني لكها هے -

(ملاحظـات)

ان آثار كے شائع كرنے سے همارا مقصود صرف مصر كے بعض آثار عتيقه كي نسبت سرسري معلومات فراهم كرنا هي نهيں هے بلكه بعض اهم مقاصد بهي پيش نظر هيں :

(۱) قران كريم كا طرز تعليم و ارشاد همارے عقيدے ميں يه هے كه وه هر مقصود كيليے پہلے ايک اصول پيش كرتا هے اور پهر اسكے

فلسطين

فلسطين ميں دول يورپ كي مستعمارانه كوششوں كی باهمي كشا كش ايک تفصيل طلب داستــان هے جسكو آئنده نمبروں ميں هم پورے شرح بسط سے لكهيں گے:-

سلانيک سے " الاستقلال الاسرائيلي " نامي يهوديوں كا ايک پرچه نكلتا هے - اس نے " روس " نامي اخبار كے مراسله نگار بيت المقدس كا خط نقل كيا هے جسميں نهايت تفصيل كے ساتهه فلسطين ميں روسي اثر پر بحث كي گئي هے - اس خط كے آخر ميں لكها هے كه روسي قونصل كے ترجمان موسيو سلوميا ک نے اس مراسله نگار سے كها:

" حكومت روس كو چاهيے كه استعمار فلسطين ميں روسي يهوديوں كي هر طرح معاونت و حوصله افزائي كرے ' كيونكه اسكے ذريعه هم جرمني كے سيلاب اثر كو روک سكيں گے "

همـاري بـد قـسـمـتـي اور درمـانـدگـي كا اصلي منـظـر يه هے كـه اپنے گهـر ميں بهي ذليل و رسوا هيں - وه جـو هـمـارے محكوم هيں اور خـدا نے هميشه كے ليے انـكي پيشاني پر ذلت و مسكنت كا داغ لـگا ديا هے ' آج هميں خود همارے گهر كے اندر ذليل و رسـوا كـر رهے هيں !

يافه كے ايک نوجوان تعليم يافته نے ايک مفصل تار باب عـالي كو بهيـجا هے ' جسميں وه لكهتا هے :

" صيهوني يهوديوں نے ' جنكي دولت عثمانيه كے اندر ايک چهوٹي سي رياست هے ' تل ابيب كي نو آبادي كے اندر ايک قيد خانه بنايا هے - اسميں وه هر اس مسلمان كو قيد كر ديتے هيں جس سے كسي يهودي سے لـڑائي هو' اور خواه وه حق هي پر كيوں نه هو - سابق معاون نيابت نے ايک بدبخت مسلمان كو ان يهوديوں كے قيد فرعوني سے نجات دلائي تهي ' مگر كوئي دائمي انتظام نهيں كيا "

اس تار ميں اسي قسم كے جابرانه و مغرورانه واقعات كو بتفصيل بيان كرنے كے بعد تار دينے والوں نے نهايت ادب كے ساتهه مگر پرزور لفظوں ميں لكها هے كه اگر دولت عثمانيه صيهونيوں كي تاديب و سرزنش سے عاجز هے تو هميں كوئي جگه بتائے كه هم هجرت كركے وهاں چلے جائيں ' ورنه جسقدر جلد سے جلد ممكن هو فوراً انـكي تاديب كي جائے تاكه يه حد سے نه بڑهيں - كيونكه اگر حكومت نے فكر نه كي اور يه يونهيں بڑهتے رهے تو ملک كي آزادي اور دولت عثمانيه كي عزت ' دونوں شديد ترين خطره ميں پڑجائيگي -

عراق

معاصر الحجاز لكهتا هے :

لنچ نامي ايک انگريزي كمپني نے درياے فرات ميں ايک چهوٹے اسٹيمر كے چلانے كے ليے سلطان عبد الحميد سے اس شرط حكم حاصل كيا تها كه اسٹيمر پر عثماني علم نصب رهيگا - تهوڑے عرصه كے بعد اس نے كسيقدر وسعت اختيار كي اور ايک چهوٹے اسٹيمر كي جگه دو بڑے اسٹيمر بنواے گئے جو دجله و فرات ميں چلنے لگے - اسكے بعد اس نے عثماني علم كو بهي خير باد كها اور اپنا قومي علم يعني يونين جيک بلند كيا ليكن سلطان نے كچهه خبر نه لي اسكے بعد اس نے ايک اسٹيمر اور بڑها ديا - اس تيسرے اسٹيمر كے بعد پهر ايک اور اسٹيمر كا بهي اضافه كيا گيا - جب پورے چار بڑے اسٹيمر هوگئے تو اس نے چاها كه دجله و فرات ميں جسقدر عثماني اسٹيمر هيں وه سب كے سب خود خريدلے - اگر جرمني نے مخالفت نه كي هوتي تو اس انگريزي كمپني نے تمام عثماني اسٹيمر خريد ليليے هوتے كيونكه سلطان عبدالحميد انكے فروخت كرنے پر راضي هوگيا تها -

حـال كـي خبروں سے معلوم هوتا هے كه بالاخر اس كمپني نے تمـام عثمـانـي اسٹيمر خريد ليے هيں - اب اگر دولت عثمانيه ان اطراف ميں اپني فوج ليجانا چاهے تو اسكے پاس كوئی ذريعه بجز انگريزي اسٹيمروں كے نهيں هوگا ' اور اگر كبهي انگريزوں كا اقتصادي يا سياسي مقصد گوارا نه كرے كه عثماني فوج ان اطراف ميں آئے تو دولت عثمانيه كو بجز اسكے اور كوئي چاره نه هوگا كه فوج نه بهيجے -

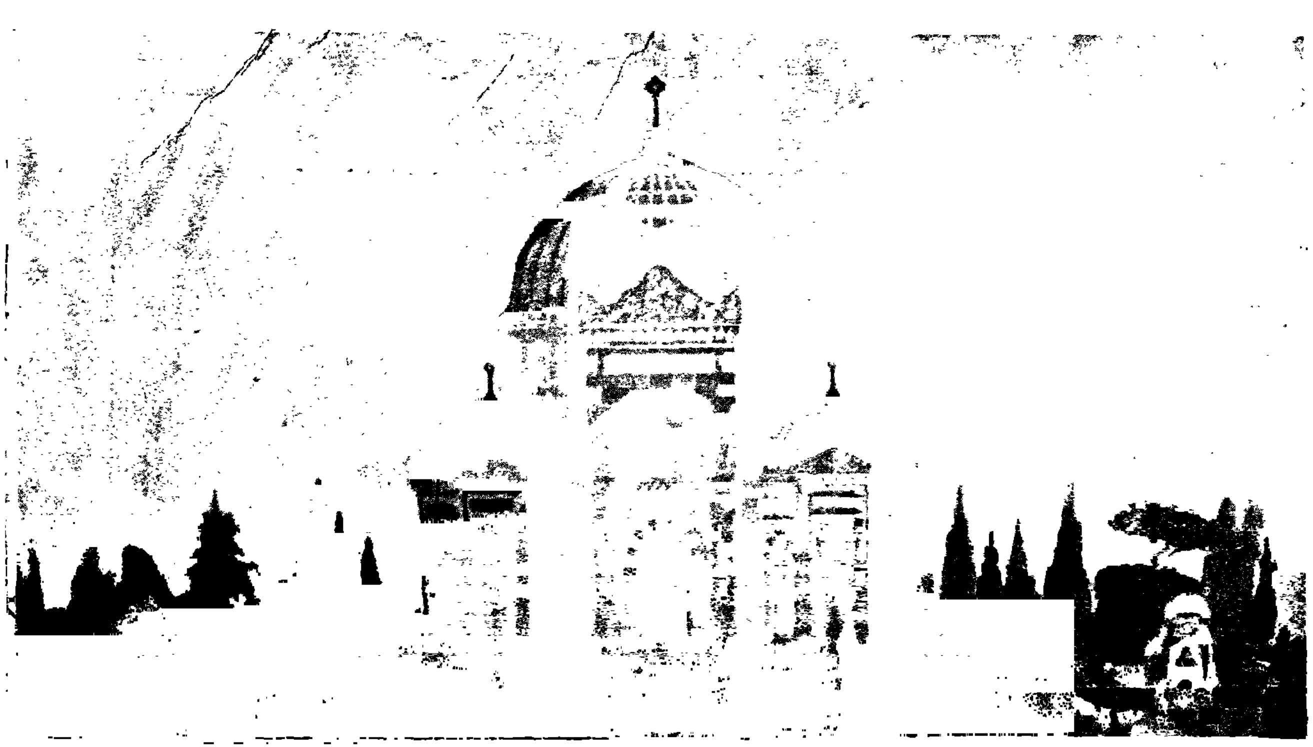
عراق كے ارباب قلم اس واقعه سے بيحد بيچين هيں اور حكومت كو ان عظيم الشان خطرات كي طرف متوجه كر رهے هيں جو اس كمپني كے تنها اختيارات سے پيدا هوتے نظر آتے هيں - وه لكهتے هيں كه اس لنچ كمپني كي حالت بالكل ايسٹ انڈيا كمپني سے ملتي هوئي هے جو ايک تجارتي كمپني كي طرح كام كرتے كرتے ايک دن تمام هندوستان كي مالـک هوگئي - پس حكومت كو چاهيے كه اسيوقت بيدار هو ' ورنه عراق كا بهي وهي حشر هوگا جو هندوستان كا هوا !

اواخر اپريل ميں بغداد ريلوے جاري هو جائيگي - پہلے هفتے ميں ساحل فرات سے دو سو كيلوميٹر تـک سامان لے جائيگي ' اور آئنده مئي ميں بغداد اور سامرا كے درميان بهي چلنے لگيگي -

نو آبادي كی تمام سڑكوں كي كی گشت لگائی گئی تهی -

[مقتبس از معاصر الحجاز]

[بقيه مضمون كے ليے صفحه ۲۱ ديكهيے]



عـثـمـاني صـنـائع نـفـيسه كا دارالـصـنـائع

يه اسكے ايک دوسرے حصے كي عمارت كا مرقع هے - اولياء حكومت ميں پرنس يوسف عزيز الدين ولي عهد دولة عليه كو اس كام سے نهايت دلچسپي هے ' اور اميد هے كه صنعت و حرفت كي ترقي كيليے اس صيغه كا افتتاح ايک قوي ترين محرک ثابت هوگا -

پس فراعنه کی عظمت و شوکت کے جسقدر آثـار نـکل رهے هیں ' انـکے اندر ایک بهت بڑي عبرت و بصیرت پوشیده هے ' اور انکا مطالعه ان لوگوں کیلیے خاص اهمیت رکھتا هے جو قرآن حکیم کے تمثیلي بیانات کے حقائق کے متلاشي هیں - انسے ثابت هوتا هے که وه کیسي عجیب و غریب انساني عظمتیں تهیں جنکے آگے شریعت الهیه پیش کي گئي اور اسکي نافرماني کے نتائج الیمه سے ڈرایا گیا - پر انهوں نے سرکشي کي اور انکار کیا - پس بربادي آئي اور دائمي هلاکت نے قانون الهی کے وعید کو پیش کردیا - آج یورپ کي قوموں اور حکومتوں کو بهی مشرق کے مقابلے میں وهي حیثیت حاصل هے جو فراعنه کو بني اسرائیل کے ساتهه تهي -

(۲) یه ایک تاریخي مهم هے که حضرت یوسف کے زمانے میں کون فرعون تخت مصر پر تها جبکه بني اسرائیل مصر میں آباد هوے ' اور پهر حضرت موسی کي پیدایش کس کے عهد میں هوئي ' اور وه کون تها جسکا مقابله آنسے هوا اور بالاخر بحر احمر میں غرق هوا ؟

اکثر علماء آثار مصر یقین کرتے هیں که ریمسیس ثاني هي وه فرعون تها جسکے عهد میں بني اسرائیل پر سب سے زیاده مظالم هوے : یسومونکم سوء العذاب : یذبحون ابنائکم و یستحیون نسائکم و في ذالکم بلاء من ربکم عظیم -

اسکے حالات هم مع ایک بڑے مرقع کے پہلے بهي شائع کرچکے هیں -

لیکن وه فرعون جسکے عهد میں حضرة موسی نے پرورش پائي ' بظن غالب امیذوفس تها - کیونکه حال میں جو کتبے اسکے متعلق نکلے هیں ' انسے اُن تمام بیانات کي تصدیق هوتي هے جو تورات میں بیان کیے گئے هیں - هم اس بارے میں تفصیلي بحث قصص بني اسرائیل کے سلسلے میں کرینگے - صرف اسکے مجسمه کا عکس آجکي اشاعت میں شائع کردیتے هیں - اسکے حالات میں آپ پڑهچکے هیں که دریاے نیل کے کنارے ایک مندر بنایا تها اور اسکے بت کے اندر سے خود بخود آواز نکلتي تهي - تورات کے بیان سے بهي اسکي تصدیق هوتي هے -

(۳) گاے کي عظمت آرین اقوام کیلیے مخصوص سمجهي جاتي هے - هندوستان کے سوا ایران کے اثار سے بهي اسکا پته چلتا هے لیکن علماء آثار کے سامنے اب مصر بهي آگیا هے اور ثابت هوتا هے که یهاں بهي گاے کے وجود کو ایک خاص ناسوتي عظمت حاصل تهي -

(۴) تورات میں لکها هے که مصري اپنے مندروں میں بهیڑوں کي قرباني کرتے تهے - ان اثار میں قرباني کے دو بهیڑوں کي شکلیں موجود هیں -



فراعده کي مقدس قرباني کے بهیڑوں کے دو سر جنکے مجسمے حال میں دریافت هوے هیں

تاریخ حیات اسلامیه

مسئلۂ قیام الهـلال

مسئله قیام الهلال جو کئي نمبروں میں شایع هوا اور هو رها هے ' هر ناظر الهلال کیلیے اور خصوصاً خریداروں کیلیے نهایت رنجده هے - کوئي خریدار ایسا نهوگا جو اسکے متعلق اپني ایک هی راے ظاهر کرنے کیلیے بیقرار نهو - میں اس قابل هي نهیں هوں که اس اهم مسئله کي نسبت کوئي راے ظاهر کروں -

لیکن جناب ان سب کو دیکهکر اور حالات قوم کو ملحوظ خاطر رکهکر اس سوال کا جواب عنایت فرمائیں که قیام الهلال کیواسطے حضرت کو مالي امداد کا لینا منظور نهیں - صرف اسقدر خواهش هے که نئے خریدار جس سے جتنے هوسکیں بهم پهونچاکر تعداد مقرره پوري کردیجاے -

میں همیشه اس نیک کام اور مقدس فرض کا اراده کرتا رها هوں - مگر ایک خیال میرے اراده اور همت کو بالکل پست کردیتا هے - یعني یه نئے خریدار جو هماري کوششوں کے نتائج هونگے - دایمي هونگے یا عارضي ؟

قوم کے حالات سے مجهکو دایمي هونیکا یقین آتا هي نهیں -

بلحاظ حالات کیا اسکا یقین هوسکتا هے که قوم ایسے مقدس و محترم رساله کي خریداري کو ترجیح دیگي - یا " مسٹریز آف لنڈن " اور " حسن کے ڈاکو " کو -

والله بالله ایک صحیح اور سچے واقعه کا شرمندگی کیساتهه اظهار کرتا هوں - ایک عنایت فرما کے روبرو قوم کا تمام دکهڑا رویا - الهلال کے حالات بیان کیے - اپنے قول کي تصدیق کیلیے اپنے پاس سے الهلال کو ایک روز و شب کیلیے جدا بهي کیا اور اوسکي مفارقت بامید انشاء الله گوارا کرکے اون حضرت کو دے بهي دیا که دیکهیے آپ مسلمان هیں اور اس رساله کي مقدس و پاک تعلیم سے بے بهره - آجکل کونسا مسلمان روزانه یا هفته وار تلاوت اور مطالعه دینیات کرتا هے - اس رساله میں یه سب چیزیں اس خوبي سے آپکے روبرو پیش کي جاتي هیں که آپ گهنٹوں اور دنوں ان مضامین کو پڑهیے - مگر نه تو دل رکتا هے اور نه هی طبیعت کو سیري هوتي هے -

رعمیسس ثانی فرعون مصر کا بت



عملي نتائج کے متعلق یقین و بصیرت پیدا کرنے کیلیے کسي ایک قوم یا ایک فرد کي زنـدگي کے واقعات بطور نمونے کے بیان کـرتا ہے - گویا اسکي ہر تعلیم اصول اور تجربہ ' دو چیزوں پر مبنی ہوتی ہے - جسقدر قصص قران کریم میں موجود ہیں ' سب کے سب کسي نہ کسي ایک اصولي تعلیم کو تجربہ گاہ عالـم کے نتائج کي صورت میں ممثـل و مشکـل کرتے ہیں - الہلال میں باب تفسیر شروع ہوگیا تو یہ مطالب بتفصیل شائع ہونگے -

قران کریم نے ایک خاص اصولي تعلیم کیلیے فراعنۂ مصر اور بني اسرائیل کي تاریخ کو لیا ہے اور جا بجا انکے واقعات و حالات اور نتائج و عبر پر زور دیا ہے -

اس تعـلیم میں اصولی طور پر " قانون حیات و ممات اقوام و امم " کو واضح کیا گیا ہے اور بتلایا ہے کہ محض علم و تمدن اور عظمت ملکي کسي قوم کیلیے وسیلۂ حیات نہیں ہوسکتي جب تک کہ وہ مفاسد اجتماعي و اخلاقي سے محفوظ نہو - قوائے مادیہ اور وسـائل دنیویہ کا افراط اور اسکا گھمنڈ جب قوموں کو عبودیۃ الہي سے بے پروا کردیتا ہے تو اسکا لازمي نتیجہ شرو طغیان اور عدوان و معاصي کا ظہور ہوتا ہے جو بہت جلد انہیں ہلاکت تـک پہنچا دیتا ہے - ظلم و استبداد اور شخصي حکمراني کا غرور خدا کي مقدس طاقتوں کا مقابلہ کرنا ہے اور اسکا نتیجہ خسران ہے - ایک ظالم قوم مظلوم قوموں کو محکوم بنا کر کس طرح ذلیل خوار کرتي ہے اور پھر خدا اُسي محکوم قوم کے ہاتھوں کس طرح حاکموں سے انتقام لیتا ہے ؟ قومي محکومي اور غلامي ایک ایسا عـذاب ہے جس سے بڑھکر خدا کے نزدیک انسان کیلیے کوئي شقاوت دنیوي نہیں - غلامي تمام انساني صفات حسنہ سے قوموں کو محروم کردیتي ہے اور ہمت و سربلندي ' اولو العزمي و علو پسندي ' صبر و ثبات ' اور استقلال و جفا کشي ' نیز اسي طرح کے وہ تمام اخلاق حسنہ جو انسانیت کا مرتبۂ اعلی ہیں ' اُن قوموں کے اندر فنا ہو جاتے ہیں جو عرصے تـک فاتح اقوام کي غلامي میں رہتے ہیں -

اِن تمام تعلیمات کیلیے قران کریم نے فراعنۂ مصر کي تمدني ترقیات اور استبداد و ظلم کو نمونہ قرار دیا اور جابجا انکے حالات بیان کیے - قصص القران میں ایک سوال یہ سامنے آتا ہے کہ صرف فراعنہ ہي کو اس غرض کیلیے کیوں منتخب کیا گیا ؟ اسکے متعدد وجوہ و حکم ہیں - از انجملـہ یہ کہ اِن تمام امور کي تمثیـل کامل کیلیے کوئي ملـک اس درجہ موزوں نہ تھا جیسا کہ مصـر ' اور مصر کا سلسلۂ حکومت فراعنہ -

علـم آثار مصر اسکی تصدیق کرتا ہے - کئي ہزار سال دنیـا آگے بڑھگئی ہے - صدہا ارضي و بحري انقـلابات ہوچکے ہیں جنھـوں نے زمین کے گذشتـہ خـزائن کو نابود اور اُسکی سطح کو نئے آثار کیلیے صفحۂ سادہ بنا دیا - بڑي بڑي عظیم الشان قوموں کے خزائن عظمت ان انقـلابات میں بہہ گئے ' اور اب ان سرزمینـوں میں انکے وجود کا کوئي نشان نہیں جہـاں کبھي سر بفلـک عمارتوں کے اند اپنے تئیں زمین کا سب سے بڑا مالک یقین کرتے تھے - تاہم تورات اور قران کي تصدیق کرنے کیلیے مصر کي حیرت انـگیز سر زمین ابتـک اپنے نشاں ہاے عظمت و جبروت کے ساتھہ موجود ہے ' اور دنیا میں سب سے بڑا دار الآثار یقین کی جاتی ہے !

اسکے سر بفلک منارون کو کوئي فنا نہ کرسکا جو ان لوگوں کي عظمت کي حي و قائم شہادت ہیں جنھوں نے بني اسرائیل کو محکومي و غلامي کي زنجیروں سے مقید کیا تھا پر خود کو تباہي و ہلاکت سے آزاد نہ کرسکے - انکي ممي کي ہوئي نعشین ' انـکے زمین دوز مندر ' اور انکے نا قابل تسخیر میناروں کے اندر کے کتبے اب تـک صحیح و سالم موجود ہیں جو بتلاتے ہیں کہ وہ کیسي عظمت و جبروت ملکي و قومي تھي جو ان فراعنہ کو حاصل تھي مگر قانون الہي کي خـلاف ورزي و سرکشي نے بالاخر اسطـرح نابود و فنا کـردیا کہ آج انـکے جمع کیے ہوے پـتـھر اور تراشے ہوے بت موجود ہیں ' لیکن نہ تو انکي عظمت ہے جسکے غرور باطل نے انہیں خداے قدوس سے سرکش کردیا تھا ' اور نہ وہ قوت وحکومت ہي ہے جو خدا کے مظلوم بندوں کو اپنا غلام بناتي تھي اور انکے آگے خدا کي سي کبریائي کے ساتھہ تخت غرور و طغیان بچھا کر بیٹھتی تھي !

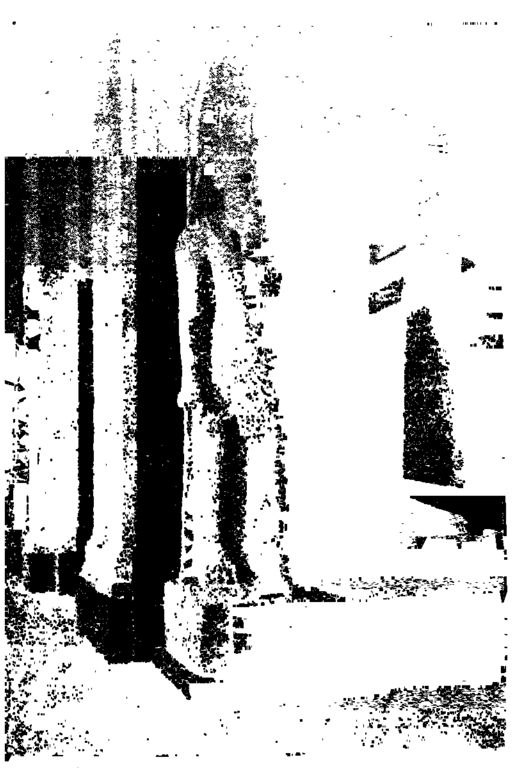
فاستکبر ھو و جنودہ في الارض بغیر الحق و ظنوا انھـم الینا لا یرجعـون - فاخـذناہ و جنـودہ فنبذنا ھـم في الیم ' فانظـر کیـف کان عاقبـۃ الظـالمین ! (۲۸ : ۳۱)

ترجمہ — فرعون اور اسکي فوج نے ملک میں بغیر حق و قانون کے بہت سرکشي کي اور سمجھے کہ مرنے کے بعد انہیں جوابدھي کیلیے ہمـارے سامنے نہیں آنا ہے - پس ہم نے فرعون اور اسکے گروہ کو اپنے عذاب میں گرفتار کرلیا اور دریا میں غرق کردیا - نظر عبرت سے دیکھو کہ ظلم کرنے والونکا انجام کار کیسا ہوتا ہے ؟



قربانی کے مقدس بھیڑوں کے سر جنکے بت دیر البحاري [مصر قدیم] سے حال میں ملے ہیں

ایسي نوفس ثالث فرعون مصر



مراسلات

افسوس اور سخت افسوس ! الهــلال کا پرچه همیشه باعث
ہلجمعي خاطر ناشاد و مونس و سهیم تنهائي ثابت هوا ' وہ ایک
ومي و مذهبي اخبار اور دیني واقفیت کا مجموعه ' معلم
نشا پردازي و مضمون نگاري ' کلام الهي کا ترجمان ' مذهب اسلام کو از
ســر نو زنده کرنیوالا ' مسلم آبادي کا پاسبان ' اور نور بخش چشم
ومنین و مسلمین هے لیکن اِس هفته کے نمبر نے وہ جانکاہ خبر
ـنائي جس نے دل هلا دیا اور دماغ کو پریشان کردیا -

یقین فرمائیں که اِس آخري نمبر کے دیکھــنے سے وہ بے چیني
وئی هے که بغیر اپنا فرض ادا کیے هوئے کسي طرح نهیں رهونگا
ر هفته عشرہ میں ضرور دو چار خریدار پیدا کرکے حاضر کرونــگا -
اتهه هي یه بهــتر هوگا که الهــلال کي سالانه قیمت میں بهي
چهه اضافه کردیا جائے - انشا الله اعلان کے هوتے هي بندہ سب
ے اول زر بکف نظر آئیگا -

الراقم حافــظ عبد الغــــفار عفي عنــه
ســوداگر چرم دهلي دروازہ - اجمیر

آج کا پرچه دیکھکر از حد رنج و غمگیني و پژمردگي پیدا هوئي -
ناب نے تحریر فرمایا هے که جبتک دو هزار خریدار نئے پیدا نهوں
ـلال کا جاري رهنا مشکل هے - جو کچهه آپنے فرمایا هے بجا هے -
ونکه بنسبت اوروں کے جناب پر اسکا بوجهه بهي بهت بهاري هے -
نے پہلے هي خدمت اقدس میں عرض کیا تها که حسب حیثیت
کسار کي پیشکش کو منظور فرماویں - میرے طرف سے آپ آیندہ
چه میں درج کردیں که نئے خریدار جهاں تک هو سکے پیدا کیے
ئیں ' مگر جن جن صاحبوں کي خدمت میں پرچه پهونچتا هے
في الحــال بجــاے آٹهه روپیه سالانه کے ۱۶ روپیه ادا کریں '
بسي ڈاک جناب ایک پیسے کا کارڈ تحریر فرماویں تو بندہ یهه
ـ جو شروع هوا هے اسکے باقي ۸ روپیه جناب کي خدمت میں
نه کردے -

حکیم ملک امام الدین کے زئی شفاخانه فصیح - قصور

الهلال کي ششماهي مجلدات

قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد
، روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که
عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -
الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت
صورت ولایتي کپــڑے کي - پشته پر سنهــري حرفوں میں
لال منقش - پانچ سو صفحــوں سے زیادہ کي ایــک ضخیم
ـ جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ
چهپائي کي خوبي محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق
ـ کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه
ه ایسي زیادہ قیمت نهیں هے - بهت کم جلــدیں بــاقي
ي هیں - (منیجــر)

نظارة المعارف دهلی کی مجوزہ تحریک

اسوقت اسلام اور مسیحیت میں جو زبردست اور خطرناک معنوي معرکه آرائیاں هو رهي هیں آنهیں دیکھکر بلا شبهه یه خیال پیدا هوتا هے که چند دنوں کے بعد ان دونوں مذهبوں میں سے کسي ایک کا مطلع بقا ضرور مکدر هونے والا هے - خصوصاً فرزندان اسلام کي باهمي جنگ و جدال اور نا اتفاقي - پهر اسلام اور اوسکي اشاعت سے بے توجهي اور اصلاحي قوت کو بے موقع و محل صرف کرنے اور غیر ضروري مواقع پر حمیت و غیرت کے جوش دکهلانے اور اسلام پر زر و مال کے نثار کرنے میں بخل اور تنگ نظري سے کام لینے کے مشاهدات و واقعات - ان سبکو مد نظر رکهنے سے معامله کي صورت اور زیادہ خطرناک هوجاتي هے -

ایسے عهد پر آشوب میں اگر فرزندان اسلام کي مذهبي رگوں میں غیرت و حمیت کا خون جوش مارے اور اونکو جان و مال سے اپنے مذهب و ملت کي حمایت اور اشاعت پر آمادہ کردے ' تو ایسے پر جوش اور غیور مسلمانونکا تهه دل سے خیر مقدم ادا کرنا ضروري هے - مدینه بجنور مورخه ۲۶ ربیع الاول میں " بلاد غربیه میں اشاعت اسلام " کا عنوان دیکھکر مجهے نهایت خوشي هوئي - خصوصاً جب اس اهم تحریک کو ایک عالم مذهب کے دماغ کا نتیجه کها جاتا هے ' اور پهر قوم کے اون افراد کو جنکے قبضه میں موجودہ مسلمانان هند کے ایک مقتدر طبقه کي باگ سمجهي جاتي هے ' اس تحریک کا نه صرف موجد بلکه سرپرست بتایا جاتا هے -

لیکن اسوقت هم نهایت بے تعصبي اور نیک نیتي سے مولانا عبید الله صاحب اور قوم کے ان برگزیدہ افراد کو جنکا نام نامي هم اس تحریک کے مویدین اور سرپرستوں میں لکها هوا دیکھتے هیں ' مخاطب کرکے چند سوالات کرنا چاهتے هیں ' اور اس تحریک کے بعض پهلوں پر آزادي مگر حق پرستی سے نظر ڈالتے هوے یه دریافت کرنے کي جرأت کرتے هیں که کیا اشاعت اسلام کے تمام پهلوؤں پر غور کر لینے کے بعد یه تحریک قوم کے سامنے پیش کي گئي هے ؟

اس وقت جو تحریک مسلمانوں سے کیگئي هے وہ انگلستان میں خواجه کمــال الدین کي تحریک اشاعت اسلام کو تقویت پهونچانے کیلیے مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاہ کا بهیجا جانا هے جنکے دو ساله صرفه کي مقدار تیس هزار روپیه بتائي گئي هے - اس تحریک میں مندرجه ذیل امور قابل غور هیں :

(۱) یه تحریک بذاته کیسي هے ؟ یعني مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاہ کو لندن میں خواجــه کمال الدین کے ساتهه ملکر کام کرنے کیلیے بهیجنا چاهیے یا نهیں ؟

(۲) مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاہ اپني مفوضه خدمت کو پورے طور پر انجام دیسکنے کے قابل هیں یا نهیں ؟

ان سوالات پر غور کرنے کیلیے پہلے ایک اور سوال کا جواب دے لینا چاهیے یعني اس وقت لندن یا دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام

تين روز امید و بیم کي حالت میں کامیابي و ناکامیابي کے تصور میں کٹے - اسکے بعد اون حضرت سے جا کر دریافت کیا تو انهوں نے جوابدیا که " ابهي تو مجهے مسٹریز آف دي کورٹ آف لنڈن کي ضرورت ہے جسکا اشتہار الهلال میں شایع ہوتا ہے پہلے وہ منگوا دیجیے" مجهکو سکتہ ہو گیا -

اب بتلایے که جس قوم کي یه حالت هو ' اس قوم کي نسبت کیونکر یقین هو سکتا ہے که دایمي خریداري قبول هوگی - پہلے مجهے اسکا خیال هي خیال تها ' اب واقعه مذکورہ بالا سے یقین هوگیا -

آپ الهـــلال کی قیمت میں ایک پائي کا اضافه منظور نه فرمائیے - مگر جو صاحبان اولوالعزم خود اِضافـه کرنا چاهیں ' آپ کیوں اُنهیں روکتے هیں؟ کیا یه ممنوع ہے ؟ قاعدہ کي بات ہے که جو شخص جس سے خوش هوگا یا فائده اُٹها ئیگا اسکے قیام و بقا کا بهي خواهشمند هوگا ' اگر اضافۂ قیمت الهـــلال نا منظور ہے تو وہ طریقـه بتـلائیے جس سے دائمي اور قابل اعتماد خریدار الهـلال کیواسطے با ایںهمه اوصاف اس قوم کے مجهکو دستیاب هو سکیں ' اور ان پر پورا بهروسه بهي هو سکے - فقط

راقم طالب جواب - نمبر ٢٨٣ - حیدر آباد دکن

دو هزار نئے خریدار پیدا کرنیکي کوشش کے متعلق آپکا اطلاع نامه دیکهکر بہت جي چاها که میں بهي اسمیں حصه لوں ' مگر خوبي قسمت سے همارا خاندان لوگونکي نظروں میں ایسا مبغوض ہے که کسي پر کچهه اثر نهیں پڑسکتا - دوگني قیمت پر ایک پرچه خریدنا آپ کے منشا کے خلاف ہے - لہذا یه صورت هو سکتي ہے که ایک اور پرچه اپنے هي نام پر جاري کراؤں اور اوسکي قیمت کے آٹهه روپیه ادا کردوں - لہذا اس خط کے دیکهتے هي ایک اور پرچه میرے نام بذریعه ویلو روانه فرما کر آٹهه روپیه وصول فرمالیں ' اور دونوں پرچے ایک هي پیکٹ میں یا علحده علحده جیسا مناسب هو ارسال فرماتے رهیں - عین نوازش هو گي -

ابراهیم ولد شیخ صاحب مدعو از بهونڈي بمبئي

الهلال :

جزاکم الله - آپکي محبت دیني اور جوش ملي کا شکر گذار هوں - لیکن اسے کیونکر گوارا کروں که آپ نقصان اٹها کر بیکار دوسرا پرچه خریدیں ؟ افسوس ہے که آپکي فرمایش کي تعمیل نه کي جاسکي -

سردست پانچ خریدار حاضر هیں - انشاء الله ٢٥ خریداروں تک عنقریب اپني سعي کو پہنچاونگا - سخت نادم هوں که بعض کاروباري جهگڑوں کي وجه سے دیر هوگئي -

سید ظهور حسن - ضلع محبوب نگر - دکن -

اطلاع ثاني

چند غیر معمولي وجهوں سے انجمن اصلاح المسلمین - قصبه گنیشپور - ضلع بستي نے اپني جلسه کے تاریخ میں بجائے - ١٥ - ١٦ - ١٧ - مئي سـنـه ١٩١٤ ع کے ٢٩ - ٣٠ - ٣١ - مئي سنه ١٩١٤ ع قرار دیا ہے - استدعا ہے که برادران اسلام شریک هوکر - اراکین انجمن کو موقعه شکر گذاري عطا فرمائیں -

نیا زمند - ابوالاعجـاز - عرشي - سکریٹري -
انجمن اصـلاح المسلمین قصبه گنیشپور -
ضلع - بستي - پوسٹ صدر - یو - پي

قابل توجه عمـــوم مسلمـــانان هنـــد

ملک میں مدت سے ترقي کا غلغله بلند تها - اخبار بهي جاري تهے اور اپنے اپنے حوصله کے موافق قوم کي خدمت کیلیے جد و جهد میں مصروف تهے - مذهبي ' علمي ' اور پولیٹیکل مجلسوں کو نازتها که قومي فلاح و بهبودي کا حل صرف انهي کي کوششوں پر منحصر ہے - یه سب کچهه تها مگر قوم پر بیخودي کي ایک کیفیت طاري تهي - اُسکا مستقبل نهایت تیرہ و تار هورها تها - هر طرف سے مشکلات احاطه کیے هوے تهے - نه لیڈران قوم هي اپنے فرائض سے آگاہ تهے اور نه قوم هي یه جانتي تهي که لیڈروں سے کسطرح کام لیا جاتا ہے - افراد قوم کے دلونمیں تخم عمل کي کاشت تو کیگئي تهی مگر بر وقت آبیاري کے نهونیکی وجهه سے شجر عمل نمودار هوکر خشک هوچکا تها -

یکایک رفتـار زمانه نے کروٹ بدلی - پولیٹکل حقوق کے حصول میں پوري قوت صرف کیجاني لگي - قوم کو اپنی قوت کا اندازہ هوگیا - شجر عمل جو خشک هوچلا تها اب ترو تازہ هو چلا - بظاهر اس فوري انقلاب کي کوئی صریح وجهه معلوم نهیں هوتي - قوم کے طرز عمل میں ابتک کوئي عظیم الشان تبدیلي واقع نهیں هوئي ہے ' اور لیڈروں نے اپنے پروگرام میں بهی کچهه تغیر نهیں کیا ہے - اب بهي همارے خیالات اسي آب و هوا میں نشو و نما پا رہے هیں جسمیں که اس سے پہلے نشو و نما پاتے تهے - هاں اتني تبدیلي ضرور هوئي ہے که سنه ١٩١٢ ع سے دعوت صداقت الهلال کي شکل میں نمودار هوئي جسنے قوم کے دلونسے وہ زنگ دور کردیا جو برسونکي جمود اور غفلت نے پیدا کر رکها تها ' اور جسکي پر تاثیر تحریرات نے اهل ملک کے دلوں کو مسخر کر ڈالا - هر دل نے نهایت خلوص کیساتهه اسکا خیر مقدم کیا اسکے ایک هاتهه میں مذهب اور دوسرے میں سیاست تهي - اسنے ان دونوں میں ایسي تطبیق کي که ارباب دانش وعلم و فضل کو بهي سواے تسلیم کے چارہ نرها - استبداد اور غلامي کی بوجهل بیڑیوں سے قوم کے پاؤں آزاد هوگئے ' اور حریت اور مساوات کا سبق هر متنفس کي زبان پر جاري هوگیا - اگر یه سچ ہے تو اے برادران ملت ! کیا تم نهیں چاهتے که اس دعوت الهي کا سلسله اسیطرح جاري رہے ؟ اور کیا تمهیں اب اسکي ضرورت نهیں رهي ؟

گو یه بالکل سچ ہے که الهلال نے اپني پهلی منزل طے کرلي ہے مگر ابهي اسکو اور کئي منزلیں طے کرنا ہے ' اور ایسے صدها معاملات هیں جنکي رهنمائي کیلیے صرف الهلال هی کي ضرورت ہے - اگر همنے مثل دیگر امور کے الهلال کے معامله کو بهي طاق نسیان کے سپرد کردیا تو اپنے هاتهوں ایک ایسے قابل قدر شی کو کهو دینگے جسکی تلافي شاید آئندہ کبهی نه هوسکے -

خاکسار محمد عبد الله - سکریٹري انجمن اصلاح تمدن - ناندیر دکن

مسئله قیام الهـلال کے آخري فیصله سے موثر هوکر اور اهل جزاء الاحسان اِلا الاحسان کے حکم کي تعمیل کرتے هوئے ملتمس هوں که بالفعـل مفصل ذیل چار اصحاب کے نام پرچـه موصوف بذریعه وي - پي روانه فرما دیں -

ایسے بے ریا اور حق پرست رساله کي جو سر بسر قرآن پاک کے احکام کي تعمیل کی دعوت دیتا ہے جان و دل اور ایمان و ارواح سے خدمت کرنا میں اپنا فرض سمجهتا هوں -

حکیم محمد اشفاق - هاسپٹل اسسٹنٹ - هاتهي دروازہ - امرتسر

[illegible]

[illegible]انوں کا ڈیپوٹیش[illegible]ن

از مشیر حسین قدوائی اسکوائر بیرسٹر اٹ لا - نزیل لندن

کون کہتا ھے کہ مسلمانوں میں اختراعي قابلیت باقي نہیں رھي ؟ اُس سے کھو کہ مسلمانوں کي اس جـدت طرازي کو دیکھے کہ محض اظہار وفاداري و عقیدت کیشي کے لیے ھندوستان کے گوشہ گوشـہ سے بڈھے اور جوانوں کا ایـک ڈیپوٹیشن مرتب ھوا - کیسا اختـراع. اور کیسا حسن انتظـام ؟ پھرکس صنعت سے مرصـع کاري کي ؟

ایڈریس کے لکھنے والوں کو اس طباعي و صورت آفریني کا خود بھي غرور ھے اور فخر کے ساتھہ اسکا ذکر کیا ھے کہ یہ ھم نے ایک غیرمعمولي بات کي ھے ' اور محض اسلیے کي ھے کہ کوئي چیز ھمکو اِس سے زیادہ عزیز نہیں کہ ھماري وفاداري تسلیم کي جاے -

عام خیال تھا کہ خدا کي تمام خلقت میں صرف ایک ھي قسم کے جانور کو یہ بے غیرتي بخشي گئي ھے کہ اوسکا مالک اوسے چاھے جوتیوں سے مارے' تب بھي وہ قدموں ھي پر لوٹتا رھیگا - یہ خیال اِس حد تـک ایشیـائیوں پر غالب ھوا کہ غریب کتے کو اس خصلت کے باعث بد ترین مخلوق سمجھنے لگے - اونکے نزدیک دوسرے جانور بھي اس انتہائي وفاداری کے جوش سے معرا ھیں -

لیکن کچھہ زمانہ ھوا کہ ایک ایسے وجود نے جسکے عقیدت کیش اسے اشرف المخلوقات میں بھي اشرف تر شمار کرتے تھے' ھندوستان میں ایسي ھي وفاداری کو رواج دیا ' اور بہت سے انسان نماؤں نے اوسکو اختیار کیا - بلکہ اُس طبقہ اشرف المخلوقات کي یہ پالیسي ھي قرار پاگئي' جسکو سب سے زیادہ واقعي اشرف و ممتاز ھونا چاھیے تھا اگر وہ اپنے مذھب کا واقعي پابند ھوتا -

اب تھوڑے عرصہ سے یہ خیال ھو چلا تھا کہ وہ طبقہ اپني حالت سے کچھہ نہ کچھہ باخبر ھو گیا ھے' اور اپنے شعار حقیقي پر چلنے کا ولولہ کچھہ نہ کچھہ اسمیں آچلا ھے - لیکن اس نئي اپچ نے ثابت کردیا کہ وہ خیال غلط تھا -

جو شخص ایڈریس پر دستخط کرنے والوں کي فہرست پڑھیگا اُسے کم حیرت نہ ھوگي - اسلیے کہ اُسمیں بعض بعض ایسے نام بھي ملینگے جو اپنے کو سگان وفا پیشہ کي جگہ شیران سربلند کا ھم نیستاں سمجھتے تھے - مگر بقول غالب :

میرے تغییر رنـگ پر مت جا
انقلابـات ھیـں زمـانے کے

میں نے ایڈریس کو غور سے پڑھا ' مگر مجھے اُسمیں ایک جملہ ' ایک لفظ بھي ایسا معلوم نہ ھوا جس سے میں یہ قیاس کرسکتا کہ یہ مسلمانوں کا ایڈریس ھے - بہت سے لوگ تو اُسمیں ایسے تھے جنھوں نے یہ سن لیا ھوگا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ اگر حبشي غلام بھي مسلمانوں پر حکمران مقرر ھو تو اوسکي بھي اطاعت اُنھیں کرنا چاھیے(۱) - یہ حدیث اوکے نزدیک انکي ھر طرح کي وفاداري کو جائز کردیتي ھے' بلکہ بحیثیت مسلمان اونپر فرض کردیتي ھے - ایسے خوش عقیدہ مگر جہالت مآب شرکاء وفد معذور تھے ' اور اونسے باز پرس کي کوئي وجہ نہیں - دعا ھے کہ خدا اُنکي جہالت کو دفع کرے- لیکن میں اُن شخصوں میں شمس العلماؤں اور فرنگي محلیوں کو بھي پاتا ھوں' اور اونسے پونچھتا ھوں کہ اونھوں نے ایڈریس کا ترجمہ سن لیا تھا کہ نہیں ؟ اونکو اگر بھول گیا ھو تو میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کا ایک واقعہ یاد دلاتا ھوں - جب آپنے لوگوں سے کہا کہ اگر میں کجروي کروں تو تم میرے ساتھہ کیا برتاؤ کروگے ؟ مسلمانوں نے جواب دیا کہ ھم تمکو تکلے کي طرح سیدھا کردیں گے - یہ اسلامي وفاداري تھي !

کیا میرے مخدوم مولانا عبد الباري صاحب اور شمس العلماء مولانا شبلي نعماني صاحب کو بھی اُس وفاداري کا حال معلوم نہ تھا جسکي خدا قران میں تعلیم دیتا ھے' اور جسکي رسول خدا نے اور اصحاب رسول نے اپنے امثال و اعمال سے تعلیم دي تھي ؟

کیا وہ وھي وفاداري تھی جسکا ذکر ایڈریس میں تھا ' اور جسپر ان حضرات نے دستخط کیے تھے ؟

مولانا ابو الکلام نے الھلال میں اسپر تعجب کیا ھے کہ لارڈ ھارڈنگ نے اسلام کے ارکان میں سے خداے واحد کی پرستش کے ساتھہ بادشاہ کي وفاداري کیوں قرار دي ؟

میں اُنسے کہتا ھوں کہ وہ اسکا جواب اِنسے مانگیں- اور نہیں تو مولانا شبلي نعماني وغیرہ تو ضرور دیں - انھیں لوگوں کے دستخطوں نے دھوکا دیا - اللہ ان پر رحم کرے - میں کہتا ھوں کہ ایڈریس کے ایک لفظ سے بھي یہ نہیں ظاھر ھوتا کہ یہ واقعي مسلمانوں کا ایڈریس ھے - لارڈ ھارڈنـگ کو صد آفریں کہ اونکے جواب سے اس بات کي کچھہ بو آتي ھے کہ وہ مسلمانوں کے ایڈریس کا جواب دے رھے ھیں - کم سے کم اونکے آخـري جملہ کے اُس حصہ سے تو ضرور' جہاں اُنھوں نے مسلمانوں کے خاص شعار خدا کي وحدانیت کا اشارہ کیا ھے - مگر ایڈریس میں تو کہیں اسکا بھي اشارہ نہیں ھے -

لارڈ ھارڈنـگ نے خود ھي مقدس مقامات اسلامي کي حرمت و عزت کا بھي ذکر کیا ھے - مسلمانوں کا ایڈریس کسي ایسے ذکر سے بھي خالي ھے !

مجھے ایڈریس کے دستخط کرنے والوں میں جہاں بہت سے ناموں کے نہ ھونے پر تعجب ھوا وھاں کم سے کم دو ناموں کے ھونے پر تو بڑا ھي تعجب ھوا - وہ دو نام یہ ھیں :

(۱) مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل -

(۲) شوکت علي صاحب معتمد خادم الخدام انجمن خدام کعبہ -

مجھے اِن دو ناموں پر تعجب خاصکر اسلیے ھوا کہ یہ انجمن خدام کعبہ کے عہدہ دار ھیں -

مولانا عبد الباري صاحب کے نام کے آگے اونکا عہدہ نہیں لکھا گیا ھے- اسلیے میں انپر نکتہ چیني نہیں کرتا - بحیثیت فرنگي محلل کے ایک عالم ھونے کے اگر اُنھوں نے اسکا ارادہ کرلیا ھے کہ وہ اس قابل عزت جگہ کي بے عزتي کریں تو اُن لوگوں کو افسوس ضرور ھوگا جو فرنگی محل کو ھمیشہ عزت کي نظر سے دیکھتے رھنا چاھتے تھے - کاش وہ مولانا ناصر حسین صاحب اور دیگر شیعہ مجتہدین و علماء ھي سے سبق لیتے' جنمیں سے ایک کا نام بھي دستخط کرنے والوں میں نہیں ھے - مجھے مولانا عبد الباري صاحب پر بہت افسوس ھے - مگر میں شوکت علي صاحب پر اس سے بھي سخت اعتراض کیے بغیر نہیں رہ سکتا ' اسلیے کہ اونھوں نے اپنے نام کے آگے معتمد خدام الکعبہ لکھنے کي دلیري فرمائي ھے -

جسوقت اونھوں نے انجمن خدام الکعبہ کي خدمت کا حلف اوٹھایا تھا اور عہدے دار مقرر ھوے تھے ' اُسوقت میں یہ سمجھا تھا کہ وہ اُسوقت تـک تو انسان کي رضا جوئي سے مستغني ھو جائینگے جب تـک کہ وہ اِس انجمن کے عہدے دار ھیں -

[۱] قطع نظر اس حدیث کي حقیقت و اصلیت کے' اس سے یہ کہاں ثابت ھوتا ھے کہ وہ حبشي غیر مسلم بھي ھو ؟ کیا ایک حبشي مسلمان حکمراں نہیں ھو سکتا ؟ [الھلال]

کرني چاهيے یا نہیں ؟ اسپر مختلف حیثیتوں سے نظر کیجاسکتي ھے - ایک مسلمان سب سے پہلے اس مسئله کو مذھبي نقطه نگاہ سے دیتهیگا ' اور فرامین الهیه و اُسوۂ حسنــه محمدیه (صلی الله علیه و سلم) کا بنظر امعان مطالعه کریگا که اُن سے هم کو اسباب میں کیا سبق ملتا ھے ؟ قران مجید اس بارہ میں همکو جو تعلیم دیتا ھے ' وہ یہ ھے که سب سے پہلے انسان اپنے نفس کا تــزلیه کرے - خصائل سئیه سے اپنے قلب کو پاک کرے - اخلاق حسنه کے زیور سے آراسته هو ' عقائد کو الحاد ' زندقه ' اعتزال و دیگر مهلــکات ایمانیه سے منزہ کرے ' اعمال کو خــدا و رسول کي طاعت گذاري کے سانچے میں ڈھالکر اسلام کا نمونه بنجاے " یا ایها الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتهم" (مسلمانوں تم اپني خبر رکھو - دوسروں کا گمراہ هونا تم کو نقصان نہیں پہونچا سکتا اگر تم هدایت پر هو-)

اپنے نفس کي اصلاح کے بعد اپنے اهل و عیال اور خویش و اقارب کي اصلاح اور دعوت کا درجه ھے - " قوا انفسکم و اهلیکم ناراً" اسکے بعد کنبه اور برادري کي اصلاح کیطرف متوجه هونیکي ضرورت ھے " وانذر عشیرتک الاقربین " اور جب ان کے انذار اور تبلیغ سے فرصت ملے تو خاص اپنے ملکي بهائیوں اور همسایه اقوام کا حق ھے که اُون کو راہ راست پر لانیکي کوشش کیجاے - اُن سب کے بعد یه مرتبه ھے که " وما ارسلنک الا کافــة للناس " (اور آپ کو همنے تمام لوگوں کے واسطے رسول بنا کر بهیجا ھے)

پس آج جو مسلمان اپنے رسول کے اس منصب عظمیٰ کي خلافت کا دعویٰ دار هو ' اوسپر فرض ھے که سنت نبویه و طریقه محمدیه کي حبل المتین کو هاتهه سے نه چهوڑے - هندوستان کا مبلغ سب سے پہلے اپنے اور اپنے والدین اور عزیز و اقارب کے مسلمان بنانے کیطرف متوجه هو اور پهر هندوستان میں اپني قوت جد و جهد کو صرف کرے - جو حضرات اسوقت تبلیغ اسلام کے لیے کمربسته هوے هیں (خدا اونکي همت میں برکت اور نیت میں خلوص عطا فرماوے) وہ همیں یه تو بتائیں که کیا هــندوستان میں اُنکو اپنے مذهبي فرائض سے فراغت هوگئي ' جو وہ لندن یا جرمني کي زمین ناپنے کو آگے بڑھے هیں ؟

اس تحریر سے همارا مطلب یه نہیں ھے که تبلیغ اسلام کا دائرہ وسیع نکیا جاوے ' اور کبهي هندوستان سے باهر قدم نه نکالا جاے - بلکه هندوستان میں جن انجمنوں ' جن تعلیم گاهوں ' اور جن افراد کے ذریعه یه مبارک کام انجام پارها ھے ' پہلے اونمیں انهي قوت کا مجتمع کر دینا ضروري ھے که پورے پیمانه پر وہ اپنا کام کر سکیں ' اور اُنکے تمام سامان و وسائل مهیا هو جائیں ' پهر اُسکے بعد جو حضرات واقعي اس کام کے قابل هوں وہ شوق سے دیگر ممالک میں جاکر اپني خدمت انجام دیں ورنه :

تو کار زمیں را نکو ساختي * که با آسماں نیز پرداختي

کے مصداق هونگے -

تیسرا امر که خواجه کمال الدین کے ساتهه ملکر کام کرنا چاهیے یا نہیں ؟ تو اگر لندن میں تبلیغ اسلام کي ضرورت تسلیم کر بهي لي جاوے جب بهي خواجه کمال الدین کي ماتحتي میں کام کرنا اسلامي تحریک کے پردہ میں قوم کو کسي دوسري مذهبي قوت کي حمایت پر آمادہ کرنا ھے - خواجه کمال الدین قادیاني هیں - اور علماے اسلام کے نزدیک قادیاني طبقه کا جو درجه ھے وہ سب کے آگے روشن ھے -

اسلام کا دائرہ بہت وسیع ھے مگر اسکے یه معنے نہیں که اوسمیں الحاد ' زندقه ' کفر ' ارتداد ' بد دیني ' تمام امور داخل هوسکتے هیں - اسلام نے آزادي اور یسر کي تعلیم دي ھے ' مگــر جس آزادي اور یســر کي تعلیم دي ھے ' وہ یه ھے کــه انسان بندوں سے آزاد هوجاے - نفس کے شکنجے سے چهوٹ جاوے ' اور صرف خداے واحد کا نیاز مند رهکر جائز طرق سے ضروریات زندگي حاصل کرے اور صــرف اوسي کي عبادت و اطاعت میں مصــروف رهے - آزادي کا یه مطلب نہیں ھے که جس مذهب و ملت کي کوئي بات اپني خواهش کے موافق پسند آجاوے ' اوسکو اسلام میں داخل کرکے هم بیفکري سے اُسکے عامل بنجاویں -

ناظرین اب آپ اپني توجه کو اسطرف مبذول فرماویں که مسٹر انیس احمد و محمد علي شاہ جو اس کام کے لیے منتخب کیے گئے هیں ' وہ اس خدمــت کو کہاں تــک انجام دینے کے قابل هیں ؟ ۷ - جنوري سنه ۱۹۱۴ع کے انسٹیٹوٹ گزٹ علیگڈہ میں " تبلیغ اسلام کانفرنس " کے عنوان سے جس جلسه کا حال شائع کیا گیا ھے ' اوس میں مسٹر انیس احمد ' ڈاکٹر محمد علي شاہ ' و خواجه عبد الحي (اُونکي موجودہ جماعت کے ایک رکن هیں) کے علمي حالات کو بیان کرتے هوئے بعض حاضرین جلسه کے ریمارک پر خود اپنا حال اسطرح بیان کرتے هیں که " میں بهي مذهبي تعلیم پا چکا هوں - علیگڈہ کالج کا گریجوئٹ هوں اور کانفــرنس اور کالج دونوں جگه سے تقریر و تحریر میں اول درجه کے دو طلائي تمغے حاصل کر چکا هوں "

چونکه یه حالات مسٹر انیس احمد صاحب نے خود اپني زبان سے بیان فرماے هیں اسواسطے اسي کو نقل کرنا میں نے مناسب سمجها - میں بهي مسٹر انیس احمد صاحب سے اچهي طرح واقف هوں - اُونــکي علمیة اور قابلیة کي مجهے بخوبي اطلاع ھے - مسٹــر موصوف فرماتے هیں که میں مذهبي تعلیم پا چکا هوں - مگر ذرا وہ بتلائیں که کہاں تعلیم پاچکے هیں ؟ کیا چند دنوں تــک مدرسه عالیه دیو بند میں قیام کرنے اور صرف میرو پنج گنج تــک عربي پڑہ لینے اور پهر مولانا عبید الله صاحب کے ساتهه چند روز رهکر کوئي شخص مذهبي تعلیم یافته بن سکتــا ھے ؟ وہ قران کي ایک آیت کا بهي صحیح ترجمه نہیں کر سکتے مگر اوسیقدر که اُردو داں مترجم قران کو دیکهکر کرسکتا ھے - اسي حــدیث سے وہ واقف نہیں - کوئي معمولي سے معمولي مسئــله وہ نہیں بتا سکتے ' اور پهر بهي کہا جاتا ھے که وہ مذهبي تعلیم پا چکے هیں - مسٹر انیس احمد گریجوئٹ تو واقعي هیں مگر جس چیز کي بڑي ضرورت ھے اُوس میں ابهي ناقص هیں -

کانفرنس و علي گڈہ کالج سے تحریر و تقریر میں اُونکو طلائي تمغے ملے هونــگے - مگر قوم کو اس سے کیا فائــدہ پہونچا ' اور اس تبلیغ و اشاعت کے کام میں اس سے کیا اهمیت پیدا هوئی ؟

خاکسار محمد نور الهدیٰ قیس - دربهنــگوي

هندوستاني دوا خانه دهلي

ریاست بھــوپال اور ۱،سئا ۂ نــدوہ

جناب من تسلیم -

یہ امر بالکل غلط ہے کہ مولانا شبلي کي تحریک پر بھوپال کي امداد بند هوئي - میں پورے وثوق اور کامل معلومات کي بنا پر یہ کہنے کي جرأت کرتا هوں - اِسي طرح یہ امر بھي غلط ہے اور قطعي غلط ہے کہ مولانا نے هر هائنس حضور سرکار عالیہ دام اقبالها کو ندوہ کے معاملات پر توجہ دلائي' یا یہاں کے قیام میں اس کے متعلق نکتہ چینیاں یا برائیاں کیں - مولانا اپنے اثناے قیام میں غالباً دو تین دفعہ باریاب هوے اور سوا تذکرۂ سیرۃ اور علمي مباحث و مسائل کے کوئي امر معرض بحث میں نہیں آیا - ان مواقع پر اول سے آخــر تــک میں خود بھي ساتھہ رها هوں - میں یہ بھي کہسکتا هوں کہ جب مولانا کو اِس بات کا علم هوا کہ هر هائنس لکھنؤ تشریف لانے والي هیں' تو اُنھوں نے اس امر کي پوري کوشش کي کہ حضور ممدوحہ ندوۃ العلما کا معائنہ فرمائیں اور طلبا و اساتذہ اور جماعت منتظمہ کو استقبال کا موقع عطا کریں -

واقعہ یہ ہے کہ هرهائنس تمام ملکي اور بالخصوص قومي معاملات سے واقف رهتي هیں - وہ خود اخبارات ملاحظہ فرماتي هیں اور اُن کو جزئي سے جزئي اختلافات کا بھی حال معلوم رهتا ہے جس کا اندازہ پبلک نے اسٹریچي هال کي مشہور اسپیچ سے کرلیا هوگا' اور اُن خاص اصحاب کو جن کے هاتھوں میں کالج کا نظم و نسق ہے پرائیویت گفتگوؤں سے جو مختلف اوقات میں اور مختلف اصحاب سے برابر تین دن تــک هوئیں' خود اندازہ هوگیا هوگا -

حضور ممدوحہ کا یہ خیال ضرور ہے کہ جن مدارس اور قومي انسٹیٹیوشنوں کو وہ امــداد عطا فرماتي هیں اُن کے متعلق حــالات بھي معلوم کریں' اور اس بات کا اندازہ فرمائیں کہ جو روپیہ عطا کیا جاتا ہے اُسکا مصرف کس طور پر ہے' اور آیا اُس سے وہ فائدہ حاصل هوتا ہے یا نہیں جس فائدہ کیلیے روپیہ دیا جاتا ہے ؟

ندوہ کے متعلق جسقدر مضامین اخبارات میں شائع هوے وہ ضرور ایسے تھے کہ اُنسے بے اطمینانی پیدا هو' اور پھر جبکہ مطالبہ اصلاح کیلیے زیر صدارت مولوي نظام الدین حسن صاحب ایک انجمن بھي قائم هوئي تو میں نہیں سمجھتا کہ کونسي وجہ هوسکتي ہے کہ ندوہ کي بد نظمیوں کے متعلق شبہ نہ کیا جاتا -

میں یہ بھي پورے زور اور وثوق کے ساتھہ کہہ سکتا هوں کہ مولانا ابوالکلام آزاد بھي اس الزام سے اسي قدر اور اسیطرح بري هیں جسقــدر اور جسطــرح کہ خود مولانا خلیــل الرحمان صاحب هوسکتے هیں -

مجھے امید ہے کہ آپ مندرجہ بالا سطور کو جو میں اپني ذاتي حیثیت سے لــکھہ رها هوں' اپنے معزز اخبــار میں شــائع فرما کر ممنون فرمائینگے -

خادم محمد امین مہتمم تاریخ - ریاست بھوپال

کھلــي چ ی کا ج راب

از ناظم نظارۃ المعارف

میري جمعیۃ الانصار سے علحدگي اور نظارۃ المعارف کے قائم هونے پر جس قدر سوالات بعض اراکین جمعیــۃ الانصار یا دیگر حضرات کي طرف سے اخبارات میں شائع هو رهے هیں اُونــکے جوابات میري طرف سے صرف اسلیے نہیں دیے گئے کہ میں اس قسم کے مناقشات کا صحیح اور مفید حل یہي تصور کرتا هوں کہ بذریعہ تحکیم فیصلہ کرا لیا جاے - دفتر جمعیۃ الانصار نے جلسہ انتظامیہ کا فیصلہ میرے پاس القاسم کے نمبر صفر سے پہلے نہیں پہنچا - القاسم دیکھہ کر میں دیوبند گیا' اور مولانا حبیب الرحمن صاحب امیر جمعیۃ الانصار کي خدمت میں دارالعلوم کي مجلس اعلي (الجامعۃ القاسمیہ) تــک مرافعہ کي درخواست پیش کي - اسکا جواب نہ ملــنے پر المشیر مراد آباد میں اسکي نقل شائع کرائي - ابتــک سکوت دیکھہ کر فقــط ایک درجہ کوشش کا باقي نظر آتا ہے یعنی الجامعۃ القاسمیہ کے معظم اراکین خصوصاً مولانا اشرف علي صاحب اور مولانا عبد الرحیم صاحب کي خدمت میں حاضر هوکر یہ معاملہ پیش کروں - اگر خدا نخواستہ میرا یہ مرافعہ قابل سماعت نہ سمجھا گیا' تو ممکن ہے کہ واقعات کا ایک حصہ اخبارات میں بھیجدوں -

عبید اللہ - سابق ناظم " جمعیــۃ الانصار "

افسوس که اونهوں نے نه صرف میرے خیال کا بطلان کیا بلکه انجمن خدام الکعبه کي عزت کو بهي اپنے اس فعل سے گزند پہنچانا چاها -

انجمن خدام الکعبه کے ممبر کو اور سب سے زیاده اُسکے عهدے داروں کو بحیثیت اُسکے ممبر هونے کے سوا خالق مطلق کي رضا جوئي کے اور کسي دنیاوي حاکم کي رضا جوئي سے واسطه نهیں هے - وه دنیوي حاکم جارج پنجم هي نهیں - چاهے رشاد خامس هي کیوں نه هوں -

ارکان انجمن خدام الکعبه کو اس سے بحث هي نهیں هونا چاهیے که اُس کام کے انجام دینے میں جسکا اونهوں نے حلف ارٹهایا هے اور عهد کیا هے' کسي حاکم دنیوي کي وفاداري هوتي هے یا غیر وفاداري' اور وه کسي ایسے کاغذ پر تو دستخط کر هي نهیں سکتے جسمیں غیر مشروط وفاداري کسي حاکم دنیوي کي هو' اسلیے که ممکن هے' اونکا حلف اور عهد خدمت حرمین اوس کے خلاف کبهي مجبور کرے - بحیثیت ممبر انجمن خدام الکعبه اونکو سیاست سے واسطه هي نهیں هے - بلکه اونکي حیثیت صرف مذهبي هے جسمیں انسان کي وفاداري و غیر وفاداري کا کوئي سوال هي نهیں - سوال هے تو صرف خدا کي وفاداري کا' اور خانه خدا کي وفاداري کا -

بحیثیت اونکے علیگڈه کے متعلم هونے کے یا اولڈ بوائز اسوسیشن کے سکریٹري هونے کے - یا مسٹر محمد علي صاحب کے بهائي هونے کے' یا کسي دوسري صورت کے' مجهے شرکت علي صاحب کے دستخط کرنے پر مطلق کوئي اعتراض نهیں هے - میں صرف خدام کعبه کو روتا هوں -

میں هرگز انجمن خدام الکعبه کے متبرک نام کو اسطرح ذلیل هوتے نهیں دیکهه سکتا' اور اپني آواز ضرور بلند کرتا هوں - اونکو چاهیے که اسکا اعلان کردیں که وه انجمن خدام الکعبه کے معتمد کي حیثیت سے نهیں شریک هوئے' بلکه کسي دوسري حیثیت سے - انجمن خدام الکعبه کے ممبر یا عهدے دار کي حیثیت خدا کي رضا جوئي کو سب سے مقدم گردانتي هے' اور کسي کي پرواه نهیں کرتي -

میں اونسے به ادب یه بهي عرض کرونگا که جهاں انهوں نے اس ایثار نفس اور محنت سے اُس انجمن کي خدمت کي هے جو اُنهوں نے قائم کي' وهاں اب وه اُس تذبذب اور خدشه سے سے بهي اپنے کو پاک کرلیں جو کبهي کبهي اونسے ظاهر هوجاتا هے -

اونهوں نے اور اور ممبروں نے ایسے مسئلے بهي اپنے پیش نظر کرلیے هیں که ایا گورنمنٹ کي رعایا دوسري گورنمنٹ کو مالي مدد قانوناً دیسکتي هے یا نهیں : وه ایسے معاملات کو گورنمنٹ سے رجوع کرنا چاهتے هیں' اور شاید اسي لالچ میں وه بحیثیت معتمد کے والسراے کے سامنے گئے بهي' اور کامریڈ سے معلوم هوتا هے که اس معامله میں انجمن خدام الکعبه کے بعض ممبر والسراے کے جواب سے بهت خوش هوئے -

میں اونسے اور اپنے سب بهائیوں سے عرض کرتا هوں که اگر اونکو کامیابي حاصل کرنا هے تو وه پهلا کام یه کریں که اپنے کو اس قسم کے تمام خرخشوں سے بري کرلیں - بلکه انکا خیال بهي نه لائیں -

همارے سامنے ایک هي مقصد هے جو همارا مذهبي مقصد هے - اُس مقصد سے همکو کوئي قوت الـگ نهیں کرسکتي -

اب همکو اسکي فکریں کیوں هو که هماري گورنمنٹ کیا کهیگي یا عثماني دولة کیا کهیگي ؟ یا کوئي قوم کیا کهیگي ؟ راستي' صفائي' مضبوطي سے همکو اپنے مقصد کے پیچهے رهنا چاهیے - اور اپنے خدا پر بهروسه رکهنا چاهیے - میں جانتا هوں که انگریزي قانون یا قانون بین الاقوام کعبه کي خدمت و حفاظت کے لیے ترکوں کو روپیه دینے سے باز نهیں رکهسکتا - لیکن بفرض محال اگر یه قوانین همکو باز رکهنا بهي چاهیں پهر بهي کیا هم باز رهجاوینگے ؟ کیا همارا حلف اور همارا عهد فضول هي تها ؟

میں آورونکي بابت نهیں جانتا - لیکن ایک شخص کا نام جانتا هوں جسکو دنیا کا کوئي قانون اُس مذهبي خدمت سے باز نهیں رکهه سکتا جسکا اُسنے حلف ارٹهایا هے' اور اُس شخص کا نام جسکے نزدیک کسي دنیاوي حاکم کي وفاداري هیچ و بدتر از هیچ هے اگر اُس سے احکم الحاکمین کي وفاداري میں فرق آوے -

مشیر حسین قدوائي

۱۰ مئي کا جلسه ندوه

۱۳ - مئي سنه ۱۹۱۳ع کو ایڈورڈ محمڈن هال میں مسلمان چهاؤني ملتان کا ایک غیر معمولي جلسه منعقد هوکر مندرجه ذیل رزولیوشن باتفاق آراء پاس هوے :

(۱) انجمن نصرت الاسلام ملتان چهاؤني کا یه جلسه دهلي کے ۱۰ - مئي والے جلسه کو بنظر اعتماد دیکهتا هے - اور جو کمیٹي بغرض اصلاح ندوه بنائیگئي هے اسپر پورا اعتماد رکهتا هے - اور استدعا کرتا هے که اصلاحي کمیٹي جلد سے جلد اصلاحي رپورٹ تیار کرکے قوم کي آگاهي کیلیے شائع کرے -

محرک مولوي عبد الکریم صاحب امام جامع مسجد -

موید حاجي حکیم الله بخش صاحب -

(۲) جلسه اراکین ندوه سے ملتجي هے که اصلاحي کمیٹي کو هرقسم کي امداد درباره اصلاح کے دینے سے دریغ نه فرمائیں' اور ذاتیات کو نظرانداز فرما کر قومي مفاد کو ملحوظ رکهیں -

(۳) رزولیوشن مندرجه بالا کي نقول اخبار همدرد - زمیندار - پیسه اخبار - الهـلال - مسلم گزٹ - وکیل - اور سکریٹري صاحب کمیٹي اصلاح ندوه کے پاس بهیجي جاویں -

محرک - بابو حفیظ الله صاحب -

موید - سید عبدالکریم صاحب -

دهلي کے خانداني اطبــا اور دوا خــانه

نورتن دهلي

يه دوا خانه عرب - عدن - افريقه - امريکه - سيلون - آ سٹريليا - رغيره وغيره ملکونميں اپنا سکه جما چکا هے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولــه قبــله حکيم محمد احسن الله خان مرحوم طبيب خاص بهادر شاه دهلي کے خاص مجربات هيں -

دوائي ضيق - هر قسم کي کهانسي و دمــه کا مجرب عــلاج في بکس ايک توله ۲ دو روپيه -

حب قتــل ديدان - يه گولياں پيٹ کے کيڑے مارکر نــکال ديتي هيں في بکس ايک روپيه -

المشتهر حکيم محمد يعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلي فراشخانه

روغن بيگــم بهــار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار' وکلا' طلبه' مدرسين' معلمين' مولفين' مصنفين' کيخدمت ميں التماس هے که يه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي ديکها اور پڑها هے' ايک عرصے کي فکر اور سونچ کے بعد بهترے مفيد ادويه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تيار کيا گيا هے' جسکا اصلي ماخذ اطباے يوناني کا قديم مجرب نسخه هے' اسکے متعلق اصلي تعريف بهي قبل از امتحان و پيش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي هے صرف ايک شيشي ايکبار منگواکر استعمال کرنے سے يه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کبيراجي تيل نکلے هيں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هيں آيا يه يوناني روغن بيگم بهار امراض دماغي کے ليے بمقابله تمام مروج تيلونکے کهانتک مفيد هے اور نازک اور شوقين بيگمات کے گيسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے ميں کهانتک قدرت اور تاثير خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبۂ برودت کيوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پيدا هو جاتے هيں' اسليے اس روغن بيگم بهار ميں زياده تر اعتدال کي رعايت رکهي گئي هے تاکه هر ايک مزاج کے موافق هر مرطوب و مقوي دماغ هونيکے علاوه اسکے دلفريب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهيگا' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهيں هوگي - قيمت في شيشي ايک روپيه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپيه ۸ آنه -

بٹيکا

بادشاه و بيگمں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - يوناني مڈيکل سائنس کي ايک نماياں کاميابي يعني -

بٹيکا ـــ کے خــواص بهت سے هيں' جن ميں خــاص خــاص باتيں عمر کي زيادتي' جواني دائمي' او رجسم کي راحت هے' ايک گهنٹه کے استعمال ميں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرينگے - ايک مرتبه کي آزمايش کي ضرورت هے -

راجا نرنجن تيله اور هرنمير انجن تيلا - اس دوا کو ميں نے ابا و اجداد سے پايا جو شهنشاه مغليه کے حکيم تهے - يه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهيں درخواست پر ترکيب استعمال بهيجي جائيگي -

" ونڈرفل کائيهور" کو بهي ضرور آزمايش کريں - قيمت دو روپيه باره آنه ممسک پلس اور الکٹريک ريگر پرسٹ پانچ روپيه باره آنه محصول ڈاک ۲ آنه يوناني گوٹ پاؤڈر کا سامپل يعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لکهيے -

حکيم مسيح الرحمن - يوناني ميڈيکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹريٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machnabazar Street
Calcutta

اطلاع

مدرسه ارشاد العلوم ٹکاري ضلع گيا کا سالانه جلسه بوجهه مرض طاعون هونے قصبه هــذا ميں اپني تاريخ معينه پر منعقد نهو سکا جسکا هم خدام مدرسه کو سخت افسوس هے - لهذا شائقين انتظار کي تکليف نه اٹهائيں' اور دعا فرمائيں که الله تعالی جلد اپنے بندوں پر رحم اور فضل فرمائے والسلام فقط -

عبد الغني ناظم مدرسه -

سمن بنابر انفصال مقدمه

(اوڈر ۵ قاعده ۱ , ۵)

نمبر مقدمه ۹۱۹ سنه ۱۹۱۳ ع

بعدالت منصفي سوبي ضلع بدايوں باجلاس بابو منموهن سنپال صاحب بهادر منصف -

برج کشور پسر نابالغ و جانشيں ننهر مل داين متوفي برفاقت مساة جگديوي مادر خود قوم مهاجن ساکن حال قصبه آنوله محله کٹره پخته مدعي -

بنام عبد القادر ولد حافظ کريم بخش قوم شيخ ساکن قصبه انوله محله کٹره پخته متعلقه منصفي انوله فريد پور مقام بريلي مدعاعليه -

هر گاه که مدعي نے تمهارے نام ايک نالش بابت ۶۹۷ روپيه آٹهه آنه کے دائر کي هے لهذا تمکو حکم هوتا هے که تم بتاريخ ۲۶ ماه مئي سنه ۱۹۱۴ ع وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً يا معرفت وکيل کے جو مقدمه کے حالات سے قرار واقعي واقف کيا گيا هو' اور جو کل امور اهم متعلقه مقدمه کا جواب ديسکے يا جس کے ساتهه کوئي اور شخص هو که جواب ايسے سوالات کا ديسکے حاضر هو' اور جوابدهي دعوی کي کرو - اور هرگاه وهي تاريخ جو تمهارے احضار کے ليے مقرر هے واسطے انفصال قطعي مقدمه کے تجويز هوئی هے پس تمکو لازم هے که اسی روز اپنے جمله گواهوں کو جن کی شهادت پر نيز تمام دستاويز جن پر تم اپني جوابدهي کے تائيد ميں استدلال کرنا چاهتے هو اسي روز پيش کرو - تمکو اطلاع ديجاتي هے که اگر بروز مذکور تم حاضر نه هوگے تو مقدمه بغير حاضري تمهارے مسموع اور فيصل هوگا - به ثبت ميرے دستخط اور مهر عدالت کے آج بتاريخ ۱۷ ماه اپريل سنه ۱۹۱۴ع جاري کيا گيا -

(دستــخط جج)

اطـــلاع

(۱) اگر تمکو يه انديشه هو که تمهارے گواه اپني مرضي سے حاضر نــه هونگے' تو تم عدالت هذا سے سمن به اين مراد جاري کرا سکتے هو که جو گواه نه حاضر هوگا وه جبراً حاضر کراديا جائے اور جس دستاويز کو کسی گواه سے پيش کرانے کا تم استحقاق رکهتے هو وه اس سے پيش کرائي جائے بشرطيکه تم خرچــه ضروري عدالت ميں داخل کر کے اس امر کي درخواست گذرانو -

(۲) اگر تم مطالبه مدعی کو تسليم کرتے هو تو تمکو لازم هے که روپيه مع خرچه نالش عدالت ميں داخل کرو تاکه کارروائي اجراے ڈگري جو تمهاري ذات يا مال يا دونوں پر هو کرنا نه پڑے -

(مهــــر عــدالت)

صحت النســاء و محــافظ الصبيان

طب جديد اور اپنے چاليس سالــه ذاتي تجربے کي بناپر دو کتابيں تيار کی هيں - صحت النساء ميں مستورات کے امراض اور محافظ الصبياں ميں بچوں کي صحت کے متعلق موثــر تدابيــر سليس اردو ميں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هيں - ڈاکٹــر کرنيل زيڈ احمد صاحب نے بهت تعريف لکهه کر فرمايا هے که يه دونوں کتابيں هر گهر ميں هوني چاهيں' اور جنابۂ هر هائينس بيگم صاحبۂ بهوپال دام اقبالها نے بهت پسند فرما کر کثير جلديں خريد فرمائي هيں - بنظر رفاه عام چهه ماه کے ليے رعايت کي جاتي هے - طالبان صحت جلد فائده اٹهائيں -

صحت النساء اصلی قيمت ۱ روپيه - ۱۰ آنه - رعايتی ۱۲ آنه
محافظ الصبياں' اصلي قيمت ۲ روپيه ۸ آنه - رعايتی ۱ روپيه -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سيد عزيز الدين گورنمنٹ پنشنر ميڈيکل افيسر دوجانه - ڈاکخانه بهري ضلع رهتک -

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر وجہ و خیال کا آدمی دوبا ہوا ہے۔ جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا سنتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے

قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب وید سکرٹیری آل انڈیا وید ک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوے معلی

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج ہندوستان میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہے کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز پھر آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ جن میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہے اور حسب المطلب مرتبہ پر پیش کی روشنی کیا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہے کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی چاہے سر ڈھونڈلے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے پھر ہندوستان سیلون برہما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دوربین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کاندھوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ (جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے) کی قیمت تو کم ہونے سے رہی اور اگر گیسوئے دراز خدا نخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر رہجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندھ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی کہ برائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب استحکام کے ساتھ خوشبوؤں کا جمانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوتی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کر لینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کردیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ۱/۵ حصہ پہلے ہی بڑھادی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک۔ دو یا تین ہی شیشیوں سے بعد لگانا ملک کی ایک درد انگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد و اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

قیمت بڑی و میر و خفیف

تاج روغن زیتون و یاسمین فی شیشی ۱۲

تاج روغن آملہ و بولہ فی شیشی (۱۰/)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک جو ایک شیشی پر ۵ ر دو شیشیوں پر ۸ ر اور تین شیشیوں پر ۱۰ ر بذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگر سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینو فیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

ناظرین الہلال غور سے پڑھیں

اگر آپ ڈاکٹر اقبال - مولانا شبلی - سید اکبر حسین صاحب ، طالب بنارسي - سید ناصر نذیر صاحب فراق - سید دلگیر - مولانا عرش گیاوي - مرزا سلطان احمد صاحب سیماب ، اکبر آبادي اور دیگر باکمال شعرا اور مضمون نگاروں کا زور قلم ملاحظہ فرمانا چاہتے هیں ، تو اردو علم ادب کے زبردست آرگن -

صلي قیمت تین روپیه **رسالہ فانوس خیال** خریداران الہلال سے دو روپیه

کے خریدار بن جائیے - چندہ معاونین سے ۱۰ روپیه - تاجران و حکام سے ۵ روپیه - عوام سے ۳ روپیه - طلبا سے ۲ روپیه یکم جون سے پیشتر خریداران الہلال سے ۲ روپیه اگر مني آرڈر بھیجنا چاهیں - تو صرف ۱ روپیه ۱۲ آنه - کاغذ لکھائی چھپائي نفیس -

منیجر فانوس خیال پٹھان کوٹ - پنجاب

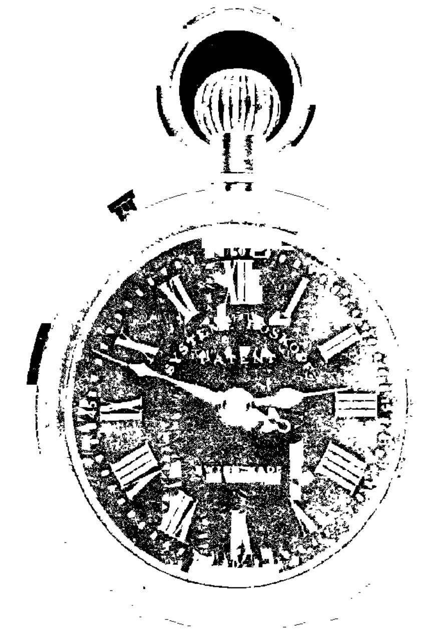
جوهر سر ماهي

دماغ جو کل اعضائے رئیسه پر حکمراں هے - کمزور هوجانیسے تمام عصاب و دیگر اعضاء بھي کمزور هو جاتے هیں - اور مقوي دماغ کے جتنے نسخے هیں تمام قیمتي سے قیمتی هیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے هیں - لهذا یه ایک نو ایجاد دوا جو روئي مچھلي کے مغز سے امریکه میں تیار کیا گیا هے - دماغي کمزوریوں میں تیر هدف ثابت هوئي هے - مریضان امراض دماغي کو عموماً اور اطباء هندوستان سے خصوصاً گذارش هے که یه کثیر المنفعت دوا روز تین قطرے تین روز تک استعمال کرنے سے نسیان ، سستي ، اداسي ، دماغ کا چکرانا ، درد سر ، اسهال ، ضعف بصارت ، دوران سر ، کمي حافظه وغیره وغیره امراض میں فوراً فائدہ شروع هوجاتا هے ، اور چند روز کے مداومت سے شفاء حاصل هوجاتي هے - ایک شیشي میں هزار قطرے هیں قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیه آٹھ آنے -

Dr. T. Hosain, 6 Convent Lane,
Post Entally, C a l c u t t a.

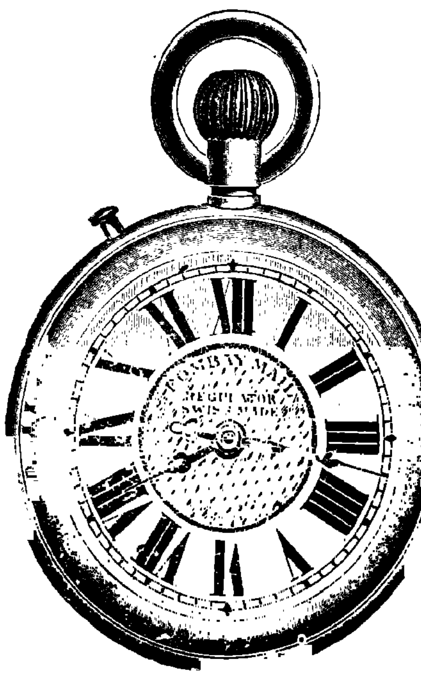
خریـداران الهلال کے لئے خـاص رعـایت

یه گهـڑیاں سویس واچ کمپني کے یہاں اسي قیمت میں ملتي هیں جو یہـاں اصلي قیمت لکهی گئي هے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجـه سے هے که میں نے کمیشن سے زیاده حصه خریـداران الهـلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي هے که هر خریدار کم سے کم ایـک گهڑي خرید لے -



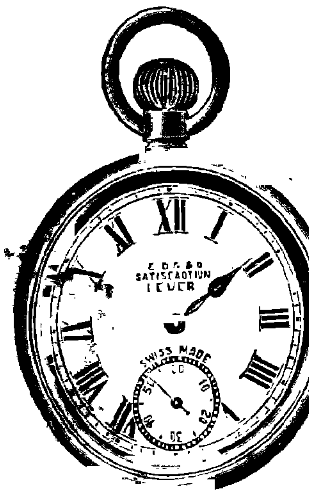
سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈهکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضه - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتهه ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتي ۲ - روپیه -



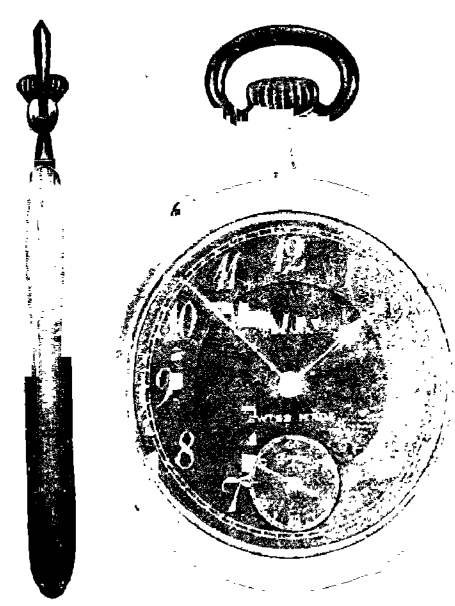
بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایِنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتي قیمت ۲ - روپیه ۲ - آنه -



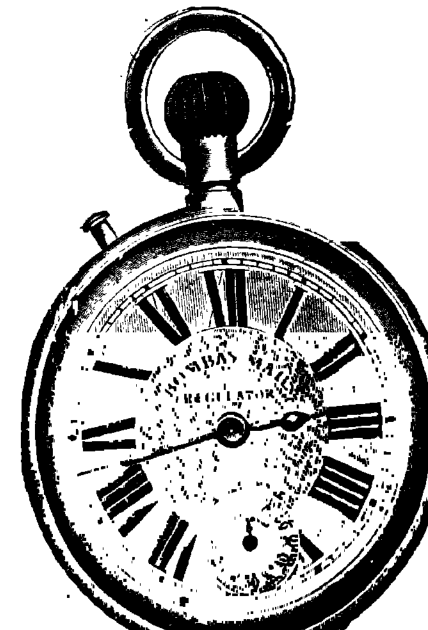
یه گهڑي نهایت عمـده اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیه ۱۲ - آنه رعایتي قیمت ۶ - روپیه ۹ - آنه -



اُربانـه اکسٹـرا فـلاٹ ڈرس واچ - سنہري سرلین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - هانڈ اکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۶ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

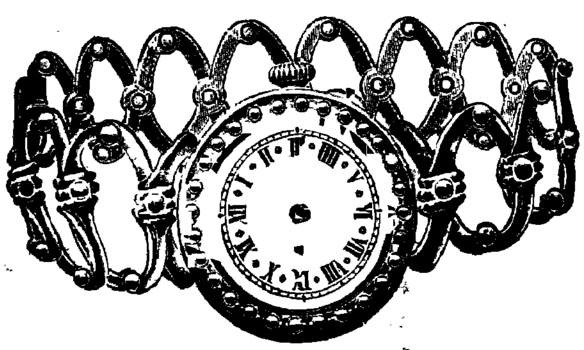
اصلي قیمت ۶ - روپیه ۶ - آنـه رعایتی قیمت ۴ - روپیه ۶ - آنه



بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایِنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا هے که سکنڈ کي سوئین زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیـه ۲ - آنه رعایتي قیمت ۲ - روپیه ۹ - آنه -



مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیش - تین چوتهائي پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانـڈست مکانیزم - کیس وایِنڈنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل هانـڈس - بـزل ست اور مصنوعي جواهـرات - اکسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیه ۸ - آنـه رعایتي قیمت ۵ - روپیه -



بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیـه رعایتي قیمت ۴ - روپیه ۸ - آنه -

جن فرمایشوں میں الهـلال کا حواله نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آینده کسي قسم کي سماعت نہیں هوگی -

المشتهر کے - بی سعیـد اینـڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کـلـکته

علمی ذخیره

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کرکے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کی لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض وقافیہ کے اصول وضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستاو لیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تہذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بی - اے جس میں انوار سہیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) انسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فہرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

الـمشتہر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵و۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ



تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرمی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں سرسامی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ کلتیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا ہونے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز آسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۱۰۵۱
ار وپرا ئٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]



20 **ھر فرمـایش میں الھـــلال کا حواله دینا ضروری ھے**

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - انگریزي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۲۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدین دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیریئل بک ڈیپو نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ، یه دوا کل دماغي شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه یکسان مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتي هے - هسٹریه وغیره کو بهی مفید هے چالیس گولیونکي بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باه ایک بارگی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کرتے هي آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

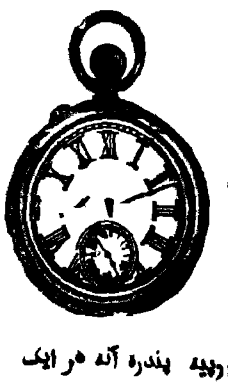
هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنون ، مرگی واله جنون ، غمگین رهنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابي و مزمن جنون ، وغیره وغیره دفع هوتي - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا گمان تک بهی نهیں هوتا که وه کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت فی شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس



مهرے نئے چالں کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے دي جاتي هے -

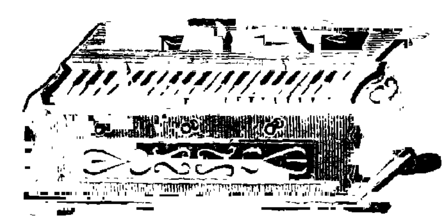
اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑي کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیره روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس



همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئي هوئي قوت پهر دوباره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نهیں هوتی - مایوسي مبدل بخوشي کر دیتي هے قیمت فی شیشي دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتي هیں - قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گهوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنکاری فلوٹ



بهترین اور سریلي آواز کی هارمونیم
سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هرقسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سي - داس کا ایجاد کرده - آزلا سهائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ، اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هو جاتي هے ، اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجه عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه -

سوا تسهائے گولیان

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکهتي هے - کیسا هي ضعف کیوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوکه بیان سے باهر هے - شکسته جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ، اور طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

و 1 وائٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجه سے هوا هو دفع کردیتي هے ، اور کمزور قوی کو نهایت طاقتور بنا دیتي هے - کل دماغی اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتي هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نهایت هي مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سوائے فائده کے

قیمت فی شیشي ایک روپیه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

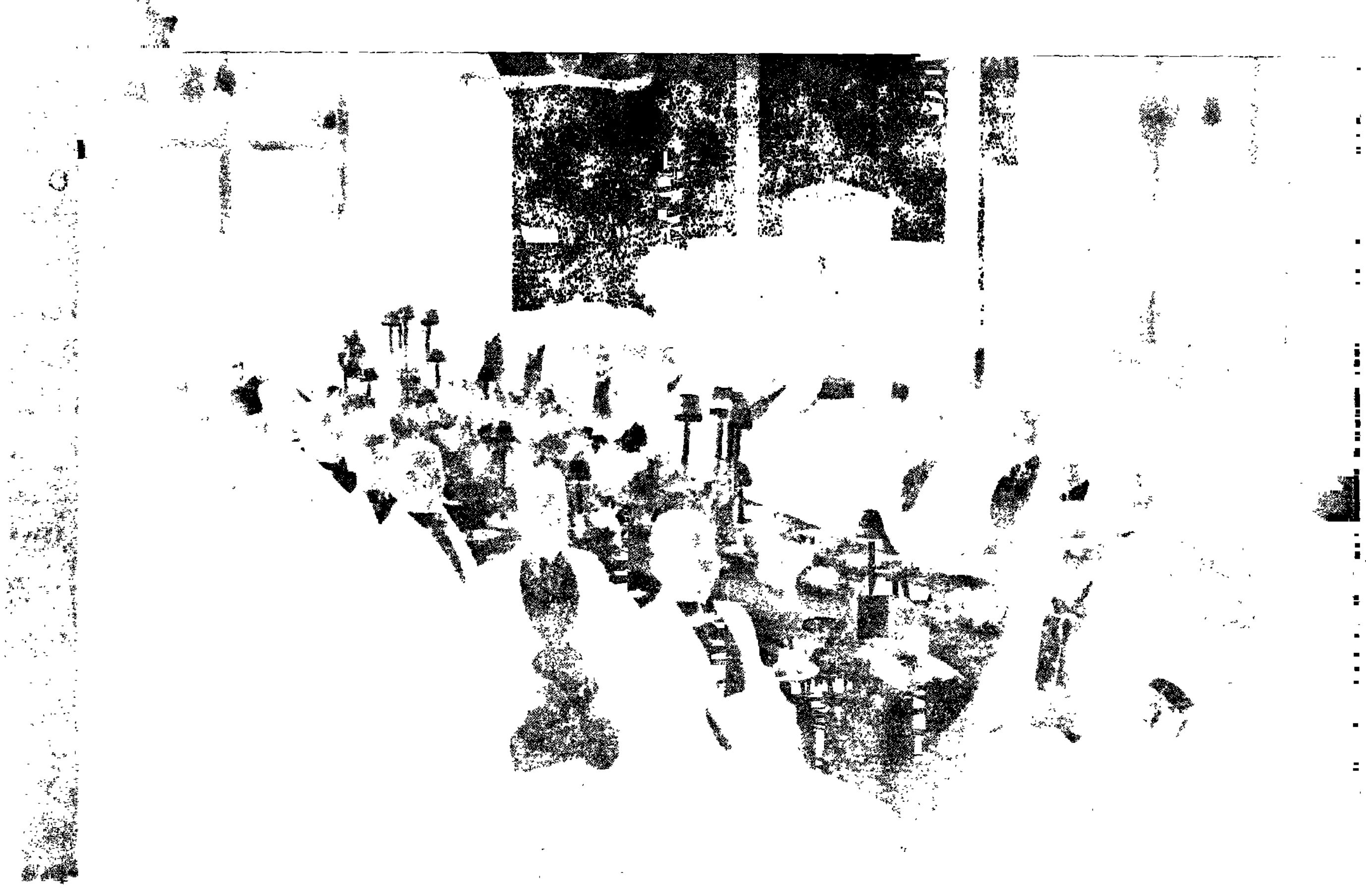
Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ٤ — ۲۷ مئی ۱۹۱۴ء: چہارشنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۲۱

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914



لکھنو میں عثمانی مہمانان محترم کے اعزاز میں یادگار ڈنر

جو ڈاکٹر عدنان بے اور عمر کمال بے صدر و مفتش ہلال احمر قسطنطنیۃ کی سیاحت ہند

کے موقعہ پر سر راجہ صاحب محمود آباد کی طرف سے دیا گیا تھا -

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ



ا۱ ۱۱ع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھه روپیه سالانه قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئله بغیر قیمت کے بڑھاے حل هو جائیگا - منیجر

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمه از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑه

میرے لڑکے نے مسزز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے جو عینکیں خریدي هیں ' وه تشفي بخش هیں - هم نے بهي ایک عینک بنوائي هے جو اعلی درجے کي تیار هوئي هے - یه کارخانه موجوده دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونه هے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کهولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق هے "

کون نهیں چاهتا که میري بینائي مرتے دم تک صحیح رهے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکه لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتهر کي عینک بذریعه وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بهي اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتهر کي عینک ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑها هوا مع پتهر کي عینک کے - ۶ روپیه سے ۱۵ روپیه تک محصول وغیره ۶ آنه -

مژده وصل

یعني عمل حب وبغض به هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجهکو عطا هوئي هیں لهذا بغرض رفاه عام نوٹس دیا جاتا هے اور خاکسار دعوی کے ساتهه عرض کرتا هے که جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیه هر ایک عمل بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه - ۴ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیاده تعریف کرنا فضول هے کیونکه یه خود اسم بااثر هے - میرا آزموده هے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبهي خطا نکریگا اور یه نقش هر کام کیواسطے کام آتا هے هدیه بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه ۴ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حواله ضرور دینا چاهیے -
خادم الفقرا فیض احمد محله تلیسا جهانسي

ایک سنیاسی مهاتما کے دو نادر عطیئه

حب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل هوگئے هوں وه اس گولي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - طبیعت میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈهانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو جڑ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

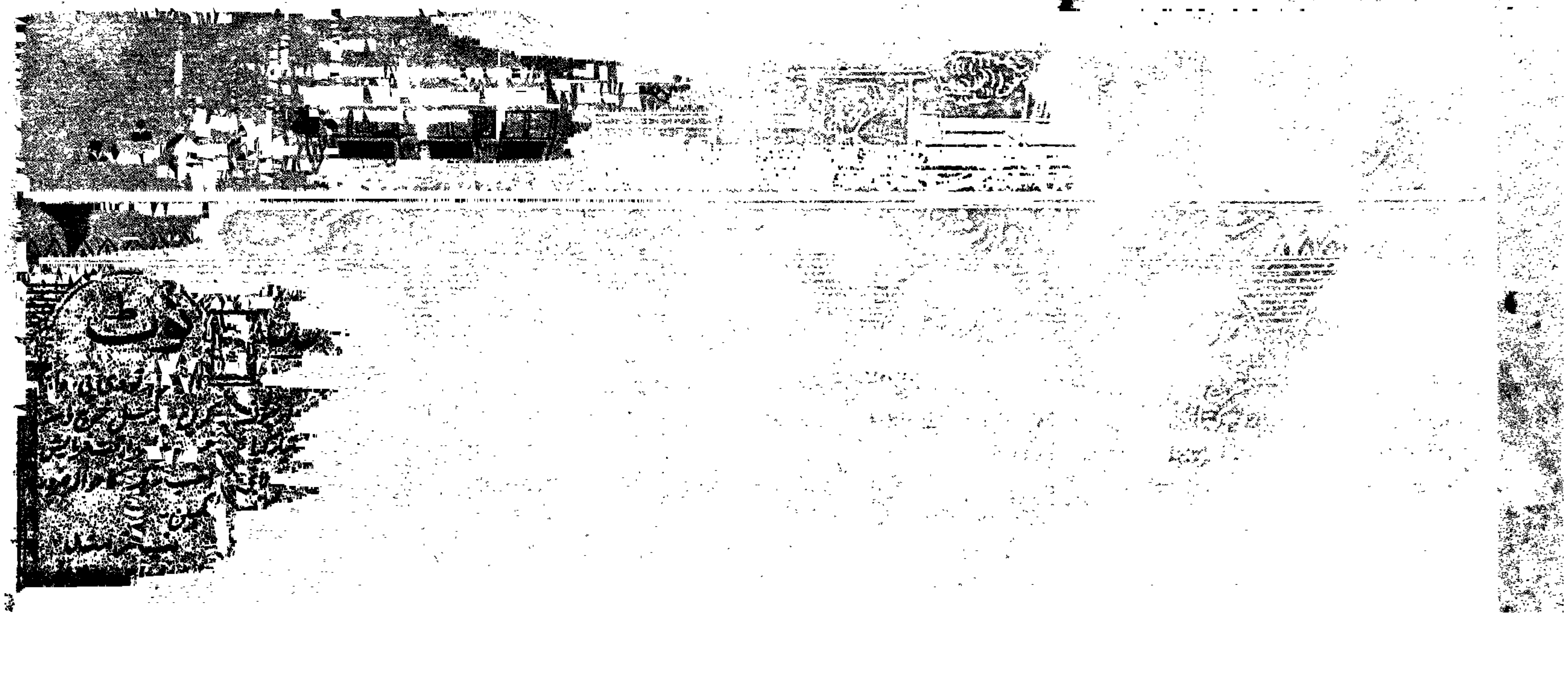


(1) راسکوپ فایور واچ گارنٹي ۲ سال معه محصول دو روپیه آٹهه آنه
(2) مڈاک باکس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه
(3) چاندیکیڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول دس روپیه
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچاوقت برابر چلنیوالي گهڑیوں کي ضرورت هے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نه پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلي اسٹریت دهرم تلا کلکته -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dh[illegible]
Calcutta.



لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

الهلال

تار کا پته
" الهلال کلکته "
تیلیفون نمبر ٦٤٨

Telegraphic Addres
" Alhilal CALCUTTA
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

قیمت
سالانه ٨ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ١٢ آنه

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

نمبر ٢١ — کلکته: چهار شنبه یکم رجب ١٣٣٢ هجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

فہرست

شذرات (مسئله قیام الهلال) ١
„ (باز از نجد و از یاران نجد) ٢
„ (اسد پاشا کي گرفتاري) ٣
„ (مسئله مساجد و قبور لشکر پور) ٣
مقاله افتتاحیه (واقعه ایلاء و تخییر) ٥
مدارس اسلامیه (مسئله بقا و اصلاح ندوه) ١٠
مذاکر علمیه (صفحة من تاریخ الکیمیا) ١٣
برید فرنگ (کارزار السٹر) ١٥
مسلمان اب بهي هوشیار هوں ١٨
اشتهارات ١٩ - ٢٠

تصاویر

اسد پاشا ٣
مساجد مقدس لشکر پور ٤
اڈورڈ کارسن السٹر کے بندرگاه میں ١٦
السٹر کي فداکار عورتوں کي ریجمنٹ ١٧

مسئلۂ قیام الہلال

ممکن ہے که بعض بزرگوں کا یه خیال هو که اگر کسي وجه سے الهلال کي اشاعت آینده ملتوي کردیگئي ' تو اُن نئے خریداروں کي قیمت کا کیا حشر هوگا جو اس دو هزار کي تعداد پوري کرنے کي سعي میں مهیا کیے جارہے هیں ؟

همیں امید ہے که خدا نے الهلال کو جیسے احباب و مخلصین عطا فرماے هیں ' انکا اعتماد اس سے بہت ارفع و اعلی ہے که اس طرح کي بدگمانیاں انکے دلوں میں گذریں - تاهم هم مناسب سمجهتے هیں که اسکے متعلق پبلک کا اطمینان کردیں -

اگر کسي وجه سے الهلال کي حالت میں تغیر کیا گیا یا بالفرض بند هي کردیا گیا ' تو صرف ان نئے خریداروں هي کي قیمت کا سوال سامنے نہیں آتا بلکه بقیه خریداروں کي بقیه قیمتیں بهي اُنهیں بغیر کسي نقصان کے واپس ملني چاهئیں -

اگر ایسا هوا تو هم دوستوں کو اطمینان دلاتے هیں که انشاء الله اس بارے میں بهي الهلال حسن معامله کي ایک ایسي نظیر چهوڑ جائیگا ' جو اردو پریس کي تاریخ میں بغیر کسي شرمندگي کے بیان کي جاسکے گي ' اور ایک لمحه کیلئے بهي پسند نہیں کریگا که کسي شخص کا مالي حق دفتر کے ذمے باقي رهے - جو شخص حق کے ساته سوال کرنا پسند نہیں کرتا ' اسکے لئے یه سوچنا بالکل غیر ضروري ہے که ناحق کا بار اپنے اوپر لینا گوارا کریگا -



تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں معض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئیے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

لی - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کھم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

برنچ سول کورٹ روڈ سنکاٹیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

اسد پاشا کی گرفتاری


اسد پاشا

اسد پاشا کا ذکر معاملات البانیا کے ضمن میں اتنی مرتبہ آچکا ھے کہ بغیر کسی تمہید کے اسکا ذکر کرنا چاھیے -

یہ وھی شخص ھے جس نے اپنے تئیں البانیا کا پادشاہ تسلیم کرانا چاھا تھا ' اور اسکے بعد دول یورپ کے اغراض کا رفیق و معاون ھوگیا تھا - اسکی حیثیت ابتدا سے عجیب رھی ھے اور اسکے کاموں کا اندازبسا اوقات مبہم اور پیچیدہ رہا ھے - اسکے تمام ظاھری حالات بتلاتے ھیں کہ وہ ایک دشمن اسلام ' عدوے خلافۃ علیہ ' ملت فروش ' اور اغراض پرست شخص ھے - وہ محض اپنی ذاتی غرض کیلیے خلافۃ علیہ کے دشمنوں کے قدموں پرگرا ' اور جیسا کہ ایسے خائنین ملت کا ایک ھی نتیجہ ہوا ھے ' پوری ذلت اور نامرادی کے ساتھہ اب ٹھکرا یا گیا ھے -

لیکن اسکے ساتھہ ھی اسکی زندگی کے متعلق بعض ایسی معلومات بھی حاصل ھوتی ھیں جن سے معلوم ھوتا ھے کہ وہ گو ابتدا میں اسماعیل بے کی سی اغراض مفسدہ رکھتا ھو ' لیکن بعد میں ترکی کے ساتھہ پوشیدہ تعلقات رکھتا تھا ' اور انقلاب وزارت کے بعد اسکا پوزیشن یہ نظر آتا تھا کہ بظاھر تو دول کے اغراض کی حمایت کرے ' لیکن باطن میں اسکی سعی یہ ھو کہ اگر ترکی کیلئے البانیا میں کوئی مفید پہلو باقی نہیں رھتا تو اقلاً ایک مسلمان اور عثمانی رئیس کی پادشاھت تو قائم ھوجاے -

لیکن اسکے بعد اسکے اعمال میں نیا اضطراب شروع ھوا - وہ اس وفد تبریک و خیر مقدم کا رئیس بنکر اٹھا جو نئے مسیحی فرمانروا کو لینے کیلیے البانیا سے روانہ ھوا تھا -

اب تازہ انقلابات یہ ھیں کہ آسٹریا کا ایک جہاز یکایک پہنچا اور اسد پا شا کو مع اسکی بیوی کے گرفتار کرکے نیپلز پہنچا دیا - وھاں اُسے حلف اٹھا نا پڑا ھے کہ البانیا کے معاملات میں دخل نہ دیگا -

مظالم البانیا

لیکن اس واقعہ سے بھی زیادہ دلخراش اور ھوش افگن خبر ان وحشیانہ مظالم کی ھے جو البانی مسلمانوں پر عیسائیوں نے شروع کر رکھے ھیں -

قاعدہ ھے کہ جب انسان بہت رو لیتا ھے تو اُسکے آنسو خشک ھو جاتے ھیں - یہی حال اب مسلما نان عالم کا بھی ھوگیا ھے - طرابلس اور بلقان کے مظالم پر اُسقدر آنسو بہہ چکے ھیں کہ اب ان وحشت انگیز اور حواس پاش مظالم کو سنکر سمجھہ میں نہیں آتا کہ کس طرح ماتم کریں ' اور کن لفظوں کے ساتھہ فرزندان توحید کے اس قتل عام پر آنسو بہائیں ؟

یہ خبریں ریوٹر ایجنسی کی ھیں اور یہ کہنا ضروری نہیں کہ صلیبت سے کس قدر کم ھونگی ؟ صدھا مسلمانوں کو ایپرس میں قتل کیا گیا ھے - صلیب پر چڑھا یا گیا ھے - مکانوں کو جلایا گیا ھے ' اور یہ سب کچھہ ھوا ھے جو اس نئی مسیحی کروسیڈ کی درندگی اور سبعیت کی مشہور و مسلمہ خصوصیات ھیں -

کل کی خبر ایک نئے انقلاب حالت کا غیر متوقع طور پر یقین دلاتی ھے - کچھہ عجب نہیں کہ البانیہ کے مسئلے میں ایک عظیم الشان اور حیرت انگیز تبدیلی پیدا ھو جاے - معلوم ھوتا ھے کہ کئی ھزار مسلمانوں نے عاجز آکر اعلان جنگ کردیا ھے ' اور کہدیا ھے کہ یا تو انھیں ترکی کی حکومت دی جاے - یا ایک مسلمان پادشاہ - پرنس لوید ایک جہاز میں پناہگزیں ھے -

آہ ' جبکہ خون کے سیلاب بہہ چکے ' جبکہ یورپ سے اسلام کا قافلہ نکل چکا ' جبکہ دولۃ عثمانیہ کے آخری نقش قدم مٹ چکے ' تو اب البانیا کے نا عاقبت اندیش اور فریب خوردہ مسلمانوں کو ترکی ' مظلوم اور بیکس ترکی یاد آئی ! !

مساجد و قبور لشکر پور

آج کی اشاعت میں ھم تمام مساجد لشکر پور کا ایک مرقع شائع کرتے ھیں جو خاص طور پر عکس ایکرھم نے طیار کیا ھے - تا کہ انکی ھیئت مقدسہ نظروں میں محفوظ اور دلوں پر منقش ھو جاے ' اور آیندہ انکی ھستی کے متعلق کوئی فریب اور غلط بیانی کام نہ دیسکے -

ان میں پہلی تصویر اس قطعۂ زمین کو پیش کرتی ھے جسمیں یہ تمام مسجدیں واقع ھیں - بقیہ تصویریں اُن مساجد کی ھیں جو اس قطعہ اور اسکے حوالی میں واقع ھیں - جس مسجد کی برجیاں گرائی گئی ھیں ' وہ بھی ان میں موجود ھے - ناظرین اُسے بہ یک نظر پہچان لینگے -

ھمیں معلوم ھوا ھے کہ ھز ایکسلنسی لارڈ کارمائیکل عنقریب کلکتہ تشریف لانے والے ھیں - اب بھی وقت ھاتھہ سے نہیں گیا ھے اور فرصت باقی ھے - اگر انھوں نے کسی وجہ سے انجمن کے ڈیپوٹیشن کی ملاقات ضروری نہ سمجھی ' تو کم از کم اس موقعہ ھی پر وہ لشکر پور کو ملاحظہ فرما کر مسلمانوں کی خواھشوں کو معلوم کر سکتے ھیں ' اور اس آنے والی مصیبت کو تدبر و دانشمندی سے دور کرسکتے ھیں جو مسلمانوں اور حکومت ' دونوں کیلیے یکساں طور پر درد انگیز ھے - الهلال ابتدا سے اتمام حجت کے تمام مراحل طے کر رھا ھے - اور اب بھی آخری علاج کا گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ھے !

شذرات

باز از نجد و از یاران نجد !

الهـــلال کي مخالفت میں جو مضامین اخبارات میں لکھے جاتے هیں ؛ انکي نسبت ابتدا سے ایک خاص اصول کار پیش نظر هے ' اور بلا استثناء ابتک اسي پر عمل رها هے -

کام کرنے والوں کیلیے پہلي چیز کام کا استغراق هے - اگر انسان اپنا تمام وقت مخالفین کے رد و جواب میں صرف کرے تو ایک دوسري زندگي کام کرنے کیلیے کہاں سے لاے ؟

پهر جو طریقه رد و مناظرے کا جاري هے ' اسکا حال پیشتر هي سے معلوم هے - اصول پر کبھي بھي نظر نہیں هوتي - زیادہ تر اغراض و مقاصد مخفیه انکے اندر کام کرتے هیں - پس کام کرنے والوں کیلیے یهي بہتر هے که وہ کام کریں - دیکھنے والے مقابله و موازانه کرنے کي فرصت نکال لینگے -

الهـــلال ابتدا سے اسي اصول پر عامل هے - وہ جب کسي معامله پر قلم اتھاتا هے تو پہلے بقدر اپنے فہم و بصیرة کے اسپر غور کرلیتا هے' اور قلب و ضمیر کا فتوی حاصل کرلیتا هے - اسکے بعد اپنے خیالات ظاهر کرتا هے اور صرف اسي کام میں مستغرق هو جاتا هے - نه تو سامنے کے حریفوں پر اسکي نظر هوتي هے ' اور نه یمین و یسار کي صداؤں پر - نه مخالفین کي معاندانه سرگرمیاں اسکي رفتار میں حارج هوسکتي هیں اور نه معاصرین کرام کي بیخبرانه مداخلت - اسکا اعتماد صداقت پر هوتا هے ' اور وہ دلائل و واقعات کي قوت کو اسقدر کمزور نہیں سمجھتا جسقدر افسوس هے که اسکے بہت سے مخاطبین سمجھتے هیں -

حق سبحانه نے اپنے رسول اکرم (صلے الله علیه و سلم) کو شوری کا حکم دینے کے بعد طریق کار کي یوں تعلیم دي تھي که فاذا عزمت فتوکل علی الله - اور جب کام کا عزم کرلیا تو پھر صرف الله پر بھروسه کر اور اسمیں بے خوف و توقف مشغول هوجا - یهي اُسوۂ حسنه تمام مومنوں کیلیے اصلي طریق عمل و اصول کار فرمائی هے -

چنانچه قارئین کرام بحمد الله اسکي تصدیق فرمائینگے که جب سے الهلال شائع هوا هے ' آجتک کبھي بھي اس نے اس اصول کو فراموش نه کیا - علی الخصوص معاصرین کرام کے متعلق همیشه اسکي روش خاموشي اور اعراض کي رهي - اس تین سال کے اندر کیسي کیسي مخالفتیں ظهور میں نه آئیں ' اور کیا کچھه اسکي نسبت نہیں لکھا گیا ؟ با ایں همه کبھي بھي رد مطاعن و مقابلۂ بالمثل کي کوشش نه کي گئي ' اور بالاخر اس بحر رواں کي هر موج اتھکر خود هي بیتھه بھي گئي -

البته اس اعراض سے ایک حالت هر حال میں مستثنی هے - انسان کو اپنے نفس کي کمزوریوں سے هر وقت لرزاں و ترساں رهنا چاهیے ' اور جس طرح کام کرنے والوں کا فرض هے که بے نتیجه و غرضانه مخالفتوں کي سطح سے اپنے همت عمل کو ارفع و اعلی رکھیں ' اسي طرح یه بھي فرض هے که اصلاح و نصیحت کي هر سچي آواز کا پوري کشادہ دلي اور معترفانه آمادگي سے خیر مقدم بجا لائیں - دین کي حقیقت همیں یه بتلائي گئي هے که وہ " نصیحت " هے : الدین النصیحه - اور اسلام کا بنیادي اصول یه هے که : وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - پس جب توصیۂ حق و صداقت اور نقد صحیح و واقعي سامنے آجاے' تو خواہ اسکا پیش کرنے والا مخالف هو یا موافق ' دشمن هو یا عدو' مومن بالله هو یا مومن بالکفر ' لیکن معاً سر تسلیم و اعتراف خم کردینا چاهیے ' اور اُسکا ایک بخشش کرنے والے کریم اور مالا مال کر دینے والے پادشاہ کي طرح استقبا کرنا چاهیے ' تا که وہ مقام رفیع ایماني اور مرتبه اشرف و اکم ایماني حاصل هو ' جسکے حاصل کرنے والوں کیلیے کلام الهي بشارت دي هے : و بشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعو احسنه ' اولئک الذین هداهم الله و اولئک هم اولو الالباب ! !

البته یه مقام بہت بلند هے اور اسکا حاصل کرنا آسان نہیں نفس کي شرارتیں اس راہ میں حائل هوتي هیں ' اور اسکا ابلیسا گھمند اور غرور اعتراف قصور و تسلیم نصائح سے بچنے کیلیے طر طرح کے دھوکوں میں ڈالتا هے - هم اس بارے میں کچھه اس طرح مجبور هیں که بڑے بڑے ارادے اور عزائم بھي کام نہیں دیتے - صرف توفیق الهي اور اسکے فضل و کرم هي سے یه مق حاصل هوسکتا هے - اسکا دعوا کوئي نہیں کرسکتا - البته اپنے پوري طاقت اسکے لیے وقف کردیني چاهیے اور هر وقت اس لیے خدا سے مدد مانگني چاهیے -

مسئلۂ ندوہ کے متعلق جو تحریریں الهلال کي مخالفت میں شایع هوتي رهي هیں ' اُن میں سے اکثر میري نظر سے گذریں اور میں نے بہت چاها که اُن سے اپنے لیے کوئي نه کوئي واقعي جوا اور سچي نکته چیني حاصل کروں - لیکن افسوس هے که مجھے کوئي بات ایسي نہیں ملي - عموماً اُن میں وهي باتیں دهرائي گئي تھیں جنکے متعلق پہلے هي الهلال میں لکھا جا چکا هے - صرف ظن اور تخمین کي بنا پر الزامات دیے گئے تھے - یا بہت زیا پھیلا کر صرف اسي ایک مسئله پر بار بار زور دیا گیا تھا که میں اچ آدمي نہیں هوں ' اور مجھے بہت برا سمجھنا چاهیے - شعه مجھے اس حقیقت کا اُن سے بھي زیادہ علم و اعتراف هے - مگر مسئ ندوہ پر تو اس حقیق... کے انکشاف سے چنداں اثر نہیں پڑتا -

لیکن حال میں ایک دو تحریریں میري نظر سے گذري هیں جو مسئلۂ ندوہ اور الهلال کے متعلق بعض بزرگوں نے لکھي هیں اور مجھے بہت خوشي هوئي هے که وہ اس عام انداز بحث مستثنی هیں جو مخالفین الهلال کي تحریرات میں نظر آتا هے میں نے اُنھیں اول سے آخر تک پڑھا اور میں انکا ذکر کرونگا -

ان میں ایک تحریر تو جناب صاحبزادۂ آفتاب احمد خا صاحب کي هے جسکا پہلا تکرہ همدرد میں نکلا تھا اور اب دوس تکرہ انستي تیوت گزت میں نکلا هے - دوسري تحریر ایک دوست نے مجھے دکھلائي هے جو مساوات اله باد میں نکلي هے اور لکھ کے کسي بزرگ نے لکھي هے - تیسرا مضمون حافظ محب الحق صاحب عظیم آبادي کا هے جو البشیر اتاوہ میں نکلا هے -

ان تحریروں میں الهلال کي نہایت سختي کے ساتھه مخالف کي گئي هے - تاهم میں انکا معرف اور مداح هوں ' کیونکه مجھے نظ آتا هے که اصول کے ماتحت لکھي گئي هیں ' اور سچائي کے سات اپنے خیالات کا اظہار کیا هے -

حافظ محب الحق صاحب سے میں واقف هوں - وہ ایک مخلص اور ملت خواہ بزرگ هیں ' اور اُنھیں جیسي اور جس قسم کي معلومات اس بارے میں حاصل هوئي هیں بغیر کسي تعاند و فریقانه انکار کے ظاهر کي هیں - اگرچه اسمیں غلط فہمي کي آمیزش بہت زیادہ هے مگر یه بالکل دوسري بات هے -

جناب صاحبزادۂ آفتاب احمد خاں صاحب نے بھي الهلال کے تم مضامین ملاحظه فرما ئے هیں ' وقت صرف کیا هے ' اور ا کسي اصول اور عقیدے کے ماتحت لکھا هے - پس انکا کام بھي طرح قابل وقعت هے ' اور مجھے اسکا اعتراف هے -

میں اس وقت ایک سفر کیلیے پا برکاب هوں اسلیے زیا نہیں لکھه سکتا - واپس آکر ان تحریرات کے متعلق لکھونگا میں نے اُنھیں علحدہ رکھه لیا هے -

الهلال

یکم رجب ۱۳۳۲ هجري

اسئلة واجوبتها

واقعهٔ ایلاء و تخییر

حدیث ، تفسیر ، اور سیرة کي ایک مشترک بحث

گذشته اشاعت کے مقالهٔ افتتاحیه کے بعد

(اصل مسئلهٔ مسئوله عنها)

یهاں تک تو صرف اس تکرے کا جواب تها جو جناب نے احادیث کے اعتماد و عدم اعتماد کي نسبت دریافت فرمایا تها ' اور جو ضمناً اصول رد و دفاع منکرین اسلام کے متعلق ایک نهایت اهم اور وقت کي بحث تهي - اب آپکے اصل سوال کي طرف متوجه هوتا هوں -

آپکے نوجوان دوست کے مسیحي معلم نے جس واقعه کو اپني معاندانه و ابلیسانه تحریف و اضافه کے ساتهه پیش کیا هے ' وه در اصل آنحضرة صلے الله علیه و سلم کي حیات مبارک کے اُس واقعه سے تعلق رکهتا هے جو کتب تفسیر و سیرة میں " واقعهٔ ایلاء و تخییر " کے نام سے مشهور هے -

(۱) " ایلاء " اصطلاح فقه و حدیث میں شوهر اور بیوي کي اُس علحدگي کو کهتے هیں جو بغیر طلاق کے عمل میں آے اور جسکي صورت یه هے که شوهر غصه کي حالت میں کوئي قسم کها بیتهے که میں اپني بیوي کے پاس نه جاؤنگا - اسکا ماخذ قران کریم کي یه آیهٔ کریمه هے :

للذین یولون من نسائهم تربص اربعة اشهر ' فان فاؤ ' فان الله غفور رحیم - و ان عزموا الطلاق فان الله سمیع علیم (بقر: ع - ۲۸)	جو لوگ اپني بي بیوں کے پاس جانے کي قسم کها بیتهیں ' اُن کیلیے چار مهینے کي مهلت هے - اگر اس عرصے میں رجوع کر لیں تو الله بخشنے والا مهربان هے ' او ر اگر طلاق کا اراده کر لیں تو بهي الله سننے والا اور سب کچهه جاننے والا هے !

اس آیهٔ کریمه سے معلوم هوا که جو لوگ ایلاء کریں یعنے اپني بیوي سے علحدگي کي قسم کها بیتهیں ' انهیں چار مهینے کے اندر ملاپ کر لینا چاهیے - اگر انهوں نے ایسا کیا تو ایلاء ساقط هوجائیگا - البته قسم کا کفاره دینا پڑیگا - اس امر میں اختلاف هے که اگر شوهر نے چار ماه کے اندر رجوع نه کیا تو محض ایلاء کي مدت کے اختتام سے طلاق پڑجائیگي یا نهیں ؟ احادیث صحیحه سے ثابت هے که اس صورت میں بهي طلاق نهیں پڑتي اور عورت مرد سے نهیں چهوٹتي - اگر مرد عورت کو بالکل معلق چهوڑ دینا چاهیگا ' تو اُسے قید رکها جائیگا - یهاں تک که وه عورت کي طرف رجوع کرے یا طلاق دیکر فیصله کرے - مگر فقهاے حنفیه کے نزدیک محض انقضاے مدت هي عورت کے حق میں طلاق بائنه هے -

(۲) آنحضرة صلی الله علیه و سلم کي زندگي میں بهي ایک مرتبه ایلا کي صورت پیش آئي - آپنے عهد فرمایا تها که ایک ماه تک ازواج مطهرات سے کوئي تعلق نه رکهیں گے - واقعهٔ ایلاء سے یهي واقعه مقصود هے اور یهي شان نزول هے آیات سورهٔ تحریم کا -

(۳) یه واقعه به تفصیل صحاح ستة میں موجود هے ' اور علی الخصوص صحیحین کے مختلف ابواب و کتب میں متعدد رواة و اسانید سے بیان کیا گیا هے - چونکه اس واقعه کي مختلف حیثیتیں تهیں اور مختلف قسم کے احکام انسے نکلتے تهے ' اسلیے حضرة امام بخاري (رضي الله عنه) نے اپني عادت کے مطابق مختلف ابواب میں اسے درج کیا هے ' اور مختلف احکام نکالے هیں - ابواب نکاح و طلاق اور ایلاء میں تو اصلي حیثیت سے آیا هے ' مگر کتاب التفسیر میں به ضمن سورهٔ تحریم کیونکه اُسکا شان نزول یهي واقعه هے -

میں نے ان تمام ابواب کي احادیث پیش نظر رکهه لي هیں - نیز صحیح مسلم ' بقیه کتب صحاح ' تفسیر امام طبري ' ابن کثیر ' اور در منثور ' بهي سامنے هیں - صحیحین کي شروح میں سے فتح الباري ' عیني ' اور نوري شرح مسلم بهي پیش نظر هیں - ان سب سے جو مشترک اور صحیح واقعه ثابت هوتا هے پہلے اُسے بیان کرتا هوں - اُسکے بعد آپکے پیش کرده واقعه کي نسبت مع بعض اهم متعلقه مباحث کے عرض کرونگا -

(ازواج مطهـرات کا مطـالبه)

(۴) اگر کسي مدعي انسان کي زندگي کے حالات و واقعات اُسکي صداقت و تقدیس کیلیے معیار هوسکتے هیں ' تو اس آسمان کے نیچے في الحقیقت ایک هي انساني زندگي هے جسکے سوانح و حالات میں سے هر شے اُسکي صداقت و ربانیت کیلیے معجزات قاهره و براهین قاطعه هیں - یعني : محمد رسول الله ' و الذین معه !

جس وجود اقدس کے ظهور نے دنیا کي بڑي بڑي شهنشاهیوں کو نابود کر دیا ' جسکي هیبت الهي اور سطوت رباني کے آگے تاجداران عالم کے تخت اُلٹ گئے ' جسکے غلاموں کے سامنے کسری کا خزانه آنے والا ' اور قیصر کا خراج پهنچنے والا تها ' جو اپني حیاة طیبه هي کے اندر عرب و یمن کي شهنشاهي کو اپنے قدموں پر دیکهتا تها ' اور في الحقیقت جسکے لیے دنیا کے تمام خزانے اور طاقتیں وقف ' اور جسکي مرضي کیلیے رب السماوات و الارض کي تمام پیدا کرده قوتیں سر بسجود تهیں ' با ایں همه اُس نے خود اپنے لیے جو دنیوي زندگي اختیار کي تهي ' اسکا حال یه تها که تمام عمر کبهي بهي دونوں وقت شکم سیر هو کر غذا تناول نه فرمائي ' اور دو دو دن تک آپکے حجرهٔ فقر میں غذا کي طیاري کے نشانات یکسر معدوم و مفقود رهے ! صلی الله علیه و علی اله و اصحابه و سلم !

اس بارے میں تصریحات سیرة و احادیث اسدرجه مشهور هیں که یهاں دهرانے کي ضرورت نهیں - بسا اوقات ایسا هوتا تها که مهمان آجاتے تهے اور آپکا مطبخ کئي کئي وقتوں سے بالکل سرد هوتا تها - حضرة عائشه فرماتي هیں : مجهے یاد نهیں که کوئي دن آنحضرة پر ایسا گذرا هو که صبح و شام ' دونوں وقت شکم سیر هو کر غذا میسر آئي هو !

اس روح الهي اور پیکر صفات رباني کي غذا اس خاکدان ارضي پر نه تهي جسکي اُسے آرزو اور جستجو هوتي - اسکا سفرهٔ لذائذ و نعائم وهاں بچهتا تها جهاںکے لیے جسم کي تشنگي آب زلال اور معده کي بهوکهه غذاے حیات هے که :

ابیت عند ربي ' یطعمني و یسقیني (رواه البخاري)	میں اپنے پروردگار کے هاں شب باش هوتا هوں ' جو مجهے کهلاتا هے اور سیراب کرتا هے !

ابتدائي فتوحات اسلامیه کا دائره روز بروز وسیع هوتا جاتا تها ' اور مال غنیمت اس کثرت اور افراط سے آتا تها که اسکا صرف ایک

مساجد قدیمہ اکبر پور










هوگئیں - قرار پایا که آنحضرة جب وهاں سے آٹهکر همارے یہاں آئیں تو کہنا چاهیے که آپکے منهه سے مغافیر کی بو آتی ہے - مغافیر ایک قسم کا درخت هوتا ہے جسکے پهولوں سے عرب کی مکهیاں رس چوس کر شهد جمع کرتي هیں - اسکا پهل لوگ کهاتے بهی هیں مگر اسکي بو اچهی نہیں هوتی -

اسکے بعد اس تدبیرکی آور بی بیوں کو بهی خبر دیدي گئی اور وہ بهی اسمیں شریک هوگئیں -

چنانچه آنحضرة حسب معمول جب حضرة حفصه کے هاں تشریف لاے تو انهوں نے کہا : کیا آپنے مغافیر کهایا ہے ؟ آپنے فرمایا نہیں - اسپر انهوں نے کہا که آپکے منهه سے تو مغافیر کی بو آ رهی ہے -

آور بي بیوں نے بهي مغافیر کي بو کا آنا ظاهر کیا - یه دیکهه کر آپنے قسم کهالي که آئنده شـهد نه کهاؤنگا - شـهـد ایک حلال غذا تهي اور اسکے نه کهانے کي قسم کهانا ایک حلال شـے کو اپنے اوپر حرام کرلینا تها - پس سورۂ تحریم کي یه آیت نازل هوئي که " لم تحرم ما احل الله لك ؟ " آپ اس شے کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتے هیں جو خدا نے آپکے لیے حلال کردي ہے ؟

یه واقعه خود حضرة عائشه کي روایت سے امام بخاري نے کتاب الطلاق اور کتاب التفسیر سورۂ تحریم میں درج کیا ہے :

قالت (عائشه) : کان رسـول الله صلـی الله علیه و سلم یشرب عسلا عند زینب ابنة حجش و یمکـث عنـدهـا ' فوا طیت انا و حفصه عن ایتنا دخل علیها فلتقل له اکلت مغافیر ؟ انی اجد ریح مغافیر - قال لا و لکني کنت اشرب عسلاً عنـد زینب فلن اعود له و قـد [illegible] - لا تخبـري بــذالك - (بخاري کتاب التفسیر جزء ٦ - صفحـه ١٥٦ مطبوعه مصر)	حضرة عائشه کهتي هیں : آنحضرة صلی الله علیه و سلم زینب بنت حجش کے یہاں شهد نوش فرماتے اور دیر تک ٹهرتے - اسپر میں نے اور حفصه نے یه قرار داد کي که جب آنحضرة هم میں سے کسـي کے یهـاں آٹهکـر آئیں تو کهیں که کیا آپنے مغافیر کها یا ہے ؟ اسکي بو آپکے منهه سے آ رهي ہے - چنانچه ایسا هی کیا گیا - آنحضرة نے یه سنکر فرمایا که مغافیر تو میں نے نہیں کهایا ' البته زینب کے هاں شهد کهایا ہے - اب میں قسم کهاتا هوں که آئنده کبهي نه کهاونگا - مگر تم اسکا ذکر کسي سے نه کرنا -

لیکن بخاري کے باب الطلاق میں " هشام بن عروة عن ابیه عن عائشه " کي روایت سے ایک دوسري حدیث بهي موجود ہے ' جو اس سے زیاده مفصل اور بعض جزئیات میں مختلف ہے - مثلاً حضرة زینب کي جگه شهد کا کهانا خود حضرة حفصه کے هاں بیان کیا ہے ' اور حضرت سوده کي نسبت کہا ہے که سب سے پہلے انهوں نے مغافیر کي بو کي نسبت کہا تها - روایت بالا میں صرف حضرة عائشه اور حفصه کا ذکر ہے - لیکن اسمیں بیان کیا گیا ہے که آور بي بیوں کو بهي اسکي خبر دیدي گئي تهي ' اور آنحضرة اس دن جسکے هاں تشریف لیگئے ' اس نے یهي بات کهي که مغافیر کي بو آتي ہے - ایسا هونا درایتاً بهي ضروري معلوم هوتا ہے - اکثر بي بیوں نے ملکر فرداً فرداً کہا هوگا ' جبهي تو آپنے قسم کها لي - ورنه صرف ایک بي بي کے کہنے سے قسم کها لینا مستبعد معلوم هوتا ہے - هم نے بعض ضروري جزئیات اس روایت سے بهي لیلي هیں اور سب کا مشترک ماحصل بیان کردیا ہے - حافـظ ابن حجـر نے فتـح الباري میں اس اختلاف پر نهایت عمده بحث کي ہے اور وجوه تطبیق بیان کردیے هیں - خوف طوالت سے هم نقل نہیں کرسکتے (دیکهو فتح الباري جلد ٩ - صفحه ٣٢٩ مطبوعه مصر)

(واقعه " واذا اسرالنبي ")

(١١) اسی اثنا میں ایک آور واقعه پیش آیا - آنحضرة صلی الله علیه و سلم نے اپني بعض ازواج سے کوئي راز کي بات فرمائي اور تاکید کردي که اسکا ذکر اور کسي سے نه کرنا - لیکن اُن سے ضبط نہوسکا اور ایک دوسري بیوي سے ذکر کردیا - اسي کے متعلق سورۂ تحریم کي یه آیت نازل هوئي :

و اذا اسرالنبي الي بعض ازواجه حدیثاً ' فلما نبأت به واظهره الله علیه عرف بعضه و اعرض عن بعض ' فلما نباها به قالت من انباک هذا ؟ قال نباني [illegible] !	اور جبکه پیغمبر نے اپني بعض بیویوں سے ایک راز کي بات کهي اور اُس نے فاش کردي ' اور خدا نے پیغمبر کو اس کي خبر دیدي تو انهوں نے اسمیں سے کچهه حصه بیان کیا اور کچهه چهوڑ دیا - یه سنکر اس بیوي نے پوچها که آپکو کس نے اسکي خبر دي ؟ فرمایا که اُس خدا نے جسکے علم اور خبرة سے کوئي بات پوشیده نہیں !

بخاري و مسلم کي تمام روایات کے جمع کرنے سے واضح هوتا ہے که " بعض از واجه " سے یہاں مقصود حضرة حفصه هیں - انهوں نے هی حضرة عائشه سے راز کهدیا تها - اسمیں بعض جزئی وہ اختلافات بهي هیں جن پر حافظ ابن حجر نے مفصل بحث کي ہے - لیکن محقق و ارجح یهي ہے که حضرة حفصه اور حضرت عائشه هي سے اسکا تعلق ہے - جن حضرات کو یه بحث تفصیل سے دیکهنا هو وہ فتح الباري جلد (٩) شرح کتاب الطلاق - صفحه (٣٢٩) کو ملاحظه فرمائیں - هم اختصار کیلیے مجبور هیں - البته اس واقعه کے بعض اهم متعلقات و مباحث آگے آئینگے -

(عهد ایلاء اور سي روزۂ علحدگی)

(١٢) غرضکه توسیع نفقه کیلیے تمام ازواج نے متفق هوکر اصرار کرنا شروع کیا - آنحضرة (صلعم) کے استغراق روحاني پر یه دنیا طلبي اسقدر شاق گذري که آپنے عهد کرلیا که ایک ماه تک تمام بیویوں سے کوئي تعلق نه رکهونگا -

جب کچهه زمانه اس علحدگي پر گذر گیا تو صحابۂ کرام کو سخت تشویش هوئي - اُن میں سے اکثر کو خیال هوا که عجب نہیں آپنے تمام ازواج کو طلاق دیدي هو - مگر هیبت نبوت و سطوة رسالت اجازت نہیں دیتي تهي که اس بارے میں آپسے سوال کیا جاے ' حتی که خواص صحابه و مقربین بارگاه رسالت بهي دم بخود اور خاموش تهے -

(١٣) سوء اتفاق یه که اسي زمانے میں آپ گهوڑے سے گر پڑے اور ساق مبارک پر زخم آ گیا - اسکي تکلیف چلنے پهرنے سے مانع تهي ' اسلیے کئي روز تک آپ بالا خانے سے اُتر کر مسجد میں بهي تشریف نه لاسکے - صحابه دریافت حال کو آے تو وهیں بیٹهکر نماز پڑهائي -

جب ایک مہینے کے قریب مدت اسي حالت میں گذر گئي تو صحابه کي تشویش اور زیاده بڑهگئي ' اور ان حالات کو دیکهکر اکثروں کو یقین هوگیا که آپنے طلاق دیدي ہے ' اور اب ازواج مطهرات سے نہیں ملیں گے -

(حـدیث عمـر فـاروق رض)

(١٤) یه حالت کیونکر ختم هوئی ؟ کس کي جرأت محبت و نیاز نے اس تشویش کا خاتمه کیـا ؟ اور کیونکر آیة تخییر نازل هوئي ؟ ان تمام سوالوں کا مفصل جواب اُس مشرح و مطول روایت میں ہے جو حضرة عمر فاروق رضي الله عنه سے صحیحین میں منقول ہے - هم مناسب سمجهتے هیں که وہ پوري حدیث یہاں نقل کردیں ' اور خود حضرة فاروق کي زباني اس تمام واقعه کو معلوم کیا جاے - یه روایت صحیح بخاري میں مختلف طریقوں سے مروي ہے ' اور مختلف ابواب میں اس سے استخراج نتائج و معارف کیا گیا ہے - امام مسلم نے بهي چار مختلف طریقوں سے کتاب الطلاق میں درج کی ہے - بالاتفاق اسکے راوي اول حضرة عبد الله ابن عباس هیں ' اور انسے عبید بن حنین ' سماک ابي زمیل ' اور عبید الله بن ابی ثور وغیره نے روایت کي ہے - ان روایات میں انکے

حصه پاکر عام مسلمان خوشحال و صاحب مال بن جاتے تھے ' مگر خود اس سلطان کونین اور محبوب رب المشرقین کو ایک فقیر العال زندگي کي بھي ضرور یات وما یحتاج حاصل نه تھیں !

(٥) ان حالات کو صحابۂ کرام دیکھتے تھے ' اور جوش محبت وجاں نثاري سے بیقرار ھو ھو جاتے تھے - سب سے زیادہ اسکا اثر آپکي ازواج مطہرات پر پڑتا تھا ' جنھوں نے گو دنیوي جاہ و جلال پر اس محبوب رب العالمین کے حجرۂ فقر و فاقه کو ترجیح دي تھي ' تاھم وہ انسان تھیں ' انساني خواھشیں اور ضرورتیں رکھتي تھیں - عیش و آرام کے ساز و سامان نسہي ' لیکن ایک فقیر سے فقیر زندگي کیلیے بھي کچھه نه کچھه سامان حیات و منزل کي ضرورت ھوتي ھے ؟ اسکا خیال تو اُنھیں ضرور ھونا تھا - اُن میں سے اکثر بي بیاں ایسي تھیں جو امارت و ریاست کے گھروں میں پرورش پا چکي تھیں ' اور انکے ماں باپ امرا و رؤساء وقت میں محسوب تھے - حضرت صفیه خیبر کے امیر اعظم کي صاحب زادي تھیں جو ایک طرح کا شاھي اقتدار رکھتا تھا - حضرۃ ام حبیبــه ابو سفیان کي صاحبزادي تھیں جو اپنے عہد میں جمہوریت حجاز کا پریسیڈنٹ تھا اور قریش کي پوري ریاست رکھتا تھا - اسي طرح حضرۃ جویریه ایک بڑے قبیله کے رئیس وقت کي بیٹي تھیں جس کا نام غالباً (اس وقت ٹھیک یاد نہیں) نبو المصطلق تھا ' حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه بھي ایسے گھروں میں پرورش پائي ھوئي تھیں جنھوں نے گو اپنے مال و متاع کو راہ محبت الہي میں لٹا دیا ھو ' مگر صاحب مال و جاہ اور دارائے شوکت و احتشام ضرور تھے - یعنی حضرۃ ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی الله عنهما -

یه تمام خواتین محترمه آنحضرۃ کے گھر میں آئیں اور اپنے قدیمي شان و شکوہ دنیوي کو انکی عظمت و سطوت روحاني کے آگے بھول گئیں ' تاھم وہ بشر تھیں اور ضرورتیں رکھتي تھیں ' ھر بیوي کو دوسري بیوي کے مقابله میں اقتضاے طبیعۃ نسائیۃ سے اپني حالت کي بہتري و رفعت کا بھي خیال ھوتا تھا - عام مسلمانوں اور صحابه کو مال و متاع غنیمت سے آسودہ حال دیکھتي تھیں اور مال غنیمت میں اپنے لیے کچھه نه پاتي تھیں - ان تمام حالات کا قدرتی نتیجه یه تھا که انھیں اپني تنگ دستي اور غربت و فقر کا احساس ھوتا ' اور جو شہنشاہ تمام دنیا کو سب کچھه دے رھا تھا ' اس سے کچھه نه کچھه اپنے لیے بھي مانگتیں - علی الخصوص جبکه اسکي محبت و عشق کا ان میں سے ھر ایک کو ناز تھا ' اور جو کچھه اپنے لیے مانگنے والي تھیں ' وہ بھی در اصل اسي کے لیے طلب کرنا تھا -

(٦) چنانچه ازواج مطہرات کے طرف سے آپ پر توسیع نفقه کیلیے تقاضے شروع ھوے ' اور ایک مرتبه تمام بي بیوں نے ملکر زور ڈالا که ھماري حالت اس فقر و غربت میں کیسے بسر ھوسکتي ھے ؟ آپکو سب کا خیال ھے مگر خود اپنے گھر کا خیال نہیں - ھماري ضرورتوں کے پورا کرنے کا بھي کچھه سامان کیجیے -

(۷) یه مطالبه اگرچه تمام بي بیوں کي طرف سے تھا مگر دو بي بیوں نے خاص طور پر باھم ایکا کرکے زور ڈالا تھا که ھماري معروضات پوري کي جائیں - چنانچه انھي کي نسبت سورۂ تحریم کي یه آیۃ نازل ھوئي :

ان تتوبا الی الله فقد	اگر تم دونوں خدا کي طرف رجوع کرو تو
صغت قلوبکما ' و ان	یه تمھارے لیے بہتر ھے کیونکه تمھارے
تظاھرا علیــه فان الله	دل مائل ھوچکے ھیں ' اور اگر رسول
ھو مولاہ وجبریل وصالح	الله کے مقابله میں ایکا کروگے تو جان
المومنیــن والمـلایکۃ	لوکه خدا انکا مدد گار ھے - جبریل اور
بعد ذالـک ظھیــر -	نیک مسلمان بھی انھي کے ساتھه ھیں '

اور سب کے بعد ملائکۂ الہي بھي انھي کے مددگار ھیں !

اس ایۃ میں تثنیه کا صیغه " ان تتوبا " اور " قلوبکما " میں آیا ھے جس سے معلوم ھوتا ھے که ایکا کرنے والیں دو بي بیاں تھیں ' لیکن نام کي تصریح نہیں ھے - اس بارے میں اختلافات حدیث کا ذکر آگے آئیگا ' لیکن ارجح خبر یہي ھے که وہ دو بي بیاں حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه تھیں ' جیسا که خود حضرۃ عمر نے حضرۃ ابن عباس سے فرمایا -

(۸) غرضکه ازواج مطہرات کا یه مطالبه غیر معمولي طور پر سخت ھوا اور آنحضرۃ کے سکون خاطر اور حیات فقر و استغنا پر بہت بار گذرا - انکي زندگی روحانی استغراق اور اصلاح عالم و انسانیۃ کے مہمات مقاصد سے اس طرح لبریز تھی که اسمیں اس فکر مال و اسباب دنیوي کو گنجایش نہیں ملسکتي تھي -

(شان نزول لم تحرم ما احل الله)

(۹) اسي اثنا میں ایک اور رنجدہ واقعه بھي پیش آیا جو گو ایک بالکل علحدہ اور مستقل واقعه ھے ' مگر اسکے امتزاج و خلط نے واقعه ایلا میں پیچیدگیاں پیدا کر دي ھیں - یعنی سورۂ تحریم کي ان ابتدائي آیات کا شان نزول :

یا ایھا النبي لم تحرم	اے پیغمبر ! تم اپني بیویوں کي خوشي
مــا احــل الله لــك '	کیلیے اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام
تبتغي مــرضــات	کرتے ھو جو الله نے تمھارے لیے حلال
ازواجك ؟ و الله غفــور	کر دي ھے ؟ اللــه تو بخشنے والا
رحیــم - قد فــرض الله	مہربان ھے - بیشک الله نے تمھارے
لکم تحلــۃ ایمــا نکم '	لیے یه فرض کردیا ھے که اپني قسموں
و الله مولاکم ' و ھو العلیم	کو کھولدو - وہ تمھارا دوست ھے اور سب
الحکیم (٦٦ : ١)	باتوں کو جاننے والا اور انکي حکمتوں پر
	نظر رکھنے والا !

ان آیات کریمه سے معلوم ھوتا ھے که آنحضرۃ صلی الله علیه و سلم نے کوئي ایسي بات اپنے اوپر حرام کرلي تھي جو الله کے طرف سے حلال تھي ' اور اسکے لیے کوئي قسم بھی کھا لي تھي - نیز یه که صرف اپني ازواج کي خوشي کیلیے ایسا کیا تھا -

(١٠) وہ کیا بات تھي ؟ کس بات کیلیے قسم کھائي تھي ؟ ازواج کي خوشي کو اُس سے کیا تعلق تھا ؟ ان سوالات کے جوابات احادیث سے ملتے ھیں ' اور اسي کے متعلق وہ بعض روایات کتب تفسیر و سیر میں درج ھوگئی ھیں جنکو ایک مسخ و بدنما شکل میں اعداء اسلام نے بیان کیا ھے اور جسکي نسبت آپنے دریافت فرمایا ھے -

تفصیلی بحث اُن روایات مختلفه پر آگے آئیگي - یہاں صرف اصلي اور محقق واقعه کو بیان کر دیتا ھوں -

بخاري و مسلم کے ابواب نکاح و طلاق و تفسیر میں یه واقعه بالکل صاف اور غیر پیچیدہ موجود ھے -

ان احادیث کا خلاصه یه ھے که آنحضرۃ کا قاعدہ تھا - عصر کے بعد ازواج مطہرات کے ھاں تھوڑي تھوڑي دیر کیلیے تشریف لایا کرتے تھے - ایک بار آپ کئي دن تک حضرۃ زینب کے ھاں معمول سے زیادہ بیٹھے - حضرۃ عائشه نے اسکا سبب دریافت کیا - معلوم ھوا که آپکو شہد اور شیریني بہت پسند ھے - حضرۃ زینب کے پاس کہیں سے شہد آگیا ھے - وہ آپکي خدمت میں پیش کرتي ھیں - اسکے تناول فرمانے میں معمول سے زیادہ دیر ھو جاتي ھے -

رشک اور غیرت محبت جنس اُناث کا وہ فطري جذبه ھے جس کے آگے کسي جذبے کي نہیں چلتي - حضرۃ عائشه کو یه معلوم کرکے باقتضاء ضعف بشریت رشک ھوا - وہ سمجھه گئیں که حضرۃ زینب نے یه تدبیر آنحضرۃ کو زیادہ عرصے تک ٹھہرانے کي نکالي ھے - پس کوئي نه کوئي تدبیر اسکے توڑ کی بھی کرنی چاھیے - انھوں نے ایک تدبیر سونچی اور حضرۃ حفصه بھی اسمیں شریک

انهوں نے یه بات اس زور سے کہي که مجھسے کوئي جواب نه دیا گیا اور میں خاموش اٹھکر چلا آیا -

اسي زمانے کا واقعه ہے که میرے همسایے میں ایک انصاري رهتا تها - هم اور وہ دونوں باري باري ایک دن درمیان دیکر آنحضرة کي خدمت میں حاضر هوا کرتے تھے - اور ایک دوسرے کو اپني حاضریوں کے حالات سنا دیا کرتے تھے - یه وہ وقت تھا که مدینه میں دشمنوں کے حملوں کي هر وقت توقع کي جاتي تهي اور خود مجھے ملوک غسان میں سے ایک پادشاہ کی طرف سے کھٹکا تها که وہ حمله کرنے والا ہے -

ایک دن رات کو میرے انصاري همسایے نے بالکل نا وقت دروازے پر دستک دي اور پکارا که دروازہ کھولو دروازہ کھولو! میں گھبرایا هوا گیا اور پوچھا خیر ہے ' کیا غساني مدینه پر چڑھ آے ؟ اس نے کہا که نہیں ' مگر اس سے بهي بڑھکر حادثه هوا ' یعنے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدي !

میں نے کہا که یه سب کچھ حفصه و عائشه هي کي ان باتوں سے هوا هوگا جو وہ آنحضرة کے ساتھ کیا کرتي تهیں - میں نے کپڑے پہنے اور سیدھا مدینه پہنچا - انحضرة نماز صبح کے بعد بالاخانے پر تشریف لیگئے - مسجد میں لوگ بیٹھے تھے اور غمگین تھے - مجھسے صبر نہوا - بالا خانے کے نیچے آیا اور آنحضرة کے حبشي غلام سے کہا که میري اطلاع دو - مگر باریابي کي اجازت نه آئي - کچھ وقفه کے بعد پھر دوبارہ آیا اور غلام سے کہا که میري حاضري کیلیے اجازت طلب کر - جب کچھ جواب نه آیا تو مجھسے صبر نہوسکا - بے اختیارانه پکار اٹھا که شاید رسول الله خیال فرماتے هیں که میں اپني لڑکي حفصه کي سفارش کرنے آیا هوں - خدا کي قسم ! میں تو صرف رسول الله کي رضا کا بندہ هوں - اگر وہ حکم دیں تو خود اپنے هاتھ سے حفصه کي گردن اڑادوں !

غرض اس بار اذن ملگیا اور میں بالاخانے کے اوپر پہنچا - کیا دیکھتا هوں که سرور کائنات ایک کھري چارپائي پر لیٹے هیں اور آپکے جسم اقدس پر بانوں کے نشان پڑگئے هیں - گھر کے ساز و سامان کا یه حال ہے که ایک طرف مٹھي بھر جو کے دانے پڑے هیں - ایک کونے میں کسي جانور کی کھال رکھی ہے - دوسري کھال ایک طرف لٹک رهی ہے !

یه حالت دیکھکر میرا دل بے قابو هوگیا اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاري هوگئے - انحضرة نے فرمایا که عمر! تم روتے کیوں هو ؟ عرض کي که رونے کي اس سے زیادہ بات کیا هوگي ؟ آج قیصر او رکسری عیش و راحت کے مزے لوٹ رهے هیں حالانکه خدا کی بندگی سے غافل هیں' مگر آپ سرور دو جهاں هوکر اس حالت میں هیں که گھر میں ایک چیز بھی آرام کی میسر نہیں اور کھري چارپائي کے نشان جسم مبارک پر نمایاں هیں ! !

حضور نے فرمایا که هاں ٹھیک ہے - لیکن کیا تم اس پر راضی نہیں که قیصر و کسری دنیا لیں اور همیں آخرت نصیب هو ؟

میں نے پوچھا که کیا حضور نے ازواج کو طلاق دیدي ؟ فرمایا نہیں- یه سنتے هی میں اسقدر خوش هوا که میري زبان سے الله اکبر کا نعرہ نکل گیا - پھر میں نے آپکی تفریح خاطر کیلیے عرض کیا که هم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب تھے لیکن یہاں آکر دیکھا که رنگ دوسرا ہے - اسپر آپ متبسم هوے - پھر میں نے اپنی وہ سرگذشت عرض کی جو حفصه اور ام سلمه کے ساتھ پیش آئی تھی - اسپر آپ دو بارہ متبسم هوے - آخر میں عرض کی که مسجد میں لوگ مغموم بیٹھے هیں - اجازت ملے که انهیں بهی جا کر خبر دیدوں که طلاق کا خیال غلط ہے -

اسکے بعد آپ حضرة عائشه کے هاں تشریف لیگئے - انهوں نے عرض کیا که آپنے ایک مہینے تک ایلاء کرنے کا عهد کیا تها - ابھی اسمیں ایک دن باقی ہے - آپنے کہا که انتیس دن کا بھی تو مہینا ہوتا ہے ؟ ...."

(بعض نتائج و بصائر)

اس حدیث طویل کے نقل کرنے سے مقصود اصلی واقعه ایلاء وتخییر کے متعلق معلومات صحیحه کا حصول تها ' لیکن ضمناً جن امور ومسائل پر اس سے روشنی پڑتی ہے ' نہایت مختصر لفظوں میں انکی طرف اشارہ کرونگا -

شارحین بخاري نے اس حدیث سے بے شمار باتیں پیدا کی هیں - خود امام بخاري نے تحصیل علم ' تحقیق و سوال ' احکام نکاح ' احکام اطلاق ' نصیحت والدین وغیرہ وغیرہ متعدد مسائل میں اسی ایک روایت سے حسب عادت تبویب کی ہے -

(۱) اسلام سے قبل عورتوں کي کیا حالت تهي اور اسلام نے کس طرح اسمیں انقلاب پیدا کردیا ؟ حضرت عمر کہتے هیں که اسلام سے پہلے هم عورتوں کا کوئي حق اپنے اوپر نہیں سمجھتے تھے - اسلام نے جب انکے حقوق گنوائے تو همیں تسلیم کرنا پڑا -

(۲) حضرت ابن عباس کے اس شوق تحقیق و تلاش علو اسناد کو دیکھیے که صرف ایک آیت کے متعلق تحقیق کرنے کیلیے کامل سال بھر تک کوشش کرتے رهے - اس سے فن تفسیر کے متعلق بهي انکے جد و جهد کا حال معلوم هوتا ہے - جب ایک آیة کے شان نزول کیلیے یه حال تها تو پورے قرآن کرم کے معارف کو کس سعي و جهد سے حاصل کیا هوگا ؟

(۳) الله اکبر! یه کیا چیز تهي که خلفاء راشدین رهتے تو تهے اس مساوات اور فقر و زهد کے ساتھ که کوئي تمیز اعلیٰ و ادنی کي نه تهي ' مگر پھر بهي هیبت و صولت ربانی کا یه حال تها که عمر فاروق کے آگے خود صحابه کي زبانیں نہیں کھلتی تهیں ! ولنعم ما قیل :

هیبت حق ست ' ایں از خلق نیست !
هیبت این مرد صاحب دلق نیست !

(۴) حضرة سرور کائنات کی اس حیاة مقدسه کا نقشه سامنے آجاتا ہے جو ایک طرف تو دوجهاں کی پادشاهت اپنے سامنے دیکھتی تهی ' دوسري طرف چارپائی پر بچھانے کیلیے ایک کمل بهی پاس نه تها :

مقام اس برزخ کبری میں تها حرف مشدد کا !

(۵) صحابه کی محبت اور جاں نثاري که شمع رسالت پر پروانه صفت نثار تھے - حضرة عمر نے کہا که اپنے هاتھ سے اپنی بیٹیکا سر قلم کر دونگا - همیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاهیے که کیا حال ہے ؟

(۶) حضرة عمر (رض) کی جلالة مرتبة اس سے واضح هوتی ہے - نیز وہ تقرب جو دربار رسالت میں انهیں حاصل تها - حضرة ام سلمه نے جھنجھلا کر کہا که تم سب باتوں میں دخیل هوگئے - اب آنحضرة کے گھر کے معاملے میں بهي دخل دینے لگے هو ؟ جب آپنے یه واقعه بیان کیا تو آنحضرة متبسم هوے !

(۷) اس سے یه مسئله بهي نکلتا ہے که باپ کا اپني بیٹي کے مکان میں بلا اجازت شوهر جانا درست ہے - حضرة عمر حضرة حفصه کے هاں بلا اذن آنحضرة کے تشریف لیگئے -

(۸) ایک بڑا اهم نکته یه حل هوتا ہے که اس وقت مدینه کس طرح دشمنوں کے نرغے میں تها ' اور هر وقت حملوں کا خوف تها ؟ حتی که جب انصاری همسایے نے کہا که دروازہ کھولو تو حضرة عمر بول اٹھے که کیا دشمن مدینے پر چڑھ آئے هیں ؟ پھر جو لوگ کہتے هیں که آنحضرة نے قیام مدینه کے زمانے میں خود حملے کیے ' انکا یه کہنا کس قدر غلط اور خلاف واقعه ہے ؟

(۹) آنحضرة کي منزلي زندگي کي شفقت و نرمي ' تحمل و درگذر ' رفق و لینت ' اور بیویوں کے ساتھ صبر وبرداشت کا سلوک - اس سے جهاں اس خلق عظیم کي زندگي سامنے آتي ہے ' وهاں انکا اسوۂ حسنه هم سے مطالبه بھی کرتا ہے که اپنی بیویوں سے محبت و نرمی کریں ' اور همیشه شفقت و سلوک اور درگذر و رفق سے پیش آئیں که یه آبگینه بہت هی نازک ہے !

متفق علیه روایت عبید الله بن حنین کي هے جو حضرة عباس کے غلام تھے - هم اسی روایت کو یہاں پہلے نقل کر دیتے هیں :

" عن عبید بن حنین انه سمع ابن عباس رضی الله عنهما یحدث - انه قال : مکثت سنة ارید ان اسال عمر بن الخطاب عن اية فما استطیع ان اسأله هیبة له ' حتی خرج حاجا فخرجت معه ' فلما رجعت و کنا ببعض الطریق ' عدل الی الاراک لحاجة له - قال : فوقفت له حتی فرغ ثم سرت معه ' فقلت یا امیر المؤمنین ! من اللتان تظاهرتا علی النبی صلی الله علیه وسلم من ازواجه ؟ فقال تلك حفصة و عائشة - قال : فقلت و الله ان کنت لا رید ان اسالك عن هذا منذ سنة ' فما أستطیع هیبة لك - قال : فلا تفعل ما ظننت ان عندی من علم فاسالنی ' فان کان لی علم خبرتك به - قال ثم قال عمر : و الله ان کنا فی الجاهلیة ما نعد للنساء امراً حتی انزل الله فیهن ما أنزل ' و قسم لهن ما قسم ' قال : فبینا انا فی امر اتامره اذ قالت امرأتی لوصنعت کذا و کذا قال : فقلت لها ما لك و لما ههنا فیما تکلفك فی امر اریده ' فقالت لی عجباً لك یا ابن الخطاب ! ما ترید ان تراجع انت و ان ابنتك لتراجع رسول الله صلی الله علیه و سلم حتی یظل یومه غضبان ! فقام عمر فأخذ رداءه مکانه حتی دخل علی حفصة ' فقال لها یا بنیة ! انك لتراجعین رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یظل یومه غضبان ؟ فقالت حفصة : والله انا لنراجعه ' فقلت تعلمین انی احذرک عقوبة الله و غضب رسوله صلی الله علیه وسلم - یا بنیة لا تغرنك هذه التی اعجبها حسنها حب رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاها (یرید عائشة -) قال : ثم خرجت حتی دخلت علی ام سلمة لقرابتی منها فکلمتها ' فقالت ام سلمة : عجباً لك یا ابن الخطاب ! دخلت فی کل شی حتی تبتغی ان تدخل بین رسول الله صلی الله علیه وسلم و ازواجه ؟ فاخذتني والله اخذا کسرتنی عن بعض ما کنت اجد - فخرجت من عندها و کان لی صاحب من الانصار اذا غبت ' اتانی بالخبر ' و اذا غاب کنت انا آتیه بالخبر ' و نحن نتخوف ملکا من ملوک غسان ذکر لنا انه یرید ان یسیر الینا فقد امتلاءت صدورنا منه - فاذا صاحبی الانصاری یدق الباب - فقال افتح افتح فقلت جاء الغسانی ؟ فقال بل اشد من ذلك - اعتزل رسول الله صلی الله علیه وسلم ازواجه - فقلت رغم انف حفصة و عائشة - فاخذت ثوبی فأخرج حتی جئت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مشربة له یرقی علیها بعجلة و غلام لرسول الله صلی الله علیه وسلم اسود علی راس الدرجة - فقلت له قل هذا عمر بن الخطاب فاذن لی - قال عمر : فقصصت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث ' فلما بلغت حدیث أم سلمة ' تبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم - و انه لعلی حصیر ما بینه و بینه شی ' و تحت راسه وسادة من ادم حشوها لیف و ان عند رجلیه قرظاً مصبوباً و عند رأسه اهب معلقة ' فرأیت أثر الحصیر فی جنبه فبکیت فقال یبکیك ؟ فقلت یا رسول الله ! ان کسری و قیصر فیما هما فیه و أنت رسول الله ! فقال أما ترضی أن تکون لهم الدنیا و لنا الا خرة ؟ "

(خلاصهٔ بیان)

لیکن اسی واقعه کو امام بخاري نے کتاب العلم میں عبید الله بن ابی ثور کی روایت سے بھی درج کیا هے - وہ جزئیات بیان میں زیادہ مشرح و مفصل هے - علی الخصوص حضرت عمر اور آنحضرة کا مکالمه زیادہ تفصیل سے اسمیں بیان کیا گیا هے - امام مسلم کی روایات میں بھی بعض زیادہ تفصیلات هیں - هم بخوف طوالت کتاب العلم والی روایة کو نہیں نقل کرسکتے ' مگر ان تمام روایات کو سامنے رکھکر انکا مشترک اور مربوط و مرتب خلاصه باحتیاط درج کردیتے هیں - به نسبت ایک هی روایت کے ترجمه کردینے کے یه زیادہ مفید هوگا - علاوہ اصل واقعه کے جو ضمنی روشنی اس روایت سے آنحضرة کی سیرة طیبه ' فقر و استغنا ' عورتوں کے حقوق ' اسلام کی حمایت حقوق نسواں ' زنان عرب کی حالت میں انقلاب ' صحابه کا عشق رسول ' حضرة عمر کے مدارج علیه اور راہ محبت رسول میں بیخودانه سرشاري ' اور اسی طرح کے بے شمار امور ومسائل پر پڑتی هے ' اسکے لحاظ سے بھی اس کا مفصل و جامع خلاصه درج کرنا بہت ضروري تھا :

" حضرت عبد الله ابن عباس (رض) کہتے هیں که میں سال بھر تک اراده کرتا رها که حضرة عمر (رض) سے قران کریم کی ایک آیت کی نسبت پوچھوں ' لیکن انکی هیبت و رعب سے میري همت پست هوجاتی تھي اور پوچھنے کي نوبت نہیں آتي تھي - ایک مرتبه ایسا هوا که حضرة عمر حج کیلیے نکلے اور میں بھي انکے همراہ روانه هوا - جب حج سے فارغ هوکر هم لوگ واپس آ رهے تھے تو راستے میں ایک اچھا موقعه گفتگو کا هاتھه آگیا اور میں نے اس مہلت کو غنیمت سمجھکر اپنے قدیمي ارادے کو پورا کرنا چاها - میں نے عرض کیا که امیر المومنین ! آنحضرة کي وہ کون دو بیویاں تھیں جنھوں نے اپنے مطالبات کیلیے ایکا کرکے آنحضرة پر زور ڈالا تھا ' اور جس کا ذکر خدا تعالی نے " و ان تظاهرا علیه " میں کیا هے ؟

حضرة عمر نے فرمایا " عائشه اور حفصه " اسپر میں نے کہا که و الله - میں ایک سال سے اراده کر رها تھا که اس بارے میں اپ سے پوچھوں مگر آپکے رعب سے میري زبان نہیں کھلتي تھي -

حضرة عمر نے کہا : " اسکا کچھه خیال نه کرو - جو بات مجھے معلوم هے میں بیان کرنے کیلیے موجود هوں "

اسکے بعد حضرة عمر نے اس واقعه پر ایک مفصل و مشرح تقریر کي - انھوں نے کہا که " ایام جاهلیة میں هم لوگوں کا عورتوں کے ساتھه یه سلوک تھا که کسي طرح کے حقوق انھیں حاصل نه تھے - هم سمجتے تھے که عورتیں کوئي چیز نہیں هیں - لیکن جب اسلام آیا اور الله تعالی نے انکے حقوق کے متعلق آیات نازل کیں اور انکا حق هم پر قرار پا یا ' تو هماري عورتوں کي حالت بالکل بدل گئي اور اپنا حق مانگنے میں وہ نہایت جري هوگئیں -

ایک مرتبه کا واقعه هے که کسی بات پر حسب عادت قدیمي میں نے اپنی بیوي کو ڈانٹا اور باهم تکرار سي هوگئي - اس نے الٹ کر ویسا هي جواب دیا اور سختي سے بات کی - میں نے کہا : تمھیں کیا هوگیا هے ؟ میری بات کا اسطرح جواب دیتے ؟ وہ بولی که سبحان الله ! تم کیا هو که میں تمھیں جواب نه دوں - تمھاری بیٹی (حفصه) تو خود رسول الله صلعم کو برابر کا جواب دیتی هے - حتی که دن دن بھر انسے روٹھی رهتی هے !

یه سنکر میں نے اپنے دل میں کہا ' یه تو عجیب بات هوئی - فوراً اٹھکر حفصه (حضرة عمر کی صاحبزادی اور آنحضرت کی زوجهٔ مطهرہ) کے پاس پہنچا اور پوچھا که بیٹی ! کیا یه سچ هے که تم آنحضرة سے سوال جواب کرتی هو اور دن دن بھر روٹھی رهتي هو ؟ اور کیا اور بیویاں بھي ایسا هي کرتي هیں ؟ حفصه نے کہا که هاں بیشک هم ایسا کرتے هیں - مجھے سخت غصه آیا اور میں نے که تجھے الله کي سزا اور اسکے رسول کے غضب سے ڈرنا چاهیے - رسول الله کي ناراضي عین خدا کي ناراضي هے - یه کیا هے جو تم اسطرح انھیں ناراض کرتي هو ؟ تجھے حضرة عائشه کی کوئی نظیر دیکھکر بھول نه جانا چاهیے جس سے آنحضرة بہت محبت فرماتے هیں - والله اگر انھیں میرا خیال نہوتا تو وہ تجھے طلاق دیچکے هوتے - تجھکو جو کچھه مانگنا هو مجھسے مانگ - آنحضرت کو کیوں تکلیف دیتی هے ؟

اسکے بعد میں ام سلمه (آنحضرة کی دوسري زوجهٔ مطهرہ) کے هاں آیا کیونکه قرابت کی وجه سے مجھے زیادہ موقعه دریافت حال اور ملاقات کا حاصل تھا - میں نے انسے بھی وہ تمام باتیں کہیں جو اپنی بیٹی سے کہی تھیں - لیکن انھوں نے سنتے هی جواب دیا که اے ابن خطاب ! تمھاري حالت تو بڑي هی عجیب هے ! تم هر معاملے میں دخیل هوگئے - اور اب یه نوبت آگئی که رسول الله اور انکی بیویوں کے معاملے میں بھی دخل دینے لگے هو ؟

" عام خواهش " کس شے کا نام ہے' جسکا اسقدر شور مچایا جاتا ہے اور جسکے برتے پر گورنمنت سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی آرزو ہے ؟ اگر " عام راے " کے معلوم کرنے کا وسیله یه جلسے نہیں هیں تو مسلمانوں کے اندر عام راے کا وجود هي نہیں ہے' حالانکه گذشته چند سالوں کے اندر سب سے زیادہ دعوا عام راے کا قولاً و عملاً مسلمانوں هی نے کیا ہے - میں پوچھتا هوں که جسقدر جلسے طرابلس اور بلقان کیلیے هوے ' جسقدر تجویزیں صلیبي مظالم اور مسلمانان مقدونیا و البانیا کی مظلومي کے متعلق پاس کي گئیں نیز جسقدر صدائیں ایڈریا نوپل کے عود کے بعد اسلامي هند نے بلند کیں' وہ کن جلسوں سے اُٹھي تھیں ؟ اور کن لوگوں نے اُنھیں منعقد کیا تھا ؟ اگر کسي مسئله کي تحریک کرنے کا یه مطلب ہے که خود ملک میں کوئی خیال نہیں تو اس دلیل سے تو طرابلس و بلقان کے جلسے تک بالکل ملیا میٹ هو جاتے هیں' کیونکه نه صرف انکے لیے اخباروں نے تحریک هی کي بلکه واقعه یه ہے که خاص خاص لوگوں هي نے جوش اور هیجان پیدا کرایا - شاید یه کہنا کسی کے نزدیک بھی مبالغه نہوگا که طرابلس و بلقان کے مسئله میں الهـلال نے تحریک و دعوۃ کا کام خاص طور پر کیا ہے - پھر اگر اُس وقت الهلال کا لکھنا اور هر طرح ظاهر و باطن کوشش کرنے " عام راے " کی صحت کو نقصان نه پہنچا سکا تو العجب ثم العجب که آج ندوہ کے متعلق اسکا سعی کرنا یه مطلب رکھے که جو کچھه هوا صرف اسی کی تحریک سے هوا' اور خود کسی جلسے کے انعقاد کیلیے فرشتے آسمان سے نازل نه هوے ؟

میرعزیز نادانوں ! فرشتے تو اب کسي جلسے کا بھی پیام لیکر نہیں آتے' اور وحي الهي سے کوئی بھي جلسه منعقد نہیں کرتا - انسانوں هي کي تحریک هر جگهه کام کرتي ہے - هندوستان هي نہیں بلکه تمام آور جمهوري اصول پر چلنے والے ممالک کا بھي یہي حال ہے - عام راے اسي کو کہتے هیں که کسي مسئله کی اهمیت کو محسوس کرکے چند اشخاص سب سے پہلے لوگوں کو توجه دلاتے هیں ' اور جس شے کو اپنے عقیدے میں ضروري اور اهم سمجھتے هیں' اسکي اهمیت کا عام اعتراف کرانے کي سعي کرتے هیں - پھر لوگ انکي سنتے هیں اور انکے بیانات پر کان دھرتے هیں - یہاں تک که تحریک کي قوت اپنا کام کرتي ہے ' اور ایک هیجان و جوش عام پیدا هوجاتا ہے - پھر وهي صدا جو پہلے محدود تھي عام هوجاتي ہے ' اور وهي خیالات جو پہلے ایک یا چند شخصوں کے قلم سے نکلتے تھے' هر مجمع اور مجلس کی طرف سے شائع هونے لگتے هیں - اسي کا نام عام راے ہے اور دنیا کي تمام قوتیں مجبور هیں که اسي کو عام راے سمجھیں اور اُسکے آگے سر جھکادیں !

یه کانپور کي مسجد کا معامله همارے سامنے ہے - یقیناً الهلال نے اسکے لیے اپنے تئیں وقف کردیا ' اور علاوہ اخبار کے شخصاً بھي هر طرح کوشش کي ' مختلف مقامات میں لیکچر دیے ' چندے کي تحریکیں کیں ' انجمنوں کو خواب غفلت سے چونکا یا ' اور بالکل اسی طرح بعض اور ارباب غیرت و قوت نے بھی اپني تمام کوششوں کو اس راہ میں وقف کر دیا - لیکن ایسا هونا نه تو عام راے کے وجود سے انکار کي وجه هو سکتا تھا ' اور نه اُن جلسه اور جماعتوں نے محض چند اشخاص کے کہدینے سے ایسا کیا تھا - مسئله اهم' واقعی' اور سچا تھا ' خانۂ خدا کي محبت هر مومن دل میں تھي' اور شهداے راہ الهي کے درد سے هر دل بیقرار تھا - پس چونکه بات سچي اور حقیقي تھي ' اسلیے سب نے کہی' اور درد بناوٹی نه تھا ' اسلیے کوئي نه تھا جسکے منه سے چیخ نه نکلی - سر جیمس مسٹن کي گو نمنٹ نے کہا که یه " چند مفسدوں کي کارستاني ہے" مگر خدا نے' اسکے قانون صداقت نے' زمانے کی طاقت نے ' اور پیش آنے والے واقعات و نتائج نے اس الزام کو جھٹلایا اور " عام راے " کے آگے بڑے بڑے سرکشوں کو بالاخر عاجزانه گردن جھکا دیني پڑي -

هم عمل اور حرکت کے عهد میں هیں ' همارے اصلی کام ندوہ کے مسئله سے زیادہ اهم هیں - هم کو آینده چپ هوکر بیٹھه نہیں جانا ہے بلکه کام کرنا ہے ' اور همارے مقاصد کے مخالف و منکر بڑے هی هوشیار اور چالاکیوں اور شرارتوں کے پیکر هیں - پس خدا کیلیے اصلاح ندوہ کي ضد میں آکر ایسے هفوات منهه سے نه نکالو جو نه صرف یه که واقعیت کے خلاف هیں - بلکه کل کو مخالفوں کے هاتهه میں همارا سر کچلنے اور هماري آوازوں کو جھٹلانے اور رد کردینے کیلیے ایک بڑا بھاري پتھر دیدینے والے هیں - نـدوہ کا مسئـله دس مئي کو تھا' لیکن ملک اور قوم کا مسئله روز همارے سامنے آتا ہے - هم اپنی خواهشوں کو گورنمنت سے منوانا چاهتے هیں' اور اپني عام راے کو اسکے هاتھوں ذلیل کرانا پسند نہیں کرتے - همیں بہت کچھه لینا ہے اور بہت سے کام هیں جنکے لیے عام صدائیں بلند کرنی هیں - اگر آج تمنے یه کہدیا که پچاس سے زائد جلسوں کا هونا " عام راے " نہیں تو بتلاو که کل کو کسی بڑے سے بڑے مسئله کیلیے بھي جسے تم بڑا سمجھتے هو ' کس طرح عام راے کا ثبوت دوگے ' اور ان جلسوں کي تحقیر کرکے اور کونسے جلسے لاوگے جنکي تجویزوں کے ذریعه گورنمنت کے سامنے کھڑے هوگے ؟

جبکه وہ کہیگي که جلسوں کا هونا عام راے کا ثبوت نہیں' تو اسکا جواب همارے پاس کیا هوگا کیونکه تمام ملک کے پچاس سے زائد باقاعده مجالس کوئی شے نہیں هیں ؟

اصل یه ہے که جو لوگ ان جلسوں کي تحقیر کرتے هیں ' انھیں شاید اسکي چنداں پروا بھي نہیں ہے که اسکا اثر عام اسلامي و ملکي فوائد پر کیا پڑیگا' نیز وہ گورنمنت اور حکام کے مقابلے میں قوم کي کامیابي کے کچھه ایسے شائق بھي نہیں - اگر ایسا هي ہے تو پھر ایسے لوگوں کو اسپر توجه دلانا بیکار ہے - البته اصحاب فکر و راے کو سونچنا چاهیے که عام مجالس کي تحقیر کا خیال کس درجه مہلک اور خطرناک غلطي ہے !

اگر میں ان جلسوں کے متعلق فرداً فرداً بحث کروں تو انکي اهمیت کا مسئله پوري طرح روشني میں آ جاے ' مگر اصولاً اس طریق بحث کي ضرورت نہیں سمجھتا - یه جلسے کیسے بھي هوں ' باقاعده هوں یا بے ضابطه ' الهام آسماني سے منعقد هوے هوں ' یا اشارہ انساني سے - انکے لیے الهلال نے زور دیا هو یا کامریڈ نے - لیکن همارے جلسے یہي هیں - هماري صدائیں انهي میں سے اُٹھتي هیں - هماري موجوده عـام راے انهي سے عبارت ہے اور انکو الگ کر دینے کے بعد همارے پاس اور کچھه نہیں رهتا - بلقـان و طرابلس کے تمـام مسـائل کے متعلـق انهي کے ذریعه هم نے کام کیا - مسجـد کانپور کا مسئلـه انهی کي صداؤں سے عبارت ہے - همارے کاموں کي بنیاد اور همـارے احتجاج کي قوت صرف انهي میں پوشیده ہے - پس جسکا جي چاهے انھیں تسلیم کرے' جسکا جي چاهے تسلیم نه کرے ' مگـر جب کام کا وقت آئیـگا تو تمـام قوم اور گورنمنت مجبـور هوگي که انهی کو تسلیـم کرے ' اور انهي کو سب کچھه قـرار دے - انـکار کرنے والے آفتاب کے وجود سے عین دو پهرکو بھي انکار کردے سکتے هیں لیکن روشنی کا سلسله تاریکي کا سوال نہیں بن جا سکتا : فتفکروا وتدبروا یا اولی الالباب -

مدارس اسلامیه

مسئلهٔ بقاؤ اصلاح ندوه

۱۰ مئی سے پہلے اور اسکے بعد

رب احکم بالحق ' و ربنا
الرحمن المستعان علی ماتصفون !

گذشته اشاعت میں جو کچهه لکها جاچکا هے ' وه جلسے کے حالات و نتائج پر ایک عام نظر تهي - آج بعض خاص حیثیتوں سے ایک دوسري نظر ڈالنا چاهتا هوں - یه جلسه همارے لیے عبرة و تذکیر کا ایک عظیم الاثر واقعه هے اور همارے عام مجامع اور مجلسي کاموں کیلیے اسمیں بڑي بڑي عبرتیں پوشیده هیں - ایسے واقعات کا نهایت غور و فکر سے مطالعه کرنا چاهیے - انسان کي سب سے بڑي عقلمندي عبرت پذیري ' مگر سب سے بڑي غلطي غفلت و اغماض هے : ان فی ذلک لذکری ' لمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید -

(طریق انعقاد و دعوة کار)

هم آج نصف صدي سے بڑے بڑے مجلسي کاموں میں منهمک هیں - بیس برس سے کانفرنسیں منعقد هوتي هیں ' اور بڑي بڑي انجمنوں کے علاوه وقتي مصالح و ضروریات کیلیے عظیم الشان مجلسوں کا اعلان هوتا هے - لیکن افسوس هے که ابتک همارے پاس طریق انعقاد مجالس و صحت کار کیلیے نه تو کوئي متفقه اصول هے اور نه کوئی معیار - جس جلسے کو لوگ چاهتے هیں باقاعده کهدیتے هیں ' جسکو چاهتے هیں خلاف قاعده کهدیتے هیں - ایک هي جماعت کو کچهه لوگ تسلیم کرلیتے هیں ' کچهه لوگ انکار کردیتے هیں - نه تو تسلیم کرنے والوں کے پاس کوئي اصول هے اور نه انکار کرنے والوں کے پاس کوئي معیار-

کبهي اسپر بهت زور دیا جاتا هے که " رازداري" کوئی شے نهیں اور جمهوري کاموں کے یه معنی هیں که بالکل علانیه هوں اور انمیں کوئي راز نهو- لیکن پهر بعض عقلمند لوگوں کو اصرار هوتا هے که اس عام کلیه میں استثنا ضرور هونا چاهیے - حقیقی عمومیت و جمهوریت ایک مفهوم ذهنی یا ادعاء خیالي هے ' اورکبهي بهي اسکا وجود خارج میں نظر نه آیا - اس عموم میں کچهه نه کچهه خصوص کي گنجایش رکهني هي پڑیگي اور ذمه داري کے کاموں میں رازداري کے بغیر چاره نهیں -

پهر یه بهی کها جاتا هے که اگر جماعت کے فوائد کا پاس کرنے والے رازداري سے کام کریں تو وه عین جمهوري کام هے ' لیکن جن لوگوں کو جماعت کے فوائد عزیز نهیں ' انکے لیے رازداري جائز نهیں هوسکتي -

مگر اسپر سوال هوتا هے که اشخاص کي اس حیثیت کا کیونکر فیصله هو کیونکه محض ادعا تو اسکے لیے کافي نهیں -

غرضکه کوئي متفق اصول اس بارے میں قوم کے سامنے نهیں هے ' اور ایک افسوس ناک طوائف الملوکي اس بارے میں پهیلي هوئي هے -

لیکن ۱۰ - مئي کا جلسه في الحقیقة اس بحث و مناقشه کا ایک عملي فیصله هے ' اور ایسا فیصله هے جسکو اگر تسلیم نه کیا جاے تو اس مبحث کا کوئی فیصله بهي عملاً ممکن نهوگا - باوجود قلت وقت و فقدان فرصت ' جس طرح اسکی تجویز هوئي ' اور جس طرح اسکے انعقاد کا سامان کیا گیا ' وه اسکے لیے ایک بهتر نمونه هے که عام قومي مجالس کو کس طرح منعقد هونا چاهیے - اور یه ایک بهت بڑي بصیرة هے جو اس جلسے سے هم همیشه کیلیے حاصل کرسکتے هیں -

(ایک خطرناک اور مهلک سعي)

سب سے پہلے همارے سامنے وه کثیر التعداد جلسے آتے هیں جو هندوستان کے مختلف حصوں میں مسئلهٔ ندوه کے متعلق منعقد هوے ' اور جنکي نسبت پورے اعتماد کے ساتهه کها جاسکتا هے که اس وقت تک کسی بڑے سے بڑے مسئله کے لیے بهي اس سے زیاده عام آواز نهیں اٹهی هے ' جسقدر که اصلاح ندوه کیلیے اور ایک آزاد کمیٹي یا کمیشن کیلیے هندوستان کے هرگوشے سے متفقاً اٹهی ' اور ایک هي وقت میں اٹهي -

لیکن کچهه لوگ هیں جو ان جلسوں کي نسبت کهتے هیں که یه کوئي چیز نهیں ' اور انهیں کسي طرح بهي عام راے کا خطاب نهیں دیا جا سکتا - انکي بڑي دلیل یه هے که خود کسي وحي آسماني یا الهام قلبي کي بنا پر انکا انعقاد نهیں هوا بلکه بعض لوگوں کي کوشش اور سعی سے هوا - ایسے جلسے جب چاهیں هر جگه کرادیسکتے هیں - انکي کوئي وقعت نهیں هوسکتي -

لیکن قطع نظر اس منطق کے جو ان کي تضعیف و تحقیر میں اختیار کي گئي هے ' سب سے پهلا سوال ان بزرگوں سے یه هونا چاهیے که انکے ایسا کهنے میں اور اس منطق میں جو مسئله مسجد کانپور کے متعلق حکام کام میں لائے تهے ' کیا فرق هے ؟ سر جیمس مسٹن کي گورنمنٹ بهي بعینه یهي کهتي تهي که خود عام پبلک کو کوئي خیال نهیں هے - صرف چند آدمي هیں جو هر جگه جلسے کراتے هیں اور جنکي مختلف صدائیں اٹهه رهي هیں وه در اصل ایک هی صدا کی سازشی بازگشت هے !

پهر کونسي وجه هے که یه منطق اس وقت تو تسلیم نهیں کی گئي اور اسکو قوم کی تحقیر اور اسلامي اتحاد کي توهین سمجها گیا ' مگر آج ندوه کے مسئلے میں بلا تکلف اسي حربے سے کام لیا جا رها هے ؟

مجهے افسوس هے که اس استدلال سے کام لینے میں میں نے اُن بزرگوں کو بهي تیز زبان پایا هے جنهوں نے مسئلهٔ مسجد کانپور میں عام راے کی وکالت میں خاص حصه لیا تها - پهر کیا مناسب نهوگا که وه اس سوال پر غور کریں ؟

اصل یه هے که لوگ جو کچهه کهتے هیں ' اسے خود اتنا نهیں سمجهتے جتنا دوسرا سمجهه سکتا هے اور سمجهتا هے - اگر مسئلهٔ ندوه کے متعلق وه پچاس سے زائد اسلامي جلسے کوئی چیز نهیں ' جو هندوستان کے تمام شهروں بلکه قصبوں اور دیهاتوں تک میں منعقد هوے ' تو اسکے یه معني هیں که آپ گورنمنٹ کو ' حکام کو ' انکے پرستاروں کو ' اور قومي و ملکي خواهشوں اور حقوق کے هر مخالف کو وه خطرناک اور مهلک حربه دے رهے هیں ' جسکا قاتل وار آپکي تمام سیاسي و ملکي زندگي کو نیست و نابود کر دیگا ' اور آپ اُس سب سے زیاده کارگر اور حقیقي و اصلي دلیل کو خود هي رد کردینگے ' جسکا رد هوجانا آپکے مخالفوں کا بهترین مقصد هے ' اور جسکے بهروسے پر آپنے اپنے مقاصد کي هستي قائم کي هے !!

اگر وه جلسے کوئي چیز نهیں جو مسئله ندوه کے متعلق هندوستان میں منعقد هوے تو پهر مجهے بتلایا جاے که " قومی راے " او

مقالۂ علمیہ

صفحة من تاريخ الكيميا !

(تقسيم علوم)

اگر علوم جديدہ كي كوئی تاريخ ترتيب اصلي كے ساتھہ لكھي جاے تو اسميں سب سے پہلا باب تقسيم علوم كا هوگا -

قدما كي ايک بنيادي غلطي يہ تهي كہ وہ علوم كي كوئي صحيح تقسيم اور تعيين حدود نہ كرسكے اور طبيعيات كو جسے فی الحقیقۃ تجربہ اور مشاهدات كا نتيجہ هونا تها ' اُن چيزوں سے ملا ديا جو محض زمانۂ قديم كے ظنون مقصرہ اور قياسات ابتدائيہ كا نتيجہ تهيں - متاخرين كو نئي راہ كا سراغ ملگيا اور انهوں نے سب سے پہلے علوم كي تقسيم صحيح اور تعيين حدود ميں كاميابي حاصل كی - در اصل يہی اولين كام حكماے جديدہ كي اصلی مزيت اور شرف هے -

اب علوم كے اقسام كا نقشہ بالكل بدل ديا گيا هے اور گو بنسبت اعصار قديمہ كے بے شمار نئي نئي شاخيں پيدا هوگئي هيں ' تاهم اُصولاً انكي تقسيم وحدود ايک صحيح بنياد پر قائم اور اپني مختصر تعداد ميں بالكل غير متاثر هے -

چنانچہ موجودہ زمانے ميں دس بارہ غير اصولي قسموں كي جگہ صرف اِن تين حصوں ميں تمام علوم تقسيم كردیے گئے هيں :

(۱) علوم حياتيہ -
(۲) علوم نفسيہ -
(۳) علوم طبيعيہ -

ان تينوں قسموں ميں سے همارا موضوع بحث آخر الذكر علم ' اور سب سے پہلے صرف اسكي ايک هی شاخ ' يعني علم كيميا هے -

امم قديمہ ميں سے جن جن قوموں كي تاريخ ميں هميں علم كيميا كا تذكرہ ملتا هے ' وہ مصري ' فنيقي ' يهودي ' يوناني ' رومي ' اور عرب هيں - اِن قوموں ميں سے مصري سب سے پہلے گذرے هيں ' اسليے غالباً فن كيميا كا اولين سر چشمہ مصر هي هے -

(لفظ كيميا)

" كيميا " كس زبان كا لفظ هے اور اسكے كيا معني هيں ؟ اسميں علماء كا اختلاف هے - بعض كا بيان هے كہ كيميا " كمي " سے مشتق هے جسكے معنی سياہ زمين كے هيں - قديم زمانے ميں مصر كا يہی نام تها اور چونكہ اس فن كا گہوارہ مصر تها ' اسليے اسكا بهي يہي نام پڑگيا - اسكي تائيد اس سے بهي هوتي هے كہ كيميا كو " فن مصري " بهي كہتے هيں -

مگر بعض كا خيال هے كہ يہ ايک عبراني نژاد لفظ سے مشتق هے جسكے معني راز يا اخفاء كے هيں - اصل ميں يہ لفظ غالباً شامان هے - اهل يونان مصر كو سام ابن نوح كي نسبت سے شاميا كہتے تهے -

ايک تيسري جماعت كو ان دونوں رايوں سے اختلاف هے - اسكے نزديک يہ در اصل " سيميا " تها - سيميا كے معني بهي اخفاء پوشيدگي كے هيں -

بہر نوع لفظ كيميا كا مشتق منہ خواہ كچھہ هي هو اور اسكے معني خواہ سياہ زمين كے هوں يا اخفاء كے ' اسقدر يقيني هے كہ يہ ايک پوشيدہ فن تها جسے صرف روساء مذهبي هي جانتے تهے ' اور اسكي بڑي دليل يہ هے كہ خود هيكلوں اور عبادتخانوں كے اندر يا انكے قرب و جوار ميں كيمياوي دار العمل (لبوريٹري) نكلے هيں -

(كيميا كی ابتدا)

جس طرح دنيا ميں تمام علوم كي ابتدا افراد انسانيہ كی غير منضبط اور توهمات آميز معلومات سے هوئي هے اور رفتہ رفتہ تمدن و عمران كي ترقي نے اُن ميں ترتيب اور انضباط پيدا كيا هے ' اُسي طرح فن كيميا كي بهي ابتدا هوئي -

البتہ اسكي ابتدا اس لحاظ سے ايک خاص اور غير معمولي حالت بهي ركهتي هے - شايد هي كسی علم كي ابتدا اسدرجہ توهمات اور خلاف مقصد كوششوں سے آلودہ رهي هوگي ' جيسي كہ اس نہايت قيمتي اور ضروري فن شريف كي هوئي هے !

آگے چلكر فن كيميا كے مختلف دوروں كي سرگذشت آئيگي - يہاں هم صرف اسقدر اشارہ كردينا چاهتے هيں كہ اسكي ابتدا نہ صرف غلط فہميوں اور غلط مقاصد كے اعتماد كے ساتھہ هوئي جيسا كہ انقلاب ماهيت معدنيات كي كوشش سے ظاهر هوتا هے ' بلكہ بہت كچھہ انساني جرائم و معاصي كي اُن افسوسناک سرگذشتوں سے بهي اسكا تعلق رها هے جو دنيا كے گذشتہ تاريخي زمانوں كي وحشت انگيز ياد گاريں هيں ' اور جنسے اس افسوس ناک صداقت كی تصديق هوتي هے كہ بہتر سے بہتر اور اشرف سے اشرف آلہ و وسيلہ بهي انسان كے بہيمي جذبات كے قبضہ ميں آكر بدترين لعنت و عذاب بن جا سكتا هے !

فن كيميا كے جس قدر ابتدائي تجارب هيں ' وہ دنيا نے صرف دو طريقوں سے حاصل كيے هيں :

(۱) بہت سے لوگوں كو خيال پيدا هوا كہ ادنی درجہ كي دهاتوں كو كسي خارجي ذريعہ سے اعلی درجہ كي دهاتوں ميں منقلب كرديا جاے - مثلاً تانبے كو سونا بنا ديا جاے يا قلعی اور پارہ كو چاندي كي صورت اور خواص ميں بدلديا جاے - اس مقصد كے حاصل كرنے كيليے بڑي بڑي علمي اور تجاربي كوششيں شروع هوئيں اور صديوں تک بڑے بڑے حكما اور علمي حلقے اس مقصد كے تجربوں ميں مشغول رهے - وہ اپنے مقصد ميں تو كامياب نہوے ليكن انكے تجربوں سے ضمناً بہت سے قيمتي مسائل معلوم هوگئے جو ايک عمدہ ابتدائي سرمايۂ اصلي فن كيميا كا ثابت هوا ! -

(۲) پہلا ذريعہ تو يہ غلط فہمي اور غلط تلاش تهي - دوسرا ذريعہ انساني وحشت و جرائم كے مقتدر اور مخفي حلقوں كا علمي وسائل سے مقصد براري كي كوشش كرنا هے جو عصر قديم سے ليكر ازمنہ مظلمہ (مڈل ايجز) كے بعد تک برا بر جاري رهي - تاريخ كے مطالعہ سے اُن شرير اور جرائم پيشہ اشخاص اور جماعتوں كا پتہ چلتا هے جو اپنے علم و حكمت كو اس راہ ميں صرف كركے اپنے بڑے بڑے ذاتي فوائد حاصل كرنا چاهتي تهيں - يہ وہ لوگ تهے

(عام جلسه كي ضرورت كا اعتراف)

پس ٹهيک ٹهيک اُسي اصول كاركي بموجب جواب تک متفق و متعدده طور پر هم كرتے آئے هيں' هندوستان كے هر حصه سے اصلاح ندوه كے ليے ايک عام جلسه كي صدائيں اٹهيں ' اور نفس اصلاح كا تقريباً هر حلقه اور هرگروه نے اعتراف كيا - شايد هي هو چار ماه كے اندر كسي تعليمي مسئله كے متعلق اسقدر عام انكار كي قوت ميسر آئي هے ' جيسي كه بحمد الله اس مسئله ميں حاصل هوئي - اسقدر سرعت سے مطالبۂ اصلاح كي قوم نے حمايت كي كه اسكو كسي بڑي سازش سے تعبير كرنے كے سوا منكرين اصلاح كوئي توجيهه نه كر سكے -

عام جلسے كي ضرورت كے عام اعتراف كے بعد يه سوال سامنے آتا تها كه وه عام جلسه كہاں منعقد هو؟

مخالفين اصلاح كہتے هيں كه اسے لكهنو هي ميں منعقد هونا تها ' اور دليل يه پيش كرتے هيں كه جہاں كا معامله هو' وهيں سعي اصلاح زياده موزوں اور نتيجه خيز هو سكتي هے - جو لوگ يه خيال اپنے فريقانه مقاصد كي بنا پر ظاهر كرتے هيں ' انسے تخاطب تو مفيد نهوگا' البته غير جانب دار لوگوں كو ذرا سونچنا چاهيے كه ايسا كهكے وه ايک كهلي اور روشن بات سے كس طرح تجاهل و اغماض كر رهے هيں؟ ندوة العلما كا سارا ماتم اسي ميں هے كه چند حضرات نے اُسے اپنے شخصي اقتدار كا گهر بنا ليا هے ' اور ملک كے قابل اور كاركن اشخاص كيليے اس ميں كوئي جگه نهيں رهي هے' اور صرف يهي بات مبدء اصلي هے اُن تمام خرابيوں كا جنكے ذريعه كوئي كوشش اندروني اصلاح كي كامياب نهيں هو سكتي -

پس ايسي حالت ميں اصلاح كے مسئله پر غور كرنے كے ليے خود لكهنو ميں جلسه كرنا جو مدعا عليه فريق كا مركز هے ' كيونكر اُس خواهش كو پورا كرسكتا تها' جو عام طور پر غير جانب دار كميٹي كے قيام پر زور دے رهي تهي؟ اسكے تو صاف معني يه تهے كه جن لوگوں كے خلاف يه سارا شور و غل هے' پهر خود اُنهي كے قدموں پر مسئله اصلاح ندوه كو گرا ديا جاے ' اور چهوڑ ديا جاے كه جس طرح چاهيں وه اسكا سر كچل ڈاليں -

اصل يه هے كه لكهنؤ كا نام صرف اسي ليے بار بار ليا جاتا هے كه وهاں حضرات ندوه اپني مجازتي پيدا كرنے كے عمده وسائل اپنے هاتهه ميں ركهتے هيں ' جسكا ايک چهوٹا سا نمونه ايک مرتبه عهده داروں كے انتخاب جديد ميں نظر آچكا هے - اگر لكهنؤ ميں جلسه هوتا' تو بآساني ممكن تها كه هزار پانچ سو آدمي شهر اور اطراف سے بلا ليے جاتے ' اور وه شور مچاتے كه اصلاح كوئي چيز نهيں - هم كو كاركنان ندوه پر پورا اعتماد هے - چونكه اسكا موقعه لكهنؤ سے باهر حاصل نهيں هے اسليے اسكا همارے دوستوں كو بڑا هي رنج هے -

پس لكهنؤ ميں تو اس جلسے كا هونا كسي طرح بهي ممكن نه تها ' اور اِسے هر صاحب بصيرت حتى كه خود اركان ندوه بهي تسليم كرينگے ' اگر وه انصاف اور عدالة سے كام ليں ' اور وقتي مخالفت اور هٹ كو چهوڑ ديں - رهي يه بات كه لكهنؤ كے علاوه كسي دوسرے شهر ميں هو تو كہاں هو؟ تو اس كا جواب صاف يه هے كه جس شهر كے لوگ اپنا وقت ' اپنا روپيه ' اپنا دماغ ' اور اپني همدردي ايثار كركے جلسه طلب كريں اور فريق مخالف كے علاوه عام پبلک اسپر كوئي معقول اعتراض نه كرے ' نيز بهت اچها هو اگر كوئي مركزي مقام اور هر طرف كے آدميوں كي شركت كيليے سهولت ركهتا هو -

جبكه جلسے كي ضرورت اور كميشن كے انتخاب كي صدائيں هر جانب سے اُٹهه رهي تهيں تو كسي شهر سے بهي ايسے جلسے كيليے آمادگي و مستعدي ظاهر نه هوے' اور غريب ندوه كيليے پڑي بهي كسے تهي كه اس گرمي ميں اپنا كاروبار معطل كركے كسي عظيم الشان جلسے كا انتظام كرتا؟

ليكن خدا كي مرضي يهي تهي كه با وجود اِن تمام باتونكے كام هو' اور مسئله ندوه غفلت و بے توجهي كي نذر نه هو جاے - پس اُس نے بزرگان دهلي كے دلوں ميں اس خدمت جليل و عظيم كا خيال پيدا كر ديا' اور وه هر طرح كي تكاليف اور صرف مال و وقت كرنے كيليے مستعد هوگئے - انهوں نے ايک جلسه اپنے اهل الراے اور كاركن حضرات كا منعقد كركے جلسے كي تجويز منظور كي اور اسكا عام اعلان اسي وقت تمام اردو انگريزي اخبارات ميں كرديا - صوبجات متحده ' بنگال ' بمبئي ' اور پنجاب كے بعض مشاهير و عهده داران مجالس بهي انكي تجويز سے متفق هوے' اور انهوں نے اجازت دي كه اعلان ميں ... دستخط بهي بڑها دیے جائيں - بمبئي ميں انجمن اسلاميه مسلمانوں كي سب سے بڑي انجمن هے - پنجاب ميں انجمن حمايت اسلام اور انجمن اسلاميه كي حيثيت تسليم كرنے سے كسي كو انكار نه هوگا - اله آباد كي پراونشيل مسلم ليگ اپنے صوبے كي با قاعده جماعت هے - ان تمام مجالس كے عهده داروں نے اپنے دستخط سے اعلان كي اشاعت منظور كركے شركت فرمائي -

كسي ايسے جلسه كيليے اُس شهر كي خواهش اور مسابقت كے بعد صرف يه ديكهنا ضروري تها كه وهاں كے لوگوں كي مثل لكهنو كے كوئي فريقانه حيثيت تو نهيں هے؟

چونكه واقعات نے با وجود هزار سعي و جهاد مخالفت ' مخالفين اصلاح كے مقاصد كا ساتهه نهيں ديا ' اسليے ظاهر هے كه اب وه اسكے سوا كر هي كيا سكتے هيں كه جلسے كي غير جانب دارانه حيثيت سے انكار كريں ' اور كهيں كه دهلي كي تمام مخلوق ' نيز وه تمام انسانوں كا گروه عظيم جو انكے مدعو كرده جلسے ميں شريک هوا ' پيشتر هي سے مخالف تها -

يه عام قاعده هے كه جب عدالت ميں كوئي ضدي فريق هار جاتا هے تو يه كهكر اپنے دل كو تسكين ديتا هے كه جج كو كچهه دے دلاكر ميرے مخالف نے اپنے ساتهه ملا ليا هوگا - پس يه كهنے كا تو هميں چنداں خيال نهيں كرنا چاهيے - البته يه بات قابل غور هے كه اگر اتني بڑي جماعت واقعي مخالفين اصلاح كي مخالف هے اور ابتدا هي سے مخالفانه راے ركهتي هے' تو پهر اركان ندوه اس بيان كے تسليم كرنے سے كيوں [illegible] كرتے هيں كه عام راے انكے ساتهه نهيں هے؟

حقيقت يه هے كه اگر اس مسئله كے حل كيليے كسي غير جانب دار مقام كي جلسه كيليے ضرورت تهي تو دهلي كي موزونيت ميں كسي صاحب انصاف كو عذر نهونا چاهيے - دهلي كے بزرگوں نے كبهي بهي ابتک ندوه كے مناقشات ميں كوئي حصه نهيں ليا' اور نه كبهي انهوں نے كوئي ايسي كار روائي كي جو فريقانه حيثيت پر دلالت كرتي هو - وه نه تو مخالفين اصلاح كے معهود في الذهن دشمنوں كي قوت اور اثر كي كوئي جگه هے ' اور نه ديگر مقامات كے مقابلے ميں وهاں داعيان اصلاح كو كوئي خاص بات حاصل هے - بلكه جو لوگ اصلاح كے مخالف اور منكر تهے ' اُنهي ميں سے بعض بزرگوں كا وهاں اثر هونا چاهيے كيونكه وهيں كے رهنے والے هيں اور قدرتي طور پر اپني كوئي جماعت اور حلقه اثر ركهتے هونگے - چنانچه اس جماعت سے كام لينے كي پوري كوشش كي گئي اور ۱۰ كي صبح تک جاري رهي -

(۳)

اس کو هم دور احتراق (Phlogistoc Period) (عربي میں اس کا ترجمه عصر السعیر کیا گیا ھے) کہسکتے هیں - یه سترهویں صدي کے وسط سے شروع هوتا اور اٹھارویں صدي کے آخر میں ختم هوجاتا ھے - اس عرصے میں بہت سے علماء کیمیا نے ایک مستقل فن بنانے کي کوشش کي - اس سعي کے لحاظ سے کیمیا کي تاریخ رو برٹ بول (Robert Boyle) کے وقت سے شروع هوتي ھے - روبرٹ بول کا یه اصول تھا که اس فن کا مقصد ترکیب اجسام کا علم ھے اور بس -

اس دور میں ارباب بحث و تحقیق کے خیالات پر چند خاص مسائل چھاگئے تھے جنمیں سب سے زیادہ اهم مسئلۂ احتراق کا ھے اور اسي لیے هم نے اس دور کا نام " دور احتراق " رکھا ھے - اس دور کے علماء کیمیا کا یه اعتقاد تھا که جب کوئي شے جلتي ھے تو اس سے ایک عنصر نکلتا ھے جسے فلو جسٹن (Phlogiston) کہتے هیں - فلو جسٹن ایک فرضي عنصر ھے جسکے متعلق فرض کیا گیا تھا که وہ خالص آگ ھے اور آتشگیر مادوں میں ملا هوا رهتا ھے - یه اعتقاد عرصه تک قائم رها - یہاں تک که ایک مشهور عالم کیمیاوي (Lavaisier) نے اس خیال کو باطل ثابت کیا ' اور اسوقت سے چوتھا یا موجودہ دور شروع هوا -

یه دور لاوزایر کے عظیم الشان و دقیق کارناموں سے شروع هوتا ھے - اس کیمیاوي جلیل نے اپنے تجارب سے ثابت کردیا که اشیاء کے جلنے میں هوا کو بہت بڑا دخل ھے ' نیز یه که احتراق اور فلو جسٹن کے متعلق قدماء کے جو اعتقادات تھے ' وہ وهم محض سے زیادہ نہیں هیں - اسی ایک اصول کے دریافت هو جانے سے دفعتاً نظریۂ احتراق کي بنیادیں اسطرح هلگئیں که پھر قائم نه رهسکیں -

جیسا که بعد کے مباحث سے آپکو معلوم هوگا ' در حقیقت لاوزایر نے وہ عظیم الشان خدمت اس فن کي انجام دی ھے جسکي وجه سے اسکا نام همیشه تاریخ کیمیا کے صفحات میں محفوظ رهیگا - اُس کے اس کار نامه کي عظمت کا اندازہ صرف اسی سے هوسکتا ھے که اهل فن نے اسے " موجودہ فن کیمیا کے باپ " کا لقب دیا ھے !

مگر افسوس که قسمت نے اسکا ساتھه نه دیا - انقلاب فرانس کے عہد کشت و خون میں حکومت فرانس نے اسے قتل کرا دیا !

اس عہد کے ارباب فضل میں ڈالٹن (Dalton) اور برزیلیوس (Berzelius) بھي هیں - اول الذکر ایک انگریز حکیم ھے جس نے ذرات کا وہ عظیم الشان نظریه وضع کیا جو آج علوم کیمیاویه کا سب سے بڑا محور ھے - ثاني الذکر سویڈن کا باشندہ تھا - اس کا سب سے بڑا کار نامه مختلف عناصر کے اوزان ذري کا (یعني اُس وزن کا جو ذرات سے پیدا هوتا ھے) اندازہ کرنا ھے -

اسکے بعد عہد آخر کے ارباب کمال کي جماعت ھے ' جنمیں سویڈن کا ازي نس (Arrhenins) ھالینڈ کا وانت هف (Vant Haff) جرمني کا برٹولت Bertolet اور استوالڈ Ostwald ' انگلستان کا فرینکلینڈ Frankland اور سیر ولیم رمزے Sir W. Ramsay مشهور صنادید فن هیں ھے - ان میں سے چار اول الذکر علماء نے کیمیا کي ایک نئي شاخ کي بنیاد رکھي جسکو کیمیاے طبیعي کہتے هیں - کیمیاے طبیعي میں مرکبات کے خواص طبیعي اور ترکیب کیمیاوی کے باهمي تعلق سے بحث هوتي ھے -

بریدِ فرنگ

کارزار السٹر

نتائج و [illegible]

غالباً یاد هوگا - الھلال جلد ۳ نمبر ۲۵ میں السٹر کي فوجي تیاریوں کے متعلق ایک مضمون مع چند اهم تصاویر کے شائع کیا گیا تھا - اس مضمون میں جن قومي اور جنگي تیاریوں کی اطلاع دي گئي تھی ' وہ اب بڑي حد تک مکمل هوگئی هیں - ٹائمز کا ایک جنگي مراسله نگار لکھتا ھے :

" اسوقت تک جتنے فدا کار السٹر کي قومي فوج میں داخل هوچکے هیں ' انکي تعداد قریباً ایک لاکھه دس هزار ھے ' اور روزانه نئے نئے امید وار جوق جوق تمام اطراف و اکناف ملک سے چلے آ رهے هیں !

چونکه اس فوج میں هر شخص داخل هوسکتا ھے اسلیے قدرتاً بہت سے داخل هونے والے بچے ' بوڑھے ' اور مریض و کمزور اشخاص بھي هونگے - اس بنا پر یه خیال چنداں صحیح نه هوگا که سوا لاکھه کی تعداد سے جسقدر خوف و عظمت کا اندازہ هوتا ھے ' فی الواقع اسکي فوجي قوت بھي اتني هي هوگي -

مگر اس خیال کو زیادہ وسعت دینا اور اس فوج کو ' جس کا هر فرد نه بر بناء ملازمت و قانون ' بلکه محض جوش قلبي و عزت و محبت وطني کیلیے اپنے خون کا آخري قطرہ تک بہادینے کیلیے تیار ھے ' بھیڑوں کا ایک گله سمجھه لینا بھي صحیح نه هوگا - کیونکه جس شخص کو خوش قسمتي سے اس فوج کي پلٹنوں کے دیکھنے کا موقعه ملا ھے ' وہ اچھي طرح جانتا ھے که هر پلٹن کا بیشتر حصه وهي لوگ هیں ' جنکي رگوں میں ابھی عنفوان شباب کا خون دوڑ رها ھے ' اور جو اس سے زیادہ تنومند اور چاق و چوبند هیں ' جسکي توقع انکو دیکھنے سے پہلے هوسکتي ھے -

رها جوش اقدام و سر فروشي ' تو اسکے متعلق صرف یه کہدینا کافی هوگا که ظفر و فیروز مندي کي روح تو انمیں خود پاشاہ کي فوج سے بھي کہیں زیادہ ھے - پادشاہ کي فوج کي مشین تنخواہ کی ترغیب اور قانون کي قوت سے چلتي ھے ' مگر یہاں اسکي جگهه جوش و طفیت اور حمیت و غیرت قومي انکے اندر کام کر رها ھے ! و شتان بینهما "

(حکومة کي بیچارگي)

جو لوگ اس ملکي فوج کے نظام سے واقف نہیں ' وہ سمجھتے هیں که اگر حکومت اس وقت سختي اور جبر سے کام لے تو اس حرکت کو فوراً روکسکتي ھے - وہ اسکے مرکز اعلی (هیڈ کوارٹر) کا محاصرہ کرلے ' اور اسکے جتنے زعماء و روساء تحریک هیں ' سب کو گرفتار کرلے - مگر وہ نہیں غور کرتے که اگر اس فتنه کا انسداد صرف اسي جرأت اور قانوني قوت پر موقوف هوتا ' تو حکومت اپنے تئیں کبھي بھي ان گونه گون اور تہدید آمیز پریشانیوں میں نه الجھنے دیتي ' اور آج سے بہت قبل وہ سب کچھه کرچکي هوتي ' جو آج همارے دماغ میں گردش کر رها ھے -

جو اپنے بعض ذاتي مقاصد کے طاقتور دشمن رکھتے تھے' اور انکو مخفي اور ناقابل گرفت ذرائع سے هلاک کرنے کیلیے نئے نئے زهروں اور قاتل ادویه کے متلاشي تھے -

بڑي بڑي اقتدار طلب اور حکومت خواه جماعتیں تھیں جو ایسي ادویات اور مرکبات طیار کرتي تھیں جنکے ذریعه اُن تمام طاقتور اشخاص کو پوشیده هلاک کرسکیں جنکا وجود انکے مقاصد میں حارج ھے - متعدد بت پرست اقوام کي مذهبي جماعتیں اور انکے بعد قرون متوسطه کے متعصب اور جرائم پیشه مسیحي خانقاهیں بھي اس سلسلے کي ایک مشهور کڑي هیں' جنھوں نے اپنے گرجوں اور قلعه نما خانقاهوں کے تهه خانوں میں انساني هلاکت و وحشیانه جرائم کو صدیوں تک قائم رکھا ' اور جنکے مظالم کي لعنت سے صرف چند صدي پیشتر هي دنیا کو نجات ملي ھے !

زمانۂ گذشته کي پراسرار کهانت اور مذهبي پیشواؤں کي خوفناک قوتیں بھي بهت کچھه اسي فن کے پوشیده تجربوں کا نتیجه تھیں - یه لوگ پهاڑوں کي غاروں کے اندر اور قلعوں اور گرجوں کے تهه خانوں میں اپنے علم و تلاش کو اِن چیزوں کیلیے صرف کرتے تھے' اور ایسے ایسے مرکبات اور ادویات دریافت کرلیتے تھے جنکے خواص اُس زمانے میں عام طور پر معلوم نه تھے' اور پھر انکے ذریعه اپنے تئیں غیر معمولي اور پراسرار قوتوں کا مالک ظاهر کرتے تھے - روم اور جرمني کے قدیم پادریوں اور رومن کیتھولک راهبوں کي خوفناک قوتوں کا تفصیلي تذکره تاریخ میں موجود ھے - انکے پاس عجیب عجیب قسم کے قاتل زهر هوتے تھے جو مختلف غیر محسوس طریقوں اور معین زمانوں کے اندر مقدس جماعت کے دشمنوں کو هلاک کردیتے تھے -

روم میں کارڈنیل پادریوں کا گروه (جن میں سے نیا پوپ منتخب کیا جاتا ھے) عجیب الخواص ادویات مهلکه کے لحاظ سے پوشیده اور علمي جرائم کي ایک پوري تاریخ ھے - ان میں سے جو لوگ اپنے تئیں پوپ اور روم کا تاجدار قرار دینا چاهتے تھے' انکے بڑے بڑے پوشیده حلقے موجود تھے' اور اُنھوں نے اُس عهد کے پوشیده علوم و حکمت کے جاننے والوں کي مدد حاصل کرکے ایسي مرکبات حاصل کرلي تھیں جنکے استعمال کے نتائج اُس عهد میں بالکل غیر معلوم تھے - مسلمانوں کے بعد اسپین میں مسیحي حکومت قائم هوئي' اور اس نے مشهور و معروف عدالت روحاني (انکویزیشن) کے ذریعه انسانوں کیلیے سب سے بڑي مسیحي لعنت کا وحشت ناک سلسله شروع هوا - اس عدالت کے خوفناک کارندے اور ممبر تمام مسیحي یورپ میں پھیل گئے تھے ' اور انکے خوفناک اقتدار کا ذریعه منجمله دیگر مخفي اسباب و طاقت کے ایک فن کیمیا کے غیر معلوم تجارب بھي تھے -

اسي طرح چودهویں صدي مسیحي سے لیکر سولهویں صدي کے اواخر تک روم اور جرمني میں پادریوں کي ایک مخفي اور خوفناک عدالت کي شاخیں پھیلي هوئي تھیں' اور اُسکے ممبر اور کارندے پوشیده پوشیده تمام یورپ میں منتشر اور پادشاهوں سے لیکر عام باشندوں تک پر اقتدار رکھتے تھے' انکي نسبت بے شمار شهادتیں موجود هیں' جنسے معلوم هوتا ھے که انساني هلاکت کیلیے بهت سے کیمیائي عرقیات کا انهیں علم تھا' اور اُنکي تجربه گاهیں اُس عهد کے ویران قلعوں اور بڑے بڑے گرجوں اور خانقاهوں کے اندر موجود تھیں - وه طرح طرح کے خوفناک طریقوں سے مفردات و عناصر کي ترکیب و تجزیه کا تجربه کرتے تھے' اور انھوں نے ایسے ایسے آلات بھي ایجاد کرلیے تھے جو آجکل کیمیائي تجارب میں استعمال کیے جاتے هیں - وه زهریلے جانوروں کے اعضا سے زهر نکالتے' اور درندوں کو زنده لٹکا کر اور انکے پیٹ چاک کرکے طرح طرح کے حیواني مادے اور آنتڑیوں کے عرق کھینچتے !

یه ایک وحشیانه اور خونخوارانه تجربه تھا ' لیکن اسکي وجه سے فن کیمیا کے بهت سے تجربے معلوم هوگئے' اور گو پوشیده علوم اور پر اسرار معلومات هونے کي وجه سے انکا بڑا حصه غیر معلوم هي رها' تاهم جسقدر بھي معلوم هوسکا' وه اس فن کی ابتدائي معلومات کا قیمتي ذخیره ھے -

(کیمیا کے مختلف دور)

دنیا میں جب تک کوئي شے زنده رهتي ھے' اُسوقت تک برابر اسمیں تغیر و انقلاب کا سلسله جاري رهتا ھے' لیکن جب وه مرجاتي ھے تو یه سلسله منقطع هوجاتا ھے - یهي حالت علوم کي بھي ھے - علوم جب تک زنده رهتے هیں اسوقت تک همیشه انمیں حذف و اضافه اور ترمیم و اصلاح هوتي رهتي ھے -

یه مضمون کیمیا کي مکمل تاریخ نهیں بلکه صرف اس کا ایک صفحۂ مطالعه ھے' اسلیے هم مجبور هیں که فن کیمیا کے صرف اهم دوروں کو لے لیں اور انپر نهایت اختصار و اجمال کے ساتهه بحث کریں -

کیمیا کے اهم دور چار هیں :

(۱)

اس دور میں لوگوں نے علمي یا کم از کم باقاعده تجارب کے ذریعه کیمیاوي ظواهر و آثار کا مطالعه نهیں کیا - اور اسکا نتیجه یه نکلا که اُنھوں نے سب کے سب غلط نتائج نکالے - اس دور میں لوگوں کا تمامتر مقصد یه تھا که جسطرح هوسکے' کم قیمت دهاتوں کو قیمتي دهاتوں مثلاً چاندي یا سونے کي صورت میں منتقل کردیا جائے - یه کوشش اهل مصر میں پهلي صدي عیسوي تک جاري رهي - یهاں تک که کها جانے لگا که کیمیا اُسي علم کا نام ھے جسکے مطابق چاندي اور سونا بنایا جاسکے !

اسکے بعد هي مسلمانوں کا عهد علمي شروع هوا اور ان میں بھي گو ابتدا میں اس غلط خیال کو اشاعت هوئي اور اسکا سلسله برابر قائم رها' لیکن اُنهي کے حکماء محققین نے سب سے پہلے اسکي تغلیط بھي کی اور فن کیمیا کو اصلي مقاصد اور علمي شکل کے ساتهه مدون کرنا چاها -

مگر یورپ میں یه دور سولهویں صدي عیسوی کے وسط تک برابر قائم رها چاندي سونا بنانے کے مدعي شعبده هزارها انسانوں کو دهوکا اور فریب دیکر لوٹتے رهے -

(۲)

اسکو هم دور طبي بھي کهسکتے هیں کیونکه اسمیں حالات یکسر هوگئے ' اور بجاے اسکے که ارباب فن کا مقصد عملاً چاندي اور سونے کے ساتهه مخصوص هوتا ' اب انکے پیش نظر صرف ادویه کي تیاري آگئي - اس دور میں طب اور کیمیا پهلو به پهلو تھے - عام طور پر خیال کیا جاتا تھا که صحت و مرض' تغیرات کیمیاوي هي کا کام ھے - اسلیے جب کوئي شخص بیمار پڑجاے تو اسکي صحت یابي کے لیے ضروري ھے که اسکے بدن میں کوئي اثر کیمیاوي پیدا کیا جاے -

سیرا سلسس (Saracelsus) سب سے پهلا شخص ھے جس نے اس اصول کا صور پھونکا - اس زمانے کے لوگوں میں سے وین هیل منت (Van Helmant) جیسے زبردست عالم تک نے اس مذهب کو قبول کر لیا تھا - اس انقلاب کا نتیجه یه هوا که بهت سے مرکبات کیمیائیه خصوصاً فلزي مرکبات ایجاد هوے - یه دور سترهویں صدي کے وسط میں ختم هوجاتا ھے ا سمیں سب سے زیاده کامیاب اور علمي حصه مسلمانوں کے عهد طبي و کیمیائي کا ھے -

ثابت هوتي هے تو وہ فوراً معزول كرديا جاتا هے ' اور اسكي جگه دوسرا شخص مقرر كيا جاتا هے -

انگريزي فوج كے بهت سے افسروں نے وعدہ كيا هے كه وہ اس ملكي فوج كي هرطرح مدد كرينگے - چنانچه ان ميں سے بعض تو گورنمنٹ كي فوج سے مستعفي هوكے آ بهی گئے هيں اور بعض نے اگرچه ابهي استعفاء نهيں ديا هے مگر تاهم جب ضرورت پڑيگي فوراً داخل كرديںگے -

مسٹر اسكويتهه خواہ كتنا هي چهپانے كي ناكام كوشش كريں ' مگر يه واقعه اب سبكے پيش نظر هے كه پچهلے دنوں انگلستان كي فوج نے اپنے السٹر كے بهايوں پر تلوار اٹهانے ميں ايک سپاهي كي طرح آمادگي ظاهر نه كي تهي اور بهتوں نے تو اسي وقت اپنا اپنا استعفا پيش كر ديا تها - اُس وقت پوري گورنمنٹ اس واقعه سے بد حواس هوگئي تهی سپه سالار كو بالاخر خود بهي مستعفي هوجانا پڑا ! !

ان فدا كاروں كے ساتهه پادري بهي شريک هيں جنميں سے بعض تو محض قوم كو تحريض و ترغيب دينے كے فرائض انجام ديتے هيں ' اور بعض سپاهيانه حيثيت سے بهی حصه لے رهے هيں -

ايک كمپني خبررساني كے ليے بهي مخصوص هے - چونكه اسكا تعلق تمام مركزوں سے هے اسليے اسميں هر مركز كے چيدہ چيدہ اشخاص شامل هيں - اس كا سرخيل بلفاسٹ كا ايک مشهور رئيس هے -



السٹر كي فدا كار عورتوں كي ريجمنٹ جو قومي جهنڈياں هاتهه ميں ليے هوے آ رهي هيں !

اس كمپني كے پاس ۴ سو موٹركار اور ۲ سو موٹر بائيسكل هيں - انكے علاوہ جهنڈياں ' ليمپ ' وہ آلات جنكے ذريعه محض دهوپ كي وساطت سے خبر بهيجي جا سكتي هے , وغيرہ وغيرہ تمام سامان مخابرۃ كافي مقدار ميں موجود هے - تجربه سے معلوم هوا هے كه ۴ گهنٹـه كے اندر صوبه كے اس گوشے سے اُس گوشے تک خبر بهيجي جا سكتي هے !

تحقيقات سے يه بهي معلوم هوا هے كه اس كمپني ميں انگريزي فوج كے افسروں كي طرح ڈاكخانه كے بهی بهت سے اعلى ملازم شريک هيں !

(عورتوں كي شركت)

عورت جو انسان كي هر خدمت اعلى اور فضيلت وطني و ملكي ميں هميشه شريک رهي هے ' السٹر كي اس قومي تحريک كے اندر بهي هر طرح مشغول نظر آتی هے !

ملكي فدا كاري كي لهروں نے مردوں اور عورتوں ' دونوں كو يكساں طور پر هلا ديا - السٹر كي عورتوں نے بهي اس دفاع كي ويسي هي طيارياں كی هيں جيسي كه مردوں نے - انكي فدا كار فوج كي بهي خاص خاص پلٹنيں مرتب هوئي هيں ' اور ميدانوں ميں انكے غول كے غول صف آرائيوں اور قواعد جنگ كے سيكهنے ميں مشغول نظر آتے هيں !

فوج كے اُن تمام كاموں كيليے جو عام نقل و حركت ' تيمارداري ' بار برداري ' پيغام رساني ' اور جاسوسي و مخبري سے تعلق ركهتے هيں ' عورتوں هي سے مدد لی جا رهي هے - نوجوان اور سالخوردہ ' هر طرح كي عورتيں اسميں شريک هيں - انهوں نے اپنے ليے خاص طرح كي جهنڈياں بنائي هيں اور فوجي وضع كا چست و آسان لباس اختيار كيا هے - پال مال گزٹ كے نامه نگاروں نے جب انسے گفتگو كي تو انكي قومي جاں نثاري كے ولولوں كو سنكر حيرت زدہ اور مبهوت هوگئے - ايک نامه نگار لكهتا هے كه السٹر كي اٹهارہ برس كي لڑكي وهاں كے چهل ساله با همت جوان سے كسي طرح جوش و اولوالعزمي ميں كم نهيں هے !

(مسٹر اڈورڈ كارسن)

اس سلسلے ميں سب سے زيادہ عبرت انگيز منظر جو هندوستانيوں كيليے هو سكتا هے ' اس تحريک كے مشهور ليڈروں كي عجيب و غريب حالت هے -

مثلاً اڈورڈ كارسن هي كو ديكهيے - يه شخص فوجي تحريک كا مشهور سرغنـه هے - ابتدا سے گورنمنٹ كا مقابله كررها هے ' صاف صاف طور پر كهتا هے كه تلوار اور بندوق سے مقابله كيا جائيگا - پهر كهنے كا عهد بهی گذر گيا اور كرنے كا دور شروع هوا - تمام السٹر نے فوجي طياریاں شروع كرديں ' اور اُسكي روک كيليے جتني كوششيں كي گئيں ' سب كی سب بالكل بے اثر رهيں - اب السٹر پوري طرح آمادۂ جنگ و پيكار هے !

با ايں همه اڈورڈ كارسن كے ساتهه گورنمنٹ كچهه بهي نهيں كرسكتي - گرفتار كرنا يا گرفتاري كا وارنٹ جاري كرنا تو بڑي بات هے ' اتني قوت بهي نهيں ركهتي كه اسكي نگراني كيليے پوليس كے جاسوسوں كو متعين كرے - وہ بلا تكلف لنڈن كي گليوں سے گذرتا هے ' اور اسكے بڑے بڑے هوٹلوں ميں آرام كي نيند سوتا هے - صرف اتنا هي نهيں بلكه هائيڈ پارک ميں هزاروں انسانوں كے سامنے شرربار اور شعله خيز تقريريں كرتا هے ' گورنمنٹ كو اعلان جنگ ديتا هے ' اور اسكی مخالفانه تدبيروں اور مصنوعي اظهار استقامت پر ٹهٹها مار مار كر هنستا هے - مسٹر ايسكويتهه اور وزراے حكومت كچهه فاصلے پر كهڑے رهكر سب كچهه سنتے هيں ' اور خاموش و بے حركت چلے جاتے هيں !

يه حالت هے اُس ملک كي جو حقيقت ميں آزادي كا گهر اور حريت كي مملكت هے !

اسكے مقابلے ميں هندوستان كي حالت پر بهي ايک نظر ڈال ليجيے تاكه انتها كے دونوں سرے سامنے آ جائيں - گورنمنٹ كے مقابلے يا تحقير كا خيال تو خواب ميں بهی آنا مشكل هے - البته كچهه لوگ هيں جو ملک كي تباهي پر روتے هيں اور جابرانه قوانين كے نفاذ پر ماتم كرتے هيں - انكے هاتهه ميں نه تو تلوار هے ' اور نه هي اُنكی زبان پر جنگ كا لفظ - بغاوت كا ايک بهت دور كا اشارہ بهی كبهي انكی زبان سے نهيں نكلتا ' اور وفاداري پكارتے پكارتے انكي زبانيں سوكهه گئي هيں - تاهم پوليس كي ايک رپورٹ يا كسي جاسوس كا ايک حرف مخفي بهي انكي زندگي اور زندگي كي قدرتي آزادي كے سلب كرليـنے كيليے كافي هے - پهر يا تو جيل خانوں كي ديواروں كے اندر نظر آتے هيں ' يا عدالتوں كے سامنے مجرمانه سر جهكاے هوے !

اولاً تو وہ ملکي پارٹیونکے اختلافات کي وجه سے ایسي جرأت (جسمیں اگر کسي السٹر والے کا ایک قطرہ خون بهي گر گیا تو اسکو داخلي خونریزي اور خانه جنگی کے پر هیبت ناموں سے موسوم کیا جائیگا) کرنهیں سکتي ' اور اگر وہ اسقدر بد اندیش هو بهی جاے ' جب بهي وهاں کي حالت اسدرجه قوي هے که اس تحریک کي سرکوبي و پامالي میں کبهي کامیاب نه هوگي - اس تحریک کے بانیوں نے فوج کا نظام ایسے اصول پر رکها هے ' جسمیں ان خطرات و آفات کے لیے پورا حفظ ما تقدم کا سامان موجود هے ' اورپهر یه ایک عظیم الشان داخلي جنگ هوگي ' جو قرون گذشته کي با همي خونریزیوں کے واقعات انگلستان میں تازہ کردیگی -

(عدم تمرکز)

السٹر کي ملکي فوج کا نظام اصول لا مرکزیت پر مبنی هے - یعني اسکا کوئي مرکز عمومي نهیں جسکے ساتهه پوري فوج کا وجود یا عدم وابسته هو ' اسلیے اگر اس تحریک کا بڑے سے بڑا سرغنا بهي گرفتار کرلیا جاے جب بهي اسے کوئي ایسا صدمه نه پهنچیگا جو اسکي هستي کے لیے فیصله کن هو -

اس قسم کي تمام قومي تحریکوں کو محض مرکزیت هي کي وجه سے نقصان پهونچتا هے - اسکي قوت صرف چند لیڈروں کے هاتهه میں هوتي هے جنکو گورنمنت گرفتار کرلیتي هے ' اور پهر انکي تحریک ضعیف هوجاتي هے - پس ان تمام تحریکوں کیلیے جو قانون وقت کے حملوں سے محفوظ رهنا چاهیں ' ضروري هے که اپنا ایک مرکز کبهي بهي نه رکهیں - انکي قوت سمندروں کي طرح پهیلي هوئي هو جسکي سطح کا هر حصه مرکز اور جسکي موجوں کي هر چوٹي طاقتور هوتي هے !

السٹر کا موجودہ نظام یه هے که تمام فوج متعدد مرکزوں میں منقسم هے - هر مرکز میں متعدد کمپنیاں اور هر کمپني میں متعدد ریجمنت هیں - ریجمنٹوں میں سپاهیوں کي تعداد مختلف هے - جس مقام پر جسقدر فدا کار جمع هوے ' اتنے هي آدمیوں کا وهاں ریجمنت بنا دیا گیا -

(قومي فوج کي تقسیم)

تمام السٹر میں کل ۹ فوجي مرکز هیں - ان ۹ مرکزوں میں ۶۵ ریجمنٹیں هیں - بلفاسٹ میں جو اس تحریک کا صدر مقام هے ' ۸ - ریجمنت هر وقت موجود رهتے هیں - ان ریجمنٹوں کے علاوہ بقیه فوج تمام صوبه میں پهیلي هوئي هے ' بعض میں ۴ ریجمنت هیں ' بعض میں تین بعض میں دو ' اور بعض مین صرف ایک هي سواروں کي پلٹن هے ' مگر اس سے ضعف یا کمزوري کا نتیجه نه نکالنا چاهیے - کیونکه جو مرکز جس وقت چاهے گهوڑوں اور سائیکل سوارونکی پلٹن فوراً تیار کرلے سکتا هے -

اصولاً هر ریجمنت میں ۴ سو سے لیکے ۲ هزار ۲ سپاهي تک هونے چاهئیں ' مگر چونکه انکي چهوٹي چهوٹي ٹولیاں مختلف مقامات پر بهیجدي گئی هیں تاکه اهل آئرلینڈ کے حملوں کا تدارک کرسکیں (جو چاهتے هیں که السٹر بهي ڈبلن پارلیمنٹ میں ضرور هي شامل هو) اسلیے اب کسي ریجمنت میں بهي ایک هزار سپاهي سے زیادہ نهیں هیں -

ان کمپنیوں اور ریجمنٹوں کو مرکز سے هر قسم کے سامان جنگ و خور و نوش کي برابر مدد ملتي رهتي هے - اسکے علاوہ طبي امداد کا سامان بهي وسیع اور عمدہ پیمانه پر هے - تیمار داري کے لیے السٹر کي پر جوش خاتونیں هیں - علاج کے لیے اعلی قابلیت کے



اڈورڈ کارسن السٹر کے بندرگاہ میں کهڑا هے اور فوجي استحکامات کیلیے احکام دے رها هے !

ڈاکٹر اور مریضوں کے لیجانے کے لیے کافي مقدار میں گاڑیاں موجود رکهي گئي هیں !

السٹر کي ملکي فوج کے نظام میں لا مرکزیت کے ساتهه جمهوریت بهي شامل هے - چنانچه تمام ذمه دار عهدوں کا تقرر بذریعه انتخاب هوتا هے - چهوٹي چهوٹي ٹولیاں یا رسالے اپنے اپنے کمانڈروں کو خود منتخب کرلیتي هیں - پهر یه انتخاب شدہ کمانڈر ریجمنت کے قائد کا انتخاب کرتے هیں - وہ اپنے افسروں کو منتخب کرلیتے هیں - بڑے کمانڈر کے بعد جو کمانڈر هوتا هے ' اسکے انتخاب کا اختیار کبهي تو بڑے کمانڈر کو دیدیا جاتا هے - کبهي فوج خود اپنے هي هاتهه میں رکهتي هے -

السٹر کے بڑے بڑے روساء اور عمائد کے متعلق فوج کي نگراني کردي گئی هے - اگر انمین سے کسي کي غفلت و بے پروائي

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبری

یه گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی هیں ‘ زمانـهٔ انحطاط میں جواني کي سی قوت پیـدا کردیتی هیں ‘ کیساهي ضعف شدید کیوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی ہے ‘ اور همارا دعوی ہے که چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بیان سے باهر ہے - ٹوٹے هوے جسم کو دو بارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ‘ اور چهرے پر رونق لاتي ہے - علاوہ اسکے اشتها کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر هیں ‘ هر خریدار کو دوائي کے بجائے خود ایک وسیلهٔ صحت ہے - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول بذمه خریدار چهه شیشي کے خریدار کے لیے ٥ روپیه ۸ آنه - ۴ آنه کا ٹکٹ بهیجدیں آپکو نمونه کی گولیونکے ساتهه ساتهه راز بهي تحریر کیا جائیگا -

المشــتهــر

منیجر کارخانـهٔ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

جوهر عشبهٔ مغربی و چوب چینی

یورپ کے بنے هوے همارے مزاجوں کے ساتهه اس لیے موافق آتے هیں که وہ روح شراب میں بناے جاتے هیں ‘ جو گرم مزاج اور گرم ملـک کے باشندوں کو بجاے اس کے که گـرم خون کو ٹهنـڈا کریں خون کو اور تیز کردیتے هیں - هم نے اس جوهر میں بـرگ ثنا ‘ چوب چیني وغیرہ مبتـدل و مبرد خون دوائیں شامـل کردي هیں - جن کي شمولیت سے عشبه کي طاقت دو چند هوگئي ہے - چند خوراک تجربه کرکے دیکهه لیجیے - سیاہ چهرے کو سـرخ کردیتا ہے - بدنما داغ ‘ پهوڑے ‘ پهـنسي ‘ بیقاعدگي حیض ‘ درد نـل ‘ هڈیوں کا درد ‘ درد اعضا ‘ وغیرہ میں مبتلا رهتے هیں آسکو آزمائیں -

یاد رکهیگا که دوا ســازي میں یه نـکته دل میں جگه دینے کے قابـل ہے که ایک دوائي جو نا تجربه کار بنـاے مضـر و بے عمل هوجاتي ہے - اور وهي دوا مناسب اجـزاء و ترکیب سے واقف کار بناے تو مختلف حکمي عمل و عجیب و غریب خواص و فوائـد ظاهر کرتي ہے - دوا سازي میں قاعدہ ہے که جب تـک دوا سازان اجـزاء کے افعال و خواص سے با خبر نهو ‘ کبهي اسکا ترکیب دیا هوا نسخه سریع الاثر حکمي فائـدہ نه کریگا - یهي وجـه ہے که جاهـل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازي کے اصول سے محض نا آشنا هوتے هیں بجاے فائدہ دینے کے نقصان کرتے هیں ‘ لهذا ان سے بچنا چاهیے - قیمت شیشي کـلاں ۳ روپیه - شیشي خورد ایک روپیه ۸ - آنه -

المشتهر

حکیم ‘ ڈاکٹر ‘ حاجي غلام نبي زبدۃ الحکما شاهي سند یافته موچي دروازہ لاهور

اعـــلان

ایک هیڈ کلارک کي انگریزي دفتر کے لیے ضرورت ہے - اعلی علمي قابلیت تحریري لیاقت - دفتر کے کام کا تجربه سابقه - بی - اے پاس هونا لازمي شرائط هیں ‘ تنخواہ پچهتر روپیه سے ۰۰ روپیه ماهوار تک حسب لیاقت دیجا سکتي ہے درخواست مع نقول اسناد جلد آني چاهئیں - پته ذیل میں مندرج ہے -

هوم سکریٹري هز هائینس نواب صاحب بهادر
ریاست رامپور - یو - پي -

اڈیٹر الهلال کي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱٥ [۳٦۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فـرم جیمس مـرے کے یہاں سے عینـک لیتاهوں - اس مـرتبه مجهے ضـرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱٥ رپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انهوں نے دي هیں ‘ اور میں اعتراف کرتا هوں که وہ هر طرح بهتر اور عمدہ هیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کـردیتي ہے - مـزید بـر آں مقابلةً قیمت میں بهي ارزاں هیں ‘ کام بهي جلد اور وعدہ کے مطابق هوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر همارے لائق و تجـربه کار ڈاکٹـروںکي تجویـز سے اصلي پتهر کی عینک بذریعه وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپـر بهي اگـر اپکے موافق نه آئے تو بلا اجـرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتهر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ٥ روپیه تک - عینـک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتهـر کے قیمت ٦ روپیه سے ۱۲ روپیه تـک عینـک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ‘ ناک چوڑي خوبصورت حلقه اور شاخیں نهایت عمدہ اور دبیز مع اصلي پتهر کے قیمت ۱٥ - روپیه محصول وغیرہ ٦ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گهڑي - نمبر ۱ / ۱٥ رپن اسٹریٹ ڈاکخانـه ویلسلي - کلکـته

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه ہے وہ عمدگی ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا ہے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں) حاذق الملـک کے خانـداني مجربات (جو صرف اِسي کارخانـه سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار ‘ صفائي ‘ ستهرا پن ‘ اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه ہے -

فهرست ادویه مفت ، (خط کا پتـه)

منیجر هندوستانی دوا خانه دهلی

دیــــوان وحشـــت

(یعنی مجموعهٔ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کي جان ہے ‘ جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بهترین مثالیں موجود هیں ‘ جسکی زبان کي نسبت مشاهیر عصر متفق هیں که دهلي اور لکهنؤ کي زبان کا عمدہ نمونه ہے ‘ اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي ہے - اِسکا شائع هونا شعر و شاعري بلـکه یوں کهنا چاهیے که اردو لٹـریچر کي دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا ہے - حسن معاني کے ساتهه ساتهه سلاست بیان ‘ چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها ہے که جسکو دیکهکر نـکته سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي ہے -

مولانا حالي فرماتے هیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع هونے کي بهت هي کم امید ہے ...... آپ قـدیم اهل کمال کي یادگار اور انـکا نام زنـدہ کرنے والے هیں - " قیمت ایک روپیه -

المشتهر

عبد الرحمن ‘ اثر - نمبر ۱٦ - کڑایه روڈ - ڈاکخانه بالیگنج - کلکته

مســلمان اب بهي هـوشيار هوں !

مظـالم البـانيـا

حضرت همدرد قوم مرحوم

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته - كل كے انگريزي روزانه اخبارات ميں يـه خبر مجمل درج تهي كـه اپيروٹس يعني اپيريس كے عيسائي باشنـدوں نے مقـام كودہ پر دو سو مسلمـانوں كو نهايت بے رحمي سے انواع و اقسام كي عقوبتونكے ساتهه مار ڈالا اور گرجا كو آگ لـگا دي - آج جو خبر كسيقدر تفصيل كے ساتهه لندن سے شائع هوئي هے اوسكا مطلب يه هے كه اس خبر كي مختلف ذرائع و وسائل سے تصديق هوئي هے كه كودہ ميں نهايت بے رحمي اور ايذا رساني كي گئي هے- مظلوموں كي چهاتيوں' هاتهه' پاؤں ميں كيليں يعني ميخهاے آهني ٹهونكي گئيں - هارمسودا ميں بچے ملے جنكے ساتهه سخت بے رحمي كي گئي تهي - بهتونكي انگلياں كاٹ ڈالي گئي تهيں - يه ظاهـر هوا هے كه كيلوچ كے قريب درسكو اور ديگر مقات ميں البانى مسلمانونـكا قتل عام كيا گيا هے اور اونـكو اونـكے گهروں ميں اپيروٹس كے لوگوں نے آگ لگا كر جلا ديا -

يه لفظي ترجمه ۷ - مئي كي خبر كا هے جو رائٹر كے ذريعه همكو آج ۹ مئي كو وصول هوئي هے - آپ كو معلوم هے كه ايسي خبريں كس احتـياط كے ساتهه يورپ كے اخبـاروں ميں نـكلتي هيں' اور كسقدر اون ميں كاٹ چهانٹ كي جاتي هے ؟ هندوستان ميں تو اور بهي زيادہ هوشياري و احتياط سے كام ليا جاتا هے با ايں همه اس خبر كا آنا اسكي صحت كيليے دليل قاطع هے بلـكه معلوم هوتا هے كه جو كچهه بيان كيا گيا هے وہ اصليت سے بدرجها كم هے -

اب هندوستان كے مسلمانوں سے پوچهتا هوں كه سكوت كبتـك ؟ كيا وقت نهيں آگيا هے كه مدعيان اسلام كے جگر شق هوجائيں' اور سكون و صبر انهيں جواب ديدے ؟ اگر ايسا نهيں تو پهـر ايمان كا دعوا كيوں ؟ اگر حكومت ٹركي كے زمانه ميں مسلمان عيسائيوں كے ساتهه ايسا كرتے تو عيسائي حكومتوں كے جهاز اسوقت قسطنطنيه پر گولـه باري كـررهے هوتے - جو لوگ ايک خـدا كو پوجتے هيں اور خداے مصلوب و متعدد پر ايمان نهيں ركهتے' وہ اس قابـل كهاں كه انكي قابل نفرت وجود كے تلف هونے پر مطالبه كيا جاے ؟ يورپ كا ان مظالم كے نسبت يه خيال هے كه اگر يه نه هوتا تو البانيا ميں ايک عيسائي بادشاہ كيوں مقرر كيا جاتا ؟ حالانكه تعداد مسلمانوں كي رعيت ميں به نسبت نصارے كے بهت زيادہ هے - پس اصل مدعا يه هے كه ان بد تـرين كفـار يعني مسلمانوں كا كسي طـرح مقدس زمين يورپ ميں خاتمه كيا جاے - اگر كوئي مسلمان البانيا كا فرمانروا هوتا تو عيسائيوں كي جان و مال اور حقوق كي حفاظت كے ليے كل نصراني يورپ كے سلطنتيں اپني مجموعي قوت كے ساتهه موجود تهيں - كسي مسلمان كي كيا مجال تهي كه آنكهه اٹها كر بهي اونكي طرف ديكهه سكتا' ليكن اس صورت ميں مسلمانوں كا قلع قمع كيونكر هوسكتا تها - اسليے جو اصلي مقصود تها اوسكا پهلا باب يه خوں ريز حالات هيں - اصلي كتاب آينده شروع هوگي -

مگر سوال مقدم يه هے كه هندوستان كے سات كرور مسلمانوں كو اسـلام كے ليے كيا كرنا چاهيے ؟ اسـلام كي اصلي بنـا فتح مكه سے پڑي' اور جبتك مسلمانوں نے جهاد كو نه چهوڑا وہ ذليل نه هوے - جب سے اونهوں نے تـلوار ڈالدي وہ پامال هوگـئے هيں - ٹركي اور كابل كو ديكهه لو كه كيا كرتي هے - يهاں هم مسلمانوں كے ليے جهاد شمشيري كا موقعه نهيں هے تو نهيں هم هندوستان كے مسلمان جهاد مالي كـركے ايک بقـية السيف سلطنت كو بچـانے كي كوششيں كرسكتے هيں' پس براے خدا اٹهو اور مسلمانوں كو جگاؤ كه وہ اپني آمـدني كا ايک حصـه اگرچه وہ كيسا هي خفيف هو ٹـركي كي بحري اور بري طاقت كے ليے وقف كر ديں -

اگر هنـدوستان كے سات كرور مسلمان ايک روپيه بلـكه ايک پيسه بهي ماهوار اس غرض كے ليے وقف كرديں تو كيا كچهه هوسكتا هے - يه موقع هے كه كلـكته' بمبئي' لـكهنؤ' دهلي' لاهور وغيرہ شهروں ميں جلسه هاے عامه منعقد كيے جائيں اور قوم سے فوجي اور بحري امداد سلطنت اسلامي كے ليے اعانت طلب هو اور عام تحريک پيدا كيجاے - پهر جب يه تحريک شروع هو تو يه ضروري هوگا كه راجه صاحب محمود آباد اور سر كريم بهائي وغيرہ معتمدين ملک اسكے امين و محافظ بنيں اور قوم كو اپني اعانت كي نسبت پورا اعتماد رهے -

ميں ايک ملازمت پيشه شخص هوں' ميں اس كام ميں كوئي بڑا حصه ليـنے كي طاقت اپنے ميں نهيں پاتا - اسليے ميں آپ سے درخواست كرتا هوں كے آپ كمر همت باندهيں اور اگر آپ مناسب خيال كريں تو خدام كعبه كے كام كو اپنے ذمـه لے ليں - اسـلام و مسلمانوں كي نجات اِسي ميں هے بشرطيـكه ايمانداري سے كام كيا جاے -

(خاكسار - م - ا -)

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر وجہ و خیال کا آدمی زیادہ ہو۔ جب آپ کسی سے کوئی بات ادعاء کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر۔

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹننٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب وید سکریٹری آل انڈیا۔ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوے معلی

ان ناموں کی عظمت اور راؤں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج ہندوستان بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو۔ در بات ہے کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز پھر آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ ہر جس سے یہ مختصر مگر منتخب ترین جماعت ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہے اور عند الطلب بیرنگ پیکٹ بھی روانہ کیا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہے کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی چاہے سر پھوڑ لے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے پھر ہندوستان سیلون بہاعزت وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دوربین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کاندھوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہردلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے۔ لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہو نہیں رہی اور اگر گیسو دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر رہجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربیانہ غیور احباب موجودہ میدان مقابلے سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

پہنچ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندھ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ بارے چندے پچھلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انکام کے ساتھ خوشبوؤں کا جانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص دادکی باعث موئی ہو بلکہ بمقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرلینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کردیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ۱/۵ حصہ پہلے ہی بڑھادی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی۔ تاہم۔

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانا تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک۔ دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد داوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون و یاسمین قیمت یا درمروبیہ فی شیشی ... تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی ۱۲/ ... فی شیشی (۱۰/)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ بذمہ خریدار مقرر ہیں ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہوسکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ ”تاج“ دہلی

ناظرین الہلال غور سے پڑھیں

اگر آپ ڈاکٹر اقبال - مولانا شبلی - سید اکبر حسین صاحب، طالب بنارسی - سید ناصر نذیر صاحب فراق - سید دگیر - مولانا عرش گیاوی - مرزا سلطان احمد صاحب سیماب، اکبر آبادی اور دیگر باکمال شعرا اور مضمون نگاروں کا زور قلم ملاحظہ فرمانا چاہتے ہیں، تو اردو عالم ادب کے زبردست آرگن -

ملنے کی قیمت تین روپیہ **رسالہ فانوس خیال** خریداران الہلال سے دو روپیہ

کے خریدار بن جائیے - چندہ معاونین سے ۱۰ روپیہ - تاجران و حکام سے ۵ روپیہ - عوام سے ۳ روپیہ - طلبا سے ۲ روپیہ یکم جون سے پیشتر خریداران الہلال سے ۲ روپیہ اگر منی آرڈر بھیجنا چاہیں - تو صرف ۱ روپیہ ۱۲ آنہ - کاغذ لکھائی چھپائی نفیس -

منیجر فانوس خیال پٹھان کوٹ - پنجاب

جوہر سر ماہی

دماغ جو کل اعضائے رئیسہ پر حکمراں ہے - کمزور ہوجانیسے تمام عصاب و دیگر اعضاء بھی کمزور ہوجاتے ہیں - اور مقوی دماغ کے جتنے نسخے ہیں تمام قیمتی سے قیمتی ہیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے ہیں - لہذا یہ ایک نو ایجاد دوا جو روئی مچھلی کے مغز سے امریکہ میں تیار کیا گیا ہے - دماغی کمزوریوں میں تیر ہدف ثابت ہوئی ہے - مریضان امراض دماغی کو عموما اور اطباء ہندوستان سے خصوصا گذارش ہے کہ یہ کثیر المنفعت دوا روز تین قطرے تین روز تک استعمال کرنے سے نسیان، سستی، اداسی، دماغ کا چکرانا، درد سر، اسہال، ضعف بصارت، دوران سر، کمی حافظہ وغیرہ وغیرہ امراض میں فورا فائدہ شروع ہوجاتا ہے، اور چند روز کے مداومت سے شفاء حاصل ہوجاتی ہے - ایک شیشی میں ہزار قطرے ہیں قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھ آنے -

Dr. T. Hosain, 6 Convent Lane,
Post Entally, Calcutta.

دهلي کے خانداني اطبـا اور دوا خـانه نورتن دهلی

یه دوا خانه عرب - عدن - افريقه - امريکه - سيلون - آسٹريليا - رغيرة رغيرة ملکونمیں اپنا سکه جما چکا ھ اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولــه قبــله حکيم محمد احسن الله خان مرحوم طبيب خاص بهادر شاه دهلي کے خاص مجربات هيں -

دوائی ضيق - هر قسم کي کهانسي و دمــه کا مجرب عــلاج في بکس ايک توله ۲ دو روپيه -

حب قتـل ديدان - يه گولياں پيٹ کے کيڑے مارکر نـکال ديتي هيں في بکس ايک روپيه -

المشتهر حکيم محمد يعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلی فراشخانه

روغن بیگم بهـار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار' وکلا' طلبه' مدرسين ' معلمين' مولفين' مصنفين' کيخدمت ميں التماس ھ که يه روغن جسکا نام آپ نے عنواں عبارت سےابهي ديکها اور پڑها ھ' ايک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بهترے مفيد ادويه اوراعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تيار کيا گيا ھ ' جسکا اصلي ماخذ اطباے يوناني کا قديم مجرب نسخه ھ ' اسکے متعلق اصلي تعريف بهي قبل از امتحان وپيش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي ھ صرف ايک شيشي ايکبار منگواکر استعمال کرنے سے يه امر ظاهر هو سکتا ھ که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کبيراجي تيل نکلے هيں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هيں آيا يه يوناني روغن بيگم بهار امراض دماغي کے ليے بمقابله تمام مروج تيلونکے کهانتک مفيد ھ اور نازک اور شرقبن بيگمات کے گيسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے ميں کهانتک قدرت اور تاثير خاص رکهتا ھ - اکثر دماغي امراض کبهي غلبهٔ برودت کيوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پيدا هوجاتے هيں' اسليے اس روغن بيگم بهار ميں زياده تر اعتدال کي رعايت رکهي گئي ھ تاکه هر ايک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونيکے علاوه اسکے دلفريب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهيگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهيں هوگي - قيمت في شيشي ايک روپيه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپيه ۸ آنه -

بٹيکا

بادشاه و بيگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - يوناني مڈيکل سائنس کي ايک نماياں کامیابي يعني -

بٹيکا ــــ کے خواص بهت هيں ' جن ميں خـاص خـاص باتيں عمر کي زيادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت ھ ' ايک گهنٹه کے استعمال ميں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرينگے - ايک مرتبه کي آزمايش کي ضرورت ھ -

راما نرنجن تيله اور پرنمير انجن تيلا - اس دوا کو ميں نے ابا و اجداد سے پايا جو شهنشاه مغليه کے حکيم تهے - يه دوا فقط همکو معلوم ھ اور کسي کو نهيں درخواست پر ترکيب استعمال بهيجي جائيگي -

" ونڈر فل کائيهو" کو بهي ضرور آزمايش کريں - قيمت دو روپيه باره آنه ممسک پاس اور الکٹريک ويگر پرسٹ پانچ روپيه باره آنه محصول ڈاک ۲ آنه يوناني لوٹ بازار کا ساميل يعني سرکے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهيجي جاتي ھ - فوراً لکهيے -

حکيم مسيح الرحمن - يوناني ميڈيکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹريٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

سوانح احمدي يا تواريخ عجيبه

يه کتاب حضرت مولانا سيد احمد صاحب بريلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعيل صاحب شهيد کے حالات مين ھ - اپ آمي تهے باطني تعليم شغل برزخ - اور بيعت کا ذکر ديباچه کے بعد ديا گيا ھ - پهر حضرت رسول کريم صلعم کي زيارت جسمي - اور توجهه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بيان ھ - صدها عجيب وغريب مضامين هين جسميں سے چند کا ذکر ذيل مين کيا جاتا ھ - اپکے گهوڑيکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگريزي جنرل کا عين موقعه جنگ پر اپکا لشکر مين لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعليم - صوفي کي خيال مخالفونکا افت مين مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اورانکي لڑائيان - ايک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بيعت هو جانا - شيعونکي شکست - ايک هندو سيٹهه کا خواب هولناک ديکهکر اپسے بيعت هونا - ايک انگريز کي دعوت - ايک شيعه کا حضرت سرورکائنات کے حکم سے اپکے هاتهه پر بيعت کرنا - حج کي تياري - اور غيبي آرڈرنکا عدن پهونچانا باوجود آمي هونيکے ايک پادري کواقليدس کي مسايل دقيقه کا حل کردينا سمندر کے کهاري پاني کا شيرين هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجيبه وغيرة حجم ۲۲۴ صفحه قيمت دو روپيه علاوه محصول -

ديار حبيب (صلعــــم) کے فوٹـــو

گذشته سفر حج ميں ميں اپنے همراه مدينه منوره اور مکه معظمه کے بعض نهايت عمده اور دلفريب فوٹو لايا هوں - جن ميں بعض تيار هوگئے هيں اور بعض تيار هو رهے هيں - مکانوں کو سجانے کے لئے بيهوده اور مخرب اخلاق تصاوير کي بجاے يه فوٹو چوکهٹوں ميں جڑوا کر ديواروں سے لگائيں تو علاوه خوبصورتي اور زينت کے خير و برکت کا باعث هونگے - قيمت في فوٹو صرف تين آنه - سارے يعنے دس عدد فوٹو جو تيار هيں انکے منگانے کي صورت ميں ايک روپيه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - يه فوٹو نهايت اعلی درجه کے آرٹ پيپر پر ولايتي طرز پر بنوائے گئے هيں - بمبئي وغيره کے بازاروں ميں مدينه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هيں - وه هاتهه کے بنے هوئے هوتے هيں - اب تک فوٹو کي تصاوير ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تيار نهيں کرسکا - کيونکه بدوي قبائل اور خدام حرمين شرفين فوٹو لينے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کرديتے هيں - ايک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے يه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بيت الله شريف کا فوٹو سياه ريشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو ميں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هيں (۲) مدينه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه ميں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور هجوم خلايق (۴) ميدان منا مين حاجيوں کے کيمپ اور مسجد حنيف کا سين (۵) شيطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) ميدان عرفات ميں لوگوں کے خيمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسميں حضرت خديجه حرم رسول کريم صلم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هيں (۸) جنت البقيع جسميں اهل بيت وامهات المومنين و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقيع کے مزارات هيں (۹) کعبة الله کے گرد حاجيوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا ومروه اور وهاں جو کلام رباني کي آيت منقش ھ فوٹو ميں حرف بحرف پڑهي جاتي ھ -

نادر کتابيں

(۱) مذاق العارفين ترجمه اردو احيا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قيمت ۹ روپيه - تصوف کي نهايت ناياب اور بے نظير کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قيمت ۲ روپيه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظير کتاب موجوده حکماے هند کے باتصوير حالات و مجربات ايک هزار صفحه مجلد قيمت ۴ روپيه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولياے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قيمت ۳ روپيه -

(۵) مشاهير اسلام چاليس صوفياے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابيں اصل قيمت معه رعايتي ۲ روپيه ۸ آنه ھ - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سايز ترجمه اردو قيمت ۹ روپيه ۱۲ آنه

منيجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدين
ضلع گجرات پنجاب

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

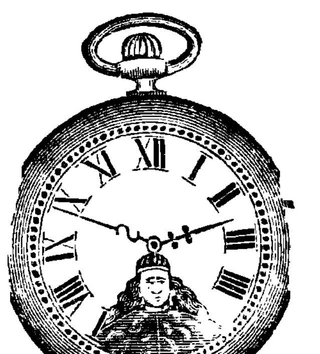
— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا ہو، بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر' کالے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - آسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دکھائی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

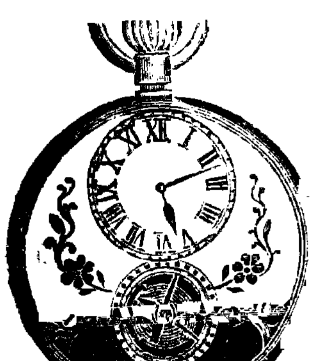
گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے



ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

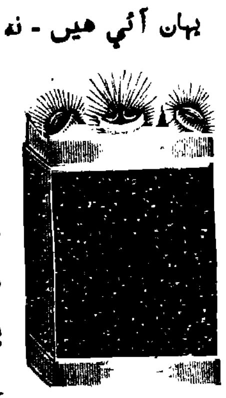


اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند ھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ، ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ راتکو



اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرےسے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توہانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

20 **هر فرمـــایش میں الهـــلال کا حوالہ دینا ضروری هے**

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لنڈن

یہ مشہور ناول جو کہ سولـہ جلدوںمیں ہے ابهي چهپ کے نکلي ہے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتها ئي قیمت میں دیجا تي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اوراب دس ۱۰ روپیه - کپڑونکي جلد ہے جسمیں سنهري حروف کي کتابت ہے اور ۲۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه ري - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنـه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ، یہ دوا کل دماغی شکایتونکو دفع کرتی ہے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي ہے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ہے جوکہ ایکسان مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمـال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پهونهتی ہے - هسٹریہ وغیرہ کو بهی مفید ہے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع هو جا تی ہے - اس کے استعمال کر تے هی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹهہ آنہ -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جا تا رها -

یہ دوا آب نزول - فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت هوا ہے - صرف اندروني و بیرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی ہے -

ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع هو جاتی ہے قیمت دس روپیہ اور دس دنکی دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

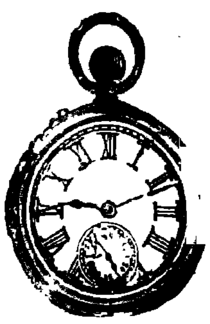
اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواہ نوبتي جنوں ، مرگی والہ جنون ، غمگین رهنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابي و مزمن جنون ، وغیرہ وغیرہ دفع هوتي - هے اور وہ ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے کہ کبهي ایسا گمـان تک بهي نہیں هوتا کہ وہ کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نہونے سے واپس

همرے نئے چالن کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے



والي اور دیکهنے میں بهي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے دي جاتي ہے -

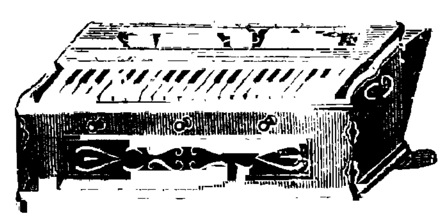
اصلي قیمت سات روپیہ چودہ آنہ اور نو روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت تین روپیہ پندرہ آنہ اور چار روپیہ پندرہ آنہ هر ایک گهڑي کے همراہ سنہرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیہ چودہ آنہ اور نیرہ روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت - چار روپیہ پندرہ آنہ اور چهہ روپیہ پندرہ آنہ باندهنے کا فیتہ مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکتہ -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نہونے سے واپس



همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یہ ساگون کي لکڑي کي بني ہے جس سے آواز بہت هي عمدہ اور بہت روز تک قائم رهنے والي ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبـل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ ہے آرڈر کے همراہ ۵ - روپیہ پیشگي روانہ کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹـري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

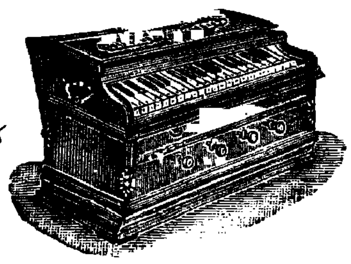
اس کے استعمال سے کهوئی هوئي قوت پهر دو بارہ پیدا هوجاتي ہے - اسکے استعمال مین کسی قسم کي تکلیف نہیں هوتی - مایوسي مبدل بخوشي کـر دیتي ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں -
قیمت تین بکس آٹهہ آنہ علاوہ محصول ڈاک -
آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنـکاری فلوٹ



تین سال کي گارنٹي

بہترین اور سریلي آواز کي هارمونیم
سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ
اسکے ماسوا هرقسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود هے -
هر فرمایش کے ساتهہ ۵ روپیہ بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچـاس برس کے تجربہ کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ایجاد کردہ - آوالا سہائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ، اسکے استعمال سے کل امراض متعلقہ مستورات دفع هوجاتی هے ، اور نہایت هي مفید ہے - مثلاً ماهوار نہ جاري هونا - دفعتاً بند هوجانا - کم هونا - بے قاعدہ آنا - تکلیف کے ساتهہ جاري هونا - متواتر یا زیادہ مدت تک نہایت زیادہ جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجهہ عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیہ -

" را تسهائے گولیـان

یہ دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکهتي هے - کیسا هي ضعف کیوں نہ هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوکہ بیان سے باهر ہے - شکستہ جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ، اور طبیعت کو بشاش کرتي ہے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیہ

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

" ا وائـت

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجہ سے هوا هو دفع کردیتي هے ، اور کمزور قوی کو نہایت طاقتور بنا دیتي ہے - کل دماغي اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نہایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتی ہے - یہ دوا هر عمر والے کے واسطے نہایت هی مفید ثابت هوئي ہے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نہیں هوتا ہے سوائے فائدہ کے

قیمت في شیشي ایک روپیہ

S. C. .Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکي دو گولیاں رات کو سوتے رقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پینے نهانے میں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے میں بدمزه بهي نهیں هے -

قیمت سوله گولیوں کی ایک ڈبیه ۵ آنه محصول ڈاک ایک ڈبیه سے چار ڈبیه تک ۵ آنه

یه دوائیں همیشه اپنے پاس رکهیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سر کي تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ایک ٹکیه نگلنے هي سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگي -

قیمت باره ٹکیونکي ایک شیشي ۶ آنه محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشي تک ۵ آنه -

نوٹ — یه دونوں دوائیاں ایک ساتهه منگانے سے خرچ ایک هي کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته



تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر "موهني کسم تیل" تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازحد مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشی ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو- سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو- یا بخار میں درد سر بهي هو- کالا بخار- یا آسامي هو - زرد بخار هو- بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو- ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجائے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو- کام کرنے کو جي نه چاهتا هو- کهانا دیر سے هضم هوتا هو- تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

۱۰۶۹
ار وهرورهرا ٹتر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
لولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[6]



علمی ذخیرہ

(١) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ھے - جس میں ھندوستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات ھیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه ھے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ھیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے ھیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ھے یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھه یه خصوصیت رکھتا ھے که اس میں جو انتخابي اشعار ھیں اعلی درجه کے ھیں - مآثر الکرام میں اُن حضرت صوفیه کے حالات ھیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا ھوے -

(۳) گلشن هند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سر پرست مسٹر جان گلکرست نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ھے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کی تصحیح کي ھے اور مولوي عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ھے - جس میں زبان اردو کی ابتدائي تاریخ اور تذکرہ ھذا کے خصوصیات مذکور ھیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ھے که مذهب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ھے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ھے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یه مقصد ھرگز نه تھا که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کرکے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ھے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ھے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے ھیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ھیں - مترجمه مولوي عبد الغنی صاحب وارثي قیمت ھر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دھلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ھے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھه عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نہیں گئي ھے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیه کے اصول و ضوابط بھي مذکور ھیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ھے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري ھے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چھپ چکا ھے - قیمت سابق ۹ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاو لیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ھے - اور اس میں نہایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ھیں اُن کي تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ھیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھه مندرج ھے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط ھیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ھے - حجم (۲۰۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ھیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ھیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ھے - قیمت ھر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بی - اے جس میں انوار سهیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي ھیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما نین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ھے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور ھیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ھے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتھه ساتھه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے ھیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ھیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ھے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ھیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ھے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فہرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فہرست جس میں ھر کتاب کے ساتھه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ھے - جس سے معلوم ھوتا ھے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ھیں اُنھیں اس کا مطالعه کرنا لازمي ھے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

Printed & Published by A. K. Azad, at the Hilal Electrical Ptg. & Publg. House, 14 McLeod Street, Calcutta.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنين

الہلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal Calcutta "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابو الکلام آزاد الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

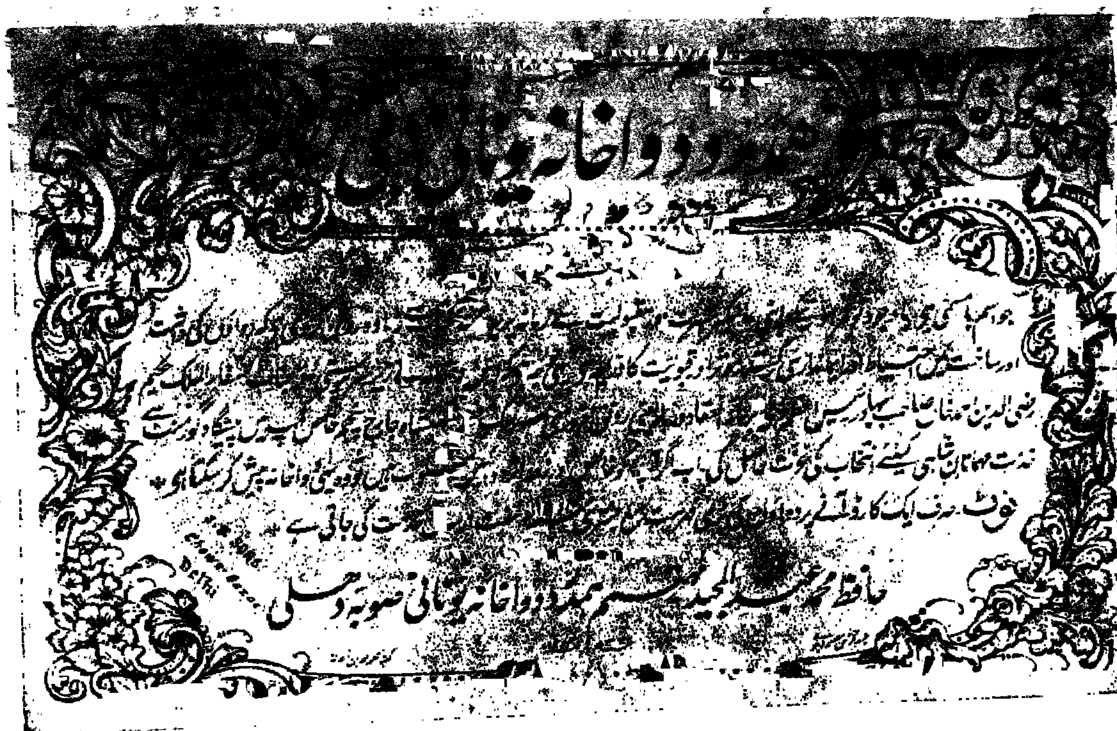
مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴

کلکتہ: چہارشنبہ ۸ رجب ۱۳۳۲ ہجری

Calcutta: Wednesday, June, 3. 1914

نمبر [illegible]



الهلال

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل هو جائیگا - منیجر

الهلال کي ششماهی مجلدات قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش‌ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت هوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجر)

روزانہ الهلال

چونکہ ابھي شائع نہیں هوا ہے ' اسلیے بذریعہ هفتہ وار مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایمبرائیڈري یعني سوزني کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رفلي پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشي مینا کاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ - جدوار ' زیرہ ' گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ هم سے طلب کریں - فهرست مفت ارسال کي جاتی ہے -

دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹي - سري نگر کشمیر

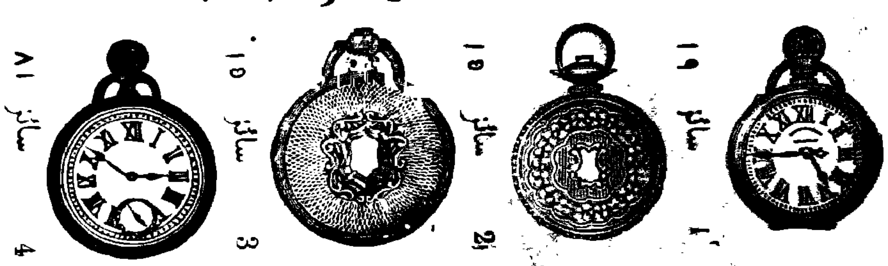
ایک سنیاسی مهاتما کے دو نادر عطیہ

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل هوگئے هوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجہ سے بالکل نیست نابود هو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ہے - قیمت ٥٠ گولي صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاے تو بچہ دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منھہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب



(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹي ۲ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
(2) متال بادریس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندیکیڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنیوالي گھڑیوں کي ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلي اسٹریٹ دهرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.



AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
نمبر ۱۴ مکلاود اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۲ — کلکته: چہارشنبه ۸ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, June, 3. 1914

مسلمان ہند اور دولۂ عثمانیہ کی جنگی اعانت

ایک غلط اور افسوس ناک الزام!

مسلمانوں کے فرض دینی و اسلامی کی تشریح

پچھلے ہفتے مقامی انگریزی معاصر ہندو پیٹریٹ نے دولۃ عثمانیہ کی خارجی اعانات کے متعلق ایک مختصر نوٹ لکھا ہے' اور ہمیں افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ یکسر غلط فہمیوں پر مبنی ہے-

معاصر موصوف لکھتا ہے کہ جنگ طرابلس و بلقان کے زمانے میں بڑے بڑے اعانتی فنڈ اسلامی اخبارات کے دفاتر میں کھولے گئے - انکی نسبت اب بعض پنجابی اخبارات کو معلوم ہوا ہے کہ وہ گو ہلال احمر کے نام سے تھے اور اعلان کیا گیا تھا کہ صرف لڑائی کے مجروحین اور انکے پس ماندوں کو اس سے مدد دی جائیگی' مگر انکا بڑا حصہ ہلال احمر فنڈ کی جگہہ خود حکومۃ عثمانیہ کو جنگی امداد میں دیدیا گیا - اس طرح یہ اہم سوال پیدا ہوگیا ہے کہ باوجود اعلان نا طرفداری کے' مسلمانان ہند کی مالی اعانات کا جنگ میں لگایا جانا قانوناً قابل اعتراض تھا یا نہیں؟ پھر آخر میں لکھا ہے کہ جو رپورٹ انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ سے آئی ہے' اسمیں ان رقوم کا ذکر نہیں ہے - اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ وہ روپیہ حکومت کو بلقانی ریاستوں کے خلاف لڑنے کیلیے دیا گیا ہے' جنکے متعلق برٹش گورنمنٹ نا طرفداری کا اعلان کر چکی تھی -

ہم نہیں سمجھتے کہ معاصر موصوف کو یہ معلومات کہاں سے حاصل ہوئی ہیں اور " بعض پنجابی اخبارات " سے مقصود کون اخبارات ہیں؟ اگر اس سے مقصود پنجاب کے وہ معاصرین ہیں جنھوں نے ہلال احمر کی رپورٹ کے متعلق مضامین لکھے ہیں' تو جہاں تک ہمیں معلوم ہے' ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان حضرات کا مقصود تحریر صرف تحقیقات اور ایک بظاہر اعتراض انگیز مسئلہ کے متعلق اطمینان حاصل کرنا تھا' نہ کہ اُس نتیجہ کو پیدا کرنا جو غالباً ہندوستان میں سب سے پہلے ہندو پیٹریٹ نے پیدا کرنا چاہا ہے' اور گورنمنٹ کے سامنے ایک نئے مسئلہ کے پیش کرنے کی لا حاصل سعی کی ہے -

ہندوستان کے مسلمانوں نے جنگ طرابلس و بلقان کے زمانے میں جسقدر روپیہ جمع کیا' وہ صرف ہلال احمر فنڈ کیلیے کیا - اور جن لوگوں نے روپیہ ترکی بھیجا' بلا استثنا صرف مجروحین جنگ اور انکے پس ماندوں کی اعانت ہی کیلیے بھیجا - ہم پورے وثوق کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں اس عظیم الشان جنگ بلقان کیلیے جسکے روزانہ مصارف کروڑوں روپیے سے کسی طرح کم نہ تھے' کسی نے بھی دس بیس ہزار یا زیادہ سے زیادہ چار پانچ لاکھہ روپیہ بھیجنے کی بے نتیجہ سعی نہیں کی ہے -

البتہ یہ ضرور ہے کہ قسطنطنیہ کی انجمن ہلال احمر ایک غیر سرکاری انجمن تھی - اسکے متعلق پورا وثوق اور اعتماد مسلمانان ہند کو حاصل نہ تھا - بہت سے لوگوں نے قرین احتیاط سمجھا کہ اپنا تمام روپیہ براہ راست حکومت اور اسکے وزرا کے نام روانہ کریں جو ہر طرح کے شکوک اور بدگمانیوں سے بالا تر ہیں -

چنانچہ اکثر لوگوں نے صدر اعظم کے نام اپنی اقساط روانہ کیں - لیکن اس سے انکا مقصد صرف یہ تھا کہ یہ روپیہ ہلال احمر کے کاموں میں حکومت کے ذریعہ صرف ہو' یا اگر حکومت قابل اعتماد سمجھے تو انجمن کے حوالے کر دے - یہ مقصود ہرگز نہ تھا کہ روپیہ جنگ کے کاموں میں خرچ کیا جاے - یہ ایک ایسی معلوم اور کھلی بات ہے جو کبھی بطور راز کے چھپائی نہیں گئی' اور گورنمنٹ اور پبلک دونوں کو معلوم ہے -

الہلال نے اخر ایام جنگ میں جب فہرست اعانت کھولی تو ہمیشہ اسکی سرخی جلی ٹائپ میں یہ لکھی جاتی تھی: " زر اعانۂ دولۃ علیہ عثمانیہ " اقلاً تیس چالیس مرتبہ یہ عنوان عام طور پر گورنمنٹ اور پبلک کی نظروں سے گذرا ہے - اس سے مقصود یہی تھا کہ وہ ہلال احمر کے کاموں کیلیے دولۃ عثمانیہ کی اعانت کی دعوۃ دینا تھا -

رہا انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کی رپورٹ میں اُن رقوم کا درج نہونا' تو اس سے یہ استدلال کرنا کہ وہ روپیہ لڑائی کی اعانت میں حکومت کو دیا گیا' ایک ایسا صریح غلط استدلال ہے جس کو صرف اُن دماغوں ہی میں جگہہ ملسکتی ہے جو بعض مسلمانوں کے سر پولیٹکل الزامات قائم کرنے کے خاص طور پر شائق اور آرزومند ہیں - اس رپورٹ میں صرف وہی رقوم درج کی گئی ہیں جو براہ راست انجمن ہلال احمر کے دفتر میں بھیجی گئیں - جو روپیہ ہلال احمر فنڈ کا بواسطۂ حکومت گیا' یا اعانت مہاجرین وغیرہ میں بھیجا گیا' کوئی وجہ نہ تھی کہ اُسے بھی انجمن اپنی رپورٹ میں جگہ دیتی - ڈاکٹر عدنان بے پریسیڈنٹ انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ نے خود مجھسے متعدد بار فہرست رقوم کا ذکر کرتے ہوے یہ کہا تھا' اور ایک تار میں تو انھوں نے صاف صاف لکھہ بھی دیا ہے جو رپورٹ کی اشاعت کے بہت بعد میرے نام آیا ہے - کئی ماہ ہوے' میں نے اسکے متعلق ایک خط بعض معاصر [illegible]



تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاهتي ہے کہ هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کهیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجي دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار هوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانہ نرخ پر مهیا کردیتي ہے - کام ختم هوا - آپنے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ هي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

ایجنٹ دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

اي - گورلہ راؤ پلیکر - (بلاري) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي هوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماهواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا هوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم هوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپني نهایت اچھي کام کررهي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتي مشین منگا کر هر شخص کو مفید هونے کا موقع دیتي ہے - میں ضرورت سمجھتا هوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

چند مشهور اخبارات کی راے

—*—

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریت کے کمپني نے بنائے هیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نهایت عمدہ هیں اور بناوٹ بھي اچھي ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتي چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نهایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا هوسکتا ہے -

برنچ سول کورٹ روڈ سنگالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

جنگ کے علاج اور شہداء اسلام کے پس ماندوں کي اعانت میں یه روپیه صرف هو اور کوشش کي گئي که اگر اس روپیه کے ذریعه دشمنان اسلام کے سینوں پر مہلک زخم نہیں لگاے جاسکتے ' تو کم ازکم جاں نثاران توحید کے زخموں پر مرهم هي لگا دیا جاے -

اگر سوال کیا جاے (جیسا که همیں معلوم هے که بعض اپنے هي حلقوں میں چهیڑا جا رها هے) ده خود دولة علیه نے بهي اُس روپیه کو هلال احمر کے کاموں میں خرچ کیا یا نہیں ؟ تو اسکے جواب میں آور کسي کو یه کہتے هوے تو معلوم هو تو هو ' مگر مجهے تو کوئي تامل نہیں که هم نے یه روپیه هلال احمر کے کاموں کیلیے بهیجا تها - اس کے سوا بهیجنے والوں کا کوئي مقصد نه تها - لیکن اگر حکومت اور وزراے حکومت نے اس قلیل و حقیر رقم کو هلال احمر کي جگه کسي ایسے کام میں صرف کیا هو جو هلال احمر سے بهي زیاده اُس زمانے میں اهم هو' تو تمام مسلمانان هند کیلیے جنکے دل اپني نا رسائي کے غم سے اندوهگین اور اپني محرومي کے ماتم سے زخمي هیں' اس سے بڑهکر فخر و مسرت کي آور کیا بات هوسکتي هے ؟ زهے قسمت هم محرومان دور اُفتاده کي ' اور صد عزو افتخار هم بد بختان بے دست و پا کیلیے ' اگر همیں یقین هوجاے که هماري حقیر و لا شے اعانتیں اس حادثۂ کبری اور مصیبۂ عظمی کے موقعه پر مجاهدین مقدسین اسلام اور قاتلین اهل صلیب و عبدة الاوثان کي راه میں ٹهکانے لگیں ' اور هلال احمر کی مرهم پٹي کي جگه اصلي میدان غزا میں کام آئیں !!

بریں مژده گر جاں فشانم روا ست !

البته افسوس هے که اسکا کوئي ثبوت وه لوگ نہیں پیش کرتے ' جنکے بدترین الزام بهي في الحقیقت همارے لیے بهترین بشارتیں هیں - کاش هندو پیٹریٹ اور اسکے هم مشرب همیں اسکا یقین دلا سکتے که هماري کم همت نیت کے خلاف همارا روپیه هلال احمر کي جگهه اصلي جهاد مقدس میں صرف کیا گیا هے !

آخر میں هم امید کرتے هیں که همارا معزز مقامي معاصر اپنے کالموں میں اس غلطي کي بہت جلد اصلاح کردیگا - هم خود تو ایسے الزاموں سے کچهه متاثر نہیں هوتے - بجز اسکے که مثل صدها غلط باتوں کے اسے بهي غلط سمجهه لیں - لیکن اسکا اثر عام طور پر تمام مسلمانوں پر پڑتا هے' اور ایک سخت غلط فهمي پیدا هوتي هے -

همارا ابتدا سے جو اصول هندو مسلمانوں کے باهمي تعلقات کے مسئله کي نسبت رها هے ' وه زمانے سے پوشیده نہیں - حتی که هم نے همیشه نہایت شدت اور سختي کے ساتهه اُن مسلمان لیڈروں کو الزام دیا هے جو هندؤں کو ملکي اشغال کي وجه سے گورنمنٹ کے سامنے ملزم بنانا چاهتے تهے' اور انکے مقابلے میں اپني خوشامد اور غلامي پر ناز کرتے تهے - بہت سے مسلمان هم سے نا خوش هیں که هم کیوں انکي طرح هندؤں سے علحدگي اور مخالفت کي دعوت نہیں دیتے -

ایسي حالت میں همارے لیے یه بڑي هي دکهه کي بات هوگي اگر مسلمانوں کو ایک نئے مگر بے اصل سیاسي الزام کا مورد بنانے کیلیے هندو پریس کے کسي وقیع رکن کي طرف سے کوشش هو' اور با وجود کشف حقیقت کے وه تصحیح و اعتذار سے انکار کردے - هم اُسے یقین دلاتے هیں که جو لوگ هلال احمر کي رپورٹ کي بنا پر بحث کرتے تهے اور جنکا اس نے حواله دیا هے' وه خود بهي یه کبهي پسند نه کرینگے که انکے مضامین کا وه نتیجه نکالا جاے جو هندو پیٹریٹ نے نکالا هے - انکا مقصد صرف تحقیقات تها - یا آور جو کچهه بهي هو - لیکن یه تو کبهي بهي نه تها که انکے مضامین کو ایک نئے پولیٹکل الزام کا آله بنایا جاے ' اور کها جاے که لوگوں نے هلال احمر کے نام سے جنگي اغراض کیلیے روپیه جمع کیا اور ترکي کو پوشیده پوشیده روانه کردیا ! روپیه بهیجنے والوں نے همیشه اعلان کیا هے که وه خود حکومت کے نام بهیجتے رهے هیں - یه کوئي ایسا راز نه تها جو اب رپورٹ کي اشاعت سے یکایک آشکارا هوگیا هو !

مسئلۂ مساجد و قبور لشکر پور

هز ایکسلنسی کا ورود اور نئی درخواست

پراونشل لیگ اور انجمن دفاع مساجد کي متعدده اور آخري سعي !

کانپور کي مسجد کا معامله جب اُن تمام حوادث و مصائب کے ساتهه شروع هوا جو ایک ایک کر کے اب لشکر پور کے مسئله کي وجه سے یاد آ رهے هیں ' تو همارے سامنے ناصحوں اور مشوره فرماؤں کي ایک بڑي جماعت رونما هوئي ' اور مسلمانوں کي اُن غلطیوں اور بے اعتدالانه و سرکشانه گمراهیوں کو واضح کیا گیا جو اگر نه هوئی هوتیں ' تو نه تو مسٹر ٹائیلر کو فائر کرنے کا حکم دیکر گورنمنٹ کے قیمتي سامان جنگ کو ضائع کرنا پڑتا ' اور نه هز آنر سر جمیس کو آگره تشریف لیجا کر اس جنگي اسراف مگر فیاضانه عمل سیاست کے مناقب و فضائل بیان کرنے پڑتے !

ان نصیحت فرماؤں میں پہلا گروه حکام کا تها - انکو افسوس تها که " باهر کے چند سرکش اور مفسد " مسلمانوں نے عام پبلک کو خطرناک مذهبي جوش میں مبتلا کرکے یه تمام درد انگیز مصائب پیدا کیے - هز آنر سر جیمس مسٹن کے یادگار الفاظ میں ' ان مفسدوں نے بدامني پیدا کرکے اور بہت سا ناحق خون بهاکر " خدا اور اسکے بندوں ' دونوں کے سامنے اپنے تئیں جوابده قرار دیا "

لیکن دوسرا گروه ناصحین اور مجمع واعظین خود همارے هي قوم کے اُن سنجیده و متین ' عاقبت اندیش ' معامله فهم ' سرد و گرم چشیده ' امن دوست ' وفا پیشه ' اطاعت فرما ' اور سر عظیم " اولو الامر منکم " کے محرمان راز بزرگوں کا تها ' جو ابتدا میں تو اپني پر وقار علحدگي اور مصلحت اندیش خاموشي کي زبان پنہاں سے حق نصیحت و وعظ ادا فرماتے رهے' لیکن جب مسجد کي منہدمه دیوار کي شکسته اینٹیں گرد و غبار بنکر اوڑ گئیں ' جب شہداء جنون مذهب اور دیوانگان جہل مسجد پرستي کے خون کي چهینٹوں سے مسجد کي در و دیوار رنگیں هوچکیں ' جب کانپور کا جیل خانه ایک سو سات گرفتاران بغاوت کے هجوم سے بالکل رک گیا ' اور جبکه " چند باهر کے " مفسدوں کي شرارتیں اور " مذهبي جہل و جنون " کے فسادات یہاں تک طاقتور اور فتح مند هو گئے که اسکے لیے شمله کي چوٹیوں سے اُترکر هندوستان کے سب سے بڑے حکمراں کو کانپور آنا پڑا ' تو پهر صداے سکوت اور نصائح خاموش کا عہد غیبت و پنہاني ختم هوا ' اور اُس تبریک مسرت میں سب سے پہلے شریک هونے کے بعد جسکي تعزیت غم میں احکام مصالح اور اسرار اطاعت نے شرکت کي اُنہیں اجازت نہیں دي تهي ' بعض نصائح حکیمانه اور مواعظ بزرگانه زبان و قلم پر بهي جاري هوے ' اور نا قدر شناس و کج راے قوم کو پر امن و با اعتدال کاموں کا طریقه بتلایا گیا !

ان نصیحتوں کي اهم دفعات یه تهیں که جوش اور هیجان سے کام لینا عقل اور دانشمندي کے خلاف هے - ادب اور عاجزي کے ساتهه مثل رعایا اور محکوموں کے التجائیں کرني چاهئیں - همیشه چاهیے که ذمه دار جماعتیں اندر هي اندر کام کریں ' اور عوام کو انکے بیجا جوش اور خطرناک هیجان سے کام لینے کا موقعه نه دیں - وغیره وغیره -

یه نصیحتیں کتني هي قیمتي هوں مگر مسجد کانپور کے مسئلے کیلیے تو بالکل غیر ضروري تهیں - کیونکه اگر یه کوئي صحیح طریق کار تها تو اس نہایت قیمتي اور صحیح ترین دستور العمل کو کامل طریقه سے پہلے هي مسلمانان کانپور اختیار کرچکے تهے ' اور جسقدر طریقے طلب و سوال ' عجز و نیاز ' منت و زاري ' نالۂ و فغاں ' اور ادب و رعایت کے ساتهه کام کرنے کے هوسکتے هیں ' اُن سب کا ایک ایک

کے پاس اشاعت کیلیے بھیج دیا تھا اور نہایت تفصیل سے یہ تمام امور اس میں بیان کردیے تھے - افسوس ہے کہ کسی وجہ سے وہ خط ابتک شائع نہیں کیا گیا -

بہر حال ہمارے مقامی معاصر کو اس بارے میں غالباً غلط فہمی ہوئی ہے ' اور اس نے ایک ایسا پولیٹکل الزام اپنے مسلمان هم وطنوں کو بے خبرانہ دیا ہے جسکی ذمہ داری بڑی ہی شدید ہے ' اور جسکے متعلق اگر ثبوت کا مطالبہ کیا گیا تو آسے اپنی مشکلات پر افسوس کرنا پڑیگا -

هم مسلمان هیں - هم اپنے کاموں کیلیے سرکاری قوانین سے بھی بالا تر اپنا مذهبی قانون رکھتے هیں ' اور وہ همیں اس درجہ عزیز ہے کہ اسکی تعمیل سے کوئی دنیوی قانون همیں نہیں روک سکتا - اس قانون نے یقیناً هم پر فرض کردیا ہے کہ دنیا کے کسی حصہ میں بھی جب دشمنان توحید و عدالۃ مسلمانوں پر حملہ کریں ' تو انکی هر طرح کی اعانت کیلیے هم سب اٹھ کھڑے هوں ' اور جو کچھہ هم سے هوسکتا ہے اس سے دریغ نہ کریں - هم کو هندو پیٹریٹ کے ایڈیٹروں نے مسجدوں میں نماز پڑھتے بارها دیکھا هوگا - هم بلا تامل اسے اطلاع دیتے هیں کہ جس طرح هم پر نماز فرض کی گئی ہے ' بالکل اسی طرح بلکہ اس سے بڑھکر همارے لیے مسلمانوں کی هر طرحکی اعانت بھی فرض کردی گئی ہے - علی الخصوص جب کہ وہ دشمنوں کے نرغے میں پھنس جائیں ' اور اسلام کی آبادیاں اور بستیاں چھین کر شرک و ضلالت اور ظلم و معصیت کی محکوم بنائی جائیں !

همارے انگریزی هم قلم کو معلوم هونا چاهیے کہ اسی کا نام " حکم جہاد " ہے جو اسلام کے اولین اور بنیادی احکام میں سے ہے - گو اس مقدس حکم کو غلط فہمیوں اور بد گمانیوں سے آلودہ دیکھکر بد قسمتی سے بعض مسلمان اپنی زبانوں پر جگہ نہ دیتے هوں ' مگر الحمد للہ ' هم اپنے اندر اتنی قوت پاتے هیں کہ پورے فخر و امتیاز کے ساتھہ اسکا علانیہ اعتراف کریں - اور اب ایسے مسلمان بھی هندوستان کے آسمان کے نیچے بسنے لگے هیں جو اس حکم کی پیہم اور متصل دعوت دیتے رهنا اپنے تمام کاموں کا سب سے پہلا مقصد بیان کرتے هیں !

پس یہ کہکر همیں ڈرانے کی کوشش کچھہ بھی سودمند نہیں هو سکتی کہ هم پر اسلام کی آخری حکومت کو جنگی امداد دینے کا الزام لگایا جاے - جنگ کیلیے چند لاکھہ روپیوں کا بھیجنا کیا شے ہے ؟ زیادہ سے زیادہ اس الزام کا مطلب اتنا هی هوسکتا ہے کہ هندوستان میں خود چین و آرام سے بیٹھکر هم نے دولۃ عثمانیہ کو روپیہ بھیجدیا تا کہ اس کی قیمت سے خرید کر کسی دن اپنے دشمنوں پر دو چار گولے پھینکدے - اور یہ جائز نہ تھا جبکہ هم ایک اعلان نا طرفداری کرنے والی گورنمنٹ کی رعایا تھے -

اگر اس الزام سے صرف اتنا هی نتیجہ نکلتا ہے تو افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ همارے حریفوں نے اپنی قوت کچھہ زیادہ شدید طریقہ سے استعمال نہیں کی - کیونکہ روپیہ بھیجنا کونسی ایسی بڑی بات ہے ؟ هم تو علانیہ یہ تک کہنے کیلیے موجود هیں ' کہ اگر قسمت یاوری کرے اور همت ذلت پسند بلند هو تو اپنی جانوں اور گردنوں سے بھی خلیفۂ اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کیلیے طیار هیں ' اور همارے جسم کا گوشت اور خون همارے لیے خدا کی لعنت اور پھٹکار ہے ' اگر وہ اسلام کی مصیبت کے وقت اسکی حفاظت کی راہ میں کام نہ آیا !

یہ بالکل غلط اور صریح تہمت ہے کہ مسلمانوں نے روپیہ جنگ کیلیے بھیجا - مگر هم بغیر کسی تامل کے اعلان کرتے هیں کہ اگر پھر کبھی وقت آگیا اور ضرورت پڑی تو هم جنگ کے لیے بھی روپیہ بھیجینگے ' اور اس سے زیادہ ضرورت هوئی تو اپنی جانوں کو بھی هتیلیوں پر لیکر نکلینگے - هم اس بارے میں صرف اپنے خدا کے حکموں کو جانتے هیں اور دنیا کی کوئی گورنمنٹ اور اسکا بنایا هوا کوئی قانون همیں اپنے مذهبی اعمال سے نہیں روک سکتا -

مجھے اوروں کے دلوں کی خبر نہیں - نہ میں جانتا هوں کہ انکی همت کا پیمانہ اتنا وسیع ہے یا نہیں کہ اس بارے میں انکا دل اور زبان ایک هو - تاهم اپنی نسبت تو صاف صاف کہتا هوں کہ جنگ بلقان میں جنگ کے لیے روپیہ نہ بھیجنا کچھہ اس سبب سے نہ تھا کہ اعلان نا طرفداری نامی کسی قانون کو هم نے اس خدائی قانون پر ترجیح دیدی تھی جو کہتا ہے کہ : جاهدوا فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم ! کیونکہ اگر هم ایسا کرتے تو اسکے صاف معنی یہ هوتے کہ انسانوں کے لیے هم نے اپنے خدا کو چھوڑ دیا جس نے همیں هر ایسے حکم اور قانون کی تعمیل سے روک دیا ہے جو اسکے حکم اور قانون کے خلاف هو :

الم ترا لی الذین یزعمون انہم امنـوا بما انـزل الیک و ما انـزل من قبلـک ' یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت ' وقـد أمـروا ان یکفروا بہ ' و یرید الشیطان ان یضلهـم ضـلالاً بعیـدا - (۴ : ۶۴)	" اے پیغمبر! کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکا زعم باطل یہ ہے کہ وہ قران پر اور خدا کی اُن تمام کتابوں پر ایمان لا چکے هیں جو قران سے پہلے نازل هوئیں - مگر ساتھہ هی اُنکے عمل کا یہ حال ہے کہ اپنے معاملات کا فیصلہ الہی احکام و قوانین کی جگہ خدا کی مخالف قوتوں اور شریر و سرکش انسان کے حکم اور قانون سے کرانا چاهتے هیں '

حالانکہ انکو حکم دیا جاچکا ہے کہ وہ اسکے حکموں سے انکار کردیں ؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھہ شیطان کی گمراهیاں هیں جو چاهتا ہے کہ انہیں انتہا درجہ کی ضلالت میں مبتلا کردے "

قران کریم کی اصطلاح میں هر وہ شے اور هر وہ قوت جو خدا اور خدا کی صداقتوں کی مخالف هو " طاغوت " ہے - خواہ وہ کوئی بت هو جو مکہ کے قریش نے خانۂ کعبہ میں رکھدیا هو ' یا کوئی انسان هو جو شریر قوتوں اور نفسانی طاقتوں کے گھمنڈ میں آکر حق سے سرکش هوگیا هو ' یا پھر کوئی گورنمنٹ اور پادشاهت هو جو خدا کے بندوں کو اپنے جبر و استیلاء کے آگے سربسجود دیکھنا چاهتی هو - " من شغلک عن اللہ فہو صنمک " و " من الہاک ' فہو مولاک "

جن بزدل اور کفر پرست روحوں کو باوجود ادعاء اسلام و توحید ' اس حقیقت سے انکار هو ' انکے نفاق و کفر مخفی کے متعلق اسی آیۃ کے بعد همیں بتلا دیا گیا ہے :

و اذا قیـل لہم : تعالوا الی ما انزل اللہ و الی الرسول رأیت المنافقین یصـدون عنـک صدودا (۴ : ۶۵)	اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمام حکموں اور طاقتوں سے انکار کردو ' اور خدا کے اتارے هوے قانون اور اسکے رسول کی تعلیم پر عمل کرو ' تو تم ان منافقوں کو دیکھتے هو کہ کس طرح تم سے اپنا دامن بچاکر الگ هوجاتے هیں اور پیچھے هٹنے لگتے هیں ؟

پس ایک مومن کیلیے جو اپنے تمام کاموں میں صرف اپنے خدا هی کے حکموں کا فرمانبردار ہے ' کسی طرح بھی ممکن نہیں کہ وہ ایک سخت مصیبت انگیز جنگ کے موقعہ پر جبکہ بلاد اسلامیہ اور مرکز خلافت علیہ خطرات شدیدہ سے دوچار هو ' صرف اس خوف سے مجاهدین مقدسین اسلام کی اعانت نہ کرے کہ کسی انسانی قانون نے اسے روک دیا ہے ' اور اس طرح خدا پرستی کا دعوا کرکے پھر طواغیت باطلہ کو بھی اپنا حکم اور سلطان بناے -

البتہ چونکہ یہ ظاهر تھا کہ اس جنگ عظیم کیلیے وہ اعانتیں کچھہ مفید نہیں هوسکتی تھیں جو مسلمانان هند بہ هزار مصیبت اس موقعہ پر جمع کر سکتے تھے ' اور موجودہ عہد کی لڑائیوں میں (جبکہ برقی توپوں کی گولہ باری کیلیے فی ساعت کئی لاکھہ روپیے مطلوب هوتے هیں) بیس تیس لاکھہ روپیہ ایک دن کا بھی پورا جنگی خرچ نہیں تھا - اسلیے اس غرض سے روپیہ بھیجنا کچھہ زیادہ مفید نظر نہ آیا ' اور یہی بہتر سمجھا گیا کہ مجروحین

الهلال

۸ رجب ۱۳۳۲ هجري

الاسئلة واجوبتها

واقعۂ ایلاء و تخییر

تفسیر ، حدیث ، اور سیرة کي ایک مشترک بحث

(۳)

(آیــة تخیـیـــر)

غرضکه اس کے بعد هي سورۂ احزاب کي آیة تخییر نازل هوئي :

یا ایها لنبي قل لازواجك	اے پیغمبر! اپني بي بیوں کو کہدو
ان کنتن تردن الحیاة الدنیا	که اگر تم دنیا کي زندگي اور اسکي
وزینتها ' فتعالین امتعکن	زینت چاهتي هو تو صاف صاف
واسرحکن سراحاً جمیلا - و ان	کہدو! میں تمهیں اچھے طریقه سے
کنتن تردن اللــه ورسوله	رخصت کردوں - اور اگر تم الله ' اسکے
و الــدار الاخــرة ' فــان	رسول ' اور آخرت کي طالب هو تو
الله اعد للمحسنات منکن	پھر اسي کي هو رهو' الله نے تم میں
اجــرا عـظـیـمـــا -	سے نیکي کرنے والي عورتوں کیلیے
(۳۳ : ۳۰)	بہت هي بڑا اجر طیار کیا رکھا هے -

ازواج مطهرات کے متعلق یه آخري اور الهي فیصله تھا - چونکه توسیع نفقه اور طلب اسباب ارام و راحت کیلیے انهوں نے انحضرة (صلعم) پر زور ڈالا تھا ' اور اس مطالبه میں تمام بي بیاں متفق هوگئي تھیں ' حتي که انحضرة نے ایلاء کرکے ایک ماه کیلیے انسے کناره کشي کرلي تھي ' اسلیے الله تعالی نے چاها که ایک مرتبه همیشه کیلیے اسکا فیصله هو جاے ' اور دونوں راستے انکے آگے پیش کردیے جائیں - یا تو الله اور اسکے رسول کي راه میں ارام و راحت دنیوي کو بالکل خیرباد کہیں ' یا دنیا کے نعائم و لذائذ کیلیے الله کے رسول کي رفاقت ترک کردیں !

چنانچه اس آیة میں فرمایا که دنیا اور آخرت ' دونوں تمهارے سامنے هیں - اگر دنیا کي طلب هے تو صاف صاف کہدو - تمهیں رخصت کے عمده عمده جوڑے پہنا کر اپنے گھر سے بعزت و احترام رخصت کردوں - لیکن اگر خدا اور اسکے رسول کي معیت چاهتے هو تو ان زخارف دنیوي کي خواهشوں کو یک قلم جواب دیدو کیونکه ایسا کرنے والوں کیلیے خدا کے هاں بڑا هي اجر اور ثواب هے -

(مصــالح و حکــم تخییـر)

اس حکم کے نزول میں في الحقیقت بہت سي عظیم الشان مصلحتیں پوشیده تھیں - یه ازواج مطهرات کیلیے بہت بڑي آزمایش تھي - دنیا کو دکھلانا تھا که جن لوگوں کو خدا کے رسول نے اپنے زندگي میں شریک کیا هے ' انکے تزکیۂ باطني اور خدا پرستي کا کیا حال هے ؟ اگر اس طرح کے واقعات پیش نه آتے تو ازواج مطهره کا تزکیۂ نفس اور انکے دلونکي محبت الهي کیونکر دنیا کے سامنے واضح هوتي ؟

چونکه توسیع نفقــه کي خــواهش میں حضرة عائشه اور حضـرة حفصــه نے سب سے زیاده حصــه لیا تھا اسلیے انحضرة (صلعم) سب سے پہلے حضرة عائشه کے هاں تشریف لاے اور اس آیت کے حکم سے مطلع کیا - ساتھه هي فرمایا که اس معامله میں جلدي نکرو - بہتر هوگا که اپنے والد سے بھي مشوره کرلو - حضرت عائشه بے اختیار بول اٹھیں که بھلا اسمیں مشوره کرنے کي کیا بات هے ؟ جب خدانے دو راهیں میرے سامنے کردي هیں تو اسکا جواب هر حال میں صرف ایک هي هے - دنیا اور دنیا کي نعمتیں آپکي رفاقت کے سامنے کیا شے هیں ؟ میں سب کچھه چھوڑ کر الله اور اسکے رسول کي معیت اختیار کرتي هوں - اسکے بعد اور تمام بي بیوں سے آپنے پوچھا اور سب نے یهي جواب دیا -

خود حضرة عائشه کي روایت سے صحیحین میں مروي هے :

مسلم عن مسروق عن عائشه - قالت : خیرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخترنا الله ورسوله فلم یعد ذلك علینا شئیاً

(بخاري - کتاب الطلاق - باب من خیر ازواجه)

صحاح کي دوسري روایتوں میں حضرة عائشه کا بیان زیاده تفصیل سے منقول هے - هم نے واقعه بیان کرتے هوے انهیں بھي پیش نظر رکھه لیا هے - مثلاً امام مسلم و نسائي نے ابو سلمه بن عبد الرحمن سے جو روایت اس بارے میں نقل کي هے ' اسمیں حضرة عائشه فرماتي هیں :

فبد ابي رسول الله (صلعم)	پس انحضرة نے مجھسے گفتگو کي اور
فقال اني ذاکرلــک امراً	فرمایا که میں تجھسے ایک امر اهم کا
فلا علیک ان لا تعجل	ذکر کرتا هوں لیکن کوئي مضائقه نہیں اگر
حتي تستا مري ابویک	اسکا جواب دینے میں جلدي نه کریں
قالت و قد علم ان ابوي	اور اپنے والدین سے بھي انکي راے پوچھه
لا یا مراني بفراقه - ثم	لیں - انحضرة کو علم تھا که میرے
قال رسول الله (صلعم)	والدین کبھي انسے علحدگي کي راے نه
" یا ایهــا لبني قال	دینگے - بهر حال اسکے بعد آیة تخییر آپنے
لازواجک الخ " فقلت	پڑھي اور دنیـا اور آخرت کی دونوں
في هذا استامر ابوي ؟	راهیں پیش کردیں - میں نے عرض
فاني ارید الله و رسوله	کیا : کیا یهي بات تھي جسکے لیے حضور
و الدار الاخرة - (صحیح	فرماتے تھے که اپنے والد سے بھي پوچھه
نسائي کتاب النکاح -	لوں ؟ بھلا اسمیں پوچھنے کي کونسي
صفحه ۱٥ - مطبوعۂ	بات هے ؟ اسکا جواب تو صرف یهي هے
دهلي)	که میں الله اور اسکے رسول کا ساتھه

دیتي هوں اور دنیا کي جگهه آخرة کو لیتي هوں -

یه حکم اگر چه صرف ازواج مطهرات کے متعلق تھا مگر در اصل اسمیں اس راه کیلیے ایک عام بصیرة بھي پوشیده هے - اس واقعه کے ضمن میں خدا تعالی نے ظاهر کیا هے که دو چیزیں ایک دل میں جمع نہیں هوسکتیں - جو دل خدا اور اسکي رسول کي محبت اور مرضات کے طالب هوں ' انهیں چاهیے که پہلي هي نظر میں دنیا اور اهل دنیا کي طرف سے دست بردار هو جائیں - یه نہیں هوسکتا که ایک طرف تو خدا کي محبت کا بھي دعوا هو ' دوسري طرف زخارف دنیوي کے پیچھے بھي سرگردان رهیں ! ولله در ما قال:

کرکے تجربه کیا جاچکا تها - جب یه تمام باتیں بے سود نکلیں اور ۲ - جولائي کي صبح کو مسجد کي دیوار تیشوں کے ضرب سے گرائي جا چکي ' تو اسکے بعد مسلمانوں کي آنکهیں کهلیں ' اور انهیں اِس سنجیده و پر امن دستور العمل کي جگه قانون فتح و ظفر کي وه ایک هي هنگامه خیز دفعه یاد آگئي ' جسکي بے حسن صداقت اِن نصائح کي ظاهر فریبي سے زیاده محکم هے ' اور جو همیشه سے یکساں طور پر نصیحت کرتي آئي هے که " اعتراف صرف قوت هي کا کیا جاتا هے ' اور عجز مزید کا جواب همیشه تشدد مزید سے ملتا هے ' پر تشدد کا نتیجه نرمي اور عاجزي هوتا هے " !

تاهم کانپور میں جو کچهه هونا تها سو هو گیا - اب لشکر پور کي مساجد کا معامله عرصے سے همارے سامنے هے - بهتر هے که خواه کچهه هي هو ' لیکن اِن نصائح و مواعظ پر اتمام حجت کیلیے پورا پورا عمل کیا جاے -

هم نے ابتدا سے اس معاملے میں صبر و تحمل کا طریقه اختیار کیا هے ' اور جسقدر وسائل امن و سکون کے هو سکتے هیں ' وه سب ایک ایک کرکے عمل میں لاے هیں - اس مسئله کي ابتدا سنه ١٨٩٩ سے هوتي هے - اسي وقت مسلمانوں نے کمال عجز و نیاز اور ادب و تذلل کے ساتهه گورنمنت کو توجه دلائي ' اور ایک میموریل سر بیکر کي خدمت میں روانه کیا جو اس وقت صوبے کے لفتننت گورنر تهے - مگر اسکے جواب میں کها گیا که یه کوئي ایسي قابل توجه بات نهیں هے - متولیوں نے حکام کو اطمینان دلا دیا هے ' اور گورنمنت اچهي طرح معامله کو سمجهه چکي هے !

اسکے بعد گذشته فروري میں جب مساجد کي انهدام کا کام شروع هوا تو مسلمانوں کے دل بے قابو هوگئے - اسي وقت متعدد واقف حال مسلمان مقامي حکام سے ملے ' مودبانه اور عاجزانه تجویزوں اور عرضداشتوں کا دوسرا سلسله شروع هوا ' یکے بعد دیگرے جلسے بهي منعقد هوے ' جن میں گورنمنت کو توجه دلائي گئي اور رزولیوشنوں کي نقلیں بهیجي گئیں -

' پهر انجمن دفاع مساجد نے ایک خاص جلسه اس غرض سے منعقد کیا که هز اکسلنسي گورنر بنگال کیخدمت میں ایک قائم مقام وفد لیجاے اور معامله کي اهمیت پر توجه دلاے - اسکے متعلق خط و کتابت کي گئي ' مگر جواب آیا که وفد کا آنا کچهه مفید نهوگا اور گورنمنت کي نظر سے کوئي بات پوشیده نهیں هے !

اب سوال یه هے که جو نصیحت فرما مسلمانوں کو صبر و اعتدال کي نصیحت کرتے هیں ' اور کهتے هیں که عام ایجي تیشن غیر ضروري هے ' وه خدا را بتلائیں که جب یه تمام وسائل بے سود ثابت هوجائیں تو پهر مسلمان کیا کریں ' اور کیونکر اپني عبادت گاهوں کو گرد و خاک بنکر نابود هونے سے بچائیں ؟ جو لوگ مسجد کانپور کے حادثه کے زمانے میں ' عام مسلمانوں کو الزام دیتے تهے ' کیا وه اس موقعه پر باهر نکلنے کي زحمت گوارا فرمائینگے ' اور همیں بتلائینگے که اب مسلمان کیا کریں اور کهاں جائیں ؟

یه بالکل سچ هے که کام خاموشي اور سکون کے ساتهه هونا چاهیے ' مگر لا علاج مصیبت یه هے که گورنمنت اس قسم کے کاموں سے کچهه متاثر نهیں هوتي ' اور جب تک ایجي تیشن نهو ' اُس وقت تک اپني جگه سے حرکت کرنا نهیں چاهتي - یهي خطرناک طریق عمل هے جو عام طور پر ملک کو ایجي تیشن بلکه اس سے بهي زیاده افسوس ناک باتوں کي دعوت دے رها هے ' اور امن و سکون کے ساتهه کوئي سچا سے سچا اور اهم سے اهم مطالبه بهي پورا نهیں هوتا !

تمام وسائل عمل میں لاے جا چکے - وقت سے پہلے خطرات کي اطلاع دینے والوں نے اپنا فرض ادا کردیا - عام پبلک صرف ذمه دار اشخاص کے روکنے سے بمشکل سکون میں هے اور اُنهیں سمجهایا جا رها هے که جوش و هیجان کو کام میں نه لائیں - اب صرف ایک آخري موقعه اور باقي رهگیا هے جسکے نتائج کا همیں انتظار هے - هماري دلي خواهش هے که پچهلے انتظاروں کي طرح یه آخري انتظار بهي ناکام ثابت نهو !

یه معلوم هوا هے که عنقریب هز اکسلنسي گورنر بنگال کلکته تشریف لانے والے هیں - پراونشیل مسلم لیگ کا ایک خاص جلسه پچهلے هفتے منعقد هوا جسمیں انجمن دفاع مساجد کلکته کے ارکان بهي شریک تهے - اس جلسے میں بالاتفاق اس مضمون کي تجویز منظور هوئي که از سر نو پهر اس معامله کے متعلق ایک دوسري درخواست پیش کي جاے اور خواهش کیجاے که هز اکسلنسي کلکته تشریف لا رهے هیں - اس موقعه پر اجازت دیں که مسلم لیگ اور انجمن دفاع مساجد کے چند منتخب قائم مقام حاضر هوں ' اور مساجد لشکر پور کے متعلق عرض مقاصد کریں -

گذشته واقعات کیسے هي تاریک هوں - تاهم آخري مایوسي ابهي نهیں آئي هے ' اور امید کي روشني بالکل غروب نهیں هوئي - هز اکسلنسي کي گورنمنت اپني دانشمندي و تدبر اور رعایا کي جائز خواهشوں کي مستعدانه سماعت کے لحاظ سے جو شهرت حاصل کر چکي هے ' وه مسلمانوں کیلیے کامیابي کا بهت بڑا سهارا هے - همیں امید هے که اس درخواست کو منظور فرما کر تمام مسلمانان هند کي سچي شکر گذاري حاصل کرنے میں تامل نه فرمائینگے - اور معامله خیر و عافیت کے ساتهه ختم هو جائیگا -

اعتذار

تین هفتے سے الهلال کي اشاعت میں غیر معمولي تاخیر هورهي هے - اس هفتے امید تهي که ٹهیک بدهه کے دن حسب معمول نکل جائیگا - پهر بهي ایک دن کي تاخیر هو هي گئي - امید هے که آینده هفته تک یه ایک دن کا بل بهي نکل جائیگا -

پچهلے دنوں تهوڑے تهوڑے وقفه کے بعد ناگزیر سفر پیش آتے رهے - دهلي سے واپس آیا تو بزرگان بهار اپنے دو سال کے متصل اصرار اور مواعید کا مطالبه کررهے تهے - خیال تها که دهلي سے واپسي میں ایک دن کیلیے اُتر جاؤنگا ' لیکن استیشن چهوٹ گیا اور مجبوراً کلکته آکر پهر نکلنا پڑا - پورے تین دن اسمیں صرف هوگئے - وهاں سے واپس آیا اور ابهي دو دن بهي کام نهیں کیا تها که عین اخبار کي اشاعت کے دن کلکته سے تیس میل کے فاصلے پر ایک دیهات میں جانا پڑا - وهاں جانا بهي ناگزیر تها - واپسي میں گاڑي نهیں ملي - مجبوراً پچیس میل خام سڑک کا سفر رات بهر کے اندر پالکي کے ذریعه طے کرکے کلکته آیا - بارش کي وجه سے بخار میں مبتلا هوگیا تها لیکن اسي حالت میں معاً اخبار کي فکر کرني پڑي !

غرضکه ایسے حالات پیش آجاتے هیں اور معیت و رفاقت سے محروم هوں - ان مجبوریوں کي وجه سے اگر سال بهر میں ایک دو هفتے اشاعت میں تاخیر هوجاے تو گو ایک اخبار کے دفتر کیلیے کتنا هي بڑا جرم هو ' لیکن میري کمزوري اور معذوریوں کو دیکهتے هوے قابل معافي ضرور هے -

یهي سبب هے که پچهلي اور آج کي اشاعت میں تمام ضروري ابواب و مضامین نه آسکے اور با تصویر مضامین کي بهي گنجائش نه نکل سکي - صرف پرچے کو کسي طرح نکالدینا اور اس تاخیر کو آینده کیلیے متعدي نه هونے دینا پیش نظر تها - میں چاهتا هوں که الهلال کے مضامین مختصر هوں اور تقریباً تمام ضروري ابواب اپني اپني جگه قائم رهیں - اس هفته چونکه کئي دن کي تاخیر نکل گئي هے اور اُمید هے که آینده وقت پر کام هو ' اسلیے انشاء الله العزیز آینده اشاعتوں میں مضامین و تصاویر بکثرت هونگے اور هر باب و عنوان کے متعلق درج هونگے : و افوض امري الی الله - ان الله بصیرا بالعباد -

هیں - پھر صرف اتنا هي نہیں بلکه اول درجه کي صحیح کتب حدیث یعني کتب صحاح اور علی الخصوص صحیحین کي روایات انکے صریح مخالف بھي هیں - اور جو سبب نزول آیة تحریم کا اُن سب میں بیان کیا گیا ہے ' اس سے اِن روایات کے بیان کردہ قصه کو کوئي تعلق نہیں -

(۲) یه تمام روایتیں طبـراني ' ابن سعـد ' ابن جریر طبري وغیرہ کي هیں - اِن مصنفوں کے متعلق لکھ چکا هوں که انکا مقصود صرف روایات کو جمع کر دینا اور هر طرح کے ذخیرۂ احادیث و اثار کو ضائع هونے سے محفوظ کر دینا تھا - نه تو انہوں نے کبھي یه دعوا کیا که انکي تمام مرویات صحیح هیں اور نه محققین نے انہیں یه درجه دیا - پس طبراني اور طبري وغیرہ کي روایات صرف اسي وقت قبول کي جاسکتي هیں جبکه انکي صحت کي دیگر وسائل سے بھي تصدیق هو جاے - یا حسب اصول مقررۂ حدیث انکي صحت پایۂ ثبوت تک پہنچا دي جاے -

علي الخصوص جبکه کتب معتبرۂ حدیث مثل بخاري و مسلم انکے مخالف هوں ' اور تمام صحاح سته خاموش -

(۳) اِن روایتوں میں لـــم تحرم ما احل الـله لـک - اور واذ اسر النبي الي بعض از واجک کا شان نزول بیان کیا گیا ہے ' لیکن امام بخاري و مسلم اِنہیں آیات کا شان نزول دوسرا واقعه بیان کرتے هیں یعني جس حلال شے کو آپنے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا اسکي نسبت خود حضرۃ عائشه کا قول متعدد روایات و اسناد صحیحه سے موجود ہے که وہ شہد تھي نه که ماریۂ قبطیه - امام بخاري نے پانچ چھه بابوں میں اس واقعه کو لیا ہے لیکن کہیں بھي ماریۂ قبطیه کو اپنے اوپر حرام کرلیـنے کا واقعه نظر نہیں آتا - پھر هم اس بارے میں امام بخاري و مسلم اور مصنفین صحاح کي روایت کو تسلیم کریں یا واقدي ' ابن سعد ' طبراني ' اور طبري کي ؟

(۴) قطع نظر اسکے اصول فن کے لحاظ سے بھي یه روایات پایۂ اعتبار سے ساقط هیں - طبراني ' ابن مردویه ' اور ابن جریر وغیرہ نے مختلف طریقوں سے انہیں روایت کیا ہے - لیکن ان میں سے کسي روایت کي بھي اسناد صحیح نہیں - آگے چلکر محققین فن کي تصریحات اس بارے میں درج هونگي -

(۵) البته صرف ایک مبهم و مجمل روایت ہے جس سے ان روایات کي تقویت کا کام لیا جاتا ہے - اسکے دو مختلف طریقوں کي بعض محدثین نے توثیق کرني چاهي ہے ' اور صرف یهي روایت ہے جو قصه ماریۂ قبطیه میں نسبتاً بہترین اسناد سے سمجھي جاتي ہے - هم صرف اسي پر نظر ڈالینگے اور اس سے ظاهر هوجائیگا که جب بہترین اور اقوي روایت کا یه حال ہے تو پھر اُن روایتوں اور انکے اسناد کا کیا حال هوگا جنکو خود انکے حامیوں نے بھي پیش کرنے کے قابل نه سمجھا ؟

قیاس کن ز گلستان من بهار مرا !

(روایة مسروق و رقاشي)

حافظ ابن حجر عسقلاني نے کتاب التفسیر کي شرح میں ان تمام روایتوں پر بحث کي ہے اور جتنے مختلف اسناد سے مروي هیں سب کو پیش نظر رکھا ہے :

و اختلف في المراد بتحریمه ففي حـدیث عائشـه ثاني حدیثی البـاب اني ذالك بسبب شربه (صلعم) العسل عنـد زینب بنت حجش .... و وقع عند سعید بن منصور باسناد صحیح الی مســروق قال: حلف رسول الله لحفصه لا یقـــرب امته و قال علی حرام - (جلد ۸ - صفحه ۵۰۳ مطبوعۂ مصر)

جس شے کو انحضرۃ نے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا اسکے تعین میں اختلاف ہے - عائشه کي حدیث میں جو اس باب کي دوسري حدیث ہے ' یه ہے که اسکا سبب انحضرۃ کا شهد تناول فرمانا تھا جو زینب بنت حجش کے یہاں آپنے کھایا تھا ...... لیکن سعید بن منصور نے سند صحیح سے جو مسروق تک پہنچتي ہے ' روایت کیا ہے که اسکا سبب وہ قسم تھي جو انحضرۃ نے حفصه کیلیے کھالي تھي که اپني لونڈي کے پاس نه جاونگا اور وہ مجھه پر حرام ہے -

حافظ موصوف نے ان تمام روایات میں سے صرف اس ایک روایت هي کي توثیق کي ہے اور اسے سند صحیح سے قرار دیا ہے - باقي روایتیں جو طبراني ' ابن مردویه ' اور مسند هیثم وغیرہ سے مروي هیں اور عموماً قرطبي اور واحدي وغیرہ نے اپني اپني تفسیروں میں درج کردي هیں ' انکو صرف اس خیال سے نقل کیا ہے که جب مسروق والي حدیث معتبر قرار دیلي گئي تو ان روایتوں سے اسکي تقویت کا کام لیا جاسکتا ہے گو في نفسه ان میں سے کسي کي سند بھي قابل اعتنا نہو - چنانچه آخر میں لکھتے هیں :

وهذا طرق کلها یقـوی بعضها بعضاً فیحتمل ان تکون الایــة نزلت في السببین معاً (جلد ۸ - صفحه ۵۰۳)

اور یه تمام مختلف طریق باهم ایک دوسرے کو قوت پہنچاتے هیں - پس یه احتمال پیدا هوتا ہے که ممکن ہے سورۂ تحریم کي پہلي آیة دونوں واقعوں کے متعلق ایک ساتھه نازل هوئي هو -

اس قول میں حافظ موصوف نے دونوں واقعات کے باهم تطبیق کي کوشش ہے ' اسکي نسبت هم آگے چلکر لکھیں گے - یہاں صرف اسقدر دکھلانا مقصود ہے که تمام روایات ماریۂ قبطیه میں صرف مسروق والي روایت هي سے حافظ موصوف متاثر هیں اور دیگر اسناد و طرق کو اسلیے پیش کرتے هیں که روایة مسروق کي اُن سے تقویت مزید هو جاتي ہے - پس اس بارے میں عروۃ الوثقی صرف مسروق هي کي روایت هوي -

اس روایت کے ایک دوسرے طریق کي حافظ ابن کثیر نے بھي اپني تفسیر میں توثیق کي ہے ' اگرچه وہ خود بھي اس واقعه کا شان نزول سورۂ تحریم هونا تسلیم نہیں کرتے جیسا که آگے نقل کیا جایگا -

چنانچه حافظ موصوف نے سورہ تحریم کي تفسیر میں حسب عادت وہ تمام روایات نقل کردي هیں جو امام طبري وغیرہ نے اس بارے میں درج کي هیں ' لیکن چونکه انکي اسناد کا حال ان پر واضح تھا اسلیے کسي طریق و سند کي بھي توثیق نہیں کي - البته جو روایت هیثم بن جلیب نے اپني مسند میں درج کي ہے ' اسکو نقل کر کے لکھا ہے که اسکي سند صحیح ہے :

قال الهیثم في مسنده ثنا ابو قلابه عبد الملك بن محمد الرقاشي ثنا مسلم بن ابراهیم - (الـخ) عن عمر قال قال النبي صلعم لحفصه لا تخبري احدا و ان ام ابرا هیم علی حـــرام فقـالت اتحرم ما احل الله لك ؟ قال فوالله لا اقربها ... هذا اسناد صحیح - ولم یخرجه احد من اصحاب الکتب الستة - واختارہ الحافظ الضیاء المقدسي (برحاشیۂ فتح البیان جلد ۱۰ صفحه ۱۸)

هیثـم نے اپني مسند میں حضرۃ عمر سے بواسطۂ ابن رقاشي وغیرہ روایت کي ہے که انحضرۃ صلعم نے حفصه سے کہا که کسي کو اس بات کي خبر نه دینا - ابراهیـــم کي ماں مجھپر حرام ہے - حفصه نے کہا : کیا آپ اُس چیز کو حرام کرتے هیں جسکو آپکے لیے خدا نے حلال کیا ہے ؟ فرمایا که قسم خدا کي ' میں کبھي اس کے پـاس نـه جاونـگا - اس روایت کي اسناد صحیح ہے - لیکن صحاح سته کے جامعین میں سے کسي نے بھي اسے روایت نہیں کیا - البته حافظ ضیاء مقدسي نے اپني مستخرج میں اسے لیا ہے -

سرمد گلہ اختصار مي بايد کرد
يک کار ازين دو کار مي بايد کرد
يا تن برضاے دوست مي بايد داد
يا قطع نظر ز يار مي بايد کرد !

حق و صداقت کي محبت هي ميں خدا اور اسکے رسول کي محبت پوشيده هے - اس راه ميں جتني کشمکشيں پيدا هوتي هيں اور جسقدر ٹهوکريں لگتي هيں ' وه صرف اسي بات کا نتيجه هيں که راهروؤں نے دو راهوں ميں سے ايک راه اختيار کرنے کا کوئي قطعي فيصله نهيں کيا هے ' اور بغير اسکے که ايک کے هورهنے کا فيصلہ کرکے قدم اٹهائيں ' ويسے هي جوش ميں آکر اٹهه کهڑے هوے هيں !

(قصۀ ماريۀ قبطيه اور روايات موضوعه)

يهاں تک تو هم نے ايلاء و تخيير کا اصلي واقعه بيان کرديا جو احاديث صحيحه سے ثابت هے - اب هم اُن روايات کي جانب متوجه هوتے هيں جنکي آميزش سے اس صاف واقعه کو مکدر و مشتبه کرنے کي کوشش کي گئي هے ' اور جسکي ايک محرف و مسخ صورت آپکے مسيحي معلم نے پيش کي هے -

اُن تمام روايات سے صحاح سته خالي هيں - البته ابن سعد ' ابن مردويه ' واقدي ' ابن جرير طبري ' طبراني ' بزاز ' اور هيثم بن حليب وغيره نے درج کيا هے ' اور اُن سے عامۀ مفسرين و ارباب سيرة نے اپني اپني کتابوں ميں نقل کر ديا هے -

ان روايات کا تعلق واقعۀ تحريم سے هے - اگر انهيں تسليم بهي کرليا جاے ' جب بهي واقعۀ ايلا پر کوئي اثر نهيں پڑسکتا - البته يه معلوم هوتا هے که " لم تحرم ما احل الله " کا شان نزول يه واقعه نه تها که آنحضرة نے شهد کو اپنے اوپر حرام کرليا تها ' بلکه ماريه قبطيه سے اسکا تعلق هے جو آپکي لونڈي تهي اور آپنے ازواج کي خاطر اسے اپنے اوپر حرام کرليا تها -

هم اِن روايات کيليے امام طبري کي تفسيرکو سامنے رکهه لينا کافي سمجهتے هيں کيونکه انهوں نے سورۀ تحريم کي تفسير ميں حسب عادت تمام روايتوں کو جمع کرديا هے - چنانچه لکهتے هيں :

اختلف اهل العلم في الحلال الذی کان الله احله لرسوله فحرمه علی نفسه ابتغاء مرضاة ازواجه ' فقال بعضهم : کان ذلك مارية مملوکته القبطيه حرمهـا علـی نفسه بيمين انه لا يقربه بها طلبا بذالك رضا حفصه زوجته - (تفسير طبري - جلد ۲۸ - صفحه ۱۰۰)	اهل علم نے اس بارے ميں اختلاف کيا هے که وه کونسي بات تهي جو خدا نے اپنے رسول کيليے حلال کي تهي اور اُنهوں نے اپني بيويوں کي خوشي کيليے اپنے اوپر حرام کرلي ؟ ان ميں سے بعض کا يه بيان هے که وه ماريه قبطيه لونڈي تهي - اُسے آپنے اپنے ليے حرام کرليا تها - ايک قسم کهاکر که کبهي اسکے پاس نه جاونگا - اور ايسا حفصه بنت عمر کي خوشي کيليے کيا تها جو آپکي زوج مطهره تهيں -

ليکن امام موصوف نے جن " بعض اهل علم " کي يه راے نقل کي هے ' اکثر ائمۀ حديث مثل امام بخاري و مسلم بل جميع مصنفين کتب صحاح کے مقابلے ميں انکي کيا وقعت هوسکتي هے جنهوں نے سرے سے اس واقعه کو نقل هي نهيں کيا هے ؟

بهرحال اسکے بعد امام موصوف نے وه تمام روايتيں جمع کردي هيں جو اس بارے ميں اُن تک پهنچي هيں - ان سب کا خلاصه يه هے که ماريۀ قبطيه آنحضرة (صلعم) کي لونڈي تهيں - ايک دن حضرة حفصه آئيں تو اُنهوں نے ديکها که اُنهي کے مکان ميں آنحضرة (صلعم) ماريه کے ساتهه خلوت ميں هيں - آپ اسپر آزرده خاطر هوئيں - اور کها که ميرے هي مکان ميں اور ميري هي باري کے دن آپ نے ايسا کيا ؟ آنحضرة نے فرمايا که آئنده کيليے قسم کهاتا هوں که ماريه سے کوئي تعلق نه رکهونگا ليکن اس قسم کهانے کا ذکر کسي دوسري بيوي سے نه کرنا - حضرة حفصه اور حضرة عائشه تمام ازواج مطهره ميں باهم رازدار اور دوست تهيں - انسے صبر نهوسکا - اُنهوں نے حضرة عائشه سے کهديا - اسپر يه دونوں آيتيں نازل هوئيں که لم تحرم ما احل الله لك ؟ اور و اذ اسر النبي الی بعض ازواجه - پس جو چيز آپنے اپنے اوپر حرام کرلي تهي وه يهي ماريۀ قبطيه تهي جسے خدا نے آپ کيليے حلال کيا تها ' اور جو راز بعض ازواج نے ظاهر کرديا تها وه بهي يهي آپکا قسم کهانا تها - بعض روايتوں ميں اتنا اور زياده هے که علاوه قسم کهانے کے آپنے حضرة حفصه سے يه بهي کها تها که ميرے بعد حضرة ابوبکر اور تمهارے والد ميرے جانشيں هونگے ! !

امام طبري نے اس واقعه کے متعلق متعدد روايتيں درج کي هيں - يهي روايتيں هيں جو محمد ابن سعد ' هيثم ' ابن مردويه ' اور طبراني نے عشرة النساء اور مسند وغيره ميں درج کي هيں - ان ميں باهم سخت اختلاف هے اور ايک هي واقعه کو مختلف صورتوں ميں بيان کيا هے - ليکن جب سرے سے انکي اسناد هي قابل قبول نهيں تو اضطراب و اختلاف متون پر کيا بحث کي جاے ؟

(تحقيق و نقـد روايات)

ليکن هم پورے وثوق اور زور کے ساتهه اِن روايات کي صحت سے قطعاً اِنکار کرتے هيں - اور اسکے ليے کافي وجوه موجود هيں که اِنهيں يک قلم نا قابل قبول و اعتبار قرار ديا جاے -

بالاختصار اسکے وجوه حسب ذيل هيں :

(۱) سب سے پہلے اُس بيان کو پيش نظر رکهيے جو اس مضمون کے پہلے نمبر ميں احاديث و کتب حديث کے متعلق لکهه چکا هوں - محققين و ائمۀ فن نے طبقات و مراتب محدثين کے متعلق کافي تصريحات کردي هيں اور اس بارے ميں حضرة شاه ولي الله (رح) کي تقسيم قدماء محققين کي آراء کي بهترين ترجمان هے - اُنکا بيان پہلے گذر چکا هے که کتب حديث چار درجوں ميں منقسم هيں - پهلا درجه صحيحين کا هے - دوسرا بقيه کتب صحاح کا ' تيسرا تصانيف دارمي ' عبد الرزاق ' بيهقي ' طبراني وغيره کا - چوتها ابن مردويه ' ابن جرير طبري ' ابونعيم ' ابن عساکر ' ابن عدي وغيره کا - تيسرے اور چوتهے درجه کي کتابوں ميں صحت کا التزام نهيں کيا گيا هے اور هرطرح کا رطب و يابس ذخيره جمع کرديا هے -

يه محققانه تقسيم باعتبار صحت ' شهرت ' اور قبول کے کي گئي هے -

" صحت " کے معني يه هيں که اس کتاب کے مصنف نے صحيح حديثوں کے جمع کرنے کا اسميں التزام کيا هو اور اگر کوئي حديث اس درجه کي نهو تو اسکے نقص کي بهي تصريح کردي هو -

" شهرت " سے يه مقصود هے که هر زمانے ميں ارباب فن نے اُسے درس و تدريس ميں رکها هو اور اسکے تمام مطالب کي شرح و تفسير اور چهان بين هوگئي هو -

" قبول " سے مراد يه هے که علماء فن نے اس کتاب کو معتبر اور مستند تسليم کيا هو اور کسي نے اس سے انکار نه کيا هو -

اب غور کرو که قصۀ ماريه قبطيه کي جتني روايتيں هيں ' وه نه تو پہلے درجه کي کتابوں ميں هيں ' نه دوسرے درجه کي - بلکه تمام تر تيسرے اور چوتهے درجه کي کتابوں ميں روايت کي گئي

مقالۂ علمیہ

صفحة من تاريخ الكيميا

(۲)

فن کیمیا کے ان مختلف دوروں کی یہ ایک سرسری تقسیم تھی - اب ہم کسی قدر تفصیل کے ساتھ انپر نظر ڈالتے ہیں تاکہ ہر دور کی ترقیات و انقلابات سامنے آجائیں -

دور اول

[قسـم نظـری]

اس عہد کے لوگوں نے اپنے اعمال کیمیائیہ میں ہمیشہ نہایت سطحی اور نظری امور کے مطالعہ پر اکتفا کی - وہ کبھی بھی کسی صحیح اور علمی تجربہ میں مشغول نہ ہوے - انکا قاعدہ یہ تھا کہ وہ کلیات سے جزئیات مستنبط کرتے تھے - حالانکہ استنباط و اخذ نتائج کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ تجربہ و مشاہدے سے جو جزئی واقعات نظر آئیں' ان سے کلیات اور عام قوانین بناے جائیں - اسی لیے انکی کوششوں کا ماحصل بجز ناکامی اور ضیاع عمر و محنت کے اور کچھہ نہ ہوا -

(مسئلۂ تخلیق و عناصر)

اس عہد کے علما کے پیش نظر سب سے زیادہ اہم مسئلہ یہ تھا کہ عالم اور ما فی العالم (یعنے دنیا میں جو کچھہ ہے) اسکے عناصر اصلیہ کیا ہیں ؟

انکو یقین تھا کہ عمل کیمیاوی کے ذریعہ بعض کم قیمت دھاتوں سے دوسری بیش بہا دھاتیں بنائی جا سکتی ہیں - چنانچہ انہوں نے چاندی اور سونے کے بنانے کی بارہا کوشش کی -

عناصر اصلیہ کیا ہیں ؟ اسکے متعلق چھٹی صدی قبل مسیح کے علماء میں اختلاف تھا - بعض کا مذہب یہ تھا کہ ہر شے کی اصل پانی ہے (فلاسفۂ اسلام میں سے ابن رشد کا مذہب بھی یہی تھا - وہ اپنی تائید میں قرآن حکیم کی یہ آیت : وجعلنا من الماء کل شی حی - پیش کرتا تھا) اس جماعت کا سرگروہ طالیس تھا -

ایک دوسرے جماعت کہتی تھی کہ عناصر اصل میں صرف دو ہیں : آگ اور ہوا -

تیسرا گروہ ان دونوں پر خاک کا بھی اضافہ کرتا تھا -

دیمقراطیس جو پانچویں صدی قبل پیدایش مسیح میں تھا' کہتا تھا کہ عنصر اصلی صرف ایک مادۂ خاکی ہی ہے - یہ مادۂ خاکی نہایت چھوٹے چھوٹے ذرات میں منقسم ہے - یہ ذرات اگرچہ حجم میں باہم مختلف ہیں مگر انکا مایۂ خمیر اور شکل ایک ہی ہے - یہ ذرات ہمیشہ گردش کرتے رہتے ہیں - جسم میں جسقدر تغیرات ہوتے ہیں' وہ انہی ذرات کے اجتماع و افتراق (یعنے ملنے اور الگ ہونے کا) نتیجہ ہیں -

دیمقراطیس کی یہ راے ذرات کے موجودہ نظریہ سے فی الجملہ مشابہ ہے -

اسکے بعد سنہ ۴۴۰ ق - م - میں امبیدو کیلیس آیا - اُس نے یہ خیال ظاہر کیا کہ عناصر اصلی چار ہیں : آب و آتش اور خاک و باد - انہی سے تمام اجسام مرکب ہوتے ہیں - یہ خیال ارسطو کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے - بہر حال یہ مذہب خواہ ارسطو کا ہو یا کسی دوسرے حکیم کا' لیکن دونوں میں سے کسی نے بھی ان عناصر اربعہ کے مایۂ خمیر میں فرق نہیں کیا - یعنی دونوں اپنی اپنی جگہ پر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان چاروں کا قوام ایک ہی مادے سے ہے اور تعداد و اختلاف محض خاصیت کے اختلاف کا نتیجہ ہے -

ان مختلف خواص میں سے جن اہم خاصیتوں تک قوت لامسہ کا دسترس ہے وہ چار ہیں : رطوبت' یبوست' حرارت' برودت - ہر عنصر اصلی میں دو دو خاصتیں ہیں - مثلاً آگ گرم و خشک ہے - ہوا گرم و تر ہے' پانی سرد و تر ہے' خاک خشک و سرد ہے - اس تفصیل میں آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ ہر خاصیت گویا دو عنصروں میں مشترک ہے -

ہم نے ابھی بیان کیا ہے کہ ہر عنصر میں دو خاصیتیں ہیں' لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دونوں مساوی نہیں ہیں - کسی عنصر میں ایک خاصیت زیادہ ہے کسی میں دوسری خاصیت - چنانچہ ہوا میں رطوبت اور حرارت دونوں ہیں' مگر حرارت کی مقدار رطوبت سے زیادہ ہے - پانی میں برودت اور رطوبت دونوں ہیں' لیکن برودت رطوبت پر غالب ہے - خاک یبوست و برودت کی جامع ہے' مگر یبوست غالب ہے - آگ یبوست اور حرارت دونوں اپنے اندر رکھتی ہے لیکن غلبہ حرارت کو حاصل ہے -

انہی خواص کی قلت و کثرت کے ساتھہ عناصر کی نوعیت بدلتی رہتی ہے - مثلاً اگر پانی کی رطوبت پر آگ کی یبوست غالب آگئی تو اس سے ہوا پیدا ہوجائیگی - یا اگر خاک کی برودت پر ہوا کی حرارت غالب آگئی تو اس سے پانی پیدا ہوجائیگا - یا اگر آگ کی یبوست پانی کی رطوبت پر غالب ہوگئی تو اس سے خاک پیدا ہوگی - اسی طرح اگر پانی کی رطوبت آگ کی حرارت پر غالب ہوگئی تو اس سے ہوا پیدا ہوگی - غرض جسم کے ہر قسم کے تغیرات انہی خواص کے تغیر کے ساتھہ وابستہ ہیں -

چونکہ بظاہر ان عناصر میں سے بعض عناصر کا بعض کی شکل میں منتقل ہوجانا ممکن تھا' اسلیے اگر قدماء اس کے قائل تھے کہ بعض مادے دوسرے مادوں کی شکل میں منتقل ہوسکتے ہیں تو یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے -

مثلاً پانی اور ہوا رطوبت میں مشترک ہیں اسلیے یہ ممکن ہے کہ حرارت کے ذریعہ اسے ہوا بنا دیا جاے -

مگر ظاہر ہے کہ یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے - ہم جانتے ہیں کہ پانی اور خاک رطوبت میں مشترک ہیں مگر نہ تو خاک کو ہم کسی طرح پانی بنا سکتے ہیں اور نہ پانی کو خاک - صرف اس ایک ہی مثال سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قدماء جزئیات سے کیونکر کلیات بنایا کرتے تھے اور کس طرح غلطیوں میں مبتلا ہوجاتے تھے ؟

مگر ارسطو نے یہ محسوس کیا کہ عناصر اربعہ تمام عالم کے کیمیاوی و طبیعی ظواہر کی تفسیر کے لیے کافی نہیں ہیں - اسلیے

در اصل یه روایت بهي وهي مسروق والي روایت هے مگر دوسرے طریق سے مروي هے - پس ان تمام روایتوں میں جن میں ماریهٔ قبطیه کا حضرة حفصه کے مکان میں آنحضرة کے ساتهه هونا ' انکا عتاب کرنا اور آزرده هونا ' پهر آنحضرت کا قسم کهانا وغیره وغیره بیان کیا گیا هے' صرف یهي ایک روایت هے جسکے ایک طریق کي حافظ ابن حجر نے اور دوسرے طریق کي حافظ ابن کثیر نے توثیق کي هے اور کہا هے که اسناد صحیح سے مروي هے' لهذا انکے علاوه آور جسقدر طریق هیں' انکا ذکر کرنا فضول هوگا - کیونکه انکي صحت کے متعلق کوئي تصدیق همارے سامنے نہیں هے -

(روایهٔ مسروق و رقاشي کي حقیقت)

اب آئیے' اس روایت پر نظر ڈالیں که اصول فن کے لحاظ سے یه کہاں تک قابل اعتبار و تسلیم هے؟ اور اسکا اثر اصل واقعه پر کہاں تک پڑسکتا هے؟

سب سے پہلے اسپر غور کرنا چاهیے که اس روایت میں نه تو ماریهٔ قبطیه کا ذکر هے اور نه واقعه کے وه تمام اهم حصے منقول هیں جو امام طبري وغیره نے اپني روایات میں درج کیے هیں - صرف اسقدر بیان کیا هے که آنحضرة (صلعم) نے حضرة حفصه سے فرمایا که میں اپني لونڈي کے پاس نه جاؤنگا - اسکے لیے قسم کهاتا هوں - پس اگر یه روایت تسلیم بهي کرلي جاے' جب بهي اُن تفصیلات کي تصدیق کیلیے قیاس محض کے سوا آور کچهه هاتهه نہیں آتا -

ثانیاً - اس روایت کا پہلا سلسله مسروق تک منتهی هوتا هے - مسروق صحابي نه تهے - تابعي تهے - (یعني انهوں نے آنحضرة کو دیکها نہیں تها) لیکن وه کچهه نہیں بتلاتے که انهوں نے یه واقعه کس صحابي سے سنا؟ اور جس سے سنا وه کس حیثیت سے بیان کرتا هے؟ صرف انکا بیان هے جو بعد کے راویوں نے روایت کردیا هے- اسکو اصطلاح حدیث میں "منقطع" کہتے هیں - یعنے اسکا سلسله آنحضرة تک نہیں پہنچتا - ایک ایسي منقطع روایت کو بخاري و مسلم اور کتب صحاح کي متصل اور کثیر الطرق روایات صحیحه کے مقابله میں کیونکر تسلیم کیا جاسکتا هے؟

یه کہنا که دونوں میں تطبیق محتمل هے' کسي طرح صحیح نہیں - آگے چلکر هم اسے واضح کرینگے -

رها اس روایت کا دوسرا طریقه جسکي حافظ ابن کثیر نے توثیق کي هے' تو وه بهي اپنے اندر کوئي ایسي قوت نہیں رکهتا جو اُسے اس حالت میں قائم کرسکے جبکه امام بخاري و مسلم کي صحیح روایتیں سورهٔ تحریم کا شان نزول دوسرے واقعه کو بیان کررهي هیں اور تمام کتب صحاح اسکي موید هیں -

اسکے اسناد میں سب سے پہلے جو راوي همارے سامنے آتے هیں' وه ابو قلابه عبد الملک بن محمد الرقاشي هیں - حافظ ابن حجر نے تهذیب میں انکا ترجمه لکها هے - اسمیں شک نہیں که متعدد ثقات نے انکي توثیق کي هے' اور ابن حبان نے ثقات میں انکا ذکر کیا هے - نیز ابن جریر وغیره انکے حفظ کا اعتراف کرتے هیں - با ایں همه دار قطني جیسے شخص کي انکي اسناد کي متعلق یه راے تهي :

کثیر الخطاء في الاسانید والمتون - کان یحدث من حفظه فکثرت الاوهام فـــي روایتـــه (۱)	وه روایت کي سندوں میں اور حدیث کے اصل الفاظ میں کثرت سے غلطیاں کرجاتے هیں - انکا قاعده تها که محض اپنے حفـظ کي بنـا پر حدیث بیان کرتے تهے - اسلیے انکي روایت میں بہت اوهام پیدا هوگئے -

پهر اسي تهذیب میں دار قطني کا دوسرا قول نقل کیا هے که " لا یحتج بما ینفرد به "

آخر میں خود حافظ ابن حجر لکهتے هیں :

" بلغني عن شیخنا ابي القاسم انه قال : عندي عن ابي ق عشرة اجزاء ما منها حدیث مسلم اما في الاسناد و اما في المتن کان یحدث من حفظه فکثرت الاوهام فیه " فتامل !

چنانچه اسي بنـا پر بعض محدثین نے اس حدیث سے ا کردیا هے ' جو ابو قلابه رقاشي نے ابوهریره سے روایت کي هے " ان النبي صلعم صلي حتي تورمت قدماه " جیسا که حـ موصوف نے تهذیب میں تصریح کي هے -

پس اِن تمام تصریحات سے ثابت هوتا هے که ابوقلابه کي اسـ میں کثرت خطـا و اوهام روایت و اغلاط متون کي ارباب جـ و تعدیل نے صاف صاف شکایت کي هے ' اور ظاهر هے که راو کي شخصي ثقاهت اور موصوف بالخیر و الصلاح هونا (کما قـ الخطیب) کچهه مفید نہیں هوسکتا جبکه اسکے حفظ و اتقـ اور صحت اسناد و متون کے متعلق مخالف تصریحات موجـ هوں - اور علي الخصوص ایسے موقعه پر که صرف اسناد کي قو هي مطلوب هے اور دیگر اسناد معتبرهٔ و مرفوعهٔ و متصله اسـ مخالف هیں -

(قصهٔ ماریه اور محققین فن)

(٦) حقیقت یه هے کـه اس بارے میں کوئي روایـ بهي صحیح موجود نہیں هے - جو شان نزول حضرة عائشه ـ بیان کردیا هے اور جسکو بالاتفاق ائمهٔ حدیث و اساطین فن نے در اسفار معتبره و صحیحه کیا هے ' وهي اصلي اور صحیح واقعه ـ اور صرف وهي قابل قبول هے -

چنانچه خود حافظ ابن کثیر باوجود رقاشي کي روایت کي توثیق کرنے کے ' آگے چلکر اسکا اعتراف کرنے پر مجبور هوے :

والصحیح ان ذالك کان في تحریمة العسل کما قال البخاري عند هذه الایـــة (ابـــن کثیـــر جلد ۱۰ - صفحه ۱۹)	اور صحیح یه هے که سورهٔ تحریم کي پهلي آیة اس بارے میں نازل هوئي که آنحضرة نے شهد کو اپنے اوپر حرام کر تها جیسا که امام بخاري نے اس آیـة کي تفسیر میں لکها هے -

صرف حافظ موصوف هي پر موقوف نہیں ' دیگر ارباب نظر تحقیق نے بهي صاف صاف لکهدیا هے که ماریهٔ قبطیه کے اِس واقعه کے متعلق کوئي صحیح روایت ثابت نہیں هے - علامه عیني شرح بخاري میں ان تمام روایات کا ذکر کرکے لکهتے هیں :

و الصحیح في سبب نزول الایـة انه في قصة العسل لا في قصة ماریـة المروي في غیر الصحیحه (عیني جلـد ۹ صفحه ۵۴۸)	اور اس آیت کے شان نزول کي نسبت صحیح روایت یهي هے ک وه شهد کے متعلق هے - ماریهٔ قبطیه کے قصه کے متعلق نہیں هے جـ کتب صحاح کے علاوه دیگر کتب میں مروي هے -

یهي راے قاضي عیاض کي بهي هے - بلکه جو الفاظ علامه عیني نے لکهے هیں در اصل قاضي موصوف هي کے هیں - اما نووي نے شرح صحیح مسلم میں انکي راے انهي الفاظ میں نقل کي هے - خود امام موصوف کي بهي راے یهي هے :

ولـم تات قصـــة مـــاریـة مـــن طـــریـق صحیـــح -	اور ماریهٔ قبطیه کا قصه کسي صحیح طریق سے مروي نہیں هے -

(نووي جلد ۱ - مطبوعه مولانا احمد علي مرحوم - صفحه ۴۷۹)

ایسي صریح اور صاف تصریحات کے بعد کون کہه سکتا هے که ماریهٔ قبطیه کا قصه صحیح هے ؟ اور کیونکر جائز هوسکتا هے که اُسکي بنا پر معترضین اسلام اپني معاندانه تلبیس اور ابلیسانه فریب کاري کے ساتهه اس واقعه کو همارے سامنے بطور حجت اور دلیل کے پیش کریں ؟

(۱) حافظ ابن حجر کي تهذیب التهذیب حال میں دائرة المعارف حیدر آباد نے چهاپي هے - میں نے اسي سے یه عبارت نقل کي هے - (دیکهو جلد ٦ - صفحه ۴۲۰)

اسکو تفحص اشیا میں بہت جلد دستـگاہ حاصل هوجاتي هے - جسطرح مختلف پیشه وروں اور دستـکارونکو اسکي ضرورت هوتي هے که اپنے کام کي جزئیات سے کماحقه واقف هوں ' نیز انکے پیشه کے متعلق جدید انکشافات و ایجادات اونکـــے پیش نظر رهیں ' سیطرح ایک باقاعده فلسفي کیواسطے بهي اشد ضروري هے که اون چیزونکے متعلق جو اوسکے ذهن میں گذرتي هیں ' دریافت کرے که اوسکے پیشرؤں نے اونکے متعلق کیا خیالات قایم کیے هیں ؟

(فـلسفه کي غـرض)

فلسفه کي غرض کیا هے ؟ اور اس سے همکو کیا فائده حاصل هوتا هے ؟

ارسطو کے نزدیک فلسفه کي ابتدا صـرف تعجب و تحیر سے هوئي - جب انسان اس عالم میں آتا هے تو تغیرات سے دو چار هوتا هے - زندگي کي نیرنگیاں اور کائنات کے عجائبات اوسکو محو حیرت کردیتے هیں - پس یه تقاضاے فطرة هے که وه هر چیز کو دیکهے اور اپنے دل سے سوال کرے که یه کیوں هے ؟ کب سے هے ؟ اور کب تـک هے ؟ یه عالم مع اپنے تمام کائنات کے انسانکے واسطے ایک معما هے - اسکے حل کرنیکي کوشش هي کا نام فلسفه هے -

پهلي چیز جو انسان کو دریافت حقایق کي طرف مائل کرتي هے ' مفاد اور نفع هے - کها جاتا هے که علم هیئت کي ابتدا قدیم مصریوں میں اسوجه سے هوئي که اونکو دریاے نیل کي طغیاني کے بعد اپني زمینیں ناپنا پڑیں - بیاباں نورد کلدانیوں نے ستاره شناسي اسیواسطے سیکهي که اپنے ملکوں میں رهنمـائي کرسکیں -

انسان زندگي کے معمے کو حل کرنیکي کوشش بهي اسیوجه سے کرتا هے تاکه اپنے فایدوں اور حقوق کي حفاظت کرسکے - عام اس سے که وه مادي هوں یا غیر مادي - مگر ان پیچیده مسائل کي بهي کوئي حد نهیں هے - زمین سے آسمان تـک سب انهي سے مملو هے - انسان هر وقت اسي فکر میں رهتا هے که وه فطري راز جو مدت سے سر بسته چلے آتے هیں ' اونهیں یکے بعد دیگرے دریافت کرتا جاے ' اور یه عجیب بات هے که گو وه دریاے علم سے سیراب هوتا جاتا هے ' پهر بهي اسکي پیاس نهیں بجهتي بلکه اور زیاده بڑهتي جاتي هے !

یه تلاش و تفتیش کي عادت انسان میں فطري هے - یه کسیطرح اوس سے الـگ نهیں هوسکتي اور نه هي مٹ سکتي هے - اسکي ترقي عقل کي ترقي کے ساتهه وابسته هے - جوں جوں عقل ترقي کرتي جاتي هے ' اوسیقدر حقایق اشیا کي تلاش بهي بڑهتي جاتي هے - اسکو اپني لا علمي کا علم هوتا هے ' اپني ناواقفیت سے واقف هوتا هے ' اور حقائق کو صرف جاننا هي نهیں چاهتا بلکه اونپر عمل بهي کرنا چاهتا هے -

پس فلسفه کي مختصر تعریف اسطرح کیجا سکتي هے که " وه اشیا کے اسباب مخفیه کے تجسس کا علم هے جس سے غرض یه هے که همارے افکار اور اعمال میں ایک کامل ربط و اتحاد پیدا هو ' اور جسطرح همارے خیالات هوں ' اوسي طرز کے همارے افعال بهي هوجائیں - جهل سے گریز کرنا ' حقائق دریافت کرنا ' اور غلطیوں سے مطلع هونا ' وه غلطیاں جو شاهد حقیقت کے چهره پر نقاب بني هوئي هیں ' یهي اصلي غـرض زنـدگي کي هے - اور یهي غرض فلسفه کي هوسکتي هے "

(الفاظي تشریح)

خود لفظ " فلسفه " کي ابتدا اور تاریخ همارے اس دعوے کي دلیل هے - یوناني مورخ هیرودوتس رقمطراز هے که کرلیس نے سولن سے کها تها :

" میں نے سنا هے که تو ملکوں ملکوں فیلسوف کیطرح (یعني تلاش علم میں) پهرا هے "

پریکلز فلسفه کے یه معني بتلاتا هے :

" تهذیب نفس کیواسطے کوشش کرنا " -

بهر صورت اس لفظ کے ابتدائي معني اعتراف جهل اور تحصیل علم کے هیں - حکیم فیثا غورث کا (بعض کا خیال هے که سقراط کا) مقوله هے :

" عقل صرف خداوند جل و علی کے واسطے هے - انسان صرف جانـنے کي کوشش کرتا هے - البته وه عقل کا عاشق اور علم و حق کا جویا هے "

یهي لفظي معني " فلاسفي " اور " فلاسفر " کے بهي هیں جو یوناني لفظ " فیلوس " (عاشق) اور " سوفیا " (عقل) سے مرکب هے - یه عجیب بات هے که ابتدا میں " سوفاس " (عاقل) اوس شخص کو کهتے تهے جو کسي هنر یا دستکاري کا ماهر هو - مثلاً ایک گویا یا باورچي یا ملاح یا بڑهئي ' مگر رفته رفته یه لفظ علوم عقلیه کے ماهروں کے واسطے استعمال هونے لـــگا - اسي کا دوسرا مشتق " سوفست " (سوفسطائي) هے جو اون لوگونکے واسطے استعمال هوتا تها جو مثل بازاري سودا بیچنے والونکے مختلف علوم و فنون کو بهي بقیمت بیچتے تهے - چنانچه سقراط نے اپنے تئیں فلسفي کها هے نه که سوفسطائي !

(تقسیـــم)

یوں تو فلسفه تمام عالم کے مسایل پر حاوي هے مگر آساني ترتیب کے خیال سے یه تمام مسایل بلحاظ اپنے موضوع کے تین اقسام پر تقسیم کیے جا سکتے هیں :

(۱) مسئلۂ وحدت - یعني اصل اصول - وه قادر اور مبدع قوت جو تمام عالم کي روح هے - اسکے مباحث کو مسایل ما بعد الطبیعه کهتے هیں -

(۲) مسئلۂ کثرت یا تنوع مشاهدات عالم ' اسکو فلسفۂ طبیعي کهتے هیں -

(۳) فلسفۂ انساني (انتهرا پا لوجي) جسکے ذیل میں فزیا لوجي (علم الابدان) اور سائکا لوجي (علم النفس) هیں - پهر سائیکا لوجي کے ذیل میں منطق هے ' جس سے یه معلوم هوتا هے که انسان استنباط کیونکر کرے ' اور صحیح نتائج تـک کیونکر پهنچے ؟ پهر فلسفۂ جمال اور فلسفۂ اخلاق هے -

پروفیسر سیلي کا قول هے :

" همارے مدرکات پر بنا هے علم منطق کي ' جو اون فوائد کے متعلق هے جن سے هم یه جانچ سکتے هیں که همارا خیال یا هماري بحث صحیح هے - اسي طرح همارے جذبات پر بنیاد هے فلسفۂ جمال کي جس سے هم اوس چیز کیلیے ایک معیار قائم کرسکتے هیں جو همارے ذهن میں حسین اور قابل فریفتگي هے " -

اعمال انسانیه کیواسطے " تاکه وه نیکي تک پهنچ سکے " یه ضروري هے که کچهه فرایض منضبط کیے جائیں - فرایض کیواسطے قانون لازمي هے - اور قانون یا تو فطري هے یا انساني - اسکے علاوه کچهه ایسے مسایل بهي هیں جو افراد کے رشتۂ باهمي سے متعلق هیں - اُنکو سوشیا لوجي (علم الاجتماع) کهتے هیں - اسمیں فلسفۂ تاریخ بهي داخل هے -

پس اس بنا پر فلسفه کي آٹهه قسمیں حسب ذیل هوئیں :

(۱) ما بعـــد الطبیعـــه -
(۲) فلسفـــۂ طبیعـــي -
(۳) فلسفـــۂ نفـــس -
(۴) منـــطق -
(۵) فلسفـــۂ جمـــال -
(۶) فلسفـــۂ اخـــلاق -
(۷) فلسفـــۂ قانـــون -
(۸) علـــم الاجتماع اور فلسفـــۂ تاریخ

اس نے ایک اور عنصر کا اضافه کیا - ارسطو نے یه پانچواں عصر اثیر غالباً هندؤں سے اخذ کیا تھا -

ارسطو کے بعد جو لوگ آئے انھوں نے اس پانچویں عنصر کو ماده سے علحده کر کے دیکھنا چاها مگر ان کوششوں میں کامیابي نه هوئی اور کیونکر هوتي جبکه اثیر (ایتھر) کوئی واقعی شے نہیں هے بلکه ایک وهمی وجود هے جو علماء طبیعۃ فرض کر لیتے هیں - محض اسلیے که اس کے فرض کرنے کے بعد ان بہت سے ظواهر و عملیات کی تفسیر آسان هو جاتي هے جو مشاهده میں آتے رهتے هیں -

مثلاً تلغراف لاسلکي میں کهربائیت ایک جسم سے دوسرے جسم میں جاتی هے ' مگر ان دونوں جسموں کے درمیان کوئی مادي واسطه نظر نہیں آتا ' اور یه مسلم هے که کوئی مادي طاقت ایک جسم سے دوسرے جسم تک بغیر واسطه کے نہیں جاسکتی - لیکن اس سے یه لازم نہیں آتا که قوت کهربائي کو الگ کر کے بطور ایک عنصر کے دیکھا جا سکے -

دوسرے دور میں بھی ایک جماعت کا ایسا هی خیال تھا که اصلي عنصر پانی هے - اس خیال کی بنیاد وان ملبنت کے تجارب تھے جن میں سے ایک تجربے کا تذکره هم یہاں کرینگے -

ملبنت کا بیان هے که اس نے ایک پوده جسکا وزن پندره پونڈ تھا ' تھوڑي سي مٹي میں بودیا - اس مٹي کو پہلے ایک تنور میں اس خیال سے خشک کرلیا گیا تھا که جب اسمیں کوئي شے بوئی جاے تو خالص مٹی کا وزن معلوم هوسکے - کیونکه اگر مٹي گیلی هوگي تو ظاهر هے که اسمیں مٹي کے ساتھه پاني کا وزن بھي شامل هوگا - خشک کرنے کے بعد مٹی کا وزن ۲ سو پونڈ تھا - پانچ سال تک وه اس پودے کو پاني دیتا رها - اسکے بعد جب تولا گیا تو اسکا وزن ۱۶۹ پونڈ اور ۳۰ اونس هوگیا تھا - پھر جب مٹي کو خشک کرکے تولا تو اس کا وزن دو اونس کم تھا !

اس تجربے سے بظاهر یه نتیجه نکلتا هے که اس درخت میں جسقدر ترقي هوئي' تمام تر پاني هي سے هوئي - اسلیے عرصه تک ایک جماعت اس کي قائل رهي که عنصر اصلي پاني هے- لیکن جب انجنوز (Ingenhousz) اور لاوازیه پیدا هوئے تو انھوں نے اپنے قاطع و مسکت تجارب سے اس خیال کو بالکل باطل کر دیا -

اهل یونان میں بعض لوگ صرف آگ کو بھي عنصر اصلي مانتے تھے - مگر یه خیال غالباً کلداني' ایراني' اور قدیم هندؤں کي آفتاب پرستي کي راه سے آیا هوگا - ایک گروه صرف خاک کو عنصر اصلي کہتا تھا اور اپنے اس خیال کي تائید میں یه دلیل پیش کرتا تھا که تمام اشیاء جب مٹ جاتي هیں تو خاک هوجاني هیں - ایک اور جماعت صرف هوا کو عنصر اصلي مانتي تھي- اسکے مذهب کي بنیاد انا کسمیذس کے اس قول پر تھي که پاني ابر کے تکاثف سے پیدا هوتا هے اور ابر هوا کے تکاثف سے' نیز یه که پاني کو چونکه هوا بنایا جاسکتا هے اسلیے هر شے کی اصل هوا هي هے -

ان فرقوں میں هر ایک کسي ایک عنصر کو عنصر اصل سمجھتا رها - یہاں تک که ارسطو آیا اور اس نے عناصر اربعه کا اصول رو شناس کیا -

فلسفه

مبادیات کا ایک سرسري مطالعه

(۱)

(فلسفه کي حقیقت)

عام خیال هے که فلسفه نہایت دقیق اور مشکل مضمون هے جو صرف بعض خاص دماغوں هي کیلیے موزوں هے ' یا ایک ایسا غیر مفید اور بے نتیجه علم هے جس سے صرف اونهي لوگونکو سروکار هونا چاهیے جو کاروباري دنیا کے لایق نه هوں ' اور جو هر وقت اپنے خیالات میں محو اور اپنے توهمات میں غرق رهتے هوں - مگر ایسا خیال کرنا سخت غلطي هے -

انسان اشرف المخلوقات هے - کیوں ؟ اسلیے که عقل یا قوت ممیزه اسمیں ودیعت کیگئي هے جسکا وجود اور جانداروںمیں نہیں پایا جاتا - بیشک دیگر حیوان سنتے ' دیکھتے ' اور یاد بھي رکھتے هیں ' مگر اونکي قوتیں صرف عین ضرورت کیوقت هي استعمال میں آتي هیں - برخلاف اسکے انسان مشاهدات عالم کا مطالعه کرتا هے ' اونکي نسبت اپنے خیالات قایم کرتا هے ' پھر اون خیالات کا ایک دوسرے سے مقابله کرکے اونمیں ایک باهمی ربط اور نسبت دریافت کرتا هے - تا که اونپر من حیث الکل نظر ڈالے اور حقایق اشیا سے رو شناس هو-

یهي فلسفیانه عمل هے -

هم جب کسي چیزکي نسبت خیال قایم کرتے هیں ' عام اس سے که وه چیز مادي هو یا غیر مادي' تو ذیل کے سوال همارے ذهن میں ضرور پیدا هوتے هیں :

اول یه که وه چیز جو همارے ذهن میں هے کیا هے ؟ دوسرے یه که اوسکي ابتدا کب سے هے ؟ تیسرے یه که اوسکا تعلق دیگر اشیا یا خیالات کیساتھه کس قسم کا هے ؟ یعني هم اشیا یا خیالات کي کیفیت اور اونکي ابتدا اور اونکا باهمي اتحاد و تناسب دریافت کرنا چاهتے هیں -

(فلسفي)

هر شخص کو اپني عمر میں اس قسم کے تفکر کا کبھي نه کبھي ضرور موقع ملا هوگا - لہذا کہا جاسکتا هے که هر شخص کم و بیش ایک فلسفي فکر ضرور رکھتا هے -

لیکن سات هي اسکے هر ذي عقل جو صرف کبھي کبھی غور و فکر اور تجسس و تلاش کا عادي هو اور اپني راے بھي قایم کرے' صحیح معنوں میں فلسفي نہیں بھي کہا جاسکتا ' جسطرح که اوس شخص کو جو لوهے کے اوزار کو درست کرنا جانتا هو ایک باقاعده لوهار نہیں کہسکتے' یا اوس شخص کو جو شیشونکي عارضي مرمت کرسکتا هو' شیشه گر نہیں کہا جاسکتا - پیشه ور شیشه گر یا لوهار وهي هے جسنے اپنے کام کو اپنا پیشه ٹھرا لیا هو' جسنے باقاعده تربیت کے علاوه اپني دایمي جد و جهد اور مزاولت سے اوس کام میں کمال حاصل کیا هو' اور جو به نسبت ایک نو کار آدمي کے اپنا کام کم وقت میں مگر زیاده خوبي کیساته انجام دیسکتا هو-

یهي مثال ایک باقاعده فلسفه دان کي هے جسنے حقایق اشیا کا مطالعه کرنا اور اونکي تلاش و تفتیش کرنا اور اونکے اسباب و علل دریافت کرنا اپنا منشاء زندگي قرار دے لیا هو - جسطرح ایک لوهار کو آلات کي ضرورت هوتي هے' اوسیطرح فلسفي کو بھي هوتي هے- اسکے آلات اسکے خیالات هیں - محض مشق اور عمل کے ذریعه

رهتي هو يا نه رهتي هو ‘ تاهم همیں افسوس کرنا پڑیگا اگر ترکي میں بهي عورتوں نے اپني معاش کے مسئله کو عام طور پر اپنے هاتهوں میں لے لیا - اور یورپ او ر امریکه کے اُن عورتوں کی درد انگیز مثالیں پیدا هوگئیں جو آج متمدن دنیا کي معیشت منزلي کا سب سے زیاده گهرا مرض هیں ‘ اور جسکے درد سے وهاں کے بڑے بڑے حکماء اجتماعي چیخ اٹهے هیں !

* * *

عورت کو قدرت نے جن فرائض کے انجام دینے کیلیے پیدا کیا هے ‘ انکو وہ کبهي بهي نهیں چهوڑ سکتي - انکي حقیقت اب بهي ویسي هي مسلم هے جیسي که کسي ابتدائي عهد وحشت میں رهي هوگي - وہ انسان کي ماں بننے کیلیے پیدا کي گئي هے - اسکي نازک اور منفعل خلقت کبهي بهي اُن کاموں کیلیے موزوں نهیں جو گهر کي زندگي کے باهر انجام دیے جاتے هیں - موجوده تمدن نے اس قدرتي حد بندي کو توڑ دیا اور عورت کو گهر کي شهنشاهي سے نکلکر اپني غذا حاصل کرنے کے لیے آواره گردي کرني پڑي ‘ تاهم اسکا نتیجه وهي نکلا جو احکام قدرت کي هر خلاف ورزي کا هونا چاهیے - آج یورپ اور امریکه میں عورتیں (بقول ایڈیٹر سائینس پروگرس) ایک محنتي کلرک یا کسي ورزشي کهیل کے میدان میں اول درجے کا چاندي کا کپ لینے والي ضرور هیں‘ مگر نه تو وہ ایک اچهي ماں هیں جو بچوں کي پرورش کرتي هے ‘ اور نه اپنے نسواني فرائض ادا کرنے والي بیوي هیں‘ جسکے کاموں کا میدان گهر کے اندر بنایا گیا هے !

موجوده عهد کا ایک بهت بڑا سوشیالسٹ حکیم (مسٹر پرودن) ابسے باره سال پہلے ان عورتوں کي حالت پر ماتم کرتا هوا لکهتا هے :

” خلقت انساني کا وہ جمیل و لطیف نصف حصه جسکا شگفته چهره کائنات کا اصلي حسن اور جسکي مسکراهت عالم ارضي کي حقیقي مسرت تهي‘ افسوس که آج دنیا سے چهینا جا رها هے‘ اور گویا اراده کر لیا گیا هے که اب دنیا میں مرد بغیر عورت کے رهینگے اور فطرۃ نے مرد اور عورت کو دو جنس قرار دینے اور اس تفریق کي ضرورت سمجهنے میں ایک سخت غلطي کي تهي جسکي تصحیح سے اب زیاده غفلت نهیں هوني چاهیے !

وہ وقت بهت قریب هے جب ” عورت “ کا وجود صرف گذشته زمانے کے شعرا کے تخیلات اور عهد قدیم کے صحائف و اوراق سے باهر نهیں ملیگا - لوگ آه سرد بهر کر کهینگے که ملٹن نے اپني نظم میں ” عورت “ کے محسوسات بتلاے هیں‘ یا ڈکنس نے اپنے قصه میں ایک دوشیزه لڑکي کي تصویر کهینچي هے - وہ بڑي هي دلفریب اور دلربا چیز هے مگر افسوس که اب زمین پر عورتوں کا پیدا هونا موقوف هوگیا !

یه جو کچهه میں کهه رها هوں محض ایک شاعرانه تخیل نهیں هے - یه واقعات و حقائق هیں جن پر متمدن دنیا کا هر باشنده میري هي طرح رو سکتا هے بشرطیکه وہ دنیا کو دیکهنے میں میرے برابر آکهڑا هو - اُس آنے والے زمانے کو چهوڑ دو جسکو همارے موجوده تمدن کي غلط کاریاں اور ضلالت پیدا کرینگي - موجوده عهد هي میں تلاش کرو که متمدن دنیا کے بڑے بڑے دار الحکومتوں میں ” عورتیں “ کتني هیں اور کهاں بستي هیں ؟ کیا تم اُس جدید مخلوق کو بهي ” عورت “ کهنے کي جرات کر سکتے هو جو لنڈن اور نیو یارک کے کارخانوں میں پهرکي کي طرح حرکت کر رهي هیں ؟ نه تو وہ ماں هیں نه بیوي - نه تو انکا سر کسي قدرتي رفیق کے سینے پر هے اور نه انکي گود میں کوئي محبت اور نسواني جذبات کا مرکز هے - وہ محنت و مشقت کي ایک تهکي هوئي روح هے یا کارخانوں کي ایک مضطرب الحال مزدور‘ یا پهر ایک ایسي مخلوق جو مثل مردوں کے روٹي اور کپڑے کیلیے محنت سراے عالم کي تکلیفوں اور مصیبتوں میں کود پڑي هے - البته مرد محنت و مشقت اپني بیوي اور اسکے بچوں کیلیے کرتا هے - یه صرف اپنے نفس کیلیے کر رهي هے !

بهر حال وہ کوئي هو ‘ لیکن قطعاً عورت تو نهیں هے - مرد بهي نهیں هوسکتي - پس وہ ایک تیسري جنس هے جسے خدا کي جگهه شریر اور گستاخ انسان نے پیدا کیا هے !

عورت اور مرد کے فرائض بالکل الگ الگ تهے - انکي نسبت جو کچهه ابتدا سے هو رها تها ‘ وهي خدا کا قانون تها مگر اُسے توڑ ڈالا گیا - عورت نوع انساني کي تکثیر اور اسکي پرورش و تربیت کیلیے تهي - کارخانوں میں مزدوري تلاش کرنے کیلیے نه تهي - نه اسلیے تهي که مدۃ العمر مجرد رهکر - وسائٹي کا ایک کم قیمت کهلونا یا سڑکوں اور تفریح گاهوں کے اندر ایک آلۂ رونق کي طرح متحرک رهے !

جبکه یه حدود توڑ دیے گئے اور عورت پر وہ فرائض ڈالدیے گئے جو صرف مردوں کیلیے مخصوص تهے ‘ تو اسکا لازمي نتیجه یه نکلا که عورت اپنے جسم سے وہ کام لینے لگي جو اسکا اصلي کام نه تها - اس حالت نے اسکے محسوسات بدل دیے ‘ اسکے جذبات میں تغیر عظیم هوگیا ‘ اسکا نازک جسم محنتوں اور مشقتوں سے کمهلا گیا ‘ بلکه اسکے اندر ایک عضوي انقلاب کے آثار نمایاں هونے لگے - اب نه اُسکا عورت کا سا چهره هے اور نه عورت کا سا دل (یعنے جذبات) وہ تمام اپنے جذبات لطیفه و رقیقه سے محروم هوگئي هے - وہ مرد بهي نه بني جسکے بننے کے شوق میں اس نے اپنا سب کچهه کهو یا تها - پس یقیناً اسے ایک تیسري جنس هي کهنا چاهیے جو خلقت انساني کا ایک نیا نمونه هے ‘ اور جسکا وجود سوسائٹي اور خاندان کیلیے هلاکتوں اور بربادیوں کا پیام هے “

* * *

صرف اسي ایک راے پر موقوف نهیں - یه ماتم عام هے اور یورپ کے تمام اجتماعي حلقے ان مصائب انگیز نتائج کو محسوس کر رهے هیں -

مگر یه احساس و علم جو دنیا کے اس ترقي یافته حصے کو اب هوا هے ‘ اُن لوگوں کو ایک هزار تین سو برس پہلے سے معلوم تها جنهوں نے قرآن حکیم کي هدایات و تعلیمات کو اپني زندگي کا دستور العمل قرار دیا تها -

قرآن حکیم نے اسي شے کو ”حدود الله “ سے تعبیر کیا هے جسکو آج حکماء اجتماعي هر مخلوق اور هر انساني گروه و جنس کے ” قدرتي فرائض “ کے نام سے تعبیر کرتے هیں اور انکي نافرماني کو انسانیۃ کیلیے هلاکت بتلاتے هیں - ایک جگه کها که :

تلک حدود الله فلا تقربوها (۱ : ۱۸۷۰) یه خدا کي قرار دي هوئي حدیں هیں - انکي نافرماني کے قریب بهي نه جاؤ- پهر کها :

” تلک حدود الله فلا تعتدوها (۱۰ : ۲۲۹) یه خدا کي حدود هیں - ان حدود کو نه توڑو - اسي طرح سورۂ طلاق میں فرمایا :

و تلـــک حدود الله و من یتعد حدود الله فقد ظلم نفسه (۶۵ : ۱) یه الله کي قرار دي هوئي حدیں هیں - جو شخص انسے باهر قدم نکالیگا وہ اپنے هي اوپر ظلم کریگا -

اس سے بهي بڑهکر یه که مومنوں کي سب سے بڑي تعریف سورۂ توبه میں یه بتلائي : الحافظون لحدود الله (۹ : ۱۱۳) وہ خدا کي قرار دي هوئي حدود کي حفاظت کرتے هیں -

عــالم اسـلامی

تــرکــي اور تعلــيم و حريـة نسـوان

مسئلۂ حرية نسواں پر ایک ضمني نظر

(اقتباس)

یورپ میں حیاۃ اجتماعیہ کا ماتم اور قران حکم

دفتر الهـــلال میں جو مصور و غیر مصور اخبارات و رسائل یورپ سے منگوائے جاتے ھیں' ان میں پیرس کا مشہور " الستریشن" (L'illtustation) فرانسیسي زبان کا بہترین مصور رسالہ ھے - اور مضامین کي کثرت ' مواد کے تنوع ' تصـاویر کي صنـاعة و طباعة کے لحاظ سے گریفک ' الستریٹڈ لنڈن نیوز' اسفیر وغیرہ 'تمام انگریزي رسالوں پر ھر طرح فوقیت رکھتا ھے -

بلاد مشرقیہ اسکا ایک خاص مصور موضوع ھے - چنانچہ ۲۸ اپریل کي اشاعت میں ایک پورے صفحہ کا مرقع دیتے ھوے لکھتا ھے :

„ ترکي کي تمدني حالت میں روز بروز انقلابات ھو رھے ھیں - ایک سیاح کو انکي سست رفتـاري سے اگرچہ نا امیدي ھوتي ھے' تاھم وہ اسکي رفتـار سے انـکار نہیں کرسکتا اور ایک ھي مـوسم میں چند بار سفر کرکے اِس حرکت کے نتائج اپنے سامنے نمایاں دیکھہ سکتا ھے -

ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ھوا کہ قسطنطنیہ میں عام طور پر استعمال کرنے کیلیے تیلي فون لگایا گیا ھے - آپ نہایت تعجب سے سنیں گے کہ بہت سي ترک لڑکیاں تیلي فون کے مرکزي دفتر میں کام کر رھي ھیں' اور بہت سي لڑکیاں کام سیکھہ رھي ھیں !

ترکي میں تیلي فون اور تیلي گرام کے دفتر انگلستان اور فرانس کي طرح نہیں ھوسکتے جہاں صرف مقامي زبان کا جاننے والا اچھي طرح کام کرسکتا ھے - یہ مغربي اسلامي پایہ تخت ایک عجیب و غریب مخلوط آبادي سے عبارت ھے ' جہاں یورپ اور ایشیا کي متعدد زبانیں بولنے والي مخلوق بستي ھے - وہ جس طرح ایک ترک کا گھر ھے جو اپنے کاروبار میں بلا ضرورت دوسري زبان اختیار کرنا پسند نہیں کرتا' اسي طرح ایک یوناني کا بھي وطن ھے جو یوناني زبان کو ھر طرح عثماني زبان پر ترجیح دیتا ھے - پھر اسکا یورپین حصہ جو ان تمدني وسائل سے زیادہ تر کام لینے والا ھے ' مختلف یورپین اقوام پر مشتمل ھے - انگریز' فرنچ ' جرمن ' تقریباً اکثر اقوام یورپ یہاں آباد ھیں' اور وہ اُس تیلي فون سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے جسکے مرکز میں احکام کي تعمیل کرنے والے صرف ترکي زبان ھي کا مطالبہ کریں !

اس دقت کے دور کرنے کیلیے کمپني نے (جو در اصل خود حکومت ھي ھے) یہ شرط قرار دیدي ھے کہ تیلي فون کے مرکزي استیشنوں کے تمام کارکن اقلاً تین زبانوں سے ضرور واقف ھوں -

با اینہمہ اس صیغہ میں عثماني لڑکیوں کا ھونا اس امر کا بین ثبوت ھے کہ یہ لڑکیاں عام ترک مردوں سے بھي زیادہ زباں داں ھیں - کیونکہ اُن میں سے ھر لڑکي اقلاً تین زبانیں علاوہ اپني مادري زبان کے ضرور ھي جانتي ھے !

یہ صیغہ ایک انگریز لیڈي کے ماتحت کھولا گیا ھے - اس وقت تـک پندرہ لڑکیاں سیکھہ کر نکل چکي ھیں اور کافي تعداد زیر تعلیم ھے ' انگریزي معلمہ کہتي ھے کہ ان سے زیادہ جفـا کش ' محنتي ' اور ذھین طلبا میں نے یورپ میں بھي نہیں دیکھے - انکے ارادے بلند اور انکا نسواني کیریکٹر نہایت اعلی ھے "



قسطنطنیہ میں تیلي فون کا اسکول - اسکي منتظمہ اور ترک متعلمات

* * *

اس فرانسیسي رسالے نے ایک مرقع بھي دیا ھے جسمیں تیلي فون کے مدرسے کي بعض متعلمات کھلے چہروں کے ساتھہ موجود ھیں - ھم اس کي نقل شائع کرتے ھیں - یہ اُن چھہ لڑکیوں کي تصویر ھے جو عنقریب فارغ ھوکر نکلینگي - درمیان میں انگریز لیـڈي بیٹھي ھے جو اس اسکول کي معلمہ اور منتظمہ ھے - اسکے بائیں جانب تپائي کے سامنے وہ ترک خاتون ھے جو اسي اسکول کي تعلیم یافتہ ھے مگر اب اسکي تعلیم میں مدد دیتي ھے - دونوں جانب دو متعلمہ بیٹھي ھیں اور انکي پشت پر چار لڑکیاں کھڑي ھیں -

* * *

اس رسالے کے مراسلہ نگار کا بیان ھے کہ یہ تمام مسلمان لڑکیاں ھیں - وہ تعجب کے ساتھہ اس تبدیلي کا ذکر کرتا ھے جو عورتوں کي حالت میں ھوئي ھے -

ان تصویروں میں عورتوں کے چہرے اگرچہ بالکل بے نقاب ھیں لیکن جسم پر ترکي برقعہ کا وہ تمام حصہ موجود ھے جو نقاب سے الگ کردینے کے بعد بھي بطور ایک بالائي فرغل کے استعمال کیا جاتا ھے - اس سے معلوم ھوتا ھے کہ یا تو نقاب اتار کر ابھي رکھدي ھے' یا اسکول کے اندر اسکي چنداں ضرورت نہیں سمجھي گئي -

بہر حال خواہ ان جفاکش اور حیران معاش چہروں پر نقاب

موسیو کایبو وزیـــر مال فرانس



تاهم حسن و عشق کي هر زندگي کیلیے " محبت کي پهلي غلطي" همیشه درد ناک رهي هے اور اس راه میں جب کبهي ٹهوکر لگتي هے تو پہلے هي قدم کو لگتي هے :

طفل نادانم و اول سبق است !

میڈم کایبو کے دل عشق خواه کیلیے بهي اُسکي " پہلي غلطي" کي یاد زخم حسرت بني - اسکے لیے تلافي کا مرهم بنایا گیا مگر اس راه کي پہلي غلطي همیشه لاعلاج ثابت هوئي هے - اسکا زخم جب گهرا هوجاے تو پهر اُسکا کوئي علاج نہیں :

جرم را ایں جا عقوبت هست و استغفار نیست !

یهي پهلي غلطي تهي جس نے بالاخر اسے عدالت کے سامنے مجرموں کي طرح پہنچایا ' حالانکه کتنے هي مجرمان عشق اور گنه گاران محبت هونگے جنهوں نے اس قهر مان ناز و عشوه کے سامنے اپني زندگي کا آخري فیصله سننے کیلیے سر جهکا یا هوگا !

* * *

جون سنه ۱۹۰۰ میں اسکي پہلي شادي هوئي - یهي اُسکي " پہلي غلطي" تهي - بسا اوقات محبت چهرے پر نقاب ڈالکر آتي هے جو بہت دلفریب هوتا هے ' مگر اُسکي دلفریبي کو چهپے هوے چهرے کي دلفریبي سمجهه لینے میں هم غلطي کرجاتے هیں - میڈم کایبو پر بہت جلد هي ظاهر هوگیا که اس تعلق میں اسکے لیے خوشي نہیں هے اور انتخاب کرنے میں اسکے دل پرستش طلب نے جلدي کي - وه اپنے شوهر کیلیے امید واروں کي ایک بہت بڑي صف کو جواب دیچکي تهي - اب ایک ایک کرکے تمام دلدادگان شوق یاد آنے لگے - نظروں کا جب اصلي ٹهکانا تاراج ناکامي هوجاتا هے تو وه عشق کے دوسرے آشیانوں کي جستجو شروع کردیتي هیں -

محبت کا خاتمه هوا اور تاجرانه معاهدے شروع هوے - بالاخر دونوں نے باهم راضي نامه کرلیا که ایک دوسرے کے معامله میں دخل نه دینگے اور اپني اپني دلچسپیوں کي راهیں الگ الگ نکال لینگے :

بس لیجیے سلام ' اپنا بهي وعده هے کسي سے !

آج کل یورپ اور امریکه کے اعلی طبقوں کي ازدواجي زندگي ایسي هي باهمي راضي ناموں پر بسر هو رهي هے !

* * *

لیکن یه طرز زندگي بهي زیاده عرصه تک قائم نه رهسکي اور بہت سے معاملات طشت از بام هوگئے - آخر عدالت کے قانون سے مدد لیني پڑي ' اور تین سال کے بعد اُس مقدس معاهدۂ محبت کا جو قربانگاه کے سامنے هاتهه میں هاتهه دیکے دائمي زندگي کیلیے کیا گیا تها ' یه نتیجه نکلا که قانون طلاق کے ذریعه دونوں علحده هوکر آزاد هوگئے !

اس طرح " پہلي غلطي " کا علاج کیا گیا - مگر عشق کي غلطي کا کون علاج کرسکتا هے ؟ یه زخم دوا پذیر نہیں :

کے گفته بود که دردش دوا پذیر مباد !

* * *

اب پهر امید واروں کا هجوم ' طلب گاروں کا انبوه ' عشق کي فریادیں ' حسن کي خود داریاں ' سوسائٹي کیلیے روز بازار رد و قبول کا هنگامه گرم ' اور مسابقت و رقابت کي کشمکش کي صلاے عام تهي :

سر دوستاں سلامت که تو خنجر آزمائي !!

بالاخر اس معرکۂ عظیم میں موسیو کایبو وزیر مال فرانس اپني فتح مندي سے محسودانه بازي لیگئے اور طلاق کے ایک سال بعد هي دونونکا باقاعده عقد هو گیا -

* * *

حال میں بعض پولیٹکل مسائل کے متعلق مختلف جماعتوں میں جوش و هیجان پیدا هوا اور اسکا اثر اُن اشخاص و افراد تک پہنچا جنکا اُن مسائل سے خاص تعلق تها - اسي سلسلے میں اخبار " فگارو " موسیو کایبو کا سخت مخالف هوگیا اور اپنے حریف کو شکست دینے کیلیے هر طرح کے حربے کام میں لانے لگا -

اُسنے مخالفانه مضامین کا ایک پورا سلسله شروع کردیا جسکے هر نمبر میں کوئي نه کوئي سخت اعتراض اور طعن هوتا اور پبلک طور پر اسکا جواب طلب کیا جاتا - یهاں تک که ایک بار صاف صاف لکهدیا : " میرے پاس اس قسم کي تحریري شهادتیں موجود هیں جن سے اس مغرور وزیر کي زندگي کے بڑے بڑے راز آشکارا هوتے هیں - میں انهیں عنقریب شائع کرونگا اگر وه اپنے کاموں سے باز نه آیا "

* * *

اس دهمکي کے شائع هوتے هي تمام پبلک میں اُن رازوں کا تذکره شروع هوگیا - یورپ میں پریس کي قوت سب کچهه کرسکتي هے -



میڈم کایبو ایڈیٹر فگارو کي قاتله

یہي " حدود الله " نظام انسانیۃ کي اصلي بنیاد ھیں ' اور انساني ضلالت جب کبھي انکو توڑتي ھے تو اسکا لازمي نتیجه خسران و هلاکت هوتا ھے -

درحقیقت " اسلام " بھي عبارت انھي " حدود الله " کے قیام سے ھے " مسلم " وھي ھے جسکي زندگي ان حدود کي ایک عملي اور کامل تصویر هو - مستقل مضمون اس موضوع پر لکھوں تو یه حقیقت واضح هو -

پس مرد اور عورت کے فرائض کے متعلق بھي خدا نے حدود قرار دیے ' اور آن تمام حکمتوں اور دانائیوں کے جاننے والوں سے زیادہ کامل اور زیادہ بہتر طریقه سے انکي تصریح کردي ' جو آج تمدن و علم کے مختلف حلقوں میں ان کي حقیقت بیان کر رھے ھیں -

دیکھو' سورہ روم میں جہاں خدا کے احسانات و نعائم گناے ھیں ' وھاں ایک سب سے بڑي نعمت خدا کي یه بتلائي :

ومن آیاته ان خلق لکـم من انفسکـم ازواجاً لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ (٣٠ : ٢١)	اور خدا کي حکمت و قدرت کي نشانیوں میں سے ایک بڑي نشاني یه ھے که اُس نے تمھارے لیے تمھاري ھي جنس کي ساتھي عورتیں پیدا کیں تاکه تمھیں اپني زندگي میں سکون اور امن و راحت ملے '

اور پھر شوھر اور بیوي کے رشتے کو باھمي محبت و رحمت سے مسرت بخش بھي بنا دیا ' تاکه تم خوشي اور راحت کے ساتھه زندگي بسر کرو -

یه آیۃ کریمه في الحقیقت اس بحث کا آخري فیصله ھے - عورتوں کے پیدا کرنے اور حیاۃ ازدواجي کي غرض و غایت یه بتلائي که " لتسکنوا الیھا " تاکه تم سکون اور چین پاؤ - یعني عورت مرد کي رفیق زندگي ' اور اسکي کامل زندگي کا وہ بقیه نصف تکرا ھے جسکے ملے بغیر اسکي زندگي پوري نہیں ھوسکتي - پھر کہا که " جعل بینکم مودۃ ورحمه " اس رشتے کي بنیاد " محبت اور رحمت " پر رکھي -

اس سے معلوم ھوا که اس زندگي کي اصلي شے مودت اور رحمت ھے - لیکن وہ پیدا ھو نہیں سکتي جب تـک اسطرح کا باھمي اشتراک جذبات و قویٰ میں پیدا نہو جاے که مرد عورت کیلیے ھو' اور عورت مرد کیلیے - یعني بالفاظ کامل تر :

ھن لباس لکم و انتم لباس لھن (٢ : ١٨٧)	تم عورتوں کي زینت ھو اور عورتیں تمھارے لیے زینت ھیں !

الله اکبر ! کون ھے جو کلام الھي کے ان حقائق کیلیے اپنے فکر و دماغ کو وقف کرے ' اور غور کرے که اسکے ایک ایک لفظ کے اندر حیاۃ انسانیۃ اور اسرار زندگي کي کیسے بڑے بڑے صحائف و دفاتر موجود ھیں ؟ انسان کي زندگي اور حیاۃ مدني کي جس غرض و غایت کو آج بڑے بڑے مدون علوم ھمیں نہیں بتلا سکتے ' قران حکیم نے اس ایک جملے میں بتلا دیا که " جعل بینکم مودۃ و رحمه " نیز کہا که " لتسکنوا الیھا " صرف ان دو جملوں کي پوري تشریح کي جاے اور اسکے ھم مطلب دیگر آیات کریمه بھي جمع کي جائیں تو مسئلۂ حیـاۃ اجتماعي و عائلي پر ایـک پوري کتاب مرتب ھوجاے ! -

غرضکه یہي اشتراک جنسي اور باھمي مودۃ و رحمت ھے جس سے یورپ و امریکه کي سرزمین خالي کي جا رھي ھے - کیونکه عورت اپنے فرائض کے حدود سے باھر نکل گئي ھے اور مرد و عورت کے اشغال و وظائف کي قدیمي اور قدرتي حد بندي یکسر توڑ ڈالي گئي

بریدِ فرنگ

ایک ا[illegible]ر اور وزیر فرانس !

یورپ میں پریس کي قوت

عشق کي پہلي غلطي !

قارئین کرام کو یاد ھوگا که پچھلے دنوں رائٹر ایجنسي کي تاربرقیوں میں پیرس کے ایک سخت حادثه کي خبر دي گئي تھي جو وھاں کے مشہور روزانه اخبار " فگارو " کے دفتر میں واقع ھوا تھا ' اور جسمیں فرانس کے وزیر مال کي بیوي نے ایڈیٹر " فگارو " کو خاص اُسکے دفتر میں جاکر ریوالور سے قتل کردیا تھا -

شاید عام نظروں نے اس واقعه کو زیادہ اھمیت نه دي ھو مگر في الحقیقت مختلف نتائج و اطراف کے لحاظ سے یه ایک نہایت اھم اور قابل غور و تفکر واقعه تھا -

پچھلي ڈاک میں فرانس کے جو اخبارات و رسائل آئے ھیں ' اُن میں اس حادثے کي پوري تفصیل درج ھے - پیرس کے مصور رساله " الستریشن " نے ایڈیٹر فگارو ' اُسکے خاندان ' اسکي بیباک قاتله ' اور قاتله کے شوھر کي تصویریں بھي دي ھیں اور پوري تفصیل سے قتل کے اسباب پر بحث کي ھے -

* * *

میڈم کاییو جس نے ایڈیٹر فگارو کو قتل کیا ' پیرس کي موجودہ اعلیٰ سوسائٹي کي ایک حسین ' فیشن ایبل ' اور طرحدار لیڈي ھے - اُس کا حسن و جمال گو اس درجه کا نہیں ھے که اسکي مثالیں کم یاب ھوں ' تاھم به حیثیت ایک شیوہ طراز اور مجلس آرا لیڈي ھونے کے اعلیٰ سوسائٹي نے ھمیشه اسکي دلربائیوں اور سحر ادائیوں کا اعتراف کیا ھے ' اور ابتدا سے اسکے قدردانوں اور امیدواروں کا حلقه وسیع ھے :

خوبي ھمین کرشمۂ و ناز و خرام نیست '
بسیار شیوہ ھاست بتاں را که نام نیست !

[بقیه مضمون پہلے کالم کا]

ھے - ضرور ھے که اسکے نتائج ظاھر ھوں ' اور واقعات کہتے ھیں که ظاھر ھوگئے -

پس یه ایک سخت خطرناک غلطي ھے که مشرق یورپ کي نقالي کے شوق میں اُن چیزوں کي طرف بھي بڑھرھا ھے جنسے خود یورپ اُکتا گیا ھے اور چاھتا ھے که کسي طرح پیچھے ھٹے - مسلمانوں کے پاس اس بارے میں ایک سچي اور حقیقي تعلیم موجود ھے - عورتوں کو تعلیم دینے اور عام حقوق و مقاصد حیات میں برابر سمجھنے کیلیے تمھیں یورپ کي شاگردي و نقالي کي ضرورت نہیں - تمھارے پاس وہ سب کچھه موجود ھے جو بہتر اور اصلي ھے اور اُن مضرتوں سے پاک ھے جنکو یورپ الـگ کرکے عـورتوں کے مسئله کو حل نه کرسکا - پھر اس سے بڑھکر اور کیا مصیبت ھوگي که تم اپني ھستي کو بھول جاؤ اور یورپ کے سامنے اسکے لیے ھاتھه بڑھاؤ ؟ حالانکه خود یورپ اپني اس حالت پر رضامند نہیں ھے -

مراسلات

كتاب مفتوح بنـــام

ايـڈيـٹـر الهـــلال از عبد السلام نـــدوي

جناب مولاناے محترم زاد الله بسالتكم شدة و قوة - تحيت وسلام - ميرا خط جس كو طلباے دارالعلوم ندوة العلماء كے اعتصاب كا محرک قرار ديا گيا هے اور جس كا ذكر جناب نے بهي اپنے جريده ميں ضمني طور پر كيا هے ' ميں اوسكے متعلق اخبارات ميں مختلف حيثيتوں سے نهايت تفصيلي بحث كرنا چاهتا تها ' ليكن احباب نے مشوره ديا كه اب تمام مباحث كو چهوڑ كر جلسهٔ دهلي كے نتائج كا انتظار كرنا چاهيے - ميں اگرچه حقائق شريعت كے اظهار ميں مصلحت وقت كا لحاظ خدع نفس كي بدترين شكل خيال كرتا هوں ' تاهم جب يه مشوره اصرار اور اصرار سے جبر و اكراه كي صورت ميں بدل گيا ' تو مجهے مجبوراً خاموش هونا پڑا ' ليكن اب جب كه قوم كے اس جوش ملي كے اظهار كا زمانه ختم هوگيا ' ميں آپ كے اخبار كے ذريعه ان مباحث كو چهيڑنا چاهتا هوں - ميں اس خط كے متعلق صرف شرعي اور اخلاقي حيثيت سے بحث كرنا چاهتا هوں - اسليے ميں نے الهلال كو منتخب كيا هے كه اس جريده غراء كا عروة الوثقى صرف شريعت هي هے -

سب سے پہلے آپ سے پوچهنا چاهتا هوں كه جب آپ كو يه معلوم هوا كه ميں نے بمبئى سے ايک خط بهيجا اور وه مكتوب اليه تک نهيں پهونچا ' آپكو يه بهي معلوم هوا كه مولوي اعجاز علي صاحب نے اخبار مساوات مورخه ٢٠ نومبر ميں يه خط شائع كيا ' وه براه راست اونكو كا كوري ميں نهيں مل سكتا تها ' اس بنا پر بظن غالب (جس پر تمام دنيا كے كاروبار كا دار مـدار هے) يه خط اونكو متعلقين دفتر نظامت يا دفتر اهتمام كے ذريعه ملا هوگا جن كے خانه ميں ڈاک كا انتـظام تها - بهر حال يقيني طور پر كوئي ذريعه متعين نهيں كيا جاسكتا - تاهم يه يقيني هے كه اس معامله ميں ودوالا مانات الي اهلها كے محكم اصول كي خـلاف ورزي كيگئي - وپهر آپ نے بحيثيت مدعي امر بالمعروف و النهي عن المنكر هونے كے كشف حقيقت كا (اس معامله ميں) فرض كيوں نهيں ادا كيا ؟ ر شريعت كے اس اصل مهم كي توهين كيوں گوارا كي ؟ يهانتک امر بالمعروف و احتساب ديني كا فرض صرف اشخاص كي ذات تک محدود تها ' ليكن يه خط جلسه انتظاميه ميں پيش كيا گيا - ر اوسكے ذريعه اسٹرائک كا قطعي فيصله كيا گيا ' مجهے اگرچه قانون . واقفيت نهيں هے تاهم عقل سليم بتاتي هے كه اس خط كے متعلق م مباحث كا فيصله اوسي جلسے كو كرکے ملک و قوم كے سامنے ب موثق صورت ميں پيش كرنا تها - ليكن جلسه انتظاميه كي نداد سے يه نهيں معلوم هوتا كه وه خط كيونكر ناظم صاحب كے ه آيا ؟ اور مولوي اعجاز علي تـک كيونكر پهونچا ؟ جلسه نيز ں اصل خط پيش كيا گيا يا اوسكي نقل سے كام ليا گيا ؟ بهر حال ب ايک جلسه نے ان تـدليسات باطله كو جائز ركها تو اس نے ي حيثيت سے ايک امر منكر كا ارتكاب كيا ' اس حالت ميں آپنے بحيثيت ايک ناهي منكر هونے كے اس شر مستيطر كي طرف كيوں نهيں توجه كي ؟ معلوم هوتا هے كه اوس قانون كے اتباع سے جس نے كسي مدرسه كے ناظر يا مدير كو خطوط كهولنے كا اختيار ديا هے ' آپ نے شريعت كے اس اخلاقي اصول كو نظر انداز كرديا هوگا ' ليكن آپكو يقين دلاتا هوں كه مولوي خليل الرحـمان صاحب نے اخبارات ميں ايک تحرير شائع كي هے جس ميں اس خط كے كهولنے سے انكار كيا هے ' اور غالباً مہتمم صاحب بهي انكار كرينگے اور اوس قانون كي رو سے صرف انهي دو بزرگوں كو يه حق حاصل تها - ان كے علاوه جس شخص نے يه جرأت كي هوگي ' وه يقيناً اخلاقي ' شرعي ' بلكه قانوني مجرم هوگا -

اگرچه اس قسم كي عـام فريب تحريروں سے حقيقت نهيں چهپ سكتي - ناظم صاحب نے جب اوس خط كو جلسه ميں پيش كيا تو انكو كهولنے والے كے نام سے ضرور واقفيت هوگي ' اسليے وه شرعي حيثيت سے كتمان شهادت كے مجرم هيں ' اور اس نے آپ كے احتساب ديني كے فرائض ميں ايک دوسرے فرض كا اور اضافـه كرديا هے جو هر حيثيت سے آپ كي توجه كا محتاج هے ' ليكن ميرے نزديک تو اس بے توجهي اور اغماض كا حقيقي سبب آپ كي بيجا خود داري اور مفرط بلند خيالي هے - آپ فخر و غرور كے لهجه ميں اكثر كها كرتے هيں كه " ميں مقاصد مهمه پر نظر ركهتا هوں يه تو يه جزئي بات هے - " " ميں كليات سے بحث كرتا هوں ' اصول كو پيش نظر ركهنـا چاهيے - هميں فروعات سے كيا بحث - فلاں شخص قابل خطاب نهيں " غالباً اسي بنا پر آپ نے اس خط كے متعلق بهي تمام جزئي مباحث كو نظر انداز كرديا هوگا - ميں آپ كي همت بلند كا معترف هوں ' ليكن جب خود خدا كهتا هے : ان الله لا يستحي ان يضرب مثلاً ما بعوضة فما فوقها " " فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره و من يعمل مثقال ذرة شرا يره " " تبت يدا ابي لهب " تو پهر ايک مصلح ديني و محتسب عمومي كا يه عذر بارد كهاں تک بجا هوسكتا هے ؟ اگر ايک مصلح ديني بت پرستي و شرک سے دنيا كو نجات دلانا چاهتـا هے ' تو جسطرح اوسكا يه فرض هے كه بت خانوں كے كنگره هاے مرتفع كو منهدم كرے ' اوسي طرح اوسكا يه فرض بهي هے كه اوس حجر المس كو بهي ٹهكرادے ' جو باعتبار طول و عرض كے سطح ارض سے ملصق و متصل هے مگر ايک بندهٔ خدا كي جبين عبوديت كو داغدار بناتا هے - ميں اب آپكي خاطر اصول شريعت كو چهوڑ كر صرف عقلي حيثيت سے بحث كرتا هوں - كيونكه كوئي طريقه عقل و نقل سے باهر نهيں - آپ بتائيں كه كليات و اصول كا دنيا ميں كهاں وجود هے ؟ قابل خطاب اشخاص تو هر زمانے ميں چند هي هوتے هيں ' باقي عام لوگ هيں جن كو جمهور و امت كها جاتا هے ' اور شريعت انهي لوگوں كيليے نازل هوتي هے ' پهر خدا تو ان كو قابل خطاب سمجهتا هے ' اور آپ ان سے اس بنا پر قطع نظر كرتے هيں كه اس خط كو كسي عظيم الشان آدمي نے غائب نهيں كيا ' بلكه منشي محمد علي يا عبد الغفور يا كسي اور شخص نے غائب كيا هوگا ' اور يه لوگ قابل التفات نهيں - پهر وه خط بهي مولانا شبلي كا نهيں تها ' بيچارے عبد السلام كا تها جو قابل توجه نهيں هے -

اور مطبوعات کي آزادي کي آگے خود حکومت اور اعلي ترين حکام و وزرا حتى که خود پريسيڈنٹ جمهوريت کي بهي کچهه نهيں چلتي - اگر وهاں پريس کسي شخص کا مخالف هو جاے تو اسکا مرض لا علاج هوتا هے -

" فگارو " کے مضامين نے وزير فرانس کي زندگي تلخ کردي اور اسکي وقعت و عزت کا يکايک خاتمه هوگيا !

* * *

دهمکي کے اعلان سے پانچ دن بعد دن کا وقت تها - باره بج چکے تهے - دفتر فگارو ميں چيف ايڈيٹر اپني ميز کے سامنے بيٹها تها - يکايک آسے ايک کارڈ ملا جس پر " ميڈم کاييو " کا نام لکها تها - وه حيران هوا که اسکے سب سے بڑے مخالف کي بيوي کا اس سے کيا کام هوسکتا هے ؟ بهر حال اس نے نوکر سے کها که ميرے کمره تک معزز ملاقاتي کو پهنچا دو -

ميڈم کاييو نهايت سنجيدگي اور ايک معمولي ملاقاتي کي طرح بڑهي' اور ايڈيٹر کي ميز کے سامنے آکے کهڑي هوگئي - وه مصافحه کرنے کيليے اٹها اور اپنے خوبصورت ملاقاتي کے رک جانے پر کچهه کهنا چاها - يکايک ميڈم کي حسين آنکهيں خوفناک روشني سے چمک اٹهيں - اس نے اپنا دهنا هاتهه گون کي جيب سے نکالا جسميں بهرا هوا تپنچه تها - قبل اسکے که اس حيرت انگيز واقعه کو سمجهنے کي اسکے مخاطب کو مهلت ملے' تپنچه کے چهوٹنے کي آواز سنائي دي' اور بے خبر ايڈيٹر ميز کے نيچے فرش پر لوٹنے لگا ...

* * *

پوليس نے فوراً قاتله کو گرفتار کرليا - اس نے ذرا بهي مزاحمت نه کي - اس حادثه کے بعد يه راز کهلا که جو دهمکي فگارو نے تحريري شهادتوں کي نسبت دي تهي' وه در اصل قاتله کے اس نا جائز حسن و عشق کے تعلقات کے متعلق تهيں' جو اس کے پہلے شوهر کے زمانے ميں موسيو کاييو اور اسميں باهم جاري رهے تهے - يه عاشقانه خطوط کا ايک بهت بڑا بنڈل تها جو کسي طرح ايڈيٹر فگارو يا اسکے ساتهيوں نے حاصل کرليا تها -

ان خطوط سے معلوم هوتا هے که شادي سے پہلے بهي يه دونوں باهم هر طرح کے تعلقات رکهتے تهے' اور حالت يهاں تک بڑهگئي تهي که بالاخر پهلا بد نصيب شوهر مجبور هوگيا که عدالت تک معامله پهنچاکر باقاعده طور پر علحده هوجاے اور اپني بيوي کو نئے دوستوں کيليے خود مختار چهوڑ دے !

ان ميں وه خطوط بهي هيں جن سے ثابت هوتا هے که اس زمانے کے تعلقات صرف موسيو کاييو هي تک محدود نه تهے' بلکه عشاق اور طلبگاروں کا پورا حلقه کامياب لطف و کرم تها' اور اس فياض حسن کي بخشش کي عموميت امتياز و خصوصيت کے بخل سے پاک تهي !

جب " فگارو " نے تحريري شهادات کي دهمکي دي تو ميڈم کاييو کو يقين هوگيا که اب تمام معاملات طشت از بام هوجائيں گے - اسکا علاج کچهه نه تها جبکه ايک اخبار حريف و مقابل هوگيا تها - مجبور هوکر اس نے اراده کرليا که قبل اسکے که اسکے دشمن کا قلم کام کرے' خود اسکي زندگي هي کا خاتمه کرديا جاے -

معامله باقاعده عدالت کے سامنے هے - ميڈم کاييو جيل خانے ميں هے - اسکے وکلا ثابت کرنا چاهتے هيں که يه اقدام جنون اور ايک طرح کي ديوانگي کا نتيجه هے جسميں قاتله عرصے سے مبتلا تهي - مگر ساتهه هي ايڈيٹر فگارو کا جو مقصد تها وه حاصل هوگيا گو اسکي زندگي جاتي رهي - يعنے وزير مال نے استعفا ديديا !

* * *

اس واقعه سے متعدد اهم نتائج حاصل هوتے هيں :

(۱) يورپ کے اعلى طبقه کي موجوده زندگي سامنے آجاتي هے جسکي حياة ازدواجي عيش محبت سے يکسر محروم هوگئي هے اور گو اسکا ظاهر کتنا هي روشن هو ليکن اسکے اندر خوفناک رازوں اور اخلاقي جرائم کي تاريکي پوشيده هے !

(۲) دنيا کي قديمي اخلاقي صداقتيں اب بالکل بے اثر هوگئي هيں - يورپ کي زندگي روز بروز جس طرف جا رهي هے' اسکا لازمي نتيجه يه هے که بڑي بڑي معزز زندگياں بهي اس قسم کے واقعات کو چنداں اهم نهيں سمجهتيں - محض سوسائٹي کے اعتبار' مجلسي قواعد کے وقار' اور رسمي ضوابط کے اعتراف پر هر شے منحصر هے - في نفسه نه تو اخلاقي اصول کوئي شے هيں اور نه عصمت و عفت کوئي چيز هے -

(۳) يورپ کے پريس کي قوت جسکے آگے کسي قوت کي نهيں چلتي - جب وه کسي شخص کا مخالف هوجاے تو خواه وه کتنا هي بڑا آدمي هو' ليکن اسکے سوا کوئي علاج اپنے پاس نهيں رکهتا که يا تو خود اپني زندگي سے هاتهه اٹهالے يا اپنے مخالف کو قتل کرڈالے - اس واقعه ميں دوسرا طريقه اختيار کيا گيا ليکن بے شمار واقعات اس قسم کے بهي هوچکے هيں جنميں بڑے بڑے آدميوں نے پريس کي مخالفت سے عاجز آکر خود کشي کرلي هے -

تاريخ حيات اسلا

مسئلۂ قيام الهلال

الهلال ميں ديکها گيا که الهلال کے بقاء کا مسئله درپيش هے اور دو هزار خريدار بهم پهنچانے کي خواهش کي گئي هے - اسکي تعميل ميں آپ کے خادم مصروف هيں - ميں بهي في الحال دو خريدار حاضر کرتا هوں - انشاء الله عنقريب اور بهيجونگا -

خدا آپکے اخبار کو کامياب کرے اور آپ کي عمر و اقبال ميں ترقي دے - آپ کے اخبار کا مجهکو بے حد انتظار رهتا هے - ڈاک خانه ميرے سکونتي مکان کے سامنے هے - ڈاک ۲ بجے رات کو آتي هے - ميں اخبار کے انتظار ميں هر هفتے اپني راتيں دو دو بجے تک انتظار ميں کاٹ ديتا هوں !

اپنے بچوں کي خيريت کے خط کا مجهے اسقدر انتظار نهيں هوتا جسقدر آپ کے اخبار کا -

آپکا خادم محمد عبد الرزاق - تعلقه کهيم ضلع مدگل (علاقۂ نظام)

چهه خريدار سردست حاضر هيں - تين کي قيمت بذريعه مني آرڈر بهيجتا هوں اور تين کے نام وي پي روانه هو -

عقيدت مند

محمد خليل الله شريف - محاسب ضلع ورنگل دکن

سر دست پانچ خريدار ان اطراف کے حاضر هيں - مزيد کوشش جاري هے -

سيد ظهور حسن کنٹراکٹر و کميشن ايجنٹ جالم پٹه - ضلع محبوب نگر (دکن)

ھزار کي لاگت سے تیار ھوئي ھے' ساڑھے نو ھزار کے فرنیچر اور پچیس ھزار کی کتب سنسکرت سے بھي آراستہ نظر آتي ھے - اس میں دو سو طالب علمونکو مفت تعلیم دینے کي تجویز منظور کي گئي ھے جنمیں سے سو طالب علمونکو بلا کسي معاوضہ کے ھوسٹل میں جگہ بھي دي جایگي اور اونکے لیے خود یونیورسٹي قوم سے سائل ھوکر انکي خور و نوش کا سامان کریگي - نیز بعد فراغت اچار جیا کو ۲۰ روپیہ ماھوار کا تین سال تک وظیفہ ملے گا -

لیکن کمیٹي کے راز سربستہ سے ایک نا واقف شخص جب یہ دریافت کرتا ھے کہ گورنمنٹ نے اپني مسلمان رعایا کے ساتھہ جنکو اڑیسہ کي ھندو آبادي کے ساتھہ ضم ھوجانے سے بہت سے حقوق میں محروم ھوجانا پڑا ھے' تعلیم میں کیا مراعات کیں ؟ تو اسکو نہایت مایوسانہ جواب ملتا ھے' اور مسلمانان بہار کو یکسر گویا اخراج کا حکم دیدیا جاتا ھے ! !

کمیٹي کے ھندو اور یوروپین ممبر برابر حصہ تقسیم کرلیتے ھیں' کیونکہ جہاں ھندؤں کیلیے ایک کالج قائم کیا گیا ھے اور ... ۲۷ ھزار سالانہ کي رقم دیگئي ھے' وھاں ھندو ممبروں نے اپني فیاضي سے اضافہ کے ساتھہ یورپین ممبرونکو پرنسپل اور پروفیسر کے عہدہ کي طمع دیتے ھوے تیس ھزار سالانہ کا ایک عہدہ (وائس چانسلر) کا نذر کیا ھے جو کسي یونیورسٹي میں نہیں ھے' اسپر یورپین منصف مزاج ممبروں نے بھي اپنے حصہ میں سے اس کالج کے کل عہدے ھندؤں کو دیکر برابر کا سہیم بنا لیا ھے !

پھر ایسي صورت میں ھم کیونکر باور کرسکتے ھیں کہ یہ یونیورسٹي اسي گورنمنٹ کي ھے جسکي سلطنت کا قیام ان دونوں ستونوں (ھندو مسلمانوں) پر ھے ؟ عربي تعلیم گاہ کے قائم کرنیکي تجویز ناکام رھي تو اسکا ذمہ دار کون ھوگا ؟ آنریبل مولوي فخر الدین صاحب اور مسٹر نور الہدی صاحب مسلمانونکو اس بارے میں واقفیت بخشیں ورنہ قوم کي جانب سے پوري ذمہ داري آپہي پر عائد ھوگی -

سید ابوالحسن از محلہ گذري - پٹنہ

مقصد اس تطویل کا یه هے که اس معامله میں آپکے فرائض احتساب عمومي پر جائز نکته چیني کي جاے ' ورنه اگر آپ اپنے احتساب و مخاطبین کا دائرۂ محدود کردیں تو مجهکو کوئي اعتراض نہیں : و لکـل قـوم هـادٍ - آپ صرف طبقۂ امرا و افاضل و اجلاء کے هادي کہے جائینگے ' اور اس تحدید سے آپ کي خود داري اور فخر و غرور میں بهي اضافه هو جایگا -

آپ اکثر یه بهي کہتے هیں که " فلاں مسئله کے چهیڑنے کا وقت نہیں تها - یه چیز مصالح وقت کے خلاف هے " غالبـاً اس خط کے متعلق تمام مباحث بهي اسي مصلحـ... آمیز اصول کے تحت میں آ گئے هونگے - لیکن میں نہیں سمجهه سکتا که فرض احتساب دیني وقت کا کیوں پابند هے ؟ آنحضرت کي هدایات و ارشادات تو سفر ' حضر ' جنـگ ' امن ' جلوت ' خلوت ' غرض تمام اوقات میں جاري تهے - پهر آپ وقت کي تحدید کس اصول کي بنا پر کرتے هیں ؟ یه یاد رکهنا چاهیے که عبادات شریعت کا وه جزو هے جو اخلاق سے الگ هے ' اور اخلاقي فرائض میں رخص و عزیمت کا مساغ نہیں - مقصد یه هے که اوس خط کي نسبت بحث کا اصلي وقت وهي تها جب وه روداد میں شائع هوا - آپ نے وه فرصت کهودي ' لیکن اب بهي وقت هے - کتمان شهادت ' اور خیانت اخلاقي جرم هیں ' اور احتساب کیلیے هر شخص اور هر زمانه برابر هے !

بهر حال اس ضروري و مخلصانه نکته چیني کے بعد میں اپنے خط کے متعلق چند بحث طلب امور کي طرف اشارہ کرتا هوں :

(۱) میرا خط مکتوب الیه کو نہیں ملا ' ناظم صاحب مجاریه و رجسٹر کی رو سے اخبارات میں تحریر شائع کرتے هیں که میں نے ڈاک کا انتظام ۷ - اگست کو اپنے هاتهه میں لیا ' اور وه خط ۲۵ جون کا چلا هوا تها جو اس سے پہلے پہونچا هوگا ' اسلیے میں اس خط کو کیونکر کهول سکتا تها - اب صرف مہتمم صاحب کي شهادت درکار هے که ڈاک اب تک اونکے پاس آتي تهي ' اگر وه بهي انکار کردیں ' تو همیں منشي محمد علي کو شهادت میں طلب کرنا هوگا جسکے مختلف وجوه هیں - وه اپني ڈاک براه راست منگواتے هیں ' ڈاکیه سب سے پہلے اونکے پاس جاتا هے ' وهاں سے هوکر مہتمم صاحب کي باري آتي هے - مولانا شبلي کي کتابیں وهي فروخت کرتے هیں ' الندوہ کي خط و کتابت بهي اونهی کے متعلق هے ' اسلیے تمام فرمائشي خطوط اونکے پاس جاتے هیں - اس بنـا پر اونکي شهادت شرعي نہایت ضروري هے -

مولوي عبد الغفور محرر دفتر نظامت کي شهادت بهي مفید هوگي که دفتر کے تعلق سے اونکو اس خط کے متعلق علم هوگا ' بهر حال میرا مقصد یه نہیں که کسیکو اس فعل شنیع کے ساتهه متهم کروں - تاهم ناظم صاحب کے انکار کے بعد نفس واقعه کے انکشاف کیلیے ان تینوں صاحبوں کي شهادت ضروري هے - خود ناظم صاحب تو اس خط سے بري هیں ' لیکن مولانا شبلي نے ۱۶ - اکتوبر سنه ۱۹۱۲ کو جو خط مجهے حیدر آباد سے بهیجا تها اور جو مجهے نہیں ملا مگر جلسه میں پیش کرکے درج روئداد کیا گیا ' اوسکی نسبت اونکا یه عذر کافي نہیں که " میں نے ۷ اگست سنه ۱۹۱۳ع کو ڈاک کا انتظام اپنے هاتهه میں لیا " وه اس خط کے غائب کرنے والے کا نام بتلائیں - بظاهر تو وهي اسکے مجرم معلوم هوتے هیں ' کیونکه اسوقت ڈاک اونهی کے هاتهه میں آ گئي تهي -

(۲) میرے خط کي نقل جلسه انتظامیه میں پیش کیگئی ' حالانکه اصل خط کے هوتے هوے اسکي ضرورت نه تهي - اب قانوني و اخلاقي دونوں حیثیتوں سے سوال هوتا هے که نقل میں کچهه اضافه یا تغیر و تبدیل تو نہیں کیا گیا ؟ جب تک اصل خط چند معتبر اشخاص کے سامنے نه پیش کیا جاے یه شبهه قائم رهے گا - مجهے خط کا مضمون یاد هے ' مگر اوسکے الفاظ محفوظ نہیں - جان سخن یه فقره هے " مولانا کا حکم هے " مگر مجهے اسمیں شبهه هے - اگر یه ثابت هو جاے که میرے ان الفاظ کو بدل دیا گیا هے تو جعلسازي و بد دیانتي ناظم صاحب کي ثابت هو جائیگي ' کیونکه انجیل کے محرف هونے کیلیے یه ضروري نہیں که هر لفظ میں تحریف کی گئي هو - کسي کے نام سے جعلي خط بنا کے عدالت میں پیش کرنا ' یا کسی کے خط میں تغیر کرکے عدالت کو دکهلانا ' میرے نزدیک اخـلاقي حیثیت سے دونوں برابر هیں - قانون کو میں نہیں جانتا -

(۳) اس خط کي عجیب و غریب خصوصیت یه هے که اگر وه مکتوب الیه کے پاس پہونچتا تو اسٹرائـک نه هوتي ' لیکن نہیں پہونچا اسلیے اسٹرائک هوگئي ' مولانا خلیل الرحمان کے هاتهه میں مولانا شبلي کي بدنامي کي دستاویز هاتهه آ گئي ' اوسکے بهروسے پر انهوں نے طلباء پر سختیاں کیں که اگر دب گئے تو میرا رعب قائم هو جائیگا ' اور اسٹرائک کی بنا پر اس خط کے ذریعه سے مولانا شبلي کو بهی بدنام کرونگا ' طلباء کي اسٹرائـک کو بهي سازشي ثابت کرکے بے اثر کردونگا - پس فی الحقیقت اسٹرائـک کا باني صرف وهي شخص هے جس نے مولانا خلیل الرحمان کو یه خط دیا -

(۴) یه خط مولانا خلیل الرحمان کو نیک نیتي سے نہیں دیا گیا بلکه اسکا مقصد نہایت وسیع تها - جس شخص نے اونکو یه خط دیا هوگا وه اونکے دل میں رسوخ و محبت پیدا کرسکتا تها - اس خط کے ذریعه مولانا شبلي کو بد نام کر سکتا تها ' اور مجهے موقوف کرا سکتا تها ' غرض که اس قسم کے مختلف اغراض شخصیه کو پورا کر سکتا تها -

میرا تو یه عقیده هے که نـدوه کي اوسوقت تـک اصـلاح نہیں هوسکتي جب تـک که اوس شخص کا پته نه لگایا جاے جس نے میرا خط اڑایا - اسی فتنه انگیز نے اس قسم کے نا جائز و مخفی ذرائع سے ندوه کی اینٹ سے اینٹ بجا دي هوگی - پس آپ کا فرض هے که فرض اصلاح کے اتمام کیلیے اوسکا پته لگائیں - ارکان ندوه کو اسکی طرف متوجه کریں ' جو کمیٹي تمام معاملات جزئیه ندوه کی تحقیقات کرے ' وه تمام ملازمین مدرسه کی اخلاقی خصوصیات کو بهی پیش نظر رکهے - هر قومی مدرسه میں اپنے اغراض شخصیه کی تکمیل کیلیے اس قسم کے مفسد پیدا هو جاتے هیں ' اور ندوه میں بهي اس قسم کے مفسد هیں ' اور اونکے جال میں پهنسکر اور لوگ بهي نا دانسته فتنه گري کرتے هیں - مجهے توقع هے که آپ اس خط کو شائع کرکے تمام مراتب کي تحقیقات کرینگے -

پٹنه یونیورسٹــي اور مسلمـان

پٹنه یونیورسٹي کے متعلق تمام امور پر غور کرنے کے لیے جو کمیٹي قائم کیگئي تهي ' اسکي رپورٹ شائع هوگئي - اسکے دیکهنے سے ابتدائي نظر میں اسکا فیصله کرنا دشوار هے که یه یونیورسٹي گورنمنٹ یونیورسٹي هوگي یا هندو ' یا عیسائي یونیورسٹي ؟ کیونکه جهاں ایک طرف کینگ کالج کي عمارت کي بنیاد پڑتي هے ' وهاں اسیکے مقابل میں ایک سنسکرت کالج کي عالیشان عمارت بهي جو ایک لاکهه چونسٹهه

زبان خلق

قول وفعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر وجہ وخیال کا آدمی ذوبا ہوا ہے جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا کرتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے

قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب **وقار الملک** بہادر

جناب نواب حاجی **محمد اسحق** خانصاحب۔

جناب آنریبل سید **شرف الدین** صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید **اکبر حسین** صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی **ابو محمد عبدالحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد **اقبال** صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی **محمد عبدالحلیم** صاحب **شرر** لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی۔

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس

جناب حکیم حافظ **محمد عبدالولی** صاحب لکھنوی

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکریٹری آل انڈیا۔ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوے معلے

ن ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے لیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر اگر یہ بھی اچھی طرح معلوم ہو کہ آج ہمارے مشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہو کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں تاج روغن گیسو دراز بھی آپ کو بخوبی معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی زیادہ تعداد لیکہ ہمیں سے یہ مختصر گر منتخب ترین حصہ ملک کی بڑے اکثر اخبارات میں پیش کیا اور حسن طلب پر ترتیب پہنچی روانہ کیا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی مجرب کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہو کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دوا ہیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی پاؤ سر پھوڑے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہی پھر ہندوستان سیلون برہما وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دوربین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہی تو یاد رکھئے کہ جسطرح ان کے کاندھوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقار دماغ اور اسکی کیفیات وجذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور کہیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونیسے رہی اور اگر گیسوئے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر رہجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا سے

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلے سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ سے

پہنچے نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندہ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت ویدی۔ کہ برائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب التحام کے ساتھ خوشبوؤں کا جمانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوئی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرینگے کہ **تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو** کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ حسن کردی گئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی۔ تاہم:

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تمعدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد واوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون یاسمین

قیمت تاج ہیر آئل فی شیشی

تاج روغن آملہ وبولہ فی شیشی ۱۲

فی شیشی (۱۰)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک جو ایک شیشی پر ۵ دو شیشیو نپر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱ ہے بذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگر سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی ایک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات ہیں جہاں مال خریدنے والے **ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

ناظرین الهلال غور سے پڑھیں

اگر آپ ڈاکٹر اقبال - مولانا شبلي - سید اکبر حسین صاحب ' طالب بنارسي - سید ناصر نذیر صاحب فراق - سید دلگیر - مولانا حشر کیاري - مرزا سلطان احمد صاحب سیماب ' اکبر آبادي اور دیگر باکمال شعرا اور مضمون نگاروں کا زور قلم ملاحظه فرمانا چاهتے هیں ' تو اردو علم ادب کے زبردست آرگن -

سالانہ قیمت تین روپیه **رساله فانوس خیال** خریداران الهلال سے دو روپیه

کے خریدار بن جائیے - چنده معاونین سے ۱۰ روپیه - تاجران حکام سے ۵ روپیه - عوام سے ۳ روپیه - طلبا سے ۲ روپیه یکم جون سے پیشتر خریداران الهلال سے ۲ روپیه اگر مني آرڈر بهیجنا چاهیں - صرف ۱ روپیه ۱۲ آنه - کاغذ لکهائي چهپائي نفیس -

منیجر فانوس خیال پٹهان کوٹ - پنجاب

جوهر سر ماهي

دماغ جو کل اعضائے رئیسه پر حکمراں هے - کمزور هوجانیسے تمام عصاب و دیگر اعضاء بهي کمزور هو جاتے هیں - اور مقوي دماغ کے جتنے نسخے هیں تمام قیمتي سے قیمتي هیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے هیں - لهذا یه ایک نو ایجاد دوا جو روئي مچهلي کے مغز سے امریکه میں تیار کیا گیا هے - دماغي کمزوریوں میں تیر هدف ثابت هوئي هے - مریضان امراض دماغي کو عموماً اور اطباء هندوستان سے خصوصاً گذارش هے که یه کثیر الفوائد دوا روز تین قطرے تین روز تک استعمال کرنے سے نسیان ' سستي ' اداسي ' دماغ کا چکرانا ' درد سر ' اسهال ' ضعف بصارت ' دوران سر ' کمي حافظه وغیره وغیره امراض میں فورا فائده شروع هوجاتا هے ' اور چند روز کے مداومت سے شفاء حاصل هوجاتي هے - ایک شیشي میں هزار قطرے هیں قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیه آٹهه آنے -

Dr. T. Hosain, 6 Convent Lane,
Post Entally, Calcutta.

اڈیٹر الہلال کي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳٦۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فـرم جیمس مـرے کے یہاں سے عینـک لیتاهوں - اس مـرتبه مجهے ضـرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں بناکر انہوں نے دي هیں ' اور میں اعتراف کرتا هوں که وہ هرطرح بہتراور عمدہ هیں اور یورپین کارخانوں سے مستغني کـردیتي هے - مـزید بـر آں مقابلةً قیمت میں بهي ارزاں هیں ' کام بهي جلد اور وعدہ کے مطابق هوتا هے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر همارے لائق و تجـربه کار ڈاکٹـر ونکي تجویـز سے اصلي پتھر کی عینک بذریعه وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي -اسپـر بهي اگـر اپکے موافق نه آئے تو بلا اجـرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - عینـک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھـر کے قیمت ٦ روپیه سے ۱۲ روپیه تـک عینـک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ' ناک چوڑي خوبصورت حلقه اور شاخیں نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۵ روپیه محصول وغیرہ ٦ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجرن عینک و گھڑي - نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخا نـه ویلسلي - کلکـته

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مہتم بالشان دوا خانه هے وہ عمدگی ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بہت مشہور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں) حاذق الملـک کے خانـداني مجربات (جو صرف اِسي کارخانـه سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار' صفائي ' ستهرا پن ' اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه هے -

فہرست ادویه مفت، (خط کا پتـه)

منیجر هندوستانی دوا خانه دهلی

دیـــوان وحشـــت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کي جان هے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بہترین مثالیں موجود هیں ' جسکی زبان کي نسبت مشاهیر عصر متفق هیں که دهلي اور لکهنؤ کي زبان کا عمدہ نمونه هے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي هے - اِسکا شائع هونا شعر و شاعري بلـکه یوں کہنا چاهیے که اردو لٹـریچر کی دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا هے - حسن معاني کے ساتهه ساتهه سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها هے که جسکو دیکهکر نـکته سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي هے -

مولانا حالي فرماتے هیں ......" آیندہ کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع هونے کي بہت هي کم امید هے ...... آپ قـدیم اهل کمال کي یادگار اور انـکا نام زنـدہ کرنے والے هیں -" قیمت ایک روپیه -

المشتہر

عبد الرحمن' اثر - نمبر ۱٦ - کڑایه روڈ - ڈاکخانه بالیگنج - کـلـکتـه

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شہید کے حالات مین هے - اپ اُمي تهے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا هے - پهرحضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجه بزرگاں هر چہار سلسله مروجه هند کا بیان هے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جسمین سے چند کا ذکر ذیل مین کیا جاتا هے - اپکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پـر اپکا لشکـر مین لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت مین مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اورنکي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریـز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنایت کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي اُونٹرنکا عدن پهونچانا باوجود اُمي هونیکے ایک پادري کو اقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا - سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراہ مدینه منورہ اور مکه معظمه کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوہ خرچ ڈاک - یه فوٹو نہایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینه منورہ اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وہ هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بہت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منورہ کا نظارہ (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظارہ اور هجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (٦) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا ومروہ اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف بحرف پڑهي جاتي هے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ روپیه ۸ آنه هے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ٦ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین

ضلع گجرات پنجاب

جام جهـــان نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کارآمد ایسي دلفـــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھه روپے کو بھي سستي ہے - یـــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں ویا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

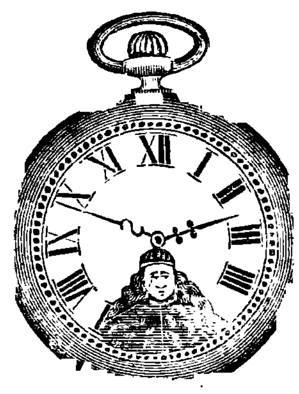
فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - عم هئیت - علم بیان - علم عـــروض - علـــم کیمیا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا هو' بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشهور آدمي أنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فهرست ' أنکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھي ' شتر' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکري ' کتا وغیره جانوروںکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي هوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا ہے) ضابطه دیواني فوجداري' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجستـــري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکھي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـــر کے متعلق ایسي معلومات آجتـــک کهیں دیکھي نـــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـــه کا کرایه ریلوے یکه بگھي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے هي دنوں میں لاکھه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـــر - افـــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دکھاني

کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـــر کا مفصل احوال کرایه وغیره سب کچھه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسـپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاریز که پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ نے کواڑ کھلجالیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑي

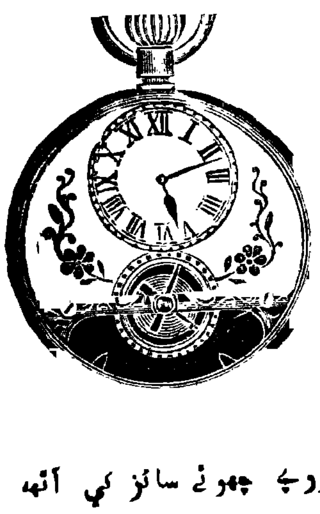
گارنـــٹي ٥ سال قیمت صرف چھه روپے



ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت آنکھه مٹکاتي رهتي ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتي ہے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹھیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھه روپیه -

آٹھه روزه واچ

گارنـــٹي ۸ سال قیمت ٦ چھه روپیه

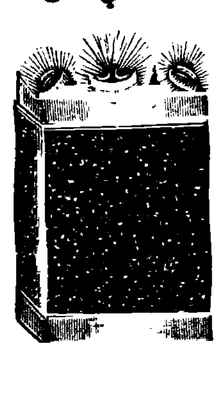


اس گھڑي کو آٹھه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے که کبھي ایک منٹ کا فرق نهین پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـــڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چھه روپے - زنجیر سنهـــري نهـــایت خو بصـــورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹھه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کي آٹھه روزه واچ - جو کلائي پر بند هسکتي ہے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یهاں آئي هیں - نه دیا سلائي کیضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو



اپني جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرےسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه ہے - منـــگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع ـــ علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونـــکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنـــما مل سکتي هیں - اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منـــگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منـــگوا ئیے -

منیجر گپتـــا اینـــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام توهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

20 هر فرمایش میں الهـــلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کی مسٹریز اف دی کورٹ اُف لندن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ابهی چهپ کے نکلی هے اور تهوڑی سی رهگئي هے - اصلی قیمت کی چوتهائی قیمت میں دیجاتی هے - اصلی قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - پوری جلد هے جسمیں سنهری حروف کی کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سری گوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یه دوا دل دماغی شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتی هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکسان مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتی هے - هسٹریه وغیره کو بهی مفید هے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باه ایک بار کی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کرتے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندرونی و بیرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

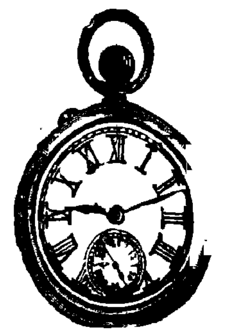
هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتی جنون ' مرگی واله جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابی و مزمن جنون ' وغیره وغیره دفع هوتی - هے اور وه ایسا صحیح وسالم هوجاتا هے کہ کبهی ایسا گمان تک بهی نهیں هوتا که وه کبهی ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت فی شیشی پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس



مهرے نئے چالان کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي هے -

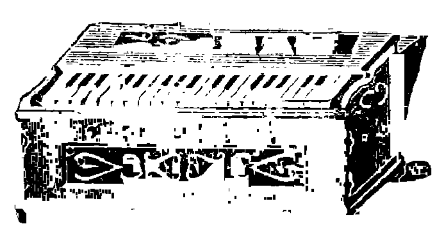
اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑي کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیره روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس



همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سرپه فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوور چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئي هوئي قوت پهر دو باره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسي قسم کي تکلیف نہیں هوتي - مایوسي مبدل بهوشي کر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

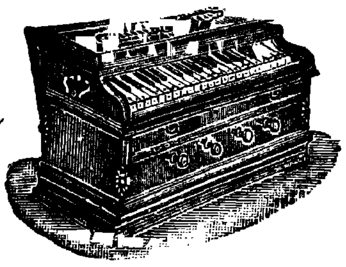
HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں ازجاتي هیں - قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنکاری فلوٹ



تین سال کی گارنٹی

بهترین اور سریلی آواز کي هارمونیم سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک

قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day. 34/1 Harkata Lane, Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سي - داس کا ایجاد کرده - آرالا سہائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتي هے ' اور نہایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نہایت زیاده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجهه عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه -

سوا تسهائے گولیاں

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکهتي هے - ایسا هي ضعف کیوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوکه بیان سے باهر هے - شکسته جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ' اور طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey, 30/2 Harrison Road, Calcutta.

به 1 وائت

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغی یا اور کسي وجه سے هوا هو دفع کردیتي هے ' اور کمزور قویٰ کو نہایت طاقتور بنا دیتي هے - کل دماغي اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نہایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتي هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نہایت هي مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نہیں هوتا هے سوائے فائده کے

قیمت فی شیشي ایک روپیه

S. C. .Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے بہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی۔

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ۔

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا۔

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ



تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا۔ یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجاتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

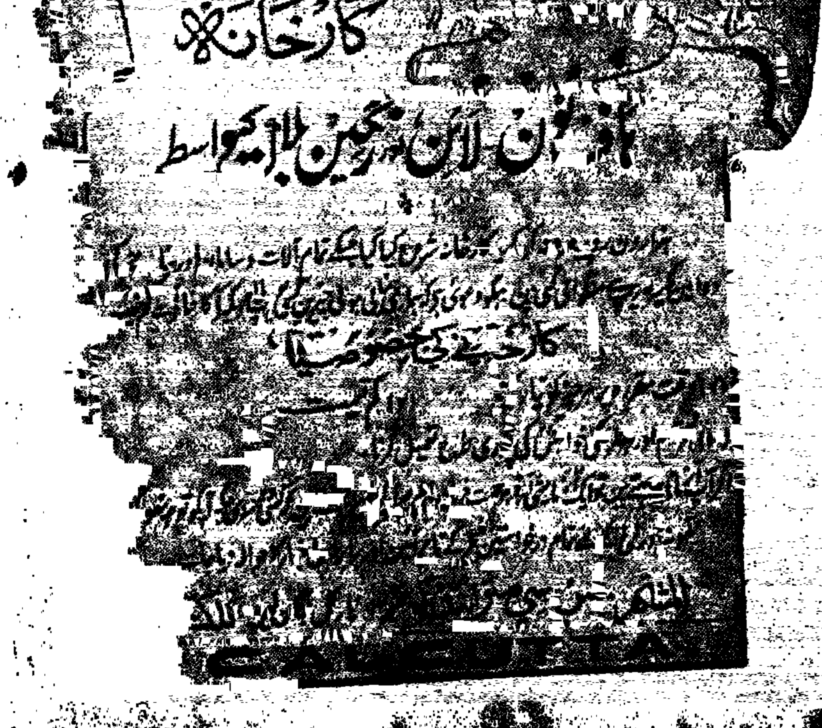
دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں۔

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

ملنے کا پتہ
ایم - ایس - عبد الغنی نمبر ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]



علمی ذخیره

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف هے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا رعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه هے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعۂ رفاه عام استیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکره هے یه تذکره جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکره جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مستر جان گلکرست نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکهوایا هے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکره هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریتکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا هے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا هے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا هے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تهے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا هے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکره مندرج هے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغنی صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکره مندرج هے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتهه عربي و فارسي میں بهي کوئي کتاب لکهي نهیں گئي هے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیه کے اصول و ضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا هے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري هے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا هے - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئي هے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج هے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي هے - حجم (۲۰۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا و ضاع وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا هے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکهي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب هے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائی گئي هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگره - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور هے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي هے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) نغان ایران - مستر شوستر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 McLeod Street, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين
القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و مرتب خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

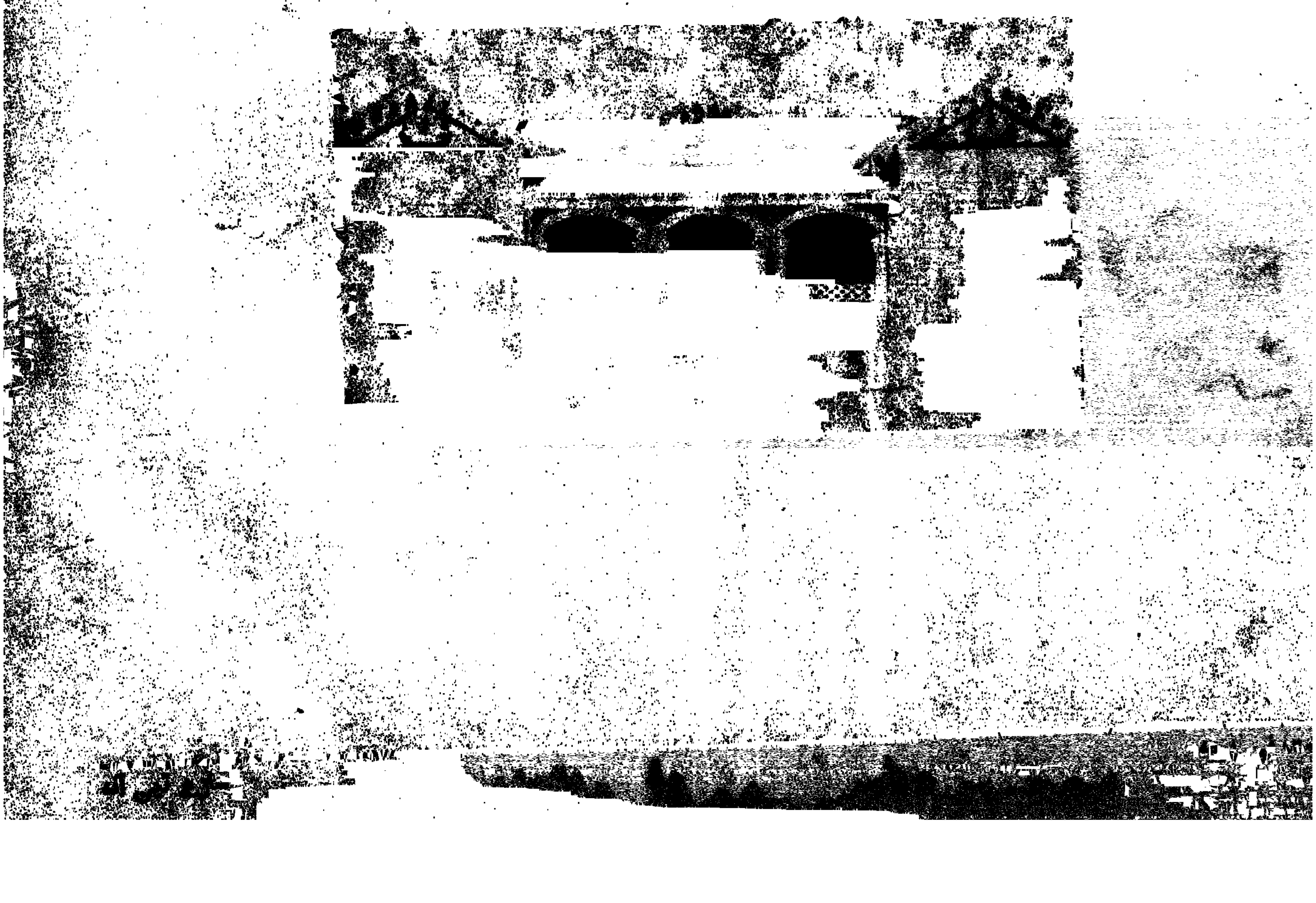
مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴

کلکتہ: چہار شنبہ ۱۵ رجب ۱۳۳۲ ہجری

Calcutta: Wednesday, June, 10. 1914.

نمبر ۲۳



اطلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا - (منیجر)

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیے

حبوب مقوی — جن اشخاص کی قوی زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا کسی اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتی ہے - تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کرکے انسانی ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتی ہے - قیمت ۵۰ گولی صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے - منہہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلی کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوائی ہوگی - تپ تلی کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کی اصلاح کرتا ہے - قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جی - ایم - قادری اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب



(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ
(2) مڈآک ایس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندیکیدبلکیس سلنڈرواچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچاوقت برابر چلنیوالی گھڑیوں کی ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتی قیمت اور دس بارہ سالکی گارنٹی کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ دھرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtola

Calcutta.

الہلال کی شش ماہی مجلدات
قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ' انکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

الہلال کی دوسری اور تیسری جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مضامین کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجر)

روزانہ الہلال

چونکہ ابھی شائع نہیں ہوا ہے ' اسلیے بذریعہ ہفتہ وار مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایمبرائیڈری یعنی سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' نمدار چوغے ' کرتے ' رفلی پارچات ' شال ' الوان ' چسانوین ' لوئیاں ' نقاشی مینا کاری کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ - جدوار ' زیرہ ' گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ ہم سے طلب کریں - فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے - دی کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سری نگر کشمیر

جہان اسلام

یہ ایک ہفتہ وار رسالہ عربی ترکی اور اردو - تین زبانوں میں استنبول سے شائع ہوتا ہے - مذہبی سیاسی اور ادبی معاملات پر بحث کرتا ہے - چندہ سالانہ ۸ روپیہ - ہندوستانی اور ترکوں سے شتہ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کی سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئی تو ممکن ہے کہ یہ اخبار اس کمی کو پورا کرے -

ملنے کا پتہ ادارۃ الجریدہ فی المطبعۃ العثمانیہ چنبرلی طاش نمبرہ صندوق لبوستہ ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 MCLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الہلال

ايک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدير مسئول و خصوصي
ابوالكلام آزاد الدهلوي

مقـام اشاعت
نمبر ١٤ مكلاوة اسٹريٹ
كلكته
ٹيليفون نمبر ٦٤٨

قيمت
سالانه ٨ روپيه
ششماہي ٤ روپيه ١٢ آنه

نمبر ٢٣

جلد ٤

كلكته: چہارشنبه ١٥ رجب ١٣٣٢ ہجري
Calcutta: Wednesday, June, 10. 1914.

١

فہرست

الاسبوع	
شذرات [مسئلۂ مساجد - يا للاسف ! - مسلم يونيورسٹي - اصلاح ندوہ - البانيا - هندوستان اور كنيڈا - وغيره]	١
مقالۂ افتتاحيه [ايک يورپين كرنٹيس اور عرب]	٢
مسئلۂ و اجو بتها [واقعه ايلاء]	٥
مذاكره علميه [نامه بر كبوتر]	٧
شئون عثمانيه [اسلام كي بيكسي]	٩
مقالات (عرب كي بقيه حكومتوں كا خاتمه]	١٢
عالم اسلامي [مجمع الجزائر مالديپ]	١٤
مراسلات [مندوب لندن - نظارة المعارف دهلي]	١٥
اعلانات	١٦

تصاوير

كونٹس موليڈر	٥
نامه بر كبـــوتر	١٠
كبوتروں كي بارک اور درسگاه	١١
سلطان مالديب كا محل	١٦
مالديب كا ايک دوسرا منظر	١٦

الاسبوع

پچھلے دنوں ريوٹر ايجنسي كے ذريعه يه خبر آئي تهي كه كيمبرج يونيور سٹي ميں ڈاكٹر منگانا نے ايک قديم مسوده كي بنا پر قران كريم كے كسي ابتدائي ايڈيشن كا پته لگايا هے اور وه موجوده نسخه سے مختلف هے - اسكے متعلق اخبارات ميں بحث چهڑ گئي هے اور اس هفته كي ولايت ڈاک ميں بعض مزيد معلومات آئي هيں -

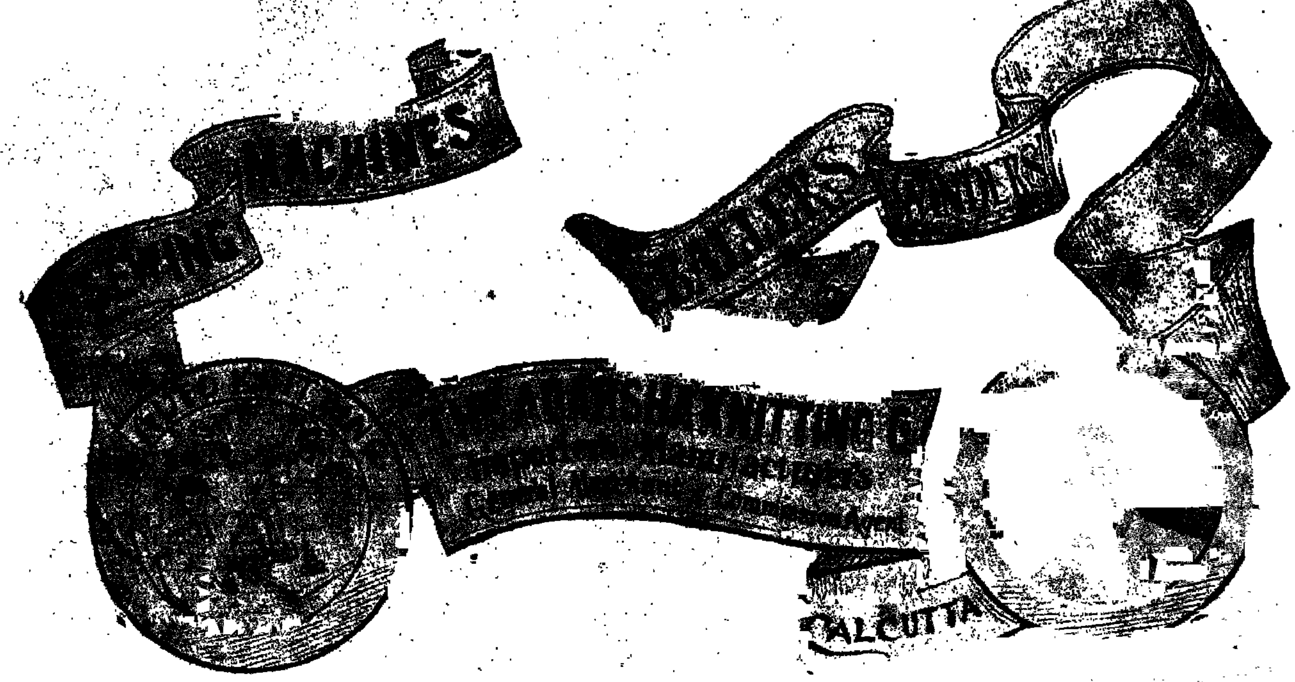
جب تک ڈاكٹر منگانا اپني كتاب شائع نه كرے ' اسكے متعلق كچهه لكهنا فضول هے - البته تاريخي حيثيت سے هم چاهتے هيں كه الهلال ميں " تاريخ جمع و تنزيل قران " كا سلسله شروع كرديں جسكے لكهنے كا عرصه سے خيال كر رهے تهے' اور جسكے ليے اس واقعه سے ايک تحريک مزيد پيدا هوگئي - انشاء الله تعالى -

هندوستان ميں كچهه عرصه سے " شيعه كانفرنس " قائم هے - افسوس هے كه شخصي مسائل كي بنا پر اختلافات و نزاعات سے وه بهي محفوظ نه رهسكي - ايک عرصه تک نفس صدارت كا جهگڑا جاري رها - اس سال يه بحث چهڑ گئي هے كه آينده اجلاس كيليے جو صدر منتخب هوا هے' اسكي جگه كوئي دوسرا شخص هو - انكا اجتهاد مسلم نهيں هے - اب هر جگه موافق و مخالف جلسے هو رهے هيں - اگر همارے راے دينے كو مداخلت بيجا نه سمجها جاے (اور اميد هے كه ايسا نه سمجها جائگا) تو هم كهينگے كه خدا كيليے اس بحث كو ختم كرديا جاے - يه بڑي هے افسوس ناک اور لا حاصل بحث هے - ايک شخص كو هندوستان ميں منتخب كر كے پهر الگ كر دينا كسي طرح بهتر نه هوگا - اور صدر كيجيے گا تو انكے مخالفين كانفرنس كے مخالف هو جاينگے - پس بهتر هے كه اس سال شيعه كانفرنس عراق اور عتبات عاليات سے كسي مجتهد مسلم كو دعوة ديكر طلب كرے - اور اسي كو جلسه كا صدر بناے - اگر ايسا كيا گيا تو موزوں اشخاص كے متعلق بهي هم مشوره ديسكتے هيں جنكي نسبت هميں ذاتي واقفيت حاصل هے -

سفريجٹ عورتوں كي جد و جهد روز بروز بڑهتي هے اور هندوستان كے مردوں كيليے انكا هر اقدام تازيانۂ عبرت هے - پرسوں كي تاروں ميں ايک عجيب واقعه كي خبر ديگئي هے - لندن ميں پادشاه كے هاں ڈرائنگ روم كا دربار تها (يعني صرف عورتوں كي ليوي) ايک مشهور كرنيل كي لڑكياں بهي پيش هوئيں جنكے سفريجٹ هو جانے كے متعلق انكي ماں كا بيان هے كه اسے كوئي خبر نه تهي - جونهي وه پيش هوئيں - ان ميں سے ايک گهٹنے ٹيک كر كهڑي هوگئي اور پكار كے كها : " حضور هم پر ظلم نه كريں اور اپني فوج كو هماري مخالفت ميں كام نه لائيں ! " پادشاه اور ملكه متحير رهگئيں اور كچهه جواب نه ديا - بالاخر رئيس تشريفات (چمبر لين) نے انهيں باهر كرديا -

حال ميں انهوں نے كئي عمارتيں بهي جلا دي هيں - دربار كي نسبت پہلے سے افواهيں اڑ رهي تهيں كه كچهه نه كچهه كيا جائيگا - مسز پنكهرسٹ كي نسبت تو يهاں تک شبه كيا گيا هے كه وه خود پادشاه كے متعلق كوئي كارروائي كرنا چاهتي هے - اس نے قصر شاهي كے سامنے ايک مكان ليا هے جسكي جگهي پوليس نگراني كر رهي هے - پادشاه نے صبح كي چهل قدمي بهي اسي خيال سے ترک كردي !

هاوس اف لارڈ ميں ايک بل كا مسوده بهي عورتوں كے حقوق كے متعلق پيش كيا گيا هے - اس سے معلوم هوتا هے كه ان نازک بدن عشوه گروں نے اپني جد و جهد سے بالاخر مغرور مردوں كو تهكا هي ديا - ايک هم هيں كه اپني غفلت و سرشاري هي كا مقابله كرتے كرتے تهک گئے هيں !



تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بتّل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپکے روا نہ کیے اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

ایسے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

اي - کرونڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

نواب نصیر الملک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

چند مشہور اخبارات ہند کی رائے

—*—

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمائش کے واسطے بھیجے گئے تے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سرمو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سنگاپیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

یه پهلا موقعه تها که اس بے معني اور بے اصول طریقه سے ایک پبلک هال اور میونسپلٹی کي ملکیت کے دینے سے انکار کیا گیا ' اور " ٹون هال کلکته " کا مسئله مستقل طور پر چهیڑا گیا -

اب همارے لیے پبلک کے حقوق اور ٹون هال کو ایک یوروپین چیرمین کي ملکیت نه بننے دینے کیلیے ضروري هوا که " ٹون هال " کے مسئله پر متوجه هوں ' لیکن چونکه اصل معامله سامنے تها اور ابهي بذریعه شریف کلکته کے جلسه هوسکتا تها ' اسلیے یهي بهتر معلوم هوا که اس انکار کي تلخي کو چند روزوں کیلیے برداشت کرلیں ' اور اصل معامله سے فارغ هوکر اسکي طرف متوجه هوں -

پرنس غلام محمد کے بعد مستر استوارٹ کلکته کے شریف هوے هیں - مساجد لشکرپور کا مسئله اگرچند شخصوں کا بنایا هوا نهیں هے اور انجمن صرف عام پبلک کے جذبات کي ترجمان هے ' تو ضرور هے که اسکا احساس هر شخص کو هو - چنانچه دوسرے هي دن شریف کے دفتر میں جلسے کي درخواست پهنچ گئي جس پر مسلمانان کلکته کے هر طبقه کے لوگوں کے دستخط تهے ' اور تمام معززین و متوسطین و عوام شهر جلسه کے انعقاد کا مطالبه کرتے تهے !

اب صورت معامله بالکل دوسري هوگئي - شریف کو کوئي اختیار نهیں هے که عام پبلک کي ایک ایسي قوي درخواست کي وقعت سے انکار کردے - اسکا کام کلکته ٹون کي پبلک کي نیابت هے -

بهر حال انهوں نے کها که " جواب کیلیے چند دنوں کي مهلت چاهیے - اس قسم کا جلسه شریف کي شرکت بغیر نهیں هوسکتا - پہلے شریف مسلمان تها - اتوار کے دن شریک هوسکتا تها - میں مسیحي هوں - اتوار کے دن نهیں آسکونگا - پهر مسئله بهي اهم هے " اسپر هم نے کهلا دیا که جس دن فرصت هو اسي دن جلسه کیجیے -

اس مهلت طلبي کو هم خوب سمجهه گئے تهے - مستر استوارٹ کو قطعي جواب دینے کیلیے اتنے دن کي مهلت ضرور ملني چاهیے تهي ' جسمیں کلکته سے کسي قریبي گرمائي مقام تک مستر بنجمن فرینکلین کي قیمتي ایجاد ڈاک کا تهیلا لیجا سکے اور پهر ویسا هي ایک تهیلا واپس لاکر پهنچا بهي دے !

سر این رشته ز جائیست که من می دانم !

بهر حال هم نے بهي اصرار نهیں کیا اور بخوشي مهلت دیدي که ذرا اُن بلند نشینان غفلت و بے خبري کو بهي حقیقت حال معلوم هوجاے جو زمین کي سطح سے آٹهه هزار فیٹ بلندي پر رهتے هیں ' اور نهیں جانتے که زمین پر بسنے والوں کے دلوں کا کیا حال هے ؟

ز دامنے که کشادیم ما تهي دستاں
تو میوهٔ سر شاخ بلند را چه خبـر ؟

کم از کم اتنـا تو معلوم هوجائیگا که خدا کي عبادت گاهوں کے انهدام کا مسئله صرف " انجمن " کے بعض عهده داروں هي کا طبع زاد نهیں هے - بلکه انکے پیچهے ایک دوسري طاقت بهي موجود هے - اس طاقت سے وہ غریب بهي اسي طرح مجبور هیں جس طرح خود گورنمنٹ کو مجبور هوجانا پڑتا هے - گو ابتدا میں وہ کتنا هي ناک بهوں چڑهاے -

هاں ! یه تو آسان هے که انجمن کے وفد کو " غیر مفید " بتلادیا جاے ' اور اسکے لیے ایک چٹهي بهي ضرورت سے زیاده هے ' لیکن یه " مسلمانوں کا سوال " اس آساني کے ساتهه " غیر مفید " نهیں سمجها جا سکتا ' اور اسکے لیے یه بیخبرانه و ناعاقبت اندیشانه خاص بالکل ویسا هي " غیر مفید " هے ' جسطرح قانون اسلامي کي صحیح واقفیت و معلومات " کي موجودگي میں کسي قائم مقام ڈیپوٹیشن سے گفتگو کرنا " غیر مفید " هے !

بهر حال اب حالات میں یکا یک تغیر شروع هوا اور لشکر پور کي مساجد کا مسئله اسدرجه غیر اهم نهیں رها جیسا که اس سے پہلے تها - ادهر مستر استوارٹ جواب کیلیے مهلت لیچکے تهے ' ادهر آمد و رفت اور فهم و تفهیم کا ایک نیا سلسله شروع هوا - مقامي مسلم لیگ کے چند عهده دار اور ممبر ایک دن شب کو جمع هوے ' اور ایک صاحب نے یه تحریک پیش کرکے پاس کرانی چاهي که " مجوزہ ٹون هال کا جلسه ملتوي کردیا جاے ' اور همیں اس سے کوئي تعلق نهیں " !

یه تحریک جسقدر بے معني اور تمسخر انگیز تهي ' اسکا ٹهیک ٹهیک اندازہ کرنے کیلیے مقامي لیگ کي پوري تاریخ سامنے لاني پڑتي هے مگر اسقدر تضیع وقت کي همیں فرصت نهیں - صرف اسقدر کهدینا کافي هے که کسي ایسي تجویز کے منظور کرنے کا لیگ کو کوئي حق حاصل نه تها - جلسه عام پبلک طلب کر رهي تهي جو مقامي لیگ کے وجود هي سے یکسر غیر متاثر هے - جلسه لیگ کے اهتمام سے نهیں هو رها تها جس نے ابتک مسئلهٔ مساجد کے متعلق کوئي کارروائي نهیں کي - پهر اسکے التوا کي تجویز پاس کر کے گورنمنٹ میں بهیجنے کا اُسے کیا حق تها ؟ اور کسي پوشیدہ حکم کي تعمیل کے سوا عام پبلک پر اسکا کیا اثر پڑ سکتا تها !

اس صحبت میں انجمن دفاع مساجد کے سکریٹري (آنریبل مولوي فضل الحق) اور پریسیڈنٹ (ایڈیٹر الهلال) ' نیز بعض دیگر ممبر بهي موجود تهے -

لیکن خود بنگال لیگ کے جوائنٹ سکریٹري مولانا نجم الدین صاحب ریٹائر ڈپٹي کلکٹر نے نهایت زور کے ساتهه اس تجویز کي مخالفت کي ' (جو انجمن کے بهي ایک سرگرم ممبر هیں) اور مجارٹي نے انکا ساتهه دیا - بعض وجوہ معلومه کي بنا پر محرک کو اس کي منظوري پر بهت اصرار تها - لیکن جب ایڈیٹر الهلال نے صاف صاف کهدیا که اگر ایسا کیا گیا تو اسکا نتیجه صرف یهي نکلے گا که بجاے ایک دو هفته بعد کرنے کے (جیسا که خیال هے) آینده هفتے هي ٹون هال میں جلسه منعقد کیا جایگا ' تو مجبور هوکر انهیں اپني تجویز واپس لے لیني پڑي ' اور ویسے بهي مجارٹي کي وجه سے نا منظور هي هوتي -

اسکے بعد باهمي اتفاق اور یکسوئي کے ساتهه قرار پایا که اس بے معني تجویز کو بالکل بهلا دیا جاے ' اور صرف دو رزولیوشن اتفاق عام سے منظور کرکے گورنمنٹ میں بهیجدیے جائیں - ان کا مضمون یه هو که هز اکسلنسي کلکته آ رهے هیں - اس موقعه پر وہ مسلمانوں کے چند وکلا کو اس مسئله کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعه دیں ' اور وہ وکـلا لیـگ اور انجمن دفاع مساجد کے منتخب کرده اشخاص هوں -

صرف یهي کارروائي تهي جو اس صحبت میں هوئي اور چونکه في الحقیقت خود لیگ کیلیے بهي یه بات نهایت ناموزوں تهي که اسمیں ایک عام پبلک اور اسلامي جلسے کے خلاف اسقدر مهمل ' اسقدر تمسخر انگیز ' اسقدر بے موقعه ' اسقدر خلاف وقت ' اور اسدرجه پبلک میں جائز بدگمانیاں پیدا کرنے والي تجویز شائع کي جاے ' اسلیے یهي بات مناسب نظر آئي که جو تجاویز آخر میں عام اتفاق سے قرار پا گئي هیں صرف انهي کو شائع کیا جاے اور اس تجویز کا کچهه تذکرہ نهو - البته آخر میں تجویز کے محرک نے خواهش کي تهي که انکا نا کام رزولیوشن کم از کم لیـگ کے دفتر میں ضرور درج کردیا جاے تاکه انکے لیے کسي سے یه کهنے کا موقعه باقي رهے که :

بالاخر انڈیا کونسل کي اصلاح کا بل هاوس آف لارڈز میں پیش کردیا گیا - اس بل سے سکریٹري آف اسٹیٹ اور پارلیمنٹ کے تعلقات پر کوئي اثر نہیں پڑیگا - صرف انڈیا کونسل کي حالت میں چند بے اثر تبدیلیاں هوجاینگي - مثلاً ممبروں کي تعداد چودہ سے دس کردي جائگي ' تین ممبروں کو زیادہ تنخواہ دي جائیگي ' کمیٹیوں کي جگهہ مختلف صیغوں کا کام خاص خاص ممبر انجام دینگے ' دو ممبر هندوستاني هونگے ' وغیرہ وغیرہ -

تفصیلي حالات ابهي معلوم نہیں ' لیکن اینگلو انڈین پریس ابهي سے بد حواس هورها هے که کہیں ان تبدیلیوں سے هندوستان کو کوئي بڑا فائدہ نه پہنچ جاے - کانگریس کے وفد نے اسکے متعلق اپني خواهشیں پیش کي هیں جن میں وہ تمام دفعات شامل هیں جو اسکے متعلق مسٹر جینا نے کرانچي کانگریس میں پیش کي تهیں - بهرحال هندوستان کا اصلي دکهه ان نمایشي اشک شوئیوں سے دور نہیں هوسکتا -

---

هر اُس شخص کیلیے جو ملک کے امن کا طالب هے ' یه بڑے هي رنج کي بات هے که مقدس عمارات کے تحفظ کیلیے بڑے بڑے اعلانات اور مواعید تو کیے جاتے هیں لیکن گورنمنٹ کي جانب سے عملي کام کچهه نہیں هوتا - اسي کا نتیجه هے که اب مسلمانوں کے علاوہ سکهوں کے جذبات کي بهي پامالي شروع هوگئي هے !

گردوارہ رکاب گنج دهلي میں سکهوں کي ایک تاریخي اور مقدس عمارت هے - اسکا کچهه حصه گورنمنٹ نے لینا چاها اور امرتسر کے چیف خالصه دیوان کے ذریعه کارروائي کي گئي - اس نے ۳ مئي کو ایک جلسه منعقد کرکے بالکل اسي طرح گورنمنٹ کو اسکي اجازت دیدي ' جس طرح ایک دو مسلمان کانپور کي مسجد کا ایک حصه دیدینے کیلیے طیار تھے اگر خدا انکو مهلت دیدیتا ' مگر خدا کا هاتهه همیشه جماعت هی کے پشت پر رهتا هے اور اسي میں سے هوکے کام کرتا هے : ید الله علی الجماعه !

لیکن یه سکهه پبلک کي آواز نه تهي - عام پبلک نے پچهلے هفته لاهور میں ایک عظیم الشان جلسه منعقد کیا اور اسکے خلاف آواز بلند کي - هم کو پوري امید هے که گورنمنٹ اس معامله میں ایک ایسي جماعت کي دلازاري کبهی روا نه رکهیگي جسکي تلوار کا وہ اپنے تئیں بہت بڑا قدردان ظاهر کرتي هے -

لیکن سوال یه هے که عمارات دینیه کا مسئله کب تک اسي عالم میں چهوڑدیا جائیگا ؟ کاش لارڈ هارڈنگ کي دانشمند گورنمنٹ هندوستان چهوڑنے سے پہلے ملک اور حکومت ' دونوں کي اس سب سے بڑي اهم خدمت کو انجام دیدے !

نیني تال میں برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹي کا جلسه زیر صدارت هزانر سر جیمس مسٹن منعقد هوا - سکریٹري نے بتلایا که سنه ۱۹۱۳ میں ۳۳ ' ۲ ' ۵۸ ' ۸۹ لاکهه انجیل کي جلدیں مفت تقسیم کي گئیں - یعني قریب ایک کرور کے - اور اب تک ۴۵۶ زبانوں میں اسکا ترجمه هوچکا هے !

قران کریم کا ابتک ایک انگریزي صحیح ترجمه بهي شائع نہوسکا اور تقسیم تو شاید سو نسخے بهي نه هوے هونگے - تعلیم یافته اصحاب کو مسئلۂ تعلیم سے اور علما کو مسئلۂ تکفیر سے فرصت نہیں ملتي - قران کو شائع کرے تو کون کرے ؟ : و قال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا هذا القران مهجورا !

شذرات

مسئلۂ مساجد و قبور لشکر پور

ٹون هال کا مجوزہ جلسه

مسلم لیگ کلکته مقامي معاملات و جماعات کے متعلق الهلال کبهي صرف وقت و قلم نہیں کرتا - عام مسائل کے انهماک سے اسے فرصت نہیں :

مرا که شیشۂ دل در زیارت سنگ ست
کرا دماغ مئے ناب و نغمه و چنگ ست ؟

لیکن اس هفته ایک ایسا واقعه پیش آیا هے جو مسئلۂ مساجد لشکر پور سے تعلق رکهنے کي وجه سے نہایت اهم هے' اور هم مجبور هوگئے هیں که چند کلمات اسکي نسبت لکهیں:

مساجد لشکر پور کا مسئله گذشته فروري سے ملک کے سامنے هے - اُس وقت سے متصل اور پیهم اُسکے لیے کوشش کي جا رهي هے -

مسئلۂ مسجد کانپور کے زمانه میں " انجمن دفاع مسجد کانپور " کلکته میں قائم هوئي تهي - فیصلۂ کانپور کے بعد جب اسکا جلسه ٹون هال کلکته میں منعقد هوا تو ایک تجویز اس مضمون کي بالاتفاق منظور کي گئي که " کانپور کا مسئله گو بظاهر ختم هوگیا هے لیکن اس انجمن کو آئنده بهي بدستور باقي و قائم رهنے دیا جاے' اور " کانپور " کا لفظ نکالکر اسکا نام صرف " موسک ڈیفنس ایسوسي ایشن " یا " دفاع مساجد و عمارات دینیه " رکها جاے "

چنانچه انجمن قائم تهي - اُس نے مساجد لشکر پور کے متعلق بهي کارروائي شروع کي - پہلے مختلف جلسے منعقد هوے - پهر ایک ڈیپوٹیشن لیجانے کي تجویز هوئي - جب اسکے متعلق ایک طرح سے انکار کا جواب آ گیا تو اُس نے خیال کیا که اب اتمام حجت هوچکي هے اور وقت آ گیا هے که ٹون هال میں عظیم الشان جلسه منعقد کیا جاے -

ٹون هال میں جلسه کرنے کي یہاں دو صورتیں هیں - ایک آسان طریقه تو یه هے که کوئي ذمه دار شخص کلکته کارپریشن کے چیر مین کو خط لکهکر هال طلب کرے اور معمولي کرایه دیکر جلسه کردے - اسمیں وقت کم خرچ هوتا هے - هم نے جسقدر جلسے پچهلے دنوں ٹون هال میں کیے - عموماً اسي طرح کیے - ایک موقعه پر تو چیر مین نے از راہ لطف پولیس اور روشني کي معمولي رقوم هي پر هال دیدیا ' اور کرایه بهي طلب نه کیا -

دوسرا زیادہ با قاعدہ طریقه یه هے که پبلک کي طرف سے شریف آف کلکته سے درخواست کي جاے که وہ جلسه طلب کرے' اور پهر شریف جلسه کا اعلان کرے - اسکے لیے ضروري هے که جو درخواست بهیجي جاے اسپر پبلک کي جانب سے ایک اچهي تعداد میں دستخط هوں -

چنانچه انجمن نے حسب معمول ٹون هال کیلیے چیرمین کو خط لکها ' اور دریافت کیا که فلاں فلاں تاریخ کے اتواروں میں هال خالي هوگا یا نہیں؟

جواب آیا که لشکرپور کي مساجد کا معامله کوئي ایسا معامله نہیں هے جسکے لیے ٹون هال میں جلسه کیا جاے اور پورٹ کمشنر کي مخالفت هو - نہایت افسوس هے که هم اس غرض سے هال نہیں دیسکتے !

مسلمانوں کا مذهب کوئي راز نہیں ھے - انکے پیغمبر کي حیاۃ مقدسه انا جیل اربعه کے پیش کردہ مسیح کي سي نہیں ھے جو (بروایت متي و لوقا) جب کبھي برو شلیم میں آتا تھا تو گنه گار عورتوں ھي کے یہاں مہمان رھتا تھا اور زانیه عورتوں کي بڑي حمایت کرتا تھا - پس هم بالکل نہیں چاھتے که همارے مخالفین هماري مخالفت نه کریں - صرف یه چاهتے هیں که اسدرجه اپنے تئیں شیطان کي غلامي میں نه دیدیں که جھوٹ اورافترا پردازي کو واقعات کے نام سے پیش کریں ' اور دنیا میں انساني خباثت اور ابلیسي رذالت کے شجرۂ ملعونه کو همیشه تروتازہ رکھنے کا کام ترقي کرتا رھے !

یقیناً یه قصه اور اسکي فلم کسي مشنیري حلقه کي تصنیف ھے ' اور چونکه وہ بائبل میں پڑھچکا ھے که حضرت داود (ع) نے ایک فوجي افسر کو اسکي بیوي کیلیے مروا دیا تھا (نعوذ بالله) ' اسلیے اس شیطان لعین سے ' جس نے اسکے مصلوب خدا کو کئي دن تک آزمایا اور حریفانه مقابله کیا تھا ' اپني اختراع و افتراء کے ابلیسي الهام کو نہایت آساني سے حاصل کرسکا ھے ' اور یه قصه گھڑکے کوشش کي ھے که تفریح و تماشے کے ضمن میں بھي اُس صلیبي خدمت کو انجام دے ' جو اسکے بھائي بند تاریخ کے صفحوں ' سڑکوں اور باغوں کے لیکچروں ' اور پھر کبھي کبھي البانیا اور مقدونیا کے خونریز میدانہاے جنگ میں انجام دیا کرتے هیں !

همیں انتظار کرنا چاهیے که کرانچي کا مجسٹریٹ اس بارے میں کیا کرتا ھے - اور پھر اسکے بعد بالکل طیار رهنا چاهیے که صرف تماشه کو بند هي کرکے نه چھوڑ دیا جاے بلکه اس صریح قانوني جرم کي پاداش میں اس شریر شخص کو پوري پوري سزا بھي دي جاے جس نے کئي دن تک ایک تماشه گاہ کے اندر اس جرم عظیم کو انجام دیا ھے -

مسلم یونیور سٹي

ایسو سي ایشن کے متعلـق مسلمان جس غفلت سے کام لے رھے هیں ' عجب نہیں که بہت جلد اسپر انھیں متاسف هونا پڑے !

علي گڈہ کے یونیور سٹي فاونڈیشن کے جلسه میں قرار پایا تھا که ایک نئي جماعت " مسلم یونیور سٹي ایسو سي ایشن " کے نام سے قائم هو اور تمام معاملات اپنے هاتھه میں لیلے - نیز اسکے لیے دو سو ممبر مختلف انتخاب کنندہ جماعتوں میں سے منتخب کیے جائیں - غالباً چھه یا سات جماعتیں اسکے لیے منظور هوئي تھیں -

پچھلے دنوں صدر دفتر یونیور سٹي نے جو اعلانات شائع کیے تھے ' انسے معلوم هوتا ھے که کانفرنس ' ٹرسٹیز ' اولڈ بوائز ' اور اسلامیه کالج کمیٹي وغیرہ کے ۱۲۵ قائم مقام منتخب هو چکے هیں اور اب صرف ۷۵ ممبروں کا انتخاب مسلمان گریجوائٹس گلڈ ' زمیندار و جاگیردار ' ٹیکس ادا کنندگاں ' پراونشیل مجالس ' مسلمان اخبارات ' اور علماء کرام کي جماعت سے باقي ھے -

اِن جماعتوں میں مسلمان گریجویٹس ' زمیندار ' جاگیر دار ' اور ٹیکس پیرز کیلیے سب سے پہلے الکٹوریٹ یعنے انتخاب کرنے والوں کي کوئي جماعت هوني چاهیے - جب تک ایسا نہوگا ' انکے قائم مقام کیونکر منتخب هونگے اور کون منتخب کریگا ؟

اسکے لیے یه اصول قرار پایا تھا که ان تمام جماعتوں میں سے جو لوگ دس روپیه فیس داخله اور پانچ روپیه سالانه دنیا منظور کریں گے ' نیز اپنا نام انتخاب کنندہ جماعت کے رجسٹر میں درج کرادیں گے ' صرف انھي کو حق حاصل هوگا که مسلم یونیور سٹي ایسو سي ایشن کیلیے اپني اپني جماعتوں میں سے قائم مقام منتخب کریں -

گریجویٹ سے مقصود وہ لوگ هیں جنھوں نے کسي یونیور سٹي سے بي - اے ' یا منشي فاضل اور مولوي فاضل کي سند حاصل کي هو ' اور حصول سند پر پانچ سال گذر چکے هوں -

زمیندار ' جاگیر دار ' اور ٹیکس پیرز سے هر طرح کي جائداد و ملکیت رکھنے والے اور انکم ٹیکس دینے والے مسلمان مقصود هیں -

یه بات طے پاچکي ھے که ایک هي شخص کو اگر مختلف حیثیتیں حاصل هوں تو وہ اپني هر حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ فیس ادا کرکے به یک وقت مختلف جماعتوں کیلیے مختلف ووٹ دینے کا حق حاصل کرلے - مثلاً آپ صاحب جائداد هیں ' گریجویٹ هیں ' زمیندار هیں ' ٹیکس پیر هیں ' پس اپکو حق حاصل ھے که یونیورسٹي فنڈ کي اعانت کیجیے ' اور چار ووٹروں کي فیس بیس روپیه سالانه ادا کرکے ان چار مختلف حقوق کے لحاظ سے چار ووٹ حاصل کرلیجیے -

همیں اسکے متعلق چند امور عرض کرنا هیں :

(۱) یه ایسوسي ایشن جو بن رهي ھے ' مسلم یورسٹي کیلیے اصلي کارکن جماعت هوگي ' اور گو فاونڈیشن کمیٹي اب تک باقي ھے اور آخري حق منظوري و عدم منظوري صرف اُسي کو حاصل ھے ' تاهم قوم کے تیس لاکھه روپیه کا نفع کالج پر یہي جماعت لگائیگي اور یونیورسٹي بني تو اسکے لیے بھي ایک باقاعدہ جماعت پیشتر سے صوف یہي موجود هوگي - پس چاهیے که مسلمان غفلت نه کریں اور اسکي شرکت کیلیے پوري سعي و جهد کے ساتھه اٹھه کھڑے هوں -

جس یونیورسٹي کیلیے انھوں نے اس فراخدلي سے روپیه دیا ' اور پھر جسکي ازادانه تاسیس کیلیے اپني عام راے کي فتح کي ایک ایسي تاریخي نظیر قائم کي جسکا ثبوت هندوستان کے زیادہ آزاد حلقے بھي ابتک نہیں دیسکے هیں ' اسکے عین اصلي کام کے موقعه پر اسطرح غفلت و بے خبري کا چھا جانا بڑے هي افسوس اور رنج کي بات هوگي -

تمام مسلمان پنچ ساله گریجوئٹ اصحاب ' زمیندار ' جاگیردار ' اور عموم ٹیکس ادا کنندگاں فوراً بیدار هوں اور سب سے پہلے اپنے تئیں الکٹوریٹ رجسٹر میں درج کرائیں - صرف ۱۰ - روپیه داخله اور پانچ روپیه فیس سال اول ' کل پندرہ روپیه درخواست کے ساتھه " صدر دفتر مسلم یونیور سٹي علي گڈہ " کے نام جانا چاهیے - اگر ایسا نه کیا گیا اور ایک خاص خیال کے لوگوں هي کي مجارتي هوگئي تو کل کو انھیں شکایت کا کوئي حق نہوگا -

(۲) اسي طرح مسلمان اخبارات کو بھي اپنا نام بھیجکر بہت جلد رجسٹر میں درج کرانا چاهیے -

(۳) صدر دفتر یونیورسٹي سے هم درخواست کرینگے که وہ معامله کي اهمیت پر نظر رکھکر دفتر رجسٹر کو ابھي کچھه دنوں اور کھلا رهنے دے اور ۱۵ - جون تک ناموں کے پہنچنے کي جو قید لگائي گئي ھے ' اسے چند هفتے اور بڑھا دیا جاے - جہاں کئي ماہ نکل گئے هیں وهاں چند دن اور سهي - لوگوں کو ابتک توجه نہوئي تھي - بہتر ھے که کچھه دنوں اور مہلت دیدي جاے اور ممبروں کا اولین انتخاب زیادہ سے زیادہ وسیع راؤں سے هوسکے - امید ھے که هماري اس درخواست پر توجه کي جائیگي -

(۴) حضرات علماء کرام کے ۱۰ - قائم مقاموں کے انتخاب کا کام کمیٹي نے اپنے هاتھه میں رکھا ھے - هم سمجھتے هیں که اسکے لیے بھي پہلے الکٹوریٹ علماء کي فہرست مرتب کي جاتي اور انھي کي رایوں سے قائم مقام علماء منتخب هوتے تو یه زیادہ بہتر تھا -

شکست و فتح نصیبوں سے ھے ' ولے اے میر
مقـابلـه تو دل ناتواں نے خوب کیـا ؟

چنانچه اسي بنا پر گذشته اشاعت میں ھم نے ان تمام واقعات کا کچهه بهي تذکره نہیں کیا - صرف رهي کار روائي درج کي جو بالاتفاق قرار پائي تهي' اور پسند نه کیا که ایک اهم اور اسلامي مسئله کے متعلق ناگوار اور اغیار پرستانه کوششوں کا ذکر کریں -

لیکن افسوس ھے که اسکے بعد ھي ھم نے وہ تار دیکھا جو لیگ کے اُس جلسے کے متعلق اخبارات میں بهیجا گیا ھے اور نیز گورنمنت میں بهي اسي کي نقل گئي ھے -

اس تار کا مضمون یه ھے که جلسه میں یه مسئله پیش هوا که مجوزه جلسۂ ٹون هال میں لیگ حصه لے یا نه لے ؟ بالاخر قرار پایا که سر دست جلسے کو نہونا چاهیے - اسکا انعقاد بالکل خلاف مصلحت ھے -

مگر یه تار صریح غلط اور سر تا سر خلاف واقع ھے - اول تو ٹون هال کے جلسے کي تحریک کے مناقشه کے متعلق بالاتفاق طے پایا تھا که اسے شائع نه کیا جایگا اور اسي بنا پر بہت سے اهم امور قرار پاے اور منظور کیے گئے - پهر یه تو بالکل هي غلط ھے که اسکے متعلق لیگ میں کوئي تجویز قرار پائي - ایسا لکھکر غلط بیاني کي ایک ایسي نظیر قائم کي گئي ھے جس سے زیاده شدید غلط بیاني سمجهه میں نہیں آتي اور جسپر یقیناً اس صحبت کا هر شریک انگشت بدندان هوگا !

اگر لوگوں کو اس امر کا افسوس تھا که جس بات کا ذمه لیکر هم آے هیں اسکے نہونے سے همیں شرمندگي و خجالت کا سامنا هوگا ' تو بهتر یه تھا که خود جلسے هي میں آخر تک قائم رهتے - یه کیا که جلسے کے اندر تو صرف ایک گرم لہجه میں یه جمله کهدینے سے که " جلسه هوگا اور آئنده اتوار هي کو هوگا " سارے عزائم اور مواعید ختم هوگئے اور تجویز واپس لیلي' لیکن پهر اسکے بعد خلاف وعده ' خلاف واقعه ' خلاف صداقت ' بالکل ایک فرضي کار روائي اخبارون میں بهیجي گئي ؟

افسوس که یه تار دیکهکر همیں مجبور هوجانا پڑا که اصلي واقعات پبلک تک پہنچا دیے جائیں - اس بارے میں هم پر کوئي الزام نہیں - هم نے گذشته اشاعت کے الهـلال میں ایک حرف نہیں لکها تها - یه اس امر کا صریح ثبوت ھے که هم بے فائده بحث کو طول دنیا نہیں چاهتے تهے - لیکن " البادي اظلم " - جب خود بعض حضرات نے عهد شکني کي - نیز خلاف واقعه اور فرضي کارروائي شائع کرکے پبلک فوائد و قوت کیلیے اُس نہایت مضر کارروائي کو ناکامي کے بعد کامیاب کرنا چاها جسکے لیے یه صحبت منعقد کي گئی تهی' تو بالکل مجبور هوکر همیں قلم اُٹهانا اور وقت صرف کرنا پڑا -

هم جناب مولوي نجم الدین احمد صاحب جوائنٹ سکریٹري لیگ کے شکرگذار هیں که انهوں نے اخبارات کو دوسرا تار بهیجدیا ھے جسمیں اصلي حقیقت بے کم و کاست بیان کردي ھے -

خدا کي مسجدوں کا معامله نه تو ایڈیٹر الهلال کا ذاتي معامله ھے اور نه کسي دوسرے شخص کا - یه ایک دیني و اسلامي اور تمام مسلمانوں سے یکساں تعلق رکهنے والا مسئله ھے - پس همارے لیے اس سے زیاده کوئي نا زیبا بات نہیں هوسکتي که هم چند صاحب حکومت انسانوں کي خاطر خدا کي عبادتگاهوں اور تمام مسلمانوں کے حق دیني کي طرف سے بالکل آنکهیں بند کرلیں : والعـاقبـة للمتقین !!

یا لاسف و یا للعار

صلیبي لڑائیوں کے زمانے میں عیسائیوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کي نسبت ایسي ایسي مفتریات و مکذوبات شائع کي تهیں که انکے تذکره سے آج خود مورخین یورپ کو شرم آتي ھے - موسیو کاستري کي ایک کتاب کا مصر کے زغلول پاشا نے ترجمه کیا ھے - وه لکهتا ھے که یورپ کو یقین تها که مسلمان ایک سنهري بت کو پوجتے هیں جو مکه میں ھے !

غالباً سب سے پہلے گبن نے ان مفتریات کي جگه اسلام کو نسبتاً صحیح صورت میں دیکهنا چاها اور اب کها جاتا ھے که مشرق اور مغرب باهم مل رهے هیں - لیکن افسوس که واقعات تو اب تک ایسے هی پیش آتے هیں جن سے معلوم هوتا ھے که مسیحي یورپ کیلیے تیرهویں صدي هي کا زمانه وحشیانه تعصب و جنون کا نه تها ' بلکه اسکا دماغ ایک دائمي کروسیڈ میں مبتلا ھے !

کل کے استیسمین میں اسکے نامه نگار کرانچي نے اس قسم کے ایک وحشیانه مسیحي افتراء کي خبر دي ھے جسکا اگر فوراً انسداد نهوا اور آئنده کیلیے بهي اطمینان نه دلایا گیا ' تو وه صرف کرانچي هي کا نہیں بلکه سات کروڑ مسلمانوں کے ایک عظیم‌الشان اور نا قابل تسخیر ایجي ٹیشن کا معامله هوجایگا ' اور وه مجبور هونگے که ایک بار اپني هستي کا سب سے زیاده تلخ ثبوت پیش کریں !

وه لکهتا ھے که "کرانچي میں سینی میٹو گراف (صور متحرکه) کي ایک یورپین کمپني ھے - حال میں اس نے ولایت سے ایک نئي فلم منگوائي ھے جسمیں "عظیم" نامي ایک قصه کے مختلف حصے دکهلاے گئے هیں - قصه (حضرة) پیغمبر اسلام (صلعم) کے ایک خیالي واقعه کے متعلق ھے - فرض کیا گیا ھے که وه ایک عورت "سالکه" نامي پر (نعوذ بالله) عاشق تهے جو آپکے ایک سپه سالار کي بیوي تهي - اُسي زمانے میں ایک جنگ پیش آ گئي - آپنے سپه سالار کو میدان جنگ میں بهیجدیا اور کچهه عرصے کے بعد مشهور کردیا که وه مارا گیا - اسکے بعد آپ اسکي بیوي کے طرف متوجه هوے مگر اسنے انکار کردیا - قصه کا خاتمه یه ھے که سپه سالار زندهٔ و سلامت واپس آتا ھے اور اپني بیوي کو لیجاتا ھے" (سبحانك هذا بهتان عظیم !)

کمپني نے بے دهڑک اس فلم کا تماشا دکهلانا شروع کردیا اور کرانچي کے غیر مسلم لوگوں نے اسمیں بڑي هي دلچسپي لي - مسلمانوں کو معلوم هوا تو وه بر افروخته هوے اور کمپني کے مالک سے شکایت کي مگر اس نے کچهه خیال نہیں کیا اور کهدیا که جسے برا معلوم هو وه تماشه نه دیکهے - بالاخر مجبور هوکر سیٹهه محمد هاشم صاحب نے با قاعده عدالت میں توهین مذهب و اشتعال انگیزي کي نالش کردي اور تا انفصال مقدمه تماشے کو رکوادینا چاها - مجسٹریٹ نے درخواست منظور کرلي ھے اور کمپني کے نام سفینه نکالا ھے - عام مسلمانوں میں سخت جوش پهیل گیا ھے - سننے میں آیا ھے که ایک مرتبه سو آدمي جمع هوکر چلے تهے که تماشه گاه کو منهدم کردیں "

اسکے بعد نامه نگار لکهتا ھے : " اگر تماشه بند نهوا تو بهت ممکن ھے که مسلمانان کرانچي کسي دن ایسا هي کر بیٹهیں "

مگر هم نامه نگار مذکور سے کهنا چاهتے هیں که ایسا هونے کي نسبت بے فائده شک و شبه نه کرے - اگر یه تماشه بند نهوا اور اس علانیه توهین مذهبي اور ابلیسانه تهمت و افترا کیلیے کمپني کو سزا نه دي گئي تو صرف کرانچي کے مسلمانوں هي پر اس معامله کو نہیں چهوڑ دیا جایگا ' بلکه انسانوں کا ایک ایسا گروه عظیم آگے بڑهیگا جسکے سات کروڑ متحد هاتهه حرکت کرینگے - اور جسکي اتني هي صدائیں اٹهکر پورے بر اعظم هند کو هلا دینگي !!

الهلال

۱۵ رجب ۱۳۳۲ هجري

ایک یـورپیـن کونٹیس اور جنـوبي عرب کـی سیـاحـت !

Countess Molitor Explorer .

سیر في الارض او ر السائحون العابدون !

رسالۂ " گریفک " لندن نے ایک دولت مند انگریز لیڈي کونٹیس مولیٹر (Molitor) کي تصویر شائع کي ھے ' جو حال میں جنوب عرب کے اندروني اور پر خوف و خطر مقامات کي سیاحت کیلیے لندن سے روانه هوئي ھے ' اور عرب کے اُن دور دراز گوشوں تک جانا چاهتي ھے جهاں سے بڑے بڑے یورپین سیاح ناکام واپس چلے هیں !

اسکے اس اولو العزمانه سفر کي کئي خصوصیات ایسي هیں جن کي وجه سے یورپ کے تمام علمي حلقوں میں اس سیاحت کا خاص طور پر چرچا هو رها ھے - اول تو ایک امیر زادي نے جس نے یورپ کے بهترین دار الحکومت میں پرورش پائي ھے ' غیر معلوم اور پرخطر ریگستان عرب کے سفر کا قصد کیا ھے - پهر وہ تمام سفر میں بالکل تنہا رهیگي - اپنے همراه کسي شخص کو نہیں لیجاتي - اس قسم کے سفر موجودہ عهد کي با قاعدہ اور با سرو سامان سیاحتوں میں بالکل مفقود هوچکے تھے -

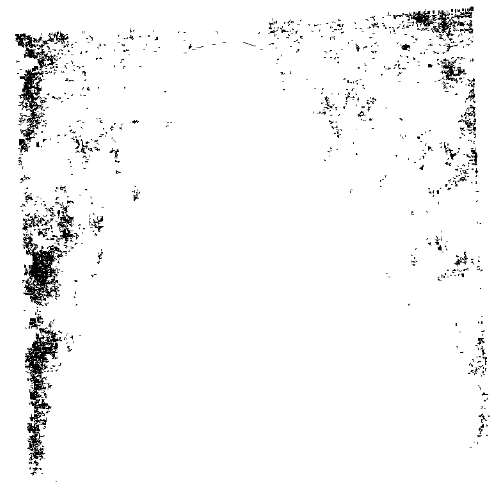
سب سے زیادہ یه که وہ عربي لباس اور برقعه پهنکر سفر کریگي ' تاکه غیر متمدن قبیلوں اور بادیه نشین عربوں میں سے بلا تکلف گذرسکے ' اور انکے تعصب اور مخالفت سے ناکامیوں اور مصیبتوں میں گرفتار نهو !

چنانچه سفر سے پہلے اس نے عربي برقعه پهنکر جو تصویر کهنچوائي تهي ' وہ هم گریفک سے نقل کرتے هیں - اس سے معلوم هوتا ھے که کس طرح مغرب کا ایک مسیحي چهرہ عرب کے اسلامي لباس سے چھپا دیا گیا ھے ' اور عجب نہیں که اس سیاحانه اور مفتشانه مکر و فریب سے صحرا کے نادان عرب اور قبائل کي خیمه نشین عورتیں دهوکا کها جائیں !

* * *

عربي کے مشهور راوي ابو نواس نے ایک بوڑھے باغبان کا ذکر کیا ھے جسکا شگفته باغ اُجڑ چکا تھا ' اور جسکے ماتم حسرت کا یه حال تھا که گلیوں اور کوچوں میں آوارہ گردي کرتا ' اور جب کبهي کوئي سبز پته یا سرخ پهول نظر آجاتا تو بے اختیار چیخ اُٹهتا که هاے میرا شگفته اور سرسبز و شاداب باغ !!

کونٹیس مولیٹـر عـربي برقعہ میں !



یهي حال همارا ھے - همارے اقبال و عروج کا باغ اُجڑ چکا ھے - اسکے بڑے بڑے شاداب تختے تاراج خزان غفلت و طوفان انقلاب هوچکے هیں - تاهم ابهي اسکي یاد باقي ھے اور هم اسکي دلفریب بهاروں کو کسي طرح نہیں بهلا سکتے - اب بهي جب کبهی ترقي یافته قوموں کے باغ و بهار کی سیر کرتے هوے کوئی شگفته ورق گل نظر آ جاتا ھے تو ابونواس کے ماتم زدہ باغبان کی طرح اپنے اقبال رفته کو یاد کرلیتے هیں که :

گذر چکي ھے یه فصل بهار هم پر بهی !!

* * *

قومي و شخصي اولوالعزمیوں کا کوئي واقعه هو ' مگر اسکے نظارے میں کوئي ویسی هي اپني گذري هوئي یاد ضرور پاتے هیں - آج یورپ کے سیر في الارض اور سیاحت و سفر کا دور ھے ' کرۂ ارضي کے گوشے گوشے کو متلاشیان علم و حقائق نے چهانڈالا ھے ' افریقه کے لق و دق صحراؤں کي پیمائش هوچکي ھے ' نائجریا اور سوڈان کے وحشي حصوں میں سیاحان مغرب کے صدها قافلے گذر چکے هیں ' قطب شمالي و جنوبي کي مهموں کي سرگذشتیں سب کے سامنے هیں - پهاڑوں کي چوٹیاں ' قهار و متلاطم سمندروں کي نا پیدا کنار موجیں ' صحراؤں اور میدانوں کي مهلک اور خوفناک روایتیں ' زندگي کا فطري عشق اور نفس کي مسخرانه دامنگیریاں ' کوئي چیز بهي انکے شوق سفر اور هواے تحقیق کیلیے مانع نہیں هوسکتي - یهاں تک که قافلے کے قافلے لٹتے هیں - جهازوں کے جهاز ڈوبتے هیں - صدها سیاح مفقود الخبري یا موت اور تباهي سے دوچار هوتے هیں - تا هم هر بربادي خوف کي جگه ایک نئي عزیمت ' اور هر ناکامي بے همتي کي جگه اور زیادہ تحریک و ولوله کا کام دیتي ھے ' حتی که وہ مقامات تک ان سیاحوں کے حملوں سے محفوظ نه رهے جهاں اجنبیوں اور غیروں کیلیے موت اور تباهي کا اعلان صدیوں سے چلا آرها ھے !

ایک وقت تها که همارے سیاحان ارض اور جهاں نوردان علم کا بهي یهي حال تها - انکے ولولۂ سیاحت کیلیے بهي کوئي روک مانع کار نه تهي ' انکے عشق جهاں پیمائي کا مرکب بهي بحر و بر کے چپے چپے پر سے گذر چکا تها - چونکه انکے تمام کاموں کا مرکز تعلیم اسلام ' اور انکے هر جذبے کے اندر حکم الهي کي اطاعت و فرمان برداري کام کرتي تهي - اسلیے جس طرح وہ اپنے گهروں کے اندر بیٹهکر خدا کي عبادت کرتے تهے ' بالکل اسي طرح خدا کي زمین میں بهي پهرے اور اُسکے پیدا کردہ سمندروں اور پهاڑوں پر سے گذرے ' اسکے حکموں کي تعمیل کرتے تهے ' اور جسم و اعضا کي عبادت کے ساتهه فکر و ذهن کي بهي عبادت انجام دیتے تهے :

البانیا

البانیا کي حالت بدستور ہے - ایک طرف وحشیانہ مظالم کي خبر خود یورپ کے ذریعہ پہنچتي ہے - دوسري طرف اب گورنمنت یونان کا پیام بھي سنایا جا رہا ہے کہ وہ صحیح نہ تھیں !

مسلمان پوري قوت کے ساتھہ کام کر رہے ھیں - انھوں نے اپنے مطالبات دول کے پاس بھیجدیے ھیں جنکا خلاصہ یہ ہے کہ یا تو ایک مسلمان پادشاہ دیا جاے یا دولۃ عثمانیہ کي محکومي !

کرجہ نامي ایک قصبہ پر بھي انھوں نے قبضہ کر لیا اور فوجي پولیس کو شکست دیکر چلے جانے پر مجبور کردیا ہے - ۶ جون کے تار سے معلوم ھوتا ہے کہ جو بین الملي کمیشن گفتگو کرنے کیلیے گیا تھا وہ نا کام رہا اور واپس آ گیا - وہ ابھي اس خواھش سے کسي طرح ھٹنا نہیں چاھتے کہ کسي مسلمان کو البانیا کا پرنس بنایا جاے -

البانیا کي سب سے بڑي جماعت مالیسوریوں کي ہے جنھوں نے پچھلے دنوں اپني مفسدانہ اور باغیانہ شرارتوں سے جنگ بلقان کي بنیاد رکھي تھي - گورنمنت نے انھیں حکم دیا کہ انقلابي گروہ کا مقابلہ کریں لیکن انھوں نے صاف انکار کر دیا اور مجبور ھو کر حکم واپس لینا پڑا -

دول کا رویہ ابتک مضطرب ہے - کوئي قطعي کارروائي نہیں کي گئي - کل کے تار میں ظاھر کیا گیا ہے کہ حالات نے اجازت دي تو جہاز بھیجے جائینگے : و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا !

کینیڈا اور ھندوستان

جنوبي افریقہ کي داستان مصیبت ختم نہیں ھوئي تھي کہ اب کینیڈا کي گورنمنت کے تشدد و مظالم کا مسئلہ سامنے آگیا ہے !

کیسي عجیب بات ہے ! غلامي و محکومي اور ذلت و نکبت کے نتائج کا کیسا موثر منظر ہے ! ھندوستان میں دنیا کے ہر حصے کے باشندے آسکتے ھیں' اسکي زرخیز زمین کي دولت سے اسکے بدبخت فرزندوں کو محروم کرکے اپنے اپنے ملکوں کي دولت بڑھا سکتے ھیں - ایک ازاد شہري کي طرح رھتے ھیں' اور انکے ارام و آسائش کے آگے خود اس ملک کي آبادي بھي کوئي چیز نہیں سمجھي جاتي - لیکن اگر ھندوستان کے باشندے جنوبي افریقہ میں جائیں تو انکے لیے دروازہ بند ہے - اگر کینیڈا میں جائیں تو تارک الوطني کا قانون ساحل ھي پر روک دیتا ہے - لٹنے' برباد ھونے' اور غلام بننے کیلیے صرف ھندوستان ھي ہے مگر اپني سرزمین کے فوائد کو صرف اپنے ھي لیے مخصوص کرنے کیلیے تمام دنیا ! جو انگلستان اسکے سب کچھہ کا مالک ہے' وہ صرف اس سے مانگ ھي سکتا ہے - دینے کیلیے اسکے پاس بھي کچھہ نہیں !

گورنمنت کینیڈا کي اس ظالمانہ بندش کا عملي مقابلہ کرنے کیلیے پچھلے دنوں ایک مرد غیور و محترم سردار گوردت سنگھہ ایک خاص جہاز چھہ سو ھندوستاني نو آباد کاروں کا لیکر کینیڈا روانہ ھوے تھے - جب جہاز ساحل ونیکو پر پہنچا تو گورنمنت نے روک دیا اور کسي شخص کو اُترنے نہیں دیا - حتی کہ وھاں کے ھندوستانیوں کو بھي انسے جاکر ملنے کي اجازت نہ ملي !

اسپر سردار گوردت نے گورنمنت کینیڈا سے درخواست کي کہ تارک الوطن ھندوستانیوں کے حقوق پر غور کرنے کیلیے ایک کمیشن بٹھایا جاے - لیکن اس سے بھي صاف انکار کردیا گیا اور جواب ملا کہ قانون کي سخت پابندي کے ساتھہ سلوک کیا جائیگا !

بعد کي خبروں سے معلوم ھوتا ہے کہ با قاعدہ تحقیقات کیلیے ایک جماعت مقرر ھوئي ہے جس میں ایک ھندوستاني قائم مقام بھي شامل ہے - لیکن جب تک تحقیقات کا نتیجہ نہیں نکلے گا' مصیبت زدہ مسافروں کو ساحل پر قدم رکھنے کي اجازت بھي نہیں ملیگي !

کیا گورنمنت ھند ان ھندوستانیوں کیلیے کچھہ بھي نہیں کریگي اور بالکل خاموش رھیگي ؟

اِصلاح ندوہ

بعض اخبارات میں غلطي سے شائع ھوگیا ہے ۱۰ - مئي کے جلسۂ دھلي میں جو کمیٹي مسئ[لہ] اصلاح ندوہ کي تکمیل کیلیے منتخب ھوئي' اسکے ممبروں میں ایڈیٹر الھلال کا بھي نام ہے - حالانکہ اسکي کوئي اصلیت نہیں - غا[لباً] یہ غلطي سب سے پہلے روزانہ معاصر لاھور پیسہ اخبار کے نامہ نگار [سے] ھوئي ہے - اسي سے اور لوگوں نے نقل کرلیا -

واقعہ یہ ہے کہ جلسہ میں جب ممبروں کے نام پیش ھوے [تو] پہلے صرف مولانا ثناء اللہ' نواب سید علي حسن' حکیم عبد الولي' مولوي نظام الدین حسن' بابو نظام الدین' پیرزادہ محمد حسین اور مولانا عبید اللہ کے نام لیے گئے تھے - اسکے بعد ھي تمام جلسے کي طرف سے متفقاً اصرار ھوا کہ کچھہ نام اور بھي بڑھاے جائیں جن ناموں کا جلسہ اضافہ کرنا چاھتا تھا' خود اُن لوگوں کو شرکت سے انکار تھا - وہ کہتے تھے کہ ھماري عدیم الفرصتي اور کثرت اشغال کو پیش نظر رکھکر اس خدمت سے ھمیں معاف رکھا جاے - لیکن جلسے کا اصرار نہایت شدید تھا - بالاخر مجبور ھوکر ان میں سے اکث[ر] بزرگوں کو قبول ھي کرنا پڑا' اور اسطرح حاذق الملک' مسٹ[ر] محمد علي' آنریبل خواجہ غلام الثقلین کے ناموں کا اضافہ ھوا -

چنانچہ اس موقعہ پر ایڈیٹر الھـــلال کي شرکت کیلیے بھي اصرار کیا گیا تھا - علی الخصوص بزرگان دھلي اسپر بہت مصر تھے حتی کہ ایک بزرگ نے (جنکا نام افسوس ہے کہ مجھے معلوم نہیں) جلسہ میں تقریر بھي کي' اور کہا کہ ھمیں سخت شکایت ہے کہ ھماري خواھش کو پورا نہ کیا گیا' لیکن میں اس اظہار کرم و لطف کو بوجوہ نا منظور کرنے پر مجبور تھا' اسلیے برابر انکار کرتا رھا - بالاخر صرف مندرجۂ صدر حضرات ھي کي تعداد کافي قرار دي گئي -

ممکن ہے کہ اس وقت ایڈیٹر الھلال کا نام سنکر بعض اشخاص کو غلط فہمي ھوئي ھو اور انھوں نے سمجھا ھو کہ میرا نام بھي بعد کو بڑھا دیا گیا ہے' لیکن اگر وہ اسے تحقیق کر لیتے تو بہتر تھا -

ادارۂ الھـلال

الحمد للہ' اس ھفتہ سے الھلال کي اشاعت بالکل باقاعدہ ھوگئي ہے - ٹھیک بدھ کے دن تمام اخبار ڈاک میں ڈالے گئے - حسب معمول جمعرات' جمعہ' اور بہت دور کے احباب کو سنیچر کے دن اخبار ملجائیگا - اگر ایسا نہو تو وہ یقین کریں کہ ڈاکخانے میں کوئي بدنظمي ھوئي ہے اور مقامي پوسٹ آفس سے تحقیق کرنا چاھیے -

متصل شب و روز کام کرکے چار دن کي تاخیر دور کي گئي !

ٹائپ بھي بالکل بدلدیا گیا ہے - پورا پرچہ نئے ٹائپ میں کمپوز ھوا ہے - مضامین کے اختصار' تنوع' اور ترتیب میں بھي جو نمایاں تبدیلي ھوئي ہے' یقین ہے کہ محسوس ھوگئي ھوگي - تین سال سے گرمیوں کا موسم میرے لیے ایک پیام آزمایش ہے - اختلاج دائمي دوران و رجع سر' نفث الدم' ضعف بصارت' جتني بھي شکایتیں ھیں' سب کا موسم بہار یہي زمانہ ھوتا ہے - اس پر کلکتہ کي آب و ھوا کے مسئلہ کا بھي اضافہ کر دیجیے کہ جسقدر میرے کاموں کیلیے بہتر و موزوں ہے' اتني ھي میري صحت و طبیعت کیلیے مہلک و قاتل ہے' بلکہ یوں کہیے کہ شمالي ھند اور پنجاب کے ہر باشندے کیلیے :

کمنـد کوتہ و بازوے سست و بام بلنـد
بمن حوالہ' و نو میدیم گنـہ گیرند ! !

ربنا لا تحمل علینا ما لا طاقۃ لنا بہ' واعف عنا و اغفر لنا' و ارحمنا' انت مولانا' فانصرنا علی القوم الکافرین ! !

فاياي فاعبدون ! !
کل نفس ذائقة الموت'
ثم الینا ترجعون !
(۲۹ : ۵٦)

هي وسیع ھے - اوسکے کسي ایک گوشے اور کونے هي کے هو کر نه رهجاؤ - اگر سیرو سیاحت میں موت سے ڈرتے هو تو موت کا مزہ تو هر نفس کیلیے چکهنا ضروري ھے' اور ایک مرتبه تم سب کو همارے سامنے واپس آنا ھے !

* * *

کونتیس مولیٹر کے سفر میں کئي باتیں قابل غور هیں:

(۱) یورپ کا شوق سیاحت اور راہ تحقیق و کشف میں اولوالعزمي که عورتوں تک میں یه ولوله سرایت کرگیا ھے - همارے مرد گهر سے ایک دن کے فاصله پر بهي کہیں جانے کیلیے قدم نکالتے هیں تو دس دس مرتبه رک رک کر پیچهے دیکھتے هیں' اور ایک ایک عزیز سے گلے مل ملکر رخصت هوتے هیں که دیکھیے اب کیا هو؟ کونتیس مولیٹر ایک نوجوان عورت ھے - آرام و راحت کا وقت اور عیش حیات کي عمر رکھتي ھے' لیکن تن تنها ایک پر خطر سفر کیلیے طیار هوگئي ھے !

(۲) عرب کي سرزمین یورپ کي سیاسي طماعیوں کا عرصے سے نشانه بني هوئي ھے - کچھه تو قدرتي اور سرزمیني موانع تھے - کچھه مذهبي بندشیں تهیں' زیادہ تر عربوں کي اجنبیوں سے نفرت تھي جس نے مدت تک اسکا دروازہ یورپ پر بند رکھا - اسي کا نتیجه ھے که یورپ کي غلامي کي لعنت سے اسکا اندروني حصه ابتک پاک ھے -

لیکن بیس پچیس برس سے اب یه سرزمین بهي اجنبیوں کا جولانگاہ بنگئي ھے - طرح طرح سے بهیس بدلکے اور مکر و فریب کے طریقوں سے کام لیکر یوروپین سیاح پہنچتے هیں اور آهسته آهسته اپني راہ نکال رهے هیں - اب ایک عورت مسلمان خاتون کے لباس میں نکلي ھے - آمد و رفت اور تحقیق و تفتیش میں عورتوں کیلیے جو آسانیاں هیں' وہ مردوں کے لیے نہیں هو سکتیں - وہ هر مقام پر جاسکتي هیں - قبیلوں اور گهروں میں رهسکتي هیں - عورتوں سے ملسکتي هیں - اس قسم کي سیاحتیں صرف اسلیے هیں تا نه عرب کے بقیه محفوظ حصے کا طلسم کسي طرح توڑتے:

یمکرون و یمکر الله' و الله خیر الما کرین !

(۳) یورپ کا کوئي کام سیاست سے خالي نہیں هوتا - اسکي علمي خدمتیں' مذهبي جماعتیں' اشاعت علم و تمدن' تحقیق و سیاحت' مجالس و مجامع' مالیات و اقتصادیات' جسقدر بهي عملي شاخیں هیں' اُن میں سے کوئی شے بهي ایسي نہیں جس سے کوئي خاص سیاسي مقصد حاصل نه کیا جاتا هو - اس قسم کي سیاحتیں بهي گو بظاهر محض علمي و جغرافیائي تحقیق نظر آتي هیں لیکن دراصل سیاسي اغراض و فوائد اُن میں پوشیدہ هوتے هیں - کونتیس مولیٹر اگر کامیاب هوئي تو انگلستان کے عربي مطامع کیلیے (لا قدر لله) یقیناً کوئي بڑا کام انجام دیگي -

(۴) اس کار گاہ عمل کي امیر زادیاں اور محلات عیش کي پرورش یافته نازک عورتیں بهي کام کر رهي هیں مگر همارے عمال اور مزدور سو رهے هیں ! انکي مجلس طرب و عیش جسقدر مستعد ھے' کاش همارے سپاهي اسقدر سرگرم هوں !

اسئلة واجوبتها

واقعۂ ایلاء و تخییر

تفسیر' حدیث' اور سیرۃ کي ایک مشترک بحث

(٤)

(تطبیق و توجیه)

(۷) رهي یه بات که کیا یه ممکن نہیں که آیت تحریم کے شان نزول میں یه دونوں واقعات جمع کیے جاسکیں' اور کوئي وجه تطبیق پیدا کي جاے ؟

حافظ ابن حجر نے اسکي خفیف سي کوشش کي ھے' لیکن سوال یه ھے که ایسا کرنے کي همیں ضرورت هي کیا ھے ؟ ایک واقعه کے متعلق صاف صاف اور صحیح و مستند روایتیں اُن کتابوں میں موجود هیں جن سے زیادہ صحیح اس آسمان کے نیچے حدیث کي کوئي کتاب نہیں - انکے خلاف جو روایتیں پیش کي جاتي هیں وہ نه تو صحاح سته میں مروي هیں نه اصول فن کے اعتبار سے انهیں کوئي وقعت حاصل ھے - صرف ایک روایت ھے جسکي اسناد کو صحیح کہا جاتا ھے لیکن اول تو اسمیں ماریه قبطیه کا قصه بیان نہیں کیا گیا ھے' پهر اسکي سند بهي منقطع ھے' اور روایت منقطع احادیث صحیحۂ مقبوله کے مقابلے میں حجت نہیں هوسکتي - (کما صرح به ابن الصلاح في المقدمه و النووي في شرح الصحیح) دوسرے طریق کا بهي یهي حال ھے - اسکا راوي کثیر الخطا في الاسانید و المتون ھے -

پس ایسي حالت میں همارے لیے کونسي مجبوري ھے که هم ان روایات کے تحفظ کیلیے تطبیق و توجیه بارِدہ و رکیکه کي زحمت اُٹهائیں' اور بے فائدہ احتمالات پیدا کریں؟ صاف بات یه ھے که حسب اصول و قواعد فن ان روایات کا کوئي اعتبار نہیں - جب صحیح و غیر صحیح میں تعارض ھے تو غیر صحیح کو بلا تامل ساقط کیجیے - اسمیں تکلف کیوں ھے ؟

یه تو بڑي هي عجیب بات هوگي که جو تخالف و تعارض ان روایات کے نا قابل قبول هونے کي سب سے بڑي دلیل ھے' اسي کو انکے تحفظ کیلیے معرک تطبیق و توجیه بنا یا جاے ؟

پهر اسپر بهي غور کرو که تطبیق کیلیے جو احتمال پیدا کیا جاتا ھے وہ کہاں تک موزوں اور قرین اعتبار ھے ؟ حافظ ابن حجر لکھتے هیں : " فیحتمل ان تکون الایة نزلت في السببین معاً " یعني اِن دونوں روایتوں کو یوں ملایا جاسکتا ھے که شهد کو حرام کرنے کا واقعه بهي هوا هوگا' اور ماریۂ قبطیه کا قصه بهي پیش آیا هوگا - سورۂ تحریم کي آیات ایک هي وقت میں دونوں کیلیے اُتریں -

لیکن یه توجیه کسي طرح بهي تسلیم نہیں کي جاسکتي - صحیح بخاري و مسلم وغیرہ کي روایات میں صاف صاف تصریح ھے که آیت تحریم شهد کے واقعه کے متعلق اُتري - خود حضرت عائشه جنکا اس واقعه سے حقیقي تعلق ھے اور جو اسکے لیے اعلم الناس هو سکتي هیں' صاف صاف فرماتي هیں که آیت کا شان

الذين يذكـــرون الله قياماً و قعودا و على جنـوبهم ' و يتفكرون في خلق السمـاوات والارض : ربنا ماخلقت هذا باطلا !	وہ سچے مومن جوخدا کي ياد اور ذکرسے کبهي غافل نهيں هوتے - کهڑے هوں ' بيٹهے هوں ' ليٹے هوں ' کسي عالم ميں بهي هوں ' مگر اسکے ذکرسے هميشه شاد کام هوتے هيں - اور اسي طرح آسمان اور زمين کي خلقت و اشيـاء کا بهي فکـر

و غور کے ساتهه مطالعه کرتے هيں ' اور انکے اسرار و مصالح کو تلاش کرتے هوے زبان حال سے کهتے هيں که اے همارے پرور دگار ! تونے يه عجائب و غرائب کائنات يقيناً بيکار و لا حاصل نهيں بناے هيں ! !

اس آية کريمه ميں جهاں اُس عبادت کا ذکر کيا هے جو جسم و اعضا سے کهڑے رهکر اور بيٹهکر کي جاتي هے يعني نماز ' وهاں اُس عبادت کي طرف بهي اشاره کيا هے جو " خلق السماوات والارض " ميں تفکر کرنا اور عالم اور ما في العالم کي اشيا کي حقيقت و مصالح کو معلوم کرنا هے ' اور ظاهر هے که اسکے ليے سير و سياحت ناگزير هے -

دنيا ميں کون مذهب هے جس نے عام روحاني احکام کے ساتهه سير و سياحت پر بهي اس طرح جا بجا زور ديا هو ؟ حالانکه قرآن حکيم هر جگه کهتا هے که " سيروا فى الارض " زمين ميں پهرو اور سفر کرو تاکه تمهيں بصيرة و حکمت حاصل هو !

سير و سياحت کے ذکر ميں يه آيتيں اکثر پيش کي گئي هيں - مگر سخت تعجب هوتا هے که ان سب سے بهي بڑهکر سير و سياحت کا ذکر قرآن ميں کيا گيا هے - اسپر آجکل بهت کم نظريں پڑتي هيں - سورۂ توبه ميں خدا نے سچے مومنوں کي فضيلتيں بيان کي هيں اور بتلايا هے که ايمان و هدايت کے يکے بعد ديگرے مدارج کتنے هيں ؟ :

التائبـــون العـابدون الحامدون السـائحون الراکعـون السـاجدون الامـرون بالمعـــروف والنـــاهون عن المنکر ' و الحـافظون لحـدود الله - و بشر المومنين (۹ : ۱۱۳)	توبه کرنے والے ' الله کے عبادت گذار ' اسکي حمد و ثنا ميں رطب اللسان ' اسکي راه ميں سير و سفر کرنے والے ' اسکے آگے جهکنے والے اور سجدے ميں گر پڑنے والے ' نيکي کا حکم اور بديوں سے روکنے والے ' نيز اُن تمام الهي حدود کي دنيا ميں حفاظت کرنے والے جو الله نے مقرر کردي هيں !

اس آية کريمه ميں سب سے پہلے توبه کرنے والوں کا ذکر هے - پهر عبادت گذاروں کا ' پهر حمد الهي ميں رطب اللسان رهنے والونکا ' پهر تيسرے درجه پر ان لوگوں کا جو " السائحون " ميں سے هيں - يعنے سير و سياحت کرنے والے هيں ' اور جنکے ولولۂ سياحت و سير في الارض ميں اپنے وطن کي دامنگيري ' عزيز و اقربا کي محبت ' گهر کا آرام و راحت ' سفر کے شدائد و مصائب ' کوئي چيز بهي مانع نهيں هوتي - علم و انسانية کي خدمت اور تبليغ حق و صداقت کي راه ميں انکے قدم هميشه دشت پيما ' اور رضاء الهي کي خاطر انکي زندگي هميشه در چار خطرات و مهالک رهتي هے !

اس سے بڑهکر سير و سياحت اور سير في الارض کيليے اور کيا حکم هو سکتا تها ؟ اسي حکم رباني کا نتيجه تها که مسلمانان سلف چند صديوں کے اندر هي اندر تمام دنيا کے گوشوں گوشوں ميں پهيل گئے ' اور کبهي " طارق فاتح " نے اپنا گهوڑا مغرب و مشرق کے درمياني سمندر ميں ڈالکر جبل الطارق پر علم توحيد نصب کيا ' اور کبهي " بيروني " نے شوق علم و تحقيق ميں عرب و عجم کے دشت و جبل طے کرکے ملتان اور پنجاب کي متعصب اور پرخ سر زمين کو برسوں تک اپنا موطن و ملجا بناے رکها !

* * *

مسلمانوں کي سير و سياحت کے واقعات اگر قلمبند کي جائيں تو ايک بهت بڑي ضخيم مجلد صرف اسي موضوع مرتب هو جاے - دنيا کا چپه چپه انکي سير و سياحت کا شاهد هے مغرب و مشرق کے هر حصے ميں اسلام کے آثار خالده انکي جها نورديوں کا افسانه سنا رهے هيں - ابن حوقل ' البيروني ' ابن جبي ابن بطوطه ' علامۂ مقدسي ' اور قزويني صاحب اثار البلاد کے سفرنامے ا تصنيفات اب تک دنيا کے علمي ذخيره کا سرمايۂ ناز هيں - ابو العباس نباتي کا تذکره تاريخوں ميں پڑها جا سکتا هے ' جس نے فن طب کي تکميل اور مفردات و عقاقير کي تدوين کيليے آٹهه مرتبه مشر و مغرب کا سفر کيا - پهر اُن فد کاران راه تبليغ حق اور مبشران صداقت و هدايت کا شمار تو ممکن هي نهيں ' جو پيغام توحيد ليکر اپني اپني سر زمينوں سے اُٹهے ' اور دنيا کے بڑے بڑے حصوں کو مسخر کر ليا !

کونٹيس موليتر ايک عورت هے اور يورپ کی علمی و سياسي اغراض کی تکميل کيليے بڑي الو العزمی کا کام کر رهی هے ' ليکن هم کو بهی اُن مسلمان سياح عورتوں کا حال معلوم هے جو عهد گذشته ميں محض علم و تحقيق کيليے دنيا کے بڑے بڑے سفرور ميں نکلتي تهيں ' اور يه متاع بهي ايسي نهيں جو هم نے اپنے بازار علم و تمدن ميں نه رکهی هو !

علامۂ مقري نے نفح الطيب ميں اُن سياحوں کا ذکر کيا هے جنهوں نے ممالک مشرقيه سے اندلس (اسپين) تک کا سفر کيا تها ' اور انکي تعداد تقريباً تين سو بتلائي هے - وه لکهتے هيں که ان ميں سات سے زياده مسلمان عورتيں بهي تهيں جنهوں نے محض تحصيل علم و حصول معلومات کيليے سفر کيا تها ! (۱)

جب صرف ايک عهد اور ايک حصے کے سياحين و سياحات کا يه حال تها ' تو ظاهر هے که تمام عهد اسلامي ميں سير و سياحت کي کيا حالت رهي هوگي ؟

* * *

ليکن افسوس که اب يه ذکر همارے چهروں پر نهيں کهلتا - هماري موجوده حالت تمام خصوصيات ملي و اسلامي سے محروم هے - هم ميں قرآني خصائص اور رباني اعمال بالکل مفقود هوگئے هيں ' اب هم ميں نه " وه راکعون الساجدون " هيں جو " امرون بالمعروف " او " ناهون عن المنکر " تهے - اور نه وه " سائحون العابدون " هيں جو خدمت انسانية و کشف حقائق و سرائر کي راه ميں ارض الهي کي سير سياحت کرتے تهے - هم غيروں ميں ان ولولوں کو ديکهکر متعجب هوتے هيں ' حالانکه دنيا کيليے تعجب و تحير کا تماشه کبهي هماري هي اولوالعزميوں اور سرگرميوں کے اندر تها - غلامي و محکومي ' ذلت و نکبت ' فلاکت و عسرت ' ادبار و تسفل کي مصيبتيں اٹهائينگے ليکن اپني اُس سرزمين کو کبهي نه چهوڑينگے جو همارا بار اٹهانے سے اب عاجز آگئي هے - همارے خدا نے اپني تمام زمين کو همارا وطن اور اپني تمام مخلوق کو همارا کنبه بنا يا تها - عزت و کاميابي هي همارا اصلي گهر تها - جهاں يه نصيب هوتي ' وهي هماري زندگي کي اصلي بستي هوتي :

يا عبادي الذين آمنوا ! ان ارضي واسعــــه !	اے وه لوگو که الله پر ايمان لاے هو ! جان رکهو که خدا کي زمين بڑي

[۱] ديکهو نفح الطيب جلد ۲ - صفحه ۳۲۱ -

من صحیفۂ عتیقه

تاریخ قـدیم کا ایک فراموش شدہ صفحه !

نــامــه بـــر کبوتـــر !

عهد قـدیم کي تــار بــرقي اور طـیـارات !

مشاطۂ عالم نے همیں کچهه اسطرح اپني نئي نئي سحر ادائیوں اور دلفریبیوں میں مسحور کرلیا هے که اُسکے عهد گذشته کے بہت سے دلچسپ افسانے بالکل خواب و خیال هوگئے هیں ' حتی که نئي دلچسپیوں کي مشغولیت میں کبهي انکا خیال بهي همارے دماغوں میں نهیں گذرتا !

هم میں سے کتنے هیں جو تائیٹنک اور امپریس کي غرقابي کا حادثه سنکر اُن چهوتي چهوتي کشتیوں کو بهي یاد کرلیتے هونگے ' جنهیں کبهي بحر خزر اور قلزم کي موجوں میں انکے با همت اسلاف کي بحري اولوالعزمیاں بے خوف و خطر ڈالدیتي تهیں ؟ یا اُن باد باني جهازوں کي پراني تصویروں پر ایک نظر ڈال لیتے هونگے جو عهد قدیم کي تمدني ترقیات کے انتهائي سر و سامان تهے ' اور جنکے ذریعه بالکل اسي طرح آرام جو اور حیات پسند انسان بڑے بڑے قهار سمندروں کو طے کرتا تها ' جس طرح آج یورپ اور امریکه کے عیش دوست سیاح انطلا نطیک کے طوفانوں پر سے تاش کهیلتے هوے اور اُسکے ایوان رقص میں سرور و نشاط کي سرگرمیوں کے مزے لوتتے هوے گذرا کرتے هیں ؟

جبکه هم میکسم توپوں کے عظیم الشان کارخانوں کا حال پڑهتے هیں تو همیں بهت کم یاد آتا هے که رومیوں نے بیت المقدس کي دیواروں پر منجنیقوں سے پتهر برساے تهے - اور شاید هم میں صرف تاریخ قدیم کي ورق گرداني کرنے والے اور آثار قدیمه کے عجائب خانوں کے علماء و مصنفین هي کو یه یاد رها هوگا که کسي زمانے میں انسانوں نے اُن فوائد کو حاصل کرنے کیلیے جو آج پریس کي مشینوں سے حاصل کیے جاتے هیں ' لکڑي کے حروف بناے تهے اور انکے ذریعه ایک تحریر کي متعدد نقلیں بغیر دو باره لکهنے کے حاصل کرلیتے تهے !

اصل یه هے که انسان ماضي کو کسي مقدس دیوتے کي طرح پوجتا تو ضرور هے مگر اسکے افسانوں کو یاد رکهنے کي بهت کم پروا کرتا هے - اسکي اصلي مشغولیت زمانۂ حال میں هوتي هے - وه صرف موجود اور حاصل هي کا متلاشي رهتا هے - البته مستقبل بهي اسکے لیے دلکش هے - کیونکه انسانکي دلفریب امیدیں اور سر مست آرزوئیں مستقبل کے هاتهه میں هیں ' اور اس مخلوق غفلت و فراموشي کیلیے امیدوں کا وجود اسقدر دلچسپ هوتا هے که بسا اوقات زمانۂ حال کي موجود و حاصل مشغولیتوں کو بهي بهلاکر صرف مستقبل هي کي حسرتوں میں اپني پوري عمریں بسر کردیتا هے !

لیکن انسان کي سب سے بڑي غلطي یهي هے - مستقبل پر اُسے اختیار نهیں ' اورحال هي ماضي کا جانشیں اور اُسکے ترکے کا وارث هے - پس اسکے لیے جو کچهه سرمایۂ فلاح و مراد هے ' وه صرف ماضي هي کي یاد اور اسیکے نتائج و عبرت کے درس و بصیرت میں رکها گیا هے - اسي لیے نوع انساني کي سب سے بڑي کتاب هدایت نے بار بار واقعات گذشته ' تاریخ حوادث ' اور سوانح ماضیه کے یاد رکهنے اور سوچنے اور سمجهنے کي وصیت کي :

قـل سیروا فی الارض ' فانظروا کیف کان عاقبة الذین من قبل ؟ (۳۰ : ۳۱) -	خدا کي زمین پر پهرو اور سیر کرو ' اور دیکهو که جو آبادیاں اور اقوام تم سے پہلي تهیں ' انـکا نـتـیجه کیا هوا ؟
ا ولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم ' و کانوا اشد منهم قوة ؟ (۳۵ : ۴۳)	کیا لوگ زمین پر سیاحت نهیں کرتے اور نهیں دیکهتے که جو قومیں انسے پہلے تهیں انکا کیا نتیجه هوا ؟ حالانکه وه انسے قوة و عظمت میں کهیں بڑهي هوئي تهیں !

پهر جا بجا واقعات ماضیه کي طرف اشاره کرکے تاریخ گذشتگان پر توجه دلائي ' اور کہا که فاقصص القصص ' لعلهم یتفکرون (۷ : ۱۷۵) لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الباب (۱۳ : ۱۱۱) ان فی ذالک لایات لقوم یسمعون ! (۱۰ : ۶۷)

* * *

دنیا نے همیشه اپنے کاموں اور ضرورتوں کو پورا کیا هے - جبکه یه عجیب و غریب آلات و وسائل کار نه تهے جو آج هم اپنے چاروں طرف دیکهه رهے هیں ' جب بهي دنیا اُسي طرح آباد تهي جیسي که اب اباد هے ' اور جب بهي بالکل اسي طرح اسکي تمام ضرورتیں پوري هوتي تهیں جس طرح که اب پوري هو رهي هیں !

موجوده عهد میں جبکه سفر کیلیے برق رفتار ریل اور اسٹیمر ' خبر رساني کیلیے تار برقي اور لا سلکي ' اشاعت علوم و فنون کیلیے پریس اور مطبوعات ' اور اسي طرح هر انساني احتیاج کیلیے انتهائي وسائل و ذرائع موجود هیں ' اور جبکه هم ان تمام نئے وسائل و اسباب کے اپني زندگي میں کچهه اسطرح عادي هو گئے هیں که اگر ایک دن کیلیے بهی یه هم سے واپس لیلیے جائیں تو هم نقل و حرکت اور کاروبار زندگي سے بالکل معذور هو جائیں ' تو بسا اوقات یه خیال کرکے همیں تعجب هوتا هے که جس زمانے میں یه چیزیں دنیا والوں کے پاس نه تهیں ' اُس وقت کیونکر انکي زندگي بسر هوتي تهي ؟ کیونکر وه سفر کرتے تهے ؟ کیونکر ضروري خبروں کو حاصل کرتے تهے ؟ یه کیسے ممکن تها که بغیر پریس کے اور بغیر چهپي هوئي کتابوں کي بڑي بڑي دکانوں کے وه علم حاصل کرتے تهے اور اپنے عهد سے پہلوں کي اور اپنے معاصروں کي تصنیفات مطالعه کیلیے مهیا هوجاتي تهیں ؟

لیکن حقیقت یه هے که جس وقت دنیا میں اسباب و وسائل میں سے کچهه بهي نه تها ' اُس وقت بهي دنیا اور دنیا والوں کي ضرورتیں پوري هوتي تهیں - جبکه چند ابتدائي وسائل پیدا هوے ' جب بهي اسي طرح دنیا نے امن اور چین سے زندگي کاٹي ' اور پهر جبکه یه سب کچهه موجود نه تها جسکي هماري زندگي اسقدر عادي هوگئي هے ' تو اس وقت بهي دنیا اپنے کاموں کو اسي طرح بغیر

نزول یہي ہے - کہیں اسکا اشارہ تک نہیں ہے کہ اسکا سبب ماریۂ قبطیه کا واقعه بھي تھا - اگر ایسے بھي اس آیت سے کوئي تعلق ہوتا تو ظاہر ہے کہ حضرۃ عائشه ایک ایسے اهم سبب نزول آیت کو بالکل چھوڑ کر محض شهد کے واقعه کو کیوں بلا وجه مقدم رکھتیں اور بیان کرتیں؟ پھر امام بخاري و مسلم اور جامعین صحاح اربعه نے اس آیت کے شان نزول کیلیے خاص ابواب قرار دیے اور ان میں صرف اسي سبب کو درج کیا - کونسي وجه بیان کي جاسکتي ہے کہ اِن تمام اساطین فن و ائمۂ عظماء حدیث نے یکسر اس دوسرے سبب کو چھوڑ دیا؟

اگر کہا جاے کہ کسي وجه سے یه واقعه امام بخاري و مسلم تک نہیں پہنچا ' اور جو روایتیں اُنھیں ملیں وہ انکي شروط پر نه اُتریں - اسلیے ترک کردیں' تو اول تو ایسا ہونا ھي خود انکي تضعیف کا کافي ثبوت ہے - ثانیاً صرف شروط بخاري و مسلم ھي کا یہاں سوال نہیں ہے - تمام کتب صحاح میں نہونے سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کسي کے نزدیک بھي لائق قبول ثابت نه ہوئیں - ثالثاً - یه واقعه کوئي معمولي بات نه تھي - ایک نہایت اهم واقعه تھا - کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ ایک ایسے اهم واقعه کو جسکا قران حکیم کي ایک آیت سے تعلق ہو' امام بخاري و مسلم و مولفین صحاح نے چھوڑ دیا ہو؟

گذشته ازاں ' ایک ھي آیت کا دو مختلف واقعات کے متعلق اُترنا ایک ایسا دعوا ہے جو محض احتمالات کي بنا پر تسلیم نہیں کیا جاسکتا - علی الخصوص جبکه قران کریم کي آیت سے دو مختلف واقعات ہونے کا کوئي ثبوت نہیں ملتا -

چنانچه حافظ ابن کثیر کو بھي اسکا اعتراف کرنا پڑا - دونوں روایتوں کو جمع کرنے کا ذکر کرکے لکھتے ہیں : " و فیه نظر - و الله اعلم " (ابن کثیر - جلد ١٠ - صفحه ٢١) -

(خلط مبحث)

اصل یه ہے کہ اس واقعه میں ساري پیچیدگي ایک طرح کے خلط مبحث سے پیدا ہوگئي ہے' اور مختلف واقعات کو جو بالکل الگ الگ واقع ہوے ' ایک ھي واقعه کے سلسلے میں ملادیا ہے -

سورۂ تحریم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرۃ سرور کائنات کو کئي واقعات پیش آے تھے :

(١) ازواج مطہرات اور علي الخصوص دو بیبیوں کا طلب نفقه کیلیے مظاهرہ کرنا : وان تظاهرا علیه فان الله هو مولاہ - الخ -

(٢) افشاء راز : و اذ اسری النبي الی بعض ازواجک - الخ -

(٣) کسي حلال چیز کا اپنے اوپر حرام کرلینا : لم تحرم ما احل الله لک؟

یه تین الگ الگ واقعات ہیں ' اور آنحضرت کا ایلاء کرنا اور بیبیونسے کنارہ کش ہونا صرف پہلے ھي واقعه کا نتیجه ہے - افشاء راز کے واقعه سے اور کسي حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلینے سے ایلاء کو کوئي تعلق نہیں -

اسکے صریحي ثبوت گذشته نمبروں میں گذر چکے ہیں - سب سے بڑا ثبوت خود سورۂ تحریم ہے - احادیث سے بالاتفاق ثابت ہے کہ جب ایلاء کي مدت ختم ہوئي تو آیۃ تخییر نازل ہوئي - پس اب چاهیے کہ اسي آیت میں ایلاء کے سبب کو ڈھونڈ ہیں کہ وہ کیا تھا؟ کیونکه ایلاء کے سبب اصلي کا جواب اس آیت میں دیا گیا تھا اور آئندہ کیلیے اسکا سد باب کیا گیا تھا - جو سبب اس سے معلوم ہوگا' وہ ایلاء کے متعلق قران کي ایک ایسي داخلي و محکم شہادت ہوگي جسکے بعد کوئي گنجایش ایں و آں کي باقي نه رهیگي -

پس دیکھو کہ اس آیۃ میں حق سبحانه نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ تمہارے سامنے دنیا و آخرت دونوں موجود ہیں - ان میں سے ایک چیز کے ہورهو - اس سے معلوم ہوا کہ ایلاء کا سبب قطعاً دنیا طلبي ھي تھي - اگر ایسا نه ہوتا تو ازواج مطہرات کے سامنے آخرت کو کیوں پیش کیا جاتا؟

(تشریح مــــزیـد)

حقیقت یه ہے کہ ایلاء کا سبب اصلي بجز توسیع نفقه کي خواهش کے اور کچھه نه تھا - ازواج مطہرات آرام و راحت کي گودوں سے اٹھکر حجرۂ نبوت و رسالت کے عالم زهد و فقر میں آئي تھیں - انھیں اپني تنگي و عسرت بار بار محسوس ہوتي تھي' اور زبانوں سے حرف شکایت بنکر نکلتي تھي - آنحضرۃ (صلی الله علیه و علی ازواجه و آله و اصحابه و سلم) اپني حسن عشیرۃ اور فطري شفقت و رحمت کي وجه سے شکایات سنتے' اور خاموش رهجاتے - اگر مضمون بہت بڑہ نه گیا ہوتا تو میں صحیح مسلم کي ایک اور روایت اس بارے میں نقل کرتا - اس روایت کا خلاصه یه ہے کہ ایک دن حضرۃ ابو بکر اور حضرت عمر (رض) آنحضرۃ (صلعم) کي خدمت اقدس میں حاضر ہوے - بعض ازواج مطہرات بھي بیٹھي تھیں - پوري مجلس پر سکوت طاري تھا اور خود حضور کي خاموشي سے انکے طبع مبارک کي افسردگي اور تکدر کا پته چلتا تھا - حضرۃ عمر نے چاها کہ کسي طرح حضور کي افسردگي دور ہو - عرض کي : یا رسول الله ! اس وقت ایک ایسا معامله پیش آیا جو بڑا ھي پرلطف تھا - میري بیوي نے مجھسے نفقه طلب کیا' اور لگي اصرار کرنے - میں بے ساخته اٹھا اور جھٹ اسکي گردن پکڑکے دبا دي !

آنحضرۃ یه سنکر بے ساخته هنس پڑے - پھر فرمایا کہ یه جو میرے پاس بیٹھي ہیں (ازواج مطہرات) یه بھي وهي چیز (نفقه) طلب کرتي ہیں -

حضرۃ ابو بکر اور حضرۃ عمر (رض) دونوں غصے میں آگئے - بے اختیار اٹھے کہ اپني اپني صاحب زادیوں (یعني حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه رض)) کو ماریں - انھوں نے کہا کہ " تم الله کے رسول سے وہ چیز مانگتي ہو جو اُسکے پاس نہیں ہے؟" آنحضرۃ نے اسقدر سختي کرنے سے اُنھیں روکا اور بات آئي گئي ہوئي -

اس روایت سے نیز اسکے دیگر هم مطلب روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ طلب نفقه کا ازواج مطہرات کو بہت خیال تھا اور وہ بار بار توسیع کے لیے اصرار کرتي تھیں - اس روایت میں صحبت کي خاموشي اور آنحضرۃ کا تکدر طبع اس امر کا ثبوت ہے کہ انکے آنے سے پہلے ازواج مطہرات نے توسیع نفقه کیلیے اصرار کیا تھا' اور آنحضرۃ اسکي وجه سے افسردہ طبع تھے -

یه اصرار بڑھتے بڑھتے جب اس حد تک پہنچ گیا کہ تمام بي بیوں اور علی الخصوص حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه نے اسکے لیے ایکا اور مظاهرہ کیا' تو آنحضرۃ کے طبع مبارک پر بہت شاق گذرا اور آپنے ایلاء کي قسم کھا لي - عقلاً اور درایتاً بھي (حالانکه هم نے تمام مبحث میں صرف روایتاً نظر ڈالنا ھي کافي سمجھا ہے) ایک ایسي کنارہ کشي اور علحدگي کیلیے یہي سبب اصلي اور حقیقي ہو سکتا ہے -

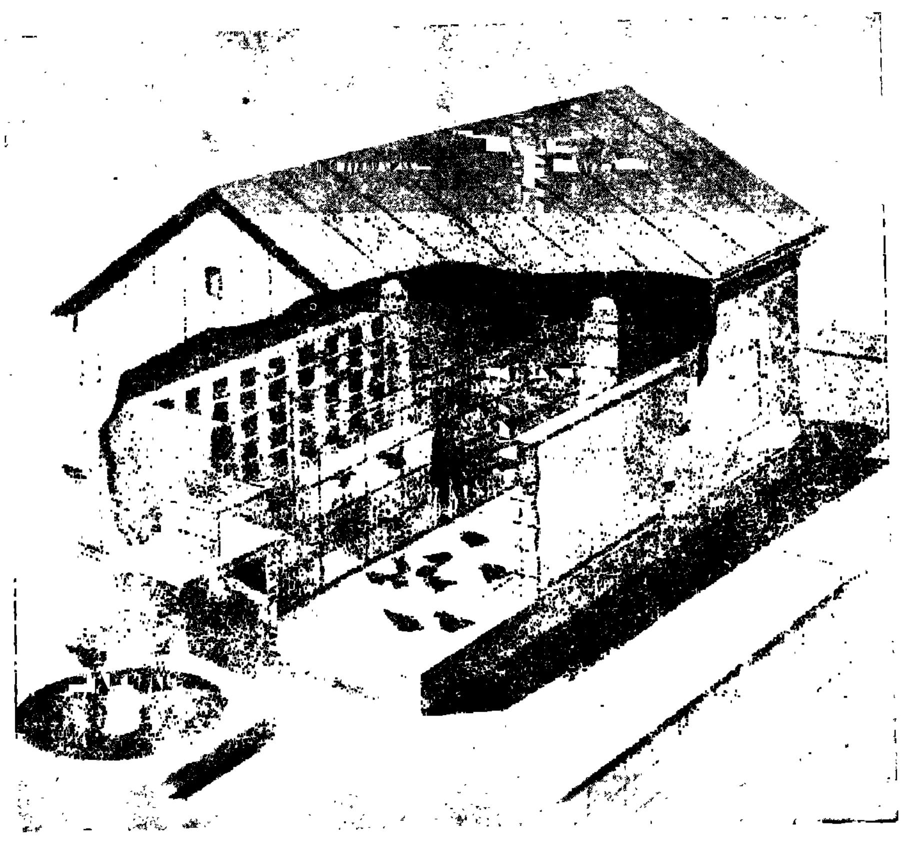
مخالفین منکرین اور معاندین شیاطین نے اس خلط مبحث سے یه فائدہ اُٹھایا کہ ایلاء کا سبب ماریۂ قبطیه کا قصه قرار دیدیا' اور پھر اس سے یه استدلال کیا کہ آپکي زندگي میں (نعوذ بالله) ایسے ناگفته به واقعات پیش آتے تھے' جنکي وجه سے تمام بي بیاں ناراض ہو ہوجاتي تھیں ' اور آپ ایک ایک مہینے تک انسے روٹھکر خانه نشیں رهتے تھے - آپکے دوست کے مسیحي معلم نے بھي اسي فریب سے کام لیا ہے : والله یعلم انهم لکاذبون !

کو یہ سنکے تعجب هوگا کہ ان پرندوں پر اسقــدر روپیہ صرف کیا جا رها ہے - سپاهي ان ننهے ننهے جانوروں کو بہت چاهتے هیں اور انکي تعلیمي ترقي کو سرگرم دلچسپي کے ساتهہ دیکهتے رهتے رهیں -

مقام ربجیبرڈ اور اسیطرح دوسرے مقامات میں کبوتروں کي ڈهابلیاں مکان کي چهت پر هوتي هیں- هر ایک ڈهابلي ایک روش کے ذریعہ دو حصوں میں منقسم هوتي ہے - فرش پر پلاستر اور اس پر خشک اور متوسط درجہ کي خوشنما چٹائیوں کي ایک تہہ هوتي ہے تاکہ انکے پنجے نجاست میں آلودہ نہ هوں - پاني کے برتن چهوٹے بنائے گئے هیں تاکہ کبوتر نہانے میں زیادہ پاني نہ پهینک سکیں - لیکن جب کبهي ان ڈهابلیوں کي چهت پر بہتے هوے پاني کا سامان هوجاتا ہے تو بڑے برتن رکهدیے جاتے هیں تاکہ وہ انمیں آزادي سے نہا دهو سکیں' اور اسطرح مہلک جراثیم سے محفوظ هو جائیں -

هر خانے میں هوا کي آمد و رفت کا عمدہ انتظام کیا گیا ہے - هر کبوتر کے جوان جوڑے کو ۳۵ فیت مکعب' اور هر بچہ کو ۹ فیت مکعب جگہ دیگئي ہے- اس خیال سے کہ هوا کي گردش میں سہولت هو' پہاڑي یا سرد ملکوں کے علاوہ اور کہیں ڈهابلیــوں کي چهتوں پر استرکاري نہیں کي جاتي -

ان ڈهابلیوں کا مشرق رو هونا بهي نہایت ضروري ہے - قریبا تمام فرانسیسي ڈهابلیوں کا رخ شمال اور شمال و مشرق نیز طوفان آب کے تمام رخوں کے بالکل مخالف هوتا ہے - اس کا خیال رکهـا جاتا ہے کہ یہ ڈهابلیـاں تیلیگراف یا تیلیفون کے دفتر کے پاس نہ بنـائي جائیں جنکے تار اُڑنے میں ٹکـرا کے انهیں زخمي کرسکتے هیں -



نامہ بر کبوتروں کي بارک اور انکي بالائي درسگاہ ! !

بڑے بڑے درخت اور اونچي اونچي عمارتیں بهي قابل اعتراض سمجهي جاتي هیں - کیونکہ انکي وجہ سے ان کبوتروں کو بآساني بیٹهنے کے مواقع ملجاتے هیں اور اُڑنے سے جي چُرانے لگتے هیں - کترنے والے جانوروں مثلاً (ordents) کي روک کے لیے شیشہ دار پنجرے چوکهٹوں میں رکهے جاتے هیں - پاس کي چمني پر لوهے کا جال تنا رهتا ہے تاکہ چمني میں بچے نہ گرسکیں - تمام کبوتر خانوں اور انجینیرنگ کور کے دفتروں میں تیلیفون لگا هوا ہے -

یہ قاعدہ ہے کہ هر کبوتر خانے میں ۱۰۰ کبوتر ایسے هوتے هیں جو فراهمي فوج میں شرکت کے لیے تیار کیے جاتے هیں - اس مفید طاقت کے قائم رکهنے کے لیے دو کمرے ایک سو تیس جوان کبوتروں کے' ایک کمرہ دو سو بچوں کا جو اسي سال پیدا هوے هوں' ایک جنوب رو شفا خانہ (Imfirmary)' اور ایک دار التجربہ (Laboratory) درکار هوتا ہے -

اِن خانوں میں رکهنے کے لیے کبوتر ان بچوں میں سے انتخاب کیے جاتے هیں جنکي عمر ابهي ۴ هفتہ هي کي هوتي ہے' اور جو ابهي تک اپنے ان پیدائشي خانوں سے نہیں نکلے هوتے جنمیں وہ پیدا هوے هیں -

صحت اور غذا کي نگراني کے خیال سے پہلے ۴ یا ۵ دن تک انکي دیکهہ بهال رهتي ہے - اسکے بعد خانے سے نکلنے اور ادهر ادهر اُڑنے پهرنے میں اسطرح حوصلہ افزائي کي جاتي ہے کہ بغیر ڈراے هوے (تاکہ وہ اپنے داخلے کا درواز پہچان سکیں) نکل بهاگنے کا اُنهیں موقع دیا جاتا ہے - یہ تربیت روز ۳ بجے دن کو کي جاتي ہے -

جب اس نو آبادي میں جوان کبوتر ملا دیے جاتے هیں تو یہ مشق بہت دیر تک جاري رهتي ہے - تازہ وارد کبوتر پہلے تو ایک معتدبہ زمانے تک علحدہ بند رهتے هیں - اسکے بعد پرانے رهنے والوں کے ساتهہ ملا دیے جاتے هیں - آخر میں انکي اگلي پانچ پانچ یا چار چار کلیاں دو دو انچ کے قریب کتر دي جاتي هیں تاکہ موسم بهر اُڑ نہ سکیں - جب پر جهاڑنے کا زمانہ آتا ہے تو ان کتري هوئي کلیوں کي جگہ پوري پوري نئي کلیاں نکل آتي هیں -

قابل خدمت ٹکریوں میں (ٹکریاں فوجي اصطلاح میں کور Corps کہلاتي هیں) ماہ مئي کے قریب ۲ برس سے لیکے ۸ برس تک کے ۱۰۰ کبوتر هوتے هیں - انمیں اکتوبر تک ۶ محفوظ کبوتر اور ۱۸ مہینے کے ایسے ۲۳ پٹّھے نوجوان بڑها دیے جاتے هیں جو تعلیمي معرکوں میں حصہ لیچکے هیں -

کهانے کے لیے سیم' مٹر' اور مسور کا اکرا دیا جاتا ہے جو برابر سال بهر تک جمع هوتا رهتا ہے - اکرے کي مقدار في کبوتر قریباً ڈیڑهہ اونس هوتي ہے جو تین وقتوں میں یعني صبح' دوپهر' اور ۳ بجے دن کو دي جاتي ہے - اسکے علاوہ مٹي' چونا' دریا کي عمدہ بالو' انڈے کے چهلکے' اور گهونگے بهي هم وزن پسے هوے ملتے هیں - یہ مرکب جسے نمــک آمیــز زمین (Solted Earth) کہتے هیں' همیشہ انکے پنجروں میں پڑا رهتا ہے -

بہار کے زمانے میں اس کا خیال رکهنا چاهیے کہ دو هلکے یا دو بہت هلکے رنگ کے کبوتروں میں' یا نہایت هي قریبي رشتہ دار کبوتروں میں' یا ایک دوسرے سے بیحد ملتے هوے کبوتروں میں جوڑا نہ لگنے پاے - جوڑا صرف انهي کبوتروں میں قائم کرنا چاهیے جنکي آنکهوں اور پروں کے رنگ مختلف هوں - چهوٹے بڑے' جوان بوڑهے' باهم مانوس اور غیر مانوس کبوتروں میں اوٹ ضرور بنا دیني چاهیے -

جب چند دنوں تک ایک ساتهہ علحدہ بند رهنے سے جوڑا لگ جاے تو پهر انهیں کمرہ میں آزادي سے پهرنے دینا چاهیے - جوڑا لگنے کے بعد سے ۴۰ دن کے اندر مادہ انڈے دیتي ہے' اور اسکے بعد ۱۷ دن تک سیکتي ہے - جب بچے ۴ یا ۵ هفتے کے هوجاتے هیں اور دانہ چگنے لگتے هیں تو ماں باپ سے علحدہ کرکے ایک ایسے جنوب رویہ کمرہ میں رکهدیے جاتے هیں جسمیں زاید سے زاید دهوپ آتي هو - کسي دوسري جهولي کے یا موسم خزاں کے انڈے نہیں رکهے جاتے - کیونکہ انکے بچے موٹے هوتے هیں اور بیقاعدہ پر جهاڑنے لگتے هیں -

(لها بقیة صالحة)

بهاپ اور بجلي کے انجام دے لیتي تهي' جس طرح آج قدم قدم پر ان عظیم الشان طاقتوں سے هم مدد لیتے هیں اور اُن پر مغرور هیں !

* * *

یه کیسي عجیب مگر دلچسپ بات هے که جو کام آج انسان بجلي اور بهاپ کي حیرت انگیز قوتوں سے لینے پر نازاں هے' وہ کسي زمانے میں ایک نهایت معمولي اور حقیر جانور سے لیا جاتا تها' اور جبکه ریل کي گاڑیاں ڈاک کے تهیلے لیکر نهیں جاتي تهیں اور تار کے سلسلوں نے دور دراز ملکوں میں با هم خبر رساني کو اسطرح آسان نهیں کردیا تها' تو نامه بر کبوتروں کے غول تھے' جو اپني نازک گردنوں میں خطوط کي امانت لیکر اور بڑے بڑے میدانوں اور دریاؤں پر سے گذر کے مکتوب الیه تک پهنچتے تھے' اور جس طرح آج تاربرقي کے هرجگه استیشن هیں' بالکل اسیطرح اِن بے زبان پیسام بروں کے اڑنے اور اُترنے کیلیے بلندیوں پر استیشن بنائے جاتے تھے !

نامه بر کبوتروں کا وجود عهد قدیم کي ایک نهایت مشهور اور بڑي هي دلچسپ کهاني هے - اسکا سلسله نصف صدي پیشتر تک بڑي بڑي آبادیوں میں جاري تها - اب بهي دنیا سے بالکل مفقود نهیں هوا هے - بڑي بڑي لڑائیوں اور جنگي حصاروں کے



اعلی نسل اور قسم کے نامه بر کبوتر جذاو فرانس میں با قاعده طور پر نامه بري کیلیے طیار کیا جاتا هے !

زمانے میں انسے کام لینا هي پڑتا هے جب نئي دنیا کي بڑي بڑي قیمتي اور مغرورانه ایجادیں کام دینے سے بالکل عاجز هو جاتي هیں - حکومت فرانس نے تو اب تک انکے با قاعده اهتمام اور پرورش کے کام کو باقي و جاري رکها هے !

اِن امانت دار پیامبروں نے دنیا میں خبررساني کي عجیب عجیب خدمتیں انجام دي هیں اور احسان فراموش انسان کو بڑي بڑي هلاکتوں سے بچایا هے - جهاں انسان کي قوتیں کام نه دیسکیں' وهاں انکي حقیر هستي کام آگئي !

* * *

همارے عالم حسن و عشق کے راز دارانه پیغاموں کیلیے اکثر انهیں سفیروں سے کام لیا گیا هے - عشاق بے صبر کو انکا انتظار قاصد بے مهر کے انتظار سے کچهه کم شاق نهیں هوتا - شعرا کي کائنات خیال میں بهي خبر رساني و پیامبري صرف انهي کے سپرد کردي گئي هے' اور فارسي شاعري میں تو " عظیم الشان " بلبل کے بعد اگر کسي دوسرے وجود کو جگه ملي هے تو وہ یهي مسکین کبوتر هے !

* * *

مسلمانوں نے بهي اپنے عهد تمدن میں اِن پیامبروں سے بڑے بڑے کام لیے تھے - حتی که نامه بر کبوتروں کے اقسام و تربیت کا کام ایک مستقل فن بنگیا تها جسمیں متعدد کتابیں بهي تصنیف کي گئیں - انکا ذکر تاریخوں میں موجود هے -

حال میں رساله " سائنتفک امریکن " کے ایک مضمون نگار نے نامه بر کبوتروں کے متعلق ایک نهایت دلچسپ مضمون لکها هے اور بهت سي تصویریں بهي دي هیں - اسے دیکهکر مسلمانوں کے عهد گذشته کي وہ ترقیات یاد آگئیں جنکا تفصیلي تذکرہ سیوطي اور مقریزي وغیرہ نے مصر کي تاریخوں میں کیا هے - هم سب سے پہلے اس مضمون کا ترجمه هدیۂ قاریین کرام کرتے هیں - اسکے بعد دوسرے نمبر میں مسلمانوں کے عهد کي ترقیات تفصیلي طور پر درج کرینگے' اور اُن واقعات کا بهي حال لکهینگے جن میں مسلمانوں نے نامه برکبوتروں سے بڑے بڑے کام لیے تھے اور اُنکي پرورش و تربیت کو ایک با قاعده فن بنا دیا تها -

* * *

(فرانس میں نامه بر کبوترونکي درسگاہ)

ساینتفک امریکن کا مقاله نگار لکهتا هے :

" یه خیال کیا جاسکتا هے که موجودہ عهد علمي میں جبکه تار برقي اور هوائي طیارات کي ایجادات نے دنیا کے تمام گوشوں کو ایک کردیا هے' ان تیزرو اور وفادار پیغامبروں کي کچهه ضرورت نه رهي' جنهوں نے جنگ جرمني و فرانس میں بڑي بڑي گرانقدر خدمات انجام دي تهیں (۱) - حقیقت یه هے که بهت سے لوگوں کا یهي خیال هے - وہ کهتے هیں که نئي ایجادات نے حالت بدلدي هے اور اب نامه بر کبوتر صرف چند بوڑهے شکاریوں هي کے کام کے رهگئے هیں !

مگر ایسا خیال کرنا بهت بڑي غلطي هوگي - جو توجه که اسوقت یورپ کي حکومتیں خصوصاً حکومت فرانس ان پرندوں پر کر رهي هے' اس سے معلوم هوتا هے که ابهي تک وہ خدمت فراموش نهیں هوئي هے جو ان مسکین پرندوں نے حملۂ جرمني کے زمانے میں محصورین پیرس کي انجام دي تهي !

اسوقت فرانس کے یهاں ۲۸ فوجي کبوتر خانے هیں جو اسکے تمام قلعوں میں علی الخصوص اُن قلعوں میں جو مشرقي سرحد میں واقع هیں' پهیلے هوے هیں - یه کبوتر خانے جو انجینیرنگ کور کے زیر انتظام هیں' افزایش نسل اور تربیت کے لیے وقف کردیے گئے هیں -

مجهے ان فوجي کبوتر خانوں میں جانے کے لیے اور خاص اجازت حاصل کرنے میں کامیابي هوئي جو پیرس کے قلعوں کے قریب مقام (vagirard) میں واقع هیں - یهاں کے حکمران افسر نے مجهے اس عجیب جانور کي فزایش اور تربیت کا نظام سمجها دیا - قارئین کرام

مقالات

عرب كي بقيه ازاد حكومتوں كا خاتمه

مسقط ' عمان ' يمن ' حضر موت

تاريخ و عبـرا !

سنه ۱۷۹۸ ع ميں ايست انڈيا كمپني نے سلطان مسقط سے عهد كيا كه وه فرانسيسيوں كو عمان سے خارج كرديگا -

سلطان سعيد سنه ۱۸۰۴ سے سنه ۱۸۵۶ ع تـک حكمران رها - اسنے انگريزوں كے ساتهه ملكر عربي قزاقوں سے جنـگ كي ' اور غلامي كے انسداد كے ليے تين عهدنامے تحرير كيے - سعيد كي وفات پر عمان سے اسكے ماورا البحر مقبـوضات جدا هوگئے - سيد سيواني مسقط ميں اور اسكا چهوٹا بهائي زنجبار ميں حكمراں تها - سيواني سنه ۱۸۶۶ ع ميں بمقام سيار قتل هوا - اسكا بيٹا سليم جانشيں هوا - اسكے بعد سنه ۱۸۷۱ع ميں سيد تركي سعيد كا ايک بيٹـا تخت نشيں هوا - اسكے وقت ميں اكثر بغاوتيں هوتي رهيں - انگريزوں كے كهنے سے اسنے افريقه اور زنجبار ميں غلاموں كي تجارت مسدود كردي - اِسكے معاوضه ميں انگريز اُسے چهه هزار پونڈ سالانه ديتے رهے -

سنه ۱۸۸۸ ميں اسنے وفات پائي اور اسكا بيٹا فيصل بن تركى جانشيں هوا - اسكے زمانے ميں بهي بغاوتيں بند نه هوئيں - فروري سنه ۱۸۹۵ ميں بدويوں نے بغاوت كركے شهر مسقط لوٹ ليا - سلطان خوف سے قلعه بند هوگيا - بناے فساد يه تهي كه سلطان نے ايک شيخ صالح محمد نامي سے خراج طلب كيا - وه مطلوبه رقم سے كم ديتا تها -

نومبر سنه ۱۸۹۴ ع سے ۱۲ فروري سنه ۱۸۹۵ ع تـک باغي اسلحه اور فوج جمع كرتے رهے - ۱۲ فروري كو عبد الله بن شيخ صالح ۲۰۰ مسلح بدوي ليكر سلطان مسقط سے ملاقات كرنے گيا - اوسكي سلامي هوئي اور سلطان نے چار سو پونڈ نقد تحفه ديا -

مسلح بدويوں كو شهر ميں جانے كي اجازت ديدي گئي تهي - آدهي رات گـذرنے پر باهر سے آكر انهوں نے حملـه كرديا - شهـر كے دروازے كهولديے اور بهت سے بدوي گهس آے - بازار كا دروازه اور بڑا مغربي دروازه دونوں بدويوں نے مسخر كرليے - پهر سلطان كے محل پر حمله كيا - سلطان نے جاگتے هي دو حمله آوروں كو گولي سے مار ديا ' اور خود ايک پوشيده دروازے سے قلعه ميں چلا گيا جهاں سے شهر اور بندرگاه پر گوله باري هوسكتي تهي - اوسكا بهائي بهي ايک دوسرے قلعه ميں چلاگيـا - دونوں قلعوں ميں پچـاس پچـاس آدمي اور باره پونڈ كي چند توپيں تهيں -

محل پر گوله باري شروع هوگئی جسپر بدوي قابض تهے - مگر ۱۴ فروري كو بدويوں نے شهر كے دروازے بند كركے اوسپر قبضه كر ليا - محل سلطاني بالكل لوٹ ليا - سلطان نے قلعوں كي توپوں اور بندوقوں سے آتش افشاني شروع كي - تين روز تـک اپنے هي محل پر گولے برساتا رها - باغيوں نے قلعه پر حمله نه كيا ' اور شهر ميں بهي نه پهيلے - انگريزي حصه بالكل محفوظ رها -

حتى كه ساحلي شهروں سے ايک هزار فوج مدد كے ليے آئي جس نے دشمن پر حمله كرديا - حمله كے اثنا ميں برٹش ريزيڈنٹ هندي انگريزي رعايا كو مقابله ميں لے گيا - شام تک اور كمک بهي آگئي - آخر باغي بهاگ گئے اور غريب سلطان كو انگريزي رعايا كے نقصان كا خساره دينا پڑا !

سنه ۱۸۹۲ ميں مسقط ميں فرانسيسي قنصل خانه قائم هوا جسكا مدعا صرف سياسي تها - اُنهوں نے بهت سي سازشيں كيں - ليكن انگريزي رقابت سے كوئي اثر هونے نه پايا - انگريزوں نے البته فرانس كے مقابلے ميں بهت سي مراعات حاصل كرليں - چنانچه سلطان مسقط نے بحر قلزم كا سلسله تار قائم كرنے كے ليے پانچ جزيرے ديديے - يه جزيرے بهت زرخيز هيں -

سنه ۱۸۶۱ ميں انگريزي كمشنري نے مسقط اور زنجبار كي حكومت كے دو دعويداروں كے درميان ثالثي كي ' اور سلطانى علاقه كو دو قسموں ميں منقسم كرديا - ليكن تهوڑے هي عرصه كے بعد آخر الذكر حكومت برٹش ايست افريقه ميں جذب هوگئي ! پهر سنه ۱۸۷۳ ع ميں عمان پر بهي دست آز دراز هوا ' اور اپني عالمگير انگريزي پاليسي كے مطابق بالاخر سلطان كو وظيفه خوار بناكے چهوڑا !!

عمان كى موجوده پوليٹكل حالت يه هے كه جنـگ بلقان كے آخر سے عمان ميں پهر بغاوت كي حركت شروع هوئى - ابهي بغاوت فرو نه هوئي تهي كه سلطان فيصل بن تركي كا انتقال هوگيا - اس كشمكش ميں انگريزي طماعي بهلا كب اس بات كى متقاضي تهي كه خاموش رهے ؟ سلطان كے طرف سے كچهه هندوستاني فوج مسقط ميں اتار دي گئي اور انگريزي بيڑه كو بهي اشاره هوا كه برقه اور ساحل سهار پر گوله باري كرے !

بغاوت ابهـي تـک فرو نهيں هوئى هے - انـگريزوں كا اقبال بر سر اوج هے ' اور عمان كو شكنجه ميں كسنے كے ليے ايک نيا پيچ گهمايا گيا هے - ٹركش گورنمنٹ سے جو معاهده خليج فارس كے ليے هوا تها ' مجهے خيال هوتا هے كه اسميں ايک دفعه يه بهي تهي كه ٹركي عمان كے قانوني دعوے سے دست بردار هوگئي -

مجهكو خوف هے كه اسي طرح كل كو يمن ' پهر حجاز ' پهر شام و عـراق سے بهي دست بردار هونا نه پڑے - هاں اس معاهده سے اتنا پته ضرور چلا كه عمان بهي كسي وقت ٹركي كے زير سيادت هونے كا فخر ركهتا تها -

عمان اور مصر كي حالت ايک سي هے - عمان كے قريب هي جزيره نماے القوس و بحرين ' اور اُسكے متصل ايک مشهور موتيوں كا جزيره هے - ساتهه هي خليج فارس نے قبرس كي طـرفسے بهي اُسے انـگريزوں كے حواله كرديا هے - بحرين جسكا نام هم شروع اسلام سے سنتے آے هيں اور تاريخ ميں اسكي اهميت اكثـر مطالعه كرچكے هيں ' آج يونين جيک كے زير سايه هے ! زرخيزي ميں يه جزيره تمام عرب ميں بے مثل هے ' اور اپني قدامت ميں تو بابل كا همسر سمجها جاتا هے - يهاں اُن قبور كا پته چلتا هے جو قحطان كے بتوں كي هيں ' اور يهي پهلا مستقر اقوام عرب يا قبيلۂ عدنان كا هے -

كويت اور القطار بهي انـگريزوں كے زير اثر هے - عدن كو بهي اس بات كا فخر حاصل هے كه اس نے پہلے پہل سفيد جنس كي

شئون عثمانیه

اسلام کسی بیکسی اپنے گھـر میں

فلسطین میں صہیونی یہودي اور مسلمـان

هم روتے هیں که اسلام ان ممالک میں ذلیل و پامال هورها ھے جو هماري بد اعمالیوں کي بدولت مسیحي استعمار (یعني نو آبادیوں) کي بد بختي میں گرفتار هیں' لیکن اگر هم موجوده شئون و حالات کا ایک غلط انداز نظر سے بھي مطالعه کریں تو صاف نظر آجاے که اب همارے ضعف و انحطاط کا یه عالم هوگیا ھے که فرزندان اسلام خود اپنے گھر میں اور اپنے زیر دستوں کے هاتھوں بھي مقهور و مظلوم هورھے هیں !

فلسطین وہ مقام ھے جس پر ایام مظلمه میں مسیحیت کي خوفناک خونیں کوششوں' اور موجوده عهد تمدن میں یورپ کے پر فریب سیاسي دسائس کے با وجود' آج تک اسلام کا پرچم توحید لہرا رها ھے -

با ایں همه وهاں کي موجوده حالت نهایت درد ناک اور ماتم انگیز ھے -

فلسطین اس سلسلۂ مضامین کي ایک مستقل کڑي ھے جو هم بقیه "عالم اسلامي" کے عنوان سے شائع کرنا چاهتے هیں - مختلف دول یورپ کا نفوذ' انکے مصالح و اغراض کا تعارض و تصادم' یهودیوں کا هجوم و استیلاء' مسلمانوں کي حسرتناک مغلوبیت و کس مپرسي' اسکے ضروري مگر دل فگار و گریه انگیز نقطه هاے بحث هیں جنهیں سر دست نہیں چھیڑینگے - صرف دو ایک واقعات کے بیان پر اکتفا کرینگے جو تازه عربي ڈاک میں موصول هوے هیں :

ملکونکے انقلابات اور قوموں کي بیداري کي تاریخ کا یه ایک متواتر و مسلم واقعه ھے که ظلم و فشار کي زیادتي' هجوم و استیلاء کي شدت' جبر و عدوان کي کثرت' اور چیره دست و غالب قوم کي سبعیت و درندگي' یعني تاخت و تاراج' خونریزي سفاکي' اور اسي طرح کے تمام مظالم کسي خاموش و افسرده ملک میں عالمگیر حرکت و بیداري اور ایک غافل و خوابیده قوم کے اندر عام احساس و تنبه پیدا کردیتے هیں - بشرطیکه اسکے بھلے دن آنے والے هوں -

گذشته نصف صدي سے عالم اسلامي پر ایک عام جمود و افسردگي طاري تھي - گو اسکے مختلف حصوں میں احساس و شعور کے آثار نمایاں هوے مگر در حقیقت وہ ابتدائي لہریں تھیں جنکا وجود صرف سطح سمندر هي پر هوتا ھے - اسکے نیچے یعني وسط و قعر حسب سابق خاموش و ساکن رهتے هیں !

لیکن گذشته دو خونیں سالوں نے عالم اسلامي کي حالت یکسر بدلدي - اب عربوں نے بھي جمود و تعطل' اور محض ترکوں کے ساتھه معرکه آرائي کرنے کي سطح سے کسیقدر بلند هوکے نظریں ڈالي هیں' اور انھیں اپنے وطن عزیز اور گهوارۂ اسلام میں اجنبي قوتونکے اثر کا غلبه' پرانے دشمنوں کا تسلط' اور زمین کے بھوکے فرنگیوں کا چاروں طرف ازدحام نظر آرها ھے - یه منظر قدرتاً انکي ایک نئي حرکت کا ذریعه هوا - انهوں نے اس عرصے میں وقتاً فوقتاً اپني موجوده حالات پر ماتم اور اس سے نجات کے لیے استغاثۂ و فریاد کي چیخیں بلند کیں - مگر یورپ کي مصري ذریات یعني المؤید' المقطم' اور لسان العال وغیره ان علائم و آثار کو ایسے خوفناک عنوانوں کے ساتھه شائع کرتے هیں جن سے عربوں اور ترکوں کے تعلقات کي پراني دشمني کو همیشه غذا ملتي رهے' اور اختلاف کي وہ خلیج وسیع سے وسیع تر هوجاے جسکے پاني سے یورپ کي امیدوں کا شجرۂ ملعونه و خبیثه سیراب هوتا رهتا ھے !

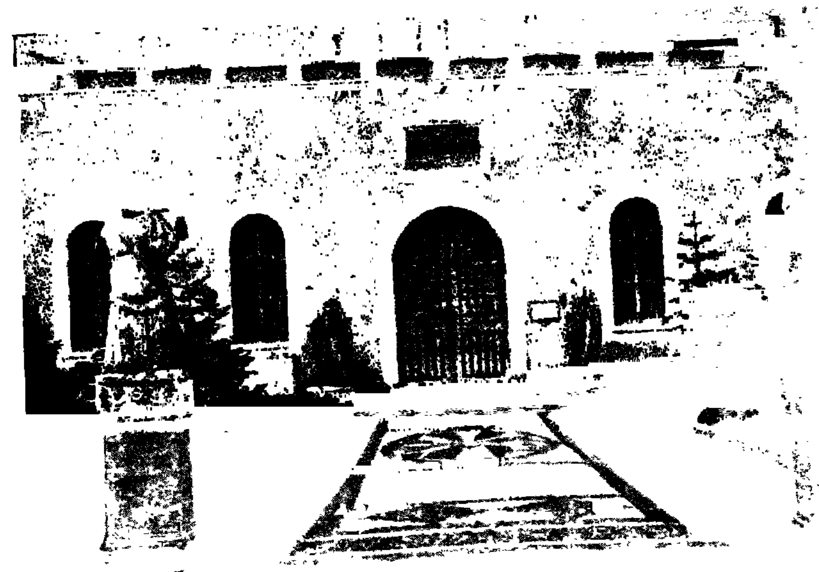
چنانچه گذشته حرکت عربیه اور اسکے طرفداروںکے نزدیک لنچ کمپني کے دائرۂ اقتدار کي توسیع پر اهل عراق کي بے چیني مسلمانان فلسطین کي داخلي تدابیر مقاومت' اور ملک و حکومت کي اطلاع کے لیے شور و فغاں کرنا اسي کا نتیجه ھے -

صہیوني یهودیوں کے روز افزوں تسلط اور اقتدار و مظالم کا تذکره اس جلد کے کسي گذشته نمبر میں آچکا ھے - آج ایک اور واقعه نقل کیا جاتا ھے جسکو اُس ظلم و ستم اور توهین و تذلیل کے صدها واقعات کا نمونه سمجھنا چاهیے جو یہاں برابر پیش آتے رهتے هیں -

"محمد عون آفندي ایک پر جوش و غیور شخص مقام زواره کا دولتمند تھا - وہ دیکھرها تھا که یهودي رفته رفته تمام شہر پر قبضه کرتے جاتے هیں - اسلیے جب یهودیوں نے زواره کا ٹھیکه لینا چاها تو اس نے سخت مخالفت کي - مگر افسوس که اسکي کچھه نه چلي - یهودیوں کو اپني کوشش میں کامیابي هوگئي -

حال میں اس پر بعض ایسے ناگهاني مصائب آپڑے که اسے اپني جائداد رهن رکھنا پڑي - فلسطین میں مسلمان اسقدر دولتمند کہاں هیں که وہ رهن رکھسکتے ؟ مجبوراً یهودیوں هي کے هاتھه گرو رکھنا پڑي - ان ظالموں نے پہلے تو روپیه نهایت خنده پیشاني سے دیا' مگر تھوڑے هي دنوں کے بعد نهایت سختي سے تقاضا شروع کیا - جب وہ روپیه نه دیسکا تو اسکو گرفتار کرکے مارنے پیٹنے لگے اور جب اچھي طرح زد و کوب کرچکے تو ایک قلعه میں نظر بند کر دیا اور اسکي جائداد نیلام کرکے خود هي خریدلي - وہ بیچاره اب قیدي ھے - اسکے اهل و عیال دانے دانے کو محتاج هیں - اهل شہر نے والي بیروت کے پاس فریاد کي - گو والي نے هنوز قطعي طور پر یاس انگیز جواب نہیں دیا ھے مگر تاهم وہ برابر ٹال رها ھے - اسکي وجه بظاهر یہي معلوم هوتي ھے که مجرم یهودي جرمني اور روس کي رعایا هیں - والي کو خوف ھے که اگر اس نے کسي قسم کی عملي کارروائي کي تو دونوں سلطنتیں حفظ حقوق کے نام سے مداخلت کرینگي - یہاں یه بھي افواه ھے که انهوں نے اپني اپني سلطنتوں کو اس واقعه کي اطلاع دیدي ھے اور وهاں سے انکو اطمینان دلایا گیا ھے" یه حالت ھے اس ملک کے مسلمانونکي جہاں خود هماري حکومت ھے !

روزانـه الهلال



المرجان في آثار هندستان " میں اُس زمانے کے حالات نہایت دلچسپ لکھے ہیں - شیخ اسماعیل شافعي السورتي نامي ایک سیاح نے یہاں کے حالات انسے بیان کیے تھے - اور سنہ ۱۱۷۵ میں سید قمرالدین اورنگ ابادي نے بھي ان جزیروں کو اپني سیاحت حجاز کے اثنا میں دیکھا تھا - وہ لکھتے ہیں کہ نہایت خوبصورت اور آباد جزائر ہیں - آبادي مسلمانوں کي ہے جو حد درجہ صوم و صلوۃ اور جمیع احکام اسلامیہ کے پابند ہیں - تین جمعوں کي نماز بھي میں نے یہاں کي جامع مسجد میں پڑھي - خطبہ میں سلطان عثماني اور شاهنشاہ دهلي کیلیے دعا مانگي جاتي ہے - سلطان عثماني کا ذکر اسلیے کیا جاتا ہے کہ لکونہ خادما للحرمین الشریفین زاد ھما للہ جاھا - یعني اسلیے کہ وہ خادم الحرمین الشریفین ہیں !

اس سے اندازہ کرو کہ ابسے ڈیڑہ سو برس پہلے ان سمندروں کے بے تعلق جزیروں کے اندر بھي سلطان عثماني کا نام خطبوں میں لیا جاتا تھا ' اور ٹھیک اسي بنا پر لیا جاتا تھا جس حیثیت سے آج ہم لینا چاھتے ہیں ' اور جسکے تسلیم کرنے پر بعض هندوستاني پیشواوں کو اسلیے اعتراض ہے کہ انگریز اس سے خوش نہیں ہوتے !

سنہ ۱۱۷۵ میں مالدیپ کے جزیروں کےاندر خلافۃ عثمانیہ کیلیے دعا مانگي جاتي تھي ' مگر سنہ ۱۳۳۱ میں جامع مسجد دهلي کے اندر یا علي گدہ کي سب سے بڑي اسلامي تعلیم گاہ کي مسجد میں اسکے لیے دعا مانگنے کي چنداں پروا نہیں کي جاتی !

اسي سلسلے میں سید قمرالدین اورنگ آبادي نے ایک بات نہایت عجیب لکھي ہے - وہ جب جزیرۂ سیلوں کے بندر گاہ کالي میں گئے تو اُس زمانے میں وہاں ولندیزیوں کا قبضہ پایا مگر مسلمان آباد تھے اور ایک شاندار جامع مسجد موجود تھي -

جمعہ کے دن مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک ولندیزي افسر دروازہ پر بیٹھا ہے ' اور ایک بہت بڑا رجسٹر اسکے ھاتھہ میں ہے - هر مسلمان جو نماز پڑھنے کیلیے آتا ہے ' اسکا نام پوچھتا ہے اور رجسٹر میں درج کرتا ہے - تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہانکے ولندیزي حاکم کے پاس تمام مسلمانان جزیرہ کے نام دفتر میں لکھے ہوے ہیں - جمعہ کے دن ایک افسر انکے ناموں کے رجسٹر کو ساتھہ لیکر آتا ہے اور تمام آنے والوں کے نام رجسٹر میں دیکھتا ہے ' تاکہ اگر کوئي مسلمان بلا عذر جمعہ کي نماز کیلیے مسجد نہ آے تو معلوم ہو جاے ' اور اسے سزا دي جا سکے : ان رئیس ولندیز یعین شخصاً من النصارى یوم الجمعہ ' یجلس على باب المسجد و یکتب اسماءالـذین یحضرون الصلواۃ ' فان لم یحضر احدا من المسلمین ' یواخذہ - و اسما ء المسکین السـا کنین بہا کلہـم مکتوبۃ عنـد رئیس النصـارى ! ! (دیکھو سبحۃ المرجان - مطبوعۂ بمبي - صفحہ ۲۳)

گویا ولندیزي اور مسیحي حاکم مسلمانوں کي مذهبي زندگي کا احتساب کرتا تھا - آج هندوستان میں خود مسلمان اپنے احتساب دیني سے غافل ہیں !

انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھي سلطان عثماني اور شہنشاہ دهلي ' دونوں کیلیے خطبہ میں دعا مانگي جاتي تھي !

* * *

لیکن اب اسلام کے تمام بہترین خزانوں کي طرح یہ موتیوں کے جزائر بھي انگریزوں کے قبضے میں ہیں - اپني مشہور مستعمرانہ پالیسي کے مطابق حکمراں خاندان کو براے نام باقي رکھا ہے جو "سلطان مالدیپ" کے لقب سے مشہور رہے - موجودہ سلطان ہزھائنس محمد شمس الدین اسکندي ہے جو چند سال ہوے ' اپنے باپ سلطان سابق کے ساتھہ حج کیلیے مکہ معظمہ گیا تھا - وھانسے واپسي میں اسکا باپ مصر آیا اور اسکندریہ میں انتقال کرگیا - اسي وقت سے مالدیپ کا سلطان یہي قرار دیا گیا ہے -

ان لوگوں کي رنگتیں بدل گئي ہیں - زبان دوسري ہوگئي ہے - عادات و خصائل میں بھي بہت سے تغیرات ہوگئے - تاہم عربي خصائص ابتک مٹے نہیں' اور اس قافلے کے نقش قدم باقي ہیں جو خشکي اور تري' دونوں میں اپني نہ مٹنے والي یادگاریں چھوڑ گیا ! عربي حکومتیں مٹ گئیں اور جو براے نام باقي ہیں وہ بھي بظاہر چراغ سحري نظر آ رہي ہیں ' تاہم اُن عربوں کا نام تو دنیا کبھي نہیں مٹا سکتي جو چند صدیوں پیشتر تک دنیا کے سب سے بڑے تمدن ' سب سے بڑے علم و حکمت ' سب سے زیادہ حصۂ ممالک' اور سب سے زیادہ خدا اور اسکے بندوں کے تعلقات کے مالک تھے !

تلک الجنۃ التي نورث من عبادنا من کان تقیا ! (۱۹ : ۶۴)

ایچ - احمد دیدي صاحب مالدیوي مقیم لکھنو نے ہمیں دو تصویریں اشاعت کیلیے دي ہیں - جنمیں سے ایک سلطان مالدیپ کے محل شاھي کي تصویر ہے ' دوسري وہاں کي ایک مشہور سڑک کو پیش نظر کرتي ہے - یہ سڑک دار الحکومت کي سب سے بڑي سڑک ہے - سلطان کا محل ' جامع مسجد' شمس الدین کا مزار' مشہور تاریخي منارہ' تمام بڑي بڑي عمارتیں اسي سڑک میں واقع ہیں -

ان تصویروں کو ہم نے اس لیے شائع کر دیا کہ مالدیپ کے ذکر میں مسلمانوں کی گذشتہ اولو العزمیاں اور عربي حکومت کي عالمگیر قوت کي یاد پوشیدہ ہے ' اور یہ جو چند مٹے ہوے اور مٹنے کے قریب نشانات دنیا کے مختلف حصوں میں نظر آ رہے ہیں ' في الحقیقت عبرت و تنبہ کي صدائیں ہیں' اور ایک ایسي قوم کے لیے جو اپنا اقبال و تمدن تاراج غفلت کرچکي ہے ' اُنکے مطالعۂ و نظرت بڑھکر اور کوئي وسیلۂ بیداري و اعتبار نہیں ہو سکتا :

لمن کان لہ قلب او القی السمع و هو شہید ! !

ہم احمد دیدي صاحب کا ان تصویروں کیلیے شکریہ ادا کرتے ہیں -



قدم بوسي كي - ليكن حضر موت كو بهي اس بات سے كم فخر نهيں هے كه اسكے سلاطين نصارا كے يد بيضا كا معجزه ديكهه رهے هيں ! ابهي دهلي ميں هز هائنس سلطان مقاله كو هم نے ديكها هے كه شهنشاه جارج خامس كے آگے اپني عزت كو نثار كر رها تها !

حضر موت وه خطه هے جسكے باشندوں كى بدولت آج چاليس مليين انسان جزائر سوماترا اور جاوه ميں مسلمان نظر آتے هيں ! يهيں كے عرب وه مشنري اور تاجر هيں جو ايست انڈيا ميں پهنچے تهے - اور اب بهي وهاں ايسے سلاطين هيں جنكا رشته حضر موت سے هے - مارب كے عظيم الشان كهنڈر اسي حضر موت ميں هيں - يه خطه انهي سلاطين ميں منقسم هے - مقاله سنگ سرخ كے پهاڑوں كے اندروني جانب واقع هے - يهاں كا حاكم القاسي خاندان كا ايك سلطان هے - اس خاندان كا سات منزله قلعه ايك ايكڑ رقبه پر ابتك موجود هے ' جسكے مورچے اور ديواريں بهت هي مضبوط هيں -

شيام وادي حضر موت كا سب سے بڑا شهر اور تيل كا رنگ بنانے كے ليے مشهور هے - اسي كا ايك شهر شهير قديم زمانے ميں تجارت كا مركز تها - يهاں خاندان القاس كا ايك وارث نواب هے جسكا باپ نظام حيدر آباد كي عربي فوج كا سپه سالار هے -

حضر موت يمن كا ايك حصه هے - ترکي فوج ايك بار يمن سے گذر كر يهاں پهونچ بهي گئي تهي مگر كمزور و بزدل باب عالي نے انگريزي اعتراض كے آگے سر تسليم خم كرديا ' اور اس خطه كو جو اسكي عربي مقبوضات كے ليے ايك لعل بے بها تها ' غيروں كے هاتهه چهوڑ ديا !

اندرون عرب ميں ايك خطه وادي دار سير اور نجدران كے نام سے مشهور هے - يهاں عبد الله بن سبا كے فرقے كے لوگ هيں - وادي دار سير ۳۰۰ ميل لمبي اور ايك سو ميل چوڑي هے - يمن كا سب سے بڑا زر خيز خطه يهى هے - دار سير ميں تين منزل تك كهجور هي كے باغ هيں - ان ملكوں ميں گو ابهي تك كسي يوروپين طاقت كا گذر نهيں هوا ليكن ترکي بهى اس پر متوجه نهيں ' اور شايد كبهي بهي نه هو - (رفيقي)

جوهر عشبهٔ مغربى و چوب چينى

يورپ كے بنے هوے همارے مزاجوں كے ساتهه اس ليے موافق نهيں هيں كه وه روح شراب ميں بنائے جاتے هيں ' جو سخت محرك خون وزم هے جو گرم مزاج اور گرم ملك كے باشندوں كو بجاے اس كے كه گرم خون كو ٹهنڈا كريں خون كو اور تيز كرديتے هيں - هم نے اس جوهر ميں برگ حنا ' چوب چيني وغيره مبتدل و مبرد خون دوائيں شامل كردي هيں - جن كي شموليت سے عشبه كي طاقت دو چند هوگئي هے - چند خوراك تجربه كركے ديكهه ليجيے - سياه چهرے كو سرخ كرديتا هے - بد نما داغ ' پهوڑے ' پهنسي ' بيقاعدگي ايام ' درد نسل ' هڈيوں كا درد ' درد اعضا ' وغيره ميں جو لوگ مبتلا رهتے هوں اُسكو آزمائيں -

ياد ركهيگا كه دوا سازي ميں يه نكته دل ميں جگه دينے كے قابل هے كه ايك دوائي جو نا تجربه كار بنائے مضر و بے عمل هوجاتي هے - اور وهي دوا مناسب اجزاء و تركيب سے واقف كار بنائے تو مختلف حكمي عمل و عجيب و غريب خواص و فوائد ظاهر كرتي هے - دوا سازي ميں قاعده هے كه جب تك دوا ساز ان اجزاء كے افعال و خواص سے با خبر نهو ' كبهي اسكا تركيب ديا هوا نسخه سريع الاثر حكمي فائده نه كريگا - يهي وجه هے كه جاهل دوكانداروں كے نسخے جو دوا سازي كے اصول سے محض نا آشنا هوتے هيں بجاے فائده دينے كے نقصان كرتے هيں ' لهذا ان سے بچنا چاهيے - قيمت شيشي كلاں ۳ روپيه - شيشي خورد ايك روپيه ۸ - آنه - استعمال سے پہلے جسم كا وزن كرو اور ايكماه كے بعد خود ديكهه لو -

عالم اسلامی

مجمع الجزائر مالديپ

غربي هند ميں عربوں كا ابتدائی ورود

محيط هند ميں ايك عرب سلطان !

مالديپ (جسكو عربي جغرافيه نويس ملاديف يا ملديف كهتے هيں) بحر هند كے بے شمار چهوٹے چهوٹے جزيروں كا ايك مشهور مجمع الجزائر هے جو اپني بحري پيدا وار كي وجه سے هميشه دور دور كے تاجروں اور متلاشيان دولت كيليے ايك پركشش خطه رها هے - اسكے جزيرے گو بهت چهوٹے هيں حتى كه هر جزيره كا طول و عرض ايك ميل سے زياده نهيں ' ليكن چونكه انكي تعداد بے شمار هے - اسليے مجموعي حيثيت سے ايك بڑي وسيع آبادي پيدا هوگئي هے ' اور بيس سے تيس هزار تك بيان كي جاتي هے -

يهاں كي مشهور پيدا وار عنبر ' مرواريد ' اور زياده تر موتي هيں جنكي وجه سے اسكے بندرگاه هميشه تاجران عالم كا جولانگاه رهے هيں -

* * *

يهاں كي تمام آبادي تقريباً مسلمان هے اور ايك خاص مقامي زبان بولتي هے - تاريخ و آثار سے ثابت هوتا هے كه يه سب كے سب عربي النسل هيں ' اور اُن عرب تاجروں اور داعيان اسلام كي اولاد ميں سے هيں جو تاريخ اسلام كي ابتدائي صديوں ميں هندوستان كے جزائر غربي كي طرف پهنچے ' اور بحكم :

يا عبادي الذين امنوا ! ان ارضي واسعة ' فاياى فاعبدون ! يهيں آباد هوگئے !

يهاں كي حكومت ابتدا ميں ديسي آبادي كے هاتهه ميں تهي جو چگلي قوم كے نام سے مشهور هے ' ليكن اسلام ايك قوت هے جو اگر ضائع نه كردي گئي هو تو صرف حكومت اور فرمانروائي هي كيليے بهيجي گئي هے ' اور وه كبهي بهي محكوم و غلام هوكر نهيں رهسكتي - تهوڑے عرصه كے بعد هي ايك عربي سلطنت قائم هوگئي جسنے مختلف زمانوں ميں قرب و اطراف كے بت پرستوں ' قرون متوسطهٔ هند كے دريائي ڈاكوؤں ' يورپ كے ولنديزيوں ' اور ڈچ تاجروں كے فوجي حملوں سے اپني سرزمين كي مدافعت كي ' اور مركز اسلامي سے هزارها فرسخ كے فاصلے پر ' عام بحري گذرگاهوں سے الگ رهكر ' اور محيط هندي كي هلاكت خيز موجوں اور طوفانوں كے اندر ' دعوة توحيد اور صداے مقدس لا اله الا الله كو عظمت و حكمراني كے ساتهه قائم ركها !

* * *

يهاں تك كه هندوستان ميں ايست انڈين كمپني پهنچي اور آهسته آهسته تمام اطراف و جوانب بحر پر بهي قبضه كرنا شروع كرديا - اپني بحري پيدا وار كي وجه سے يه مجمع الجزائر هر اجنبي قوم كى طمع و آز كو قدرتي طور پر دعوت ديتا تها - رفته رفته انگريزي تجارت كے جهازوں نے آمد و رفت شروع كي اور قبل اسكے كه هندوستان كے اندر ميدان پلاسي اسكے مستقبل كا فيصله كرے ' انگريزي نفوذ نے حسب عادة مالديپ پر قبضه كرليا !

* * *

گيارهويں اور بارهويں صدي هجري ميں يهاں كا مسلمان حكمراں بالكل خود مختار تها - مير غلام علي آزاد بلگرامي نے تاريخ " سبحة

مراسلات

نظارة المعارف دهلی

اور تبلیغ اسلام کي مجوزہ تحریک

(۱) عنوان مندرجہ بالا سے ایک مضمون الہلال مورخہ ۱۳ - ۲۰ مئي سنہ ۱۹۱۴ع میں مولوي نورالہدی صاحب دربهنگوي کے نام سے شائع ہوا ہے - اس مضمون کے تین جزو ہیں : اول تو صاحب مضمون نے اپني اس راے کا اظہار کیا ہے کہ مسلمانوں کے لیے ہندوستان هي میں بے شمار فرائض ادا کرنے کو ہیں - لہذا اشاعت اسلام کے لیے انگلستان یا جرمني جانا فضول ہے - دوسري راے صاحب مضمون کي یہ ہے کہ جو مسلمان مبلغ انگلستان جائیں' اُنکو خواجہ کمال الدین کي ماتحتي میں کام کرنا مناسب نہیں - تیسرا جزو مضمون کا مولوي انیس احمد صاحب بی - اے کي ذات پر حملہ ہے - مولوي نور الہدی فرماتے ہیں کہ " مولوي انیس احمد صاحب قران کي ایک آیت کا بهي صحیح ترجمہ نہیں کرسکتے - کسي حدیث سے واقف نہیں' کوئي معمولي سے معمولي مسئلہ وہ نہیں بتلا سکتے ... کانفرنس اور علیگڈہ کالج سے تحریر و تقریر میں انہیں طلائي تمغے ملے ہونگے مگر قوم کو اس سے کیا فائدہ پہنچا' اور اس تبلیغ و اشاعت کے کام میں اس سے کیا اہمیت پیدا ہوئي "

(۲) مضمون کے پہلے دو جزو ایسے مسایل سے وابستہ ہیں جنکے متعلق میں اس موقعہ پر بحث کرنا ضروري نہیں سمجهتا - لیکن تیسرے جزو میں چونکہ مولوي انیس احمد صاحب کي ذات پر حملہ ہوا ہے' لہذا میں بلحاظ تعلق نظارة المعارف اپنا فرض سمجهتا ہوں کہ مولوي نور الہدی صاحب کو انکي غلطي سے آگاہ کروں -

(۳) انیس احمد صاحب کي کالج لائف کے متعلق جو کچهہ صاحب مضمون نے نقل کیا ہے وہ غیر مکمل ہے - علیگڈہ کالج کے اعلی پروفیسر نے انکي کالج لائف کے متعلق جو سند انکو دي ہے' وہ حسب ذیل ہے :

" انیس احمد ہمارے کالج کے چار سال تک طالب علم رہے - اپنے پہلے سال میں انہوں نے انگریزي میں اول انعام حاصل کیا' اور اپنے درجہ کے صیغہ آرٹس میں اول رہے - بعدہ انہوں نے بہترین تقریر کے صلہ میں اول درجہ کا ڈیوٹي پرائز حاصل کیا - دوسرے سال یونین کلب میں اپنے درجہ کے طلباء کے ساتهہ تقریري مقابلہ میں اول انعام حاصل کیا - گذشتہ سال مسلم یونیورسٹي کے مبحث پر بہترین تقریر کرنے کے صلہ میں انکو اول درجہ کا طلائي تمغہ ملا' اور امسال تاریخي مضمون نویسي کے مقابلہ میں انکو اول درجہ کا انعام اور طلائی تمغہ عطا ہوا ہے - انکا علمي مذاق بہت اچها ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر انکا مطالعہ جاري رہا تو وہ فاضل بن جائیں گے "

مولوي انیس احمد صاحب کو انعام اور تمغے ملنے سے صرف یہ ثابت کرنا مقصود تها کہ تحریر و تقریر میں ممتاز درجہ رکهتے ہیں - مذہبي مبلغ کي کامیابي میں تحریر و تقریر کي مہارت کو بہت دخل ہے -

(۴) اب رہا یہ دعوی کہ مولوي انیس احمد کو قران کي ایک آیت کا ترجمہ کرنے کے بهي قابلیت نہیں - اس کے متعلق میں اپني یا مولانا عبید اللہ صاحب ناظم نظارة المعارف کی راے نقل کرنے کے بجاے صرف شیخ الشیوخ حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندي مد ظلہم العالی کے الفاظ نقل کر دینا کافي سمجهتا ہوں :

" مولوي انیس احمد صاحب بي - اے (کالج علیگڈهہ) شریف و خوش خلق' نہایت فہمیدہ و سنجیدہ' تقریر و تحریر میں چست' امور اسلامیہ میں پختہ اور درست ہیں (علاوہ قیام دیوبند کے) مولانا عبید اللہ صاحب کي خدمت میں رہکر انسے کلام مجید اور کتب حدیث توجہ اور شوق اور محنت کے ساتهہ پڑهتے رہے - مولوي صاحب موصوف بندہ کے نزدیک تبلیغ اسلام کي خدمت کے لیے جس کي ضرورت ممالک غیر اسلامیہ میں درپیش ہے' نہایت مناسب اور لائق ہیں - امید ہے کہ مولوي صاحب موصوف امور اسلامیہ کو پورا ملحوظ رکهتے ہوے اس بهاري خدمت کو لوجہ اللہ انجام دیکر دارین کي سرخروي حاصل کرنے میں پوري جانفشاني فرمادیں گے' اور اسکو انعام خداوندي سمجهکر ہر طرح اسکي شکر گذاري کرنے میں کوتاہي نہ کرینگے :

منت منہ کہ خدمت سلطان همي کني
منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

اللہ تعالی انکو کامیابي عطا کرے - حسبنا اللہ و نعم الوکیل - ۲۱ صفر سنہ ۱۳۳۲ ع "

(۵) مجهے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا کے ارشاد کی نقل کے بعد نواب وقار الملک سابق آنریري سیکرٹري علیگڈہ کالج کي وہ تقریر بهي نقل کردوں' جو اب سے تین سال پیشتر اخباروں میں شائع ہوچکي ہے :

" مولوی انیس احمد صاحب چار سال سے کالج میں تعلیم پا رہے ہیں - مذہبي تعلیم نے ان پر یہ اثر کیا ہے کہ بی - اے کي ڈگري حاصل کرنیکے بعد ڈپٹي کلکٹر یا سب جج ہوسکتے تهے مگر انہوں نے اشاعت اسلام کو اپني زندگي کا مقصد قرار دیا ہے' اور آج کل وہ علي گڈہ کالج میں اپنے آپ کو اس دیني خدمت کیلیے تیار کررہے ہیں ... سالہا سال کے تجربہ سے اور رات دن کے ایک جگہ رہنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ جو شخص اس قسم کے وعدے اور ارادے کرتا ہے' درحقیقت اسکے فیلنگ کا کیا حال ہے ؟ اور یہ میں اپنے ذاتي تجربہ سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے انیس احمد میں سواے صداقت اور سچے جوش اسلامي کے اور کچهہ نہیں پایا "

مولوي انیس احمد صاحب کي مذہبي تعلیم شروع کرتے وقت نواب وقار الملک کي راے اور تعلیم ختم کرنے کے قریب زمانہ میں حضرت مولانا کي راے ملاکر پڑهي جاے' تو اس اشاعت اسلام کي تحریک سے مولوي انیس احمد صاحب کی مناسبت ایسي واضح ہوجاتي ہے کہ کسي صاحب فہم کو اعتراض کي گنجائش مطلقاً نہیں رہتي -

مکتـــوب لنـــدن

از مشیـــر حسین قدوائی اسکوئـــر نزیل لنـــدن

محترم مولانا - افسوس که هم میں غلامي کي عادت اسقدر سرایت کرگئي هے که همارا اس سے آزاد هونا بہت مشکل هوگیا هے - همارے سرغنه اور تعلیم یافته لوگ بھي اوس سے علحده نہیں هو سکتے -

میں نے همیشه یه خیال کیا که اگر مسلمان موجوده تمدن سے الگ نه رکھے جائیں تو اونکو هندو بھائي نیچے رکھنا کیا معني ' مجبور هو نگے که اپنا سرغنا بنائیں - میرا یه خیال محض اسلیے تھا که مجھے اسلام کي قوت پر اعتماد هے - موجوده تمدن میں جو کچھه خوبیاں هیں' وه سب کي سب اسلام میں موجود هیں - ایک مسلمان کو نئے سبق کي کچھه ضرورت نہیں - کسي طرح نئي عادات پیدا کرنا نہیں - اوسکے لیے نئي راهوں میں ذرا بھي رکاوٹیں نہیں هیں -

اگر اسکي عملي مثال کي ضرورت هو تو اڈیٹر الهلال کي مثال موجود هے - ایڈیٹر الهلال انگریزي زبان اور تمدن یورپ سے ویسے واقف نہیں جیسے اور نئے تعلیم یافته بزرگ اور مشہور لیڈر- تاهم ایک زمیندار کي ضبطي هي کے معامله کو دیکھیے - اسمیں صائب ترین راے صرف اڈیٹر الهلال هي کي رهي هے - کیوں ؟ اسلیے که وه سچے اسلام سے واقف هیں - انکے کاموں کي بنیاد تعلیم اسلام پر هے - زمیندار کي ضبطي کے متعلق میں نے الهلال دیکھا - اور دیگر اخبارات بھي دیکھے - شروع هي سے یه فرق نظر آیا که جس اصول پر الهلال نے اس معاملے کو اوٹھایا هے وه پورا مدبرانه هے - اور جس نظر سے دیگر مشہور و آزاد اخبارات نے اس معاملے کو دیکھا وه بالکل حقیر و ذلیل هے اور پست همتي پر مبني هے - بلکه بعض لوگوں نے تو یه کمال کیا که صاف صاف لکھدیا که عدالت میں مقدمه لیجانے کي جگھه (یعني بجائے حق پر لڑنے کے) صرف لفٹنٹ گورنر صاحب سے غلامانه عرض معروض کي جائے تو بہتر هے - مجھے اس اختلاف راے کا نہایت هي صدمه هوا - اور چونکه میرا مسلک :

ناش میگویم و از گفتۂ خود دلشادم
بندۂ عشقـــم و از جملـــه جہاں آزام

هے' اسلیے میں آپ سے کہے بغیر نہیں رهسکتا - خدا نے آپکو اسلامي دل دیا هے - اور یہي راز هے که آپ بالطبع غلامي اور غلامي کے طریقوں سے گھبرا تے هیں - مانا که هندوستان کي عدالتیں بالکل آزاد نہیں هیں - پھر بھي عدالت میں لیجانا اصولاً ضروري تھا - یہاں کے حالات بھي اسي کے مقتضي تھے -

میں نہیں سمجھتا که لفٹنٹ گورنر صاحب کے هاں دوڑنے سے اگر کامیابي بھي هو - اگر استبداد و پرسٹیج کو دھکا لگنے کا بہانه جواب کے لیے نه بھي ڈھونڈھا جاے - اگر ضبط شده چھاپه خانه نہیں بلکه اوسي کے ساتھه زمیندار کے مالک کو اور پچیس هزار کا انعام بھي دیدیا جاوے جسطرح که اوده کے بادشاه نے پانچ سو کے فدیه سے شاهي فیاضي کا نمونه دکھایا تھا - تب بھي کیا حاصل هوگا ؟

میں زمیندار کي خدمت کا قائل هوں - حیات بخش الهلال کي طرح اوسنے بھي قومي خدمات کیں - میں ظفر علي خاں سے ذاتي ملاقات بھي رکھتا هوں اور یہاں دیکھه رها هوں که گو اونکے ساتھه بعض همارے سرغناؤں نے یہاں کے قیام کے دوران میں اچھا برتاؤ نہیں کیا اور انکے کام میں اور مشکلات ڈالدیں' پھر بھي وه بیچارے پریس ایکٹ کا بہت سا کام کرچکے هیں - ترکوں کے معامله میں بھي اونھوں نے شاید سب سے زیاده عملي کام هندوستان میں کیا - الغرض ذاتي طور پر میں اونکي وقعت کرتا هوں - اور کم نہیں کرتا - لیکن اگر زمیندار کا معامله ذاتي رکھا جاے تو میں اُس اخبار کو ایک کاغذ کے ردي پرزے کے مثل سمجھونگا جسکا پاره پاره کردینا هي ٹھیک اور مقابلتاً بہتر هے - اگر اونکو صرف اپني منفعت هي کا خیال اور اپنے پریس هي کي واپسي مقصود هے تو میں سچ کہتا هوں که میرے دل میں اونکي کچھه بھي وقعت نه هوگي !

آپ کي راے بہت صائب تھي - آپنے بالکل درست لکھا که یه بھي غلطي کي گئي که اسے دوباره جاري کرنے کیلیے چنده کیا گیا - مشترکه سرمایه سے جاري کرنا تھا - اسمیں بھي ذاتي منفعت کي جھلک نظر آتي هے - حالانکه اوسکا قومي بنا دینا بہتر اور مضبوط ترین چیلنج هوتا -

خدا را آپ اپني آتشین زبان سے میري قوم کو اور اپني قوم کو یه سمجھا دیں که وه لوگوں کے سامنے هاتھه پھیلانا اور انسانوں کو سجده کرنا چھوڑ دے - وه اپنے پیروں پر آپ کھڑا هونا سیکھے - وه اپنے حقوق پر مضبوطي ' استقلال ' اور با مردي کے ساتھه جم جاے - وه ذاتي غرض کو قومي اور مذهبي غرض میں فنا کردے - پھر دیکھے که دنیا کي کونسي قوت هے جو اوسکي کامیابي میں حائل هوسکتي هے ؟ زمین اور آسمان ملکر بھي سچے مسلمان کے حصول مقصد میں حائل نہیں هوسکتے !!

مجھے آپ کو اتنا اسوقت اور لکھدینا هے که انجمن خدام الکعبه کے متعلق بھي مجھے اسي کا اندیشه هورها هے - کہیں اوسمیں بھي وهي هاتھه جوڑنے کي پالیسي نه اختیار کیجاے -

مجھے آپ پر بھي اُسمیں مجنونانه دلچسپي نه لینے کا بڑا اعتراض هے جو میں کسي دوسرے وقت لکھونگا - خدا کے لیے اوسمیں در آئیے - اور پوري طرح در آئیے-

میں مستقل خط پھر لکھونگا - مسلمان ابھي بہت بڑے خطروں میں هیں - آثار بہت خراب هیں - بلائیں اُمنڈ رهي هیں - وه ابتک غافل هیں گو قہر انگیز و آتش فشاں بجلي کي گرج اور تڑپ کانوں کے پردے اُڑاے دیتي هے - نه صرف هندوستان کے مسلمان بلکه ترک بھي غافل هیں - بالکل سوے هوے - آپ کي خدمت میں میري گذارش هے که خدام کعبه کو اسوقت کا اهم ترین کام سمجھیے اور خدا کیلیے اوسمیں در آئیے -

کیا اچھا هو اگر آپ الهلال کو کسي دوسرے اهل پر چھوڑکر یہاں آجائیں اور میں اور آپ حجاز اور ٹرکي کے قریه قریه میں دوره کریں- اگر یہاں آپ نه آئیں تو میں کہیں آپ سے مل لوں - میرے نزدیک کئي مصلحتوں سے آپ کا ایک نظر اس ملک کو بھي دیکھه لینا بہتر هوگا -

آئیے - وقت تنگ هے اور تنگ تر هو رها هے - بلکه معدوم هونے میں کچھه بھي کسر باقي نہیں رهي - آئیے - اور جلد آئیے - میں تو دل بیمار بھي رکھتا هوں - فرصت جب تـک هے - هے - آئیے اور بہت هي بہت جلد آئیے - والسلام -

12

مشا هير اسلام رعايتی قيمت پر

—○*○—

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شكرگنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت اميرخسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف‌ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۴) حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيـام ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذيراحمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انريبل سيد اميرعلي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] ارضِ معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر كليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۶ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت‌خواجه قطب الدين بختيار كا كي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه كي قيمت يک جا خريد كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) تذكره پنجاب کے اولياے كرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف كي مشهور اور لاجواب كتاب خدا بيني كا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعايتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - كتب ذيل كي قيمت ميں كوئي رعايت نہيں - [۴۴] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑھ هزار صفحه كي تصوف كي لا جواب كتاب ۶ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [۴۷] رموزالاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حكيموں کے باتصوير حالات زندگي معه انكي سينه به سينه اور صدري مجربات کے جو كئي سال كي محنت کے بعد جمع كئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران نے جن نسخوں كي تصديق كي هے انكي نام بهي لكهدئے هيں - علم طب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] البحريان اس نا مراد مرض كي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي كا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه - (۵۰) انگلش ٹيچر بغير مدد آستاد کے انگريزي سكهانے والي سب سے بهتر كتاب قيمت ايک روپيه (۵۱) اصلي كيميا گري يه كتاب سونے كي كان هے اسميں سونا چاندي رانـگ سيسه - جستـه بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

حرم مدينه منـوره كا سطحی خاكـه

حـرم مدينه منـوره كا سطحي خاكه يا (Plan) هے جو ايک مسلمان انجنيرنے موقعه كي پيمايش سے بنايا هے - نهايت دلفريب متبرک اور روغني معه رول وكپـڑا پانچ رنـگوں سے طبع شـده قيمت ايک روپيـه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے كا پته ـــ منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹي امير صاحب افغانستان کے ڈاكٹر نبي بخش خان كي مجرب ادويات

جواهر نور العين بيس روپيه ماشه والا خالص ميرو بهي جواهر نورالعين كا مقابله نهيں كرسكتا - اور ديگر سرمه جات تو اسكے سامنے كچهه بهي حقيقت نهيں ركهتے - اِس كي ايک هي سلائي سے ۵ منٹ ميں نظر دوگني ' دهند اور شبكوري دور ' اورككرے چند روز ميں ' اور پهوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتيابند ' ضعف بصارت عينـک كي عادت اور هرقسم كا اندها پن بشرطيكه آنـكهه پهوٹتي نه هر ايک ماه ميں رفع هوكر نظر بحال هوجاتي هے - اور آنـكهه بنوانے اور عينـک لگانے كي ضرورت نهيں رهتي ' قيمت في ماشـه درجه خـاص ۱۰ روپيه - درجه اعلى ۴ روپيه - درجه اول ۲ روپيه -

حبوب شباب اور دنيا بهر كي طاقـتور دواؤں سے اعلى اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب هيں - نا طاقتي اور پير و جوان كي هرقسم كي كمزوري بهت جلد رفع كرکے اعلى درجه كا لطف شباب دكهاتي هيں - قيمت ۲ روپيه نمونه ايک روپيه -

[illegible] هرقسم كا اندروني اور بيروني درد اور سانپ اور بچهو اور ديوانه كتے کے كاٹنے سے زخم كا درد چند لمحه ميں دور ' اور بد هضمي ' قئے ' اسهال ' منهه اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں كي ورم اور زخم اور جلدي امراض مثـلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اُچهلنا ' خناق ' سركان ' دانت كي درد ' گنٹهيا اور نقرس وغيره كيليے ازحد مفيد هے - قيمت ۲ روپيه نمونه ايک روپيه -

[illegible]ن افـروز ايک منٹ ميں سياه فام كو گلفام بناكر اور چهره كي چهاياں اور سياه داغ دور كرکے چاند سا مكـهڑا بناتا هے - قيمت في شيشي ۲ روپيـه نمونه ايک روپيه -

ترياق سگ ديوانه اِس کے استعمال سے ديوانه كتے کے كاٹے هوئے مريض کے پيشاب کے راسته مچهر کے برابر ديوانه كتے کے بچے خارج هوكر زهر كا آثر زائل ' اور مريض تندرست هوجاتا هے - قيمت في شيشي ۱۰ روپيه نمونه ۳ روپيه -

طلائـے مهـا نسه چهره کے كيلوں كي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پكنا اور پهوٹنا مسدود كرکے انهيں تحليل كرتا هے - قيمت في شيشي ايک روپيه - حبوب مهـا نسه اِن کے استعمال سے چهره پر تيلوں كا نكلنا موقوف هوجاتا هے قيمت في شيشي ايک روپيه -

اكسير هيضه هيضه ايک ايسي ادنے مرض نهيں هے كه هر ايک حكيم اور ڈاكٹر كاميابي کے ساتهه اِنكا علاج كرسكے - لهذا ايک واحد دوا اس کے علاج كيلئے كافي نهيں هوا كرتي - اسكے ۳ درجه هوتے هيں - هر درجه كي علامات اور علاج مختلف هے - پس جس کے پاس اكسير هيضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وه خواه كيسا هي قابل اور مستند ڈاكٹر كيوں نه هو اس مرض كا عـلاج درستي سے نهيں كرسكيگا - لهذا وبا کے دنونميں هر سه قسم كي اكسير هيضه تيار ركهني چاهئے - قيمت هر سه شيشي ۳ روپيه -

پتـه : ـــ منيجر شفاخانه نسيم صحت دهلی دروازه لاهور

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ مولوي انیس احمد صاحب جیسا تقریر و تحریر میں ممتاز' نواب وقار الملک کا معتمد' حضرت مولانا محمود حسن صاحب کا پسندیدہ' دوسرا گریجوائٹ نظر نہیں آتا - پھر کسقدر حیرت کا مقام ھے کہ ایک شخص دیني خدمات کے لیے آمادہ کیا جاتا ھے' بجاے اسکے کہ اوسکي ھمت افزائي کي جاے' بعض حضرات اپني تمام توجہ اوسکي بے بنیاد عیب چیني میں صرف کردیتے ھیں؟ کیا یہي طریقہ ھے جس سے نوجوان تعلیم یافتہ حضرات دیني خدمات کیلیے راضي کیے جائینگے؟

خاکسار ضیاء الدین - ایم - اے - پروفیسر نظارۃ المعارف دھلي -

الہلال:

مولوي قیس صاحب در بھنگوي کا وہ مضمون عرصہ ھوا بغرض اشاعت پہنچا تھا لیکن چونکہ بہت طول طویل تھا اسلیے شائع نہ کیا جاسکا اور انھیں اطلاع دیدي گئي کہ صرف اسکا خلاصہ شائع ھوسکتا ھے - انھوں نے اصرار مزید کیا اور اختصار کي اجازت دي - چنانچہ بعد اختصار شائع کردیا گیا کہ ھر طرح کي رائیں بغیر کسي فریق کا ساتھہ دیے شائع کردیني چاھئیں - بہر حال ھم سمجھتے ھیں کہ حضرت مولانا محمود حسن صاحب قبلہ کي تحریر مبارک کي اشاعت کے بعد یہ امر واضح ھوگیا ھے کہ جس سختي کے ساتھہ مخالفانہ رائیں بعض حضرات نے دي ھیں' واقعیت اسکے خلاف ھے - موجودہ عہد قابلیتوں کے فقدان و قحط الرجال کا بتلایا جاتا ھے اور اس قسم کے کاموں کیلیے تو واقعي جامع حیثیات مبلغین کا بہت ھي قحط ھے - ایسي حالت میں چاھیے کہ کام کسي نہ کسي طرح شروع کیا جاے' اور اپنا معیار اتنا بلند نہ کیا جاے کہ کام کے آغاز کي نوبت ھي نہ آے - ھمارا خیال تو یہ ھے کہ خلوص و صداقت ھي سب سے بڑي چیز ھے اور اگر یہ ھو تو بہت سي علمي کوتاھیوں کي بھي تلافي کردیتي ھے -

مسلمان مستورات کي دیني ' اخلاقی' مذھبی حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کي کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو ھندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تھانوي نے خاص مستورات کي تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کي دیني و دنیاوي تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ھے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوي صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفي کا اردو میں لب لباب ھے - اور تمام اھل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ھے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ھیں - اور ھر قسم کے مسائل شرعیہ اور دینوي امور سے واقف ھو سکتے ھیں - اس نصاب کي تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کي ضرورت نہیں - اردو پڑھي ھوئي عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھي طرح پڑہ سکتے ھیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تھوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے ھیں - اور باقي حصوں کے پڑھنے پر قادر ھو سکتے ھیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھہ اسکي بھي تعلیم جاري کر دي جاتي ھے' اور قرآن مجید کے ساتھہ ساتھہ یہ کتاب ختم ھوجاتي ھے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاري ھے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ھوئي ھے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساتھہ ستر ھزار سے زیادہ شائع ھو چکي ھے - دھلي' لکھنؤ' کانپور' سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ھے - انکے علاوہ ھندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدھا جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکي ھیں' اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھي گئي ھے کہ نماز کے بعد اھل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ھیں اور ھر حصے کے ۹۶ صفحات ھیں اور ساڑھے ۳ آنہ قیمت -

حصہ اول الف با تا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصہ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل وترکیب

حصہ سویم روزہ' زکوۃ' قرباني' حج' منت' وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق' نکاح' مہر' ولي عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات' حقوق معاشرت زوجین' قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادي غمی میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصہ ھفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصہ ھشتم نیک بي بیوں کي حکایتیں وسیرت واخلاق نبوي -

حصہ نہم ضروري اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دھم دنیاوي ھدایتیں اور ضروري باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارھواں حصہ بہشتي گوھر ھے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ھیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ ھیں - پورے گیارہ حصوں کي قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ھے - لیکن پوري کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ویلو روانہ ھوگا' اور تقویم شرعي و بہترین جہیز مفت نذر ھوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹي کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا ھوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعي - یعني بطرز جدید اسلامي جنتري سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علي صاحب کے مضامین نے عزت بخشي ھے - دیندار حضرات کا خیال ھے کہ آجتک ایسی جنتري مرتب نہیں ھوئي قیمت ڈیرہ آنہ -

راقم

فقیر اصغر حسین ھاشمي - دارالعلوم مدرسۃ اسلامیۃ دیوبند ضلع سہارنپور

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں سر موجہ و خیال کا آتوی ذوبا ہوا ہے۔ جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا نہ کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب **وقار الملک** بہادر

جناب نواب حاجی **محمد اسحٰق** خانصاحب۔

جناب آنریبل سید **شرف الدین** صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید **اکبر حسین** صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی **ابو محمد عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی **محمد عبد الحلیم** صاحب **شرر** لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی

جناب لفٹننٹ کرنل۔ ڈاکٹر **زیڈ۔ اے۔ احمد** صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکریٹری آل انڈیا۔ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اُردوے مُعلّےٰ

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج ہندوستان میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہے کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا **تاج روغن گیسو دراز** ہے آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ اس میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہے اور عند الطلب پرچہ بھی روانہ کیا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے

ظاہر ہے کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی چاہے سر پھوڑ لے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے پھر ہندوستان سیلون برہما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دوربین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کلاہ ہوں پر ایک سر کا ہونا اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل سستا قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے۔ لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ (جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے) کی قیمت تو کم ہونیسے رہی اور اگر گیسوے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہوکر شانوں پر رہجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا۔

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلے سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

پہونچے نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندہ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انجام کے ساتھ خوشبوؤں کا جانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوئی ہو بلکہ مقابلةً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کر لینگے کہ **تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو** کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور دراصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ⅕ حصہ پہلے ہی سے بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی۔ تاہم۔

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بیموقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگا نا ملک کی ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی۔ جبکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد و اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون و یاسمین و عنبر و مروارید و بنفشہ فی شیشی ۱۲

تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی (۱۰)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ بذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں کو تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر بآسانی دستیاب ہوسکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے **ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچرنگ کمپنی دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

دیـــوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کي جان هے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بهترین مثالیں موجود هیں ' جسکی زبان کي نسبت مشاهیر عصر متفق هیں که دهلي اور لکهنؤ کي زبان کا عمده نمونه هے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر معتوي هے - اسکا شائع هونا شعر و شاعري بلکه یوں کهنا چاهیے که اردو لٹریچر کي دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا هے - حسن معاني کے ساتهه ساتهه سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها هے که جسکو دیکهکر نکته سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي هے -

مولانا حالي فرماتے هیں ...... " آینده کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع هونے کي بهت هي کم امید هے ...... آپ قدیم اهل کمال کي یادگار اور انکا نام زنده کرنے والے هیں -" قیمت ایک روپیه -

پته

عبد الرحمن' اثر - نمبر ١٦ - کرایه روڈ - ڈاکخانه بالیگنج - کلکته

جوهر سر ماهي

دماغ جو کل اعضائے رئیسه پر حکمراں هے - کمزور هوجانیسے تمام عصاب و دیگر اعضاء بهي کمزور هو جاتے هیں - اور مقوي دماغ کے جتنے نسخے هیں تمام قیمتي سے قیمتي هیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے هیں - لهذا یه ایک نو ایجاد دوا جو روئي مچهلي کے مغز سے امریکه میں تیار کیا گیا هے - دماغي کمزوریوں میں تیر هدف ثابت هوئي هے - مریضان امراض دماغي کو عموماً اور اطباء هندوستان سے خصوصاً گذارش هے که یه کثیر المنفعت دوا روز تین قطرے تین روز تک استعمال کرنے سے نسیان' سستي' اداسي' دماغ کا چکرانا' درد سر' اسهال' ضعف بصارت' دوران سر' کمي حافظه وغیره وغیره امراض میں فوراً فائده شروع هوجاتا هے' اور چند روز کے مداومت سے شفاء حاصل هوجاتي هے - ایک شیشي میں هزار قطرے هیں قیمت سع محصول ڈاک ایک روپیه آٹهه آنے -

Dr. T. Hosain, 6 Convent Lane,
Post Entally, Calcutta.

اپنا فاضل وقت روپیــه حاصل کرنے مین صرف کیجیــے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیه زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربه کاري کا خیال نه کیجئے - اگر آپ اپني آمدني میں ترقي کرنا چاهیں تو هملوگ آپکو مدد دیسکتے هیں - اتنا جتناکه تین روپیه روزانه چست و چالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا ہے - هر جگہه - هر مذهب - هر فرقه اور هر قوم کے هزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیه حاصل کرنے میں صرف کر رهے هیں - پھر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیــواسطے لکھیــں - اسکو چھوڑ نه دیں - آج هی لکھیں - اطمینــان شده کاریگران هر جگہــه .... کیــا کہتــے هیں ؟ پڑهیــے :

جھجر ضلع روهتک
۲۰ دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع

میںنے کل خط آپکا پایا جسکا مین ممنون هون - دو درجن جوڑہ مردانه جرابین حسب هدایت آنجناب ٹھیک بناکر روانه کرتا هون - یقین ہے که یه سب منظور هونگي - میں آپکے اس حسن سلوک کا ته دل سے شکریه ادا کرتا هوں - میں خوشی کیساتھه دریافت کننده کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریدارونکو همارا حواله دیں تو انکو بهي سفارش کرونگا - هم ان لوگونکو جو اسکے خواستگار هین سکھلا سکتے هین - میں آپکا ته دل سے شکریه ادا کرتا هون -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

گــنیــز و هیلــر ایــنــڈ کمپنــي ڈیپارٹمنٹ نمــبــر ۵۵، ۱۱-۲ لــنــڈ سی اسٹــریت - کــلــکتــه

Dept. No. 3.

ب

هر فرمـایش میں الهـلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لنڈن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ابھي چھپ کے نکلي هے اور تھوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اوراب دس ۱۰ روپیه - کپڑونکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر ہیں تمام جلدین دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنــه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ، یه دوا کل دماغي شکایتونکو دفع کرتي هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکسان مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمـال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتي هے - هسٹریه وغیره کو بھي مفید هے چالیس گولیونکي بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باه ایک بار کی دفع هو جاتي هے - اس کے استعمال کر تے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹھه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتي هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

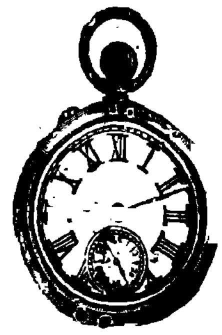
هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنون ، مرگی واله جنون ، غمگین رهنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابي ر مزمن جنون ، وغیره وغیره دفع هوتي - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبھي ایسا گمـان تـک بھي نهیں هوتا که وه کبھي ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس



همارے نئے چالن کي جیب گھڑیاں ٹھیک وقت دینے والي اور دیکھنے میں بھي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي هے -

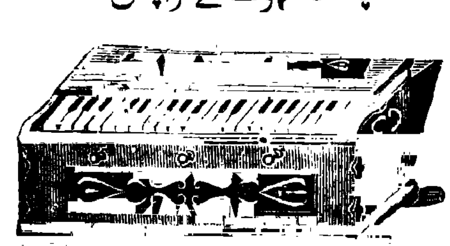
اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گھڑي کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیره روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چھه روپیه پندره آنه بانڈمنز کا نیکله مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن مترلین کلکته -

Competition Watch Company No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس



همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سرِدست فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگن کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹـري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پوررود کلکته -

Commercial Harmonium Factory N.o 10/3 Lover Chitpur Roud Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کھوئی هوئي قوت پھر دو باره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نهیں هوتي - مایوسي مبدل بعوشي کـر دیتي هے قیمت في شیشي دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

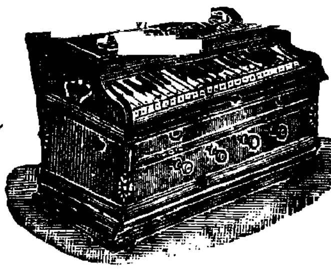
HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسی تکلیف اور بغیرکسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتي هیں - قیمت تین بکس آٹھه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنـکاری فلوت



تین سال کی گارنٹي

بهترین اور سریلی آواز کي هارمونیم سنگل ریڈC سے تک C یا F سے F تک

قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتھه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day. 34/1 Harkata Lane, Calcutta.

پچـاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سي - داس کا ایجاد کرده - آراِ لا سهائے - جومستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ، اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتي هے ، اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکلیف کے ساتھه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجھ عورتیں بھي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه -

سـوا ستهائے گولیـاں

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکھتي هے - کیسا هي ضعف کیوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوکه بیان سے باهر هے - شکسته جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ، اور طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کی قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey, 30/2 Harrison Road, Calcutta.

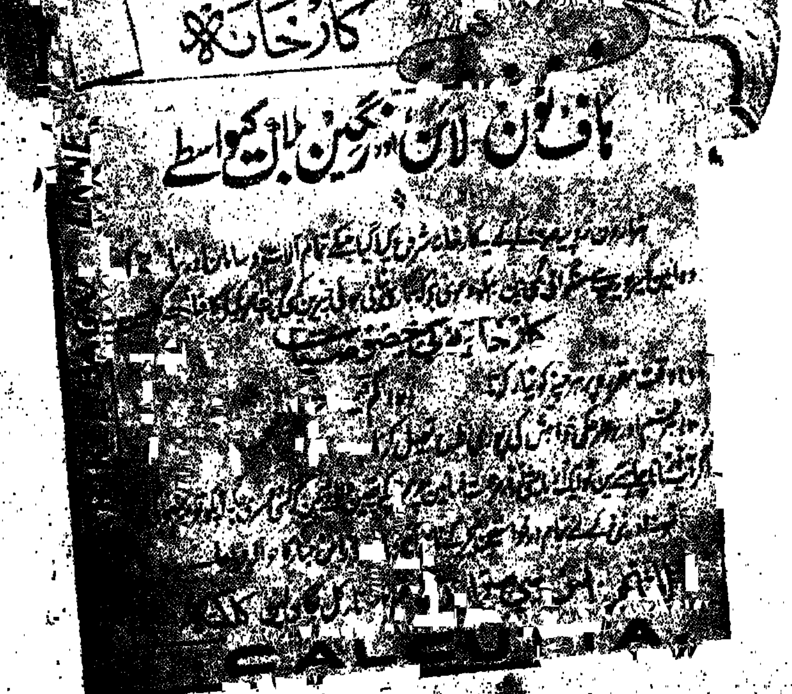
... وائـٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجه سے هوا هو دفع کردیتي هے ، اور کمزور قوی کو نهایت طاقتور بنادیتي هے - کل دماغي اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتي هے - یه دوا هرعمر والے کے واسطے نهایت هي مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سواے فائدہ کے

قیمت فی شیشي ایک روپیه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

[6]



علمی ن ۂ رہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنيف ھے - جس میں ھندوستان کے مشاھیر فقرا رعلما کے حالات ھیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ھے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ھیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاھور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحرير فرماتے ھیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ھے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ھے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ھیں اعلی درجہ کے ھیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ھیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ھندوستان میں پیدا ھوے -

(۳) گلشن ھند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرست نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ھے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ھے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ھے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ ھذا کے خصوصیات مذکور ھیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ھے کہ مذھب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ھے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ھے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد ھرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ھے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کی لا ثاني تصنيف جس میں حضرت عمر رضي الله عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ھے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوھاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ ھجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاھیر فقرا گذرے ھیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ھیں - مترجمہ مولوي عبد الغنی صاحب وارثي قیمت ھر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنيف جس میں دھلی کي تاریخ اور وھاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ھے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نہیں گئي ھے - اس کے آخیر میں ھندي عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھي مذکور ھیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اھتمام سے چھپوایا ھے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ھے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ھے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ھند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر ھندوستان کے متعلق لکھي گئي ھے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ھندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ھیں اُن کي تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ھیں خصوصاً مسلمانان ھند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ھے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ھند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ھند کے مفصل حالات منضبط ھیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ھے - حجم (۲۶۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاھیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاھیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ھیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیوڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے ھیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ھے - قیمت ھر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام ھمام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي ھیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا مین مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ھے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور ھیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دھلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ھے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے ھیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ھیں ' اور کئي ھزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائی گئي ھے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ھیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دھلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اھل دربار کا تذکرہ مذکور ھے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي ھزار کتابوں کي فہرست جس میں ھر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ھے - جس سے معلوم ھوتا ھے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ھیں اُنھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ھے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

ادارہ عبد الله خاں بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

الہلال

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

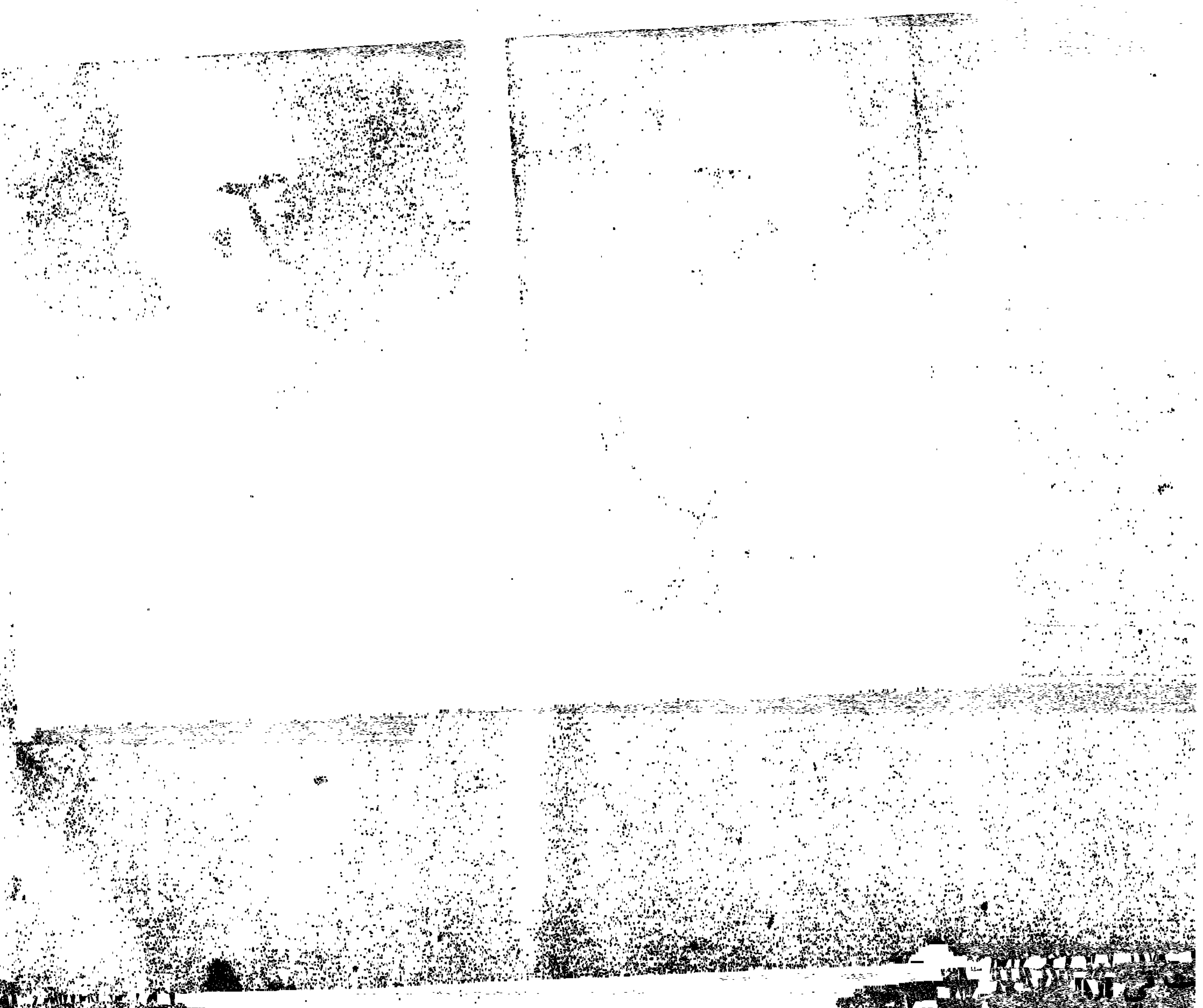
میر مسئول و مدیر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۳ — کلکتہ: چہارشنبہ ۲۲ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۴

Calcutta: Wednesday, June, 17. 1914.





اطلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹهه روپیه سالانه قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئله بغیر قیمت کے بڑهاے حل هو جائیگا - منیجر

شهبال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا هے - ادبي - سیاسي - علمي اور سائنٹفک مضامین سے پر هے - گرافک کے مقابله کا هے - هر صفحه میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چهپائي اور بهترین تالیف کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کا زنده تصویر دیکهنا منظور هو تو شهبال ضرور منگائیے - ملنے کا پته :

پوسٹ آفس فرح بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

استامبول - Constantinople

ایک سنیاسی مهاتما کے دو نادر تحایف

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل هوگئے هوں وه اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي هویا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈهانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ٤٠ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا هے - قیمت فی شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

الهلال کي شش ماهي مجلدات

قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں هے - بهت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجر)

جهان اسلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکي اور اردو - تین زبانوں میں استنبول سے شایع هوتا هے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا هے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتهٔ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت هے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کي گئي تو ممکن هے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته ادارة الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش نمبره صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

ایڈیٹر الهلال کي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۶۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یهاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبه مجهے ضرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱۵/۱ وین اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انهوں نے دي هیں ' اور میں اعتراف کرتا هوں که وه هرطرح بهتر اور عمده هیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي هے - مزید برآں مقابلهً قیمت میں بهي ارزاں هیں ' کام هي جلد اور وعده کے مطابق هوتا هے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر هنایت لائق و تجربه کار ڈاکٹروںکي تجویز سے اصلي پتهر کي عینک بذریعه وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بهي اگر اپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتهر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتهر کے قیمت ۶ روپیه سے ۱۲ روپیه تک - عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ' ناک چوڑي گولائي حلقه اور شائقین نهایت عمده اور دبیز مع اصلي پتهر کے قیمت ۱۵ روپیه - محصول وغیره ۶ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک وگهڑي ساز نمبر ۱/۱۵ وین اسٹریٹ ڈاکخانه ویلسلي - کلکته

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - سیدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئي هیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اسي کارخانه سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار ' صفائي ' ستهرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه هے -

فهرست ادویه مفت (خط کا پته)

منیجر هندوستاني دوا خانه دهلي

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 MCLeod Street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۲۴ | چہارشنبہ ۲۲ رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤
Calcutta: Wednesday, June, 17. 1914

الاسبوع

" مسئلۂ ندوہ " کے متعلق بعض بزرگوں نے ہمیں لکھا ہے کہ الہلال کیوں خاموش ہے ؟ کیا مقصود اصلي حاصل ہوگیا ؟

جواباً گذارش ہے کہ مقصود اصلي تو حاصل نہیں ہوا لیکن حصول مقصد کا جو عملي وسیلہ ہوسکتا تھا اور جو اس درجہ ضروري تھا کہ اسکي تلاش بھي کم از تلاش مقصد حقیقي نہ تھي ' الحمد للہ کہ وہ حاصل ہوگیا ہے - ۱۰ مئي کو مسلمانوں کي ایک ایسي عظیم الشان جماعت نے جو ہندوستان میں کسي اہم مسئلہ کیلیے یکجا ہوسکتي ہے ' ۹ - آدمیوں کي ایک کمیٹي منتخب کرلي ہے -

الہلال کا مقصد حصول نتائج ہے نہ کہ محض تسلسل مباحث و ہنگامۂ تحریر و نگارش - ایک با قاعدہ اور معتمد کمیٹي کے قائم ہوجانے کے بعد ہم نے یہي مناسب سمجھا کہ اب اسکے نتائج کا انتظار کریں ' اور دیکھیں کہ کیا صورت حال پیش آتي ہے ؟

دو ہي صورتیں ہیں جو ہمارے سامنے ہیں:

یا تو حضرات ندوہ اصلاحي کمیٹي کا ساتھہ دینے کیلیے طیار ہوجائینگے اور اسکے کاموں میں حارج نہونگے - یا (خدا نخواستہ) بعض نا سمجھہ اور نادان لوگوں کے طفلانہ خیالات سے متاثر ہوکر کوشش کرینگے کہ اپنے استبداد اور شخصیت کے آگے جماعت کي خواہشوں کو کوئي چیز نہ سمجھیں -

پہلي صورت میں انشاء اللہ مقصود اصلاح حاصل ہے اور کچھہ ضرورت نہیں کہ جو کام ایک کمیٹي کے ہاتھہ میں دیدیا گیا ہے وہ اخبار کے صفحوں پر لایا جاے -

لیکن اگر خدا نخواستہ دوسري صورت پیش آئي تو پھر مجبوراً ہم سب کا فرض ہوگا کہ " مسئلۂ اصلاح ندوہ " کي طرف پہلے سے بھي زیادہ متوجہ ہوں ' اور جو لوگ ناداني سے سمجھتے ہیں کہ ایک ایسي عظیم الشان جماعت کي منتخب کردہ کمیٹي کي قوت سے بآساني انکار کردیا جاسکتا ہے ' انہیں بتلا دیں کہ مثل اور بہت سي پچھلي رایوں کے انکي یہ راے بھي صحیح نہیں ہے ' اور ایک ایسي امید کو اپنے دماغ میں جگہ دینا ہے جس کا نتیجہ نامرادي کے سوا اور کچھہ نہ ہوگا -

---

ایسا کرنا نہ صرف اصلاح ندوہ ہي کیلیے ناگزیر ہوگا بلکہ اسلیے بھي کہ بہتر سے بہتر قومي اجتماع اور بڑا سے بڑا جلسہ جو کسي قومي مسئلہ کیلیے منعقد ہوسکتا ہے ' وہ وہي تھا جو ۱۰ مئي کو دہلي میں منعقد ہوا - پس ہر اُس شخص کا جو ہندوستان میں کام کرنا چاہتا ہے اور اپنے صدہا سیاسي و غیر سیاسي مقاصد کو محبوب رکھتا ہے ' فرض ہے کہ جماعت کي قوت کے تحفظ اور عام راے کے احترام کے بقا کیلیے اس جلسہ کي واقعي ہستي و وقعت کو ہر حال میں قائم رکھے ' اور ایک لمحہ کیلیے بھي ان لوگوں کي مہلک کوششوں کو کامیاب ہونے نہ دے جو محض اپنے وقتي اور شخصي منافع کیلیے آمادہ ہوگئے ہیں کہ کسي طرح اس جلسہ کي قوت سے انکار کردیں ' اور اس طرح مسلمانوں کو انکے اعمال حیات کے سب سے بڑے آلہ سے محروم کردیں -

---

پس ہم انتظار کر رہے ہیں کہ اصلاحي کمیٹي کو حضرات ندوہ کي جانب سے قطعي جواب کیا ملتا ہے ؟ اسکے بعد اپني راہ اختیار کرینگے -

ہم نے سنا ہے کہ طرح طرح کي کوششیں کي جا رہي ہیں کہ کسي طرح سعي اصلاح و اصلاح سے پہلے ریاست بھوپال اور ریاست رامپور کے ملتوي شدہ وظائف کھل جائیں - سنا ہے کہ اس غرض سے بعض لوگ بھوپال جائینگے -

لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ جن لوگوں نے ۱۰ - مئي کے عام قومي فیصلہ کا ساتھہ دینے اور اسکي مخالفت کے خیال خام سے باز آجانے کا ابتک اعلان نہیں کیا ' انہیں کیا حق ہے کہ وہ اُن اعانات کے لیے دست طلب بڑھائیں جو " تا وقت اصلاح " کي شرط کے ساتھہ ملتوي کر دي گئي ہیں !

بالاخر ۱۲ - جون کو " زمیندار لاہور " کي اپیل چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوئي - گورنمنٹ کي جانب سے مسٹر پٹ مین اور ایپلانٹ کي جانب سے مسٹر فضل حسین بیرسٹر اٹ لا پیرو کار تھے -

اس مقدمہ کیلیے انتظام کیا گیا تھا کہ مشہور مسٹر نارٹن کي خدمات حاصل کي جائیں - خود مسٹر موصوف کو بھي اس مقدمہ سے اسقدر دلچسپي تھي کہ وہ نہایت شوق سے لاہور جانے کیلیے مستعد تھے -

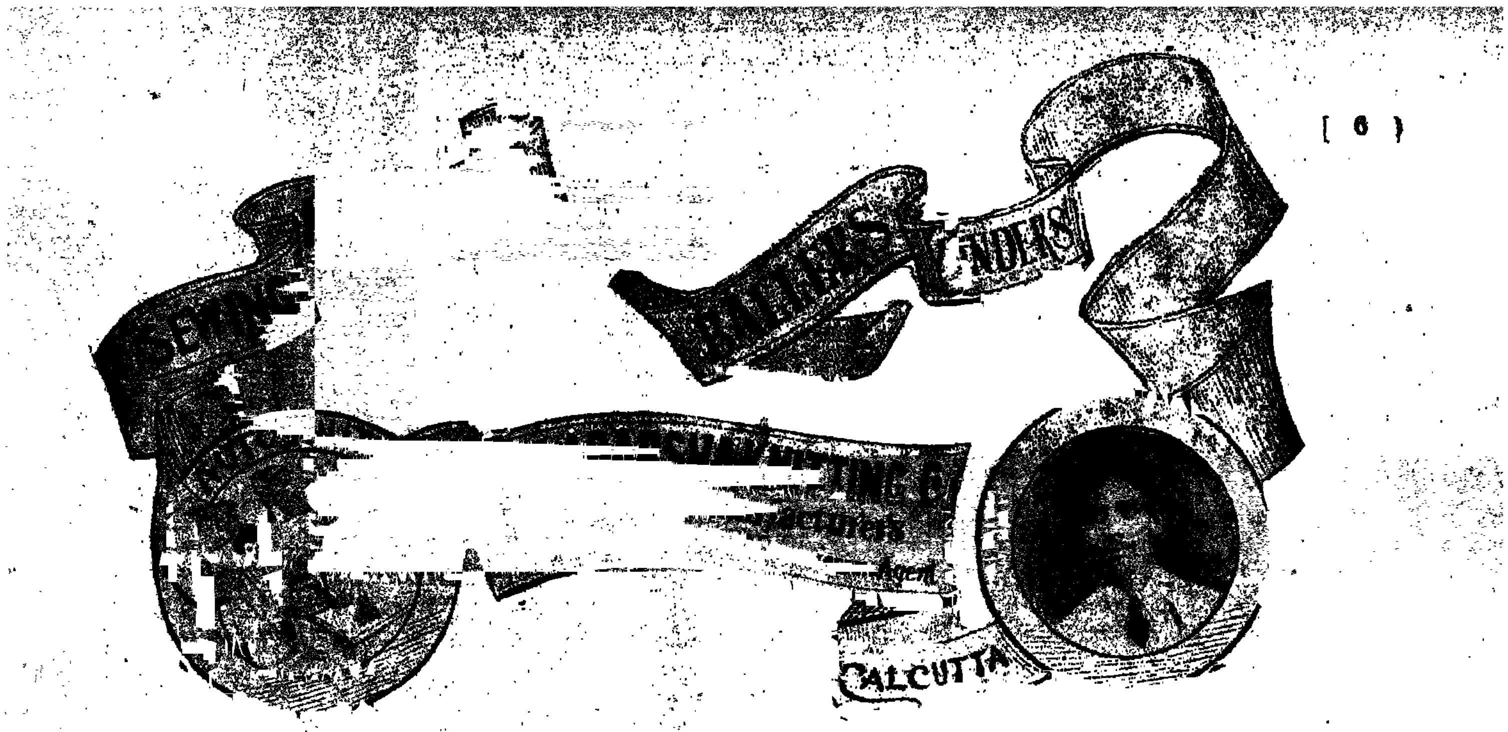
لیکن افسوس ہے کہ وقت پر اطلاع نہیں دیگئي ' اور ۱۵ - جون تک کیلیے وہ ایک دوسرے بڑے مقدمے کے واسطے روک لیے گئے -

---

کارروائي دو دن تک جاري رہي - اُن تمام مضامین کے قابل اعتراض حصوں پر بحث ہوئي جو دوسري ضمانت اور آخري ضبطي کا موجب قرار دیے گئے ہیں - ضمناً یہ مسئلہ بھي چھڑ گیا کہ " گورنمنٹ " کا مفہوم حقیقي کیا ہے ؟ وہ حکام و اشخاص جو ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں ' یا کوئي اور شے جو ایک بالا تر نظامي قوت ہے ؟

مسٹر فضل حسین نے بمبئي لا رپورٹ سے ایک مقدمہ کا فیصلہ سنایا جسمیں لکھا ہے کہ " گورنمنٹ کے خاص خاص افراد کے متعلق تنفر پھیلانا خود گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلانا نہیں ہے ' کیونکہ افراد آتے جاتے رہتے ہیں ' مگر گورنمنٹ ہمیشہ مستقل رہتي ہے "

فیصلہ ابھي محفوظ ہے - ہم آیندہ اشاعت میں تفصیلي طور پر لکھینگے -



تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاهتي ہے کہ هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کهیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار هوگي جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم هوا - آپکے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ هي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

اي - گرونڈ راؤ پلیکر - (بللاري) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کھم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي هوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماهواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

نواب نصیر الملک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا هوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم هوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھي کام کر رهي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتي مشین منگا کر هر شخص کو مفید هونے کا موقع دیتي ہے - میں ضرورت سمجھتا هوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

چند مستند اخبارات هند کی راے

—*—

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے هیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ هیں اور بناوٹ بھی اچھي ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوںسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا هوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سنگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

مسئلۂ مساجد و قبور کانپور

بنگال مسلم لیگ پرسوں شب کو مسلم لیگ بنگال کا ایک جلسہ منعقد ہوا' اور اسمیں یہ مسئلہ باقاعدہ پیش ہوا کہ ٥ - جون کے جلسے کی جو فرضی اور مصنوعی کارروائی اخبارات میں بذریعۂ تار بھیجی گئی ہے وہ کیوں بھیجی گئی اور کس نے بھیجی ؟

سکریٹری صاحب نے بیان کیا کہ انہیں اس تار کی کوئی خبر نہیں اور نہ کسی دوسرے ذمہ دار شخص نے لیگ کے دفتر سے بھیجا ہے !

بہر حال ایک با قاعدہ تجویز اسکے متعلق منظور ہوگئی ' اور قرار پایا کہ سکریٹری اسکی تغلیط اخبارات میں بھیجدیں -

جب اس تار کے مضمون کی مصنوعیت و کذب بیانی تسلیم کرلی گئی' تو اب ہمیں اس سے کچھ بحث نہیں کہ وہ تار کس نے بھیجا اور کیوں بھیجا ؟

مسئلۂ مساجد کی موجودہ حالت یہ ہے کہ ابتک کوئی با قاعدہ جواب ہز اکسلنسی کی جانب سے نہیں آیا ہے - غالباً جولائی کے پہلے ہفتہ میں کلکتہ تشریف لائینگے - یہ بالکل آخری فرصت ہے جو انکے سامنے ہے - امید ہے کہ وہ اپنی مشہور دانشمندی کا اس موقع پر بھی ایک یادگار نمونہ پیش کرینگے اور لیگ اور انجمن دفاع کے قائم مقاموں سے ملکر مسلمانوں کو انکی سب سے بڑی بیچینی کے طرف سے اطمینان دلا دیں گے -

---

مسلم یونیورسٹی ایسوسی ایشن کے متعلق گذشتہ اشاعت میں ہم نے خواہش کی تھی کہ صدر دفتر ١٥- جون کی جگہ کوئی دوسری تاریخ مقرر کردے تاکہ کافی لوگوں کو شریک کار ہونے کا موقعہ ملے - ہم نہایت خوش ہیں کہ اس سے قبل ہی مسٹر محمد علی کی درخواست پر ایک ماہ کی مہلت اور بڑھادی گئی ہے' اور اب آخری تاریخ الکٹوریٹ کے درج رجسٹر ہونے کی ١٥ - جون کی جگہ ١٥ - جولائی قرار پائی ہے - ہم سکریٹری کمیٹی کی اس فراخ دلی اور قابل تعریف مستعدی کے شکر گذار ہیں' اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اپنا انتہائی فرض ادا کر دیا - اب عام تعلیم یافتہ حضرات اور زمینداران و ٹیکس ادا کنندگان کا فرض ہے کہ اس مہلت سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور فیس داخلہ و سال اول بھیجکر بکثرت شریک کار ہوں -

ممکن ہے کہ بعض اصحاب کو خیال ہو کہ فیس کی بھی قید لگا دی گئی ہے - لیکن ایسا خیال کرنا بڑی ہی چھوٹے درجہ کی بات ہوگی - ان طبقوں کے حضرات کو ایسے منسوبات سے بھی اپنے تئیں محفوظ رکھنا چاہیے - دس روپیہ سالانہ کوئی ایسی بڑی رقم نہیں جو ٹیکس پیرز اور زمینداروں کیلیے قابل ذکر ہو -

ادنی قسم کا ہوانا سگار بھی دس روپیہ سیکڑہ سے کم میں نہیں آتا - کتنے ہی ارباب استطاعت ہیں جو ہر ماہ دو چار ڈبے ضرور ہی سگار کے پھونک ڈالتے ہونگے - یہی سمجھہ لیں کہ سال میں ایک سو سگار کم پیے !

ٹرانچی بائسکوپ کمپنی بعد کی خبروں سے معلوم ہوا کہ ٹرانچی کی جس سینی میٹو گراف کمپنی نے " عظیم " نامی قصے کی فلم دکھلا کر اسلام و پیروان اسلام کی دلازاری کی ایک نہایت شرمناک کوشش کی ہے ' اسکے مینجنگ ڈائرکٹر کا نام مسٹر گرین فیلڈ ہے -

بعض واقعات جو مقامی اینگلو انڈین معاصر میں شائع ہوے ہیں' انسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک نہایت سرکش اور مغرور آدمی ہے' اور نہایت بے پرواہی سے کہتا ہے کہ جن لوگوں کو میرے تماشے سے دکھہ پہنچتا ہو' وہ تماشہ گاہ سے نکل جائیں - ہم نے یہ پڑھکر کہا کہ سچ ہے - جس قوم کو اسکی قسمت نے اپنے تخت اقبال و عزت کے چھوڑنے پر مجبور کیا ہو' اسکے لیے اس شریر منیجر کا یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے کہ میرے تماشہ گاہ کو چھوڑ دو - اصل میں یہ سب باتیں قومی ذلت و ادبار کا نتیجہ ہیں - جو قوم ذلیل سمجھہ لی جاتی ہے ' اُسے مسلط قوم کا ہر ادنی سے ادنی فرد بھی ذلیل و حقیر سمجھتا ہے - اسکی کوئی ہستی ہی تسلیم نہیں کی جاتی - جذبات و معتقدات کا پاس کرنا تو بڑی بات ہے :

جرم منست پیش تو گر قدر من کم ست
خود کردہ ام پسند خریدار خویش را !

یہ واقعہ کوئی تازہ واقعہ نہیں ہے - غالباً سنہ ١٨٨٠ میں ایک تھیٹریکل کمپنی نے کسی مشنیری شخص سے ایک ڈراما لکھوایا تھا ' اور اُسمیں واقعۂ افک کی بنا پر ایک ابلیسانہ تہمت تراشی کی گئی تھی - اسی طرح گذشتہ سال دھلی میں بھی ایک کمپنی نے حضرۃ اسماعیل (ع) کے متعلق ایک فرضی قصہ کی فلم منگوائی اور پبلک میں اس سے سخت جوش پھیل گیا - قانون موجود ہے جو کہتا ہے کہ ہر مذہب کے جذبات کا پاس و لحاظ رہے - پینل کوڈ بھی ہے جسکی دفعہ ١٥١' ١٥٢' اور ٢٩٨ کہتی ہے کہ کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقے کی مذہبی توہین نہ کرے اور قوموں کو باہم اشتعال نہ دلایا جاے - بے طرفدار حکومت بھی اپنے دبدبۂ و سطوت کے ساتھہ قائم ہے اور اُسکے اصول حکومت کی پہلی سطر یہ ہے کہ کسی مذہب کی تحقیر و تذلیل نہو - یہ سب کچھہ ہے' تاہم اسکو کیا کیجیے کہ ان میں سے ہرشے بیکار ہے جب تک اُس سے کام لینے والے بھی اپنے اندر قوت نہ رکھتے ہوں - قومی ذلت و ادبار ایک ایسا زخم ہے جسکے لیے کوئی مرہم مفید نہیں ہوسکتا - قوت ہو تو پھر قانون کی بھی ضرورت نہیں - یہ روح حیات نہیں تو تمام چیزیں بیکار ہیں - مردہ لاش سامنے پڑی ہو تو مغرور اور سرشار نخوت قدموں کو ٹھکرانے سے کون روک سکتا ہے ؟ قانون بہت کریگا تو بعد کو سزا دیدیگا' لیکن جو شیشہ ٹوٹ چکا اُسکے جڑنے کیلیے مرہم پٹی بیکار ہے !

آہ ! تم نے قرآن کو بالکل بھلا دیا' جسنے ملکۂ سبا کی زبانی ان تمام مصائب کی اصلی علت پہلے ہی بتلا دی تھی : ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا' و جعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ و کذالک یفعلون ! (٢٧ : ٣٢)

مسٹر گرین فیلڈ تاہم مسٹر گرین فیلڈ کو معلوم ہونا چاہیے کہ زخمی شیر کو زخمی سمجھہ لینے میں تو کوئی غلطی نہیں ہے' لیکن زخمی شیر کو زخمی بھیڑیا سمجھہ لینا صحیح نہوگا - مسلمان اپنی غفلت و ترک عمل کے ہاتھوں خواہ کتنے ہی ذلیل و حقیر ہوگئے ہوں' تاہم ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی بے داغ زندگی کے متعلق ایسی ناپاک جسارتیں دیکھیں اور اپنے تئیں طاقت سے محروم پاکر خاموش ہو رہیں - دنیا میں گو سب سے بڑی طاقت حکومت و فرمان روائی سمجھی جاتی ہے' لیکن حکومت کے بغیر بھی دنیا میں بہت کچھہ ہوسکتا ہے اور ہوا ہے -

وہ اس قسم کی مفتریات پر محض اس وجہ سے غضبناک نہیں ہوتے کہ انکا مذہبی اعتقاد اس سے زخمی ہوتا ہے' بلکہ صرف اسلیے کہ سچائی کے عالمگیر اصول پر حملہ کیا جاتا ہے' اور محض افتراء اور بہتان کے ذریعہ اپنے مذہبی عداوت و بغض کا مقصد حاصل کرنے کی ناپاک کوشش کی جاتی ہے - وہ اپنے مخالفوں سے رعایت کے طالب نہیں ہیں بلکہ صرف سچ بولنے کے !

شذرات

دولـــۃ علیہ اور یـــونـان

جنـــگ کے آثار و عـــلائـــم

صديوں كي اسلامي آباديان لت گئيں' ظلم و غارت اور وحشت و سفاكي كا نشانه بنيں' لاكهوں مسلمان بے سروساماني كے ساتهه ترک وطن پر مجبور هوے' رياست هاے بلقان و يونان كي فوجي و غير فوجي جماعتوں نے أنكے ساتهه جو كچهه سلوک كيا' وه تمام عالم كو معلوم هے' اور اسكو ايک بار آورياد كرلينے كيليے سينت پيٹرز برگ كے نيم سركاري اخبار "نووي ريميا" كے نامه نگار موسيو مشكوف كا يه بيان كافي هوگا:

" آجتک كسي وحشي سے وحشي ملک و قوم نے بهي اپنے بے بس اور مظلوم محكوموں كو اس تباهى و بربادي اور وحشت و سفاكى كے ساتهه ترک وطن پر مجبور نه كيا هوگا' جسطرح هزاروں فاقه مست مسلمان عورتيں اپنے شير خوار بچوں كو گود ميں لي هوئيں اور چهوٹے بچوں كى انگلياں پكڑي هوئيں' ناگهانى فرار پر مجبور كي گئيں' اور جنكا وجود فى الحقيقت انسان كى محبت حيات كا ايک درد انگيز ترين نمونه هے - وه ان مصائب ميں گرفتار هو چكى هيں جن سے زياده تلخى موت ميں بهى نهوگى' تاهم موت سے بچنے كے ليے نئى زمينوں كو تلاش كر رهى هيں ! "

يه سب كچهه هوا اور هو رها هے' مگر نه تو " انساني مصيبت " كے مفهوم كا اس تمام عرصهٔ وحشت و سفاكي ميں خود يونان كو احساس هوا' اور نه يورپ كي دارالحكومتوں هي ميں اسے چنداں اهميت دي گئي -

ليكن اب جبكه اس قومي هجرة اور ترک وطن كا ايک خفيف سا سبق يونان كو ديا گيا اور تهريس و ايشياے كوچک سے يوناني نكلنے پر مجبور هوے' تو يكا يک دنيا كا گم گشته " اخلاق " پهر نمودار هو گيا - " انسانية " اور " انصاف و عدالة " كے فراموش شده الفاظ جنكے معاني كے سمجهنے كي اينهنس يا لندن و پيرس ميں كبهي كوشش نهيں كي گئي تهي' يكايک يونان كو ياد آگئے ' اور " ظلم و سفاكى " كا مرثيه جسكے غم آلود ترانوں كيليے سرزمين مغرب ميں كل تک ايک نا تمام آه بهي نه تهي ' اب اس درد و حسرت كے ساتهه شروع هوگيا كه عجب نهيں' يورپ كي وزارت خارجيه كي تمام مجلسيں صف ماتم بچها ديں' اور هر طرف سے آه و بكا كے نعرے بلند هوجائيں !

شايد آجتک دنيا كي نظر عبرة كيليے اس سے زياده دلچسپ تماشه كوئي نه هوا هوگا كه يونان' يعني گذشته دو سالوں كے سوانح مظلمه و حوادث اليمه كا يونان' اپنے ايک وزير كي زباني ۱۳ - جون كو يوناني چيمبر ميں اعلان كرتا هے : " ترک جس تشدد اور جبر كے ساتهه يونانيوں كو انكے گهرونسے نكال رهے هيں اسكي نظير تاريخ ميں نهيں مليگي - انكا اراده هے كه وه رعايا جو ايک زمانهٔ دراز سے وهاں بستي آئي هے' يكايک نكال باهر كي جاے " !

الله الله' يونان كي زبان بهي اب " تشدد اور جبر " كے لفظ سے آشنا هوگئي' اور اُسے بهي ايسے مظالم كي شكايت هے جسكي " نظير تاريخ ميں نهيں مليگي " ؟

ويل للمطففين الذين اذا اكتالوا على الناس يستوفون و اذا كالوا هم او وزنوا هم يخسرون ! الا يظن اولائک انهم مبعوثون ليوم عظيم ؟ (۸۳ : ۱)

كيا هي تباهي و بربادي هے ان لوگوں كيليے جو لوگوں سے اپنے ليے ليتے هيں تو پورا پورا ماپ كر ليتے هيں' ليكن دينے كا وقت آتا هے تو چاهتے هيں كه كم كركے ديں ! افسوس ! كيا انهيں اس بات كا كچهه خيال نهيں كه ايک بڑا هي سخت دن آنے والا هے' اور اسميں جواب دهي كيليے كهڑا هونا پڑيگا ؟

مسيحي دنيا نے اگر صداقت اور راست بازي ميں تمدن و علوم كي طرح اتنى ترقي نهيں كي هے كه مسلمان و مومن بن جاے' تو كاش وه مسيح هي كي سچي پيرو هوجاتي جسكا مقدس قول متي نے هميں سنايا هے : " تو اپنے بهائى كے ساتهه وهى كر جو تو چاهتا هے كه وه تيرے ساتهه كرے " !

۱۲ - سے ۱۴ - تک كى تار برقيوں سے معلوم هوتا هے كه حكومت يونان يونانيوں كى جلا وطني كے واقعه كو نهايت رنگ آميزي كے ساتهه شائع كر رهى هے - چهه جهاز يونانى جلا وطنوں كو جزائر ايجين ميں پهنچا رهے هيں - بيس هزار سے زياده ايشياے كوچک سے ايران چلے آئے هيں - پچاس هزار كے قريب وسط ايشيا كے سواحل پر آمادهٔ سفر هيں -

ليكن جو تار ۱۲ كو قسطنطنيه سے آيا هے' اس سے معلوم هوتا هے كه يوناني اظهارات كو باب عالي كے اندر چنداں اهميت نهيں دي گئي - طلعت بے نے اعلان كيا هے كه بلا شبه ايوالي ميں بعض ترک افسروں سے كچهه زيادتي هوئي تهي ليكن انهيں موقوف كرديا گيا - باقي تشدد اور سختي كے جو اظهارات اينهنس سے كيے جا رهے هيں' وه مبالغه آميز هيں !

۱۴ - كا تار هے كه يونان كے سفير نے باب عالي ميں ايک نوٹ پيش كيا هے جسميں لكها هے كه اگر تشدد كا انسداد نهوا تو اسكے نتايج كے هم ذمه دار نهيں !

يوناني وزير اعظم نے تقرير كرتے هوے كها كه اگر حالات ميں تبديلي نه هوئي تو يونان فقط رونے هى پر اكتفا نهيں كريگا ! -

بهر حال تركى اور يونان كے ايک قريبي جنگ كا جو ظن غالب تمام يورپ ميں كيا جا رها تها' يقين كيا جاتا هے كه اسكے سريع النتائج آثار شروع هوگئے هيں' اور جونهي دولت عثمانيه كے آخري جنگي جهاز بوسفورس ميں پهنچ جائيں گے' اعلان جنگ هو جائيگا -

اصل يه هے كه جس دن سے پرنس سعيد حليم كي وزارت نے اپنے تعجب انگيز اور محير العقول عسكري انتظامات اور فوري اصلاحات شروع كيں' اور پهر جس دن سے انور پاشا كي وزارت جنگ كا اعلان هوا' اُسي وقت سے يه امر قطعي سمجهه ليا گيا تها كه ان طياريوں كا مقصود يقيناً كوئي قريبي جنگ هے اور تركي نے فيصله كرليا هے كه حكومت كي بقيه هستي كو برقرار ركهنے كيليے ايک مرتبه اور ميدان جنگ ميں نكلے اور اپنے نئے بحري همسايه سے ايک فيصله كن مقابله كرلے : وما تشاؤن الا ان يشاء الله - ان الله كان عليماً حكيما -

الهلال

۲۲ رجب ۱۳۳۲ هجری

ادبیات

تاریخیه

مرزا غالب مرحـوم کا غیر مطبوعـه کـلام

مصائب غدر' قلعهٔ معلی کي تباهي ' وفاداري و بغاوت کي ایـک قـدیمي حـکایت !

مرزا غالب مرحوم کا سال وفات " آہ غالب بمرد " هے - یعني سنهٔ ۱۲۸۵ هجري -

اس لحاظ سے في الحقیقت انکا شمار موجودہ عصر جدید کے عهد میں هونا چاهیے - هندوستان میں پریس سترهویں صدي عیسوي کے اواخر میں رائج هوچکا تها اور غدر سے پہلے خود دهلي میں حاجي قطب الدین وغیرہ تجار کتب نے بعض پریس قائم کردیے تهے - پس انکو اپني تصنیف و تالیف کیلیے ابتدا هي سے پریس موجود ملا ' اور اپنے حاصل عمر کو اشاعة و طباعة کیلیے غیروں پر چهوڑکر دنیا سے چلے جانے کي مصیبت سے دو چار هونا نه پڑا جو في الحقیقة ... کسي صاحب کمال کیلیے زمانهٔ گذشته کي سب سے بڑي مصیبت اور سب سے بڑا جانکاہ صدمه رها هے -

انکی کلیات نظم و نثر اور مکاتیب و رسائل اردو و فارسي کي تمام کتابیں باستثناء اردوے معلی (جو انکے انتقال کے بعد مرتب هوئي) انکي زندگي میں خود انهیں کي زیر نگراني شائع هوچکي تهیں - دیوان فارسي غالبـاً سب سے پہلے مطبع اودہ اخبار لکهنو (نولکشوري پریس) میں خود چهپوایا - اسي طرح پہلے مهر نیمروز' پهر مع دستنبو و مکاتیب فارسیه باسم پنج اهنگ شائع کي - قاطع برهان ' درفش کاویاني ' نامهٔ غالب ' تیغ تیز وغیرہ دهلي میں چهپوائیں - دیوان اردو بهي غالباً پہلے مطبع اودهه اخبـــار میں اور پهر مکرر سه کرر دهلي و لکهنو میں چهپوا کر شائع کیا -

لیکن معلوم هوتا هے که آخري زمانے میں جسقدر اردو کلام کها گیا' وہ نئے ایڈیشنوں میں داخل نهیں هوا - جو پهلا ایڈیشن غدر سے پہلے دهلي میں چهپا تها ' اسي کي نقلیں چهپتي رهیں - بخلاف کلیات نظم فارسي کے جسکا پهلا ایڈیشن اور موجودہ

ایڈیشن ' دونوں میرے پاس موجود هیں ' مگر دونوں کے قصائد و غزلیات و قطعات وغیرہ کي تعداد میں بهت بڑا فرق هے - پہلے ایڈیشن میں ملکهٔ وکٹوریا کي مدح کا قصیدہ :

دور روزگارها نتواند شمار یافت
خود روزگار انچه دریں روزگار یافت

اور ۳۳ - واں قصیدہ سر اکلینڈ کالون والا :

بهرکس شیوهٔ خاصي در ایثار ست اروانی
ز من مدح و ز لارڈ ایلـن بر اگنجینه افشاني

اور لارڈ کینینگ کے دربار آگرہ اور عطاے خطابات کي تبریک :

ز سال نو دگر ابے بروي کار آمد

وغیرہ قصائد هیں - اسي طرح سر سالار جنگ اعظم کي مدح کا مشهور قصیدہ :

شرطست که داستان نه گویم

بهي نهیں هے که یه غدر کے بعد لکها گیا -

اس سے معلوم هوتا هے که فارسي کلیات نظم کے هر ایڈیشن میں نیا کلام شامل کردیا جاتا تها -

مگر افسوس که اردو دیوان کي قسمت اس بارے میں نارسا رهي اور نیا کلام اسمیں شامل هوتا نه رها - اسکا ثبوت وہ متعدد غزلیں ' قطعات ' رباعیاں ' اور بعض اردو قصائد هیں جو بعض حضرات کے پاس قلمي موجود هیں اور مطبوعه دیوان میں انکا پتـه نهیں -

اس قسم کے غیر مطبوعه کلام میں سے دو اردو رباعیاں میں نے اُس مطبوعه نسخه کے حاشیه پر خود میرزا صاحب کے هاتهه سے لکهی هوئي دیکهي هیں' جو انهوں نے خواجه فخر الدین حسین دهلوي مصنف سروش سخن کو دیا تها - اور دو قصیدے ' دو قطعے ' ایک قطعهٔ تاریخ ' تین غزلیں دیوان اردو کے اُس قلمي نسخه میں هیں جو نواب سعید الدین احمد خانصاحب طالب رئیس دهلي کے پاس موجود هے - اس مرتبه دهلي میں وہ نسخه چند دنوں تک میرے پاس رها اور میں نے تمام غیر مطبوعه کلام کي نقل لیلی - اسکے لیے میں نواب صاحب موصوف کا شکر گذار هوں -

ان نظموں میں اُردو کا ایک مختصر قصیدہ هے جسے آج بسلسلهٔ ادبیات شائع کیا جاتا هے - یه بالکل نئي چیز هے اور عـلاوہ غیر مطبوعه هونے کے اس سے مرزا مرحوم کے حالات و سوانح پر بهي مزید روشني پڑتي هے -

(قصیـدہ)

اس قصیدے کے پڑهنے سے معلوم هوتا هے که اُس زمانے میں کوئي سرکاري دربار ۱۳ - جنوري کو منعقد هوا تها جسمیں حسب معمول مرزا صاحب کو بهي مدعو کیا گیا - لیکن جب وهاں پهنچے تو انکي عزت قدیمانه کے مطابق نشست و ترتیب کا کوئي انتظام نه تها - حتی که انهیں نهایت هي ادنی صف میں کرسي ملي یه دیکهکر سخت متاسف هوے که قدیمي باتیں خواب و خیال هوگئي هیں :

اُس بزم پر فـروغ میں اس تیرہ بخت کو
نمبـر مـلا نشست میں از روے اهتـمـام

" از روے اهتمام " یعنے از روے قاعدۂ و ترتیب دربار جسمیں یه بهت پیچهے اور عام صفوں میں بٹهاے گئے هونگے -

اس حالت کو دوسروں نے بهي محسوس کیا اور اشارے هونے لگے :

دربار میں جو مجهپه چلي چشمک عوام !

الحمد لله که پیغمبر اسلام کي زندگي بائبل کے یسوع کي طرح ایک مجهول و مخفي زندگي نہیں هے جسکي زندگي کے تیس سالوں میں سے صرف آخري دو سالوں کے متفرق حالات دنیا کو معلوم هوے هیں' اور وہ بهي اسقدر بے اصل' باهم متضاد' باهمد گر معارض' مختلف الروایة' اور توهم آمیز هیں که انکي تصحیح و تطبیق سے عاجز آکر امریکه کے بعض آزاد حلقوں نے سرے سے یسوع کے وجود هي سے انکار کردیا هے ! اس کرۂ ارضي پر صرف پیغمبر اسلام هي کي زندگي ایک تنها زندگي هے' جو ایک کهلي هوئي کتاب کي طرح تیرہ سو برس سے دنیا کے سامنے هے' اور اسکي حیاة مقدسه و مطهرہ کا ایک چهوٹا سا واقعه بهي مخفي و مستور نہیں هے !

وہ نه تو یسوع کي طرح اپنے ملک سے آغاز عمر هی میں مفقود الخبر هوگیا' نه اُس نے مصر کي متمدن و عیش پرست آبادیوں میں ایک طویل و مجهول زندگي بسر کی' اور نه هي اُس نے یسوع کی طرح اپني زندگي کا حصۂ شباب اور امتحان و آزمایش کا سب سے بڑا دور دنیا کي نظروں سے اوجهل رهکر صرف کیا - جس طرح اسکي واضح اور سادہ تعلیمات میں تثلیث و کفارہ کے سے عقل دشمن رموز هین نہیں' بالکل اسي طرح خود اسکي زندگي میں بهي یسوع کے سي ساله اسرار حیات کي طرح کوئي راز نہیں - وہ انسانوں میں رها اور ایک کامل ترین انسان کي بے داغ اور معصوم زندگي بسر کي - جس طرح اسکي زندگي اُس وقت سب کے سامنے تهي' اسي طرح آج بهي سب کے سامنے موجود هے !

پس ایک ایسي عالم اشکارا زندگي کیلیے جو دو پهر کے سورج کي طرح سب کے سامنے هو اور جسکي زندگي کي کوئي بات بهي غیر معلوم نه رهي هو' جهوٹے قصے گڑهنا اور انهیں علانیه تماشه گاهوں میں دکهلانا' نه صرف کسي خاص قوم هي کے جذبات کي تذلیل هے' بلکه في الحقیقت بیسیوں صدي کي ادعائي روشني کے اندر اخلاق کو ذبح کرنا اور راستي و حقیقة کو علانیه شیطان کے مذبح پر قربان کرنا هے - یه انسان کے اخلاقي موت کا ایک ناپاک منظر هے جسپر کوئي راستي پسند انسان ماتم کیے بغیر نہیں رهسکتا !

اگر ان لوگوں کو قدیم زمانے کے مشهور اور عظیم المرتبۃ انسانوں کے متعلق شرمناک حکایتوں کے دیکهنے کا شوق هے' تو اس ابلیسی مکر و افتراء کي جگهه کیوں نہیں اُن واقعي قصوں اور مستند حکایتوں کے عظیم الشان ذخیرہ کی طرف بڑهتے' جو خیر سے خود بائیبل کی کي مجلدات کے اندر موجود هے' اور جو اُس پر فخر تاریخ مسیحیت کے علاوہ هے جسکی اخلاقی فتح مندیاں پہلی صدي عیسوي سے لیکر پندرهویں صدي تک برابر جاري رهیں' اور جو در اصل انسانی نفس پرستی و بهیمیت کی ایک ایسي مکروہ سرگذشت هے' جسکي نظیر دنیا کي وحشي سے وحشي قوموں میں بهي نہیں ملسکتي -

جس زندگي کے تیس سال مجهول و غیر معلوم هیں' وهي پر اسرار زندگي ایسي حکایتوں کیلیے زیادہ موزوں هوسکتي هے - اگر کسي وجه سے اسے مستثنی کردیا جاے' جب بهي اُن هزارها مسیحي ولیوں اور مقدس پیشواؤں کی خانقاهوں کے اخلاقي اسرار و خفایا بے حد و شمار هیں' جو گذشته ایک هزار سال تک تمام مسیحي یورپ میں خدا کے اکلوتے بیٹے کي اخلاقي وراثت کے مالک رهے هیں' اور روم اور هسپانیه کے چرچوں کي تاریخ تو ابهی دنیا سے محو نہیں هوئی هے !

هم آیندہ کسي قدر تفصیل سے اس موضوع پر لکهینگے' اور مسٹر گرین فیلڈ کے تماشه گاہ کیلیے بعض دلچسپ قصص و حکایات کا ذخیرہ پیش کرنے کي کوشش کرینگے تا که وہ انمیں سے چند دلچسپ روایات چهانٹ کر فلم بنا نے کیلیے ولایت روانه کر سکیں - وہ " عظیم " کے فرضي قصے کي طرح محض افتراء و کذب پر مبني نهونگي' بلکه مقدس نوشتوں اور تاریخ کلیسا کے مسلم واقعات سے اخذ کي جائیں گي جنکي تصدیق خود مسٹر گرین فیلڈ کے روحاني آباء و اجداد کر چکے هیں -

آخر میں هم کهدینا چاهتے هیں که اسلام حضرة مسیح علی نبینا و علیه الصلواة والسلام کا احترام کرنے میں تنگ دل نہیں هے یه جو کچهه لکها جاتا هے اس سے مقصود صرف بائبل کے پیش کردہ یسوع کي زندگي هے - جو لوگ کانچ کے گهر میں رهکر لوهے کے ستونوں پر پتهر پهینکتے هوں انهیں اپني هستي کي قوت بهي معلوم هوجاني چاهیے -

---

پـریس ایکٹ

کانگریس کا ڈیپوٹیشن انگلستان میں مجوزہ اصلاحات انڈیا کونسل کے متعلق سعي و جهد کرنے کے علاوہ پریس ایکٹ کے متعلق بهي قابل قدر خدمات انجام دے رها هے - حال میں مسٹر مظهر الحق نے پریس کانفرس کے سامنے اس ایکٹ کے متعلق ایک مفصل تقریر کي تهي جسکا خلاصه هم درج کرتے هیں :

" میں قانون مطابع سنه ۱۹۱۰ کے عملي نتائج پریس کانفرنس کے سامنے بیان کرنا چاهتا هوں - سنه ۱۹۱۰ ع میں هندوستان میں ایسے جرائم کی کثرت هو رهي تهي جن میں جبر و اشتداد سے کام لیا گیا تها - اس وقت مناسب خیال کیا گیا که اخبارات کي تحریروں پر سرکاري نگرانی قائم کي جاے - لارڈ منٹو کی اصلاح یافته کونسل کا سب سے پہلا کام یهي تها - مگر جو قانون نافذ کیا گیا وہ اس قدر سخت تها که سر لارنس جنکسن کا (جن کا ممتاز ترین ججوں میں شمار کیا جاتا هے) قول هے که بائیبل جیسي مقدس کتاب بهي اس قانون کي گرفت میں لائي جا سکتي هے - اس زمانه میں جو لوگ وائسراے کي کونسل میں اهل هند کي طرف سے قائم مقام تهے وہ بهي سخت شش و پنج میں تهے - اُنهیں اس امر کا علم تها که اخبارات کي شورش انگیز تحریروں پر نگراني رکهنے کي ضرورت هے - مگر وہ اس کے ساتهه اس بات کے بهي خواهشمند تهے که هماري جائز آزادي میں کسي طرح کا فرق نه آنے پائے - اگرچه اس بارہ میں حکام کو مطلوبه اختیارات عطا کردیے گئے' مگر اس امر کي بهي کوشش کي گئی که جن لوگوں پر اس قانون کا اثر پڑتا تها انهیں اس امر کا اختیار دیا جائے که عمال کي کارروائي کے جائز یا حق بجانب هونے کی آزمایش کرسکیں - مسٹر سنہا نے جو اس زمانه میں قانوني ممبر تهے' اس بات کي دهمکي بهي دي تهي که اگر اس ایکٹ میں اس مضمون کي شرط داخل نه کي گئي اور اهل هند کو هائي کورٹوں میں اپیل کرنے کا اختیار نه دیا گیا تو میں استعفا دیدونگا -

بدقسمتي سے وہ خطرے بعد میں صحیح ثابت هوے - اس ایکٹ کي تحت میں اس قسم کي کارروائي عمل میں لائي گئي جسکا قانون وضع کرتے وقت کسي کو وهم وگمان بهي نه تها - مثال کے طور پر اخبار کامریڈ دهلي کا معامله پیش کیا جاسکتا هے جسنے بدقسمتي سے ایک پمفلٹ کو جو یورپ میں شائع کیا گیا تها دوبارہ چهاپ دیا - گورنمنٹ هند نے ظاهر کیا که اس پمفلٹ کي اشاعت سے هز مجسٹي کي مسیحي رعایا کي توهین و تذلیل مقصود هے - اس بنا پر اس نے اخبار کامریڈ کے وہ تمام پرچے جن میں پمفلٹ شائع کیا گیا تها' سرکاري طور پر ضبط کرلیے - حکام کي اس کارروائي کا هائیکورٹ کلکته میں مرافعه کیا گیا - هائیکورٹ کے تین ممتاز ججوں نے جنمیں سر لارنس جنکسن بهي شامل تهے' اپیل کي سماعت کي اور یه فیصله کیا که هماري راے میں ایڈیٹر کامریڈ نے کسي جرم کا ارتکاب نہیں کیا هے' بلکه اس پمفلٹ کو دوبارہ چهاپنے میں ایک قابل تعریف مقصد اُسکے پیش نظر تها -

کیا انگریزي قوم کا کوئي فرد ایک دن کے لیے بهي اس قسم کے قانون کو قلمروے برطانیه کي سٹیچوٹ میں رکهنا گوارا کرسکتا هے ؟

و اجلال کے سوا کسی مصیبت کا کبھي تصور بھي نہیں ھوا تھا ' اور جو ھمیشه اُن کروروں انسانوں کو جنکي آبادیاں کابل کے کوھستان سے لیکر آسام کے جنگلوں تک پھیلي ھوئي تھیں ' اپنے سامنے سربسجود پاتے تھے ' کون تھا جو سنگ و آھن کا دل و جگر پیدا کرکے بھي یه دیکھه سکتا تھا که وہ چوروں اور ڈاکوؤں کي طرح گلیوں میں مارے جائیں' اور انکي لاشیں اُس عظمت رفته کا افسانۂ ماتم سنائیں ' جو چند روز پیشتر تک دنیا میں صرف اُنھی کیلیے تھي ؟

غدا سمراً بین الانام حدیثهم
وذا سمر یدمي المسامع کالسمر !
تحیـۃ مشتاق و الف ترحـم
علی الشهداء الطاهرین من الوزر !

ان الملوك اذا دخلوا قریۃ ' افسدوها جعلوا اعزۃ اهلها اذلۃ وکذ لك تفعلون (۲۷ : ۳۴)

لیکن یه سب کچھه دیکھنے اور سننے کیلیے مرزا غالب دھلي میں زندہ تھے اور دیکھتے رھے تھے - یه وہ حوادث ھیں جن پر غیروں کي انکھوں سے بھي آنسو نکل آتے ھیں - ممکن نه تھا که مرزا غالب جیسے غم دوست شاعر نے یه سب کچھه دیکھا ھو اور اسکے دل و جگر کے تکرے تکرے نہو گئے ھوں !

گو ضرورت و احتیاج نے اُنھیں انگریز حکام اور گورنروںکي چوکھٹوں پر گرادیا تھا اور مدحیه قصائد لکھوائے تھے' تاھم " مرزا صاحب مشفق و مہربان " کے خطابات اور ساتھه ستر روپیه کا خلعت اُس زخم کاري کا مرھم تو نہیں ھوسکتا تھا جو حوادث غدر سے انکے دل پر لگا ھوگا ؟ ایک ضعیف الارادہ انسان وقت و احتیاج سے مجبور ھوکر صدھا باتیں اوپرے دل سے کر بیٹھتا ھے مگر کچھه اس سے دل کے اصلي محسوسات و جذبات مت نہیں سکتے - علی الخصوص ایسے حادثۂ کبریٰ اور مصیبۃ عظمیٰ کے موقعه پر جسکو دیکھکر بڑے بڑے غدار و ملت فروش دلونسے بھي آھیں نکل گئي ھونگي !

(الزام بغاوت !)

چنانچه معلوم ھوتا ھے که ان سب باتوں کا جو اثر ایک مسلمان ھندوستاني کے قلب پر پڑتا تھا' مرزا مرحوم پر بھي پڑا' اور اُنکي غیرت و حمیت نے گوارا نه کیا که فتح دھلي کے بعد فاتح حکام کے سامنے جاکر خوشامد و عاجزي کریں' اور اُس عیش و نشاط تازہ کا تماشه دیکھیں جو دھلي مرحوم کي بربادي و تباھي کے غم و ماتم سے حاصل کي گئي ھے - وہ خود ھي کہه چکے تھے :

ھر جادہ که از نقش پئے تست به گلشن
چاکیست بجیب ھوس انداختـۂ ما !

انکے تعلقات حکام انگریزي کے ساتھه ابتدا سے خوشامدانه رھے تھے - انکا وظیفه اُنھي کے ھاتھه میں تھا - اس کمبخت وظیفه کے واگذار کرنے کیلیے اُنھیں بیسیوں قصیدے انگریزونکي مدح و ثنا میں اس جوش سے لکھنے پڑے گویا اکبر و جہانگیر کي مداحي ھو رھي ھے ! پھر وقت بھي ایسا پرآشوب تھا که مارشل لا جاري تھا' اور سولي کے تختوں اور درختوں کي ٹہنیاں ھمیشه لاشوں سے بھري رھتي تھیں - ان حالات کي وجه سے وہ بڑي ھي مجبوریوں میں پھنس گئے تھے - تاھم انکي طبیعت کچھه اسطرح بیزار ھوئي که فتح کے بعد قلعه میں وفاداران سرکاري جمع ھوے - انعامات و سندات ملیں - اُن تمام لوگوں نے بڑي بڑي کوششیں کرکے اپنے تئیں نمایاں کیا جنھوں نے غدر میں حصه نہیں لیا تھا اور اسکے صلۂ و اکرام سے مالا مال ھوے' مگر مرزا غالب اپنے بیت الحزن سے نه نکلے' اور کسي حاکم کے آگے جاکر اسکا منتقم و قاھر چہرہ نه دیکھا !

بعد کو اپني بریت کیلیے اُنھوں نے اس عدم حاضري کے بہت سے وجوہ بیان کیے تھے ' مگر اصل حقیقت یہي تھي که دل دردمند کے ھاتھوں پانوں بندھگئے اور مصلحت و ضرورت کي عاقبت اندیشیونکی بھي کچھه نه چلي ' بعد کو ھوش آیا تو عذر بنا کر پیش کرنے پڑے -

نتیجه یه نکلا که سرکاري حلقوں میں عام طور پر اس ھندوستان کے سب سے بڑے شاعر کي نسبت ٹھیک اسي طرح " غیر وفاداري " کا یقین ھوگیا ' جس طرح آجکل بہت سے نثر نویسوں کي نسبت یقین کیا جاتا ھے جو اپنے دلي جذبات و حسیات کے ھاتھوں مجبور ھیں - اُنکي وہ پنشن بھي بند ھوگئي جو اُنکي زندگي کا اصلي آذوقه تھي اور چند جام ھاے " فرنج " گلاب آمیز (۱) کا وسیله تھي - انگریزي درباروں میں پرسش و طلب اور عام تعلقات لطف و نوازش بھي یک قلم موقوف ھوگئے اور پوري طرح نیم باغیوں میں شمار ھونے لگا !

مرزا مرحوم کیلیے یه حالت بڑي ھي سخت مصیبت تھي - ایک شاعر ان کڑي منزلوں کا مرد نہیں ھوسکتا - انوري نے صاف کہدیا ھے :

حکیم و شاعر و ملا چگونه جنگ کنند ؟

قلعه کے برباد ھونے سے وہ چند روپیے بھي جاتے رھے جو به تعلق تاریخ نویسي و شاعري ملا کرتے تھے - اسپر سرکاري وظیفه کا بند ھو جانا قیامت تھا - شام کي سرشاري اور صبوحي کي خمار شکني دونوں سے محروم ھوگئے - ساري زندگي آزادانه داد و ستد اور یک گونه فارغ البالي میں بسر ھوئي تھي - اب فاقه مستي تک نوبت پہنچ گئي' اور صرف دوستوں اور شاگردوں کي خدمت گذاري پر دن کٹنے لگے - اس زمانے کے خطوط اردوے معلیٰ میں موجود ھیں - انسے معلوم ھوتا ھے که زندگي سے تنگ آگئے تھے اور سرکاري وظیفه کي واگزاري اور الزام بغاوت سے بریت کیلیے بڑي بڑي کوششیں کرتے تھے -

(غیر مطبوعه قصیدہ)

یه زمانه تین سال تک رھا اور صفائي کي کوئي کوشش سود مند نه ھوئي - معلوم ھوتا ھے که اردو کا یه غیر مطبوعه قصیدہ بھي اسي زمانے سے تعلق رکھتا ھے - دربار و خلعت کا نه ملنا ' نذر وغیرہ کا سلسله بند ھو جانا ' قدیمي عزت و احترام کي یاد ' اپني بے آبروئي و بے عزتي پر حسرت و افسوس ' یه تمام باتیں جو اسمیں پائي جاتي ھیں ' صرف اسي زمانے کي شکایتیں ھوسکتي ھیں - غالباً لارڈ کیننگ نے جنوري سنه ۱۸۶۰ میں جو دربار آگرہ میں لب دریاے جمنا کیا تھا ' اسي کي طرف اسمیں اشارہ کیا گیا ھے - دھلي سے اسمیں شریک ھونے کیلیے شاید آگرہ گئے ھونگے - " لب دریا " خیموں کے لگنے اور ریل کا وقت کم ھونے کے ذکر سے اس خیال کي تائید ھوتي ھے -

چنانچه اسکي تصدیق اُنکے بعض فارسي قصائد و قطعات سے بھي ھوتي ھے جو اسي زمانے میں لکھے گئے تھے ' اور جو بالکل اس اُردو قصیدے کے ھم معني و ھم مطلب ھیں -

(۱) مرزا مرحوم اپنے فارسي خطوں میں ولایتي شراب کو " فرنج " لکھا کرتے ھیں - فرانس اور اسپین شراب سازي کا مرکز ھیں - کوئي فرانسیسي شراب لي ھوگي جسکو ساختۂ فرانس ھونے کي وجه سے " فرنچ " کہدیا ھوگا - انھوں نے اپنے عالم وارستگي میں یہي نام رکھه لیا - قاعدہ تھا که اسکي تیزي کم کرنے کیلیے گاہ گاہ عرق گلاب ملا لیا کرتے تھے - چنانچه ایک غزل کے مقطع میں کہتے ھیں :

آسودہ باد خاطر غالب که خوے اوست
آمیختن به بادۂ صافي گلاب را !

دربار کے بعد انہوں نے چاہا کہ لفٹننٹ گورنر پنجاب سے ملیں اور عرض حال کریں لیکن ریل کا وقت کم رهگیا تھا اور درباریوں کا هجوم بھي بہت تھا - ملاقات کا موقعہ نہ ملا :

آیا تھا وقت ریـــل کے کھلنے کا بھي قریب
تھا بارگاہ خاص میں خلقت کا ازدحام
اس کشمکش میں " آپکا " مداح نامور
" آقاے نامور " سے نہ کچھہ کرسکا کلام

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دربار' دهلي کے علاوہ کسي دوسري جگہ ہوا ہوگا کیونکہ ریل کے وقت کا ذکر کرتے ہیں - " آپکا مداح نامور " میں پنجاب کے لفٹننٹ گورنر سے خطاب ہے - معلوم نہیں " آقاے نامور " سے بھي خود وهي مراد ہیں یا کوئي آور؟ تخاطب کے بعد اسطرح کے ضمیر نما وصف سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئي دوسرا شخص ہوگا -

اُس زمانے میں لدھیانہ سے کوئي اخبار نکلتا تھا - اس نے دربار کي روئداد چھاپتے ہوے یہ تمام باتیں لکھدیں - اسپر مزید ستم یہ کیا کہ انکا نام اور لقب لکھنے میں کچھہ ایسي غلطیاں کردیں جسے دیکھکر انکا رنج آور دوگنا ہوگیا :

اخبار لودھیانہ میں میري نظـــر پـڑي
تحریر ایک ' جس سے ہوا بندہ تلخ کام
ٹکـــڑے ہوا ہے دیکھکے تحریر کو جگر
کاتب کي آستیں ہے مگر تیغ بے نیام
وہ فـــرد جسمیں نام ہے میرا غلط لکھـــا
جب یاد آگئي ہے کلیجا لیا ہے تھام !

معلوم ہوتا ہے کہ دربار میں انہیں معمولي خلعت بھي نہیں دیا گیا اور نہ نذر دینے والوں میں شمار کیے گیے :

سب صورتیں بدل گئیں ناگاہ یک قلـم
نمبر رہا ' نہ نذر ' نہ خلعت کا انتظام '

لیکن قصیدے سے ٹھیک معلوم نہیں ہوتا کہ کس زمانے کا یہ واقعہ ہے اور کس دربار کا ذکر کر رہے ہیں؟ صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ غدر کے بعد کا دربار ہے - کیونکہ لفٹننٹ گورنر پنجاب کي مدح کي ہے - نیز اس وقت انکي عمر ستر برس کي تھي -

میں نے اس وقت مولانا حالي کي یادگار غالب دیکھنا چاهي مگر کتابوں میں ملي نہیں - غالباً اس واقعہ کے متعلق اسمیں کوئي ذکر نہیں ہے - میرا خیال یہ ہے کہ شاید یہ قصیدہ غدر کے بعد کے اُس سہ سالہ عہد سے تعلق رکھتا ہے ' جبکہ قیام دهلي ' تعلق قلعہ' اور فتح کے بعد عدم حاضري کي وجہ سے انکا سرکاري وظیفہ بند ہوگیا تھا - انکي وفاداري مشتبہ سمجھي گئي تھي اور بڑي هي تکلیف و شدائد کي زندگي بسر کرتے تھے -

(مصائب غدر اور مرزا غالب)

غدر میں مرزا گھر سے باهر نہیں نکلے اور آخر تک بند رہے - مہاراجہ پٹیالہ کي سرکار سے سپاهي متعین ہوگئے تھے جو غفران ماب حکیم محمود خان مرحوم اور مرزا غالب ' دونوں کے مکانوں کي حفاظت کرتے تھے (۱)

(۱) بلي ماروں میں حکیم صاحب کے مکان کے سامنے مسجد ہے - بالکل اس سے متصل مرزا مرحوم کا کوٹھا تھا جہاں غدر سے پیشتر آ رہے تھے - آجکل ہندوستاني دواخانہ جس مکان میں ہے - ٹھیک اسکے مقابل مرزا صاحب رہتے تھے - میں جب کبھي وهاں سے گذرتا ہوں تو شوق و عقیدت کي ایک نظر ڈال لیتا ہوں - اسي مسجد کے قرب کي نسبت کہا تھا :

مسجد کے زیر سائے اک گھر بنالیا ہے
یہ بنـدۂ کمینـہ همسایۂ خدا ہے !

غدر کي تمام بربادیاں اور اُس قلعۂ دهلي کي تمام خونریزیاں ایک ایک کرکے انکے آنکھوں کے سامنے گذریں ' جو ہندوستان میں شش صد سالہ حکومت اسلامي کا آخري نقش قدم تھا ' اور گو بہــادر شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) خود کچھہ نہ تھا لیکن اسکے بقــا سے عظمت و جبروت اسلامي کي ایک بہت بڑي روح زندہ تھي - اُسکے مٹنے سے اکبر و شاهجہاں کا گھر بے چراغ ہوگیا ! اسکا مٹنا درحقیقت سلالۂ تیمور و آل بابر کا مٹنا تھا - معتصم عباسي خود کچھہ نہ تھا لیکن جب فتنۂ تاتار میں بغداد کے محل لوٹے گئے تو معتصم کي جگہہ هارون و مامون کي عظمت لٹ رهي تھي !

و ما کان قیسا هلکہ هلك واحدا
و لکنہ بنیـــان قومـــاً تهـدما !

مرزا غالب نے عمر بھر بہادر شاہ کي لا حاصل مداحي کي تھي' اور وہ قصیدے جو عرفي اور نظیري کے قصائد سے مقابلہ کا دم رکھتے تھے' ایک ایسے مخاطب کے سامنے ضائع کیے تھے جسکے سر پر جہانگیر و شاهجہاں کا تاج تو ضرور تھا ' پر نہ تو عرفي و نظیري کي قدر شناسي کا هاتھہ تھا اور نہ کلیم کو زر خالص سے تلواکر بخشش کرنے والا خزانہ - تاهم وہ جو کچھہ لکھتا تھا ' اسکا تخاطب خود بہادر شاہ سے نہوتا تھا - بلکہ اُس تخت اعظم کي روح صولت و عظمت اسکے سامنے ہوتي' تھي جسپر کبھي بیٹھکر اکبر نے فیضي سے ' جہانگیر نے عرفي و طالب سے ' اور شاهجہاں نے کلیم سے مدحیہ قصائد سنے تھے ' اور جو اب بھي جشن نوروز و عید کے دن اُس زرد زرد دھوپ کي طرح جو غروب آفتاب سے کچھہ پہلے اونچي دیواروں اور محرابوں پر دکھائي دیتي ہے ' دیوان عام و خاص کے طلائي ستونوں کے نیچے چند لمحوں کیلیے نظر آ جاتي تھي !

کہ با وجود خزاں بوے یاسمن باقیست !

چنانچہ اُنکے اکثر قصائـد مدحیـہ کي تشبیبوں میں اور علي الخصوص اس مدحیہ نثر میں جو مہر نیم روز کے دیباچہ میں حضرۃ بہادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرکے لکھي ہے ' اس سوز دروني اور اُس آتش پنہاني کي گرمي صاف محسوس ہوتي ہے ' جسکا شعلہ کا روان عظمت کے اس آخري مسافر کو دیکھکر بے اختیار انکے دل میں بھڑک اٹھتا تھا ' اور جسکو وقت کي نزاکت اور انگریزي حکومت کے ذریعہ وظیفہ حاصل کرنے کے تعلق ' نیز ایک حد تک طبیعت کي شاعرانہ طماعي و وارستگي نے غالب آکر بظاهر پوشیدہ و افسردہ کر دیا تھا !

فتح دهلي کے بعد جو عالمگیر اور عدیم النظیر مصیبت اشراف و اعیان شہر پر نازل ہوئي ' اور جسطرح شاهجہاں آباد کي اُن سڑکوں پر جہاں کبھي صاحبقران اعظم کي سواري کیلیے جمنا کے پاني کا چھڑکاؤ کیا جاتا تھا ' مسلمانوں کے خون کے فوارے بہــے ' مرزا غالب نے دهلي میں رهکر اسکے تمام مناظر خونین اپني آنکھوں سے دیکھے ' اور اُن چیخوں کو اپنے کانوں سے سنا جو عرصے تک دارالخلافۃ کي گلیوں اور کوچوں سے بلند ہوتي رهي تھیں :

فلا تسئلن عمـــا جری یوم حصرهـــم
و ذالك ممـــا لیس یدخل في حصر !

علی الخصوص قلعۂ معلی کي بربادیاں جن کے لیے اگر تمام حیوانات ارضي کي آنکھیں اشکبار ہو جاتیں ' اور جنکے غم میں اگر آسمان سے پاني کي جگہ خون برستا ' جب بھي انکے ماتم کا حق ادا نہ ہوتا - وہ اجساد محترمۂ و رفیعہ' جو تیمور و بابر کي یادگار اور اکبر اعظم و صاحبقران ثاني کي خون عظمت و جبروت کے حامل تھے ' جنھوں نے چھہ صدیوں سے متصل شہنشاهي اور فرمانروائي کي گود میں پرورش پائي تھي ' جنھیں حکم و سلطنت کے عیش

ادبیات

شخصیۃ عظیمۃ

مرزا غالب مرحوم کا ایک غیر مطبوعہ قصیدہ

کرتا ھے چرخ روز بصد گونہ احترام * فرماں رواے کشور پنجاب کو سلام
حق گو و حق پرست و حق اندیش و حق شناس * نواب مستطاب امیر شہ احتشام
جم رتبہ منکلوڈ بہادر کہ وقت رزم * ترک فلک کے ھاتھہ سے وہ چھین لیں حسام !
جس بزم میں کہ ھو انھیں آئین میکشی * واں آسمان شیشہ بنے ' آفتاب جام !

قطعہ

چاھا تھا میں نے تم کو مہ چاردہ کہوں * دل نے کہا کہ یہ بھی ھے تیرا خیال خام
دو رات میں تمام ھے ھنگامہ ماہ کا * حضرت کا عز و جاہ رھیگا علی الدوام
سچ ھے تم آفتاب ھو ' جس کے فروغ سے * دریاے نور ھے فلک آبگینہ فام
میري سنو کہ آج تم اس سرزمین پر * حق کے تفضلات سے ھو مرجع انام
اخبار لودھیانہ میں میري نظر پڑي * تحریر ایک ' جس سے ھوا بندہ تلخ کام
ٹکڑے ھوا ھے دیکھہ کے تحریر کو جگر * کاتب کي آستیں ھے مگر تیغ بے نیام
وہ فرد جس میں نام ھے میرا غلط لکھا * جب یاد آگئي ھے ' کلیجہ لیا ھے تھام !
سب صورتیں بدل گئیں ناگاہ یک قلم ' * نمبر رھا ' نہ نذر ' نہ خلعت کا انتظام !
ستر برس کي عمر میں یہ داغ جانگداز * جس نے جلا کے راکھہ مجھے کر دیا تمام
تھي جنوري مہینے کي تاریخ تیرھویں * استادہ ھو گئے لب دریا پہ جب خیام
اُس بزم پر فروغ میں اس تیرہ بخت کو * نمبر ملا نشست میں ازروے اھتمام
سمجھا اسے گراب ھوا پاش پاش دل * دربار میں جو مجھہ پہ چلي چشمک عوام
عزت پہ اھل نام کے ھستي کي ھے بنا * عزت جہاں گئي تو نہ ھستي رھي نہ نام
تھا ایک گونہ ناز جو اپنے کمال پر * اُس ناز کا فلک نے لیا مجھہ سے انتقام
آیا تھا وقت ریل کے کھلنے کا بھي قریب * تھا بارگاہ خاص میں خلقت کا ازدحام
اِس کشمکش میں آپکا مداح دردمند * آقاے نامور سے نہ کچھہ کر سکا کلام
جو واں نہ کہسکا وہ لکھا ھے حضور کو * دیں آپ میري داد کہ ھوں فائز المرام
ملک و سپہ نہو تو نہو ' کچھہ ضرر نہیں * سلطان بر و بحر کے در کا ھوں میں غلام
وکٹوریا کا دھر میں جو مدح خوان ھو * شاھان عصر چاھیے لیں عزت اُس سے وام
خود ھے تدارک اسکا گورنمنٹ کو ضرور * بے وجہ کیوں ذلیل ھو ' غالب ھے جسکا نام
امر جدید کا تو نہیں ھے مجھے سوال * بارے قدیم قاعدے کا چاھیے قیام
ھے بندہ کو اعادۂ عزت کي آرزو * چاھیں اگر حضور تو مشکل نہیں یہ کام
دستور فن شعر یہي ھے قدیم سے * یعنے دعا پہ مدح کا کرتے ھیں اختتام
ھے یہ دعا کہ زیر نگیں آپکے رھے * اقلیم ھند و سندہ سے تا ملک روم و شام

مثلاً غدر کے بعد جو فارسي قطعہ مسٹر اڈمنسٹن بہادر لفٹننٹ گورنر صوبۂ شمال و مغربي کو مخاطب کرکے لکھـا ھے ' اور جسکا پہلا شعر :

فـــرزانـۂ یـگانـہ ' اڈ منسٹن بهـادر
کا موخت دانش از رے آئین کارداني

ھے - اسمیں اپني مصیبتوں کا افسانہ سنا کر الزام شرکت بغاوت سے اپني بریت کي ھے ' اور کہا ھے کہ حکام کے دل میري جانب سے پھرگئے ھیں - آپ مدد کیجیے اور میري صفائي کرا دیجیے !

چنانچہ لکھتے ھیں کہ میرے تعلقات انگریزي حکومت سے نہایت قدیمي ھیں - میں ھمیشہ حکام کي مدح میں قصائد لکھتا رھا اور صلۂ و انعام سے شاد کام ھوا :

ازحضرۃ شہنشہ خاطر نشان من بود
در مزد مدح سنجي صد گونہ کامراني

یہي حالت تھي کہ :

ناگہ تند بادی کاں خاست در قلمرو
برهم زد آں بنا را نیرنــگ آسماني !

یعنے غدر کا ظہور ھوا -

در وقت فتنہ بودم غمگین و بود با من
زاري و بے نوائـي ' پیري و نا تواني
حاشا کہ بودہ باشم " باغي " بآشـکارا
حاشا کہ کردہ باشم ترک وفا نہاني !
از تہمتي کہ بر من بستند بـد سگالاں
حکام راست با من یک گونہ سر گراني

یعني غدر کے زمانے میں پیري و ناتواني کي وجہ سے کہیں آجا نہ سکا اور اظہار وفاداري نہ کرسکا - باغیوں سے مجھے کوئي تعلق ظاھر و باطن نہ تھا - محض تہمت تراشي سے مقامی حکام مجھسے بدظن ھوگئے ھیں -

اسي طرح سنہ ۱۸۶۰ میں جب لارڈ کینینگ گورنر جنرل نے دربار کیا ھے' تو دو مطلعوں کا ایک پر زور قصیدہ لکھکر پیش کیا :

زســـال نو دگر آبے بروے کار آمـــد
ھزار وحشت صد وشست درشمار آمد

اس قصیدہ کے آخر میں وہ سب شکایتیں ایک ایک کرکے لکھي ھیں جنکے لیے اس غیر مطبوعہ اردو قصیدے میں لفٹننٹ گورنر پنجاب سے فریادي ھیں - معلوم ھوتا ھے کہ ٹھیک ایک ھي وقت کي لکھي ھوئي دونوں چیزیں ھیں - فارسي قصیدہ ویسراے کے پاس بھیجا ھوگا ' اور یہ اردو کا غیر مطبوعہ قصیدہ لفٹننٹ گورنر پنجاب کے پاس اردو قصیدے میں نمبر کرسي ' خلعت و نذر' وظیفہ و انعام' تین چیزوں کے بند ھوجانے پر افسوس کیا ھے :

نمبر رھا نہ نذر' نہ خلعت کا انتظام'

یہي دکھڑا اس فارسي قصیدہ میں بھي رویا ھے - اپني قدیمي مداحي و وظیفہ خواري کے ذکر کے بعد لکھتے ھیں :

بہ نا گرفت چناں صرصرے وزید بدھر
کزاں بر آئینۂ آسماں غبـــار آمـد
سرارہ بار غبارے ز مغز خاک انگیخت
سیـــاہ رو سپہـــے کاندریں دیار آمد
دریں جگر گسل آشوب کز صعوبت آں
سپاھدار سپہرے بہ زینہــــار آمـــد
گواہ دعوي غالب بعـــرض بے گنہي
ھمیں بس ست کہ ھرگونہ رستگار آمد

یعنے غدر کي باد صرصر سے مصائب کا غبار چھا گیا - اس زمانے میں میري بے گناھي کا بڑا ثبوت یہي ھے کہ میرے خلاف کوئي ثبوت نہ ملا ' اور اسلیے کوئي مخالفانہ کارروائي میرے مخالف حکام نہ کرسکے -

اسکے بعد کہتــے ھیں کہ اب آپسے طالب لطف وکرم و تلافي مافات ھوں :

کنوں کہ شد زتو زینت فزاے روے زمیں
سواد ھند کہ چوں زلف تارو مار آمـــد
خطاب و خلعت و پنشن زشاہ مي خواھم
ھم از نخست بــدیں وایہ ام قرار آمــد
پس از سہ سال کہ دررنج و پیچ و تاب گذشت
ســر گــذارش انــدوہ انتظــار آمـــد

یہاں بھي اُنھي چیزوں کو طلب کیا ھے اور لکھا ھے کہ تین سال اس حالت پر گذر چکے ھیں -

غالباً اس قصیدے کے گذرانئے کے بعد شملہ سے تحقیقات کي گئي اور جب انکي بے گناھي ثابت ھوگئي تو بدستور پنشن جاري کردي گئي - تین سال کي پچھلي مجموعي رقم بھي دیدي گئي تھي - اس سے مرزا صاحب بہت خوش ھوئے تھے - چنانچہ اردوے معلی میں اسکا ذکر موجود ھے -

جن لوگوں نے مرزا مرحوم کي صفائي کیلیے خاص طور پر کوشش کي تھي ' مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ھوا ھے کہ اُن میں سر سید مرحوم بھي تھے- اس واقعہ سے سید صاحب اور مرزا مرحوم میں صفائي بھي ھوگئي جنکے باھمي تعلقات قدیمانہ آئین اکبري کي تقریظ کے قصہ سے کچھہ مکدر ھوگئے تھے -

بھر حال اس غیر مطبوعہ قصیدے کے متعلق میرا خیال ھے کہ یہ سنہ ۱۸۶۰ میں لکھا گیا ھے' اور ۳ جنوري کے دربار سے مقصود دربار آگرہ ھے - امید ھے کہ مرزا مرحوم کے اُن عقیدتمندان کمال کیلیے جنکي تعداد اب ملک میں روز افزوں ھورھي ھے ' یہ غیر مطبوعہ قصیدہ بہت دلچسپ ھوگا - گو شاعري کے اعتبار سے چنداں اھم نہو - رحمۃ اللہ علیہ و غفر اللہ ذنوبہ !

الانســـان

مولوي سجاد مرزا بیگ صاحب دھلوي مصنف حکمت عملي کے نام سے ناظرین نا واقف نہیں ھیں - حال میں انھوں نے ایک کتاب علم " الانسان " پر شایع کي ھے - جس کا نام الانسان ھے - کتاب بڑي جامعیت سے لکھي گئي ھے جس کے مطالعہ سے انسان کے تمام قواء نفساني اور جسماني اور خصوصیات طبعي کي کیفیت اچھي طرح منکشف ھوجاتي ھے - علم الانسان اور مشاھدہ ذات کي تعریف اور کیفیت بیان کرنے کے بعد انسان کي جسماني ساخت ' ارتقا ' قدامت' انواع و اقسام وغیرہ کے متعلق زمانۂ حال کي تحقیقات کو نہایت عمدگي سے بیان کیا ھے' اور پھر احساسات اور نطق کي حقیقت بیان کرنے حیات نفسیہ کي کیفیت اور نفس کي تمام قوتوں کا حال مشرح بیان ھوا ھے - مذھب ' اختلاف معاشرت و تمدن کا فلسفہ بھي نہایت خوبي سے بیان کیا ھے - اُردو زبان میں کوئي کتاب اس فن پر اس سے بہتر نہیں لکھي گئي - طرز بیان نہایت دلچسپ اور زبان با محاورہ اور شستہ ھے - علوم جدیدہ کي اصطلاحات محنت و تلاش سے قائم کي گئي ھیں ' اور دقیق مضامین کو اس خوبي سے بیان کیا ھے کہ سمجھنے میں ذرا دشواري نہیں ھوتي - غرض اس کتاب کے مطالعہ سے نئي اور مفید معلومات حاصل ھوتي اور خیالات میں بیش بہا ترقي ھوتي ھے - عنقریب اس کتاب پر الهلال میں ریویو نکلے گا - کتاب عمدہ کاغذ پر صاف اور خوشنما چھپي ھے تصاویر اور نقشے موقع بموقعہ دیے گئے ھیں - مصنف سے دو روپیہ قیمت پر ذیل کے پتہ سے مل سکتي ھے :

سجاد مرزا بیگ دھلوي - بازار عیسی میاں - حیدر آباد دکن

اس نے دیگر قوموں اور مذہبوں کی اس غلطی کو جائز نہ رکھا جو خدا کی پیدا کردہ جائز لذتوں کو انسانوں پر حرام کردیتے تھے اور اسے اسکی جناب میں وسیلۂ تقرب و عبادت سمجھتے تھے : قل من حرم زینة الله التي اخرج لعبادہ و الطیبات من الرزق ؟ (۷ : ۳۱) اے پیغمبر کہدے کہ یہ جو جوگیوں اور راہبوں نے خدا کی پیدا کردہ نعمتوں اور لذتوں اور عمدہ غذاؤں کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے ' تو کون ہے جو اُن لذتوں اور نعمتوں کو حرام کرسکتا ہے جنہیں خدا نے اپنے بندوں ہی کے برتنے اور تمتع اٹھانے کیلیے پیدا کیا ہے ؟

یہ اسلام کا ایک بڑا اصولی کارنامہ ہے - پس چونکہ اس واقعہ میں بھی ایک ایسی جائز و حلال اور مفید و نافع غذا کو اپنے اوپر حرام کرلیا گیا تھا جو خدا نے انسانوں کیلیے حلال کردی ہے' اسلیے اسکا اثر ضمناً اسلام کے اس رہبانیة شکن قانون پر بھی پڑتا تھا ' اور ضروری تھا کہ اسکی تصحیح کردی جاے -

(حضرت عائشه اور حفصه - رض -)

خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ حضرة عائشه و حضرت حفصه نیز دیگر ازواج مطہرات کیلیے کیا یہ جائز تھا کہ وہ انحضرت (صلعم) کو حضرت زینب کے ہاں زیادہ بیٹھنے سے باز رکھنے کیلیے اس طرح کی سازشیں کرتیں اور جھوٹ موٹ مغافیر کی بو کا قصہ گڑھ لیتیں ؟

اسکا جواب یہ ہے کہ جذبۂ رقابت و غبطۂ و رشک عورتوں کی طبیعت میں داخل ہے' اور جہاں محبت ہوتی ہے وہاں رشک کا قدم ضرور ہی آتا ہے :

با سایه ترا نمي پسندم !

عورتوں کو اس بارے میں خود شریعت نے معذور رکھا ہے کہ وہ اپنی طبیعت کے بدلنے پر قادر نہیں - ازواج مطہرات صحابۂ کرام کے خاندان میں رہنے اور صحبت و رفاقت نبوت کی وجہ سے یقیناً اپنے تمام اعمال و جذبات میں مزکی و مطہر تھیں' تاہم عورت تھیں' محبت کرنے والی تھیں ' ان میں سے ہر ایک کو انحضرة کے عشق و فریفتگی پر ناز تھا ' اور ضرور تھا کہ رشک و رقابت کے قدرتی جذبے کی بھڑک سے مجبور ہو جایا کرتیں -

انکے باہمی رشک کے دیگر واقعات بھی مروی ہیں اور صحیحین میں موجود ہیں - خود حضرة عائشه پر نظر خاص رکھنے کا تمام ازواج کو گلہ رہتا تھا - ایک مرتبہ حضرة سیدة النسا اور حضرة زینب بنت حجش (رضي الله عنهما) ازواج کی طرف سے بھیجی گئی تھیں کہ انحضرة سے بمقابلۂ عائشه یکساں محبت و نظر کا مطالبہ کریں - چنانچہ صحیح مسلم کے باب "فضل عائشه" میں خود حضرة عائشه سے متعدد روایات اس بارے میں مروی ہیں اور لکھا ہے کہ حضرة زینب نے تمام ازواج کی طرف سے ان لفظوں میں پیام پہنچایا تھا کہ ان ازواجک ارسلنني اليک' يسالنک العدل في ابنة ابي قحافه !

بہر حال اسی رشک و رقابت کے جذبے نے حضرة عائشه کو بیتاب کر دیا جب انہوں نے دیکھا کہ انحضرة (صلعم) زینب بنت حجش کے یہاں معمول سے زیادہ تشریف رکھتے ہیں' اور اسی جوش میں آکر انہوں نے یہ تدبیر گھڑی اور دیگر بی بیوں کو بھی شریک کرلیا - پس اس واقعہ کو محض اخلاقی صدق و کذب اور قانونی اصول شہادت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے ' بلکہ خاص حالات اور اسکے اطراف پر بھی نظر رکھنی چاہیے -

علامۂ عینی کی نظر بھی اس خدشہ پر پڑی تھی - چنانچہ شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں :

فان قلت کیف جاز لعائشة الکذب و المواطاة اللتي فيها ايذاء رسول الله صلعم؟ قلت كانت عائشه صغيرة مع انها وقعت منها من غير قصد الايذاء بل على ما هومن حيلة النساء في الغيرة على الضراير - (عيني جلد ۹ - صفحه ۵۴۹)	اگر کوئی کہے کہ حضرة عائشه کیلیے یہ کیونکر جائز تھا کہ وہ جھوٹ بولیں اور انحضرة کے خلاف ایک اس طرح کی سازش کریں جس میں آپکو تکلیف پہنچے ؟ تو اسکے جواب میں کہونگا کہ اول تو حضرة عائشه کم سن تھیں - کم سنی میں انسان بہت سی باتیں ایسی کر بیٹھتا ہے - پھر انکا مقصود اس سے کچھہ آنحضرة کو اذیت پہنچانا نہ تھا - صرف دوسری بی بیوں کے مقابلہ میں ایک تدبیر تھی جیسا کہ عورتیں اپنی سوکنوں کے ساتھہ رشک و غیرت میں آکر کیا کرتی ہیں -

(انحضرت کي عزلت گزيني)

آپکے دوست کے مسیحی معلم نے کیسی سخت شیطنت کی ہے جبکہ کہا ہے کہ " بیویوں کی ناراضگی کا آپکو اسقدر صدمہ ہوا کہ ایک مہینہ تک اپنی کوٹھری سے باہر نہ نکلے " !

اول تو ایک ماہ تک آپکا بیویوں سے علحدہ رہنا محض طلب نفقہ کی وجہ سے تھا نہ کہ واقعۂ تحریم کی وجہ سے - پھر یہ کہنا کہ " آپ اپنی کوٹھری سے ایک ماہ تک بالکل باہر نہ نکلے " اور اس عزلت گزینی کا سبب ازواج سے ناراضگی کو قرار دینا تو سر تا سر افتراء محض اور بہتان عظیم ہے -

اصل واقعہ یہ ہے کہ نہ تو آپنے اس طرح کی خلوت گزینی اختیار کی ' اور نہ ایلاء کیلیے اسکی ضرورت تھی - علی الخصوص نماز کی جماعت اور اسکے قیام سے آپکو کون شے روک سکتی تھی ؟ چونکہ اسی زمانے میں آپ گھوڑے سے گر گئے تھے اور ساق مبارک پر چوٹ لگ گئی تھی اسلیے کچھہ عرصے تک اپنے کوٹھے ہی میں تشریف فرما رہے -

امام بخاری نے " باب الصلاة في السطوح و المنبر و الخشب " میں حضرة انس بن مالک کی روایت درج کی ہے : عن انس بن مالک : ان رسول الله صلعم سقط عن فرسه - فجحشت ساقه او كتفه و آلى من نسائه شهرا' فجلس في مشربة له درجتها من جذوع النخل فاتاه اصحابه يعودونه فصلى بهم جالساً وهم قيام - الخ (صحیح بخاری کتاب الصلاة - صفحه ۸۱ -)

اسکا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرة (صلعم) نے اپنی ازواج سے ایک ماہ کیلیے ایلاء کیا تھا - اسی زمانے میں آپکے ساق مبارک پر چوٹ لگ گئی اور آپ اپنے کوٹھے میں مقیم ہو گئے - صحابہ عیادت کیلیے آے تو وہیں نماز جماعت بیٹھکر پڑھائی -

اب آپ غور کیجیے کہ واقعہ کی اصلیت کیا ہے ' اور اسے معاندین شیاطین کس صورت میں پیش کرتے ہیں ؟

(تائید مزید)

یہاں تک لکھہ چکا تھا کہ ایک نئی کتاب کا پارسل پہنچا - قاضی ابوبکر ابن العربی الاندلسی کی احکام القران اپنے موضوع میں ایک بہترین کتاب ہے اور بعد کی تصنیفات کا ماخذ مشہور - حال میں مولائی حفیظ سابق سلطان مراکش نے اپنے صرف سے اسے مصر میں چھپوادیا ہے' اور میرے پاس آگئی ہے - شکرا لله مساعیه - مجھے نہایت خوشی ہوئی کہ قاضی موصوف کی بھی روایات قصہ ماریہ کی نسبت وہی راے ہے جو علامہ عینی اور نووی وغیرہ کی ہے - چنانچہ تمام روایات کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

وانما الصحيح انه كان في العسل و انه شربه عند زينب و تظاهرت عليه عائشه و حفصة فيه و جرى ما جرى - (جلد ۲ - صفحه - ۲۷۲)	اور در اصل صحیح یہی ہے کہ آیۂ تحریم کا شان نزول شہد کا واقعہ ہے ' اسے حضرة زینب کے ہاں آپنے پیا تھا ' اسپر حضرة عائشه و حفصه نے مظاہرہ کیا اور وہ سب کچھہ پیش آیا جو معلوم ہے -

ا لة واجوبتها

امة راف و تحقيق مزي

تتم ۂ "واقع ۂ ایــلاء"

(یــکے از افاضل و ارباب علم - از دهلي)

حضرة مولانا مد فيوضه -

سچ سچ عرض کرتا هوں که واقعۂ ایلاء پر آپکا محققانه مضمون دیکهکر جو في الحقیقت فن حدیث و سیر کا ایک بهترین رساله هے ' آپکي جانب سے میرے خیالات بالکل هي بدل گئے ' اور یقین هو گیا که الله تعالی نے آپکے دل کو علم و خدمت علم کیلیے کهولدیا هے -

این سعادت بروز بازو نیست
تا نه بخشد خداے بخشنده

البته اس بحث میں ابهي چند سوالات کي آور گنجایش باقي رهگئي هے - اگر ان پربهي بحث هو جاے تو مسئله بالکل صاف هو جاے ' اور پورا مضمون الگ ایک رساله کي صورت میں شائع کردیا جاے - وه سوالات یه هیں :

(۱) یه بات تعجب انگیز معلوم هوتي هے که آنحضرت نے صرف حضرت حفصه کے کهنے سے شهد اپنے اوپر حرام کرلیا هو - اسکي مزید توضیح کرني چاهیے -

(۲) حضرة عائشه پر الزام سازش کا اور آنحضرة کو اذیت دینے کا عائد هوتا هے ' جس سے ازواج مطهرات کو پاک هونا چاهیـــے -

(۳) سائل نے مسیحي معترض کا قول نقل کیا تها که آنحضرة اس واقعه کي وجه سے اسقدر آزرده هوے که ایک ماه تک گهر سے نه نکلے - جناب نے اسکا کوئي مدلل جواب نهیں دیا -

الهلال :

اظهار لطف کیلیے شکر گذار اور مستدعي دعا هوں - جناب نے غالباً خیال کیا که یه بحث ختم کر دي گئي حالانکه ابهي باقي هے - عدم گنجایش کي وجه سے پچهلي اشاعت میں بقیه تکره نه نکل سکا - جن سوالات کو جناب نے لکها هے ' اس عاجز نے خود هي انکو ضروري سمجها تها اور انپر مستقل عنوانات سے نظر ڈالي تهي - چنانچه بقیه تکره آج درج کیا جاتا هے ' اسے ملاحظه فرمائیں :

(واقعۂ تحریم شهد کی اهمیت)

ایک معترض یه شبه پیدا کرسکتا هے که تم قصۂ ماریه سے انکار کرتے هو اور جو چیز آنحضرت صلعم نے اپنے اوپر حرام کرلي تهي ' اُسے موطوءۃ لونڈي کي جگه شهد بتلاتے هو ' لیکن اول تو محض بوے مغافیر کي شکایت کرنے سے شهد نه کهانے کي قسم کها لینا ایک ایسي بات هے جو قرین عقل نهیں معلوم هوتي - پهر اگر ایسا هوا بهي هو تو ایک معمولي کهانے پینے کي چیز کے نه کهانے کي قسم کها لینا کونسي ایسي بڑي بات تهي جسکي وجه سے خدا نے تنبیه ضروري سمجهي اور ایک خاص آیت نازل کي ؟

اس سے معلوم هوتا هے که ضرور وه کوئي بڑي هي اهم بات هوگي اور وه یهي ماریۂ قبطیه کو اپنے اوپر حرام کرلینا هے -

لیکن یه شبهات بهي صرف اسي دماغ میں جگه پا سکتے هیں جو سیرة حضرة سید المرسلین ' و خصائص نبوت عظیمه ' و مصالح و اسرار شریعت ' و وجوه تنزیل کلام الهي و احکام دینیه سے واقف نه هو - ورنه فی الحقیقت یه امر بالکل واضح و عین قرین عقل و درایت هے -

آنحضرة (صلعم) کا شهد کیلیے قسم کها لینا کچهه بهي خلاف عقل نهیں هے جبکه روایات صحیحه سے معلوم هوگیا هے که اس بارے میں تمام بیویوں نے ایکا کرلیا تها ' اور ایک هي چیز کے متعلق ' ایک هي زمانے میں ' ایک هي انداز سے ' سب نے شکایت کي تهي - امام بخاري کي تمام روایات کو جمع کرنے سے ثابت هوتا هے که اس تدبیر میں تمام بیویاں شریک کرلي گئي تهیں - کتاب الطلاق والي روایت میں هے که حضرة عائشه نے سب کو اطلاع دیدي اور سب سے پہلے حضرت سوده نے اظهار کیا -

پس ظاهر هے که آنحضرة (صلعم) یکے بعد دیگرے تمام بیویوں سے ملے هونگے - ان میں سے سب نے شکایت کي هوگي که مغافیر کي بو آتي هے - آپ حضرة زینب کے هاں معمول سے زیاده تشریف فرما رهتے تهے اور وهیں شهد تناول فرمایا تها - آپ توسم نبوت سے سمجهه گئے هونگے که اس شکایت کي تهه میں رقابت کا جذبۂ محبت مخفي هے - ازواج مطهرات سے آپ کمال محبت و شفقت فرماتے تهے اور عورتوں کے ساتهه عموماً آپکا سلوک نهایت رضا جوئي اور سلوک و تسامح کا تها - یه حالت دیکهکر انکي خوشي کیلیے آپ نے قسم کها لي هوگي که اگر ایسا هي هے تو لو میں اب شهد کبهي نه کهاونگا -

اس میں تعجب و انکار کي کونسي بات هے ؟

رهي یه بات که محض کهانے پینے کي ایک چیز میں کونسي ایسي اهمیت تهي که خدا کو آیت نازل کرني پڑي اور " لم تحرم ما احل الله لک ؟ " کے الفاظ میں آپکو متنبه فرمایا ؟ سو یه شبه احکام شریعت کے اصول و مصالح جاننے والوں کي زبان سے تو کبهي نهیں نکل سکتا - شریعت الهي ایک قانون هے جو بهت سے کاموں کا حکم دیتا اور بهت سي چیزوں سے روکتا هے - قانون کا تمام تر دارومدار اصول (پرنسپل) پر هے ' اور اسکي هر فرعي اور هر جزئي سے جزئي بات کا بهي اثر اسکے اصل اصول پر پڑتا هے - مانا که شهد في نفسه کوئي اهم چیز نه تهي ' لیکن کیا قانون الهي کي حلال کرده شے کو کسي انسان کي خوشي کیلیے اپنے اوپر حرام کرلینے کي نظیر بهي اهم و وقیع نه تهي ؟ الله سبحانه نے دیکها که آپنے ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلیا هے - اس نظیر کا اثر شریعت کے عام قانون حلت و حرمت پر پڑیگا - آپکا وجود شریعت کا عملي پیکر اور اسوہ حسنه هے - اس نظیر کي وجه سے احکام الهي کي قطعیت مشتبه هوجائگي - اور لوگ حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلیا کرینگے - پس نهایت ضروري تها که فوراً امة پر واضح کردیا جاتا که کوئي انسان خدا کي حلال کرده شے کو اپنے اوپر حرام نهیں کر سکتا - اور جو کهانے پینے کي چیزیں اس نے اپنے بندوں کیلیے حلال کردي هیں ' وه هر حال میں حلال هیں - اس نظیر کو نظر انداز کردیا جاے اور قانون پر اسکا اثر نه پڑے -

پهر اس واقعه سے یه سوال بهي پیدا هو گیا تها که اگر کوئي شخص ایسا کر بیٹهے تو اسکے لیـــے شریعت کا حکم کیا هوگا ؟ کیا واقعي اسکے حرام کر لینے سے وه حلال کرده شـــے اُس پر حرام هو جائیگي ؟ اسکو بهي صاف کردینا قانون کي تکمیل و حفظ کیلیـــے ضروري تها - پس خدا نے صاف کردیا که هر معاهده ' هر قسم ' اور هر وعده جو قانون شریعت کے خلاف هو ' شریعت کے نزدیک کوئي چیز نهیں هے - تم هزار کسي حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلو لیکن چونکه قانون الهي نے تم پر حرام نهیں کیا هے اسلیے وه کبهي حرام نهوگي !

اسمیں ضمناً یه پهلو بهي ملحوظ تها که اسلام نے انسان کیلیے جائز اور غیر مضر لذتوں اور راحتوں کا دروازه بالکل کهول دیا هے -

(مراسلات)

مراسلات یا تو تحریري هوتي هیں یا عکسي - اول الذکر نهایت باریک کاغذ پر هوتے هیں جو ۳ - سے ساڑھے ۴ - انچ تک هوتا هے - کاغذ کو بیچ سے موڑ کے پٹي کي طرح لپیٹ دیتے هیں - لپٹنے کے بعد اسکي ضخامت کوئي ڈیڑہ انچ کي هوتي هے ' اور ایک سرے کي طرف گاو دم هوتي چلي جاتی هے -

عکسي مراسلات ۱۱ × ۱۴ انچ کي قلمي تحریروں سے ۱½ × ۲ کي جهلي پر لیلي جاتي هیں - عکسي مراسلات جب پهنچتي هیں تو اس جهلي کو ایک شیشه کي پلیٹ پر منڈهکے خوردبین (Glass maginfying) سے یا طلسمي لالٹین کے ذریعه اسکا پرتو ڈالکے پڑهتے هیں - مشقي مراسلات میں یه فرمایش هوتي هے که اس کبوتر کے پکڑنے کي اطلاع فوجي حکام کو دیدي جائے - اسکے علاوہ اس کبوتر کي منزل مقصود ' جتنے کبوتر چهوڑے گئے هیں انکي تعداد ' انکے سلسله وار نمبر ' نیز علم الجو کے متعلق چند عملي نوٹ درج کیے جاتے هیں -

مراسلات دو قسم کے چونگوں میں بهیجے جاتے هیں - ایک قسم کا چونگا قاز کے پروں کا هوتا هے جسکا طول ڈیڑہ انچ اور قطر آدہ انچ هوتا هے -

مراسلات روانه کرنے والا اپنے بائیں هاتهه سے کبوتر کو پکڑ کے اسکے سینے کو اپنے سینے سے لگا دیتا هے اور اسکی دم کے درمیاني پروں میں سے ایک کو علحدہ کرکے اسمیں قاز کا پر ڈالدیتا هے ' اور بقیه پر کے دونوں طرف کے ریشوں کو اسطرح دبا دیتا هے که جب مراسلة نکال لي جاتي هے تو پهر اپني اصلي حالت میں آجاتے هیں - اسکے بعد اس پر کي ڈنڈي کے اندر جو خول هوتا هے اسمیں مراسلت ڈالکے دیا سلائي کے تنکے سے بند کردي جاتي هے -

دوسري صورت یه هے که الیومینیم کا ایک چونگا کبوتر کي ٹانگ میں باندهدیتے هیں ' اور مراسلت ایک دوسرے چهوٹے چونگے میں رکهکے اس بڑے چونگے کے اندر ڈالدیتے هیں -

هر فوجي نامه بر کبوتر پر بعض خاص نشانات هوتے هیں جن سے وہ فوراً پهچان لیا جاتا هے - بائیں پیر میں الیومونیم کا ایک حلقه هوتا هے ' جس پر تاریخ ' کبوتر خانے کا پته ' اور نمبر شمار منقش هوتا هے - یهي نقوش مع حرف "ن" یا "م" کے بغرض اظهار جنس اسکے بازو پر بهي چهپے هوتے هیں - اسکے علاوہ اجتماع گاہ افواج اور کبوتر کي جنس کا علم اس رنگین مصنوعي هاتهي دانت (Celluloid) کے حلقه سے بهي هو جاتا هے ' جو کبوتر کے دهنے پیر میں هوتا هے - یه حلقے بٹي هوئي رسي کي طرح بنائے جاتے هیں اور کئي تاروں کے ان میں بل دیے جاتے هیں - ڈهائي بل نر کي اور اور ڈیڑہ بل ماده کي علامت قرار دیگي هے - اسکے علاوہ سیاہ ' سفید ' نیلا ' سرخ ' زرد ' سبز ' بنفشي کے سات طرح کے رنگ لگے هوتے هیں ' جن سے مختلف اطراف کي علامتوں کا کام لیا جاتا هے -

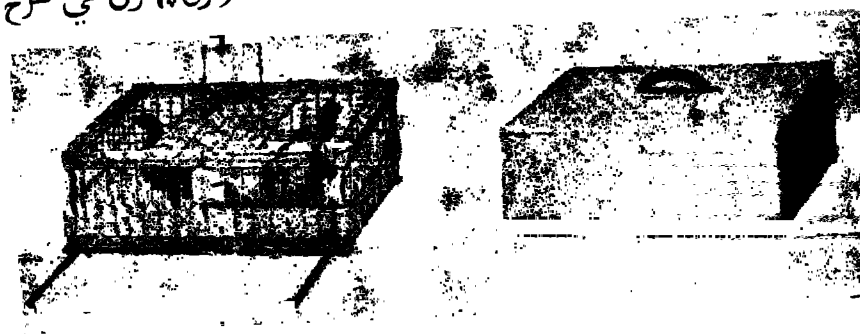
(اسباب و وسایل)

طریق تربیت کے اس مختصر خاکے کي تکمیل کے لیے یه ضروري معلوم هوتا هے که ان مادي سامانوں کو بهي بیان کردیا جائے ' جو فرانس کے فوجي کبوتروں کي تربیت میں استعمال کیے جاتے هیں - اسمیں نامه بري کا سامان مع کابکوں کے سامان کے شامل هے -

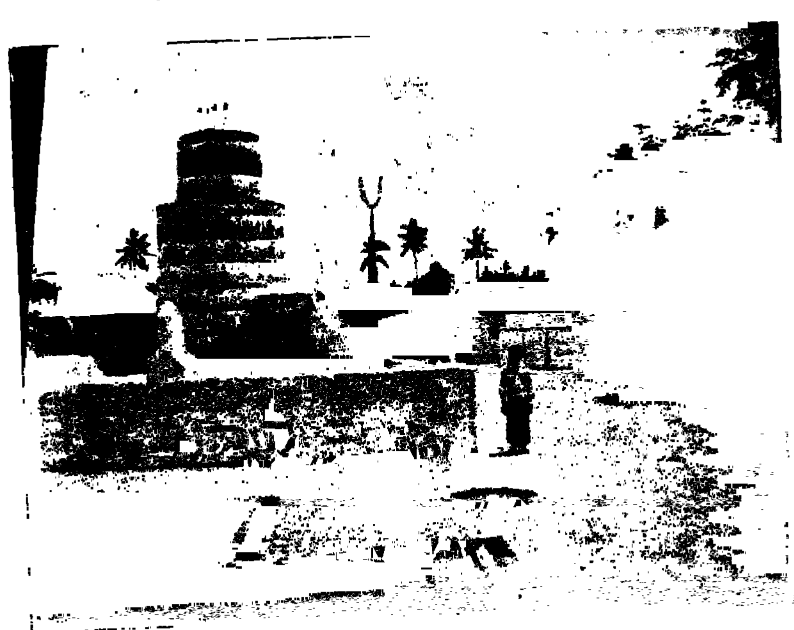
چونکه کبوتروں کو صرف چند مقررہ گهنٹوں هي میں خانوں سے نکالا جاتا هے ' اسلیے هر حصه (کمپا ٹمنٹ) کے دروازے پر خاص داخله کے پنجرے رکهے رهتے هیں - یه پنجرے اس طرح کے بنے هوتے هیں که کبوتر اندر جا تو آساني سے سکتا هے مگر نکل نهیں سکتا -

پنجرے عموماً ۲ انچ اونچے ' ۲۳ انچ لمبے ' ۲۸ انچ گهرے هوتے هیں - انکے پهلو آهني تیلیوں کے هوتے هیں جن میں ڈیڑہ ڈیڑہ انچ باهم فصل هوتا هے - اوپر آهني جال هوتا هے جسکا هر حلقه ۵ - ۴ انچ کا هوتا هے - یه گنجایش ایسي هے که اندر جانے کے لیے تو کافي هے مگر باهر نکلنے کے لیے بالکل نا کافي هے - سامنے کا بالائي حصه بالکل دونوں پهلوؤں کي طرح هوتا هے مگر زیریں حصه بدنما تاروں کے ایک متحرک چوکهٹے سے بند کردیا جاتا هے - یه چوکهٹا ایک قلابه میں جهولتا رهتا هے جو اس چوکهٹے کي بالائي سلاخ میں جڑا هوتا هے ' اور زیریں سلاخ اسطرح بني هوتي هے که اس بدنما تاروں کے چوکهٹے کو اندر جانے دیتي هے مگر باهر آنے نهیں دیتي - جب کبوتر واپس آتے هیں تو پنجرے کے سامنے والے تختے پر بیٹهکے اس چوکهٹے کو دهکیلتے هوے اندر چلے جاتے هیں - جب نکلنا هوتا هے تو دور سے کهڑکي اٹها دیتے هیں -

وہ تخته جس پر کبوتر آکے بیٹهتے هیں ' اسلیے لمبا بنایا گیا هے تا که بچونکو اپنے خانے کا راسته ملنے میں سهولت هو -



[۱] کبوترونکا سفري آشیانه - ایک بالکل بند حالت میں دکهلایا گیا هے اور ایک جالي دار هے -



[۲] نامه بر کبوترونکے اترنے کا منارہ نما اسٹیشن -

وہ آشیانے جنمیں بیٹهکے مادہ انڈے سیتي هے ' بالائي خانوں میں بنائے جاتے هیں - هر خانے میں دو آشیانے هوتے هیں کیونکه پهلي جهول کے بچوں کے نکلنے کے بعد سے تین هفتے کے اندر (یعنے قبل اسکے که بچے خود دانا چگنے کے قابل هو جائیں) جوڑے دوسري جهول کے انڈے دیدیتے هیں - ان خانوں کا بالائي حصه اسطرح بنایا جاتا هے که کبوتروں کے لیے ایک روش سي نکل آتي هے - سامنے کا حصه لکڑي کي هلکي جالي سے بند هوتا هے جو آشیانے کي صفائي کے وقت بآساني هٹا لي جاتي هے -

کبوتروں کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر موٹي موٹي شاخوں کے پنجروں میں لیجاتے هیں - جب اڑنے کے لیے چهوڑنا هوتا هے تو اُس چور دروازے کو کهولدیتے هیں جو پنجرے کے اوپر هوتا هے - یه پنجرے تین مختلف پیمانوں کے هوتے هیں ' جنمیں علی الترتیب ۲۵ سے ۳۰ ' ۱۲ سے ۱۵ ' اور ۴ سے ۶ کبوتر تک آسکتے هیں - پنجرے یا تو ریل کي گاڑیوں میں جاتے هیں یا خچر پر رکهکر لیجاتے هیں -

فوجي حکام جهاں تک هوسکتا هے نامه بر کبوتروں کي پرورش کي حوصله افزائي کرتے رهتے هیں - فرانس کے ملکي (سول)

مقالات

تاریخ قدیم کا ایک فراموش شده صفحه !

نامه بر کبوتر !

عهد قدیم کی تار برقی اور طیارات !

نامه بر کبوتروں کي فوجي تربیت کا آغاز اس طرح هوتا هے که پہلے انهیں کبوتر خانوں کے گرد و پیش کاوے دیے جاتے هیں - هر کبوتر سے یه چاها جاتا هے که وه هر روز ۵ گهنٹے دن بهر میں دو بار آڑیں -

ان آزمایشي لڑائیوں کي نگراني نهایت توجه سے کي جاتي هے - پنجروں کی کهڑکیاں جب کهولي جاتي هیں تو سپاهي مستعد رهتے هیں اور اُن کبوتروں کو ڈهابلیوں کي چهت پر بیٹهنے نهیں دیتے - جو چند کبوتر پاس کي چهتوں پر بیٹهکے اپنے رفقا کے سامنے نافرماني کي بري مثال پیش کرتے هیں ' اُنهیں بلا تکلف فوراً گولي سے مار دیا جاتا هے -

اعلی درجه کے تربیت یافته کبوتر غول باندهکے اُڑتے هیں ' جسکي وجه سے وه کبهي نظروں سے اوجهل نهیں هونے پاتے -



نامه بر کبوتروں کے سفري آشیانے

کورے پٹهے پہلے چند منٹ اُڑتے هیں ' پهر بتدریج بڑهتے جاتے هیں - یهاں تک که تین مهینه کي عمر میں گهنٹے گهنٹے بهر تک اڑنے لگتے هیں -

ایک طرح کی نقل و حرکت کے لیئے همیشه ایک هي قسم کے اشارے کیے جاتے هیں تا که کبوتر سمجهه سکیں که انسے کیا کها جا رها هے ؟ کبوتروں کو پنجروں سے نکالنے کے لیے چیخیں' تالیاں' اور کمروں کي درمیاني اوٹیں کهڑکهڑائي جاتي هیں واپس بلانے کے لیے کونڈوں میں پاني بهرنے اور زمین پر دانه ڈالنے کے بعد سیٹي بجائي جاتي هے -

(نامه بري کي مشق)

پرواز کے ساتهه ساتهه نامه بري کی مشق بهي شروع کرادي جاتي هے - مسافت کي مقدار بتدریج بڑهتي رهتي هے - فراهمي افواج کي حالت میں کبوتر کسي ایسے مقام پر رکهے جاتے هیں جسمیں اور فوج میں حملے کے وقت سلسلهٔ نامهٔ و پیام ضرور رهنا چاهیے -

جو مقامات ایسے هیں که بعض ذرائع مراسلت کي بربادي کے بعد کبوتروں کو وهاں رکها جا سکتا هے ' انکے متعلق سلسلهٔ تعلیم کا جاري رکهنا ایک منطقي نتیجه هے ' مگر اسکي قسمت میں پابندي نهیں - کیونکه قاعده یه هے که کبوتر ڈهابلیوں کے هر طرف آڑائے جاتے هیں - بارش' کهر' اور برف کے زمانے میں آڑانے کي کوشش نهیں کي جاتي - جاڑے کے زمانے کو بالکل غیر مناسب سمجها جاتا هے - فروري ' مارچ ' اور اپریل کے مهینے پٹهوں کي نگراني و پرداخت کے لیے وقف هوتے هیں -

عمر کے لحاظ سے کبوتروں کے دو درجے هوتے هیں - پہلے درجے کے کبوتر یا تمام افواج کي کور جسکي عمر ۱۸ مهینے سے لیکے ۸ برس تک هوتي هے' روزانه اپني ڈهابلي سے آڑکے وهاں تک جاتے هیں' جهاں وه جنگ کے زمانه میں رکهے جائینگے - یه یا تو چهوٹي چهوٹي ٹکڑیوں میں آڑتے هیں یا کبهي ایک دم سے چهوڑ دیے جاتے هیں ' مگر بهر صورت انمیں سے هر ایک کے کاوں کا خیال رکها جاتا هے تا که هر کبوتر کي مشق اچهي طرح هوجائے - بعض کبوتر عرصه تک فوجوں کي اجتماع گاهوں میں بند رهتے هیں - نیز ایک زمانے تک کسي خاص راه پر باقاعده هر روز آڑائے جاتے هیں -

مسافت کي مقدار پہلے دن ۲۰ کیلومیٹر (ساڑهے ۱۲ میل) هوتي هے - تیسرے دن ۳۰ کیلومیٹر - چهٹے دن ۵۰ کیلومیٹر - چودهویں دن ۸۰ کیلومتیر - بیسویں دن ۱۳۰ کیلومیٹر - ستائیسویں دن ۲۱۰ کیلومیٹر - اور چونتیسویں دن ۳۰۰ کیلومیٹر کردي جاتي هے -

ایک سال کي عمر کے پٹهوں کو بهي چهه هفتے میں قریبا یهي مشق کرائي جاتي هے - ڈهابلي کے آس پاس چند ابتدائي کاؤں کے بعد اولاً ۱۰ - کیلومیٹر تک جاتے هیں ' اسکے بعد مسافت بتدریج بڑهتي جاتي هے - یهاں تک که چهٹے هفته کے آخر میں ۲۰۰ کیلومیٹر پورے هوجاتے هیں -

پرواز کي مشق خشکي یا دریا میں' جس پر کبوتر خانوں کي مقامي حالت اجازت دے ' کرائي جاتي هے - دهوپ کي گرمي کے خیال سے کبوتر بهت هي تڑکے چهوڑے جاتے هیں - موسم سرما میں شرح پرواز ۸۰ سے لیکے ۹۰ میٹر (ڈیڑه میل) في منٹ هوتي هے - ان مشقوں کے نتائج' گم شده کبوتر' دیگر سانحات ' یه سب چیزیں قلمبند هوتي هیں -

چونکه ان مشقوں کا مقصد کبوتروں کو با قاعده نامه بري کي تعلیم دنیا هے' اسلیے انکے ساتهه ایسے خطوط بهی کردیے جاتے هیں جو خاص طور پر اسي غرض سے هلکے اور محفوظ بنائے جاتے هیں تا که بحفاظت و سهولت جا سکیں -

شیخ عبد البہا عباس آفندي

موجودہ رئیس البہائیہ جو عنقریب هندوستان آنے والے هیں -



اصول و عقائد اور تاریخ و سوانح کي کتابیں صرف بہائي حلقه هي میں محدود رهیں - علی الخصوص کتاب " البیان " جو محمد علي باب نے بطور ایک الہامي کتاب کے پیش کي تهي ' اور جسے اب بہائیہ منسوخ قرار دیتے هیں ' اور کتاب " اقدس " جو شیخ بہاء الله نے پیش کي تهي اور جو اب مذهب بہائي کا اصل الاصول اور کتاب وحي آسماني هے ' نیز عبادات و اعمال کے رسائل ' باهمي مشاجرات و مخاصمات کي مصنفات ' بہاء الله اور صبح ازل کے مناظرات ' وغیرہ وغیرہ صرف مشاهیر علماء بہائیہ هي کے پاس رهتي تهیں ' اور عوام بہائیہ کو بهي سواے کتب احکام و عقائد کے اصلي ذخیرہ بہت کم دیا جاتا تها -

لیکن همارے پاس یه تمام ذخیرہ موجود هے - کتاب " البیان " اور " اقدس " اور کتاب الصلواۃ وغیرہ قلمي هیں جنکي نقل بمشکل حاصل کي تهي - انکے علاوہ تیس چالیس چهوٹے بڑے مطبوعه رسالے بهي هیں جنسے تمام اصلي اور اندروني حالات پر روشني پڑتي هے -

پچهلے دنوں غالباً چند کرد و ایراني بہائیوں نے قاهرہ میں ایک عمدہ پریس جاري کیا هے جسکا نام مطبع " کردستان العلمیه " هے - اس پریس میں بهي متعدد کتابیں نئي طبع هوي هیں - ازانجمله موجودہ رئیس بہائیه شیخ عباس آفندي کے عربي و فارسي رسائل و خطوط هیں جو مختلف سوالات کے جواب میں لکهے گئے تهے - اسکا قلمي نسخه بعض بہائي دعاۃ کے پاس پہلے دیکهه چکا هوں - اب چهپنے کي وجه سے بآساني هاتهه آگئي هے -

اسي طرح " گب سیریز " میں مسٹر اڈورڈ براون نے " تاریخ بہائیه " شائع کرکے جو در اصل " مقالۂ سیاح " کا اصلي نسخه هے اسکي ابتدائي تحریک و ظهور کي پوشیدہ تاریخ بهي شائع کردي هے -

پس ایک نہایت مفصل اور دلچسپ مضمون مذهب بہائي کي تاریخ پر لکها جا سکتا هے - بشرطیکه لکهنے کي مهلت ملے -

* * *

افسروں میں بہت سے لوگوں کے پاس کبوتر خانے هیں جنمیں بہت سے تربیت یافتہ نامہ بر کبوتر هیں ' اور جو براہ راست صیغۂ جنگ کي نگراني میں داخل هیں -

فرانس کے نامہ برکبوتروں کو سرکاري طور پر تعلیم دینے کي تاریخ سنہ ۱۸۷۰ کي جنگ جرمني و فرانس سے شروع هوتي ہے - گو اسوقت ان مسکین پرندوں کي تربیت بہت هي معمولي هوئي تهي ' مگر انهوں نے ایسے عجیب و غریب کام انجام دیے کہ اب آیندہ جنگ میں انکي اعانت پر پورا پورا اعتماد کیا جاتا ہے -

(نامہ بر کبوتر اور طیارات)

غالباً عنقریب کبوتر ایروپلین یعني هوائي جهازوں پر بهي جایا کرینگے ' اگرچہ طیارچیوں کو ان سے طبیعي نفرت ہے کیونکہ وہ کبوتروں کو اپنا ایک خطر ناک دشمن سمجھتے هیں - انکا خیال ہے کہ ایک تیزرو ایروپلین کي رسي کو پھڑپھڑانے والے کبوتروں سے سخت صدمہ پہنچتا ہے اور پرندے کا پروپلر (Propeller) (هوائي جهاز کے سامنے کا ایک آلہ) نجس کرنا تو اور بهي خطر ناک هوگا -

ان امور کے انسداد کے لیے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ کبوتروں کو چھوڑتے وقت انکا سر نیچے کي طرف کرکے کسي اتني لمبي نالي میں سے چھوڑا جاے کہ جب تک یہ حیرت زدہ پرند سنبهلکر اوڑنا شروع کرے ' اوسوقت تک طیارہ ان سے بہت دور هوجاے - اس تجویز کا آیندہ موسم سرما میں تجربہ کیا جائیگا "

یہاں تک سائنٹفک امریکن کے مقالہ نگار کے مضموں کا ترجمہ تها - بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم هوگي کہ اس وقت تک یورپ کي ایک بڑي حکومت نامہ بر کبوتروں کي تعلیم و تربیت کا ایک ایسا با قاعدہ جنگي صیغہ رکھتي ہے ' اور جو فرانس اس عہد دخان و برق میں اپنے هوائي طیارات سے شہرت حاصل کرچکا ہے. وہ ان قدرتي اڑنے والے نامہ بروں کي طرف سے بهي غافل نہیں ہے ' اور بہتر سے بہتر هوائي جهاز بهي اسے کبوتروں سے بے نیاز نہ کرسکے هیں !

اسکے بعد هم نامہ بر کبوترونکي تاریخ گذشتہ کي طرف متوجہ هونگے ' اور علي الخصوص اسلامي عہد کي ترقیات و انتظامات کا تذکرہ کرینگے - کیونکہ یہ فن بهي مسلمانوں کے عہد عروج کا کچھ کم ممنون نہیں ہے -

عـــالم اسلامي

یورپ و امریکـــہ اور مذهب بہـائیہ

موجودہ رئیس البہائیہ کا سفر هند !

جبکہ انگلستان اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کي تحریک از سر نو شروع هوگئي ہے اور توفیق الہي نے اسکے لیے غیر متوقع وسائل بہم پہنچا دیے هیں ' تو یہ ذکر یقیناً قابل توجہ سمجھا جایگا کہ موجودہ صدي کا ایک نیا ایراني نزاد مذهب جو برسوں سے اپني خاموش اور بے صدا دعوۃ کو مشرق و مغرب میں پهیلانے کیلیے غیر معمولي جد وجہد کر رہا ہے اور جسکے تفصیلي حالات سے ایران کے باهر بہت کم دلچسپي لي گئي ہے ' امریکہ کي جدت پسندي اور تلاش مذهب سے فائدہ اٹھانے میں بہت کامیاب هوا ہے ' اور اب انگلستان میں بهي اپني دعوۃ کي تحریک کا سامان کر رہا ہے -

یعني محمد علي باب کي موسسہ اور شیخ بہاء اللہ کي ترقي دادہ بہائي تحریک جسکي ابتدا گو ادعاء مہدیۃ سے هوئي هو لیکن اب وہ ایک بالکل مستقل اور مدعي تجدید شریعت و کتاب مذهب ہے ' اور ایران کے علاوہ بهي اسکے پیروؤں کي اچھي تعداد هندوستان ' برما ' مصر ' کردستان ' امریکہ ' بغداد ' اور عراق عجم میں موجود ہے !



مسز استے نرد : ایک امریکن بہائي داعیہ

ابهي چند هفتوں کي بات ہے کہ ایک امریکن بہائي لیڈي نے هندوستان کا سفر کیا تها تا کہ بہائي مذهب کي تبلیغ کو تقویت پہنچاے اور عرصے تک کلکتہ میں مقیم رهي تهي - ولایت کي تازہ ڈاک سے معلوم هوتا ہے کہ شیخ عباس افندي یعني موجودہ رئیس بہائیہ عنقریب هندوستان آنے والا ہے -

حال میں هم سے ایک صاحب علم بزرگ نے مذهب بہائي کي تاریخ و عقائد کے متعلق استفسار کیا ہے - اسکا تفصیلي جواب "اسئلۃ و اجوبتہا" کے سلسلے میں لکھنا چاهتے تھے لیکن واقعۂ ایلاء نے کئي هفتہ سے تمام گنجائش روک لي ہے ' اسلیے دیگر سوالات کے طرف متوجہ هونے کا موقعہ نہیں ملا - همارے پاس اس مذهب کي صحیح تاریخ اور تمام عقائد و مختصات و تغیرات کا بہترین مواد عرصے سے موجود ہے ' اور متعدد مشاهیر علماء بہائیہ سے بمبئي کے قیام میں نہایت مفصل صحبتیں رهچکي هیں - بہائي عقائد و اصول کي کتابیں عرصہ تک بالکل قلمي تهیں اور اجنبیوں کیلیے انکا دیکھنا تقریباً محال تها - پهر بغداد و عکہ اور مصر و امریکہ میں بعض بعض طبع هوئیں ' لیکن انکو بهي اجنبیوں میں تقسیم نہیں کیا گیا اور سواے " مقالۂ سیاح " وغیرہ کتب دعوۃ و تبلیغ کے اصل

اس رقم میں مختلف قسم کے قرض شامل هیں- ۲۱,۴۸,۲۱,۸۶۰ پونڈ کي رقم ۱,۸۵۵ اور ۱۸۹۱ کے ۳ قرضوں کي هے جسکا سود ۴ فیصدي هے - ایک رقم سنه ۱۸۹۴ کے قرض کي هے جسکا سود ساڑھے تین فیصدي هے - ان قرضوں کي ادائگي مصر کے خراج سے هوتي هے -

یه ایک قسم کے قرض تهے - دوسري قسم کے قرضوں کي تعداد ۴۴,۷۲,۳۱۳ پونڈ هے - اسمیں مندرجۂ ذیل قرض شامل هیں:

اجارہ تمباکو کي کمپني کا قرض جو سنه ۱۸۹۳ع میں ۴ فیصدي پر لیا گیا هے - ریلوے کمپني کا قرض جو سنه ۱۹۹۳ع میں ۵ فیصدي پر لیا گیا هے - صومه بندرمه ریلوے کمپني کا قرض جو سنه ۱۹۱۱ع میں ۴ فیصدي پر لیا گیا هے - ان قرضوں کي ادائگي بعض مقررہ مالي معاهدوں سے هوتي هے -

قرض کي تیسري قسم جنگي کے قرض هیں - انکي مقدار ۲,۲۶,۴۰,۰۲۴ پونڈ هے - اسمیں سنه ۱۹۰۲ اور ۱۹۰۹ کے قرض اور سنه ۱۹۱۱ع کے قرض کي پہلي قسط بهي شامل هے - ان تینوں کي شرح سود ۴ فیصدي هے - انکي ادائگي خود حکومت کو براہ راست کرنا پڑتي هے -

اس تفصیل سے معلوم هوگیا هوگا که آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک دولۃ عثمانیه کے عام قرضوں کي کل مقدار ۲,۹۱,۲۲,۴۲,۹۱۱ فرانک تهي (ایک فرانک دس آنه کا هوتا هے) جسمیں سے اسوقت تک ۳۰۱,۶۲,۲۶,۶۸۵ فرانک ادا هوچکے هیں ' اور ۲,۶۰,۵۶,۱۶,۲۲۶ فرانک دولۃ عثمانیه کے ذمه باقي هیں -

لیکن اسکے بعد هي دولۃ عثمانیه دو شدید هولناک جنگوں میں گرفتار هوگئي ' - علی الخصوص جنگ بلقان میں اسے سخت زیرباري هوئي اور قرض بجاے کم هونے کے اور بڑهگیا - چنانچه جنگ بلقان اور ادرنه کے واپس لینے سے قبل (آخر جون سنه ۱۹۱۳ع میں) وزیرمال نے اعلان کیا تها که اسوقت دولۃ عثمانیه کے ذمه قرضهاے عام کي مقدار ۱۳,۰۲,۵۴,۴۵۷ عثماني پونڈ یعني ۲,۹۹,۵۸,۵۲,۵۱۱ فرانک هوگئي هے -

اسوقت قسطنطنیه اور یورپ میں عثماني رعایا کي تعداد ۱۸۰۰۰۰۰ لاکهه هے - ایشیا میں جن ممالک پر دولۃ عثمانیه عثماني افسروں کے ذریعے حکومت کررهي هے ' انکي آبادي ۱۹۱۰۰۰۰۰ هے - اگر یه قرض تمام عثماني رعایا پر تقسیم کیے جائیں تو هر شخص کے ذمه ۱۴۳ فرانک پڑینگے -

لیکن پیرس میں جو موتمر مال منعقد هونے والي هے ' اسمیں ان قرضوں کا ایک حصه ضرور ریاستهاے بلقان سے لیا جائیگا - اگر یورپ نے انتهائي تعصب سے کام نه لیا تو امید هے که اس بار کا جسقدر حصه ریاستهاے بلقان کے ذمه کیا جائیگا ' اسکي مقدار قریباً ۴۶۹۰۰۰۰۰۰ فرانک هوئي - اسکے بعد دولۃ عثمانیه کے ذمه ۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰ فرانک اور کچهه کسور رهجائینگے ' جنمیں غیر منتظم قرضوں کے شامل کرنے کے بعد (آخر جون سنه ۱۹۱۳ ع تک) دولۃ عثمانیه کي کل رقم ۳,۶۸,۱۶,۴۱۷ عثماني پونڈ هوگي - اس میں وہ قرض بهي شامل هیں جو مختلف بنکوں سے لیے گئے اور اب اس آخري فرانسیسي قرض سے ادا کیے جائینگے -

آپ کے الہلال کا میں کیا زمانه شیفته و مفتوں هے - خدا کرے اس مقدس پرچه کي اشاعت هر شهر و قصبه میں کافي و وافي هو جائے :

ناوک نے تیرے صید نه چهوڑا زمانے میں
تڑپے هے مرغ قبله نما آشیانے میں

براہ کرم مندرجه ذیل تین خریداروں کے نام وی پي بهیجکر ممنون فرمائیں -

فقیر حقیر شاہ محمد چندا حسیني چشتي نامي کوہ پور شاہ پور - حیدر آباد -

بريد فرنگ

تلخیص و اقتباس

اسد پاشا کي گرفتاري کے متعلق تازہ انگریزي ڈاک میں تفصیلات آگئي هیں مگر بیانات باهم مختلف هیں - معلوم نهیں هوتا که دونوں وزارتوں سے اسد پاشا کا استعفا شہزادہ وید کي ملاقات کا نتیجه هے یا محافظ فوج میں اضافه هونے کا؟ بهر حال هوا یه که ڈچ جندرمه (جنگي پولیس) کے افسر اعلی نے اسد پاشا کو حکم دیا که اپني فوج کو منتشر کرکے هتیار حوالے کردے - اس نے انکار کیا - بیان کیا جاتا هے که اسکے بعد اسد پاشا کي فوج نے آتشباري شروع کردي تهي جسکا جواب اس فوجي توپخانه نے دیا جو پہلے سے بنظر احتیاط موقع (پوزیشن) پر رکهدیا گیا تها - مگر اسکے بعد اسد پاشا نے صلح کا سفید جهنڈا بلند کردیا -

ایک مشترکه فوج اسد پاشا کے گهر کي طرف بڑهي اور گرفتار کرکے آسٹریا هنگري کے ایک کروزر پر لے آئي - یهاں سے وہ ایک اطالي دخاني جهاز پر سوار کرکے برنڈزي بهیجدیا گیا -

اسد پاشا نے ایک اعلان پر دستخط کردیے هیں ' جسکا مطلب یه هے که وہ البانیا کے معاملات میں شہزادہ وید کے بغیر اجازت دخل نه دیگا !

ایپرس میں دول کي مداخلت کامیاب ثابت هوئي - البانیا پر قبضه کے متعلق بین الملي کمیشن اور ایپرس کي عارضي حکومت کے درمیان کارفو میں ایک اتفاق هوا هے - اسکا خلاصه یه هے که ملک دو انتظامي ضلعوں (کواٹرز) میں تقسیم کردیا جاے جو والیوں (Prefect) کے ماتحت هوں - جسقدر یوناني مذهبي و غیر مذهبي عمارات هیں ' وہ سب بدستور قائم رهیں - عام مدارس کے ابتدائي تین درجوں میں تعلیمي زبان البانی اور یوناني ' دونوں هوں - اسیطرح مقامي ' انتظامي ' اور قانوني کارروائیوں میں بهي یوناني زبان البانی زبان کے پهلو به پهلو رکهي جائے - اهل ایپرس سے هتیار نه لیے جائیں - جندرمه (جنگي پولیس) کے لیے اشخاص وهیں سے فراهم کیے جائیں - اس جندرمه کي خدمات کسي دوسري جگه کے لیے صرف اسي وقت لي جا سکیں گي جبکه کسي بڑي طاقت سے مقابله کي صورت پیش آجاے اور اسکا فیصله بین الملي کمیشن کریگا - یهي کمیشن تنظیم و ادارہ داخلي اور نئي حکومت کے قیام کا بهي ذمه دار هوگا - آخر میں یه هے که اهل ایپرس کو عام معافي دیجائیگي -

---

گذشته مئي کے دوسرے هفته میں بلغاري ایوان شوری کے اندر نهایت گرم صحبتیں رهیں - موضوع بحث یه تها که بلغاریا کے آخرین مصائب اور نامرادیوں کے لیے گوشف اور دینف کي وزارتیں کهاں تک ذمه دار هیں ؟ اعضاء (ممبرس) نے اپني اپني جماعتوں کے خیالات بیان کیے - بالاخر هنگامۂ مباحثه و منافشه کا خاتمه اس پر هوا که تمام مختلف جماعتوں نے بلغاریا کي تقویت اور اسکے لیے متعدد سعي و کوشش کو اپنا نصب العین قرار دیا ' اور باهمي مناقشات کو مخالفت تک پهنچا نے سے باز آگئے -

---

اس سلسلے میں اس حقیقت کا بهي انکشاف هوگیا جو الہلال آج سے بهت پہلے لکهه چکا هے ' جبکه جنگ بلقان جاري تهي ' اور بلغاري فتح مندیوں کي خبروں نے دنیا کو حیران بنا دیا تها - هم نے لکها تها که جنگ لولي برغاس کے بعد هي بلغاریا ... [illegible]

شؤون عثمانیه

سلطان عبد الحمید نے میرزا یحیی کا شاني ملقب به " صبح ازل " کو ایڈریا نوپل میں اور بہاء اللہ کو عکه میں رکھا تھا - یہي عکه بہائي مذہب کا موجودہ مرکز ہے - شیخ بہاء اللہ کے بعد اسکا بڑا لڑکا " عباس افندي " جانشیں ہوا - وہ ایک صاحب علم' وسیع المعلومات ' اور نہایت فصیح و بلیغ شخص ہے -

دستوري حکومت کے اعلان تک رئیس بہائیه کو عکه سے باہر نکلنے کي اجازت نه تھي - اعلان مشروطه کے بعد آزادي دیدي گئي - اس وقت سے ابتک شیخ عباس نے متعدد سفر کیے ہیں ' پہلے مصر گیا - پھر امریکه کا سفر کیا جہاں کئي ہزار امریکن بہائي موجود ہیں اور متعدد شہروں میں انھوں نے اپني مذہبي سوسائٹي (بیت العدل) قائم کر رکھي ہے -

پچھلے دنوں وہ انگلستان آیا اور متعدد صحبتیں تحریک و دعوة کي منعقد کي گئیں - مگر اس بارے میں انگلستان اور امریکه بالکل مختلف آبادیاں ہیں - یہاں مذہبي تحریکیں اس قسم کي سیاحتوں سے قائم نہیں ہوسکتیں - تاہم بعض اخبارات میں ایک نئے ایراني مذہب کا ذکر کیا گیا ' بعض رسائل نے اپنے نامه نگاروں کو تحقیق عقائد کیلیے بھیجا ' بعض نے انکي اور انکے امریکن اور ایراني ساتھیوں کي تصویریں شائع کیں - غرضکه کچھه نه کچھه چرچا ہوگیا -

متعدد امریکن عورتیں انکے ہمراہ تھیں جو بہائي ہوگئي ہیں - انھي میں سے ایک نوجوان داعیه حال میں کلکته آئي تھي -

خیال کیا جاتا ہے که شیخ عباس آفندي اب ہندوستان کے سفر کا ارادہ کر رہے ہیں جو تمام دنیا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا مرکز ہے اور جہاں گذشته بیس پچیس سال سے بہائي داعي متصل مگر بالکل خاموش کام کر رہے ہیں - غالباً وہ عنقریب سیلون و برما ہوکر ہندوستان پہنچیں -

مقامي معاصر " ہندو پیٹریٹ " نے شیخ عباس اور انکے ساتھیوں کي تصویریں بضمن سفر انگلستان و تذکرۂ داعیۂ امریکه شائع کي ہیں - ہم نے انکے بلاک اشاعت کیلیے منگوا لیے تھے جو آجکي اشاعت میں درج " الہلال " کرتے ہیں -

ان میں پہلي تصویر ایک امریکن بہائیه کي ہے - اسکا نام مسز استے نرق ہے - وہ شیکا گو (امریکه) میں بہائي ہوئي اور پھر تکمیل و تربیت کي غرض سے پانچ سال تک عکه میں مقیم رہي - پچھلے سال بہائي مذہب پر لکچر دینے کیلیے اس نے مصر کا سفر کیا اور وہاں سے گذشته دسمبر میں بمبئي پہنچي - بمبئي میں کچھه دنوں رہکر کرانچي آئي اور کانگریس کے اجلاس میں شریک ہوئي - وہاں سے مدراس گئي اور مدراس سے کلکته آئي -

بہائي مذہب کے داعي جس سرگرمي اور سکوت و سکون کے ساتھه کام کرتے ہیں ' اسمیں ہمارے لیے بڑي ہي عبرت و بصیرت ہے - رنگون ' بمبئي ' کلکته ' اور مدراس میں ایک بڑي تعداد ہندوستاني بہائیوں کي موجود ہیں جنھیں میں شخصاً جانتا ہوں ' لیکن آجتک نه تو اخبارات میں انکا کبھي تذکرہ ہوا اور نه عام طور پر لوگوں کو حالت معلوم ہے !

دولت عثمانیه کي موجودہ مالي حالت

قرض اور آمدني

کسي سلطنت کے عام حالات پر اُسکي مالي حالت کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے - خصوصاً دولة عثمانیه که یورپ کے ضغط و فشار اور اسکي عجز و درماندگی کي اصلي وجه اسکي مالي حالت ہی ہے - اسلیے ضروري ہے که جب آپ دولة عثمانیه پر نظر عام ڈالتے ہوے اسکي مشکلات پر غور کریں' تو اُسکي مقروضیت کي وسعت اور اُسکي آمدني کي قلت کو بھي پوري تفصیل کے ساتھه پیش نظر رکھلیں -

دولة عثمانیه پر یورپ کے جسقدر قرض ہیں' اُنکي دو قسمیں کي گئي ہیں :

(۱) وہ جو کسي نظام و آئین کے ماتحت ہیں -

(۲) جو اس قید و بند سے آزاد ہیں -

پھر منتظم اور با قاعدہ قرضوں کي بھي ۳ - محرم کے اتفاق (اگریمنٹ) کي رو سے دو قسمیں ہیں -

(۱) وہ جو صیغه قرضه ہاے عام یعني (صندوق الدین) کے ذریعه سے ادا ہونگے -

(۲) وہ جو دولة عثمانیه نے کسي اجنبي بنک سے اس شرط پر لیے ہیں که وہ خود براہ راست ادا کردیگي -

وزیر مال نے اپنے صیغه کي جو رپورٹ سب سے آخر میں شائع کي ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے که آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک دونوں طرح کے با قاعدہ قرض حسب ذیل تھے :

" دولة عثمانیه نے یورپ سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ صیغه قرضہاے عام یا صندوق الدین کے ذریعه سے ادا ہونگے' انکي مجموعي تعداد ۹,۱۳,۵۶,۳۲۸ عثماني پونڈ ہے - یه صیغه جسوقت سے قائم ہوا ہے اسوقت سے لیکر سنه ۱۹۱۱ع تک اس رقم میں سے کچھه اوپر نو ملین ادا ہوچکے ہیں - اب عثماني خزانه کے ذمه ۸۲ ملین ۱۰ ہزار ۳ سو ۵۰ ملین پونڈ باقي ہیں - (ایک ترکي پونڈ ۱۲ - روپیه کا ہوتا ہے)

اصلي قرض میں ۵,۷۹,۰۸,۳۲۰ پونڈ کي وہ رقم بھي ہے' جسکا شمار ان قرضوں میں ہے جو ریلوے کي آمدني سے ادا ہونگے - اسکا سود ۴ فیصدي ہے' اور یه ۳ محرم کے اتفاق میں منظور بھي ہوچکا ہے - اسکے علاوہ باقي ۲,۳۴,۴۸,۰۰۸ پونڈ میں مندرجۂ ذیل رقمیں شامل ہیں : سنه ۱۸۹۰ ' ۱۹۰۳ ' ۱۹۰۴ ' اور ۱۹۰۵ کے قرض جنکا سود ۴ فیصدي ہے - وہ رقمیں جو دوبارہ سنه ۱۹۰۵ع اور سنه ۱۹۰۸ع میں بغداد ریلوے کي ضمانت پر لي گئي ہیں - انکا سود بھي ۴ فیصدي ہے - سنه ۱۸۹۶ع کا قرض جسکا سود ۵ فیصدي ہے -

دولة عثمانیه نے یورپ کے بنکوں سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ خود براہ راست ادا کردیگي' انکي مجموعي تعداد ۴,۸۵,۹۴,۵۲۴ عثماني پونڈ ہے - جسمیں سے آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک قریباً ۴ ملین پونڈ ادا ہوچکے ہیں' اور ۴,۴۶,۰۸,۸۷۲ پونڈ ابھي عثماني خزانه کے ذمه واجب الاداء ہے -

جو هم گم گشتگان بادیه گمراهي کي صحیح رهنمائي کـر رهي هے مبادا کهیں هماري نظرونسے گم هو جاے ' اور پهر هم اس ظلمت کدہ میں روشني کیلیے اسطرح محتاجونکي طرح بهٹکتے هوے پهریں ' جسکے تصور هي سے دل خائف هیں -

عنقریب چند خریداروںکے پتے ارسال خدمت کرونگا ' مگر میرے خیال میں یه کوئي ایسي امداد نهوگي - جس امداد کي منظوري کیلیے جناب سے هم امید وار هیں - اسپر توجه هو !

نیاز کیش

(حافظ) امام الدین اکبر آبادي - خریدار نمبر ۳۸۵۷

(۲)

حضرة الاعز المحترم -

آپ کیوں هم لوگوں سے اسقدر بیزار هوگئے هیں که همارے رنج و الم کا آپکو احساس تک نهیں رها ؟ یه خبر که الهلال' محبوب و محترم الهلال' اپني مالي مجبوریوں کي وجه سے (جو اگر ایک میعاد معینه کے اندر پوري نهوئیں تو خدا نخواسته بند کردیا جائیگا) کیا همارے دلوں کو زخمي کرنیکے لیے نا کافي تهیں' جو آپنے اون باتوں کا اظهار شروع کردیا جو اوس حادثه جانکاہ کے وقوع کے بعد پیش آنے والي هیں ؟ یعني یه که " خریداران اخبار کے چندوں کا کیا حشر هوگا ؟ " خدا کے لیے یه باتیں لکهه لکهه کر فدائیان الهلال کے مجروح دلوں پر نمک پاشي نه فرمائیے اور اونپر رحم کیجیے - آپنے خدا جانے کیونکر سمجهه لیا هے که الهلال کو جو کام کرنا تها وہ کرچکا اور اب اسکي ضرورت باقي نهیں هے ؟ اسکو تو اون سے پوچهنا چاهیے جو اسکي ضرورت کو محسوس کرتے هیں - کیا آپکو اس سے انکار هے که ضروریات زمانه کیطرف متوجه کرنے والا اور مختلف الخیال اشخاص کو ایک مرکز پر لاکر اونسے ضروریات دیني و دنیوي کا انصرام کرانے والا یهي ایک رساله هے - اگر اپکے نزدیک مسلمانوں کي دیني و دنیوي ' سوشیل و پولیٹکل ضرورتیں درجۂ تکمیل کو پهونچ چکیں اور کوئي مزید احتیاج باقي نهیں رهي تو بسم الله' کل کے بدلے الهلال کو آج هي بند کر دیجیے - چشم ما روشن - اور اگر ایسا نهیں هے تو خدا کے لیے اس ارادہ سے باز رهیے اور مسلمانوں پر رحم فرمایے - میں کهتا هوں که آپ جس مدت تک اوسکي ضرورت سمجهتے تهے اب اوسکے بعد هم اوسکي ضرورت پہلے سے زیادہ محسوس کرتے هیں - سب سے اهم سوال جو اس رنجیدہ خیال کا باعث هوا هے ' وہ اسکي مالي حالت هے - بے شک توسیع اشاعت کي ضرورت هے ' اور آپ کهانتک نقصان برداشت کر سکتے هیں - لیکن میں نهیں سمجهتا که آپ کیوں ضد پر قائم هیں که قیمت میں اضافه نه کیا جاے - نئے خریدار پیدا کرنے سے یه زیادہ آسان هے که قیمت میں قدرے اضافه کردیا جاے - جو لوگ الهلال کے خریدار او رشایق هیں وہ معمولي اخبارون کے خریدار جیسے نهیں هیں - افسوس هے که آپ کو اس کا علم نهیں ' اگر علم هے تو عمداً اغماض کرتے هیں - میں تو یقین کے ساتهه سمجهتا هوں که خریداروں میں سے هر هر فرد دو روپیه سالانه الهلال پر نثار کرنے کو اپنا فرض نهیں بلکه سعادت سمجهے گا اگر آپ اس کا چندہ بجاے ۸ - روپیه کے ۱۰ روپیه سالانه کردینگے - اس سے قبل بهي میں لکهه چکا هوں اور دیگر حضرات نے بهي یهي استدعا کي تهي که ایسا کیا جاے لیکن معلوم نهیں اسپر توسیع اشاعت کو کیوں ترجیح دیجاتي هے ؟ اسمیں آپکي ذاتي منفعت کو دخل نهیں هے جسکي وجه سے آپ متامل هیں' بلکه میں تو یهانتک عرض کرنیکي جرات کرتا هوں که خدا نخواسته کیا آپ کا کانشنس آپکو اجازت دیتا هے که آپ همارے منافع کو صرف اس وجه سے پا مال کردیں که اونسے ایک شائبه آپکي نسبت سوء ظن کا نکلتا هے ؟ یه مسئله الهلال کے بقا وقیام کا هے جسمیں سب مسلمان شریک هیں - زیادہ سے زیادہ آپ یه کیجیے که ایک قسم ۸ - روپیه کي بهي رهنے دیجیے اور جو صاحب ۸ - روپیه سے زیادہ کا بار نه اوٹها سکیں وہ اس درجه میں رهیں اور کاغذ کي قسم میں تخفیف کرکے اوسکي کمي پوري کر دیجیے مگر لله بند کرنے کا خیال بهي دل میں نه لائیے - میں آپسے بادب درخواست کرتا هوں که میرے اس معروضه کو الهلال میں چهاپ دیجیے جس سے میري یه غرض هے که دیگر خریداران اخبار بهي اسپر توجه فرمائیں اور اس بارہ میں جو آنکي راے هو اوس سے بذریعه اخبار مطلع کریں ' نیز اپني بات پر اڑ جانے والے اور اپني ضد سے نه هٹنے والے مولانا سے استدعا کیجاے که وہ توسیع خریداري پر زور دینے کي جگهه قیمت کي بیشي کو منظور فرمائیں -

والسلام - آپکا ادنی خـــادم

غلام حسن از امروهه

تین بزرگوں نے نام الهلال بذریعه وي پي کے ارسال فرماویں مزید کوشش جاري هے - تابعدار بندہ محمد امین خریدار نمبر ۹۱۴ -

هو گیا هے اور صرف اسي لیے بلغاریا اور اسکے حامي بیقرار هیں که آینده بغیر مزید جنگ کے خط اینوس میڈیا هي پر صلح طے هو جائے اور اسی مقصد کیلیے کامل پاشا کو دول یورپ نے طیار کیا تھا -

فیلي پولي کے ایک دولتمند مهاجن اور کملجینا کے مبعوث (ڈیپوٹي) قسطنطین هاجي کیلشوف نامي نے بلغاري پارلیمنٹ میں بیان کیا که بلغاري فوج کے مرکز اعلی (هیڈ کوارٹر) نے خود اسکو خط اینوس و میڈیا کي منظوري کے لیے قسطنطنیه بھیجنا چاها تھا' اور اس کے لیے کامل پاشا بالکل تیار تھا - اپنے بیان کي توضیح و توثیق کے لیے اس نے چند تار پڑھکر سنائے - پہلا تار ڈینف کا تھا' جسمیں گوشف سے کہا تھا که خط اینوس میڈیا کي بابت کامل پاشا سے گفتگو کرنے کے لیے یه شخص جاتا هے - اسکے لیے مجلس کي منظوري حاصل کرو - اسکے جواب میں گوشف نے لکھا که مجلس کسي خاص وفد کے قسطنطنیه بھیجنے کي ضرورت نہیں سمجھتي - اسکے بعد ۲۹ نومبر کو شاہ فرڈیننڈ نے تار دیا که قسطنطین کیلشوف کے متعلق صدر مجلس کي تجویز سے بالکل اتفاق کرتا هوں - نیز فوري کار روائي کي هدایت کرتا هوں - اسکے جواب میں گوشف نے لکھا که " مجلس اس فیصله کن وقت پر اپني سنگیں ذمه داري سے با خبر هے " گوشف نے اس تار میں یه بھي لکھا تھا : " آپ مجوزه مقصد کے متعلق وزیر مال کو تار دیں - قسطنطنیه میں بلغاریوں کو آنے کي اجازت نہیں - کیلشوف کا شخصي طور پر جانا نا ممکن هے - انہیں وکیل خاص بنا نا هوگا "

مگر قدرت الهي نے عین وقت پر اپني نیرنگي دکھلائي - کامل پاشا کي وزارت کا خاتمه هوا' اور انور بے نے باب عالي کا مقفل هال فتح کرلیا - نتیجه یه نکلا که بلغاریا کو بالاخر روز بد دیکھنا پڑا اور مع اپنے اعوان و انصار یورپ کے اپني تمام امیدوں میں ناکام و خاسر رهي !

روس نے تبریز سے ۱۸ - ویں پیاده پلٹن اور دو توپخانوں کے بریگیڈوں کو قفقاز سے واپس بلا لیا هے - روسي اخبارات اس واقعه کو بہت اچھال رهے هیں - ایک مقتدر اخبار لکھتا هے که غالباً اب اُس بیچیني میں سکون پیدا هوجائیگا' جس کے متعلق کہا جاتا هے که شمال ایران پر روس کے مسلسل فوجي قبضه کي وجه سے انگلستان میں محسوس کی جا رهي هے - اس سے پہلے بھي کئي بار روسي فوج واپس جا چکی هے مگر پھر اسکي جگه تازه دم فوج آگئي - سوال یه هے که کیونکر یقین کیا جاسکتا هے که اب اس فوج کی جگه نئي فوج نه آئیگي ؟

بقول تفلس کے ایک نیم سرکاري جرنل کے' اسوقت شمالي ایران میں ۱۲۴۰۰۰ روسی محافظ فوج موجود هے !

لندن میں علوم و السنۂ شرقیه کے مطالعه و اشاعت تبلیغ جو مدرسه قائم هونے والا هے' اسکے متعلق نیر ایست میں ایک اپیل شائع هوئي هے جسپر چند مشاهیر انگلستان کے دستخط هیں - اس سے معلوم هوتا هے که لندن انسٹي ٹیوشن کي عمارت (جسکي قیمت ایک لاکھه پونڈ هے) قواعد پارلیمنٹ کي رو سے اسکے لیے حاصل کرلي گئي هے - ضروري ترمیم و تغیر کے لیے حکومت نے ۲۰ هزار سے ۲۵ هزار پونڈ تک دینے کا وعده بھي کیا هے - یه مدرسه لندن یونیورسیٹی کے متعلق هوگا - مشرق اور افریقه کي اهم زبانیں (جنھیں ۸۰ کرور انسان بولتے هیں) انکی تعلیم پر ۱۴ هزار پونڈ سالانه صرف کیا جائیگا - اسکے مقابله میں اسوقت برلن میں ۱۰ هزار پونڈ اور پیرس میں ۸ هزار پونڈ سالانه صرف هو رها هے - حکومت انگلستان ۴ هزار پونڈ سالانه اور حکومت هند ۱۲۵۰ پونڈ سالانه دیگی - بقیه روپیے کے لیے قوم سے اپیل کي گئي هے -

تاریخ حیات مسئلہ

مسئلۂ قیام الهلال

قاعده هے که جس چیز کي ابتدا هوتي هے اُسکي انتہا بھي لازمي هے' پس اگر الهلال اپني دعوة اسلامي کي ابتدائي منزل طے کرچکا هے تو انتہا کا ابھي سوال باقي هے -

صداقت الهي کي راه میں سخت سے سخت مشکلات کا مقابله کرنا پڑتا هے' مگر مستقل طور سے اُن مشکلوںکا سامنا وهي شخص کرسکتا هے جو حق و صداقت کي مظلومیت اور دین الهي کي بیکسي و غربت پر از سر تا پا پیکر اضطراب اور تصویر التہاب بن جائے' اور جو اپنے دلمیں کچھه اسطرح کا درد اور ٹیس رکھتا هو جسطرح که سانپ کا کاٹا اور اژدهے کا ڈسا هوا مریض تڑپ سے لوٹتا اور کراهتا هے -

الحمد لله که یه سب کچھه الهلال میں پایا جاتا هے اور صرف الهلال هي میں - مگر مولانا ! جناب کیلیے خاکسار کا مشوره ایسا هي هوگا جیسے آفتاب اور ذره کي مثال - وه اسلامي نسل کے سچے اور شیدائي اور غیر معمولي افراد' جو الهلال پر اپني جان و مال تصدق کرنے کیلیے آماده هیں' کیوں نہیں اونکي مخلصانه خدمات قبول کي جاتي هیں ؟ اگر سب نہیں تو اسیقدر سہي جس سے الهلال کا مالي مسله حل هوجائے - جناب نے متعدد مخلصین کے مني آرڈر واپس کیے' رجسٹریاں لوٹا دیں' اور درخواستیں نا منظور کیں' جنکا حال مجھے معلوم هے' حتی که وه لوگ جنھوں نے ریل کي مسافرت میں جناب سے درخواستیں کیں که همارے نام بھي الهلال جاري کردیجیے' عمداً انکے نام جاري نہیں کیا گیا - آخر کیوں اسکا سبب ؟

کیا وه عطیات جناب اپنے لیے' یا اپنے اخراجات کیلیے تصور فرماتے هیں ؟ یا اُنکے قبول کرنے میں کسي قسم کي بد نامي اور کسر شان هے ؟ میرے خیال میں هر اعانت پیش کرنیوالا نه تو جناب کي مدد کرنا چاهتا هے اور نه الهلال کي' بلکه اپني محبت دیني و جوش ملي اور ایثار قلبي کا اظہار کرکے اسلام کي مدد کرنا چاهتا هے جسکو آپ ایسا نہیں کرنے دیتے - غالباً جناب میري اس جرات کو لطف و کرم کي نظر سے دیکھینگے' اگر میں بالفاظ دیگر یه کہوں که آپ ان همدردان ملت کو اس ثواب عظیم سے محروم رکھکر اور اُنکے نه رکنے والے جوش قلبي کو روک کر خدمت اسلام و مسلمین میں حائل هوتے هیں -

الهلال کے دو هزار نئے خریدار پیدا هوجانے پر بھي اسکے مالي مسلۂ سے تسلي نہیں هوتي کیونکه بہت ممکن هے که یه خریدار دائمي نهو سکیں بلکه عارضي هوں - اسواسطے استدعا هے که جناب علاوه دو هزار نئے خریدار پیدا هو جانیکے اگر ناظرین و معاونین الهلال کي دوسرے طریقه سے توسیع الهلال کي خدمات قبول فرما لیں تو یه تمام مسلمانوں پر احسان هوگا !

بلاشک' الهلال اول دن هي سے غیورانه خاموشي کے نقصانات برداشت کرتا رها هے' اور گدایانه طلب و سوال کے انعامات پر اُن نقصانات کو ترجیح دیتا رها هے' لیکن تابکے ؟ آخر اِسکي کوئي حد بھي هے ؟ جبکه نقصانات بھي حد برداشت و تحمل سے افزوں هوگئے هوں ؟ ناظرین و معاونین الهلال سے بھي التجا هے که آینده جولائي سے پیشتر هي الهلال کے قیام کیلیے کوئي ایسي شکل اختیار کریں جس سے الهلال کا مالي مسله ایک عرصه دراز تک کیلیے حل هوجائے - ورنه هدایت الهي کي یه روشنی

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبه

یه‌کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات هین هے - اپ أمي تهے باطني تعلیم شغل بر زخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا هے - پهرحضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور ترجهه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان هے - صدها عجیب‌وغریب مضامین هین جسمین سے چند کا ذکر ذیل مین کیا جاتا هے - ایکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پر ایکا لشکر مین لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت مین مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اورانکي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنایت کے حکم سے ایکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي أونٹونکا عدن پهونچانا باوجود أمي هونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیره حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوه محصول -

دیدار حبیب (صلعـــم) کے فوتـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوتو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے ہیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوتو چوکهٹوں میں جڑوا کردیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوتو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوتو جو تیار هیں انهیے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوتو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بدوائے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوتو بکتے هیں - وه هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوتو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوتو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوتو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے یه فوتو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوتو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوتو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور مجموم خلایق (۴) میدان مد مین حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت وامهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبه الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا و مروه اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش هے فوتو میں حرف پڑهي جاتي هے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتب موجوده حکماے هند کے بتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ روپیه ۸ آنه هے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

ج

هز مجستي امیـر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیره بهی جواهر نورالعین کا مقابله نهیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهي حقیقت نهیں رکهتے - اِس کي ایک هي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر درگني ' دهند اور شبکوري دور ' اور ککرے چند روز میں ' اور پهوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطیکه آنکهه پهوٹي نه هو ایک ماه میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتي هے - اور آنکهه بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نهیں رهتي ' قیمت في ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب اور دنیا بهر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب هیں - نا طاقتي اور پیر و جوان کي هر قسم کي کمزوري بهت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکهاتي هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

ما لمس م ش ه ا هر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچهو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمي ' قئے ' اسهال ' منهه آور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اُچهلنا ' خناق ' سرکان ' دانت کي درد ' گنٹهیا اور نقرس وغیره کیلیے ازحد مفید هے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حبو ن افـــروز ایک منٹ میں سیاه فام کو گلفام بناکر اور چهره کي چهایاں اور سیاه داغ دور کرکے چاند سا مکهڑا بناتا هے - قیمت في شیشي ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اِس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچهر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا آثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا هے - قیمت في شیشي ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائـــے مهـــانسه چهره کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پهوٹنا مسدود کرکے انهیں تحلیل کرتا هے - قیمت في شیشي ایک روپیه - حبوب مهـــانسه اِن کے استعمال سے چهره پر تیلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا هے قیمت في شیشي ایک روپیه -

اکســـیر هیضه هیضه ایک ایسي ادنے مرض نهیں هے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتهه اِنکا علاج کرسکے - لهذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نهیں هوا کرتي - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف هے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وه خواه کیسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا عـــلاج درستي سے نهیں کرسکیگا - لهذا وبا کے دنونمیں هرسه قسم کي اکسیر هیضه تیار رکهني چاهئے - قیمت هرسه شیشي ۳ روپیه -

پتـــه : ـــــ منیجر شفاخانه نسیم صحت دهلی دروازه لاهور

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اُردو، بنگله، گجراتي، اور مرهتي هفته وار رسالوں میں الهـلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

روغن بیگم بهــــار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار، وکلا، طلبه، مدرسین، معلمین، مولفین، مصنفین، کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنواں عبارت سے ابهي دیکها اور پڑها هے، ایک عرصے کی فکر او ر سونچ کے بعد بهترے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا هے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي هے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کهانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کهانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض بهي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هر مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهیں هوگي - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل ساینس کي ایک نمایاں کامیابي یعنی -

بٹیکا ـــــ کے خواص بهت هیں ' جن میں خـاص خـاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت هے ' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے -

راما نرنجن تیله اور پرنمیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

" ونڈر فل کائیهور" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه ممسک پاس اور الکٹریک ویگر برسٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۹ آنه یوناني ڈرگ بازار کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcta.ut

رسالہ کانفرنس نمبر ۱۴

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے ستائسویں اجلاس منعقده بمقام آگره میں جو دلچسپ اور معني خیز مضمون " میکینکل تعلیم اور مسلمان " کے عنوان پر پڑها گیا تها اوسکو بغرض رفاه قوم علحده رساله کي صورت میں طبع کیا گیا هے' جو درخواست کرنے پر دفتر کانفرنس سے مفت مل سکتا هے -

خاکسار

آفتاب احمد آنریري جوئنٹ سکریٹري کانفرنس - دفتر کانفرنس علي گڈه

تمام مسلمانون کو ان کتابون کا پڑهنا نهایت ضـــروری هے

الاسلام سب سے پہلي بات جو مسلمانوں کے لیے ضروري هے یه هے که وه مذهب اسلام کے عقاید ضروریه سے واقف هوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے الله علیه وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکهیں - کیونکه اگر عقائد درست نهیں تو اعمال برباد هیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کي باتیں سکهانے کے لیے کوئي کتاب نهیں لکهي گئي تهي - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکهکر اس ضرورت کو پورا کردیا هے - خدا کي توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکهنا نهایت ضروري هے ' بچوں کي سمجهه کے مطابق چهپا عمده بیان اس کتاب میں هے - یقیناً کسي کتاب میں نهیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بهت پسند فرمایا' اور نهایت مفید بیان کیا هے - مولوي نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش هوکر جا بجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسي بهي دي هے - بعض اسلامي ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دیني کردیا هے - پس اگر آپ اپنے اهل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاهتے هوں تو یه کتاب انکو ضرور پڑهوائیے - قیمت آٹهه آنے -

نفائس القصص و الحکایات پهـلا حصه

اس کتاب میں وه قصے جو قرآن مجید میں مذکور هیں اُردو میں لکهے گئےهیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب هیں' پهر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے هوئے' ناممکن تها که جو شخص کلام خدا سے ذرا بهي محبت رکهتا هو ' اور اُس کے دل میں قرآن مجید کي کچهه بهي عزت و عظمت هو وه ان کے پڑهنے یا سننے کي سعادت حاصل نه کرتا - یهي سبب هے که تهوڑے هي عرصے میں یه کتاب اب چوتهي بار چهپي هے - پڑهنے والا انکو پڑهکر پاکیزه خیال اور صالح الاعمال بنتا هے - مسلمانوں کے لیے یه کتاب نعمت عظمی هے قیمت چهه آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصه

اس کتاب میں وه قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم هیں ' انتخاب کرکے اُردو میں جمع کي گئي هیں - اور ان سے بهي وهي فائده حاصل هوتا هے ' جو قرآن مجید کے قصوں سے هوتا هے - نهایت پر لطف اور بیش بها چیز هے - قیمت پانچ آنے

یه تینوں کتابیں به نشان ذیل دستیاب هوتي هیں :

نذیر احمد خان کمپني - لاهـور

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

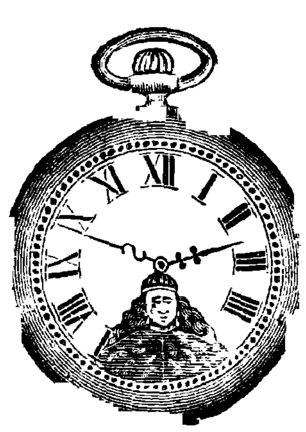
فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو' بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور ادمی اُنکے عہد بعہد کے حالات سوانعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' اُنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر ' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دخانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ٨ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ٥ سال قیمت صرف چھہ روپے

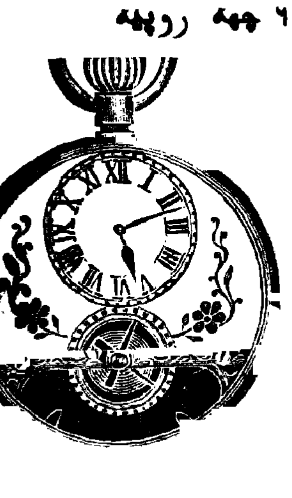


ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ٨ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

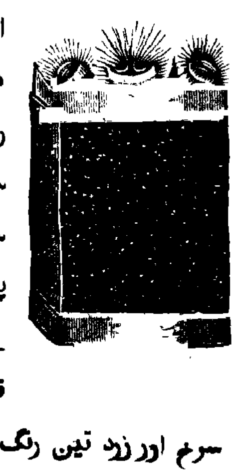


اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ٩ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند ھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ راتکو



اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے ۔ رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرہسے بچ سکتے ہو- یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی ۔ قیمت ا معہ محصول صرف دو روپے ٢ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ٣ روپیہ ٨ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجے -

مینیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں بہر وجہ و خیال کا آدمی دیا ہوا ہے جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا نہ کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے

قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب **وقار الملک** بہادر

جناب نواب حاجی **محمد اسحق** خانصاحب۔

جناب آنریبل سید **شرف الدین** صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید **اکبر حسین** صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد **اقبال** صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد **عبد الحلیم** صاحب **شرر** لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس

جناب حکیم حافظ محمد **عبد الولی** صاحب لکھنوی

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکریٹری آل انڈیا۔ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوے معلی

ان ناموں کی عظمت اور راؤں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی ازحد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج ان مین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہو اور بات ہے کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز ہے آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ انہیں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہو اور حفظ الطلب پر یہ پمفلٹ بھی روانہ کیا جا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہو کہ فرنگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی پائے سر ہو پڑے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے پھر ہندوستان سیلون برما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دور بین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کام ہوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقار دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونیسے رہی اور اگر گیسوئے دراز خدا نخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر رہجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندھ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ بر ائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انکام کے ساتھ خوشبوؤں کا جمانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوئی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرلینگے کہ **تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو** کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے اور دراصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ۱/۵ حصہ پہلے ہی سے بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بیموقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک درد انگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون یاسمین — بو ور مرو نفشہ — پیرہ — تعت — نی شیشی ۱۲ — تاج روغن آملہ و بنولہ — فی شیشی (۱۰/)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵ ر دو شیشیوں پر ۸ ر اور تین شیشیوں پر ۱۰ ر بذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر بآسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات ہیں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

جوهر سر ماهي

دماغ جو کل اعضائے رئیسہ پر حکمراں ہے - کمزور ہوجانیسے تمام عصاب و دیگر اعضاء بھي کمزور ہو جاتے ہیں - اور مقوي دماغ کے جتنے نسخے ہیں تمام قیمتي سے قیمتی ہیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے ہیں - لہذا یہ ایک نو ایجاد دوا جو روئي مچھلي کے مغز سے امریکہ میں تیار کیا گیا ہے - دماغي کمزوریوں میں تیر ہدف ثابت ہوئي ہے - مریضان امراض دماغي کو عموماً اور اطباء ہندوستان سے خصوصا گذارش ہے کہ یہ کثیر المنفعت دوا روز تین قطرے تین روز تک استعمال کرنے سے نسیان' سستي' اداسي ' دماغ کا چکرانا ' درد سر ' اسہال' ضعف بصارت ' دوران سر ' کمي حافظہ وغیرہ وغیرہ امراض میں فورا فائدہ شروع ہوجاتا ہے' اور چند روز کے مداومت سے شفاء حاصل ہوجاتي ہے - ایک شیشي میں ہزار قطرے ہیں قیمت سع محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھ آنے -

Dr. T. Hosain, 6 Convent Lane,
Post Entally, Calcutta

دیـــوان وحشت

(یعني مجموعۂ کلام ردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کي جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بہترین مثالیں موجود ہیں ' جسکي زبان کي نسبت مشاہیر عصر متفق ہیں کہ دہلي اور لکھنؤ کي زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي ہے - اِسکا شائع ہونا شعر و شاعري بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کي دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معاني کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي ہے -

مولانا حالي فرماتے ہیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے دیوان کے شائع ہونے کي بہت ہي کم امید ہے ...... آپ قدیم اہل کمال کي یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں - " قیمت ایک روپیہ -

عبد الرحمن' اثر - نمبر ۱۶ - کڑایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - ۲ ۱ ع ۲

علمی ذخیره

(۱) - مآثر الـکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الـکرام کا دوسرا حصه ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاه عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکره ہے یه تذکره جامعیت حالات کے ساتھه یه خصوصیت رکھتا ہے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الـکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسـلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکره جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلـکرست نے سنـه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکره هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یورروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ہے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر او ر ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالـم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکره مندرج ہے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالـوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنـه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسـلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغنی صاحب وارثي قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکره مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح تفصیل کے ساتھه عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نهیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قاعده کے اصول وضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري ہے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا ہے - قیمت سابق ۴ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھه مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعـرا وضاع وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیوڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بهی اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پـر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منـگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنـگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کی طـرز پـر حیوانات کي دلچسپ حکایات لـکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مـرحوم - ابتدا میں مـرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کی تدابیـر کے ساتھه ساتھه قوي ترقي اور عـزت حـاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیـان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنـري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قـران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیـر و تانیث بتلائی گئي ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگـره - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور ہے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهـرست کتب خانه آصفیه - عـربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتھه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیره مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعه کـرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسین صاحب بلگرامی - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

[illegible] 14 McLEOD STREET, CALCUTTA

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

الہلال

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

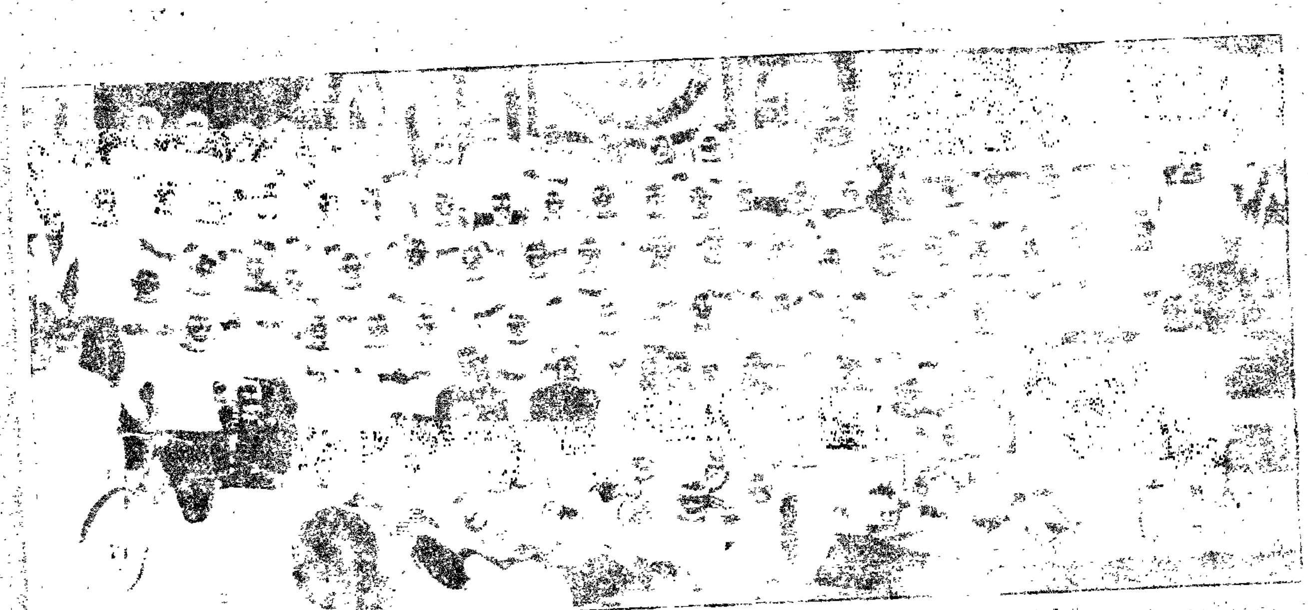
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۵

[illegible]: چہارشنبہ ۲۹ رجب ۱۳۳۲ ہجری

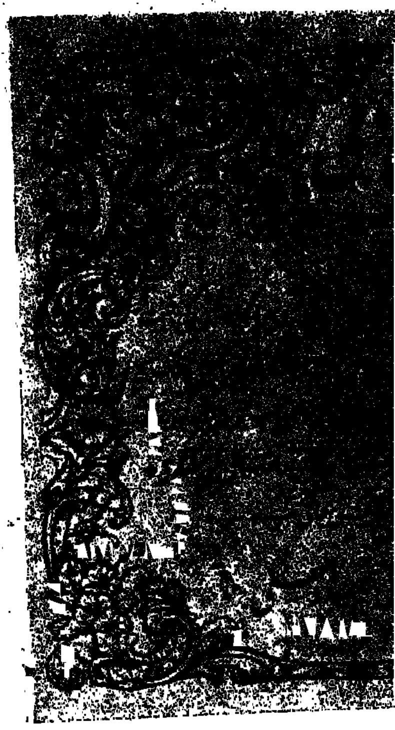
Calcutta: Wednesday, June, 24. 1914.

[illegible]



دار الفنون ؟ [illegible] کے طلبا اور مدارس خارجیہ کا فٹ بال میچ
جو گذشتہ مئی کو میدان جامع احمد میں ہوا

قیمت فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ



اطلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا - منیجر

الهلال كي ششماهي مجلدات

قيمت ميں تخفيف

الهلال كي شش ماهي مجلديں مرتب و مجلد هونے كے بعد آٹهه روپيه ميں فروخت هوتي تهيں ليكن اب اس خيال سے كه نفع عام هو' اسكي قيمت صرف پانچ روپيه كردي گئي هے -

الهلال كي دوسري اور تيسري جلد مكمل موجود هے - جلد نهايت خوبصورت ولايتي كپڑے كي - پشته پر سنهري حرفوں ميں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زياده كي ايک ضخيم كتاب جسميں سو سے زياده هاف ٹون تصويريں بهي هيں - كاغذ اور چهپائي كي خوبي محتاج بيان نهيں اور مطالب كے متعلق ملک كا عام فيصله بس كرتا هے - ان سب خوبيوں پر پانچ روپيه كچهه ايسي زياده قيمت نهيں هے - بهت كم جلديں باقي رهگئي هيں -

(منيجر)

جهان اسلام

يه ايک هفته وار رساله عربي تركي اور اردو - تين زبانوںميں استنبول سے شايع هوتا هے - مذهبي سياسي اور ادبي معاملات پر بحث كرتا هے - چنده سالانه ۸ روپيه - هندوستاني اور تركوں سے رشتۂ اتحاد پيدا كرنيكے ليے ايک ايسے اخبار كي سخت ضرورت هے اور اگر اسكے توسيع اشاعت ميں كوشش كي گئي تو ممكن هے كه يه اخبار اس كمي كو پورا كرے -

ملنے كا پته ادارة الجريده في المطبعة العثمانيه چنبرلي طاش نمبرو صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

آنريبل ايڈيٹر الهلال كي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۶۱]

ميں هميشه كلكته كے يوروپين فرم جيمس مرے كے يهاں سے عينک ليتا هوں - اس مرتبه مجهے ضرورت هوئي تو ميسرز - ايم ـ ان - احمد - اينڈ سنز [نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹريٹ كلكته] سے فرمايش كي - چنانچه دو مختلف قسم كي عينكيں بنا كر انهوں نے دي هيں ' اور ميں اعتراف كرتا هوں كه وه هر طرح بهتر اور عمده هيں اور يوروپين كارخانوں سے مستغني كر ديتي هے - مزيد برآں مقابلةً قيمت ميں بهي ارزاں هيں ' كام بهي جلد اور وعده كے مطابق هوتا هے -

[ابو الكلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزديک كي بينائي كي كيفيت تحرير فرمانے پر همارے لائق و تجربه كار ڈاكٹروںكي تجويز سے اصلي پتهر كي عينک بذريعه وي - پي ارسال خدمت كي جائيگي - اسپر بهي اگر آپكے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدل دي جائيگي -

عينک نكل كماني مع اصلي پتهر كے قيمت ۳ روپيه ۸ آنه سے ۵ روپيه تک - عينک رولڈ گولڈ كماني مع اصلي پتهر كے قيمت ۶ روپيه سے ۱۲ روپيه تک عينک اسپشل رولڈ گولڈ كماني مثل اصلي سونے كے ' ناک چوڑي خوبصورت حلقه اور شلغيں نهايت عمده اور ديبز مع اصلي پتهر كے قيمت ۱۵ - روپيه محصول وغيره ۲ آنه -

ايم - ان - احمد اينڈ سنز [illegible]

شهبال

ايک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے تركي زبان ميں نكلتا هے - ادبي - سياسي - علمي اور سائنٹفک مضامين سے پر هے - گرافک كے مقابله كا هے - هر صفحه ميں تين چار تصاوير هوتے هيں - عمده آرٹ كاغذ نفيس چهپائي اور بهترين ٹائپ كا نمونه - اگر تركونكے انقلاب كا زنده تصوير ديكهنا منظور هو تو شهبال ضرور منگائيے - ملنے كا پته :

پوسٹ آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

استامبول - Constantinople

ايک سنياسي مهاتما كے دو نادر تحفے

حب مقوي — جن اشخاص كي قوي زائل هوگئے هوں وه اس دوائي كا استعمال كريں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو يا دماغي يا كسي اور وجه سے بالكل نيست نابود هوجاتا هے - دماغ ميں سرور و نشاط پيدا كرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي كمزوريوں كو زائل كر كے انساني ڈهانچه ميں معجز نما تغير پيدا كرتي هے - قيمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپيه -

منجن دندان — دانتوں كو موتيوں كيطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان كا قلع قمع كرتا هے - هلتے دانتوں كو مضبوط كرتا هے - دانت نكلتے وقت بچے كے مسوڑهوں پر ملا جاوے تو بچه دانت نهايت آساني سے نكالتا هے - منهه كو معطر كرتا هے - قيمت ايک ڈبيه صرف ۸ آنه -

ترياق طحال — تپ تلي كيليے اس سے بهتر شايد هي كوئي دوائي هوگي - تپ تلي كو بيخ و بن سے نابود كر كے بتدريج جگر اور تلي كي اصلاح كرتا هے - قيمت في شيشي ۱ روپيه ۴ آنه -

ملنے كا پته - جي - ايم - قادري اينڈ كو - شفاخانه حميديه منڈياله ضلع گجرات پنجاب

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حكيم محمد اجمل خان صاحب كي سرپرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه كا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادويه اور خوبي كار و بار كے امتيازات كے ساتهه بهت مشهور هوچكا هے - صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه كے صحيح اجزاء سے بني هوئي هيں) حاذق الملک كے خانداني مجربات (جو صرف اسي كارخانه سے مل سكتے هيں) عالي شان كار و بار' صفائي ' ستهرا پن ' ان تمام باتوں كو اگر آپ ملاحظه كريں تو آپ كو اعتراف هوگا كه :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي كارخانه هے -

فهرست ادويه مفت (خط كا پته)

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 MC Leod Street.
CALCUTTA

Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الهلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۲۵

کلکتہ : چہار شنبہ ۲۹ رجب ۱۳۳۲ هجري
Calcutta : Wednesday, June, 24 1914.

جلد ۴

اطلاع

معاونین کرام الهلال

جن حضرات نے ششماهي قیمت گذشته جنوري میں دي تھي یا گذشته سال کے جولائي سے سال بھر کیلیے خریدار ہوے تھے' انکا حساب جون میں ختم ہو گیا ہے - جولائي کا پہلا پرچه انکي خدمت میں وي پي جانا چاهیے - یا خود انهیں بذریعه مني آرڈر قیمت بهیج دیني چاهیے -

الحمد لله که الهلال کے دوستوں کا عہد محبت بہت محکم و استوار ہے' اور وہ جب ایک مرتبه بندهجاتا ہے تو بہت کم توٹتا ہے - انکا رشته محض کاغذ و سیاهي کي خرید و فروخت کا نہیں ہے جسکی کبھي ضرورت ہوتي ہے اور کبھي ضرورت نہیں ہوتي - دل کے زخموں اور جگر کے داغوں کیلیے بہار و خزاں اور امسال و پار سب برابر هیں !

سخن طرازي و دانش هنر نظیري نیست
قبول دوست مگر نالۂ حزیں گردد !

تا هم ایسے موقعه پر که قیام الهلال کا مسئله پیش نظر ہے اور توسیع اشاعت کیلیے احباب کرام سعي فرما رہے هیں' خریداران قدیم کو بھي اگر انکے فرض کي طرف توجه دلائي جاے تو غالباً ناموزوں نہو گا - جن حضرات کي پچھلي قیمت ختم ہو گئي ہے' انکا آینده کیلیے خریدار رهنا بالکل ویسي هي اعانت ہوگي جیسے الهلال کي مالي دقتوں کے رفع کرنے کیلیے نئے خریداروں کا بہم پہنچانا - بلکه اس سے بھي زیاده -

ان حضرات کي خدمت میں جولائی کا دوسرا پرچه وي - پي - جائیگا - امید ہے که وہ وصول کرلینگے - یا بصورت دیگر اس اطلاع کو دیکھتے هي ایک کارڈ لکھدینگے که وي - پي - نه بھیجا جاے -

مسئلہ قیام الهلال

بکثرت تحریرات اسکے متعلق جمع ہوگئي هیں جن میں سے صرف ایک دو شائع کردي جاتي هیں - سب کیلیے گنجایش نکالنا مشکل ہے - توسیع اشاعت کے علاوہ سب سے زیاده زور اضافۂ قیمت پر دیا جاتا ہے - بزرگان کرام اور احباب مخلصین کي اس نوازش بیکراں کا نہایت ممنون و متشکر ہوں - انشاء الله جولائي کے دوسرے نمبر میں تمام رایوں کا خلاصه پیش کرنے کي کوشش کرونگا - و نسال الله سبحانه و تعالى ان یهدینا سواء السبیل -

" زمیندار "

" زمیندار " کي اپیل کا فیصله هوگیا - نامنظور هوئي - آینده تفصیل کے ساتھه واقعات مقدمه پر نظر ڈالي جائیگي -

مسٹر تلک کی رهائی

مسٹر تلک کي رهائي کے متعلق مختلف افواهیں مشهور تھیں مگر سب غلط نکلیں' اور وہ ۱۷ جون کو ۱۲ بجکے ۲۵ منٹ پر رها کردیے گئے -

مسٹر تلک کا بیان ہے که رهائي کي خبر ان تک سے مخفي رکھي گئي - ۱۸ ماہ حال یوم دو شنبه کو دو پہر کے وقت وہ مانڈلے سے روانه ہوے اور دوسرے دن صبح کو رنگون پہنچگئے - اسی وقت آئي - آر - ایم - اسٹیمر میں بٹھاے گئے اور وہ مدراس روانه هوگیا - مدراس کے سفر میں ۸ دن لگے - ۱۵ ماہ حال کو شب کے وقت جب جہاز سے اترے تو ایک میل ٹرین تیار تھي - اسمیں بٹھاے گئے اور ٹرین پونا روانه هوئی - اس سفر میں پولیس کا ایک محافظ دسته همراہ تھا - ٹرین پونا کے بدله مٹسپر میں ٹھہري جو پونا سے دو میل کے فاصله پر ایک چھوٹا سا اسٹیشن ہے - یہاں مسٹر گائڈر اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس' ایک سي - آئي - ڈي افیسر' اور دو اور افسر موجود تھے جنهوں نے انهیں موٹر میں بٹھاکے گھر تک پہنچا دیا -

مسٹر تلک کي صحت اچھي ہے - قیام مانڈلے میں انهوں نے اپنا وقت زیاده تر مطالعه و تصنیف میں صرف کیا - چنانچه علم هئیة قدیم پر ایک کتاب تین جلدوں میں لکھی ہے جو هنوز نا مکمل ہے -

ایڈیٹر آف انڈیا کو معلوم هوا ہے که وہ پہلے انگلستان جائینگے اور ایک مقدمے کي اپیل کے متعلق وکلاء کو هدایات دینگے جو پریوي کونسل میں دائر ہے - اسکے بعد جرمني میں چند سال قیام کرینگے' اور وهانسے آکر اپني بقیه زندگي تصنیف و تالیف میں صرف کردینگے -

لیکن اگر مسٹر تلک اب بھي وهي مسٹر تلک هیں جیسا که انهوں نے دنیا کو یقین دلایا تھا تو همیں اس توقع کے ماننے میں تامل ہے' اور اگر سچ نکلے تو افسوس :

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفه محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گنه یاں سزا کے بعد !

" البلاغ "

یکم جولائي سنه ۱۹۱۴ع سے ایک ماهوار رساله " البلاغ " دارالریاست مالیر کوٹله پنجاب سے زیر ایڈیٹري مهدي حسن صاحب شائع هوگا - جسمیں قومي' مذهبي' اخلاقي' سوشیل اور تعلیمي مضامین درج هوا کرینگے - نصف حصه عالم نسواں کي اصلاح تعلیم اور حمایت حقوق کے لیے وقف هوگا - اسکے کاغذ' اعلى لکھائي' اور اعلى' چھپائي کا خاص التزام کیا گیا ہے - چنده ۴ روپیه سالانه - حجم ۲۴ صفحه - تقطیع ۲۰ × ۲۶ - درخواست کے ساتھه چنده پیشگي وصول هونے یا وي - پي کی اجازت موصول هونے پر جاري هوسکیگا - نمونه کا پرچه ۲ - آنه کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیے -

تمام درخواستیں بنام منیجر " البلاغ پور کاٹیج مالیر کوٹله " آني چاهئیں -



تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - اچھے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

ایجنٹ دو چار بے مانگے سرٹیفکیٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

نواب نصیر الملک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسوائے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

چند ممتاز اخبارات ہند کی رائے

—*—

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمائش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

بزنس سول کورٹ روڈ سنگالیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایم - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ -

تقلید کرنی چاهي جو دو دو پاونڈ سالانہ قیمتوں کے دینے والے بیس بیس هزار خریدار رکھتا ھے ' اور ترتیب مضامین و کثرت مواد اور تنوع مذاق و معلومات کے لحاظ سے ان رسائل کا مقابلہ کرنا چاها جنکي طیاري ارباب علم و تصنیف کي بڑي بڑي جماعتوں کے هاتھہ سے هوتي ھے ' اور رسالے کے ایک ایک باب اور ایک ایک کالم کیلیے ایک ایک ایڈیٹر مخصوص هوتا ھے - تاهم ابناے ملت کی عام حالت نے اجازت نہ دي کہ وہ قیمت کی مقدار میں بھی یورپ کی تقلید کرتا ' اور نہ ملک کے قحط الرجال اور افلاس علم و مذاق نے اسکا موقعہ دیا کہ وہ اپنے کسی معین و مددگار گروہ کو اپنے ساتھہ دیکھتا - ایک هی وقت میں ' ایک هی قلم سے خالص دینی افکار و جذبات کے مباحث و مقالات بھی لکھے جاتے تھے ' سیاسي مسائل و معاملات پر بھي بحث هوتي تھي ' ادبی و انشائي مضامین بھی ترتیب پاتے تھے - علمی ابواب و تراجم کی بھی فکر کي جاتي تھي ' اور ان سب میں اپنے انداز مخصوص اور معیار کار کا قائم رکھنا بھي ضروري تھا -

پھر ایک خاص مقصد دیني اور دعوۃ اسلامی کا اعلان بھي اسکے پیش نظر تھا ' اور اپنے سیاسی معتقدات کی وجہ سے (جو اسکے عقیدے میں اسکے خالص دینی معتقدات تھے) طرح طرح کے موانع و مصائب سے بھی هر آن و هر لمحہ محصور رهنا پڑتا تھا جو بڑي بڑي با اقتدار طاقتوں کی طرف سے پیدا کی جاتی تھیں اور هر طرح کي قوتیں انکے ساتھہ کام کر رهی تھیں - صحت سے محرومی ' قدرتی ضعف جسمانی ' زندگی کے بے شمار پیش آنے والے حوادث ' اور حیات شخصی کی عام مشکلات و صعوبات ان کے علاوہ هیں ' اور ان سب کا بھی اگر اضافہ کردیا جاے تو فی الحقیقت اسکا وجود کاموں اور مقصدوں کے هجوم اور اسباب و قوی کي قلت و ضعف بلکہ فقدان و عدم کے اجتماع کا ایک عجیب و غریب نمونہ تھا !

(نقــد و احتســاب نتــائج)

لیکن با ایں همہ اسباب تحیر و واماندگی ' الحمد للہ کہ چار شش ماهیاں اسپر گذر چکی هیں ' اور اسکا سفر کاموں کی هر شاخ میں بلا توقف و تامل جاري رها ھے - پس ان تمام حالات کي بنا پر نہایت ضروري تھا کہ اس سفر کے نتائج پر پوري تفصیل و تشریح سے نظر نقد و احتساب ڈالي جاتي ' اور اندازہ کیا جاتا کہ جو کام هندوستان کي پوري ایک صدي کي حیات طباعۃ و صحافۃ اور دور تصنیف و تالیف جدید میں شروع نہوسکا ' اسکو ایک ضعیف ارادہ ' ایک بے سروسامان آمادگی ' ایک در ماندہ جد و جہد ' ایک بے اسباب و وسائل سعي و تدبیر ' ایک دائم المرض زندگي ' ایک مبتلاے آلام و موانع اقدام ' ایک معتوب حکومت ' مبغوض امرا ' اور محصور صد اعداء و معاندین هستي ' غرضکہ عاجزیوں اور درماندگیوں کي ایک التجاء حقیر ' اور بے سرو سامانیوں اور بیچارگیوں کي ایک دعاء مضطر نے شروع کرکے کس حد تک پہنچا یا ؟ اور جبکہ دنیا اور دنیا والوں کے پاس اسکے لیے کچھہ نہ تھا ' تو خدا اور خدا کي غیبي نصرت فرمائیوں اور دستگیریوں نے اسکے لیے کیا کیا ؟

بخاک راہ ارادت بروے گرد آلود
نشستہ ایم بدریوزہ تا چہا بخشند !

چنانچہ تقریباً هر جلد کے اختتام اور نئي جلد کے فاتحۂ آغاز کے موقعہ پر ارادہ کیا گیا کہ الهـلال کي تمام گذشتہ جلدوں پر ایک تفصیلي نظر ڈالي جاے اور اسکے کاموں کي هر هر شاخ پر علحدہ علحدہ بحث کي جاے ' لیکن پھر خیال هوا کہ اپنے کاموں پر خود اپنی نظر ڈالنے کی جگہ بہتر ھے کہ اسے اوروںکی نظر و راے پر چھوڑ دیا جاے - انسان کو اگر صرف اپنی نیت اور ارادہ کے احتساب کی مہلت ملجاے تو یہی بہت بڑي توفیق ھے - کاموں اور انکے نتائج کا احتساب دوسرے هی صحیح کر سکتے هیں - اور انھیں پر چھوڑ دینا چاهیے :

بے پردہ تاب محرمي راز ما مجوے
خوں گشتن دل از مژۂ و استیں شناس

چنانچہ اسی خیال کا نتیجہ ھے کہ نئی جلد کا فاتحۂ آغاز لکھتے هوے جب کبھی الهـلال کے کاموں پر نظر ڈالي بھي گئی ' تو صرف دعوۃ دینیہ کے احیـاء هي کا تذکرہ کیا گیا ' اور اسکے نتائج پر بھی تفصیل کے ساتھہ بحث نہیں کی گئی ' بلکہ نہایت اجمال و ایجاز کے ساتھہ اصل دعوۃ کے بقا و قیام اور رفع و اشاعۃ کی طرف اشارہ کرکے کار و بار دعوت کے بعض بصائر و مواعظ مہمہ کے پیش کردینے هي کو کافي سمجھا گیا - حالانکہ اسکی حیثیتیں متعدد اور اسکے اثرات بے شمار تھے - وہ احیاء تعلیمات صادقۂ اسلامیہ کا داعي تھا ' اسلام کي سنت حریۃ کي تجدید اور جہاد حق و عدالۃ کي طرف بلاتا تھا ' علم و ادب اسکا موضوع خاص تھے ' طرز تحریر مقالات و انشاء فصول و رسائل میں وہ ایک اسلوب جدید اور انداز نو رکھتا تھا ' اس نے اردو فن صحافۃ کي هر شاخ میں اپني راہ سب سے الگ نکالي تھي ' اور اصولي باتوں سے لیکر چھوٹي چھوٹي جزئیات تک میں دوسروںکي تقلید کي جگہ وہ خود اپنا نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاهتا تھا - پس اسکے وجود کے نتائج و اثرات پر نظر ڈالنے اور ان عظیم الشان تغیرات کو شمار کرنے کیلیے جو اردو علم ادب و صحافۃ میں اس دو سال کي اقل قلیل مدت کے اندر ظاهر هوئے ' کاموں کي متعدد شاخیں سامنے آتي تھیں - تاهم هم نے اس داستان طویل کو کبھي بھي نہ چھیڑا اور صرف اسکے مقصد اولی کے تذکرہ هی پر اکتفا کیا -

آج بھي کہ بحمد للہ و بعونہ چوتھي جلد کا اتمام اور نئي جلد کا افتتاح درپیش ھے ' هم مناسب نہیں سمجھتے کہ قارئین کرام کا وقت عزیز اس مبحث میں ضائع کریں - علی الخصوص اس وجہ سے بھي کہ اگر یہ حکایت شروع کي گئي تو قدم قدم پر ایسے مواقع پیش آئینگے جنھیں فخر و ادعا کي آمیزش سے بچانا مشکل هوگا ' اور یہ غذاے مہلک نفس حریص کو جسقدر بھي کم میسر آے بہتر ھے -

(حــاصــل گــذارش)

هم کو اپنے سفر میں نکلے هوے دو سال هوگئے - همارا سفر تاریکي میں نہ تھا ' بلکہ دو پہر کي روشني میں تھا اور دنیا اسے دیکھہ رهي تھي - هم اگر حرکت میں رھے هیں تو اسپر پردہ نہیں پڑا ھے ' اور اگر جمود و غفلت میں کھڑے کے کھڑے رهگئے هیں تو وہ بھي کوئي راز نہیں ھے - اگر اپنے سفر کا کچھہ حصہ طے کرسکے هیں تو دیکھنے والے اسکي شہادت دیسکتے هیں ' اور اگر راہ کي دشواریوں سے رماندہ رهگئے هیں تو همت کا تزلزل اور قدم کي لغزش بھي برسر بازار ھے - متاع بالکل نئي تھي ' اور اپنے سفر کیلیے خود هي ایک نئي راہ نکالي گئي تھي - نہ تو همارے سامنے نمونہ تھا اور نہ کوئي راهنمائي کي مادي روشني :

لب خشک رفت و دامن پرهیز نہ کرد
زاں چشمۂ کہ خضر و سکندر وضو کنند

قوموں اور جماعتوں میں انقلاب و تغیر کي دعوتوں کے نفوذ کا کام ایک ایسا دشوارگذار سفر ھے کہ اگر قرنوں کي بادیہ پیمائي اور تگ و دو کے بعد سلامتي کا ایک قدم بھي طے هو جاتا ھے ' تو اس کي کامیابي رشک انگیز اور اسکی فتح مندي جشن و نشاط کی مستحق هوتی ھے - ایک ٹوٹي هوئي دیوار کو گرا کر

شذرات

خاتمۂ جلد چہارم

اللهم لا تجعلنا بنعمتک مستدرجين ! ولا بثناء الناس مغرورين ! ولا من الذين يا كلون الدنيا بالدين ! وصل وسلم على رسولك وحبيبك خاتم النبيين ! وعلى اله وصحبه اجمعين ! !

رهـــروان را خســتــگـــي راه نيست
عشق خود را هست و هم خود منزل ست !

الهلال کي چوتهي جلد کا يه آخري رساله هے - آينده نمبر سے پانچويں جلد يعني تيسرے سال کي پہلي شش ماهي شروع هوگی - فالحمد لله الذي هدانا لهذا و ما كنا لنهتدي لو لا ان هدانا الله !

هم کو اس سفر ميں نکلے هوے پورے دو سال هو گئے - ضروري تها که ايک مرتبه الهلال کے گذشته دو ساله سوانح و حالات پر تفصيلي نظر ڈالي جاتي' اور غور کيا جاتا که تلاش مقصود اور طي منازل ميں ابتک اُس کا کيا حال رها هے ؟ طلب و حرکت ميں رها يا تحير و جستجو ميں ؟ استقامت و جهد سعي رهي يا تزلزل و قناعت ؟ سفر مقصود قطع راه و نظارۂ منازل ميں کامياب هوا يا محض تلاش راه هي ميں تمام همت باديه پيمائي صرف هو گئي ؟

اسکا سفر گو في الحقيقت ايک هي مقصود اصلي کي تلاش ميں تها جو اسکے تمام کاموں پر حاوي هے' ليکن وقت کي ضرورتوں اور آرزوں کي وسعت نے ضمناً اور بهي بہت سے مقاصد اسکے ساتهه کر دیے تهے -

(تعدد مقاصد و نتائج)

اس نے ايک هي وقت ميں دعوة دينيه کے احياء اور امر بالمعروف و نهي عن المنكر کے اعلان کے ساتهه متعدد علمي اور ادبي اغراض کا بار بهي اپنے اوپر لے ليا تها' اور وه ملک کے سامنے اپني تمام ظاهري اور باطني خصوصيات کے ساتهه اعلی و اکمل مذاق کا ايک هفته وار رساله بهي پيش کرنا چاهتا تها - پس اگر اسکے اصلي مقصد ديني اور دعوة اسلامي کو بالکل علحده کر ديا جاے' قوم کے مذهبي افکار و اعمال اور سياسي آراء و معتقدات ميں جو عظيم الشان تغيرات و انقلابات هوے هيں' انسے بالکل قطع نظر کرلي جاے' اور محض اس لحاظ سے ديکها جاے که يورپ کے ترقي يافته پريس کے نمونے پر وه اردو کا ايک ادبي' علمي' سياسي' اور مذهبي رساله هے' جب بهي اس دو سال کے اندر اسکے کاموں کا ذخيره اسقدر وسيع هے که نقد و نظر کيليے ايک بہت بڑا ميدان باقي رهجاتا هے' اور يه سوال سامنے آتا هے که اردو علم ادب اور قوم کے عام ادبي و علمي مذاق پر اسکے وجود سے کس قسم کا اثر پڑا؟ اور ان شاخوں ميں اسکا سفر ابتک کس قدر راه طے کرسکا؟ وقت و حالات کے مقابلے ميں اسکي مقدار اميد افزا هے يا مايوسي بخش ؟

(اردو پريس الهـلال سے پہلے)

هندوستان ميں پريس کي اشاعت و ترويج پر ايک صدي سے زياده زمانه گذر چکا هے - سنه ۱۷۹۸ کي چهپي هوئي کتاب ميرے پاس موجود هے - اس عرصے ميں صدها اخبارات و رسائل اردو زبان ميں نکلے' اور نئي تعليم کي اشاعت نے نئے قسم کے کاموں کا ذوق بهي ايک بڑے وسيع حلقه ميں پيدا کر ديا - ليکن يه کيسي عجيب بات هے که پورے سو برس کے اندر ايک چهوٹي سے چهوٹي مثال بهي اسکي نہيں ملتي که يورپ کے ترقي يافته نمونے پر کوئي عمده هفته وار رساله يا اقلاً ماهوار ميگزين هي اردو ميں نکالا گيا هو' اور اسکي ايک نا کام کوشش هي چند دنوں کيليے کي گئي هو !

روزانه اخبارات پر بهي مسلمانوں کو توجه نه هوئي - زياده تر دو هي قسم کے اخبار نکالے گئے اور انهي پر سب نے قناعت کرلي - يا تو ماهوار علمي و ادبي رسائل نکلے جن ميں سے رسالۂ حسن حيدراباد اور پادري رجب علي کے پنجاب ريويو کو مستثنى کردينے کے بعد اکثر کي ضخامت تيس چاليس صفحه سے زياده نہوتی تهي' يا پهر هفته وار اخبارات نکلے جو زياده تر پنجاب سے شائع هوے اور دو چار پريسوں نے هفته ميں دوبار نکالنے کي بهي کوشش کي -

پهر انکا بهي يه حال تها که يورپ کے پريس کي کوئي صحيح تقسيم پيش نظر نه تهي - کبهي هفته وار سے روزانه کي تار برقيوں اور دنيا بهر کي خبروں کے اکٹها کر دينے کا کام ليا جاتا تها' اور کبهي ان ميں هفته وار جرنل اور ميگزينوں کي تقليد کرکے چند تاريخي مضامين لوگوں سے لکهوا کر شائع کر دیے جاتے تهے يا خريداروں کي دلچسپي کيليے کوئي ناول شروع کرديا جاتا تها - سب سے بڑي چيز خود ايڈيٹر يا ايڈيٹوريل اسٹاف کي تلاش و محنت هے - مگر اردو پريس ميں يه چيز هميشه مفقود رهي - ايڈيٹري کا مفهوم اس سے زياده نه تها که باهر کي بهيجي هوئي مراسلات کو ايک ترتيب خاص کے ساتهه کاتب کو ديتے جانا' اور جب صفحات ختم هوجائيں تو ابتـدا ميں ايک دو کالم لکهکر شائع کردينا - يهي حال هفته وار اخبارات کا تها اور يهي ماهوار رسائل کا - مجهے ايسے اخباروں اور رسالوں کا حال بالکل معلوم نہيں جنميں خود ايڈيٹر يا ايڈيٹوريل اسٹاف اول سے ليکر آخر تک مضامين لکهتا هو يا خاص اهتمام سے لکهواے جاتے هوں - اخبار اور رسالے کا ايک ادبي يا علمي معيار ابتدا سے قائم کرلينا اور پهر صرف انهي چيزوں کو درج کرنا جو اسکے مطابق هوں' اسکا تو شايد خيال بهي بہت کم لوگوں کو هوا هوگا - (تهذيب الاخلاق اس بحث سے مستثنى هے)

يورپ ميں " هفته وار رسائل " پريس کا ايک خاص درجه هے - انکے مختلف ابواب هوتے هيں اور هر باب کا ايک موضوع خاص - مراسلات سے اگر مقصود ايڈيٹوريل اسٹاف کے علاوه ديگر ارباب قلم کے مضامين هوں تو ان ميں سے بهي صرف وهي ليے جاتے هيں جو ان ابواب کے متعلق هوتے هيں' ليکن اسکا کوئي نمونه ابتک اردو پيش نہيں ميں کيا گيا تها - اس بارے ميں مصر و شام کي حالت بهي مثل هندوستان کے هے' گو روزانه اخبارات اور ماهوار رسائل ميں بدرجها آگے هے -

(الهـــلال)

پس جو کام پوري ايک صدي کي حياة طباعة و صحافة ميں کوئي بڑي سے بڑي جماعت اور کمپني بهي شروع نه کرسکي' اُسے الهلال نے متوکلاً على الله محض ايک فرد واحد کے دل و دماغ اور شخصي اسباب و وسائل کے ساتهه يکا يک شروع کر ديا' اور اس حالت ميں شروع کيا که نه تو سرمايه کيليے کوئی مشترکه کمپني تهي' نه انتظام و اداره کيليے کوئي جماعت - نه تو ايڈيٹوريل اسٹاف کيليے اهل قلم کي اعانت ميسر تهي' اور نه ملک ميں ارباب تصنيف و تاليف کا کوئي ايسا گروه موجود جو يورپ کي طرح اعلى درجه کے مقالات و تراجم سے مدد دينے کيليے مستعد و اهل هو - اس نے ظاهري شکل و صورت کے لحاظ سے اس پريس کي

الهلال

۲۹ رجب ۱۳۳۲ ھجری

باب التفسیر : قسم علمي

اختلاف الوان

صفحه من علم الحیوان

و من ایاته خلق السماوات و الارض و اختلاف السنتکم و الوانکم - [۳۰ : ۲۱]

شاهد طبیعة اور جمال کائنات کا ایک سب سے بڑا منظر حسن' مخلوقات و موجودات کا اختلاف الوان هے - یعنی مختلف رنگوں کی بو قلموني اور انکے اختلاف و تناسب کي حسن آرائي - آسمان کي طرف نظر اٹهاؤ ! آفتاب کي کرنیں' فضاء محیط کي رنگت' ستاروں کی چمک' چاند کي روشني' قوس قزح کی دلفریبي' غرضکه اوپر کي هر نظر آنے والي شے میں رنگتوں اور انکے اختلاف جمیل کا ظهور موجود هے - خود آفتاب کي روشني هي سات رنگوں کا مجموعه هے جو قوس قزح کے مختلف اللون خطوں میں کبهي کبهي صاف صاف نظر آجاتے هیں -

اس سے بهي بڑهکر رنگونکا ظهور زمین پر نظر آتا هے - عالم نباتات کے اُس حسن کدۂ طبیعة پر نظر ڈالو' جس کا هر ورق سرخ ایک صفحۂ جمال اور هر برگ سبز ایک پیکر دلفریبي و نظر افروزي هے ! اُن بے شمار جڑي بوٹیوں اور عام پیداوار ارضي کو دیکهو جن میں کا هر دانه کتني هي رنگتوں کا مجموعه هوتا هے اور جنمیں سے اکثر کا نقاب انکے اصلي چهرے کي رنگت سے مختلف پیدا کیا گیا هے !

یه پهاڑوں کي سر بفلک دیواریں جو زمین کے مختلف گوشوں سے نکلکر دور دور تک چلي گئي هیں' کبهي تم نے انکي رنگتوں پر بهي غور کیا هے ؟ کوئي سفید هے' کوئي سرخ هے' کوئي خاکي هے' کوئي جلي هوئي سیاه رنگت سے سوخته جسم' جو یقیناً جمال فطرة کا اصلي رنگ و روغن نهیں هوسکتا !

ان سب کو چهوڑ دو ! خاک کے ذروں کو دیکهو جو تمهارے قدموں کے نیچے پامال غفلت و غرور هوتے هیں - اُن کنکریوں اور مختلف قسم کے پتهروں کے ٹکڑوں پر نظر ڈالو' جن سے بسا اوقات تمهارے پاے غفلت کو ٹهوکر لگنے کا اندیشه هوتا هے - سمندر کي ته میں اُترتے جاؤ اور کائنات بحري کي پیداوار مخفي کا سراغ لگاؤ - اسکي ته میں کهڑے هو جاؤ اور مٹهیاں بهر بهر کر اسکي ریگ و خاک کو اوپر لے آو ! ان تمام اشیاء و موجودات کے اندر بهي تم دیکهوگے که رنگوں کا نمود حسن اور ظهور جمال اسي طرح موجود هے جیسا عالم نباتات کي ارواح جمیله و اجسام ملونه کے اندر' اور ان میں سے هر شے بالکل اُسي طرح اختلاف الوان کے اسرار خلقت کا ایک دفتر رنگیں هے' جس طرح صبح و شام آسمان پر پهیلنے والے لکه هاے ابر کي بوقلموني اور رنگ آرائیاں' یا قوس قزح کے حلقه کي مختلف رنگتوں کي رعنائي و رنگ نمائي' جو یقیناً عروس فطرة کے گلے کا ایک رنگین هار هوگا !

متمدن دنیا کي راحت جوئیوں نے تمهیں بهت کم موقعه دیا هوگا که صبح سویرے اٹهکر کسي صحرا یا میدان میں نظارۂ فطرة کیلیے نکل جاو جبکه شاهد قدرت کا چهره بے نقاب هوتا هے' اور جبکه ملکوت السماوات و الارض اپنے شب خوابي کے کپڑے جلد جلد اُتار کر مختلف رنگتوں کي رنگین چادریں اوڑه لیتے هیں - یه وقت اختلاف الوان طبیعة کے نظارے کا اصلي وقت هوتا هے - خواه تم غفلت سحر کي کروٹیں بدلتے هوے اپنے مکان کے دریچه سے آسمان پر ایک نظر ڈال لو' خواه جنگلوں اور صحراؤں میں هو' خواه باغوں کي روشوں اور سبزه زاروں کي فرش پر چل رهے هو' خواه کسي دریا کے کنارے جا رهے هو یا سمندر کے وسط میں دوڑنے والے جهاز کي چهت پر کهڑے هو - کهیں هو' لیکن تمهارے سامنے رنگتوں کے ظهور و نمود اور اختلاف الوان کے حسن و جمال کا ایک ایسا منظر هوگا جسکو دیکهکر بے اختیار اُس مبدء جمال حقیقي اور اُس سرچشمۂ حسن مطلق کے تصور میں توگم هوجاوگے' جو اس تمام کائنات الوان و جمال اختلاف الوان کا خالق هے' جو ان تمام مصنوعات و تکوینات حسینه و جمیله کا صانع هے' جو ان تمام صفحه هاے نقش و نگار ملونه کا مصور هے' جسکے دست قدرت کي مشاطگي سے جو شے بني حسین بني' جسکے قالب تخلیق سے جو وجود نکلا' دلربا و رعنا بنکر نکلا' اور جسکے عکس و ظلال لا هوتي سے عالم خلقت کے هر ذره نے اخذ جمال و رعنائي کیا :

فسبحان الله حین تمسون و حین تصبحون ! وله الحمد في السمـــاوات و الارض و عشیاً و حین تظهرون !! (۳۰ : ۱۶)	پس تمام برائیاں اور هر طرح کي تقدیس الله کیلیے هو جبکه تم پر شام آتي هے اور پهر جبکه تم صبح کو اٹهتے هو - اورتمام حمد و ثنا اسي کے لیے هےتمام آسمانوں اور زمینوں

میں' نیزوں کے ڈهلتے هوے اور جبکه تم دو پهر کي روشني میں هو!

آه ! وه خود کیسا حسین هوگا' جسکے کائنات کي کوئي شے نهیں جو حسین نهو ؟

جسکے نقاب حسن کي دلارائي کا یه حال هے' اسکے روے جاں طلب کي رعنائي کا کیا حال هوگا ؟ آه! خود اسي کے سوا کون هے جو اسکے جمال مطلق کا اندازه شناس هو ؟

مشکل حکایتے ست که هر ذره عین اوست
اما نمي تواں که اشارت باو کند !

(القـرآن الحکـیـم)

یهي سبب هے که قران حکیم میں جهاں کهیں قدرة الهي اور مظاهر خلقت کے عجائب و غرائب پر انسان کو توجه دلائي هے' وهاں خاص طور پر رنگوں کے ان مظاهر متنوعه و عجائب مختلفه کي طرف بهي اشاره کیا هے' اور طرح طرح کے رنگوں کے هونے اور انکے اختلاف کو قدرت الهي اور حکمت رباني کي ایک بهت بڑی علامت قرار دیا هے -

آج هم چاهتے هیں که ان آیتوں پر علمي حیثیت سے ایک اجمالي اور سرسري نظر ڈالیں -

* * *

سب سے پہلے سورۂ روم کي آیة کریمه سامنے آتي هے جسمیں عام طور پر اختلاف الوان کو قدرت الهیه کی نشانی بتلایا هے :

نئي ديوار کے بنانے کیلیے کس قدر سامان اور وقت مطلوب هوتا هے ؟ پهر ان لوگوں کیلیے تو وقت کا کوئی سوال هی نه هونا چاهیے جو معتقدات و اعمال کی ایک پوري آبادي کو بدلدینا چاهتے هوں' اور صرف کسی دیوار او ر محراب هی کو نهیں بلکه شهر کی تمام عمارتوں کو از سر نو بنانے کے ارزو مند هوں !

کتنے هي عظیم الشان ارادے اور اولو العزم همتیں هیں جنهوں نے اس فکر میں حسرت و آرزو کے سوا کچهه نه پایا' اور کتنے بڑے بڑے قافلے هیں جو اس تلاش میں اس طرح گم هوگئے که پهر انکي کوئي خبر دنیا نے نه سنی ؟

مپـــرس ره که ز سر هاے رهوان حرم
نشـــانهاست که منزل بمنزل افتادست

پس اسکا تو همیں دعوا نهیں هے که هم نے اس تهوڑي سي مدت میں اپنے سفر کا بڑا حصه طے کرلیا اور منزل مقصود کے قریب پهنچ گئے' کیونکه منزل تک پهنچنے کا ان لوگوں کو کچهه اختیار نهیں دیا گیا هے جو اسکي تلاش میں نکلنا چاهتے هیں - البته همارا ضمیر مطمئن هے که هم نے سفر کا اعلان کیا تها' اور الحمد لله که پیهم سفر هي میں رهے' اور اگر اس منزل مقصود سے قریب تر نه هوے جهانتک همیں پهنچنا هے' تو اس منزل سے بعید تر تو ضرور هوگئے جهانسے هم نے سفر شروع کیا تها - اس راه کے مسافر کیلیے اتني کامیابي کافی هے - یهاں صرف منزل تک پهنچنے کا خیال هي مقصود نهیں هوتا بلکه منزل کي جستجو میں چلتے رهنا بهي کم از حصول مقصود نهیں :

رهــــرواں را خـــستـــگي راه نیســـت
عشق خود راهست و هم خود منزل ست !

هم کو اپنے کاموں کي خوبي کا دعوا نهیں هے' لیکن جن حالات اور جن بے سر و سامانیوں میں کام کر رهے هیں اسکے لیے داد طلب ضرور هیں - وه بهي انسانوں سے نهیں کیونکه آدم کي اولاد کو سچائي کي عدالت نهیں دي گئي هے - وه کهرے کو کهوٹے سے اور اعلی کو ادنی سے پرکهنے میں همیشه عاجز رهي هے - البته : انمـــا اشکوا بثي و حزني الی اللـــه' و اعلـــم من اللـــه ما لا تعملون

بعض ضروري مطالب اس موقعه پر بالاختصار ظاهر کرنے تهے جنکے عرض کرنے کي شاید فاتحۂ جلد پنجم لکهتے وقت توفیق ملے - محنت کا معاوضه خود محنت هے اور فرض کو صرف اسي معاوضه کیلیے کرنا چاهیے جو خود فرض کے وجود میں رکهدیگئي هے - کام کرنے والوں کے داد و ستد کي اصلي جگه خود انهیں کے اندر هے - اپنے سے باهر تلاش کرنا لا حاصل هے - اگر سلامتي نیت اور حسن اراده کے ساتهه کوئي خدمت بن آئي تو یه الله کا فضل هے' اور اگر نیت کے کهوٹ' نفس کي لعنت' اور اغراض کي خباثت نے اس سے محروم رکها تو یه اپنا قصور هے :

ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك -	جو بهتري اور نیکي تمهیں پیش آئي وه الله کي توفیق کا نتیجه هے اور جن برائیوں سے دوچار هوے وه خود تمهارے نفس هي کي کرتوت هے -

و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین - والعاقبة للمتقین -

حـــادثـۂ الـیـمۂ کــرانچی

اس هفته همیں اس درخواست کي نقل ملگئي هے جو کرانچي بائسکوپ کمپني کي فلم "عظیم" کے متعلق محمد هاشم شاه صاحب قریشي نے سٹي مجسٹریٹ کرانچی کی عدالت میں داخل کی هے اور جسکي بنا پر تماشه بالفعل روکدیا گیا هے - هم اسکا خـلاصه نقل کرتے هیں - کیونکه اس سے مزید تفصیل اس ابلیسي حمله کي معلوم هوگي جو اس تمـاشه گاه کے انـدر دنیا کی سب سے بڑي مقدس هستي پر کیا گیا هے :

(۱) ملزم منسلکه پروگرام کے بموجب اس هفتے سے حرکت کرنے والي تصاویر دکها رها تها -

(۲) پروگرام میں ایک فلم کا نام " عظیم " درج هے -

(۳) چوتهي تاریخ کي رات کو مستغیث پکچر پیلیس میں تماشه دیکهنے گیا جهاں اس نے وه تصویر بهي دیکهي جسکا نام " عظیم " هے - پیغمبر اسلام (صلی الله علیـه وسلم) اپنے فوجي عهده داروں میں سے ایک شخص مسمی عظیم کي بي بي سالکه پر عاشق هوجاتے هیں اور عظیم کو لڑائي پر بهیجتے هیں تاکه سالکه کو حاصل کرسکیں - " عظیم " سالکه سے رخصت هوکر لڑائي پر روانه هوتا هے - پیغمبر اسلام (صلعـــم) اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو سالکه کي پاس بهیجتے هیں که وه اسکو " عظیم " کے لڑائي میں مارے جانے کي جهوٹي خبر سنا دیے - پهر عظیم کو پهر خبر لگتي هے که اُسکي بي بي پیغمبر اسلام کے پاس موجود هے - وه انکے پاس جاتا هے' مگر وه کهتے هیں که سالکه مرگئي هے اور اُسکو تسکین دیتے هیں - پهر وه (رسول اکرم) بهت سي خوبصورت عورتوں کو بلا کر " عظیم " سے کهتے هیں که ان میں سے جس کو چاهو اپني بي بي بنانے کے لیے پسند کرلو - وه انکار کرتا هے اور اِس پریشاني میں اپنے گهر چلا جاتا هے - گهر کے قریب عظیم کو اطلاع ملتي هے که واقعي سالکه زنده هے اور (پیغمبر اسلام صلعم) کے قبضه میں هے - وه غضبناک هوکر رسول الله (صلعم) کي حرم میں تلوار لیکر جاتا هے - اور اپنی بی بی کو چهڑانا چاهتا هے - پیغمبر اسلام (صلعم) چهپ جاتے هیں اور سالکه کو ترغیب دیتے هیں که وه زهر کها لے - ایسا کرنے سے وه انکار کرتي هے اور " عظیم " سالکه کے سامنے زهر پیش کرتے هوے دیکهه لیتا هے - پیغمبر وهاں سے بهاگ جاتے هیں (نعوذ بالله) اور انکے غلام عظیم کو بیڑیاں ڈالکر قید کردیتے هیں - بالاخر وه کسي نه کسي طرح نکلکر معه اپني بي بي کے بهاگ جاتا هے اور همیشه کے لیے ملک چهوڑ دیتا هے -

(۴) ایسا تماشا مسلمانوںکي مذهبي محسوسات کے لیے سخت نفرت انگیز هے - اگر رسول مقبول (صلعم) کو اسي نیک کام میں بهی تصویروں کے اندر مشغول دکهایا جاے' جب بهی اس سے مسلمانوںکے جذبات کو صدمه پهنچیگا - آنحضرت کو اسطرح ایک برے کام میں مشغول دکهانا سخت هتک اسلام کي هے -

(۵) بهت سے مسلمانوں نے جو اس وقت موجود تهے اپني ناراضگي کا باواز بلند اظهار کیا' لیکن کچهه توجه نهیں کي گئي - اس تماشه سے سیکڑوں مسلمانوں میں جوش پیدا هوگیا هے - اگر اسکو فوراً بند نه کیا گیا تو یقیناً بلوه اور خونریزي هوجائیگی - ایک پیر صاحب کو جو اُسوقت وهاں موجود تهے' بمشکل روکا گیا' ورنه وه ترکي قونصل کو تار دینے پر آماده تهے -

ملزم نے یقیناً دفعه ۲۹۸ تعزیرات هند کے بموجب ارتکاب جرم کیا هے اور التجا کي جاتي هے که اسکے ساتهه بموجب قانون عملدرآمد کیا جاے -

(دستخط) پي ایم میک انیري وکیل استغاثه -

(دستخط) محمد هاشم - مستغیث کرانچي -

بڑا حسن سمجھے جاتے ھیں ' کیا ھیں ؟ وہ جو دودہ کی رنگت سے سفید اور آئینہ کی چمک سے زیادہ درخشندہ ھوتے ھیں ' کہاں سے نکلتے ھیں؟ یہ سنگ سرخ جس سے " روضۂ تاج " کا جمال آتشین نمایاں ھوا ' کہاں سے آیا ؟ نہ تو وہ سفید دودہ سے پیدا ھوا اور نہ سرخ پھولوں کی رنگت جمع کرکے بنایا گیا ' بلکہ دست قدرت نے اسی خاک ارضی کے اندر اسکی تہیں جمائیں اور اسکے طول و عرض کو زمین کی بد رنگ پشت کے اوپر پھیلا دیا ' تاکہ خلقت الہی کا معجزہ ' حسن اباد ارضی کا زیور ' اور اس حیرت آباد عالم میں معرفت الہی اور توجہ الی اللہ کیلیے درس بصیرۃ ھو : ولکن اکثرالناس لا یعلمون !

عالم جمادات و نباتات کے بعد حیـوانات کی خلقت کا صفحہ کھلتا ھے - اختلاف الوان و اشکال کے لحاظ سے اسکے عجائب و غرائب بھی عقل کی سرگشتگی اور ادراک کے عجز و اعتراف کا پیـام ھے : ربنا ! ماخلقت ھذا باطلا ! پس فرمایا کہ و من الناس والدواب والانعام کذالک ! جس طرح خلقت انسانی کی ھر نوع کے اندر اختلاف الوان کا قانون کام کررھا ھے ' اسی طرح خلقت کا یہ سب سے بڑا نمونہ اور ارتقاء موجودات کی سب سے آخری کڑی بھی طرح طرح کی رنگتوں کا ایک صحیفۂ رنگیں ھے ' اور جو لوگ اسرار وحقائق موجودات کو غور و تدبر سے دیکھتے ھیں ' وھی کچھہ اسکی کنہ اور حقیقت کو بھی سمجھہ سکتے ھیں : ان فی ذالک لایات وما یعقلھا الا العالمون !

(خـلاصـۂ امـور)

اس نظر اجمالی کے بعد غور و فکر کا قدم اور بڑھاییے تو ان آیات کریمہ سے مندرجۂ ذیل امور واضح ھوتے ھیں :

(۱) عالم کائنات کے بے شمار و بے تعداد مظاھر خلقت کی طرح ' رنگوں کا اختلاف بھی قدرت الہی کی ایک بہت بڑی نشانی ھے - کیونکہ اسکے مطالعہ سے ثابت ھوتا ھے کہ یہ حسن و جمال عالم محض ایک بے ارادۂ و تعقل مادۂ خلقت کی حرکت اور ترکیب اتفاقی کا نتیجہ نہیں ھوسکتا - کوئی ارادۂ وراء الوری ضرور ھے جسکے دست قدرت و حکمت کی مشاطگی یہ تمام نیرنگ صناعۃ دکھلا رھی ھے !

قرآن کریم نے اسی امر کو دوسری آیتوں میں واضح کیا ھے جبکہ منکرین الہی سے پوچھا ھے کہ :

فمـــن یخلـــق کمن لا یخلق ؟ افلا تذکرون ؟ (۱۶ : ۱۷)	کیا وہ ھستی جو پیدا کرتی ھے اور وہ جو کچھہ پیدا نہیں کرسکتی ' دونوں برابر ھیں؟ تمھیں کیا ھو گیا ھے کہ غور نہیں کرتے ؟

یعنی کیا ایک خالق و صانع ھستی جو صفات واجبۂ ارادہ عقل و علم سے متصف ھے ' اور ایک بے ارادۂ و تعقل شے (خواہ افلاک کی حرکت ھو خواہ اجزاء سالمات دیمقرا طیسی) دونوں [illegible] طرح ھوسکتے ھیں ؟ حالانکہ کائنات کا ذرہ ذرہ ایک صاحب [illegible] و عقل خالق کی ھستی کی شہادت دے رھا ھے !

یہاں صرف " خلقت " کا لفظ فرمایا اور کہا کہ خلق کرنے اور وہ جو خلق نہیں کرتا ' دونوں برابر نہیں ھو سکتے - خلق وھی [illegible]کتا ھے جو ارادہ و تعقل رکھتا ھو - " لا یخلق " کے اندر تمام چیزیں [illegible]یں جو قوت خالقیت نہ رکھتی ھوں ' اور خالقیت کیلیے ارادہ [illegible]قل مستلزم ھے - پس فی الحقیقت اس آیۃ میں نیز اسکی ھم[illegible]ب دیگر آیات میں انھی لوگوں کا رد کیا گیا ھے ' جو وجود الہی [illegible] جگہ کسی بے ارادۂ و تعقل شے کو خلقت عالم کیلیے کافی سمجھتے ھیں ' خواہ وہ یونانیوں کی حرکت افلاک ھو یا موجودہ زمانے کے اجزاء سالمات ابتدائیہ - اِن آیات کو بتوں سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ ابتک سمجھا گیا ھے - اسکی حقیقت بغیر تفصیل و تشریح کے ذھن نشین نہیں ھوسکتی اور وہ مستقل مضمون کی محتاج ھے -

(۲) اختلاف الوان کے اندر بڑی بڑی مصلحتیں اور حکمتیں پوشیدہ ھیں - وہ محض ایک ظہور حسن اور نمایش خلقت یا فطرۃ کا اتفاقی نمود ھی نہیں ھے - کیونکہ اگر ایسا ھوتا تو ھر جگہ تذکیر و تفکر پر کیوں زور دیا جاتا ؟ اور علی الخصوص پہلی آیت میں یہ کیوں کہا جاتا کہ ان فی ذالك لایات للعالمین - کہ صاحبان علم کیلیے اس اختلاف الوان میں بڑی نشانیاں ھیں -

(۳) اخری آیۃ عجیب و غریب ھے - اور اس سلسلے کی ایک آیت ھے جسکی بنا پر بعض نئے استدلالات قرآنیہ میرے ذھن میں ھیں - اختلاف الوان وغیرہ مظاھر خلقت اور اسرار کائنات کا ذکر کرکے فرمایا : انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ! اللہ کے وھی بندے خوف و خشیت اپنے اندر پاتے ھیں جو صاحبان علم ھیں -

اس بیان کے ساتھہ ھی " خشیت الہی " اور " علماء " کا ذکر بغیر کسی ربط حقیقی کے نہیں ھوسکتا - اس سے صاف صاف واضح ھوتا ھے کہ خدا کی ھستی کا یقین ' اسکی شناخت ' اور اسکے صفات کی معرفت کے بغیر اسکا خوف پیدا نہیں ھو سکتا ' اور قران کریم اس یقین کے حصول کا ایک بڑا وسیلہ یہ بتلاتا ھے کہ خلقت عالم کے حقائق و اسرار اور اختلاف و تغیرات کی کنہ و حقیقت کا علم حاصل کرو تا کہ مصنوعات کی نیرنگیاں اور عجائب آفرینیاں صانع مطلق کی حکمتوں کا سراغ بتلائیں اور معرفۃ الہی کا یقین و اذعان ترقی کرے - چونکہ یہ کام ان لوگوں کا ھے جو ارباب علم و تحقیق ھیں اور جنکا شمار علماء حقیقت میں ھے - اسلیے فرمایا کہ یہ عجائب عالم اور یہ اختلاف الوان جو کائنات کی ھر نوع اور ھر قسم میں جلوہ گر ھے ' اسکے اسرار و مصالح پر غور کرنے والے اور انکی حقیقت کی جستجو میں رھنے والے ھی وہ بندگان الہی ھیں ' جنکے لیے انکا مطالعہ معرفت الہی کا وسیلہ ھوتا ھے ' اور پھر معرفت الہی مقام خشیت و عبودیت کیلیے راھنما ھوتی ھے - وھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟

(۴) اختلاف الوان ایک قانون خلقت ھے جو تمام انواع میں جاری و ساری ھے - عالم جمادات ' نباتات ' حیوانات ' کوئی نوع نہیں جسکے اندر طرح طرح کی رنگتوں کا ظہور نہو - پس یہ نہیں ھوسکتا کہ ایسا عام ظہور کسی بڑی ھی مصلحت و حکمت پر مبنی نہو ؟

(اشـــارات عـلـمـیـہ)

قران کریم علم الحیات یا علم الحیوان کی کوئی کتاب نہیں ھے - ان اشارات حکمیہ سے اسکا مقصود صرف یہ ھوتا ھے کہ انسان کو حکمۃ و قدرۃ الہیہ کی طرف توجہ دلاے ' اور ان حقائق کا مطالعہ وسیلۂ تذکیر ' و ذریعۂ عبرت ' و توجہ الی اللہ ھو - نیز ان اشیا کے اسرار و مصالح کی تحقیق و کشف کا اسکے دل میں ولولہ اور شوق پیدا کرے تاکہ وہ انکی تحقیقات کی دشوار گذار راھوں میں قدم رکھے اور معرفت الہی اور حصول مقام خشیت کیلیے راہ علم کی تمام مصیبتوں کو خوشی خوشی برداشت کرلے -

پس چاھیے کہ پہلے ھم شارحین علم کی طرف متوجہ ھوں کہ وہ اختلاف الوان کے متعلق کیا کہتے ھیں ؟ اسکے بعد دیکھیں کہ قران کریم کا اسطرف توجہ دلانا اور اس کو ایک آیۃ الہیہ قرار دینا ' [illegible]ن اسرار و حکم پر مبنی ھے ؟

(البقیۃ تتلی)

و من اياته خلق السماوات و الارض و اختلاف السنتكم و الوانكم ' ان فی ذالك لايــــات للعالميـــــن ! (۳۰ : ۲۱)

اور حكمت الهي كي نشانيوں ميں سے ايک بڑي نشاني آسمانوں اور زمين كي خلقت هے اور طرح طرح كي بوليوں اور رنگوں كا پيدا هونا - في الحقيقت اسميں بڑي هي نشانياں هيں ارباب علم و حكمت كيليے !

پهر بعض آيات ميں زمين كي پيداوار اور عالم نباتات كے اختلاف الوان كا ذكر كيا جو في الحقيقت رنگوں كي بو قلموني كا سب سے بڑا منظر عجيب و موثر هے :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فسلكه ينابيع في الارض ثم يخـــــرج به زرعاً مختلفاً الوانه ' ثم يهيج فتریٰ مصفرا - ثم يجعله حطاما - ان في ذالك لذكریٰ لاولی الالباب ! (۳۹ : ۲۲)

آيا تم نهيں ديكهتے كه الله نے اوپر سے پاني آتارا ' پهر زمين ميں اسكے چشمے بهاے ' پهر اُسي پاني سے رنگ برنگ كي كهيتياں اُگائيں ' پهر وه كهيتياں اپنے جوش نمو ميں بڑهيں اور طرح طرح كے پهل اور پهولوں سے لد گئيں - اسكے بعد جب اچهي طرح پک چكيں تو تم ديكهتے هو كه وه بالكل زرد پڑجاتي هيں اور خدا اسے چورا چورا كرڈالتا هے - بيشک ' عالم نباتات كي اس ابتدا و انتها اور اختلاف و تغيرات ميں ارباب عقل و دانش كے ليے بڑي هي عبرت هے !

اسی كي نسبت سورۂ نحل ميں فرمايا :

و ما ذرا لكم فی الارض مختلفا الوانـــــه ' ان في ذلك لايات لقوم يذكرون ! (۱۶ : ۱۳)

اور بهت سي چيزيں جو تمهارے فوائـد كيليے زمين سے اُگائي جاتي هيں جنكي طرح طرح كي مختلف رنگتيں هيں ' سو ان ميں بهي ان لوگوں كيليے حكمت الهی كي بڑي هي نشانياں هيں جو غور و فكر كو كام ميں لاتے هوں

نيز سورۂ فاطر ميں فرما يا :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فاخرجنا به ثمرات مختلفا الوانها ؟ (۴۵ : ۲۷)

ايا تم غور نهيں كرتے كه الله نے اوپر سے پاني برسايا اور اس سے طرح طرح كے پهل پيـدا هوے جنكی مختلف رنگتيں هيں ؟

اسي طرح شهد كي مختلف رنگتوں پر توجه دلائي جو مكهي كے اندر سے نكلتا اور قدرة الهيه كا ايک عجيب و غريب نمونه هے :

يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه ' فيه شفاء للناس - ان في ذلک لايات لقوم يتفكرون ! (۱۶ : ۷۱)

انكے اندر سے ايک عرق نكلتا هے جسكي مختلف رنگتيں هوتي هيں - اسميں انسانوں كيليے هم نے شفا اور نفع ركهديا هے - ارباب فكر كيليے اسميں بڑي هي نشانياں هيں !

اختلاف الوان كا ايک نهايت مدهش منظر پهاڑوں كي مختلف رنگتيں اور انكے سرخ و سفيد پتهر بهي هيں جنسے انسان بڑي بڑي عظيم الشان عمارتوں كو خوشنما و دلفريب بناتا اور طرح طرح كے كام ليتا هے - چنانچه اسكي طرف بهي ايک جگه اشاره كيا :

ومن الجبال جدد بيض و حمر مختلف الوانها و غـــرا بـــيب سود (۳۵ : ۲۷)

اور اسي طرح پهاڑوں ميں هم نے مختلف رنگوں كے طبقات پيدا كيے - كوئي سفيد هے كوئي لال هے - بعض كالے كالے سياه هيں !

يهاں تک عالم كائنات كے عام اختلاف الوان ' اور پهر خاص طور پر عالم نباتات و جمادات كي رنگتوں كا ذكر كيا تها - اب خاص طور پر عالم حيواني كے اختلاف الوان پر يه اشاره كركے توجه دلائی :

ومن الناس و الـدواب و الانعام مختلف الوانــه كذالک ' انما يخشى الله من عباده العلمـاء - ان اللـــه عزيـــز غفـــور (۳۵ : ۲۷)

اور اسي طرح آدميوں ' جانوروں ' اور چار پايوں كي رنگتيں بهي كئي كئي طرح كي هيں جن ميں الله نے بڑي بڑي حكمتيں ركهی هيں - الله كا خوف انهي لوگوں كے دلوں ميں پيدا هوسكتا هے جنهوں نے كائنات كے ان اسرار و حقائق كا مطالعه كيا هے اور اسكے علم و حكمت سے بهره اندوز هوے هيں -

(ايک اجمالي نظر)

ان آيات كريمه پر پهلے ايک اجمالي نظر ڈالو اور ديكهو كه كس طرح عالم كائنات كي هر نوع اور اختلاف الوان كے هر منظر پر همیں توجه دلائي هے ؟ سب سے پهلے عام طور پر اختلاف الوان كا ذكر كيا اور فرمايا كه زبانوں اور بوليوں كے اختلاف كي طرح رنگوں كے اختلاف ميں بهي حكمت الهيه اور قدرت سرمديه كي بڑي بڑي نشانياں هيں - اس طرح انسانكي نظروں كو تمام كائنات كي هئية مجموعي كے جمال الوان اور اختلاف مظاهر و نمايش كيليے دعوت فكر و تدبر دي تا كه وه آسمان كي اُن رنگ آرائيوں كو بهي ديكهيں جنكا جمال فضائي عقل افگن اور جنكے تغيرات ملونه حيرت فرما هيں ' اور پهر زمين كے اس بهارستان حسن پر بهي نظر ڈاليں ' جسكي كائنات نباتي اور عالم حيواني كا هر گوشه رنگتوں كي رعنائيوں اور انكے اختلاف و تعدد كي دلفريبيوں كا ايک بهشت زار جمال هے !

اسكے بعد اس نظر اجمالي كي تفصيل هوئي اور كائنات كي مختلف انواع و اقسام كے اختلاف الوان كي طرف اشاره كيا گيا - سب سے پهلے صناع طبيعة كي اس سب سے بڑي اعجاز فرمائي كا جلوۂ قدرت دكهلايا جو عالم نباتات كي ارواح حسينه اور اجسام ملونۂ و جميله كے اندر نظر آتي هے ' اور جسكے ايک چهوٹے سے پهول اور پتے كے اندر بهي حيرت و مدهوشی كے وه وه جلوے پوشيده هيں كه اگر دنيا كي تمام پچهلي اور آينده حكمتيں اور دانائياں يک جا اكٹهي هوجائيں ' اور كسي حقير سے حقير پهول كي ايک مرجهائي هوئي كلي كو اٹها كر (جو انساني غفلت و سرشاري كے كسي قدم جهل سے پامال هو چكي هو) اپنے سامنے ركهه ليں اور اسكے عجائب و غرائب خلقت كا مطالعه كرتے رهيں ' جب بهي اُسكا دفتر حكمت ختم نهوگا !

فرمايا كه غور كرو ' انكي خلقت كس قدر عقلوں كو وقف تعجب اور انساني دانائي كو هلاک حيرت كر دينے والي هے ؟ چند خشک بيج هيں جو زمين ميں ڈالے جاتے هيں - آفتاب كی روشني ميں گرم هوتے ' اور آسمان كے پاني سے اندر هي اندر سڑتے هيں - پهر وه كيا چيز هے جو انـكے اندر ايک عجيب و غريب قوت پهوٹنـے ' اُبهرنے ' بڑهنے ' پهيلنے ' پهر طـرح طرح كي رنگتوں سے رنگيں هوكر نمودار هونے كي پيدا كرديتي هے ؟ كبهی انكے رنگ الگ الگ هوتے هيں ' كبهي كسي خاص تناسب كے ساتهه كئي رنگوں كا مجموعه هوتے هيں ' اور كبهي ايک ايک پتے اور ورق گل كے اندر كئي كئي رنگتوں كي دهارياں اور نقش و نگار بن جاتے هيں ! فتبارك الله احسن الخالقين !

عالم نباتات كي طرح عالم جمادات بهي اختلاف الوان كا عجيب و غريب منظر هے جسے ترتيب مدارج خلقت كے اعتبار سے نباتات پر مقدم هونا چاهيے - زمين كے اندر سے طرح طرح كے مختلف رنگوں كے پتهروں كا پيدا هونا اور پهاڑوں كے اندر سے نكلنا اس سے كم عجيب نهيں هے جسقدر نباتات كے غرائب و عجائب هيں - يه سنگ مرمر اور سنـگ موسی كے بڑے بڑے ستون جنكے نيچے شهنشاهوں كے دربار لگتے هيں اور جو ايوان هاے عظمت و جبروت كيليے سب سے



فصـل گل و طرف جوئبـار و لب کشت
با یـک دو سه اهل و لعبتي حـور سرشت
پیش آر قـدح که باده نوشـان صبوح
آسـوده ز مسجـدند و فارغ زکنشت !



ان مرقعات میں سے چار تصویریں " اسفیر" لندن نے شائع کردي هیں - انکي نقل هم بهي شائع کرتے هیں - انکے نیچے انگریزي میں رباعیات کا ترجمه بهي درج تها - تین ترجموں کي اصل رباعیاں یاد آ گئیں اور درج کردي گئیں - لیکن ایک ترجمه اسدرجه مبهم ' مختصر' اور کسي بهت هي غیر معروف رباعي سے تعلق رکهتا هے جسکي اصلي رباعي کا سرسري طور سے پته نه لگ سکا - اور صرف اتني سي بات کیلیے رباعیات کي ورق گرداني کون کرتا ؟ -

(مـکـمل تـرجمه)

ایک بهت بڑي خصوصیت اس ایڈیشن کي یه هے که اسمیں عمر خیام کي تمام رباعیات کا مکمل انگریزي ترجمه دیا گیا هے - وه مشهور فز جیر الڈ کے ترجمه کي طرح نظم میں هے ' اور کوشش کي گئي هے که فارسي شاعري کے اس سب سے بڑے قادر الکلام مترجم کا نسق و انداز اور اسلوب خاص هر رباعي کے ترجمه میں ملحوظ رهے - حتی که اسکي جمع و تهذیب کرنے والوں کا خیال هے که ایک ناواقف شخص فیز جیرالڈ کي نظم میں اور اسکے تراجم میں بمشکل فرق کرسکے گا -

هم نے بعض اردو جرائد میں دیکها که اس نسخه کي اشاعت کا تذکره کرتے هوے انهوں نے اسے پهلا مکمل ترجمه خیال کیا هے - حالانکه یه صحیح نهیں هے - اس سے پیشتر ایک بڑي تعداد میں ایسے ایڈیشن شائع هوچکے هیں جن میں فیز جیر الڈ کي ترجمه کرده رباعیات کے علاوه کئي سو آور رباعیوں کا ترجمه بهي نظم و نثر میں دیا گیا هے ' اور بعض میں تو یه التزام کیا هے که رباعیات کے جس نسخه کو اصل قراردیا ' اسکي تمام رباعیوں کا ترجمه بهي ساتهه ساتهه درج کردیا - اس قسم کے مترجموں میں گارنر ' هنري دے فرناں ' نیکولس ' اور علی الخصوص پروفیسر والا نیڈن ژوکفسکي کا نام قابل ذکر هے ' جس نے نسخۂ کلکته اور نسخۂ سینٹ پیٹرز برگ کي تمام رباعیات کا ترجمه کردیا هے -

ان میں سے آخرالذکر مستشرق کا نسخه میرے پاس موجود هے - اس نئے امریکن ایڈیشن سے پہلے یهي ایڈیشن سب سے آخري ایڈیشن سمجها جاتا تها - اسمیں سینٹ پیٹرز برگ کے نسخه کي ۳۴۰ رباعیوں کا مکمل ترجمه شامل کیا گیا هے - دیگر نسخوں کي مترجمه رباعیوں کو شامل کرلیا جاے تو انگریزي ترجمه شده رباعیوں کي تعداد پانچ سو تک پہنچ جاتي هے !

اسي طرح فرانسیسي ' دنمارکي ' الماني (جرمن) اور روسي زبان میں بهي ۷۵ سے ۴۰۰ تک رباعیوں کا ترجمه هوچکا هے -

لیکن یه ترجمے وه قبولیت حاصل نه کرسکے جو " مغربي خیام " یعني فیز جیر الڈ کي ۷۵ رباعیوں کیلیے قدرت نے مخصوص کردي تهي - اسکي انگریزي رباعیوں میں جو سلاست و عذوبت اور حسن ترکیب و تاثر بیان پایا جاتا هے ' اسکے سامنے یه تمام ترجمے اس طرح نظر آتے هیں جیسے کسي اصلي فارسي نظم کے مقابلے میں اسکا بے اثر لفظي ترجمه - فارسي شاعري اور مغربي ادبیات اصولاً اس درجه باهم مختلف هیں که دونوں میں تبائن و تضاد کا ایک انطلانیک بهه رها هے - اسے عبور کرنے میں صرف فیز جیر الڈ هي کي همت کام کرگئي ' اور وقت و حالات ' جدت و حداثت ' اتحاد خیالات و مشرب ' نیز جماعت کے وقتي انفعال و تاثر نے ایک مرتبه اسکا ساتهه دیدیا - یه باتیں همیشه اور هر شخص کے حصے میں نهیں آ سکتیں -

یهي سبب هے که یه تراجم ایک ادبي یا حکیمانه مترجمه ذخیره سے زیاده وقعت حاصل نه کرسکے - انسے صرف یه کام لیا گیا که غیر فارسي داں ادباء عمریین نے انکے ذریعه بقیه رباعیوں سے بهي واقفیت حاصل کرلي - ان سب میں مسز برریں اور هانفیلڈ کے بعض تراجم نسبتاً زیاده فصیح و دلنشیں تهے جنهوں نے کیمبرج کے نسخه کي بعض رباعیات کا ترجمه سنه ۱۸۹۰ میں کیا تها ' اور " مجلس عمر خیام " لندن نے سنه ۱۸۹۲ میں شائع کیا - تاهم نه تو وه فیز جیر الڈ کي طرح عشاق خیام کے وسیع حلقه میں کوئي ادبي محبوبیت حاصل کرسکیں ' اور نه انگریزي ادبیات میں ایک داخلي جزو شعري کي طرح انهیں قبولیت هوئي - انکا شمار بهي " ترجمه " میں هے - البته اعلی قسم کے تراجم میں -

پس یه کهنا تو صحیح نهیں که نیا امریکن آڈیشن رباعیات کا پهلا مکمل ترجمه هے - البته اسکي خصوصیت یه بتلائي جاتي هے که انکے تراجم میں فیز جیر الڈ کے اتباع بلکه همسري کي پوري کوشش کي گئي هے - فیز جیر الڈ کا اصلي کار نامه " سوئن برن " کے الفاظ میں یه هے :

" وه یورپ کا خیام هے - اس نے ترجمه نهیں کیا هے بلکه انگریزي میں خیام کي روح شعري کو متشکل و متمثل کردیا هے - اگر خیـام انیسویں صدي کے انـدر انـگلستان میں پیدا هوتا اور فردوسي کي جگه چوسر کي زبان میں (یعني انگریزي میں) رباعیات کهتا ' تو یقیناً وه ایسي هي هوتیں جیسی که اس مغربي خیام کے دل پر مشرقي فیضان لاهوتي سے القا هوئي هیں "

اس ایڈیشن کے مرتب کرنے والوں کا دعوا هے که فیزجرالڈ نے ایسا ترجمه صرف ۷۵ رباعیوں کا کیا هے - لیکن یه خیام کي تمام رباعیوں کا ویسا هي مکمل ترجمه هوگا -

ادبا و شعراے عمریيین کي ایک بهت بڑي امریکن و انگریزي جماعت نے ترجمه کا نیا کام باهم بانٹ لیا تها - چند اصول مقرر کرلیے تهے جنکي پابندي کي هر مترجم کوشش کرتا تها - ان میں سے اکثر مترجم ایسے هیں جنهوں نے ایک ایک رباعي کا ترجمه ایک ایک ششماهي میں کیا هے - پہلے ترجمه کیا جاتا - پهر تصحیح هوتي - پهر قدیم ترجموں سے مقابله هوتا - اسکے بعد نظم کیا جاتا - پهر عرصے تک خود ناظم اپنے مختلف اوقات و اثرات میں کمال استغراق شعریة و شرقیة کے ساتهه پڑهتا ' خاص خاص نغمات مخصوصۂ خیام میں

مطبوعات جديده

مي خوردن و شاد بودن آئين منست
فارغ بودن ز كفرو دين' دين منست
گفتم بعروس دهر كابين تو چيست
گفتا " دل خرم تو كابين منست ! "





اين كوزه چو من عاشق زارے بودست
دربند سر زلف نگارے بودست
اين دسته كه بر گردن وے مي بيني
دستيست كه بر گردن يارے بودست !

رباعيات عمر الخيام

ايک نيا امريکن ايڈيشن

پچھلے دنوں بعض اخبارات ميں يه خبر شائع هوي تهي كه رباعيات عمر الخيام كا ايک نيا ايڈيشن امريكه ميں مرتب هوا هے اور عنقريب شائع هونے والا هے - ولايت كي پچھلي ڈاک ميں اسكے تفصيلي حالات آگئے هيں - انسے معلوم هوتا هے كه نيو يارک كي ايک بهت بڑي پبليشر كمپني جان مارٹن اس ايڈيشن كو چهاپ رهي هے' اور متعدد خصوصيات اسميں ايسي جمع كي گئي هيں جنكي وجه سے يورپ اور امريكه كے " ادباء عمريين " (۱) اسكي اشاعت كا نهايت دلچسپي سے انتظار كررهے هيں -

(مـرقـعـات و رسـوم)

اس ايڈيشن كي ايک بڑي خصوصيت انتها درجه كا جمال طباعة اور حسن صورت هے -

عمر خيام كے اس وقت تک بے شمار پرتكلف ايڈيشن مختلف شكلوں ميں نكل چكے هيں - ليكن بيان كيا جاتا هے كه اس نئے ايڈيشن كے تكلفات كے آگے تمام پچهلے ساز و سامان هيچ نظر آئينگے - على الخصوص اسكے مرقعات اور تصاوير و رسوم جو دلدادگان خيام كي نظر افروزي كيليے هر تيسرے چوتهے صفحه كے بعد لگاے گئے هيں :

مشاطه را بگو كه بر اسباب حسن دوست
چيزے فـزوں كنـد كه تماشا بمـا رسد !

(۱) " ادباء عمريين " سے مقصود يورپ اور امريكه كے وه ارباب ادب و شعر اور صاحبان فلسفهٔ و حكمت هيں جو اپنے تئيں عمر خيام كي طرف نسبت ديتے هيں' اور اپنے خيالات و ادبيات ميں بالكل اس خراساني حكيم كے پير و مقلد هوگئے هيں - كچهه ضرور نهيں كه وه مستشرق (اوريئنٹلسٹ) اور فارسي داں بهي هوں - ايسے بهي هزارها شعرا و ادباء اس حلقه ميں داخل هيں جنهوں نے محض فزجيرالڈ يا اس سے كم تر درجه كے مترجمين كے ذريعه خيام كے خيالات سے واقفيت حاصل كي' مگر رباعيات كے انداز بيان و اسلوب شاعري سے اس درجه متاثر هوے كه اسي رنگ اور اسلوب پر نظم و نثر فخريه لكهنے لگے -

يه خيالي تصويريں جو آجكل پر تكلف ادبي تصنيفات كے ساتهه چهاپي جاتي هيں' غالباً عام قارئين كرام كو انكي قدر و قيمت كي صحيح اطلاع نه هوگي - مشاهير گذشته كي تصنيفات كے متعلق خيالي تصاوير بنانا ايک مستقل فن هے' جسكے بڑے بڑے ماهرين و مشاهير هيں - جب كبهي كوئي نادر كتاب چهپتي هے تو اسكے ليے ان كي خدمات محفوظ كرلي جاتي هے - وه ايک ايک تصوير كيليے سو سو پاونڈ اجرت پيشگي ليتے هيں !

پچهلے دنوں انگلستان كے ايک كلب نے الف ليله كے ترجمه برٹن كا نهايت پر تكلف ايڈيشن دس جلدوں ميں طبع كيا تها' اور اسكے بڑے بڑے مناظر حسن و عشق و خلافة و سلطنت كي تصويريں يورپ كے مشهور ماهرين فن رسوم خياليه سے بنواكر شامل كتاب كي تهيں - ميں نے يه نسخه ديكها هے - پوري كتاب ميں اقلاً پچاس مرقع ضرور هونگے - ليكن في مرقع ۳۰ پونڈ سے ليكر دو سو پونڈ تک اُجرت دي گئی تهي !

" رباعيات عمر خيام " بهي پچهلي چوتهائي صدي سے بڑے بڑے مصوران مشهوره كے فكر و تخيل كا ايک معركة الارا موضوع رها هے - عمر خيام كي صورت كا موزوں تصور كرنے اور اسكي رباعيات كے مطالب كو تماثيل مصوره كي اشكال ميں پيش كرنے كيليے بڑے بڑے مصوروں نے اپنے اپنے جوهر كمال دكهلاے - على الخصوص موجوده يورپ كے مشهور ترين مصور مسٹر گلبرٹ جيمس كي تصويريں عديم النظير تسليم كي گئيں' جنميں سے بعض كو فيز جيرالڈ كے ترجمه ميں آپنے جا بجا ديكها هوگا -

ليكن امريكن ايڈيشن كے شائع كرنے والوں كا دعوا هے كه انهوں نے تمام پچهلے نسخوں سے بهتر مرقعات كا اهتمام كيا هے - ابتک اسقدر روپيه اور دماغ خيام كي تصويروں پر كسي نے صرف نهيں كيا - يورپ كے مشهور مصوروں كي خدمات كئي سال پيشتر سے حاصل كرلي گئي تهيں' اور فارسي شاعري كي ادبي تاريخ اور اُس عهد كے عجمي حكما و شعرا كے لباس و اشكال كا تاريخي مواد اس غرض سے بهم پهنچايا تها كه مصوروں كو بهتر سے بهتر اور اقرب سے اقرب تصور قائم كرنے ميں اُنسے مدد ملے -

ان تصويروں ميں خود خيام كي تصويريں نهايت اعلى درجه كي كهينچي هيں' اور كامل الفن اشخاص معترف هيں كه تمام پچهلي تصويروں سے زياده مشرقي اور خيام كے خيالات كے لحاظ سے كامل تر قيافه كے مطابق هيں - انكے علاوه سو سے زايد رباعيوں كے بهي مرقع كهينچے هيں اور رنگين اور مطلا و مذهب طبع كيا هے !

ادبیات

عدل جہانگیری

قصر شاهي میں که ممکن نهیں غیروں کا گذر * ایک دن " نورجہاں " بام په تهي جلوه فگن
کوئي شامت زده ره گیر اُدهر آ نکلا * گرچه تهي قصرمیں هرچار طرف سے قدغن
غیرت حسن سے بیگم نے طمنچه مارا * خاک پر ڈهیر تها اِک کشتۂ بے گورکفن !

* * *

ساتهه هي شاه جهانگیر کو پہنچي جو خبر * غیظ سي آگئے ابروے عدالت په شکن
حکم بهیجا که کنیزان شبستان شهي * جاکے پوچهه آئیں که سچ یا که غلط هے یه سخن ؟

* * *

نخوت حسن سے بیگم نے به صد نازکہا : * میري جانب سے کرو عرض به آئین حسن
" هاں مجهے واقعۂ قتل سے انکار نهیں * مجهه سے ناموس حیا نے یه کہا تها که " بزن "
اسکي گستاخ نگاهي نے کیا اسکو هلاک * کشور حسن میں جاري هے یهي شرع کہن "

* * *

مفتي دیں سے جهانگیر نے فتوی پوچها * که شریعت میں کسي کو نهیں کچهه جاے سخن
مفتي دیں نے یه بے خوف و خطر صاف کہا : * شرع کہتي هے که " قاتل کي اُڑا دو گردن "
لوگ دربار میں اس حکم سے تهرا اُٹهے * پر جهانگیر کے ابرو په نه بل تها نه شکن !
ترکنوں کو یه دیا حکم که اندر جاکر * پہلے بیگم کو کریں بستۂ زنجیر و رسن
پهر اسي طرح اُسے کهینچ کے باهر لائیں * اور جلاد کو دیں حکم که " هاں تیغ بزن "

* * *

یه وهي نورجہاں هے که حقیقت میں یهي * تهي جهانگیر کے پرده میں شہنشاه زمن
اسکي پیشاني نازک په جو پڑتي تهي گره * جاکے بن جاتي تهي اوراق حکومت په شکن !
اب نه وه نورجہاں هے ' نه وه انداز غرور ' * نه وه غمزے هیں ' نه وه عربدۂ صبر شکن !
اب وهي پانؤں هر اِک گام په تهراتے هیں * جنکے رفتار سے پامال تهے مرغان چمن !
ایک مجرم هے که جسکا کوئي حامي نه شفیع ! * ایک بیکس هے که جسکا نه کوئي گهر نه وطن !

* * *

خدمت شاه میں ' بیگم نے یه بهیجا پیغام : * خوں بها بهي تو شریعت میں هے اِک امرحسن
مفتي شرع سے پهر شاه نے فتوی پوچها * بولے جائز هے ' رضامند هوں گر بچۂ و زن
وارثوں کو جو دیے لاکهه درم بیگم نے * سب نے دربار میں کي عرض که " اے شاه زمن !
هم کو مقتول کا لینا نهیں منظور قصاص * قتل کا حکم جورک جاے تو هے مستحسن "

* * *

هوچکا جب که شہنشاه کو پورا یه یقین * که نهیں اسمیں کوئي شائبۂ حیلۂ و فن
اُٹهه کے دربار سے آهسته چلا سوے حرم * تهي جهاں نورجہاں معتکف بیت حزن
دفعتاً پانؤں په بیگم کے گرا اور یه کہا : * " تو اگرکشته شدي ' آه چه مي کردم من " ؟

(شبلي نعماني)

یه واقعه اگرچه عام تاریخوں میں نهیں هے اور خود جهانگیر نے بهي اسکا تذکره نهیں کیا هے ' لیکن ایک ایسے مستند راوي سے مروي هے جسکي تنها شہادت بهي هر طرح لائق قبول هے - واله داغستاني جو حملۂ افاغنه کے زمانے میں ایران سے نکلا اور محمد شاه کے عهد میں دهلي آیا تها ' اپنے ضخیم تذکرۂ شعرا (ریاض الشعرا) میں اس واقعه کو بادعاء صحت بیان کرتا هے - جهانگیر کي نسبت اور بهي چند غیر معروف واقعات اس نے بیان کیے هیں - شیخ نور الله شوستري مرحوم کے واقعه کي وجه سے وه جهانگیر کا مخالف تها اسلیے اسکی روائتیں مداحانه مبالغه نهیں هو سکتیں - (الهلال)

گاتا ' اور دوسروں سے لیے میں پڑھواکر سنتا - جب اس طرح اسکي کیفیت و وجدان کے ذوق و تاثیر کي طرف سے پورا پورا اطمینان هوجاتا اور کئي کئي مرتبه ترمیم و اضافه هوچکتا ' تو پھر تمام مترجمین کي صحبت میں پیش کیا جاتا اور کئي کئي دن تک محافل و مجالس شعراے عمرییین میں اسپر بحث و مذاکره هوتا - جو لوگ باهر کے شریک کار هیں ' انکے پاس لکھکر بهیجدیا جاتا ' اور اسطرح تمام رائیں جمع کي جاتیں -

ان تمام مراحل کے بعد مترجمه رباعي داخل کتاب کي جاتي - اس وقت بهي که کتاب چھپ رهي هے اور عنقریب نکلنے والي هے ' تغیر و تبدل اور اصلاح و نقد کا سلسله برابر جاري هے !

هر نظم گوهریں که بیاد تو گفته ام
دل رخنه کرده و جگر خویش سفته ام !

(رباعیات کي تعداد)

رباعیات عمر خیام کي اصلي تعداد کا مسئله اب تک مختلف اور ایک حد تک مشتبه هے - مختلف نسخے جو یورپ اور مشرق میں پائے جاتے هیں ' باهم تعداد میں مختلف هین - مصنفین یورپ نے انکي تحقیقات و کشف حقیقت کیلیے بڑي بڑي کوششیں کي هیں -

سب سے زیاده قدیم نسخه ایشیاتک سوسائٹي بنگال کا هے جو آٹهویں صدي هجري کے اواخر کا لکھا هوا هے - یعنے عمر خیام کي وفات سے تقریباً تین سو برس بعد کا - اسمیں ۴۰۲ رباعیاں هیں - میں نے یه نسخه ایشیاتک سوسائٹي میں ممبر هونے سے پہلے دیکھا تها - اسکے بعد ایک مرتبه نکلوانا چاها تو معلوم هوا که لندن گیا هے اور غالباً مسٹر اڈورڈ براؤن نے منگوایا هے - اب عرصے سے بالکل مفقود الخبر هے - کچھه پته نهیں چلتا که کهاں گیا ؟ اسکے ساتهه گلستاں کا وه قیمتي نسخه بهي مفقود الخبر هے جو عالمگیر اورنگ زیب نے نهایت اهتمام سے نقل کرایا تها ' اور اُس نسخه کي نقل تها جو خود شیخ سعدي کے لڑکے کے هاتهه کا لکھا هوا تها - ڈاکٹر بروکلمین اور سر جان گلگرسٹ نے گلستاں کے ایڈیشن اسي نسخه سے نقل لیکر شائع کیے تهے -

میں نے کئي بار سکریٹري کو توجه دلائي که برٹش میوزیم سے خط و کتابت کرکے تحقیق کیا جاے - وهیں یه نسخے گئے هیں اور رکھه لیے گئے هیں - لیکن غریب ایشیاتک سوسائٹي کو اسکي جرأت کب هوسکتي هے که انڈیا آفس کے زیر اثر کتب خانے سے کسي طرح کا مطالبه کرے ؟

اسکے بعد سر گور اوسلي کا نسخه هے - وه ایران سے لاے تهے ' اور اب اکسفورڈ کے کتب خانه بولڈن میں محفوظ هے - اسکا سال کتابت سنه ۱۴۶۱ مسیحي هے - یعني مصنف سے ساڑهے تین سو برس بعد کا نسخه هے - انگریزي مترجمین و مولفین نے زیاده تر اسي نسخه پر اعتماد کیا هے مگر اسمیں صرف ۱۵۸ رباعیاں هیں -

تیسرا قدیمي نسخه سینٹ پیٹرز برگ کے کتب خانه کا هے جسکا عکس پروفیسر والانتین ژوکفسکي (Valentin Zhukovski) نے باعانت بیرن ویکٹر روزین معلم السنۂ مشرقیه پیٹرز برگ یونیورسٹي شائع کیا هے ' اور جو نهایت اعلی ترین خط نستعلیق میں فی صفحه ایک رباعي کي ترتیب سے لکھا گیا هے - اسکے کاتب نے اپنا نام " سید علي الحسیني " لکھا هے - سال کتابت سنه ۱۴۹۹ مسیحي هے - یعني سر گور اوسلي کے نسخه سے تقریباً چالیس برس بعد - اسمیں ۳۴۰ رباعیاں هیں -

چوتها نسخه بانکي پور کے کتب خانے کا هے پانچواں کیمبرج یونیورسٹي کا جو کسي قدیم طهراني نسخه کي نقل هے - اول الذکر میں ۶۰۴ رباعیاں هیں - دوسرے نسخه میں ۸۰۰ -

انکے علاوه بے شمار حدیث العهد قلمي نسخے یورپ کے مختلف کتب خانوں میں هیں جنمیں سے بعض کي مندرجه رباعیات پندره پندره سو تک شمار کی گئي هیں - پروفیسر براؤن نے ایک قدیم نسخه طهران میں دیکھا تها جسمیں ۷۷۰ رباعیاں تهیں اور عهد صفویه کے درمیاني زمانے کا نوشته تها - مگر جو نسخه طهران میں چهپا هے ' اسمیں صرف ۲۳۰ رباعیاں هیں - اسي کي نقل بمبئي میں بهي بار بار چھپ چکي هے -

ایک اور نسخه پرانا رباعیات کا هے جسکا ذکر مجھسے آجکل کے ایک روسي سیاح و مستشرق موسیو امرانوف نے کیا هے جو انهوں نے اصفهان میں دیکھا تها اور اسکي نقل لیلي تهي -

یه نقل آجکل میرے هي پاس هے - اسمیں ۴۱۷ رباعیاں هیں اور عام ترتیب ابجدي کي جگه ابتدا میں حمد و نعت کي تمام رباعیاں جمع کردي هیں - اسکے بعد بغیر کسي ترتیب کے باقي رباعیاں درج کي هیں - سیاح موصوف کا بیان هے که اصلي نسخه سنه ۸۰۷ هجري کا نوشته هے - اگر یه سچ هے تو یه نسخه سب سے زیاده قیمتي هے - اور سر گور اوسلي کے نسخه سے بهي زیاده اسکو قیمتي سمجھنا چاهیے - اسي خیال سے میں دیگر نسخوں سے اسکا مقابله کررها هوں - چند رباعیاں اسمیں بالکل نئي هیں -

مقالات

بقیـــه ازاد ٠ رب

مسلمانوں کے مسروقه خزانے کے چند موتي جو باقي رهگئے هیں

تاریخ و ٠ بـــرا!
(۲)

اب همکو ایک نظر عرب کے اُن خطوں پر ڈالني چاهیے جو آزاد عرب کے نام سے مشهور هیں - آزاد عرب سے مراد ان چهوتي چهوتي ریاستوں سے هے جو آجکل جزیره نماے عرب میں یوروپین قوموں کي ریشـه دوانیوں کا آما جگاه هیں - انهي میں مشهور وهابي تحریک نجد اور فرقه اباضیه کی سلطنت عمان بهي شامل هے - انکے علاوه حضرالموت کا خطه هے جس میں قدیم سلطنتوں مارب اور سبا کی بنیادیں رکهي گئي تهیں' اور جو یمن کے ساتهه عرب معموره یا (Arabic Feline) میں شامل هے -

حضرالموت کے شمال میں نجران و وادي دوسیر کا زرخیز علاقه هے - لیکن مشرق کے طرف ایک دشوارگذار ریگستان هے جو " ربع الخالي" کے نام سے مشهور هے - اس ریگستاني علاقه کے علاوه اور شمالي صحراے شام کو چهوڑکر' یه تمام حصه ایک عظیم الشان سلطنت کے لیے مایۂ ناز هوسکتا هے - اگر ان خطوں پر یورپ کو دسترس هوتا تو اسمیں شک نہیں که اپني مادي ترقیوں میں هندوستان و مصر کے برابر هوتے - لیکن دسترس هونا اس لحاظ سے مشکل هے که اس ملک کے آباد اور جنگجو فرقے کسي غیر ملت کے ما تحت رهنا گوارا نهیں کرسکتے - البته سلطنت ترکي اگر چاهے تو حکمت عملي سے انکو اپنا حلقه بگوش بنا سکتي هے - کیونکه اول تو یه علاقے یمن و حجاز کے بالکل محاذي واقع هوے هیں - اسلیے ترک هر طرف سے انپر قابو پانے کي طاقت رکهتے هیں - دوسرے ترک بهي حبل المتین اسلام کے پکڑنے والوں میں سے هیں جن سے عرب کے غیور زیاده بیگانه نهیں هوسکتے -

لیکن واقعه یه هے که وه زر خیز خطے جو کبهي قوت اسلامي کا اصلي سر چشمه تهے' ابهي تـک ایسي کسمپرسي کي حالت میں پڑے هوے هیں جس طرح قدیم رومیوں اور فارسیوں کے زمانے میں ان پر ایک دور گذر چکا هے -

شاید اسوجه سے که عرب کا ملک بهت عرصے تـک اپني کم مایگي کیلیے بد نام تها' اور " وادي غیر ذي ذرع" یعنے حوالي مکه کا اطلاق کل سر زمین عرب پر کیا جاتا تها - لیکن سیاحوں اور مبصرین جغرافیه دانان قدیم و جدید کي راے هے که در حقیقت عرب هي کے بعض قطعے باغ عدن کہلائے جانے کے قابل هیں - خطه نجد جو وسطي عرب پر مشتمل هے' اور جو ترکي صوبے الحجاز اور الحسا کے درمیان واقع هے' کسي طرح شام و عراق سے اپني اهمیت و زرعیت میں کم نهیں هے - اگر زرخیزي هي کو مد نظر رکها جاے' جب بهي موجوده عراق کو نجد سے کوئي نسبت نهیں -

نجد وسط عرب کا ایک وسیع اور زرخیز ملک هے جسکي مجموعي آبادي تقریباً بیالیس لاکهه سے زاید هوگي - عرب کا سب سے مشهور درخت سماتا جسکا کوئلا دنیا بهر کے درختوں کے کوئلے سے بهتر هوتا هے' یهاں کي پهاڑیوں میں بکثرت پیدا هوتا هے - عرار نجد جسکي خوشبو سے پورا جنگل مهک جاتا هے' اسي خطه سے تعلق رکهتا هے[۱] - شتر مرغ کے جهنڈ اور غزال عرب کے قطار اگر عرب میں کهیں پائے جاتے هیں تو وه یهي خطۂ حسن و شعر هے - عرب کا مشهور گهوڑا بهي در اصل نجد هي کا گهوڑا هوتا هے - نجد هي کے بعض حصوں میں لوهے کي کانوں کے نشان پائیے جاتے هیں - یهاں کي بهیڑوں کے اون بهت ملایم مثل کشمیري اون کے هوتے هیں - ان خطوں کے بعض ناموں سے اُسکي شادابي کا حال معلوم هوسکتا هے - مثلاً ریاض (باغ) بلاد الزهور (پهولونکا ملک) بلاد الجوز (آخروت کا ملک) وغیره وغیره -

یه پهاڑي خطے همارے نیپال اور کشمیر سے کم نهونگے - مگر اس ملک کی طبیعي حالت سے کهیں زیاده دلچسپ اسکي پولیتکل حالت هے - سو برس کا عرصه گذرا که ایک شخص محمد بن عبد الوهاب اس سر زمین سے اٹها - اسکي پیدایش سنه ۱٦۹۱ ع میں بتائي جاتي هے' یعني ٹهیک اسي وقت جبکه ترکي سلطنت اپنے عروج کے نصف النهار کو پهونچ چکي تهي اور اُس نے پہلے پهل یمن میں قدم رکها تها - اس شخص کا معاون ابن مسعود نامي ایک رئیس قبائل اور جنگجو آدمي تها - اس نے یکایک اپني فوجي قوت بڑها لي - یهاں تک که اسکے پوتے نے ایک مرتبه نکلکر حجاز و اطراف حجاز پر حمله کردیا اور قابض هوگیا - جس زمانے میں نپولین یورپ میں تهلکه مچا رها تها - اُسي وقت مسعود ترکي سے لڑائیوں میں مشغول تها -

بالاخر ابراهیم پاشا حاکم مصر نے جو سلطان کے طرفسے مقابلے کے لیے بهیجا گیا تها' عبد الله بن مسعود کو گرفتار کرکے قسطنطنیه بهیجدیا - اسکے بعد عبد الله کے بیٹے نے سلطان نجد کے لقب سے اپنا ملک پهر حاصل کرلیا - ابتدا میں خدیو مصر کو خراج دینے کا اقرار کیا تها مگر سنه ۱۸۳۱ میں بالکل مستقل حاکم هوگیا - اسپر مصري و ترکي فوجوں نے حمله کرکے هف هف اور قطیف (صوبه الحساء) پر قبضه کرلیا اور والي نجد کو قید کرکے مصر لے آے - سنه ۱۸۴۳ میں وه مصر سے پهر واپس آیا اور سنه ۱۸٦۵ تـک مطلق العنان پادشاه کي حیثیت سے حکومت کرتا رها -

اسکے بعد اسکا بیٹا تخت نشین هوا - مسعود اسکا بهائي تخت کے لیے لڑا اور کامیاب هوا - عبد الله ترکي بهاگ گیا اور سلطان سے مدد مانگي - چنانچه بغداد سے ترکي فوج نے آکر الحساء پر دائمي قبضه کرلیا -

مسعود سنه ۱۸۷۳ میں مر گیا - عبد الله همیشه لڑتا رها اور آخر غالب آیا - سنه ۱۸۸٦ تـک ریاض میں وهی حکمراں تها -

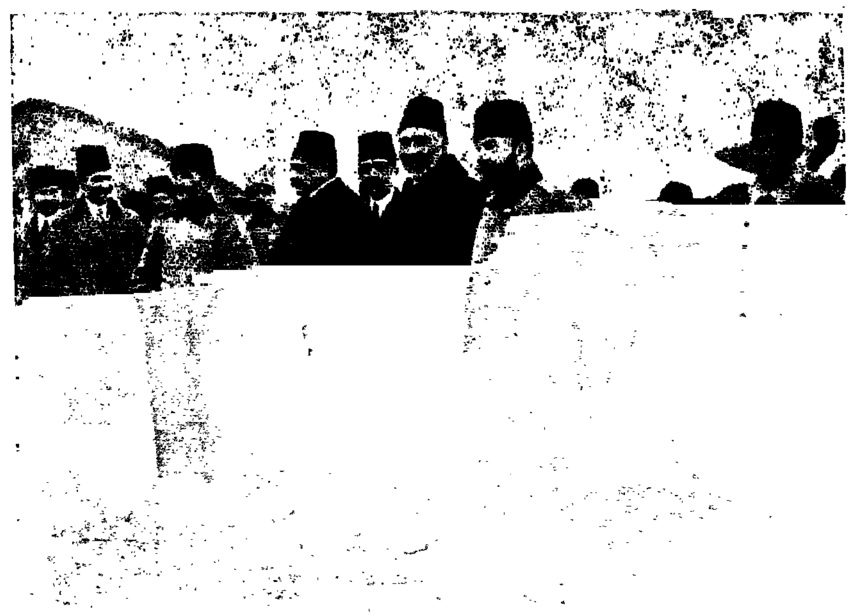
(۱) آه یهي عرار هے جسکي بوے عشق آور کي نسبت شاعر عرب نے وصیت کي هے :

تمتـــع من شمیـــم عرار نجـــد
فمـــا بعد العشیـ ـة من عـــرار! (الهلال)

شئون عثمانیہ

ایک افتتاحی رسم

جدید وزارت جنگ کا ایک تازہ ترین مرقع



اس مرقع میں انور پاشا مع دیگر وزراے عثمانیہ کے موجود هیں - یه تصویر اس موقع کي هے جبکه برقي ٹریموے کے ایک نئے خط کي افتتاحي تقریب میں تمام اولیاء حکومت شریک هوے تهے -

دولۃ عثمانیہ کے محاصل

دولۃ عثمانیه کي آمدني کا صحیح گوشوارہ اور مختلف سالوں کا موازنه کرنا مشکل هے ' البته یه وثوق و یقین کے ساتهه کہا جاسکتا هے که اسکي آمدنی هرسال بڑهتي هي رهتي هے - اسکي بڑي وجه سفر و نقل کي سهولت ' موجودہ تمدني وسائل کا حصول ' اور سست رفتار اصلاحات کا نفاذ هے -

آمدني کے ذرائع دو قسم کے هیں :

(۱) ٹیکس -

(۲) ٹیکس کے علاوہ دیگر ذرائع -

جو ذرائع ٹیکس میں شامل نہیں ' وہ حسب ذیل هیں :

(۱) ریلوے کي آمدني :

اسوقت تک جسقدر لائنیں دولۃ عثمانیه میں هیں وہ اکثر دوسري قوموں کي هیں جو ٹهیکه پر بناتي هیں - اسوقت دولۃ عثمانیه کو انسے ایک مقررہ رقم ملتي هے - جب ٹهیکه کي مدت ختم هو جائیگي تو تمام لائنیں دولۃ عثمانیه کي ملک هو جائینگي ' اور اسطرح کسي نه کسي وقت انشاء الله خزانه عامرہ کي آمدني میں ایک معتد به اضافه هو جائیگا -

(۲) زمین - دولۃ عثمانیه کا ایک بہت بڑا ذریعه اسکي طویل وعریض زمینیں هیں جنمیں هر قسم کے معدني اور نباتاتي خزانے مدفون هیں ' مگر انتظام کا یه حال هے که آج تک انکا صحیح شمار و پیمایش تک نه هوا - اسوقت ان زمینوں سے جو کچهه ملتا هے ' چاهے وہ خود زیادہ نه هو ' مگر انتظام و تدبیر کے بعد جو کچهه ملسکتا هے ' وہ یقیناً بہت زیادہ هے -

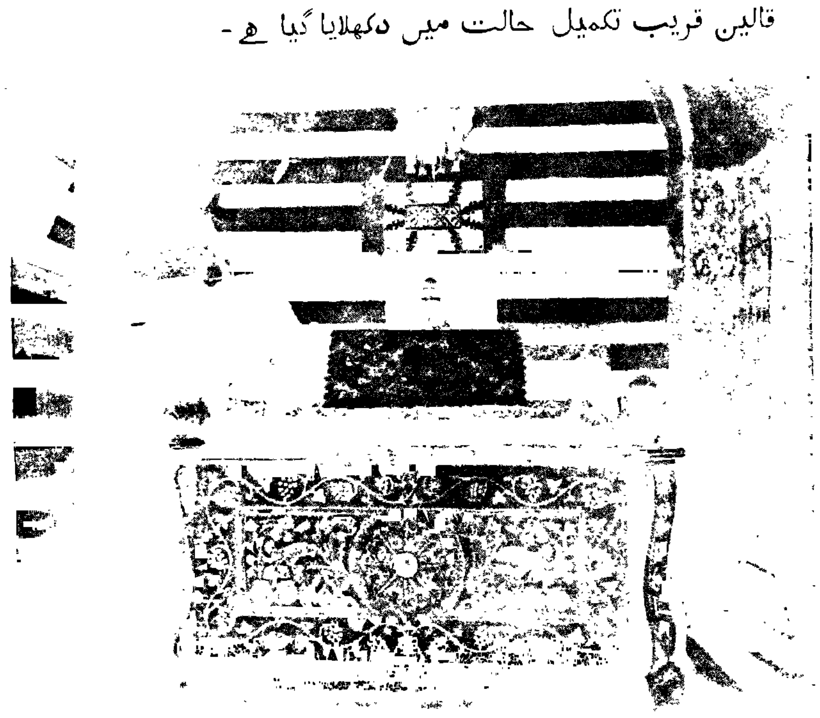
(۳) اوقاف - اوقاف دولۃ عثمانیه میں بکثرت هیں اگر انکا انتظام اعلی درجه کا هو تو دولۃ عثمانیه کو ان سے گونه گوں فوائد حاصل هوں - شکر هے که حکومت کو اسکي طرف توجه هوئي هے ' حال میں انکے متعلق ایک قانون بصورت تجویز پیش هوا هے جس سے بہت کچهه توقعات کیے جاسکتے هیں -

(۴) چُنگي - اگر گذشته سلاطین عثمانیه نے اپنے آپ کو بہت سے معاهدوں کا پابند نه کر دیا هوتا تو تنہا چنگي هي ایک ایسي شے تهي جس سے بے شمار آمدني هو سکتي تهي - کیونکه بد قسمتي سے ضرورت اور آرایش کي قریباً تمام چیزیں باهر سے آتي هیں اور چنگي سے ملیونها روپیه وصول هوسکتا هے - لیکن انقلاب کے بعد سے اسکي حالت کچهه نه کچهه روبه ترقي هے - چنانچه گو آخر فروري سنه ۱۹۱۳ع میں روم ایلي اور جزائر کي چنگي شامل نہیں هوئي ' با ایں همه صرف تین ماہ میں چنگي کي آمدني اس سے کہیں زیادہ هوئي جتني که سنه ۱۹۰۸ اور ۱۹۱۰ میں هوئي تهي -

ترکی قالین

عثماني مصنوعات قدیمه کی اصلاح و ترقي

ترکی کے قالین صدیوں سے تمام عالم میں مشهور هیں - لیکن یورپ کے دخانی کارخانوں نے جو شکست تمام صنائع قدیمه کو دي هے ' اسی سلسلے میں یه نفیس صنعت بهی گمنام هوگئی - حال میں دولۃ عثمانیه نے تمام ترک قالین بافوں کو بڑے بڑے کارخانوں کي صورت میں منتظم کردینے کی تجویز کی هے ' اور اسکا انتظام هورها هے - یه تصویر ادرنه کے ایک کارخانے کی هے جسمیں ایک قالین قریب تکمیل حالت میں دکهلایا گیا هے -



بريد فرنگ

تلخيص و اقتباس

انجمن انگريزي و عثماني (اينگلو آتومن کميتي) کے سکريتري " نيرايست " کے نام ايک خط ميں لکھتے هيں :

" سابق انجمن عثماني کے باني اور موجوده انجمن انگريزي و عثماني کے سکريتري کي حيثيت سے ميں اعلان کرتا هوں که ايک منظم جماعت کيليے جو يه کهتي هو که وه عثماني شاهنشاهي اور عثماني رعايا کے ساتهه انصاف کرنے کي حامي هے (يعنے انگلستان کے ليے) يه ايک اخلاقي خود کشي هے که وه نه صرف فرانس کے موسيو پير لوتي بلکه روسي اخبار نوي و ريميا کے مراسله نگار موسيو ميشکوف اور انکے علاوه اور تيس يوروپين ارباب صحافت کي قاطع و عيني شهادات کے هوتے هوے بهي بالکل خاموش رهے ! ان شهادتوں سے ان جگر پاش مظالم کے حالات معلوم هوتے هيں جو مظلوم مسلمانوں پر بلاد بلقان و البانيا ميں بے دردانه کيے جا رهے هيں "

بخارست اور قسطنطنيه کے عهد ناموں کي وجه سے بلقان کي جو نئي صورت پيدا هوگئي هے ' اسکي تصديق کے متعلق حال ميں سر ايڈ ورڈ گرے نے دارالعوام ميں تصريحات کي تهيں - مستر ايل ولف جو " گريفـــگ " کے مشهور سياست نگار هيں ' اسکي نسبت خامه فرسائي کرتے هوے لکهتے هيں :

" اس اصول (يعني تصديق دول کے اصول) کو اگر کسيقدر توسيع کے ساتهه بيان کيا جاے ' تو اسکے معني يه هونگے که دولة عثمانيه کے خاتمه (لا قدر الله) کا نتيجه امن يورپ کا خطره ميں پڑجانا هے ' اسليے چاهيے که اسکي مقبوضات کي دوباره تقسيم يورپ کے اتفاق اور اقتدار کے ساتهه عمل ميں آے -

يه اصول کم و بيش تاريکي کے عالم ميں سنه ۱۸۲۰ ' ۱۸۴۰ ' ۱۸۵۶ ' اور ۱۸۷۱ ' ميں مانا گيا ' مگر صاف طور پر اسکي منظوري اور نفاذ سنه ۱۸۷۸ع ميں برلن کانگرس ميں هوا - برلن کانگرس سے پہلے اسکے چهره پر " دولة عثمانيه کي سلامتي و خود مختاري " کا پر فريب نقاب پڑا رهتا تها - ليکن سنه ۱۸۷۸ع ميں اپني اصلي شکل ميں جلوه گر هوگيا - يه عهد نامه سينٽ استي فانو سے دوسرے دن کا واقعه هے جسکي بنا اس فرض کرنے پر تهي که " جنگ نے روس اور دولة عثمانيه کو آزاد کرديا هے اور انهيں اختيار هے که جسطرح چاهيں مسئله شرقيه کا فيصله کرليں "

اس " فرض کرده اصول " کے خلاف سب سے پہلے آستريا نے آواز بلند کي - کونت بيا ست Beust نے لارڈ ڈربي کو ايک نوٹ ميں لکها که يورپ کے معاهدوں نے سياست مشرقيه کا جو نظام قائم کرديا هے ' اسميں جب کسي قسم کا تغير کيا جاے تو ضرور هے که اسے يورپ کي منظوري حاصل هو - انگلستان نے اس اصول سے اتفاق کيا - اسکے بعد لارڈ سالسبري نے معاهدۂ سينٽ استي فانو کو يورپ کي کسي کانگريس کے حواله کر دينے کے ليے جو مراسله لکها تها ' اسميں اس اصول کو اسطرح بيان کيا تها :

" کوئي معاهده جو حکومت روس اور باب عالي ميں هوگا اور جسکا اثر سنه ۱۸۵۶ اور سنه ۱۸۷۱ کے معاهدوں پر پڑتا هوگا ' وه اسوقت تـک هرگز جائز نهيں قرار پائيگا جب تک که وه سلطنتيں بهي اسے منظور نه کرليں ' جو ان ميں شريک تهيں "

اسکو خود روس اور تمام بڑي سلطنتوں نے منظور کرليا - اسی سے وه قانون پيدا هوا جسے " تصديق دول " سے موسوم کرنا چاهيے - يعني جب تک دول سته تصديق نه کريں ' ترکي کے متعلق کوئي معاهده معتبر نهيں هو سکتا -

پس ميري سمجهه ميں نهيں آتا که اس کا تعلق عهد نامۂ بخارست سے کيوں نهو ؟ اور اس کے ليے کوئي صحيح وجه کيوں موجود نهيں -

بلا شبه يه سچ هے که بلقاني مقبوضات کی بے اقتدارانه تقسيم سے امن يورپ کو جو خطرات هوسکتے هيں ' وه ايک حد تک رفع هوگئے هيں ' مگر يهاں تو قانون کا سوال هے !

بهر حال جس چيز کو کونت بي است " سياست شرقيه کا نظام " کهتا هے ' وه سنه ۱۸۷۸ ع سے کليتاً محض زمين يا سيادت و برتري هي کا سوال نهيں رها هے - درحقيقت دول نے شروع هي ميں يه محسوس کرليا تها که ان کے فيصله سے جس آبادي پر اثر پڑيگا ' اسکي بهبودي و فلاح کي ذمه داري جب تک وه اپنے اوپر نه لينگے اسوقت تک بلقان کے جغرافيۂ سياسي کي نگراني کا انهيں کوئي حق نهيں - اسي سنه ۱۸۳۰ ميں يونان اور سنه ۱۸۵۸ ميں رومانيا کي کامل ترين مذهبي اور ملکي آزادي کے حصول پر اصرار کيا گيا تها - ليکن معاهدۂ برلن ميں ان شرائط نے وسيع تر دائره اختيار کرليا اور مشرق ادنی کي تمام سلطنتوں کي بقاء ' هر قسم کي مذهبي اور ملکي مجبوريوں کے انسداد اور هر طبقۂ رعايا کے مساويانه اور آزادنه سلوک سے مشروط هوگئي - يه ذمه داري هميشه کي طرح آج بهي موجود هے - اسليے دول کا فرض هے که وه ديکهيں که اس " نظام سياست " کو عهد نامه بخارست سے صدمه تو نهيں پهنچ رها هے ؟

البانيا کا هنگامۂ رستخيز هنوز ايک غير منحل عقده هے - يورپ کي تازه ڈاک بهی اسپر کوئي مزيد روشنی نهيں ڈالتی - مسلمانوں کا خروج ' اسد پاشا کی اعانت حکومت ' اسکے صله ميں جلا وطنی ' ابتداً مسلمانوں کي اسکے ساتهه سرد مهري ' پهر همدردي ' يه واقعات کچهه اسدرجه پيچيده هيں که هنوز انکي تشريح قبل از وقت هوگي -

---

ليکن انگريزي سياست خارجيه کا بے انتها ضابط و مخفي مداح " نير ايست " واقعات کي پيچيدگي اور حقيقت کے اخفاء کو تسليم کرتے هوے اپنے مجتهدانه قياس سے ايک حل پيش کرتا هے -

اسکے نزديک اس طلسم کي کنجي علم برداران خروج کا اسلام هے - يه تسليم کرنے کے بعد که يه لوگ مسلمان تهے ' اسے واقعات کا گم شده نظام ملجاتا هے - " يعنی مسلمانوں کو شکايت هے که شهزاده ويڈ کی منظور نظر صرف عيسائی آبادي هے - خود مختاري کے ثمرات سے صرف عيسائيوں هی کے دامن مالا مال هو رهے هيں - پس انکے خروج کا اصلي محرک يهی خيال تها - پہلے اسد پاشا کے متعلق مسلمانوں کا خيال هوا که وه انکو شهزاده ويڈ کي نظر عنايت سے محروم کرنا چاهتا هے - اس خيال کو اس واقعه سے اور بهي تقويت هوتی تهی که مسلمان فيوڈل سسٹم (۱) کے خلاف اور اسد پاشا اسکا حامی تها - اس ليے جب وه دورز (?) پهنچے تو انکو اس سے کوئي همدردي نه تهي ' مگر جب انهوں نے ديکها که انکے مقابله کے ليے صرف عيسائی بهيجے گئے هيں اور نيز يه که اسد پاشا ايک مسلمان (اگرچه وه مسلمانوں کا دشمن اور عيسائيوں کا حامي هے) جلا وطن

(۱) فيوڈل سسٹم " سے مقصود وه طرز حکومت هے جسميں ايک مرکزي طاقت کي جگهه مختلف چهوٹے چهوٹے رؤساء اور صاحبان اراضي و املاک باقتدار هوں اور اپني اپني فوجوں کو اپنے صرف سے قائم رکهيں - قديم يورپ اور اسلام ميں دولة سلجوقي وغيره کا يهي طرز حکومت تها - فرانس اور انگلستان کے نائٹس مشهور هيں (الهلال)

جب امیر ترکي کو اسکے بھتیجے مهدي نے قتل کردیا اور فضیل تخت نشیں هوا تو ریاض کي فوج میں ایک نوجوان عبد الله بن رشید نامي تھا - اسنے دبے پاؤں محل میں جا کر مهدي کو قتل کردیا - اور اسطرح فضیل کو اپنے باپ کا تخت ملگیا - اس نوجوان کو اسکي شجاعت اور وفاداري کے صلے میں اسکے وطن جبل شماز کي گورنري ملگئي -

وہ خود مختار هوکر ایک علحدہ ریاست بنانے کي سعي کرنے لگا اور بہت جلد فضیل کا هم قوت هوگیا - سنه ۱۸۴۴ میں اس نے انتقال کیا -

بلال ' شعیب ' محمد ' یه اسکے تین بیٹے تھے - بلال بڑا بیٹا حاکم هوا - اسنے بغداد و بصرہ کے تاجروں کو اپنے پایه تخت میں آباد کیا اور بتدریج ریاض کے وهابي قبائل کا جوا گردن سے اوتارکر پھینکدیا - سنه ۱۸۶۷ میں ایک مرض سے پریشان هوکر اسنے خود کشي کرلي -

شعیب اسکا جانشیں هوا لیکن بلال کے بیٹوں نے ایک سال کے اندر هي مروا ڈالا -

عبد الله کا تیسرا بیٹا محمد ' ریاض میں پناہ گزیں تھا - موقع پاکر امیر عبد الله فضیل سے اجازت لیکر مایل میں آیا اور اپنے بھتیجے کو قتل کیا - پھر بلال کے باقي بیٹوں کو مار کر سنه ۱۸۶۰ میں خود هي بے غل و غش امیر بن گیا - سنه ۱۸۶۶ میں امیر عبد الله بن فضیل کو اسکے بھتیجوں نے قید کرکے تخت پر قبضه کرلیا - اسوقت سے وسطي عرب میں وهابیوں کے سرخ و سفید علم کے بجاے امیر مایل کا سبز و ارغواني علم لہرانے لگا ھے -

امیر مائل محمد بن رشید بابعالي کا باجگذار تھا - وہ شریف مکه کو سلطان کے لیے سالانه رقم پیشکش کرتا رها - سنه ۱۸۹۰ میں ریاض کے قدیم حکمراں قبائل نے بغاوت کرکے ریاض کو آزاد کرانا چاها مگر نا کام رهے - سنه ۱۸۹۷ میں محمد بن رشید نے رحلت کی - اوسکا جانشیں عبد العزیز بن شعیب ابتک حکمراں ھے - یه سخت گیري میں محمد بن رشید سے کم مگر سیاست میں اسکا هم پله ھے -

(نئي شورش)

قارئین کرام پر واضح هوگیا هوگا که نجد کي اس پولیٹکل کشمکش میں ترکوں کو کتنا دخل رها ؟ امیر نجد شکست کے بعد سلطان کا ادب ملحوظ رکھتا تھا - هر طرح سے انکو اپنا سرپرست جانتا تھا - اگر ترکوں کي طرف سے اس تعلق کے مضبوط کرنیکي کوشش هوتي رهتي تو بلا شبه آج ریاست نجد ترکوں کے زیر اقتدار هوتي -

لیکن جب کسي قوم پر زوال آتا ھے تو تمام تدابیر ملکي اسکے دماغ سے مفقود هوجاتي هیں - موجودہ جنگ بلقان سے بھي نجدیوں نے فائدہ اٹھایا ' اور الحساء کو تاراج کرکے قطیف پر قابض هوگئے -

در اصل اس حرکت و شورش کے اندر ایک پر اسرار هاتھه کام کر رها ھے ' جسکا نام لیتے هوے مثل اور هندوستانیوں کے همکو بھي ڈرنا چاهیے - مگر هماري بزدلانه چشم پوشي هم پر بہت آفت لا چکي - اب اور کہاں تک خوف کھائیں؟ اسمیں کچھه شک نہیں که گذشته صدي میں خلیج فارس کي حفاظت کے نام سے ساحل عرب پر انگریزوں نے بڑے بڑے طوفان برپا کیے - یه شورش بھي انھي کا ایک ٹکڑہ ھے -

ابھي ترکي کا گلا دبا کر کویت و بحرین کا معامله طے کرایا جا چکا تھا که بیچارے کے سر پر دوسري آفت لائي گئي -

" دیوانۂ نجد را هوے بس ست " امیر نجد کو اتنا اشارہ کافي تھا که سلطان نے انکے قدیمي ملک الحساء کو انگریزوں کے حوالے کرنیکا تہیه کرلیا ھے - غیور ملک پرست عرب بے اختیار ترکوں کے سر دوڑ پڑے - ریوٹر کي تازہ ترین خبر سے تو یه پایا جاتا ھے که ترک ساحل الحساء چھوڑکر بھاگ گئے هیں - و الله اعلم -

یه واقعه اگر صحیح ھے تو خدا نخواسته مسلمانوں کو ایک بہت بڑي بلا کے مقابلے کے لیے آمادہ هوجانا چاهیے - حجاز کا مشرقي دروازہ نجد تھا ' اور اسکي اوٹ صوبه الحساء - اگر اس ابتري میں اس طرف توجه نه کي گئي تو میں وثوق کے ساتھه پیشین گوئي کرتا هوں که ساحل خلیج فارس پر کل هي انگریزي جهاز دکھلائي دینگے جو اس بہانے سے قطیف اور کویت پر گولا باري کرینگے که بحري قزاقوں کا مسکن هورهے هیں اور اُن سے انگریزي تجارت کو سخت نقصان پہنچ رها ھے -

پھر امیر نجد کہاں جاتا ھے - دو خوبصورت دوربینیں ' کچھه رنگین چشمے ' دو ایک سنہري گھڑیاں ' دو چار قسم کے باجے ' بس یه تحفے اسکے لیے کافي هیں - بد بخت مولاي عبد العزیز سلطان مراکش تو صرف ایک سائیکل کو پاکر مدهوش هوگیا تھا !

هم نے بارها قرب قیامت کي روایتیں وعظوں میں سني هیں جنمیں بیان کیا گیا ھے که تمام اسلامي ممالک پر نصاری قبضه کر لینگے - هم اپنے آنکھوں سے جب شام ' بحر احمر ' عدن ' بیرم ' عمان ' فارس کو دوسروں کے قبضے میں دیکھه رهے هیں تو همیں ان روایات کي پوري تصدیق هوجاتي ھے - عرب اور ترکوں کي قومي منافرت کے تشویشناک مسئله کي تاریخ کا سر ورق انگلستان کے فارن آفس هي میں ھے - آہ ! وہ سلطنت جسنے دوسري صدي هجري میں افریقي ساحل پر ایک زلزله ڈالدیا تھا ' جو اسلام میں پہلي ریاست ھے جسنے پرتگال اور ڈچ اور انگریزوں کي طرح ماوراء البحر نو آبادیاں بسائي تھیں ' یعنی مشرقي افریقه اور زنجبار ' وہ آج جرمن اور برٹش ایسٹ افریقه میں منقسم ھے ! !

عمان بجاے خود ایک با قاعدہ سلطنت ھے جو اپني وسعت میں اٹلي کے برابر ھے ' اور آبادي میں یونان یا بلغاریه سے کم نہیں - ۳ ملین اباضي خوارج جو گذشته عهدوں سے بچ رهے هیں ' انکا مسکن یہی ھے - اسمیں تمام جنوبي ملک کا وہ علاقه بھي شامل ھے جو اس خطے کے مشرق میں واقع ھے -

ساحل عمان پر بارش بھي معقول هوتي ھے جسکے سبب سے ساحلي مقامات برخلاف تمام عرب کے سر سبز هیں - کھجور کے باغ سمندر کے کنارے دور دور تک چلے گئے هیں - اسکا میدان دو سو میل تک ھے - چوڑائي بارہ میل ھے - اور عقب میں جبل اخضر کا سلسله ھے جسکي چوڑائي ۹۹۰۰ فیٹ اونچي ھے اور سمندر میں سو میل سے نظر آتي ھے -

عمان کے کچھه خطے شهد اور لوبان کے لیے مشهور هیں - مشهور ھے که شهزادي سبا بلقیس نے حضرت سلیمان علیه السلام کے لیے لوبان اور میوہ کي بڑي مقدار بھیجي تھي جو انھیں اطراف سے حاصل کی گئي تھي -

لوبان ایک درخت کي گوندہ ھے جو عمان کے پہاڑوں پر بکثرت پایا جاتا ھے - عرب بھر میں عمان کا ایک کریال والا اونٹ سب سے افضل هوتا ھے - اسي لیے یه خطه " ام الابل " کے نام سے مشهور ھے -

اس ملک کي آب و هوا منطقه حارہ اور معتدله کي درمیاني حالت میں ھے - اسکي بلندي ۳ هزار سے ۵ هزار فیٹ تک ھے - یہاں پہاڑي ندیاں اور چشمے جاري هیں - بحرین اور عمان کے محاذي ساحل اپنے بیش قیمت موتیوں کے لیے مشهور هیں -

پہلے عمان میں آزاد اماموں کي حکومت تھي جو خانداني لحاظ سے انتخاب نہیں کیے جاتے تھے بلکه جمهوري اصول پر - لیکن سنه ۱۵۰۶ع میں خلیج فارس پر انگریزوں کے نمودار هونے کی وجه سے مسقط بھي سنه ۱۶۵۰ع تک انکے قبضه میں رها - سنه ۱۷۴۱ع میں احمد بن سعید ایک مجهول الحال اونٹ چرانے والے نے سہار کي گورنري حاصل کرلي اور ایرانیوں کو جو پرتگالیوں کے بعد قابض هوگئے تھے ' مسقط سے نکالدیا اور اس خاندان کو قائم کیا جسکي حکومت ابتک براے نام باقی رکھی گئی ھے - (رفیقي)

اس میں کم و بیش اضافہ ہو رہا تھا کوئی شخص جسمیں تھوڑا سا بھی انصاف ہو' وہ اس خرابی کا ذمہ دار صرف موجودہ جماعت ہی کو نہیں سمجھہ سکتا' بلکہ ہر ایک نظامت اور ہر ایک معتمدی کو اسکا ذمہ دار سمجھیگا - بہر حال ایسے اسباب پیش آے کہ ندوہ کی خرابیاں آہستہ آہستہ تمام ہندوستا میں پھیلنے لگیں' اور بہت سے شہروں میں ندوہ کی جماعت سے اصلاح کے مطالبات شروع ہوگئے' اور اسلامی اخباروں نے موافقت اور مخالفت میں خاص طور پر دلچسپی لینی شروع کی - اس کشمکش میں ندوہ کی حالت قاآنی کے اس شعر کے مطابق تھی :

این می کشدش از چپ' آن می کشد از راست
مسکین دلکـــم مانـــدہ دریں کشمکش انـــدرا

ایسی حالت میں ضرور تھا کہ مسلمانوں کا ایک قایم مقام جلسہ کسی شہر میں جمع ہوکر اس ناگوار حالت کو دور کرے' اور مسلمانوں کے ان مطالبات کو اعتدال کے ساتھہ ارکان ندوہ کی خدمت میں پیش کرے تاکہ ایکطرف ندوہ کی وہ خرابیاں جو اساسی ہیں اور جنہیں دونوں فریق بغیر اختلاف کے تسلیم کرتے ہیں دور ہوں - دوسری طرف مسلمانوں کو بھی ان اصلاحات پر اطمینان ہو جائے' اور ان کی دلچسپی اپنی اس تعلیم گاہ کے ساتھہ انہیں حدود پر آجائے جنپر کہ پہلے تھی -

(دو اعتـــراض)

قوم کے بعض بزرگ ۱۰ مئی کے جلسہ پر اعتراض فرماتے ہیں کہ :

(۱) اسٹرایک کی حالت میں یہ جلسہ مضر تھا - اسٹرایک کے بعد ہوتا تو مناسب تھا -

(۲) ہر ایک تعلیم گاہ کیلیے جو جماعت قوم نے خاص خاص اصول پر مقرر کر دی ہے' اس جماعت پر بھروسہ کرنا چاہیے اور چونکہ یہ جلسہ عملاً اس اعتماد کو کھونے والا ہے' اور اس سے دوسری تعلیم گاہوں کے لیے بھی مسلمانوں کی ایک عام مداخلت کی ایسی نظیر قایم ہوئی ہے جو ان کے نیک کاموں میں سد راہ ہوگی - اس لیے یہ جلسہ مفید ہونے کے بجاے مضر ہوگا - ان دونوں اعتراضوں کے جواب ذیل میں عرض کرتا ہوں :

(۱) اس جلسہ کو حقیقت میں اسٹرایک سے کچھہ تعلق نہ تھا - نہ یہ طلبہ کی کفالت پر غور کرنے کیلیے بلایا گیا تھا - تاہم ہمارا فرض تھا کہ ہم عام طور پر اس امر کو ظاہر کردیتے کہ ۱۰ - مئی کے جلسہ کو اسٹرایک سے کوئی تعلق نہیں ہے - چنانچہ سب سے پہلے دہلی میں میرے مکان پر ایک جلسہ ۱۰ - مئی کے جلسہ کو بلانے اور دوسرے انتظاموں کیلیے منعقد ہوا - اسمیں جو ریزولیوشن پہلے پاس ہوا' وہ اسٹرایک کو ختم کردینے ہی سے متعلق تھا - ہم میں سے کسی ایک کو بھی اسٹرایک سے ہمدردی نہیں تھی - بلکہ ہم اسٹرایک کو سب سے زیادہ خود طلبہ کے لیے مضر سمجھہ رہے تھے - ہم نے اس جلسہ کی کار روائی کو بھی چھاپ دیا تھا - اہل اسلام نے اپنے روزانہ ہفتہ وار پرچوں میں اسے پڑہ بھی لیا تھا - اس کے بعد پھر بعض بزرگان قوم کا یہ فرمانا کہ اسٹرایک کی حالت میں جلسہ کا ہونا اس موقعہ پر مناسب نہیں تھا - کیوں کہ طلبہ کو یا دوسرے اصحاب کو یہ قیاس کرنیکا موقع مل سکتا تھا کہ ۱۰ - مئی کا جلسہ اسی اسٹرایک سے تعلق رکھتا ہے' میرے خیال میں انصاف سے بالکل بعید ہے' اور اگر مجھے میرے احباب معاف فرمائیں تو میں عرض کرونگا کہ میں اسے سخن پروری کی ایک ایسی قسم سمجھتا ہوں جو ان اصحاب میں اکثر پائی جاتی ہے جو غلط یا صحیح طور پر اپنی راے پر جمے رہتے ہیں' اور جو کچھہ وہ ایک مرتبہ ظاہر کردیا کرتے ہیں اس سے انحراف کرنا اپنے اصول مسلمہ کے خلاف سمجھتے ہیں - ابھی تک ۱۰ مئی کی تاریخ نہیں آئی تھی کہ بعض اصحاب کی کوشش سے اسٹرایک ختم ہوگئی' اور جلسہ کا کوئی وہمی تعلق بھی اسٹرایک سے باقی نہیں رہا - مگر کسقدر لطیف بات ہے کہ اب تک بھی ۱۰ - مئی کے جلسہ کی جرائم کی فہرست میں اسٹرایک کا جرم بھی برابر شامل کیا جا رہا ہے' اور راے کی پختگی کی وہ مثال دکھائی جاتی ہے جو نہ پیش ہوتی تو زیادہ بہتر تھا -

(۲) دوسرے اعتراض کے متعلق گو میں اپنے مضمون میں کچھہ لکھہ چکا ہوں' مگر یہاں بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ کچھہ عرض کروں :

ندوہ میں ابتدا سے خرابیاں پائی جاتی تھیں اور اس کا قانون اساسی اصلاح کا محتاج تھا - قانون پر سالہا سال سے عمل نہیں ہوتا تھا' ندوہ روز بروز پست ہو رہا تھا' باہمی قصوں نے اسے اور بھی نقصان پہونچا رکھا تھا - اسکی یہ حالت کم و بیش دس بیس برس سے ہو رہی تھی' اگر تھوڑی دیر کیلیے یہ فرض کرلیجیے کہ ایسی ہی حالت کسی دوسری تعلیم گاہ کی ہو تو میں دریافت کرتا ہوں کہ قوم کو اس میں مداخلت (جایز طور پر) کرنی چاہیے یا کسی اور آسمانی جماعت کا اسے انتظار کرنا چاہیے جس کے سپرد اس نے یہ خدمت کر رکھی ہے ؟ اگر فرض کر لیجیے کہ قوم اس میں مداخلت نہ کرے' تو مجھے یہ سوال کرنے کی اجازت دیجیے کہ کیا وہ اپنے فرض سے غافل نہیں سمجھی جائیگی ؟ اور کیا اس کا یہ گناہ نہیں ہوگا کہ جس تعلیم گاہ کے مقصد کے ساتھہ وہ اس قدر دلچسپی رکھتی ہے اور جس کے لیے اس نے روپیے اور وقت سے مدد کی ہے' اس کی مختلف اور دیرینہ خرابیوں کے معلوم ہونیکے بعد بھی وہ خاموش ہے' اور انہیں بزرگوں پر اس کی عقدہ کشائی کا بار ڈال رہی ہے جن کے ناخن اس کے لیے کچھہ مفید ثابت نہیں ہوے ؟

اگر ہم میں سے ایک جماعت یہ چاہتی ہے کہ قوم کی طرف سے ایسی مداخلت ہو' تو اس قسم کے جلسوں کو بے معنی طور پر مضر بتانے سے بہتر ہوگا کہ وہ اپنے اپنے انسٹی ٹیوشنوں کو ایسی حالت میں نہ رکھیں کہ مسلمانوں کی عام جماعت کو توجہ کرنے کی ضرورت ہو - اگر آپ چاہتے ہیں کہ طبیب آپ کو دوا نہ دے تو آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنی صحت کو بہتر حالت میں رکھیں - اگر آپ بیمار ہوں گے اور خود آپ کی چارہ سازی آپ کیلیے مفید نہوگی تو پھر طبیب کی مداخلت ناگزیز امر ہے - کیا یہ تعجب خیز بات نہیں ہے کہ آپ اپنی تدبیر سے درماندہ ہوں' اور دوسرا آپ کو چارہ کار بتانے کے لیے کھڑا ہو تو آپ غل مچائیں کہ تمہیں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے ؟ اگر تم اس طرح مداخلت کروگے تو ہمارا نظام بالکل خراب ہو جائیگا ؟

(ایـک دھمکـی)

اس سلسلہ میں نا مناسب نہ ہوگا اگر میں یہ بیان کروں کہ بعض اصحاب نے مدرسہ طبیہ کا بھی ذکر کیا ہے' اور اس طرح مجھے سمجھایا ہے کہ تم بھی ایک اسکول رکھتے ہو - اگر تمہارے اسکول کے ساتھہ بھی یہی سلوک قوم کی طرف سے ہو تو تم کیا خیال کروگے ؟ اس کے جواب میں میں التماس کرتا ہوں کہ میں اس روز اپنی خوش قسمتی سمجھونگا' جس روز ملک کا ایک قائم مقام جلسہ مجھہ سے مطالبات کریگا - اگر ایسا ہوا تو جو جواب میری طرف سے ہوگا وہ صرف اسکی شکرگذاری ہوگی اور اس کے نیک مشوروں کو قبول کرنا ہوگا - اس وقت کا انتظار کرنا بالکل ایک عبث فعل ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ جس جماعت کا دل

کیا جا رہا ہے' تو انہیں محسوس ہوا کہ مذہبي تفریق کو جسقدر پہلے سمجھتے تھے' حقیقت میں اس کہیں سے زیادہ سنگین ہے - اسلیے فوراً وہ اسکے ہمدرد ہو گئے "

مسئلۂ خروج البانیا کا یہ فلسفہ ہے جو انگلستان کے اخبارات پیش کر رہے ہیں !

یہ حل کس حد تک تشفي بخش ہے ؟ اور اسکے اندر کونسی روح کام کر رہي ہے ؟ اس کا اندازہ قاریین کرام خود کر سکتے ہیں - مسیحی اہل قلم اور سیاست فرما صدیوں سے صرف یہی کام کرتے آئے ہیں کہ اپنے جرائم کو اپنے حریفوں کے سر الزام رکھکر پوشیدہ کریں !

واقعہ کي اہمیت کو کم کرنے کے لیے رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ البانیا کے انقلابي " صرف دہقانیوں اور کسانوں کي ایک غیر ترتیب یافتہ جماعت ہے جسمیں کوئي معتبر شخص نہ تھا " مگر شاید اس تعبیر کي تصنیف کے وقت یہ خیال نہ رہا کہ جب اس تحقیر آمیز بیان کے ساتھہ یورپ کے قرار دادہ شہزادہ کے فرار' تمام شہر کے خوف زدہ ہوجانے' اور جندرمہ (فوجي پولیس) کي گرفتاري کي خبریں بھي شائع ہونگي' تو اسوقت البانی حکومت کي کمزوري اور غریب شہزادہ کی بزدلی کا سوال بھی قدرتاً پیدا ہو جایگا - چنانچہ جن اخبارات کو شہزادۂ ویڈ کے انتخاب سے اختلاف تھا' وہ ایک طرف رہے' خود نیرایست کو بھی مجبوراً کہنا پڑا ہے : " اس واقعہ سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا شہزادہ ویڈ بغیر یورپ کي فوجي اعانت کے حکومت چلا بھی سکتا ہے یا نہیں ؟ "

شہزادے کے بھاگنے میں جن لوگوں پر شرکت کا شک تھا' ان میں آسٹریا کا وزیر بھي ہے - اسلیے حکومت آسٹریا نے اعلان کردیا ہے کہ " اس کا وزیر شہزادہ کے عاجلانہ فرار کا ذمہ دار نہیں ہوسکتا - وہ اطالي وزیر کے مشورہ سے ہوا ہے " تعجب ہے کہ ایک جرمن شہزادہ نے ایک ایسے شخص کو پا مردي و ثبات کے باب میں قابل مشورہ کیوں سمجھا' جسکي قومي شجاعت کي حقیقت صحراء لیبیاء و طرابلس میں طشت از بام ہوچکي ہے ؟

حکومت اطالیہ کے استعماري حوصلے روز بروز پاوں پھیلا رہے ہیں - طرابلس کي ہڈي اگرچہ ابھي تک حلق میں پھنسی ہوئي ہے مگر اسکا ہاتھہ یورپ کے خوان یغما (دولت عثمانیہ) کي طرف بھی بڑھنے سے باز نہیں آتا - اب اسکے پیش نظر ایشیاے کوچک ہے !

طرابلس کي طرح اس موقع پر بھي برطانی سیاست اسکي تائید (بلکہ مداحاً کہنا چاہیے کہ) ایک حد تک اسکی خاطر ایثار کررہي ہے ! سمرنا آئدین ریلوے کے متعلق ایک برطاني کمپني کو اپنے استحقاق کا دعوی تھا - حکومت اطالیا اسکے متعلق عرصہ سے کوشش کررہی تھي' بالاخر اُسے حکومت برطانیہ کي وساطت سے کامیابي حاصل ہوئئي - حال میں اس کمپني اور حکومت اطالیا میں ایک معاہدہ ہوا ہے جسکی تفصیل ہنوز معلوم نہیں - لیکن اطالي وزیر خارجیہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کامیاب سمجھتا ہے - چنانچہ پچھلے ہفتے ایک تقریر میں اسکي طرف اشاہ کرتے ہوے اس نے کہا : " یہ در اصل اس راہ میں پہلا قدم ہے جو غالباً محنت طلب ثابت ہوگا "

اس تقریر میں ایشیاء کوچک کے اندر اسی قسم کی دوسري اطالي کوششوں کي طرف بھي اشارے کیے گئے ہیں -

مگر اطالیا جس کو لقمۂ تر سمجھہ رہي ہے وہ ان شاء اللہ طرابلس سے بھي زیادہ گلوگیر ثابت ہوگا' کیونکہ یہ ترکوں کا اصلي وطن ہے اور فوجي نقل و حرکت کے بري راستے موجود ہیں -

مدارس اسلامیہ

۱۰ مئي کا جلسۂ ندوہ

(از جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

۱۰ مئي کے جلسہ کے بعد میں بہت جلد شملہ آ گیا - لیکن میں برابر اسلامي اخبارون میں ان تمام مضامین کو پڑھتا رہا جو اس جلسہ کے متعلق معزز ایڈیٹروں اور نامہ نگاروں نے لکھے یا اب تک لکھہ رہے ہیں ...... مجھے افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ میں نے ان واقعات کے پہلو میں جو مختلف اخبارون میں درج کئے گئے ہیں' صداقت کي روشنی بہت کم دیکھي -

جن بزرگوں نے اب تک ۱۰ مئي کے جلسہ پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے' ان میں سے بعض حضرات کے متعلق میرا یقین ہے کہ انہیں صحیح اور کافي معلومات کے حاصل کرنیکا وقت نہیں ملا ہے - اس لیے وہ ندوہ کے الجھے ہوے واقعات کے سلجھانے سے قاصر رہے ہیں - لیکن جو کچھہ وہ لکھہ رہے ہیں اُسے وہ صحیح سمجھہ رہے ہیں - ان بزرگوں کے علاوہ دوسرے حضرات وہ ہیں جو اپنے خیالات کے ساتھہ واقعات کو مطابق کرنے کي خواہش مند ہیں' اور ایسي دور بین سے ۱۰ مئي کے جلسہ کے واقعات کو ملاحظہ فرمانے کي تکلیف گوارا کررہے ہیں' جسے وہ مفید مطلب چیزوں کے دیکھنے کیلیے تو سیدھے طور پر استعمال کرتے ہیں' لیکن جب کوئي چیز اون کے خلاف سامنے آتي ہے تو دور بین کو الٹا لگا لیتے ہیں' تاکہ وہ معمولي حالت سے بہت چھوٹي اور حقیر معلوم ہو' اور اس طرح وہ اپنے دل کے گہوارہ میں مصنوعي تسلي کو جھلا رہے ہیں !

میں چاہتا ہوں کہ ایک مرتبہ اپنے قلم سے ان واقعات کو جو میرے علم میں صحیح اور یقیني ہیں' اہل اسلام کے سامنے پیش کردوں' اور پھر اپني طرف سے اس بحث کا دروازہ بند کردوں - دوسروں کو اختیار ہے کہ وہ جس وقت تک چاہیں اور جس طریقہ کے ساتھہ چاہیں اس بحث کو جاري رکھیں -

سب سے پہلے میں ۱۰ مئي کے جلسہ کي ضرورت پر کچھہ لکھونگا' اس کے بعد جلسہ کے حالات بیان کرونگا' پھر اس کے نتائج سے بحث کرونگا - اگرچہ یہ تمام باتیں بہت وقت لینے والي ہیں مگر میں کوشش کرونگا کہ اختصار سے کام لوں -

(جلسہ کي ضرورت)

ندوہ ایک ایسي تعلیم گاہ ہے جو اپني تعلیمي خصوصیتوں کے لحاظ سے دوسري تعلیم گاہوں سے امتیاز رکھتي ہے - اسکا اصلي مقصد یہ تھا اور ہے کہ اس سے جو علماء فارغ التحصیل ہوکر نکلیں وہ اپنے علوم میں ماہر ہونیکے علاوہ دوسري زبانوں سے بھي (جیسے کہ انگریزي زبان ہے) کسیقدر آشنا ہوں' تاکہ ایک طرف وہ اشاعت اسلام جیسے مقدس اور مہتم بالشان فرض کو ادا کرسکیں' اور دوسري طرف وہ ان غیر مذہب والوں کے حملہ سے بھی واقف ہونے اور ان کے جوابات دیتے رہیں' جو اپنا فرض سمجھہ رہے ہیں کہ اسلام کو دنیا کي نظروں میں ایک نہایت ہی کمزور اور ضعیف مذہب ثابت کریں - " ندوہ " کا یہي وہ اعلی اور اہم فرض تھا' جس نے مسلمانوں کو بہت جلد اپني طرف کھینچ لیا اور ندوہ کا بھي وہی نصب العین تھا جس نے اسے اور اسلامي مدارس سے ممتاز بنا دیا -

اس ندوہ میں بدقسمتي سے ایسي بے قاعدگي شروع سے چلي آتي تھي' جو بتدریج ندوہ کي اساس کو کمزور کر رہي تھي' اور روز بروز

مراسلات

۱۹۱۳ ء سود کي ترقي

سود کے متعلق میں نے ابتک چند ماہ سے پبلک کو کوئي اطلاع نہیں دي تھي ' حالانکه پبلک کا حق ھے که ان معاملات میں اسکو باخبر رکھا جاے لہذا مفصلۂ ذیل عرض کیا جا تا ھے :

(۱) سود کے بارے میں پہلي کارروائي یه تھي که ۱۴ - اپریل سنه ۱۹۱۳ ع کو لجیسلیٹو کونسل صوبجات متحدہ میں بجٹ کے موقع پر ایک تقریر کي تھي ' جسکو چھاپ کر انگلستان اور هندوستان کے خاص خاص عہدہ دارں اور ایڈیٹروں کے پاس بھیجا تھا -

(۲) ایک جلسه پراونشل کانفرنس صوبجات متحدہ کا جو بمقام فیض آباد سنه ۱۹۱۳ ع میں هوا تھا - اس میں سب صوبه کے منتخب قائم مقام موجود تھے ' وھاں بالاتفاق یه تجویز منظور هوئي که سود کا قانون نہایت درجه قابل اصلاح ھے ' اور اس سے کاشتکاروں زمینداروں ' کاریگروں اور چھوٹي تنخواہ کے ملازموں کا بہت نقصان ھے - مناسب ھے که گورنمنت اسکا انسداد فرماے -

(۳) تیسري منزل اس مسئله کي یه تھي که اردو اور بعض انگریزي اخباروں نے میري بجٹ اسپیچ کے متعلق اس مسئله پر بحث کرني شروع کي - چنانچه بیشمار مضامین لکھے گئے اور سنه ۱۹۱۳ ع کي رپورٹ میں جو حصه پریس کے متعلق ھے اس میں بیان کیا گیا ھے که پریس نے اس سال سود کي اصلاح پرزور دیا -

(۴) جب سے میں نے ۲۰ دسمبر سنه ۱۹۱۲ ع سے کام شروع کیا اور آخر جلسه اپریل سنه ۱۹۱۴ ع تک تقریباً کوئي اجلاس کونسل کا ایسا نہیں هوا' جس میں مختلف سوالات سود کے بارے میں نہیں کئے گئے انکي تعداد ۳۰ - ۴۰ سے کم نه هوگي -

(۵) اسي عرصه میں زبان انگریزي میں تاریخ مسئله سود مرتب کي گئي' جو ۲۲۸ صفحه پر شائع هوئي ھے' اور دفتر عصر جدید میرٹھه سے مل سکتي ھے - اس کتاب میں قدیم مصریوں اور هندؤں سے لیکر حال تک جسقدر قوانین سود کے متعلق هوے هیں اُن سب کا ذکر ھے - جو جو دلائل غیر محدود سود کے حق میں بیان کئے گئے هیں اُن کو توڑا گیا ھے - انگریزي اور اُردو اخبارات اور گورنمنٹ کے نقشه جات کا اقتباس دیا گیا ھے - مجکو افسوس ھے که اس کتاب کا اعلان کرنیکي فرصت نه ملي - لیکن صوبجات متحدہ کے تمام ممبروں کو اور امپیریل کونسل کے تقریباً تمام ممبروں کو اور مشہور اُردو اور انگریزي اخباروں کو اس کتاب کي ایک ایک جلد بطور هدیه بھیج چکا هوں -

(۶) ۱۴ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک مسودہ بنام " قانون اصلاح سود " کونسل صوبجات متحدہ میں پیش کیا - سکے متعلق کونسل میں هز آنر لفٹننٹ گورنر کي تقریر ملاکر دس تقریریں هوئیں - جن میں سے نصف تقریریں تائید اور نصف مخالفت میں تھیں' لیکن مخالف تقریروں نے بھي موجودہ سود کي سختي کو تسلیم کیا تھا - اس مسودہ کا خلاصه یه تھا که سادہ قرضوں میں عدالتوں کو صرف ۱۲ آنه في صد سالانه اور کفالتي قرضوں میں نو فیصد سالانه سود در سود کي ڈگري کا اختیار هوگا' اور کوئي عدالت سادہ قرضوں میں ۶ سال اور کفالتي قرضوں میں ۱۲ سال سے زیادہ کا سود نه دلاسکے گي - اُسوقت یه مسودہ نامنظور هوا تھا - مگر مدراس سیلون کانفرنس میرٹھه وغیرہ بہت جگه سے اصلاح قانون سود کا مطالبه هوا -

(۷) اگلے دن یعني ۱۵ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک دوسرا مسودہ قانون جسکا نام تھا " قرضداروں کي منصفانه داد رسي کا قانون " تیار کر کے سکریٹري کونسل کو بھیجدیا - اس میں عدالتوں کو سود کے گھٹانے کا اختیار دیا ھے - اول ۳۱ مارچ اسکے مباحثه کے لیے مقرر هوئي تھي - میں نے خانگي خطوط بھي اسکي تائید میں موقر ممبران گورنمنٹ اور دیگر ممبران کونسل کے نام روانه کیے تھے - لیکن مباحثه ملتوي هوگیا' اور گورنمنٹ نے کہا که هم اسپر غور کر رھے هیں - چنانچه مسودہ ابھي تک زیر غور ھے - نیز ۱۴ اپریل سنه ۱۹۱۴ ع کو جو حال کي بجٹ پر میں نے تقریر کي تھي اسمیں میں نے بتایا تھا که موجودہ قانون کسي طرح قائم نہیں رهسکتا - یه تقریر ۲۴ مئي کے عصر جدید میرٹھه میں شائع هوگئي ھے -

(۸) حال میں ایک بڑا جلسه کلکته میں هوا جسمیں ایک مشہور پادري فادر وان ڈي مرگل نے لیکچر دیا' اور تمام خرابیاں جو سود کے غیر محدود هونے سے هوتي ھے اور پالٹیکل انجمنوں سے میرے مسودہ قانون متذکرہ دفعه ۶ ضمن هذا اور دیگر اُمور کے متعلق راے طلب کي -

(۹) اخبار پانیر کي خبر سے اور جو خط هز آنر سر جیمس مسٹن نے مجھے حال میں لکھا تھا - اُس سے بھي معلوم هوتا ھے که مسئله سود گورنمنٹ اوف انڈیا میں زیر تجویز ھے - تائیدي تقریروں میں آنریبل راجه کشل پال سنگه بہادر کی تقریر مندرجه عصر جدید ۸ مئي سنه ۱۹۱۴ ع اس قابل ھے که صاحبان اخبار اسکو نقل فرماویں -

(۱۰) میں اس گشتي چٹھي کے ذریعه نہایت زور کے ساتھه صاحبان اخبار اور پبلک سے اپیل کرتا هوں که گورنمنٹ کے هاتھه مضبوط کرنے کے واسطے اس معامله پر مضامین لکھیں' اور جلسے کریں کیونکه جبتک عام خواهش نه معلوم هو گورنمنٹ مجبور ھے که نیا قانون نه بناے - جہاں کہیں جلسه هو اسکي روئداد جس اخبار میں درج کي جاے خواہ وہ پرچه میرے پاس بھیجدیا جاے یا اس قسم کي روئداد عصر جدید میں درج کرنے کے لیے بھیجدي جاے -

غلام الثقلین میرٹھه - سعید منزل

چاهے ' دفتر انجمن طبیه میں تشریف لاے ' تمام کاغذات کو ملاحظه کرے' اور جو نیک مشورہ وہ چاهے مجهے دے ' اور پهر دیکهے که میں اسکے عوض میں اس جماعت کا شکر گذار هوں گا اور اس کي نیک صلاحوں پر عمل کرونگا ' یا اس کي شکایت کروں گا اور اس کي نیک صلاحوں کو ردي کي توکري میں ڈال دونگا ؟

(جلسه کا انعقاد)

اس مضمون کے ایک حصه کو میں نے ختم کر دیا هے - اب دوسرے حصه کو شروع کرتا هوں اور ١٠ مئي کے جلسه کے متعلق کچهه لکهتا هوں - مناسب هوگا که اس حصه کو سهولت بیان کے خیال سے دو حصوں میں تقسیم کردیاجاے :

(١) ١٠ - مئي سے پہلے کے واقعات -

(٢) ١٠ - مئي کے جلسه کے واقعات -

جلسه سے پہلے جو واقعات پیش آے' انهیں بهي اختصار کے ساتهه میں بیان کرنا چاهتا هوں' تاهم میں سمجهتا هوں که میرا مضمون اس وجه سے که واقعات ان دونوں حصوں میں زیادہ هیں ' کچهه نه کچهه طویل هو هي جائیگا جس کیلیے معافي چاهتا هوں -

(١) دهلي میں دو هفتے یا اس سے بهي پہلے بعض حامیان و ملازمین ندوہ تشریف لے آئے تهے' اور انهوں نے دهلي کے بعض اصحاب کے ساتهه مل کر مختلف قسم کي مخالفتیں شروع کردي تهیں - چونکه میں نے اس مضمون میں اول سے آخر تک یه ارادہ کر لیا هے که میں کسي خاص شخص کا کسي واقعه کے ساتهه نام نه لوں - اس لیے میں صرف واقعات کو بغیر ان اشخاص کے ناموں کے جن کا تعلق ان کے ساتهه تها' ذکر کرونگا ' اور اس کوتاهي کي معافي چاهونگا - ان حضرات نے جو کچهه بهي کیا وہ حسب ذیل هے :

(الف) اس جلسه کي مخالفت کي غرض سے ڈپٹي کمشنر صاحب کے اجلاس میں ایک درخواست دي که اس جلسه میں فساد کا اندیشه هے اس لیے یه جلسه نهیں هونا چاهیے -

(ب) مسجد جامع میں سیرۃ رسول مقبول علیه الصلوۃ والسلام پر ایک جلسه قرار پایا تها - اس مضمون کے بیان کرنے والے چونکه اصلاح ندوہ کے حامي تهے ' اس لیے اس کے متعلق بهي صاحب ضلع کي خدمت میں ایک عرضي بهیجي گئي تهي که مسجد میں فساد کا اندیشه هے - اس جلسه کو بهي روک دیاجائے -

(ج) سیرۃ نبوي پر جس شخص نے مسجد جامع میں نهایت دلگداز مضمون بیان کیا تها ' اسکي تکفیر کا فتوی مرتب کیا گیا' جو جلسه کے بعد شائع هوا -

(د) اسي بزرگ کے عقاید فاسدہ کو اشتهاروں میں چهاپ کر بهي اشتعال دلانے کي کوشش کي گئي' تا که جلسه پر اس کا اثر پڑے -

(ه) بهت سے مختلف قسم کے اشتهارات جو عامیانه تهذیب کا نمونه پیش کرتے تهے ' چهاپ کر وقتاً فوقتاً شائع کیے گئے -

(و) یه تجویز کي که ١٠ - مئي کے جلسه میں فساد کردیا جائے تا که یه جلسه بے نتیجه رهے ' اور جو لوگ اس موسم میں اپنے اپنے گهروں کا آرام چهوڑ کر آئے هیں' وہ بغیر کچهه کیے واپس چلے جائیں -

یه اور آپ یقین کریں که اسي قسم کي اور بهت سي باتیں (جن کا یهاں بیان کرنا گو ضروري هے ' مگر میں طوالت کے خیال سے ان کا ترک کردینا هي مناسب سمجهتا هوں) کي گئیں - اس لیے دهلي کي کمیٹي نے مناسب سمجها که اب جلسه میں داخل هونے کے لیے ٹکٹوں کا انتظام کرنا ضروري هے - اس لیے یه تجویز بدرجه مجبوري محض انتظام کیلیے پاس کي گئي - یه ضروري تهي یا نهیں ؟ اس کا فیصله هر ایک شخص اوپر کے چند واقعات هي سے جو " مشتے نمونه از خروارے " کے طور پر بیان کیے گئے هیں کرسکتا هے -

الغرض سب سے پہلے آٹهه سو ٹکٹ چهپوائے گئے تهے - لیکن جب یه معلوم هوا که یه نا کافي هونگے' تو دو سو ٹکٹوں کا اور انتظام کیا گیا ' کیونکه اسیقدر راما تهیٹر میں گنجایش تهي - یه کل ایک هزار ٹکٹ تهے' جنهیں اس طرح تقسیم کیا گیا که سو ٹکٹ ان معزز اصحاب کیلیے نامزد کیے گئے جو باهر سے همارے دعوت پر تشریف لانے والے تهے' اور جن کے جوابوں سے هم نے ایسا هي اندازہ کیا تها ' پانچسو کے قریب شهر کے اُن اصحاب کے نام بهیجے گئے جو عام مجالس میں شریک هوا کرتے هیں اور جو کسي نه کسي حیثیت سے مختلف جلسوں اور تقریبوں میں بلاے جاتے هیں - پندرہ ٹکٹ انجمن خدام کعبه کے ممبروں کے لیے منگائے گئے تهے' وہ بهیجے گئے - اسیطرح کامریڈ کیلیے کچهه ٹکٹ بهیجے گئے - سو ٹکٹوں کے قریب متفرق طور پر خود لوگ آ آ کر لیتے گئے - چند ممبران کمیٹي نے اپنے اپنے احباب کیلیے ٹکٹ مانگے جو انهیں دیے گئے - ان کي تعداد بهي سو سے اوپر تهي - مدرسه طبیه کے جسقدر طلبه نے وهاں جانے کي خواهش کي انهیں ٹکٹ بهیجے گئے - غالباً انکي تعداد پچاس یا ساٹهه هوگي - سو ٹکٹ اس لیے رکهے گئے تهے که ارکان ندوہ اور ان کے ساتهیوں کو دیے جائیں - اس کے ساتهه یه انتظام بهي کیا گیا تها که جلسه کے وقت اگر کوئي شریف صورت آئے تو اُسے روکا نه جاے - ٩ مئي کي شب کو میرے مکان پر معزز ارکان ندوہ نے یه طے کر لیا که ١٠ - مئي کے جلسه میں وہ شریک نهونگے اور تمام جلسه کے سامنے ان میں سے ایک بزرگ نے ان الفاظ میں اعلان کردیا که " ارکان ندوہ نے یه فیصله کر لیا هے که وہ کل کے جلسه میں شریک نهیں هونگے " یه اعلان ان تمام معزز ارکان ندوہ کي موجودگي میں کیا گیا جو اُس وقت اُس مجلس مصالحت میں شریک تهے جو میرے مکان پر هو رهي تهي - ١٠ مئي کي صبح کو جبکه میں جلسه میں جانے کے لیے تیار تها ' مجهے دو صاحبوں نے جو ارکان ندوہ کي فرود گاہ سے تشریف لا رهے تهے یه خبر دي که وہ لوگ شکایت کر رهے هیں که اُن کے پاس ٹکٹ نهیں پهنچے' اور جلسه کا وقت قریب هے - میں نے اُسي وقت اپنے ایک شاگرد کو ایک بزرگ ندوہ کي خدمت میں بهیجا که " شب کے فیصلے کي وجه سے آپ کي خدمت میں ٹکٹ پیش نهیں کیے گئے ' اب جتنے ٹکٹ درکار هوں بهیج دیے جائیں - نیز یه معلوم هونا چاهیے که کن کن بزرگوں کیلیے ٹکٹوں کي ضرورت هوگي - چونکه اس کا جواب اچها نهیں ملا اس لیے جب میں جلسه میں پهنچا ' تو میں نے ان لوگوں سے جو ٹکٹوں کي دیکهه بهال کے لیے دروازوں پر کهڑے هوے تهے یه کهدیا که معزز ارکان ندوہ کو اور جنهیں وہ اپنے ساتهه لائیں هرگز نه روکنا ' بلکه احترام کے ساتهه پلیٹ فارم پر پهنچا دینا (اگر وہ لوگ تشریف لائیں) اور جهانتک مجهے علم هے ایسا هي هوا - مگر افسوس هے که اس پر بهي ٹکٹ نه ملنے کي محض لا ولجہ شکایت دهلي کي انتظامي کمیٹي سے کي جاتي هے -

(ح) لکهنو سے جو بزرگ تشریف لائے تهے انهوں نے بطور خود اپنے قیام کا انتظام کرنا مناسب خیال کیا ' اور دهلي کي کمیٹي کو کوئي اطلاع نهیں دي - تاهم میں نے خود ان میں سے ایک ممتاز شخص سے التماس کي که گو آپنے بطور خود اپنے ٹهرنے کا انتظام فرمالیا هے لیکن میري درخواست هے که آپ مهرباني فرما کر اپني جماعت کے قیام و طعام کے مصارف مجهے ادا کرنیکي اجازت دیجیے - انهوں نے اچهے الفاظ میں عذر فرمایا اور یه کها که یه مناسب نهیں هے (مجهے ان کے الفاظ ٹهیک یاد نهیں هیں) اس کے بعد بهي غیر ذمه دار اشخاص یه شکایت کرتے هیں که ندوہ کي حامي جماعت کي مدارات نهیں کي گئي ' اور اس کا سارا الزام دهلي کي کمیٹي کے اوپر رکهنا هي زیادہ مناسب سمجهتے هیں -

(باقي آیندہ)

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات هین هے - اپ آمي تهے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا هے - پهرحضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور ترجهه بزرگاں هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان هے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جسمین سے چند کا ذکر ذیل مین کیا جاتا هے - اپکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پر اپکا لشکر مین لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت مین مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اورائمي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرور کائنات کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي اونٹرنکا عدن پهونچانا باوجود آمي هونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعـــم) کے فوٹـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراہ مدینه منورہ اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوہ خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینه منورہ اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وہ هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافرنے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منورہ کا نظارہ (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظارہ اور هجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کیمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (٦) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا ومروہ اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف پڑهي جاتي هے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ - روپیه ۸ آنه هے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ٦ روپیه ۱۲ آنه

مینیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹي امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیرہ بهي جواهر نور العین کا مقابله نهیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهي حقیقت نهیں رکهتے - اِس کي ایک هي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر دوگني ' دهند اور شبکوري دور ' اور ککرے چند روز میں ' اور پهوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطیکه آنکهه پهوٹي نه هو ایک ماہ میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتي هے - اور آنکهه بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نهیں رهتي ' قیمت في ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب اور دنیا بهر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب هیں - نا طاقتي اور پیر و جوان کي هر قسم کي کمزوري بهت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکهاتي هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

ما لس م ش ه ا هر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچهو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمي ' قئے ' اسهال ' منهه اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اُچهلنا ' خناق ' سرکان ' دانت کي درد ' گنٹهیا اور نقرس وغیرہ کیلیے ازحد مفید هے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حسن افــروز ایک منٹ میں سیاہ فام کو گلفام بناکر اور چهرہ کي چهایاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکهڑا بناتا هے - قیمت في شیشي ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اِس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچهر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا آثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا هے - قیمت في شیشي ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائـــے مهـــانسه چهرہ کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پهوٹنا مسدود کرکے انهیں تحلیل کرتا هے - قیمت في شیشي ایک روپیه - حبوب مهـانسه اِن کے استعمال سے چهرہ پر تیلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا هے قیمت في شیشي ایک روپیه -

اکسیر هیضه هیضه ایک ایسي ادنے مرض نهیں هے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتهه اِنکا علاج کرسکے - لهذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نهیں هوا کرتي - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف هے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وہ خواہ کیسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستي سے نهیں کرسکیگا - لهذا وبا کے دنونمیں هر سه قسم کي اکسیر هیضه تیار رکهني چاهئے - قیمت هر سه شیشي ۳ روپیه -

پتـــه : ـــــ منیجر شفاخانه نسیم صحت دهلی دروازہ لاهور

تاریخ خریداری مسائل

مسئلۂ قیام الهـــلال

کمترین کو پروردگار جل شانه نے ایسے ملک میں رکھا ھے جہاں مسلمان اسلام کے طریقه اور نام تک سے بیزار ھیں' ایسے لوگونسے پھر کیا امید ھو سکتی ھے ؟ بتوں اور دیویوں کی پرستش کرتے ھیں اور جمله رسومات هندؤں کے علانیه کرتے ھیں - اگر انکو منع کیا جاوے که تم مسلمان ھوکر ایسا کیوں کرتے ھو ؟ تو کہتے ھیں که همارے آبا و اجداد ایسا ھی کرتے آے ھیں - هم ایسا ھی کرینگے - هر چند تلقین کی جاتی ھے مگر نہیں سنتے' اور علانیه رسومات شنیعه میں شریک ہوتے ھیں - مسلمانوں کی یه حالت دیکھکر سواے افسوس اور رنج کے کچھه نہیں ھوسکتا - نام تو اِن مسلمانوں کے ابراهیم ' عبد الرحمان وغیره ھوتے ھیں' مگر فعل رام لعل وغیره کا کرتے ھیں - باوجود اس قحط الرجالی کے ایک خریدار کا پیدا کرنا بھی محالات سے تھا - اسی اضطراب اور قلق میں تھا که ایک ٹھیکه دار جو محکمه نہر میں کام کرتا ھے به تقریب ملاحظه نیازمند سے ملاقی ھوا ' اور ان سے اخبار الہلال کی خریداری کے واسطے عرض کیا گیا بہت رد و قدح کے بعد اُنھوں نے خریداری اخبار کی منظور کی -

خاکسار غضنفر علی چشتی سب اورسیر خریدار الہلال نمبر ۲۰۸۳

اخبار الہلال کے آخری فیصله کا مضمون اخبار میں پڑھکر میں بہت مضطرب ھوا ' اور لگا تار کوشش کررھا تھا که بتعداد کافی خریدار فراھم کروں - شکر ھے خداوند کریم کا که مجھے اپنی کوشش میں کامیابی ھوی - سر دست چار اصحاب خریداری پر آماده ھوے ھیں -

محمد خلیل الله شریف - تحصیلدار تعلقه نظام آباد - دکن

صدا بصحرا کے جواب میں جو صداے لبیک هندوستان کے هر گوشه سے بلند ھوئی ھے ' اوس سے وه حضرات واقف ھیں جنکو اخبار الہلال دیکھنے کا فخر حاصل ھے - اوسکے بقا کی ضرورت کا هر متنفس قائل ھے - چنانچه اس معامله میں درد مند دل رکھنے والے اصحاب نے خامه فرسائی کی ھے - اس کے بعد مجھه هیچمدان کا اِس بارے میں کچھه لکھنا اپنی کم مایگی کا اظہار کرنا ھے' اسلیے میں صرف یه دعا کرتا ھوں که خدا وند کریم اپنے حبیب پاک کے صدقه سے اخبار الہلال کی اشاعت کو آپ کی خواهش سے زیاده ترقی عطا فرماوے که اسکا یگانه وجود مسلمانان هند کیلیے علی الخصوص آیۃ رحمت سے کم نہیں ھے - اگر خدا نخواسته یه رساله بند ھوجاے تو جو زندگی کے آثار اب مسلمانان هند میں پیدا ھوچلے ھیں ' وه یکسر نابود ھوجائینگے -

میں نے فی الحال چار خریدار خاص ضلع نظام آباد میں مہیا کیے ھیں اور خدا چاھے تو عنقریب اور خریدار بھی مہیا کیے جائینگے - وی پی روانه کر دیجیے -

خاکسار احمد محی الدین حسین - مددگار ناظم جنگلات مستقر نظام آباد - خریدار نمبر (۱۸۳۱) -

ایک خریدار حاضر ھے -

نیاز منـــد خریدار نمبر ۳۶۲۰

براه مہربانی مندرجه ذیل تین صاحبوں کے نام ایک ایک سال کے لیے الہلال جاری فرمائیں -

تابعدار شیخ رحمت - الله هیڈ ماسٹر اسکول گل امام

بالفعل ایک خریدار پیش کرتا ھوں - مزید کوشش جاری ھے -

محمد شمس الدین - از حیدر آباد دکن

مہربانی فرماکر اخبار الهـــلال میرے چچا صاحب کے نام جاری کر دیجیے -

عبد الاحد - چھاونی شاهجہانپور خریدار الهـــلال نمبر ۳۱۰۴

مندرجه ذیل دو اصحاب کے نام الہلال جاری کردیں - اور قیمت بذریعه وی - پی - پارسل وصول فرمالیں - اس سے پہلے ایک خریدار بھیج چکا ھوں -

خاکسار محمد سعید - اسسٹنٹ انجینیر پشاور

مندرجه ذیل چار اصحاب کے نام ایک سال کیلیے وی پی الہلال ارسال فرما کر ممنون فرماویں -

محمد یار عفی عنه - خریدار نمبر ۳۸۹۱ از بہاول نگر

الہلال کو پبلک جس عزت کی نظر سے دیکھتی ھے اگر اوسکا اظہار آپ پر نکیا جاے تو یه بھی ایک نوع کی ناشکری ھے - میری زبان و قلم میں طاقت نہیں که جناب کی سچی قومی خدمات کے متعلق کچھه عرض کرسکوں - خداوند تعالے سے دعا ھے که وه آپکو حوادث زمانه سے مصئون و مامون رکھے اور هماری درمانده قوم کی مساعدت کی مزید توفیق عطا فرماے -

الہلال کے دو پرچه بذریعه وی پی حسب ذیل پته پر روانه فرمائیں -

آپکا خادم

محمد رضا حسین از کھم میٹه ضلع ورنگل - علاقۂ نظام

نوٹس بنام والدین طلباء مدرسة العلوم علی گڈه

چونکه طلباء اسکول اور اونکے والدین کو ان دو کالرا کیس کے باره میں جو حال میں اسکول میں وقوع میں آے ھیں کسیقدر پریشانی ھے - لہذا حسب ذیل اطـــلاع اسکی پریشانی دور کرنیکے واسطے شائع ایجاتی ھے :

(۱) بتاریخ ۴ جون سنه ۱۹۱۴ع سرفراز بورڈنگ هاؤس کے ایک لڑکے کو هیضه ھوا ' اور اوسی روز انتقال ھوگیا -

(۲) ۹ جون سنه ۱۹۱۴ع کو ممتاز هاوس کا ایک باورچی بیمار پڑا ' اور فوراً اچھا ھوگیا -

(۳) سرفراز بورڈنگ هاوس بند کردیا گیا ھے ' اور وهاں کے لڑکے ممتاز بورڈنگ میں منتقل کردیے گئے -

(۴) ممتاز هاوس کا باورچی خانه بند کردیا گیا ' اور لڑکوں کو کالج کے باورچی خانه سے کھانا پکوا کر کھلایا جاتا ھے -

(۵) صرف دو ایسے کیس وقوع میں آے اور اوسکے بعد پھر هر ایک قسم کی احتیاط کیجا رھی ھے' تاکه کوئی بیماری پھر نہو -

(۶) والدین کو کسی قسم کی پریشانی اپنے لڑکوں کے بارے میں نہونا چاھیے -

(۷) لہذا اُن والدین سے جنھوں نے اپنے لڑکوں کو بلا لیا ھے درخواست کیجاتی ھے که فوراً اونکو روانه اسکول کردیں' تاکه جو نقصان انکی تعلیم کا ھو رھا ھے آینده نہو -

قائم مقام هڈ ماسٹر محمڈن کالج اسکول علی گڈه

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, A. THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

مسلمان مستورات کي ديني ، اخلاقي ، مذهبي حالت سنوارنيکا بهترين ذريعه

نهايت عمده خوبصورت ايکهـزار صفحه سے زياده کي کتاب بهشتي زيور قيمت ۲ روپيه ساڑهے ۱۰ آنه محصول ۷ آنه -

جسکو هندوستان کے مشهور و معروف مقدس عالم دين حکيم الامة حضـرت مولانا محمد اشرفعلي صاحب تهانوي نے خاص مستورات کي تعليم کے ليے تصنيف فـرماکـر عورتوں کي ديني و دنياوي تعليم کا ايک معتبر نصاب مهيا فرما ديا هے - يه کتاب قرآن مجيد و صحاح سته (احاديث نبوي صلی الله عليه وسلم) و فقه حنفي کا اُردو ميں لب لباب هے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفيوں کيليے بے حد مفيد و نافع کتاب هے - اسکے مطالعه سے معمولي استعداد کے مرد و عورت اُردو کے عالم دين بن سکتے هيں - اور هـر قسم کے مسائل شرعيه اور دينوي امور سے واقف هو سکتے هيں - اس نصاب کي تـکميل کيليے زياده عمر اور زياده وقت کي ضـرورت نهيں - اُردو پڑهي هوئي عورتيں اور تعليم يافته مرد بلا مدد اُستاد اسکو بهت اچهي طرح پڑه سکتے هيں - اور جو لڑکياں يا بچے اُردو خواں نهيں وه تهوڑے عرصه ميں اسکے حصه اول سے ابجد پڑهکر اُردو خواں بن سکتے هيں - اور باقي حصوں کے پڑهنے پر قادر هو سکتے هيں - لڑکيوں اور بچوں کے ليے قرآن مجيد کے ساتهه اسکي بهي تعليم جاري کردي جاتي هے ' اور قـران مجيد کے ساتهه ساتهه يه کتاب ختم هو جاتي هے (چنانچه اکثر مکاتب و مدارس اسلاميه ميں يهی طرز جاري هے) - اس کتاب کو اسقدر قبوليت حاصل هوئي هے که اسوقت تک بار بار چهپکر ساتهه ستر هـزار سے زياده شائع هو چکي هے - دهلي ' لکهنؤ ' کانپور ' سهارنپور ' مراد آباد وغيره ميں گهر گهر يه کتاب موجود هے - انکے علاوه هندوستان کے بـڑے بـڑے شهروں ميں صدها جلديں اس کتاب کي پهنچ چکي هيں ' اور بعض جگهه مسجد کے اماموں کے پاس رکهي گئي هے که نماز کے بعد اهل محله کو سنا ديا کريں - اس کتاب کے دس حصے هيں اور هر حصے کے ۹۶ صفحات هيں اور ساڑهے ۳ آنه قيمت -

حصه اول الف باتا - خط لکهنے کا طريقه - عقائد ضروريه - مسائل وضو غسل وغيره -

حصه دويم حيض و نفـاس کے احکام نمـاز کے مفصل مسائل وترکيب

حصه سويم روزه ' زکوة ' قرباني ' حج ' منت ' وغيره کے احکام -

حصه چهارم طلاق ' نکاح ' مهـر ' ولی عدت وغيره -

حصه پنجم معاملات ' حقوق معـاشرت زوجين ' قواعد تجويد و قرات -

حصه ششم اصلاح و ترديد رسوم مـروجه شادي غمي ميلاد عرس چهلم دسواں وغيره -

حصه هفتم اصلاح باطن تهذيب اخلاق ذکر قيامت جنت ..

حصه هشتم نيک بي بيوں کي حکايتيں وسيرت و اخلاق نبوي -

حصه نهم ضـروري اور مفيد علاج معـالجه تمام امـراض عورتوں اور بچوں کا -

حصه دهم دنياوي هدايتيں اور ضروري باتيں حساب وغيره و قواعد ڈاک -

گيارهواں حصـه بهشتي گوهر هے جسميں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور هيں - اسکی قيمت ساڑهے ۷ آنه - اور صفحات ۱۷۴ هيں - پورے گيارہ حصوں کي قيمت ۲ روپيه ساڑهے ۱۰ آنه اور محصول ۷ آنه هے - ليکن پوري کتاب کے خريـداروں کو صرف ۳ روپيه کا ويلو روانه هوگا ' اور تقـويم شرعي و بهترين جهيز مفت نذر هوگا -

بهتـرين جهيز - رخصت کے وقت بيٹي کو نصيحت حضـرت مولانا کا پسند فرمايا هوا رساله قيمت دو پيسه -

تقويم شرعي - يعني بطرز جديد اسلامي جنتري سنه ۱۳۳۲ه جسکو حضرت مولانا اشرف علي صاحب کے مضامين نے عـزت بخشي هے - ديندار حضرات کا خيال هے که آجتـک ايسی جنتري مرتب نهيں هوئي قيمت ڈيره آنه -

راقـــــــم

فقير اصغر حسين هاشمي - دارالعلوم مدرسة اسلاميه ديوبند ضلع سهارنپور

ديـــوان وحشـــت

(يعني مجموعهٔ کلام اردو و فارسي جناب مولوي رضا علي صاحب - وحشت)

يه ديوان فصاحت و بلاغت کي جان هے ' جسميں قديم و جديد شاعري کي بهترين مثاليں موجود هيں ' جسکی زبان کي نسبت مشاهير عصر متفق هيں که دهلي اور لکهنؤ کي زبان کا عمده نمونه هے ' اور جو قريب قريب کل اصناف سخن پر محتوي هے - اسکا شائع هونا شعر و شاعري بلـکه يوں کهنا چاهيے که اردو لٹـريچر کي دنيا ميں ايک اهم واقعه خيال کيا گيا هے - حسن معاني کے ساتهه ساتهه سلاست بيان ' چستي بندش اور پسنديدگي الفاظ نے ايک طلسم شگرف باندها هے که جسکو ديکهکر نـکته سنجان سخن نے بے اختيار تحسين و آفرين کي صدا بلند کي هے -

مولانا حالي فرماتے هيں ......" آينده کيا اردو کيا فارسي دونوں زبانوں ميں ايسے نئے ديوان کے شائع هونے کي بهت هي کم اميد هے ...... آپ قـديم اهل کمال کي يادگار اور انـکا نام زنـده کرنے والے هيں -" قيمت ايک روپيه -

عبد الرحمن' اثر - نمبر ۱۶ - کڑايه روڈ - ڈاکخانه باليگنج - ۲ ۱ ۲۴ ء

اشتهـار

ميرٹهه کي مشهور و معروف اصلي قينچي اس پته سے مليگي جنرل ايجنسي آفس نمبر ۱۵۶ اندر کوٹ شهر ميرٹهه .

علمی ذخیره

(۱) - مآثر الـكرام - حسان الهند مولانا مير غلام علي آزاد بلگرامي كي تصنيف هے - جس ميں هندوستان كے مشاهير فقرا وعلما كے حالات هيں - مطبوعه مفيد عام پريس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قيمت ۲ روپيه -

(۲) - سروآزاد - مآثر الـكرام كا دوسرا حصه هے - اس ميں شعراے متاخرين كے تذكرے هيں - مطبوعه رفاه عام اسٹيم پريس لاهور - صفحات ۴۲۲ قيمت ۳ روپيه -

مولانا شبلي نعماني تحرير فرماتے هيں كه سرو آزاد خاص شعراے متاخرين كا تذكره هے يه تذكره جامعيت حالات كے ساتهه به خصوصيت ركهتا هے كه اس ميں جو انتخابي اشعار هيں اعلى درجه كے هيں - مآثر الـكرام ميں اُن حضرات صوفيه كے حالات هيں جو ابتداے عهد اسـلام سے اخير زمانه مصنف تک هندوستان ميں پيدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو كا نادر وناياب تذكره جس كو زبان اردو كے مشهور محسن وسرپرست مسٹر جان گلـكرست نے سنـه ۱۸۰۱ ع ميں ميرزا علي لطف سے لكهوايا هے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس كي تصحيح كي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ايک عالمانه مقدمه لكها هے - جس ميں زبان اردو كي ابتدائي تاريخ اور تذكره هذا كے خصوصيات مذكور هيں - صفحات ۲۳۲ قيمت ايک روپيه -

(۴) تحقيق الجهاد - نواب اعظم يار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم كى كتاب " كريٹكل اكسپوزيشن آف دي پاپيولر جهاد " كا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنين صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس كتاب ميں يورپين مصنفين كے اعتراض كو رفع كيا هے كه مذهب اسلام بزور شمشير پهيلايا گيا هے - قرآن ' حديث ' فقه اور تاريخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت كيا هے كه جناب رسالت مآب صلعم كے تمام غزوات وسرايا وبعوث محض دفاعي تهے اور ان كا يه مقصد هرگز نه تها كه غير مسلموں كو بزور شمشير مسلمان كيا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قيمت ۳ روپيه -

(۵) زرتشت نامه - قديم پارسيوں كے مشهور پيغمبر اور ريفارمر كي سوانح عمري جس كو مشهور مستشرق عالـم جيكسن كي كتاب سے اقتباس كر كے مولوي خليل الرحمن صاحب نے تاليف كيا هے - صفحات ۱۹۸ - قيمت ايک روپيه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني كي لا ثاني تصنيف جس ميں حضرت عمر رضي الله عنه كي مفصل سوانح عمري اور اُن كے ملكي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وكمال كا تذكره مندرج هے - قيمت ۳ روپيه -

(۷) نعمت عظمى - امام عبدالـوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنـه ۹۷۳ هجري كى كتاب لواقح الانوار في طبقات الاخيار كا ترجمه جس ميں ابتداے ظهور اسـلام سے دسويں صدي كے اواسط ايام تک جس قدر مشاهير فقرا گذرے هيں ان كے حالات اور زرين اقوال مذكور هيں - مترجمه مولوي عبد الغنى صاحب وارثى قيمت هر دو جلد ۵ روپيه -

(۸) - آثار الصناديد - مرحوم سر سيد كي مشهور تصنيف جس ميں دهلى كي تاريخ اور وهاں كے آثار وعمارات كا تذكره مندرج هے نامي پريس كانپور كا مشهور اڈيشن - قيمت ۳ روپيه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسين قدر بلگرامي - علم عروض ميں اس توضيح و تفصيل كے ساتهه عربي و فارسي ميں بهي كوئي كتاب لكهي نهيں گئي هے - اس كے آخير ميں هندي عروض وقافيه كے اصول وضوابط بهي مذكور هيں ' اور اس كو شمس العلما ڈاكٹر سيد علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوايا هے - حجم ۴۷۴ صفحه - قيمت سابق ۴ روپيه - قيمت حال ۲ روپيه

(۱۰) - ميڈيكل جيورس پروڈنس - يعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري هے - مترجمه شمس العلما ڈاكٹر سيد علي بلگرامي - اس كا مفصل ريويو الهلال ميں عرصه تک چهپ چكا هے - قيمت سابق ۶ روپيه قيمت حال ۳ روپيه -

(۱۱) - تمدن هند - موسيو گستا وليبان كي فرانسيسي كتاب كا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاكٹر سيد علي بلگرامي - يه كتاب تمدن عرب كي طرز پر هندوستان كے متعلق لكهي گئي هے - اور اس ميں نهايت قديم زمانه سے ليكر زمانه حال تک هندوستان ميں جسقدر اقوام گذرے هيں اُن كي تاريخ ' تهذيب وتمدن اور علوم وفنون كے حالات لكهے هيں خصوصاً مسلمانان هند كا حال تفصيل كے ساتهه مندرج هے - قيمت (۵۰) روپيه -

(۱۲) - تمدن عرب - قيمت سابق (۵۰) روپيه - قيمت حال (۳۰) روپيه -

(۱۳) - داستان تركتازان هند - جلد ۵ جس ميں مسلمانوں كے ابتدائي حملوں سے دولت مغليه كے انقراض تک تمام سلاطين هند كے مفصل حالات منضبط هيں - اعلى كاغذ پر نهايت خوش خط چهپي هے - حجم (۲۶۵۶) صفحه قيمت سابق ۲۰ روپيه - قيمت حال ۶ روپيه -

(۱۴) مشاهير الاسلام - قاضي احمد ابن خلكان كي مشهور عالم كتاب وفيات الاعيان كا ترجمه جس ميں پهلى صدي سے ساتويں صدي تک كے مشاهير علما و فقها و محدثين و مورخين وسلاطين و حكما و فقرا و شعـرا وضاع وغيره كے حالات هيں - اس كتاب كے انگريزي مترجم موسيو ڈي سيلان نے ابتدا ميں چار عالمانه مقدمے اور كثير التعداد حواشي لكهے هيں - مترجم نے ان كا بهى اردو ترجمه اس كتاب ميں شامل كرديا هے - قيمت هر دو جلد ۵ روپيه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي كي سوانح عمري اور ان كے علمي كارناموں پـر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلى - قيمت ۲ روپيه -

(۱۶) جنـگل ميں منـگل - انگلستان كے مشهور مصنف اڈيارڈ كپلنگ كي كتاب دي جنـگل بک " كا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس ميں انوار سهيلي كى طـرز پـر حيوانات كي دلچسپ حكايات لـكهي گئي هيں - حجم ۳۶۲ صفحه قيمت سابق ۴ - قيمت حال ۲ روپيه -

(۱۷) وكرم اروسى - سنسكرت كے مشهور ڈراما نويس كاليداس كے ڈرامائين كا ترجمه - مترجمه مولوي عزيز ميرزا صاحب بي - اے مـرحوم - ابتدا ميں مـرحوم مترجم نے ايک عالمانه مقدمه لكها هے جس ميں سنسكريت ڈراما كي تاريخ اور مصنف ڈراما كے سوانحي حالات مذكور هيں قيمت ايک روپيه ۸ آنه -

(۱۸) حكمت عملي - مصنفه مولوي سجاد ميرزا بيگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع كتاب هے - جس ميں افراد انسانى كي روحاني ارتقا كى تدابيـر كے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عـزت حـاصل كرنے كي اصول و ضوابط بيـان كئے هيں حجم ۴۵۰ صفحه قيمت ۳ روپيه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي كي متداول الفاظ كي كارآمد ڈكشنـري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قيمت سابق ۶ روپيه قيمت حال ۲ روپيه -

(۲۰) قـران السعدين - جس ميں تذكير و تانيث كے جامع قواعد لكهے هيں ' اور كئي هزار الفاظ كي تذكيـر و تانيث بتلائى گئي هے - قيمت ايک روپيه ۸ آنه -

(۲۱) كليات قدر بلگرامى - جس ميں جميع اصناف سخن كے اعلى نمونے موجود هيں مطبوعه مفيد عام پـريس آگـره - حجم (۴۲۰) صفحه قيمـت ۳ روپيه -

(۲۲) دربار اكبري - مولانا آزاد دهلوي كي مشهور كتاب جس ميں اكبر اور اس كے اهل دربار كا تذكره مذكور هے قيمت ۳ روپيه -

(۲۳) فهـرست كتب خانه آصفيه - عـربي فارسي و اردو كي كئي هزار كتابوں كي فهرست جس ميں هر كتاب كے ساتهه مصنف كا نام سنه وفات - كتابت كا سنه - تصنيف - مقام طبع و كيفيت وغيره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے كه بزرگان سلف نے علم و فن كے متعلق اخلاف كے ليے كس قدر ذخيره چهوڑا - جو لوگ كتابيں جمع كرنے كے شايق هيں اُنهيں اس كا مطالعه كـرنا لازمي هے - حجم ۵۰۰ صفحه - قيمت ۲ روپيه -

(۲۴) دبدبه اميري - ضياء الملة والدين امير عبد الرحمن خاں غازي حكمران دولت خدا داد افغانستان كي سوانح عمري - مترجمه مولوي سيد محمد حسن صاحب بلگرامى - نهايت خوشخط كاغذ اعلى - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاوير عكسي - قيمت ۴ روپيه -

(۲۵) فغان ايران - مسٹر شوستر كي مشهور كتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشيا " كا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاوير عكسي قيمت ۵ روپيه -

المشتهر عبد الله خان بک سيلر اينڈ پبلشر كتب خانه آصفيه حيدر آباد دكن

زبان خلق

قول وفعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہو بہو خیال کا تعدی ہوا جب آپ کسی سے کوئی بات اد عا نہ کتے ہیں تو وہ انداز ہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی دقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹننٹ کرنل۔ ڈاکٹر نذیر۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب وید سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ

اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اُردوی معلّے

ان ناموں کی عظمت اور راؤں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہی تاہم اتنا کہدینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہو کہ آج ہر بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر پر ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہی کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز جسے آپ کو بھی بخوبی معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ اس میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں چھپ چکی ہے اور عند الطلب ہر تیرہ پر بھی روانہ کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہو کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی چاہے سر پھوڑ لے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہو پھر ہندوستان سیلون برہما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دور بین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہی تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کلاہ ہوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہی۔ اور ہمیں بھی اس قدر شکایت کے عدیم المثال موقعے ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکا کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا درجہ مسرت کے مواقع تھے۔ لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ (جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہی) کی قیمت تو کم ہونیسے رہی اور اگر گیسوئے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر بجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا۔

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلے سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

کچھ نہ پہونچے تر سے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندھ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ بجائے چند سے پچھلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب استحکام کے ساتھ خوشبوؤں کا جانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوئی ہوگی مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کر لیجئے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور دراصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہی جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ الحمد للہ شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ حسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش 1/5 حصہ پہلے ہی سے بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی۔ تاہم:

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض براہ تجویز۔ اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ ہر ایک شریف اور مہذب گھرانہ تمدار ہونے سے خالی نہ رہ جائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عام طور پر مستعمل دوائوں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد آپکا تاملک کی ایک دردانگیز فرو گذاشت ہوگی جبکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون یاسمین
قیمت بجائے ۱۲ فی شیشی ۱۰
تاج روغن آملہ و بولہ ۱۲ فی شیشی (۱۰/)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ بذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے بہتر ہی کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہوسکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے نصف درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات ہیں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچرنگ کمپنی دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

جوهر عشبه مغربی و چوب چینی

یورپ کے بنے هوے همارے مزاجوں کے ساتهه اس لیے موافق آهن هیں که وه روح شراب میں بناے جاتے هیں' جو سخت معرک خون ورم هے جو گرم مزاج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجاے اس کے که گـرم خون کو ٹهنڈا کریں خون کو اور تیز کردیتے هیں - هم نے اس جوهر میں برگ حنا ' چوب چینی وغیره مبتدل و مصفی خون دوائیں شامـل کردی هیں - جن کی شمولیت سے عشبه کی طاقت در چند هوگئی هے - چند خوراک تجربه کرکے دیکهه لیجیے - سیاه چهرے کو سرخ کردیتا هے - بد نما داغ ' پهوڑے ' پهنسی ' بیقاعدگی ایام ' درد نـل ' هڈیوں کا درد ' درد اعضا ' وغیره میں جو لوگ مبتلا رهتے هوں اُسکو آزمائیں -

یاد رکهیگا که دوا سازی میں یه نـکته دل میں جگه دینے کے قابـل هے که ایک دوائی جو نا تجربه کار بناے مضـر و بے عمل هوجاتی هے - اور وهی دوا مناسب اجـزاء و ترتیب سے واقف کار بناے تو مختلف حکمی عمل و عجیب و غریب خواص و فوائـد ظاهرکرتی هے - دوا سازی میں قاعده هے که جب تـک دوا سازان اجـزاء کے افعال و خواص سے با خبر نهو ' کبهی اسکا ترکیب دیا هوا نسخه سریع الاثر حکمی فائـده نه کریگا - یهی وجـه هے که جاهـل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازی کے اصول سے محض نا آشنا هوتے هیں بجاے فائده دینے کے نقصان کرتے هیں' لهذا ان سے بچنا چاهیے - قیمت شیشی کـلاں ۳ روپیه - شیشی خورد ایک روپیه ۸ - آنه - استعمال سے پہلے جسم کا وزن کرو اور ایکماه کے بعد خود دیکهه لو -

حکیم' ڈاکٹر' حاجی غلام نبی زبدة الحکما شاهی سند یافته'

مرچی دروازه لاهور مصنف کتب طبی ۲۵ عدد

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اُردو، بنگله، گجراتي، اور مرهٹي هفته وار
رسالوں میں الهـــلال پہلا رساله هے، جو بارجود هفته وار هونے کے
روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ
ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي
درخواست بهیجیے -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ.

یہ دوائیاں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر دماغ کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا دماغ کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹیکہ لگنے می سے پل میں آپکی بیماری اسے دور کر ہانی کریگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ :- یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال کے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑہ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی وچالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی ازسر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۱۳۵۰۱

پروپرائٹر

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۷۲ و ۷۳

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]



تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - جسکے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے علاوہ بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچیں ' اور ہم





اپنا فاضل وقت روپیـہ حاصل کرنے مین صرف کیجئے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیہ زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربہ کاري کا خیال نہ کیجئے - اگر آپ اپني آمدني میں ترقي کرنا چاهیں تو هملوگ آپکو مدد دیسکتے هیں - اتنا جتنا کہ تین روپیہ روزانہ چست وچالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا ہے - هرجگہہ - هر مذهب - هرفرقہ اورهرقوم کے هزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کر رہے هیں - پھر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیـواسطے لکھیں - اسکو چھوڑ نہ دیں - اج هی لکھیں - اطمینـان شدہ کاریگران هر جگہـہ .... کیـا کہتـے هیں ؟ پڑھیـے :

جھجر ضلع رروهتـک
۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

میںنے کل خط آپکا پایا جسکا مین ممنون هون - دو درجن جوڑہ مردانہ جرابین حسب هدایت آنجناب ٹھیک بناکر روانہ کرتا هون - یقین ہے کہ یہ سب منظور هونگي - میں آپکے اس حسن سلوک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں - میں خوشی کیساتھہ دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریداررونکو همارا حوالہ دیں تو اُنکو بھي سفارش کررونگا - هم اُن لوگونکو جو اُسکے خواستگار هین سکھلا سکتے هین - میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هون -

دستخط بی - اس - اصغرحسن (علیگ)

گ ن : ز و هیا ر اي ن ٹ کہن ي ڈپارٹمنت ن : ر ۳ - ۲۱۱
ا ن ٹ سی اسٹریت - ک ا ٹ ۲

Dept. No. 3.

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی [illegible] بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا -

منیجر



[illegible] شہباز [illegible]

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار [illegible] سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبي - سیاسي - علمي اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابله کا ہے - هر صفحه میں تین چار تصاویر ہوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بہترین ٹائپ کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کا زنده تصویر دیکھنا منظور هو تو شہباز ضرور منگائیے - ملنے کا پته :

پوست آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
Constantinople - استامبول

ایک [illegible] مہاتما کے دو نادر [illegible]

حبوب [illegible] — جن اشخاص کي قوی زائل هو گئے هوں وه اس دوائي [illegible] استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا [illegible] اور رجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ہے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاے تو بچه دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منهه کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور [illegible] کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه [illegible]
منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه ہے وه عمدگی ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھه بہت مشہور هوچکا ہے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسي کارخانه سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار' صفائي' ستھرا پن' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که هندوستاني دوا خانه [illegible] ایک [illegible] خانه ہے -
فهرست ادویه [illegible]

([illegible])

منیجر هندوستاني دوا خانه دهلي

الہلال کي ششماهي جلدیں [illegible]
قیمت [illegible] میں [illegible]

الہلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت هوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي ہے -

الہلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسي زیاده قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجر)

جہان اسلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکي اور اردو - تین زبانوںمیں استنبول سے شایع هوتا ہے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا ہے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتهٔ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئي تو ممکن ہے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته ادارة الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش
نمبره صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول
Constantinople

ایڈیٹر الہلال کي راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۹۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتاهوں - اس مرتبه مجھے ضرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انہوں نے دي هیں ' اور میں اعتراف کرتا هوں که وه هر طرح بہتر اور عمده هیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کردیتي ہے - مزید بر آں مقابلةً قیمت میں بھي ارزاں هیں ' کام بھي جلد اور وعده کے مطابق هوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائے پر همارے لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکي تجویز سے اصلي پتھر کی عینک بذریعه وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر اپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کمانی مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک
عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۶ روپیه سے ۱۲ روپیه تک
عینک اسپیشل رولڈ گولڈ کماني مثله اصلي سونے کے ' ناک چوڑي خوبصورت حلقه اور شاخیں نہایت عمده اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیه محصول وغیره ۶ آنه -

ایم - [illegible] احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑي - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ
ڈاکخانه ویلسلي - کلکته